

شرح
صحیح بخاری شریف

مترجم
مولانا عبدالرزاق دیوبندی

مفضل حواشی

مولانا عزیز الرحمن خان
فاضل جامعہ شریعہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سنٹر غزنی سٹریٹ

اردو بازار - لاہور

أَصْحَ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ

صَحِيحٌ

بخاری شریف مترجم

جلد چہارم

مترجم

مولانا عبد الرزاق دیوبندی

مفضل حواشی

مولانا عزیز الرحمن صاحب خان لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق ایک قانونی معاہدہ کے تحت
ناشران قرآن لمیٹڈ سے حاصل کیے گئے ہیں (ادارہ)

نام کتاب — صحیح بخاری شریف

مترجم — مولانا عبدالرزاق دیوبندی

مفصل حواشی — مولانا عبدالرحمن لاہوری

ناشر — مکتبہ رحمانیہ لاہور

مطبع — لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت
طباعت، صحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ از الہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر

(ادارہ)

گزارہوں گے۔

فہرست

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۱۸	۲۱۸۶	اذہبت طائفتان منکم ان افشلا الخ کی تشریح	۶۱	۱		سولہواں پارہ کتاب المغازی	
۱۹	۲۱۸۷	ان الذین تولوا انکم يوم الحق الجمان الخ کی تشریح	۶۷	۱	۲۱۶۹	عشرہ یا عشرہ کے غزوہ کا بیان	
۲۰	۲۱۸۸	اذ تصعدون ولا تلون علی احد الخ کی تشریح	۶۸	۲	۲۱۷۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یثرب میں	
۲۱	۲۱۸۹	ثم انزل علیکم من بعد الغم کی تشریح	۶۹	۳	۲۱۷۱	بدر کے نام قبل از وقت بیان فرمائیے	
۲۲	۲۱۹۰	لیس لک من الامر شیء کی تشریح	۷۰	۵	۲۱۷۲	جنگ بدر کا بیان	
۲۳	۲۱۹۱	ام سلیط کا ذکر	۷۱	۶	۲۱۷۳	اذ تستغیثون ربکم کی تشریح	
۲۴	۲۱۹۲	حضرت امیر حمزہ کا قتل	۷۲	۷	۲۱۷۴	جنگ بدر میں جو مسلمان شہید ہوئے	
۲۵	۲۱۹۳	جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخمی ہونا	۷۳	۸	۲۱۷۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفار	
۲۶	۲۱۹۴	الذین استجابوا للہ والرسول کی تشریح	۷۴	۸	۲۱۷۶	قریش کے لئے بد دعا	
۲۷	۲۱۹۵	شہداء کے احاد	۷۵	۱۷	۲۱۷۷	ابو جہل کی ہلاکت	
۲۸	۲۱۹۶	احد کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی	۷۶	۱۷	۲۱۷۸	جو صحابہ کرام شریک جنگ بدر	
۲۹	۲۱۹۷	غزوہ بدر کا بیان	۷۷	۱۹	۲۱۷۹	ہوئے ان کی فضیلت	
۳۰	۲۱۹۸	غزوہ خندق	۷۸	۲۵	۲۱۸۰	فرشتوں کا جنگ بدر میں مل جانا	
۳۱	۲۱۹۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ	۷۹	۲۶	۲۱۸۱	شرکائے جنگ بدر	
۳۲	۲۲۰۰		۸۸	۳۹	۲۱۸۲	بنی نضیر یہودیوں کا واقعہ	
			۹۷	۴۱	۲۱۸۳	کعب بن شرف یہودی کا قتل	
				۵۰	۲۱۸۴	قتل ابورافع	
				۵۵	۲۱۸۵	جنگ احد کا بیان	

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۱۸۱	۲۲۳۰	فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول	۵۶	۱۰۱	۲۲۰۱	خندق سے تشریف لانا	۲۳
۱۸۲	۲۲۳۱		۵۷	۱۰۲	۲۲۰۲	غزوہ ذات الرقاع	۲۴
۱۸۳	۲۲۳۲	فتح مکہ کے ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ	۵۸	۱۰۳	۲۲۰۳	جنگ بنی مصطلق	۲۵
۱۸۵	۲۲۳۳	فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد اللہ بن ثعلبہ بن صغیر کے منہ پر تاح مبارک بھینا	۵۹	۱۰۴	۲۲۰۴	جنگ بنی امانہ	۲۶
۱۹۱	۲۲۳۴	جنگ حنین کا بیان	۶۰	۱۰۵	۲۲۰۵	واقعة اُتب	۲۷
۱۹۲	۲۲۳۵	غزوہ اوطاس کا بیان	۶۱	۱۰۶	۲۲۰۶	غزوہ حدیبیہ	۲۸
۱۹۳	۲۲۳۶	غزوہ طائف کا بیان	۶۲	۱۰۷	۲۲۰۷	قصہ عکل و عینہ	۲۹
۲۰۷	۲۲۳۷	نجد کی طرف فوج کی روانگی	۶۳	۱۰۸	۲۲۰۸	ستر ہواں پارہ	۳۰
۲۰۸	۲۲۳۸	خالد بن ولید کی سپہ سالاری میں بنی مذہجہ کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فوج بھیجنا	۶۴	۱۰۹	۲۲۰۹	ذات القردک لڑائی کا قصہ	۳۱
۲۰۹	۲۲۳۹	سرۃ الانصار کا بیان	۶۵	۱۱۰	۲۲۱۰	جنگ خیبر	۳۲
۲۱۰	۲۲۴۰	ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجنا	۶۶	۱۱۱	۲۲۱۱	خیبر والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زہر آلود کبری رکھنا	۳۳
۲۱۱	۲۲۴۱	حضرت علی اور حضرت خالد بن ولید اللہ عنہما کو یمن کی طرف حجاز اوطاف کے لیے بھیجنا	۶۷	۱۱۲	۲۲۱۲	زید بن حارثہ کا غزوہ	۳۴
۲۱۲	۲۲۴۲	جنگ ذوالخلفہ	۶۸	۱۱۳	۲۲۱۳	معروفہ قضا کا بیان	۳۵
۲۱۳	۲۲۴۳	غزوہ ذات السلاسل	۶۹	۱۱۴	۲۲۱۴	غزوہ موتہ کا بیان	۳۶
۲۱۴	۲۲۴۴	برید بنی النضر کا یمن کی طرف جانا	۷۰	۱۱۵	۲۲۱۵	حرقات قبیلہ کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سامہ کو بھیجنا	۳۷
۲۱۵	۲۲۴۵	غزوہ سیف البحر	۷۱	۱۱۶	۲۲۱۶	فتح مکہ کا ذکر اور اس خط کا ذکر جو مخاطب ابی بلتعہ نے کفار مکہ کے نام بھیجا	۳۸
۲۱۶	۲۲۴۶	شہر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لوگوں کے ساتھ حج کرنا	۷۲	۱۱۷	۲۲۱۷	غزوہ فتح مکہ میں ہجری میں جانا	۳۹
۲۱۷	۲۲۴۷	وفد بنی قریظہ	۷۳	۱۱۸	۲۲۱۸	فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا نصب کرنا	۴۰
				۱۱۹	۲۲۱۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں ہندو کے عرف سے داخل ہونا	۴۱

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۸۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان	۲۲۵۶	۹۲	۲۲۵	بنی مغیرہ پر شرب خون مارنا اور ان کے	۲۲۳۸	۷۲
۲۸۳	دجال میں اسامہ بن زید کو جہاد پر روانہ کرنا	۲۲۵۷	۹۳		مردوں کو قتل کرنا اور مردوں کو قید کرنا		
				۲۲۶	وفد عبد القیس	۲۲۳۹	۷۵
				۲۲۹	وفد بنی حنیفہ اور ثمامہ بن اثال بنی	۲۲۴۰	۷۶
۸۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے	۲۲۵۸	۹۴		اللہ عز کے حالات		
۸۶	جہاد کئے	۲۲۵۹	۹۵	۲۳۲	اسود غسانی کا واقعہ	۲۲۴۱	۷۷
	کتاب التفسیر			۲۳۳	واقعہ اہل بجران	۲۲۴۲	۷۸
۸۷	سورۃ فاتحہ کی تفسیر	۲۲۶۰	۹۶	۲۳۵	واقعہ بحرین و عمان	۲۲۴۳	۷۹
۸۸	غیر المغضوب علیہم لافضائیل کا بیان	۲۲۶۱	۹۷	۲۳۶	اشعریوں اور اہل یمن کا آنحضرت صلی	۲۲۴۴	۸۰
۸۹	سورۃ البقرہ کی تفسیر				اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا		
۹۰	و علم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر	۲۲۶۲	۹۸	۲۳۸	دوس قبیلہ اور طفیل بن عمرو دوسی	۲۲۴۵	۸۱
۹۱	واذا علوا الشیطنین ہم کی تفسیر	۲۲۶۳	۹۹		کامیان		
۹۲	فلما جعلوا اللہ ندا کی تفسیر	۲۲۶۴	۱۰۰	۲۴۱	وفد بنی طے اور عری بن حاتم کا واقعہ	۲۲۴۶	۸۲
۹۳	وظللتا علیہم الغمام کی تفسیر	۲۲۶۵	۱۰۱		استحار صواہل پارہ		
۹۴	واذ قلنا اذ علوا تاوینہ	۲۲۶۶	۱۰۲	۲۴۳	حجۃ الوداع	۲۲۴۷	۸۳
	المحنین کی تفسیر			۲۵۲	جنگ تبوک کا بیان	۲۲۴۸	۸۴
۹۵	وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانہ	۲۲۶۷	۱۰۳	۲۵۵	کعب بن مالک کا واقعہ	۲۲۴۹	۸۵
۹۶	واخذوا من مقام ابراہیم صل	۲۲۶۸	۱۰۴	۲۶۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام	۲۲۵۰	۸۶
	کی تفسیر				حجر میں نازل ہونا		
۹۷	واذ یرفع ابراہیم الی قوله انک	۲۲۶۹	۱۰۵	۲۶۵		۲۲۵۱	۸۷
	انت اسمع العیم کی تفسیر			۲۶۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسری	۲۲۵۲	۸۸
۹۸	امننا باللہ واما انزل علینا کفر	۲۲۷۰	۱۰۶		شاہ ایران اور قیصر روم کو خط لکھنا		
۹۹	سیعول السفاہ والیہا مستقیم	۲۲۷۱	۱۰۷	۲۶۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری	۲۲۵۳	۸۹
	کی تفسیر				اور وفات کا بیان		
۱۰۰	وکذا لک جعلنکم امۃ الی عبیکم	۲۲۷۲	۱۰۸	۲۸۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات	۲۲۵۴	۹۰
	شہید کی تفسیر				کے وقت آخری بات کیا کی		
۱۰۱	واما جعلنا القبۃ الی ان اللہ	۲۲۷۳	۱۰۹	۲۸۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات	۲۲۵۵	۹۱
					کب ہوئی		

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
		بالتاس لرؤف رحیم کی تفسیر	۲۲۸۹			وانفقوا فی سبیل اللہ کی تفسیر	۳۱۵
۱۱۰	۲۲۸۳	قد زری ثقلب وجہل فی السماء	۲۲۹۰			فمن کان منکم لضعفا الخ کی تفسیر	۳۱۵
		کی تفسیر	۲۲۹۱			فمن تمتع بالعمرة کی تفسیر	۳۱۶
۱۱۱	۲۲۸۴	ولئن اتیت الذین الی قولہ انک	۲۲۹۲			لیس علیکم جناح کی تفسیر	۳۱۶
		اذا امن الظالمین کی تفسیر	۲۲۹۳			ثم افیضوا کی تفسیر	۳۱۶
۱۱۲	۲۲۸۵	الذین آتینا یم الی قولہ لکیف یقولون	۲۲۹۴			ومنہم من یقول ربنا آتانا کی تفسیر	۳۱۸
		الحق کی تفسیر	۲۲۹۵			جو والد الخصام کی تفسیر	۳۱۸
۱۱۳	۲۲۸۶	ولکل وجہۃ کی تفسیر	۲۲۹۶			م حسبتم ان تدخلوا الجنة کی تفسیر	۳۱۸
۱۱۴	۲۲۸۷	ومن حیث خرجت الی قولہ وما	۲۲۹۷			نساءکم حرث لکم کی تفسیر	۳۱۹
		اللہ بغافل عما تعملون کی تفسیر	۲۲۹۸			واذا طلقتم النساء کی تفسیر	۳۲۰
۱۱۵	۲۲۸۸	ومن حیث خرجت الی قولہ حیثما	۲۲۹۹			والذین یتوفون منکم کی تفسیر	۳۲۱
		کنتم کی تفسیر	۲۳۰۰			حافظوا علی الصلوات کی تفسیر	۳۲۲
۱۱۶	۲۲۸۹	ان الصفا والمرۃ من شعائر اللہ	۲۳۰۱			قوما للہ قانتین کی تفسیر	۳۲۳
		تا فان اللہ شا کر علیم کی تفسیر	۲۳۰۲			فان یضیقکم فرجالا الخ کی تفسیر	۳۲۵
۱۱۷	۲۲۹۰	ومن الناس من یتخذ من دون اللہ	۲۳۰۳			والذین یتوفون معکم کی تفسیر	۳۲۶
		کی تفسیر	۲۳۰۴				۳۲۷
۱۱۸	۲۲۹۱	یا ایہ الذین آمنوا علیکم القصاص	۲۳۰۵			واذ قال ابراہیم الخ کی تفسیر	۳۲۷
		الی قولہ عذاب الیم کی تفسیر	۲۳۰۶				۳۲۷
۱۱۹	۲۲۹۲	یا ایہ الذین آمنوا کتب علیکم	۲۳۰۷			ایودا حکم الی قولہ یتکفرون کی	
		الصیام کی تفسیر	۲۳۰۸			تفسیر	
۱۲۰	۲۲۹۳	ایما ممدود است الی قولہ ان	۲۳۰۹			لایسا کون الناس کی تفسیر	۳۲۸
		کنتم تعلمون کی تفسیر	۲۳۱۰			واحل اللہ البیع وحرم الربو کی تفسیر	۳۲۹
۱۲۱	۲۲۹۴	فمن شہد بکم الشہر کی تفسیر	۲۳۱۱			یحیی اللہ الربو کی تفسیر	۳۲۹
۱۲۲	۲۲۹۵	احل لکم لیلۃ الصیام کی تفسیر	۲۳۱۲			فاذنوا بحرب کی تفسیر	۳۳۰
۱۲۳	۲۲۹۶	کلوا واشربوا الخ کی تفسیر	۲۳۱۳			وان کان ذو عسرة کی تفسیر	۳۳۰
۱۲۴	۲۲۹۷	لیس البریان تا قوا البیوت کی	۲۳۱۴			فاتقوا یوذا کی تفسیر	۳۳۰
		تفسیر	۲۳۱۵			وان تبدوا ما فی انفسکم کی تفسیر	۳۳۱
۱۲۵	۲۲۹۸	وقالو یم کی لا یكون فقتہ کی تفسیر	۲۳۱۶			امن الرسول کی تفسیر	۳۳۱

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
		سورۃ آل عمران	۳۳۲	۱۵۰	۲۳۴۰	لا یحل کم کی تفسیر	۳۵۸
۱۲۶	۲۳۱۶	من آیات حکمت کی تفسیر	۳۳۳	۱۵۱	۲۳۴۱	لکل جعلنا موالی کی تفسیر	۳۵۹
۱۲۷	۲۳۱۷	ان الذین یشترون کی تفسیر	۳۳۵	۱۵۲	۲۳۴۲	ان الشرا لیکلم مثقال ذرۃ کی تفسیر	۳۶۰
۱۲۸	۲۳۱۸	قل یا اہل الکتاب تعالوا کی تفسیر	۳۳۶	۱۵۳	۲۳۴۳	فکیف اذا جعلنا من کل امۃ کی تفسیر	۳۶۲
۱۲۹	۲۳۱۹	لن تنالوا البر الا قولہ بعلیم کی تفسیر	۳۳۱			تفسیر	
۱۳۰	۳۳۲۰	قل فاتوا بالتورۃ کی تفسیر	۳۳۲	۱۵۴	۲۳۴۴	وان کنتم مرضی کی تفسیر	۳۶۲
۱۳۱	۲۳۲۱	کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی تفسیر	۳۳۳	۱۵۵	۲۳۴۵	اولی الامر کی تفسیر	۳۶۳
۱۳۲	۲۳۲۲	اذیمت طافتان کی تفسیر	۳۳۳	۱۵۶	۲۳۴۶	فلو ربک لایؤمنون کی تفسیر	۳۶۴
۱۳۳	۲۳۲۳	لین لک من الامر شی کی تفسیر	۳۳۴	۱۵۷	۲۳۴۷	اولک مع الدین انعم اللہ کی تفسیر	۳۶۴
۱۳۴	۲۳۲۴	والرسول یدعوکم کی تفسیر	۳۳۵	۱۵۸	۲۳۴۸	وامکم لاتقالتون فی سبیل اللہ کی تفسیر	۳۶۵
۱۳۵	۲۳۲۵	امۃ لغاۃ کی تفسیر	۳۳۵			تفسیر	
۱۳۶	۲۳۲۶	الذین استجابوا للہ والرسول کی تفسیر	۳۳۶	۱۵۹	۲۳۴۹	فما کم فی المنا فقین کی تفسیر	۳۶۶
۱۳۷	۲۳۲۷	ان الناس قد جمعوکم کی تفسیر	۳۳۶	۱۶۰	۲۳۵۰	واذا جاءہم امر من الامن کی تفسیر	۳۶۶
۱۳۸	۲۳۲۸	ولا تحسبن الذین کی تفسیر	۳۳۷	۱۶۱	۲۳۵۱	ومن یتقل مؤمننا کی تفسیر	۳۶۶
۱۳۹	۲۳۲۹	وتسعن من الذین اولوا الکتاب کی تفسیر	۳۳۷	۱۶۲	۲۳۵۲	ولا تقولوا لمن اتقٰ الیام کی تفسیر	۳۶۷
۱۴۰	۲۳۳۰	ولا تحسبن الذین یفرحون کی تفسیر	۳۵۰	۱۶۳	۲۳۵۳	لا یتوی القاعدون من الذین کی تفسیر	۳۶۷
۱۴۱	۲۳۳۱	ان فی خلق السموات والارض کی تفسیر	۳۵۱	۱۶۴	۲۳۵۴	ان الذین توٰفہم الملائکۃ کی تفسیر	۳۶۹
۱۴۲	۲۳۳۲	ان الذین یدعون اللہ کی تفسیر	۳۵۲	۱۶۵	۲۳۵۵	الا المستضعفین من الرجال و النساء کی تفسیر	۳۷۰
۱۴۳	۲۳۳۳	ربنا انک من تدخل النار کی تفسیر	۳۵۳			تفسیر	
۱۴۴	۲۳۳۴	ربنا اننا سمعنا منا ویا کی تفسیر	۳۵۴	۱۶۶	۲۳۵۶	فحسب اللہ ان یعفو عنہم کی تفسیر	۳۷۰
		سورۃ النساء	۳۵۴	۱۶۷	۲۳۵۷	ولا جناح علیکم اذا کان کم کی تفسیر	۳۷۱
۱۴۵	۲۳۳۵	وان خفتم الا تقسطوا کی تفسیر	۳۵۵	۱۶۸	۲۳۵۸	لیستفوتک فی النساء کی تفسیر	۳۷۱
۱۴۶	۲۳۳۶	ومن کان فقیراً فلنیا کل بالمعروف کی تفسیر	۳۵۶	۱۶۹	۲۳۵۹	وان امرأۃ خافت من بعلہ اشوٰا کی تفسیر	۳۷۲
۱۴۷	۲۳۳۷	واذا حضر القسۃ الخ کی تفسیر	۳۵۷	۱۷۰	۲۳۶۰	ان المنا فقین فی الدرک الاسفل کی تفسیر	۳۷۲
۱۴۸	۲۳۳۸	یوصیک اللہ کی تفسیر	۳۵۷			تفسیر	
۱۴۹	۲۳۳۹	وکم نصف ما ترک کی تفسیر	۳۵۸	۱۷۱	۲۳۶۱	انا اوینا الیک کی تفسیر	۳۷۳

صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان
۳۹۱	۱۶۲	۲۳۶۸	قل ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذاباً من فوقکم الخ کی تفسیر	۳۷۳	۱۸۸	۲۳۶۲	یستفتو تک قل اللہ یفتیک فی صلاتہ کی تفسیر
۳۹۲	۱۶۳	۲۳۶۹	ولم یلبسوا ایماہم بظلم کی تفسیر	۳۷۵	۱۸۹	۲۳۶۳	سورۃ المائدہ
		۲۳۷۰	و یونس و لوطاً و کلاً فضلنا علی العالمین کی تفسیر	۳۷۶	۱۹۰	۲۳۶۴	الیوم اکملت لکم دینی کی تفسیر
۳۹۲	۱۶۴	۲۳۷۱	اولئک الذین ہدی اللہ کی تفسیر	۳۷۸	۱۹۱	۲۳۶۵	فلن تجدوا ما فی الآیۃ کی تفسیر
۳۹۳	۱۶۵	۲۳۷۲	و علی الذین ہدوا احسننا علیہم کل ذی ظفر کی تفسیر	۳۷۹	۱۹۲	۲۳۶۶	فانہب انت و ربک فقالا کی تفسیر
۳۹۳	۱۶۶	۲۳۷۳	ولا تقر بالغو حش کی تفسیر	۳۸۰	۱۹۳	۲۳۶۷	انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ و رسولہ کی تفسیر
۳۹۵	۱۶۸	۲۳۷۴	ہم شہدا و کی تفسیر	۳۸۱	۱۹۴	۲۳۶۸	الجودہ قصاص کی تفسیر
۳۹۶	۱۶۹	۲۳۷۵	سورۃ الاعراف	۳۸۱	۱۹۵	۲۳۶۹	یا ایہا المرسل بلغ ما انزل کی تفسیر
۳۹۸		۲۳۷۶	انما حرم ربی الفواحش کی تفسیر	۳۸۱	۱۹۶	۲۳۷۰	لا یؤاخذکم اللہ بالغفوی فی ایماکم کی تفسیر
۳۹۸	۱۸۰	۲۳۷۷	ولما جاء موسیٰ لمیقاتہ کی تفسیر	۳۸۲	۱۹۷	۲۳۷۱	لا تحرما طیبات ما جعل اللہ لکم کی تفسیر
۳۹۹		۲۳۷۸	من وسلوی کا بیان	۳۸۲	۱۹۸	۲۳۷۲	انما الخمر والمیسر والنصاب کی تفسیر
۴۰۰	۱۸۱	۲۳۷۹	قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم کی تفسیر	۳۸۳	۱۹۹	۲۳۷۳	لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصلوات کی تفسیر
۴۰۱	۱۸۲	۲۳۸۰	وخر موسیٰ صدقاً کی تفسیر	۳۸۵	۲۰۰	۲۳۷۴	لا تأسأوا عن اشیاء ان تبدلکم کی تفسیر
۴۰۱	۱۸۳	۲۳۸۱	دقروا حطۃ کی تفسیر	۳۸۶	۲۰۱	۲۳۷۵	ما جعل اللہ من بخرۃ ولا سائبۃ کی تفسیر
۴۰۱		۲۳۸۲	خذ العفو کی تفسیر	۳۸۸	۲۰۲	۲۳۷۶	و کنت علیہم شہیداً ما دمت فیہم کی تفسیر
۴۰۲	۱۸۴	۲۳۸۳	سورۃ الانفال	۳۸۸	۲۰۳	۲۳۷۷	ان تعدہم فانہم عیالکم کی تفسیر
۴۰۲	۱۸۵	۲۳۸۴	ان شر الدواب عند اللہ کی تفسیر	۳۸۹	۲۰۴	۲۳۷۸	سورۃ الانعام
۴۰۵	۱۸۶	۲۳۸۵	یا ایہا الذین آمنوا استجبوا للہ ولا رسول کی تفسیر	۳۹۱	۲۰۵	۲۳۷۹	دعواہم فانتج الغیب لا یعلمہا الاہو کی تفسیر
۴۰۵		۲۳۸۶	واذا قولوا للہم ان کان لہذا جزاؤ الحق کی تفسیر				
۴۰۶		۲۳۸۷	و ما کان اللہ لیتذہبہم کی تفسیر				
۴۰۶		۲۳۸۸	و قاتلوہم حتی لا تكون فتنة کی تفسیر				

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفو	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفو
۲۰۶	۲۳۹۷	یا ایہا النبی عرض المؤمنین کی تفسیر	۳۰۸	۲۲۶	۲۳۱۶	و علی الشراشہ الذین علقوا حتی	۳۰۷
۲۰۸	۲۳۹۸	الآن خفف اللہ عنکم انکم کی تفسیر	۳۰۹			اذا عناقت کی تفسیر	
		انیسواں پارہ	۳۱۱	۲۲۷	۲۳۱۷	یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ	۳۱۰
		سورہ برات	۳۱۱	۲۲۸	۲۳۱۸	کی تفسیر	
۲۰۹	۲۳۹۹	براءۃ من اللہ و رسولہ الی الذین	۳۱۲			لقد جاءکم رسول من انفسکم کی تفسیر	۳۱۰
		عادیتم کی تفسیر		۲۲۹	۲۳۱۹	سورۃ یونس	۳۱۱
۲۱۰	۲۴۰۰	فیجوا فی الارض اربعہ اشھر	۳۱۳			و قالوا اتخذنا اللہ ولدا کی تفسیر	۳۱۲
۲۱۱	۲۴۰۱	واذن من اللہ و رسولہ الی الناس	۳۱۳	۲۳۰	۲۳۲۰	و جاء ذنا بنی اسرائیل البحر کی تفسیر	۳۱۲
		کی تفسیر		۲۳۱	۲۳۲۱	الا انہم یشکون صدورہم کی تفسیر	۳۱۳
۲۱۲	۲۴۰۲	الا الذین عادیتم من المشرکین کی	۳۱۳	۲۳۲	۲۳۲۲	و کان عرشہ علی الماء کی تفسیر	۳۱۴
		تفسیر				و یقولون الا شباد بنو دا الذین	۳۱۴
۲۱۳	۲۴۰۳	فقالوا ائمتہ الکفر کی تفسیر	۳۱۵	۲۳۳	۲۳۲۳	کہ یوا علی ربہم کی تفسیر	۳۱۵
۲۱۴	۲۴۰۴	والذین یکفرون الذہب کی تفسیر	۳۱۵	۲۳۴	۲۳۲۴	و کانکما اخذ ربک اذا اعد کی تفسیر	۳۱۶
۲۱۵	۲۴۰۵	یوم یحیی علیہا فی نار جہنم کی تفسیر	۳۱۵	۲۳۵	۲۳۲۵	واقم الصلوۃ طرفی النہار کما تفسیر	۳۱۶
۲۱۶	۲۴۰۶	ان عدۃ الشہور عند اللہ کی تفسیر	۳۱۵	۲۳۶	۲۳۲۶	سورۃ یوسف	۳۱۷
۲۱۷	۲۴۰۷	ثماني اشین اذما فی العار کی تفسیر	۳۱۷	۲۳۷	۲۳۲۷	و یتیم نعمتہ علیک کی تفسیر	۳۱۷
۲۱۸	۲۴۰۸	و المولفۃ قلوبہم کی تفسیر	۳۲۰	۲۳۸	۲۳۲۸	لقد کان فی یوسف کی تفسیر	۳۱۸
۲۱۹	۲۴۰۹	الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین	۳۲۱	۲۳۹	۲۳۲۹	و راودتہ بنتی ہرمی ببنہا کی تفسیر	۳۱۹
		کی تفسیر				حتی اذا استیأس المرسل کی تفسیر	۳۲۰
۲۲۰	۲۴۱۰	استغفر لہم ولا تستغفر لہم کی تفسیر	۳۲۲	۲۴۰	۲۳۳۰	سورۃ الرعد	۳۲۱
۲۲۱	۲۴۱۱	ولا تقص علی احد کی تفسیر	۳۲۳			الذین یعلمون انہم لا یستغفرون کی تفسیر	۳۲۱
۲۲۲	۲۴۱۲	سیعلقون باللہ لکم اذا انقلبتم	۳۲۵	۲۴۱	۲۳۳۱	سورۃ ابراہیم	۳۲۲
		الیہم کی تفسیر		۲۴۲	۲۳۳۲	کثیرۃ طیبۃ اصلہا ثب کی تفسیر	۳۲۲
۲۲۳	۲۴۱۳	و آخرون اعترفوا بذنوبہم	۳۲۵	۲۴۳	۲۳۳۳	یثبت اللہ الذین آمنوا کی تفسیر	۳۲۳
۲۲۴	۲۴۱۴	ماکان للنہب والذین آمنوا کی تفسیر	۳۲۶			الہم ترالی الذین بذلوا نعمۃ اللہ	۳۲۴
۲۲۵	۲۴۱۵	لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین	۳۲۷			کی تفسیر	
		کی تفسیر		۲۴۴	۲۳۳۴	سورۃ الحج	۳۲۵
						الامن استرق السیۃ کی تفسیر	۳۲۶

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۲۴۵	۲۳۳۲	ولقد کذب أصحاب الحجر المرسلین	۲۴۵	۲۴۵	۲۳۵۳	فلما جاء ذوال قال لفتاه کی تفسیر	۲۸۳
۲۴۶	۲۳۳۳	ولقد آتیناک سبعاً من الثانی کی تفسیر	۲۴۶	۲۴۶	۲۳۵۴	قل ہی ننبئکم بالآخرین املاً	۲۸۸
۲۴۷	۲۳۳۴	الذین جعلوا القرآن عضین کی تفسیر	۲۴۷	۲۴۷	۲۳۵۵	کی تفسیر	۲۸۸
۲۴۸	۲۳۳۵	واعبدک حتی یا نیک البقیس کی تفسیر	۲۴۸	۲۴۸	۲۳۵۶	اولک الذین کفروا بآیات ربهم کی تفسیر	۲۸۸
۲۴۹	۲۳۳۶	سورۃ شعل	۲۴۹	۲۴۹	۲۳۵۷	سورۃ مریم	۲۸۹
۲۵۰	۲۳۳۷	ومنکم من یرد الی اذل العمر کی تفسیر	۲۵۰	۲۵۰	۲۳۵۸	وانذرهم یوم الحسرة کی تفسیر	۲۹۰
۲۵۱	۲۳۳۸	سورۃ بنی اسرائیل	۲۵۱	۲۵۱	۲۳۵۹	واما تمترل الایام ربک کی تفسیر	۲۹۱
۲۵۲	۲۳۳۹	سبحان الذی اسری بعبیدہ لیلۃ من المسجد الحرام کی تفسیر	۲۵۲	۲۵۲	۲۳۶۰	افریت الذی کفراً بآیاتنا کی تفسیر	۲۹۲
۲۵۳	۲۳۴۰	واذا اردنا ان نهلك قریۃ امرنا	۲۵۳	۲۵۳	۲۳۶۱	اطلع الغیب کی تفسیر	۲۹۲
۲۵۴	۲۳۴۱	متر فیہا کی تفسیر	۲۵۴	۲۵۴	۲۳۶۲	کلا سکتب ما یقول ونمد کی تفسیر	۲۹۳
۲۵۵	۲۳۴۲	ذریۃ من حملنا مع نوح کی تفسیر	۲۵۵	۲۵۵	۲۳۶۳	دنمث ما یقول ویا دنیا فرداً	۲۹۳
۲۵۶	۲۳۴۳	ولقد آتینا داود وزبوراً کی تفسیر	۲۵۶	۲۵۶	۲۳۶۴	سورۃ طہ	۲۹۴
۲۵۷	۲۳۴۴	قل الذین زعمتم من دونه کی تفسیر	۲۵۷	۲۵۷	۲۳۶۵	واما طستکتک لنفسی کی تفسیر	۲۹۴
۲۵۸	۲۳۴۵	اولئک الذین یدعون یتبعون کی تفسیر	۲۵۸	۲۵۸	۲۳۶۶	ولقد اوجینا الی سوی ان اسر	۲۹۵
۲۵۹	۲۳۴۶	وما جعلنا الرؤیا الیٰ حقاً اریٰ تک کی تفسیر	۲۵۹	۲۵۹	۲۳۶۷	عبادی کی تفسیر	۲۹۵
۲۶۰	۲۳۴۷	ان قرآن الفجر کان مشہوداً کی تفسیر	۲۶۰	۲۶۰	۲۳۶۸	فلا تخیر جنکما من الجنة کی تفسیر	۲۹۶
۲۶۱	۲۳۴۸	عنی ان یمیتک ربک مقاماً محموداً	۲۶۱	۲۶۱	۲۳۶۹	سورۃ الانبیاء	۲۹۸
۲۶۲	۲۳۴۹	کی تفسیر	۲۶۲	۲۶۲	۲۳۷۰	کما بدأنا اول خلق نعیدہ کی تفسیر	۲۹۹
۲۶۳	۲۳۵۰	قل جاء الحق کی تفسیر	۲۶۳	۲۶۳	۲۳۷۱	سورۃ حج	۵۰۰
۲۶۴	۲۳۵۱	ولیلونک عن الروح کی تفسیر	۲۶۴	۲۶۴	۲۳۷۲	وتری الناس سکاراً کی تفسیر	۵۰۱
۲۶۵	۲۳۵۲	ولا تمجر بعلمائک کی تفسیر	۲۶۵	۲۶۵	۲۳۷۳	ومن الناس من یرید الشر علی	۵۰۲
۲۶۶	۲۳۵۳	سورۃ الکہف	۲۶۶	۲۶۶	۲۳۷۴	حرف کی تفسیر	۵۰۳
۲۶۷	۲۳۵۴	وکان الانسان کثیر شخراً جبلاً کی تفسیر	۲۶۷	۲۶۷	۲۳۷۵	ایذا خصمان اختصموا فی حکم کی تفسیر	۵۰۴
۲۶۸	۲۳۵۵	واذ قال موسیٰ لفته لا ابرح کی تفسیر	۲۶۸	۲۶۸	۲۳۷۶	سورۃ مؤمنون	۵۰۵
۲۶۹	۲۳۵۶	فلما بلغا مجمع ینہا نسیا حوتہما کی تفسیر	۲۶۹	۲۶۹	۲۳۷۷	سورۃ النور	۵۰۵
۲۷۰	۲۳۵۷	تفسیر	۲۷۰	۲۷۰	۲۳۷۸	والذین یریدون ازواجهم کی تفسیر	۵۰۶

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۵۳۸	وانذر عشیرتک الاقرین کی تفسیر	۲۴۸۹	۳۰۲	۵۰۸	والخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الکاذبین کی تفسیر	۲۴۹۰	۲۸۳
۵۴۱	سورة النمل				ویدر عنہ العذاب ان تشهد تفسیر	۲۴۹۱	۲۸۴
۵۴۱	سورة القصص			۵۰۹	والخامسة ان غضب الله علیہا کی تفسیر	۲۴۹۲	۲۸۵
۵۴۲	انک لا تہدی من احببت کی تفسیر	۲۴۹۳	۳۰۳	۵۱۰	ان الذين جاءوا بالافک عصبة منکم کی تفسیر	۲۴۹۳	۲۸۶
۵۴۳	سورة عنکبوت			۵۱۱	ولولا اذ سمعتموه قلتم ما یكون لنا کی تفسیر	۲۴۹۴	۲۸۷
۵۴۳	سورة روم				ولولا فضل الله علیکم ورحمته کی تفسیر	۲۴۹۵	۲۸۸
۵۴۶	التبديل لخلق الله کی تفسیر	۲۴۹۶	۳۰۵	۵۲۱	اذ تلقونه بالشتکم کی تفسیر	۲۴۹۶	۲۸۹
۵۴۷	سورة لقمان			۵۲۲	ولولا اذ سمعتموه قلتم ما یكون لنا کی تفسیر	۲۴۹۷	۲۹۰
۵۴۷	لا تشک باللہ کی تفسیر	۲۴۹۸	۳۰۶		يعظکم الله ان تعودوا لمثله ابدًا کی تفسیر	۲۴۹۸	۲۹۱
۵۴۸	ان اللہ عنده علم الساعة کی تفسیر	۲۴۹۹	۳۰۷	۵۲۳	هتین اللہ لکم الايات کی تفسیر	۲۴۹۹	۲۹۲
۵۴۹	سورة تنزیل السجده			۵۲۴	ان الذين یحبون ان تشیع الفاحشة کی تفسیر	۲۵۰۰	۲۹۳
۵۵۰	فلا تلم نفس بالآخی لیم کی تفسیر	۲۵۰۱	۳۰۸		ولا یأتی اولو الفضل کی تفسیر	۲۵۰۱	۲۹۴
۵۵۱	سورة الاحزاب			۵۳۲	ولیعزبن بنجر من علی حیوین کی تفسیر	۲۵۰۲	۲۹۵
۵۵۱	النبی اولی المؤمنین کی تفسیر	۲۵۰۳	۳۰۹		سورة الفرقان		
۵۵۲	ادعہم لا باجمہ کی تفسیر	۲۵۰۴	۳۱۰	۵۳۳	الذين یحشر علی وجمہم کی تفسیر	۲۵۰۳	۲۹۶
۵۵۲	فمنہم من قطع نخیہ کی تفسیر	۲۵۰۵	۳۱۱	۵۳۴	والذين لا یؤمنون مع اللہ البہا آخر کی تفسیر	۲۵۰۴	۲۹۷
۵۵۲	قل لا راد جک ان کنتم ترون کی تفسیر	۲۵۰۶	۳۱۲	۵۳۵	یضا علف العذاب یوم القیامۃ کی تفسیر	۲۵۰۵	۲۹۸
	وان کنتم ترون اللہ ورسولہ کی تفسیر	۲۵۰۷	۳۱۳	۵۳۶	الامن تاب وامن وعل عملہما کی تفسیر	۲۵۰۶	۲۹۹
۵۵۵	وتحیی فی نفسك ما اللہ مبدیہ کی تفسیر	۲۵۰۸	۳۱۴		فسوف یكون لزلًا کی تفسیر	۲۵۰۷	۳۰۰
۵۵۶	ترجی من تشاء منہن کی تفسیر	۲۵۰۹	۳۱۵	۵۳۷	سورة الشعراء		
۵۵۷	لا تخلصوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم کی تفسیر	۲۵۱۰	۳۱۶	۵۳۸	ولا تحزنی یوم یبعثون کی تفسیر	۲۵۰۸	
۵۵۷	ان تبدوا شیئا اور تحفوه کی تفسیر	۲۵۱۱	۳۱۷				
۵۵۷	ان اللہ و ملائکة یصلون علی	۲۵۱۲	۳۱۸				

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۵۸۶	سورۃ نجم تحسین				علی النبی کی تفسیر		
۵۸۷	الاموودۃ فی القمر کی تفسیر	۲۵۲۰	۳۳۲	۵۸۷	ولا تکلوا کالذین آذوا موسیٰ کی تفسیر	۲۵۰۶	۳۱۹
۵۸۷	سورۃ نجم انزل فر			۵۸۷	سورۃ السبار		
۵۸۹	وذا یاما مالک لیفتن علینا سبک	۲۵۲۱	۳۳۲	۵۸۷	حق اذ افرع عن قنبرہم کی تفسیر	۲۵۰۷	۳۲۰
۵۹۰	سورۃ الدخان			۵۸۸	ان ہوالانذیر لکم بین یدی عذاب	۲۵۰۸	۳۲۱
۵۹۰	فارتقب یوم تاتی الساعۃ ورفان	۲۵۲۲	۳۳۵		شدید کی تفسیر		
	سبب کی تفسیر			۵۸۹	بیسواں پارہ		
۵۹۱	لیفتی الناس انذا عذاب الیم کی	۲۵۲۳	۳۳۶		سورۃ ملائکہ		
	تفسیر			۵۸۹	سورۃ یاسین		
۵۹۲	ربا اکشف عنا العذاب انا	۲۵۲۴	۳۳۷	۵۹۰	والشمس تجری لمستقر کی تفسیر	۲۵۰۹	۳۲۲
	مؤمنون کی تفسیر			۵۹۱	سورۃ الصافات		
۵۹۲	الیہم الذکر و قد جہا و جہول سبب	۲۵۲۵	۳۳۸	۵۹۲	وان یونس لمن المرسلین	۲۵۱۰	۳۲۳
	کی تفسیر			۵۹۲	سورۃ قصص		
۵۹۳	ثم تولوا عنه و قالوا علم یحون	۲۵۲۶	۳۳۹	۵۹۳	ہب لی مدحا لاینبغی کی تفسیر	۲۵۱۱	۳۲۴
	کی تفسیر			۵۹۳	و اما انا من التکلفین	۲۵۱۲	۳۲۵
۵۹۳	انا کاشفوا العذاب قلیلا کی	۲۵۲۷	۳۴۰	۵۹۴	سورۃ زمر		
	تفسیر			۵۹۴	یا عباد الذین اسرفوا علی انفسہم	۲۵۱۳	۳۲۶
۵۹۵	سورۃ المجاثہ				کی تفسیر		
۵۹۵	و اما یسلکنا الالہم کی تفسیر	۲۵۲۸	۳۴۱	۵۹۵	و ما قدر و الشرح قدہ کی تفسیر	۲۵۱۴	۳۲۷
۵۹۵	سورۃ الاحقاف			۵۹۵	والا ین جمیعاً قبضتہ کی تفسیر	۲۵۱۵	۳۲۸
۵۹۶	والذی قال لوالدیہ اف کما کان لفر	۲۵۲۹	۳۴۲	۵۹۶	و نفخ فی الصور فصعق من فی السموات	۲۵۱۶	۳۲۹
۵۹۷	فما راہہ ناریاً مستقبر	۲۵۳۰	۳۴۳	۵۹۷	ومن فی الارض کی تفسیر		
۵۹۷	او دیتیم کی تفسیر			۵۹۷	سورۃ مؤمن		
۵۹۷	سورۃ محمد			۵۹۸	سورۃ تم سجدہ		
۵۹۹	و قطعوا ارحامہم کی تفسیر	۲۵۳۱	۳۴۴	۵۹۹	و انکم تمشرون ان لیبہد علیکم	۲۵۱۷	۳۳۰
۵۹۹	سورۃ فتح				کی تفسیر		
۵۹۹	ان فحقناک نعماً قریباً کی تفسیر	۲۵۳۲	۳۴۴	۵۹۹	و ذلکم ظلمکم الایۃ کی تفسیر	۲۵۱۸	۳۳۱
۶۰۰	لیفتک لک الشرا تقدیر من نیک	۲۵۳۳	۳۴۵	۶۰۰	فان یصیبوا فانا نرضو لہم کی تفسیر	۲۵۱۹	۳۳۲

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۳۲۰	۲۵۵۰	ولقد یسرنا القرآن کتفہ	۳۶۲	۶۰۱	۲۵۳۲	وما تأخر فی تفسیر	۳۶۲
۳۲۱	۲۵۵۱	اعجاز نخل منقحر کتفہ	۳۶۳	۶۰۲	۲۵۳۳	انما سلطتک شایدا ومبشر اکی تفسیر	۳۶۳
۳۲۲	۲۵۵۲	فکانوا کہشیم المحتظر کتفہ	۳۶۴	۶۰۳	۲۵۳۴	ہو الذی انزل السکینہ کتفہ	۳۶۴
۳۲۳	۲۵۵۳	ولقد صبحہم بکبرۃ کتفہ	۳۶۵	۶۰۴	۲۵۳۵	اذ یابیعونک تحت الشجرۃ کتفہ	۳۶۵
۳۲۴	۲۵۵۴	ولقد ایلکنا اشیا علم کتفہ	۳۶۶	۶۰۵	۲۵۳۶	سورۃ الحجرات	۳۶۶
۳۲۵	۲۵۵۵	سیرہم الجمع ویلون کتفہ	۳۶۷	۶۰۶	۲۵۳۷	لا ترفعوا اصواتکم کتفہ	۳۶۷
۳۲۶	۲۵۵۶	بل الساعۃ موعدهم کتفہ	۳۶۸	۶۰۷	۲۵۳۸	ان الذین ینادونک من ولوا الحجرات	۳۶۸
۳۲۷		سورۃ الرحمن				کتفہ	
۳۲۸	۲۵۵۷	ومن دونہا جنتان کتفہ	۳۶۹	۶۰۸	۲۵۳۹	ولوا انہم صبروا حتی تخرج الیہم	۳۶۹
۳۲۹	۲۵۵۸	حور مقصورات فی الخیم کتفہ	۳۷۰			کتفہ	
۳۳۰		سورۃ واقعہ		۶۰۹		سورۃ قی	
۳۳۱	۲۵۵۹	وظل محمد کتفہ	۳۷۱	۶۱۰	۲۵۴۰	وتقول بل من نزدیک تفسیر	۳۷۱
۳۳۲		سورۃ حدید		۶۱۱	۲۵۴۱	فمن یجربک قبل طلوع الشمس کتفہ	۳۷۲
۳۳۳		سورۃ مجاد				تفسیر	
۳۳۴		سورۃ حشر		۶۱۲		سورۃ الفاتحہ	
۳۳۵	۲۵۶۰	ما قطعتم من لبتہ کتفہ	۳۷۲	۶۱۳		سورۃ الطور	
۳۳۶	۲۵۶۱	ما افاء اللہ علی رسولہ	۳۷۳	۶۱۴		سورۃ النجم	
۳۳۷	۲۵۶۲	ما انزل الرسول فخذہ کتفہ	۳۷۴	۶۱۵	۲۵۴۲	فکان قاب قوسین کتفہ	۳۷۴
۳۳۸	۲۵۶۳	والذین تبوءوا الدار کتفہ	۳۷۵	۶۱۶	۲۵۴۳	فاوحی الی عبدہ اوحی کتفہ	۳۷۵
۳۳۹	۲۵۶۴	ویؤشرون علی انفسہم کتفہ	۳۷۶	۶۱۷	۲۵۴۴	لقد اید من آیات ربہ الکبریٰ کتفہ	۳۷۶
۳۴۰		سورۃ ممتحنہ		۶۱۸	۲۵۴۵	افرا یتیم اللات والعترۃ کتفہ	۳۷۷
۳۴۱	۲۵۶۵	لا تقفوا اعدوی کتفہ	۳۷۷	۶۱۹	۲۵۴۶	ومناۃ الثالثۃ الاخری	۳۷۸
۳۴۲	۲۵۶۶	اذا جاءکم المؤمنات کتفہ	۳۷۸			کتفہ	
۳۴۳	۲۵۶۷	اذا جاءکم المؤمنات کتفہ	۳۷۹	۶۲۰	۲۵۴۷	فاسجدوا للشرع وعبدوا کتفہ	۳۷۹
۳۴۴		سورۃ صف		۶۲۱		سورۃ اقربت الساعۃ	
۳۴۵	۲۵۶۸	یا ای من بعدی اسمہ کتفہ	۳۸۰	۶۲۲	۲۵۴۸	وانشق القمر کتفہ	۳۸۰
۳۴۶		سورۃ جمعہ		۶۲۳	۲۵۴۹	تجربۃ باعدینا جزاء لمن کان	۳۸۱
۳۴۷	۲۵۶۹	واخرین منہما یا تقو بہم کتفہ	۳۸۱			کتفہ	

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۶۵۶	وان تظاہر علیہ کی تفسیر	۲۵۸۵	۳۹۷	۶۳۱	واذا راوا تجارۃ کی تفسیر	۲۵۷۰	۳۸۲
۶۵۷	عسی رب ان ھل یکن ان سیدہ کی تفسیر	۲۵۸۶	۳۹۸	۶۳۱	سورۃ منافقون		
۶۵۷	سورۃ ملک			۶۳۱	اذا جاءک المنافقون کی تفسیر	۲۵۷۱	۳۸۳
۶۵۸	سورۃ النجم			۶۳۲	اتخذوا الیمانہم کی تفسیر	۲۵۷۲	۳۸۴
۶۵۸	عقل بعد ذلک زنیہ کی تفسیر	۲۵۸۷	۳۹۹	۶۳۳	ذلک بانہم آمنوا ثم کفروا کی تفسیر	۲۵۷۳	۳۸۵
۶۵۹	یوم یکشف عن ساقی کی تفسیر	۲۵۸۸	۴۰۰	۶۳۳	واذا سئیتہم تحجبک جباہہم	۲۵۷۴	۳۸۶
۶۵۹	سورۃ الحاقۃ			۶۳۴	واذا قیل لہم تعالوا یتغفرکم	۲۵۷۵	۳۸۷
۶۶۰	سورۃ سأل سائل				کی تفسیر		
۶۶۰	سورۃ نوح			۶۳۵	سواء علیہم استغفرت لہم کی تفسیر	۲۵۷۶	۳۸۸
۶۶۱	دداد لا سواعا ولا یحوت کی تفسیر	۲۵۸۹	۴۰۱	۶۳۶	ہم الذین یقولون لا یتفقوا علی	۲۵۷۷	۳۸۹
۶۶۲	سورۃ الجن				من عندہ قول اللہ کی تفسیر		
۶۶۳	سورۃ مزمل			۶۳۷	یقولون لکن رجعنا الی المدینۃ	۲۵۷۸	۳۹۰
۶۶۳	سورۃ مدثر				کی تفسیر		
۶۶۳	تم فاندہ کی تفسیر	۲۵۹۰	۴۰۱	۶۳۸	سورۃ التغابن		
۶۶۵	وریک فکیہ کی تفسیر	۲۵۹۱	۴۰۲	۶۳۸	سورۃ الطلاق		
۶۶۵	وشایک فطہر کی تفسیر	۲۵۹۲	۴۰۳	۶۳۹	واولات الاحمال اجلین الا	۲۵۷۹	۳۹۱
۶۶۶	والرجز فابحجر کی تفسیر	۲۵۹۳	۴۰۴		جلہن کی تفسیر		
۶۶۷	سورۃ قیامت			۶۵۱	سورۃ التحريم		
۶۶۷	ان علینا حجتہ قرآنہ کی تفسیر	۲۵۹۴	۴۰۵	۶۵۲	لا یمیرا النبی لم تحرم ما حل اللہ لک	۲۵۸۰	۳۹۲
۶۶۸	فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ کی تفسیر	۲۵۹۵	۴۰۶		کی تفسیر		
۶۶۹	سورۃ دھر			۶۵۳	تبعنی مہنات ازواجک کی تفسیر	۲۵۸۱	۳۹۳
۶۷۰	سورۃ والمرسلات			۶۵۴	قد فرعن اللہ لکم حلتہ یمینکم کی تفسیر	۲۵۸۲	۳۹۴
۶۷۱	انہا ترمی البشر کالقعقر کی تفسیر	۲۵۹۶	۴۰۷		کی تفسیر		
۶۷۲	کانہ جمالہ صفر کی تفسیر	۲۵۹۷	۴۰۸	۶۵۵	واذا سأل النبی الی بعض ازواجہ	۲۵۸۳	۳۹۵
					حدیث کی تفسیر		
				۶۵۶	ان تنویا الی اللہ کی تفسیر	۲۵۸۴	۳۹۶

نمبر شمار	باسم	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باسم	عنوان	صفحہ
		سورة عما يتساءلون کی تفسیر	۶۴۳	۴۲۰	۲۶۰۹	ماودعک ربک وما قلی کی تفسیر	۶۸۸
۴۰۹	۲۵۹۹	یوم یفزع فی العصور کی تفسیر	۶۴۳	۴۲۱	۲۶۱۰	ماودعک ربک کی تفسیر	۶۸۹
		سورة والنازعات	۶۴۵			سورة الم نشرح	۶۸۹
		سورة عبس	۶۴۶			سورة والتین	۶۹۰
		سورة اذا الشمس کورت	۶۴۷			سورة علق	۶۹۱
		سورة اذا السماء انفطرت	۶۴۷	۴۲۲	۲۶۱۱	قلیدع نادیک کی تفسیر	۶۹۱
		سورة مطفین	۶۴۷	۴۲۳	۲۶۱۲	خلق الانسان من علق کی تفسیر	۶۹۳
		سورة اذا السماء انشقت	۶۴۷	۴۲۴	۲۶۱۳	اقرا ویکب الاکرم کی تفسیر	۶۹۳
۴۱۰	۲۶۰۰	فوف بحاسب حساباً یسیر کی تفسیر	۶۴۸	۴۲۵	۲۶۱۴	الذی علم بالقلم کی تفسیر	۶۹۵
۴۱۱	۲۶۰۱	لنرکبن طبقاً عن طبق کی تفسیر	۶۴۹	۴۲۶	۲۶۱۵	کللن لم یفنته کی تفسیر	۶۹۵
		سورة البروج	۶۴۹			سورة القادر	۶۹۶
		سورة طارق	۶۴۹			سورة لم یکن الذین کفروا	۶۹۶
		سورة سبح اسم	۶۸۰			سورة اذا الزلزلت	۶۹۷
		سورة غاشیه	۶۸۰	۴۲۷	۲۶۱۶	فمن یعمل مثقال ذرة خیراً	
		سورة والفجر	۶۸۱			یرہ کی تفسیر	۶۹۷
		سورة لا اقسیم	۶۸۲	۴۲۸	۲۶۱۷	ومن یعمل مثقال ذرة شراً	۶۹۸
		سورة والشمس وضحاها	۶۸۳			یرہ کی تفسیر	
		سورة والکیل اذا انشقی	۶۸۳			سورة العادیات	۶۹۹
۴۱۲	۲۶۰۲	والنہار اذا تجلی کی تفسیر	۶۸۳			سورة القارعة	۶۹۹
۴۱۳	۲۶۰۳	وما خلق الذکر والاُنثی کی تفسیر	۶۸۳			سورة تکوین	۶۹۹
۴۱۴	۲۶۰۴	وامن اعطی الفقی کی تفسیر	۶۸۵			سورة عصر	۷۰۰
۴۱۵	۲۶۰۵	صدق بالحسنی کی تفسیر	۶۸۶			سورة حمزة	۷۰۰
۴۱۶	۲۶۰۶	فنیسرة للیسری کی تفسیر	۶۸۶			سورة فیل	۷۰۰
۴۱۷	۲۶۰۷	وامن یجمل واستغنی کی تفسیر	۶۸۶			سورة ایلاف	۷۰۰
۴۱۸	۲۶۰۸	وکنب بالحسنی کی تفسیر	۶۸۷			سورة ماعون	۷۰۱
۴۱۹	۲۶۰۹	فنیسرة للعسری کی تفسیر	۶۸۸			سورة کوثر	۷۰۱
		سورة والفقی	۶۸۸			سورة کافرون	۷۰۲

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۷۲۵	اکیسواں پارہ			۷۰۳	سورۃ نصر		
۷۲۵	سورہ فاتحہ کی فضیلت	۲۶۳۲	۴۴۲	۷۰۴	درایت الناس یہ خلون فی دین	۲۶۱۹	۴۲۹
۷۲۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۲۶۳۳	۴۴۳		اللہ کی تفسیر		
۷۲۷	سورہ کہف کی فضیلت	۲۶۳۴	۴۴۴	۷۰۴	فتح مجربک و ستغفرہ از	۲۶۱۹	۴۳۰
۷۲۸	سورہ الفتح کی فضیلت	۲۶۳۵	۴۴۵		کان تو اب کی تفسیر		
۷۲۸	سورۃ اخلاص کی فضیلت	۲۶۳۶	۴۴۶	۷۰۵	سورۃ تبت یہا		
۷۳۰	معوذات کی فضیلت	۲۶۳۷	۴۴۷	۷۰۶	و تب ما اغنی عن مالہ کی تفسیر	۲۶۲۰	۴۳۱
۷۳۰	قرآن پڑھتے وقت سکینہ اور	۲۶۳۸	۴۴۸	۷۰۷	سعیلی نارا ذات لب کی تفسیر	۲۶۲۱	۴۳۲
	فرشتوں کا نازل ہونا			۷۰۷	وامرأۃ حاملۃ محطوب کی تفسیر	۲۶۲۲	۴۳۳
۷۳۲	جو قرآن ہمارے زمانے میں معصوم	۲۶۳۹	۴۴۹	۷۰۷	سورۃ قل ہو اللہ احد کی تفسیر		
	ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم			۷۰۸	اللہ الصمد کی تفسیر	۲۶۲۳	۴۳۴
	نے یہی پھوٹا تھا					۲۶۲۳	۴۳۵
۷۳۲	دیگر کلام میں پر قرآن کی فضیلت	۲۶۴۰	۴۵۰	۷۰۸	سورۃ فلق		
	کا بیان			۷۰۹	سورۃ ناس		
۷۳۳	قرآن پر عمل کرنے کی وصیت کرنا	۲۶۴۱	۴۵۱	۷۱۰	نزول وحی کیسے ہوا	۲۶۲۴	۴۳۶
۷۳۴	قرآن مجید عمدہ آواز سے پڑھنا	۲۶۴۲	۴۵۲	۷۱۲	قرآن قریش کے عی و سے پر عربی زبان	۲۶۲۵	۴۳۷
۷۳۵	قرآن مجید پڑھنے والے پر رشک کرنا	۲۶۴۳	۴۵۳		میں نازل ہوا		
۷۳۶	قرآن پڑھنے اور پڑھانے والے	۲۶۴۴	۴۵۴	۷۱۳	قرآن جمع کرنے کا بیان	۲۶۲۶	۴۳۸
	کی فضیلت			۷۱۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد	۲۶۲۷	۴۳۹
۷۳۷	قرآن پاک حفظ پڑھنے کی فضیلت	۲۶۴۵	۴۵۵		میں کا تب قرآن کون تھے۔		
۷۳۸	قرآن کو ہمیشہ پڑھنے کی فضیلت	۲۶۴۶	۴۵۶	۷۱۸	قرآن سات طرح پر نازل ہوا ہے	۲۶۲۸	۴۳۹
۷۳۹	سواری پر قرآن پڑھنا	۲۶۴۷	۴۵۷	۷۱۹	سورتوں یا آیتوں کی ترتیب	۲۶۲۹	۴۴۰
۷۴۰	بچوں کو قرآن کی تعلیم دینا	۲۶۴۸	۴۵۸	۷۲۰	حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت	۲۶۳۰	۴۴۱
۷۴۰	قرآن بھول جانے کا بیان	۲۶۴۹	۴۵۹		صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا دور		
	سورۃ بقرہ یا فلاں سورۃ کہنے	۲۶۵۰	۴۶۰		کیا کرتے تھے۔		
۷۴۱	کی قباحت نہیں			۷۲۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے		
۷۴۳	قرآن کو صاف صاف پڑھنا	۲۶۵۱	۴۶۱		ناکرام میں قاری کون کون تھے		

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۷۶۵	عمدہ عورتوں سے نکاح کرنا	۲۶۷۲	۴۸۲	۷۶۵	مدد اور شد کے ساتھ قرأت کرنا	۲۶۵۲	۴۶۲
۷۶۵	لوٹدی آزاد کر کے اس سے نکاح کرنا	۲۶۷۳	۴۸۳	۷۶۵	عمدہ آواز سے قرآن پڑھنا	۲۶۵۳	۴۶۳
۷۶۷	لوٹدی کو آزاد کرنا ہی اس کا مہر ہوتا ہے	۲۶۷۴	۴۸۴	۷۶۶	عمدہ آواز سے قرآن پڑھنا مستحب ہے	۲۶۵۴	۴۶۴
۷۶۸	مفسس کا نکاح	۲۶۷۵	۴۸۵	۷۶۶	دوسرے شخص سے قرآن پڑھو اگر	۲۶۵۵	۴۶۵
۷۶۹	خاندان اور نسب میں دینداری کا لحاظ رکھنا	۲۶۷۶	۴۸۶	۷۶۶	سُننا		
۷۷۲	کفایت میں مالدار کا لحاظ رکھنا	۲۶۷۷	۴۸۷	۷۶۶	قرآن مجید کسی سے پڑھو اگر سُننا پھر	۲۶۵۶	۴۶۶
۷۷۳	عورت کی خواہش سے پھر کرنا	۲۶۷۸	۴۸۸	۷۶۷	اسے رد کرنا		
۷۷۴	آزاد عورت غلام کی بیوی بن سکتی ہے	۲۶۷۹	۴۸۹	۷۶۷	کتنے دنوں میں قرآن پاک ختم کیا جائے	۲۶۵۷	۴۶۷
۷۷۴	چار بیویوں سے زیادہ آدمی نہیں کر سکتا	۲۶۸۰	۴۹۰	۷۷۰	قرآن پڑھتے اور سنتے وقت رونا	۲۶۵۸	۴۶۸
۷۷۵	رضاعت کا بیان	۲۶۸۱	۴۹۱	۷۷۱	قرآن کو روبا اور غرض سے پڑھنا	۲۶۵۹	۴۶۹
۷۷۷	دو برس کے بعد رضاعت سے حرمت نہ ہوگی	۲۶۸۲	۴۹۲	۷۷۲	قرآن پاک دلچسپی سے پڑھنا	۲۶۶۰	۴۷۰
۷۷۸	جس مرد کا دودھ ہو، وہ بھی دودھ پینے والے پر حرام ہو جاتا ہے	۲۶۸۳	۴۹۳	۷۷۳	کتاب نکاح کے بیان میں		
۷۷۸	دودھ پلانے والی عورت کی گواہی	۲۶۸۴	۴۹۴	۷۷۳	نکاح کی فضیلت کا بیان	۲۶۶۱	۴۷۱
۷۷۹	کوئی عورتیں حلال ہیں کوئی حرام ہیں	۲۶۸۵	۴۹۵	۷۷۴	جامع پر قدرت رکھنے والے کو نکاح کا حکم	۲۶۶۲	۴۷۲
۷۸۲	آیت دربا عظیم الثقی فی مجور کم کی تفسیر	۲۶۸۶	۴۹۶	۷۷۴	جو شخص خانہ داری کی طاقت نہ رکھتا ہو	۲۶۶۳	۴۷۳
۷۸۳	وان تجمعوا بین الاختین الاما قد سلف کی تفسیر	۲۶۸۷	۴۹۷	۷۷۵	کئی کئی شادیاں کرنا	۲۶۶۴	۴۷۴
۷۸۴	اپنی بیوی کی بھینجی اور بھانجی سے عقد نکاح حرام ہے	۲۶۸۸	۴۹۸	۷۷۵	نیت کے مطابق بدل ملنا	۲۶۶۵	۴۷۵
۷۸۵	نکاح شغار	۲۶۸۹	۴۹۹	۷۷۶	سنگ دست کا نکاح کرا دینا	۲۶۶۶	۴۷۶
۷۸۶	کیا عورت اپنا نفس کسی کو بیکر سکتی ہے	۲۶۹۰	۵۰۰	۷۷۶	کسی مسلمان بھائی سے یوں کہنا میری دو	۲۶۶۷	۴۷۷
				۷۷۷	بیویاں ہیں، میں ایک کو طلاق دیتا ہوں، تم اس سے نکاح کرو		
				۷۷۷	مجرد رہنا اور اپنے کو بھی بنا لینا منع ہے	۲۶۶۸	۴۷۸
				۷۷۸	کنواری عورتوں سے نکاح کر لینا	۲۶۶۹	۴۷۹
				۷۷۹	شوہر دیدہ عورتوں سے شادی کرنا	۲۶۷۰	۴۸۰
				۷۸۰	کسین لڑکی کے ساتھ معمر مرد کی شادی کرنا	۲۶۷۱	۴۸۱

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۵۰۱	۲۶۹۱	حالت احرام میں عقد نکاح کرنا	۴۸۶	۵۱۹	۲۶۰۹	عقد نکاح اور ولیمہ میں دفعہ بمانا	۸۰۷
۵۰۲	۲۶۹۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر وقت میں منہ کے لئے منع فرمایا	۴۸۷	۵۲۰	۲۶۱۰	دائم الفسار صدقہا تہن منلہ کی تفسیر	۸۰۸
۵۰۳	۲۶۹۳	عورت کسی نیک مرد سے نکاح کرنے کی درخواست کر سکتی ہے	۴۸۸	۵۲۱	۲۶۱۱	قرآنی تعلیم کو مہر مقرر کرنا	۸۰۹
۵۰۴	۲۶۹۴	کسی بزرگ یا نیک شخص کو اپنی بیٹی یا بہن اس کے عقد نکاح میں دینے کیلئے درخواست کرنا	۴۸۹	۵۲۲	۲۶۱۲	ان شرائط کا بیان جو نکاح میں مشروط کرنا صحیح نہیں	۸۱۰
۵۰۵	۲۶۹۵	لا جناح علیکم فیما عرضتم بہ من خطبۃ النساء کی تفسیر	۴۹۱	۵۲۳	۲۶۱۳	دو لہا کو شادی کے وقت زندہ لگانا	۸۱۱
۵۰۶	۲۶۹۶	عورت کو عقد نکاح سے پہلے دیکھ لینا	۴۹۳	۵۲۴	۲۶۱۴	دلہا کو کیسی دعا دینا چاہئے	۸۱۲
۵۰۷	۲۶۹۷	بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں	۴۹۴	۵۲۵	۲۶۱۵	دلہن کو کیسی دعا دینا چاہئے	۸۱۲
۵۰۸	۲۶۹۸	عورت کے ولی کا خود اپنے سے نکاح کرنا	۴۹۸	۵۲۶	۲۶۱۶	جہاد میں جانے سے پہلے مباشرت کرنا	۸۱۳
۵۰۹	۲۶۹۹	اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کر دینا	۸۰۰	۵۲۷	۲۶۱۷	بالغ لڑکی سے جہاں کرنا	۸۱۳
۵۱۰	۲۷۰۰	اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام یا بادشاہ سے کر دینے تو درست ہے	۸۰۱	۵۲۸	۲۶۱۸	سفر میں نئی دلہن سے ملاپ کرنا	۸۱۳
۵۱۱	۲۷۰۱	بادشاہ بھی ولی ہوتا ہے	۸۰۱	۵۲۹	۲۶۱۹	دلہا کا دلہن کے پاس دن کو آنا	۸۱۴
۵۱۲	۲۷۰۲	باپ کی رضا کے بغیر دوسرا ولی نہیں کر سکتا	۸۰۲	۵۳۰	۲۶۲۰	عورتوں کے لئے فالجیوں کا ہتھال	۸۱۵
۵۱۳	۲۷۰۳	بیٹی کا جبراً نکاح کرنا باطل ہے	۸۰۲	۵۳۱	۲۶۲۱	جو عورتیں دلہن کو دو لہا کے پاس لے جائیں ان کا بیان	۸۱۵
۵۱۴	۲۷۰۴	یتیم لڑکی کا نکاح	۸۰۳	۵۳۲	۲۶۲۲	دلہن کا تحفہ دینا	۸۱۵
۵۱۵	۲۷۰۵	لڑکی کے ولی سے کہنا کہ میرا نکاح اپنی لڑکی سے کر دو	۸۰۴	۵۳۳	۲۶۲۳	کپڑے اور زیورات مستعار	۸۱۶
۵۱۶	۲۷۰۶	مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پہنچانا	۸۰۵	۵۳۴	۲۶۲۴	لے کر دلہن کو پہنانا	۸۱۶
۵۱۷	۲۷۰۷	نکاح نہ دینا	۸۰۵	۵۳۵	۲۶۲۵	جہاں سے پہلے دعا کرے	۸۱۸
۵۱۸	۲۷۰۸	پیغام جھوٹ دینے کی وجہ بیان کرنا	۸۰۶	۵۳۶	۲۶۲۶	دو لہا پر دعوت ولیمہ ضروری ہے	۸۱۸
۵۱۹	۲۷۰۹	خطبہ نکاح	۸۰۷	۵۳۷	۲۶۲۷		

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۸۴۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات سے الگ رہنا	۲۷۵۳	۵۶۳	۸۱۹	ولیمہ میں ایک بکری کافی ہے	۲۷۲۹	۵۶۹
۸۴۵	عورتوں کو مرد کو بکرا نہ کہو یہ	۲۷۵۴	۵۶۴	۸۲۱	ایک بیوی کے مقابلے میں دوسری بیوی	۲۷۳۰	۵۷۰
۸۴۶	عورت گناہ کے معاملے میں شوہر کی اطاعت نہ کرے	۲۷۵۵	۵۶۵	۸۲۱	کا ولیمہ زیادہ کھلانا	۲۷۳۱	۵۷۱
۸۴۶	وان امرأه فانت من اجلها کی تفسیر	۲۷۵۶	۵۶۶	۸۲۱	ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا	۲۷۳۲	۵۷۲
۸۴۷	عزل کا بیان	۲۷۵۷	۵۶۷	۸۲۳	ولیمے کی دعوت	۲۷۳۳	۵۷۳
۸۴۸	سفر میں جاتے وقت بیویوں میں قرعہ اندازی کرنا	۲۷۵۸	۵۶۸	۸۲۳	دعوت قبول نہ کرنے کا گناہ	۲۷۳۴	۵۷۴
۸۴۸	عنیت کا اپنی باری مرد کو دینا	۲۷۵۹	۵۶۹	۸۲۳	دعوت میں بکری کا گھر	۲۷۳۵	۵۷۵
۸۴۹	عورتوں سے انصاف کرنا	۲۷۶۰	۵۷۰	۸۲۳	شادی وغیرہ کی دعوت قبول کرنا	۲۷۳۶	۵۷۶
۸۴۹	ثیبہ کے بعد کنواری سے نکاح کرنا	۲۷۶۱	۵۷۱	۸۲۳	عورتوں اور بچوں کا شادی میں جانا	۲۷۳۷	۵۷۷
۸۴۹	کنواری کے بعد ثیبہ سے نکاح کرنا	۲۷۶۲	۵۷۲	۸۲۵	خلاف شرع دعوت سے ہاپس چلے آنا	۲۷۳۸	۵۷۸
۸۵۰	تمام بیویوں سے مباشرت کر کے ایک غسل کرنا	۲۷۶۳	۵۷۳	۸۲۶	شادی میں دلہن کا مردوں کے سامنے آنا	۲۷۳۹	۵۷۹
۸۵۰	دن کو آدمی اپنی بیویوں کے پاس جاسکتا ہے	۲۷۶۴	۵۷۴	۸۲۶	کھجور کا شادی کی تقریب میں استعمال کرنا	۲۷۴۰	۵۸۰
۸۵۱	بیاری کے زمانے میں کسی ایک ہی بیوی کے پاس پہننے کی اجازت لینا	۲۷۶۵	۵۷۵	۸۲۷	عورتوں سے نرمی سے پیش آنا	۲۷۴۱	۵۸۱
۸۵۱	ایک بیوی سے بہ نسبت دوسری بیویوں سے زیادہ محبت کا بیان	۲۷۶۶	۵۷۶	۸۲۸	عورتوں سے بہتر سلوک کرنا	۲۷۴۲	۵۸۲
۸۵۲	عورت کو اپنی سوکن کا دل جلانے کے لئے تدبیریں کرنا منع ہے	۲۷۶۷	۵۷۷	۸۲۹	قولاً انفسکم کی تفسیر	۲۷۴۳	۵۸۳
۸۵۲	غیرت کرنا	۲۷۶۸	۵۷۸	۸۲۹	حسن معاشرت کرنا	۲۷۴۴	۵۸۴
۸۵۴	عورتوں کی غیرت اور غصے کا بیان	۲۷۶۹	۵۷۹	۸۳۳	بیٹی کو شوہر کے بارے میں ہدایات	۲۷۴۵	۵۸۵
۸۵۸	آدمی کا اپنی بیٹی کے حق میں انصاف کرنا	۲۷۷۰	۵۸۰	۸۳۹	عورت کا شوہر کی اجازت سے نفلی روزہ رکھنا	۲۷۴۶	۵۸۶
				۸۳۹	بیوی کا شوہر سے الگ بہتر پر سو جانا	۲۷۴۷	۵۸۷
				۸۴۰	عورت کا بغیر خاندان کی اجازت کے گھر سے نکلنا	۲۷۴۸	۵۸۸
				۸۴۰	شوہر کی ناشکری کرنا	۲۷۴۹	۵۸۹
				۸۴۲	شوہر پر بیوی کے حقوق	۲۷۵۰	۵۹۰
				۸۴۳	بیوی اپنے شوہر کے گھر کی محافظ ہے	۲۷۵۱	۵۹۱
				۸۴۳	مرد عورتوں پر حاکم ہیں	۲۷۵۲	۵۹۲

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۵۸۱	۲۷۷۱	قرب قیامت میں عورتوں کا زیادہ ہونا اور مردوں کا کم ہونا	۸۵۸			کیا تم نے اپنی عورت سے ہیستری کی ہے؟	
۵۸۲	۲۷۷۲	عورت کے پاس تنہائی میں نہ جانا	۸۵۹			طلاق کا بیان	۸۷۰
۵۸۳	۲۷۷۳	لوگوں کے سامنے دوسری عورت کی بات کرنا	۸۶۰	۵۹۶	۲۷۸۷	حالت حیض میں طلاق	۸۷۱
۵۸۴	۲۷۷۴	بیس جہڑوں کی عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت	۸۶۰	۵۹۷	۲۷۸۸	آیا طلاق دیتے وقت عورت کے روبرو طلاق دے	۸۷۲
۵۸۵	۲۷۷۵	اگر کسی فتنے کا ڈر نہ ہو تو عورت	۸۶۱	۵۹۸	۲۷۸۹	اگر کسی نے تین طلاق دی تو واقع ہو جائے گی	۸۷۳
۵۸۶	۲۷۷۶	عورتوں کا کام کاج کے لئے باہر نکلنا	۸۶۱	۵۹۹	۲۷۹۰	اپنی بیویوں کو اختیار سونپ دینا	۸۷۴
۵۸۷	۲۷۷۷	عورت کا اپنے شوہر سے اجازت لے کر مسجد وغیرہ کی طرف جانا	۸۶۲	۶۰۰	۲۷۹۱	طلاق کی نیت کوئی لفظ کہنے سے	۸۷۵
۵۸۸	۲۷۷۸	رضاعی رشتے کا بیان	۸۶۲	۶۰۱	۲۷۹۲	طلاق واقع ہونا	
۵۸۹	۲۷۷۹	ایک عورت کا دوسری عورت سے بدن لگانے کی ممانعت	۸۶۳			اگر کوئی شخص بیوی سے کہے تو ٹھہر کر حرام ہے	۸۷۶
۵۹۰	۲۷۸۰	مرد کا ایک رات میں اپنی بیویوں کے پاس جانے کا ارادہ کرنا	۸۶۳	۶۰۲	۲۷۹۳	لم تحرم ما احل اللہ لک مطلب	۸۸۰
۵۹۱	۲۷۸۱	طویل سفر سے واپسی پر رات کے وقت گھر جانے کی ممانعت	۸۶۳	۶۰۳	۲۷۹۴	نکاح سے قبل طلاق نہیں ہو سکتی	۸۸۳
۵۹۱	۲۷۸۲	خواہش اولاد	۸۶۴	۶۰۴	۲۷۹۵	اگر کوئی ظالم کے ڈر سے اپنی بیوی کو بہن کہہ دے تو طلاق نہیں ہوگی	۸۸۴
۵۹۲	۲۷۸۳	جب خاوند سفر سے آئے تو عورت زیر ناف کے بالوں کو صاف کرے	۸۶۴	۶۰۵	۲۷۹۶	جنون یا نشہ کی حالت میں طلاق دینا	۸۸۵
۵۹۳	۲۷۸۴	طلایہ بدن زینت کی تفسیر	۸۶۸	۶۰۶	۲۷۹۷	احکام خلع	۸۸۸
۵۹۴	۲۷۸۵	والدین لم يبلغوا الحلم کی تفسیر	۸۶۸	۶۰۷	۲۷۹۸	بیوی خاوند میں ضرورت کے وقت خلع کا حکم دینا	۸۹۱
۵۹۵	۲۷۸۶	ایک مرد کا دوسرے سے یہ پوچھنا کہ	۸۶۹	۶۰۸	۲۷۹۹	کنیز کو فرزند کر دینے سے طلاق نہیں ہوتی	۸۹۱
				۶۰۹	۲۸۰۰	اگر کنیز کسی غلام کے نکاح میں ہو تو کنیز کو آزاد کر دینے وقت اختیار دینا	۸۹۲
				۶۱۰	۲۸۰۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا	۸۹۳

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۹۱۶	اگر شوہر عورت کو تین طلاق دے تو اس کا حکم	۲۸۲۲	۴۳۱	۸۹۳	بیرہ کی سفارش کرنا	۲۸۰۲	۴۱۱
۹۱۷	واللہ یتیمس من الحیض کی تفسیر	۲۸۲۳	۴۳۲	۸۹۴	مشکر عورتوں کے نکاح کے بارے میں	۲۸۰۳	۴۱۲
۹۱۷	حاملہ عورتوں کی عدت وضع محل	۲۸۲۴	۴۳۳	۸۹۴	مشکر عورتیں سلمان ہو جائیں تو ان کے نکاح اور عدت کا بیان	۲۸۰۴	۴۱۳
۹۱۸	مطلقہ عورتوں کی عدت تین حیض ہیں۔	۲۸۲۵	۴۳۴	۸۹۵	اگر مشکر یا نصرانی عدت جوڑی یا حربی کے نکاح میں ہو تو سلمان ہو جائے	۲۸۰۵	۴۱۴
۹۱۹	فاطمہ بنت قیس کا قصہ	۲۸۲۶	۴۳۵	۸۹۸	ایلا و کا حکم	۲۸۰۶	۴۱۵
۹۲۱	مطلقہ عورت کا شوہر کے گھر سے اٹھ جانا	۲۸۲۷	۴۳۶	۸۹۹	حکم منقود	۲۸۰۷	۴۱۶
۹۲۲	حیض و حمل کا چھپانا درست نہیں	۲۸۲۸	۴۳۷	۹۰۰	ظہار کا بیان	۲۸۰۸	۴۱۷
۹۲۲	خاوند رجعت کے حقدار ہیں	۲۸۲۹	۴۳۸	۹۰۱	اشارہ سے طلاق دینا	۲۸۰۹	۴۱۸
۹۲۳	حیض والی عورت سے زحمت کرنا	۲۸۳۰	۴۳۹	۹۰۵	لعان کا بیان	۲۸۱۰	۴۱۹
۹۲۴	شوہر کے انتقال پر عدت	۲۸۳۱	۴۴۰	۹۰۸	اشارہ اور کنایہ سے اپنے بچے سے انکار کرنا	۲۸۱۱	۴۲۰
۹۲۶	سوگ والی عورت کو سر میں لگانا	۲۸۳۲	۴۴۱	۹۰۸	لعان کرنے والے کو قسمیں دینا	۲۸۱۲	۴۲۱
۹۲۷	سوگ والی عورت کو حیض سے پاک ہونے وقت حود کا استعمال کرنا درست ہے	۲۸۳۳	۴۴۲	۹۰۸	لعان میں پہلے مرد سے قسم لینا	۲۸۱۳	۴۲۲
۹۲۸	سوگدار عورت کو دھاری والا کپڑا پہنا	۲۸۳۴	۴۴۳	۹۰۹	لعان کے بعد طلاق دینا	۲۸۱۴	۴۲۳
۹۲۹	والذین یتوفون منکم کی تفسیر	۲۸۳۵	۴۴۴	۹۱۰	مسحور میں لعان کرنا	۲۸۱۵	۴۲۴
۹۳۰	رنڈی کی خرمی اور نکاح	۲۸۳۶	۴۴۵	۹۱۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اگر میں بغیر گواہوں کے سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا	۲۸۱۶	۴۲۵
۹۳۱	قہل دخول بیوی کو طلاق دینا	۲۸۳۷	۴۴۶	۹۱۳	لعان کرنے والی کا مہر	۲۸۱۷	۴۲۶
۹۳۲	جس عورت کا مہر مقرر نہ ہوا ہو اسے کچھ فائدہ پہنچاتا	۲۸۳۸	۴۴۷	۹۱۳	حاکم کا لعان کرنے والوں سے کہنا تم میں سے ایک جھوٹا ہے	۲۸۱۸	۴۲۷
۹۳۳	کتاب نفقہ	۲۸۳۹	۴۴۸	۹۱۴	لعان کرنے والوں میں جدائی کرنا	۲۸۱۹	۴۲۸
۹۳۳	بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت	۲۸۴۰	۴۴۹	۹۱۵	لعان کے بعد بیکہ	۲۸۲۰	۴۲۹
۹۳۶	بیوی بچوں کو ان نفقہ دینا واجب ہے	۲۸۴۱	۴۵۰	۹۱۵	حاکم کا لعان کے وقت دعا کرنا	۲۸۲۱	۴۳۰

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۴۵۰	۲۸۴۱	اہل و عیال کے لئے ایک سال کے	۹۳۷	۴۶۷	۲۸۵۸	دائیں ہاتھ سے کھانا پینا	۹۵۳
		آخر اجابت جمع کرنا		۴۶۸	۲۸۵۹	پیشہ بھر کر کھانا	۹۵۴
۴۵۱	۲۸۴۲	مدت رخصت	۹۴۰	۴۶۹	۲۸۶۰	اندھے اور لنگڑے اور بیمار کا	۹۵۷
۴۵۲	۲۸۴۳	اگر شوہر غائب ہو تو عورت کیسے	۹۴۲			تہا سے ساتھ مل کر کھانا	
		خروج کرے		۴۷۰	۲۸۶۱	باریک چپا تیاں اور دسترخوان پر	۹۵۷
۴۵۳	۲۸۴۴	عورت کا اپنے گھر میں کام کاج کرنا	۹۴۲			کھانا	
۴۵۴	۲۸۴۵	عورت کے لئے نوکر رکھنا	۹۴۳	۴۷۱	۲۸۶۲	ستو کھانے کا بیان	۹۵۹
۴۵۵	۲۸۴۶	مرد کا اپنے گھر کے کام کاج انجام دینا	۹۴۳	۴۷۲	۲۸۶۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا	۹۶۰
۴۵۶	۲۸۴۷	بیوی اپنے شوہر کے مال میں سے اندازے	۹۴۴			دریافت کر کے کسی شے کا استعمال کرنا	
		کے مطابق خرچہ لے سکتی ہے		۴۷۳	۲۸۶۴	ایک آدمی کا کھانا دو کئے لئے کافی ہے	۹۶۱
۴۵۷	۲۸۴۸	بیوی کا اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرنا	۹۴۵	۴۷۴	۲۸۶۵	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	۹۶۱
۴۵۸	۲۸۴۹	عورتوں کو حسب دستور کپڑا دینا چاہیے	۹۴۵	۴۷۵	۲۸۶۶	تکلیف لگا کر کھانا	۹۶۳
۴۵۹	۲۸۵۰	بچوں کی نگہداشت میں عورت کی	۹۴۶	۴۷۶	۲۸۶۷	مجبنا ہو اگر گوشت کھانا	۹۶۴
		امداد کرنا		۴۷۷	۲۸۶۸	خزیرہ کا بیان	۹۶۴
۴۶۰	۲۸۵۱	مفسس آدمی کا اپنے بال بچوں کے	۹۴۶	۴۷۸	۲۸۶۹	پلنیر کا بیان	۹۶۶
		مصارف برداشت کرنا		۴۷۹	۲۸۷۰	چقندر اور جو کا بیان	۹۶۶
۴۶۱	۲۸۵۲	وعلی الوارث مثل ذالک کی تفسیر	۹۴۷	۴۸۰	۲۸۷۱	گوشت پکھنے سے باندی سے گوشت	
۴۶۲	۲۸۵۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد	۹۴۷			نکال کر کھانا	۹۶۷
		جو بے کس شخص قرض یا بے کس ادا بھرتہ		۴۸۱	۲۸۷۲	بازو کا گوشت دانٹوں سے	۹۶۸
		جائے تو ان کا انتظام کرنا میرے				تورہ کر کھانا	
		ذمہ ہے۔		۴۸۲	۲۸۷۳	چھری سے گوشت کاٹ کر کھانا	۹۶۸
۴۶۳	۲۸۵۴	لوٹری اور آواز اور دونوں دو دھڑکتی ہیں	۹۴۹	۴۸۳	۲۸۷۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا	۹۶۹
		طعام کے آداب و اقسام	۹۵۰			کسی کھانے سے اظہار نفرت نہ کرنا	
۴۶۴	۲۸۵۵	کھانا کھاتے وقت بسم اللہ کہنا	۹۵۲	۴۸۴	۲۸۷۵	جو کو پیس کر منہ سے بھونک کر	۹۷۰
۴۶۵	۲۸۵۶	اپنے نزدیک سے کھانا	۹۵۲			اس کا بھوسہ اڑا دینا	
۴۶۶	۲۸۵۷	پیسے کا کھانا چاروں طرف تلاش	۹۵۳	۴۸۵	۲۸۷۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور	۹۷۰
		کرنا، جب ساتھی کو ناگواری نہ ہو				صحید کی خوراک کا بیان	

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۹۸۸	لکڑی کھانے کا بیان	۲۸۹۹	۷۰۸	۹۷۳	حرمہ کا بیان	۲۸۷۷	۶۸۶
۹۸۸	دو طرح کے میوے یا دو طرح کا کھانا	۲۹۰۰	۷۰۹	۹۷۳	شرید کا بیان	۲۸۷۸	۶۸۷
۹۸۹	دس دس مہانوں کی ایک جماعت کو دسترخوان پر کھانے کے لئے بلانا	۲۹۰۱	۷۱۰	۹۷۳	کھان سمیت بھٹی بکری کا گوشت کھانا	۲۸۷۹	۶۸۸
۹۹۰	لہسن کھانے کی کراہت	۲۹۰۲	۷۱۱	۹۷۵	اگلے لوگ اپنے گھروں میں یا سفر میں کیسے کھانے میں کرتے	۲۸۸۰	۶۸۹
۹۹۰	پیلو کا پھل کھانا	۲۹۰۳	۷۱۲				
۹۹۱	کھانے کے بعد کئی کرنا	۲۹۰۴	۷۱۳	۹۷۶	حسین کا بیان	۲۸۸۱	۶۹۰
۹۹۱	انگلیوں کا چاٹنا	۲۹۰۵	۷۱۴	۹۷۷	چاندی چڑھے ہوئے برتن میں کھانا	۲۸۸۲	۶۹۱
۹۹۲	رومال کا بیان	۲۹۰۶	۷۱۵	۹۷۸	کھانے کا بیان	۲۸۸۳	۶۹۲
۹۹۲	کھانے سے فانی ہونے کے بعد کیا کلمات کہنے چاہئیں	۲۹۰۷	۷۱۶	۹۷۹	سالن اور تیرکاری کا بیان	۲۸۸۴	۶۹۳
۹۹۳	لو کر کے ساتھ کھانا	۲۹۰۸	۷۱۷	۹۸۰	میٹھے اور شہد کا بیان	۲۸۸۵	۶۹۴
۹۹۳	کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والے کا درجہ	۲۹۰۹	۷۱۸	۹۸۰	کدو کا بیان	۲۸۸۶	۶۹۵
۹۹۳	دعوت میں دوسرے شخص کو ساتھ لے جانا	۲۹۱۰	۷۱۹	۹۸۱	بھائیوں کے لئے پر تکلف دعوت دینا	۲۸۸۷	۶۹۶
۹۹۴	رات کا کھانا نماز سے پہلے کھانا	۲۹۱۱	۷۲۰	۹۸۲	صاحب خانہ مہانوں کو کھانے میں مصروف کر کے خود کسی اور کام میں لگ جائے	۲۸۸۸	۶۹۷
۹۹۶	فاذا طعمتم فانشرُوا کی تفسیر کتاب حقیقہ کے بیان میں	۲۹۱۲	۷۲۱	۹۸۳	شوربے کا بیان	۲۸۸۹	۶۹۸
۹۹۷	بچے کی پیدائش کے وقت کوئی بھی چیز جہاں کر دینا	۲۹۱۳	۷۲۲	۹۸۳	سوکھے گوشت کا بیان	۲۸۹۰	۶۹۹
۹۹۹	حقیقہ کے دن بچے کے بال منڈنا	۲۹۱۴	۷۲۳	۹۸۳	دستر خوان سے کسی چیز کا دوسرے دسترخوان والے کو اٹھا کر دینا	۲۸۹۱	۷۰۰
۱۰۰۰	فرع کا بیان	۲۹۱۵	۷۲۴	۹۸۴	کھجور کو لکڑی سے ملا کر کھانا	۲۸۹۲	۷۰۱
۱۰۰۱	عتیرہ کا بیان	۲۹۱۶	۷۲۵	۹۸۴	ادنیٰ درجے کی کھجور کھانا	۲۸۹۳	۷۰۲
				۹۸۵	تراوی درخت کا کھجور	۲۸۹۴	۷۰۳
				۹۸۷	کھجور کا کاکا بھم کھانا	۲۸۹۵	۷۰۴
				۹۸۷	عجوبہ کھجور کھانا	۲۸۹۶	۷۰۵
				۹۸۷	دو دو کھجور ملا کر کھانا	۲۸۹۷	۷۰۶
				۹۸۸	کھجور کے درخت کی برکت	۲۸۹۸	۷۰۷

قَالَ لَا أَدْرِي فَقَرِئَ لَكَ أُمِّيَّةٌ قَرَأَ شَدِيدًا أَفَلَا تَجِدُ
 أُمِّيَّةً إِلَى أَهْلِهَا قَالَ يَا أُمِّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَكُنِّي مَا قَالَ لِسَعْدِ
 قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ دَعَاكَ مُحَمَّدٌ فَأَخْبَرَهُمْ
 قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ بِسْمِكَةٍ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ أُمِّيَّةٌ وَ
 اللَّهُ لَا أَخْرَجُ مِنْ شَكَّةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ مَيْدٍ رَأَسَتْهُ
 أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا عِيْرَكُمْ فَكِرَةً أُمِّيَّةً
 يَخْرُجُ فَاتَمَّ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّا لَكُمُ
 مَا بَرَأَ النَّاسُ قَدْ خَلَفَتْ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ نَوَادِي
 فَخَلَفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ يَهْمُ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ أَمَّا إِذَا
 عَلَيَّتَنِي قَوْلُ اللَّهِ لَا شَرَّ لِي فِي أَحَدٍ بَعْدَ بِسْمِكَةٍ ثُمَّ قَالَ
 أُمِّيَّةٌ يَا أُمِّ صَفْوَانَ جِئْتَنِي فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ
 وَقَدْ نَسِيتُ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَشْرُخِيُّ قَالَ لَا
 وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا فَلَمَّا
 خَرَجَ أُمِّيَّةٌ أَخَذَ لَا يَزُولُ مَانًا لَا إِلَهَ إِلَّا عَقْلُ بَعِيْرٍ
 فَلَمْ يَزَلْ يَذَلُّكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسْمِكَةٍ
 فِيهِمْ أَوْثَقُ كَوْلِيهِمْ هِيَ بَانِي هَتَارَ تَاكِهَ لَكِ كَامُوقَةٍ مَتَحَرَّسَةٍ
 يَا أَيُّهَا الْقِصَّةُ غَزْوَةِ بَدْرٍ
 وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ
 بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا
 اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ إِذْ يَقُولُ
 الْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ
 يُبَدِّلَ اللَّهُ رِبَّكُمْ بِمِثْلِهِ الْآخِ
 مِنَ الْبَلَاءِ مَنَزِلِينَ بَلَى

آپ کے صحابہ کے ہاتھ سے مارا جائیگا۔ اُمیہ نے پوچھا کیا مکہ میں مارے گئے؟
 حضرت سعدؓ نے جواب دیا یہ تو میں نہیں جانتا۔ اُمیہ حضرت سعدؓ کی یہ بات سن کر
 بہت ڈر گیا۔ جب اُمیہ اپنے گھر گیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگا ام صفوان!
 تو نے سعدؓ کی بات سنی؟ اس نے کہا سعدؓ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا
 کہتا ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے میں
 نے پوچھا مکہ میں؟ تو کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ چنانچہ اُمیہ نے قسم کھالی میں
 مکہ سے باہر نہ نکلوں گا جب جنگ بدر کا دن ہوا تو ابو جہل نے لوگوں سے
 کہا لڑائی کیلئے نکلو اپنے قافلے کو بچاؤ اُمیہ نے مکہ سے باہر نکلنا پسند نہ
 کیا اس سے اپنی جان کا ڈر تھا۔ مگر ابو جہل اس کے پاس آیا کہنے لگا ابو صفوان! ہم یہاں کے
 لوگوں کے سردار و جب لوگ تمہیں گے تم نہیں نکلتے تو کوئی نہیں نکلتے گا ہر حال
 اسی طرح ابو جہل اسے سمجھاتا رہا آخر مجبوراً اُمیہ نے کہا لو اگر کسی طرح نہیں مانتا
 تو خدا کی قسم میں ایک ایسا تیز رو ادب خیز و کا جبکی مثال مکہ میں نہ ہو پھر اُمیہ نے
 اپنی بیوی سے کہا ام صفوان میرے منہ کا سامان کرے سنے کہا ابو صفوان کیا تو اپنے
 مدینہ واری بھائی سعدؓ کا کہنا بھول گیا؟ اس نے کہا میں نہیں بھولا مگر تھوڑی دور
 تک ان لوگوں کے ساتھ جاتا ہوں۔ جب امیہ نکلا تو رستے میں جہاں آتا
 وہیں اڑت کولہنے پاس ہی باندھتا تاکہ بھاگنے کا موقع نہ ملے۔ وہ برابر ایسے ہی احتیاط کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کر دیا۔

باب جنگ بدر کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ تعالیٰ بدر کی لڑائی میں
 تمہاری مدد کر چکا تھا جس وقت تم دلیل تھے، پس تم اللہ
 سے ڈرتے رہو، تاکہ تم شکر گزار رہو جب اسے پیغمبر تو
 مسلمانوں سے کہہ رہا تھا کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ اللہ
 تین ہزار فرشتوں کو تمہاری مدد کے لیے نازل کرے
 بلکہ اگر تم (جنگ میں) صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو رہا جو

۱۔ دوسری حدیث میں ہے اس نے کہا خدا کی قسم تمہاری بات سبھی جوتی نہیں ہوئی ۱۲ منہ ۱۳ بعد اس کے لوٹ آؤں گا تمہیں جاؤ گا ۱۴ ۱۵ ہلال ثانی یا ثانی بن رافع
 نے اس کو مار ڈالا۔ ۱۶ مارے تلواروں کے اس کے جوڑے کھٹکٹ ۱۷ اٹلے اس کا قصہ انشاء اللہ آئے گا ۱۸ منہ ۱۹ بدایا یک گاؤں تھا مشہور جو بدر بن خالد بن نفیر بن کنانہ کے
 نام سے آباد ہے یا بدر ایک کنوئیں کا نام ہے وہاں بڑے مدبر کی لڑائی مسلمانوں اور قریش کے کافروں میں ۲۰ منہ ۲۱ دشمن کے مقابلے میں ۱۲ منہ ۲۲ یہ حقیقت
 ہے مروسان ۱۲ منہ ۲۳ یہ ضمیر کا ساتھ نہ چھوڑو ۱۳ منہ

إِنْ تَصِيرُوا وَتَتَّقُوا وَيَا حُكْمًا
مَنْ قَوَّيْتُمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
مُسَوِّمِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا
بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ
وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ
الْحَكِيمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا
خَائِبِينَ وَقَالَ وَحُشِيَ قَتَلَ
حَمْرَةَ طُعَيْمَةَ بَنِ عَدِي بْنِ
الْخَيْلِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
وَلَا ذِيَعِدْكُمْ اللَّهُ إِحْدَ الطَّاغُوتِ
أَتَمَّ لَكُمْ الْآيَةَ -

۳۶۶۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ
سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
لَمْ يَخْلَفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي خَلَفْتُ عَنْ غَزْوَةٍ
بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ خَلَفَ عَنْهَا إِسْمَ أَخْرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِيْدٍ عَلَيْهِ

نہیں) اور کافر اسی وقت تم پر حملہ آور ہوں تو اے پیغمبر
پانچ ہزار نشاندار یا عمدہ گھوڑوں پر سوار فرشتوں سے
تمہاری مدد کرے گا، اور یہ جو اللہ نے فرشتوں کی مدد
تہا سے لیے بھی یہ اس لیے تھی کہ تمہیں خوشی اور المینان
حاصل ہو ورنہ درحقیقت فتح خدا کی طرف سے ہے
جو بڑا زبردست ہے، حکمت والا ہے اور فرشتوں
کی مدد بھیجنے سے یہ بھی غرض تھی کہ کافروں کا ایک
گروہ کاٹ ڈالے یا انہیں ایسا مغلوب کرے کہ وہ
نا امید ہو کر لوٹ جائیں اور وحشی (بن حرب وحشی)
نے کہا حمزہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیبار کو
قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مسلمانو وہ وقت
یا دو کرو جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے ایک
کا وعدہ کرتا تھا کہ ایک تمہیں ضرور ملے گا۔ آیت کے آخر تک

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبد الرحمن بن
عبد اللہ بن کعب) عبد اللہ بن کعب کہتے ہیں میں نے اپنے والد کعب
ابن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں کسی بھی غزوے میں
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا آپ کو چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا سوائے
غزوہ تبوک کے اور غزوہ بدر میں جو میں پیچھے رہ گیا تو اس میں نہ جانے
سے اللہ تعالیٰ نے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بدر میں اڑنے کی نیت سے نہیں گئے تھے بلکہ قریش کا قافلہ لوٹنے کی
نیت گئے مگر اللہ تعالیٰ نے ناگہانی مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے

۱۰ ساند سامان اور فوج کی کثرت سے کچھ نہیں ہوتا ۱۲ سنہ ۳۵ ہجری غزوہ کا قاتل ہے ۱۳ سنہ ۳۵ صحیح یہ ہے کہ عدی بن نوفل بن عبد المناف کو امیر حمزہ نے قتل کیا تھا
کہتے ہیں جبرین مطعم نے جو طعیمہ کا مشہد تھا وحشی سے کہا جو اس کا غلام تھا اگر تو حمزہ رضی اللہ عنہ کو مار ڈالے تو میں تجھے آزاد کروں گا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا
اللہ تعالیٰ ۱۲ سنہ ۳۵ سورۃ النزال میں ۱۳ سنہ ۳۵ یا قافلہ یا کافروں کا لشکر ۱۳ سنہ

قَوْلِهِمْ حَقٌّ جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ

عَدُوِّهِمْ مَعًا -

باب ۲۱۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذْ تَسْتَخِفُّونَ رَبَّكُمْ فَاَسْتَجَابَ لَكُمْ اٰتٰی مُبِدًا كُمْ بِالْاٰی مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرَوِّفٰتٍ وَمَا جَعَلَ اللَّهُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهِ وَمَا الْقَصْرِ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيْمٌ اِذْ يُعَشِّقُكُمْ النَّعَاسَ اَمْسَةً مِّنْهُ وَيَنْزِلُ عَلَیْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّیَطْبُقَ بِكُمْ بِهِ وَ یُذْهِبَ عَنْكُمْ رُجُومَ الشَّیْطَانِ وَ لَیْزِطَّ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ وَیُثَبِّتَ بِهِ اِذْ قَدْ اَمَرَ اِذْ یُوحِیْ رَبُّكَ اِلٰی الْمَلَائِكَةِ اِتٰی مَعَكُمْ فَتَبٰتِلُ الدِّیْنَ اٰمِنًا سَآئِلٰی فِی قُلُوْبِ الدِّیْنِ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْبُرُوا فَوْقَ الرُّعْمٰقِ وَاضْبُرُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنٰی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُوا اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ وَ مَن یُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ قَاتَ اللَّهُ شَدِیْدَ الْعِقَابِ

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اَسْمٰعِیْلَ

عَنْ عُمَارِی عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ انفال میں) جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے اس نے تمہاری فریاد سن لی فرمایا میں لگا مار ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ اور یہ مدد جو اللہ تعالیٰ نے کی وہ صرف یہیں خوش کرنے اور تمہارے دلوں کو اطمینان دینے کے لیے تھی ورنہ فتح تو خدا کی طرف سے ہے بیشک اللہ زبردست ہے اور حکمت والا ہے یہ وہ وقت تھا جب ہمیں بے خوف بنانے کے لیے تم پر اورنگ طاری کر رہا تھا اور ہمیں پاک کرنے اور شیطان کی گندگی دور کرنے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس دینے اور تمہارے پاؤں جمانے کے لیے آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا یہ وہ وقت تھا جب اے پیغمبر تیرا مالک فرشتوں کو حکم دے رہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں تم (جا کر) مسلمانوں کا دل مضبوط کرو اور میں ابھی ابھی کفار کے دل میں دہشت ڈال دیتا ہوں تم ان کی گردنوں اور اعضاء کے جوڑوں پر چوٹ لگاؤ ان کی یہی سزا ہے انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے اسے یہ سزا لینا چاہیے کہ اللہ کا عذاب سخت ہے لے

(از ابوالنعیم از اسرائیل از مخارق از طارق بن شہاب) حضرت

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے مقداد بن اسود کی ایک اسی

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے مالک سے فریاد کیا کہ تمہاری مدد کرو اور یہ مدد جو اللہ تعالیٰ نے کی وہ صرف یہیں خوش کرنے اور تمہارے دلوں کو اطمینان دینے کے لیے تھی ورنہ فتح تو خدا کی طرف سے ہے بیشک اللہ زبردست ہے اور حکمت والا ہے یہ وہ وقت تھا جب ہمیں بے خوف بنانے کے لیے تم پر اورنگ طاری کر رہا تھا اور ہمیں پاک کرنے اور شیطان کی گندگی دور کرنے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس دینے اور تمہارے پاؤں جمانے کے لیے آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا یہ وہ وقت تھا جب اے پیغمبر تیرا مالک فرشتوں کو حکم دے رہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں تم (جا کر) مسلمانوں کا دل مضبوط کرو اور میں ابھی ابھی کفار کے دل میں دہشت ڈال دیتا ہوں تم ان کی گردنوں اور اعضاء کے جوڑوں پر چوٹ لگاؤ ان کی یہی سزا ہے انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے اسے یہ سزا لینا چاہیے کہ اللہ کا عذاب سخت ہے لے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے مالک سے فریاد کیا کہ تمہاری مدد کرو اور یہ مدد جو اللہ تعالیٰ نے کی وہ صرف یہیں خوش کرنے اور تمہارے دلوں کو اطمینان دینے کے لیے تھی ورنہ فتح تو خدا کی طرف سے ہے بیشک اللہ زبردست ہے اور حکمت والا ہے یہ وہ وقت تھا جب ہمیں بے خوف بنانے کے لیے تم پر اورنگ طاری کر رہا تھا اور ہمیں پاک کرنے اور شیطان کی گندگی دور کرنے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس دینے اور تمہارے پاؤں جمانے کے لیے آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا یہ وہ وقت تھا جب اے پیغمبر تیرا مالک فرشتوں کو حکم دے رہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں تم (جا کر) مسلمانوں کا دل مضبوط کرو اور میں ابھی ابھی کفار کے دل میں دہشت ڈال دیتا ہوں تم ان کی گردنوں اور اعضاء کے جوڑوں پر چوٹ لگاؤ ان کی یہی سزا ہے انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے اسے یہ سزا لینا چاہیے کہ اللہ کا عذاب سخت ہے لے

مقسم غلام عبداللہ بن حارث (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) اس آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ کی دو قسم سے مراد وہ لوگ لیتے تھے جو بدر میں شریک ہوئے اور جو اس میں شریک نہیں ہوئے۔

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مَقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ یَحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ یَقُولُ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ عَنْ بَدْرٍ وَالْحَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ۔

باب جنگ بدر میں جو مسلمان شریک تھے انکی تعداد

(از مسلم بن ابیہیم از شعبہ از ابوالاسحاق) برابر بن عازب رضی اللہ عنہ میں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں (جنگ بدر میں) مجھ سے روایت کیا۔ (دوسری سند) امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے محمود بن غیلان نے بواسطہ وہب بن جریر از شعبہ از ابوالاسحاق بیان کیا کہ برابر بن عازب نے کہا میں اور عبداللہ بن وہب دونوں جنگ بدر کے موقع پر کرم سن (ناقابل جنگ) سمجھے گئے اور بدر کی لڑائی میں مہاجرین کی تعداد کچھ اوپر ساٹھ آدمی کا تھا اور انصار دو سو چالیس سے کچھ زیادہ تھے۔

باب ۲۱۴۴ عِدَّةُ أَصْحَابِ بَدْرٍ ۳۶۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتَصْفَرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتَصْفَرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ كَمَا أَنَّ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ تَقَفَا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ تَقَفَا أَوْ أَلْفَيْنِ وَمِائَتَيْنِ۔

(از عمرو بن خالد از جریر از ابوالاسحاق) حضرت برابر کہتے ہیں مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر میں جو لوگ شریک تھے انکی تعداد وہی تھی جو طالوت (بادشاہ) کے ساتھیوں کی تھی جو نہر کے پار گئے تھے یعنی تین سو دس سے کچھ آدمی زیادہ۔ برابر کہتے ہیں طالوت کے ساتھ نہر پار وہی لوگ گئے تھے جو ایک انداز تھے (سب بے ایمان لوگ خوب پانی پی کر نہر پر رہ گئے تھے)۔

۳۶۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ یَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةً أَصْحَابِ طَلُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ التَّهْرَبُصَةَ عَشْرًا وَفَلَمَّا قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللَّهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ التَّهْرَبُ لَا مُؤْمِنٌ ۳۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَفَدُوا أَنَّ عِدَّةً أَصْحَابِ طَلُوتَ

(از عبداللہ بن رجا از اسرافیل از ابوالاسحاق) حضرت برابر بن عازب کہتے ہیں ہم لوگ یعنی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہا کرتے تھے کہ بدری مجاہدین کی تعداد وہی تھی جو طالوت کے ساتھیوں کی تھی جو طالوت کے ساتھ نہر پر گئے تھے یعنی تین سو دس سے کچھ زیادہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں میں جانے سے پہلے مسلمان دکھائے جاتے جو لوگ چاہے قابل ہوتے ان کو آپ جانتے دیتے جو قابل نہ ہوتے ان کو اجازت نہ دیتے چنانچہ علامہ ابن عمر فاروق بدر کے دن آپ کے سامنے پیش کئے گئے اس وقت ان کی عمر تیرہ برس کا تھی آپ نے انہیں منظر دکھایا پھر احد کے دن پیش کئے گئے اس وقت ان کی عمر ۱۸ برس کی تھی جب سہیل آپ نے انہیں منظر دکھایا کہ آپ ۱۸ برس کے تھے حضرت طالوت ۴۰ برس کے تھے اسرافیل کے ایک بادشاہ تھے جن کا قصہ مشہور اور قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۳۰ منہ

اور وہی لوگ طاوت کے ساتھ نہر پر گئے تھے جو ایمان دار تھے۔

از عبد اللہ بن ابی شیبہ از یحییٰ از سفیان از ابوالسحاق از
برازنی (عنه) و دوسری سند از محمد بن کثیر از سفیان از ابوالسحاق
برازنی کہتے ہیں کہ ہم لوگ یوں کہا کرتے تھے کہ بدر کی جنگ میں شامل
حضرات کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی جتنے لوگ طاوت
کے ساتھ نہر پار گئے تھے اور طاوت کے ساتھ نہر پار وہی لوگ گئے
تھے جو ایمان دار تھے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفار قریش
شیبہ، عتبہ، ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام کیلئے
بد دعا کرنا اور ان کا ہلاک ہونا۔

از عمر بن خالد از زبیر از ابوالسحاق از عمرو بن ميمون (عنه)
عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ
کی طرف منہ کیا اور قریش کے چند کفار کے لیے بد دعا کی۔ شیبہ بن ربیعہ
عتبہ بن ربیعہ ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام کے لیے۔
عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں خدا گواہ ہے میں نے ان لوگوں
کو بدر کے میدان میں پڑا دیکھا، دھوپ کی گرمی سے ان کی لاشیں
سڑ گئیں اور بدبو دار ہو گئیں اس دن دھوپ تیز تھی۔

باب ابو جہل کا ہلاک ہونا۔

از ابن نمیر از ابوالسامہ از اسماعیل از قیس (عنه) حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں ابو جہل کے پاس آئے اس

الذین جاوروا النہر وکم مباحا ورمعہ ارا
مؤمن یضعة عشر وقلشباکۃ۔

۳۶۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا بَدْرُ ثَمَامَةَ وَ
بِضْعَةَ عَشَرَ بَعْدَ إِصْحَابِ طَاوُتِ الَّذِينَ
جَاوَرُوا مَعَ النَّهْرِ وَمَا جَادَ مَعَ الْأُمُومِينَ
باب ۲۱ دعا اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم علی کفار قریش شیبہ
وعتبہ والولید وابی جہل بن
ہشام وھلکھم۔

۳۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ
عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ
فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَابِیْ جَهْلٍ
ابْنِ هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صُرْعَى
فَدَاغَتْ عَنْهُمْ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا۔

باب ۲۱ قتل ابی جہل

۳۶۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا قَلْبَسُ عَنْ

أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ -

۳۶۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ مَعَاذٍ

قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنُوهُ

۳۶۸۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ

يُوسُفَ بْنِ الْمُنَاجِجُونَ عَنْ صَاحِبِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ حَبِيبٍ فِي بَدَنِ رِغْفِيفٍ حَدِيثُكَ أُمِّي عَفْوًا -

۳۶۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا

أَبُو مُجَلِّزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْعَلُ يَدِي

يَدِي لِرَحْمَنِ الْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ

ابْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أَنْزَلْتُ هَذَانِ خَصْمَاتِ

اِخْتَصَمُوا فِي رِثَتِهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَارَكُوا

يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ

ابْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيدُ

ابْنُ عُتْبَةَ -

۳۶۸۴- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينٌ

عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مُجَلِّزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هَذَانِ خَصْمَاتِ

اِخْتَصَمُوا فِي رِثَتِهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٌّ

وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ ابْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ

وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ -

۳۶۸۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الصَّوَّافُ

قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَيْتِي

(از محمد بن ثنی از معاذ بن معاذ از سلیمان از انس بن مالک) ایسی ہی

حدیث بیان کی۔

(از علی بن عبد اللہ از یوسف بن ماجشون از صالح بن ابراہیم

از والدش از جیش یعنی جد صالح) یہی واقعہ عفرہ کے بیٹوں کا بیان

کیا۔

(از محمد بن عبد اللہ رقاشی از معتمر از والدش از ابو مجلز از قیس بن

عباد حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قیامت کے دن سب سے پہلے میں

پروردگار کے سامنے جھکے گا چکانے کے لیے دوزخوں سے بیٹھوں گا۔

قیس بن عباد نے کہا اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی یوسف فرقی

ہیں ایک دوسرے کے دشمن جو اپنے پروردگار کے مقدس میں جھکے

دونوں فرقی سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدر کے دن لڑنے کیلئے

نکلے ایک طرف سے حمزہ، علی، اور عبیدہ یا ابو عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب

اور دوسری جانب سے شیبہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

(از قبیلہ از سفیان از ابو ہاشم از ابو مجلز از قیس بن عباد حضرت

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آیت هَذَانِ خَصْمَاتِ اِخْتَصَمُوا فِي رِثَتِهِمْ

قریش کے چھ آدمیوں کے متعلق نازل ہوئی، علی، حمزہ، عبیدہ بن حارث

رضی اللہ عنہما ایک فرقی اور شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن

عتبہ دوسری طرف

(از اسحاق بن ابراہیم صواف از یوسف بن یعقوب از یوسف بن

یعقوب بنی صبیحہ کے محلے میں قیام کرتے تھے اور بنی سعدوس کے

لے ایک روایت میں ہے جب ان سعود بنے اس کی گردن پر پاؤں رکھا تو مردود کیا کہنے لگا ۹ اسے دلیل کبریاں چلنے والے تو بڑے سخت مقام پر چڑھ گیا پھر بنی

نے اس کا سر کاٹ لیا ۱۲ منہ ۱۱ سلیمان بن طراح ۱۲ منہ ۱۱ کا فون کی طرف سے ۱۲ منہ

صَبِيْعَةً وَهُوَ مَوْلَى لِبَنِي سَدُوسٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ التَّمِيْمِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَانِ
خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ -

۳۶۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْهُ يُقْسِمُ
لَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَاتُ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السَّيِّئَةِ
يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَك -

۳۶۸۷ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي
جَعْفَرٍ عَنْ قَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسَمًا
إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي
رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَضَرَهُ
وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدٌ وَابْنُ الْحَرْثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنُ
رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ -

۳۶۸۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بِوَعْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَأَلَ رَجُلٌ
الْبَرَاءَ وَآنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى بَدْرٍ قَالَ
بَارَزَ وَظَاهَرَ حَقًّا -

غلام تھے) از سلیمان بن ابی الجعفر از قیس بن عباد (حضرت علی کہتے ہیں
یہ آیت هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ لوگوں کے متعلق نازل ہوئی

(از یحییٰ بن جعفر از وکیع از سفیان از ابو ہاشم از ابو جعفر از قیس بن
عباد حضرت ابو ذر فرماتے تھے کہ یہ تین آدمی هَذَانِ خَصْمَانِ
ان چھ آدمیوں کے متعلق نازل ہوئی ہیں جو بدر کے دن مقابل ہوئے
تھے۔ ایسی ہی حدیث بیان کی جیسے اوپر گزری۔

(از یعقوب بن ابراہیم از ہشیم از ابو ہاشم از ابو جعفر از قیس) حضرت
ابو ذر قسم کھا کر فرماتے تھے کہ آیت هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ
(سورہ حج) ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جو بدر کے دن لڑنے کے
لیے نکلے تھے حمزہ مہلی اور عبیدہ (مسلمانوں کی طرف سے) اور عتبہ،
شعیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ (کافروں کی طرف سے)

(از احمد بن سعید ابو عبد اللہ از اسحاق بن منصور از ابراہیم بن،
یوسف از والدش) ابو اسحاق کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت برابر سے
سوال کیا کہ کیا حضرت علی جنگ بدر میں شریک تھے؟ انہوں نے کہا
ہاں شریک کیا، مقابلہ کے لیے میدان میں نکلے تھے اور دوزیں پہنے
ہوئے تھے۔

۱۔ جو بدر کے دن کافروں کی طرف سے تین شخص میدان میں نکلا اور کہنے لگے اے محمد ہم سے لڑنے کے لئے لوگوں کو بھیجا دھر سے انھما مقابلہ کر گئے تو کفار کہنے لگے ہم تم سے ملنا نہیں
چاہتے تم تو قریشی ملعونہ والوں سے مل رہے ہو قریش سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمزہ! لے آئے علیؑ اے عبیدہؑ۔ حضرت حمزہ شعیبہ کے مقابل
ہوئے اور علیؑ ولید کے اور عبیدہ عتبہ کے مقابل ہوئے حضرت حمزہ نے شعیبہ کو علیؑ کو مارنے والی گھڑا لایا اور عبیدہ و عتبہ دونوں ایک دوسرے پر وار کرتے تھے دونوں زخمی ہو چکے
تھے علیؑ اور حمزہ بھی اللہ ربہا نے جاکر عتبہ کو مار ڈالا اور عبیدہ دم کو میدان جنگ سے اٹھا لائے ۱۲ منہ مکہ اس شخص کو حضرت علیؑ کی کم بنی کی وجہ سے یہ گمان ہوا کہ اگر شعیبہ
آپ جنگ میں شریک نہ ہوتے ہوں حضرت برابر نے اس کا غلط گمان کو دفع کر دیا کہ قریشی میں نکلا کیا مقابلہ کے لئے میدان میں نکلا اور ولید بن عتبہ کو اصل جہنم کیا یہ میدان میں
علیؑ و ابنیہ کے کشماعت اور ہمدردی کا کیا کرنا۔ ولید کو اس طرح مارا پھر جنگ خندق میں عربین سے دوڑے پہلوان کو قتل کیا جنگ میں عربوں کو جرح و جراحتوں (زخموں) سے

۳۶۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْأَسَدِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ كَاتَبْتُ أُمِّيَّةَ بَنِي خَلْفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ مَبْدَرٍ
فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بَلَدٌ لَا يَجُوزُ أَنْ
تَهَابَ أُمِّيَّةً-

مجھے خط رہے کہ موقع پر یہ بچ نکلا تو پھر یہ موقع پا کر مجھے قتل کر ڈالے گا۔

۳۶۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ خَبَرَنِي

أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زَيْدِ السُّعْتِيِّ عَنْ الْأَسَدِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالْجَنَّةُ
مُتَّحِدَةٌ بِهَا وَتَجِدُ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنْ شَيْعًا اخَذَ كَفًّا
مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يُكْفِيُنِي هَذَا
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قَتْلِ كَافِرًا-

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس بوڑھے کو آخر میں دیکھا (جنگ بدر میں) کہ بحالت کفر مقتول ہوا۔

۳۶۹۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

هَشَامُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ خَرَائِفَ بِالسَّيْفِ حَادٍ
فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَمْ أُدْخِلْ أَصَابِعِي فِيهَا
قَالَ ضَرَبْتُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا مَبْدَرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمًا
الْيَوْمِ وَقَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از یوسف بن ماجشون از صالح بن ابراہیم

بن عبدالرحمن بن عوف از والدش) صالح کے دادا حضرت عبدالرحمن بن عوف
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے اور امیہ بن خلف سے ایک تحریری معاہدہ
مٹا پھر بدر کے دن اُمیہ اور اس کے بیٹے (علی) کے قتل ہونے کا واقعہ
بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بلاں نے اس دن یہ کہا تھا کہ اگر اُمیہ بن
خلف بچ گیا تو میں (آخرت میں عذاب سے) بچ نہیں سکتا۔ (یاد رکھو)

(از عبداللہ بن عثمان از والدش از شعبہ از الواسطی سبیعی از اسود

بن یزید نخعی) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی اس میں سجدہ کیا آپ کے ساتھ (اس وقت)
جب تک لوگ تھے (مسلمان کافر) سب نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے (امیہ
بن خلف) نے ایک مٹھی مٹی لی اور اپنی پیشانی سے لگالی کہنے لگا کہ
میرے لیے یہی کافی ہے (سجدے کے بدل)

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از معمر از ہشام بن عروہ)

عروہ کہتے ہیں (ان کے والد) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر سے زخم لگے تھے
ان میں ایک مونڈھے پر تھا۔ میں (بچپن میں) اپنی انگلیاں اس میں
ڈال کر تاکتا تھا عروہ کہتے ہیں کہ ان میں دوزخ تو جگ بدر کے دن لگے
تھے اور ایک بیڑی کی لڑائی میں عروہ کہتے ہیں جب عبداللہ بن زبیر
(حجاج ظالم کے ہاتھوں) شہید ہوئے تو عبدالملک مجھ کو بوجھنے لگا

(تیسرا باب) جلد ۱۱ مورخین نے جو صحیفہ میں ماریا کے غلام حاجی کو جس نے حضرت علی کے غلام کو مار ڈالا تھا خود مار کر قتل کیا غرض حضرت علی شجاعت یار اور قوت رستگار بن پنا
نہیں نہیں کہتے تھے اس کے ساتھ زبیر اور تقری اولیٰ باطن میں تمام اولیاء اللہ کے مزار تھے اس لیے آپ کو شہادہ ولایت کہتے ہیں ایک رافضی اذان میں کہنے لگا شہداء علیا ولی اللہ یعنی
تو کہنے لگا ہر ایک کو شہادہ میں تمام اولیاء اللہ کے مزار تھے اس لیے آپ کو شہادہ ولایت کہتے ہیں ایک رافضی اذان میں کہنے لگا شہداء علیا ولی اللہ یعنی
لیکن فی انفسہم من کھنوں مجمع ہے کہ جب کوئی بکلیہ شہداء علیا ولی اللہ تو ہم کہیں جسے صداقت و نوریت مل جوام الام لیا و قدوة الاغصا و ام المؤمنین و حبیب الصالحین ۱۲ منہ
را طبع متعلقہ صفر ۱۴۰۵ کہ امیر مکہ میں علی بن ابی طالب و غیرہ کی جائیداد و غیرہ کی مدیر میں حفاظت کر کے کہتے ہیں اس وقت و تار میں
علی بن ابی طالب بن عوف نے غایا نام علی بن ابی طالب کے لکھا تو یہ روایت لکھی گئی کہ میں نے قتل نہیں کیا چنانچہ ہمارا نام جاہلیت کے زمانہ میں تھا وہی تھوڑی سی عمر ۲۰ منہ ۱۳۰۵ بلال بن رباح علیہ السلام کے غلام
تھے مروی ہے ان کو سخت سخت تکلیفیں تھیں آخر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا کہتے ہیں عبدالرحمن بن عوف امیر کو بچانے کیلئے اس پر مارے گئے مگر سلاخوں کے تلوار اس گھیر گھیر کر مار ڈالا
۱۳ منہ ۱۴۰۵ فاجعہ واللہ از عبداللہ ۱۲ منہ ۱۴۰۵ حدیث ابوبہار سجدۃ النجم میں لکھتے ہیں ۱۲ منہ ۱۴۰۵ یہ بیڑی کھٹک میں اس کی حالت (بقیہ صفحہ ۱۲)

مَرَوَانٌ حِينَ قَتَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ
عُرْوَةَ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ قَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَلَمَّا يَوْمَ بَدْرٍ
قَالَ صَدَقْتُ :

بِهِتَ قَوْلٌ مِّنْ قِرَاجِ الْكُتَّابِ

ثُمَّ رَدَّكَ عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامٌ قَاخْتَنَا بَيْنَنَا
ثَلَاثَةَ أَلْفٍ وَأَخَذَكَ بَعْضُنَا وَكُوِّدَتْ أُنَى
كُنْتُ أَخَذْتُكَ -

لے لی۔ مجھے متنا رہی کاش میں اسے لے لیتا۔

۳۶۹۲۔ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًى بِفَضْلَةٍ
هِشَامٌ وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًى بِفَضْلَةٍ -

۳۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَوْمِ
أَلَا تَشُدُّ فَتَشُدُّ مَعَكَ فَقَالَ إِنِّي إِن شَدَدْتُ
كَدَّ بَنِي فَقَالُوا لَا تَفْعَلْ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى
شَقَّ صَفْوَهُمْ فَنَجَّاهُ وَزَهَّرَهُ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ
ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذَهُ أَيْلِجَامُهُ فَضَرَبُوهُ
خَرَّتْ يَدَايِهِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا خَرِبَةٌ خَرِبَتْ يَوْمَ
بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أَدْخُلُ أَصَابِعِي فِي تَلَكَّ

عروہ! تم اپنے والد زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پہچان سکتے ہو؟ میں نے کہا ہاں
اس نے کہا اس کی نشانی کیا ہے؟ میں نے کہا بدر کی لڑائی میں اسکی
دھار ایک طرف سے دراٹوٹ گئی تھی، عبدالملک نے کہا عروہ تو سچ
کہتا ہے پھر ذابغہ شاعر کا یہ مصرعہ پڑھا لڑتے لڑتے ان کی تلواروں کی
دھاریں ٹوٹی ہیں لے

پھر عبدالملک نے وہ تلوار عروہ کو دے دی ہشام بن عروہ کہتے ہیں
ہم نے آپس میں اس تلوار کی قیمت لگائی تو تین ہزار درہم مقرر کی ہم
میں سے ایک شخص (عثمان بن عروہ) نے یہ (قیمت دے کر) وہ تلوار

(ازفرودہ) اسی بن سہرا ہشام بن عروہ عروہ کہتے ہیں (انکے والد)
زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چاندی کا زیور تھا۔ ہشام کہتے ہیں میرے والد کی تلوار
پر بھی چاندی کا زیور تھا (شاید وہی زبیر کی تلوار ہوگی)۔

(از احمد بن محمد از عبداللہ از ہشام ابن عروہ) ہشام کے والد
عروہ کہتے ہیں کہ جنگ یرموک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا اُو کافروں پر حملہ کرو ہم
تمہارے ساتھ حملہ کریں گے۔ انہوں نے کہا دیکھو میں حملہ کروں
تم نہ کرو تو تم جھوٹے ہو گے، انہوں نے کہا نہیں ہم (ضرور) حملہ کریں
گے (جھوٹے نہیں بنیں گے) غرضیکہ زبیر رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور کفار کی
صفیں چیرتے ہوئے (انہیں مارتے ہوئے) پار نکل گئے۔ ان کے
ساتھ کوئی ایک بھی نہ رہا۔ پھر وہاں سے اپنے لوگوں کی طرف لوٹے
تو روم کے کافروں نے انکے گھوڑے کی باگ تھام لی اور ان کے
موندے پر دو ضربیں لگائیں ان ضربوں میں ایک وہ ضرب تھی جو بدر

بقیہ سابقہ صفحہ میں مذکور میں مسلمانوں اور نصاریٰ سے جنگ عظیم ہوئی تھی مسلمانوں کے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے اور نصاریٰ کا سردار ہان تھا اس جنگ میں
چار ہزار مسلمان شہید ہوئے اور نصاریٰ ایک لاکھ پانچ ہزار مارے گئے چالیس ہزار قید ہوئے بدری صحابی ایک سو اس جنگ میں شہید ہوئے تھے ۱۲ منہ
(عاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۲) اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے عیب کوئی ان میں ہے تو میں بھی ایک عیب ہے۔ اور یہ کلام مدح ہے بصورت ذم ۱۳ منہ ۱۵ باب کی
مطابقت اس لئے ہے کہ اس حدیث سے زبیر کا بدروالوں میں جہنما نکلا ہے ۱۳ منہ ۱۵ سب سے پیچھے رہ گئے ۱۴ منہ ۱۵ اور حجاج نے ان کا کل سارے جہنمات قرار دیا کہ پارس
میں دیا۔ ۱۳ منہ

تَصْنِيفًا وَنَقِيصًا وَحَسْرَةً وَنَدَمًا -

کرنے اور ذلیل کرنے اور بدلہ لینے اور افسوس دلانے اور شرمندہ

کرنے کے لیے

۳۶۹۵- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ يَتِيمًا بَدَّلَ لَنَا نِعْمَةً اللَّهُ كَفَرًا قَالَ هُمُ وَاللَّهِ
كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرُو هُمُ قُرَيْشٌ وَهُمْ هُمُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ وَأَحْلَوْا قَوْمَهُمْ
وَالْأَنْبَاءُ قَالَ النَّارُ كَوْمَ صِدْرٍ -

(از حمیدی از سفیان از عمرو از عطاء عن ابن عباس) اس
آیت اے پیغمبر کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کے
احسان کے بدلے ناشکری کی؟ کی تفسیر میں کہا کہ خدا کی قسم ان لوگوں سے
مراد کفار قریش ہیں۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں (اس آیت میں) لوگوں سے مراد قریش
ہیں اور اللہ کے احسان سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات

ہے وارالبوار سے مراد دوزخ ہے یعنی بدر کے دن ان لوگوں نے اپنی قوم کو دوزخ رسید کیا۔

۳۶۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ
عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو دَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأْسَ الْمَيْتِ يَعْذُوبُ فِي قَبْرِهٖ بِبَنَاءِ أَهْلِهِ
فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِمُخْطِئَتِهِ وَذُنُوبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَكُونُونَ
عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ قَالَتْ وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ وَفِيهِ قَتْلُ
بَنِي إِسْرَءِيلَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ
لَيَكْفُرُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمْ إِلَّا أَنْ
لَيَكْفُرُونَ أَنْ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَ

(از سعید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش یعنی عمرو)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اس ارشاد کا ذکر آیا کہ مردے پر اس کے عزیزوں کے رونے سے
عذاب ہوتا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ
فرمایا ہے کہ مردے پر اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب
ہوتا ہے اور اس کے عزیز اس پر روتے رہتے ہیں (انہیں یہ خبر
نہیں کہ مردے کا کیا حال ہے) اور یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسے
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے گڑھے
پر کھڑے ہوئے اس میں مشرکین کی وہ لاشیں تھیں جو بدر کی دن
ماتے گئے تھے، آپ نے فرمایا میرا کندھ سن رہے ہیں حالانکہ آپ نے
ایسا نہیں فرمایا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مخاطبہ ہوا آپ نے یہ فرمایا تھا کہ

ما نزلت کہا تو وہ کی طرف اس تفسیر ان لوگوں کا ذکر کرنا ہے جو کہتے ہیں کہ مردے نہیں جانتے یعنی سماع موتی کے منکر ہیں حضرت عائشہ سے ویسا ہی منقول ہے اور مستدرارہ از سفینہ نے
بجوں ہی اختیار کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو یہ منکر ہیں ان کا کلام سنتے ہیں اور بدشمار حدیثیں اس باب میں وارد ہیں جو امام سیوطی نے شرح الصدوق میں نقل کی ہے اگر مردے
سنتے نہ ہوتے تو یہ قرآن و سلام کیوں مشروع ہوتا اور قرآن و سلام کیوں جائز ہے انہی لاشوں کے سامنے ہوا کی نفی نکلتی ہے نہ کہ سماع کی اور اسما یعنی مردوں کو زندوں کا دار
سنا بیشک اللہ کا لام حقیقی طاعتی ہے کہ اس اہتمام نے نماز کی اس دور امام احمد نے حضرت عائشہ سے ابو بکر کے موقوف یہ حدیث نکالی اگر یہ روایت محفوظ ہو تو اس سے ثابت ہے کہ حضرت
عائشہ نے اپنے خیال سے رجوع کیا امام احمد کہتے ہیں یہ مضمون عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تھا ۱۲۴۱

باب ۲۱۷ فصل من شہد

بدنہا۔

۳۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُتَارِبُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَصِيبَ حَادِثَةٌ يَوْمَ بَدْرٍ
وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَازِلَةَ حَارِثَةَ
صِغِي قَارِئِيكَ فِي الْجَنَّةِ أَصِيبُ وَأَحْتَسِبُ وَلَنْ
تَذَرَ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكَ أَوْ
هَيْلَتِ أَوْجَنَّهُ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّمَا جَنَاتُ
كَثِيرَةٍ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ -

ہیں، اور تیرا بیٹا حارثہ توفیروس میں ہے۔

۳۶۹۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ
ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مُرَيْدٍ وَالزُّبَيْرُ
وَكُنَّا فَارِسَ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا دَوْصَةَ
خَانِمْ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا
كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
فَادْرُكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا الْكِتَابُ
فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَتَيْنَاهَا فَأَلْقَمْنَا
كَلَمَ نَزَرْنَا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب جو صحابہ کرام شریک جنگ برہوئے

ان کی فضیلت۔

(از عبد اللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از حمید خضر
النس کہ کہتے تھے کہ حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کے دن شہید ہوئے وہ بڑے
تھے ان کی والدہ (رجع بنت نصر) انس کی بھوپھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھے
کیسی محبت تھی اب اگر وہ بہشت میں (جہنم میں) ہے تو میں بھی صبر کروں
تو اب کی امید رکھوں اگر کسی اور (برے حال) میں ہے تو آپ دیکھئے میں کیا
کرتی ہوں؟ (کیسے روتی پڑھتی ہوں) آپ نے فرمایا۔ افسوس کیا تو
دیوانی ہے۔)

کیا تو بہشت ایک ہی سمجھی ہے؟ (اللہ کی بہشت بہت

(از اسحاق بن ابراہیم از عبد اللہ بن ادريس از حصين بن
عبد الرحمن از سعد بن عبیدہ از ابو عبد الرحمن سلمی) حضرت علیؓ
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو مرثد اور زبیر رضی اللہ عنہما
تینوں گھوڑے پر سوار تھے فرمایا دَوْصَةُ خَانِمْ میں جاؤ جو ایک مقام کا
نام ہے مکہ مدینہ کے درمیان، وہاں ایک مشرک عودت ملے گی اس
کا نام سارہ تھا اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے۔ مکہ
کے مشرکین کے نام وہ اس سے لے آؤ حضرت علیؓ کہتے ہیں (ہم رؤفہ
خانم میں چلے) جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہیں ہم نے
اسے پایادہ ایک اونٹ پر جا رہی تھی ہم نے اسے کہا خط نکال لے
اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا
تلاش لی تو کوئی خط نہ ملا آخر میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔ خط نکال لے ورنہ ہم تجھے ننگا کر کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الْكِتَابِ أَوْ لَمْ يَجْزِ وَكَذَلِكَ
فَلَمَّا رَأَتْ الْجِدَّةُ أَهْوَتْ إِلَى حُجَّتِهَا وَهِيَ
مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَأَنْطَلَقْنَا
بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ قَدْ غَفَى
فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللَّهِ مَا
بِيَ أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونُوا لِي عِنْدَ الْقَوْمِ
يَذْنِبُ فَعَمَّ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِ وَمَالِي وَلَيْسَ
أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ
مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا إِلَّا
حَايِرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَالْمُؤْمِنِينَ قَدْ غَفَى فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ
أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ إِلَى
أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ
لَكُمْ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا
عُمَرُ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

دیکھیں گے جب اس نے اتنی سختی دیکھی تو مجبور ہو کر اپنے نیپے میں
باتھ ڈال ایک چادر کی تہ بند باندھے ہوتی تھی اور خط نکال کر دیا چنانچہ
ہم وہ خط نکال کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (خط پڑھا گیا)
حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ حاطب نے اللہ اور اس کے رسول
اور مسلمانوں سے خیانت (دغا بازی کی)۔ آپؐ اجازت دیجئے میں اس
کی گردن اڑا دیتا ہوں، آپؐ نے حاطب (کو بلا کر ان) سے پوچھا حاطب
تو نے یہ کیا کیا۔ حاطبؓ نے عرض کیا خدا کی قسم ابھی مجھے کوئی دیوانگی نہیں
کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہ رکھوں (خدا کی قسم میں تو دل
سے اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہوں) میری غرض اس خط کے
لکھنے سے صرف اتنی ہی تھی کہ کفار قریش پر میرا کچھ احسان ہو جائے
اس کے صلے سے میرے بال بچوں جائیداد وغیرہ کو اللہ تعالیٰ ان کے
ہاتھ سے بچائے رکھے (آپؐ کو معلوم ہے) آپؐ کے دوسرے اصحاب
کے رکھے میں) رشتہ دار ہیں جن کی وجہ سے ان کے گھر بار مال سب
اللہ محفوظ کیے ہوئے ہے (میرا کوئی رشتہ دار وہاں نہیں تھا) آنحضرت
نے حاطب کا بیان سن کر فرمایا سچ کہتا ہے اسے اچھا ہی کہہ سکتا ہوں
سمجھو منافق وغیرہ لفظ نہ کہیں حضرت عمرؓ نے بھی عرض کیا یا رسول اللہؐ اس نے
اللہ اور اس کے رسولؐ اور مسلمانوں کے ساتھ دغا بازی کی حکم دیجئے میں اس کی
گردن اڑا دوں آپؐ نے فرمایا حاطب بدر کی لڑائی میں شریک تھا
(بہتیں معلوم نہیں) اللہ تعالیٰ نے (آسمان پر سے) بدر والوں
کو دیکھا فرمایا اب تم جیسے چاہو (اچھے بُرے) کام کرو تمہارے

لیے تو بہشت واجب ہو گئی یا میں نے تمہیں بخش دیا یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ نے اب دیدہ ہو گئے تھے اور کہنے لگے اللہ اور
اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتا ہے ۵۵

۵۵ بعض روایتوں میں ہے جوڑے میں سے نکالا ۱۲۸ ۵۵ سافروں کو پاس آنے کا فیصلہ دیا ۱۳۱ ۵۵ اب دغا کھنچتی تو یہ پہلے کیونے لگا ہے ۱۳۲ ۵۵ خوشی سے لڑتے
کہ غنائت اور ہیرا فانی دیکھ کر ۱۳۲ ۵۵ حضرت عمرؓ کی رائے تھی قانون اور سیاست ظاہری پر مبنی تھی جو شخص اپنی قوم یا بادشاہ سے نیک حرامی کرے اس کا راز کھول دے تو سزا دیتے
کے قابل ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حاطب یعنی اللہ کے دل کی نیت بتلا دی آپؐ کو معلوم ہو گیا کہ حاطب نے یہ امر بد نفسی کے ایمانی اور نفاق کی
نیت سے نہیں کیا بلکہ ناچھی سے اس کے معافی کے قابل ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی بد سے فرمایا تم جیسے چاہو کام کرو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم سے کوئی خطا بھی ہو جائے گی تو
اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہو کر غور نہیں کرے کہ یہ مطلب نہیں کہ اپنی بد سے لے کر گناہ کی باتیں درست ہو گئیں نہ جہاں ۱۳۲ ۵۵

باب ۲۱

۳۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَبِقُوا أَنْتَبَلَكُمْ.

۳۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي كَثَرُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَبِقُوا أَنْتَبَلَكُمْ.

۳۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عُسْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ عَازِبًا قَالَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَأَمَّا بَوَامُنَا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهَا أَمَّا بَوَامُنَا أَمْرُ كَيْفٍ يَوْمَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَبَوَامُنَا سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سَلَيْمٍ

باب

(از عبد اللہ بن محمد بن حنفی از ابوالاحمد زبیری از عبد الرحمن بن غیل از حمزہ بن ابی اسید از زبیر بن منذر بن ابی اسید) حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا جب کافر تمہارے قریب آجائیں (زور پر) اس وقت تیر مارو اور اپنے تیروں کو بچائے رکھو۔

(از محمد بن عبد الرحیم از ابوالاحمد زبیری از عبد الرحمن بن غیل از حمزہ بن ابی اسید و منذر بن ابی اسید) ابواسید (مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنگ بدر کے دن فرمایا جب کفار تم پر هجوم کر آئیں اس وقت انہیں تیر مارو اور اپنے تیرا ایسے وقت کے لیے بچائے رکھو۔

(از عمرو بن خالد از زبیر از ابوالاسحاق) برابر بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد میں عبد اللہ بن جبیر کو (بچاس) تیر اندازوں پر سردار مقرر کیا۔ کافروں نے ستر مسلمانوں کو شہید کیا اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام نے کافروں کے ایک سو چالیس نفر کا نقصان کیا تھا ستر کو قید کر لیا تھا، ستر کو مار ڈالا تھا، جنگ اُحد میں ابوسفیان یوں کہنے لگا بدر کے دن کا بدلہ

۱۔ یعنی بڑی بڑی سب ترین چالوں کے ساتھ لڑیں کہیں نہ ہوں کافر کا مسلح ہے بلکہ ہر ذرت کے لئے حدیث مقرر ہے تیر تو کٹیں ہیں دھجھ دو صحابہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے سب طرح کے کمالات عطا فرمائے تھے فوجی لیاقت بھی آپ نے پیدا فرمائی اپنی ذات سے فوج کی کامیابی کا ذکر کرتے تھے جولاہی جزل ہوتے ہیں وہ اپنی فوج کا گولہ بارود و صفائی نہیں دیتے جب دشمن غلبہ دیکھتا ہے اس وقت فائر کا حکم دیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی فاعلہ صحابہ کو تسلیم کیا ۱۲ منہ ۱۵ اکٹھو کہہ کا معنی اس حدیث میں لاوی ہے کیا ہے کہ بہت سے مائیں یعنی ہم کو لڑنے والے بعضوں نے کہا یہ فی الوقت کے موافق نہیں چلائی میں کٹ چکے ہوتے کہ آگے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ ان کو ایک ناکا پر مقرر کیا اسلحہ یا ہتھیار سے نہ سرکنا مگر ان کے سامنے جنگ ختم ہو کر وہاں سے سرک گئے اور دشمن اسی ناکا سے گھس آئے ۱۲ منہ

يَوْمَ يَوْمٍ يَدْرُ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ

٣٤٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ

أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ وَإِذَا أَخَّرْتُمْ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَ

ثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي أَتَانَا بَعْدَ يَوْمِ مَرِيدٍ -

آج ہو گیا۔ اور رُائی ڈولوں کی طرح ہے۔

(از ابو کریب محمد بن علا راز الواسامه (حماد بن اسامه) از برید

بن عبد اللہ بن عامر بن ابی موسیٰ، عامر کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں (میں)

والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ

نے فرمایا میں نے (خواب میں) جو اللہ خیر کا لفظ دیکھا اس کی تعبیر یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے جنگِ حد کے بعد مسلمانوں کو خیر (بھلائی) یعنی فتح دی اور

سجائی کا بدلہ وہ ہے جو بدر کی لڑائی کے بعد اللہ نے ہمیں دیا ہے

م. ۳۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

ابن سعد عن أبيه عن جده قال قال عبد الرحمن

ابن عوفٍ اِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ اِذِ التَّفَّتُ فَاِذَا

عَنْ يُمَيْيْنٍ وَعَنْ نَيْسَارِ بْنِ قَتِيْبَانَ حَدَّثَنَا السَّرْبُ

فَكَانَ يَوْمَئِذٍ مِّمَّا يَكُونُ لَكُمْ مَعْنًى ۚ

مِمَّنْ مَّأْجِلُهُ بَاعَةٌ أَوْ بَيِّنَةٌ أَنَا جَاهِلٌ فَقُلْتُ يَا أَيُّ

اَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ اللّٰهَ اَنْ رَّاكَ

أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ مَوْتٌ دُونَهُ فَقَالَ لِي الْخُرُسُ

سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ قَالَ فَيَأْتِيَنِي النَّبِيُّ فِي الْمَنَامِ

حَالُكُمْ مَكَانَهُمْ أَفَاشْتَرَيْتُمْ أَلْسِنَتَهُم بِالْأَلْبَانِ فَشَدَّ اللَّهُ

[illegible]

(از یعقوب از ابراهیم بن سعد از والدش سعد بن ابراهیم) سعد

ابن ابراہیم کے خدا محمد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضا کہتے ہیں میں مدبر

کے دن صف میں کھڑا تھا میں نے نگاہ پیر کے روکیا تو معلوم ہوا میرے

وائیں بائیں دو لڑکے کھڑے ہیں (الٹاری) مجھے ان لڑکوں کو دیکھ کر خوف

سدا مٹوا ان کے دائیں، بائیں، منہ سے اٹھنا، جاتا رہا۔ اچانک ان

میں سے ایک حیکے سے جس کی خیمہ اس کے ساتھ ہی کو نہ ہوئی مجھ سے

و جھنے گا تاجدار محمد ابو جہل دکھا دو اور کو شخص، میرے میں نے کہا

جو تھو اوجھل سے کہا مطلب تو کیا کر گا وہ کہنے لگا میں نے خدا

سمرقند کہہ۔ مہرگہ میں۔ ابو جہل کہہ۔ مکھو کہہ۔ سہارنپور کہہ۔ گانڈھ

۱۰۸ - زمرہ صراطِ حیکم سحس کا خزانہ کہ ہے

میں نے بھی سبھی کو جو اپنے محکمہ میں آکر کام کیا وہ میرے سامنے رکھ دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کہ جس نے ان کو ان کے لئے پیدا کیا ہے ان کے لئے ہے۔

صمیم ہو تو نیکہ کے کفن میں کوئی شک نہیں رہا! وہ امام غزالی اور شافعی کے پیرو تھے کہ انہوں نے نیکہ کے خفا لم ذیل بیت رسالت کی جو جو کوہن اٹھنے کی اس کے متواتر جوئے بھی وہ اس کا انکار کرتے تھے اور یہ نہ کہ وہ انکار کیا۔

اس بے لوث خدمت کا جائز نتیجہ ۱۲ مئی ۱۹۷۱ء ایک خط کا جانا ہے جس میں مولانا نے فرمودہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲ مئی ۱۹۷۱ء کو جو احکامات اللہ تعالیٰ نے دیے ہیں ان کو سختی سے عمل میں لانا ضروری ہے۔ غرض کہ اس وقت مولانا کا یہ حال تھا کہ ان کا کام تھا کہ وہ ہر روز صبح سے شام تک کھڑے رہتے اور ان کے پاس لوگ آتے اور ان سے مسئلہ حل ہوتا۔

اور دشمن کو بھڑک کر مارنے کا موقع دیں۔ بعضوں نے کہا: **وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ** نے ان کو نبی بنا دیا۔ کہیں یہ دشمن ہر گھنٹے لوگ نہ ہوں ۳۳ منہ ۵۰ دوسری روایت میں یوں ہے میں نے سنا ہے کہ ابوجہل نے حضرت علیؓ کو

عزیز! یہ سچ ہے کہ میں اس کو دیکھوں تو اس سے حجاب نہ ہٹاؤں گا۔ لیکن اگر وہ کلمہ پڑھا جائے یا یس یا لا جملہ ائمہ مسیحی پہلی بار آئیں گے، چاہے دروازے سے چل کر آئیں یا دروازے سے

دروازہ کھول کر آئیں، ان کے ساتھ چلے جائیں اور کہتے ہیں: آمین۔ بعض رعایا بھی اس سے کہہ کر دو دنوں معاف از عذاب کا وعدہ فرما دیتے تھے۔ بخلاف اہم معاذ اور مسعود ذکی والدہ کا امام عثمان کے

باب کا نام حادثہ بین رفیعہ و تقیہ ۱۲ متر

.....

۳۷۵۔ **حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا**
إِبْرَاهِيمُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ
ابْنُ أَسِيدٍ ابْنُ حَارِثَةَ التَّحَفِيُّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ وَ
كَانَ مِنْ أَصْحَابِ بَنِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ
عِينَاءَ أَقْرَعِيهِمْ عَامِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ
حَدَّثَ عَامِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا
بِالْهَدَاةِ بَيْنَ عَسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِلْحَيِّ مِنْ
هَذِهِ لِيُقَالَ لَهُمْ بَنُو لُحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ
بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ قَاتَلُوا أَنَا لَهُمْ
حَقٌّ وَجَدُوا مَا كَلَّمُوا الشُّرَفَى فَمَنْزِلٌ تَزَكُّوهُ
فَقَالُوا اتَّبَرْنَا ثَرْبٌ فَاتَّبَعُوا أَنَا لَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ
بِهِمْ عَامِمٌ وَأَصْحَابُهُ كُفُّوا إِلَى مَوْضِعٍ فَاسْطَأ
بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ أَنْزِلُوا فَأَعْطُوا بَابَ الدِّكْرِ
وَلَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا
فَقَالَ عَامِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَا أَنَا فَكَلَا
أَنْزِلْ فِي ذِمَّةٍ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا
نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِاللَّيْلِ
فَقَتَلُوا عَامِمًا وَنَزَلُوا إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ عَلَى
الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ حَبِيبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثَنَةِ
وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمَكُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا وَنَادَى
فَرِيقُهُمْ فَرَجَطُوا بِهِمَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّلَاثُ
هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللَّهُ لَا أَصْعَبُكُمْ إِنِّي لِيُجَاهِلُكُمْ

(از موسی بن اسماعیل از ابن شہاب از عمر بن اسید بن
 جاریہ نقی حلیف بن زہرہ و دوست ابو ہریرہ رضی حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو جاسوسوں کا جھنڈا بنا
 کر بھیجا اور اس کا سردار عامم بن الفزاری کو بنایا جو عامم بن خطاب
 کے ناما تھے چنانچہ جب یہ لوگ ہڑھ میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے
 درمیان ایک مقام ہے وہاں ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ بنی لحيان سے
 کسی نے ان کے آنے کا ذکر کر دیا انہوں نے سو آدمی تیر اندازان کے
 تعاقب میں روانہ کئے یہ لوگ بنی لحيان سے اس جگہ کا کھوج لگانے لگے
 ایک مقام پر جہاں یہ لوگ اترے تھے کھجور کی گھلیاں دیکھیں کہنے لگے
 یہ ثرب (مہینے کی) کھجور معلوم ہوتی ہے اسی پتے پر ان کے قتلوں
 کے نشان دیکھتے چلے جب عامم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا
 کہ یہ لوگ ان پہنچے تو اور ایک (بلند جگہ پر پناہ لی بنی لحيان کے
 تیر اندازوں نے انہیں گھیر لیا اور کہنے لگے تم اتر آؤ اپنے آپ کو سپرد کر
 دو ہم تم سے عہد کرتے ہیں ہم کسی کو نہیں ماریں گے عامم نے اپنے
 ساتھیوں سے کہا لوگو میں تو کافر کی پناہ میں نہیں اترنا چاہتا اور دعا
 کی یا اللہ میرا حال ہمارے پیغمبر کو پہنچا دے بنی لحيان نے انہیں تیر مارنا
 شروع کیا عامم (سات آدمیوں سمیت) شہید ہوئے تین آدمی حبیب بن
 زید بن دشہ رضی اور ایک اور (عبداللہ بن طارق) یہ تینوں (لاچار ہو کر)
 ان کے عہد پر بھروسہ کر کے اتر آئے جب انہوں نے ان تینوں پر
 قابو پالیا تو کھانوں کی تانت نکالی اور اس سے ان کی مشکلیں کس لیں
 اس پر وہ تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی غداری (بد عہدی)
 ہے خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاتا۔ میں اپنے ساتھیوں کے
 پاس جو قتل کئے گئے جانا چاہتا ہوں انہوں نے اسے کھینچا اور بہت

۱۔ اس میں یہ لوگ تھے شریعتی خالد بن حکم حبیب بن عدی زید بن دشہ عبداللہ بن طارق معتب بن عبیداس مکرطی کے سردار عامم بن ثابت ۱۲ منہ ۱۶ دھریہ مکرطی
 گئے ۱۲ منہ ۱۶ یعنی انہوں نے تو عہد کیا تھا کہ ہم تم کو نہیں ستائے گے اب اترتے ہی ہماری مشکلیں کیں معلوم ہوا دعا با تو ہیں اب انہوں نے یہ کیا ہے آگندہ
 اور معلوم نہیں کیا کیا کریں گے ۱۲ منہ

أَسْوَأَ بَرِيدٍ لَقِيتُ فَجَرَّوْهُ وَعَاكَجُوهُ فَأَنَّى
 أَن يَصْحَبَهُمْ فَانطَلِقُ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثَنِ
 حَتَّى بَاغُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَاتِلًا بَنُو
 الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ بَنِي تَوَافِلٍ خُبَيْبًا وَكَاتِخِيْبًا
 هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ قَوْمَ بَدْرٍ فَكَلِمَتُ
 خُبَيْبٍ عِنْدَهُمَا هُمَا سَيِّدًا حَتَّى أَجْعُوهُ أَقْلَهُ
 فَأَسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسَى
 لِيَسْتَعْدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَارَجَ بَيْنَهُمَا وَهِيَ
 غَافِلَةٌ حَتَّى آتَاهَا فَوَحَّدَ تَهْمُ مُجْلِسًا عَلَيْهِ
 فَخَذَمَهُ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ قَالَتْ فَفَزِعْتُ
 فَرُوعًا عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ أَخْشَيْتُ أَنَّ
 أَقْتَلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ
 مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللَّهِ
 لَقَدْ وَحَّدَ تَهْمُ يَوْمَ مَا يَأْكُلُ طِفْلًا مِنْ عَنَبٍ
 فِي يَدِهِ وَرَأَيْتُ لَمْ يَكُنْ يَأْكُلُ الْخُدَيْدِ وَمَا يَكْمُلُ
 مِنْ تَمْرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْزُقُ رَزْقَهُ
 اللَّهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ
 فِي الْحِجْلِ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي أَصْلِي وَكَعْبَتَيْنِ
 فَتَرَكُوهُ فَرَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْ لَا

زور لگایا کہ یکے تک لے جائیں) لیکن اس نے کسی طرح قبول نہ کیا
 خبیبؓ اور زید بن الدثنہ کو اپنے ہمراہ لے گئے ان دونوں کو یکے لے جا کر
 بیچ دیا یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے حضرت خبیبؓ کو حارث بن عامر
 بن تافل کے بیٹوں نے خرید لیا حضرت خبیبؓ نے ہی جنگ بدر میں حارث
 بن عامر کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ حضرت خبیبؓ ایک مدت تک (ہی حارث
 کے پاس قید رہے) انہیں حرام مہینے گذر جانے کا انتظار تھا، جب انہوں
 نے ان کے قتل کی ٹھان لی تو حضرت خبیبؓ نے حارث کی ایک بیٹی سے
 پاک کے لیے استرا مانگا اس نے دے دیا۔ اتفاقاً اس کا ایک بچہ حضرت خبیبؓ
 کے پاس چلا گیا۔ ماں کو خبر نہ تھی اس نے جو دیکھا تو بچہ حضرت خبیبؓ کی
 رائ پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیبؓ کے بلو میں ہے یہ حال دیکھ کر بچے کی ماں
 پر لیشان ہو گئی وہ کہتی ہے میری پریشانی تو حضرت خبیبؓ نے (چہرے
 سے) بھانپ لیا انہوں نے کہا کیا تو ذریعہ ہے کہ میں اس بچے کو مار
 ڈالوں گا میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا بچے کی ماں کہتی ہے خدا کی قسم میں
 نے کوئی قیدی حضرت خبیبؓ سے بڑھ کر نیک نہیں پایا۔ خدا کی قسم میں
 نے ایک دن دیکھا وہ انگور کا خوشہ ہاتھ میں لیے انگور کھا رہے ہیں
 حالانکہ وہ لوہے (کی زنجیروں) میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں
 یکے میں کوئی میوہ نہ تھا وہ کہتی تھی یہ میوہ اللہ تعالیٰ نے (خاص) خبیب
 کے لیے بھیجا تھا جب حارث کے بیٹے انہیں قتل کرنے کے لیے
 حرم کی مرحد سے باہر لے گئے تو حضرت خبیبؓ نے ان سے کہا اور
 مجھے دو رکعتیں پڑھ لینے دو انہوں نے اجازت دے دی حضرت خبیبؓ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے قاتلوں سے
 کہنے لگے خدا کی قسم اگر تم یہ خیال کرو کہ میں قتل ہونے سے گھبراتا ہوں تو اور زیادہ سنا ز پڑھتا پھیر

۱۷۔ بھل گیا آخر انہوں نے اس کو مار ڈالا ۱۸۔ منہ ۱۹۔ اور زید بن دثنہ کو مصفون بن امیہ نے ۲۰۔ اور زید بن دثنہ یا مدینہ خلف کے قتل میں شریک ہوں گے اس نے صفو
 امیہ کے بیٹے نے ان کو خرید لیا یہ حارث کے بیٹوں نے خبیبؓ کو اس لئے خرید کر حارث کے بدلے ان کو قتل کر دیا اسے نامزد خریدنے کے لیے حارث کو میدان جنگ میں مارا تھا اور تم اس
 طرح اس کا عوض لیتے ہو ۲۱۔ اس کو یہ یقین ہوا کہ خبیبؓ کو قریہ ملوگ ہو گیا ہے اب میں مارا جاتا ہوں وہ کہیں گے چلو اپنے قاتلوں کا ایک بچہ چھوڑ دیا اس کو مار ڈالو
 مگر خبیبؓ کے سوا اور کوئی شخص اس موقع پر ہوتا تو بیشک وہ ایسا کرتا مگر خبیبؓ رسول اکرم ﷺ کے صحابی اور مفتی اور پیر کا دار و مدار تھے علاوہ مصمم بچوں کو کھانا
 مارنے کے بعد جان چھوڑ گئے ۲۲۔ منہ ۲۳۔ تو حضرت خبیبؓ کو اللہ تعالیٰ نے وہ کرامت عطا فرمائی جو حضرت مریمؑ کو دی تھی کہ نبی فصل کا میوہ ان کے کھانے کو آتا تھا
 ۲۴۔ کہ لایا ۲۵۔ ان سے کہ رومات صادر ہوئی ہیں جیسے بیٹے ہیں سے مجھ سے صادر ہوتے ہیں ۲۶۔ منہ

أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا فِي جُزْءٍ لَزِدْتُمْ ثُمَّ قَالَ
اللَّهُمَّ احْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَادًا وَلَا تَبْقِ
مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنشَأَ يَقُولُ

فَلَسْتُ أَبَا بَلٍّ حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا
عَلَى آتِي جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ
يُبَارِكُ عَلَيَّ وَأَصْلَابِي شِلْوُ مُسْتَعٍ

اور رحمت فرمادے۔

یہ دعا کی کہ یا اللہ انہیں بالکل تباہ کر دے۔ ایک ایک
کر کے سب کو ہلاک کر دے۔ ان کو مت چھوڑ۔ پھر یہ
اشعار پڑھے۔

ترجمہ۔ اسلام کی حالت میں قتل ہوتے ہوئے مجھے کوئی
پرواہ نہیں میں کسی کروٹ بھی گروں۔
میری موت خدا کی محبت میں ہی ہوگی۔ اگر وہ چاہے
تو میرے جسم کے ہر ٹکڑے کے عوض لاتعداد ثواب و برکت

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سُرُوعَةَ عَقِبَةُ بْنُ الْحَارِثِ
فَقَتَلَهُ وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ وَسَيِّدٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ
فَقِيلَ مَبْنًى الْقَلْوَةِ وَآخِرُ أَصْحَابِهِ يَوْمَ
أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى
عَاصِمِ بْنِ قَابِطٍ حِينَ حَدَّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنَّ
يُوتُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا
عَظِيمًا مِنْ عَظَمَاءِهِمْ فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ
الظِّلَّةِ مِنَ الدَّابِّ فَحَسَّتُهُ مِنْ رَسُولِهِمْ فَلَمَّ
يَقْدُرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كُفُّ
أَبْنِ مَالِكٍ ذَكَرُوا مَرَارَةَ بَنِي الرَّبِيعِ النُّسْرِيَّ
وَهِيَ لَبَنُ بَنِي أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ وَجَعَلُوا مَالًا جَدِيدًا
قَدْ شَهِدَ أَبَدًا۔

اس کے بعد حارث کا بیٹا ابوسرور عقیبہ اٹھا اور اس نے
حضرت خبیبؓ کو شہید کیا۔ حضرت خبیبؓ سے یہ سنت نکلی کہ جو
مسلمان اس طرح بے بس ہو کر مارا جائے وہ دو رکعتیں نماز پڑھ
لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حضرت عاصمؓ اور ان
کے ساتھیوں کے شہید ہونے کی اسی دن خبر دی جس دن وہ شہید ہوئے
قریش کے کافروں نے چند لوگوں کو عاصمؓ کی لاش پہنچوایا کہ اس میں سے
کچھ کاٹ کر لائیں تاکہ اس کی شناخت ہو سکے کیونکہ حضرت عاصمؓ نے
ان کافروں کے ایک بڑے آدمی (عقیبہ بن ابی معیط) کو قتل کیا تھا۔
اللہ تعالیٰ نے بھڑوں (زنبوروں) کی ایک فوج ابر کی طرح ان کی لاش
پہنچ دی۔ انہوں نے قریش کے آدمیوں سے لاش کو بچا لیا کسی خبیث
کو پاس نہ آنے دیا، لاش میں سے کچھ بھی نہ کاٹ سکے۔ کعب بن مالکؓ کہتے
ہیں مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ مرارہ بن ربیع عمری اور بلال بن امیہ قحی

دونیک بخت شخص تھے جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ (لیکن جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے)۔

ابن الشریک غامدی کہی کہ شہادت دوسرے آخری امام ہزار ۱۲۰ھ میں حضرت عاصمؓ کو قتل کیا گیا اور ان کو شہادت فرمایا۔
اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو قتل کیا اور عاصمؓ کو قتل کیا۔ عاصمؓ کو قتل کیا اور عاصمؓ کو قتل کیا۔ عاصمؓ کو قتل کیا اور عاصمؓ کو قتل کیا۔
خبیبؓ نے مرے وقت میں کہا تھا اللہ تعالیٰ نے مرے وقت میں کہا تھا اللہ تعالیٰ نے مرے وقت میں کہا تھا اللہ تعالیٰ نے مرے وقت میں کہا تھا۔
عصامیؓ کو قتل کیا اور عاصمؓ کو قتل کیا۔ عاصمؓ کو قتل کیا اور عاصمؓ کو قتل کیا۔ عاصمؓ کو قتل کیا اور عاصمؓ کو قتل کیا۔
خسروہؓ کو قتل کیا اور عاصمؓ کو قتل کیا۔ عاصمؓ کو قتل کیا اور عاصمؓ کو قتل کیا۔ عاصمؓ کو قتل کیا اور عاصمؓ کو قتل کیا۔

۳۷۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنْ

يَحْيَى عَنْ قَافِرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ لَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عُمَرَ بْنَ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرَّ مَرَّةً فِي يَوْمٍ مَجْمَعَةٍ فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى لَهَا دَوُّ اقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ وَقَالَ لَيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْةَ أَنَّ أَبَاكَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَا مَرْكُ أَنْ تَذْخُلَ عَلَى سَبِيحَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَتْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَيْتَهُ فَكَتَبَ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ يُخْبِرُهَا أَنَّ سَبِيحَةَ بِنْتُ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتُ سَعِيدَ بْنَ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتَوَقَّى عَنْهَا فِي حَبَابَةِ الْوُدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَقَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّكَ مِنْ نِقَابِهَا تَجَلَّتْ لِلْحُطَّابِ فَقَدْ خَلَّ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّائِرِ فَقَالَ لَهَا مَا لِيَ أَرَاكِ تَجَلَّتِ لِلْحُطَّابِ تَرُجِّحِينَ التَّكَاثُفَ فَإِنَّكَ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِتَاكِهِ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سَبِيحَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَعَلْتُ عَلَى شَيْءٍ بِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ

(از قتیبہ از لیسث از یحیی) نافع کہتے ہیں کسی نے حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن یہ بیان کیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جو بدری (مؤثرہ بشرہ میں) تھے بیمار ہیں وہ سوار ہو کر انہیں دیکھنے گئے اس وقت دن چڑھ گیا تھا جمعہ کا وقت قریب تھا انہوں نے جمعہ چھوڑ دیا

لیث بن سعد بحوالہ یونس از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کہتے ہیں کہ ان کے والد عبد اللہ بن عتبہ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم کو خط لکھا تم سبیحہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جاؤ اور اس سے حدیث پوچھو نیز جو اس کے سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ دریافت کرو۔

عمر بن عبد اللہ نے جواب میں یہ لکھا کہ سبیحہ بنت حارث نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی جو بنو عامر بن لؤی کے قبیلہ میں (یا ان کا حلیف) تھا اور وہ ان لوگوں میں تھا جو جنگ بدر میں شریک تھا لیکن حجۃ الوداع میں گذر گیا سبیحہ کو حاملہ چھوڑ گیا اس کے مرنے ہی کچھ مدت نہیں گزری کہ سبیحہ نے وضع حمل کیا پچیس دنوں یا اس سے بھی کم جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو پیغام بھیجنے والوں کے لیے اس نے بناؤ سنگار کیا چنانچہ ابوالسنا بل بن بکک جو قبیلہ عبدالدار کا فرد تھا اس کے پاس گیا کہنے لگا سبیحہ کیا بات ہے ہمیرا خیال ہے تو پیغام بھیجنے والوں کے لیے بن نہیں کر بیٹھی ہے، شاید تو نکاح کرنا چاہتی ہے خدا کی قسم تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک چار مہینے دس دن (عدت کے) نہ گزر جائیں سبیحہ کہتی ہے جب میں نے ابوالسنا بل کی یہ بات سنی تو اپنے

اس حدیث کی یہاں بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سعید بن زید بن عمرو والوں میں سے تھے۔ گو یہ جنگ میں شریک نہ تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور ان کو جاسوسی کے لیے بھیجا تھا ان کے لڑنے سے پہلے ان کی فتنہ بونگھی۔ جب لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کی طرح ان کا بھی جھڑپایا اس وجہ سے وہ بدری ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے عزا دلجائی اور ان سے بہنوئی تھے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے ان کی عیادت فرود کچھ وہ مرنے کے قریب ہو رہے تھے اور جمعہ کی نماز اس عندہ نہ پڑھ سکے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو قاسم بن امیہ نے اپنی مصنف میں موصول کیا ۱۲ منہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْبَتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حَيْثُ وَصَّعْتُ هَبْلِي فَأَدْرَيْتُ بِالنَّزْهِيمِ أَنْ بَدَأَ إِلَيَّ قَابِلَةً أَمْسَعُ عَنْ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَسَأَلْتَاهُ هَذَا أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَّاسَ بْنِ الْبَكْرِ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ بَدْرٍ رَأَى أَخْبَرَكَ -

باب ۱۲ شہود الملائکۃ ببدْر

۳۶۰۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فَيُكْفَرُ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً تَحْوِيهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مِنْ شَهِيدٍ بَدْرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ -

۳۶۰۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعُقَبَةِ وَكَانَ يَقُولُ لَا يُبْرِمُ مَا يَسْرُرُنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعُقَبَةِ قَالَ

کپڑے پہنے اور شام کے وقت آنحضرت کے پاس آئی آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فتویٰ دیا جب تو وضع حل کر چکی ہے تو میرے لیے دوسرا نکاح کرنا درست ہے نیز آپ نے فرمایا اگر تجھے خواہش ہے تو دوسرا نکاح کر لے بیٹھ کیا ساتہ اس حدیث کو صنف بن خرنج نے بھی عبداللہ بن وہب کحوالد یونس روایت کیا نیز لیث کہتے ہیں مجھے یونس نے کحوالد ابن شہاب بیان کیا یونس کہتے ہیں ہم نے ابن شہاب سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان نے بتایا جو بنی عامر بن لؤی کا غلام تھا اسے محمد بن ایاس بن بکر نے بتایا اور اس کے والد (ایاس) بدر کی جنگ میں شریک تھے (یعنی بدری صحابی تھے)۔

باب فرشتوں کا جنگ بدر میں شامل ہونا۔

(از اسحاق بن ابراہیم از جریر از یحییٰ بن سعید) معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی کے والد جو کہ بدری صحابی ہیں کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے کہ آپ بدر والوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سب مسلمانوں میں افضل یا ایسے ہی کوئی کلمہ کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اسی طرح وہ فرشتے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از یحییٰ از معاذ بن رفاعہ بن رافع) رفاعہ بدری صحابی تھے اور ان کے والد رافع رضی اللہ عنہ عقبہ والوں میں سے تھے معاذ بن رفاعہ کہتے ہیں کہ رافع اپنے بیٹے رفاعہ سے کہا کرتے تھے عقبہ کے برابر مجھے بدر میں شریک ہونے کی خوشی نہیں ہے کہتے تھے جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے

اس کو سمیٹنے سے پہلے کہ اس حدیث کا باب سے یہ تعلق ہے کہ ہم نہیں سعد بن خولہ کا بدری ہونا ثابت کیا گیا ہے ۱۲۷۱ھ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں پورے طور سے بیان کیا ہے یہاں اتنی ہی مسند پر اتفاق کیوں کہ یہاں بھی یہی مقصود ہے کہ ایاس بدری تھے۔ اگرچہ فرشتے اور جبرائیل میں بھی اتنے تھے مگر بدر میں فرشتوں نے لڑائی کی یہ جتنی نے روایت کی کہ فرشتوں کی مار بھائی جاتی تھی گردن پر چوٹ اور گردن پر آگ کا سداغ۔ اسحاق کی مسند میں ہے جبر بن طعم سے کہ بدر کے دن میں نے کافروں کی شکست سے پہلے آسمان سے کالی کالی چٹوٹیاں اترتی دیکھیں (یہ) فرشتے تھے ان کے اترتے ہی خود کافروں کو شکست دیتی ایک روایت میں ہے کہ ایک مسلمان بدر کے دن ایک کافر کو مارے جارہا تھا اتنے میں آسمان سے ایک کوڑے کی آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے اے خیز دم آگے بڑھ مجھ کو کافر مکر کر کر ۱۲۷۱ھ

متعلق دریافت کیا تھا۔

(از اسحاق بن منصور از یزید از یحییٰ) معاویہ بن رفاعہ کہتے ہیں کہ ایک فرشتے (جبرائیلؑ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور اوروں سے بھی کہ یحییٰ بن سعید انصاری نے (اسی اسناد سے) یزید بن ہارث سے روایت کی تھی کہ اس دن یزید کے ساتھ تھے جب معاویہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی۔

نیدر کہتے ہیں معاف نہ کیا اور ایسا کرتے والے حضرت جبرائیل تھے
(ازا براسیم بن موسیٰ از عبد الویاب از خالد از عکرمہ) حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بتمکہ دن
فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام آگئے ہیں اپنے گھوڑے کا سر مقام
ہوئے اور لڑائی کے ہتھیار لگائے ہوئے ۵

—

(از خلیفہ از محمد بن عبد اللہ انصاری از سعید از قتادہ) حضرت
 انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو زید (قیس بن سکن) صحابی لا الہ الا اللہ
 اور وہ بدر می تھے۔

(از عبداللہ بن یوسف ازلیث از کبھی بن سعید از قاسم بن محمد
از ابن خبابؓ) حضرت ابو سعید خدریؓ رمضان سفر سے واپس آئے ان
کے گھروالوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا انہوں
نے فرمایا میں یہ نہیں کھاتا جب تک مسئلہ نہ دریافت کر لوں، آخر
وہ اپنے ماں جائے بھائی یعنی قتادہ بن نعمان کے پاس گئے جو

سَأَلَ جُرَيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا-

٣٠٩- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَلِكًا
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَحْيَى أَنَّ
يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَلَّةٍ
مُعَاذٌ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ يَزِيدُ قَالَ مُعَاذُ إِنَّ السَّائِلَ
هُوَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ-

٤٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ
هَذَا اجْبُرِيْلُ أَحَدُ بَرَأْسِ قَرِيسٍ عَلَيْهِ آدَاهُ الْحَرْبِ.

کاف ۲۱۸۰

۳۷۱- حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ كُتَادَةَ عَنْ إِبْنِ كَيْسٍ قَالَ مَاتَ أَبُو زَيْدٍ وَلَمْ يَتَرَافِعْ عَقِبًا وَكَانَ يَدْرُسُكَ -

٣٤١٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
مُعْتَدٍ عَنِ ابْنِ خَشَابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدِمَ عَلَى أَيْمَنِ أَهْلِهِ
نَحْمًا مِنْ لَحْمٍ أُلَاسَهُ فَقَالَ مَا أَتَا بِأَكْبَلِهِ حَتَّى

۱۰ بیعت عقبہ میں وہ شریک ہوا اور میں شریک ہونے سے بھی افضل جانتے تھے کیونکہ بیعت عقبہ پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیتان اور ہجرت کا باعث ہوئی تو اسلام کی بنا اور پہلی ہجری ۱۲ھ میں چھوٹی حدیث بیان کی ۱۱ھ میں سید بن مسعود کی روایت میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام سرخ ٹھوڑے پر سوار تھے اس کی پیشانی کے بال گندے ہوئے تھے اسی اسق نے ابوداؤد ارقطی سے سنا کہ لاہیں بدر کے دن ایک کافر کو مارنے چلا اس کا سر خود ٹکھنوں سے تھکا ہوا ہو کر گر پڑا ابھی میری تلوار اس کی پیٹھ پر تھی میں نے کھانک کر ایک بار کھینچ کر اس کی پیٹھ پر چلی پہلی آنحضرت جبریل میں علیہ السلام تھے اعدہ دوسری حضرت میں مائیل اگرچہ اللہ کا ایک فرشتہ ساری دنیا کے کافروں کو مارنے کیلئے بھیجے کہیں نہ کرنا تھا مگر میں نے کافر کو یہ منظر یہ دیکھ کر فرشتہ کو مار ڈالا اور یہاں پہنچ کر کھینچ کر اعدان سے عادت اور قوتِ یثیری کے موافق کام لے ۱۲ھ میں جو حیرت سے پہلے انصاف نے کئی ۱۲ھ میں یہ ایک بکھر چکا ہے اس حدیث کا جو مناقب انصاف میں گزرنے لگی ہے ۱۲ منہ

٣٤١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِيدًا
بَدَّرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا يَحْيَى -

٣٤١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اللِّثَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ خُبْرَى عَنْ عُرْوَةَ
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَى سَامِعًا وَ
أَفْكَهًا بِنْتُ أَخِيهِ هِنْدُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بِنْتُ عُثْمَةَ
وَهُوَ مَوْلَى لِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مِنْ تَبَتَّى
رَجُلًا فِي الْحِجَابِ لَيْسَ دَعَاكَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَدَرِثَ
مِنْ مَنَابِرِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَدْعُوهُمْ لِأَسْمَائِهِمْ
فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَى
الْحَدِيثَ -

راوی نے حدیث آخر تک بیان کی ہے

۳۷۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ يَدُتِ

۱۔ یعنی دیکر جنگ میں شریک تھے بل کا مطلب یہی ہے کہ لکھتا ہے ۱۳ منہ سے
تھے ان کا نام و نسب ہے ہاشم بن عتیبہ بن یعد بن علی بن بن عبد مناف ہماجر
میں ہوئے اہل کعبہ تھے ان کی حالت میں مارا گیا۔ تعز من تشاور و حتی
مقتی اہل کعبہ اور متنبی بی بی سے اس کے پالنے والے کا نکاح درست رکھا اور نہ کولہ
ہو سے نکاح کر لیا ۱۲ منہ ۱۳ امام کاوی نے بخاری حدیث نقل نہیں کی البواؤ
بمردہ نہ تھا اب کیا قول ہے آپ نے فرمایا ان کو کو سالم کرد و دھو بلائے سے اس نے پنا
کا علی ہی حدیث پر تھا وہ جب میرے گوشہ پر وہ نیکو جانتیں اور اپنی جھنجھوٹیں بایا جھوٹوں
پیشے سے محرم ہو چکیا حضرت امی کو دوسری بیبیا یعنی منہ ملے عرو نے اس کی انکار کیا کہ اس سر

(از ابوالیمان از شعبیہ از زہری از ابواوریس عائد اللہ بن عبدالمطلب)

عبادہ بن صامت جو بدری صحابی تھے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو (آخر حدیث تک جو کتاب الایمان میں گذر چکی ہے)

از یحیی بن یکمر از لیث از عقیل از ابن شهاب از عروه بن زبیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں اُسے مروی ہے کہ ابو حذیفہ و زین ابیہ لوگوں میں سے تھے جو جنگ بدر میں آنحضرت کے ساتھ شریک تھے انہوں نے سالم کو جو ایک انصاری عورت کا غلام تھا اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور اپنی بھتیجی ہندہ بنت ولید بن عتبہ سے اس کا نکاح کر دیا تھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور جاہلیت کے زمانے میں یہ رسم تھی جب کوئی کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا تو اس کے نام سے پکارا جاتا (اسی کا بیٹا کہلاتا) اور اس کے مال کا وارث ہوتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ احزاب) میں یہ آیت نازل فرمائی **مَنْ يَتَّخِذْ يَتِيمًا مِّنْ دُونِ آلِهِ مِثْلًا شِدِيدًا لَّيْسَ مِنَ الْبِرِّ بَلْ هُوَ فِى سَفَرٍ مِّنْهُ** جب یہ آیت نازل ہوئی تو سہیلہ بنت سہیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔

از علی الزبیر بن مفضل (خالد بن ذکوان کہتے ہیں کہ مجھ سے

بیچ بنت معوذہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے قہال

یہ ولید بن عتبہ وہی ہے جو جنگ یدرہ میں حضرت علیؑ کے ہاتھ سے مارا گیا ابوحنظفہ معانی اس کے بھائی
 بنو الدین سے ہے ہیں سب ان اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کہ ایک بھائی تو اس درجہ پر پہنچے کہ مہاجرین اور ان
 میں کشاکش ۱۲۰ منہ **۳۵** جو ان کے اہل باپ جن اس صفت میں اللہ تعالیٰ نے تھے کو جو جاہلیت کے ایک کلم
 سے اس قدر امن کو دفع کیا جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے تھے کہ آپؐ نے یہیں حارثہ کی بی بی
 اس کے ان کو بڑا نقل کیا اس میں یہ ہے کہ سہلہ نے کہا یا رسول اللہؐ تم کو سلام کہو بیٹے کی طرح بھگتے تھے اس گوشہ
 بارود و جلاؤں کا پیر سالم اس کا رضاعی بیٹا تھا کیا دینے کو شہوت نہ رہی حضرت عائشہؓ
 اور وہ بچہ کہیں اسی کو پانچ بارود و جلاؤں کو بڑی عمر کا تھا پھر وہ شخص حضرت عائشہؓ کے پاس آتا تھا کہ ریکہ کدو
 رضاعت سے کوئی شخص ان کے پاس آتا یا اگر کہ جب تک چھین میں نہ رہے ۱۲ منہ

مُعَوِّذٌ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَدَاةٌ بَنِي عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِهِ فَكَبَّلَ يَسَافُ مِثْقَى وَ
جَوَيْرِيَاتٍ يُصْرِبْنَ بِاللَّيْلِ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ
أَبَائِهِمْ يَوْمَئِذٍ رَحَى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَحْنُ
تِلْكَ مَا فِي عِدِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقُولِي هَكَذَا أَوْ قُولِي مَا كُنْتُ تَقُولِينَ -

آپ نے فرمایا یہ مت کہہ پہلی بات کہہ

۳۷۱۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَاشِمٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَيْنَةَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَدَخُلِ
الْمَلَائِكَةَ بَيْنَا فِيهِ كَلْبٌ وَالْأَصُورَةُ يُرِيدُ التَّمَاثِيلَ
الَّتِي فِيهَا الدُّرُوحُ -

۳۷۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ
ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ
أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ
عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نُصَيْبِي مِّنَ الْمُغَنِّمِ

کے دن (جس دن ان کے خاوند نے ان کے ساتھ محبت کی) میرے
پاس تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تو میرے پاس بیٹھا
ہے یہ ریحہ نے خالد سے کہا، اور کچھ لڑکیاں اس وقت وہ بجا
رہی تھیں جنگ بدر کے دن جو ان کے بزرگ مارے گئے تھے ان کی
تعریفیں کر رہی تھیں ایک لڑکی (گاتے گاتے) یہ کہنے لگی (مصلو کا ترجمہ)
ہم میں ایک نبی مبعوث ہوئے ہیں جو کل کی باتیں جانتے ہیں

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از اسماعیل از ابو درش
از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ
بن مسعود) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ مجھے بدری صحابی حضرت
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے
یا کسی جانور کی تصویر ہو۔

(ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) تصویر سے مراد جانداروں کی
مورتیں ہیں

(از عبد اللہ از عبد اللہ از یونس از محمد بن صالح از عبد
الزولنس از زہری از علی بن حسین از حسین بن علی حضرت علی رضی
اللہ عنہما کہتے ہیں جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے ایک اونٹنی میرے
حقے میں آئی اور آنحضرت کو جو تمس (پانچواں حصہ) اس دن اللہ تعالیٰ
نے عطا کیا تھا اس میں سے ایک اونٹنی آپ نے مجھے عطا فرمائی
گو یا وہ اونٹنیاں ہو گئیں) میں نے طے کیا کہ جناب فاطمہ کے

۱۔ بعض نسخوں میں یوں ہے بدر کے دن جو میرے جنگ مائے گئے تھے ان کی تعریفیں کر رہی تھیں ریحہ کے والد معوذ اور ان کے چچا عوف یا معاذ بدر کے دن شہید ہوئے تھے ان کو مکرملہ ابن
ابن جہل نے مارا تھا ۱۲ منہ ۲۵ کہہ کر کہ آئندہ کی بات سناؤ کہ کوئی نہیں جانتا ۱۲ منہ ۳۵ اس حدیث سے شادی اور خوشی وغیرہ میں گلے بجانے کا حجاز نکلا بشرطیکہ کافے والیاں
فاحشہ یا غیر محرم عورتیں نہ چلا ۱۲ منہ ۳۵ معلوم ہوا کہ درخت اور مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا جائز ہے مطلقاً نہ کہا کہ وہ حرام نہ ہوں مگر جس گھر میں لوگ
وہاں رحمت کے دشمن کو آئے سے روکیں گے ۱۲ منہ

يَوْمَ بَدْرًا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَا
مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمَّا
أَرَدْتُ أَنْ أُبْتَنِيَ بِقَاطِئَةٍ عَلَيْهَا السَّلَامَةُ بِنْتُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدْتُ رَجُلًا
صَوْنًا فِي بَنِي قَيْنَقَاءَ أَنْ يُرْتَحَلَ مِنِّي فَنَاقَى
بِأَخِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوْنِ عَيْنٍ
فَنَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عَرَسِي فَبَيْنَا أَمَا
أَجْعُمُ لِبَشَارَتِي مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْعَرَائِشِ وَ
الْحُبَالِ وَشَارَفَانِي مَنَاخَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةٍ
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَعَلْتُ مَا جَعَلْتُ فَإِذَا
أَنَا بِشَارَتِي قَدْ أُجِبْتُ أَسْمَتُهُمَا وَبُقِرْتُ
خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنِّي كِتَابُهُمَا فَأَمَّا أَمْلَكُ
عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ الْمُنْظَرُ قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا
قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فَهَذَا
الْبَيْتُ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَكَ قَيْنَةُ
وَأَصْحَابُهَا فَقَالُوا فِي عِنَانِهِمَا أَلَا يَا حَسْرُ
لِلشَّرِّ فِي النَّوَاءِ قَوْتُ حَمْزَةَ الْوَلَسِيفِ فَأَجَبَ
أَسْمَتُهُمَا وَبُقِرَ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ كِتَابِهِمَا
قَالَ عَلَى رُفٍّ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَكَ رَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَ
عَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَدِي لَقِيْتُ
فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ
كَ لِيَوْمِ عَدَا حَمْزَةَ عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبْتُ أَسْمَتُهُمَا
وَبُقِرَ خَوَاصِرُهُمَا وَهَذَا هُوَ ذِي بَيْتٍ مَعَهُ

ساتھ عقد اس وقت کر لوں، چنانچہ ایک یہودی سنار سے جو قبیلہ
قینقاع کا فرد تھا اذخر گھاس اونیٹنیوں پر لا کر لانے کے لیے طے
کیا میرا مطلب یہ تھا کہ گھاس بیچ کر میں اپنے نکاح کا ولیمہ کروں
بہر حال میں اسی خیال میں اپنی اونیٹنیوں کے لیے پالان تھیلے اور
رسیاں فراہم کر رہا تھا اور اونیٹنیاں ایک انصاری کے گھر کے برابر بیٹھی
تھیں جب سامان اکٹھا کر کے میں اونیٹنیوں کے پاس گیا تو دیکھا کہ
کسی نے ان کے کوبان کاٹ لیے ہیں اور ان کی کونھیں چیر کر کلیجی نکال
لی ہے یہ حال دیکھ کر میں بے اختیار رو دیا اور میں نے لوگوں سے
پوچھا یہ کیسے کا کام ہے ہانہوں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب کا کام
ہے اور وہ اس گھر میں کئی انصار یوں کے ساتھ شراب پی رہے ہیں
ایک گانے والی لونڈی بھی ہے ان کے دوست بھی ہیں ہوا یہ کہ
گانے والی نے یوں کہا (ترجمہ) حمزہ اٹھو اور یہ بلند موٹی اونیٹنیاں کاٹو
یہ سنتے ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار لے کر لپکے اور بے دھرمک ان سب
اونیٹنیوں کے کوبان کاٹ لیے اور کونھیں پھاڑ کر ان کی کلیجیاں نکال دیں
حضرت علی کہتے ہیں میں وہاں سے چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا آپ کے پاس زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے آنحضرت نے میرا
چہرہ دیکھ کر پہچان لیا کہ میں سخت رنجیدہ ہوں پوچھا خیریت ہے؟
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج جیسی مصیبت میں نے کمی نہیں دیکھی
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری اونیٹنیوں پر ستم کیا ان کے کوبان کاٹ ڈالے
کونھیں پھاڑ ڈالیں اور ایک گھر میں بیٹھے شرابیوں کے ساتھ پی رہے
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چاد و منگوانی چادر اوڑھ کر آپ
پہیل چلے میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے چلے آپ اس
گھر پر پہنچے جس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور اندرانے کی اجازت مانگی
اجازت دی گئی آپ نے مسخرہ رضی اللہ عنہ کو ملاست کرنی شروع کی۔

۱۔ شراب کے ساتھ ترک کردہ ہے اور کوبان کاٹ کر باہایت لذیذ ہوتا ہے اس لیے کلیجی نہایت مزہ دار ہوتی ہے۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے فقرہ کی حالت میں یہ کام کیا اس وقت

نہایت شراب حرام نہیں ہوتی تھی ۱۲ منہ

شَرِبَ قَدْ عَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
قَادِتْدِي ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَابْتِغَتْهُ أَقَاوِيدُ
ابْنِ حَارِثَةَ حَتَّى حَاضَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حِزْرَةُ
فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ قَاذِنَ لَهُ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حِزْرَةَ فِيمَا فَعَلَ قَاذَا
حِزْرَةَ فَمَلَ مُحِزْرَةً عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حِزْرَةَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَتَدَّ النَّظَرَ
فَنَظَرَ إِلَى ذِكْبَتِهِ ثُمَّ مَتَدَّ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى
وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حِزْرَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدُ
لَا بِي فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
كَمَلٌ فَكَصَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
عَقْبِيهِ لَنَّمْ مَقْرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ -

۳۷۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَنْفَذَ كُنَا ابْنُ الْأُمَيْيَةِ فِي
سَمْعَهُ مِنْ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ
حَنِيفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدَلًا -

۳۷۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّسَتْ حَفْصَةُ
بِنْتُ عُمَرَ مِنْ حُثَيْبِ بْنِ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَ
كَانَ مِنَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ نے یہ کیا کیا؟ دیکھا تو حمزہ رضی اللہ عنہ میں ہیں ان کی آنکھیں
شیرخ ہیں۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالی
پھر نظر اونچی کی اور گھٹنوں تک آپ کو دیکھا پھر اوروں کی نظر
ڈالی اور آپ کے چہرہ انور کو دیکھا پھر کہنے لگے آپ لوگ تو میرے
باپ کے غلام معلوم ہوتے ہیں۔

اس وقت آپ نے پہچان لیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ بالکل نشہ
میں (مست) ہیں اور آپ اٹے پاؤں دہاں سے واپس تشریف
لائے اور اس گھر سے نکل آئے۔

ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکل آئے۔

(از محمد بن عباد اذان بن عبیدہ (ابن عبیدہ کو حدیث لکھ کر بھیجی گئی)
از ابن ابیہانی (از ابن معقل) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف
(انصاری) رضی اللہ عنہ کے جنازے پر تکبیریں کہیں اور کہا کہ وہ جنگ
بدر میں شریک تھے ۳۷

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ حضرت
عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب ام المومنین حفصہ رضیہ ہو گئیں ان
کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی
اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینے میں گزر گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کہا میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا ان کے سامنے حفصہ رضیہ کا ذکر کیا کہ
وہ بیوہ ہیں اگر آپ کہیں تو میں اس کا نکاح آپ سے کر دوں انہوں

۳۷۲۱- حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ان پر کوئی گناہ نہیں ہوا اور ایک معنی کریم بھی ہے کہ جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم دونوں علیہ السلام کو تھے اور علیہ السلام دونوں
کے دادا تھے دادا باپ کا پروردگار علی رضی اللہ عنہ تھا ۳۷۲۲- دوسری روایت میں ہے کہ حمزہ کا لڑنے کے بعد آپ نے ان سے اذیتوں کی قیمت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملوانی ۱۲۰۰۰
تھوڑے جازے کی کچھ جاتی ہیں مطلب یہ ہے کہ اردوں سے زیادہ ان پر تکبیریں بھی پڑنے یا چھبیسے دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زیادہ تکبیریں کہنے کی یہ وجہ بیان کی
کہ پہلے دو دو جے انہوں پر فضیلت تھی وہ جنگ بدر میں شریک تھے ابن عبیدہ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانے پر پانچواں تکبیر کہتے کہیں پانچ کہیں چھ کہیں سات کہیں آٹھ مگر
انہوں نے پانچ ہی پر اکتفا کیا کہیں اور اس پر دو ذات کو تھما کر اسے دو گھنٹے کہا صحابہ میں ان تکبیریں اختلاف تھا پھر چار تکبیریں پڑھا جماع ہو گیا ۱۲۰۰۰

قَدْ شَهِدَ بَدْرًا ثَوَقِي يَا مَلِكُ بَيْنَهُ قَالَ عُمَرُ
فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَفْكَرْتُكَ حَفْصَةَ
بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَقِيْتُ
كَيْلَانِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ إِلَيَّ أَنْ تَزَوِّجَ يَوْحَى هَذَا
قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَفْكَرْتُكَ
حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يُرْجِعْ إِلَيَّ
شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْحَدٌ مِثْلِي عَلَى عُثْمَانَ فَلَقِيْتُ
لَيْلِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاذْكُرْهَا إِنِّي أَفْكَرْتُكَ فَقَالَ لَعَلَّكَ
وَجَدْتُ عَلَى حَيْنٍ عَرَضْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَلَمْ
أَرْجِعْ إِلَيْكَ فَلَمْ تَعْمُ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ
أَرْجِعْ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ
أَكُنْ إِلَّا مُتَنَبِّئًا سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَوْ تَرَكْتُهَا لَقِيلَ لَهَا -

۳۲۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدَلِيَّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ
عَلَى أَهْلِهِ مَدَقَّةٌ -

۳۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ

نے کہا اچھا میں سوچ کر جواب دوں گا میں کئی راتوں تک منتظر رہا پھر بیان
سے ملا تو کہتے لگے ابھی میں ہی مناسب سمجھتا ہوں کہ ان دنوں (دوسرا)
نکاح نہ کروں پھر میں ابو بکر رض سے ملا ان سے کہا اگر آپ چاہیں تو
میں حفصہ کو آپ کے نکاح میں دے دوں یہ سن کر ابو بکر نے خاموش
ہو رہے ہاں یا نہیں کچھ جواب نہ دیا مجھے ابو بکر نے اس خاموشی سے اس
سے زیادہ رنج ہوا جبنا حضرت عثمان سے ہوا تھا چنانچہ میں اور کوئی
دن ٹھہرا اتنے میں آنحضرتؐ نے حفصہ کو پیغام بھیجا میں نے اس کا کلام
آنحضرتؐ سے کر دیا اس کے بعد ابو بکر مجھ سے ملے کہنے لگے شاید آپ کو
رنج ہو جب آپ نے حفصہ کا ذکر مجھ سے کیا تھا اور میں نے کچھ جواب
نہیں دیا تھا میں نے کہا بیشک مجھے رنج ہوا تھا۔ انہوں نے کہا بات یہ
ہے میں نے آپ کو جواب اس لئے نہ دیا کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے حفصہ
کا ذکر کیا تھا (مجھ سے مشورہ لیا تھا کیا میں اس سے نکاح کر لوں) اور
میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہ کر سکتا تھا۔ اگر آنحضرتؐ
صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ
دیتے تو بیشک میں ان سے نکاح کر لیتا۔

(از مسلم از شعبہ از عدی از عبد اللہ بن یزید از ابو مسعود)
بدری آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جو کچھ اپنے گھر
والوں پر خرچ کرے اس میں بھی صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

(از ابوالیمان از شعبہ از زہری) عروہ بن زبیر رض حضرت
عمر بن عبد العزیز کی حکومت کے زمانے کا حال بیان کر رہے تھے

۱۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں اس وجہ سے انہوں نے دوسرا نکاح ان دنوں مناسب نہ سمجھا چو کا ۱۳ھ ۵۷۱ھ فرما رہے ہیں جواب تو یہ تھا
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تو جواب ہی نہ دیا ۱۲ھ ۵۷۰ھ امید ہے کہ مراد ۱۱ھ ۵۶۹ھ ہے یہ وجہ نہ تھی کہ میں نے کچھ حفصہ رضی اللہ عنہا کو نہ اچھا بلکہ وجہ یہی ۱۲ھ ۵۷۱ھ اس لئے میں
نے ان یا نہ کہ نہ کہا میں منتظر رہا ۱۳ھ ۵۷۲ھ ۱۴ھ بخاری اور مسلم اور طبری اور حاکم اور ابوالحمزہ نے ایسا ہی کہا ہے کہ ابو مسعود ثمالی نے کہا میں نے عثمانؓ سے کہہ دیا کہ یہ
میں جان کر کہہ سکتا ہوں ان کو یہی کہنے لگے اس لئے کہ ان کا جنگ بدر میں طاروا میں نہیں ہوا بلکہ بدر میں انہوں نے شرکت اختیار کی تھی ۱۲ھ ۵۷۱ھ عثمانؓ کی رضا بندی اللہ اس کا حکم
کر لے گا یہ کہ نسبت سے ۱۳ھ ۵۷۲ھ جو وہیں ہزاروں پر ۱۴ھ ۵۷۳ھ یہ حدیث کتاب الاطمان میں گذر چکی ہے ۱۲ھ ۵۷۱ھ

عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَادَتِهِ أَخْبَرَنَا الْقَيْسُ بْنُ شُعْبَةَ
الْحَضَرِيُّ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عَفْبَةُ
ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا
فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أُمِرْتُ
كَذَا لَكَ كَانَتْ بَيْتُ بَيْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يُهْدِي عَنْ أَبِيهِ
أَبْنَاهُ أَهْلُ الْأَوْقَاتِ فِي) نماز پڑھنے کا حکم ہوا ہے عروہ بن

کہنے لگے ایک روز مغیرہ بن شعبہ نے (جو معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم
تھے) نماز عمر میں آخر کی آواہم مسعود عقبہ بن عمرو الضاری جو زید بن حسن
بن علی علیہ السلام کے نانا تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے مغیرہ سے
کہنے لگے تم تو جانتے ہو کہ حضرت جبرائیل (معراج کی صبح کو) نازل ہوئے
انہوں نے نماز پڑھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازیں ان کے
پیچھے پڑھیں پھر جبرائیل کہنے لگے آپ کو معراج کی رات میں، اسی طرح
ابو مسعود رضی اللہ عنہ اپنے والد سے یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے تھے۔

۳۲۳- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
يَزِيدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيتَانِ مِنَ الْخَيْرِ
سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاكَ قَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ
فَسَأَلْتُهُ تَحَدَّثْنِيهِ -

از موسیٰ از ابو عوانہ از اعش از ابراہیم از عبد الرحمن بن یزید
از علقمہ ابو مسعود بدری روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ
بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات کو پڑھے وہ اسے کافی ہوتی ہیں۔
عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں پھر میں خود ابو مسعود رضی اللہ عنہ
سے ملا وہ نماز کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے یہ حدیث ان
سے پوچھی انہوں نے (اسی طرح) بیان کی ہے

۳۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ
عَنْ عَمْرِو بْنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ
أَنَّ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ لَكَ أَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب) محمود بن
ربیع کہتے ہیں کہ عتبہ بن مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان
صحابہ میں تھے جو جنگ بدر میں شریک تھے وہ آپ کی خدمت میں
حاضر ہوئے ہے

۳۲۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَفْبَةُ
حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحَصَيْنَ بْنَ
مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِنِمْ عَنْ جَدِّهِ
مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ -

(از احمد ابن صالح از عتبہ از یونس ابن شہاب کہتے ہیں
میں نے حصین بن محمد الضاری سے بنی سالم کے شرفاء میں سے تھے
اس حدیث کے متعلق دریافت کیا جو محمود نے عتبہ سے روایت
کی انہوں نے کہا محمود سچ کہتے ہیں۔

ابو مسعود رضی اللہ عنہ بنی امیہ کے صحابہ میں سے تھے ان کے معراج کا اور ان کے طعن سے امام زید بن حسن رضی اللہ عنہ پیرا جو ۱۲۰ھ میں رات
میں بنی امیہ کے شرفاء میں سے تھے ان کا نام یونس بن مالک تھا ان کا بیٹا یونس بن مالک تھا ان کا بیٹا یونس بن مالک تھا ان کا بیٹا یونس بن مالک تھا
یہاں سے کا ایک صحابی امام بخاری رضی اللہ عنہ کے معراج کا اور ان کے طعن سے امام زید بن حسن رضی اللہ عنہ پیرا جو ۱۲۰ھ میں رات

۳۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَجَبٍ
وَكَانَ مِنْ أَكْبَرِ رَجُلَيْ عِدَّتِي وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ بَدْرٍ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَمْعَلَ قُلْدَ أُمِّ
ابْنِ مَطْعُونٍ عَلَى لَبْعُونٍ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ وَهُوَ
حَالُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۳۷۲۷۔ حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَّةُ عَنْ قَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ
سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِجٍ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عَمِّيهِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ
أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
كِبَرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِمَ لَوْ فَكَّرْتُمْهَا أَنْتَ قَالَ نَعَمْ
إِنْ رَأَيْتُمْ أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ۔

۳۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رَافِعَ بْنَ رَافِعٍ
الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ۔

۳۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُسَوِّدَ بْنَ هُفَوفَةَ أَخْبَرَهُ
أَنَّ عُمَرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَيْفُ تَيْبِيٍّ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ
وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از ابوالیمان از شعیب زہری) عبد اللہ بن عامر بن عدی کے

تمام لوگوں میں بڑے تھے اور ان کے والد عامر بن ربیعہ بدر کی جنگ
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے یہ عبد اللہ بن عمر
کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون کو بجزین کا حاکم بنایا اور قدامہ
بھی بدر کی لڑائی میں شریک تھے، یہ قدامہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ام الشہین
حفصہ رضی اللہ عنہا کے ماموں تھے۔

(از عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ از مالک از زہری) سالم بن
عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رافع بن خدیج نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما سے کہا میرے دونوں چچا (ظہیر و ظہیر) نے جو جنگ بدر میں شریک تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی کہ آپ نے زین کو
کراے پر دینے کی مخالفت کی۔

زہری کہتے ہیں میں نے سالم سے کہا آپ تو کراہیہ پر دیا کرتے
ہیں انہوں نے کہا ہاں رافع نے اپنے اوپر زیادتی کی تھ
(از آدم از شعیر از حصین ابن عبد الرحمن) عبد اللہ بن شداد
بن ہادیش کہتے ہیں میں نے رفاعہ ابن رافع انصاری کو دیکھا وہ
بدر کی لڑائی میں شریک تھے تھے

(از عبدان از عبد اللہ ابن مبارک مروزی از معمر و یونس از
زہری از عروہ بن زبیر) مسوود بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عوف
انصاری نے جوہی عامر بن لؤی کے حلیف اور بدر کی جنگ میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا کہ
آنحضرت نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بجزین کا جزیہ (ٹیکس)

۱۔ زین کو طلاق کر دیا معمر بن یونس سے روایت کیا ہے جس سے معلوم کیا تھا وہ زین ہما کی بیوا اور کربلا کی کوشی سے پہلے بمائے عکبر تھا قدامہ سے اپنے منہ نہیں فرمایا وہ درستی
اس کی بحث اور کیا المزارع بن یونس سے روایت کی ہے ۱۲ منہ ۱۔ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو مسلم نے اپنا حوالہ دیا ہے کہ رفاعہ نے ناز شہادت کرنے وقت اللہ اکبر کا دوسرا طریق میں ایسا
اللہ اکبر کیا کہ امام بخاری نے یہی حدیث اس کے بیان نہیں کیا کہ وہ ابن باب سے روایت کی تھی وہ دوسرے موقع پر ۱۲ منہ ۲۔ معمر بن یونس سے روایت کی حدیث سن کر ۱۲ منہ ۳۔
عبد اللہ بن عامر بن عدی سے روایت کی ہے کہ ان کو عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے منہ میں بی بی عدی کے بدلے عامر بن ربیعہ جو صحابی مشہور ہیں ان کے سب بیٹوں میں عبد اللہ
بڑے تھے ہیں یہ حدیث تھیں اللہ علیہ وسلم کے مبارک بیٹوں میں عبد اللہ بن ربیعہ کے تھے۔ محل نے ان کو روایت کیا ۱۳ منہ ۴۔ عثمان بن مظعون کے بھائی ۱۴ منہ

خدا کی قسم ایک درہم بھی معاف مت کروا

فَقَالُوا ائِذْنًا لَنَا فَلَمْ تَرْكُزْ لَابْنِ اُخْتِنَا عَقَبًا سِرًّا
فَدَاَهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْرُونَ مِنْهُ دُرْهُمًا
٣٤٣٢- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَحَدَّثَنِي
إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي
عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْحَيَّاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ الْمُقَدَّادَ بْنَ
عَبْدِ الْكَرِيمِ كَانَ حَلِيفًا لِلْبَنِيِّ زُهْرَةَ وَكَانَ
مِنْ شُهَدَاءِ رَأْمَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتُلْتَهُ
فَضَرَبَ أَحَدُ يَدَيْهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَدِمْتُ
بِشِمْرَةٍ فَقَالَ اسْمُتْ لِلَّهِ أَوْ قَتْلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بَعْدَ أَنْ قَالُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ أَحَدًا
يَدَيْ ثُمَّ قَالَ ذَٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَأَتَى
مَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ
يَقْتُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ -

(ازالوجوامع از ابن جریر از زہری از عطاء بن یرید از عبید اللہ بن عدی از مقداد بن اسود) (دوسری سند (از اسحاق بن منصور از یعقوب بن ابراہیم بن سعد از لیسیر بن رازا بن شہاب از اعش (ابن شہاب) از عطاء بن یرید لیشی از عبید اللہ بن عدی بن خیار) مقداد بن عمرو قندی نے جوینی زہری کے حلیف اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ فرمائیے اگر میں (جنگ میں) ایک کافر سے مقابلہ کروں دونوں لڑیں پھر وہ کافر تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اس کے بعد ایک درخت کی پناہ لے کر مجھ سے کہے میں تو اسلام لایا مسلمان ہو گیا، آیا اب میں اسے قتل کروں جب وہ ایسے کہتا ہے (کلمہ اسلام پڑھتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں اسے قتل نہ کر مقداد نے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور ہاتھ کاٹ کر یوں کہنے لگا۔ آپ نے فرمایا اسے قتل نہ کرورنہ اسے وہ درجہ حاصل ہوگا جو تجھے اس کے قتل سے پہلے حاصل تھا علیہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ مدد کی لڑائی میں قید ہو کر آئے تھے وہ انصاف کے بھانجے اس رشتے سے ہوئے کہ ان کی دادی یعنی حضرت علیہ السلام کی والدہ ماجدہ بنی ہاشم کے قبیلے میں سے تھیں ۱۲؎ بعد انصاف سے لو آپ نے ان سے فرمایا عباس تم اپنا اولاد اپنے دونوں بھتیجوں عقل اور فنی اور اپنے طیف عتبر بن عمرو کا فدیہ ادا کرو کیونکہ تم مالدار رہ چکے ہو ان نے کہا میں تو مسلمان ہوں مگر مکہ کے مشرک رہ چکی تھی تو کچھ کو کچھ کر لائے تھے اپنے فرمایا اللہ مانے اگر اس سہا پہلے سے نواسہ نہ ہو تو اس کی نافرمانی کرنے کا ظاہر ہے تو تم ان کے ساتھ چکر لائے گے جو کہتے ہیں حضرت عباس بن عمرو انصاف کی بی بی اور زینب سے شکیں ہیں وہ ان تکلیف سے ملے کے لئے کہنے لگے ہے ان کا آواز سن کر حضرت علیہ السلام کو رات بھر نیند نہ آئی آخر صبح اٹنے ان کا شکم میں ٹھیک کر دیں تاکہ حضرت علیہ السلام کو کھانسی اور صبح کو آپ کو خوش کرنے کے لئے یہ عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو تم ان کا فدیہ بھی معاف فرمادیں لیکن یہ انصاف کے خلاف تھا اس لئے آپ نے غصہ کر لیا اس حدیث کی متابعت باب سے یہ ہے کہ میں کسی انصاف دہی آدمیوں کا بیدار نہ کرانی میں شریک نہ ہونا نہ کروں یہ گواہ کے نام نہ کرو نہ ہو ۱۳؎ اب کا مطلب یہی حملہ سے نکلتا ہے ۱۲؎ تو اس کے قتل کرنے کے بعد یہ مسلمان معصوم الدم تھا ابھی اسلام کا کلہ پڑھنے سے وہ مسلمان معصوم الدم ہو گیا ۱۳؎

تفہ کہ اس کا مار ڈالنا درست تھا لیکن ہی آپ تیرا مار ڈالنا اس کے قصاص میں درست ہو جائے گا ۱۲ منہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ
أَبْنَ الْجَحَّاحِ إِلَى الْيُحُوَيْنَ يَأْتِي بِحُجْرَتَيْهَا وَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاحِبُ أَهْلِ الْيُحُوَيْنَ وَ
أَمْرُهُمْ عَلَيْهِمُ الْعِلَاءُ بْنُ الْحَضَرِيِّ فَقَدْ أَبُو عُبَيْدَةَ
يَأْتِي مِنَ الْيُحُوَيْنَ فَمَسَعَتْ الْأَنْصَارُ يَدَيْهِ وَمَا أَتَى
عَبِيدَةَ فَوَاقُوا صَلَوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ
فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ أَطَعْتُمْ سَوْعَتَهُمْ أَنْ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ
بَشِيرًا قَالُوا آجِدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبَشِرُوا
وَأَمِلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى
عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تَبْسُطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا
كَمَا بَسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا قُتُوهُمَا كَمَا
تَنَّا قُتُوهُمَا وَتَهْلِكُ كَمَا أَهْلَكَهُمَا-

۳۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّمَّانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
ابْنُ حَازِمٍ عَنْ قَافٍ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ
الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ عَنْ
قَتْلِ حَيَّاتٍ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا-

۳۴۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ أُرِيتُهَا
حَدَّثَنَا النَّسَبِيُّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ
اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لانے کے لیے بھیجا آپ نے بحرن والوں سے صلح کر کے علاء بن جری
کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تھا چنانچہ ابو عبیدہ رضی بحرن سے روپیہ لے کر
آئے (ایک لاکھ درہم) انصار نے جب یہ خبر سنی تو صلح کی نماز میں سب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپہنچے جب آپ نے سلام پھیرا تو
انصار کے لوگ آپ کے سامنے آئے آپ انہیں دیکھ کر مسکرائے پھر
فرمایا میرا خیال ہے تم ابو عبیدہ رضی کے روپیہ لانے کی خبر سن کر آئے
ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے
فرمایا تم خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو خدا کی قسم مجھے یہ ڈرنے سے
کہ تم محتاج ہو جاؤ گے مجھے یہ ڈر ہے کہ میں تمہیں بھی سابقہ امتوں کی
طرح دنیا کی فراغت اور کشائش مالی ہو جائے پھر تم ایک دوسرے
سے رشک کرنے لگو اور دنیا تمہیں بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسے
اگلی امتوں کو اس نے تباہ کر دیا ہے

۱۲ (از ابو النعمان از جریر بن حازم) نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی
سانپ کو مار ڈالتے تھے کہ ابولبابہ (بشر بن عبد المنذر) بدری صحابی نے
ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے
سفید یا پتلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا چنانچہ اس کے بعد
سے عبد اللہ بن عمر رضی نے ایسے سانپ مارنے چھوڑ دئے ۱۳

۱۳ (از ابراہیم بن منذر از محمد بن قلیح از موسی بن عقبہ از ابن شہاب)
حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ چند انصار یوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اپنے بھانجے حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کو ان کا فد یہ معاف کر دیں آپ نے فرمایا نہیں!

۱۴ یہ حدیث ابو بابہ خزرجی میں گزرتی ہے یہاں صرف اتنا مطلب اس سے نکالنا مقصود ہے کہ عمرو بن عوف بدری تھے ۱۲ سنہ ۱۳ کیونکہ سپید سانپ میں زہر نہیں ہوتا اور
جو سانپ زہر لانا ہوتا اس کے زہر میں ہوا کر لیتا ہے اور فرحت بخش ہوا اس سے چھوڑتا ہے جیسے دھڑول کی خاصیت ہے یہ حدیث
ابو النعمان میں اور ابن ماجہ میں ہے حافظ نے کہا ابولبابہ کو خاص جنگ میں شریک نہ تھے مگر آپ نے ان کا بعد بدر کی غنیمت میں نکالا تھا اس وجہ سے بدری جو مکہ ۱۲ سنہ

٣٣٣ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا
أَكْسُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ بَدْرٍ لَمَّا تَنَظَرُوا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَأَنطَلَقَ ابْنُ
مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنُ عَفْرَاءَ حَقًّا بِرُمْحٍ
فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ سُلَيْمٌ
هَكَذَا قَالَ أَكْسُ قَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَذَا
فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُمْ قَالَ سُلَيْمٌ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ
قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مَحْلِزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ
غَيْرَ أَتَى قَاتِلِي -

کاش مجھے کسان کے سوا اور کسی نے مارا ہوتا

٣٤٣٣- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
 قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
 اللَّهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَافُورِيِّ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ إِنِّي بِنَا إِلَى
 إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَاقْبَلِينَا مِنْهُمْ رَجُلًا
 صَالِحًا يَشْهَدُ أَبَدًا حَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ
 فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ -
 ٣٤٣٥- حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ
 بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ
 الْبَدْرِيِّينَ حَسَةً الْأَبِي وَقَالَ عُمَرُ لَا فَضْلَ لَهُمْ
 عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ
 ٣٤٣٦- حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

از یعقوب بن ابراہیم از ابن علیہ از سلیمان بنی (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا ابو جہل کو کون جاکر کھینچے اس کا کیا حال ہوا یہ سن کر عبد اللہ بن مسعودؓ گئے دیکھا کہ عفرات کے بیٹوں (معاذ اور مسعود) نے اسے اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا ہے ابن مسعود رضی نے کہا کیا تو ہی ابو جہل ہے؟ ابن علیہ کہتے ہیں سلیمان نے کہا انس رضی نے یوں ہی نقل کیا تو ہی ابو جہل ہے؟ اس نے (مرتے مرتے) کیا جواب دیا مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے جسے تم لوگوں نے مارا ہو۔ سلیمان کہتے ہیں یا ایوں جواب دیا جسے اس کی قوم نے مارا ہو؟ ابو جہل کہتے ہیں ابو جہل (مرتے وقت ابن مسعود رضی سے) کہنے لگا

(از موسیٰ از عبد الوہد از معمر از زہری از علیہ اللہ بن عبد اللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہم) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت کا وصال ہوا تو میں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا چلے! اپنے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں (وہ کیا کر رہے ہیں؟) پھر ہمیں (رستے میں) ان میں سے دونیک بخت انصاری ملے دونوں جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے عبد اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عروہ بن زہیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا وہ دو آدمی عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی تھے (از اسحاق بن ابراہیم از احمد بن فضیل از اسماعیل) قیسی کہتے ہیں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سالانہ وظیفہ پانچ پانچ ہزار مقرر ہوا حضرت عمرؓ نے فرمایا میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ترجیح دیتا ہوں۔

دا از اسحاق بن منصور از عبد الرزاق از معمر از زهری از محمد بن

۱۰ اسرار و دیکھ دیو کا کہیں مدینہ کے کاشتکار اہل کے ہاتھ سے کہیں انا گلیا کاش کسی رئیس کے ہاتھ سے مارا جاتا ۱۲ منہ ۱۰ حضرت عمرؓ خلافت میں ۱۴ منہ ۱۰ سال
۱۱ میں دوا بخشی ہزار ۱۲ منہ ۱۰ مسلم ہوا دردی عواہ غیر ہلا سے افضل ہیں کہتے ہیں حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے لئے سال میں دس ہزار اور انصار کے لئے سال میں آٹھ
ہزار راہ راز محفوظ صلوات اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے لئے سال میں چوبیس ہزار مقرر کیے ۱۳ منہ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ
بِالطُّدْرِ وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَرَّ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِي
وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعِمٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فِي آسَانِي بَدْرًا لَمْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَبْدِ حَيٍّ ثُمَّ
كَتَبْتُ فِي هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ لَمْ تَكُنْهُمْ لَهُ وَقَالَ
الْإِسْنَدُ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتْ
الْفِتْنَةُ الْأُولَى يُعْنِي مَقْتَلَ عُمَانَ فَلَمْ تَبْقُ مِنْ
أَمْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتْ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ
يُعْنِي الْحَوَّةَ فَلَمْ تَبْقُ مِنْ أَمْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدٌ
ثُمَّ وَقَعَتْ الثَّلَاثَةُ فَلَمْ تَبْقُفْ وَلِلثَّلَاثِ طَبَاخٌ
۳۷۳- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ
الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ
وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِنَ

جبیر حضرت جبریل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو نماز مغرب میں سورہ والطور پڑھتے سنا اور یہی وہ پہلا موقع
تھا جب ایمان میرے دل میں جاگزیں ہو گیا۔

اسی سند سے زہری نے بحوالہ محمد بن جبیر بن مطعم ازوالدش
جبیر رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیران بدر
کے لیے یہ فرمایا اگر مطعم ابن عدی زندہ ہوتا اور ان گندے لوگوں کی
سفارش کرتا تو میں اس کے کہنے پر انہیں چھوڑ دیتا۔

لیث نے بحوالہ یحییٰ بن سعد الفزاری از سعید بن مسیب روایت کیا
کہ پہلا فساد (مسلمانوں میں) جو واقع ہوا یعنی شہادت حضرت عثمان رضی
اس میں بدری صحابہ کرام ہیں سے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر دوسرا فساد قرہ
کا ہوا اس فساد میں ان صحابہ کرام رضی میں سے جو صلح حدیبیہ میں شریک
ہئے کوئی باقی نہ رہا پھر ایک تیسرا فساد ہوا۔ وہ اس وقت تک نہیں
گیا جب تک لوگوں میں کچھ خوبی یا عقل باقی تھی۔

(از حجاج بن منہال از عبداللہ بن عمر مخیری از یونس بن یزید
از زہری) عروہ بن زبیر و سعد بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبد اللہ
بن عبد اللہ ان چاروں نے حضرت عائشہ رضی پر جو تہمت لگائی تھی
اس حدیث کا ایک ایک مکرر نقل کیا حضرت عائشہ رضی کہتی تھیں میں
اور مسطح کی ماں دونوں رفع حاجت کے لیے گئے وہاں مسطح کی ماں
کا پرچہ چادر میں الجھ گیا اور وہ گر پڑیں اپنے بیٹے پر ناراض ہوئیں میں

۳۷۳- جبیر بن مطعم پہلی بار بکے قیدیوں میں قید ہو کر آئے تھے جب انہوں نے مغرب کا نماز میں سورہ والطور پڑھی سنی اس سے اس کی مناسبت باب بکل آئی مطعم بن عدی نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ احسان کیا تھا کہ آپ جب طائف سے پھرے تو اس کی پناہ میں داخل ہو گئے تھے مطعم نے آپ کو پانے کے لئے اپنے چاروں بیٹوں کو مسلح کر کے کچھ کے
چاروں کوڑوں پر بکھڑا کیا قریش ڈر گئے اور کہنے لگے ہم محمدی پناہ نہیں توڑ سکتے بعضوں نے کہا مطعم نے وہ قریش کا عمدہ نامہ پڑھ دیا یا جہاں ہوں نے ہی ہوشم اور نہ مطلب کو مٹانے کے لئے
کہا تھا جس کا ذکر اور گندہ کا ہے ۱۲۷ھ اس کو ابو نعیم نے مسخرہ میں واصل کیا ۱۲۷ھ جبکہ کے دن آنسو میں ذی الحجہ کو ۱۲۷ھ اس میں یہ اشکال ہوا ہے کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد تو علی رضی اور زبیر رضی اور طلحہ رضی اور سعد رضی یہ سب اصحاب زندہ تھے اور بدری تھے۔ داؤدی نے کہا یہ سعید بن المسیب کی طرح
غلطی ہے بعضوں نے کہا پہلے فساد سے ان کی مراد امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے اور دوسرے سے قرہ اور تیسرے سے ابا رقہ فساد عراق میں۔ بعضوں نے یوں جواب
دیا کہ سعید بن المسیب کا مطلب یہ ہے کہ پہلے فساد یعنی قتل عثمان رضی سے لے کر دوسرے فساد یعنی حرہ تک کوئی بدری باقی نہ رہا یہ صحیح ہے کیونکہ سب بدریوں کے
آخر میں سعید بن ابی وقاص مرے وہ بھی قرہ کے واقعہ سے پہلے گزر گئے تھے ۱۲۷ھ عبداللہ بن زبیر کا قتل مکہ کی قرابہ ۱۲۷ھ یعنی اس وقت سے تو صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کا اصل وجود ہی ہوا دیکھو صحابی دنیا میں باقی نہ رہا ۱۲۷ھ ان دنوں گھوڑوں میں پھانے تھے ۱۲۷ھ

الْحَدِيثُ قَالَتْ مَا قُبِلْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَظٍ
فَعَثَرْتُ أُمَّ مُسْطَظٍ فِي مِرْطَافِهَا فَقَالَتْ تَعَسَى
مُسْطَظٌ فَقُلْتُ بَشْ مَا قُلْتِ تَسْمِينِ زَعْبِلًا
شَهِدَ بَدْرًا أَقْدَرَ حَدِيثَ الْإِفْكَ -

٣٤٣٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَلِيْبٍ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هَذَا مَغَازِي رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ
وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوسَى قَالَ
تَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَادَى نَاسًا آمَوَاتًا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِي سَا
قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَجَمِيعٌ مِنْ شُهَدَا
بَدْرٍ أَوْ مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ
ثُمَّ لَوْنٌ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَ
الزُّبَيْرُ قَمِيتَ سَهْمَانَهُمْ فَكَانُوا يَأْتُونَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
٣٤٣٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ
أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَرِيتُ يَوْمَ بَدَلٍ
لِللَّهِ مَا جَرَيْنِ بِمَا كُنْتُ سَاهِمًا -

بَابُ ٢٨ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ
مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي جُمَاعِ الَّذِينَ خَفَعُوا

نے ان سے کہا آپ اس پر ناراض ہو رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک تھا آپ برا کہہ رہی ہیں، پھر پورا واقعہ تہمت عیاں کیا۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح بن سلیمان از موسیٰ بن عقبہ)
ابن شہاب نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا ذکر کیا پھر)
کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات ہیں پھر بدر والوں کا واقعہ
بیان کیا کہتے لگے آنحضرت کافروں کی لاشیں کنوئیں میں ڈال رہے
تھے اس وقت آپؐ نے فرمایا اب بتاؤ جو تمہارے رب نے تم
سے وعدہ کیا تھا وہ تم نے پایا یا نہیں (وعدہ عذاب) اسی سند سے
موسیٰ بن عقبہ نے بحوالہ نافع از عبد اللہ بن عمرؓ کہا کہ صحابہ کرام رضی
میں چند حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ
مردوں کو پکارتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا
ان سے بڑھ کر تو میری بات تم بھی نہیں سننے۔ ابو عبد اللہؓ نے کہا۔
بدر میں قریش کے جو لوگ شریک تھے جن کا حصہ (مال غنیمت میں)
لگا گیا تھا وہ کالشی آدمی تھے عمرو بن زبیر کہتے تھے زبیر نے کہا میں
نے ان لوگوں سے حصے تقسیم کئے وہ سو آدمی تھے۔ واللہ اعلم۔
(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از ہشام بن عمرو از
والدش) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ بدر میں مہاجرین
کے لیے شوحہ لگائے گئے تھے۔

باب شتر کاٹے جنگ بدر بہ ترتیب خسرو
تہجدی مرتبہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ ترجمہ باب نہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۲۔ جو ادھر منتقل گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۳۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لاشوں سے خطاب کیا ۱۲ منہ ۴۔ عربین جان نہیں ۱۲ منہ ۵۔ امام بخاری ۲۰۷

(۱) نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 (۲) ایاس بن بکیر (۳) بلال بن رباح یعنی
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام (۴) حمزہ بن عبد المطلب
 ہاشمی (۵) حاطب بن ابی بلتعنہ یعنی قریش کے
 حلیف (۶) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی،
 (۷) حارثہ بن ربیعہ انصاری جنہیں حارثہ بن سراقہ
 بھی کہتے ہیں وہ (بچے تھے) صرف جنگی منظر کے لئے
 (بطور لطف اندوزی) گئے تھے لیکن شہید ہوئے پانی
 پیئے ہوئے ایک تیر لگا (۸) حبیب بن عدی
 انصاری (۹) حنیس بن حذافہ سہمی (۱۰) رفاعہ
 ابن رافع انصاری (۱۱) رفاعہ بن عبد المنذر ابو
 لبابہ انصاری (۱۲) زبیر بن عوام قرشی (۱۳) زید
 ابن سہل ابو طلحہ انصاری (۱۴) ابو زید انصاری
 (۱۵) سعید بن مالک ہری یعنی سعد بن ابی وقاص
 (۱۶) سعد بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو
 ابن نفیل قرشی (۱۸) سہل بن حنیف انصاری،
 (۱۹) اور (۲۰) ظہیر بن رافع انصاری اور ان کے
 بھائی (مظہر) (۲۱) عبد اللہ بن عثمان حضرت ابو
 بکر صدیق قرشی (۲۲) عبد اللہ بن مسعود ہذلی (۲۳)
 عتبہ بن مسعود ہذلی (۲۴) عبد الرحمن بن عوف ہری
 (۲۵) عبیدہ بن حارث قرشی (۲۶) عبادہ بن صامت
 انصاری (۲۷) حضرت عمر بن خطاب عدوی (۲۸)
 حضرت عثمان بن عفان قرشی انہیں آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اپنی صاحبزادی کی خبر گیری کے

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى حُرُوفٍ مُعْجَمَةٍ -
 النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَاشِمِيٌّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِيَّاسُ بْنُ الْبَكْرِ
 بِلَالُ بْنُ رِبَاعٍ مَوَالِي أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ
 حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هَاشِمِيٌّ ،
 حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْطَعْنَةَ حَلِيفُ الْقُرَشِيِّ
 أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ عَتَبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
 الْقُرَشِيُّ - حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ
 قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ
 سَرَّاقَةَ كَانَ فِي النَّظَارَةِ حَبِيبُ
 ابْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ - حُنَيْسُ بْنُ
 حَذَافَةَ السَّهْمِيُّ - رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ
 الْأَنْصَارِيُّ - رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ
 أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ - الزُّبَيْرُ بْنُ
 الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ - زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو
 طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ - أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ
 سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الرَّهْطِيُّ - سَعْدُ بْنُ
 خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ - سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ
 عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ الْقُرَشِيُّ - سَهْلُ بْنُ
 حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيُّ - ظَهِيرُ بْنُ رَافِعٍ
 الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ عَتَبَةُ
 ابْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

لئے (جو یہاں تھیں) پھوڑ گئے تھے لیکن ان کا حصہ آپ نے لگایا (۳۹) حضرت علی بن ابی طالب (ماشی (۳۰) عمرو بن عوف یعنی بنی عامر بن لوی کے حلیف (۳۱) عقبہ ابن عمرو انصاری (۳۲) عامر بن ربیعہ العنزی (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری (۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۵) عتبہ بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مظعون (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۸) ابن عمرو بن جموح (۳۹) اور (۴۰) معوذ بن عفرہ اور ان کے بھائی عوف (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۳) معن بن عدی انصاری (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف (۴۵) مقداد بن عمرو کندی بنی زہرہ کے حلیف (۴۶) ہلال بن امیہ انصاری رضی اللہ عنہم اجمعین و رزقنا اللہ معیتہم فی الحشر والجنۃ۔

باب بنی نضیر یہودیوں کا واقعہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دو آدمیوں کی دیت میں مدد لینے کے لیے ان کے پاس جانا اور ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غلابازی کرنا۔

ابن عوف بن لوی، عبیدہ بن الحارث القرظی، عبادہ بن الصامت الانصاری، عمر بن الخطاب العدوی، عثمان بن عفان القرظی، خلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ و آلہ و صحبہ، علی بن ابی طالب، ہاشمی، عمرو بن عوف، حلیف بنی عامر بن لوی، عقبہ ابن عمرو الانصاری، عامر بن ربیعہ العنزی، عاصم بن ثابت الانصاری، عویم بن ساعدہ الانصاری، عتبہ بن مالک الانصاری، قدامہ بن مظعون، قتادہ بن نعمان الانصاری، معاذ بن عمرو بن الجموح، معوذ بن عفرہ و اخوہ، مالک بن ربیعہ ابو اسید الانصاری، مرارہ بن ربیع الانصاری، معن بن عدی الانصاری، مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف، مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرہ، ہلال بن امیہ الانصاری رضی اللہ عنہم

باب ۲۱۸۲ حدیث بنی النضیر وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہم فی ذیلہ الرجلین و ما ارادوا من الغدر رسول اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت یہاں سب ۴۴ آدمی تذکرہ میں اور بعض نسخوں میں علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ۳۳ آدمی تذکرہ میں ملاحظہ ہوا الفتح فی قریش کے لوگوں میں سے ۹۴ - اور ذیلہ کے قبیلے کے ۱۹۵ - اور اس قبیلے کے ۷۲ - کل تین سو تریسٹھ آدمیوں کے نام لکھے ہیں ۱۲ مرتبہ بنی نضیر ان کا خود میں سے تھے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد و پیمان تھا کہ نہ خود آپ سے لڑیں گے نہ آپ کے دشمن کو مدد دیں گے - ایسا ہوا کہ عامر بن لوی (لقبہ ربیعہ) کندی

عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّهْبِيُّ
عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ
أَشْهُرٍ مِّنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ أَحَدٍ وَ
قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِن أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ
لِأَوَّلِ الْحَشْرِ وَجَعَلَهُمُ ابْنُ إِسْحَاقَ
بَعْدَ بَكْرِ مَعُونَةً وَأُحْدٍ -

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى
ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَانِبَتِ
النَّضِيرُ قُرَيْظَةَ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْرَرُ
قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ حَتَّى خَانِبَتِ قُرَيْظَةَ
فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَشَمَّ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَدَهُمْ
وَأَمَّا لَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضُهُمْ كَفَرُوا
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْنَهُمْ وَأَسْلَمُوا
وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ مِمَّنْ قَتَلْنَا قَوْمًا
هُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودُ بَنِي خَارِثَةَ
وَكُلُّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ -

تمام یہودیوں کو مدینہ سے نکال دیا۔

زہری نے عروہ بن زبیر سے روایت کی نہیں
نے کہا یہ بنی نضیر کی لڑائی جنگ بدر سے چھ مہینے
کے بعد اور جنگ احد سے پہلے ہوئی ہے
اللہ تعالیٰ کا (سورہ حشر میں) یہ فرمانا کہ وہی
پروردگار ہے جس نے اہل کتاب کے کفار کو ان کے
گھروں سے نکالا یہ انہیں پہلی بار نکالنا تھا۔ ابن اسحاق
نے بنی نضیر کی لڑائی کو پیر معونہ اور جنگ احد کے بعد ثابت کیا ہے

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از ابن جریج از موسیٰ بن عقبہ از
نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بنی نضیر اور بنی قریظہ (دونوں
یہودی قوموں نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی آپ نے
بنی نضیر کو جلا وطن کیا اور بنی قریظہ پر احسان کرتے ہوئے انہیں رہنے
دیا۔ لیکن انہوں نے (دوبارہ جنگ خندق میں) آپ سے لڑائی کی تھ
آپ نے ان کے مردوں کو قتل کیا ان کی عورتیں بچے مال اسباب
مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے۔

بعض بنی قریظہ بچ گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے آکر مل گئے تھے اور مسلمانوں کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے
آپ نے انہیں امن دیا اور مدینہ کے سب یہودیوں بنی قینقاع
کو جو عبد اللہ بن سلام کا قبیلہ تھا اور بنی حارثہ کے یہودیوں کو اور دوسرے

(بقیہ صفحہ سابق) نے جب قاریوں کو یہ سونپ دیا کہ ان کو یہاں سے اٹھا کر دیا رہتے ہیں ان کو بنی عامر کے دشمنوں نے انہوں نے سونپ دیں
ان کو مار ڈالا اور بچہ کر دیں نے بنی عامر سے میں ان کا ایک عامر بن اسلم متبادل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں آکر بکری ان کو نہ رہنے دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ارادہ دو
مردوں سے عہد دیا کہ آپ کے عہد سے ان کو دشمنوں کا دیت دوں گا بنی نضیر بھی بنی عامر کے ساتھ عہد رکھتے تھے آپ بنی نضیر کے پاس آدیت میں دینے کو کثرت سے لگے ان
بدعاشی نے آپ کو ادا کیے محاب کو بھی یا اذلا ہر اس ادا و اعانت کا وعدہ کیا لیکن درپردہ یہ صلاں کی کہ آپ دیوانہ کے لئے بیٹھے تھے دیوانہ پر سے ایک چکر آپ پر پھینک دیں اور آپ
کوشش کر دیں اللہ تعالیٰ نے حضرت زبیر علی الحظیف سے اسی وقت ان کے منصوبہ سے آپ کو خبر دی وہاں سے فوراً اٹھ کر مدینہ روانہ ہوئے محاب نے آپ کا انخطا کر کے
رہے کچھ شاید آپ حاجت کو گئے ہیں جب بڑھاپا ہو گیا اور محاب کو معلوم ہوا کہ آپ مدینہ تشریف لے گئے ہیں تو وہ بھی لوٹے آپ سے آکر بیٹھے آپ نے ان بدعاشوں پر جو محافل کیے
کا حکم دیا ۱۲ من (حاشا ششم) صنفی (ہذا)۔ ان کو طبلہ نفاق نے مصنف میں وصل کیا مگر سے انہوں نے زہری سے ۱۲ من جو کچھ شام کے کھانے میں ہوا بجز بقیہ
عروہ کی خلافت میں ان کا دوسرے دن نکالا غیر سے شام کے کھانے کو ہوا۔ بیضوں نے کہا دوسرے دن نکالنے سے آخرت کا حشر مراد ہے۔ یہ آیت بنی نضیر یہودیوں کے بارے میں نازل
ہوئی ۱۲ من ۱۳ من آپ نے ان کا مار دیا وہ عامر بن زکریا سے آئے ۱۲ من

۳۴۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُذَرِّجٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُبُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي
عَبَّاسٍ سُورَةُ النُّحُشِ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ النَّصِيرِ
تَابَعَهُ مُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ -

۳۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الرَّسَّادِ
قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَلِيَّ
ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّحْلِيلَ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَ
النَّصِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ -

۳۴۵- حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِلُ بَنِي النَّصِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُيُوتُ
فَأَوَّلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ تَيْبَةٍ أَوْ تَرَكْتُمْوهَا
فَأَمْسَتْ عَلَى أَمْوَالِهَا فَيَا ذِينَ اللَّهِ -

اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا۔

۳۴۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ أَسْمَاءَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّقَ
تَحْلِلَ بَنِي النَّصِيرِ قَالَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ قَابِطٍ
هَ وَهَانَ عَلَى سَنَاءَةٍ بَيْتِ لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِأَبْوَ يُورِ قَوْ مُسْتَطِيرٌ
قَالَ فَاجَابَهُ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ -

(از حسن بن مدرک الزبیری بن حماد از ابو عوانہ از ابوبشیر سعید بن جبیر
کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے سورہ نحشہ (کا لفظ)
کہا تو انہوں نے کہا یہ کہہ سورہ النصیر
ابو عوانہ کے ساتھ اس حدیث کو بشیم نے بھی ابوبشیر سے روایت
کیا۔

(از عبد اللہ بن اسود از معمر از والدش) حضرت انس بن مالک نے
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگ کعبور کے درخت (بطور
تحفہ کے) مقرر کرتے (تاکہ آپ ان کا میوہ کھا کر گزر کریں) حتیٰ کہ آپ
نے بنی قریظہ اور بنی نصیر پر فتح حاصل کی۔ پھر تو آپ نے ان لوگوں کے
دے ہوئے درخت انہیں واپس کر دیئے۔

(از آدم از لیث از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نصیر کے کعبور کے درخت چلوا
دئے اور کٹوا ڈالے اس باغ کا نام بویرہ تھا۔ اس وقت (سورہ نحشہ
کی) یہ آیت اتری تم نے جو درخت کٹ ڈالے یا انہیں دیا تھا تک
بھی نہ لگایا۔

(از اسحاق از حیان از جویریہ بن اسماء از نافع) حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نصیر
کے کعبور کے درخت چلوا دئے اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما
نے اسی کے متعلق یہ شعر کہا۔

(ترجمہ شعر) بنی لؤی کے شریفوں کے لیے بویرہ میں آگ لگنے
کا واقعہ معمولی بات ہے۔ ابوسفیان بن حارث (جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے)

۱۔ کہوں کہ یہ آیت انہی کے بارے میں اتری ۱۳ منہ ۱۴ جب آپ شروع میں مدینہ یا شریف لائے تھے ۱۵ بویرہ بنی نصیر کے باغ کو کہتے تھے جو مدینہ منورہ کے قریب تھا
۱۶ منہ ۱۷ بنی لؤی قریش کے لوگوں کو کہتے تھے ان میں اور بنی نصیر میں عہدہ بیان تھا جو ان کا مطلب قریش کی بھوکے تھے کہ ان کے دوستوں کے باغات چلائے اور قریش سے
دیکھتے دیکھتے اپنے دوستوں کی کچھ مدد نہ کر سکے ۱۸ منہ ۱۹ ان کے باغ کا نام لگے ۱۲ منہ

۵- اَدَامَ اللَّهُ ذُلَّكَ مِنْ صَنِيعٍ
وَحَرَقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ
سَتَعْلَمُ آيَاتًا مِنْهَا بِزُرِّهِ
وَتَعْلَمُ آيَ اَرْضَيْنَا تَضَيِّرُ

۳۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَا لَكَ بَنُو سَيْسِ
ابْنِ الْحَدَّاثِ النَّصْبِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَا
إِلَى جَاءَهُ حَاجِبٌ يُوقِفُهُ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ
نَعَمْ فَأَدْلَيْتُهُمْ فَلَمَّا دَلَّ جَاءَهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ
فِي عُبَيْسٍ وَعَلِيٍّ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ
قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ
هَذَا وَهَذَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ
فَاسْتَبَدَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِمْ أَحَدَهُمَا مِنْ
الرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ أَتَيْتُكَ ذَا أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ
الَّذِي بَادَنِيهِ تَقَوْمُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَلِكٌ
تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تُؤَدُّ مَا تَرَكْنَا مَدَقَةً يُرِيدُ بِذَلِكَ
نَفْسَهُ قَالُوا أَقَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عُبَيْسٍ
وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ

حسان رضی اللہ عنہ کا ان شعروں سے جواب دیا۔

(ترجمہ اشعار) خدا کرے کہ ہمیشہ یہ حال رہے مدینے کے
چاروں طرف آگ لگی رہے۔ ہمیں عنقریب معلوم ہو جائے
گا کہ کون - سلامت رہیگا اور کون نقصان اٹھائے گا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) مالک بن اوس بن حدثان
نہری کہتے ہیں مجھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بلایا، میں حاضر ہوا
(ان کے پاس بیٹھا تھا) اتنے میں ان کا دربان میرفا آیا کہنے لگا حضرت
عثمان حضرت عبدالرحمن حضرت زبیر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
عنہم آپ سے ملنے کی اجازت چاہتے ہیں، آپ نے اجازت دی (وہ
آپ کے پاس آگئے) فتواری دیر گزری کہ پھر میرفا ان آیات عرض کیا حضرت
عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما آپ سے ملنا چاہتے ہیں آپ نے
فرمایا ہاں انہیں آنے دے چنانچہ وہ آگئے حضرت عباسؓ نے کہا
امیر المؤمنین میرا اور ان کا (یعنی علیؓ کا) جھگڑا ہے آپ فیصلہ کیجئے ان کا
جھگڑا اس کے متعلق تھا جو اللہ تعالیٰ نے بغیر جنگ و جدل کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کریم امانت فرمایا تھا۔ ان دونوں نے ایک
دوسرے کو سخت ستت کہا حضرت عثمان اور ان کے ساتھی (زبیرؓ
عبدالرحمن سعد رضی اللہ عنہم) بول اٹھے (بھیک ہے) ان کا فیصلہ امیر المؤمنین کر
دیجئے! تاکہ دونوں کو ایک دوسرے سے آرام نصیب ہو۔ حضرت عمرؓ
نے کہا ذرا ٹھہرو جلدی نہ کرو میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس
کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں تمہیں یہ معلوم ہے کہ نہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ یعنی انبیاء کا وارث
کوئی نہیں ہوتا۔ ہم جو (مال) چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، انہوں نے کہا
بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا ہے۔

۱- ابوسفیان نے مسلمانوں کو مدینہ کی طرف روانہ کیا تو وہاں پہلے ہی حال رہے چاروں طرف آگ شعلہ تھی رہے شہر دوزخ ہو گیا ۱۳ منہ ۱۴ اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے اپنی خلافت میں یہ مال علیؓ بن ابی طالب اور عباسؓ بن ابی طالب دونوں کے سپرد کر دیا تھا ۱۵ منہ ۱۶ یعنی ہرگز بھلا جیسے مدنی مدعی علیؓ علیہ ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں۔ حدیث میں فاسق ہے یعنی
جان گنہگار کی۔ کانگڑوں سے یہاں یہ مراد ہے کہ ہر بھلا کہا یہ نہیں کرنا اور جس نام کا لیاں دیں جو بندگان کی شان کے خلاف ہے ۱۷ منہ

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَحَدُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ أَنَّ
اللَّهِ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي هَذَا النَّعْيِ يَشَى لَمْ يُعْطَ أَحَدًا غَيْرَهُ
فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ
فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا دَرَكَابٍ إِلَّا أَتَوْا
قَدِيرٌ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَ هَاهُ وَكُنْهُ وَلَا
الْمَنَاسِكَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ آتَاكُمْ كُنُوزًا وَمِنْهَا
فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً
سَتَرَهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُ
مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ فَيَعْمَلُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ ثُمَّ تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْذُرُ أَتُؤَكِّدُ فَيَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ
رَجُلَيْنِ وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذَكَّرَانِ
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كُنَّا تَعْمَلُ لَدُنَّ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ
لَصَادُقٌ بَارٌّ زَاهِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ
فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَبِي بَكْرٍ فَيَبْذُرُ سَتَيْنِ مِنْ إِمَادَتِي أَعْمَلُ فِيهِ
بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو
بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ زَاهِدٌ تَابِعٌ

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے اب میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تم جانتے دیا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا بیشک (آپ نے یہ فرمایا ہے) تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اب میں تم سے اس معاملے کی حقیقت بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اس مال میں جو بغیر قتال کے حاصل ہوا ایک خاص حق دیا ہے جو ادرائے اختیار کو نہیں دیا۔ فرمایا (سورہ حشر میں) اللہ نے جو مال بغیر قتال (اپنے پیغمبر کو عطا کیا اور اس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔) آئیے اس آیت کی رو سے اس قسم کے مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے (ان میں مجاہدین کا حق نہ تھا) مگر خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اپنی ذات کے لیے جو نہیں رکھا نہ خاص اپنی ذات پر خرچ کیا بلکہ تم لوگوں کو دیا اور تقسیم کیا تقسیم کرنے کے بعد جو خرچ کیا وہ یہ مال ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے جو خرچ رہتا وہ انہی کاموں میں صرف کرتے جن میں اللہ کا مال صرف کیا جاتا ہے (یعنی ہتھیار، گھوڑے اور سامان جنگ کی تیاری میں) آپ اپنی زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے جب آپ کی وفات ہو گئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہوں اور اس مال کو اپنے قبضے میں لے کر دلیا ہی کرتے رہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور تم دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہوئے اس وقت یوں کہتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یہ کاروائی ٹھیک نہیں ہے اور اللہ خوب جانتا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کاروائی میں سچے راست باز ٹھیک راستے پر حق کے تابع تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اٹھایا اور

۱۷ کہ ابوبکر دو سب سے پہلے مال غنیمت درست ہی دیا ۱۸ منہ ۱۹ ان کو چاہیے تھا۔ یہ مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وارثوں کے حوالے کر دینا ۲۰ منہ ۲۱ نے خود اپنے کان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن لی کہ پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ۲۲ منہ ۲۳ انہوں نے یہ مال وارثوں میں تقسیم نہیں کیا بلکہ اپنے قبضے میں رکھ کر عملاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہوتا تھا وہی قائم رکھا ۲۴ منہ

لَا نَحْيَ ثُمَّ جَعَلْنَا فِي كُلِّ كُفْرٍ أَهْلًا وَمَا تَكُنَّ أَهْلًا لَّكَ
وَأَمْرُكُمْ أَجْمَعٌ فَمُخِئْتُ يَعْزِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ
لَكُنَّا رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تُؤْتِي مَا تَرْكُنَا مَدَقَّةً فَلَمَّا بَدَأَ إِلَى أَنْ أَدْفَعَهُ
إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ أَدْفَعُهُ إِلَيْكُمْ عَلَى أَنْ
عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ لَتَسْلَمَنَّ فِيهِ
بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُدًّا وَلَيْتُ وَالْأَفْئِدُ
تُكَلِّمَانِي فَقُلْتُمَا أَدْفَعُهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهُ
إِلَيْكُمْمَا أَفْتَلَيْتُمَا سَانَ وَمَنْ قَضَاءٌ غَيْرُ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ
الَّذِي يَأْذِيهِ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهِ
بِقَضَاءٍ غَيْرُ ذَلِكَ حَتَّى تَقْوَمُ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا
عَنْهُ فَأَدْفَعَا إِلَيْنِي فَأَنَا أَكْفِيكُمْ مَا قَالَ فَخَدَّيْتُ
هَذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مَدَقَّةٌ
مَا لَكَ بِنِ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُسْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ لِيُشَاقَّ
ثُمَّ هُنَّ مِمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَدْفَعُهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ أَلَا
تَتَّقِينَ اللَّهَ أَلَمْ تَعْلَمَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُورِثُ مَا تَرْكُنَا مَدَقَّةً
يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ إِنْ كُنَّا يَأْكُلُ أَلْ هُتْبَى مَلِكُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرْتُهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ

میں نے یہ سوچا کہ اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جائنشین ہوں
میں نے شروع شروع اپنی خلافت میں دو سال تک اس مال کو اپنے
قبضے میں رکھا اور جیسے جیسے ابوبکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے
تھے (من کاموں میں اس مال کو خرچ کرتے تھے) میں بھی وہی کرتا رہا اللہ
خوب جانتا ہے میں اس مال کے مقدمے میں سچا اور راستباز، ٹھیک رستے
پر حق کا تابع تھا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں کی ایک
بات تھی تمہارا ایک معاملہ تھا، پھر عباس رضی اللہ عنہما (میرے پاس
آئے میں نے تم سے یہی کہا، دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا
ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو (مال) چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے
پھر مجھے (ابو بکر شریف) کا یہ مناسب معلوم ہوا میں یہ مال تمہارے حوالے
کردوں تو میں نے تم دونوں سے کہا دیکھو اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ
مال تمہیں دے دیتا ہوں بشرطیکہ تم پر خدا کا عہد و پیمان ہے کہ تم
اس مال میں وہی کرتے رہو گے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے
تھے اور جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے اور میں خلافت کے آغاز سے کرتا رہا
اگر تمہیں یہ شرط منظور نہیں ہے تو مجھ سے کچھ گفتگو نہ کرو تم نے یہ کہا کہ
اسی شرط پر یہ مال ہمارے حوالے کرو دو میں نے حوالے کر دیا اب تم کیا اس
کے سوا اور کوئی فیصلہ چاہتے ہو؟ قسم اس پر در دگار کی جس کے حکم سے
آسمان اور زمین قائم ہیں میں تو قیامت تک اور کوئی فیصلہ کرنے والا
نہیں۔ البتہ اگر تم سے اس مال کا بند و بست نہیں ہو سکتا تو پھر میرے
سپر دکر دو میں یہ کام بھی کر لوں گا۔

زہری کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو
انہوں نے کہا مالک بن اوس نے سچ کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ
فرماتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اس غرض سے کہ جو مال اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو انخلافت نہ تھا ۱۲۷ھ میں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی بی بی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے چچے (بی بی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مال لگتے تھے ۱۲۷ھ یعنی تم چاہو کہ میں یہ مال تم دونوں میں تقسیم کروں تو میں نامکرم ہے ۱۲۷ھ

هَذَا الصَّدَقَةُ بِبَيْدِ عَلِيٍّ مَتَّعَهَا عَلِيُّ عَبَّاسًا فَقَلَبَهُ
عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِبَيْدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِبَيْدِ حُسَيْنِ بْنِ
عَلِيٍّ ثُمَّ بِبَيْدِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِمَا
كَاتَا يَتَنَ اَوْلَاَهُمَا ثُمَّ بِبَيْدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنِ وَهُوَ
صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا -

نے بغیر قتال اپنے رسول کوئے اس میں سے اپنا انھوں حصہ حاصل کریں تو میں نے نہیں
منع کیا اور کہا کیا تمہیں خوف خدا نہیں تم میں نہیں جانتیں کہ آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ ہم بغیروں
کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے آپ کی مراد اپنی ذات یعنی البتہ حضورؐ
کی آل اس مال میں سے کھائے گی (کہہ اے یہ کیا باقی خرچ کر گئی) یہ سن کر آپ کی ازواج مطہرات
ترکہ مانگنے سے باز آگئیں۔ عروہ کہتے ہیں یہ مال حضرت علیؑ کے قبضہ میں رہا انہوں
نے حضرت عباسؑ کو اس پر قبضہ نہ کرنے دیا پھر حضرت علیؑ کے بعد امام حسنؑ کے قبضہ میں رہا پھر امام حسینؑ کے پھر امام زین العابدین علی بن حسینؑ اور امام
سن بن حسن کے قبضہ میں رہا دونوں باری باری اس کا انتظام کرتے رہے پھر زید بن حسن بن علیؑ (ان کے بھائی) کے پاس شخص کے پاس اسی
نفریے کے ماتحت رکھا یہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے (یہ لوگ بطور متولی کے تھے نہ بطور مالک کے)

۳۷۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيمٍ بِنُ مُوسَى قَالَ
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْبُودُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَ
الْعَبَّاسُ آتَيَا أَبَا بَكْرٍ فَيَلْتَمِسَانِ مِنْهُمَا أَرْضَهُ
مِنْ فِدَائِهِ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَرِّتُ مَا تَرَكْنَا
صَدَقَةً أَحَدًا يَا مُحَمَّدُ اَلْ هَذَا الْمَالُ
وَاللَّهُ لَقَرَّ أَبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معبود بن الزہری از عروہ) حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہؑ اور حضرت عباسؑ رضہ دونوں حضرت
ابوبکر صدیقؓ کے پاس آکر اپنا ترکہ مانگنے لگے، کہنے لگے آپ کی زمین جو فدک
میں ہے اور آپ کا (پانچواں) حصہ جو خیبر کی آمدنی میں ہے وہ ہیں مجھے
حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا میں نے تو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو
مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ البتہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
آل اس مال میں سے کھانے کے مطابق لے گی البتہ بطور سلوک اور
مروت تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم آنحضرتؐ صلی اللہ
سلوک کرنا مجھے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنے

علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے
سے زیادہ پسند ہے۔

بَابُ ۲۱۸ قَتْلُ كَعْبِ بْنِ

الْأَشْرَفِ -

باب كعب بن الأشرف يهودي قتل كا واقعه

۳۷۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از حمزہ و بن دینار حضرت حاکم
ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کے پاس پھر خلفائے عباسیہ نے لے لیا ۱۲۷ھ جناب سیدہ فتنہ یہ حدیث نہیں سنی پہلی تھی وہ قرآن کی آیتوں سے پہچانیں کہ مال و
ملک کے جو بیرون وارث ہوتے ہیں امدان کے وارث ان کے عزیز ہوتے ہیں جیسے ایک آیت میں ہے فہب لی من لدنک ولسا یرثنی ویرث من ال یعقوب ایک
آیت میں ہے وورث سلیمان داؤد۔ جناب ابوبکر صدیقؓ فتنہ یہ حدیث خود آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی ان کے نزدیک وہ قرآن کی آیت کی طرح قطعی
اور جامد الثبوت تھی ۱۲۷ھ یہ شامیہ اور یسوی تھا اور شام بھی اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم در مسلمانوں کی جو کیا کرتا قریش کے کافروں کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے ابھارتا
آفرین ہو کر آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا وہ واقعہ ۱۲۷ھ میں قتل کرا دیا ۱۲۷ھ

قَوَاعِدُكَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو
تَالِثَةٌ وَهُوَ خَوْفٌ مِمَّنَ الصَّاعِلَةِ فَدَعَاهُمْ
إِلَى الْيَمِينِ فَزَلَّ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُمْ مَرَاتَةٌ
أَيَّنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدٌ
ابْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو تَالِثَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُمْ
قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ
قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيخِي
أَبُو تَالِثَةٌ إِنَّ الْكَرِيمَ كُودِمِي إِلَى طَعْنَةِ لَيْلٍ
لَأَجَابَ قَالَ وَيَدْخُلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ
بِرَجُلَيْنِ فَيَلِ سَفَيْنَيْنِ سَمَاهُمَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ
بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرُو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ
إِذَا مَا جَاءَ وَقَالَ غَيْرُهُمْ وَأَبُو عُبَيْسِ بْنِ جَبْرِ
وَأَحْمَرُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ عَمْرُو
جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي
فَأَيُّ شَيْءٍ قَاسَمُهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَتَقَاتَلُوا
مِنْ رَأْسِهِمْ فَدَوَّكُمُ فَاهْرَبُوا وَقَالَ مَرَّةً
ثُمَّ أَتَيْتُكُمْ فَزَلَّ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّعًا وَهُوَ
يَنْقُحُ مِنْهُ رِيحُ الطَّيْبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ
كَأَيُّ مِيرٍ يُكَا أَمَى أَطِيبَ وَقَالَ غَيْرُهُمْ
قَالَ عُبَيْدِي أَعْطَرْتُ نِسَاءَ الْعَرَبِ أَكْمَلُ عَرَبٍ
قَالَ عَمْرُو وَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشْتَرِي رَأْسَكَ

تم تو سارے عرب میں خوبصورت ہو۔ اس نے کہا اچھا اپنے بیٹوں کو گردی کرو
ان لوگوں نے کہا بیٹوں کو رہیں کہیں تو ساری عمر لوگ ان پر طعنہ دیتے رہیں گے کہ ایک حق
یاد دوسری پر یہ رہی ہوئے تھے۔ بڑے شرم کی بات ہے البتہ ہم نے یہ اختیار کر لیا ہے اس
گروہ کو رکھ سکے ہیں۔ اتنی گفتگو کے بعد محمد بن مسلمہ رات کو دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے پہلے
گئے رات کو آئے تو ابونا کو ساتھ لے کر کعب کا رشتہ بھائی (دودھ شریک بھائی) تھا
کعب نے انہیں قلعے کے پاس بلایا اور خود قلعے سے اتر کر نیچے آکر ان سے ملاجب
وہ قلعے سے اترنے لگا تو اس کی بیوی کہنے لگی اتنی رات کے وقت کہاں جاتا
ہے؟ کعب کہنے لگا یہ محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابونا کہہ رہے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں عمرو بن ہشام نے سوا درابوں نے اس حدیث میں اور
بڑھایا ہے کہ اس کی بیوی کہنے لگی اس آواز سے تو گویا خون ٹپک رہا ہے کعب نے کہا
واہ ابوہ تو میرا دوست محمد بن مسلمہ اور رضاعی بھائی ابونا کہہ رہے ہیں اور شریف آدمی کو اگر
رات کے وقت نیرہ ماننے کے لئے بلائیں تو وہ تعمیل کرے گا۔ (جائے گا)
ادھر محمد بن مسلمہ اپنے ساتھ دو آدمی اور لے کر آئے تھے سفیان سے
پوچھا گیا کیا عمرو درابوں لوگوں کے نام بھی بیان کئے تھے؟ انہوں
نے کہا بعضوں کا نام لیا تھا (محمد بن مسلمہ اور ابونا کہہ)

عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ دو آدمی علاوہ اپنے ساتھ لائے تھے
(محمد بن مسلمہ کے علاوہ نام نہیں لیا) مگر دوسرے حضرات نے ابو عبس بن
جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر کا نام لیا ہے۔

بہر حال عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ جو اپنے ساتھ دو دیگر آدمیوں کو
لائے تھے ان کو کہنے لگے جب کعب یہاں آئے گا میں اس کے سر کے بال تمام لوں گا
سو انگوں کا جب تم دیکھو کہ میں نے اس کا سر مضبوطی سے تھام لیا تو تم
اپنا کام کر ڈالتا (تلوار مار دینا) ایک مرتبہ عمرو راوی نے یہ لفظ کہے کہ میں سونگوں کا اور تم کو سنگھاؤں گا۔ غرضیکہ کعب سر سے چادر اوڑھے ہوئے
اترا اس کے بدن سے خوشبو بہک رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے تو ساری عمر میں آج کی طرح خوشبو دھار ہوا نہیں سونگی۔ عمرو کے

۱۱۷ منہ ۱۲ دوسری روایت میں ہے کہ وہ موت اس سے پہلے نکلا اور کہنے لگی کہ میں نے جانے دوں گی مگر کعب کے سر پر تھما اٹھل رہی
تھی اس نے ایک دن ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶۸ منہ ۱۱۶۹ منہ ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۱ منہ ۱۱۷۲ منہ ۱

قَالَ نَعَمْ فَشَمُّهُ ثُمَّ شَمُّ أَمْعَابِهِ ثُمَّ قَالَ
أَنَا ذَنْبِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْتَكَنَ مِنْهُ قَالَ
دُؤْنَكُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ اتَّوَا السَّيِّئَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ -

سودا و سوداوی یوں کہتے ہیں۔ کہتے جواب میں کہا میرے پاس سب کی دو غوربتیں
جو تمام عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال و علم و کمال میں بھی بی نظیر
عمر و بن دینا ربیان کرتے ہیں کہ پھر محمد بن مسلم نے اس سے کہا تم مجھے اپنا سر سونگھے
کی اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا اچھا سونگھو انہوں نے خود بھی سونگھا اور یہی

کو بھی لگھایا۔ پھر دوبارہ کہا میں تمہارا سر سونگھ سکتا ہوں؟ اس نے کہا ہاں۔ محمد بن مسلم نے اس کا سر زور سے تھاما اور اپنے ساتھیوں سے
کہا اب شروع کرو؟ انہوں نے اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو تمام واقعہ سنایا۔

باب ۳۱۸ قَتْلُ أَبِي تَافِجٍ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَقِيقِ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ

أَبِي الْحَقِيقِ كَانَ يَحْبِيذُ وَيُقَالُ فِي

حَضْرَتِهِ يَا رَضِيَ الْحَبَاذَةَ وَقَالَ

الزُّهْرِيُّ هُوَ عَبْدُ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

۳۴۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَعْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ

فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَنِيَّةً كُنِيَ لَهَا

هُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ -

۳۴۴۹ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ إِلَيْهِ هُوَ

باب البورافع يهودي عبد الله بن أبي حقيق كُتِلَ

واقعه۔ کہتے ہیں اس کا نام سلام بن ابی حقیق تھا یہی

رہتا تھا۔ بعض کہتے ہیں ایک قلعے میں رہتا تھا جو سرزمین

حجاز میں واقع تھا۔ زہری کہتے ہیں البورافع کعب بن اشرف کے

بعد قتل ہوا (رمضان سنہ ہجری میں)

(از اسحاق بن نصر زحبی بن آدم از ابن ابی زائدہ از ابواسحاق) حضرت

برادر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے چند آدمیوں کو البورافع کے پاس بھیجا۔ عبد اللہ بن سنیک رضی اللہ عنہ اس کے

گھر میں داخل ہوئے وہ (البورافع) سو رہا تھا اسے قتل کیا۔

(از یوسف بن موسیٰ از عبد اللہ بن موسیٰ از اسرائیل از ابواسحاق)

حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم البورافع یہودی کے پاس انصار کے کئی افراد کو بھیجا ان کا سرور عبد اللہ

بن سنیک کو مقرر فرمایا، البورافع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا

لہ کہتے ہیں اس کا سر بھی کاٹ کر لیتے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر ڈال دیا آپ نے خدا کا شکر کیا دوسری روایت میں ہے جب مہاجرین نے پہلی مرتبہ لکھنؤ

میں غزوہ مادی اور یہود دو گئے مگر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کو نہ پا کر مہاجرین کو یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہتے تھے ہمارا سرور

اراکا آجے اس کے کرکوت ان کو سنا کہ یہودی عرب ہونے کے لیے آپ کا معاہدہ نہ تھا اس وجہ سے اس کا مار ڈالنا جائز تھا یہی لے لیا معاہدہ تھا مگر جب نبی کا فریاد

کرا کر کہے تو اس کا سر کاٹ کر لیا اور اس کا قتل جائز ہو جائے ۱۲ منہ ۱۳ یہی کعب بن اشرف کی طرح مسلمانوں کو سخت ایذا دیتا تھا کعب کو اس قبیلے والوں نے قتل کیا

تھا تو زہری قبیلے والوں کو رشک پیدا ہوا انہوں نے البورافع کے قتل کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی ۱۲ منہ ۱۳ اس کو یعقوب بن معنیان نے اپنی تاریخ میں وصل

مِنَ الْبَيْتِ فَأَمَّا مَكَّةُ فَلَمْ يَبْعِدْ ثُمَّ دَخَلَ
إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ
فَقَالَ لِمَكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ
خَسِرَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبْهُ ضَرْبَةً
أَتُخَنَّتُهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ مَسْبِيْبَ
السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ
فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْهَمَ الْإِنْوَابِ
بَابًا بَابًا حَتَّى أَتَيْتُهَا إِلَى دَرَجَةِ لُجَّةٍ
فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَاتِلَتُهُ
إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْبِرَةٍ فَأَكْفَرْتُ
سَائِي فَعَصَبْتُهَا بِعَمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى
جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ
حَتَّى أَعْلَمَ أَقْتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدَّيْلُ
قَامَ النَّاسُ عَلَى السُّورِ فَقَالَ أُنْعَى أَبَا رَافِعٍ
تَأْخِرُ أَهْلًا لِحِجَابٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي
فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ
فَأَنْتَ تَهْتِكُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَدَّتْكَ فَقَالَ أَبْطُرْ رَجُلًا قَبِضْتُ
رَجُلًا فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا أَسْتَكْمَهَا قَطْ-

آپ نے فرمایا ذرا اپنا پاؤں پھیلا، میں نے پھیلا یا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ پھیر دیا مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے اس پاؤں میں کبھی کوئی تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔
۳۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ حَدَّثَنَا شَرِيحُ هَوَّانٍ مُسَمَّرَةً قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي هَرَبَةَ
ابْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

میں خود بھی اس وقت دہشت زدہ تھا، اس ضرب سے کچھ مقصد بخاری نہیں،
ہوئی، البورافع چلایا، میں کوٹھری کے باہر آگیا تھوڑی دیر پھر کر پھر کوٹھری
میں گیا اور میں نے آواز بدل کر پوچھا البورافع اتم چلے کیوں؟ وہ
مجھے اپنا آدمی سمجھ کر کہنے لگا اے تیری ماں مرے ابھی ابھی کسی نے اس
کوٹھری میں مجھ پر تلوار کا وار کیا، یہ سنتے ہی میں نے اس پر ایک ضرب
لگائی اگرچہ اب اسے کاری ضرب لگی مگر وہ مرا نہیں، آخر میں نے تلوار کی
دھار اس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب دبا یا) وہ اس کے پیٹ تک پہنچ گئی
جب مجھے یقین ہوا کہ اب میں اسے ختم کر چکا ہوں، اس وقت میں لوٹا
ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا، سیڑھیوں پر پہنچ کر اتر رہا تھا میں سمجھا کہ
اب زمین آگئی، چاندنی رات تھی پس گر پڑا اور میری پٹنڈی ٹوٹ گئی مگر میں
نے اسے گڑی سے باندھ لیا اور وہاں سے چلتا ہوا (قلعہ کے باہر) کر دیا
پر بیٹھ گیا، میں نے (اپنے دل میں) کہا میں یہاں سے آج کی رات اس
وقت تک نہ جاؤں گا جب تک مجھے البورافع کی موت کا یقین نہ ہو جائے
جب مرغ نے آواز دی (صبح ہو گئی) اس وقت قلعہ کی دیوار
پر موت کی خبر دینے والا کھڑا ہوا پکارنے لگا حجاز کا تاجر البورافع مرجھا
ہے۔

یہ سنتے ہی میں اپنے ساتھیوں کی طرف چل پڑا اور ان سے کہا
جلدی بھاگ چلو، اللہ نے البورافع کو قتل کر دیا وہاں سے (بھاگتا
ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ کو واقعہ سنایا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ پھیر دیا مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے

(از احمد بن عثمان از شریح ابن مسلمہ از ابراہیم بن یوسف از
والدش از ابواسحاق) حضرت ہار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے البورافع کی طرف (اسے مارنے کے لیے) حضرت عبداللہ

کہتے ہیں عبداللہ بن عقیق کی ننگا بھی ضعیف تھی ۱۲ من ۱۳ غرض رات بھر وہیں بیٹھا رہا ۱۲ من ۱۳ آپ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے ٹوٹی ہوئی ٹہنی ٹھیک
میں چڑھ کر دروغی جان رہا ابوسمان اللہ یہ آپ کا ایک عجیبہ تھا ۱۲ من

الْبَرَاءَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَتِيقٍ وَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَتِيقَةَ فِي نَاسٍ مَعَهُمْ فَأَنْطَلَقُوا
حَقَّ دَنُومًا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عَتِيقٍ امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَتُطْلِقَ أَنَا
فَإَنْظُرْ قَالَ فَتَنَظَّفَتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحِصْنَ
فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَجُوا يَبْقِيسُ
يُطْلَبُونَ قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرِفَ قَالَ
فَعَطَيْتُ رَأْسِي كَأَنِّي أَفْضِي حَاجَةً ثُمَّ قَادَى
مَاحِبَ الْبَابِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلَمَّا دَخَلَ
قَبْلَ أَنْ أَعْلِفَهُ قَدْ خَلَتْ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي
مَرْبِطٍ حِينَ رَعِدَتْ بَابُ الْحِصْنِ فَتَعَشَّوْا عِنْدَ
أَبِي رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ
مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ فَلَمَّا
هَذَا آتِ الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً
خَرَجْتُ قَالَ وَرَأَيْتُ مَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ
وَمَعَهُ مِفْتَاحُ الْحِصْنِ فِي كُفِّهِ فَأَخَذَتْهُ
فَفَقَعَتْ بِهِ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ
تَذَرِي الْقَوْمَ مَا أَنْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ ثُمَّ
عَمِدْتُ إِلَى أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَخَلَقْتُهَا
عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرِئِهَا صَعِدْتُ إِلَى أَبِي
رَافِعٍ فِي سَلَمٍ فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلَمٌ قَدْ
خَفِيَ سِرَاجُهُ فَلَمَّا أَدْرَأَيْتُ الرَّجُلَ فَقُلْتُ
يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ فَعَمِدْتُ

ابن عتيق رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عتبہ اور دوسرے کئی افراد کو ان کے ساتھ
بھیجا۔ یہ لوگ جب قلعے کے قریب پہنچے تو عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ نے اپنے
ساتھیوں سے کہا تم یہیں بیٹھ کر رہو میں جا کر دیکھوں گا کہ کیا تدبیر کرنی
چاہیئے (عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گیا اور دربان کو ملا۔ میں
چاہتا تھا کہ قلعے میں گھس جاؤں، اتنے میں قلعے والوں کا ایک گدھا گم
ہو گیا، وہ روشنی لے کر اسے ڈھونڈھنے نکلے میں خوف زدہ ہوا کہیں
مجھے پہچان نہ لیں، میں نے اپنا سر چھپا لیا (اور اس طرح بیٹھ گیا) جیسے
کوئی نفع حاجت کر رہا ہے اب دربان نے آواز دی جیسے اندر آنا ہودہ
آجائے میں دروازہ بند کرتا ہوں۔ یہ سن کر میں قلعے کے اندر داخل ہو گیا
اور قلعے کے دروازے کے پاس جہاں گدھے بندھا کرتے تھے چھپ
رہا قلعے والوں نے ابورافع کے پاس کھانا کھایا اور کچھ رات گزرنے تک
وہیں رہے (بیٹھے) رہے باتیں کرتے رہے پھر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے
جب خاموشی ہو گئی اور کوئی آواز یا حرکت سنائی نہ دی (سب سو گئے)
تو میں (اس طویلے سے) باہر نکلا میں نے (پہلے ہی) دربان کو دیکھ لیا
تھا، اس نے دروازے کی کئی ایک سوراخ میں رکھ دی تھی وہ کئی لے کر
میں نے دروازہ کھول دیا، میرا مقصد یہ تھا کہ اگر لوگوں کو خبر ہو جائے تو
میں آسانی سے چلا جاؤں رہا گئے وقت تالا نہ کھولنا پڑے) اب میں قلعے
میں جو گھر تھے ان کے دروازوں پر گیا اور سب کی زنجیریں باہر سے لگا دیں
(تاکہ وہ باہر نہ نکل سکیں) اس کے بعد میں سیر می پر چڑھا جہاں ابورافع تھا
اور پر جا کر دیکھا کہ جس کو پھڑکی میں ابورافع ہے وہاں بالکل اندھیرا ہے
چراغ بھی گل ہو گیا ہے اس کا ٹھکانہ مجھے معلوم نہ ہوا آخر میں نے آواز
دی ابورافع! اس نے پوچھا کون؟ میں آواز کی طرف گیا اور تلوار کی
ایک ضرب لگائی ابورافع نے ایک چیخ ماری مگر اس ضرب سے مقصد حل نہ
ہوا تھا۔ عبداللہ بن عتیق کہتے ہیں مٹھوڑی دیر بیٹھ کر میں ابورافع کے

لے وہ لوگ یہ سچے مسودین سان الہی اور عبداللہ بن ابی اسحاق انصاری اور خزامی بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہم لے یہ غیر آدمی کون ہے کہاں سے آیا کیوں آیا

نَحْوُ الصَّوْتِ فَأَضْرِبْهُ فَصَاحَ فَلَمْ تُعْنِ
شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُكَ كَأَنِّي أُغِيثُ فَقُلْتُ
مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ وَعَيَّرْتُ صَوْتِي فَقَالَ
أَلَا أُعْجِبُكَ لَا مَلَكَ الْوَيْلُ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ
فَضْرَبَنِي بِالسَّيْفِ قَالَ فَعَمِدْتُ لَهُ أَيْضًا
فَأَضْرِبْهُ أُخْرَى فَلَمْ تُعْنِ شَيْئًا فَصَاحَ وَ
قَامَ أَهْلُهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَعَيَّرْتُ صَوْتِي
كَهَيْئَةِ الْمَغِيثِ قَدْ أَهْوُ مُسْتَلِقٍ عَلَى ظَهْرٍ
فَاقْضِ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَتَنَفَّسَ عَلَيْهِ
حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهْشًا
حَتَّى أَتَيْتُ السَّلَامَ أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطَ
مِنْهُ فَأَنْخَلَعَتْ رَجُلِي فَعَصَبَتْهَا ثُمَّ أَتَيْتُ
أَصْحَابِي أَجْعَلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي
لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ
فِي وَحْدِهِ الصَّخْرَةِ صَعِدَ النَّاعِيَةَ فَقَالَ
أَنْتَ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ أَمْشِي بَيْنَ قَلْبَتَيْ
قَادَرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ -

پاس گیا گویا اس کی مدد کے لیے آیا ہوں، میں نے آواز بدل کر پوچھا
ابو رافع کیا بات ہے؟ اس نے کہا بڑا تعجب ہے ارے تیری ماں میرے
ابھی اسی کوئی میرے پاس اندر آیا اور مجھ پر تلوار کا وار کر گیا ہے یہ سنتے
ہی میں نے ایک اور ضرب لگائی لیکن کچھ کام نہ نکلا، اس نے چیخ ماری اس
کی بیوی جاگٹ پڑی۔

عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر تنہا ہی بارہ میں آیا اور میں نے
آواز بدلی گویا کوئی مدد کرنے کے لیے آیا ہے، میں نے دیکھا وہ چت لیٹا
ہو رہا ہے میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھی پھر اپنے سارے بدن کا بوجھ
اس پر ڈالا یہاں تک کہ ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز میں نے سنی تھی
اس کے بعد میں ڈرتے ڈرتے زینے پر آیا تاکہ اتروں لیکن (جدا
اور گھبراہٹ میں) بچے گر پڑا، میرے پاؤں کا جوڑ بکھل گیا۔ میں نے اسے
کپڑے سے باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس اس طرح سے (آہستہ
آہستہ چلتا) آیا جیسے قیدی زنجیروں میں جکڑا ہوا چلتا ہے میں نے ان سے
کہا تم جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دو، اور میں تو یہاں
سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک موت کی خبر دینے والے کی
آواز نہ سن لوں گا۔

جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والا قلعے کی دیوار پر چڑھا
اس نے یوں آواز دی (لوگو! ابو رافع مر گیا۔ عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں
میں اٹھا اور چل پڑا مجھے محسوس ہوا کہ اب میرے پاؤں میں درد نہیں
ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سے (جو مجھ سے آگے نکل چکے تھے) رستے میں مل گیا۔ ابھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں
پہنچے تھے۔ میں نے خود پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دی۔

۱۔ اس سچ کی روایت میں ہے وہ چلانے لگی ہے اس پر تلوار اٹھائی جی میں آیا اس کو وارڈوں لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا خیال کیا کہ آپ نے
عمر تو اس کے قتل سے پہلے فرمایا تھا اس لئے میں نے اس کو نہیں مارا ۱۲۸ھ سنہ ۱۲۸ھ میں یہ واقعہ ہوا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا ارادہ کیا
میں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اس میں جوڑ بکھل جانے کا دردوں میں کوئی تغیر نہیں کیونکہ احتمال ہے کہ ہڈی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور جوڑ بھی جوڑنے کے لئے لگا دیا ہو
۲۔ یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے جس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پیر اتاریں بالکل اچھا ہو گیا کیونکہ احتمال ہے کہ عبداللہ بن عتیک کو غصہ
پہلے وقت تک معلوم نہ ہوئی ہو جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پاس پہنچ گئے ہوں اس وقت درد کی شدت ہوئی ہو اور ہڈی کا قاتلہ بھی یہی ہے تو سننے
وقت جب تک گرم رہتی ہے زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی مگر سردی اور بعد از مرگ ہڈی کا قاتلہ ہوتا ہے ۱۳ھ سنہ

باب ۲۸۵ عَزْوَةُ أَحَدٍ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا عَدَاَتُ
مِنْ أَهْلِكَ مُبَوِّحُ الْمُؤْمِنِينَ
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ
وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا
أَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ
مُؤْمِنِينَ إِنْ يَنْسَنُكُمْ
قَوْمٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ
مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نَدَا أُولَئِكَ
بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ
شُهَدَاءَ أَمَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَلْبَ لَئِيْنٌ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ
الْكُفْرَ إِنْ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ
تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَكِنَّا يَعْلَمُ
اللَّهُ الَّذِينَ يَحَاهِدُوا مِنْكُمْ
وَيَعْلَمُ الصَّابِرِينَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ
تَمْتِنُونَ الْأَمْوَاتِ مِنْ قَبْلِ أَنْ
تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُمْ وَأَنْتُمْ
تَنْظُرُونَ وَقَوْلِهِ وَلَقَدْ

باب جنگ احد کا واقعہ

اللہ تعالیٰ کا سورہ آل عمران میں) ارشاد ہے اے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ صبح اپنے گھر سے (کوہ
احد کی طرف نکل کر مسلمانوں کو جنگ کے لیے مورچوں
پر متعین کرنے لگے (وہ وقت یاد کیجئے) اور اللہ توب سننے
اور جاننے والا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہ ہمت ہارو نہ رنجیدہ ہوؤ اگر
تم سچے ایمان دار ہو تو (آئندہ) تم ہی غالب رہو گے، اگر
اس جنگ میں ہمتیں کچھ صدمہ پہنچاؤ اور بیدل کیوں ہوتے ہی
ان مشرکوں کو بھی (جنگ بدر میں) ایسا ہی صدمہ پہنچ چکا ہے
ہم زمانہ ہر قوم کے لیے تبدیل کرتے رہتے ہیں کبھی فتح
کبھی شکست، اس شکست میں یہی حکمت تھی کہ اللہ تعالیٰ
سچے ایمان داروں کو امتیاز عطا فرمائے اور بعض شہادت
کے درجے پر فائز ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کسی حال میں بھی
ظالموں (مشرکوں کافروں) سے محبت نہیں رکھتا۔ یہ بھی
غرض تھی کہ ایمان والوں کو نکھار دے، اور کافروں کا
ستیا ناس کر دے۔ (مسلمانوں) کیا تم یہ سمجھتے تھے کہ بہشت
کا داخلہ مل جائے گا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے (دنیا پر الہی
واضع نہیں کیا کہ مجاہد اور صابر کیسے ہوا کرتے ہیں؟ نیز
اس جنگ سے پہلے تو تم شہادت کی آرزو کرتے تھے اب
تو شہادت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

نیز (اسی سورت میں) ارشاد ہے خدا نے اپنا وعدہ

۱۔ یہ بہت جلد جنگ صحیح میں ہے احادیث پر مشہور حدیث مشہور ہے کہ میں نے پہلی جنگ میں اولیٰ مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے وہ ناکر چھوڑ دیا جس کی حفاظت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکہ فرما دی تھی کافروں نے عقب سے مسلمانوں کو چلے گیا ان کے پاؤں اکٹھے کر کے ترسواؤ گلا مشہور ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھیڑی ہوئے اللہ تعالیٰ کی اس میں بڑی حکمت تھی چند منافقوں کا اتفاق کھول دیا اور پیغمبر مسلمانوں کو شہادت کا درجہ دیتا منظور تھا ۱۲۔ یہ بھی ان مشرکوں کو جو جنگ احزاب میں ہوا تھا ان کو پسند نہ آیا یا ان سے محبت رکھتا ہے ۱۳۔ منہ ۱۴۔ یعنی ان کافروں کا جو جنگ احزاب میں تھے ان کا ستیا ناس ہو کر ان کے حق سے ان کا حوصلہ بڑھ گیا اب وہ پھر لڑنے آئیں گے احادیث کے ایسے بار کھائیں گے کہ پناہ بخدا ۱۵۔ منہ

صَدَقَكُمْ اللَّهُ وَعَدَكُمْ ۱ ذُ
تَحْسَبُونَهُمْ تَسَاءَلُونَكُمْ قَتْلًا
بِأَذْنِهِ حَتَّى إِذَا أَفْشَلْتُمْ وَ
تَنَزَّاعْتُمْ فِي الْأُمُورِ وَعَصَيْتُمْ مِمَّنْ
بَعْدَ مَا آتَاكُمْ مِنْ جِبْرِيلَ
مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ اللَّهُ نِيَا
مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ
ثُمَّ مَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ
وَلَقَدْ عَنَّا عَنْكُمْ وَاللَّهُ
ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ
لَا تَحْزَنْ لَ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالًا أَلَايَةً -

۳۷۵۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ هَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جِبْرِيلُ أَخَذَ
بِرَأْسِ قَوْسِهِ عَلَيْهِ آدَاةُ الْحَرْبِ -

۳۷۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
أَخْبَرَنَا ذَكْرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ عَنْ تَزْنِيدِ بْنِ أَبِي حَصِيْبٍ
عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِ أُحُدٍ
بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالسَّوْدَةِ لِلْأَحْيَاءِ وَ

پورا کر دکھا یا جب تم کفار کو خدا کے حکم (آغاز جنگ میں) خوب
قتل کر رہے تھے (تمہاری فتح ہوئی) پھر جب تم نے بزدلی کی
اور پیغمبر کے حکم کو نہ سنا اور اختلاف کرنے لگے اور جو امر تم
چاہتے تھے (یعنی فتح) اسے دیکھ کر بھی تم نے پیغمبر کی (کاٹھ) کا
اطاعت نہ کی، کوئی دنیا کے پیچھے پڑ گیا اور کوئی آخرت کے
خیال میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توجہ دشمنوں کی طرف
سے ہٹا دی (تم بھاگ کھڑے ہوئے) اس میں تمہاری رائے
بھی مقصود تھی، اور اللہ نے تمہاری لغزش (احد کے دن بھاگنے
کی) معاف کر دی۔ اللہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے (اسی
سورۃ میں) ارشاد ہے جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کئے
گئے (شہید ہوئے) انہیں مردہ ہرگز نہ خیال کرنا۔ آخر
آیت تک ۱

(از ابراہیم بن موسیٰ از عبد الوہاب از خالد از عکرمہ) حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد
کے دن فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تمہارا ہتھیار لگائے ہوئے اپنے گھوڑے کا
سر تھامے ہوئے آہنچے ہیں۔

(از محمد بن عبد الرحیم از زکریا بن عدی از عبد اللہ بن مبارک از
حیوہ از زبیر بن ابی حبیب از ابو الخیر) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ برس کے بعد (یعنی آنھوں برس
میں) شہدائے احد پر اس طرح سے نماز پڑھی جس طرح کوئی زندہ
اور مردوں کو رخصت کرتا ہے، پھلو ہاں سے آکر منبر پر چڑھے فرمایا
میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے پہلے آخرت میں جاتا ہوں) اور

۱۔ ابن حبان نے کہا اللہ تعالیٰ نے جنگ احد کے باب میں سورۃ آل عمران کی ساٹھ آیتیں آمارس علیہ رحمۃ اللہ نے عرفیہ ذیلے کہا کہ اس سورت کی ایک سو بیس آیتیں آماں باب میں ہیں ۱۲ آیت
۲۔ احد کی لڑائی تیس سال کے پہلے میں ہوئی اور تیس سال بعد اول میں آپ کی وفات ہوئی اس لئے راوی کا مطلب یہ ہے کہ آنھوں برس جیسے ہم نے ترجمہ میں واضح کر
دیا ہے زندوں کو رخصت کرنا تو ظاہر ہے کیونکہ یہ واقعہ آپ کی حیات کے آخری سال کا ہے اور مردوں کا وداع اس معنی میں ہے کہ اب دنیا کے (بقیہ صوفیہ) سے

الْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمُنْبِرَ فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ
أَيْدِيكُمْ قَرِطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَلَا تَنْتَ
مَوْعِدٌ كَمَا نَحْوُصُ وَإِنِّي لَا نَظَرُ إِلَيْهِ مِنْ
مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ
تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ
تَنَافَسُوهَا قَالَ فَكَأَنْتَ آخِرَ نَظَرَةٍ تَنْظُرُهَا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ عَيْدٍ وَأَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنِيثًا مِنَ الرُّمَاحِ وَأَمَرَ
عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوا إِنِّي أَتَيْتُكُمْ
ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا وَإِنِّي أَتَيْتُكُمْ هُمْ
ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تَعِينُونَا فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا
حَتَّى رَأَيْتُ النِّسَاءَ كِشْتَدْنَ فِي الْجَبَلِ
رَفَعْنَ عَنْ سُرُوقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ
فَأَخَذُوا وَيَقُولُونَ الْغَنِيمَةُ الْغَنِيمَةُ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ عَهْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ لَا تَبْرَحُوا هَآؤُلَاءِ بَوَاحِلُنَا أَبَوَاهُمْ وَوُجُوهُهُمْ
فَأَصِيبُ سَبْعُونَ قَتِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سَفْيَانَ
فَقَالَ إِنِّي الْقَوْمُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا يُخِيبُوهُ فَقَالَ

مہتابے اعمال کا گواہ ہوں اور میرے تمہارے ملنے کا وعدہ حوض کوثر پر
ہے اور میں تو اس وقت بھی اسی مقام سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں
اور مجھے اب اس کا ڈر نہیں رہا کہ تم (دوبارہ) مشرک ہو جاؤ گے (اسلام
سے پھر جاؤ گے) بلکہ مجھے جو اندیشہ ہے وہ یہ ہے کہ تم دنیا کے فزوں
میں پڑ کر کہیں ایک دوسرے سے رشک و حسد نہ کرنے لگو۔

عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے لیے دنیا میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ آخری دیدار تھا

(از عبید اللہ بن موسیٰ از اسرائیل از البراء اسحاق) حضرت براءؓ کہتے
ہیں جنگ احد کے موقع پر مشرکوں سے ہمارا مقابلہ ہوا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تیر اندازوں کا ایک حیش بٹھا دیا، ان کا افسر عبداللہ بن جبریرؓ
کو مقرر کیا، ان سے فرمایا تم اس جگہ سے نہ ہٹنا خواہ تم دیکھو کہ ہم کافروں
پر غالب ہو گئے، جب بھی نہ ہٹنا خواہ تم دیکھو کہ ہم مغلوب ہو گئے (جب
بھی نہ ہٹنا) ہماری مدد نہ کرنا۔

بہر حال جب ہماری اور کفار کی ٹھہیر ہوئی تو وہ بھاگ نکلے
میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا پینڈیوں پر سے کپڑا اٹھائے ہوئے
پیاد پر بھاگی جا رہی تھیں ان کی پازریں دکھائی دے رہی تھیں اور
مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کیا، مال غنیمت! مال غنیمت! حضرت عبداللہ
بن جبریرؓ نے انہیں سمجھایا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ افسر ما
چکے ہیں کہ اس جگہ سے نہ ہٹنا لہذا اس جگہ سے مت ہلوا انہوں نے نہ
ٹٹا۔ اب مسلمانوں کے منہ پھر گئے (بھاگ نکلے) اور ستر مسلمان شہید
ہوئے۔ ابوسفیان ایک اونچے مقام پر چڑھا، پکار کر کہنے لگا مسلمانوں

(بقیہ از صفحہ سابقہ) ساتھ ان کی زیارت نہ ہر سرے کی جیسے دنیا میں ہوا کرتی تھی مافظ نے کہا گو آنحضرت ۲۰ وفات کے بعد بھی زندہ ہی لیکن وہ زندگی اخروی ہے جو
دنیاوی زندگی سے مشابہت نہیں رکھتی۔ اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں نماز سے دعا و مراد ہے حنیف کا یہ مذہب ہے کہ تین دن کے بعد پھر قرآن نماز نہ پڑھیں ۱۲ منہ
(حاشیہ متعلقہ صفحہ ۵۷۱) ۱۷ منہ کے چند روز بعد آپ کی وفات ہو گئی ۱۳ منہ ۱۷ منہ جس میں پچاس آدمی تھے ایک نامکے پر ۱۲ منہ ۱۷ منہ ان کا ذکر صحابہ کرام کے نام
تھے جو اپنے فائدوں کے ساتھ آتی تھیں۔ ہندہ بنت عقبہ، آم حکیم، قاتلہ بنت ولید، بقرہ بنت معوذہ، رقیلہ بنت جحش، سلادہ بنت سعد، خناس بنت
مالک عمرو بنت علقمہ ۱۲ منہ ۱۷ منہ مورخ جہول ویا فالدر بن ولید وادوں کا انکار کرتے ہوئے آن پیچھا اور مسلمانوں پر عقبہ سے حملہ کر دیا ۱۲ منہ ۱۷ منہ شیعہ طائف نے
پکار دیا کہ محمدؐ مارے گئے ۱۳ منہ ۱۷ منہ صحابہ سے جو اس وقت آپ کے ساتھ رہ گئے تھے ۱۲ منہ

آفِي الْقَوْمِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَ لَا تُجِيبُوهُ
فَقَالَ آفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ هُوَ لَا
فَقِيلَ فُلُوْا كَانُوا أَحْيَاءَ لَا جَبَابُ أَفَلَمْ يَمْلِكْ
عَمْرُو نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَبْقَى
اللَّهُ لَكَ مَا يُخْزِيكَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ أَعْلُ
هَبِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ
كَانُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُ
قَالَ أَبُو سُفْيَانَ لَنَا الْعِزَّةُ وَلَا عِزِّي لَكُمْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا
مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ مُؤَلَّاوُنَا وَلَا مَوْلَا لَكُمْ
قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمَ يَوْمٍ مَبْدٍ رِوَا الْحَرْبِ
سَهْجَانٍ وَتَحِدُونَ مُثْلَهُ لَحْمًا مُرِيهًا وَلَمْ
تَسُوْنِيْ -

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّيْتُ
الْحَمْدَ يَوْمَ أُحُدٍ تَامَسَ ثُمَّ قُتِلُوا أَهْلُ الْهَدَا -

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَقْبَى
بَطْعَانًا وَكَانَ مَبَايِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ

میں محمد بنی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں؟ آپ نے صحابہ کرام سے کہا اسے جواب مت
دو، پھر کہنے لگا ابو قحافہ (مدیق اکبر) زندہ ہیں؟ آپ نے فرمایا خاموش
رہو جواب مت دو، پھر کہنے لگا خطاب کے بیٹے (فاروق اعظم) زندہ ہیں؟
تب ابوسفیان نے کہنے لگا یہ لوگ مارے جا چکے ہیں، اگر زندہ ہوتے
تو جواب دیتے، یہ سن کر حضرت عمر سے نہ رہا گیلے اختیار کرا لیا اے خدا
کے دشمن تو جھوٹا ہے اللہ نے تجھے ذلیل کرنے کے لیے انہیں قائم رکھا ہے
ابوسفیان نے کہا اے (ہمارے خدا) چھٹی تو بلند ہو جائیگی تو بلند ہے حضور
نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب دیں؟
آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ اعلیٰ واجل (اللہ سب سے بلند و برتر ہے) پھر ابوسفیان
کہنے لگا ہمارا مددگار عزری ہے (جو ایک بت کا نام تھا) تم مسلمانوں کے پاس غوثی
نہیں ہے؟ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے جواب دو، انہوں نے عرض کیا کیا
جواب دیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا مددگار نہیں
ابوسفیان نے کہا جنگ بدر کا بدلہ ہو گیا، اور لڑائی تو دونوں کی طرح

ہوئی۔ دیکھو بعض لاشوں میں ناک کان کترے ہوئے پاؤ گے۔ میں نے ایسا حکم نہیں دیا اگرچہ میں اسے برا بھی نہیں سمجھتا۔
(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ جنگ اُحد کے بعض لوگوں نے صبح کو شراب پی، پھر جنگ میں
شہید ہوئے۔

(از عبدان از عبد اللہ از شعبہ از سعد بن ابراہیم) ابراہیم کہتے
ہیں کہ ان کے والد عبد الرحمن بن عوف روزہ دار تھے (شام کے وقت)
ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے مصعب بن عمیر روزہ (جنگ اُحد
میں) شہید ہوئے وہ مجھ سے اچھے تھے ایک چادر میں انہیں کفن

۳۷۶۔ ابراہیم سے کہے جاتے ہیں ۱۲ منہ اپنے لوگوں کی طرف منہ کر کے ۱۲ منہ یا قحط کو دیکھ دینے ۱۲ منہ یا ایک بت کا نام تھا خدا دیکھ میں ابوسفیان کا مطلب یہ
کہ اب بت پرستی کو کچھ فروغ ہو گیا یہاں کی عقلیت پسندی ۱۲ منہ اس دن سر کا قہر لگے تھے آج ستر مسلمان مارے گئے ۱۲ منہ کبھی ادھر کبھی ادھر ۱۲ منہ کہتے ہیں اس
جنگ میں سب مسلمان بھاگ گئے یا تیر تیر ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ صحابہ رہ گئے تھے اسی جنگ میں ابن قہیر نے آپ کو پتھر مارے آپ کا دندان مبارک
اوشید ہوا جسے پتھر تھا صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ اس وقت تک شراب پیام نہیں ہوئی تھی ۱۲ منہ کبھی شہید ہوئے کبھی شہید ہوئے کبھی شہید ہوئے کبھی شہید ہوئے
قوامی ہے انہوں نے مصعب کو اپنے سے اچھا بتایا کوئی عقل مند آدمی اپنی آپ تعریف نہیں کرتا ۱۲ منہ

مُيَبَّرَةٌ وَهُوَ خَيْرٌ مِّمَّنِي لَقِنِّي فِي بُرْدَةٍ فَإِنْ غَشِيَتْ
رَأْسَهُ بَدَتْ رَجُلًا وَإِنْ غَشِيَتْ رَجُلًا بَدَتْ رَأْسَهُ
وَأَمَّا قَالَ وَقَتِلَ حَمْرَةً وَهُوَ خَيْرٌ مِّمَّنِي ثُمَّ
بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ وَقَالَ أُعْطِينَا
مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ نَسْكُونَ
حَسَنَاتِنَا عَجَلْتَ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَنْبِكِي حَتَّى تَرَكَ
الطَّعَامَ -

دیا گیا اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اگر پاؤں ڈھانپے
جاتے تو سر کھل جاتا (چادر چھوٹی تھی)

ابراہیم کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا
اور حمزہ بن عبدالمطلب (بھی اسی دن) شہید ہوئے وہ مجھ سے اچھے
تھے، پھر ہم لوگوں کو دنیاوی خوشحالی اور فارغ البالی میسر ہوئی کیسی
فارغ البالی دی گئی! یا یوں کہا پھر ہمیں دنیاوی گئی، کیسی دی گئی! یعنی
بہت دی گئی! ہمیں ڈر ہے کہیں ہمارے نیکیوں کا ثواب جلدی سے دنیا
ہی میں نہ مل گیا ہو! آخرت میں نہ ملے، اس کے بعد رونے لگے، اتنا زور دے کہ کھانا بھی نہ کھایا۔

۳۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمْعَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيُّنَ أَتَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ
فَأَلْفَ تَسْرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ -

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از عمرو) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی
کہتے ہیں میں ایک شخص نے جنگ احد کے دن آپ سے عرض کیا فرمائیے اگر
میں مارا جاؤں تو ماہ سے جانے کے بعد کہاں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا بہشت
ہیں۔ وہ شخص یہ سن کر جو کچھ دیکھ لیا ہوئے کھا رہا تھا انہیں پھینک دیا
پھر لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا (شہید ہوا)

۳۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُبَّابٍ
قَالَ مَا جُرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَبْتَنِي وَجَهَ اللَّهُ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ
وَمِمَّا مَنُوعَةٌ أَوْ ذَهَبٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِ
شَيْءٍ كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ قُتِلَ يَوْمَ

(از احمد بن یونس از میر از اعمش از شعیب) حضرت خباب رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت محض اللہ کی
رضائے اندی کے لیے کی ہمارا ثواب اللہ کے دے ہو گیا۔

ہم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو گذر گئے انہوں نے دنیا میں
کچھ بدلہ ہی نہ پایا۔ انہی لوگوں میں مصعب بن عمیر تھے جو جنگ حدیبیہ
ہوئے، انہوں نے صرف ایک دھاری دار کھل چھوڑا، جب ہم اس سے ان

لے لیا تو ان نے کہا شخص کا نام عمیر بن حاتم تھا سلم کی روایت میں ہے کہ عمیر بن حاتم نے جنگ احد کے دن کچھ گھوڑیں نکالیں اور کھانے دیکھا پھر کہنے لگا ان گھوڑوں کے مالک نے ایک
اگر مجھ سے زیادہ قوی ہیں زندگی ہوگی اور لڑائی شریعت کی ممانعت ہے۔ اسے انہوں نے سب انصار میں پہلا شخص تھا جو اللہ کی راہ میں جنگ میں
مارا گیا ابھی سماقی نے روایت کیا کہ عمیر بن حاتم جب کافروں سے جنگ بدر میں میر گیا تو یہ کہنے لگا اللہ کے پاس جانا ہوں تو شہدہ دیکھو اللہ کا ڈراؤ اور آخرت میں کام آنے
والا عمل اور جہاد پر مصیر ہو چکا خدا کا ڈر نہایت مضبوط کرنے والا ہے اس میں انصار کی کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جو کہنے لگے تھے انہوں نے کہا برا غضب ہو گیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے اللہ نے کہا پھر اب ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا کا زندہ ہے اہی دین پر لڑ کر مرو جس پر تمہارے پیغمبر نے یہ کہا کہ اس میں نعر کافروں کا خوف
میں گھس گئے اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے کہتے ہیں امد کی جنگ میں کافروں کا جھنڈا اٹھو بن ابی طلحہ نے سفیان لاس کو حضرت علی نے مارا پھر عثمان بن ابی طلحہ نے اس کو ہر حمزہ نے مارا
پھر ابو سعید بن ابی طلحہ نے اس کو سونے ابی وقاص نے مارا پھر زنا بن ابی طلحہ نے اس کو عامر بن ثابت انصاری نے مارا پھر حارث بن ابی طلحہ نے اس کو کعبی عامر نے مارا پھر کلاب بن ابی طلحہ نے
وہ تو میرے مارا پھر اس میں ابی طلحہ نے میر لڑا وہ بن حریش نے ان کو حضرت علی نے مارا پھر حارث بن ابی طلحہ نے وہ بھی مارا گیا پھر صواب ایک غلام نے اس کو سونے ابی وقاص یا حضرت علی بن ابی قرآن نے مارا
تکبیر کافروں کا کہنے ۱۲ منہ ۱۵ وہ اپنے فضل سے عمر دو عزت کرتے کا ۱۲ منہ

أَحَدٌ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نِسْرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا
رَأْسَهُ خَرَجَتْ رَجُلًا وَرَأَدَا غُطِّي بِهَا رَجُلًا
خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ غُطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رَجُلٍ
الْأَذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَذْخِرِ
وَمِمَّا مَنْ قَدْ أَبْنَعَتْ لَهُ شَرَّتَهُ فَهُوَ هَدْمُهَا
أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَمْرَأَةً غَابَ
عَنْ بَدْرِ فَقَالَ غَيْبٌ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَشْهَدَ فِي اللَّهِ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى اللَّهُ مَا أَحْدُ
فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهَزَمَ النَّاسُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا مَنَعَ هَؤُلَاءِ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ
وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ
بِسَيْفِهِمْ فَلَقِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيُّرِيَا سَعْدُ
إِنِّي أَحَدٌ رَحِمَ الْجَنَّةَ دُونَ أَحَدٍ فَضُفِيَ فَقُتِلَ
فَمَا عَرَفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِنَانٍ
وَبِهِ بَضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَصَرْيَةٍ
وَرَمِيَةٍ وَسَهْمٍ

۳۴۵۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِصَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ

کاسر دھانپتے تھے تو پاؤں باہر نکل آتے، جب پاؤں دھانپتے تو سر باہر نکل آتا، آخر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کاسر دھانپ دو اور پاؤں پر ازخوگھاس
جمادریا ڈال دو۔

ہم میں بعض ایسے ہیں جن کا میوہ خوب بکا وہ اسے چن رہے ہیں بلکہ
ہمیں حسان بن حسان نے جو ابوالمحمد بن طلحہ ازحمید از انس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ ان کے
(انس کے) چچا (انس بن نضر رضی اللہ عنہ) بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے بلکہ
کہنے لگے میں آنحضرت کے پہلے غزوؤں میں شریک نہ ہو سکا۔ اچھا اگر اللہ تعالیٰ نے
اب کسی جنگ میں مجھے آنحضرت کے ساتھ رکھا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیسی
کوشش کرتا ہوں چنانچہ جب جنگ اُحد کا موقع آیا اور مسلمان شکست کھانے
لگے تو انس بن نضر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ یا اللہ! میں تیری درگاہ
میں اس کام کا اندک کرتا ہوں (معافی چاہتا ہوں) جو ان مسلمانوں نے کیا اور
مشرکوں نے جو کیا اس سے بیزار ہوں، یہ کہہ کر تلوار لے کر آگے بڑھے رستے میں
سعد بن معاذ علیہ السلام (جو بھاگے آ رہے تھے) انس بن نضر نے کہا سعد کہاں جاتے
ہو؟ میں تو اس پہاڑ (اُحد) کے پاس سے بہشت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں غرض
انس بن نضر بھاگ گئے اور اتنا لڑے کہ شہید ہو گئے (ان پر اتنے زخم تھے کہ ان
کی لاش پہچانی نہ گئی، ان کی بہن نے ایک تل یا انگلی کے پوروں کو دیکھ کر شناسات
کیا، انہیں اتنی سے زیادہ زخم نیرود، تلواروں اور تیروں کے لگے تھے ۵

۳۴۵۹ - راز موسیٰ بن اسماعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از خارجہ
بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت عثمان کے
زمانہ خلافت میں فسادِ پاک لکھ رہے تھے سورہ احزاب کی ایک آیت

۱۔ مگر یہ کہ کفار اپنے دین کا مال اسباب ۱۲ منہ ۱۰ ان کو انوس ہوا ۱۲ منہ ۱۰ کیے زبیر سے لڑا ۱۲ منہ ۱۰ کافروں کے مقابلے میں ایک نیک ۱۲ منہ ۱۰
بنت انور ۱۲ منہ ۱۰ اور مشرک کہتے تھے ان کے کان تک جیڑا کاٹ ڈالے تھے اس وجہ سے لاش کا پہچانی نہیں جاتی تو مسلمانوں نے ہلکے باپ دادا نے ایسی ہی ہوا اور یا ان کے خون پہ لکھا
دینا میں پہلا دھاتکا جیڑا دینے تک حاصل کیا تھا میں کی حد غریب میں تونس اور مالک سے پہلے نہ پہلے دلا شرق میں چین اور برما تک اور شمال میں روس تک اور جنوب میں افریقہ تک
دور پہنچا یہاں ہندوستان، شام، مصر وغیرہ سب ان کے زیر نگین آ گئے لیکن ہماری عیاشیوں اور بے دینی نے اب یہ نوبت پہنچا دی کہ خاص عرب کے سوا اہل بھی غزوئوں کے قیدی
ہو گئے ہیں غریب فطرت سے ہمارا ہو کر قرآن اور حدیث کو مضبوطی سے تھامنا چاہیے ۱۲ منہ

سَمِعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْ أَتَى مِنَ الْفُجَارِ
حِينَ تَسْتَعْنَا الْمُصَنَّفَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَا هَا
فَوَجَدْنَا هَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
اللَّهُ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَطَعَ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَنْتَظِرُ فَاحْفَظْنَا هَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصَنَّفِ
۳۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ
رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ أَصْحَابُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ
تَقُولُ نُبَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نُبَاتِلُهُمْ
فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ
وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا
طَيْبَةٌ تُنْفَخُ لَهَا نُوبٌ كَمَا تُنْفَخُ لِلنَّارِ رَحَبَتٌ
الْفِصَّةُ -

باب ۱۲ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ
مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ -

اس میں نہی جسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا، آخر میں نے
تلاش کی اور وہ آیت خزيمة بن ثابت انصاری کے پاس لکھی وہ آیت ہے
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ
فَمِنْهُمْ مَنْ قَطَعَ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ چنانچہ
میں نے قرآن پاک میں اس سورت (احزاب) میں شامل کر دی ہے۔

(از ابو الولید از شعبہ از عدی بن ثابت از عبد اللہ بن زید) حضرت
زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف (جنگ)
کے لیے تشریف لے گئے تو کچھ لوگ جاتے وقت آپ کے ساتھ لوٹ
آئے۔ ان کے متعلق آنحضرت کے صحابہ کرام کے دو گروہ ہو گئے تھے، ایک گروہ
کہنے لگا ہم تو ان (منافقوں) کو قتل کریں گے ایک گروہ یہ کہتا تھا انہیں انہیں
قتل نہیں کر سکتے چنانچہ اسی موقع پر اللہ نے سورہ نسا کی یہ آیت نازل فرمائی
(ترجمہ) تمہیں کیا ہو گیا ہے مسلمانو! منافقوں کے متعلق تمہارے دو گروہ ہو گئے
حالانکہ اللہ نے ان کی بدکاریوں کی سزا میں انہیں (کفر کی طرف بھرنے) دیا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مدینہ کا نام طیبہ پاکیزہ
ہے، وہ گناہ گاروں کو اس طرح نکال کر پھینک دینا ہے جیسے آگ کی بھٹی
چاندی کا میل نکال دینی ہے۔

باب ۱۳ آیت جب تم میں سے دو گروہ ہوں نے ہمت
ناروا چاہی اور اللہ ان کا مددگار رہا۔ مسلمانوں کو اللہ ہی پر
بھروسہ کرنا چاہیے۔

۱- اس آیت کا ترجمہ ہے مسلمان! میں جیسے مرد تو ایسے ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو قول قرار کیا تھا وہ سچ کر دکھایا۔ ان میں جیسے تو اپنا کام پورا کر کے شہید ہو چکے (جیسے عروہ و مصعب)
اور جیسے انخلا کر کے ہیں (جیسے عثمان و طلحہ و غزوہ) اس روایت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ آیت صرف خیمہ کے کہنے پر قرآن میں شریک کر دی گئی بلکہ یہ آیت صحابہ کو واقعی اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے بار بار سننے کے لئے کہہ کر سننے کے لئے کہی گئی تھی جب خیمہ کے کہنے پر اس لکھی ہوئی ساری لوگوں کو شریک کر دیا ۱۲ منہ ۱۳ قریہ آیت علیہ السلام ابی اور اس کے ساتھیوں کے باب
میں اتنی ہی جمع ہے جو بغیر ان کے کہ یہ آیت اس وقت اتنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیر فرمایا کہ میرا بدلہ اس شخص سے کون لیتا ہے جس نے میری بی بی کو زندہ نام کر کے بھجوا
ایضاً اور اس میں حضرت اور سعد بن جبیلہ سے بھجوا دیا تھا اور اگر دیکھا جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ قریہ آیت علیہ السلام ابی منافق کے ساتھی تھے ۱۲ منہ ۱۳ قریہ کیوں کہ وہ ظاہر میں مسلمان تھے ۱۲ منہ
۱۳ منہ ستر خزانہ والے اور بنی ماریہ اس والے ۱۲ منہ ۱۳ قریہ اور منافقوں کے ساتھ لوٹ جانے کا قصہ کیا ۱۲ منہ ۱۳ قریہ اس نے نبھال لیا آنحضرت کے ساتھ رہے ۱۲ منہ

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ

عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ
تَقْتُلَا بَنِي سَلَمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أَحَبُّ
أَتْمَاهَا تَنْزِيلُ وَاللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَكُنْتَ يَا جَابِرُ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا أَكْبَرُ أَمْ تُبَيِّبُ قُلْتُ لَا بَلْ
تُبَيِّبُ قَالَ فَهَذَا جَارِيَةٌ تَلَا عَلَيْكَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْرِي قَتِيلٌ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكْتُ
تَسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تَسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ
أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرَقَاءَ مِثْلَهُنَّ
وَلَكِنْ أَمْرًا أَهَّ تَمْشُطُهُنَّ وَتَقْوُمُ عَلَيْهِنَّ
قَالَ أَصَبْتَ -

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَيْخٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ
أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ
فَلَمَّا حَقَرَ جَزَارُ الْمُخَلِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ
أَنْ وَالِدِي قَدْ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ
دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ تَبْرَأَ إِلَيَّ الْغُرَمَاءَ

(از محمد بن یوسف از ابن عیینہ از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں کہ یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت کرنا چاہی کہ ہم سے
متعلق اتری، اس میں دو گروہوں سے بنی سلمہ (نترج کی شاخ) اور بنی
حارثہ (اوس کی شاخ) مراد ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اس آیت کا نزول پانچ
ہفتا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے، کہ ان کا مددگار تھا ہے

(از قتیبہ از سفیان از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر! کیا تو نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کیا ہاں
فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے، فرمایا کنواری سے کیوں
نہ کیا وہ تجھے کھیتی رہتی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد جنگ
احد میں شہید ہوئے اور نو بیٹیاں چھوڑ گئے تو میری نو بہنیں تھیں، میں نے
مناسب نہ سمجھا کہ انہی کی طرح ایک نادان لڑکی لاکر ان میں شریک کروں
میں نے چاہا ایک سمجھ دار عروالی عورت لاؤں جو ان کی نگہیں چوٹی اور ان
کی خدمت کرے۔ آپ نے فرمایا تو نے ٹھیک کیا۔

(از احمد بن ابی سیرج از عبد اللہ بن موسیٰ از شیبان از فراس از

شعبی) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے
اور اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے اور چھ بیٹیاں جب ان کے باغ کی کھجور اترنے کا
وقت آیا تو میں آنحضرت کے پاس گیا، آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جاننے
ہیں کہ میرے والد جنگ احد میں شہید ہو گئے اور بہت قرض چھوڑ گئے، اور چھ
بیٹیاں آپ تشریف لے چکی ہیں، آپ کو قرض خواہ دیکھیں گے۔

آپ نے فرمایا اچھا تو باغ میں جا، ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ ڈھیر کا
چٹا پنہ میں نے ایسا ہی کیا اور آپ کی تشریف آوری کے لیے آدمی بھیجا آپ
تشریف لائے، جب انہوں نے آنحضرت کو دیکھا تو اس وقت اور بھی سختی کرنے

لے تشریف دلائیے۔ لیکن اب شرف ہے جو کہ وہاں پہنچا جنگ احد میں جب عبد اللہ بن ابی قحطافہ نے کہہ کر رہتے ہیں سے لوٹ آیا تو ان انصاریوں کے دل میں
بھی شکوکاں تھیں۔ ان کو سنبھال لیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑا۔ منہ سے نہ شایہ کی کوئی بات نہ کہی۔

فَقَالَ اَذْهَبْ فَبَيِّدْ كُلَّ نَسْرَةٍ عَلَيَّ تَاجِيَةً فَقَعَلَتْ
ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرْنَا رَأَيْنَاهُ كَأَنَّهُمْ أُعْرِدُوا
بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ
حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيِّدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ لَكَ أَصْحَابُكَ فَمَا ذَاكَ
يَكْمِلُ لَهُمْ حَقِّي أَذَى اللَّهِ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتِي
وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَتِي وَالِدِي
وَلَا أَرْجِعْ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمَرَةٍ فَسَلَّمَ اللَّهُ
النَّبِيَّاءَ وَكُلَّهَا وَحَقِّي أَتَى أَنْظُرَ إِلَى لُبَيْدٍ
الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَتْهَا لَمْ تَنْفُصْ نَسْرَةً وَاحِدَةً -

۳۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أُحِدَ
وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا شَيْكَبٌ
بَيْنَهُمَا كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ
۳۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ
هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ كُنْتُ

لگے، آپ نے جب فرموا میں کو بلایا، آپ براہِ انہیں ماپ ماپ کر دیتے
ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کا پورا قرصہ ادا کر دیا، میں تو اس بات پر
راضی تھا کہ اللہ میرے والد کا قرصہ پورا داکر ادا کر دے گو میری بہنوں کے لیے
ایک کھجور بھی بیچے اللہ تعالیٰ نے سب ڈھیروں کو (جوں کاٹوں) بچا دیا اور
جس ڈھیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے، میں اسے دیکھ رہا
تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں
ہوئی تھی

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از والدش از حدیث)
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم میں نے جنگِ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ دو شخص دیکھے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے۔ میں نے انہیں
کبھی نہیں دیکھا نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد۔

(از عبد اللہ بن محمد از مروان بن معاویہ از ہاشم بن ہاشم سعدی از
سعد بن مسیب) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کہتے تھے کہ آنحضرت نے
جنگِ اُحد میں اپنے ترکش میں سے تیر نکال کر میرے سامنے رکھے اور
فسر مایا دارے سعد) تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ لو اور تیر اندازی

۱۔ زیادہ تفصیلاً شروع کیا جا رہا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خیال سے لایا کہ آپ کو دیکھ کر فرموا کہ جو قرصہ مجھ کو دینا لیکن تم پر غصہ ہے قرصہ وہ یہ سمجھ کر کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر عنایت ہے اگر ماہر ہو کر والد کا مال قرصے کو کافی نہ ہو گا تو باقی قرصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے ادا کر دینگے اس لئے انہوں نے اوجھت تقاضا شروع
کیا ۱۲۔ اپنی قدرت کا اظہار سے ۱۲۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فرموا کہ جو قرصہ مجھ کو دینے کے لئے تمہارا لشکر انہوں نے
نما پڑھ کر لیا اچھے قرصے کے عوض باغ کا سب سب لے لو انہوں نے ہم بھی نہ مانا وہ یہ سمجھ کر باغ کا سب سب ہمارے قرصہ کو کافی نہ ہو گا لیکن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم کو دیکھ کر اس ڈھیر پر بیٹھ جانے کی وجہ سے ایسی برکت دی کہ سب ڈھیر جو کہ قتل ہوئے اور یہ ڈھیر بھی کم نہ ہوا اور قرصہ سب ادا ہو گیا اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایک کھلا معجزہ مذکور ہے باب کا تعلق یہ ہے کہ اس میں جاہل کے والد کا جنگِ اُحد میں شہید ہونا مذکور ہے یہ حدیث اوپر کئی بار لکھ چکی ہے ۱۳۔ اس کے مسلم
نما پڑھتے ہیں کہ کہ دونوں فرشتے تھے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل۔ اس حدیث سے یہ قول رد ہوتا ہے کہ فرشتوں نے جنگِ بدر کے سوا اور جنگوں میں جنگ نہیں کی ۱۴۔

کردہ۔

لِی التَّوْحِيدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نَكُونُ يَوْمَ أُحُدٍ
فَقَالَ أُرْمِ فِدَاكَ آئِنِي وَأُحْمِي۔

۳۷۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بَنِي الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ
سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ
يَوْمَ أُحُدٍ۔

۳۷۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ نَعْلَانَ
عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
لَقَدْ جَمَعَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كَمَا يَرِيدُ حِينَ قَالَ فِدَاكَ آئِنِي
وَأُحْمِي وَهُوَ يَقَاتِلُ۔

۳۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ
يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدٍ۔

۳۷۶۸۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ مَفْصُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ
عَلِيٍّ رَضِيَ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي
سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ أُرْمِ فِدَاكَ
آئِنِي وَأُحْمِي۔

۳۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعَمَّرٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَعَمَ أَبُو عُمَيْرٍ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ

(از مسدد از یحییٰ از یحییٰ بن سعید از سعید بن مسیب) حضرت سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے
دن اپنے ماں باپ دونوں کو مجھ پر بلا دیا تھے۔

(از قتیبہ از لیث از یحییٰ از ابن مسیب) حضرت سعد بن ابی وقاص
کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن اپنے ماں
باپ دونوں کو میرے لیے بلایا۔
سعد کا مطلب یہ تھا میں لڑ رہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

(از ابوالنعمان از سعید از ابن شداد) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے
نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے سوا اور کسی سے
یوں فرمایا تو میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

(از اسیرہ بن صفوان از ابراہیم از والدش از عبد اللہ بن شداد)۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو تصدق کیا ہو (قربان ہو) فرمایا ہند) سوائے
سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے۔ جنگ احد کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرما رہے تھے سعد! تیرا انداز کر دیجئے میرے ماں باپ
قربان۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از معمر از والدش) ابوعثمان ہندی کہتے
تھے کہ ایک جنگ میں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شامل تھے (یعنی

۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے تیرا انداز کیا جنگ میں کافر بے جا لڑتے تھے آپؐ نے اپنے تیری حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دے دیئے تھے کہ تم ہی مادیات نہیں لے بیٹھ کر ملائے کہ ایک لاکھ روپے
پاس بیٹھ کر دیا کہتے ہیں تیری عمر ختم ہو گئی اور ایک کافر بال قرب آن پہنچا تو
ایک تیر میں بیٹھ کر لڑا جی بھی نہ جی رہا تھا آپؐ نے سعدؓ سے فرمایا یہاں تیرا وسعدؓ کے مارا وہ تیرا لڑنے کے
میں گھس گیا ۱۲ من ۱۲ یوں فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں ۱۲ سعد بن عبد الرحمن بن عوف ۱۲ من ۱۲ سلمان بن عرفان ۱۲ من ۱۲

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ سَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهَا غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا -

۳۷۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَسْوَةَ حَدَّثَنَا

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ

السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ

وَطَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدَ بْنَ قَامِسَةَ

أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمٍ أُحَدِّثُ -

۳۷۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ

شَلَاةً وَفِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

أُحُدٍ -

۳۷۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ

قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجُوبٌ عَلَيْهِ بِحَقِّقَةٍ لَهُ

وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا ثَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ

يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَرْمُوهُ

بِجَبَّةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ أَنْتَ هَذَا لَا إِلَهَ إِلَّا طَلْحَةُ

قَالَ وَيُشِيرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْظَرُ

جنگ احد میں) آپ کے ساتھ طلحہ بن عبید اللہ رحمہ اور سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ رہا ابو عثمان نے یہ بات طلحہ اور سعد سے منکر روایت کی

(از عبد اللہ بن ابی اسود از انس بن اسماعیل از محمد بن یوسف -)

سائب بن یزید کہتے ہیں میں عبد الرحمن بن عوف، طلحہ بن عبید اللہ مقداد

بن اسود اور سعد بن ابی وقاص رحمہ کی صحبت میں رہا۔ میں نے ان میں سے

کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے نہیں سنا البتہ طلحہ

کو جنگ احد کا واقعہ بیان کرتے سنا۔

(از عبد اللہ بن شیبہ از کعب از اسماعیل) قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں طلحہ

کا ایک ہاتھ بیکار (شل) دیکھا انہوں نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو اس ہاتھ سے بچایا تھا۔

(از ابو معمر از عبد الوارث از عبد العزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

جب جنگ احد ہو رہی تھی تو ایک موقع پر کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے دور چلے گئے لیکن حضرت ابو طلحہ انصاری حضرت انس کی والدہ کے

کہے دوسرے نادند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈھال کی آر

آپ پر کئے رہے تاکہ آپ کو کافروں کا نیردغیر نہ لگے) اور ابو طلحہ رضی

بڑے ہیر انداز، زوردار کمان دار رہتے، انہوں نے اس دن دو یا تین

کمانیاں توڑیں، جو مسلمان اس وقت تیروں کا ترش لے ہوئے گئے تھے

نو آنحضرت اس سے فرماتے یہ تیر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے آگے ڈال دے، اور

آنحضرت (کھڑے کھڑے) سراٹھا کر کفار کو دیکھتے کہ وہ خبیث کیا کر رہے

ہے اس روایت کے خلاف نہیں میں مقداد بن اسود کا بھی ساتھ رہا مذکور ہے کیونکہ شاید مقداد کو کائناتے ہوں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ کے ساتھ بارہ انصاری اور

طلحہ ہر ایک روایت میں چودہ آدمی مذکور ہیں سات انصاری اور سات ہمدانی اس میں یہ بیان نہیں ہے کہ طلحہ نے کیا قصدا یا ابولہی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے احد

کے دن دوز میں تھے اور پچھتی تھیں ابن ہشام نے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر چڑھنے لگے تو طلحہ پیچھے بیٹھ گئے آپ ان پہاڑوں کو کہہ کر چڑھ گئے آپ نے فرمایا کہ طلحہ نے اپنے لئے

بہشت واجب کر لی کافروں نے آپ پر تلوار چلائی تو طلحہ نے اپنے ہاتھ پہلی ان کا ہاتھ بیکار ہو گیا تھا کہتے ہیں جس طرف سے کافر تیرا رہا ہے تھے طلحہ نے اس طرف اپنی بیٹھ کر کے کافروں

کو تیرا بیٹھتے ہوئے اللہ انہوں کو صیغہ کی جانی شاری ۱۲۸۷ھ طلحہ کا کھل گئی کہتے ہیں اس واقعہ کے دن ان کو ہم تکھے مشرکین آنحضرت کو گھیر لیا آپ نے فرمایا کون ہے ایسا جو ان کافروں کو

ہم سے بٹائے میں نے انصاری لوگ جناب کے ساتھ تھے کہے اور لڑے اور چھپے ہوئے یہ طلحہ نے لڑنا شروع کیا ہمارا تک کہ کافروں کو اللہ تعالیٰ نے ہٹا دیا ۱۲۸۷ھ

ہیں؟) ابو طلحہ آپ سے عرض کرتے میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ
سرنہ اٹھائیے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرے
گلے پر تیر لگے وہ آپ کے گلے پر سے تصدق ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نے اس دن حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا اور (اپنی والدہ) ام سلیم کو دیکھا وہ کپڑا اٹھائے ہوئے
پانی کی ٹھکیں بھر بھر کر اپنی پیٹھ پر لائیں، مجاہدوں کے منہ میں پانی کی
ڈالتیں بھر دالیں جاتیں، مشک بھر کر لائیں، لوگوں کے منہ
میں (مشکوں کا منہ) کھواتیں، ان کی بازوئیں میں نے دیکھیں۔
(اللہ تعالیٰ نے آرام پہنچانے کے لیے انہیں کچھ نیند اونگھ

دے دی) اس لیے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین بار تلوار چھوٹ پڑی۔

(از عبد اللہ بن سعید از ابوسامہ از ہشام بن عروہ از والدش)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جنگ احد میں (پہلے) کفار کو شکست ہوئی
تو شیطان ملعون نے (دھوکہ دینے کے لیے) اسی طرح آواز دی خدا
کے بندو! تمہارے پیچھے جو لوگ آ رہے ہیں ان سے بچو، یہ سنتے ہی
اگلے لوگ پچھلے لوگوں پر پلٹ پڑے۔

اتنے میں معلوم ہوا خذلیفہ رضی اللہ عنہ کے والد یمان رضی اللہ عنہ کو مسلمان مار
رہے ہیں۔ خذلیفہ رضی اللہ عنہ نے با آواز بلند کہا خدا کے بندو! یہ تو میرے والد
میں (جنہیں تم مار رہے ہو)۔

عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم انہوں
نے کسی طرح اسے نہ چھوڑا بلکہ مار ہی ڈالا۔

خذلیفہ رضی اللہ عنہ ان سے کہنے لگے اللہ تمہیں بخشے!

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
أَحَدٍ هَرَمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعَنَهُ
اللَّهُ عَلَيْهِ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَاكُمْ فَرَجَعْتُ
أَوَّلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأَخْرَاهُمْ فَبَصُرَ
حَذِيفَةُ قَاذًا هَوِيًا بِبَيْتِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ
عِبَادَ اللَّهِ أَيْ أَبِي قَالَ قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَوْنَا
حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حَذِيفَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ
قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا ذَاكَ فِي حَذِيفَةَ بَقِيَّةُ
خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ بَعَثَتْ عَلَيْهِتُ مِنَ الْبَصِيرَةِ

۱۔ کیونکہ نیکو نیکو کہیں صحیح ہے اعتقاد اسی کی نظر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر پڑ گئی جو کہ کچھ گناہ نہیں ہے ام سلیم تو ان کی والدہ ہی تھیں اور ایک اعتبار سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی والدہ تھیں کیونکہ آپ ام المؤمنین ہیں علاوہ اس کے یہ سخت گھبراہٹ کا وقت تھا ایسے وقت میں کہا بدین کو پانی پلانا ان کی جان بچانا نہایت ضروری تھا پانی کا خیال زیادہ
اہم تھا اس سب سے سوا اللہ ہی بہت کم شے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تو بچوں سے پرہیز کی ضرورت نہ تھی ۲۔ منہ صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ وہ مسلمان تھے شیطان نے بہکادیا
کہا وہ کافر آ رہے ہیں ۳۔ منہ صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں تلوار چلی گئی ۴۔ منہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں عتبہ بن مسعود علیہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کافر سمجھ کر مار ڈالا بے اعتنائی ان کے قتل میں
شک نہ تھے خذلیفہ رضی اللہ عنہ نے جب کہا تم نے میرے باپ کو مار ڈالا انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم نے ان کو نہیں چھوڑا ۵۔ منہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے قاتلوں کے لئے دعا کرتے رہے اللہ ان کو بخشے ۶۔ منہ

فِي الْأُمُورِ أَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَالِيَةِ وَيَقَالُ
بَصُورٌ وَابْصَرْتُ وَاحِدٌ -

۶۷ کہتے ہیں خدائی قسم حذیفہؓ جب تک زندہ رہے ان کے دل میں کبھی ہی
امام بخاری رحمہ اللہ میں حدیث میں جو بصر کا لفظ ہے یہ بصرت سے ہے جو

بصیرت سے نکلا ہے یعنی میں نے جانا، البصر کا معنی میں نے آنکھ سے دیکھا بعض کہتے ہیں بصرت اور البصرت کا ایک ہی معنی ہے۔

باب ۲۱۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ
الْبَقْعَةِ الْجُمُعِينَ إِنَّمَا أَسْأَلُكُمْ
الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ
عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
حَلِيمٌ -

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد جس دن (جنگ احد میں)
دونوں گروہ (مسلمان اور کافر) ٹڑے تو تم میں سے جو لوگ
بھاگ نکلے (وہ کافر نہیں ہوئے بلکہ) شیطان نے ان کے
بعض اعمال کی وجہ سے انہیں پھسلا دیا اور بے شک اللہ
نے ان کا قصور معاف کر دیا، اللہ بخشنے والا اور تحمل والا ہے

۳۷۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
حَزْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا حُلُوسًا فَقَالَ مَنْ
هَؤُلَاءِ الْقُعُودُ قَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ
مَنِ الشَّيْءُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَنَاءَ فَقَالَ إِنِّي
سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي قَالَ أَتَشْدُ لَكَ
بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
عَفَانَ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعَلَّمَهُ
تَغْيِيبَ عَنِ بَدْوٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَتَعَلَّمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّفَاقِ فَلَمْ
يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ تَعَالَى لِيُخْبِرَكَ وَلِإِبْرَائِيلَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي
عَنْهُ أَمَا فَرَأَيْتَ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدَ أَنَّ اللَّهَ عَفَا

(از عبد اللہ بن ابی حزمہ) عثمان ابن مَوْهَب کہتے ہیں کہ ایک شخص
(یزید بن بشر سسکی) نے بیت اللہ کا حج کیا، اس نے وہاں کئی لوگوں کو
بیٹھا دیکھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا یہ قریش ہیں۔ دریافت
کیا یہ بوڑھے شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ ہیں۔ وہ شخص
ان کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں بتاؤ گے؟
میں تمہیں اس گھر کی (بیت اللہ کی) عزت اور حرمت کی قسم دیتا ہوں کیا
عثمان بن عفانؓ روز جنگ احد سے بھاگ نکلے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں
پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ روز جنگ بدر میں غیر حاضر تھے اس
میں شامل نہ تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا تمہیں معلوم ہے
وہ بیعت الریفاء سے بھی محروم رہے تھے اس وقت حاضر نہ تھے انہوں
نے کہا ہاں تب اس نے اللہ اکبر کہا

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آئیں تجھے بتاؤں اور تیرے
سوالات کی حقیقت بیان کروں، جنگ احد کے دن کا بھاگنا تو اللہ تعالیٰ نے

لَا تَعْفُو صَلَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہ ایشاد و لا تَقْبَحُوا الْحَرْبَ کے مطابق ان کے امیر علیؓ نے جبریلؑ کو کہتے رہے مگر انہوں نے اجتہاد سے غلطی کی کہ جنگ ختم ہو چکی آفریت
سنا ایشاد و لا تَقْبَحُوا الْحَرْبَ کہ ایشاد و لا تَقْبَحُوا الْحَرْبَ کے مطابق ان کے امیر علیؓ نے جبریلؑ کو کہتے رہے مگر انہوں نے اجتہاد سے غلطی کی کہ جنگ ختم ہو چکی آفریت
تھا کہ آپ کے الفاظ ان میں سے تھا ظہرنا علیہم فلا تَقْبَحُوا الْحَرْبَ یہ مفہوم غالب ہے اس کے باوجود انہوں نے غلطی سے یہ کہہ دیا تھا ایشاد و لا تَقْبَحُوا الْحَرْبَ کہ ایشاد و لا تَقْبَحُوا الْحَرْبَ کے مطابق ان کے امیر علیؓ نے جبریلؑ کو کہتے رہے مگر انہوں نے اجتہاد سے غلطی کی کہ جنگ ختم ہو چکی آفریت
بالصواب اور جبریلؑ نے ایشاد و لا تَقْبَحُوا الْحَرْبَ کے مطابق ان کے امیر علیؓ نے جبریلؑ کو کہتے رہے مگر انہوں نے اجتہاد سے غلطی کی کہ جنگ ختم ہو چکی آفریت

عَنْهُ وَمَا تَغْيِبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ يَدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِرْثَةً
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ
أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا
تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ
أَعَزَّ بِطَلْحٍ مِنْكَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ
مَكَانَهُ فَبِعَثَ عُثْمَانُ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ
بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّدُوا إِلَيَّ مِنْ هَذِهِ يَدُ
عُثْمَانَ فَصَوَّبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ
إِذْ هَبَ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ -

باب ۲۱ إِذْ تَصْعَدُونَ وَلَا
تَلُون عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ
فِي أَخْرَاجِكُمْ فَأَتَابَكُمْ عَمَّا بَيْنَكُمْ
تَكْنِيْلًا تَخْرُجُونَ عَلَى مَا قَاتَلَكُمْ
وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ
بِمَا تَعْمَلُونَ - تَصْعِدُ فَوْقَ الْبَيْتِ -

۳۷۷۵ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ أَلْبَاءَ
ابْنِ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاف کرد یا جیسے ادب آیت میں گدرا) راجح جنگ بد میں شریک نہ ہونا اس کا
سبب یہ تھا کہ آنحضرت کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں وہ بیوا تھیں
آپ نے ان سے فرمایا تم مدینے میں رہ کر ان کی تیمارداری کرو تمہیں اتنا ہی
ثواب ملے گا جتنا شریک جنگ کو ملے گا اور اتنا ہی مال غنیمت میں سے
حصہ ملے گا، رہ گیا بیعت الرضوان میں عدم شمولیت تو اگر عثمان نے سے زیادہ
کے میں کوئی عزت اور شان والا ہوتا تو آنحضرت (مشرکوں کو سمجھانے کے لیے)
اسے بھیجتے۔ آپ نے انہی کو بھیجا اور بیعت الرضوان اس وقت ہوئی جب حضرت
عثمان کے کی طرف جا چکے تھے تو آنحضرت نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر
مار کر فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ دگو یا ان سے بیعت لے لی یہ تو عثمان رضا کا
بہت زیادہ شرف ہوا اب جا اور یہ باتیں یاد رکھنا ستہ

باب (سورہ آل عمران) ارشاد باری تعالیٰ جُب
نَمَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور باوجودیکہ رسول اللہ ص
پچھلے گروہ میں رہ کر تمہیں بلا رہے تھے، لیکن تم نے مڑ
کر بھی نہ دیکھا (بھاگنے میں لگے ہوئے تھے) بالآخر اللہ نے
تمہیں (شکست دے کر) مغوم کیا اس میں یہ حکمت بھی تھی
جب کوئی اچھی مہتمم رہے ہاتھ سے نکل جائے یا پھر خواستہ
کوئی مصیبت تم پر آجائے تو (مہر کیا کرو) حزمین (بہت غلگین)

نہ ہو جا یا کرو، تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تم کو اس کی پوری خبر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں
تَذَكُّرٌ کا معنی تَصَدُّقٌ ہے یعنی چلے جا رہے تھے، اَصْعَدُ کا معنی گیا، اَصْعَدُ اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص گھر کے اوپر چڑھتے

(از عمرو بن خالد از زبیر از ابو اسحاق) حضرت برابر بن عازب کہتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن پیدل دستے کا سردار
عبداللہ بن جہیر کو مقرر کیا و دشمنائے جنگ میں مسلمانوں کی فتح کے بعد پیدل دستے کے

ان سے بڑھ کر کسی عزت دار نہ تھا ۱۲ منہ سے عکبہ بن الرضوان کا باعث حضرت عثمانؓ ہیں جو یوں بڑھ گئے یہ خبر اٹا دئی کہ مشرکینہ جنگ پر مستعد ہیں اور انہوں نے حضرت عثمان کو جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لایندے تھے مار ڈالا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غصہ آیا اور سب حملے سے بیعت کی کہ جب تک جان باقی ہے مشرکین سے لڑیں گے ۱۳ منہ سے تاکہ ہرگز شیطاں کے فریب میں
نہ آئے اور حضرت عثمانؓ کی نسبت یہ ہنگامہ لڑی کہ ۱۲ منہ سے تاکہ ہمارا کام ملے کہ سعد بن جوحہ اور اصحاب حمزہؓ سے فرق ہے سعد کا معنی چڑھا اور اصحاب کا معنی لیا تھا

عَلَى الرَّجَالِ يَوْمَ مَا أُحِدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ
وَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مَدِينَةَ فَذَلِكَ إِذْ يُدْعُوهُمْ الرَّسُولُ
فِي آخِرِهِمْ

بَاب ۲۱

ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْهِمْ
مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنٌ ثَلَاثًا
يَغْشَى طَائِفَةً مِّنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ
أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ
غَيْرَ الْحَقِّ ظَنُّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ
هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ
الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ
مَا لَا يُبْدُونَ لَهُ يَقُولُونَ لَوْلَا
لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هُمَا
قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ
الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى
مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي
صُدُورِكُمْ وَلِيَمْلِكَنَّ مَا فِي
قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
وَقَالَ فِي خَلِيفَةٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ كَثِيرٍ
عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِي مَعْنٍ
تَغْشَاهُ النَّعَاسُ يَوْمَ مَا أُحِدَ حَتَّى
سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي وَمَا لَيْسَ قَطْ
وَأَخَذَهُ وَلِيَنْقُطَ وَأَخَذَهُ

(اکثر لوگ) اختتام جنگ سمجھ کر بھاگنے لگ گئے اسی منظر کے متعلق یہ آیت نازل آئی
وَالرَّسُولُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْحَرْبِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھلے گروہ میں پھر سے
ہوئے تھیں بلا رہے تھے)

بَاب

سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ
جب تم (شکست) غم کر چکے تو تم پر اللہ نے غنودگی طاری کر دی
جو تم میں سے ایک گروہ کو ڈھانپ رہی تھی اور بعض کو
اس وقت بھی اپنی جان کی فکر پڑی ہوئی تھی (یعنی منافقوں کی)
وہ اللہ تعالیٰ سے زمانہ جاہلیت والی بدگمانی کر رہے تھے اور کہہ رہے
تھے اب یہیں وہ خوشخبری کہاں میسر ہوئی (جس کا آنحضرت نے فزع
کیا تھا) یعنی فتح) اے پیغمبر تمام امور کا اللہ ہی کو اختیار ہے۔
یہ منافق دلوں میں ادھر (کفر و نفاق کی) بہت سی
باتیں چھپائے پھرتے ہیں جنہیں آپ کے سامنے بیان نہیں
کرتے۔ یہ پوشیدہ طور پر کہتے ہیں، اگر ہماری بات تسلیم کی جاتی
تو ہمارے لوگ یہاں کیوں مارے جاتے؟ اے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم فرما دیجئے! اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے جب بھی
جن کی قیمت میں اس وقت کی موت تھی وہ کسی قدر قتل خیال
کے تحت قتل گاہ میں آ موجود ہوتے اس جنگ میں یہ بھی
حکمت تھی کہ اللہ تم بہتاری آزمائش (جہان پر) واضح
کرنا چاہتا تھا کہ تمہارے دل کی باتیں اور خیالات کیا
ہیں؟ اللہ تعالیٰ (ہدایت خود تو) نہاں خانہ ولی تمام
کیفیات سے سب سے زیادہ باخبر ہے۔

خلیفہ بن خیاط نے بحوالہ یزید بن زریع از سعید قتادہ
از انس از ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہا میں بھی ان لوگوں میں
تھا جن پر جنگ احد میں اونگہ چھا گئی تھی، مجھے ایسی اونگہ آئی کہ کئی بار مسیرے ہاتھ سے تنوار گر پڑی وہ

گرتی میں اٹھا لیتا، دو گرتی میں اٹھا لیتا۔

باب ۲۱۱ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ قَالَ حُمَيْدٌ وَقَالَتْ عَنْ أَنَسٍ شَيْخُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يَعْلَمُ قَوْمُ شُجُوذِ أَنْبِيائِهِمْ فَأَنْزَلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

باب سورہ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ان امور کا اختیار نہیں، یہ اللہ ہی کو اختیار ہے، خواہ وہ انہیں معاف کرنے خواہ عذاب دے کیوں کہ وہ گناہ گار ہیں۔

حمید از ثابت بنانی نے انس رضی سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں جنگ احد میں زخم ہو گیا آپ نے فرمایا بھلا اس قوم کو کیسے فلاح نصیب

ہوگی جس نے اپنے نبی کو زخم آلود کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

۴۷۳۔ **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّكْوِيمِ مِنَ التَّرَكُّةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ ائِنِّ فَلَانًا وَفَلَانًا وَفَلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لَيْسَ حِمْدُهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسَهِيلِ بْنِ عمرو وَالأَحْوِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَنْزَلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.**

(از یحییٰ بن عبد اللہ سلمیٰ از عبد اللہ از معمر از زہری از سالم) سالم کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت سے سنا آپ جب نماز فجر کی آخری رکعت کے رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو یوں دعا فرماتے یا اللہ فلاں (صفوان بن امیہ) فلاں (سہیل بن عمرو) اور فلاں حادث بن ہشام) پر لعنت کر! یہ دعا آپ سمعہ اللہ لمن حمدہ دُبَّا لَكَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد کرتے۔ چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی یہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اِلَى اخِرِ الْآيَةِ تَرْجُمَةً لِرَجَاءِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَبَارَكٍ (اسی اسناد سے حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت کی، انہوں نے کہا میں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ احد میں زخمی ہوئے تو آپ صفوان بن امیہ سہیل بن عمرو اور حادث بن ہشام بن مخیرہ کے لیے بددعا کرنے لگے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ تک۔

لہ حمید کی روایت کو امام احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور ثابت کی روایت کو امام مسلم نے اصل ۱۲ منہ سے ۱۱۲۱ میں یحییٰ بن فضال سے اس وقت کا قریب بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی توفیق دی اور شاہد بھی حکمت حق جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے لئے بددعا کرنے سے منع فرمایا کہتے ہیں جنگ احد میں عقیبن ابی وقاص نے آپ کا پیچہ کا دانت توڑا اور پیچہ کا ہر دانت زخمی کیا اور عبد اللہ بن شہاب آپ کا چہرہ زخمی کیا اور عبد اللہ بن قیس نے پیچہ بار کر آپ کا روضہ زخمی کیا۔ زہر کے دو چیلے آپ کے رخسارے مبارک میں گھس گئے آپ نے فرمایا اللہ تجھ کو ذلیل و خوار کرے گا ایسا ہی ہوا ایک بھاڑی بکری نے سینک مارا کر اس کو لاک کیا بعضوں نے کہا یہ آیت قارئین کے قصص میں اتاری جب آپ رمل اور دحرمان اور عصبہ زخموں میں قاتل پر لعنت کرتے تھے لیکن اکثر کاتبی قول ہے کہ یہ آیت ان کے باب میں اتوری۔

كَانَتْ حَبِيبَتِي قَالَ فَحَنَنْتَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ
بِئْسَ بَرٌّ قَسَلَمْنَا قَرَدَ السَّلَامَةِ قَالَ وَعَبِيدُ اللَّهِ
مُعْتَجِرُونَ بَعْضُهُمَا مَتْلَهُ مَا يَرَى وَحَشِيٌّ إِلَّا عَيْنِيهِ
وَرَجُلِيهِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ يَا وَحَشِيٌّ أَتَعْرِفُنِي
قَالَ فَظَنَرَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَقْبَرُ
أَعْلَمُ أَنَّ عِدَّتِي بَيْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ
لَهَا امْرُؤُ قَتَالِ بِنْتُ أَبِي الْجَيْصِ قَوْلَدَتْ لَهُ
غُلَامًا بِسَلَكَةٍ فَكَنْتُ أَسْتَرْضِعُهُ لَهُ فَخَلْتُ
ذَلِكَ الْعُلَامَ مَعَ امْرَأَتِي فَتَوَلَّيْتُهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا كَانَتْ
نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفَ عَبِيدُ اللَّهِ
عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِلَّا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْرَةَ
قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْرَةَ قَتَلَ طُعَيْمَ بْنَ عِدَّتِي
ابْنِ الْخِيَارِ بَدْرًا فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جَبْرِ بْنُ
مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمْرَةَ يَعْنِي فَأَنْتَ حَمْرُ قَالَ
فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ فَاثَمَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ
جَبَلٌ بِجِبَالٍ أَحَدُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ خَرَجَتْ
مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا اصْطَفَوْا الْقِتَالَ
خَرَجَ سَبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ
إِلَيْهِ حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سَبَاعُ
يَا ابْنَ امْرَأَتِي أَمْ أَمْطَعَةَ الْبَطْوَ رَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ

پھر ہم نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا۔ اس وقت عبید اللہ اپنا
عمامہ سر پہ لپیٹے ہوئے تھے، وحشی رضہ کو ان کا کوئی عضو نظر نہیں آتا تھا صرف
آنکھیں اور پاؤں دیکھ رہا تھا، تو عبید اللہ نے اس سے پوچھا وحشی رضہ تو
مجھے پہچانتا ہے؟ وحشی رضہ نے انہیں دیکھا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں اتنا
جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت ام قتال بنت ابی العيص سے
نکاح کیا تھا۔ ام قتال نے یکے میں ایک لڑکا جننا تھا، میں اس کے لیے
اتنا کو دھونڈ رہا تھا، میں نے اس کی ماں کے ساتھ اس لڑکے کو اٹھا لیا
پھر میں نے وہ لڑکا اس کی ماں کو دے دیا اس کے دونوں پاؤں دیکھے
تھے، گویا اب میں وہی پاؤں دیکھ رہا ہوں۔

عبید اللہ نے یہ سن کر اپنا منہ کھول دیا، پھر وحشی رضہ سے کہا حمزہ
کی شہادت کا واقعہ تو بیان کیجیے! اس نے کہا واقعہ یہ ہے کہ حضرت
حمزہؓ نے جنگ بدر میں طیم بن عدی بن خیار کو مار ڈالا تھا، جو عبید اللہ کے
باپ کا چچا تھا، حیر بن مطعم نے جو میرے مالک تھے مجھ سے یہ کہا اگر تو حمزہؓ
کو میرے چچا (طیم) کے بدلے میں مار ڈالے تو تو آزاد ہے، جب قریش کے
لوگ عینین کی جنگ والے سال میں نکلے عینین ایک پہاڑ ہے کوہ احد کے
ساتھ، دونوں کے درمیان ایک نالہ ہے، تو اس جنگ میں میں بھی قریش
کے ساتھ شریک تھا۔ جب دونوں طرف کی فوجوں نے جنگ کے لیے صف
بندی کی تو سب سے نامی ایک شخص میدان میں نکلا، اور مبارز طلبی کی۔

یہ سنتے ہی حمزہ بن عبد المطلب اس کے مقابلے کے لیے نکلے اور
کہنے لگے اے سباع، اے ام انمار کے بیٹے جو لڑکیوں کے ختنے کرتی
پھرتی تھی تو اللہ اور اس کے رسولؐ سے مقابلہ کرتا ہے؟ یہ کہہ کر حضرت حمزہؓ

۱۔ وحشی کی شناخت عجیب ہوتا ہے کہ یہ کچھ پاس برس کی مدت اس واقعہ گزر چکی تھی اور اس وقت عبید اللہ شیر خوار کچھ بچے ابن اسحاق کی روایت میں یوں ہے،
قسم خدا کی میں نے تجھ کو اس وقت سے نہیں دیکھا جب سے میں نے تجھ کو اٹھا کر تیری ماں سعدہ کو دیا تھا جس نے تجھ کو ڈیڑھ سال دودھ پلایا تھا وہ اپنے اونٹ پر سوار
تھی میں نے تجھ کو اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دیا تیرے پاؤں چمکے تھے اب یہ پاؤں تیرے میں نے دیکھے کہ بچا یا یہی پاؤں تھے وحشی عبید اللہ کے گھر لے گا غلام تھا سیرت
جبر بن مطعم جو اس کے مالک تھے عدی بن خیار کے پوتے تھے اور طیم بن عدی کو امیر حمزہ نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا جبر بن مطعم کا چچا تھا جیسے آگے آتا ہے ۱۲۔ یہ
۲۔ پہلے پہلے نہ لے کر جنگ کا یہ ایک طریقہ تھا کہ پہلے ایک سے مقابلے میں ایک نکلتا تھا ایک طرف سے دوسرے طرف والے کے سپاہی کو بلایا جاتا اور کہا جاتا تھا صل صبار
کہ کوئی نہ لے کر مقابلے میں لڑنے والا چاہیے دوسری طرف سے ایک شخص آنا اور دوسری طرف سے بارز طلبی کہا جاتا ہے ۱۳۔ عبد المطلب

عَلَيْهِ فَكَانَ كَامِلًا لِّذَاهِبٍ قَالَ وَكُنْتُ لِحِزْبٍ
تَحْتَ مَخْرُوفَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحُرْبِي فَأَضَعَهَا
فِي ثُنَائِيهِ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْنٍ وَرَكِيهِ قَالَ فَكَانَ
ذَلِكَ الْعَهْدَ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ
فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى قُتِلَ فِيهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ
إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهْبِئُ
الرَّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَانِي قَالَ
أَنْتَ وَخَشْيُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حِزْرَةَ
قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ
تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْطِيَ وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ
فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخَرَجَ مُسْلِمَةً الْكَدَّابُ قُلْتُ لَا خُورَجْتُ إِلَى
مُسْلِمَةٍ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِي بِهِ حِزْرَةَ قَالَ
فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ قَالَ
فَإِذَا رَجُلٌ قَاتِلُهُ فِي كَلِمَةٍ حِدَةٍ فَكَانَ جَعَلُ
أَوْدِي قَاتِلُوا الرُّسُلَ قَالَ فَرَمَيْتُهُ بِحُرْبِي فَأَضَعَهَا
بَيْنَ ثُنَائِيهِ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْنٍ كَتِفَيْهِ قَالَ
وَوُتِبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ
عَلَاهَا مَتْنٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نَبِيَّ الْقَبْلِ فَأَخْبَرَنِي
سُلَيْمَانُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ

نے اس پر حملہ کیا اور جیسے کل گزشتہ کا وجود نہیں رہتا سباع نابود ہو گیا۔
دشمن کہتے ہیں میں ایک ہجری آڑ میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو مارنے کے لیے
چھپ بیٹھا، جب میرے قریب آئے تو میں نے اپنا حربہ (دھار دار چکر) ان پر
پھینک مارا وہ ان کے زمیناف لگا اور دونوں سرینوں کے پار نکل گیا حمزہؓ
اس وقت شہید ہو گئے

جنگ کے بعد جب لوگ (اپنے مکانوں کو) واپس ہوئے تو میں
بھی ان کے ساتھ واپس ہوا اور مکے ہی میں پھر اہل جنتی کہ وہاں دین اسلام
پھیل گیا (مکہ فتح ہو گیا) اس وقت میں طائف چلا گیا، طائف کے لوگوں نے
(شہنہ ہجری میں) آنحضرت کے پاس کچھ اچھی بھیجے مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ حمزہؓ
ابھیوں کو پریشان نہیں کرتے چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ چلا آیا جب آنحضرت
کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا دشمنی تو ہے بہ عرض کیا جی ہاں!
آپ نے فرمایا حمزہؓ کو تو نے ہی شہید کیا تھا ہیں نے کہا آپ کو تو سب کیفیت
معلوم ہو چکی ہے (کہ حمزہؓ کو میں نے کیوں شہید کیا؟) آپ نے فرمایا مگر تو یہ لو کہہ سکتے
کہ اپنا جہر مجھ سے چھپائے رکھے یہ سن کر میں آپ کے پاس سے چل دیا۔ جب حضورؐ
کا وصال ہو گیا، اور سلیمہ کذاب ظاہر ہوا تو میں نے (اپنے دل میں) کہا میں تو ضرور
جا کر سلیمہ کو ماروں گا اور حمزہؓ رضی اللہ عنہ کے قتل کا گناہ اتاروں گا چنانچہ میں مسلمانوں
کے ساتھ نکلا اور سلیمہ کے لوگوں نے جو کیا وہ کیا (بہت سے صحابہ کو مارا) میں
نے دیکھا کہ خود سلیمہ ایک دیوار کی آڑ میں کھڑا ہے، سر پر نشان، اونٹ کا
سارنگ میں نے وہی حربہ (جس سے حمزہؓ کو شہید کیا گیا تھا) اسکی چھاتیوں
کے درمیان مارا، وہ اس کے دونوں مونڈھوں کے پار نکل گیا۔ اتنے میں ایک
انصاری کو دکر گیا اور اس نے بھی سلیمہ کی کھوپری پر تلوار ماری۔

عبداللہ بن فضل (ال حدیث کے راوی) کہتے ہیں مجھے سلیمان بن یسار نے بیان کیا کہ

۱۔ وہ غیر زمان کی طرح آ رہے تھے جو کافر تھے انہیں آنا اس کو دفع کرتے دشمن کی مجال تھی کہ میدان میں مقابلہ کرتا ۱۲ منہ ۱۳ خیراب میں کیا کہوں تو مسلمان ہو گیا ہے ۱۴ منہ ۱۵ یعنی کہی
اور رک میں بچے کہہ کہ اس کے سامنے آئے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہ یا داتے تو آپ کو صدمہ ہوتا ۱۶ منہ ۱۷ فوجیں جمع کیں مسلمانوں سے لڑنے پر مستعد تھے ۱۸ منہ
۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ

قَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ -

باب ۲۱۹ مَا أَصَابَ الشَّيْءَ
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخِجَارِ
يَوْمَ أُحُدٍ -

۳۷۷۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا
بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رُبِّهِ عَلَيْهِ اشْتَدَّ غَضَبُ
اللَّهِ عَلَيْهِ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۳۷۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ الشَّيْءُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اشْتَدَّ
غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ قَتَلُوا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۲۱۹

۳۷۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ

انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ کہتے تھے (جب سلیمہ مارا گیا تو) ایک لڑکی کو ٹھہر
چڑھ کر کہنے لگی اے لڑکیوں کی (یعنی سلیمہ) کو ایک کالے غلام نے مار ڈالا

باب جنگ اُمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخمی
ہونا۔

(از اسحاق بن نصر از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہؓ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا برا غضب ہے اسی قوم
پر جس نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ کیا جب آپؐ یہ فرما رہے تھے
تو (مبارک) دانت کی طرف اشارہ کئے ہوئے تھے (آپؐ نے مزید فرمایا) اللہ کا
شدید غضب ہے اس شخص پر جسے اللہ کے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
اللہ کی راہ میں مارا (جیسے ابی بن خلف کو آپؐ نے خود جنگ اُمد میں مارا)

(از محمد بن مالک از یحییٰ بن سعید اموی از ابن جریج از عمرو بن دینار
از مکرّم) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ کا سخت غصہ ہے اس شخص پر
جسے خدا کی راہ میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا ہو اللہ کا شدید عذاب
ہے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رخ انورؐ کو آلود
کیا (جیسے کفار قریش نے کیا تھا) ۳

باب

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب از ابی حازم) سہل بن سعد سے کسی
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال دریافت کیا انہوں

نے سلیمہ کے ماتھی اپنے تئیں ٹوس کر کہتے ہوئے اس لئے سلیمہ کو امیر المؤمنینؓ کہا حالانکہ وہ مردود تو پیغمبرؐ کا دلوئی کرتا تھا حافظ نے کہا امیر المؤمنین کا لقب تو
حضرت عمرؓ کو رکھنا پہلے دیا گیا تھا یہ واقعہ اس لئے اس حدیث میں تا مل کرنا چاہیے ۱۳۸۷ھ اوپر گذر چکا ہے کہ ابن قتیبہ طبرانی نے آپؐ کا چہرہ مبارک پر مار کر
زخمی کیا انہوں نے وہ دھچکا آپؐ کے رخسار سے گھس گھس کر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے زور کیا کہ ان کو نکالا ان کے دانت ٹوٹ گئے مالک بن سنانؓ نے جو ابوسعید خدریؓ کے
والد تھے آپؐ کا رخ چوس لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے خون سے میرا خون لگ گیا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا یحییٰ بن یحییٰ نے کہا احمس کے دن کافروں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر تلوار کے تیز وار کئے مگر اللہ مجاز و عزیز شانہ نے آپؐ کو بچا لیا ۱۳۸۷ھ

ابن سعد و هو یسأل عن مجرم رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال أما والله إني
لأعرفه من كان یغسل مجرم رسول الله
صلی الله علیه وسلم ومن كان یسكب
الماء وبها دوی قال كانت فاطمة علیها
السلامة یذرت رسول الله صلی الله علیه وسلم
تغسله وعلی یسكب الماء بالیمن فلما
دأت فاطمة أن الماء لا یزید الدماء الا کثرة
أخذت قطعة من حمیر فأحرقته وألقته
فاستمسك الدم وكسرت ریا عینته یومئذ
وجرح وجهه وكسرت البیضة علی رأسه
۳۷۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا وَاشْتَدَّ
غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَخَلَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ۲۱۹۵ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا
لِلَّهِ وَالرَّسُولِ

۳۷۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
مُعَوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ
مَا آمَا بِهِمُ الْقُرْآنُ الَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَ
اتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ أَخِي

نے کہا دیکھو خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم کون
دھو رہا تھا اور کون پانی ڈال رہا تھا اور کون سی دوا لگائی گئی کہ کہا کہ حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخم دھورہی تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ
میں پانی لیے ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے
سے خون نکل رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اسے جلا کر زخم پر
بھر دیا چنانچہ خون بند ہو گیا۔ اسی دن (جبکہ احد میں) آپ کا دانت شہید ہوا
اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی کیا گیا اور سر مبارک پر دھیر مار کر خود توڑ گیا۔

داؤد بن علی از الومام از ابن جریج از عمرو بن دینار از عروہ بن حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کا شدید غضب ہے اس شخص پر جسے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا ہو اور اللہ کا سخت عقت ہے اس شخص پر جس
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ (مبارک خون آلود کیا)۔

بَاب (سورۃ آل عمران کی) یہ آیت جن لوگوں
نے اللہ اور رسول کا کہنا مانا۔

داؤد بن عمرو از ابو معاویہ از ہشام از والدہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں
کہ آیت جو لوگ زخمی ہوئے بعد ازاں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہنا مانا ان میں تو نیک اور متقی ہیں انہیں ثواب عظیم ملے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے یہ کہا میرے بھانجے
تیرے والد زبیر رضی اللہ عنہ اور (تیرے نانا) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہی لوگوں میں تھے

لے میں میرے کافروں سے لڑنے کے لئے چل کھڑے ہوئے ان میں جو نیک اور پرہیزگار لوگ ہیں ان کو بڑا ثواب ملے گا ۳۷۸۳

كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمْ الزَّكِيُّ وَأَبُوكَ كَرِيمٌ لَمَّا أَصَابَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ
أُحُدٍ وَأَنْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يُرْجِعُوا
قَالَ مَنْ يَكُنْ هَبْ فِي إِثْرِهِمْ فَأَتَدَّبَ مِنْهُمْ
سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَ الزَّكِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

باب ۲۱۹۶ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ
أُحُدٍ مِنْهُمْ حَضْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَمَنِيُّ
وَالْغَضْرِيُّ بْنُ الْمُصْعَبِ بْنِ عُصَيْرٍ

۳۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ
قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا
أَعْرَبُوا الْقَبِيلَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا
أَبْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ
وَيَوْمَ بَيْرُ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ
قَالَ وَكَانَ يَوْمَ مَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ
مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ

۳۷۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ
قَتْلِهِ أَحَدٌ فِي قَتْلِ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ

جب آنحضرت کو جنگ اُحد میں جو صد مہینے پہنچا تھا پہنچ چکا، اور مشرک (کے
کی طرف) واپس ہو گئے تو آپ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں مشرک پھر نہ لوٹ کر
آجائیں۔ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کفار کا تعاقب کون کرتا ہے؟
چنانچہ یہ سن کر ستر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کا فرمان قبول کیا
ان میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے سہ

باب شہدائے اُحد حضرت حمزہ بن عبد المطلب
بہان، انس بن نضر اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم

(از عمرو بن علی از معاذ بن ہشام از والدش) قتادہ کہتے ہیں ہم تو
نہیں جانتے کہ عرب کے کسی قبیلے کے لوگ انصار سے زیادہ شہید یا قیام
کے دن انصار سے زیادہ عزت والے ہوں۔
قتادہ کہتے ہیں ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ اُحد
میں انصار کے ستر آدمی شہید ہوئے اور ہیر معونہ کے دن بھی اتنے ہی آدمی
شہید ہوئے جنہیں قاری کہا جاتا تھا، یمامہ کے دن بھی (جہاں میسلمہ
کے لوگوں سے لڑائی ہوئی) اتنے ہی آدمی شہید ہوئے۔ ہیر معونہ کا واقعہ
آنحضرت کے زمانے میں ہوا تھا۔ یمامہ کا واقعہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت
میں میسلمہ کذاب سے مقابلے کے دن ہوا تھا سہ

از قتیبہ ابن سعید از لیث از ابن شہاب از عبد الرحمن ابن کعب
ابن مالک حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم جنگ اُحد میں دو دو شہیدوں کو ایک ہی کپڑے میں لپیٹے، اور
پوچھتے ان دونوں میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا جب آپ سے اشارہ
کیا جاتا کہ اسے (قرآن زیادہ یاد تھا) تو آپ اسے آگے کرتے اپنی قبیلے کی

لہ کہیں اس وقت مسلمان کمزور نہ ہوں پہنچیں ان کا قصہ ہی پاک کرد ۱۲ منہ ۷۵ اور عمرو اور عثمان اور علی اور عمار بن یاسر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہم جب یہ لوگ حمراء الالب میں جہدہ سے تین میل پہنچے مشرک دنگے کہ آج مسلمانوں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ خود حملے تعاقب میں آئے اور زور کر
گئے کہ کسی طرف بھاگے تو نام لگ نہ لیا ۱۲ منہ ۷۵ جو غصہ ہی کا دعویٰ کرتا تھا ۱۲ منہ

أَخَذَ الْقُرْآنَ فَإِذَا أَشْيَا بَرَكَةَ إِلَى أَحَدٍ قَدْ مَاتَ
فِي الْحَدِّ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَأَمَرَهُمْ فِيهِمْ بِمَا نَهَوْهُمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَ
لَمْ يُعْشَرُوا وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
ابْنِ الْمُبَكِّدِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ
أَبِي جَعَلْتُ أَيْمِي وَأَكْشِفُ الثُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ
فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْوُونَ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ يَنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْكِيهِ أَوْ مَا يُبْكِيهِ مَا
ذَلِكَ الْمَلَائِكَةُ تَظْلُمُهُ بِأَعْيُنِهِمْ حَتَّى رُفِعَ -

طرف) اور آپ فرماتے قیامت کے دن ان لوگوں کا میں گواہ ہوں گا
نیز آپ نے یہ حکم دیا کہ انہیں خون سمیت دفن کر دیا جائے، نہ ان پر نماز
پڑھی نہ انہیں غسل دیا۔

ابوالولید نے بحوالہ شعبہ از منکر راجحاً بیان کیا کہ جہان کے
(حضرت جابر رضی اللہ عنہ) والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) جنگ اُحد میں شہید ہوئے تو میں
ان کی لاش دیکھ کر رو رہا تھا (بار بار) ان کے منہ سے کپڑا کھولتا صحابہ کرام
مجھ رونے سے منع کرتے، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ کرتے،
(کیونکہ جابر آہستہ آہستہ روتے ہوں گے)

آپ نے فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا (میری بھوئی) سے فرمایا تو عبداللہ
پرمت رو یا فرمایا کیا روتی ہے!

اس پر تو فرشتے جنازہ اٹھائے جالے تک سایہ کئے رہے۔

۳۷۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
أُدْعَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي
رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَذْتُ سَيْفًا قَانَقَطَمَ صَدْرَهُ فَإِذَا
هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَذْتُ
أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ
اللَّهُ مِنَ الْغَنَمِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا
بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُوَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ -

(از محمد بن عمار از ابوالواسمہ از برید بن عبداللہ بن ابی بردہ از
جدش ابو بردہ بن عامر) حضرت ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے (امام
بخاری یا محمد بن عمار کہتے ہیں) میں سمجھتا ہوں حضرت ابو موسیٰ اشعری
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے
خواب میں ایک تلوار ہلائی اور اس کی نوک ٹوٹ گئی، اس کی تعبیر یہ تھی
کہ مسلمان جنگ اُحد میں شہید ہوئے پھر دوسری بار ہلائی تو پہلے کی طرح
درست ہو گئی اس کی تعبیر یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں مسلمانوں کو فتح
دی اور ان میں اتحاد ہو گیا۔

نیز میں نے خواب میں گائیں دیکھیں (جو ذبح ہو رہی تھیں) اور

اللہ کے سب کام بہتر ہیں اس کی بھی یہی تعبیر تھی کہ مسلمان (جنگ اُحد میں) شہید ہوئے۔

۳۷۸۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خُبَّابِ بْنِ

(از احمد بن یونس از زہیر از اعمش از شقیق) حضرت خباب بن ارت
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے خاص خدا کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سہ ماہیہ کتاب البیاض میں لکھ رکھی ہے قسطلانی نے کہا شہید کو غسل نہ دینا چاہئے گو وہ جنابت کی حالت میں شہید ہو نہ اس پر نماز پڑھنا چاہئے اور یہ جو بعض روایتوں میں اُحد
کے شہیدوں پر نماز پڑھنا منقول ہے اس سے مراد عام ہے اس طرح حدیث میں تطہیر ہو جاتی ہے حافظ نے کہا نماز پڑھے جانے کا کل روایتیں ضعیف ہیں اور حنفی نے کہا ہے کہ
اثبات ثقیل بر مقدم ہے ۱۷ منہ اس کو دلیل نے وصل کیا ۱۷ منہ

قَالَ مَا جُئْنَاكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ
تَبَتَّخِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَجَّهَ أَجُونَا عَلَى اللَّهِ فَمَتَا مَنْ
قَطَعَهُ أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجِيرَةٍ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ
مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَبْرُدْ إِلَّا
فَمَرَّةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رَجُلَاهُ
وَمَاذَا عَطَى بِهَا رَجُلًا خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى
رَجُلَيْهِ مِنَ الْإِدْجِ وَأَقَالَ الْقَوْمُ عَلَى رَجُلَيْهِ مِنَ
الْإِدْجِ وَمَتَا مَنْ أَتَيْتُ لَهَا ثَمَرَتُهُ فَمُوهِيَهَا
بَابُ ۲۱۹ أَحَدٌ يُحِبُّنَا قَالَهُ عَبَّاسٌ
ابْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۷۸۹- حَدَّثَنَا مُسَرُّ بْنُ عَرِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي
عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا أَجْبَلُ
يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ.

۳۷۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عُمَرَ دَمَوَلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لِرَأْسِ أَحَدٍ
فَقَالَ هَذَا أَجْبَلُ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا إِيَّاهُمْ
حَرَمَ مَكَّةَ فَلَمَّا بَيَّنَّ مَا بَيَّنَّ لَا تَبَيَّنَ.

دونوں پھر پہلے کناروں کے درمیان حرم قرار دیتا ہوں۔

کے ساتھ ہجرت کی لہذا ہمارا ثواب اللہ کے دے ہو گیا۔ اب کچھ لوگ تو ہم
میں دنیا سے گذر گئے انہوں نے اپنی محنت کا (دنیا میں) نہیں کھایا انہی
لوگوں میں مصعب بن عمیر رہتے تھے وہ جنگ اُحد میں شہید ہوئے اور ایک
دھاری دار چادر چھوڑ گئے، جب ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں باہر نکل آتے
جب پاؤں ڈھانپتے تو سر نکل جاتا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ان کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر از خر گھاس جھاڑو یا فرمایا پاؤں پر کچھ
اذخر کی گھاس ڈال دو۔ اور کچھ لوگ ہم میں ایسے ہیں کہ اس دنیا میں
ان کا بھل پک گیا اور وہ اسے چُن چُن کر کھاتے ہیں۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اُحد
پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے، ہم اس سے محبت رکھتے
ہیں، یہ عباس بن سہل نے ابو حمید سے انہوں نے آنحضرت سے روایت کیا
(انصر بن علی از والدش از قرہ بن خالد از قتادہ) حضرت انس کہتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اُحد پہاڑ وہ ہے جو ہم سے
محبت رکھتا ہے، ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عمرو غلام مطلب) حضرت انس
بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (غیر سے لوٹتے
وقت) اُحد پہاڑ دکھائی دیا فرمانے لگے یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت
رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

یا اللہ ابراہیم علیہ السلام نے یکے کو حرم بنایا اور میں مدینے کو

۱۔ دنیا کا مال غلب لا ۱۲ منہ ۲۔ حافظ نے کہا اُحد کو احد اس لئے کہ وہ سب پہاڑوں سے الگ اکیلا واقع ہے ۱۲ منہ ۳۔ اس کو غوام بخاری نے کتاب الزکوٰۃ میں نقل
کیا ۱۲ منہ ۴۔ قسطلانی نے کہا پہاڑ حقیر سے محبت رکھ سکتا ہے کیونکہ اللہ اس میں اداک اور علم پیدا کر سکتا ہے جب تو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ پہاڑ
تیسج کہا کرتے تھے اور دوسری جگہ فرمایا اَرْزُقْ مِنْهَا اَتَمَلُّهَا نَهْطُ مِنْ حَشَمَتِهِ اللہ جب پھر اس اللہ کا ذکر ہوا تو محبت بھی ہو سکتی ہے بعضوں نے کہا اُحد کی محبت رکھنے
سے یہ اور ہے کہ احد کے رہنے والے یعنی مدینے کے لوگ ہم سے محبت رکھتے ہیں ۱۲ منہ ۵۔ قوم مدینہ بھی حرم ہے اور جن نے مکہ کے سوا اور کسی زمین کو حرم کی طرح سمجھنے کو
شرک قرار دیا اس نے غلطی کی ۱۳ منہ

۳۷۹- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَلَدِ عَنْ عَقْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيْتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطْتُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ مَوَاتِي لَا تَنْظُرُوا لِي حَوْضِي الْأَنْوَافِ إِنِّي أُعْطِيتُ مَقَاتِيكُمْ خَرَّابِ الْأَرْضِ وَمَقَاتِيكُمْ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْكِرُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُنَاقِضُوا فِيهَا.

باب ۲۱۹۸ عَزْوَةُ الرَّجُلِ وَرَجُلٌ وَذَكَوَانٌ وَبَيْتٌ مَعُونَةٌ وَحَدِيثٌ عَضِلَ فِي الْقَارِ وَوَعْلَمُ ابْنُ ثَابِتٍ وَحَبِيبٌ وَأَصْحَابُ بَيْتِ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أَحَدٍ.

۳۷۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي سَفْيَانَ التَّقِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيقَةَ عَيْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَامِرُ بْنُ قَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَامِرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوا حَتَّى

(از عمرو بن خالد از زلیث از یزید بن ابی حبیب از ابوالخیر) حضرت عقیقہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مدینہ سے باہر نکلے اور شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے مردوں پر پڑھتے ہیں (یعنی ان کے لیے دعا کی) پھر (مدینہ میں) منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمانے لگے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ بھی ہوں اور میں تو اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، یا یوں فرمایا زمین کی کنجیاں (راوی کو شک ہے) بخدا مجھے تم سے یہ اندیشہ نہیں کہ میرے بعد تم مشرک بن جاؤ گے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں تم دنیاوی لذات میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔

باب غزوہ رجیع کا بیان رعل اور ذکوان کے حالات، بیر معونہ کا واقعہ، عضل اور تارہ کا واقعہ، عامر بن ثابت، حبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ۔ ابن اسحاق کہتے ہیں ہم سے عامر بن عمر نے بیان کیا کہ غزوہ رجیع جنگ احد کے بعد ہوا۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از عمرو بن ابی سفیان تقی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت نے جاسوسوں کی ایک جماعت (قریش کی خبر لانے کے لیے بھیجی) اس کا سر عامر بن ثابت الحضاری کو بنایا، وہ عامر بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نانا تھے۔ یہ لوگ روانہ ہوئے جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو حذیل قبیلہ کے ایک خاندان بنی لحیان کو کسی نے ان حضرات کی خبر دی

۱۔ تم پہلے آتے کہ وہ عازر ہیں ۲۔ ۱۲ھ اسلام چھوٹے ۳۔ ۱۲ھ ایک دوسرے سے جدا کرنے لگو ۴۔ ۱۲ھ رجیع ایک مقام کا نام ہے قریش کی زمینوں میں سے، یہ غزوہ صفین ۱۲ھ میں جنگ احد کے بعد ہوا ۵۔ یزید بن ابی حبیب کا نام ہے کہ اور عسفان کے درمیان وہاں قاری لوگوں کو رعل اور ذکوان قبیلہ والوں نے غا سے مار ڈالا تھا جیسا آگے آئے گا عضل اور تارہ میں عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے۔ ان کا قصہ منورہ ۱۲ھ میں ہوا ۱۲ھ کہتے ہیں یہ غلط ہے عامر بن ثابت عامر بن عمر کے ماموں تھے۔ کیونکہ عامر بن عمر ذکوان قبیلہ سے تھے جو عامر بن ثابت کے ماموں تھے۔

إِذْ أَكَاثِبَيْنِ عُسْفَانَ وَمَلِكَةَ دُكْرُوَ الْعِجِّيَّ مِّنْ
 هَذِيلٍ يُقَالُ لَهُمُ بَنُو لَحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ
 مِّنْ مَّائَةِ رَايِمٍ فَأَقْصَوْا أَثَرَهُمْ حَتَّى اتَّوَلَّوْا
 نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوًى تَمِيزُ زَوْدَهُ مِنَ الْمَيْتَةِ
 فَقَالُوا هَذَا اسْمُ رَبِّ رَبِّ قَتَبُوا أَثَرَهُمْ حَتَّى حَفُّوهُمْ
 فَلَمَّا انْتَهَى عَامِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجُّوا إِلَى قَدِيدٍ
 حَمَاءُ الْقَوْمِ فَأَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا لَكُمْ الْعَهْدُ
 وَالْمِيثَاقُ إِن نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا إِن لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ بَطْلًا
 فَقَالَ عَامِمٌ أَمَا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةٍ كَافِرٍ
 اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا رَسُولَكَ فَقَاتَلُوهُمْ رَمَوْهُمْ حَتَّى
 قَتَلُوا عَامِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالْبَلِّ وَبَقِيَ خَبِيبٌ
 وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرٌ فَأَعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ
 فَلَمَّا أَعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ
 فَلَمَّا اسْتَمَكَّتْ أَمْنُهُمْ حُلُومًا أَوْتَادَ قَسِيهِمْ
 فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا
 هَذَا أَوَّلُ الْخَذْرِ فَإِنِّي أَنِّي لَيَصْحَبُهُمْ فَجَرُّوهُ وَ
 عَاجِزُوهُ عَلَى أَن لَيَصْحَبِيَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ وَ
 انْطَلَقُوا بِخَبِيبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاغَوْهُمَا بِمَلِكَةٍ فَاسْتَدْرَكَ
 خَبِيبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ نَوْفَلَ كَانِ خَبِيبٌ
 هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا
 حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَادَ مَوْبِدَّ مَرْتَضٍ
 بَنَاتِ الْحَارِثِ اسْتَحْدَتْ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ فَعَقَلْتُ
 عَنْ صَبِيٍّ لِّي قَدَارِجٍ إِلَيْهِ حَتَّى آتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلَى
 فُجْدِهِ فَلَمَّا دَارَيْتُهُ فَرِغْتُ فَرَمَعَهُ عَرَفَ ذَلِكَ

دی انہوں نے سوتیر اندازوں کو ان کے تعاقب میں بھیجا جو ان کے نشانات
 دھونڈتے رہے ایک جگہ جا کر ٹھہرے تو وہاں کھجور کی گٹھلیاں پڑی ہوئی
 دیکھیں جسے عامم بن ثابت اور ان کے ساتھی بطور توشہ کے ساتھ لے
 گئے تھے، انہیں دیکھ کر کہنے لگے یہ کھجور مدینہ کی معلوم ہوتی ہے، اور
 ان کے پیچھے پیچھے چل پڑے، یہاں تک کہ انہیں جا لے جب عامم اور
 ان کے ساتھی راستہ نہ پاسکے تو لاچار ہو کر ایک ٹیلے پر پناہ لی اور بنی
 لحیان کے تیر اندازوں نے انہیں گھیر لیا، کہنے لگے اگر تم ٹیلے سے اتر
 آؤ تو ہم بچتہ عہد کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ عامم نے
 کہا میں کافر کی پناہ لے کر نہیں اترنا چاہتا خواہ کچھ بھی ہو جائے، یا اللہ تعالیٰ
 ہماری خبر ہمارے نبی کریم تک پہنچا دے۔ الغرض بنی لحیان نے انہیں تیر
 مارنا شروع کر دئے عامم رض سمیت سات حضرات شہید ہو گئے۔ خبیب
 زید بن دثنہ اور ایک تیسرا آدمی (عبداللہ بن طارق رض) بچ رہے، کفار نے
 ان سے عہد کیا کہ تم اتر آؤ ہم نہیں ماریں گے چنانچہ وہ اقار و عہد لیکر
 اتر آئے کفار نے قابو پاتے ہی اپنی کمانوں کے تانت کھولے اور ان کی
 مشکیں کس لیں، یہ حال دیکھ کر تیسرے صاحب (عبداللہ بن طارق رض)
 بولے یہ پہلی عہد شکنی ہے میں تمہارے ساتھ نہیں جاتا، انہوں نے
 انہیں گھسیٹا اور بہت کوشش کی کہ کھینچ کر ساتھ لے جائیں مگر وہ قطعاً نہ
 مانے آخر کفار نے انہیں شہید کر دیا۔ اب دو حضرات خبیب اور زید رض
 کو پکڑ کر لے گئے اور کئے پہنچ کر پہنچ ڈالا۔ حضرت خبیب رض کو حارث بن عامر
 بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا کیونکہ انہوں نے جنگ بدر میں حارث بن عامر
 کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیبؓ (ایک عرصے تک) ان کے پاس قید رہے جب
 ان کے قتل کے لیے تیار ہوئے تو انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے
 صفائی کرنے کے لیے استرہ طلب کیا اس نے دے دیا۔
 وہ کہتی ہے میرا دھیان کسی اور طرف تھا اتنے میں میرا ایک ننھا

وَبِحَقِّ وَفِي يَدِهِ الْمَوْتُ فَقَالَ الْمُتَحَنِّينَ أَنْ أَقْتُلَهُ
مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتْ
تَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا وَقَطْ خَيْرًا مِنْ خُبِيرٍ
لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَا كُلُّ مَنْ قَطَفَ عَنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ ثَمَرًا وَلَئِنَّهُ لَمُوتٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا
كَانَ إِلَّا رِزْقِي دَرَاقَةً اللَّهُ فَخَرَّ حَوَاهِ مِنْ الْحَوْمِ
لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُونِي أُصَلِّ الرَّكَعَتَيْنِ ثُمَّ
انصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا
بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ
سَنَّ الرُّكَعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثَمَرٌ قَالَ اللَّهُ

پھر خبیث کے پاس چلا گیا۔ حضرت خدیب نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو گھبرا گئی میری گھبراہٹ صاف حضرت خبیث نے پہچان لی۔ استراخان کے ہاتھ میں تھا۔ وہ کہنے لگے کیا تو ڈر رہی ہے کہ میں اس بچے کو مار ڈالوں گا، خدا چاہے تو یہ کام مجھ سے کبھی نہیں ہونے کا۔

وہ کہا کرتی تھی میں نے کوئی قیدی حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے زیادہ نیک نہیں دیکھا۔ میں نے خود دیکھا حضرت حبیبؓ انگوڑا کا خوشہ کھا رہے تھے۔ حالانکہ ان دنوں مکے میں میوے کا نام نہیں تھا وہ لچھے (کی ذخیروں) میں جکڑے ہوئے تھے جل پھر نہیں سکتے تھے) یہ اللہ کا رزق تھا جو اس نے حبیبؓ کو عنایت فرمایا تھا۔

بہر حال کافر لوگ (حارث کے بیٹے) حنیب رضی اللہ عنہ کو قتل
 پایا مجھے اتنی مہلت دے دو رکعت نفل ادا کر لوں (کافروں نے منطوق کیا) نماز
 میں مرنے سے گھبراہٹ ہوئی تو میں اور نماز پڑھتا غرض حضرت حنیب رضی
 اللہ عنہ نماز کے بعد حنیب رضی اللہ عنہ نے یوں دعا کی یا اللہ انہیں جن جن کو ہلاک
 کر دے (کوئی باقی نہ رہے) پھر یہ استعاذ پڑھے ۵

کرنے کے لیے حرم کی حد سے باہر لے گئے، انہوں نے فہم پڑھ کر خبیثہ بن الن سے کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرتے سے یہ طریقہ جاری ہوا کہ چل ہوتے وقت دو رکعت شفعہ اَحْمَدُ عَدَدًا ثَلَاثًا قَالَ ۛ

(ترجمہ) میں مسلمان ہوں، اسی لیے موت کا مجھے کوئی خوف نہیں، خواہ کسی کروٹ اور کسی پہلو مجھے گرایا جائے بہر حال خدا ہی کے لیے میرا قتل ہے (مجھے کیا فکر ہے) خدا نے جاہا تو میری لاش کے ٹکڑوں میں برکت پیدا کر دیگا

مَا أَبَا لِي حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا
فَلَا أَيْ شَيْءٍ كَانَ لِلَّهِ مَقْصَرِي
وَذَاكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ
يُنَادِي عَلَى أَوْصَالِ شُلُوْكُمْ

(میری شہادت میرے لیے باعث نجات ہوگی)

بعد ازاں عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اس نے جنبینہ کو قتل کیا اور قریش نے عاصم کی لاش پر لوگوں کو بھیجا کہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائیں جسے وہ پہچان لیں۔ عام نے جنگ یدر میں قریش کے ایک بڑے آدمی عقبہ بن ابی معیطؓ کو مار ڈالا تھا۔ اللہ نے انہی لاش پر پھڑوں کا شکر اُبر کی طرح بھیج دیا، انہوں نے حضرت عاصم کی لاش کو بچا لیا قریش کے پیغمبر ہوئے لوگ (ان کے پاس پھٹکے)

فَمَقَامَ إِلَيْهِ عُقِبَ ابْنُ الْحَارِثِ فَقُتِلَ وَبَعَثَ
قُرَيْشٌ إِلَى عَامِمِ بْنِ تَوَائِشٍ مِنْ جَسَدِهِ
يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَامِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عَظَمَائِهِمْ
يَوْمَ بَدْرٍ بَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظِّلِّ مِنَ
الدَّبَرِ فَخَنَّهُ مِنْ رَسُولِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ

موجود بھی نہ کر سکے۔ ۲۰

۱۰ انب کریمین ہو گیا کہ خبیث اس کا بچہ اڑا دے گا جس کے ۳۲ منہ ہیں۔ حدیث اور کئی مانگد رکھی ہے اس سچی نے روایت کیا کہ عاصم نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ مشرک کو ہاتھ نہ

۳۷۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو مِمَّنْ جَاءَ بِرَأْيِ قَوْلِ الَّذِي قُتِلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُو سُرُوعَةَ۔

۳۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةِ يَمَانَ لَهُمُ الْقِرَاءَةُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رَعْلٌ وَذُكْوَانٌ عِنْدَ بَيْتْرِيقٍ قَالَ لَهَا بَيْتَرُ مَعُونَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا آتَاكُمْ أَدْنَاكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُحْتَارُونَ فِي حَاجَةِ اللَّيْثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَوةِ الْعَدَاةِ وَذَلِكَ بَدْءُ الْقِتَالِ وَمَا لَنَا لَقْنَتْ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَدْنَا عَنِ الْقِتَالِ أَبَعَدَ التَّرْكَوْعِ أَوْ عِنْدَ قِرَافِ مِثْنِ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ قِرَافِ مِثْنِ الْقِرَاءَةِ۔

قمرات سے فارغ ہو (یعنی رکوع سے پہلے)

۳۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا أَبَعَدَ التَّرْكَوْعِ يَدْعُو عَلَى أَحْبَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ۔

۳۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَعْلًا وَذُكْوَانَ

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو ابو سروعہ (عقبہ بن حارث) نے شہید کیا تھا۔

(از ابو عمر از عبد الوارث از عبد العزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر آدمیوں کو کسی کام کے لیے بھیجا جنہیں قاری کہا جاتا تھا رستے میں بنی سلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان کے لوگ بیر معونہ کے پاس انہیں گھیر کر مارنے لگے ان حضرات نے کہا ہمیں تم سے کچھ کام نہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کام کے لیے جا رہے ہیں، جانے دو! مگر انہوں نے (نہ مانا، بلکہ مار ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہنچنے تک صبح کی نماز میں ان کافروں کے لیے بددعا کرتے رہے اسی وقت سے دعائے قنوت شروع ہوئی اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

عبد العزیز بن حبیب سے (اسی سند سے) روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا قنوت تکبوع کے بعد پڑھیں یا جب قمرات سے فارغ ہوں (رکوع سے پہلے) انہوں نے کہا جب

(از مسلم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی۔ آپ عرب کے چند قبیلوں (رعل اور ذکوان وغیرہ) پر بددعا کرتے تھے۔

(از عبد اللہ بن علی بن حماد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رعل، ذکوان، عقیصہ اور بنی لحيان ان قبیلوں کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے

لہ وہ کام یہ تھا کہ رعل اور ذکوان اور عقیصہ اور بنی لحيان قبیلوں کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے ہم مسلمان ہو گئے ہیں ہماری مدد کیجئے کہ مسلمان بن جائیں۔ بعضوں نے کہا ابوجہا، عامر بن مالک آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ چند لوگوں کو مجھ کی طرف بھیجے تو مجھے امید ہے کہ خبر دے گا کہ آپ نے انہیں قبول کر لیا ہے یا نہیں۔ ہوں بخیر دے گا کہ آپ نے ان لوگوں کو اپنی شاہ میں رکھ لیا اس وقت آپ نے یہ ستر آدمی روانہ کئے اور راستے میں بیر معونہ پر انہیں پکڑ لیا۔

وَعَصِيَّةٌ وَبَنِي نَحْمَانَ اسْمُهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوِّهِمَا سَبْعِينَ مِنْ
 الْأَنْصَارِ لَنَا سَمِيَهُمُ الْفُرَّاءُ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا
 يَحْتَضِرُونَ بَابَهُمْ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا يَبْهَرُ
 مَعُونَهُ قَتَلُوهُمْ وَقَدَرُوا بِهِمْ قَبْلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَنَّتْ شَهْرًا يُدْعَوْنَ فِي الصُّبْحِ
 عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِجْلِ وَذَكَوَانِ
 وَعَصِيَّةٌ وَبَنِي نَحْمَانَ قَالَ أَسْأَلُكُمْ فِيهِمْ
 فَرَأَيْتُمْ إِنْ ذَلِكَ رُفِعَ بَلَّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا أَتَا
 لَقِينَا رَبَّنَا فَرَفَعْنَاهُ وَأَرْضَانَا وَعَنْ قِتَادَةَ عَنْ
 أَسْأَلُكُمْ مَا لَكَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَتَلَ شَهْرًا فِي صَلَوةٍ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى
 أَحْيَاءٍ مِنَ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِجْلِ وَذَكَوَانِ وَ
 عَصِيَّةٌ وَبَنِي نَحْمَانَ رَأَى خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ
 زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قِتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
 أَسْأَلُ أَنْ أُولَئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَتَلُوا
 يَبْهَرُ مَعُونَهُ فَرَأَيْتُمْ كَيْفَ بَاتُوا -

۳۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
 حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
 قَالَ حَدَّثَنِي أَسْأَلُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَعَثَ خَالَهَ أَخَاهُ لَامِسَ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَ
 كَانَ رَأْسُ لَامِسَ سُلَيْمٍ كَيْفَ عَامِرُ بْنُ الْكَظَفِيِّ حَدَّثَ
 بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُونُ لَكَ أَهْلُ الشَّهْرِ

دشمنوں کے مقابلے میں مدد طلب کی آپ نے ستر انصاریوں کو ان کی کمک
 کے لیے روانہ کیا جنہیں ہم لوگ قاری کہا کرتے تھے۔ یہ لوگ دن کو لکڑیاں
 لاتے اور رات کو نماز پڑھا کرتے، جب بیر معونہ پر پہنچے تو ان قبیلہ وں
 نے دھوکہ دیا اور انہیں شہید کر ڈالا، یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
 آپ ایک مہینے تک فجر کی نمازیں عرب کے ان قبیلوں پر بد دعا کرتے رہے
 یعنی یہ رطل کھوان، عَصِيَّة اور بنی نحمان پر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پہلے پہل ان لوگوں کے متعلق قرآن میں
 آیات بھی تھیں وہ ہم پڑھا کرتے تھے، بعد میں ان کی تلاوت موقوف ہو گئی
 وہ آیات قرآنی یہ تھیں بَلَّغُوا عَنَّا فَرَكْنَا (ترجمہ) ہماری طرف سے ہماری
 قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے بل گئے وہ ہم سے خوش
 ہے ہم اس سے خوش ہیں۔

(اسی سند سے) قتادہ سے مروی ہے انہوں نے بحوالہ انس کہا کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ایک مہینے تک قنوت پڑھی جس
 میں آپ عرب کے چند قبائل پر بد دعا کرتے رہے یعنی رطل، ذکوہان عَصِيَّة
 اور بنی نحمان پر۔

خلیفہ بن خیاط (امام بخاری کے شیخ) نے اتنا اضافہ کیا ہم سے مزید بن زریع
 نے بحوالہ سعید بن ابی عروہ قتادہ زانلش بیان کیا کہ یہ انصاری تھے اور پڑھنے شہید کیے گئے
 (از موسیٰ بن اسماعیل از جہام از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت
 انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے (الشیخ کے) ہاتھوں
 (جہام بن لمحان) کو جو ام سلیم کے بھائی تھے ستر سواروں میں (یعنی عامر کے
 پاس) بھیجا اور (بھیجنے کی وجہ یہ تھی کہ) مشرکوں کا سردار عامر بن طفیل تھا اس
 نے (اپنی خباثت کی بنا پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باتوں میں سے
 ایک بات کا اختیار دیا تھا، کہتا تھا یا تو یوں کیجئے کہ گنوار اور دیہاتیوں پر

لے بیٹھ جائیں گا کہ لائے ان کو بیچ کر بنا گزارہ کرتے اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے سبحان اللہ ان میں سے ایک ایک صحابی کا دہرے بڑے
 قطب اور جرئت کے پاس زیادہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ایسی فضیلت ہے جس کے مقابل ساری عمر کی عبادت نہیں ہو سکتی حبیب محبت کے ساتھ گنبد
 معیشت حلال طریقہ سے جو اور شہر ہزاری اور عبادت اس کے علاوہ تو ایسے لوگوں کا ہم مرتبہ کون ہو سکتے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین آمین

يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَهْزُوكَ
يَا أَهْلَ غُطَفَانَ بِالْأَيْدِ وَالْأَيْدِ فَطُغَيْنَ عَامِرُ فِي
بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ عَدْنَاءُ كَذَّابٌ الْبَكْرِ فِي
بَيْتِ أُمِّ رَأْيٍ مِّنْ آلِ فُلَانٍ اسْتَوْنِي بِفَرِيضِي
فَمَا كَى عَلَى ظَهْرِي فَرِيضَةً فَأَنْطَقَ حَوَامٌ أَجْوَأَمُ
سَلِيمٌ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجٌ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِي فُلَانٍ
قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمُ فَإِنْ آمَنُوا نِي
كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي آتَيْتُمْ أَمْعَابَكُمْ فَقَالَ
أَتَوَمِنُونِي أُبَلِّغُ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَرُوا إِلَى
رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَتَمًا
أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَدَكَ يَا لَوْ هُمُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ
فُتِنَتْ وَرَبِّ السَّعْبَةِ فَكَيْفَ الرَّجُلُ قَتَلُوا كُلَّهُمْ
غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَالِيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمُنْسَوِّخِ إِنْكَادًا لِّقَيْنَا رَبَّنَا
فَرَوْحِي عَمَّا وَارِضْنَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى رَجُلٍ ذُو كَوْنٍ
وَبَنِي كَيْسَانَ وَعُصْبَةَ الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

آپ حکومت کریں اور شہر والوں پر میں (حکومت کروں)

دوسری شکل یہ ہے میں آپ کا خلیفہ (جانشین) بنوں۔ ورنہ تیسری صورت یہ ہے کہ میں غطفان کے دو ہزار آدمی لے کر آپ سے لڑوں گا پس عامر ایک عورت ام فلال کے گھر میں طاعون میں مبتلا ہوا اور کہنے لگا کہ فلال خاندان کی عورت کے گھر میں، اونٹ کے غدود کی طرح شیریں بھی غدود کی میرا گھوڑا لاؤ اس پر سوار ہوا) گھوڑے کی پیٹھ پر ہی اس کا دم نکل گیا۔

الغرض حرام بن سلمان رضی اللہ عنہما کے بھائی تھے ایک لنگڑے آدمی اور ایک دوسرے آدمی کو ساتھ لے کر (یعنی عامر کے پاس) پہنچے حرام رضی اللہ عنہ ان دونوں سے کہا تم دونوں میرے قریب قریب رہو، پہلے میں ان لوگوں کے پاس جاتا ہوں اگر انہوں نے مجھے اسن ڈیا تو تم بھی چلے آنا اگر انہوں نے مجھے مار ڈالا تو تم (بھاگ کر) اپنے ساتھیوں میں چلے جانا۔

یہ کہہ کر سلمہ ان لوگوں کے پاس گئے ان سے پوچھا کیا تم مجھے اس دیتے ہو میں آنحضرت کا پیغام تمہیں پہنچا دوں؟ اور ان سے باتیں کرنے لگے اتنے میں انہوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا، اس نے پیچھے سے آکر حرام رضی اللہ عنہ کو نذرہ مارا۔

ہمارا راوی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں (اسحاق نے یوں کہا) وہ نذرانہ کے آرا پار نکل گیا حرام رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ اکبر، رب کعبہ کی قسم میں تو مراد حاصل کر چکا (کا مایاب ہو چکا یعنی شہید ہوا) پھر وہ لوگ حرام کے سامنے کے پیچھے لگے غصہ کیا تمام ہتھیار صرف وہ لنگڑا شخص ہی لے گیا جو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا، اس موقع پر اللہ نے قرآن کی

یہ آیت نازل فرمائی جس کی تلاوت منسوخ ہو گئی ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہم سے اپنی ہوا ہم اس سے اپنی ہوائے آپ نے تیس دن تک رمل ڈکون بنی حیان اور غصہ قبائل پر بدو ہا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (دھوکے سے مسلمانوں کو شہید کیا)

لہ آپ کی وفات کے بعد ۱۲ منہ ۱۲ اگر دونوں بائیں نہ ہو سکیں ۱۲ منہ ۱۲ طرف کی روایت میں یوں ہے بالف اشقر ولف اصم یعنی ہزار گہرے سفید رنگ اور ہزار گہرے رنگ آدمی کے آپ سے لڑوں کا آپ سے یہ کہہ کر آیا یا اللہ عامر سے مجھے لے ۱۲ منہ ۱۲ گستاخی کی سن ۱۲ منہ ۱۲ ام فلال اور فلال خاندان کو کھیت بھٹ سول بنی حیان مارے عامر کا یہ کہنا وہ پیٹھ پٹے سے ہوا تو کھانا طاعون کی بیماری کو اس نے بحقیقت سمجھا کہنے لگا یہ ایک غدود سے جو اونٹ کو نکل آتا ہے مجھ کو کھانا ملا اور مانا گھوڑا سودی کے لئے منگوا یا لوگوں کو یہ بتلایا کہ میں اس بیماری سے کچھ نہیں دانتا یہ نہ سمجھا کہ یہ غدود عامر اجل ہے ۱۲ منہ ۱۲ ظاہر یہ کہہ کر یوں ہے کہ حرام بن سلمان جو لنگڑے آدمی تھے ایک آدمی کو ساتھ لے کر مگر یہ عبارت کی غلطی ہے کیونکہ حرام لنگڑے تھے صحیح عبارت یوں ہے فانطلق حرام اخراہ سلمہ ورجل من بنی فلال بنی حیان کی روایت میں یوں ہے اس شخص کا نام کعب بن بایہ اور دوسرے شخص کا نام منذر بن حرقہ ۱۲ منہ ۱۲ اس سے بعد اور مسلمانوں کے غرض ۱۲ منہ ۱۲ خدا کی قدرت دیکھئے مسلم ہاتھ پاؤں والے تو مارے گئے لنگڑے نے جان بچالی یہ وہی مشہور ہوا ہزار مار دے کے دست دہانے جان سلامت ۱۲ منہ ۱۲

٣٤٩٨ - حَدَّثَنَا جَبَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَمْرٍو
اللَّهِ بِنِ اكْسِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْبَنَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَنَا
طُيُونُ حَرَامُ بْنُ وَلِحَانٍ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ يَسْأَلُ
مَعُونَةَ قَالَ بِالدِّمِ هَكَذَا أَفَضْنَا عَلَى دَجِجِهِ
وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ -

٣٤٩٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَنِ
عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اسْتَنَدَ عَلَيْهِ إِلَّا وَقَالَ
لَهُ أَقِمَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَطْعَمُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ
فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي
لَأَدْرُجُوا لَكَ قَالَتْ فَانْتَظِرْهُ أَبُو بَكْرٍ فَاتَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ طَهْرًا
فَنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ فَقَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَدِنَ
بِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّحْبَةُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي نَافَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَعِدُّنَهُمَا
لِلْخُرُوجِ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهُمَا
وَهُيَ الْمُحَدَّثَةُ عَمْرُو بْنُ كَيْسَانَ نَظْلًا حَتَّى أَتَى الْغَارَ
وَهُوَ يَشْرِي فَتَوَارَى فِيهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ نُفَيْرَةَ
عَلَا مَا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَعْدَةَ أَخُو
عَائِشَةَ لَا مَمْلَأَهَا وَكَانَتْ لَا بِي بَكْرٍ مَعَهَا فَكَانَ

(از حبان از عبد اللہ از معمر از شمامہ بن عبد اللہ بن النضر حضرت انس رضی اللہ عنہ)
 فقہایا کرتے تھے کہ جب حرام بن سلمان رضی اللہ عنہ کو (جو انس کے ماموں تھے) بیر معوضہ
 کے حادثے کے دن نیزہ لگا تو انہوں نے خون کو ہاتھ سے لے کر منہ اور سر
 پر چھڑکا اور کہنے لگے ”رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا ہوں“ (شہید ہو گیا
 ہوں)۔

(از عیدین اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش) حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تئیں جب (مکہ میں) مشرک لوگ
 صدیق اکبرؓ کو سخت ایذا دینے لگے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اجازت ہجرت طلب کی، آپؐ نے فرمایا ذرا بھڑ جاؤ۔ انہوں نے پوچھا
 یا رسول اللہ کیا آپؐ کو بھی یہ توقع ہے کہ آپؐ کو بھی ہجرت کی اجازت ملے گی
 آپؐ نے فرمایا مجھے تو ضرور امید ہے، چنانچہ صدیق اکبرؓ انتظار کرتے رہے
 ایک دن طہر کے وقت (خلاف معمول) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبرؓ
 کے پاس آئے انہیں آواز دی، فرمایا جو لوگ تمہارے پاس ہیں انہیں باہر
 کر دو۔ انہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) یہاں کوئی غیر آدمی نہیں ہے،
 بس میری دو بیٹیاں ہیں (عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما) آپؐ نے فرمایا
 ہتھیں معلوم ہے مجھ ہجرت کی اجازت مل گئی، اب لو کہہ کر نے عرض کیا میں بھی آپؐ
 کے ساتھ چلوں گا۔ آپؐ نے فرمایا اچھا چلو ابو بکرؓ نے کہا میرے پاس
 دو (تیز رو) اونٹنیاں ہیں میں نے انہیں (چارہ وغیرہ کھلا کر) خوب تیز
 چلنے کے لیے تیار کر رکھا تھا، غرض انہوں نے ان میں سے ایک اونٹنی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی اس کا نام جدّ عار تھا۔

دونوں سوار ہو کر غار پر آئے وہاں پوشیدہ ہے۔ عامر بن قیس رضی اللہ عنہما جو عبد اللہ بن طفیل بن سجرہ کے غلام تھے، یہ عبد اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ماں کی جانب سے بھائی تھا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک دودھ والی بیٹی

يَوْمَ حَمَّ يَمَاهُ وَغَدَّوْ عَلَيْهِمْ وَيَضِيحُ فَيَكْفُرُ لَكُمْ أَلَيْسَ
تُؤْتِيهِمْ قَوْلًا يَفْتُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ
فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا
الْبَيْدِيَّةَ فَقَتِلَ عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ يَوْمَ يَوْمِ مَعُونَةَ
وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ لَمَّا قَتِلَ الَّذِينَ يَبِئُرُ مَعُونَةَ وَ
أَبِئَرُ عَمْرُو بْنِ أُمَيَّةَ الظَّهْرِيِّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ
الظَّفِيلِ مَنْ هَذَا فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو
إِنَّ أُمَيَّةَ هَذَا عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ
بَعْدَ مَا قَتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى
السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ ثُمَّ وَصَّيَ قَاتِلَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ إِنَّ
أَعْمَالَكُمْ قَدْ أَصَابَتْكُمْ وَأَلْهَكُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ
فَقَالُوا رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا أَمْحُوا عَنْنَا بِمَا أَضَلَّنَا عَنْكَ
وَرَفِئْتِ عَنَّا فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ
فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَسَامَةَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ
بِهِ وَمُنْذَرُ بْنُ عُمَيْرٍ وَسُمِّيَ بِهِ مُنْذَرًا۔

مکی (عامر بن قہیرہ) یہ اونٹنی دن ڈھلے اور صبح سویرے ان کے پاس لے جاتا
(تازہ دودھ دوہ کر انہیں دے آتا) صبح کو کچھ رات رہے ان کے پاس جاتا
اور صبح روشن ہونے سے پہلے (دودھ دے کر) چراگاہ کی طرف چل دیتا کسی
چرواہے کو اس کے آنے جانے کی خبر نہ ہوتی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور صدیق اکبر اس غار سے نکل کبر (مدینہ کو) روانہ ہوئے تو عامر بن قہیرہ
بھی ساتھ گئے، دونوں حضرات باری باری عامرؓ کو اپنے پیچھے بٹھا
لیا کرتے۔ یہ عامر بن قہیرہ رضی اللہ عنہ پر (دوسرے قسار حضرات
کے ساتھ شہید ہوئے۔

(اسی سند سے) ابواسامہ سے روایت ہے بحوالہ ہشام بن عروہ
عروہ کہتے ہیں جب مجیر معونہ کے قاری حضرات شہید ہوئے اور عمرو بن
ابی ظہر کی قید کر لی گئی تو عامر بن طفیل نے ان سے ایک لاش کے متعلق
دریافت کیا یہ کس کی لاش ہے؟ انہوں نے کہا یہ عامر بن قہیرہ ہیں عامر بن
طفیل نے کہا جب یہ شخص شہید ہوا تو اس کی لاش آسمان کی طرف اٹھائی گئی
میں نے دیکھا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہی، پھر زمین پر رکھ دی
گئی، غرض ان حضرات کی شہادت کی خبر آنحضرتؐ کو دی گئی (بذریعہ جبریل علیہ السلام)
آپؐ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) بیان کیا تمہارے ساتھی شہید کئے گئے، اور
(شہید ہونے کے وقت یہ دعا پڑھا یا اللہ ہماری خبر جہاں سے بھائیوں کو کر دے کہ تم تجھ سے

راضی ہوئے اور تو ہم سے راضی ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی خبر مسلمانوں کو پہنچا دی۔

ان شہداء میں اس دن عروہ بن اسماء بن صلت بھی تھے چنانچہ عروہ بن زبیر جب پیدا ہوئے ان کا نام عروہ رکھا گیا۔ انہی
شہیدوں میں ایک حضرت منذر بن عمروؓ بھی تھے اور ان کے نام پر منذر رکھا گیا۔

(ابن جریر) ابن عبد اللہ از سلیمان تیمی از ابی مجلہ حضرت انس رضی اللہ عنہ

۳۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک رکوع کے بعد
قنوت پڑھی، آپؐ رعل، ذکوان (قبیلوں) پر بددعا کرتے تھے اور کہتے
تھے (قبیلہ) عقیقہ نے عصیان کیا (نافرمانی کی) اللہ تعالیٰ اور اس

قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي وَجَلَةَ عَنْ
الْأَسَدِ قَالَ قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
الْوُكُوفِ نَهْرًا يَدْعُو عَلَى رَجُلٍ وَذَكَوَانَ وَيَقُولُ

لے معلوم ہوا کہ عامر بن طفیل اس واقعہ کے بعد طاعون سے مر ۱۲۱ھ میں عہ انہی کے نام پر برکت کے لئے ۱۲۱ھ میں

عُصَيْتُهُ عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔

۳۸۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّهُ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَحْيَى أَخَا أَبَتِهِ بِمَعُونَةٍ
ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حَتَّى يَدْعُوا عَلَى رِجْلِ وَالتَّحِيَّاتِ
وَعُصَيْتُهُ عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا أَخَا أَبَتِهِ
بِمَعُونَةٍ قُرْآنًا قَرَأَهُ حَتَّى نَفِثَ بَعْدُ
بَلَّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِي عَنَّا وَ
رَضِينَا عَنْهُ۔

۳۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ
الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ
فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الزُّكُوفِ
أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ إِنَّ فَلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ
أَنَّهُ قُلْتُ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَتَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الزُّكُوفِ شَهْرًا أَنَّهُ
كَانَ يَبْتَثُ نَاسًا يَقَالُ لَهُمُ الْقُرْآنُ وَهُمْ سَبْعُونَ
رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَهُمْ
فَظَهَرَهُمْ لَأَعْدَائِهِ الَّذِينَ كَانُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهَنَّتْ رَسُولُ اللَّهِ

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

(از یحییٰ بن بکر از امام مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے تیس دن تک ان لوگوں کے لیے بددعا
کی جنہوں نے یہ معونہ پر آپ کے اصحاب کو مار ڈالا یہ ظالم لوگ بل ذکول
اور رخیان قبیلوں کے تھے اور فرماتے عقیدہ (قبیلہ) نے عصیان اور عصیت
یعنی نافرمانی اللہ اور اس کے رسول کی کی (عقیدہ لفظ عصیان ہی سے مشتق ہے)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے پیغمبر پر ان لوگوں کے متعلق
جو یہ معونہ میں شہید کئے گئے قرآنی آیات نازل کیں لیکن بعد میں منسوخ ہو
گئیں وہ آیات یہ تھیں۔

ترجمہ: ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو ہم اپنے رب تعالیٰ سے
ملاقات کر چکے ہیں، وہ ہم سے راضی ہے ہم اس سے راضی ہیں۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد) عامر احوال کہتے ہیں میں نے انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا صحیح ہے
میں نے پوچھا رکوع سے پہلے یا بعد میں پڑھنا چاہیے؟ انہوں نے کہا
رکوع سے قبل۔ میں نے کہا فلاں صاحب تو آپ کا نام لے کر یہ کہتے ہیں
کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کو کہا ہے، انہوں نے کہا وہ غلط کہتے
ہیں، رکوع کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ماہ تک قنوت
پڑھی تھی، اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپ نے ستر قاریوں کو مشرکین بنی
عامر کی طرف بھیجا تھا کہ ان کی علمی امداد کریں، اس طرف جو دوسرے
مشرک رہتے تھے (طل اور ذکوان وغیرہ) ان کے اور آپ کے درمیان
معاہدہ تھا۔ مگر ان لوگوں نے معاہدہ کا پاس نہ رکھا (خلاف معاہدہ قاریوں
کو شہید کر دیا)

اس حادثہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک

اس نے آپ کو کوئی ڈرنہ تھا کہ جسے میں نے لوگ نہایت کرس کے کہ انہوں نے ان کو مار مار کر قتل کرنے کا ارادہ کیا اس نے ہی عامر کو بلایا جن کی طرف یہ مسلمان بھیجے گئے تھے انہوں نے ان
مسلمانوں سے ان کو مار مار کر قتل کرنے کا ارادہ کیا اور ان کو مار مار کر قتل کرنے کا ارادہ کیا اور ان کو مار مار کر قتل کرنے کا ارادہ کیا اور ان کو مار مار کر قتل کرنے کا ارادہ کیا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الزَّكَاةِ شَهْرًا
يَدْعُو عَلَيْهِمْ -

بَاب ۲۱۹۹ عَزْوَةُ الْخَنْدَقِ وَ
هِيَ الْأَحْزَابُ قَالَ مُوسَى بْنُ عُمَرَ
كَانَتْ فِي سَوَالِ سَنَةِ أَرْبَعٍ -

۳۸۰۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَبَرَنِي
تَافِعُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَرَضَهُ يَوْمَ أَحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ
يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِ
عَشْرَةَ فَأَجَاذَهُ -

۳۸۰۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْخَنْدَقِ وَهُمْ يُحْفَرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ
عَلَى أَعْنََادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفُ
لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ -

۳۸۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُعْوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو اسْتَحْقٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ

(نماز صبح میں) رکوع کے بعد قنوت پڑھتے رہے جس میں ان دھوکہ بازوں
پر بددعا کرتے تھے۔

بَاب غَزْوَةُ خَنْدَقٍ يَا غَزْوَةُ أَحْزَابِ

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں جنگ خندق شوال سنہ ہجری میں
ہوئی، ابواسحاق کہتے ہیں سنہ ہجری میں ہوئی۔

(از یعقوب بن ابراہیم از یحییٰ بن سعید از عبد اللہ از نافع) حضرت ابن
عمرؓ کہتے ہیں میں جنگ احد کے موقع پر (جہاد کے لیے) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، میری عمر چودہ برس کی تھی، آپؐ نے منظور
نہ کیا البتہ (بعد میں) جنگ خندق کے موقع پر پیش کیا گیا اس وقت میری
عمر پندرہ سال کی تھی تو آپؐ نے منظور فرمایا۔

(از قتیبہ از عبد الغزیز از ابو حازم) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ خندق میں تھے، خندق کھود
کھود کر مٹی اپنے موندھوں پر اٹھا کر باہر دھور رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا (ترجمہ) اے اللہ زندگی تو درحقیقت آخرت والی ہے
اے اللہ انصار اور مہاجرین کو بخش دے!

(از عبد اللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از ابو حمید) حضرت
انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین کو مٹی
کے موسم میں صبح کے وقت خندق کھودتے ہوئے دیکھا جب کہ ان کے

(ترجمہ) سالہ (موسیٰ) سے عہد تھا مگر عام کے کہنے سے ان لوگوں نے عہد شکنی کی اور فاراروں کو نافرمانی مار ڈالا بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی عامر سے عہد تھا جب
عامر بن نفیل نے بنی عامر کو ان مسلمانوں سے لڑنے کے لئے بلایا تو انہوں نے عہد شکنی منظور نہ کی آخر اس نے رمل و کوان اور عصبہ کے قبیلوں کو طعناں لگایا جن سے عہد نہ تھا
انہوں نے عامر کے برکانے سے ان کو قتل کیا ۱۲ منہ (حاشیہ متعلق معنی ہذا) احزاب حزب کی جمع ہے حزب کہنے ہیں گروہ کو اس جنگ میں ابوسفیان عرب کے بہت سے گروہوں
کو بلایا کہ مسلمانوں پر چڑھاؤ یا تمہارے اس کام (جنگ احزاب) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان فاری کی حالت سے مدینے کے گرد خندق کھودوائی اس کے کھودنے میں آپؐ بذات خود بھی شریک تھے قانون کا حکم دیا
کا تھا اور مسلمان کابینہ پر لڑا کرتے ہیں وہ تک کافر مسلمانوں کو گھر سے نچا کر ان کے ان پر لڑنے کی وہ صباگ کھڑے ہوئے ابوسفیان کد مات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب سے کافر پر چڑھاؤ
نہیں کرنے کے ہم ان پر چڑھاؤ کریں گے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ امام بخاری نے یہ نکالا کہ موسیٰ بن عقبہ کا قول صحیح ہے کہ جنگ خندق سنہ ہجری میں ہوئی کیونکہ جنگ احزاب الانفاق سنہ ہجری میں ہوئی تھی ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخُنْدَقِ فَبَاذًا
الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يُجْفَرُونَ فِي غَدَاةٍ
بَادِيَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَيْدٌ يَمْلِكُونَ ذَلِكَ
لَهُمْ فَلَمَّا بَايَ مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ
قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ ۖ فَاعْفُ
لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ۖ فَقَالُوا يُحْيِيهِنَّ لَهُ ۖ
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ
وَالْأَنْصَارُ يُجْفَرُونَ الْخُنْدَقِ حَوْلَ الْمَدِينَةِ
وَيَقْلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُجْبِيهِمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ ۖ
فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ۖ قَالَ يُكُونُونَ
بِمِلَّةٍ لَفَّتْ مِنَ الشَّعْبِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِرْهَالَةٌ
سَخِيحَةٌ تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ مَحْيَا
وَمِنْ بَشْعَةٍ فِي الْحُلِيِّ وَلَهَا رِيحٌ مُنْتِنَةٌ ۖ

۳۸۰۶- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَمِينٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ
جَابِرًا فَقَالَ إِنَّكَ يَوْمَ الْخُنْدَقِ تَحْفَرُ عَرَصَتُكَ
كُدِّيَّةً شَدِيدَةً فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُدِّيَّةٌ عَرَصَتِ فِي الْخُنْدَقِ

پاس غلام (خدمت گار) نہ تھے جو یہ کام کر لیتے (لہذا وہ سارے کام خود
اپنے ہاتھوں سے کر رہے تھے) چنانچہ آپ ان کی تکلیف ادا بھوک
کی حالت دیکھ کر فرمانے لگے اے اللہ زندگی و حقیقت آخرت میں نصیب
ہوگی (دنیا تو دارالمن ہے) یا اللہ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔

صحابہ کرام نے آپ کے ان الفاظ کے جواب میں یہ شعر پڑھا
ترجمہ :- ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ بیعت کی ہے کہ جب تک ہم زندہ رہیں گے جہاد ہی کرتے ہیں گے
ابو معمر نے بحوالہ عبد الوارث از عبد العزیز از انس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ مہاجر
اور انصار نے مدینے کے گرد خندق کھودنا شروع کیا مٹی اپنی پیٹھ پر لا کر
خندق کے باہر پھینک رہے تھے اور یہ شعر پڑھ رہے تھے ۛ
ترجمہ :- ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ بیعت کی ہے کہ جب تک ہم زندہ رہیں گے اسلام ہی پر رہیں گے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں یہ فرما رہے تھے اے
اللہ بھلائی حقیقت میں آخرت ہی میں ہے، انصار و مہاجرین کی زندگی میں
برکت عطا فرما!

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (غذائی حالت یہ تھی) ایک (یادو) مٹی جویں بلبور
چربی ملا کر پکا کر ان کے سامنے رکھا جاتا، وہ بھوکے (اسی پر قناعت کرتے)
حالانکہ وہ بد مزہ چربی حلق پکڑ لیتی نیز اس چربی سے بدبو آتی۔

(از خلا دین مجلی از عبد الواحد بن امین) جناب امین کہتے ہیں
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے واقعہ بیان کیا ہم جنگ خندق
کے دن زمین کھود رہے تھے اتنے میں ایک سخت پتھر ظاہر ہوا جو کلال
سے نہ کھودا جاسکا، صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
آپ سے عرض کیا یہ ایک سخت پتھر ہے جو خندق میں حائل ہو گیا ہے

فَقَالَ اَنَا تَارِكٌ لِمَا بَدَأَ مِنْهُ مَعْصُومٌ يَحْجَرُ
وَكُنْتُمْ ثَلَاثَةً اَيُّهَا لَمْ يَدْرُ دَوَائِقًا فَاخَذَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ
كَثِيرًا أَهِيلَ أَوْ أَهِيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ
لِي إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِمَ تَرَايَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَّا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرًا فَعِنْدَ ذَلِكَ
شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَتَا قِي فَذَبَحَتْ الْعَتَا
وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلَهَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ
ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجَبِيْنِ
فَدَاكُنَا الْبُرْمَةَ بَيْنَ الْأَثَا فِي قَدٍّ كَادَتْ
أَنْ تَنْصَعِمَ فَقُلْتُ طَعِمْتُمْنِي فَقُمَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كُمْ هُوَ فَذَكَّرْتُ لَهُ
قَالَ كَثِيرٌ طَبِيبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ
وَلَا الْخَبْزَ مِنَ الشُّؤْرِ حَتَّى آتِي فَقَالَ قَوْمُوا أَقَامَ
الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى أَمْرَاتِهِ
قَالَ وَيْحَكَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ
هَلْ سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوا وَلَا
تَعْنَا عَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخَبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ
اللَّحْمَ وَيُخَيِّرُ الْبُرْمَةَ وَالشُّؤْرَ إِذَا أَخَذَ
مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ
يَكْسِرُ الْخَبْزَ وَيَغْرِقُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ
لَحْنٌ هَذَا أَوْ أَهْوَى فَإِنَّ النَّاسَ صَابَتُهُمْ حِمَاةٌ

آپ نے فرمایا میں خود اترتا ہوں چنانچہ آپ خود اترے آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا
تھا آپ اور صحابہ تین دن سے بھوکے تھے آپ نے کدال ہاتھ میں لی اور اس چٹان پر
ماری دہ کڑے کڑے ہو کر ریت کی طرح بہنے لگا راوی کو شک ہے کہ اسل کا لفظ ہے یا
اھیم کا، بہر حال مضموم ایک ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گھر جانے کی اجازت
دیکھیے آپ نے اجازت دی میں نے گھر آ کر بیوی سے کہا انحضرت میں ہیں نہ وہ بات کہیں
پر صبر نہیں ہو سکتا یعنی آپ بھوکے ہیں تیرے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ اس نے کہا ہاں، بتوئیے
سے جو ہیں اور ایک کبری کا کچہ ہے میں نے کبری کا کچہ ذبح کیا میری بیوی نے جو سیسے جیم گوشت
مانڈی میں ڈال رکھے اور انا میری بیوی کے ہاتھوں سے کچہ لے کر گوشت پک جانے کے قریب
تھا اس وقت میں انحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے آپ سے عرض کیا یا رسول
اللہ تم تو اسکا کھا تا میرے پاس تیار ہے آپ تشریف لے چلے اور ایک یادو آدمی اپنے ساتھ
لے لیجئے آپ نے دریافت فرمایا کھا تا کتنا ہے؟ میں نے کہا ایک صلح جوا اور ایک لیسے کا
گوشت! آپ نے فرمایا بہت ہے اور عمدہ ہے تو جاپانی بیوی سے کہہ دے جب تک میں نہ
آؤں مانڈی چلے پر سے نہ اتارے اور روٹی نویں سے نہ نکالے میں پھوڑی دیر میں
آتا ہوں پھر آپ نے کہا اٹھو (جائزگی دعوت میں چلو) یہ سن کر مہاجرین اور انصار کھڑے ہوئے
جابر اپنی بیوی کے پاس پہنچے تو کہنے لگے اب کیا ہوگا انحضرت تو مہاجرین و انصار داران
کے ساتھ تمام جماعت کو لے کر سیسے میں ان کی بیوی نے کہا انحضرت نے آپ سے کچھ دیادت
بھی کیا تھا، جابر نے کہا ہاں دریافت فرمایا تھا آپ نے فرمایا اندر بیٹھا اور آپس میں دھکے
مزدو۔ آپ روٹیاں توڑ کر ان پر گوشت رکھ رکھ کر لوگوں کو دینا شروع
کیا۔ جب مانڈی اور منور میں سے کچھ لے لیتے تو اسے ڈھانپ دیتے۔ آپ
اسی طرح یہاں روٹیاں توڑ کر دیتے رہے اور جہڑا سے گوشت لیتے رہے
حتیٰ کہ سب میر گئے اور پھوڑا سا کھا ناٹا بھی گیا۔ آپ نے جابرؓ کی بیوی سے
فرمایا تو خود بھی کھا اور بطور ہدیہ دوسرے گھروں میں بھی بھیج۔ کیونکہ آج کل
لوگوں کو بھوک زیادہ تکلیف دے رہی ہے۔

۱۔ جب بہت سخت بھوک ہو اور کھانا نہ ملے تو پیٹ پر ایک پتھر رکھ کر کھڑے سے باندھ لیں تو ذرا تسکین ہوتی ہے مومنو! احیٰ کا مقام ہے ہر اپنے غیر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سید الاشراف سے
دینیوں میں تکلیف سے رہی حالانکہ اگر آپ چاہتے تو ساری دنیا کی دولت آپ کے حوالے کر دی جاتے مگر ہاں منہ اسلحہ اپنے سلب صاحب کو چھوڑتے ۲۔ منہ اسلحہ ایک ایسی چیز ہے جابرؓ نے کہا اس میں ہر اس چیز کھاتے
ہے اور بول کر دیکھتے ہیں کہ ان سے آپ کا کتنا غم تھا ہر منہ اسلحہ کتنا کھانا ہے میں نے کوہ یا سخا ان کی جرد نے کہا پھر کیا کرنا تھا ان میں کا رول غم جلتے ہیں اتنے میں انحضرت صلی اللہ

۱۔ جب بہت سخت بھوک ہو اور کھانا نہ ملے تو پیٹ پر ایک پتھر رکھ کر کھڑے سے باندھ لیں تو ذرا تسکین ہوتی ہے مومنو! احیٰ کا مقام ہے ہر اپنے غیر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سید الاشراف سے
دینیوں میں تکلیف سے رہی حالانکہ اگر آپ چاہتے تو ساری دنیا کی دولت آپ کے حوالے کر دی جاتے مگر ہاں منہ اسلحہ اپنے سلب صاحب کو چھوڑتے ۲۔ منہ اسلحہ ایک ایسی چیز ہے جابرؓ نے کہا اس میں ہر اس چیز کھاتے
ہے اور بول کر دیکھتے ہیں کہ ان سے آپ کا کتنا غم تھا ہر منہ اسلحہ کتنا کھانا ہے میں نے کوہ یا سخا ان کی جرد نے کہا پھر کیا کرنا تھا ان میں کا رول غم جلتے ہیں اتنے میں انحضرت صلی اللہ

۳۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حُظَلَةُ بْنُ إِسْفَلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا خِفَرُ الْحَنْدَقِ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا أَفَّا لَكُنَّ إِلَى أَمْرٍ أَتَى فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَ لِهْ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا أَفَّا خَرَجَتْ إِلَى جَرَابٍ فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بِهِمَّةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْنَاهَا وَطَخْنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَعْتُ إِلَى قَرَارِخٍ وَقَطَعْتُمَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْصَحْنِي يَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ مَعَةٍ فُجِّمَتْ فَسَارَدَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بِهِمَّةً لَنَا وَطَخْنَتِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْحَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلَّا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلَتْ بُرْمَتُكُمْ وَلَا تَقْبِزُونَ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِئَ فُجِّمْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَدِّمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ أَمْرًا فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ أَلَا وَقُلْتُ

(از عمر بن علی از ابو عاصم از حنظلہ بن ابی سفیان از سعید بن میناء) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب خندق کھودی گئی تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹ بھوک سے بہت لگ گیا ہے۔ میں وہاں سے لوٹا اپنی بیوی کے پاس آیا۔ اس سے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ چنانچہ اس نے ایک پھیل نکالی جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا بچہ پل رہا تھا۔ میں نے اسے ذبح کیا۔ میری بیوی نے جو پیسے۔ وہ جو پیسے سے اس وقت فارغ ہوئی جب میں بکری کا بچہ ذبح کر کے اس کا گوشت کاٹ کر ہنڈیا میں ڈالنے سے فارغ ہوا۔ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (دعوت دینے کے لئے) جانے لگا۔ میری بیوی نے کہا دیکھنا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا (کہ بہت سے آدمی بلا لائے اور کھانا پورا نہ ہو)

چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے جو ہمارے پاس موجود تھا آپ تشریف لے چلے اور چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لے لیجئے۔ یہ سنتے ہی آپ نے پکار کر (لوگوں سے) فرمایا خندق والو! جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تمہاری دعوت تھی۔ چلو جلدی چلو! اور میرا آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب تک میں نہ آؤں تم ہنڈیا چلے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹیاں بنانا۔ یہ سن کر میں (گھڑیں) آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اپنے پیچھے لئے ہوئے (میرے بعد) تشریف لائے۔ میری بیوی مجھ سے کہنے لگی اللہ تم سے سمجھے اللہ تم سے سمجھے۔ میں نے کہا۔ جیسے تو نے کہا تھا میں نے وہی کیا۔ پھر اس نے آٹا نکالا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ پیر ۱۰۔ جن کا ترجمہ یہی گھر میں ہوا جو گھر میں رکنا تھا جو جنگل میں چرنے کو نہ جاتا ہوا سنہ ۱۱ھ۔ حدیث میں سور کا لفظ ہے قطلانی نے کہا سور فارسی لفظ اس کا معنی ضیافت اور مجمع حدیثوں میں یہ ثابت ہے کہ آپ نے فارسی الفاظ بولے ہیں ۱۲۔ سنہ ۱۱ھ۔ آنحضرت سے آدمی دیکھے ۱۲۔ سنہ ۱۱ھ۔ میرا قصد دیکھنا نہیں ۱۳۔ سنہ ۱۱ھ۔ چپکے سے آپ کو دعوت دی اور کہہ دیا کھانا خفروا ہے ۱۴۔ سنہ ۱۱ھ۔

إِنَّ الْأُولَىٰ قَدْ بَغَوُا عَلَيْكَ
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَتَهُ أَبْنَا
وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ أَبْنَا أَبْنَا

ہوئے ہیں۔ جب وہ بہکانے کی کوشش کرتے ہیں ہم
انہیں کامیاب نہیں ہونے دیتے اور ان کی کوئی بات نہیں
سننے بلکہ انکار کرتے ہیں۔ آپ آخری لفظ ابینا ہم ان کی

کوئی بات نہیں سننے بلکہ انکار کرتے ہیں یہ آواز بلند دوبار فرماتے۔

۳۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ نَصِرْتُ بِالْأَصْبَا وَأَهْلِكَتُ عَادُ
بِالدُّبُورِ

(از مسدد از یحیی بن سعید از شعبہ از حکم از مجاہد) حضرت ابن
عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پڑھا
ہو کے ذریعے میری مدد فرمائی اور عدا قوم کو کچھوا ہوا کے
ذریعے ہلاک فرمایا۔

۳۸۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا
شَرِيحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ
سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
الْأَحْزَابِ وَحَدَّثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ ثَرَابٍ الْخَنْدَقِ حَتَّى
وَأَوَى إِلَى الْغُبَا حُلْدَةً بَطْنُهُ كَانَ كَثِيرُ الشَّعْرِ
فَسَمِعْتُهُ يَرْفَعُ بِحُلْمَاتِ ابْنِ دَوَاحَةَ وَهُوَ
يَنْقُلُ مِنَ الثَّرَابِ يَقُولُ هـ

(از احمد بن عثمان از شریح بن مسلمہ از ابراہیم بن یوسف
از والرش از ابو اسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جنگ
احزاب یا خندق کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا آپ خندق کی مٹی ڈھور رہے تھے حتیٰ کہ آپ کے پیٹ
کی کھال گرد میں چھپ گئی تھی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ
سلم کے مبارک سینے پر بال بہت تھے یہ آپ ابن رواحہ
کے اشعار پڑھ رہے تھے اور مٹی ڈھوتے جاتے تھے۔

(ترجمہ)

اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم نہ زکوٰۃ دیتے
نہ نماز پڑھتے، ہم پر تسلی نازل فرما، جنگ میں ہمیں ثابت قدم
رکھ۔ یہ دشمن سرکشی و شرارت کی بنا پر ہم پر حملہ آور ہو گئے ہیں
جب وہ بہکانے کی کوشش کرتے ہیں ہم انہیں
کامیاب نہیں ہونے دیتے اور ان کی کوئی بات نہیں
سننے بلکہ انکار کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَقَدَّ قُنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلْ لَنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَكَيْتَ الْأَقْدَامَ إِنَّ لَا قِيْنََا
إِنَّ الْأُولَىٰ رَغَبُوا عَلَيْنَا
وَلَا إِنْ أَرَادُوا فِتْنَتَهُ أَبْنَا

۱۔ قسطلانی نے کہا یہ اس کے خلاف نہیں ہے جو دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسربہ بار یک تھی مسربہ بالوں کی لکیر جو سینے سے
پیش تک ہوتی ہے کہ نہ بار یک سے یہ مطلب ہے کہ بال بھیلے ہوئے نہ تھے بلکہ ایک جاتے پر جمع تھے ۱۲ منہ

قَالَ ثُمَّ يَمُوتُ بَاخِرَهَا۔

۳۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّامِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُ فِيهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ۔

۳۸۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ التَّوْهِيْدِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَاخِرُ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنُشَوٍّ تَمَّ نَظْفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجِبْ لِي مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ الْحَقُّ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَآخِشَى أَنْ تُكُونَنَّ فِي أَحْتِبَاءِ سَيْكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مَعُودِيَهُ قَالَ مَنْ كَانَ يُبِيدُ أَنْ يَكَلِّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَأَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَخَلَلْتُ جُبُونِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهِذَا

آخری شعر باوازی بلند فرماتے۔

(از عبدہ بن عبد اللہ از عبد الصمد از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار از والدش) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے پہلی جس جنگ میں شریک ہوا وہ جنگ خندق تھی۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از تہویری از سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) معمر کہتے ہیں مجھے عبد اللہ بن طاووس نے از عکرمہ بن خالد روایت کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں حضرت ام المؤمنین (ہمشیرہ) حفصہ رضی اللہ عنہما کے پاس گیا ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے کہا آپ دیکھتی ہیں کہ لوگوں نے کیا کیا؟ کہ مجھے تو مقدار سے کچھ حصہ بھی نہیں ملا۔ آپ نے کہا تم جاؤ لوگوں سے ملو وہ تمہارے منتظر ہیں ایسا نہ ہو کہ تم نہ جاؤ اور لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں۔ غرض ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہما نے انہیں (ابن عمر کو) نہ چھوڑا۔ آخر وہ گئے۔ لوگ جب منتشر ہو چکے (جلسہ برخواست ہوا) تو حضرت معادینہ نے خطبہ پڑھا۔ کہنے لگے اگر کسی کو خلافت کے بارے میں کچھ کہنا ہو تو ذرا اپنا سر اٹھاے۔ ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ خلافت کا حق رکھتے ہیں۔ حبیب بن ابی مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے معاویہ کی تقریر کا جواب کیوں نہ دیا؟ انہوں نے کہا میں جواب دینے کو تیار ہوا

۱۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگ عین جریج ہو چکی تھی اور سلمان بنی ہاشمیؓ میں سے کابیس کو حاکم بنائیں تاکہ یہ جھگڑا دور ہو جو معاویہ باقی رہ گئے تھے ان سے بھی مشورہ لیا اور معاویہ کی خلافت فرمایا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ کوئی خدا دکھڑا ہو جائے کہ جانتے سے کچھ تو فائدہ ہو گا خدا نے کیا شایہ لوگ نرم کر دی حکومت جسے دین ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ پر مجبور کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ جہاں تکیم ہو رہی تھی وہاں پہنچے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ہمایہ کو لوگوں نے دینے دی ہر فرق کی طرف سے ایک پیش قدمی مقرر ہوا اور دونوں حکم و فیصلہ کر دیں وہ فرقین قبول کر دیں حضرت علیؓ کے فرق کی طرف سے حضرت موسیٰ اشعریؓ اور معاویہؓ کی طرف سے عمرو بن العاصؓ حکم (یعنی بیچ مقرر ہوئے عمرو نے ابو موسیٰؓ سے کہا اچھو ہلے باچھو ہلے میں میرات ٹھہری ہے وہ بیان کر دیا ابو موسیٰؓ اچھے اور منبر پر چڑھ کر لوگوں کو یہ خطبہ پڑھا یا یہاں سے خلافت کے بارے میں مذکور اس وقت سالانہ جھگڑا مٹانے کے لئے اس سے پہلے ہر بات نہیں کہہ دو لوگوں حکم علیؓ اور معاویہؓ دو لوگوں کو مقرر کر دیں اور جب تک کسی اور خطبہ قرار پائے جس کو لوگ پسند کر دیں اس وقت تک خلافت کے کام کو چلیں شوریٰ (پارلیمنٹ) کے پیر و دیں اس لئے میں نے علیؓ اور معاویہؓ کو مقرر کر دیا کہ اگر ابو موسیٰؓ اسے اب عمرو بن العاصؓ چمے انہوں نے کہا لوگوں کو تم نے اس ابو موسیٰؓ اپنے صاحب بیعتی علیؓ کو مقرر کر دیا میں نے بھی ان کو مقرر کر لیا اور میں اپنے صاحب بیعتی معاویہؓ کو خلافت پر قائم رکھتا ہوں وہ حضرت عثمانؓ کے ولی اور ان کے خون کے گواہ اور ہیں۔ جب عمروؓ کے بیچے لوگوں میں شور مچا بہت لوگ عمروؓ سے ناراض ہو کر چلے گئے اس وقت معاویہؓ نے خطبہ پڑھا یا جو اسے مذکور ہوتا ہے۔ ابو موسیٰؓ اشعریؓ بدلتے کہا کرتے تھے کہ عمرو بن العاصؓ مجھ سے وفاداری کی قسم پڑھتا تھا انہوں نے کہا کچھ ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ معاویہؓ نے عبد اللہ بن عمروؓ کو مقرر کیا کہ اگر ان کو خلافت کی ہوس ہے تو ہمارا حق ان سے بلکہ ان کے والد سے بھی زیادہ ہے اختر علیؓ کی بیعت ہم خلافت کے زیادہ مستحق ہیں ۱۲ منہ

الْأَمْرُ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَحُشِيَتْ
أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَنَفْسِكَ الدَّمَ
وَيُحْمِلُ عَنِّي تَحْمِيلُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي
الْجَنَاتِ قَالَ حَبِيبٌ حُفِظَتْ وَغُصِمَتْ قَالَ لَحْمُودُ
عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَكُوسَاثَهَا۔

آفت میں نہیں پڑے (ٹھیک کیا) اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبد الرزاق سے (انہوں نے معمر سے) روایت کیا۔ اس میں بجائے
نُسَوَاتُہَا کے نُسَاثُہَا ہے (معنی میں کوئی فرق نہیں)

۳۸۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ نَعَزُوهُمْ وَلَا
يَعَزُّوْنَا۔

۳۸۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ إِدْرِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمْعَةَ أَبِي إِسْحَقَ
يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُبَيْحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ أَجَلَ الْأَحْزَابِ عَنْهُ
الَّذِينَ نَعَزُّوهُمْ وَلَا يَعَزُّوْنَا لَحْنٌ نُسِيرُ إِلَيْهِمْ۔

۳۸۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى قَالَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قُلْنَا
اللَّهُ عَلَيْهِمْ يُؤَيِّدُهُمْ وَيُؤَيِّدُهُمْ تَارًا أَمْ شَفَعَلُونَا
عَنْ صَلَوةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ۔

۳۸۱۷۔ حَدَّثَنَا الْيَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

خیال آیا کہ کہوں تم سے زیادہ خلافت کا حقدار وہ شخص ہے جو تم سے اور تمہارے
باپ سے دین کے لئے لڑتا رہا۔ پھر میں ڈرا کہیں ایسا کہنے سے جماعت میں بھٹ
نہ پڑ جائے اور خونریزی نہ شروع ہو جائے۔ لوگ میرا مفہوم کچھ دوسرا سمجھ لیں
(کہ یہ نفسانیت کرتا ہے) میں نے بہشت میں جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے (صحابین
کے لئے) تیار کر رکھی ہیں، ان کا خیال کیا۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا آپ بچے ہیں

آفت میں نہیں پڑے (ٹھیک کیا) اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبد الرزاق سے (انہوں نے معمر سے) روایت کیا۔ اس میں بجائے
نُسَوَاتُہَا کے نُسَاثُہَا ہے (معنی میں کوئی فرق نہیں)

(از ابو نعیم از سفیان از ابواسحاق سلیمان بن ضروری عنہ کہتے
ہیں جب جنگ احزاب میں کافر جہاک گئے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ نے فرمایا۔ آئندہ انہیں حملہ آور ہونے کی جرأت نہیں رہی
اب ہم چڑھائی کریں گے۔)

(از عبد اللہ بن محمد از یحییٰ بن آدم از اسرائیل از ابواسحاق سلیمان بن
ضروری عنہ کہتے ہیں۔ جب جنگ خندق میں کفار کے گروہ والیں چلے
گئے (لڑائی کا نتیجہ واضح ہو گیا) تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا۔ آپ نے فرمایا "اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے۔ وہ چڑھائی
کرنے کے قابل نہیں رہے۔"

(از اسحاق از روح از ہشام از محمد از عبیدہ) حضرت علی رضی اللہ
عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا
اللہ ان کفار کے گھراؤ قبریں آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں سوچ
غروب ہونے تک بیچ والی نماز (عصر) نہ پڑھنے دی (لڑائی میں
مشغول رکھا)۔

(از یحییٰ بن ابی ہاشم از ہشام از یحییٰ از ابی سلمہ) حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ جنگ خندق کے
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا
اللہ ان کفار کے گھراؤ قبریں آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں سوچ
غروب ہونے تک بیچ والی نماز (عصر) نہ پڑھنے دی (لڑائی میں
مشغول رکھا)۔

۱۲۔ گویا حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنگ خندق کے بعد کاروں

۱۲۔ گویا حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنگ خندق کے بعد کاروں

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى هُوَ يَقُولُ دُعَاءُ رَسُولِ اللَّهِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُ
 مُنْزِلُ الْكِتَابِ سَرِيعُ الْحِسَابِ أَهْزَمُوا الْأَحْزَابِ
 اللَّهُمَّ أَهْزِمْهُمْ وَزَلْزَلْهُمْ.

٣٨٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ
عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ
مِنَ الْغَزَاوِ الْحَجَّ أَوْ الْعُمْرَةَ يَبْدَأُ بِكَبِيرَتَيْنِ
مِرَارَيْنِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ آمِينَ تَأْتِيهِمْ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ
لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ
عُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -

باب ۲۲ مَرِجُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ
وَمَخْرُجِهِ إِلَى ابْنِ قُرَيْظَةَ فَ
مُحَاصِرَتِهِ إِيَّاهُ-

٣٨٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ وَفَالَتْ لِمَا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْخُذْقِ وَوَضَعَ السَّلَامَ وَاعْتَسَلَ
أَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ
السَّلَامَ وَاللَّهُ مَا وَضَعْنَاكَ أَخْرَجَ الْإِمَامُ قَالَ

کفار کی فوجوں پر بد و عاکی۔ فرمایا۔ اے اللہ! کتاب (قرآن) اتانے والے، جلدی حساب لینے والے ان فوجوں کو بھگا دے۔ یا اللہ! انہیں شکست دے۔ ان کے قدم اکھیڑ دے۔

راز محمد بن مقاتل از عبد اللہ از موسی بن عقبہ از سالم و نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے واپس آتے تو پہلے تین بار اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹ کر آ رہے ہیں، توبہ کرتے ہیں، عبادت کرتے ہیں، سجدہ کرتے ہیں، اپنے رب کی حمد کرتے ہیں۔ اس نے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی ہے کافروں کی فوجوں کو تنہا اسی نے شکست دی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ خندق سے واپس تشریف لانا، بنو قریظہ پر حملہ آوری، اور ان کا محاصرہ۔

(از عبد اللہ بن ابی شیبہ از ابن نمیر از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت شنیق سے کوٹ کر ہتھیار اتار کر رکھے غسل فرمایا (گرد و غبار صاف کیا) تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے کہنے لگے آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم فرشتوں نے تو اللہ کی قسم ابھی تک ہتھیار زمینیں کھولنے چلئے ان پر حملہ کیجئے۔ آپ نے پوچھا کہ صر؟ انہوں نے کہا بنو قریظہ کی طرف

قَالَ ابْنُ قَالٍ هُمْ وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ-

۳۸۲۳- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ
ابْنُ حَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
كَائِي أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي رُفَاقِ بَنِي غَنَمٍ
مُؤَكَّبٍ جَبْرِئِيلَ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ-

۳۸۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَهْمَةَ
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَهْمَةَ عَنْ كَافِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ
لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَذْنَوْا
بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي
حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يَرِدْ مِنَّا
ذَلِكَ قَدْ كَرِهَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ يُعْتَفِ وَاحِدٌ مِنْهُمْ-

۳۸۲۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا
مُعَمَّرٌ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجْعَلُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّغْلَاتِ حَقًّا فَتَمَّ
قُرَيْظَةَ وَالنَّظَا وَرَأَى أَهْلِي أَمْرُوِي أَنْ أَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الْيَهُودَ كَمَا نَوَّاهُ عَطَوُ

جبریل علیہ السلام نے یہ کہتے ہوئے بنو قریظہ کی طرف اشارہ بھی کیا چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔

(از موسیٰ از جبریر بن حازم از محمد بن ہلال) حضرت انس رضی
کہتے ہیں بنی غنم (خزرج کا ایک خاندان) کے کوچوں میں غبار اڑنے کا
منظر اب تک میرے سامنے ہے جو درحقیقت حضرت جبریل علیہ السلام
کی سواری سے اٹھا تھا۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بنو قریظہ سے قتال کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

(از عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ بن اسماء از نافع) حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنگ خندق میں (جب جنگ ہو چکی) فرمایا تم میں سے ہر شخص نماز عصر
بنو قریظہ کے پاس پہنچ کر پڑھے۔ نماز کا وقت رستے میں شروع ہو گیا۔
بعضوں نے کہا ہم جب تک بنو قریظہ کے پاس نہ پہنچ لیں گے عصر کی نماز نہیں پڑھیں
گے اور بعضوں نے کہا ہم نماز پڑھ لیتے ہیں کیونکہ آنحضرت کا یہ مطلب تھا کہ ہم نماز قضا
کر دیں بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کیا
گیا۔ آپ نے کسی پر غصہ نہیں کیا۔

(از ابن ابی الاسود از معمر) دوسری سند (از خلیفہ بن خیاط
از معمر بن سلیمان از والہ الدش) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انصار
میں سے چند حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے درختوں میں کچھ کھجور کے
درخت تحفہ دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بنو قریظہ اور بنی نضیر پر فتح دی۔
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے گھر والوں نے مجھے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لئے بھیجا کہ میں ان سے وہ سب درخت یا ان میں سے

لے مسلم روایت میں ظہر کی نماز ہے ملائکہ دونوں کی سند ایک ہی ہے اور ضرور ہے کہ ایک روایت غلط ہو اور بعضوں نے بے تکلف تطبیق کی ہے ۱۲ منزلہ حالانکہ ایک کافل
مزد غلط ہو گا مگر چونکہ دونوں کی نسبت بخیر تھی اس لئے کسی پر ملا مت نہ ہوئی معلوم ہوا کہ مجتہد اگر اس سلسلے میں جس میں نص نہ ہو قیاس کرے اور اس کی رائے غلط نہ ہو تب
بھی اس پر مواخذہ نہ ہو گا بلکہ اس کو ایک اجر ملے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے اسی لئے ہم تمام مجتہدان امت کے مدائح اور ثناء و ثناء ہیں اور ہر ایک مجتہد سے محبت رکھتے ہیں اور
ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں کیونکہ ان بزرگوں نے بڑی محنت اور جانفشانی کی اور شرع کے احکام قرآن اور حدیث سے نکالے اللہ ان کو جزا دے خیرے اور درجات عالیہ رحمت فرمادے ان مجتہدین
میں ام الوضیۃ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام سفیان ثوری، امام ابوالاعلیٰ، امام اسحاق، امام داؤد و ظاہر امام بخاری، امام ابن جریر، امام ابوداؤد و غیرہ ہیں اور حاضرین میں امام شافعی
کے پیروں میں امام ابن حزم، امام ابن قیم، امام شرنبلالی وغیرہ و جمہور اللہ و مرادہ و کرامہ۔ عیب بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جلد جاؤ ویر نہ کرو ۱۲ منزلہ۔ عیب تاکہ آپ

۱۲ منزلہ حالانکہ ایک کافل
مزد غلط ہو گا مگر چونکہ دونوں کی نسبت بخیر تھی اس لئے کسی پر ملا مت نہ ہوئی معلوم ہوا کہ مجتہد اگر اس سلسلے میں جس میں نص نہ ہو قیاس کرے اور اس کی رائے غلط نہ ہو تب
بھی اس پر مواخذہ نہ ہو گا بلکہ اس کو ایک اجر ملے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے اسی لئے ہم تمام مجتہدان امت کے مدائح اور ثناء و ثناء ہیں اور ہر ایک مجتہد سے محبت رکھتے ہیں اور
ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں کیونکہ ان بزرگوں نے بڑی محنت اور جانفشانی کی اور شرع کے احکام قرآن اور حدیث سے نکالے اللہ ان کو جزا دے خیرے اور درجات عالیہ رحمت فرمادے ان مجتہدین
میں ام الوضیۃ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام سفیان ثوری، امام ابوالاعلیٰ، امام اسحاق، امام داؤد و ظاہر امام بخاری، امام ابن جریر، امام ابوداؤد و غیرہ ہیں اور حاضرین میں امام شافعی
کے پیروں میں امام ابن حزم، امام ابن قیم، امام شرنبلالی وغیرہ و جمہور اللہ و مرادہ و کرامہ۔ عیب بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جلد جاؤ ویر نہ کرو ۱۲ منزلہ۔ عیب تاکہ آپ

کافر نے تیرا راہ آپ کی ہفت اندام میں پیوست ہو گیا۔ آخر
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد نبوی میں
ایک خیمہ لگا دیا تاکہ قریب سے ان کی تیمارداری کر لیا کریں
جب آپ جنگ خندق سے لوٹ کر آئے اور ہتھیار اتارے غیل
کیا تو جبریل علیہ السلام آئے پہنچے۔ وہ اپنے سر سے گرد جھاڑ رہے
تھے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہتھیار
اتار ڈالے۔ خدا کی قسم میں نے توب تک ہتھیار نہیں کھولے چلے
بنی قریظہ کی طرف چلیں۔ آپ اُن کے پاس پہنچے (انہیں گھیر لیا)
آخر آپ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعے سے اترے۔ آپ نے فرمایا
سعد رضی اللہ عنہ جو فیصلہ کریں وہ کرو۔ پھر سعد رضی اللہ عنہ
آئے انہوں نے کہا میں تو یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو لوگ ان میں لڑائی
کے قابل ہیں وہ تو قتل کئے جائیں۔ عورتیں بچے قید کر لئے جائیں
(لوٹدی غلام بنیں) اور ان کے مال اسباب (مسلمانوں میں)
تقسیم ہو جائیں۔

ہشام کہتے ہیں مجھے میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ سعد رضی اللہ عنہ (جب
زخمی ہوئے تو انہوں نے یہ دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے مجھے اس سے زیادہ
کوئی عمل پسند نہیں ہے کہ میں تیری راہ میں ان لوگوں سے لڑوں جنہوں
نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھٹلایا وطن سے نکالا (یعنی قریش کے
کافروں سے لڑوں) یا اللہ میں یہ سمجھتا ہوں تو نے ہماری ان کی جنگ
ختم کر دی لیکن اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے ان سے لڑنے کیلئے
زندہ رکھ تاکہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کروں۔ لیکن اگر تو نے لڑائی ختم کر دی ہو تو پھر میرا زخم بہاؤ (اس کا خون جاری کرنے)

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ
رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ جَبَانُ بْنُ الْعُرَفَةِ رَمَاهُ
فِي الْأُكْحَلِ فَصَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَحِمُّهُ فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوذَ كَمِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَصَّ
السَّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جَابِرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَهُوَ يَنْفُسُ رَأْسَهُ مِنَ الْغَبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ
السَّلَاحَ وَاللَّهُ مَا وَضَعْتُهُ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى
بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَنَا هُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَنزَلُوا عَلَى حَكِيمِهِ فَرَدَّ الْحَكَمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ
قَالَ إِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُفَاتِكَةُ وَأَنْ
تُسَبَّحَ النِّسَاءُ وَالذَّرِّيَّةُ وَأَنْ تُقَسَمَ أَمْوَالُهُمْ
قَالَ هَشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا
قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ
أَنْ أَجَاهِدَ هُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا أَرْسُولَكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوا اللَّهَ فَإِنِّي
أُظْلِمْتُ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ
فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبٍ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِي لَهُمْ
حَتَّى أَجَاهِدَ هُمْ فِيكَ وَإِنْ كُنْتُ وَضَعْتَ الْحَرْبَ
فَأَفْجَرُهَا وَأَجْعَلَ مَوْتِي فِيهَا فَأَنْفَعَتْ

لہ کہتے ہیں آپ نے پندرہ دن تک ان کا عہدہ رکھا تھا کہیں سے دس پہنچ گئی آخر جنگ آگئے ان کے سردار نے یہ صلاح دی کہ اپنی عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے ان کا گھر
نکل دو اور لوگوں کو مردہاں تو مسلمان ہو جاؤ مگر انہوں نے منظور نہ کیا جب سید کے فیصلے پر راضی ہو کر اترے تو مسلمانوں نے ان کے قتل کے لئے لالیاں کھودیں ان میں کھڑا کرنے
ان کی گزریں اڑا کر گئیں۔ لالیاں خون سے بھر گئیں یہ سب جو سو یا چار سو مرد تھے۔ عورتیں اور بچے الگ وہ لوٹدی غلام بنے وہاں باغی اہل عہدہ شکنی کی یہی سزا ہے۔

مِنْ لَبَنِهِ فَلَمْ يَزِدْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خِيَمَةٌ مِّنْ بَنِي
غِفَارٍ إِلَّا اللَّهُ مُسَيِّلٌ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ
الْخِيَمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قَبْلِكُمْ فَأَذَا
سَعْدٌ يَغْدُو وَجَرَحَهُ دُمَاهُمَا مِنْهَا فَوَضَعَهُ
اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ رَزَمَ مِنْ خُونٍ يَهْوِي كَرِهَ رَمَاهُ - آخر وہ انتقال کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

۳۸۲۸۔ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ أَبِي
الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَحْتَسَنُ أَهْلُهُمْ أَوْ هَاجِرُهُمْ وَجَبْرِيلُ مَعَكَ وَ
زَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَاهِرٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ
عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
قُرَيْظَةَ يَحْسَنُ بَنِي ثَابِتٍ أَهْلُهُمُ الْمُشْرِكِينَ قَالَ
جَبْرِيلُ مَعَكَ۔

باب ۲۲ غزوة ذات الرقاع
وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبٍ خَصَفَةٍ مِّنْ
بَنِي ثَمَلَةَ مِّنْ غَطَفَانَ فَذَلَّ
فَهَلَا وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا
مُؤَيْنَةَ جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ رِجَاءٍ أَخْبَرَنَا عَنْهُ أَنَّ الْعَطَّارَ

میں آئی میں مرجاؤں (شہادت پاؤں) اس دعا کے بعد ان کا خون سینہ
بہہ نکلا۔ مسجد کے لوگ بھی اس وقت ڈرنے لگے کہ بنی غفار کے خیمے سے
جو مسجد میں دگا ہوا ہے خون بہہ بہہ کر رہا ہے مسجد والوں نے پوچھا خیمے
والو! تمہاری طرف سے بہہ بہہ کر رہا ہے؟ دیکھا تو سراسر وحی
اللہ عنہ کے زخم سے خون پھوٹ کر بہہ رہا ہے۔ آخر وہ انتقال کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عدی) حضرت براء رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے
کہا مشرکوں کی ہجو کر، جبریل علیہ السلام تیری مدد کریں گے۔
ابراہیم بن طہمان نے بحوالہ شیبانی از عدی بن ثابت از براء بن
عازب رضی اللہ عنہ اتنا اضافہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بنی قریظہ کے دن حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے یوں فرمایا
مشرکوں کی ہجو کر جبریل تیری مدد کریں گے۔

باب غزوة ذات الرقاع

یہ جنگ محارب قبیلہ سے ہوئی جو خصفہ کی اولاد
تھے اور یہ خصفہ بنی ثعلبہ میں سے تھا جو غطفان قبیلہ
کی ایک شاخ ہیں۔ اس لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نخل میں جا کر اترے تھے۔ یہ لڑائی جنگ خیبر
کے بعد ہوئی کیونکہ ابو موسیٰ اشعریؓ جنگ خیبر کے بعد

لے زخم کھل گیا بعضوں نے کہا سعدؓ کا دعا کر اگر بھی قریش کی لڑائی باقی ہو قبول نہیں ہوئی کیونکہ سعدؓ کی وفات کے بعد بھی بہت سی لڑائیاں ہوئیں حافظ نے
کہا سعدؓ دعا قبول ہوئی اور لڑائی باقی رہنے سے یہ امر وہی کہ قریش کے کافر جنگ کا قصد کر کے لڑیں جنگ خندق کے بعد پھر قریش نے ایسی کوئی لڑائی نہیں کی مگر کتب
میں جنگ ہونے کو حق مگر صلح ہو گئی مگر یہ فتح میں خود مسلمان چڑھ کر گئے تھے کیونکہ کوہِ خندق انعام کی لگ میں زخم لگا تھا مگر وہم چڑھتے چڑھتے سینہ تک ورم ہو گیا تعداد
سے خون جاری ہو گیا اور انہوں نے وفات پائی وہی الشرح ۱۲ منہ ۱۱ یہ وہی ذبیہ تھا جس میں سعدؓ لکھے گئے تھے اس میں ایک کورت تھی زہیدہ جو زخموں کی دوا دارو کیا
کر تھی ۱۲ منہ ۱۱ ابراہیم بن طہمان کی روایت کو امام نسائی نے وصال کیا ۱۲ منہ ۱۱ آخر لایہ قول ہے کہ یہ جنگ ۱۱ منہ میں خیبر کی جنگ کے بعد ہوئی بعضوں نے کہا خیبر
سے پہلے بعضوں نے کہا جنگ خندق سے پہلے پہلے جو تھے سال میں اور امام بخاری نے پہلے قول کو ثابت کیا کیونکہ ابو موسیٰ اشعریؓ اس جنگ میں شریک تھے اور وہ خیبر فتح
ہونے کے بعد پیش کے ملک سے آئے تھے ذات الرقاع کی وجہ سے آگے مذکور ہوگا ۱۲ منہ ۱۱ ظاہر مطلب یہ تھا کہ محارب ثعلبہ کی اولاد تھے حافظ نے کہا یہ صحیح نہیں ہے محارب غطفان
صحیحاً ظاہر ہے تھے قسطلانی نے کہا معارب بن غطفانی ہے صحیح یوں ہے وہی ثعلبہ بن غطفان ۱۲ منہ ۱۱

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَهْلِ بَيْتِهِ فِي الْخَوْفِ
فِي غَزْوَةِ النَّبِيعَةِ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفُ بِذِي قَرْدٍ وَقَالَ
يُحْمَرُ مِنْ سَوَادَةٍ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ زُفَيْرٍ
عَنْ أَبِي مُؤَلَّى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ
صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ
يَوْمَ مُحَارَبَةِ ثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ السَّخْنِ
سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ
جَابِرًا أَخْرَجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ تَحْلِ قُلْفَى
جَعَلَا مِنَ غُطْفَانٍ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ
وَأَخَافُ النَّاسَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُغْمَتِي
الْخَوْفِ وَقَالَ زَيْدٌ عَنْ سَلَمَةَ غَزْوَتْ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
الْقَرْدِ .

۳۸۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

ہوئی کیونکہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے بعد
(جیش سے) آئے تھے یہ عبد اللہ بن رجاہؓ بحوالہ عمران
عطاری از یحییٰ بن ابی کثیر از ابو سلمہ بن عبد الرحمن از جابر بن
عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے اصحاب کو صلوة خوف ساتویں غزوے ذات الرقاع
میں پڑھائی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے صلوة الخوف ذی قرد میں پڑھائی۔ کبر بن ہوادہؓ
بحوالہ زید بن نافع از ابو موسیٰ (علی بن رباح) از جابر رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاربہ
ثعلبہ کی لڑائی میں صحابہ کو صلوة الخوف پڑھائی۔ ابن السخنی
بحوالہ وہب بن کیسان از جابرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نخل میں سے ذات الرقاع کی لڑائی میں گئے
وہاں غطفان کے لوگ ملے مگر لڑائی نہیں ہوئی۔ ہر ایک نے
دوسرے کو ڈرایا (مسلمانوں نے کفار کو، کفار نے مسلمانوں
کو) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوة الخوف
پڑھائی۔

یزید بن ابی عبیدہ کہتے ہیں کہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ
عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
قرد کے دن جہاد میں شریک ہوا۔

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ
از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم چھ آدمی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لئے روانہ ہوئے۔ ہم چھ

۱۔ اس کو سراج نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۲ھ میں ۲۔ ذات الرقاع کو ساتویں غزوہ کہا تو غزوہ خیبر کے بعد ہو گا کیونکہ پہلا غزوہ بدر ہے دوسرا احد تیسرا خندق چوتھا
قریطہ پانچواں مریسہ چھٹا خیبر ۱۲ھ میں ۳۔ ذی قرد ایک مقام ہے مدینہ سے ایک منزل پر غطفان کے قریب اس کو ساقی اور طریفی نے وصل کیا ۱۲ھ میں ۴۔ حافظ نے کہا ابن
اسحاق کا یہ روایت صحیح نہیں علی البیہ امام احمد نے ابن اسحاق سے یہ سن کر نکالا مگر وہ وہب کی روایت سے نہیں ہے ۱۲ھ میں

۳۸۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ نَصَارَتِي عَنِ الْقُسَيْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي خُثَيْمَةَ قَالَ يَقُومُ الْأَمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةً مَعَهُ مَعَهُ وَطَائِفَةً مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَجُوهَهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ وَفِيهِ بِالْأَيْدِي مَعَهُ رُكْعَةٌ ثُمَّ يَقُومُونَ فَابْرَكُونَ لَا تُفْسِدُهُمْ رُكْعَةٌ وَابْرَكُوا وَتَسْجُدُونَ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هُوَ لَا إِلَى مَقَامٍ أَوْلَيْكَ فَيُحْيِي أَوْلَيْكَ فَابْرَكُوا مَعَهُ رُكْعَةً فَلَهُ تَنْتَانِ ثُمَّ يَبْرَكُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ -

۳۸۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقُسَيْمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي خُثَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۳۸۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ حَدَّثَهُ قَوْلُ

۳۸۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَيْنَا

۳۸۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

ابْنُ دُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

(از مسدد از یحیی بن سعید قطان از یحیی بن سعید الانصاری از قاسم

ابن محمد از صالح بن خوات) سہل بن ابی حتمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (صلوۃ الخوف میں) امام قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ امام کے پیچھے ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو، جو لوگ امام کے پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے (اب امام خاموش کھڑا ہے) مقتدی کھڑے ہو کر اپنے اپنے لئے ایک رکعت اور پڑھ لیں۔ اسی جگہ دوسرے کر کے اُن لوگوں کی جگہ چلے جائیں جو دشمن کے روبرو کھڑے ہیں۔ اب وہ لوگ اُنیں، ایک رکعت ان کے ساتھ امام پڑھے۔ تو امام کی دو رکعتیں ہو گئیں، یہ لوگ ایک رکعت اور اپنے اپنے لئے پڑھیں اور دو دوسرے کریں۔

(از مسدد از یحیی از شعبہ از عبد الرحمن بن قاسم از وائل از صالح

ابن خوات) سہل بن ابی حتمہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث روایت کی۔

(از محمد بن عبید اللہ از ابن ابی حازم از یحیی از قاسم از صالح

ابن خوات) سہل بن ابی حتمہ رضی اللہ عنہ سے ان کا قول مروی ہے۔

(از ابوالیمان از شعبہ از زہری از سالم) حضرت ابن عمر

رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف (غطفان پر) جہاد کیا۔ ہم لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہوئے اور صف باندھی۔

(از مسدد از یزید بن ذریج از معمر از زہری از سالم بن عبد اللہ

ابن عمر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ الخوف پہلے ایک جماعت کے ساتھ شروع کی۔ دوسرا گروہ دشمن کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّي بِأَحَدِي الْكَاثِفَتَيْنِ
وَالْكَافَّةِ الْأُخْرَى مَوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انصَرَفُوا
فَقَامُوا فِي مَقَامِ مَضَاهِرِهِمْ أُولَئِكَ فَيَأْتِي أُولَئِكَ فَصَلَّيْ
بِهِمْ دُكْنَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هُوَ لَمْ يَفْقَعُوا
رُكْعَتَهُمْ وَقَامَ هُوَ لَمْ يَفْقَعُوا رُكْعَتَهُمْ-

۳۸۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شَيْخِي
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَيِّدَانُ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ
جَابِرًا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِيلَ هَيْدِ-

۳۸۳۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي قَتِيبَةَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ
عَنْ سَيِّدَانِ بْنِ أَبِي سَيَّانٍ الدُّوَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ عَرَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذْرَكَهُمْ الْفَأَثَلَةُ فِي
وَادٍ كَثِيرٍ الْعِصَاءَ فَانْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِصَاءِ يَسْتَظِلُّونَ
بِالشَّجَرِ فَانْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَتَّ سَهْمًا فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا
نَوْمَةً ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُونَا فَنُحْمَا فَأَذْأَحْنَدُهُ أَعْرَابِيٌّ جَابِرٌ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْخَطُوطَ
سَيَنْفِي دَاثَانَا فَمَنْ قَاسَتْ يَتِطَّطُّ وَهُوَ فِي يَدِهِ
صَلَاتًا فَقَالَ لِي مَنْ يَمْتَعِكُ مَعِيَ قُلْتُ اللَّهُ ذَهَبَا
هُوَ أَجَابِلِسُ ثُمَّ لَمْ يُعَاوِ قِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

طرف منہ کئے ہوئے کھڑا پھر (ایک رکعت پڑھ کر) یہ لوگ لوٹ گئے
اور دوسرے گروہ کی جگہ پر جو دشمن کے مقابل تھا کھڑے ہو گئے۔ اب وہ
آئے ان کے ساتھ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی
پھر اپنے سلام پھیر دیا۔ اور ایک گروہ کھڑا ہوا اس نے دوسری رکعت (جو
باقی رہی تھی) ادا کی اور دوسرا گروہ کھڑا ہوا اس نے بھی اپنی باقی ماندہ رکعت ادا کی

(از ابوالیمان از زہری از سنان والیوسلم) حضرت جابرؓ
کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف
شرکت جہاد کی۔

(از اسماعیل از بلورش از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از
سنان بن ابی سنان الدؤلی) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا جب آپؐ
وہاں سے واپس ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا۔ اتفاقاً دو پہر کے وقت
ایسے مقام پر پہنچے جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وہاں اتر پڑے۔ صحابہ کرام جدا جدا درختوں کے سائے میں ٹھہرے
آپؐ ایک کیکر کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے تلوار درخت
سے لٹکا دی (آپؐ سو گئے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ
بھی ذرا سو رہے۔ پھر اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
بلا لیا، ہم حاضر خدمت ہوئے۔ دیکھا تو آپ کے ساتھ ایک اعرابی
بیٹھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں سو رہا تھا کہ اس نے آکر میری تلوار
سونت لی۔ میں جاگا تو نیکی تلوار اس کے ہاتھ میں کبھی کہنے لگا۔ اب
میں کمر ہاتھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا۔ اللہ
بچائے گا۔ اعرابی یہ بیٹھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسے کوئی سزا نہ دی۔

سید ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بچائے گا اس وقت
حضرت جابرؓ نے اس کے ہاتھ پر ایک گھونٹ لگایا تو اس کے ہاتھ سے گھونٹ (یعنی رِقْعَةُ آفِئَةٍ)

كَانَ النَّعْمَنُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ

كَانَ حَدِيثُ الرَّافِعِ فِي غَزْوَةِ الْمُرْسِيعِ

۳۸۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ هُبَيْرٍ أَنَّهُ

قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَلِّدُ نَحْلًا

فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْعَزْلِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

خَوَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصْبْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبْيِ

الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا السَّاعَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا

الْعُذْبَةُ وَأَجْبَنَّا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ

وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبِيلَ أَنْ نُسْأَلَ فَسَأَلْنَا عَنْ

ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ

كَلِمَةٍ كَأَمْرَةٍ إِلَّا يَأْتِيهَا الْقِيَمَةُ إِلَّا هِيَ كَأَمْرَةٍ

۳۸۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غَزْوَةَ بُحَيْرٍ فَلَمَّا أَوْدَكْتُهُ الْفَاعِلَةَ وَهُوَ فِي

وَادٍ كَثِيرٍ الْعِصَاةِ فَزَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَنَظَلَ

بِهَا وَوَلَّتْ سَيْفُهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فَاشْتَرَكُوا بِهَا

وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ عَاقَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُجِنَّا فِإِذَا أَعْرَانِي قَاعَةٌ بَيْنَ

نعمان بن راشد نے زہری سے روایت کیا کہ واقعہ

تہمت ام المومنین اسی جنگ میں ہوا۔

از قتیبہ بن سعید از اسمعیل بن جعفر از ربیعہ بن ابی عبد

الرحمن از محمد بن یحیی بن حبان (ابن حمر بن کبیر) میں مسجد نبوی میں

حاضر ہوا۔ میں نے وہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

چنانچہ ان سے عزل کا مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا ہم غزوہ بنی مصطلق

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے وہاں ہم نے عرب

لوگوں کو قید کیا۔ عورتوں کی ہمیں بہت خواہش ہوئی۔ بغیر عورت

رہنا مشکل ہو گیا۔ ہم نے چاہا عزل کریں۔ ہمارا ارادہ ہوا مگر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھنا ضروری معلوم ہوا۔ چنانچہ

آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر عزل نہ

کرو۔ اللہ کے علم میں قیامت تک جو جان (دنیا میں) آنے والی

ہے وہ آکر رہے گی۔

از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از ابوسعید (حضرت عباہ

ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ غزوہ بخیر میں شامل تھے۔ جب دوپہر کا وقت ہوا اتفاق

سے اس وقت ہم ایک غار دار جنگل میں تھے۔ آپ نے ایک تخت

کے سائے میں آرام فرمایا۔ تلوار درخت سے لٹکا دی ہم سب

کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم الگ الگ درختوں کے سائے میں

آرام کرنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے ہمیں طلب فرمایا۔ ہم حاضر خدمت ہوئے۔ ایک اعرابی

آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ شخص میرے پاس

۱۷ اس کہانی اور یہ بھی نے پہل کیا ۱۳ منہ ۱۷ کہ عزل دوست ہے کہ نہیں یعنی جہاں کے وقت جب انزال قریب ہو تو ذکر کہاں نکال لینا تاکہ اولاد نہ ہو ۱۲ منہ

يَذِيهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا آتَانِي وَأَنَا كَأَنَّمُ فَكُنْتُ
سَيْفِي فَأَسْتَيْقِظُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَيَّ رَأْسُ عَزْرِي
مَلْنَا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنْهُ قُلْتُ اللَّهُ فَشَامُ
ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هَذَا قَالَ وَلَمْ يُبَايِعْهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۲۰۳ غزوة أنمار

۳۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُقَاتِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي ذُؤَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِرَّةٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى
رَأْسِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا.

باب ۲۰۴ حَدِيثُ الْإِفْكِ

الْإِفْكِ وَالْإِفْكِ مِمَّا زَلَّ النَّبِيُّ
وَالنَّجَسِ يُقَالُ إِفْكُهُمْ وَأَفْكُهُمْ
۳۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ
عَنْ أَبِي شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عِلْقَةُ بْنُ وَقَّاحٍ عَنِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا
أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكَلَّمَهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ
مِنْ حَدِيثِهِمَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهِمَا مِنْ

باب جنگ بنی انمار

(از آدم از ابن ابی ذئب از عثمان بن عبد اللہ بن سراقہ حضرت
جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ انمار میں اونٹنی پر نماز پڑھتے دیکھا
آپ کا رخ مبارک مشرق کی طرف تھا۔ آپ نفل پڑھ رہے تھے۔

باب واقعه افک

افک اور آفک اسی طرح استعمال ہوتے ہیں جیسے
نجس اور نجس۔ کہا جاتا ہے افککم و افککم
(از عبد العزیز بن عبد اللہ ازبراہیم بن سعد از صالح از ابن
شہاب) عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید
اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود (چاروں حضرات) نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے واقعہ تہمت روایت کیا۔ ہر ایک نے
اس حدیث کا ایک ایک حصہ نقل کیا۔ ان (چاروں) میں سے
کوئی بہ نسبت دوسرے کے زیادہ قوی الحافظہ تھا۔ ہر حال
میں (ابن شہاب نے) ان میں سے ہر ایک کی روایت یاد رکھی۔
جو اس نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی

۱۔ اسی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہ تھے بلکہ غیر تھے۔ دنیا کے بادشاہوں میں یہ قاعدہ ہے کہ بادشاہ پر جو کوئی حملہ آور ہو وہ نہ ملے موت
کے قابل نہ رہے ۲۔ منہ ۳۔ (سورہ احقاف میں ہوا ہے) وذلک افککومہ بکسر میز سے اور یخ ہزہ بکون فاودر افککومہ فیخ ہزہ وفا بھن لایا ہے منی افککومہ
فیخ ہزہ وفا کاف ہزہ ہے تو ترجمہ ہوا ان کو ایمان سے کھینچ دیا اور مجھ کو بنالیا ہے سورہ الذہاب میں یوقاک عنہ من افکک ہے میں قرآن سے وہی خوف ہر لمحہ (بھرا
جائے جو اللہ کے رسول ہیں) منہ و قرآن لایا جائے وہ ہوا افکک ۱۱۔ منہ ۱۲۔ اس کے لایا ہے ہر ایک کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ہر حدیث میں بیان کی ہے یہ بحیثیت مجموعی
ان کا بیان ہے کہ میں نے ہر حدیث میں بیان کی ہے یہ بحیثیت مجموعی

بَعْضٍ قَاتِلَتْ لَهُ أَقْبَمًا صَا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ
رَجُلٍ مَنَّهُمَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ
حَدِيثِهِمْ يَصُدُّ بَعْضًا وَلَنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْحَى لَهُ
مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَا سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ
فَأَتَيْنَهُنَّ خَوِجَ مَهْرُهَا خَوِجَ مَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ قَا فَرَعُ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ
غَوَاهَا فَخَوِجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَوِجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ لِحِجَابٍ فَكُنْتُ أُحْمِلُ
فِي هَوْدَجِي وَأُنْزِلُ فِيهِ فَيُرْفَعُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ نَزَلَ وَكُنْتُ دُونََا
مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ أَدْنَى كَيْلَةٍ بِالرَّحِيلِ فَكُنْتُ
حِينَئِذٍ دُونََا الرَّحِيلِ فَهَسَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَبِيْنَ
فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحُلِي فَلَمَسْتُ مَدْرِي
فَإِذَا أَعْقَدْتُ لِي مِنْ جُزْءٍ ظَفَارًا قَدْ نَعِطَ قَوْمُ جَبْتِ
فَا لَمَسْتُ عَقْدِي فَخَبَسَنِي ابْتِغَاءً وَهَ قَالَتْ أَقْبَلِ
الرَّحْمَةُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْتَحِلُونَ فَا حَمَلُوا هَوْدَجِي
فَوَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ
يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النَّسَاءُ إِذَا ذَاكَ خَفَا فَا
كَمْ يَحْسِبُونَ وَكَمْ يَنْفُسُهُنَّ الْكُفْرُ إِنَّمَا يَا كَلْبُ
الْعُلُقَةِ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَثْكِرِ الْقَوْمُ خَفَةَ
الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ
جَارِيَةً حَدِيثَةَ الشَّيْءِ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَادُوا

ہر ایک کی روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ
ان میں سے ایک باعتبار دوسرے کے زیادہ یادداشت والا
تھا۔

یہ حضرات کہتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور
تھا کہ جب آپ سفر میں تشریف لے جاتے تو ازواج مطہرات
کے متعلق قرعہ اندازی کرتے اور ان میں سے اُسے اپنے ساتھ
لے جاتے جس کے نام قرعہ نکلتا۔

(فرماتی ہیں) ایک لڑائی میں (غزوہ مریض میں) آپ نے ہلکے
متعلق قرعہ اندازی کی، تو میرا نام نکلا۔ میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ گئی، اس وقت پرے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ میں ایک
ہوے پہن بٹھا کر (اونٹ پر) سوار کی جاتی اور اسی میں رہ کر اتاری
جاتی۔ بہر حال ہم اسی طرح سفر کرتے رہے۔ جب آپ اس جہاد سے
واپس ہوئے اور ہم مدینے کے قریب پہنچے تو ایک رات آپ نے کوچ
کا حکم دیا میں اٹھی اور رفع حاجت کے لئے (تنہا) چل پڑی۔ لشکر سے کافی
دور نکل گئی۔ جب فارغ ہوئی تو اپنی جگہ پر آئی۔ میں نے اپنا سینہ جو چھوڑا
تو معلوم ہوا میرا راجو ظفار کے گھینوں کا تھا وہ ٹوٹ کر گر گیا ہے میں بھر
لوٹی اور مار ڈھونڈنے لگی، اسے ڈھونڈنے میں مجھے دیر ہو گئی، اصرار
وہ لوگ پہنچے جو میرا ہودہ اٹھایا کرتے تھے، وہ سمجھے میں ہودے میں بیٹھی ہوں
انہوں نے ہودہ اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی
اس زمانے میں عورتیں ہلکے وزن کی ہوتی تھیں۔ موٹی پُر گوشت نہ تھیں۔
مختور کھانا کھاتی تھیں۔ چنانچہ ہودہ اٹھانے والوں نے جب ہودہ اٹھایا
انہوں نے اس کے ہلکے پن کا خیال نہ کیا۔ نیز میں اس وقت کم سن تھی (میرا بوجھ

ملہ معلوم ہوا کہ بوجھ کا یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیائیں گھروں سے باہر نہ نکلیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے ہمراہ سفر میں کیوں بھجواتے
حدث عائشہ کا یہی ذریعہ تھا۔ اسی لئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک کعبہ کے لئے تشریف لے گئیں جنگ جمل میں گئیں لیکن بی بی ام سلمہ کا یہ خیال تھا کہ گھر
کے باہر مائیں اور وہ مرتے تک اپنے گھروں میں رہیں ۱۲ منہ ظفار کا کیشہر کا نام ہے جس میں ۱۲ منہ

عَامِرٌ قَالَ أَوْ بَكْرَةُ الصِّدِّيقِ وَأَبْنَاهَا مُسْطُكٌ بَنُو
 أَثَافُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ قَبِلْتُ أَنَا وَأُمُّ
 مُسْطُكٍ قَبْلَ بَنِي حُثَيْنٍ قَرَعْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَخَرْتُ
 أُمُّ مُسْطُكٍ فِي مَرْطُهَا فَقَالَتْ تَعَسَّ مُسْطُكٌ فَقُلْتُ
 لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتَ اسْتَبَيْنِ دُجْلًا شَهْدَ بَدْرٍ فَقَالَتْ
 أَيْ هُنَا هُنَا وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا
 قَالَ فَأَخْبَرْتُ بَنِي يَقُولُ هَلْ لِي فِيكَ قَالَتْ فَأَدْرَدْتُ
 مَرَمًا عَلَى مَوْضِعِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَنِي دُخْلٍ عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ قَالَ كَيْفَ
 تَبَيَّنَ فَقُلْتُ لَهُ أَتَاذَنْ لِي أَنِ ابْنِي أَبُو قَالَتْ
 وَأَرِيدُ أَنْ اسْتَبَيِّنَ الْخَبْرَ مِنْ قِبَلِكِهَا قَالَتْ
 فَأَذَنْ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
 رَافِعِي يَا أُمَّتُكَ مَاذَا تَبَيَّنَتْ النَّاسُ قَالَتْ
 يَا بَنِيَّةُ هُوَ فِي عَالِيكَ قَوْلَ اللَّهِ تَقَالَمًا كَانَتْ
 امْرَأَةٌ قَطْرٌ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُعَذِّبُهَا لَهَا
 مَسْرَافٌ إِذَا كَرُنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَكُلْتُ سُبْحَانَ
 اللَّهِ أَوْ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا أَقَالَتْ بَكْرَةُ
 بَلَكَ الْكَلِيلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا بَرِّقَ لِي دَمْعٌ وَ
 لَا أَكْفَعُ يَتَوْمُ ثُمَّ أَصْبَحْتُ ابْنِي قَالَتْ وَدَعَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي طَالِبٍ
 وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ لَيْسَ لَهَا
 دَيْسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهَا قَالَتْ فَكَلِمَا أَسَامَةُ
 فَاشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْزَيْحِ

کا بیٹا تھا۔ ساتھ ساتھ گئے۔ جب میں اور وہ دونوں رفعِ حاجت سے
 فراغت پا کر گھر کو لوٹے آ رہے تھے، اس وقت اس کا پاؤں چادر میں
 الجھا، وہ گر پڑی، کہنے لگی ”مر جائے مسطح“ میں نے کہا۔ ارئی مسطح کو تو بڑا
 کہتی ہے۔ مسطح جنگِ بدر میں شریک تھے۔ اس نے کہا۔ ارئی خدا کی
 بندی تم نے مسطح کی بات نہیں سنی؟ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس
 نے بیان کی۔ جب (غم کی وجہ سے) میری بیماری دگنی ہو گئی یہ
 جب میں گھر پہنچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے
 آپ نے سلام کیا۔ پوچھا اب کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے اپنے
 ماں باپ کے پاس جانے کی اجازت دیجئے۔ میری نیت یہ تھی
 کہ میں ان کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں (شاید مسطح کی ماں نے
 غلط کہا ہو) آپ مجھے اجازت دے دی (میں گئی) میں نے اپنی ماں
 سے کہا۔ اماں! یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا بیٹی! تو
 اتنا رنج نہ کر۔ خدا کی قسم یہ تو ہوتا آیا ہے جب کسی خوبصورت عورت
 کی سونکھیں ہوں اور خاوند اسے چاہتا ہو تو وہ ایسے بہت سے چکر
 چلاتی ہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ لوگ ایسی (بکواس) منہ سے
 نکالنے لگے۔ میری ساری رات روتے روتے گزری۔ صبح تک نہ آنسو
 تھے نہ نیند آئی۔ صبح کو بھی میں رو رہی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وحی نازل ہونے
 میں تاخیر ہوئی تو حضرت علی بن ابی طالبؓ اور اسامہ بن زید
 رضی اللہ عنہما کو بلایا۔ ان سے پوچھا۔ مشورہ لیا۔ کہا میں اس عورت
 کو (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) چھوڑ دوں۔ اسامہ رضی
 اللہ عنہ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے وہ جانتے تھے کہ
 وہ عورت، ایسی باتوں سے پاک ہے اور جیسے وہ ہم لوگوں سے

لے مائے یسے قادی القبط طوفان لگانے لگا تھا ایک معمولی بھالی شریف زادی دوسرے بیارہا ہی تھیں جو ۱۲۸۸ھ میں تاکرہ خوبصورت عورت خاوند کی نظر سے گر جانے۔ ہر چہ اس
 طوفان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بے شریک تھی مگر نہ نہت چشمِ جو حضرت ۱۲۸۸ھ میں تھیں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں وہ بھی اس طوفان میں شریک تھیں تو حضرت عائشہؓ
 کی والدہ نے یہ خیال کیا کہ شاید ان کی سونکھوں کی اس میں سازش ہو ۱۲۸۸ھ میں ایک کم سن بھولی بھالی شریف لڑکی دوسرے بیارہا ہی تھیں اس وقت سے اس کا کیا حال ہوا جو ۱۲۸۸ھ میں

يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَيَا لَيْتِي يَعْلَمُ لَهُمْ
فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا
خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُفَضِّلْ
اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءَ مِثْلَهَا كِبِيرًا وَسَلَّ
الْجَارِيَةَ تَعْدُ فَكَانَتْ فَقَدْ عَارَسُوا اللَّهَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبْرَةٍ فَقَالَ أَوْفِرِي
هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُؤْرِيْبُكَ قَالَتْ لَمْ يَبْرُرْهُ
الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ
أَغْنِي عَنْهَا جَارِيَةً حَدِيثُ السَّيِّدَةِ قَتَامٍ
عَنْ عَمِّانٍ أَهْلَهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَرْبَةٍ
فَاسْتَعْدَدَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَهُوَ عَلَى الْمَنِيرِ
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يُعَذِّدُنِي مِنْ
رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ إِذَا هُوَ فِي أَهْلِي وَاللَّهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا
رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا أَوْ مَا يَدْخُلُ عَلَى
أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ قَالَتْ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ
أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَعِزُّكُمْ فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ مَكْرَبْتُ عَنْقَهُ
وَأِنْ كَانَ مِنْ إِيَّانَا مِنَ الْخَزَرَجِ أَمْرًا فَتَنَا
فَفَعَلْنَا أَمْرًا قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرَجِ
وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتُ عَمِّهِ مِنْ فَيْحٍ وَهُوَ
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ قَالَتْ

ولی محبت رکھتے تھے، یہی مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ آپ کی
محترمہ اہلیہ ہیں۔ ہم انہیں نیک (پاک) امن ہی سمجھتے ہیں۔ اور حضرت علی
رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے آپ پر
عورتوں کی تسکین نہیں رکھی، اس کے سوا بھی بہت سی عورتیں ہیں۔ آپ ذرا
بریرہ رضی اللہ عنہا ان کی باندی سے تو پوچھئے وہ صحیح صحیح ان کا حال بتا
دیگی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلا یا ادراپو چھا بریرہ اکیلا تو نے عائشہ سے کبھی کوئی بات
دیکھی ہے جس سے اس کی پاکدامنی میں شک پیدا ہو؟ بریرہ نے جواب دیا قسم
اس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے میں نے تو کبھی کوئی بات اس
میں عیب کی نہیں دیکھی۔ اتنی بات ہے ابھی کم عمر لڑکی ہے (بھولی بھالی ہے)،
گھر میں آگندہ کار کھا ہوتا ہے وہ سو جاتی ہے، بکری آکر آٹا کھا لیتی ہے۔ یہ
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر اسی
دن کھڑے ہوئے اور منبر پر آکر عبد اللہ بن ابی (ملعون) کی شکایت کرنے لگے۔
آپ نے فرمایا مسلمانو! اس شخص سے کون میرا بدلہ لیتا ہے جس نے میری زوجہ
کی بدنامی مجھ تک پہنچائی۔ خدا کی قسم میں تو اپنی زوجہ کو نیک (پاکدامن) ہی
سمجھتا ہوں اور جس سے تہمت لگاتے تھے اُسے بھی نیک جانتا ہوں، وہ کبھی
میری زوجہ کے پاس نہیں گیا جب تک میں اس ساتھ نہیں ہوا۔

یہ سن کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بنی عبد اشہل (اوس قبیلے) میں
سے کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں اگر تیرے تہمت
لگانے والا میرے قبیلے اوس میں ہے تو ابھی اس کی گردن مارتا ہوں اور اگر
ہمارے بھائیوں خزرج میں سے ہے تو آپ حکم دیجئے! جو حکم بھی آپ میں گے
وہ ہم بجا لائیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا یہ سن کر خزرج کا ایک مرد کھڑا
ہوا، حسان کی ماں اس کی چچا زاد بہن ہوتی تھی۔ اس کے قبیلے کی تھی اس کا نام

لہ بہتان لگانے والا سمجھتے تھے میں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی شبہ ہے تو چھوڑ دیجئے دوسری عورت کر لیجئے اسی وقت سے حضرت عائشہؓ کو حضرت علیؓ سے بے مقتلے لے کر شہرت
کچھ خوش پیدا ہوئی اور یہ کیش مدت تک قائم رہی یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کو حضرت علیؓ کا نام کہنے لگیں ۱۲ منہ ۱۵ بریرہ کے کام کا مطلب ہے کہ حضرت عائشہؓ کو
معاذ اللہ! یہ ہے اور فاش کاموں سے کہانیت وہ تو بالکل کس بھولی بھالی لڑکی ہیں (۱۵) تو پوچھتی عورتوں کو کہتے ہیں وہ تو آئے تاک کی حفاظت نہیں کر سکتیں ۱۲ منہ

وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا مَّالِحًا وَلَكِنْ أَهْمَكُمُ الْحَمِيَّةُ
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ كَذَبْتَ لَعْنُ اللَّهِ لَا تَقْتُلْهُ وَلَا تَقْتُلْ
عَلَى قَتْلِهِ وَكَوْثَانٍ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ
يُقْتَلَ فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو سَعْدٍ
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَمَّادَةَ كَذَبْتَ لَعْنُ اللَّهِ لَا تَقْتُلْهُ
فَاتَكَ مَنَافِقُ تُجَادِلُ عَنْ الْمُتَنَافِقِينَ قَالَتْ
فَتَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا
أَنْ يَقْتُلُوا أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأْتَمَّ عَلَى الْمُنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَاسْكَنْتِ
قَالَتْ فَبَكَيْتَ يَوْمَ ذَلِكَ حَلَّةً لَا يَرَقَانِي دَمْعٌ
وَلَا أَكْتَعِلُ يَوْمَ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدِي
وَقَدْ بَكَيتَ كِلَيْتَيْنِ وَيَوْمًا لَا يَرَقَانِي دَمْعٌ
وَلَا أَكْتَعِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى إِنِّي لَا أَهْنُ أَنْ أَلْبَسَ كَأَنِّي
قَالَتْ كَبِدِي قَبِينَا أَبَوَايَ جَالِسًا عِنْدِي
وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِمَّنْ
الْأَنْصَارِ فَأَذْنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي قَالَتْ
قَبِينَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَ
لَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَ
قَدْ كَيْتَ شَهْرًا لَا يُوسَعِي إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بَشْيٌ

سعد بن عبادہ تھا وہ خزرج کا سردار تھا، پہلے تو وہ نیک انسان تھا،
مگر (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے کلام پر) اپنی قوم کی حمایت
کر رہا تھا وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا۔ پروردگار کی
بقا کی قسم تو جھوٹا ہے تو اسے نہیں مار سکتا۔ تیری کیا مجال جو اسے
مارے، اگر وہ (تہمت لگانے والا) تیری قوم کا ہوتا تو تو کبھی
اس کا قتل گوارا نہ کرتا۔ یہ سن کر اسید بن حضر کے کھڑے ہوئے جو سعد
ابن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے انہوں نے سعد بن عبادہ
سے کہا تو جھوٹا ہے۔ قسم اللہ کے بقا کی ہم تو ضرور اسے قتل کریں گے
تو منافق ہے کیونکہ منافقوں کی حمایت کر رہا ہے۔ حضرت عائشہؓ
کہتی ہیں (اس گفتگو پر) دونوں قبیلوں اوس اور خزرج اٹھ کھڑے ہوئے
اور لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے آپ
انہیں چپ کراتے (سمجھاتے) یہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہوئے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہوئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی
ہیں میں برابر سارا دن روتی رہی نہ تو میرے آنسو تھمتے تھے نہ مجھے نیند
آتی تھی والدین بھی میرے پاس رہے میں دو رات اور ایک دن سے برابر
رو رہی تھی نہ تو میرے آنسو تھمتے تھے نہ مجھے نیند آتی تھی حتیٰ کہ میں سمجھی کہ میرا
کلیہ (روتے روتے) پھٹ جائے گا۔ اسی حال میں میرے والدین بھی میرے
پاس تھے میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت طلب
کی میں نے اجازت دی وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ غرض ہم اسی
حال میں تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے سلام
کیا پھر بیٹھ گئے اور جب دن سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی آپ میرے پاس

سعد بن عبادہ اس وقت شیطان کے اغوا میں آ گئے ان کو قوی جوش نے ناسخ کو ش کر دیا وہ نہ دھماکی تھے نہ مسلمان تھے حالانکہ سعد بن معاذ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم خزرج کے
آویں کہ اردو لیں گے مرنے کا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہاں آئیں گے۔ اس میں سعد بن عبادہ کا غصہ محض یہاں تھا۔ انہی سعد بن عبادہ نے حضرت ابوبکرؓ کی
بیعت خلافت کے وقت بھی خلاف کیا اور خفا جو کرشم کے ملک کو چلے گئے وہیں سے حضرت عمرؓ کو کہا کرتے تھے اللہ کو تباہ کرے یعنی انہوں نے مسلمانوں میں بیعت ڈولانے
اور سارا نظام بگاڑ دینے کا قصد کیا تھا۔ اگر وہ خلیفہ ہوتے جیسے سعد بن عبادہ تھے تو ایک دن بھی کام نہ چلتا ۱۲ منہ ۱۰ اور آپ ایک ہینے ملک کے اندر تو دوس دن رہے وہ
حدیث سے صاف معلوم ہے کہ سنیوں کو کہنے کے متعلق بھی کوئی غیب کی بات بجز اللہ کے بتانے معلوم نہیں ہو سکتی پھر دوسرے اولیاء اللہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کنش گزار
ہیں ان کو ایسا علم کہاں سے ہو گا کہ وہ بات غیب کی ہاں وہ معلوم کر لیں البتہ اللہ تعالیٰ جب کوئی بات بتانا چاہے تو یہ اور بات ہے ۱۲ منہ

قَالَ فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّكَ لَتَكُنَّ
 عَنْكَ كَذًا أَوْ كَذًا إِنْ كُنْتَ بِرَيْثَةٍ فَسَيَبْرُئُكَ
 اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ أَلَمْتُ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ
 وَتُؤْتِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ
 تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ فَلَصَّ وَدُمِعِيَ حَتَّى مَا
 أُحْسَ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لَا بِيْ أَحِبُّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي فِيمَا قَالَ فَقَالَ
 أَيْ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا بِيْ أَحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَتْ أُرَى
 وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ
 حَدِيثُهُ السَّيِّئُ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ
 كَثِيرًا إِنْ بِيْ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ
 هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ فِي أَنْفُسِكُمْ وَ
 صَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنْ بَرَيْتُمْ
 لَا تَصِدَّقُونِي وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ
 اللَّهُ يَعْلَمُ إِنْ مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتَصِدَّقُنِي فَوَ
 اللَّهُ لَا أَحْدِلُ فِي لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ
 حِينَ قَالَ فَصَابِرٌ حَبِيبٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
 عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلَتْ وَاضْطَجَعَتْ عَلَى فَرْشِ
 وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنْ بَرَيْتُمْ وَإِنَّ اللَّهَ مَكْرِيٌّ

نہیں بیٹھے تھے۔ تہمت کے بعد آپ ایک مہینے تک ٹھہرے رہے پھر میں نے ملحق
 کوئی وحی آپ پر نہیں آئی۔ فرماتی ہیں آپ نے بیچ کر کلمہ شہادت پڑھا
 پھر فرط نے لگے۔ "اما بعد! عائشہ! مجھے تیری طرف سے یہ بات نہیں چاہی
 اگر توبہ گناہ ہے تو اللہ تعالیٰ عنقریب تیری پاکدامنی بیان کر دے گا۔
 اگر بالفرض تو کسی گناہ میں آلودہ ہو گئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ
 اور توبہ کر۔ کیونکہ بندہ اگر اپنے گناہ کا اقرار کرے پھر توبہ کرے تو اللہ معاف
 کر دیتا ہے۔" حضرت عائشہ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
 تقریر ختم کر چکے تو فوراً میرے آنسو بند ہو گئے حتیٰ کہ مجھے ایک قطرہ بھی محسوس
 نہ ہوا۔ میں نے اپنے والد سے کہا۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف
 سے آپ جواب دیجئے، آپ نے جن باتوں کے متعلق فرمایا ہے انہوں نے کہا
 "خدا کی قسم مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا
 عرض کروں؟" پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا آپ ہی آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں! انہوں نے بھی یہی کہا۔

خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں آپ کو کیا جواب دوں۔ چنانچہ اب
 میں نے خود ہی کہنا شروع کیا۔ اس وقت میں ایک کم سن لڑکی تھی قرآن
 میں نے زیادہ نہیں پڑھا تھا۔ میں نے کہا۔ خدا کی قسم آپ حضرات نے تو
 یہ بات سن لی اور وہ آپ کے دلوں میں جم گئی ہے۔ آپ نے اسے صحیح سمجھ
 لیا ہے (جبھی تو میری طرف سے شبہ آگیا) اب اگر میں یہ کہوں "میں بے گناہ
 ہوں جب بھی آپ حضرات مجھے سچا نہیں سمجھیں گے۔ ہاں اگر میں (صحتاً)
 بولتے ہوئے) ایک گناہ کا اقرار کروں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے
 پاک ہوں تو آپ حضرات مجھے سچا سمجھیں گے۔ بخدا اب میری اور آپ حضرات
 کی وہی کیفیت ہے جو یوسف علیہ السلام کے والد کی تھی۔ انہوں نے کہا
 تھا فَصَابِرٌ حَبِيبٌ الا یہ۔ اب اچھی طرح صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تم جو کہہ
 رہے ہو، اس پر اللہ میری مدد کرنے والا ہے۔ چنانچہ یہ کہہ کر میں نے

اب جب رکعہ سے زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کو ختم کرتے ہیں آدمی ہر رکعہ کا ہو کر جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اولیٰ تو لما شق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال اولاد من
 سب تصدق ہے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ایسا منقول تھا کہ اس کا کچھ جواب نہیں ہو سکتا تھا ۱۲ منہ ۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے منقول کیا کہ تمام رسول اللہ

يَبْرَأَنِي وَلَكِنَّ اللَّهَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ
 مُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحَيَاتِي لَشَأْنِي فِي نَفْسِي
 كَانَ أَحَقَّ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي بَأْسِي وَلَكِنْ
 كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يُرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي الثُّمُودِ وَكَأَيُّ بَرِيءٍ فِي اللَّهِ بِهَا وَاللَّهُ
 مَا دَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ
 وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ لَيْسَ حَتَّى أَنْزَلَ
 عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْبَحَاءِ
 حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَخَذُ رَمْلَهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ
 الْجَمَانِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ مِثْلَ مَنْ ثَقُلَ
 الْقَوْلُ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَسَرَى عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُضَعِّدُ
 فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ
 أَمَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَأَ لَكَ قَالَتْ فَقَالَ لِي أُمِّي قُوتِي
 إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُهُ الْيَوْمَ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ
 إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
 إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِآيَاتِنَا الْغَشَى الْآيَاتِ ثُمَّ
 أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فَبِأَيِّ بَرَاءَةٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
 الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مَسْطُحِ بْنِ أَفْشَةَ
 لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقَرَهُ وَاللَّهُ لَا اتَّقَى عَلَى مَسْطُحٍ
 شَيْئًا أَبَدَ أَبَدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ

اینا منہ پھیر لیا۔ اور اپنے بستر پر لیٹ رہی مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ خوب
 جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں وہ منور میری پاکدامنی بیان کرے گا۔ مگر مجھے
 یہ گمان نہ تھا کہ میرے متعلق قرآن اتنے کا (جو قیامت تک) پڑھا جائیگا
 کیونکہ میں اپنی حیثیت حقیر ترین سمجھتی تھی۔ مجھے یہ توقع نہ تھی کہ (اتنا
 بڑا بادشاہ) اللہ تعالیٰ میرے متعلق کچھ کلام کرے بلکہ مجھے یہ امید تھی کہ
 شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے معاملے کے متعلق کوئی خواب
 آئے گا۔ (نبی کا خواب بھی وحی ہوتا ہے) جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ
 میری پاکدامنی واضح فرمائے گا۔ پھر خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ
 سے جہاں بیٹھے تھے ہلے بھی نہیں نہ کوئی آدمی گھر کا باہر گیا۔ اتنے میں آپ پُرجی
 کی حالت طاری ہوئی بھیسے سختی وحی کے وقت آپ پر ہوا کرتی تھی وہ ہونے لگی
 یہ سختی اس کلام کے بوجھ سے جو آپ پر نازل ہوا تھا، ایسی ہوتی تھی کہ مری کے
 دنوں میں آپ کے جسم سے موتی کی طرح پسینہ ٹپکنے لگتا۔ بہر حال جب وحی کی
 حالت گذر چکی تو آپ (خوشی سے) ہنسنے لگے پہلی بات جو آپ نے منہ سے نکالی
 وہ یہ تھی۔ عائشہ! اللہ نے تیری پاکدامنی بیان فرمادی۔ اس وقت میری والدہ
 کہنے لگیں۔ اُھ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کر! میں نے کہا خدا
 کی قسم میں تو کبھی اُس گھر کا پکا شکریہ ادا نہیں کرنے کی میں تو بس اپنے
 مالک اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں نازل کیں
 ”جن لوگوں نے یہ بہتان اٹھایا“ آخر تک۔ اللہ تعالیٰ نے میری بے گناہی
 صاف بیان فرمادی۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو رشتہ داری اور محتاجی
 کی وجہ سے مسطح سے کچھ سلوک کرتے تھے، انہوں نے کہا اب میں مسطح سے کبھی
 کوئی سلوک نہیں کرنے کا (اس نے اسی شرارت کی) عائشہ پر ایسی ہمت لگائی

سہ کہ اس میں ایک ناچہ زندگی اور کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ ہے برواہ سبحان اللہ حضرت عائشہؓ جب برف سے اوس پرہیز میں ماں باپ کا آدمی کو مٹا آسرا ہوتا ہے وہ بھی
 خاموش ہوئے۔ خداوند عزت کو سب سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اس کے دل میں بھی وہم نہ آیا۔ اب کوئی نہ رہا بجز خداوند عز و جل کے تب اس کا دل سے رحم و کرم جوش میں آیا اور اسی وقت اس نے
 حکم فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور وہ علیہ السلام پر اپنا کلام اتارا ۱۲ منہ سلہ اس وقت حضرت عائشہؓ تو عید میں مستغرق تھیں یہ کیفیت اکثر اولیا ء اللہ کو بھی ہوتی
 ہے ہر وہ کسے کس کو نظر نہیں آتا اس کو تو سیرت ہدی یا وجودی کہتے ہیں بدھنوں کے کہا حضرت عائشہؓ نے تو عجیبیت کے طور پر فرمایا اور ان کا ناز کا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ان کو یہ توقع تھی کہ آپ اس خبر کو سنتے ہی اس کو جھوٹا اور لغو سمجھیں گے برفلاف توقع آپ کے دل میں بھی وہم نہ آیا اور آپ ایک مدت تک رنج و تشویش میں رہے اللہ تعالیٰ کو یہ صحیح نظر
 تھا یہ سب عطا اللہ عائشہؓ کے لیے جسے اللہ کرنا مانتا فقروں کو ذلیل اور غنا کرنا، غر خواہ اور غفلت مسلمانوں کی تیز کر دینا الی وغیرہ اس سے اللہ اب اگر کوئی شخص حضرت عائشہؓ
 رضی اللہ عنہا کی ایک ذمہ داری کا اندازہ کرے تو وہ فہم و شعور بھی حضرت عائشہؓ سے نہ ہو سکتے ہیں ان کی ایک ذمہ داری کے مستحق ہیں۔ سہ ارشاد جو اس پاک اپنا بہتان عظیم ۱۲ منہ

فَأَنزَلَ اللَّهُ ذِكْرًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْفَضْلُ مِنْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ
 غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَلَى وَاللَّهِ
 إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَهُ إِلَى الْمُسْلِمِ الْفَقِيهِ
 الَّذِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ
 أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَأَلَ ذِينَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ
 لِرِزْنِكَ مَاذَا عَلِمْتَ أَوْ رَأَيْتَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَحْبَبْتُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا غِنَا
 قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الْكُفَى كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْ
 أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَمَمَهَا اللَّهُ
 بِالْوَرَعِ قَالَتْ طَلَفْتُ أَخْطِئُهَا حَمْنَةً مُخَارِبٌ
 لَهَا فَهَلَكْتُ فِيْمَنْ هَلَكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهَذَا
 الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِ هُوَ لَا عِلَّ الرَّهْطُ ثُمَّ قَالَ
 عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ
 لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي
 بِمِدْرَةٍ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَيْفٍ أُنْشِئُ قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ
 قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

تب اللہ تعالیٰ نے (اسی سورۃ نور میں) یہ آیت نازل فرمائی: "جو لوگ تم میں
 بزرگی اور مقدور والے ہیں وہ ایسی قسم نہ لیں آخر آیت غفور رحیم تک اس
 وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیوں نہیں! میں تو یہ چاہتا ہوں کہ
 اللہ مجھے بخشے اور انہوں نے مسطح کو جو دیا کرتے تھے پھر دنیا شروع کر دی کہنے
 لگے خدا کی قسم میں معیول کبھی بندہ کروں گا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایام تہمت میں) ام المؤمنین حضرت زینبؓ سے (جو میری
 سوکن تھیں) میرا حال پوچھا آپ نے فرمایا "تم عائشہؓ کو کیسا سمجھتی ہو۔ تم نے اسے
 کیسا دیکھا؟ انہوں نے کہا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنے کان
 اور آنکھ کو بچائے رکھتی ہوں خدا کی قسم میں تو عائشہؓ کو اچھا ہی سمجھتی ہوں۔"
 حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے
 زینب ہی میرے برابر تھیں۔ اللہ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انہیں بچا
 رکھا۔ لیکن ان کی بہن حمہ نے اپنی بہن کے خیال سے لڑنا شروع کیا۔ وہ بھی دوسرے
 تہمت لگانے والوں کے ساتھ تباہ ہو گئیں۔ ابن شہاب کہتے ہیں یہ وہ حدیث ہے
 جو ان چاروں شخصوں (عروہ، سعید، علقمہ اور عبد اللہ) سے مجھے پہنچی۔ عروہ نے
 بھی یہی کہا حضرت عائشہؓ کہتی تھیں۔ خدا کی قسم جس مرد سے مجھے تہمت لگائی
 گئی تھی، (صفوان بن محفل) وہ (بیچارہ یہ تہمتیں سن کر تعجب سے) کہتا سنا
 اللہ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے تو کسی عورت

کا ستر تک کبھی نہیں کھولا (جماع کیسا؟) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس کے بعد وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔

۳۸۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
 أُمِّي عَلِيٌّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا
 مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ
 الْمَلِكِ أَبْلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيْمَنْ قَذَى عَائِشَةَ
 قُلْتُ لَا وَلَكِنْ قَدْ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر) زہری کہتے ہیں
 مجھ سے ولید بن عبد الملک بن مروان (خلیفہ) نے پوچھا۔ کیا تمہیں یہ
 خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں تھے،
 جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی؟ میں
 نے کہا نہیں مگر تمہاری قوم (قریش) کے دو آدمیوں ابو سلمہ

۱۔ حیات نہیں تھی اس کو سنا اور وہ نہیں دیکھی اس کو دیکھا نہیں کہتے ۱۲۸۲ھ لے یعنی میرے مقابلہ کی حسن اور جمال و درخشندگی میں سبحان اللہ سو کن ہو کہ پھر کئی بات کہنا لگتی
 مشکل ہے ۱۲۸۳ھ ذیل و زرارہ میں صوفی نے تو یہ بات چھوٹی دیکھا سست گواہ چست حمت کا یہ مطلب تھا کہ اگر حضرت عائشہؓ سے الگ ہو گئیں تو پھر پیغمبر علیہ السلام کی پوری توجہ میری
 بہن کی طرف دیکھا جائے ۱۲۸۴ھ کہ ان کا بیان نہیں بلکہ عام ہوتا ہے جو نے اس بات کو ذیل و زرارہ میں ۱۲۸۵ھ لے کہ تو ایسی کوئی چیز نہیں پہنچی ۱۲۸۶ھ وہ تہمت میں نہ چھنیں نہ

سے بخار چڑھا ہے۔ آپؐ فرمایا شاید اس (تہمت) کی بات سن لی ہوگی میں نے عرض کیا جی ہاں!

اتنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر بیٹھی کہنے لگی۔ خدا کی قسم اگر میں قسم کھا کر بھی کہوں میں بے گناہ ہوں جب بھی آپ حضرت مجھے سچا نہیں سمجھیں گے اور میں بیان کروں تب بھی میرا عذر نہیں مانیں گے۔ میری اور آپ کی کیفیت وہی ہے جو یعقوبؑ کی ان کے سبٹوں کے ساتھ گذری۔ یعقوب علیہ السلام نے (صبر کیا) کہا اللہ ان باتوں پر جو تم بناتے ہو مدد کرنے والا ہے۔

امروان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ بات سن کر واپس چلے گئے کچھ جواب نہیں دیا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی نازل کی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگیں بس میں اللہ ہی کا شکر ادا کرتی ہوں نہ آپؐ کا نہ کسی اور کا۔

(از یحییٰ از وکیع از نافع بن عمر از ابن ابی ملیکہ) حضرت عائشہؓ (سورہ نور میں) اس آیت کو یوں پڑھتی تھیں اِذْ تَلْقَوْنَهُ بِكُمُ لَامٍ اور فرماتی تھیں یہ وَلَقَدْ سے نکلا ہے۔ ولق کا معنی ہے جھوٹ۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ ان آیات کو اوروں سے زیادہ جانتی تھیں کیونکہ یہ خالص انہی کے ہاں سے نازل ہوئی تھیں۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از عیدہ از ہشام) عروہ کہتے ہیں میں حمان

ابن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بڑا کہنے لگا انہوں نے کہا حمان کا کوہ ہر امت کہہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

سے مشرکوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (مزید

کہا۔ حمان رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار قریش

کی جھڑپ کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ فرمایا میں خود بھی تو خاندان قریش سے

ہوں۔ حمان نے کہا میں آپؐ کو ان میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے بال

آٹے میں سے (صاف) نکال لیا جاتا ہے۔ محمد بن عقبہ (امام بخاری کے شیخ) کہتے

هَذِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتُهَا الْخُشْيَافِينَ قَالَ لَقُلْ فِي حَدِيثٍ نَحْنُ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدْتُ عَائِشَةُ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصِدِّقُونَنِي وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تُعَذِّبُونَنِي مِثْلِي وَمِثْلُكُمْ كَيْعُوبٌ وَبَنِيهِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ فَأَنْصَرِفْ وَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرَاهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ لَا يَحْمِدُ أَحَدٌ وَلَا يَحْمَدُكَ۔

۳۸۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ثَلَاثٍ مِنْ عُمَرَ بْنِ ابْنِ أَبِي مَالِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّهُ تَلْقَوْنَهُ بِكُمُ لَامٍ وَالسِّنْتُكُمْ وَنَقُولُ الْوَلَقُ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مَالِيكَةَ وَكَأَنَّهُ عَلِمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا ۳۸۴۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَتْ أَسْبَابُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تُسَبِّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِقُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ أَسْتَأْذِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ يَسْئُرُ قَالَ لَا سُلْطَانَكَ وَمِنْهُمْ كَمَا تَسْأَلُ الشَّعْرَةَ مِنَ الْجَحَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ قُرَيْشٍ

لہ اشعار سے پھر جانے کی وجہ ۱۲ منہ ۱۲ منہ کہ اگر وہ حضرت عائشہؓ میں دیر لگ گئی ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی جب تم اپنی زبانوں سے جھوٹ نکالنے لگے اور ہر قرأت تَلْقَوْنَهُ پڑھتے ہو تو اس کو اپنی زبانوں سے لے لیتے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَنًا وَكَانَ مِثْنُ كُنْزٍ عَلَيْهَا -

۳۸۴۶- حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصُّخْرِ عَنْ مَعْمُرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَوَعَدْتُهَا حَسَنًا بِنُ قَابِ، يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبُّ بِأَبْنَاءِ لَهْ وَقَالَ -

حَصَانٌ رَمَزَ الْوَأَمَّا تَنْزَلُ بِرَبِيبَةٍ وَتُصْبِحُ عَرُفَى مِثْلُ حُورٍ مِنَ الْغَوَاطِلِ

فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ لَكِنَّكَ كَذَّابٌ قَالَ مَسْرُوقٌ قَدْ لُتْ لَهَا لِمَا نَذَرْتُ لَهْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ وَآءِ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَذَابِ قَالَتْ لَهْ إِنَّهُ كَانَ يَنْفِرُ أَوْ يُهَاجِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

گئے تھے، یہ بھی کہا کہ حضرت حسانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتے تھے۔ یا یوں کہا کہ آپ کی طرف سے مشرکوں کی جھوٹ کیا کرتے تھے۔

ہیں ہم سے عثمان بن فرقہ نے بحوالہ ہشام نقل کیا کہ ان کے والد عروہ نے کہا میں نے حسانؓ کو کوہرا کہا کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا تھا۔

(از بشیر خالدا محمد بن جعفر از شعبان سلیمان از ابو الصخر) مشرق کہتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے دیکھا تو وہاں حسان بن ثابتؓ اشعار سنارہے ہیں (جن میں حضرت عائشہؓ کی مدح تھی) اور تشبیہ کے طور پر کچھ بیت پڑھ رہے تھے جب انہوں نے یہ بیت پڑھا۔

(ترجمہ) وہ بخیدہ اور پاک دامن ہے، اس پر کھلی

تہمت نہیں لگی۔ وہ صبح جسو کی ہوتے ہوئے بھی نادان

بہنوں کا گوشت نہیں کھاتی۔ (یعنی غیبت نہیں کرتی)

یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مگر تو تو ایسا نہیں ہے یہ مسروقؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا آپ اسے اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں؟ اللہ نے تو (سورہ نعد میں اس کے حق میں) فرمایا۔ جس نے ان میں سے تہمت کا بڑا حصہ لیا اُسے بڑا عذاب ہوگا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا بھلا اندھے بن سے بڑھ کر اور کیا عذاب ہوگا۔ (آخر عمر میں حضرت حسانؓ اندھے ہو گئے تھے، یہ بھی کہا کہ حضرت حسانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتے تھے۔ یا یوں کہا کہ آپ کی طرف سے مشرکوں کی جھوٹ کیا کرتے تھے۔

باب ۲۲۰ غزوة الحديبية لقول الله تعالى لقد رخص الله معي

باب غزوة حديبية

الله تعالى (سورة فتح میں) ارشاد ہے شک الله

لہ یعنی نادان عورتوں کی جن کو کچھ خبر نہیں غیبت نہیں کرتی غیبت کرنا گویا ان کا گوشت کھانا ہے اس بیت میں حسان نے حضرت عائشہؓ کی صفات بیان کیں ۱۴۷۱ھ کو مکہ کی غیبت کرتا ہے ان پر طوفان لگا آج ۱۴۷۲ھ مسروقؓ نے خلافت توئی کبر سے مراد حسان کو سمجھا۔ حالانکہ اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ مراد اُس سے عبد اللہ بن ابی منافق ہے کیونکہ وہی طوفان کلامی مابقی تھا حسان ان طرفان وادین میں شریک تھے لیکن ابی مہابی نے تھے مگر جب حضرت عائشہؓ نے مشرق کے قول کو تسلیم کیا اس کا رد کیا تو مشرق کا خیال غلط نہیں کہتے کہ ان الحسنات میں حسان کی یہ نیکی ایسی ہے جس نے ہلاکت پر پردہ ڈال دیا سبحان اللہ حضرت عائشہؓ کی پاک نفس سے جو منوں کو سبق لینا چاہیے اور جو حسان نے ان کو اپنی سخت تہمت لگائی تھی کہ اگر اذکر کوئی عورت ہو تو کو تمام کو اپنے عمر میں نہ پہنچے دینی حسان کیا لیکن حضرت عائشہؓ نے اپنے ذاتی رنج کا کچھ خیال نہ کیا اور حسان سے خیال کر کے حسان کرتی رہیں کہ وہ پیغمبر ﷺ علی الصلوٰۃ والسلام کا نشانہ وخوان تھا۔ ابو بکر صدیقؓ نے بھی خط کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا ایمان ماری اور نیک بنادی ہیں کہ کچھ ہیں۔

بعض مفسرین نے یہ کہہ کر فرمایا کہ میں نے کلام کیا تو میں اس کی جان کے دشمن بن گئے اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کتنی ہی محبت رکھتا ہو مگر ان پر بارش آگرہ! مجھ کا جہاں خلاف کیا قابل گردن زدنی ہو گیا اس کے محاسن اور فضائل سب کا دم ہو گئے معاذ اللہ اس نادانی اور بے ایمانی کو کیا کہا جائے ۱۴۷۳ھ میں ایک کھوٹا تھا مگر کے قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری میں ذی الحجہ میں وہاں جا کر مرتے تھے وہیں ایک کیک کے درخت کے تنہ سے بیت رہتا ان ہفتی میں ۱۴۷۴ھ میں

السُّومَيْنِ إِذْ يُبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ -

۳۸۴۷- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ بَيْتِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّيْنَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنِينَ وَكَافِرِينَ فَمَاذَا مِنْ قَالَ مُطَرِّمُنَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِزْقِ اللَّهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ هُوَ الْمُؤْمِنُ بَنِي كَا فَرِيَّا لَكُمْ كَيْفَ آمَنَّا مِنْ قَالَ مُطَرِّمُنَا بِحُجْمِ كَذَابِهِمْ مُؤْمِنِينَ بِالْكَوْكِبِ كَا فَرِي -

۳۸۴۸- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عُمَرَاءَ مِنْ بَنِي قُضَيْلٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الْيَقْنَ كَانَتْ مَعَ حُجَّتِهِ عُمَرَاءُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَاءُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَاءُ مِنَ الْجَعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حَنْزِينَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَاءُ مَعَ حُجَّتِهِ -

۳۸۴۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "ما من رجل منكم يهاجروا إلى الله في سنة من سني الهجرة فيكون له من الغنائم ما يغنيه عن الدنيا وما يغنيه عن الآخرة فيكون له من الدنيا والآخرة ما يغنيه عن الدنيا والآخرة" -

(از خالد بن محمد از سلیمان بن بلال از صالح بن کیسان از عبد اللہ ابن علیہ اللہ) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ کے کمال (شہر) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینے سے) روانہ ہوئے۔ ایک رات برسات آئی تو صبح کو آپ نے نماز پڑھانے کے بعد ارشاد فرمایا: "تمہیں معلوم ہے رب تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟" صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے۔ میرے بندوں میں کچھ تو صبح کو مومن ہی اٹھتے ہیں اور کچھ کافر۔ جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل و کرم اور اللہ کی شانِ رزاقی سے ہمیں بارش عطا کی گئی تو وہ میرا مومن ہے ستاروں کا منکر ہے۔ جو کہے فلاں ستارے کی تاثیر سے بارش ہوئی وہ میرا کافر ہے ستاروں کا قائل اور مومن ہے۔

(از حماد بن خالد از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے، سب ذی قعدہ کے مہینے کے البتہ جو عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا (وہ ذی الحجہ میں کیا تھا) حدیبیہ کا عمرہ ذی قعدہ میں تھا۔ اسی طرح دوسرے سال کا عمرہ ذی قعدہ میں (جسے عمرہ قضا کہتے ہیں) جبرائیل کا عمرہ جہاں آپ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا وہی ذی قعدہ میں تھا جو تھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا جو ذی الحجہ میں تھا۔

(از سعید بن ربیع از علی بن مبارک از یحییٰ از عبد اللہ بن ابی قتادہ) ابو قتادہ کہتے ہیں ہم مدینہ کے کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ

ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَنْطَلَقْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ
فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أَحْرَمْ-

۳۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ

إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ تَعَذُّنَ
أَنْتُمْ الْفَتْحُ فَتَحْتُمْ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتَحْتُمْ مَكَّةَ فَتَحْنَا
وَأَخَذْنَا الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحَدِيثِ
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ
مِائَةً وَالْحَدِيثُ بِأَيْدِي فَاتَرَحْنَا هَا فَلَمْ نَزَلْ
فِيهَا قَطْرَةً فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاتَرَحْنَا هَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَانَا
مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضَعُصَ وَدَعَانَا صَبَّ
فِيهَا فَاتَرَكْنَا هَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ أَتَاهَا أَصْدَرْنَا
مَا شِئْنَا لَحْنٌ وَرَكَايَا

۳۸۵- حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ آعِينَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَوَافِي قَالَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ كُنَّا
عِنْدَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدِيثِ أَلْفًا وَارْبَعِينَ
أَوْ كَثْرًا زَلُّوا عَلَى بَيْتٍ فَاتَرَحُّوْهَا فَاتُوا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى الْبَيْتَ وَقَعَدَ عَلَى
شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ أَسْتُوِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا فَاتَى
بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَانَا قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَأَرَدُوا
أَنْفُسَهُمْ وَرَكَايَا لَهُمْ حَقٌّ أَنْ يَحْمِلُوا-

تھا

(از عبد اللہ بن موسیٰ از اسرائیل از البراء بن عازب حضرت برابر رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں (انفعمنا میں) تم فتح سے مراد فتح مکہ لینے ہو، بیشک مکہ کی فتح بھی اپنی
جگہ تسلیم شدہ ہے مگر ہم تو اس آیت میں بیعت رضوان جو حدیبیہ میں ہوئی فتح
سمجھتے ہیں (واقعہ یہ ہے کہ) ہم چودہ سو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھے، حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے ہم نے اس میں سے پانی لینا شروع
کیا، ایک قطرہ نہ چھوڑا اب پانی کی ضرورت ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اطلاع دی گئی آپ تشریف لائے اس کی من پر بیٹھ کر پانی کا برتن منگوا یا وضو
کیا اگلی کی اور اللہ سے دعا کی پھر یہ پانی جس سے آپ نے وضو کیا تھا کنوئیں
میں ڈال دیا کچھ دیر انتظار کے بعد کنوئیں نے ہمیں اور ہمارے جانوروں
کو جتنا ہم نے چاہا پانی پلا کر لوٹایا۔

(از فضل بن یعقوب از حسن بن محمد بن العین ابو علی حوافی از زبیر از البراء بن

حضرت برابر بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ چودہ سو یا اس سے زیادہ آدمی تھے۔ ایک کنوئیں پر پھیرے اس کا
سارا پانی کھینچ ڈالا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (آپ سے
عرض کیا پانی نہیں رہا اب کیا کریں) آپ کنوئیں کی من پر بیٹھ گئے اور فرمایا
اس کے پانی کا ایک ڈول لاؤ لوگ لائے آپ نے اس میں اپنا لب مبارک
ڈال دیا اور اللہ سے دعا کی پھر آپ نے فرمایا ایک گھڑی اسے بہلت دو
اس کے بعد اس کنوئیں کے پانی سے لوگوں نے اپنے آپ کو اور اپنے
مولیٰ بیوں سب کو سیراب کر لیا اور وہاں سے کوچ کیا۔

لہام بخاری نے اس حدیث کو بہان مختصر ذکر کیا ہے پوری حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۲ حدیبیہ کی صلح گویا انت بھی ترقی اسلام کی اس صلح کی وجہ سے بہت
سے لوگ مسلمان ہوئے اور اسلام کو بہت قوت حاصل ہوئی اس لئے اس کو فتح کہا ۱۲ منہ ۱۲ کسی روایت میں بندہ سوا اور کسی روایت میں تیرہ سو ہیں ۱۲ منہ

۳۸۵۲ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ

نُفَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ رُكُوتًا فَنَوَضُّأُ مِنْهَا شَمًّا
أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ
تَوَضُّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رُكُوتِكَ قَالَ فَوَضَّعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرُّكُوتِ فَجَعَلَ
الْمَاءُ يَنْفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَمَا مَنَالُ الْغُيُورِ قَالَ
فَشَرَبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِحَاظِكُمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ
قَالَ لَوْ كُنَّا وَمِائَةُ أَلْفٍ لَكُنَّا نَأْكُلُهَا نَحْنُ عَشْرَةٌ وَكُنَّا

۳۸۵۳ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ
لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعًا عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِي
سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسًا عَشْرَةَ مِائَةً
أَنْزَلَنِي بَابُ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ
قَتَادَةَ قَالَ بَعَثَ مُحَمَّدٌ بْنُ كَثِيرٍ

۳۸۵۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَنَا سَفِينُ

قَالَ عَمْرٌ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ إِذْ قَالَ
قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا
وَأَرْبَعِينَ وَلَوْ كُنَّا الْبُصُرُ لَا رَيْحُكُمْ مَكَانَ

(از یوسف بن علی از ابن نفیل از حصین از سالم) حضرت جابر سے

مروی ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ایک چھال تھی آپ نے اس کے پانی سے وضو کیا، پھر لوگ
آپ کے پاس آئے آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس تو وضو کے لیے پانی ہے نہ پینے کے لیے۔ بس
اب یہی پانی رہ گیا ہے جو آپ کی چھال میں موجود ہے، آپ نے یہ سن کر
اپنا ہاتھ مبارک اس چھال میں ڈال دیا، آپ کی انگلیوں سے پانی چشموں
کی طرح پھونکنے لگا۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سب لوگوں نے پیا اور وضو کیا۔ سالم کہتے ہیں
میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اس دن آپ وہاں کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں
نے کہا اگر لاکھ آدمی تھے تب بھی وہ پانی ہمارے لیے کافی تھا دلیہ ہم پندرہ سو کی تعداد میں
(از صلت بن محمد از یزید بن زریع از سعید) قتادہ کہتے ہیں نے
سعید بن مسیب سے کہا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ لوگوں
کی تعداد (جو حدیبیہ میں آپ کے ساتھ تھے) چودہ سو بیان کرتے ہیں سعید
نے کہا مجھ سے تو جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ جن لوگوں نے حدیبیہ کے دن
آنحضرت سے بیعت کی وہ پندرہ سو تھے۔

ابوداؤد عیسیٰ کہتے ہیں ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا انہوں نے
قتادہ سے روایت کیا۔ محمد بن بشر نے بھی ابوداؤد طیالسی کے ساتھ اسے
روایت کیا۔

(از علی از سفیان از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت
نے حدیبیہ کے دن (صحابہ کرام سے) فرمایا تم تمام روئے زمین پر افضلیت
رکھتے ہو جابر کہتے ہیں اس دن ہم چودہ سو آدمی تھے اور اگر مجھ میں تینائی ہوتی
تو میں نہیں اس (سکیر کے) درخت کی جگہ دکھا دیتا۔ سفیان کے ساتھ اس
حدیث کو امش نے بھی روایت کیا انہوں نے سالم بن ابی جعد سے سنا

انہوں نے جابر رضی سے، اس میں چودہ سو آدمی مذکور ہیں۔

عبید اللہ بن معاذ نے بحوالہ والدش از شعبہ از عمرو بن مرہ از عبید اللہ بن ابی اوفی بیان کیا کہ جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے نیچے بیعت کی ان کی تعداد تیرہ سو تھی، اسلم قبیلہ کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

عبید اللہ بن معاذ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کیا، بحوالہ ابوداؤد طیالسی از شعبہ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از عیسیٰ از اسماعیل از قیس) مرد اسلمی رضی
اصحاب شجرہ سے ہیں (بیعت رضوان میں موجود تھے) کہتے تھے (قیامت کے قریب) نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھائے جائیں گے اور ان کے بعد ایسے لوگ رہ جائیں گے جیسے روی کعبور یا جوح۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کچھ پرواہ نہ ہوگی۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عروہ) مردان اور سورین
مخمرہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال صحابہ کرام میں سے کئی سو آدمی ہمراہ لے کر روانہ ہوئے جب ذی الحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے قریبانی کے جانور کو ہار پٹنایا، اس کا کوبان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے بے شمار مرتبہ یہ حدیث سفیان سے سنی حتیٰ کہ میں نے سفیان سے سنا وہ کہنے لگے مجھے زہری سے کوبان چیرنا اور ہار ڈالنا یاد نہیں رہا۔ اب مجھے مقام اشعار و تقلید (کوبان چیرنے ہار ڈالنے کا مقام) یاد نہیں رہا، یا ساری حدیث یاد نہیں رہی۔

الشَّجَرَةُ تَابِعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا
أَلْفًا وَارْبَعِينَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى كَانَ أَصْحَابَ
الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ
ثُمَّ الْمُهَاجِرِينَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ۔

۳۸۵۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى
قَالَ أَخْبَرَنَا عَمِلَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ
سَمِيعٍ مَرَدًا مَّا أَرَا سَلَمًا يَقُولُ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبِضُ الصَّاحِبُونَ الْأَوَّلُ
قَالَ وَلَوْ وَتَبَقِيَ حَفَالَةٌ كَحَفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ
لَا يَعْصِي اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا۔

۳۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
مَرْوَانَ وَابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَا مَامُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بَعْضِ
عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي
الْحُلَيْفَةِ قَلَدَ الْهَدْيِ وَاشْتَعَوْا أَحْرَمَ مِنْهَا
لَا أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ
يَقُولُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِلَّا شَعَارَ
التَّقْلِيدِ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الشَّعَارِ
وَالْتَقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثِ كُلَّهُ۔

۱۔ اس کو امام بخاری نے کتاب الاشراف میں وصل کیا ۱۲۸۷ھ مافظ نے کہا کہ یہ حدیث ابن ابی اوفیٰ کو باقی آدمیوں کی خبر نہ ملے اور زیادتی فقر کی مقبول ہے ۱۲۸۷ھ کہتے ہیں اس وقت ہاجرین آٹھ سو تھے تو اہل مکہ لوگ ایک سو تھے ۱۲۸۷ھ میں کو بیعت کی ۱۲۸۷ھ اس حدیث کا مفعول باب سے تعلق نہیں رکھتا۔ امام بخاری اس کو اس وجہ سے بیان لائے ہیں کہ اس میں اس کا صاحب شجرہ سے بیعت کی خبر ملتی ہے اور کتاب الاشراف میں اس کو مرفوعاً بھی نکالا ہے ۱۲۸۷ھ

۳۸۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلْفَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي يَحْيَى وَرَقَاءَ عَنْ ابْنِ
أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ
فَقَالَ أَيُّؤَذِيكَ هَؤُلَاءُ قَالَ لَعَمْرُ مَا مَرَّةٌ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَحْيَى وَ
هُوَ بِأَلْحَدِ بَيْتَةٍ لَمْ يَسِينَ لَهُمَا أَهْلُهُمْ يَحْمِلُونَ
بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ الْفَيْدِيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنْ يَطْعِمَ قَرَقَابَيْنِ يَسْتَتِي مَسَالِكَيْنِ أَوْ
يُهْدِي شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۳۸۵۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى السُّوقِ فَلَمَحْتُ
عُمَرَ أَمْرًا شَدِيدًا فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
هَٰذَا زَيْجِي وَتَرَكَ صَبِيغًا صَغِيرًا وَاللَّهُ مَا
يُخْبِعُونَ كَرَامًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ وَخَشِيتُ
أَنْ تَأْكُلَهُمُ الْقُسْبِعُ وَأَنَا بَذْتُ خُفَّافِ بْنِ زَيْنَاءَ
الْفَقَارِثِيَّ وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحَدِيثَ بِيَهُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَّفَ مَعَهَا عُمَرُو كَحْ
بَعْضُ ثُمَّ قَالَ مَرَحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ
إِلَى بَيْتِ طَمِيمٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ
غَرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا

(از حسن بن خلف از اسحاق بن یوسف از ابوالبشر و قار از ابن یحیی از

مجاہد از عبدالرحمن بن ابی یحییٰ) کعب بن عمرو کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے
انہیں دیکھا ان کے سر کی جوئیں (آنی زیادہ ہو گئیں تھیں کہ) منہ پر گر رہی
تھیں آپؐ نے فرمایا ان کیڑوں سے تجھے تکلیف ہے؟ انہوں نے عرض
کیا جی حضور! آپؐ نے انہیں حکم دیا سر منڈوا دے! اس وقت وہ صدمہ
میں تھے، کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ (عمرؓ سے وہ روکے جائیں گے) حدیبیہ
میں ہی انہیں احرام کھول ڈالنا ہوگا، بلکہ انہیں مکہ میں داخل ہونے کی
(اور عمرہ پورا کرنے کی) امید تھی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ کی) آیت فدیہ اتاری (فَسَكَاتُ
مِنْكُمْ قَرِيعًا وَبِهَا دُؤِيَ) اس وقت آپؐ نے کعب بن عمرو کو یہ حکم دیا کہ ایک فرق
کھانا (سولہ مل) چھ مسکینوں کو دے یا ایک بکری قربانی کر یا تین روزے رکھ۔

(از اسماعیل بن عبداللہ از مالک از زید بن اسلم) اسلم کہتے ہیں میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا وہاں انہیں ایک جوان عورت ملی
کہنے لگی امیر المؤمنین! میرا خاندنہ مر گیا ہے اور مجھ کو لے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے
انہیں خدا کی قسم بکری کے پائے تک بھی نہیں ملے جنہیں پکا کر کھائیں، نہ ان
کے پاس زرعی زمین ہے نہ دودھ والے جانور۔ اندیشہ ہے کہ میں قحط سالی
میں (بھوک سے) نہر جائیں، میں خفاف بن ایما رغفاری کی بیٹی ہوں۔
میرے والد حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر کھڑے ہو گئے، آگے نہیں بڑھے فرمانے
لگے مرحبا! تیرا خاندان تو ہمارے خاندان (قریش) سے قریب ہے پھر
آپؐ نے ایک مضبوط زور آور اونٹ کی طرف چل دئے جو گھر میں بندھا
ہوا تھا، اس پر ناز کی دو بوریاں بھر کر لادیں اور ساتھ ہی اس میں
روپے اور کپڑے بھی رکھے، اونٹ کی ٹکیل اس عورت کے ہاتھ میں دے

نَفَقَهُ وَخَيَّابًا ثُمَّ نَادَاهَا بِخَطَامِهِ ثُمَّ قَالَ
اُتْبِئْ يَدَيْهِ فَلَنْ يُفِيئَنِي حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِغَيْرِ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرَتْ لَهَا
قَالَ عَمْرٌو لِكُلِّكَ أُمَّاكَ وَاللَّهِ لَوْ لَأَرَى أَبَاهُ
وَأَخَاهَا قَدْ حَاكَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَأُفْتَحَاهُ
ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِي سَهْمَا نَهْمَا فِيهِ -

٣٨٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَوَادٍ أَبُو عَمْرٍو الْقَزَّازِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجْعَرَةَ
ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ عَرَفْتُهَا قَالَ هُمُودُ ثُمَّ
أَنْسَيْتُهَا -

٣٨٤٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَآئِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ قَالَ أَطْلَقْتُ حَاجًّا فَهَرَرْتُ يَقُومُ
يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا هَذَا الْمُسْجِدُ قَالُوا هَذَا الْمَسْجِدُ
حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْعَتِ الرِّضْوَانِ فَاتَّيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرَنِي
فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ

دی فرمایا اسے لے جایہ سامان ختم ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ تجھے اس
سے بہتر دیگا۔ ایک شخص نے عرض کیا آپ نے تو اسے بہت دے دیا میرے مبین
آپ نے فرمایا تیری ماں تجھ پر روئے خدا کی قسم میں نے اس عورت کے
باپ اور بھائی کو دیکھا دونوں حضرات (کافروں کے) ایک قلعے کا محاصرہ
کئے رہے حتیٰ کہ اسے فتح کر لیا۔

پھر ہم صبح کو ان دونوں کا حصہ مال غنیمت میں سے وصول کر رہے تھے۔
(امام محمد بن رافع از شہاب بن سوار ابو عمر و فزاری از شیعہ از قتادہ از
سعید بن مسیب) مسیب نے کہتے ہیں میں نے وہ درخت دیکھا تھا جس کے
نیچے بیعت الیہ منوان ہوئی تھی، دوبارہ میں وہاں گیا تو وہ درخت نہ پہچان سکا
محمود بن غیلان نے اپنی روایت میں یوں نقل کیا پھر وہ درخت میں
محول گیا۔

(از محمود از عبد اللہ از اسرائیل) طارق بن عبد الرحمن کہتے ہیں ”میں حج کی نیت سے چلا، رستے میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں میں نے پوچھا یہ کیسی مسجد ہے؟ (جنگل میں کیوں بنائی گئی؟) لوگوں نے کہا یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان لی تھی (اسی کے نیچے مسلمانوں نے نماز کے لیے مسجد بنائی تھی) یہ سن کر میں سعید بن مسیب کے پاس آیا، میں نے اس سے بیان کیا، انہوں نے کہا تم مجھ سے میرے والد (سعید بن حسن بن حسن) نے بیان کہ وہ اصحاب بیعت رضوان میں

لے لی ہیں اس سے زیادہ اور غلبہ دیر کراڑ وغیرہ کچھ کوس کے حضرت عمرؓ کو لے کر آیا پھر دوی اور رم کریم کا کیا کہنا ہے اختیار بھی جا پڑا ہے کہ حضرت عمرؓ کے ایک ایک کلم پر تصدیق ہو جانے لے مسلمہ لائق کی یادوں اور تحویلوں کی پرورش کرنے والے اور اپنی رحمت کی خبر رکھنے والے ہمارے زمانہ میں بادشاہ تین نہیں ہیں۔ پہلے زمانے کے بادشاہوں کو بھی ذاتی عیش و عشرت کے سرا کچھ نہیں سمجھتا یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں پر سے اللہ تعالیٰ نے اپنی نظر مٹا دیا تھا ہے وہ روز بروز تباہ اور خراب ہوتے جلتے ہیں حضرت عمرؓ کے سے حاکم کو نہ فوج کی منزلت ہے نہ لشکر ساری رعیت ایسے حاکم پر جسے جان ڈال کر نہ سے گزیر نہیں کرتی اور یہ مسلمان کے دل میں بغال عمارت ہے کہ ملک بھارا، نازنا، جا۔ ہم مارے بھی مائیں تو بھی کھنگڑ نہیں جاسے بال بچوں کیلئے بیت المال پر دوش کا کافی ذریعہ موجود ہے ہر شخص اپنے ملک واپس خزانہ کے پہنچنے کے لئے جان اور مال سے ذریعہ نہیں کرتا کیونکہ اپنے وارثین کے بال بچوں عزیزوں و دوستوں سب کو کھانا سلطنت کا حصہ نہ رکھتا ہے اور اپنی ذاتی جائیداد کو طرح اس کے حفاظت میں کو فتنہ کرتا ہے اس سے بڑھ کر چھوٹی سلطنت اور کون سی چھوٹی ۱۲ منہ سلک باپ کا خوف تھا کسی بھی مائی کا ہم معلوم نہیں ہو سکا ۱۲ منہ سلک شاید یہ کوئی خیر کا خلد ہو گا کیونکہ خبر میری ہے کہ قلعہ فتح ۱۲۱۰ منہ سلک حضرت عمرؓ کا مطلب یہ تھا کہ اس محنت کے باپ اور بعد میں نے مسلمانوں کو ۱۰ خد متیں کی ہیں کہ میں نے جو کچھ اس کو یاد دہ کہم کہ ظالمیہ اور کتا ہے کہ اپنے بہت دیا کچھ کیا معلوم حافظ نے کہا شفاف کے باپ دادا ایماء اور رضہ بھی صامی تھے اور خفاف کے بیٹے بھی صامی تھے اور چار پشت صامی ہی ہوئے یعنی عمرؓ نے اس کو ابوبکر صدیقؓ سے خاص کیلئے وہ میں نے اس کو دودھ پلانا تھا میں صرف مجھ سے آپ نے قبول کیس ان کے لئے بھی حرکت کی دعا کو ۱۲ منہ کہا کہ خفاف کے والد ایماء نے آنحضرتؐ صلوات اللہ علیہ وسلم کو ابوسرکرماء دودھ پلانا تھا میں صرف مجھ سے آپ نے قبول کیس ان کے لئے بھی حرکت کی دعا کو ۱۲ منہ

الْحَرَّةَ وَالنَّاسُ يَبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ يُوحَىٰ لَهُ فَقَالَ
ابْنُ زَيْدٍ عَلَى مَا يَأْمُرُ أَبُو خُظَيْمَةَ النَّاسُ قِيلَ لَهُ عَلَى
النُّبُوتِ قَالَ لَا أَبَايِعُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ أَحَدًا يَدْرُسُ اللَّهَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحَدِيثُ يَبِيَّةَ -
موجود تھے (موت پر آپ سے بیعت کی تھی)

۳۸۶۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْأَخْبَارِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ سُلَيْمٍ بْنِ الْأَكُوْعِ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ
قَالَ كُنَّا نَصْرِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَصْرَفُ وَلَيْسَ لِيُحِيطَانِ يَنْتَظِلُ فِيهِ
۳۸۶۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ
الْأَكُوْعِ عَلَىٰ أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدِيثِ يَبِيَّةَ قَالَ عَلَىٰ لُبُوتِ -
۳۸۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَابٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبُرَّاءَ بْنَ عَاذٍ فَقُلْتُ
طَوَّبَ لَكَ مَعِيتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ
لَا تَدْرِي مَا أَحَدُنَا يَعْدُكَ -

سے بیعت لے رہے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا موت پر (یعنی ان کے ساتھ
ہو کر لڑیں گے مرس گئے) عبداللہ بن زید رضی نے کہا اس شرط پر تو میں آنحضرت
کے بعد کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

عبداللہ بن زید رضی حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

(انجیلی بیلعلی محارب از والدش از ایاس بن سلمہ بن اکوع) سلمہ بن
اکوع رضان صحابہ کرام میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے آپ
سے بیعت کی تھی، کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ
کی نماز پڑھا کرتے (نماز سے فارغ ہو کر) جب لوٹتے تو دوپواروں کا سا
نہ ہوتا جس میں ہم سایہ لیتے۔

(از قتیبہ بن سعید از حاتم، یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں نے سلمہ
بن اکوع رضی سے کہا آپ نے حدیبیہ کے دن کس اقرار پر آنحضرت پر بیعت
کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

(از احمد بن اشکاب از محمد بن فضیل از علاء بن مسیب) مسیب کہتے
ہیں میں حضرت براء بن عازب رضی سے ملا اور کہا آپ بڑے قابل مبارکباد
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل کی اور آپ سے درخت کے
نیچے بیعت رضوان کی! انہوں نے کہا جتنے! (یہ ٹھیک ہے) مگر تجھے
کیا معلوم۔ ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد کیا کیا سننے گئے کئے۔

۱- یہ سلسلہ کا واقعہ مدینہ والوں نے نبی کی ہجرت حرکات و سکنات کی بیعت توحید والی اور عبداللہ بن جعفر کو اپنے اچھے عالم بنانے کے والے نظارہ ہی تھے جن کو فیصلہ الملائکہ
کہتے ہیں یہ مدینہ کے یہاں تھے کہ مدینہ والوں ایک ٹوٹ بھیجی کہ اگر وہ اس مرد کو دے دینے والوں کا قتل عام کیا تو شہر کوٹ لیا سات سو صرف عاصوں کو شہر دیا جن میں تین
سو صحابہ تھے سب نبویؐ سے نبیؐ کے بعد تھے نبیؐ کی طرف لے کر شہر کی طرف تھے نماز اللہ کوئی دقیقہ بغیر علی الصلوٰۃ والسلام کی ہے جو جی کا اس نے نہ چھوڑا اور پھر
سننے جب یہ مرد و سلم بن عقبہ مرنے لگا تو مرنے وقت لوں دعا کی یا اللہ میں نے توحید کی شہادت کے بعد کوئی نیکی اس سے فرما کر نہیں کہ مدینہ والوں کا قتل عام کیا یہی نیکی اسے
کے ثواب کی جھلک امید ہے۔ اسے حدیث بن زکوان خدا پر علم ہے اللہ کے پیغمبرؐ کی تو میں کرتا ہے پھر ثواب کی امید رکھتا ہے اس کو یہ غرہ تھا کہ میں نے نبیؐ کی طرف وقت کی اطاعت
کی اور مرد و سلم نہ سمجھا کہ اللہ و رسول کی اطاعت سب کی اطاعت ہے مقدم ہے ۱۲ مہر ۱۵۰۰ یہ یاد دہانے کا جزوی اور تواضع کی راہ سے کہا صحابہؓ سے زیادہ بدست سے
بھاگنے والے تھے اس پر بھی اپنے نیک اعمال پران کو غرہ نہ تھا ہوش اپنے تئیں گنہگار سمجھتے ۱۷ مہر

۳۸۶۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ
يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الْقَحْطَانِ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۳۸۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا
قَالَ اللَّهُ نَبِيًّا قَالَ أَصْحَابُهُ هَذَا مَرْثَدٌ

فَمَا لَنَا قَدْ نَزَلَ اللَّهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدْ مَاتَ الْكُوفِيُّ
فَعَدَّتْ يَهْدًا أَكْبَرَهُ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَنَدَّ

لَهُ فَقَالَ أَمَّا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا وَ أَمَّا
هَٰذَا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا عَنْ عُمَرَ مَةَ -

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور ہزینہ ماریہ

۳۸۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ
زَاهِرٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِمَّنْ قُبِلَ الشَّجَرَةَ
قَالَ إِنِّي رَأَوُهَا قَوْتُ الْقَدْرَ بِكُوفٍ الْحَمَرِ إِذْ نَادَى

مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي كَلْبٍ عَنْ كُوفٍ الْحَمَرِ
وَعَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ

أَسْمُهُ أَهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اسْتَكْبَرَ دُكْبَتَهُ
وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ دُكْبَتِهِ وَسَادَةً -

۳۸۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

(از اسحاق بن منہ ورا زکی بن صالح از معاویہ بن سلام از یحییٰ از ابو
قلابہ ثابت بن مناکہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے درخت کے نیچے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

(از احمد بن اسحاق از عثمان بن عمر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا سے مراد صغیر صبیہ ہے
صاحبہ رضی اللہ عنہا نے کہا مبارک مبارک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مگر سہارے لیے کیا (خوشخبری) ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
فرمائی لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ کہ اللہ مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایسے باغات
میں داخل کرے جس کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔

شعبہ کہتے ہیں میں کوفی میں آیا میں نے یہ ساری حدیث قتادہ
سے نقل کی (یعنی ان کے حوالے سے بیان کیا) پھر لوٹ کر قتادہ کے پاس
آیا ان سے (برائے تصدیق) بیان کیا تو فرمائیے لَکَ فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا کی تفسیر

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور ہزینہ ماریہ سے منقول ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از ابو عامر از اسرافیل از قوتیبہ بن زاہر از سلمیٰ زاہر
بن اسود رضی اللہ عنہ بیعت رضوان میں شریک تھے کہتے تھے میں (جنگ جہنم
میں) گچی میں گدھوں کا گوشت پکا رہا تھا اتنے میں آنحضرت کے منادی

نے آواز دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھوں کے گوشت سے منع فرما
رہے ہیں۔
(اسی سند سے) مجاہد سے روایت ہے اس نے ایک شخص سے جو

بیعت رضوان میں شریک تھے روایت کیا اس کا نام اہبان بن روست
تھا۔ ان کے گھٹنے میں تکلیف تھی۔ جب وہ سجدہ کرتے تو گھٹنے کے
نیچے ایک (نرم) تکیہ رکھ لیتے۔

(از محمد بن یسار از ابن ابی عدی از شعبہ از یحییٰ بن سعید از یزید بن یسار)

۱۔ جب اس سورت میں یہ اتر کر اللہ تعالیٰ کے اوپر پہنچے گا کہ بخش دے تو ۱۲۱ منہ طلب یہ ہے کہ قتادہ نے اس حدیث کا ایک کلمہ اتوا نقل ہے
روایت کیا ہے اور دوسرا کلمہ نقل کیا ہے ۱۲۱ منہ

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
يُسَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ الثُّعْمَانِ وَكَانَ
مِنْ أَصْحَابِ الشُّجْرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَهْلُوا السُّوْبِيِّ فَلَا تُكُونُ
تَابِعًا مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ -

۳۸۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ
بِزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
أَبِي جُمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِدَ بْنَ عَدْرِوَةَ وَ
كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
أَصْحَابِ الشُّجْرَةِ هَلْ يَفْقَهُ الْوُتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْنَا
مِنْ آدِلِهِ فَلَا تُوتِرُ مِنْ آخِرِهِ -

۳۸۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسِيرُ
فِي بَعْضِ سَفَارَةٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ
لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ
يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ
فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ
الْخَطَّابُ تَكُنْ لَكَ أُمٌّ يَا عُمَرُ نَزَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا
يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَخَوَّكَتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّاهُ
أَمَّا الْمُسْلِمَانِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزَلَ فِي قُرْآنٍ
فَمَا نَشِيتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَقْرَأُ فِي الْقُرْآنِ
فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ

سوید بن لغمان رضی اللہ عنہ رضوان والے صحابہ کرام میں سے تھے کہتے تھے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام (جب جنگ خیبر میں بطور غذا) صرف
ستولائے اور چنے چبا کر گدراوقات کیا۔
ابن عدی کے ساتھ اس حدیث کو معاذ نے بھی شعبہ سے روایت
کیا۔

(از محمد بن حاتم بن زریع از شازان از شعبہ) ابو جمرہ کہتے ہیں کہ
میں نے نماز میں عمرو بن زید نے پوچھا اور وہ ان صحابہ میں سے جنہوں نے نیت
کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ کیا وتر کا توڑ ڈالنا
(ایک رکعت اور پڑھ کر) درست ہے؟ انہوں نے فرمایا جب تو شروع
رات میں وتر پڑھ چکا ہو تو آخر رات میں مت پڑھ۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از زید بن اسلم) اسلم رضی اللہ عنہ
میں کہ آنحضرت کسی سفر میں تشریف لے جا رہے تھے (یعنی حدیبیہ کو)
حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ رات کا وقت تھا انہوں نے حضور
سے کچھ دریافت کیا، آپ نے جواب نہ دیا، پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا اس
وقت آپ وحی میں مشغول تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبر نہ مٹی (آخر حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اپنے دل میں) کہنے لگے عمر! خدا کرے (تو مر جائے) تیری ماں تجھ پر
روئے تو نے آنحضرت سے تین بار اس قدر عاجزی سے عرض کیا اور آپ
نے جواب نہیں دیا۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور سب
سے آگے بڑھ گیا، میں ڈرا کہیں میرے متعلق قرآن نہ اترے (اللہ تعالیٰ کا
مجھ پر عتاب نہ ہو) تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے
کی آواز سنی جو مجھے پکار رہا تھا، مجھے مزید خوف ہوا شاید میرے بارے کوئی
آیت غضب نازل ہوگی!

۱- یعنی ذکر و توبہ نہیں اور اس کا بیان گذر چکا ہے اور مالک نے حنفیہ اور شافعیہ میں قول ہے

لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَخَّاهُ لَهُ
فَمَنْ صَدَّ قَاعَهُ قَاتَلْتُمَا قَالَ اْمُفُوا عَلَيَّ
اَسْوَ اللَّهِ -

نے فرمایا چلیس اللہ۔

۳۸۷۵- حَدَّثَنَا اسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ شَيْهَابٌ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ
بِأُلسُورِ بْنِ خُزَيْمَةَ يُخْبِرُ ابْنَ خُبْرَةَ عَنْ خَبِيرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمَرَةَ الْخَدَّاجِ
فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمِيلَ بْنَ عَمْرِو
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَا
سَهْمِيلُ بْنُ عَمْرِو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ
وَلَنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا دَدْتُكَ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتُ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَابْنِي سَهْمِيلُ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ فَكَبَّرَ
الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَصُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا
ابْنِي سَهْمِيلُ أَنْ يُقَاضِيَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتَبَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَدْدَلٍ بْنَ سَهْمِيلٍ

کر کے تشریف لائے تھے نہ آپ کا ارادہ کسی کو مارنے کا تھا نہ کسی سے لڑنے
کا تو آپ حسب ارادہ (بیت اللہ کی جانب) بڑھتے رہے اب جو بھی ہمیں
بیت اللہ سے روکے گا، ہم اس سے لڑیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

(از اسحاق از یعقوب از برادر زادہ ابن شہاب از اعش از عروہ بن زبیر)
عروان بن حکم اور مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہما دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے عمرہ حدیبیہ کا واقعہ بیان کرتے تھے۔

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں سے سن کر مجھ سے بیان کیا
تو اس میں یہ بھی ذکر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدیبیہ کے دن
ہبیل بن عمرو (قریش کے وکیل سے صلح کی اور) صلح نامہ لکھوایا گیا۔ اس میں ہبیل
نے یہ شرط بھی لکھوائی کہ اگر ہمارا کوئی آدمی آپ کے پاس آجائے اگرچہ وہ
مسلمان ہو گیا تو آپ اسے ہماری طرف کریں گے، ہم جو سلوک
چاہیں گے اس کے ساتھ کرنے کے مجاز ہوں گے۔ ہبیل نے کہا میں
تو اسی شرط پر صلح کروں گا۔

مسلمانوں نے اس شرط کو برا جانا اور ناراض ہوئے انہوں
نے گفتگو کی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو کافروں کے سپرد
کردیں (ہبیل نے کہا کہ اگر یہ نہیں ہو سکتا تو صلح بھی نہیں ہو سکتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط منظور کر لی اور
صلح نامہ اسی شرط کے ساتھ مختصر کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جندل بن سہیل کو (جو مسلمان ہو

(بقیہ صفحہ سابقہ) قریش کے جاسوسوں میں سے کسی ہوگی کیونکہ یہی باہر والے ہماری خبریں قریش کو پہنچا کرتے ہیں گویا ان کے جاسوس ہیں قیطلانی نے جس حدیث
کی شرت کی ہے وہ یہ ہے کہ اگر یہ کافر ہلے مقابلہ کرے تو اللہ نے مشرکوں کا ایک جاسوس وہ کر دیا یعنی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا یعنی ہم ان کی طرف ہو گئے ہیں
نے جاسوس نہیں بھیجا اور رستہ عبور نہیں کیا اور لڑائی کے لئے مقابل ہوئے مگر یہ مطلب میں اشیان نہیں ہوا اور صاحب قیہ القاری نے قیطلانی کی عبارت کا حرف
ترجمہ فارسی میں کر دیا اور اس کے مطلب پر خیال نہیں فرمایا اور ترجمہ میں بھی غلطی کر کے لکھا کہ جو اشیانہ تھا بطور نفی بیان کیا ابن اثیر نے نہایت ہی اس
عبارت کا یہ مطلب لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مشرکوں کے ہاتھ سے ہمارے جاسوس کو چالایا ان کی خبر ہم کو کر دی ۱۲ منہ ۷۷ یعنی قریش کے لوگوں نے ۱۲ منہ
۷۷ مال اسباب مال کے سبب غائب ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۷۱) ۷۷ ابو جندل مسلمان ہو گئے تھے مگر کے کافروں نے ان کو پکڑ لیا
قید کر رکھا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے تو یہ قید سے بھاگ کر آئے اور مسلمانوں کے حلقے میں اپنے تئیں ڈال دیا اس کے باپ ہبیل بن عمرو نے کہا یہ پہلا ہے جو شرط
کے موافق آپ کو پورا کرنا چاہیے آپ نے اس کو اس کے باپ کی تحویل میں دے دیا اور اقصیہ پہلے ذکر کیا ۱۲ منہ

۳۸۷۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ أَهْلَ وَقَالُونَ
جَيْلُ بَنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَالَتْ كُفَارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ .

۳۸۷۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَهْمَاءَ
قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ ثَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
وَسَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ حَمْرًا وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَةُ عَنْ ثَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَ:
لَو أَقْبَمْتُ الْعَامَةَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ
قَالَ تَحَرُّبْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ
كُفَارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَخَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا يَأْتِي وَحَلَقَ وَقَصَّرَ مَحَابِيَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَدْجِبْتُ عُمَرَةَ فَإِنْ خَلَّتْ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ
طَفْتُ دَرَانُ جَيْلُ بَنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا
صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَسَا عُمَرًا
ثُمَّ قَالَ مَا أَرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا قَاحِدًا أَمْثَلَهُمْ
إِنِّي قَدْ أَدْجِبْتُ حُجَّةً مَعَ عُمَرَةَ فِطَافٍ طَوَافًا
قَاحِدًا أَوْ سَعِيًّا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا .

۳۸۷۹ حَدَّثَنَا مُجَافِرُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ النَّضْرِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْرُوعٌ عَنْ ثَافِعٍ قَالَ إِنَّ
النَّاسَ يَكْفُرُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ

(از مسدد از یحیی از عبد اللہ از ثافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے
احرام باندھا اور فرمائے لگے اگر لوگ مجھے کچھ میں جانے سے روکیں
گے تو میں بھی وہی کام کروں گا جو کفار قریش کے حائل ہونے کے وقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ آپ نے یہ آیت بھی پڑھی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ
مَتَّهَارًا سَلَّمَ لِيَعْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ بَهْرَتَيْنِ مَخُونَةٍ هِيَ .

(از عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ از ثافع) عبید اللہ بن عمر رضی اللہ
اور سلم نے عبد اللہ کے (اپنے والد) ابن عمر سے گفتگو کی۔

دوسری سند از موسی بن اسماعیل از جویریہ از ثافع) عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما کے کسی بیٹے نے اپنے والد سے کہا اُس سال آپ رہا ہیں
(عمرے کو نہ جائیں) تو بہتر ہے کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید آپ بیت اللہ
تک نہ پہنچ سکیں۔ انہوں نے کہا ہم آنحضرت کے ساتھ (عمرے کی نیت
سے) روانہ ہوئے کفار قریش نے آپ کو بیت اللہ تک نہ جانے دیا۔
آخر آپ نے حدیبیہ میں اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں اور سر منڈوایا آپ
کے صحابہ کرام نے بھی بال ترائے (احرام کھول ڈالا) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سلسلہ
کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا میں تمہیں گواہ کرتا ہوں میں نے عمرہ اپنے
اوپر واجب کر لیا اب اگر لوگوں نے بیت اللہ تک مجھے جانے دیا تو میں
طواف کروں گا (عمرہ بجالاؤں گا) اگر لوگ حائل ہوئے تو میں ویسے ہی
کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ تھوڑی دیر تک یہی کچھ
کر چلے پھر فرمانے لگے حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں دونوں میں احصار
یعنی روکے جانے کا ایک ہی حکم ہے، میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے

(از شجاع بن ولید از نضر بن محمد از صخر) ثافع کہتے ہیں کہ لوگ
کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئے، یہ
صحیح نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ حدیبیہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

لہ مقصد یہ کہ اس انصاری کا نام معلوم نہیں ہوا ممکن ہے کہ یہ وہی انصاری ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھائی بنا دیا تھا ۱۴ سنہ

اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک الفاری کے پاس اپنا گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تاکہ اس پر سوار ہو کر جہاد کریں اس وقت آنحضرت درخت کے پاس (صحابہ کرام سے) بیعت لے رہے تھے حضرت عمر کو اس بات کی خبر نہ تھی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے بیعت کر لی پھر گھوڑا لینے گئے اور اسے لیے حضرت عمر کے پاس پہنچے حضرت عمر اس وقت لڑائی کے لیے زرہ پہن رہے تھے انہیں یہ خبر دی کہ آنحضرت درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ساتھ گئے اور فاروقی اعظم رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے بیعت کی۔ صرف یہی بات ہے جس کی وجہ سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئے ہشام بن عمار کہتے ہیں ہم سے ولید بن مسلم نے بحوالہ عمر بن محمد عمری از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا کہ حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے وہ الگ الگ درختوں کے سائے میں ٹھہرے تھے پھر اچانک لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہوئے دکھائی دئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھ تو وہی یہ لوگ کیوں جمع ہوئے ہیں؟ آنحضرت کو کیوں گھیرے ہوئے ہیں؟ انہوں نے جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ سے بیعت کر رہے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کی پھر لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے بھی بیعت کی (از ابن عمر رضی اللہ عنہما از اسماعیل) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے جب آپ عمرہ (قضا) کے لیے روانہ ہوئے آپ نے طواف کیا، ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا، آپ نے نماز پڑھی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو ہم آپ پر آڑ کئے ہوئے تھے مبادا کوئی مشرک مکہ آپ پر حملہ کر دے۔

وَكَيْسٌ كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَرُو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى قَوْسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بَاقٍ بِهِ يُفَاتِلُ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذَلِكَ فَبَايَعَ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْقَوْسِ فَبَايَعَهُ إِلَى عُمَرُ وَ عُمَرُ يَسْتَلِمُهُمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاطْلُقْ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّعَ النَّبِيُّ يَتَخَذُكَ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُسَيْرِيُّ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ۔

۳۸۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ قَطَافَ فَطَفْنَا مَعَهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَبَّحْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ۔

۳۸۸۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْفَهَانَ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَنَا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حَنْفٍ مِّنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَعِيزُ بِهِ فَقَالَ أَتَيْتُمُو الزَّوْءَى فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَفَرَدْتُ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاقِبِنَا لَمْ يَرْفُطْ حَتَّىٰ إِلَّا أَسْمَلْنَا بِنَا إِلَىٰ أَمْرِ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَسَدْنَا مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَعَرْنَا عَلَيْهِ خُصْمٌ مَّا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ.

۳۸۸۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَّى عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدُودِ وَالْقُلُوبِ يَنَاشِرُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّوبُ ذِيكَ هُوَ أَكْرَمُ مَا كُنَّا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحِلِثٌ وَمُمْ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ أَوْ أَطْعَمُ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ أُنْسِكَ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا أَبَدَ.

۳۸۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

(از حسن بن اسحاق از محمد بن سابق از مالک بن مغزل از ابو حصین)

ابو دائل کہتے ہیں جب سہیل بن حنیف الضاری رضی اللہ عنہ سے لوٹ کر آئے، ہم ان کے پاس خبر دریافت کرنے کے لیے گئے انہوں نے کہا اپنی رائے پر ناز نہ کرو ایک وہ دن تھا ابو جندل کا اس دن میں نے اپنے آپ کو دیکھا اگر مجھ سے ہو سکتا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ سنتا ابو جندل کو حوالے نہ ہونے دیتا خوب لڑتا لیکن اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے (ہماری رائے کوئی چیز نہیں) ہم نے تو اس جنگ سے پہلے جب کسی ڈر کی وقت تلواریں اپنے کندھوں پر سنبھالیں تو اسکا نتیجہ ایسا ہوا جسے ہم اچھا سمجھتے تھے مگر اس جنگ کا عجیب حال ہے ہم فساد کا ایک کونا بند کرتے ہیں تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے ہم نہیں جانتے اسے بند کرنے کا کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

از سلیمان بن حرب از محمد بن زید از ایوب از مجاہد از ابی یعلیٰ کہ جب بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حدیبیہ کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے منہ پر جوئیں گریز تھیں، آپ نے فرمایا کیا یہ سر کے کیرے تجھے تکلیف دے رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی حضور! آپ نے فرمایا تو یوں کر سر منڈوا ڈال اور تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری قربانی کر دے۔ ایوب سختیانی کہتے ہیں مجھے یاد نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین باتوں میں سے پہلے کونسی بات فرمائی۔

(از محمد بن ہشام ابو عبد اللہ از ہشام از ابو بشر از مجاہد از

لہ صیفین ایک مقام کا نام ہے جہاں حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگ عظیم ہوئی تھی پہلے اس لڑائی سے الگ رہنا چاہتے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶۸ منہ ۱۱۶۹ منہ ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۱ منہ ۱۱۷۲ منہ ۱۱۷۳ منہ ۱۱۷۴ منہ ۱۱۷۵ منہ ۱۱۷۶ منہ ۱۱۷۷ منہ ۱۱۷۸ منہ ۱۱۷۹ منہ ۱۱۸۰ منہ ۱۱۸۱ منہ ۱۱۸۲ منہ ۱۱۸۳ منہ ۱۱۸۴ منہ ۱۱۸۵ منہ ۱۱۸۶ منہ ۱۱۸۷ منہ ۱۱۸۸ منہ ۱۱۸۹ منہ ۱۱۹

قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ فَحَّاهٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كُعبِ بْنِ
عُجْرَةَ قَالَ سَمِعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْحَدِيبَةِ وَكُنَّا مَحْجُورُونَ وَقَدْ
حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفَرَّةٌ
فَجَعَلْتُ الْهَوَامَّ تَسَاقُطُ عَلَيَّ وَجِئْتُ فَمَرَّ بِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرِيَّةَ
هَؤُلَاءِ رَأْسُكَ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ وَأَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ
فَلَمَّا كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ يَوْمَ آذَى مِنْ دَأْوِهِمْ فَفَدَيْتُمْ
مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ -

بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

۳۸۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَسْبَاغًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ
نَاسًا مِنْ أَهْلِ كُوفَةٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ
فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ
أَهْلَ رَيْفٍ وَاسْتَوْحَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّوَادِغِ وَأَمَرَهُمْ
أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَوْا مِنْ الْبَايِعَاتِ وَأَبْوَالِهَا
فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا أَنَا حَيَّةَ الْحَوَّةِ كَفَرُوا وَابْعَدُوا
إِسْلَامَهُمْ وَقَتَلُوا رَأْسِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَسْبَغُوا الدَّمَ وَفَلِعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ
الطَّلَبَ فِي أَقْبَاهِهِمْ فَأَمَرَهُمْ مَمْرُوءًا عَلَيْهِمْ وَقَطَعُوا

عبدالرحمن بن ابی لیلی، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم
حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرے کا) احرام
باندھے ہوئے تھے۔ اور مشرکوں نے ہمیں (کعبے میں جانے سے) روک
دیا تھا۔ میرے سر پر اس وقت بہت بال تھے جن میں سے چہرے پر
جو ٹپک رہی تھیں (اس کثرت سے ہو گئی تھیں)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے دریافت
فرمایا کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھے تکلیف ہے؟ میں نے عرض کیا جی
ہاں اچانچہ اس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت نازل ہوئی۔ فَمَنْ
كَانَ مَرِيضًا اَوْ تَرَجِمَہ (ترجمہ) جو کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے مریں (جوئیوں
وغیرہ کی) تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے، روزے رکھے یا صدقہ نکالے یا قربانی دے

بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

(از عبدالاعلیٰ بن حماد زید بن زریع از سعید از قتادہ) حضرت انسؓ
کہتے ہیں کہ عکّل اور عرینہ کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے میں
آئے، اسلام کا کلمہ پڑھنے لگے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ
دودھ والے جانوروں کو پالتے تھے اور کیتی باڑی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ہمیں
مدینے کی ہونا موافق ہے۔ آخر آپ نے انہیں چند اونٹ دے کر ایک جمہور
کے حکم دیا تم انہیں لے کر (جنگل میں) چلے جاؤ۔ ان کا دودھ اور پشاپ استعمال
کرو۔ وہ چلے گئے۔ جب حرہ کے ایک طرف پہنچے تو اسلام سے پھر کر کافر ہو گئے
(مرد ہو گئے)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے چولہے کو (جس کا نام
سار تھا) شہید کر دیا اور اونٹ بھگالے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ہوئی آپ نے ان کے کپڑے
کے لئے آدمی روانہ کئے (جب وہ پکڑے ہوئے آئے) آپ نے حکم دیا تو اس کے
مطابق ان کی آنکھوں میں گرم سلاٹیاں پھیری گئیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے
اور حرہ کے ایک کونے میں ڈال دیئے گئے۔ اسی حال میں مر گئے۔

أَيُّهُمْ وَتَرَكُوا فِي تَاجِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى
حَالِهِمْ قَالَ فَتَدَاةٌ بَلَعْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَخْتِمْ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَمْنِي
عَنِ الْمَثَلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَدَّثَنَا عَنْ
فَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَبُو
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِيمٌ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ -

۳۸۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْثِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا حَصَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
الْحُسَيْنِ الْقَوَاتِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ
مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالْقَامِ أَنَّ عُمَرَ
ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا
تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْقَسَاصَةِ فَقَالُوا حَقٌّ قَضَى
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا
الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ وَأَبُو قِلَابَةَ خَلَفَ سِرْوَةً
فَقَالَ عَنَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَأَيْنَ حَدِيثُ أَنَسٍ
فِي الْعُرَيْنِيِّينَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ إِنَّمَا حَدَّثَنِي
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُهْمِبٍ عَنْ
أَبِيهِ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ
عُكْلٍ ذَكَرُوا الْقِصَّةَ -

قتادہ کہتے ہیں ہمیں یہ خبر پہنچی کہ اس واقعہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خیرات کی ترغیب دیتے تھے اور مثلاً ناک کان کاٹنا، آنکھ پھوڑنا اس سے منع کرتے تھے۔

شعبہ ابان اور حماد نے قتادہ سے صرف عُرینہ کا لفظ نقل کیا اگل کا لفظ نہیں کیا بخاری بن ابی کثیر اور ابویوسف البوقلابہ سے البوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے کہ عُکْل کے کچھ لوگ آئے۔

(از محمد بن عبد الرحیم از حفص بن عمر ابو عمر حوضی از حماد بن زید از ابیوب و حجاج صواف) ابورجاء و ابو قلابہ کے غلام تھے اور مدائن شام میں البوقلابہ کے ساتھ تھے کہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ (خليفة) نے ایک دن لوگوں سے مشورہ کیا، پوچھا قسامت کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا قسامت حق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلیفوں نے اس کا حکم دیا ہے، جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اس وقت البوقلابہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے تخت کے پیچھے کھڑے تھے۔ اتنے میں عنسہ بن سعید نے کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جو عرینہ والوں کی حدیث روایت کی وہ کہاں گئی؟ البوقلابہ نے کہا یہ حدیث تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بھی بیان کی ہے۔ عبد العزیز بن صہیب نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اس میں صرف عُرینہ کا ذکر ہے، اور البوقلابہ کی روایت میں بحوالہ انس رضی اللہ عنہ عُکْل کا لفظ مذکور ہے اور یہی واقعہ ہے۔ فقط۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ عَشْرُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّابِعُ عَشْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

۱۷۔ اس میں عرینہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۷ جب قبل کے گواہ نہ ہوں اور لاش کسی محلہ یا گاؤں میں ملے ان لوگوں پر قسین ہشتاد ہو تو ان میں سے پچاس آدمی چن کر قسین حلف لی جاتی ہے اس کو قسامت کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۷ یعنی آپ نے ان لوگوں کے لئے قسامت کا حکم نہیں دیا لیکن ان کے قسامت کا یہ اعتراض صحیح نہ تھا کیونکہ قسین والوں پر تو خونِ ثامت ہو چکا تھا اور قسامت وہاں ہوتی ہے جہاں ثامت نہ ہو صرف ہشتاد ۱۲ منہ

سترهواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۲۲۰ غَزْوَةُ ذَاتِ الْقَرْدِ

وَمِنْ غَزْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ آغَارُوا عَلَى

لِقَاحِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَبْلَ حَيْبِ بَيْتِكَ

۳۸۸۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ بَزِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

سَلَمَةَ بْنَ الرَّكْوَاعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤْتَى

بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَوَعَّى بِذِي قَرْدٍ قَالَ فَلَقِيْنِي عُلاَمٌ

لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اخْذْتُ لِقَاحُ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ

مَنْ أَخَذَهَا قَالَ عَطْفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ

ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَا حَاكُ قَالَ

فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ الْمَسْكِ يَنْتَه

ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِ حَتَّى أَذْرَكْتُهُمْ

وَقَدْ أَخَذُوا كَيْسَقُونَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے جسم والا

باب ذات القرد کی لڑائی کا قصہ۔ یہ وہ غزوہ ہے

اس جنگ میں (عطفان قبیلہ کے) لوگ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیاں

بہاگائے گئے تھے جنگ خیبر سے تین رات پہلے یہ واقعہ ہوا۔

از قتیبہ بن سعید از حاتم از یزید بن ابی عبید) سلمہ بن

اکوع رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں اذان فتح سے پہلے (مدینے سے)

نکل کر غابہ کی طرف گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں

ذی قرد میں چر رہی تھیں۔ رستے میں مجھے عبد الرحمان بن عوف

رضی اللہ عنہ کا غلام ملا کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی اونٹنیاں بچڑی گئی ہیں۔ میں نے پوچھا کون بچڑے گیا

اس نے کہا عطفان کے لوگ۔ یہ سنتے ہی میں نے یا صبا حاکہ

کی تین آوازیں بلند کیں مدینے کے دونوں کناروں میں

آواز پہنچا دی۔ پھر میں سیدھا ران لیٹروں کے پیچھے

چلا، میں نے انہیں بچڑ لیا وہ (جانوروں کو) پانی پلاتا

چاہتے تھے

۱۔ ذات القرد یا ذی قرد ایک چتر کا نام ہے جو عطفان قبیلہ کے قریب ہے ۱۳۰ھ ایک روایت میں یوں ہے فرارہ کے دو گے بچڑے گئے فرارہ بھی عطفان قبیلہ کی ایک شاخ

۲۔ ۱۳۰ھ عرب لوگ یہ بکھر اس وقت نکلتے ہیں جب کوئی مصیبت آتی ہے صبح کو ان کا مال لوٹا لیتے ہیں فرارہ کے طود پر پہنچتے ہیں ۱۳۰ھ ایک روایت میں یوں ہے کہ

میں سبلغ پہاڑ پر چڑھ گیا وہ زمین ہار چلا کہ یا صبا حاکہ کہا میری آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رشتہ فی دی لوگوں میں منادی ہو گئی ۱۳۰ھ

سے کہنے لگا۔ عامر آپ ہمیں اپنے اشعار نہیں سناتے؟
یہ سن کر عامر (اپنی سواری سے) اترے اور یہ اشعار
پڑھنے لگے۔

(ترجمہ)

گر نہ ہوتی تیری رحمت لے شہِ عالی صفات
تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکوٰۃ
تجھ پہ صدقے جب تلک دُنیا میں ہم زندہ ہیں
بخش دے ہم کو، لڑائی میں عطا فرما ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہِ والا صفات
جب وہ ناحق چینیٹے سُننے نہیں ہم ان کی بات
چینج چلا کر انہوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کون گارہا
ہے؟ عرض کیا گیا عامر بن کوثر۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم
کرے۔ یہ ایک شخص (حضرت عمرؓ) یہ سن کر کہنے لگے۔ اب تو عامر
رضی اللہ عنہ کے لئے شہادت لازم ہو گئی یا رسول اللہ (صلی اللہ
علیہ وسلم) آپ ہمیں عامر رضی اللہ عنہ سے فائدہ اٹھانے دیتے۔
عرض ہم خیر میں پہنچے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ یہیں شدت سے بھوک
لگی مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔ اسی روز شام کو لوگوں نے بہت
اُل سلگائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ آگ
کیسی روشن ہے کیا پکا رہے ہو؟ عرض کیا گوشت پکا رہے ہیں آپ
نے پوچھا کس جانور کا؟ عرض کیا پالتو گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا
یہ گوشت بہا دو۔ مائدیاں توڑ کر پھینک دو۔ (ایک شخص
(غالباً حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی

ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْرٍ قَبِيرٍ وَاللَّيْلَةُ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ لَا تَسْمَعْ
مِنْ هُنِيهَا تَكْ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا أَفْزَلَ
يَجِدُ وَيَا الْقَوْمَ يَقُولُ هـ

اللَّهُمَّ كَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَمَسَّدْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءَكَ مَا أَبْقَيْنَا
وَتَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَا قَيْنَا
وَالْقَيْنُ سَكِينَةٌ عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِبْنَاهُ أَبَيْنَا
وَبِالْقَبِيحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
هَذَا السَّائِئُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ
يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ
يَا فَيْتَى اللَّهُ كَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَاتَيْنَا خَيْرَ
فَخَاصَرْنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا عَظْمَةٌ شَدِيدَةٌ
ثُمَّ رَأَى اللَّهُ تَعَالَى فَنَحَمَهَا عَلَيْهِمْ فَلَبَّاهُ
النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ
أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّيِّرَانُ عَلَى آيٍ
شَيْءٍ يُوقَدُونَ قَالُوا عَلَى الْحِمِّ قَالَ عَلَى آيٍ
لَحْمٍ قَالُوا الْحِمُّ خُبْرُ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِ تَقِيْهُهَا وَأَكْسِرُوهَا

ملہ اس مصرع میں معنوں نے ابدینا کے بجائے اتدینا پڑھا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا۔ جب کوئی بگارتے کیلئے دوڑ کر ہم آتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ ام احمدی
روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اللہ اس کو بخشنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے لئے یوں فرماتے اللہ اس کو بخشنے تو وہ شہید
ہوتا۔ عامر بھی اس جنگ میں شہید ہوئے ان کی لہار ایلے کر خود انہی کو لگ گئی ۱۲ منہ

فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْسُهُرُيْهَا وَ
نُفْسُهَا قَالَ أَوْذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَى الْقَوْمُ
كَانَ سَعْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا قَعَدَ وَلَيْلَهُ سَاقِ
يَهُودِيٍّ لَيْبُزِيَّةً وَبَرَجِيعُ دُبَابٍ سَيْفِهِ
فَأَصَابَ عَيْنَ دُكْبِيَّةٍ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ
فَلَمَّا تَقَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَخَذَ بِيَدِي قَالَ
مَا لَكَ قُلْتَ لَكَ ذِيكَ ابْنِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ
عَامِرًا حِطَّ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَبَ مَنْ قَالَ لَكَ إِنَّ لَكَ لَا جَبْرِيْنَ وَ
جَمْعَ بَيْنِ إِبْصَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قُلْتُ
عَرِيتُ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا
حَاتِمٌ قَالَ لَشَأْهَا -

نہیں ہوا۔

۳۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ
لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بَلَّيْلًا لَمْ يُعْرِضْ بِهِمْ
حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ إِلَيْهِ يَهُودُ مَسَامٍ
وَمَكَاتِلُهُمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا الْحَمْدُ وَاللَّهِ
مُحَمَّدٌ وَالتَّحِيَّاتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِيتُ
خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ مَبَازِجُ
الْمُكْنُوتِينَ - أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

اللہ علیہ وسلم گوشت بہادیس اور ہانڈیاں (بجائے توٹنے کے) پھینک
دائیں، کوئی حرج تو نہیں؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرلو
جب دشمنوں کے مد مقابل صف بندی ہوئی تو عامرؓ
رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی وہ یہودی کی پٹنڈی پر مارنے لگے۔
اس کی لڑک پلٹ کر خود انہی کے گھٹنے پر لگنے سے زخمی
ہو گئے اسی زخم سے وہ شہید ہو گئے۔

جب خیبر سے لوگ واپس ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے دیکھا۔ میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پوچھا سلمہ کیا حال ہے؟ میں نے
عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ
عامر کی نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص یہ کہتا ہے وہ جھوٹا
ہے۔ عامر کو تو دہرا اجر ملے گا۔ آپ نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا فرمایا
وہ تو جاہد مجاہد ہے۔ کوئی عرب زمین پر (یا دینے میں) عامر کی طرح نہیں چلا۔
قتیبہ کی روایت حاتم سے اس طرح ہے "کوئی عرب دینے میں عامر کی طرح پیدا

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از حمید طویل، حضرت انسؓ
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں رات کو پہنچے
تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو جب
تک صبح نہ ہوتی تو ان پر حملہ نہ کیا کرتے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو پہلی
اپنی کدالیں اور ٹوکریاں (سامانِ زراعت) لے کر نکلے۔ جب انہوں نے
آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں خدا کی قسم محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) لشکرِ سمیت آ پہنچے۔ آپ نے فرمایا۔ خیبر خراب
ہوا (برباد ہوا) ہم جہاں کسی ایسی قوم کی زمین پر اترتے ہیں جہاں
پہلے انذار و تبلیغ کی گئی ہو (اور وہ ایمان نہ لائے ہوں) تو ان کی صیغہ مخوس
ہوتی ہے۔ جہاں صدقہ بن فضل نے بحوالہ ابن عیینہ از ایوب از

سہ مرحب یہودی کے مقابل ہوئے ۱۲ منہ لکھ دوسری روایت میں ہے آپ نے مجھے پریشان پایا تو پوچھا ۱۲ منہ لکھ کیونکر دے اپنی مار سے آپ مرے ۲ منہ لکھ یعنی جہاد
کرنے والا ہمارا ہمارا کیونکر دے ۱۲ منہ لکھ یہ حدیث اور کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

عن محمد بن سیرین عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: "هم صبح سویرے
 قَالَ مَبْعُثْنَا خَيْبَرَ فَبُكَرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاجِي
 قَالُوا يَصْرُوا بِاللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا
 مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَيْبَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّ
 إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ
 فَأَصْبَحْنَا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَتَنَادَى مُنَادٍ بِاللَّيْلِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَاكُمْ
 عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَأَتَاهَا رَجُلٌ -

۳۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءَ فَقَالَ أَكَلْتِ الْحُمْرَ فَسَكَتَتْ
 ثُمَّ أَتَاهَا الثَّانِيَةُ فَقَالَ أَكَلْتِ الْحُمْرَ فَسَكَتَتْ
 ثُمَّ أَتَاهَا الثَّالِثَةُ فَقَالَ أَفْنَيْتِ الْحُمْرَ فَأَمَرَ
 مُنَادٍ يَتَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 يَنْهَيَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَكْثَرَتْ
 الْقُدُورَ وَأَتَاهَا لَتَفُورًا بِاللَّحْمِ -

۳۸۹۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
 حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ صَلَّى
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيبًا مِنْ
 خَيْبَرَ يَغْلِسُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ
 إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ
 الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا يَبْسَعُونَ فِي السَّيْكِ كَيْ فَتَقْتَلُ

محمد بن سیرین ان انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کیا " ہم صبح سویرے
 خیر میں پہنچے دیکھا کہ وہاں کے لوگ کرا لیں گے کہ نکلے ہیں جب
 انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم ہیں خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم قوم سمیت آپ پہنچے
 آپ نے فرمایا اللہ اکبر خیر خراب ہوا ہم جہاں کسی ایسی قوم کی بین
 براترے ہیں جنہیں انذار و تبلیغ کی گئی ہو (اور وہ ایمان نہ لائے ہوں)
 تو ان کی صبح منحوس ہوتی ہے۔ خیر میں ہمیں گدھوں کا گوشت ملا۔
 (ہم اسے پکانے لگے) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں
 منادی کی اللہ اور اس کے رسول تمہیں گدھوں کے گوشت سننے کہ تم نہ پیلیجے۔

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از عبد الوہاب از یوب عن محمد بن سیرین)
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس (جنگ خیر میں) کوئی شخص آیا کہنے لگا۔ لوگ گدھے کھا رہے
 ہیں۔ آپ یہ سن کر غاموش ہو رہے۔ پھر دوسری بار آیا اور کہا لوگ
 گدھے کھا رہے ہیں۔ آپ غاموش رہے۔ تیسری بار پھر آیا اور یہی کہا گدھے
 فنا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ایک منادی کو حکم دیا اور اس نے لوگوں
 میں یہ منادی کی کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پالتو گدھوں
 کے گوشت سے تمہیں منع کرتے ہیں (یہ سنتے ہی) ہانڈیاں اُٹ دی گئیں۔
 حالانکہ ان میں (گدھوں کا) گوشت اُبل رہا تھا۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت) حضرت انس رضی
 کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے قریب پہنچ کر صبح کی
 نماز اندھیرے میں پڑھی۔ پھر فرمایا۔ خیر خراب ہوا۔ ہم جہاں کسی ایسی
 قوم کی زمین میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح منحوس ہو جاتی ہے جنہیں
 پہلے تبلیغ و انذار کی گئی ہو (اور وہ ایمان نہ لائے ہوں) الغرض خیر
 والے (پریشان ہو کر) گلیوں میں دوڑنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت سے فائدہ اُترنا بساحۃ قسائم و صباح المُنْذَرِین صبح منحوس ہونے کا مطلب ہے کہ کسی دن ان پر آفت آئی اور تباہ و برباد ہو گئے اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى
الدَّرِيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةٌ قَصَّادَةٌ إِلَى
وَحْيَةِ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ مَآدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عُنُقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ
ابْنُ صُهَيْبٍ لثَابِتٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ قُلْتَ لَوْ
مَا أَصْدَقَهَا فَخَرَّكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ -

کی کنیت ہے کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تھا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر آنحضرت صلی اللہ عنہ وسلم نے کیا دیا تھا؟ انہوں نے اپنا سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔

۳۸۹۲- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ
الْعَزِيزِ بْنِ مَهْبِغٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا
وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ
أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا -

۳۸۹۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ هُوَ
الْمُشْرِكُونَ فَأَقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْأَخْرَدُونَ
إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُهُمْ شَاذَةً وَلَا
فَادَّةً إِلَّا أَتَبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ وَحُلٌّ مَا أَجْزَأَ
مِنَ الْيَوْمِ أَحَدًا كَمَا أَجْزَأَ فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهَا قَالَ فَخَرَّجَ

علیہ وسلم نے ان میں جنگجوؤں کو قتل کر دیا، عورتوں اور بچوں کو قید
کر لیا۔ ان قیدیوں میں ایک عورت تھی صفیہ (بنت جی) وہ پہلے
حضرت وحیدہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہیں لے لیا اور ان کا مہر ان کی آزادی کی شکل میں
اد کیا۔ اس طرح آپ نے ان سے نکاح کر لیا۔

عبد العزیز بن صہیبؓ ثابت سے پوچھا اے ابو محمد! یہ ثابت
کی کنیت ہے کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تھا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر آنحضرت صلی اللہ عنہ وسلم نے کیا دیا تھا؟ انہوں نے اپنا سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔

(از آدم از شعبہ از عبد العزیز بن صہیب) حضرت انس رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت
صفیہ رضی اللہ عنہا کو قید کیا۔ پھر انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔
ثابت نے انسؓ سے دریافت کیا کہ ان کا مہر کیا تھا؟ انہوں نے جواب
دیا خود ان کی ذات مہر قرار پائی کہ آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا۔

(از قتیبہ از یعقوب از ابو حازم) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار کا (خیجڑوں)
مقابلہ ہوا۔ دونوں طرف سے فوجیں برسہا برسہا ہوئیں۔ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف لوٹے اور کافر اپنی فوج کی طرف
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں ایک شخص
دکھائی دیا وہ جہاں کسی کافر کو اکاؤنگا دیکھتا اسے پیچھے سے جاکر تلوار
لگاتا۔ چنانچہ اس کی شہرت ہو گئی کہ جو کام آج اس شخص نے کر دکھایا ہے
وہ ہم میں سے کوئی نہ کر سکا (دہشت سے کافروں کو ختم کر دیا) یہ سن کر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہے تو ایسا ہی) مگر یہ دوزخی ہے۔

ایک صحابی نے کہا میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ غرض یہ شخص اس
کے ساتھ ہوا۔ جہاں وہ ٹھہر جاتا یہیں ٹھہر جاتا اور جہاں وہ دوڑتا

سے دیکھوں گا یہ بھڑکوں گا کوئی اس کا ہاتھ نہ کرے۔ ظاہر میں تو ہنسی معلوم ہوتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد غلط نہیں ہو سکتا کوئی نہ کوئی کام یہ ایسا کرے گا جس کی
وجہ سے دوزخی بنے گا تو میں دیکھتا رہوں گا یہ کام کب کرتا ہے اور کیسے کرتا ہے۔

یہی اس کے ساتھ دوڑ کر جاتا۔

مَعَهُ كَلِمَاتٌ وَقَفَ مَعَهُ وَادَّأَسْرَعَ أَسْرَعَ
مَعَهُ قَالَ فَجَرَحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا أَكْبَرَ
الْمَوْتِ قَوْمَهُ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَةٌ بَيْنَ
تَدْيِيهِ ثُمَّ تَهَاوَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ
الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا قَالَ الرَّجُلُ
الَّذِي ذَكَرْتَ إِنَّمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ بِإِعْظَمِ
النَّاسِ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي
طَلَبِهِ ثُمَّ جَرَحَ جُرْحًا شَدِيدًا أَكْبَرَ الْمَوْتِ
قَوْمَهُ فَقَتَلَ سَيْفَهُ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَةٌ بَيْنَ
تَدْيِيهِ ثُمَّ تَهَاوَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ
الرَّجُلُ لَيْعُنْكَ عَمَلُ أَهْلِ النَّجَّةِ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ
وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ
أَهْلِ النَّارِ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّجَّةِ -

راوی کہتے ہیں وہ شخص بہت زخمی ہو گیا اور اس نے جلدی مرنے کی
کوشش کی (خودکشی کے لئے) اس نے اپنی تلوار زمین پر ٹیکی اس کی نوک
اپنے سینے پر رکھ کر سارا بوجھ اس پر ڈال دیا اپنے آپ کو ختم کر دیا (خودکشی
کر لی) اب دوسرا شخص (جو اس کے امتحان میں تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا۔ کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں
(صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے دریافت فرمایا بتا کیا واقعہ ہے؟ اس
نے عرض کیا جس شخص کے متعلق آپ نے ابھی دوزخی فرمایا تھا اور لوگوں
کو تعجب ہوا تھا میں نے تصدیق کے لئے لوگوں سے کہا کہ میں چل کر اس کا
حال دیکھتا ہوں تاکہ اس کی کیفیت بیان کروں۔ میں اس کے پیچھے پیچھے
چلا گیا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ سخت زخمی ہوا تو جلدی مرنے کے لئے
اس نے اپنی تلوار کی ہتھی زمین پر ٹیکی اور اس کی نوک اپنی چھاتی سے
لگائی اور اپنا بوجھ ڈال دیا۔ (تو تلوار اس کی پیٹھ سے پار نکل گئی) اس طرح
اس نے خودکشی کر لی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو فرمایا یہی بات ہے کہ
کوئی شخص لوگوں کی نظر میں بہشتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ (اللہ کے نزدیک) دوزخی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں
کی نظر میں دوزخیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ (اللہ کے نزدیک) بہشتی ہوتا ہے۔

۳۸۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو
جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم خیبر کی جنگ میں موجود تھے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لوگوں کو بہت گراں گذرا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ جب ایسی محنت اور کوشش کرنے والا آدمی دوزخی ہے تو
پھر ہمارا کیا حال ہونگا۔ آپ نے فرمایا یہ شخص منافق ہے اپنا اتفاق چھپا کر بے یلوم ہو کر ظاہر کرے کہ اہل ایمان کے لئے یہ فتنہ ہے کیونکہ بہت
لوگ ایسے ہیں جن کی نسبت اعمال خیر میں غافل نہیں ہوتے رہا اور کھلائے کے لئے لوگوں میں ایسا شر اور تفریق ہونے کے لئے اچھے کام کرتے ہیں کبھی دنیا کا فائدہ کمانے کے لئے کبھی دنیا
بھرتا ہے کہ وہ ایمان نہیں ہوتا اتفاق کے ساتھ اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں ایسی حالتوں میں تمکد عالم کیا فائدہ دے سکتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں نفاق سے بچائے اور غلوں
اور رضا والی نصیب فرمائے آمین۔ سہ اس کا خاتمہ چھپا ہوا جانتے وہ کہہ کر کہہ کر اپنے لئے گناہوں پر نادم رہنے کی وجہ سے اللہ اس کو بخش دیتا ہے۔ حضرت
ابو عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں۔ مبارک کھو گناہ جو آدمی کو عاجزی کی طرف لے جائے اور غوس ہے وہ نیک آدمی کو غرور کی طرف لے جائے۔ بہت سے زہد مشرب
گناہگار لوگ ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کا درد لایا گیا تو وہ دیکھنے نہیں بدترین خلاف سمجھتے ہیں اور اپنی نجات محض پروردگار کے فضل و کرم پر منحصر جانتے ہیں کیونکہ ان کے
اعمال ان کے پاس نہیں ہوتے۔ اور کئی عابد و زاہد اپنے زہد و تقویٰ پر ناناں دوسرے بندگان خدا کو حقیر اور گھٹیا اور اپنے تئیں ان سے بڑھتے سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ یہ سلطان
کا اعجاز ہے سارا زہد و تقویٰ بیکار ہو کر ہلکے ہو جاتا ہے اگر ساری دنیا میں اہل ایمان کے کم دوسروں سے اچھے ہیں۔ ہزاروں گناہ سرزد ہوں مگر اپنے مالک کے سامنے عاجزی اور
تقویٰ و زاری سے پیش آؤ تو سب بخش دیتے ہیں گناہوں اور ساری عمر عبادت اور تقویٰ اور سب گناہوں میں گذر لیں خدا سبھی بخال آئے کم دوسروں سے اچھے ہیں ہلکے

هَرِيرَةَ قَالَ شَهِدْتُ أَخْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدِي
الرُّسُلَ مَهْذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ
الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى
كَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحُ فَكَادَ يَبْصُ النَّاسُ
يَوْنَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الْمَ الْجَرَاحُ فَأَهْوَى
بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْمَةً
فَفَحَرَهَا نَفْسَهُ فَاشْتَدَّ رِجَالُ مَنِ الْمُسْلِمِينَ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ
اِنْتَحَرَ فَلَانٌ فَفَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ قَوْمًا فَلَانٌ
فَأَذِنَ أَنَّهُ لَا يَدُ خُلِّ الْجَنَّةِ إِلَّا مَوْ مِنْ إِنْ
اللَّهُ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَهُ
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شَيْبَةُ عَنْ
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي ابْنِ الْمُسَيَّبِ
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا
هَرِيرَةَ قَالَ شَهِدْتُ نَامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مَاءٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ
الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
ابْنِ كَعْبٍ خَبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی کے حق میں فرمایا جو (بظاہر) اسلام کا دعویٰ کرتا تھا (لیکن درحقیقت منافق تھا) یہ دوزخی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص خوب لڑا اور بہت زخمی ہو گیا۔ چنانچہ بعض لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں شک پیدا ہونے کو تھا۔ بعد ازاں اس شخص نے زخموں کی تکلیف محسوس کی تو اس نے ترکش میں ہاتھ ڈال کر تیر نکالا اور گلے میں پیوست کر لیا (خودکشی کر لی)۔ یہ حال دیکھ کر کئی مسلمان دوڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کی۔ اس شخص نے خودکشی کر لی ہے۔ آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اُمّھ اور لوگوں میں منادی کر دے۔ بہشت میں وہی جائیگا جو مومن ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ (کی یہ قدرت ہے وہ) بدکار آدمی سے اس دین کی مدد کر لے گا۔

شعیب کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا۔ نیز شعیب نے بحوالہ یونس از ابن شہاب از سعید بن مسیب و عبد الرحمن ابن عبد اللہ بن کعب نقل کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے (پھر آخر تک مندرجہ بالا حدیث ذکر کی) عبد اللہ بن مبارک نے بحوالہ یونس از زہری از سعید بن مسیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو (مرسلًا) روایت کیا۔ عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ اسے صالح بن کیسان نے بھی زہری سے روایت کیا۔^{۵۵} محمد بن ولید زبیدی نے بحوالہ زہری از عبد الرحمن بن کعب از عبد اللہ بن کعب بیان کیا۔ عبد اللہ بن کعب کہتے تھے مجھ سے اس شخص نے جو جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا بیان کیا۔ زہری کہتے ہیں مجھ سے عبد اللہ بن مبارک

۱۷۔ اس کے دل میں نفاق نہ ہو ۱۲۔ منہ ۱۷۔ جیسے اس شخص سے مدد کرنا کہ یہ شخص دوسرا تھا یا وہی قرآن تھا جس کا ذکر کمالی حدیث میں ہے اور شاید اس نے پہلے ترلیفے بدن میں مجید نے ہونے ہونے ہوئے پھر اس نے تلوار میں کر لے تیں اور یا ہوتا وہ تو دونوں دعا میں کوئی اختلاف نہ رہے گا ۱۲۔ منہ ۱۷۔ اس کو فرودام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا ۱۲۔ منہ ۱۷۔ اس کا امام بخاری نے تاجہ میں وصل کیا ۱۲۔ منہ ۱۷۔ اس کو فرودام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲۔ منہ

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْلُحُوا وَاسْلُحُوا وَاسْلُحُوا فِي بَعْضِ غَزَاةٍ قَاتِلُوا أَقْمَالَكُمْ كُلَّ قَوْمٍ عَلَى عَشِيرَتِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاكَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجْزَأَ أَحَدَهُمْ مَّا أَجْزَأَ فَلَانٌ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا تَتَّبِعْنَاهُ فَإِذَا أَسْرَعُوا وَابْطَأُ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُورِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَهُ فَنَادَى سَيْفِي بِالْأَرْضِ وَذُبَابَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَامَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَمُوتُ وَيُتْبَدُّ وَلِلنَّاسِ وَرَأَيْتُهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَمُوتُ وَيُتْبَدُّ وَلِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

ہے مگر موتا جلتی ہے۔

۳۸۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَرَأَ عِلْمًا فَقَالَ كَأَنَّهُمْ السَّاعَةُ يَهُودُ خَيْرٌ

عند کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج اور کفار کا ایک جنگ میں مقابلہ ہوا۔ دونوں فوجوں نے خوب قتال کیا۔ بعد ازاں دونوں لشکر واپس ہوئے۔ مسلمانوں میں ایک شخص ایسا بھی تھا کہ جب وہ کسی کافر کو تنہا دیکھتا تو پیچھے سے جا کر ایک تلوار اسے مار دیتا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص نے تو آج ایسا کام کیا ہے کہ ویسا کسی نے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا وہ تو دوزخی ہے، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر یہ دوزخی ہے تو پھر ہم میں بہشتی کون ہے؟ - چنانچہ ایک شخص نے کہا میں اس شخص کے ساتھ رہتا ہوں۔ یہ اس کے ساتھ رہا۔ وہ دوڑتا تو یہ بھی دوڑتا وہ ٹھیرتا تو یہ بھی ٹھیر جاتا۔ آخر وہ شخص زخمی ہوا اور فوراً مر جانے کی طرف سے اس نے اپنی تلوار کا مُٹھہ زمین پر رکھا، اس کی نوک اپنے سینے سے لگائی پھر اس پر زور دے کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا (تلوار اس کے سینے سے پار ہو گئی) اب یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ اس نے تمام ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ رہاں یہ درست ہے، ایک شخص بظاہر لوگوں کی نگاہ میں جنتیوں والے کام کرتا ہے مگر موتا دوزخی ہے۔ دوسرا شخص لوگوں کی نگاہ میں ناریوں والے کام کرتا

(از محمد بن سعید خزامی از زید بن ربیع) ابو عمران کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو چپ دریں اوڑھے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے۔ یہ تو اس وقت خیبہ کے یہودی معلوم ہوتے ہیں۔

۱۷۔ دیکھوں اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ ۱۸۔ حافظ نے کہا شاید یہ لوگ آخر چادریں اوڑھتے ہوں گے اور دوسرے لوگ جن کو انس رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا وہ تھے کثرت سے چادریں نہ اوڑھتے ہوں گے اس لئے کہ ان کو یہودیوں سے شہادت دی اس سے چادر اوڑھنے کی کراہت نہیں نکلتی بعضوں نے کہا انسؓ نے زرد رنگ کی چادریں اوڑھ کر کیا ماری تھی؟ ام سلمہؓ سے نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنی چادر اور از کھنڈ غفران یا وِس سے رنگتے بعد میں کہ یہ لوگ چادریں اس طرح اوڑھتے تھے جیسے یہودی اوڑھتے ہیں کہ چادر دوسروں کے چوڑی ہو کر ڈال کر وہ لوگ اس کے لئے لکھ رہے دیتے ہیں اللہ نہیں اللہ نے اس پر ہاک مارا کہ یہودی کہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہودی کی مخالفت کرو۔ ۱۲۔ سنہ

۳۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ تَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ
كَانَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِيًا فَقَالَ إِنَّا أَخْلَفْنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَيْنَا الْكَلِيلَةَ الْوُفْقَةَ
قَالَ لَا عَظِيمَيْنِ الرَّايَةَ عَدَا أَوْ لِيَا خَدَاكَ الرَّايَةَ
عَدَا أَرْجُلُ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْعَمُ عَلَيْهِ فَعَمُنُ
نَرْجُوَهَا فَقِيلَ هَذَا عَلَى مَا عَظَاهُ فَفَعَمُنُ عَلَيْهِ
(چنانچہ صبح کو جب جھنڈا ملنے کا وقت آیا) لوگوں نے آپ سے عرض کیا یہ علیؑ آپ کے لئے ہے اور ان کے ہاتھ پر خیمہ فٹ ہوا۔

۳۹۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا عَظِيمَيْنِ
هَذِهِ الْوَايَةُ عَدَا أَرْجُلُ يُفْعَمُ اللَّهُ عَزَائِدُهُ
يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
قَالَ قَبَاتِ النَّاسُ يَدُ وَكُونَ لَيْلَتَهُمْ آيُهُمْ
يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدَا عَلِيٌّ مَوْلَى
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ
يُعْطَاهَا فَقَالَ آيُنُ عَلِيٌّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ
هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَرِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا
إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَأَبْرَأَ أَحَقُّ كَانَ
لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ
عَلَيَّْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاتِلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا

(از عبد اللہ بن مسلمہ از خاتم از یزید بن ابی عبدی) سلمہ بن اکوعؓ

کہتے ہیں کہ جنگ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے رہ گئے، ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ پھر کہنے لگے بھلا میں اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاؤں (یہ ناممکن ہے) آخر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔ جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو خیبر
فتح ہوا تو آپ نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا، یا کل ایسا شخص
جھنڈا سنبھالے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں اس کے
ہاتھ پر خیمہ فٹ ہوگا۔ ہم یہ سن کر سب امیدوار رہے (شاید ہمیں جھنڈا ملے)

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب بن عبد الرحمن از ابو حازم) سہل
ابن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن
یوں فرمایا میں کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ (خیمہ) فٹ
کر دے گا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے
محبت رکھتے ہیں۔ آپ کے اس ارشاد کو سن کر لوگ رات بھر اسی چیز کی کوئی
میں رہے کہ دیکھنے کے جھنڈا ملے؟ صبح ہوتے ہی لوگ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے۔ ہر ایک کو یہ امید تھی شاید جھنڈا مجھے ملے۔ آپ نے
پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم، ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں بلا
بھیجو۔ چنانچہ انہیں لایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی
آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت علی رضی
اللہ عنہ ایسے ندرست ہو گئے جیسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ آپ نے
جھنڈا ان کے حوالے کر دیا۔ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ
علیہ وسلم) میں یہودیوں سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک
وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا۔

خاموشی سے چلے جانا۔ جب ان کے علاقے میں پہنچے تو (پہلے) انہیں اسلام کی دعوت دینا۔ اللہ کے جوتق ان پر واجب ہیں (نماز روزہ وغیرہ) انہیں بتانا۔ بخدا اگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے حق میں سُرُخ اونیٹوں سے بہتر ہے۔

(۱) عبد الغفار بن داؤد از یعقوب بن عبد الرحمن،

دوسری سند (از احمد بن عیسیٰ از عبد اللہ بن وہب

از یعقوب بن عبد الرحمن زہری از عمرو بن ابی عمرو و علام مقلّب بن عبد اللہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم خیبر میں پہنچے جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ فتح کر دیا تو کسی نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے حسن و جمال کا ذکر کیا جو عیسیٰ بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ ان کا خاوند مارا گیا تھا۔ وہ ابھی وہیں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لئے منتخب فرمایا اور انہیں ساتھ لے کر خیبر سے روانہ ہوئے۔ جب ہم لوگ سار الصّہبا میں پہنچے (جو خیبر سے مدینے کی طرف ایک منزل ہے) تو وہ جیض سے پاک ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے علوت کی پھر ایک جھوٹے سے دسترخوان پر حیسّ تیار کیا اور مجھ سے فرمایا جو لوگ نبرے آس پاس ہیں انہیں بلالے۔ غرض حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہی ولیمہ تھا جو آپؐ کی مدینے کی طرف روانہ ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے اپنے پیچھے اور انٹ (بر) کبیل کا گول گدانا لے کر اور انٹ کے پاس بیٹھ جاتے اور اپنا گھٹنا

قَالَ أَفَدُّ عَلَى رِسْدِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ
ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَاخْبِرْهُمْ بِمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ
مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ قَوْلُ اللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا
وَأَحَدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ -

٣٩٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّانِ

الرَّهْدِيُّ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ قَدْ مَنَّا خَيْرَ فَلَئِمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْخِصَمَ

ذِكْرُ لَهْ جَمَالِ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُجَيْبٍ بِنِ أَخْطَبٍ قَدْ

قَتَلَ زَوْجَهَا كَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ

صَدَّ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغَتْ

سَدِّ الصَّهَاءِ حَلَّتْ فَبَيَّنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَسَنًا فِي نِطْعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ

قَالَ لِيْ اِذْنُ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِمَتَهُ

عَلَّمَ صَفَاتَهُ سَخَّ حَمًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَبَتْ النَّوَسَ

مَدَّ اللَّهُ عَمَّا وَبَسَّ اللَّهُ مُحَمَّدٌ أَمَّا أَلَمْ يَلْعَنَ

مِنْهُنَّ نِسَاءٌ يُحِبُّنَّكَ وَتُحِبُّنَّكَ وَلَا غِلَ لَكُمْ فِيهِنَّ شَيْءٌ مِمَّا فَرَغْتُمْ عَلَيْهِمْ فِي تَزْوِجِ الْغُلَامِ ۚ فَمَا تَعْلَمُونَ ۖ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَفُتِنْتُمْ بِهِمْ بِمَا فِي قُلُوبِكُمْ ۖ فَتَضَعُوا

زمین پر رکھ دیتے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اس سیریاؤں رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں۔

٣٩٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي

عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ الطَّرِيفِيِّ سَمِعَ أَنَسَ

(از اسمعیل از برادرش از سلیمان از یحیی از حمید طویل) حضرت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سہ لال ادنیٰ شریک ایک سب سے قیمتی حصہ ہے اس سبھی نے الوداع سے نکالا انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو بلوایا تو وہ ان کے ساتھ نکلے ایک ہی سہو نے حضرت علیؑ پر ہر جگہ ایک کی کڑواں لگا دی وہ ایک دردناک قلعہ کے پاس بیٹھا تھا حضرت علیؑ نے اس کو اٹھایا اور وہ حال کی طرح اس کو لے کر وہاں تک کہ اللہ نے فی جنت فرج کر دیا اور الوداع کہتے ہیں میں اس دراست آئی اور آخر آدمیوں نے نو لگا لگا تو اس دردناک دروازے کو کھٹ کر کے سحان اللہ زور خدا دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حرکت پر ۱۲ نہ سکے آپ کو اختیار تھا

کہ مال غنیمت میں سے تقسیم پہلے جو چیز ہندوؤں میں سے ہو گئی تھی، حضرت مصعبؓ کا اصلی نام زینب بنت جحشؓ تھی۔ حضرت مصعبؓ نے ان کو حنین لیا تو ان کا نام مصعبؓ کر دیا۔

بِنِ مَالِكٍ رَأَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقَامَ عَلَى صِفَتَيْ بِنْتِ حِجْزٍ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ حَتَّى أَتَتْ عَرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيهِمْ مَوْلًى لَهَا الْحُجَابُ
۳۹۰۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
أَنَسٍ سَمِعَ أَنَسَ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُتَبَوَّعُ عَلَيْهَا
بِصِفَتَيْ قَدَحَتِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ وَمَا كَانَ
فِيهَا مِنْ خُبْرٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ
أَمَرَ بِلَا لَابَا لَا نَطَاعٍ فَبُسِطَتْ فَالْقَى عَلَيْهَا
النَّسْرَ وَالْأَقْطَ وَالسَّجْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ احْبَبْ
أُمَّهَا يَا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُ قَالَ وَإِنْ
حَبَّبَهَا فِيهِ أَحَدَى أُمَّهَا يَا الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ
يَحْبِبْهَا فِيهِ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُ فَلَنَّا أَرْفَعَلْ
وَطَأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحُجَابُ -

۳۹۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَعْكِلٍ قَالَ كُنَّا حُصَيْرَى خَيْبَرَ فَرَمَى
إِنْسَانٌ بِحِجَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَزَوْتُ لِرُحْدَاةٍ فَتَأْتَتْ
فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ -

۳۹۰۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي
أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ وَسَالِمٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

صفیہ بنت محیی رضی اللہ عنہا کو لے کر خیبر کے رستے میں تین دن ٹھہرے
رہے۔ ان سے خلوت کی۔ اور وہ ان عورتوں میں شریک ہو گئیں جنہیں
پرے کا حکم تھا۔

۳۹۰۳- از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر بن ابی کثیر از محمد بن جعفر بن انس
رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے اور خیبر کے درمیان
تین راتیں (رستے میں) ٹھہرے رہے۔ آپ نے اُم المؤمنین حضرت
صفیہ رضی اللہ عنہا سے خلوت کی۔ میں نے صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین کو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمے کی دعوت میں بلایا
اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت صرف یہ تھا کہ آپ نے ہلال کو فترمایا
دستر خوان بچھاؤ پھر آپ نے اس پر کھجور پینہ اور گھی ڈالا۔ اب مسلمان کہنے
لگے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کی ماں ہیں (آزاد ہیں) یا
لونڈی (حرم) ہیں۔ پھر خود ہی کہنے لگے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے انہیں حجاب (پرے) میں رکھا تو وہ مسلمانوں کی ماں ہیں
ورنہ لونڈی ہیں۔ جب آپ نے کوچ کیا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا
کے لئے (اونٹ پر) اپنے پیچھے جگہ درست کی اور پردہ لگایا۔

۳۹۰۴- از ابو الولید از شعبہ (دوسری سند) از عبد اللہ بن محمد از
وہب از شعبہ از حمید بن ہلال (عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ ہم لوگ خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اتنے میں ایک آدمی
نے ایک تمیل چربی بھری پھینکی۔ میں اُسے اٹھانے کے لئے دوڑا کیا
دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ آپ کو
دیکھ کر مجھے شرم آگئی۔

۳۹۰۵- از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از عبید اللہ از نافع و سالم،
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے خیبر کے دن لہسن اور یا تنوگہ ہوں کے گوشت کھانے سے منع کیا۔

يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْبَلِ الشُّؤْمِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ
الْأَهْلِيَّةِ - نَهَى عَنْ أَكْلِ الشُّؤْمِ هُوَ عَنْ تَافِيعٍ وَحَدَّثَنَا
وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ -

۳۹۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَانْحَسَنِ بْنِ
فُحَيْدٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتَعَةِ
النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ -

۳۹۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ
تَافِيعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ -

۳۹۰۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِيعٍ وَ
سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ -

۳۹۰۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ مُعْتَدٍ بْنِ
عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ
وَرَحَى فِي الْخَيْلِ -

۳۹۱۰ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى

ابن کی ممانعت صرف نافع نے نقل کی اور پالتو گدھوں کے گوشت
کی ممانعت صرف سالم نے نقل کی -

از یحییٰ بن قزعة از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ و حسن بن
محمد بن علی از محمد بن علی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے
اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا -

از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از عبید اللہ بن عمر از نافع از ابن عمر
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ کے
دن پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا -

از اسحاق بن نصر از محمد بن عبید از عبید اللہ از نافع و سالم
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا -

از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از عمرو از محمد بن علی حضرت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خیمہ کے دن (پالتو) گدھوں کے گوشت (کھانے) سے منع
فرمایا - اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی -

از سعید بن سلیمان از عبد اللہ از شیبانی، عبد اللہ بن ابی اوفی رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں خیمہ کے دن ہمیں (سخت) بھوک نے ستایا ہوا تھا -

اسے پھر تک نہیں متعہ کیا ہوا ہے اور تمام ہوا اور قیامت تک اس کی حرمت قائم رہی مگر بعض صحابہ جیسے جابر و ابن عباس وغیرہ اس کی حرمت کی خبر ہوئی ان کو شہرہ کیا حضرت عمر
نے فرمایا کہ ان کی حرمت بیان کا اور دوسرے صحابہ نے نہایت کراہت کیا اور ان کا حکم ۱۲ ہجری میں مکہ مکرمہ میں لکھا گیا کہ اگر کھائے تو گناہ ہے اور اگر نہ کھائے تو گناہ ہے
کا گوشت حلال ہے امام شافعی اور احمد حنبلین اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور اس کی تفصیل انشاء اللہ کتاب الذبائح میں آئے گی ۱۲ منہ

أَمَّا بَيْنَنَا وَبَيْنَ يَوْمٍ خَيْرٌ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَعْلَمُنَّ
قَالَ وَبَعْضُهَا نَضَعَتْ فَبَاءَ مُنَادَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ نُحُومِ الْمُحَرَّمِ شَيْئًا وَ
أَهْرَ يُقَوِّمُهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَدْ ثَنَّا أَهْلَ الْإِيمَانِ
نَهَى عَنْهَا لَا يَتَمَنَّاهُ لَمْ تُخَشَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى
عَنْهَا الْبَدَنَةُ لَا يَتَمَنَّاهُ كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ -

کہا اس لئے منع فرمایا ہے کہ گدھا نجاست کھاتا ہے۔

۳۹۱۱۔ حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ مُنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ
وَعَدِيِّ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا بَيْنَنَا وَبَيْنَ يَوْمٍ خَيْرٌ
فَنَادَى مُنَادَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفُوهُ
الْقُدُورَ -

۳۹۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ
الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى وَابْنَهُ ثَانٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمٌ خَيْرٌ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ
أَكْفُوهُ الْقُدُورَ -

۳۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ
غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُحُومَ
۳۹۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ

(گدھے کے گوشت کی) ہانڈیاں اُبل رہی تھیں۔ بعض ہانڈیوں کا گوشت
پک بھی گیا تھا۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمنا دی آیا کہنے
لگا۔ گدھوں کا گوشت مت کھاؤ اور ہانڈیاں اڑا دیں دو۔

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے تھے پھر ہم (صحابہ کرام) یوں
کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت سے اس لئے منع کیا کہ
ابھی مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ نہیں نکالا گیا تھا۔ اور بعض نے

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عدی بن ثابت) حضرت براء و حضرت
عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ صحابہ کرام (جنگ خیبر میں)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انہیں گدھے غنیمت میں ملے
ان کا گوشت پکایا۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی
(الوطاحہ رضی اللہ عنہ) نے یہ منادی کی کہ ہانڈیاں الٹ دو۔
(گوشت پھینک دو)۔

(از اسحاق از عبد الصمد از شعبہ از عدی بن ثابت) حضرت
براء و ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن جب صحابہ کرام (گدھے کے گوشت کی)
ہانڈیاں چڑھا چکے تھے یہ فرمایا ہانڈیاں الٹ دو۔

(از مسلم از شعبہ از عدی بن ثابت) حضرت براء رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ
میں شمولیت کی (پھر یہی حدیث بالا نقل کی)
(از ابراہیم بن موسیٰ از ابن ابی زائدہ از عاصم از عامر)

اس میں تقسیم سے پہلے ہی صحابہ نے بھوک کے مارے گدھے کاٹ کر ان کا گوشت چڑھا دیا تھا نہ اس لئے کہ گدھوں کا گوشت حرام ہے نہ
کہ جانوروں کی کید و غیو متالی کی کھانسی بھی کھالیا ہے مگر نجاست کھانا کراہیت کی علت ہو سکتی ہے نہ تحریم کی اور شاید مما لحت
سے مقصود وہی کراہت ہو بلصون نے کہا کراہت کی علت یہ بھی کہ گدھے کی نسل کم نہ ہو بلکہ ہر فوجی باز برداری سواری و غنیمہ
کے لئے نہایت مفید ہے ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ
عَنْ عَامِرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَادِيَةَ قَالَ أَمَرَنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرٍ
أَنْ نَتَلْفِي لِحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَدِيَةً قَدْ
فَضِحَتْ ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدَ .

۳۹۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَن
عَامِرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي
أَتَى عَزَّةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةً النَّاسِ فِكْرَةً أَنْ تَذْهَبَ
مَحْمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَهُ فِي يَوْمٍ خَيْبَرُ لِحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
۳۹۱۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ كَافِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ لِلْفَرَسِ الْيَمِينِ
وَالْأَسْجَلِ سَهْمًا قَالَ فَتَمَرَّةٌ كَافِرٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ
مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةٌ أَهْمُهُ فَإِنْ أَكَلَ
يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ .

۳۹۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمًا أَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ
أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خَيْبَرٍ
وَتَرَكْتَنَا وَهُمْ يَمْنُونَ وَأَجِدُ قَوْمَكَ فَقَالَ

حضرت براہین عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں یہ حکم دیا کہ ہم گھوڑوں کا گوشت
پھینک دیں خواہ وہ پکا ہو یا کچا ہو اور لعلہ لڑائیں اس کے
کھانے کی ہمیں اجازت نہیں دی (لہذا منع ہی رہا)

(از محمد بن ابی الحسین از عمر بن حفص از ابو عاصم از عامر حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ خیبر کچھ دن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پالتو گھوڑوں کے گوشت کو کھانے سے منع
کیا تو آیا اس وجہ سے منع کیا کہ گدھا بار برداری کے کام آیا ہے اس کا
نقصان نہ ہو یا مطلقاً حرام کر دیا ؟

(از حسن بن اسماعیل از محمد بن سابق از زائدہ از عبید اللہ بن عمر
از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے خیبر کے دن گھوڑے کے دو حصے رکھے اور پیدل آدمی کا ایک حصہ۔
عبید اللہ کہتے ہیں نافع نے اس کا مطلب یہ بیان کیا کہ جس
شخص کے پاس گھوڑا ہو اسے تین حصے دیئے جائیں (ایک خود اس کا
دو گھوڑے کے) جس کے پاس گھوڑا نہ ہو اسے ایک ہی حصہ دیا
جائے۔

(از یحییٰ بن بکر از لیث از یونس از ابن شہاب از سعید بن مسیب)
حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے،
ہم دونوں نے عرض کیا آپ نے خیبر کے پانچویں حصے میں سے مطلب
ابن عبد مناف کی اولاد کو دیا اور ہمیں نہیں دیا۔ حالانکہ ہمارا
اور ان کا رشتہ آپ کے ساتھ برابر ہے آپ نے فرمایا (یہ ٹھیک ہے)

لہٰذا کہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم و عبد مناف و نوفل و عبد المطلب ہاشم کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور نوفل کی اولاد میں جبر و عبد مناف
کی اولاد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شامل تھے

إِنَّمَا بُنِيَ هَاشِمٌ وَبُنِيَ الْمَطْلِبُ سَمِيًّا وَاحِدًا قَالَ
جَبْرِ وَكَمْ يَقْسِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي
عَبْدِ مَنَسٍّ وَبَنِي نُوفَلٍ شَيْئًا.

۳۹۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا هَجْرَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا بِالْيَمَنِ فَجَرَجْنَا مَهْجُورِينَ
إِلَيْهِ أَنَا وَأَخْوَانِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو
بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رَمْضَةَ مَا قَالَ بَعْضُهُمَا
قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ أَرَاثِينَ وَخَمْسِينَ رَجُلًا
مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتَنَا
إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَاقَفْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ قُمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَاقَفْنَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفْتَتَحَ
خَيْبَرَ وَكَانَ أَنَا مِنْ قَوْمِ النَّبِيِّ يَقُولُونَ
لَنَا يَعْزِي لَا هَلْ لِسَفِينَتِنَا سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرِ
وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِنْ قَدَمٍ
مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ
فِيمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءَ
عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مِنْ هَذِهِ
قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ
الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ
بِالْهَجْرِ فَتَحَنَّنَ أَحَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مگر بات یہ ہے کہ ہاشم اور مطلب کی اولاد ہمیشہ ایک ہے (یہ جملہ ہے)
جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازوی
القرنی کے حصے میں سے عبس اور نوفل کی اولاد کو کچھ نہ دیا۔

رازمحمد بن علاء از ابواسامہ از زید بن عبداللہ از ابو بردہ حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اپنے ملک یمن ہی میں تھے جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے نکل کر مدینے کو) روانہ ہونے کی
خبر ملی تو ہم بھی بغرض ہجرت آپ کے پاس روانہ ہوئے۔ میں نکلا، میرا ساتھ
میرے دو بھائی بھی تھے۔ ابو بردہ اور ابوہریرہ میں تینوں بھائیوں میں چھوٹا تھا۔
راوی کہتا ہے مجھے یاد نہیں رہا ابو موسیٰ نے بچاس سے کچھ زیادہ یا تین
یا باون آدمی اپنی قوم کے بیان کئے جو ان کے ساتھ روانہ ہوئے تھے ہر حال
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سب ایک جہاز میں سوار ہوئے اتفاق
سے یہ جہاز حبشہ میں نجاشی بادشاہ کے پاس پہنچا (ہوا اڑا کر لے گئی) وہاں
جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمیں ملے۔ ہم انہی کے پاس رہ گئے۔ پھر
(کچھ عرصے کے بعد) جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم سب لوگ چلے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر فتح کر چکے تھے بعض لوگ
کہنے لگے ان جہاز والوں سے ہماری ہجرت پہلے ہوئی۔

پہلے ساتھیوں میں سے اسماء بنت عمیس (جعفر رضی اللہ
عنہ کی بیوی) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے
گئیں۔ انہوں نے بھی دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ نجاشی کے ملک
میں ہجرت کی تھی۔ وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ پہنچے۔ اسماء رضی
اللہ عنہا حفصہ کے پاس بیٹھیں حضرت عمرؓ نے اسماء کو دیکھ کر پوچھا
یہ کون عورت ہے؟ حفصہ نے کہا یہ اسماء بنت عمیس ہے۔ عمرؓ نے کہا اچھا
وہ اسماء جو ملک حبش کو گئی تھیں اب سمندر کا سفر کر کے آئی ہے؟ اسماء نے

وَسَلَّمَ فَغَضِبْتُ وَقَالَتُ كَلَّا وَاللَّهِ كُنْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ بَاتِلَعُكُمْ
وَيُعْطِي حَاحِلَكُمْ وَكُنْتُ فِي دَارِ أَوْ فِي أَرْضِ لُبْدَاءَ
الْبَعْضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا
أَشْرِبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَنَ كُنَّا نُؤْذِي وَنُحَاقِي سَادُكُ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللَّهِ
لَا أَكْذِبُ وَلَا أَرْيغُ وَلَا أَرْيِدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي
عَمْرُ قَالَتْ كَذًا أَوْ كَذًا أَقَالَ فَمَا قُلْتُ لَهُ قَالَتْ قُلْتُ
لَهُ كَذًا أَوْ كَذًا أَقَالَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ
وَلَا ضَعْفٌ بِهِ هَجْرَةٌ وَوَاحِدَةٌ وَلَكُمُ أَهْلُ
السَّفِينَةِ هَجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى
وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَا نُؤْيِي أَوْ سَلَا قَيْسًا لَوْ يُنِي
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنْ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُوَ بِه
أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَرْدَةَ
قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَرَأَيْتُ
لَيْسَ يُعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مَتَّى وَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي لَا أَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ
حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنْ أَدْرَأَهُمْ
مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ

کہا ہاں! میں وہی اسماء ہوں حضرت عمرؓ نے کہنے لگے ہم نے تم سے پہلے
ہجرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تم سے زیادہ ہمارا حق ہے
یہ سن کر اسماءؓ کو غصہ آیا کہنے لگیں۔ واہ خدا کی قسم تم ہم سے بڑھ کر
نہیں۔ تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے جو تم میں بھوکا
ہوتا آپ اُسے کھانا کھلاتے اور جو جاہل ہوتا اسے وعظ و نصیحت
کرتے تھے ہم تو دور دراز تھے یا دشمنوں کے ملک میں یعنی حبشہ میں تھے
ہمارے سفر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لئے تھا ذاتی
فائدہ نہ تھا، خدا کی قسم مجھ پر دنیا پانی حرام ہے جب تک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ بات بیان نہ کروں اور آپ سے نہ پوچھوں۔ میں تو بڑی تکلیف
اور خوف کا سامنا رہا۔ خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں بولوں گی نہ غلط کہوں گی
نہ اپنی طرف سے کوئی بات ٹھہاؤں گی۔ غرضیکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے تو اسماءؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرؓ
یوں کہتے ہیں۔ آپ نے پوچھا تم نے کیا جواب دیا؟ اسماءؓ نے کہا میں نے
یہ جواب دیا۔ آپ نے فرمایا تم سے زیادہ کسی کا حق نہیں ہے عمرؓ اور ان کے
ساتھیوں کی تو ایک ہی ہجرت ہوئی اور تم جہاز والوں کی دو ہجرتیں ہوئیں
اسماءؓ کہتی ہیں میں نے دیکھا ابو موسیٰ اور دوسرے جہاز والے لوگ جو حق
میں سے پاس آنے لگے اور مجھ سے یہ حدیث پوچھنے لگے۔ ساری دنیا میں نہیں
کسی چیز سے ایسی خوشی نہیں ہوئی نہ اتنی عظیم نعمت معلوم ہوئی جتنی یہ حدیث
معلوم ہوئی۔ ابو بردہ کہتے ہیں حضرت اسماءؓ نے کہا میں نے ابو موسیٰؓ کو دیکھا
کہ وہ بار بار یہ حدیث مجھ سے سنتے۔

ابو بردہؓ کہتے ہیں ابو موسیٰؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں اشعری صحابہ کی آواز پہچانتا ہوں جب وہ رات کو دینے میں آکر
اپنے گھروں میں قرآن پڑھا کرتے ہیں اور میں ان کی جگہ قیام پہچان لیتا
ہوں خواہ دن کو جب وہ اترتے تھے میں نے ان کی قیام گاہ نہ دیکھی

سہ غرض یہ ہے کہ تم آرام میں ۱۲ منہ یعنی حبشہ کے ملک میں جو ہم جاکر پہلے تو کیا کہیے ڈر آرام سے بچے طرح کی تکلیفیں اور صدمے اٹھاتے رہے تو
ہماری ہجرت اسی روز سے رہی جب سے ہم مکہ سے نکلے ۱۲ منہ تک ایک حبشہ کو دوسری دینے کو ۱۲ منہ

لَمْ أَدْنَا زِلْمُهُ حِينَ نَزَلُوا بِاللَّهَارِ وَمِنْهُمْ
حَكِيمٌ إِذَ الْيَقَى الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ وَقَالَ لَهُمْ
إِنْ أَصْحَابِي يَا مَرْوُوفُ لَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوا هُمْ

۳۹۱۹- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ سَمِعَ
حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ
عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَهَمَّ
لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِحَدِّ لَمْ يَشْهَدْ لَفْتَمُ غَيْرَنَا

۳۹۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ
ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ عَمَلِ بْنِ الْكَلْبِ قَالَ حَدَّثَنِي
تَوْقَلُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي طَرِيقٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ افْتَتَحَنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَعْنَمْ ذَهَابًا وَلَا فِضَّةً
إِنَّمَا عَنَّمَا الْبَقَرُ وَالْإِذِلُّ وَالْمَتَاعُ وَالْحَوَاظُ ثُمَّ
انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَادِ الْقُرَى
وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مَدْعَمٌ أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُنَا
الْفَصَابَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحْطَرُّ حُلَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِلٌ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ
فَقَالَ النَّاسُ هُنَيْئًا لَهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ
الشَّمْلَةُ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَارِمِ لَمْ يَضِبْهَا
الْمَغَارِمُ لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارُ أَجْنَاءَ رَجُلٍ حِينَ سَمِعَ
ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَرَاكَ أَوْ
يَتَرَاكِينَ فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصْبَحْتُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَرَاكَ أَوْ شَرَّ أَكَلٍ مِنْ نَارٍ
۳۹۲۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ

ہو۔ نیز ان اشعریوں میں ایک شخص حکیم ہے (یعنی حکیم اس کا نام ہے
یا وہ حکمت والا ہے) جب وہ کفار کے سواروں یا دشمنوں سے ملتا ہے
تو ان سے کہتا ہے ہمارے ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ تم ذرا ٹھہرو یا راسی مہلت دو
(از اسحاق بن ابراہیم از حفص بن غیاث از برید بن عبد اللہ از
ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (جسے سے ہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچے جب آپ خیر فتح کر
چکے تھے۔ آپ نے ہمیں بھی حصہ دلایا اور ہمارے سوا اور کسی ایسے شخص کو
نہیں دلایا جو خیر کی فتح میں شریک نہ تھا۔

از عبد اللہ بن محمد از معن بن عمرو از ابوالاسحاق از مالک بن انس
از ثور از سالم غلام ابن مطیع) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے ہم نے خیر
فتح کیا اور غنیمت میں سونا چاندی ہمیں ملا بلکہ گائے بیل اونٹ
اسباب باغات ہاتھ آئے۔ پھر وہاں سے واپسی پر ہم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ وادی القریٰ میں آئے۔ آپ کے ساتھ ایک غلام
تھا جسے مدغم کہتے تھے۔ یہ غلام آپ کو بنی خباب کے ایک شخص نے
بطور تحفہ بھیجا تھا۔ یہ غلام آپ کا کجاہ اتار رہا تھا کہ اچانک
اسے تیرا لگا معلوم نہیں کس نے مارا؟ لوگ کہنے لگے اسے
مبارک ہو شہید ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں
نہیں اس نے ایک چادر جو خیر کے دن تقسیم سے پہلے مال غنیمت
میں سے چرائی تھی وہ آگ ہو کر اسے جلا رہی ہے۔ یہ سن کر ایک شخص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جوتی کا تسمہ ایک یا دو تسمے
کر آیا اور کہنے لگا میں نے یہ غنیمت کے مال میں سے لے لے تھے۔
آپ نے فرمایا (اگر تو داخل نہ کرتا تو) یہ ایک تسمہ یا دو تسمے آگ
کے بن جاتے (قیامت میں یہ تجھ کو جلائے)

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از زید از والد ش)

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَا وَاللَّهِ
فَفُيَ يَدِيهِ لَوْلَا أَنِ انْتُزِعَ أَخُو النَّاسِ بَنَاتَا
لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَى قَرْيَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا
كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَ
لِكَيْفَى أَنْزَلُهَا خَزَانَةً لَهُمْ يَقْسِمُونَهَا -
٣٩٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا أَخُو الْمُسْلِمِينَ
مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ -

٣٩٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِرِ لَا تُعْطِ
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ
فَقَالَ وَاعْجَبَا لَوْ بَرَدْتُ لِي مِنْ قُدُومِ الصَّائِنِ
وَيَذْكَرُ عَنِ الرَّبِيدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ خَبَرَنِي
عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخَابِرُ

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہتے تھے قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھے یہ ڈرنہ ہوتا کہ آئندہ جو لوگ مسلمان ہوں گے وہ مفلس اور محتاج رہیں گے ان کے پاس کچھ نہ ہو گا تو جو سستی فتح ہوتی اسے میں مسلمانوں میں اس طرح تقسیم کر دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر تقسیم کر دیا تھا لیکن یہ چاہتا ہوں ان مسلمانوں کے لئے کچھ خزانہ رہنے دوں جسے وہ (بوقت ضرورت) تقسیم کرتے رہیں۔

(از محمد بن ثقفی از ابن مہدی از مالک بن انس از زید بن اسلم از والدش) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر مفتوحہ بستی تقسیم کر دیتا، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کر دیا تھا۔

راز علی بن عبداللہ از سفیان از زہری عن عتبہ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مسلمان ہو کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خبر میں) آئے یہ سعید بن العاص اموی کے ایک بیٹے (ابان) نے کہا یا رسول اللہ ابو ہریرہؓ کو کچھ نہ دیجیئے (اس کا کوئی حق نہیں) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس ابان نے تو (جنگل میں) نعمان بن قوطل (صحابی) کو قتل کیا تھا۔ ابان (غصے میں) بولے واہ کا خوب ایک بلاضان کے جنگل سے ابھی اتر رہا ہے۔

محمد بن ولید زبیدی نے بحوالہ زہری از عنبیہ بن سعید روایت کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سعید بن عاص سے بیان کر رہے تھے

۱۱۱۱

سَعِيدُ بْنُ الْحَاجِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي سَعِيدٍ مَعَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَبْلَ نَجْدٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَيْثُ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَإِنَّ حُزْمَ خَيْلِهِمْ لَكَلِيفٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَقْسِمُ لَهُمْ قَالَ أَبَانُ وَأَنْتَ بِهَذَا آيَا وَبُرْهَانًا رَمِنَ شَأْنٍ حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَانُ اجْلِسْ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ.

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کو ایک فوج کا سردار بنا کر مدینے سے نجد کی طرف بھیجا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ابان اور ان کے ساتھی (اس سفر سے) اس وقت لوٹ کر آئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر فتح کر چکے تھے وہیں تشریف فرما تھے۔ اس زمانے میں مسلمان (الیہ) مفلس تھے کہ ان کے گھوڑوں کی زمینیں کھجور کی چھال کی تھیں (چمڑہ بھی میسر نہ تھا)۔

بہر حال ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ابان اور ان کے ساتھیوں کا (خیر کے مال فیعتب میں) حصہ نہ لگائیے۔ ابان نے کہا واہ! تو بھی اس مرتبہ کو پہنچ گیا۔ او بلے ابی

توضان ہا ئے اتر کر آیا ہے (ابھی سے یہ باتیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان سے فرمایا۔ ابان بلیٹھا۔ آپ نے ان کا حصہ نہیں لگایا۔ (از موسیٰ بن اسمعیل از عمرو بن یحییٰ بن سعید از حدیث حضرت ابان ابن سعید رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خیر میں) آئے (جب خیر فتح ہو چکا تھا) آپ کو سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ کو (ا حد کے دن) اسی نے قتل کیا تھا۔ ابان رضی اللہ عنہ نے کہا واہ! بلے! ابھی تو نعمان کے جنگل سے لڑھکتا ہوا آیا ہے (ابھی سے یہ باتیں) مجھ پر ایسے شخص کا الزام لگا رہا ہے میری وجہ سے اللہ نے (شہادت کا مرتبہ دیا اور مجھے اس کے ماتھے سے ذلیل نہ ہونے دیا۔)

توضان ہا ئے اتر کر آیا ہے (ابھی سے یہ باتیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان سے فرمایا۔ ابان بلیٹھا۔ آپ نے ان کا حصہ نہیں لگایا۔ (از موسیٰ بن اسمعیل از عمرو بن یحییٰ بن سعید از حدیث حضرت ابان ابن سعید رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خیر میں) آئے (جب خیر فتح ہو چکا تھا) آپ کو سلام کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ کو (ا حد کے دن) اسی نے قتل کیا تھا۔ ابان رضی اللہ عنہ نے کہا واہ! بلے! ابھی تو نعمان کے جنگل سے لڑھکتا ہوا آیا ہے (ابھی سے یہ باتیں) مجھ پر ایسے شخص کا الزام لگا رہا ہے میری وجہ سے اللہ نے (شہادت کا مرتبہ دیا اور مجھے اس کے ماتھے سے ذلیل نہ ہونے دیا۔)

۳۹۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِثْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ لَسَأَلَهُ مِلْءَ انْهَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ

(از یحییٰ بن جبیر از لایث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے کسی کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان مالوں میں سے ترکہ مانگتی تھیں جو اللہ نے آپ کو مدینے اور فدک میں عنایت فرمائے تھے اور خیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صلوات اور مشورہ دینے والا ۱۲۷۷ ہے بعضہ نفوس میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال الوحدی اللہ الفضل السدحی امام بخاری نے کہا ہاں جنگل میری کو کتبہ ہیں بقسیر ان میں ہے جس میں بکائے اس زمانہ کے اس مسئلہ اگر میں اس کے ماتھے سے مارا جاتا تو وہ وہی ہوتا ۱۲۷۸

بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ آتَى وَمَا بَقِيَ مِنْ حُصْنِي حَيْبَرَ فَقَالَ
 أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَا تَوَرَّكُمَا مَا تَرَكْتُمَا مَدَقَّةَ إِمْتِنَانِيَا كُلُّ آلِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَرَأَيْ وَاللَّهِ
 لَا أُعِيرُ شَيْئًا مِنْ مَدَقَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي
 عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَنَّا
 فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ يَدَ فَعَالِي فَاطِمَةَ مِنْهَا
 شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ
 فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ حَتَّى تَوَفَّيْتُ وَعَاشَتْ
 بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ
 فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ دَفَنَهَا رَوْحَهَا عَلَى كَلْبٍ وَلَمْ يُؤْذَنْ
 بِهَا أَبُو بَكْرٍ وَصَلَّيْتُ عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِّي مِنَ النَّاسِ
 وَحْجَةً حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ
 وَجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَاحِبَةً أَيْ بَكْرًا وَ
 مُبَايَعَةً وَلَمْ يَكُنْ تَبَايَعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ
 إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ أَنْ أُنْتَبَأَ وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَنَا
 كَرَاهِيَةً لِمُحْصِرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللَّهِ لَا أَكُنْ
 عَلَيْهِمْ وَحْدًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَيْتُمْ لَهُمْ
 أَنْ يُبْعَثُوا إِلَيَّ وَاللَّهِ لَا نَتَبِعُهُمْ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ

کے گھس (پانچویں حصے) میں سے جو باقی ماندہ تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
 نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے ہم پیغمبروں
 کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو مال و سامان چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ
 ہے۔ بے شک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی مال میں سے کھائیں گے۔
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات اسی حال پر رکھوں گا جیسے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تھی۔ اور جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کیا کرتے تھے میں بھی ویسا ہی کرنا رہوں گا (جس جس کو آپ دیا کرتے تھے
 میں بھی انہی کو دیتا رہوں گا) عرض ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ
 کو اس ترکے میں سے کچھ بھی دینا منظور نہ کیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر غصہ آیا انہوں نے ان کی ملاقات ترک کر دی
 اور وصال تک ان سے کلام نہ کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف
 چھ ماہ ہی زندہ رہیں۔ جب ان کا وصال ہوا تو ان کے فائدہ حضرت علیؓ نے
 رات ہی کو ان کو دفن کر دیا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ان کی وفات کی خبر
 نہ دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی۔
 جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا زندہ تھیں تو لوگ حضرت علیؓ
 پر بہت توجہ و التفات رکھتے تھے (حضرت فاطمہ کے خیال سے) جب ان کی
 وفات ہو گئی تو حضرت علیؓ نے محسوس کیا کہ لوگ ان سے منحرف ہو گئے ہیں لہذا انہوں
 نے حضرت ابو بکرؓ سے مصالحت اور ان سے بیعت کرنے کی خواہش کی۔ قبل ازیں
 چھ ماہ تک انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ اب انہوں نے ابو بکرؓ کو بلوا بھیجا آپ تنہا
 میرے پاس آئے اور کوئی ساتھ نہ آئے۔ انہیں مینظور نہ تھا کہ حضرت عمرؓ ان کے ساتھ
 آئیں حضرت عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا خدا کی قسم تم اکیلے ان کے پاس نہ جانا۔ ابو بکرؓ نے کہا

اے ابو بکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی تھی کہ ان کلمات پر کوئی نہ کرے کہ ان کا مطلب یہ تھا کہ رات کو دفن کرنے میں اور زیادہ پردہ پوشی ہے ۱۲ منہ کے بعد
 نے کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۱۲ منہ کے دوسرے نبی ہاشم کو لوگ نے اس کی وجہ میں بھی کہ حضرت علیؓ نے ہاشم ابو بکرؓ کے صدیق کی خلافت کو
 ناجائز سمجھتے تھے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں مبتلا تھے اور ان کو یہ خیال رہا کہ ابو بکر صدیقؓ نے خلافت کے مشورہ میں ہم کو کیوں نہیں شریک کیا۔
 خاص حضرت علیؓ نے جو بیعت میں دیکر اس کی وجہ یہی ہو گئی کہ حضرت فاطمہ کی دھوکا ادا نہ ہو اور نیز ادا رہے ان کو فرصت نہ ملی ۱۲ منہ کے بعد حضرت عمرؓ کے لئے بیعت میں
 وراختی تھی۔ حضرت علیؓ نے یہ خیال کیا کہ اگر حضرت عمرؓ آئیں گے تو میں نہ جھوٹا ٹھہرے اور ملاقات کا نتیجہ بکس نکلے مخالفت پیدا ہو ۱۲ منہ کے بعد حضرت عمرؓ نے
 دوسرے ایسا نہ ہوا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں اکیلے جائیں اور نبی ہاشم ان کی تعظیم اور تکریم یہی چاہیے دیکر اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو روک کر پکارا ۱۲ منہ کے بعد

فَشَهِدَ عَلَىٰ قَالٍ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ مِمَّا عَطَاكَ
 اللَّهُ وَلَمْ نَنْفُسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَأَقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ
 اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرَىٰ لِقَدَرِ ابْنَيْهِ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا حَقِّي فَأَمَضْتُ
 عَلَيْنَا ابْنِي بِكُرْ فَلَمَّا تَخَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
 بِيَدِهِ لَقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ
 بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ أَلْزِمَنَّ عَنْ
 الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا زَايْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا مَا مَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلَى ابْنِي
 بِكُرْ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ
 الظُّهْرَ رَفِيَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَتَمَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَمِّي وَ
 تَخَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُدُّكَ يَا لَذِي اعْتَدَى إِلَيْهِ
 ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَشَهِدَ عَلَىٰ فَعَظَمَ حَقِّي بِكُرْ
 حَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَجِدْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى
 ابْنِي بِكُرٍ وَلَا زَنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا
 نَرَىٰ لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا فَأَسْتَبَدَدْتُ عَلَيْنَا
 فَوَجَدْتُ نَافِيًا فَفَسَّرَ بَيْنَكَ الْمُسْلِمُونَ وَ
 قَالُوا أَصَبْتُ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَيَّ عَلَى قَرَابَتِي جُنْ
 رَاجِعِ الْأَمْوَالِ الْمَعْرُوفِ -

کیوں وہ میرے ساتھ کریں گے؟ میں خدا کی قسم ضرور ان کے پاس جاؤں
 گا۔ بہر کیف ابو بکرؓ ان کے پاس گئے تو حضرت علیؓ نے خدا کو گواہ کیا اور کہنے لگے
 ابو بکرؓ! ہمیں تمہاری فضیلت اور بزرگی جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہے معلوم
 ہے اور جو عزت اللہ نے آپ کو دی اس پر ہم کچھ حسد نہیں کرتے مگر ہمیں یہی ہر معلوم
 ہوا کہ آپ نے اکیلے ہی اکیلے خلافت حاصل کی (ہم سے مشورہ نہ کیا) ہم یہ خیال کرتے تھے
 کہ اس مشورے میں ہم لوگ ضرور شریک کئے جائیں گے کیونکہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے رشتہ داری اور قرابت تھی (حضرت علیؓ بلکہ اسی ہی باتیں کرتے تھے) یہاں تک
 کہ ابو بکرؓ کی آنکھیں پھرتیں پھر ابو بکرؓ نے گفتگو شروع کی انہوں نے کہا قسم یہی چودہ گاہ
 کی جس کے ماتم میں میری جان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا خیال تو مجھے اپنی
 قرابت سے بھی زیادہ ہے۔ اب ان چند مالوں (فک بنی نضیر، خیر و غیرہ) کی وجہ سے
 جو مجھ میں اور تم لوگوں میں جھگڑا ہو گیا تو میں نے اس مقدمے میں بھی وہی کیا جو میرا تھا۔
 میں نے تو وہ معمول نہ چھوڑا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کئی کام میں فرق نہ کیا اس
 وقت حضرت علیؓ نے کہا اچھا آج بعد دوپہر ہم آپؐ سے بیعت کر لیں گے ہمارا وعدہ ہے جب
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز ظہر پڑھی تو منبر پر چڑھے شہد پڑھا پھر حضرت علیؓ کا حال بیان
 کیا کہ انہیں اب تک بیعت نہ کرنے سے یہ عذر پیش آیا (یا ان کا عذر قبول کیا) اور ان
 کے لئے دعا بخشش کی۔ بعد ازاں حضرت علیؓ نے شہد پڑھا اور حضرت ابو بکرؓ کے
 فضائل اور حقوق بیان کئے۔ کہنے لگے میں نے جواب تک ابو بکرؓ سے بیعت نہیں کی تھی
 تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ مجھے ابو بکرؓ کی خلافت پر کوئی حسد یا ان کی فضیلت اور بزرگی ہے
 کچھ ان کا ارتقا۔ صرف بات یہ تھی۔ ہم لوگوں کو یہ خیال تھا کہ خلافت کے مقدمے میں ان
 کے لئے ہماری رائے بھی لینا ضروری تھا، انہوں نے نہ لی، آپ ہی آپ اس مقدمے کو

طے کر لیا۔ اس کا ہمیں رنج ہوا۔ مسلمانوں نے جب حضرت علیؓ کی یہ گفتگو سنی تو خوش ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مزید محبت کرنے لگے جب
 یہ دیکھا کہ انہوں نے اچھی بات اختیار کر لی ہے۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے سوگ کرنا میرا پے رشتہ داروں سے سوگ کرنے پر مقدم سمجھا ہوا ۲۔ منہ سلمہ سلمی کی دعا بیت میں چھوڑنے اور ان
 سے بیعت کر لی حضرت علیؓ کے بیعت کرتے ہی سب بی بی شہم نے بیعت کر لی ابو بکرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا۔ اب بتلائے ان کی خلافت کو جو کوئی شیعوں نہ سمجھو وہ تمام
 صحابہ کا مخالف ہے یا نہیں اور وہ آیت میں داخل ہے یا نہیں ومن یدبغ غیر سبیل المؤمنین نولہ ما نولہی وفضلہ جہنم وسمات مصداق اللہ تعالیٰ
 سمیع عطا فرمایا ۱۳۔ منہ سلمہ اور دیکھا کہ انہوں نے ابو بکرؓ سے بیعت کر لی ۱۴۔ منہ سلمہ کو مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہو گئے۔ اختلاف نہیں کیا ابن حبان نے اس حدیث سے روایت
 کیا کہ حضرت علیؓ نے شروع ہی میں ابو بکرؓ سے بیعت کر لی تھی پھر بھی نے کہا میری روایت صحیح ہے تو اب دوسری بیعت بطور تاکید کے ہوئی ۱۵۔

بَابُ ٢٢١ مَعَامِلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْرٍ -

۳۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

أَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الْيَهُودِ

أَنْ يَّعْمَلُوَهَا وَيُزْعِمُوَهَا وَلَهُمْ شُرَاطُهَا خَمْسٌ.

باب ۲۲ الشَّاةِ الَّتِي سُمِّتُ

لَسْتُ بِمُتَّبِعٍ لِّلْجَنَّةِ عَلَيْهِ سَلَامٌ بِخَيْرٍ

رَوَاهُ عُروَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۹۳۔ حَلَّ بَيْنَنَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاءَ فِيهَا سَمٌ

باب ۳۱۲ غزوة زيد بن حارثة

۳۹۳- حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يُحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

فَالْأَمْرُ لِلَّهِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
فَطَعْنُهُ فِي أَعْيُنِهِمْ فَذُوقُوا آثَارَهُ

۱۵۔ ان کو خود ایم بخاری نے پانچ فواتح النبی من اللہ عنہ وسلم میں دس لکھا ۱۱۲

باب

خمیسبر والوں سے بیٹائی کرنا۔

(از موسی بن اسمعیل از جویریہ از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمینیں خیبر کے یہودیوں کو بخش دیں۔

ی کہ وہ اس میں زراعت اور محنت و مشقت کریں اور آدمی پیداوار

لہریں (بانی نصف اعظم شہسلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے لہریں)

باب

باب خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

ہر آلود بکری رکھنا۔

اسے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت کیا۔

از عبد اللہ بن یوسف ازلیث از سعید) حضرت ابوہریرہؓ

کہ جب خیریت ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ذہرا لود

وہ شخصہ بھیجی گئی۔

اب

باب زیدین حارثہ کا غزوہ۔

از مسد و از یحیی بن سعید قطان از سفیان بن سعید از عبد الله

(۲) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

م نے اسامہ بن زید کو ایک فوج کا سردار مقرر کیا۔ بعض

تھیں اس کے لیے کہ وہ اپنے لیے ایک نیا گھر بنائے۔

بہشت حادث یہودیوں نے بھیجی تھی جو سلام بن محمد کی جو روح تھی۔ اس نے یہ دریافت

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ عَلَىَّ لَا قَوْلَ اللَّهِ لَا أَهْوَكَ أَبَدًا
فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ
وَلَيْسَ يُحِبُّنَ يَكْتُبُ فَاكْتُبَ هَذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدٌ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا الشَّيْفَ
فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يُخْرِجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ
إِنْ أَرَادَ أَنْ يُتَبَعَهُ وَأَنْ لَا يَنْتَحِلَ مِنْ أَهْلِهَا
أَحَدٌ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقْبِضَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَ
مَضَى الْأَجَلَ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِمَا جِئْنَاكَ
أَخْرِجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ
تَسَاءَلَتْ يَا عَمْرُؤُ يَا عَمْرُؤُ فَنَنَّا وَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ
بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَدُونًا
إِنَّهُ عَلَيْكَ حَمَلُهَا فَأَحْضَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَ
زَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ
بِذَنْتِ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا
تَحِيٌّ وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحَالَتِهَا وَقَالَ الْحَالُ
بِسُنَّةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مَيِّتٌ وَأَنَا
مِنْكَ وَقَالَ لَجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي
وَقَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَا قَالِ عَلِيٌّ

انہوں نے کہا میں تو خدا کی قسم بھی نہیں مٹاؤں گا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا، آپ ابھی طرح لکھنا بھی نہیں جانتے تھے
لیکن آپ نے معجزے کے طور پر یوں لکھ دیا، یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد
بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فیصلہ کیا کہ آپ مکے میں ہتھیار نہیں لائیں
گے صرف تلواریں غلاف میں لے کر آئیں گے اور مکے والوں میں سے کوئی آپ کے
ساتھ جانا چاہے تب بھی اسے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے اور اگر آپ
کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں رہائش کرنا چاہے تو اسے منع نہیں کریں
گے۔ غرض اس صلح نامے کی رو سے آپ (سال آئندہ) مکے میں داخل ہوئے
اور تین دن گذر گئے تو کفار مکہ حضرت علیؑ کے پاس گئے اور کہنے لگے اپنے
صاحب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہو اب یہاں سے چلے جائیں
کیونکہ مدت گذر چکی (چنانچہ حضرت علیؑ نے عرض کیا) آپ وہاں سے ولو ہوئے
حمزہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے چل پڑی وہ چچا چچا پکار رہی تھی حضرت علیؑ نے
اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فاطمہؑ سے کہا لو اپنے چچا کی بیٹی لگا انہوں نے اپنے کباڑے
میں لے بٹھالیا، اب حضرت علیؑ اور زید بن حارثہؓ رضی اللہ عنہما اور جعفر بن ابی طالبؓ تینوں
اسکے ہاتھ میں جھگڑنے لگے حضرت علیؑ نے کہا میں نے اسے اٹھایا یہ میرے چچا
کی بیٹی ہے جعفرؓ نے کہا میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ (اسما بنت عبد
مطلبؓ) میرے نکاح میں ہے، زیدؓ نے کہا میری بیٹی ہے۔ آخر آنحضرتؐ نے وہ لڑکی اسکی
خالہ کو ولادی (جعفرؓ کے پاس رہی) آپ نے فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے حضرت علیؑ
نے لائیں لے لیں دینے کیلئے فرمایا تو میرا ہے میں تیرا ہوں اور جعفرؓ نے فرمایا تو صورت اور
سیرت میں میرے مشابہ ہے زیدؓ سے فرمایا تو میرا لہجائی اور میرا مولیٰ (آؤ کر کر)

۱۔ امام ابو الولید یحییٰ نے اس حدیث کا مطلب یہی بیان کیا کہ گو آپ لکھنا نہیں جانتے تھے مگر آپ نے جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے وہ اس وقت لکھ دیا تو ان کے علم و باقی کو اس قدر پریشان
کرتا تھا کہ قرآن سے ثابت ہے ولا تخطہ بعینک باقی نے اس کا جواب یہ دیا کہ قرآن میں اس کتابت کی نفی ہے جو قرآن اترنے سے پہلے ہو اور یہ اس کے مافیہ نہیں ہے کہ
بعد قرآن اترنے کے آپ معجزے کے طور پر لکھ دیا کہ قرآن اترنے سے پہلے ہو اور یہ اس کے مافیہ نہیں ہے کہ
علیؑ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ انہوں نے بتلایا آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا کہ قرآن اترنے سے پہلے ہو اور یہ اس کے مافیہ نہیں ہے کہ
فیصلہ کیا اس تقریر کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔ جعفرؓ کے بیان میں کہ قرآن اترنے سے پہلے ہو اور یہ اس کے مافیہ نہیں ہے کہ
تھامیں اس کی پرتھکان کروں ۱۲۔ منہ سے کہو کہ آنحضرتؐ قبلہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمو کو بھائی بھائی بنا دیا تھا ۱۲۔ منہ سے کہو کہ آنحضرتؐ سے جعفرؓ کی بیٹی فاطمہؑ کی صورت
میں قرآن و روگ بھی آنحضرتؐ کے مشابہ تھے جیسے حسین اور حضرت فاطمہؑ و زوار علیہ لوگ دس سے زیادہ تھے۔ قسطلانی نے کہا تائیں تک شمار کئے گئے ہیں لیکن فاطمہؑ کی صورت اور
سیرت کی مشابہت جعفرؓ کا خاصہ ہے ۱۲۔ منہ سے کہو کہ

أَلَا تَذَكَّرُونَ بَدَتْ حُمْرَةٌ قَالَتْ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ
الرَّمَاةِ.

دودھ بھائی کی بیٹی ہے۔ (میں اس کا بچا ہوں)

۳۹۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ وَحْدَةَ شَقِيقِ
مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ تَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ مَعَهُمْ إِحْمَالَ كُفَّارٍ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْبَيْتِ فَمَضَى هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحَدَّيْبَةِ
وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا
يَحْمِلَ سَلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سِيُوقًا وَلَا يُقِيمُ
بِهَا إِلَّا مَا أَحْبَبُوا قَاعَمَرٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ
فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَاحِبُهَا فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ
بِهَا فَلَمَّا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ.

۳۹۳۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ
دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةَ عَائِشَةَ
ثُمَّ قَالَ كَيْفَ اعْمَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَرَبَعًا ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِئْذَانَ عَائِشَةَ قَالَ
عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اعْمَرَ أَرْبَعٌ غَيْرَ فَقَالَتْ مَا اعْمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى

ہے حضرت علیؓ کی بیٹی نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا آپ
حمرہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا (یہ ناجائز ہے) وہ تو میرے

(از محمد بن رافع از شریح از طبع) دوسری سند (از محمد بن حسین بن ابیہم
از الدش از طبع بن سلیمان از نافع) حضرت عمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے مکہ کو روانہ ہوئے، کفار قریش حائل
ہوئے، آپ کو خانہ کعبہ نہ جانے دیا آخر آپ نے حدیبیہ میں ہی اپنی قربانی
کا جانور ذبح کیا اور سہ ماہہ اذالاکفار سے یہ طے ہوا کہ آئندہ سال آپ عمرے
کے لیے آئیں اور ملواریوں کے سوا کسی قسم کا ہتھیار ساتھ نہ لائیں اور مکہ
میں اتنے ہی دن ٹھہریں جتنے دن یہ کفار پسند کریں۔ آپ نے اسی شرط کے
مطابق آئندہ سال عمرہ کیا اور صلح کے طور پر مکہ میں داخل ہوئے، جب
وہاں تین دن تک قیام فرما چکے تو کفار نے کہا اب جائیے، چنانچہ
آپ وہاں سے تشریف لے آئے۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور) مجاہد کہتے ہیں میں اور
عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں گئے دیکھا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں، عروہ نے
کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کتنے عمرے کئے؟ انہوں نے
کہا چار عمرے۔ پھر ہم نے آواز سنی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسواک
کر رہی ہیں، عروہ نے ان سے کہا ام المؤمنین آپ نے سنا کہ ابو عبد الرحمن
(ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار
عمرے کئے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو عمرہ کیا اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہ شریک تھے، مگر آپ

لہذا ابو عبد الرحمن کی روایت ان کے پاس رہی جب جعفر شہید ہوئے تو ان کی وصیت کے مطابق حضرت علیؓ کے پاس رہی انہی کے پاس جو ان جہلے۔ اس وقت حضرت علیؓ
نے آنحضرت سے عرض کیا آپ اس سے نکاح کیوں نہیں کرتے تب آنحضرت نے مذکورہ بالا جواب دیا ۱۲۸

نے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَةُ إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ
وَمَا أَعْمَرُ فِي رَجَبٍ قَطُّ۔

۳۹۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ
ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَا هُ مِنْ غُلَمَائِ
الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۹۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا حَصَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ
الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يُقَدِّمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَّ وَهَنَهُمْ
مُحَسِّبُ ثَوْبٍ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ
يَكْمُسُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعُهُ أَنْ
يَأْتُوا مَرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا
الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ
الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ ارْمُلُوا إِلَيَّ الْمُشْرِكُونَ
قَوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قَبْلِ قُعَيْقَعَانَ۔

۳۹۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از اسماعیل بن ابی خالد) ابن ابی
ادنی رضی اللہ عنہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم آپ
کو مشرکوں اور ان کے لڑکوں سے محفوظ رکھے ہوئے تھے تاکہ وہ آپ
کو ایذا نہ دیں۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ابوب اسعد بن جبیر)
ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت اور صحابہ کرام (عرے کے لیے مکے
میں آئے) مشرکین آپس میں کہنے لگے کچھ لوگ تمہارے پاس آئے ہیں
جنہیں شرب کے بخار نے ناتواں کر دیا ہے تو آنحضرت نے صحابہ کرام
کو حکم دیا کہ (طواف کے) پہلے تین چکروں میں رمل کریں۔ اور رکن یمنی
اور حجر اسود کے درمیان مہولی چال سے چلیں کیونکہ ادھر مشرکوں کی نظر نہیں
پڑتی تھی) تمام پھیروں میں آپ نے رمل کا حکم نہیں دیا تاکہ انہیں تکلیف
نہ ہو۔ حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو ابویث سے روایت کیا، انہوں نے
سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے، اس میں اتنا اضافہ
ہے جب اس سال مکے میں تشریف لائے جس سال کفار سے امان
لی گئی تو آپ نے (صحابہ کرام سے) فرمایا رمل کرو تاکہ مشرکین مسلمانوں
کی قوت دیکھیں اس وقت مشرکین قعیقعان کے پہاڑ کی طرف کھڑے
تھے تہ

(از محمد از سفیان بن عیینہ از عمرو از عطاء) ابن عباس رضی
اللہ عنہ کہ جب آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف میں اور صفاء اور

سہ مہرے سے لائے ہوئے آکر رکن میں رمل کیا ان کے بعد چلائے ۱۳ منہ اس کو تکمیل نے مکہ لایا ۲۱ منہ قعیقعان ایک پہاڑ ہے وہاں سے
شہزادوں رکن کعبہ کے نظر پڑتے ہیں یمنی نظر نہیں آتے ۱۳ منہ

قَالَ إِنَّمَا سَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَهُ الْمُشْرِكِينَ
قُوَّةَهُ -

۳۹۳۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ
وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرَفٍ وَكَادَ
ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُجَيْبٍ وَأَبَانُ بْنُ
صَاحِبٍ عَنْ عَطَاءٍ وَكَهْبَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ
فِي عُسْرَةِ الْقَضَاءِ -

بَابُ ۲۲۱ عَزْوَةُ مَوْتَةٍ مِنْ
أَرْضِ الشَّامِ

۳۹۳۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ابْنِ أَيْدٍ قَالَ وَ
أَخْبَرَنِي نَافِعُ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ وَقَفَ
عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مَعِيذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَقَدَّ دُثْبَهُ
تَحْسِينُ بَيْنِ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَأَيْسٍ مِنْهَا
شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ يَبْنِي فِي ظَهْرِهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ
ابْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ قَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

مروہ کے درمیان اس لیے سعی فرمائی (دوڑے) تاکہ مشرک لوگ
آپ کی قوت و کبر لیں۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ایوب از عکرمہ) ابن
عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین
میمونہ رضی اللہ عنہا سے بجالت احرام نکاح کیا، جب آپ نے ان سے تخلیہ
کیا تو اس وقت آپ احرام کھول چکے تھے۔ حضرت میمونہ کا انتقال
مقام سرف میں ہوا تھا۔

(امام بخاری کہتے ہیں) محمد بن اسحاق نے اتنا اضافہ کیا مجھ سے عبد اللہ
بن ابی بنجج اور ابان بن صالح نے بحوالہ عطاء و مجاہد از ابن عباس روایت
کیا کہ آنحضرت نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے عمرہ قضا میں نکاح لیا۔

باب غزوہ موتہ کا بیان جو شام کے ملک میں
ہوا تھا۔

(از احمد از ابن وہب از عمرو از ابن ہلال) نافع کہتے ہیں
کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس دن جعفر رضی اللہ عنہ (غزوہ موتہ میں)
شہید ہوئے تو میں نے ان کی لاش کے قریب کھڑے ہو کر دیکھا پچاس
زخم تلوار اور بھلے کے تھے، ان میں سے کوئی زخم پشت پر نہ تھا۔
احمد بن ابی بکر نے بحوالہ معمر بن عبد الرحمن از عبد اللہ بن سعد
از نافع از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار بنایا اور فرمایا اگر زید رضی
اللہ عنہ شہید ہوں تو جعفر رضی اللہ عنہ کو سردار بنایا جائے، اگر جعفر رضی اللہ عنہ

۱۔ ان کا یہ خیال دور ہو کہ مدینہ کے بخاری سے سلمان متعین ہو گئے ہیں ۲۔ امنہ ۳۔ یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کی تھی یہ ایک موضع ہے مکہ سے درمیل پران کا
انتقال ۴۔ یہیں ہوا ۵۔ امنہ ۶۔ ام المومنین میمونہ بن عباس کی خالہ تھیں ان کو یہیں ام الفضل حضرت عباس کی بی بی تھیں انہوں نے ہی میمونہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ
سے کیا اس روایت کو ابن اسحاق نے اپنی بیروت میں اصل کیا ۷۔ امنہ ۸۔ انہوں نے عبد اللہ بن رواحہ کی شہر میں اور زید بن جعفر اور عبد اللہ کی شہادت کا ذکر کیا ۹۔ امنہ ۱۰۔ جہاں اللہ
شہادت اور ہرادی ان کا نام ہے اسے زخم کھائے یہ منہ بھرا ہے ۱۱۔ کار از کو آید مردان نہیں کنند یہ مسلمانوں کو اپنے بزرگوں کی بہادریاں فہم دل پر نقش افکشا چاہیے ۱۲۔

تنبیہ ہوں تو بعد از اللہ بن رواحہ کو سردار بنایا جائے (چنانچہ تمہیں)
شہید ہوئے)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اس لڑائی میں
موجود تھا (لڑائی کے بعد) ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کی لاش دھونڈی دیکھا
تو اور لاشوں میں پڑی ہوئی ہے، اور ان پر بھلے اور تیر کے
لوٹے سے زیادہ زخم تھے۔

(از احمد بن واقد از ابو ذر یزید از ابوالیوب از حمید بن ہلال)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
زید، جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر لوگوں کو سنا
دی حالانکہ انہی ذرا لڑے (انہی شہادت کا خبر حالانکہ پہنچ چکی
آپ نے فرمایا پہلے زید نے (مارت اور قیادت کا) جھنڈا سنبھالا وہ شہید
ہوئے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے سنبھالا، وہ شہید ہوئے، یہ فرماتے ہوئے
آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں گئے، پھر فرمایا اس کے بعد اللہ کی تلواروں
میں سے ایک تلوار نے جھنڈا سنبھالا، اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح دی۔

(از قتیبہ از عبد الوہاب از یحییٰ بن سعید از عمرہ) حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا کہتی تھیں جب زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب، اور عبد اللہ بن
رواحہ کی خبر شہادت آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے، آپ کے چہرے
پر رنج و غم کے آثار تھے ایک شخص آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! جعفر رضی اللہ عنہ کی
عورت (چلائی) رو رہی ہے، آپ نے فرمایا انہیں منع کرو، وہ گیا اور
دوبارہ آیا، کہنے لگا میں نے انہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئیں، آپ
نے فرمایا پھر جاؤ اور منع کرو، وہ گیا اور سہ بارہ آیا کہنے لگا خدا کی قسم ان عورتوں

ابن عمر و قال آتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة مؤتة زيدا بن حارثة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن قيل زيد فجعفر وإن قيل جعفر فعبد الله بن رواحة قال عبد الله كنت فيهم في تلك الغزوة فالتصفتا جعفر بن أبي طالب فوجدناه في القتلى ووجدنا ما في جسده بضعا وتسميعين من طعنة ورمية.

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ ثَمَرًا أَخَذَ جَعْفَرُ فَأَصِيبَ ثَمَرًا أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذُرْقَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سَيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ.

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَنَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْخَوَنَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَطْلِعُ مِنْ مَسَارِيرِ الْبَابِ تَعْنِي مِنْ شَرْقِ الْبَابِ نَاهُ

۱۔ جعفر نے اپنے زخم کھاتے اور زبان حال سے یوں کہہ رہے تھے ۵۔ آن دن میں باجمہ کر دوڑ جنگ میں پیش قدمی کا اندیشہ تھا طون میں سرے + یہ شجاعت کا ثبوت اور مردانہ کوشش رضی اللہ عنہ ۱۲۔ منہ ۱۳۔ یعنی خالد بن ولید نے جو بڑے عمدہ جنرل اور مدبر جنگ سے واقف تھے ۱۴۔ منہ

نے یہیں عاجز کر دیا۔

(حضرت عائشہ رضہ) کہتی ہیں آخر آپ نے فرمایا جان کے منہ پر مٹی ڈال! حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں میں بول اٹھی تیری ناکھ خاک الود ہو، نہ تو ان عورتوں ہی کو رونے سے روک سکا نہ تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا چھوڑا۔

رَجُلٌ فَقَالَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءً جَعَفُوا
وَذَكَرَ بَعْضَهُنَّ قَامَرَةً أَنْ يَبْتَهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ
الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ آفَتَهُ
لَمْ يُطِيعْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى
فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلَيْنَا فَرَعَمْتُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلُوا أَهْلَ
مِنَ الْأَرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرَعَا اللَّهُ
أَنفَكَ فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِتَاءِ۔

۳۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ
عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَحْيَا ابْنَ جَعْفَرٍ
قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاهَيْنِ۔

۳۹۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُهَيْلٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ
قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ انْقَطَعَتْ
فِي يَدِي يَوْمَ مَوْتِهِ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ
فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَسْمَانِيَّةٌ۔

۳۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ
قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ
دُقِّي فِي يَدِي يَوْمَ مَوْتِهِ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَصَارَتْ
فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَسْمَانِيَّةٌ۔

(از محمد بن ابوبکر از عمر بن علی از اسماعیل بن ابی خالد) عامر کہتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تو یوں فرماتے اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلام۔

(از ابوالغسیم انصاریان اسماعیل از قیس بن ابی حازم) حضرت خالد بن ولید رضہ کہتے تھے غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ پر نو تلواریں (اڑنے لڑنے) ٹوٹ گئیں البتہ ایک مینی چوڑی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

(از محمد بن یحییٰ از اسماعیل از قیس) حضرت خالد بن ولید رضہ کہتے تھے غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ پر نو تلواریں ٹوٹیں البتہ ایک مینی کشادہ تلوار باقی رہ گئی (وہ نہیں ٹوٹی)۔

۱۔ ہمارے ہمارے جعفر بن ابی ہاشم نے ان سے کہا کہ تم میرے ساتھ آؤ اور ان سے کہیں کہ وہ ہاتھ کاٹ ڈالیں تو انہوں نے ہائیں مارتیں عجلت سے لیا دشمنوں نے اس کو بھی کاٹ ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو بہشت میں رہنے کے واسطے دو بیکھ دیے ہیں وہ ان سے اٹھتے پھرتے ہیں ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔

۳۹۴۵- حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُبَشَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَعْنَى عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَبَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةَ تَبْنِي وَابْنَةَ وَكَذَا وَكَذَا أَعَدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَقَاتَى مَا قُلْتُ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ-

۳۹۴۶- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ مَعْنٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الثُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَعْنَى عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهَذَا أَفَلَمْ يَمَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ-

باب ۲۱۵ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ-

۳۹۴۷- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو طَلْبِيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَاتِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمُوا وَكُفِّتْ أَمَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيَتْهَا قَالَ لَرَالَهُ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارُ فَيُفْطِنُهُ بِرُوحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدْ مَاتَ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَرَالَهُ إِلَّا اللَّهُ

(از عمران بن میسرہ از محمد بن فضیل از حصین از عامر انعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عبد اللہ بن رواحہ (ایک بار بیماری سے بہوش ہو گئے، ان کی بہن عمرہ (جو نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں) پر کار کر رونے لگیں۔ ہائے میرا پہاڑ جیسا بھائی ہائے ایسا ہائے ویسا ان کی تعریفیں بیان کرنے لگیں جب انہیں ہوش آیا تو (بہن سے) کہا جب تو میری کوئی تعریف بیان کرتی تھی تو (فرشتے مجھے چمکاتے اور کہتے کیا تو ایسا سمجھتی؟

(از قتیبہ از عبثہ از حصین از شعبی انعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے الخ پھر یہی حدیث بیان کی۔ جب (غزوہ موتہ میں) عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کی بہن نے ان پر ماتم نہیں کیا۔

باب حرقات قبیلہ کی طرف جو جہینہ کی ایک شاخ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

(از عمرو بن محمد از ہشیم از ابو طلحیان) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حرقة قبیلہ والوں کے پاس بھیجا۔ ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا۔ انہیں شکست دی۔ نیز میں اور ایک انصاری حرقة کے ایک شخص سے لڑ پڑے جب ہم نے اسے گیر لیا تو (مجبوراً) وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا، یہ سننے ہی انصاری نے تو ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزے سے اسے مار ڈالا، جب ہم اس جنگ سے واپس ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی، آپ نے فرمایا اسامہ! تو نے یہ کیا کیا کہ لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود قتل کر ڈالا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وہ دل سے نہیں کہتا تھا) اپنے بچاؤ کے لئے کہتا

۱۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر تھا اور خدا اللہ سے بچنے کے لئے ایسا تھا۔ سلام ہو اگر بعض بیماریاں مرنے سے پہلے ہی فرشتے نمودار ہو جاتے ہیں تو آدمی مرنے پر توجہ نہ دے اور اس بیماری سے اچھے ہو گئے تھے ۱۲

قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يَكْرِهُهَا حَتَّى تَمُوتَ
أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْأَلُكَ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

۳۹۴۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَازِمٌ عَنْ يُزَيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ
ابْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيهَا بَعَثُ مِنَ
الْبُعُوثِ قِسَمَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ
مَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بَنِ
غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُزَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ
فِيهَا بَعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا
مَرَّةً أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً أُسَامَةُ.

۳۹۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضُّفْلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يُزَيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ
قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْلَى عَلَيْنَا
۳۹۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يُزَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ
خَبِيرُ بْنُ الْحَدَّادِ يَمِينًا وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقُرْدِ قَالَ
يُزَيْدٌ وَلَسِيْتُ بِقَيْسَتِهِمْ -

تھا۔ چنانچہ آپ بار بار یہ فقرہ دہرتے رہے میں گھر کر یہ حسرت کہنے لگا کہ
میں آج سے پہلے اسلام ہی نہ لایا ہوتا۔

(ان قتیبہ بن سعید از حاتم الزید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوع رضی
اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات
غزوات کئے جن فوجوں کو آپ نے روانہ کیا لیکن آپ خود ان کچھاتھ
تشریف نہیں لے گئے، ایسی نو فوجوں میں میں گیا۔ کبھی ابو بکر رضی اللہ عنہ
ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما۔

عمر بن حفص بن غیاث (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) کہتے ہیں ہم سے اہل
نہ بخارا زید بن ابی عبید بیان کیا کہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات کئے اور نو ایسی فوجوں میں
شریک ہوا جنہیں آپ نے بھیجا (خود شریک نہیں ہوئے) کبھی ابو بکر رضی اللہ
عنہ ہمارے امیر الجہاد ہوتے کبھی اسامہ رضی اللہ عنہ۔

(از ابو عاصم ضحاک بن محمد زید بن اکوع رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے اور
اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی جہاد کیا جنہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا افسر بنایا تھا۔

(از محمد بن عبید اللہ از حماد بن مسعدہ از زید بن ابی عبید) حفص
سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ سات غزوات میں شمولیت کی۔ پھر انہوں نے بیان کیا خیر،
حدیبیہ، حنین اور یوم القرد۔

یزید کہتے ہیں باقی غزوات کے نام میں، ببول گیا۔

لے یعنی لا الہ الا اللہ کہتے کہ بعد ازاں اسے مار ڈالا ۱۲۱ھ میں اپنے اس فعل کی تشریح پر شرفہ جولاء ۱۲۱ھ میں تو یہ آگناہ معاف ہو جاتا ۱۲۱ھ میں کہ اس کو ابو بکر نے متحرک نہیں کیا
۱۲۱ھ میں اس روایت کے خلاف نہیں ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد ذکر میں شاید طے ہوا دانی لعلی اور غزوہ قضا کا سفر بھی جہاد جھولا اس لیے نو جہاد ہو گئے قسطلانی نے کہا یہ
حدیث امام بخاری کی چند بیسیوں مثلاً حدیث ۱۲۱۷ میں ہے شاید قسطلانی نے نسخہ میں نسخہ کا لفظ مروج یہ حاشیہ مذکور ہو گا وہ نسخہ مولانا محمد شفیع دہلوی نے نسخہ میں نسخہ کا لفظ بدل دیا ہے

باب فتح مکہ کا ذکر اور اس خط کا ذکر جو حاطب

ابن ابی بلتہ نے کفار مکہ کے نام بھیجا کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم اہل مکہ سے جنگ کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔

از قتیبہ از سفیان از عمر بن دینار از حسن بن محمد از عبید اللہ بن ابی

رافع حضرت علی رض فرمایا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے،

نہیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا تم تینوں روضہ خلد تک جاؤ

وہاں تمہیں ایک عورت اونٹ پر سوار ملے گی اس کے پاس خط ہے وہ اس سے

پھین لاؤ۔ چنانچہ ہم (تینوں) گھوڑے دوڑاتے چلے گئے۔ جب روضہ خلد

پہنچے تو واقعی وہاں ایک عورت دیکھی جو اونٹ پر بیٹھی تھی۔ ہم نے اس سے کہا

لا خط نکال ! وہ کہنے لگی میں کے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا

تجھے خط لازم نکالنا پڑیگا ورنہ مجبوراً ہم تیرے کپڑے اتار کر تلاش

لیں گے۔ آخر اس نے اپنے سر کے بالوں میں سے ایک خط نکال کر دیا

ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس میں

یہ عبارت تھی۔ ”از جانب حاطب بن ابی بلتہ بنام مشرکین مکہ“

بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چند خبریں درج تھیں :-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب اکو بلا کر ان سے پوچھا

حاطب تو نے یہ کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ

علیہ وسلم) جلدی نہ فرمائیے (میں تفصیلاً وجہ عرض کرتا ہوں) میں

قریش مکہ کا صرف حلیف ہوں۔ ان سے خاندانی تعلق نہیں، دوسرے

مہاجرین جو آپ کے ساتھ ہجرت کر کے آئے ہیں ان سبھی کا وہاں کوئی

نہ کوئی عزیز موجود ہے جو ان کے پس ماندگان اور مال کی نگہبانی کرتے

ہیں۔ میں نے سوچا چونکہ خاندان کی حیثیت سے میرا ان سے تعلق

نہیں تو کچھ احسان ہی ان پر ایسا کر دوں جس کے خیال سے وہ

میرے کہنے والوں کی خبر گیری کرتے رہیں (انہیں ایذا نہ دیں،

اللہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوج لے کر مکہ پر آیا پاستہ ہیں تم لوگ اپنا بچاؤ کرو مہم

باب ۲۲۶ غزوہ الفتح وما بک

حاطب بن ابی بلتہ نے اہل مکہ

یخبرہم بغزوہ الفتح صلی اللہ علیہ وسلم

۳۹۵۱۔ **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا كُثَيْبُ بْنُ**

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ

أَنَّ سَمْعَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمُعَدَّادُ فَقَالَ أَنْطَلِقُوا

حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخِ فَإِنَّ بِهَا طَعِينَةً مَعَهَا

كِتَابٌ فَعِنْدُ وَامْنِهَا قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا تَلَادِي

بِنَاخِلِنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالطَّعِينَةِ

قُلْنَا لَهَا أَخْرَجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ

فَقُلْنَا لَتُخْرِجِي الْكِتَابَ أَوْ لَنُكَلِّقَنَّ الشَّيْءَ قَالَ

فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ

أَبِي بَلْتَةَ إِلَى تَابِ بِسْكَةٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ مِرْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَجْعَلْ

عَلَيَّ إِلَى كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ

حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مِنْ مَعَكَ

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ

أَهْلِيَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ

مِنَ النَّسَبِ فِيهِمَا أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ دَا

يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ أَدَبًا

خدا تمھارے ساتھ میں نے اپنے دین سے مرتد ہونے کی نیت سے ایسا نہیں کیا نہ میں اسلام لانے کے بعد کفر کو پسند کرتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان سن کر فرمایا حاطب صحیح کہتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اس منافق کی گردن اٹانے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا نہیں یہ تو غزوہ بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہ کے متعلق پوری حقیقت جلتے ہوئے یہ فیصلہ فرمایا ہے آئندہ تم جو جا ہو کرو میں تمہیں بخش چکا۔ اس واقعہ کے بعد (سورہ ممتحنہ میں) یہ آیت نازل کی۔ اے ایمان والو تم میرے اور اپنے دشمن (یعنی کفار) کو دوست نہ بناؤ کہ ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو۔ فقد ضل سواد السبیل تک۔

باب غزوہ فتح مکہ رمضان (شعبہ ہجری) میں ہوا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لبتہ از عقیل از

ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کا جہاد رمضان المبارک میں کیا۔ (اسی سند سے) زہری کہتے ہیں میں نے سعید ابن مسیب سے بھی یہی سنا۔

زہری نے عبید اللہ سے نقل کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ روانہ ہوئے) تو کہہ دیتے کہ روزے رکھنے سے کہہ دیتے چشمہ ہے جو قحط و عسفان کے درمیان ہے۔ جب کہ یہ پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کر ڈالا اور مہینہ ختم ہونے تک روزہ نہیں رکھا۔

(از مسود از عبد الرزاق از معمر از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

عَنْ دِيْنِي وَلَا رِضًا بِاَلْكَفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا
اِنَّهُ قَدْ مَدَّ يَدَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
دَعْنِي اَضْرِبْ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهُ
قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَطْلَعَهُ
عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ السُّورَةَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي
وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ
إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ۔

باب ۲۱۱ غزوہ الفتح فی رمضان

۳۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عَتَبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ
فِي رَمَضَانَ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ
يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ الْمَاءَ الَّذِي
بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا
حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ۔

۳۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْنٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ

سید حضرت عوفی رضی اللہ عنہ کی روایت بخاری تا الزین ساری کے مطابق درست ہے اور حاطب قبل کے لائق تھے مگر آپ نے اس کی کچھائی دینی سے معلوم کر لی یہ ادبیات ہے۔ اس حدیث کی شرح کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۳ کیونکہ سفر میں مسافر کو افطار کرنا جائز ہے ۱۳ منہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ
 وَمَعَهُ عَشْرَةُ آلَافٍ وَذَلِكَ عَلَى دَأْسِ شَمَانٍ
 سَيْنِينَ وَنُصِفَ مِنْ مَقَدِّهِ الْمَدِينَةَ فَسَادَ
 هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ لِيَصُومُوا
 وَيَصُومُوا حَتَّى بَلَغَ الْكَعْبِيدَ وَهُوَ مَا بَيْنَ
 عُسْفَانَ وَقَدِيدٍ أَفْطَرُوا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
 وَابْنُ أَبِي خَدَّادٍ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْأَخْرُفَاءُ الْأَخْرُفُ.

۳۹۵۴- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حَنِينٍ وَالتَّاسُ يُخْتَلِفُونَ
 فَصَايَهُمْ وَمُفْطِرُهُمْ اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا
 بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ
 أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ
 الْمُفْطَرُونَ لِلصَّوَامِ أَفْطَرُوا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ
 أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
 عَبَّاسٍ خَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
 الْفَتْحِ وَقَالَ حَسَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
 عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ غَزْطَوَيْسٍ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ

علیہ وسلم (فتح مکہ میں) رمضان کے پہنچنے میں سینے سے روانہ ہوئے آپ
 کے ساتھ دس ہزار آدمی تھے۔ اس وقت آپ کی مدینے میں تشریف آوری کو
 ساڑھے آٹھ برس ہونے والے تھے۔ چنانچہ آپ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان
 مکے کی طرف روانہ ہوئے اور کعبہ تک روزے رکھتے رہے۔ جب کعبہ پر
 پہنچے جو عسفان و قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے تو وہاں آپ نے افطار
 کیا۔ صحابہ کرام نے بھی افطار کیا۔

زہری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو احسری
 فعل ہے ہمیں وہ اختیار کرنا چاہیے۔

(از عیاش بن ولید از عبد الاعلیٰ از خالد از عکرمہ) ابن عباس
 رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں
 حنین کی طرف روانہ ہوئے آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بعض روزے سے
 تھے بعض بے روزہ۔ جب آپ اونٹنی پر سوار ہوئے تو دودھ دیا پانی کا
 ایک برتن منگو کر اپنی ہتھیلی یا اونٹنی پر رکھا (اسے بیا) آپ نے لوگوں کو
 دیکھا تو جو بے روزہ تھے انہوں نے روزہ داروں سے کہا۔ اب روزہ
 کھول ڈالو۔

عبدالرزاق کہتے ہیں ہمیں معمر نے بحوالہ ایوب از عکرمہ خبر دی کہ
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ
 کے سال (مدینے سے) روانہ ہوئے پھر یہی حدیث بیان کی۔

حماد بن زید نے یہ حدیث بحوالہ ایوب از عکرمہ آنحضرت صلی
 علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

(از علی بن عبد اللہ از جریر از منصور از محمد بن غزطویس) ابن عباس
 رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ فتح
 میں) رمضان میں سفر کیا اور روزے رکھتے رہے۔ جب

ملہ حافظ نے کہا معجم ساڑھے سات برس ہیں ۱۲ھ اور پہلے فعل کو مشورۃ سمجھا جائے تو ہمارے آخری فعل کا یہ ہوا کہ آپ نے سفر میں افطار کیا گو رمضان شروع
 ہوتے وقت آپ مسافر نہ تھے بعضوں نے اس میں خلاف کیا ہے ۱۲ھ اس کو امام احمد نے توصل کیا ۱۲ھ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ہے ۱۲ھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عَشْرَانَ
ثُمَّ دَعَا يَوْمًا مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ تَهَادُّ الِثَّيْنَةِ الْكَافِرِ
فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَقُولُ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الشَّهْرِ وَأَفْطَرَ قَسْرُنُ شَاءَ صَامًا وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ
بَاب آيِنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبَايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۳۹۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا
سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ
فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ
وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ
الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا
يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَا الظَّهْرَانِ فَأَذَاهُمُ بَيْنَهُمَا
كَأَنَّهُمَا نِيزَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانٍ مَا هَذَا
لَنَا تَهَانِ نِيزَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ
نِيزَانُ بَنِي عُمَيْرٍ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانٍ عَمْرٌ وَأَخْلُ
مِنْ ذَلِكَ قَرَاهُمُ نَاسٌ مِنْ حَرَبِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَوْهُمْ فَأَخَذَ دُهُمُ
فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّ
أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ أَحْمِلْ بَا
سُفْيَانَ عِنْدَ حَظْمِ الْغَيْلِ حَتَّى يَنْظُرَ الْوَلَدُ الْمُسْلِمِينَ
فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتْ الْقَبَائِلُ تَنْهَرُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْوُ كَتَيْبَةً كَتَيْبَةً

عسکان میں پہنچے تو بانی کا برتن طلب فرمایا اور علانیہ دن دلاڑپانی
پلی لیا تاکہ لوگ دیکھ لیں۔ پھر مکہ پہنچنے تک آپ نے روزہ نہیں رکھا۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سفر میں روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے تو جو چاہے روزہ
رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

باب فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جھنڈا کہاں نصب کیا۔

(از عبید بن اسمعیل از ابوالواسمہ از مشام) ہشام کے والد عرو کہتے
ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز روانہ ہوئے تو یغیر
قریش کو پہنچی ان میں سے ابوسفیان بن حرب حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء
آپ کی طرف اطلاعات حاصل کرنے کے لیے آئے مگر ان پہنچ کر
انہوں نے عرفات کی طرح بہت سی آگیاں روشن دیکھیں۔ ابوسفیان نے
کہا یہ آگیاں کیسی ہیں؟ بالکل عرفات کی آگیاں معلوم ہوتی ہیں، بدیل بن قار
نے کہا ہاں عرو قبیلہ کی آگیاں معلوم ہوتی ہیں ابوسفیان نے کہا ہاں عرو قبیلہ
والے تو اس سے کم ہیں۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرواروں
نے ان تینوں کو گرفتار کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر کر دیا۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک چلی تو آپ نے
حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کو وہاں
کھڑا کرو جہاں گھوڑوں کا ہجوم ہے تاکہ وہ مسلم فوج کو دیکھ لے۔
حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں کھڑا کر لیا۔ چنانچہ تمام عربی
قبیلہ قبیلہ ایک ایک کر کے گزرنے لگے۔ ایک لشکر ابوسفیان
رضی اللہ عنہ کے سامنے سے نکلتا پھر دوسرا، ایک لشکر نکلتا

سلمہ الظہران ایک مقام کا نام ہے جسے ایک منزل پر اب اس کو وادی فاطمہ کہتے ہیں ۳۸ منہ ۳۹ عرفات میں حاجیوں کی عادت تھی کہ ہر ایک آگ سلاگنا کہتے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ ایک ایک آگ روشن کرو انہوں نے دس ہزار آگیاں روشن کیں ۱۲ منہ

عَلَىٰ سُفْيَانَ قَمَرَتْ كَتِيبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ
 مَنْ هَذَا قَالَ هَذِهِ غِفَارٌ قَالَ مَا لِي وَ
 لِي غِفَارٌ ثُمَّ مَرَّتْ جُمَيْنَةٌ قَالَ مِثْلُ ذَلِكَ
 ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُرَيْمٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ
 وَ مَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى أَقْبَلْتُ
 كَتِيبَةً ثُمَّ يَرِ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ هَؤُلَاءِ
 الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ
 فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمُ
 يَوْمُ الْحَكَمَةِ الْيَوْمُ تَسْتَعْلُ الْكُعْبَةَ فَقَالَ
 أَبُو سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ خَذْ الْيَوْمَ الَّذِي مَا رِثْتُمْ
 حَبَاثُ كَتِيبَةٍ وَهِيَ أَقْلُ الْكِتَابِ فِيهِمْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ
 وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرَّايَةِ
 ابْنِ الْعَوَامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ
 سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
 قَالَ فَقَالَ كَذًا وَكَذًا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلَكِنْ
 هَذَا الْيَوْمُ يُعْظَمُ اللَّهُ فِيهِ الْكُعْبَةُ وَيَوْمٌ
 تُكْسَى فِيهِ الْكُعْبَةُ قَالَ وَامْرَأَتُ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجْوِ
 قَالَ عُرْوَةُ وَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ مِثْلَهُمْ
 قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ
 يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَهْمُنَا أَمْرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ کون لوگ
 ہیں؟ انہوں نے کہا یہ غفار قبیلے کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا مجھے
 ان سے کوئی غرض نہیں ہے۔ پھر جمینہ کا لشکر گذرا تو ابوسفیان نے ایسا
 ہی کہا۔ پھر قبیلہ سعد بن ہریم گذرا تب بھی اس نے ہی کہا۔ پھر قبیلہ سلیم گذرا۔
 تب بھی اس نے ہی کہا۔ آخر میں ایک لشکر آیا کہ ابوسفیان نے ایسا عظیم
 لشکر بھی نہیں دیکھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا
 یہ انصاری لوگ ہیں۔ ان کے سردار سعد بن عبادہ تھے جو جھنڈا لئے ہوئے تھے
 سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو آواز دی کہا ابوسفیان آج تو
 قتل کا دن ہے آج کعبہ میں لڑنا درست ہوگا۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ
 سے کہنے لگے آج کتنا مبارک دن ہے کہ کفار ہلاک ہو جائیں گے۔

پھر ایک اور لشکر آیا جو تمام لشکروں سے چھوٹا تھا اس میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے (مہاجر) صحابہ کرام تھے۔ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا مبارک حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے
 ہاتھ میں تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے سامنے سے
 گزرے تو اس نے عرض کیا کیا آپ نے سعد بن عبادہ کا کہنا سنا انہوں
 نے یوں کہا ہے کہ آپ سب کو قتل کر ڈالیں گے، آپ نے فرمایا نہیں
 سعد نے غلط کہا۔ یہ تو وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت
 بخشے گا۔ اسے پوشاکی دی جائے گی۔

عروہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ آپ کا
 جھنڈا حجوں میں گاڑا جائے۔

(اسی سند سے) عروہ کہتے ہیں مجھے نافع بن جبر بن مطعم نے خبر
 دی کہ میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ زبیر رضی اللہ عنہ سے
 کہہ رہے تھے اے ابو عبد اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں اسی

سہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ دن اچھا ہے جب تم کو مجھے بھانپا جائے کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے گئے تو ابوسفیان نے آپ کو قسم دی کہ پوچھا کیا
 آپ نے اپنی قوم کے قتل کا حکم دیا ہے؟ فرمایا نہیں ابوسفیان نے سعد بن عبادہ کا کہنا بیان کیا آپ نے فرمایا نہیں آج تو رحمت اور کرم کا دن ہے آج اللہ تعالیٰ قریش کو عزت
 دے گا اور سعد سے جھنڈا لئے کعبہ میں قیس کر دیا ۱۲ منہ ۵۰ جنوں کا پٹہ دی وہاں سے دو لڑکے گا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ سَلَامٌ أَنْ تَرَوْكَ النَّبَايَةَ قَالَ وَامْرَأَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَةُ ابْنُ الْوَلِيدِ زَيْدٌ خَلَّ مِنْ أَعْلَى
مَكَّةَ مِنْ كُدَّارٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدَّارٍ
فَقَبِلَ مِنْ حَيْلِ خَالِدِ بْنِ مَعْدِيكَارَ جَلَدَانِ حَبِيشُ بْنُ
الْأَشْعَرِ وَكَرَّ زَيْنُ جَابِرٍ الْفَهْرِيُّ.

۳۹۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مَعْوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ
يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ
عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ بِرَجْعٍ وَقَالَ
لَوْ أَنَّ يَتْلُوهُمُ النَّاسُ حَتَّى يَلُوكَ حَتَّى يَكُونُوا كَمَا رَجَعُوا
۳۹۵۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَفْفَانَ عَنْ أَسَامَةَ
ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ ذَمَّنَ الْفَتْحُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيَّنَ تَنَزَّلَ عِنْدَ أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنَزِلٍ لَكُمْ
قَالَ لَا يَبْرُكُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرُ وَلَا يَبْرُكُ الْكَافِرُ
الْمُؤْمِنُ قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ
قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ أَيَّنَ تَنَزَّلَ عِنْدَ أَقَالَ فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ
يُؤْنَسُ حَجَّتِهِ وَلَا زَمِنَ الْفَتْحُ.

۳۹۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا

حجہ حبشہ کا گارنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس بن خالد بن ولیدؓ
کو یہ حکم دیا کہ کدوا کی بالائی جانب سے مکے میں داخل ہوں اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کدوا کے (نشیبی) جانب سے داخل ہوئے۔

اسی دن خالد کے سواروں میں شخص حبش بن عمرو اور زین جابرؓ بن زبیرؓ

رازا ابو الولید از شعبہ از معاویہ بن قرقہ (عبداللہ بن المغفل
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا، آپ سورہ انافتنا خوش الحانی سے
پڑھ رہے تھے۔ معاویہ بن قرقہ کہتے ہیں اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ
لوگ میرے ارد گرد جمع ہو جائیں گے تو میں اس طرح پڑھ کر
سناتا جیسے عبداللہ بن مغفلؓ نے پڑھ کر سنایا۔

(از سلیمان بن عبدالرحمن از سعدان بن یحییٰ از محمد بن ابی
حفصہ از زہری از علی بن حسین از عمرو بن عثمان) حضرت اسامہ بن
زیدؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) دریافت کیا رسول اللہ کل
(مکے پہنچ کر) کہاں قیام فرمائے گا؟ آپ نے فرمایا عقیل نے
کوئی مکان ہمارے لئے باقی بھی چھوڑا ہے؟ (سب بچہ دیئے) پھر فرمایا
مسلمان کا فرکا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔

زہری سے کسی نے دریافت کیا ابو طالب کا (جو مشرک کریم
تھے) کون وارث ہوا؟ انہوں نے کہا عقیل اور طالبؓ

معمرنے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا اس میں یوں
ہے کہ حج کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
کیا آپ کل کہاں اتریں گے؟

یونس نے اپنی روایت میں نہ حج کا ذکر کیا نہ فتح مکہ کا۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبدالرحمن)

۱۔ جب خالد بن ولیدؓ ساگران لے چکے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوئے تو مشرکوں نے ایک ذرا سامنے بلکہ ان کو صفوان بن امیہ اور ہشام بن عمروؓ نے اکٹھا کیا تھا مسلمانوں میں سے
دو شخص شہید ہوئے اور کفار ہزارہ تیرہ آدمی مارے گئے باقی سب بھاگ گئے ۱۲ من ۱۷ بجے کاتے ہیں ایک لفظ کو آخر سے پھر لیتا ہوا ہے ۱۲ من ۱۷ بجے وہ وقت تک
مسلمان نہیں ہوئے تھے اور علیؓ اور جعفرؓ ابو طالبؓ کا کچھ تر نہیں ملا کیونکہ یہ دونوں صاحبان ہوئے تھے ۱۷ من ۱۷ بجے اس کو خود امام بخاری نے جہاد میں دل کیا تھا

الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثًا مِائَةً نُسَبُّ بِمَجْلٍ يَطْعُمُهَا
يُحْدِثُ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَوَهَقَ
الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِيهِ الْبَاطِلُ إِلَّا بَعْضُهُ
۳۹۲۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَدَّ شَنَا
أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى أَنْ
يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْأِلَهِةُ فَأَمَرَ بِهَا
فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ
فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَهُمَا اللَّهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا
اسْتَقْسَمَ بِهَا فَأُتِيَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَثَّرَ فِي
تَوَارِحِ الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يَصِلْ فِيهِ تَابِعَهُ مَعْمُرُ
عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

بَابُ ۲۲۱۹ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَقَالَ
الدَّيْلَمِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي
نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ
الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ
مُودِقًا أَسْمَا مَكَّةَ بِنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ
بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَمِنْ
الْحَبَابَةِ حَتَّى أَتَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ

تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چھڑی سے ہر بیت کو مارنے
ہوئے فرماتے۔ حق آگیا باطل مٹ گیا۔ حق آگیا، باطل سے نہ
شروع میں کچھ ہو سکتا ہے اور نہ آئندہ کچھ ہو سکتا ہے۔

(از اسحاق از عبد الصمد از والدش از ایوب از عکرمہ) ابن عباس
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو کعبے
میں بت ہونے کی وجہ سے آپ نے اس کے اندر داخل ہونے سے انکار
کیا۔ پھر آپ نے حکم دیا چنانچہ وہ بت باہر نکالے گئے۔ ابراہیم اسماعیل
علیہما السلام کی مورتیں بھی نکالی گئیں۔ ان کے ہاتھوں میں زفال
کھولنے کے، پانسے تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو تباہ کرے
یہ خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں بزرگوں نے کبھی فال نہیں کھولی
بعد ازاں آپ کعبے کے اندر تشریف لے گئے۔ چاروں کونوں میں
تبکیہ رکھی (اللہ اکبر کہا) پھر باہر نکلے وہاں نماز نہیں پڑھی۔

عبد الصمد کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی ایوب سے
روایت کیا۔ وہیب بن خالد نے بحوالہ ایوب از عکرمہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابُ ۲۲۲۰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں

بلند کی جانب سے داخل ہونا

لیث بن سعد نے بحوالہ یونس از نافع از عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کی بلند جانب سے اونٹنی پر سوار ہو کر
تشریف لائے، اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے
تھے آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ عثمان بن طلحہ رضی اللہ
عنہ (کلید بردار) بھی تھے آپ مسجد حرام میں اونٹنی کو بٹھایا
اور عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ چابی لاؤ۔

۱۔ پہلی آیت سورہ بنی اسرائیل میں دوسری آیت سورہ سبأ میں ہے حق سے براہ راست کا دین ہے اور باطل سے بت یا شیطان مراد ہیں ۱۲ آیت ۱۷ اس کو امام احمد نے وصل کیا ہے
۲۔ یعنی مرسلہ روایت کیا ۱۲ آیت ۱۷ اس کو بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا ۱۲ آیت

أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ
وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيهِ
نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ
النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
أَوَّلِي مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَأَى
الْبَابَ قَاتِمًا فَسَأَلَ أَيْنَ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي
صَلَّى فِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَسَيَّيْتُ
أَنْ أَسْأَلَ كَمْ صَلَّيْتُ مِنْ سَجْدَةٍ

۳۹۶۳۔ حَدَّثَنَا الْمُتَمِّمُ بْنُ حَاجِبَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كِنَاءِ النَّبِيِّ
بِأَعْلَى مَكَّةَ تَابِعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوُهِيبٌ فِي كِنَاءِ
۳۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ
مِنْ كِنَاءِ -

بَاب ۲۲۲ مَازِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ -

وکتبہ کھولو۔ انہوں نے کھولا، آپ اسامہ بن زید، بلال
اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لئے ہوئے اللہ
تشریف لے گئے۔ وہاں بڑی دیر تک ٹھہرے رہے پھر
باہر تشریف لائے تو دوسرے صحابہ کرام (اندر جانے
کے لئے) لپکے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
میں سب سے پہلے اندر پہنچا۔ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو
دیکھا کہ وہ دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں۔ میں نے
ان سے پوچھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں
پر نماز پڑھی؟ انہوں نے وہ جگہ بتائی جہاں آپ نے
نماز پڑھائی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ان
سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے کتنی رکعتیں پڑھیں؟

(از ہیشتم بن خارجہ از حفص بن میسرہ از ہشام بن عروہ از والدہ)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے، جو بلند جانب ہے مکہ مکرمہ
میں داخل ہوئے۔ حفص بن میسرہ کے ساتھ وہیب اور ابواسامہ
نے بھی بلند جانب یعنی کداء سے داخل ہونا نقل کیا ہے۔

(از عبید بن اسمعیل از ابواسامہ از ہشام، ہشام کے والد
عروہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء
یعنی بلند جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

باب فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا مقام نزول -

۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپؐ کیسے کہ اندر نماز نہیں پڑھی لیکن بلال کی روایت میں نماز پڑھنے کا اثبات ہے اور اثبات نفی پر مقدم
ہے ممکن ہے کہ ابن عباس باہر ہوں ان کو آپؐ کے نماز پڑھنے کی خبر نہ ہوئی ہو کہتے ہیں آپؐ نے فراغت پا کر کیسے کی کبھی پھر عثمان کے حملے کرو اور فرمایا یہ ہمیشہ
ترے خاندان میں ہے گی یہ میں نے تجھ کو نہیں دی بلکہ اللہ نے دی ہے اور جو کوئی ظالم ہوگا وہ یہ کبھی تجھ سے بھیجے گا ۱۲۸

فَقَالَ مَا تَقُولُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ
وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ حَقَّ خَتَمِ السُّورَةِ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَمْرًا أَنْ تَحْمَدَ اللَّهَ وَتَسْتَغْفِرَ
إِذَا انْصَرَفْنَا وَفَهِمَ عَلَيْنَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا مَدْرِي
أَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عُبَيْسٍ
أَكْذَابُكَ تَقُولُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ
هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَهُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ
فَقُمْتُ مَكَّةَ فَذَلِكَ عَلَامَةٌ أَجَلَكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا قَالَ عُمَرُ
مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

بالہذا غالباً صرف میرے علم و فضل کا ان سے تعارف کرانے کے لئے۔
اور ان لوگوں سے اذا جاء نصر الله والفتح ورايت الناس
يدخلون الخ کا مطلب دریافت کیا۔ ان میں سے بعض نے کہا
کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے مدد ملے اور فتح ہو تو ہم اللہ
کی تعریف کریں اس سے بخشش چاہیں۔ بعضوں نے کہا معلوم نہیں
کیا معنی ہے؟ بعض نے کوئی جواب نہ دیا (خاموش رہے) اب
آپ نے فرمایا ابن عباس! تو کیا کہتا ہے؟ کیا یہی مطلب ہے؟
(جو انہوں نے بتایا ہے) میں نے کہا نہیں۔ کہا تو بھرا کیا مفہوم ہے؟
میں نے جواب دیا کہ اس سورت میں اللہ جل شانہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ بتایا ہے کہ آپ کی وفات کا وقت آپہنچا۔ فتح سے مراد
فتح مکہ ہے اور مکے کی فتح آپ کی عمر کے تمام ہونے کی نشانی ہے۔ اب

آپ اللہ کی تسبیح و تعریف کیا کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیا کیجئے وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک میرے گمزنویک بھی اس سورت کا یہی مفہوم ہے۔

۳۹۶۹ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَيْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ
الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ
يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَتَدْنِي إِلَيْهَا الْوَيْلُ
أَحَدُ ثَلَاثَةِ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَا مِنْ يَوْمِهِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًا
وَوَعَاةً قُلْتُ وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنًا حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ
حَدَّثَ اللَّهُ وَأَشْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمٌ لِلَّهِ

رازي سعيد بن شريك از ليث از مقبري (ابو شريك عدوي رضی
اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے (جو زید کی طرف سے حاکم مدینہ تھا) کہا عمرو
ابن سعید مکے پر فوجیں روانہ کر رہا تھا۔ اے امیر! میں تجھ سے ایک
حدیث بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے
دن صبح کو ارشاد فرمائی تھی، میرے کانوں نے خود اسے سنا اور میرے
دل نے اسے یاد رکھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ نے یہ حدیث
فرماتے وقت اللہ کی حمد و ثناء کی بھر فرمایا (لوگو) مکے کو اللہ نے
حرام بنا لیا ہے لوگوں نے نہیں بنایا۔ جو شخص اللہ اور آخرت

سے دور ملے گا فرمایا اگر کما لے گا اور اللہ حضرت عمرؓ نے دین کی ایک بات کو چھ کر ان عباسؓ کی فضیلت پر موصوفہ بڑھ کر دی جیسے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو علم سے کر پڑی اور
ولے فرشتوں پر ان کی فضیلت ثابت کر دی اور ان فرشتوں سے فرمایا آدمؑ کو سجدہ کر دو قدر ان بادشاہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ جو کہ اورنگزیب بادشاہ غازی اور لالہ شہزادہ کی
ایک حکایت یاد آئی لوگوں نے ان سے شکایت کی کہ علم کی ایسی بے حدی ہو گئی ہے کہ ظالم علم اور دلولی فاجر کسی کے نہیں انہوں نے کہا خیر میں اس کا بندوبست کروں گا عیوبہ راہ میں جب سب
امرا و دروز را اور راکان دولت جمع تھے انہوں نے ان کو کبابی منگوا یا۔ دو کشتی لائی پڑھیں ان میں سے ایک کشتی ان کے لہجہ و لہجہ سے منگوا دیا وہ لا علم سے تکم و لا جو کوئی فخر اور شہرت کے
مسائل نہ جانتا ہر وہ ہمارے دربار میں نہ آئے ہائے سجدہ کر دو ان سے دلوں و طالب علموں کی تلاش شروع ہوئی سب کو کر کے کھینچے گئے ادھر ایک امیر اور وزیر نے ملوثہ پھنسا شروع کیا۔
ارشاد الہی تو میرے وہ وہ کہ جو ملے ہیں جو دروں کی عزت شہرت سے میری پڑے نہیں ہوتے اگر سب سلطان بادشاہ اب بھی ذرا سی تو میری تو علم کی رونق چو جائے کوئی عہد یا خدمت
چاہے کوئی دین شہر و شاہی خدمت یا عوامی مقصد امام و غیرہ ہاں کہیں گئے کوئی یا خواہ وہ لائق ہو یا نالائق یہ رسم بالکل موقوف کر دی جائے ۱۲ منہ ۱۷

وَلَمْ يُجِرْ مَهَا النَّاسُ لَا يُجِلُّ لِمَرِيٍّ يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَسْنِكَ بِهَا دَمًا وَ
لَا يُعْصِدُ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ أَحَدًا تَرَحَّصَ لِقِتَالِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا
لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَهُ يَأْذَنُ لَكُمْ
وَأَنَا أَذِنُ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ تَمَّهَا وَقَدْ
عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ
وَلِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شَرِيحٍ
مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرُو قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِدَلَالِكَ
مِنْكَ يَا أَبَا شَرِيحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعْصِدُ عَاكِفًا
وَلَا قَاسِرًا أَبَدًا وَلَا قَاسِرًا بِخَرْبَةٍ قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ الْخَرْبَةُ الْبَلِيَّةُ

امام بخاری کہتے ہیں حدیث میں جو خَرْبَةُ کا لفظ ہے اس کا معنی بلا (یا جوری، غارت گری)

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامًا لَفْتِمٌ وَهُوَ بَيْكَةٌ إِنَّ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

باب ۲۲۲ مَقَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْكَةٌ زَهَنَ الْفَتْحُ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيانُ
وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيانُ عَنْ يَحْيَى

بِزَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَيْنَا مِنْ كُتُبِهِ أَنَّ
نَبِيَّكُمْ - (میرے بعد) یہ دلیل بیان کرے کہ اللہ کے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم تو مکہ میں لڑے تو اسے یوں بولے، دینا کہ اللہ نے
اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خصوصی اجازت دی - تمہیں اجازت
نہیں دی - اور دیکھو مجھے بھی وہاں لڑنے کی اجازت صرف ایک دن کی
گھڑی بھر کے لئے ہوئی پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی قائم ہو گئی جیسے
کلی تھی - جو لوگ اس اجتماع میں موجود ہیں وہ اس حدیث کی تبلیغ انہیں
کردیں جو یہاں آج موجود نہیں -

لوگوں نے ابو شریح سے دریافت کیا یہ فرمائیے کہ عمر بن سعید نے
حدیث سننے کے بعد کیا جواب دیا - انہوں نے کہا وہ یوں کہنے لگا ابو شریح!
میں تجھ سے زیادہ یہ مسئلہ جانتا ہوں - حرم اس شخص کو پناہ نہیں دیتا جو مجرم ہو
یا خون خرابہ کر کے مہاک آیا ہو

(از قتیبہ از یزید بن ابی حبیب از عطاء بن ابی رباح)
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم فتح مکہ کے سال فرماتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے شراب بیچنا حرام کیا ہے

باب فتح مکہ کے ایام میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا قیام مکہ -

(از ابونعیم از سفیان از قبیصہ از سفیان از یحیی بن ابی اسحق)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

۱۔ ضرورت تھی مکہ کا شرک سے عاف کرنا مقدمہ روزنا ۱۲ من ۱۵ اس حدیث کی شرح کتاب الامین گذر چکی ہے ۱۱ من ۱۵ جیسے اللہ تعالیٰ نے شراب بیچنا حرام
کیا ہے ویسے شراب کی تجارت اور سوداگری بھی حرام ہے اور تعجب ہے ان مسلمانوں سے جو شراب کھڑے کئے کھڑے اور قریب کے قریب لے آئے بیچتے ہیں پھر اگر ان سے کوئی کہے کہ شراب
کی دکان لگاؤ تو نہایت خفا ہوتے ہیں کہتے ہیں شراب بیچنا مسلمانوں کا کام نہیں ہے اس لئے کہ شراب بیچنا تو اس سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے اگر تم شراب تیار کر کے بیچتے تو شراب
کھانا دے دیتے مگر تمہارا کمال نہیں دیتے تم نے دودھیں درست کر دے دنیا حاصل کی - دنیا بھی گواہی آخرت بھی برباد کی خسر الدنیا والآخرة ۱۲ من -

دس دن ٹھہرے رہے اور نماز قصر کرتے رہے۔

ابْنُ أَبِي اسْحَقٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَمَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ.

۳۹۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْبٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَصَلِّي رُكْعَتَيْنِ.

۳۹۷۳- حَدَّثَنَا اسَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَمَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَةَ عَشَرَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَةِ عَشَرَ فَإِذَا زِدْنَا أَتَمَمْنَا.

بَاب ۲۲۳ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ وَ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ مَسَّ وَجْهَهُ عَامُ الْفَتْحِ

۳۹۷۴- حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سُدَيْنِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكُنْ مَعَ

ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَرَعَاهُ أَبُو جَبَلَةَ أَنَّهُ

أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ

مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

(از عبد بن از عبد اللہ از عاصم از عکرمہ) ابن عباس رضی

اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس دن تک مکہ میں قیام فرمایا اور دو دو رکعتیں پڑھتے رہے نماز قصر کرتے رہے۔

(از احمد بن یونس از ابوشہاب از عاصم از عکرمہ) ابن عباس

رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (فتح مکہ) کے سفر میں ہم ان کے ساتھ انیس دن تک ٹھہرے رہے۔ نماز قصر پڑھتے رہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم انیس دن تک جب کہیں

ٹھہرتے ہیں تو قصر کرتے ہیں اس زیادہ دن ٹھہرنے پر پوری نماز پڑھتے۔

باب لیث کہتے ہیں مجھے یونس نے بحوالہ ابن شہاب

بیان کیا کہ عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیب نے کہا آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال میرے منہ پر اندازہ شفقت

ہاتھ پھیرا تھا۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از الزہری کہتے ہیں میں

ابو جہیلہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث ہم سے اس وقت بیان کی

جب ہم سعید بن مسیب کے ساتھ تھے۔ ابو جہیلہ رضی اللہ عنہ کہنے

تھے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال

دیکھا تھا اور آپ کے ساتھ گئے تھے یہ

دیکھا تھا اور آپ کے ساتھ گئے تھے یہ

دیکھا تھا اور آپ کے ساتھ گئے تھے یہ

دیکھا تھا اور آپ کے ساتھ گئے تھے یہ

۱۔ قصر کے احکام اور کرنا بالصلوۃ میں بیان ہو چکے ہیں ۱۲ منہ ۱۷ امام بخاری نے اختصار کے لئے اس حدیث بیان نہیں کی صرف اسی حدیث کا کتباً کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فتح مکہ کے سال ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا ۱۲ منہ ۱۷ ابن شدہ اور ابولہیثم اور ابن عبد اللہ نے بھی ان ابو جہیلہ کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا ۱۲ منہ

۳۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مَرْجَانَ عَنْ

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ عُمَرَ
ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قَلْبَةَ أَلَا تَلِدَا هَ
فَسَأَلَهُ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ
مَمْرٍ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَذَنَّا لَهُمْ
مَاءً النَّاسِ مَا لَا يَأْتِيهِمْ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ
يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَوْ سَمِعَ إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللَّهُ
بِكَذِّ أَفَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ وَكَأَنَّ سَمَاءَ
يُعْرَى فِي صَدْرِي وَكَانَتْ الْعَرَبُ سَلَوْمٌ
بِإِسْلَامِهِمْ الْفَتْحُ فَيَقُولُونَ أَتُرْكُوهُ وَ
قَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَمَنْ يَصْلُوهُ
فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بِأَدْرَ كُلِّ قَوْمٍ
بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَأَ فِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا
قَالَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلَوةً كَذَا فِي
جَيْشٍ كَذَا أَوْ صَلُّوا كَذَا فِي جَيْشٍ كَذَا أَفَإِذَا أَحْفَظُ
الْصَّلَوةَ فَلْيُؤَدِّنْ أَحَدَكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْثَرَكُمْ
قِرَاءَاتًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قِرَاءَاتًا
مِنْهُ لِمَا كُنْتُ أَتْلُو مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدْ مَوْنِي
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سِتِّينَ
وَكَانَتْ عَلَى بَرْدَةٍ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ
عَنِّي فَقَالَتْ أَمْرَةٌ مِنَ الْحَيِّ أَلَا تَعْطُونَ عَيْنًا

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید) ابوب سختیانی کہتے ہیں

مجھ سے ابوقلابہ نے کہا عمرو بن سلمہ سے ملو، ان سے (یہ قصہ)
پوچھو۔ ابوب کہتے ہیں میں عمرو بن سلمہ سے ملا۔ انہوں نے فرمایا
ہم ایک چشمے پر رہائش اختیار کئے ہوئے تھے۔ آئے دن قافلے
وہاں سے گذر کر گزرتے۔ ہم ان سے پوچھتے رہتے کہ لوگوں کا کیا
حال ہے؟ اس شخص (مدعی نبوت) کا کیا حال ہے؟ وہ کہتے وہ
شخص دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اسے بھیجا ہے، اللہ اس پر وحی
نازل کرتا ہے یا یوں کہا کہ اللہ نے اس پر یہ یہ وحی بھیجی ہے
(قرآنی آیات سناتے) میں اسے یاد کر لیتا گویا کوئی میرے سینے
میں جمادیتا۔ عرب لوگ مسلمان ہو جانے میں فتح مکہ کے منتظر
تھے۔ وہ کہتے تھے ابھی (خاموش رہیں) دیکھو اس شخص کی اپنی قوم
قریش سے کیسے گذرتی ہے؟ اگر ان پر غالب آیات وہ سچا پیغمبر
چنانچہ جب مکہ فتح ہو گیا (قریش مغلوب ہو گئے) تو ہر قوم
نے مسلمان ہونے میں عجلت سے کام لیا۔ میرے باپنے بھی اپنی قوم
سمیت مسلمان ہونے میں جلدی کی۔ جب وہ (حضور صلی اللہ علیہ
سلم کے پاس سے ہو کر) آئے تو کہنے لگے خدا کی قسم میں سچے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم سے مل کر تمہارے پاس آ رہا ہوں آپ نے یہ فرمایا ہے
فلاں نماز فلاں وقت پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھو اور جب
نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جسے زیادہ
قرآن یاد ہو وہ نماز پڑھائے (امام بنے) میری قوم والوں نے جب علوم
کیا کہ مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہیں کیونکہ میں مسافر سواروں سے
سُن سُن کر یاد کر چکا تھا لہذا انہوں نے مجھے ہی امام بنا دیا۔ اس وقت
میری عمر چھ سات برس کی تھی۔ اس وقت میرے بدن پر صرف ایک چادر تھی (اتنی چھوٹی کہ) جب میں سجدہ کرتا تو سوت کر رہ جاتی

۱۔ یا چکا دیتا یا اکٹھا کر دیتا یہ کئی ترجمے اس بنا پر ہیں کہ بعض نسخوں میں یُنَوِّیٰ فِي صَدْرِي ہے اور بعض میں یُقَسِّرُ فِي صَدْرِي
بعضوں میں یُقَسِّرُ فِي صَدْرِي ہے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی قریش کے سواد و سرے عرب لوگ ۱۲ منہ

بَسْتِ قَارِئَكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا فِيهِمَا
بِمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرِحَ بِذَلِكَ الْقَبِيصُ -

دیا۔ میں اس سے اتنا خوش تھا کہ کسی شے سے نہ تھا۔

۳۹۷۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللَّهُمَّ حَدِّثْنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا
كَانَ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِدًا إِلَى أَخِيهِ
سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةَ ذَمْعَةَ وَقَالَ عُثْبَةُ
إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَكَّةَ فِي لَيْلَتِهِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ
وَلِيدَةَ ذَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ
سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَذَا ابْنُ أَخِي عَمِدًا إِلَيَّ
أَتَاهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ زَمْعَةَ وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةَ
ذَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُهُ التَّامِسُ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ
أَخِي وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُ مِنْهُ يَا سَوْدَةَ لِمَا دَاوَرُنِ
شُبَّانَ عُثْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

میرا ستر کھل جاتا، ہماری قوم کی ایک عورت ایہ حال دیکھ کر لوگوں سے کہنے
لگی اپنے امام کے سر پر تو ڈھانکو انہوں نے میرے لئے ایک کمرہ تیار کر

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
دوسری سند از زبیر بن سعد از یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں عقبہ بن ابی وقاص نے (جو بحالت کفر
مرا تھا) اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو (مرنے وقت) یہ وصیت کی کہ
زمعہ بن قیس کی کنیز کا جو بچہ ہے، اسے لے لینا وہ میرا بیٹا ہے جب تک کفر
صلی اللہ علیہ وسلم تک میں مکہ میں رکھے میں تشریف لائے تو سعد اس بچے کو لیکر
آنحضرت کے پاس آئے، ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آیا، سعد
نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی (عقبہ) کا بیٹا ہے، وہ وصیت
کر گیا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے، عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا
بھائی ہے، میرے باپ زمعہ کا بیٹا ہے ان کی کنیز کے پیٹ سے ہوا
ہے، آپ نے اس بچے کو دیکھا تو سب لوگوں میں اس کی صورت
عقبہ بن ابی وقاص سے زیادہ مشابہ تھی (جس سے یہ خیال ہوا کہ عقبہ
کا لطف ہے) مگر آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا تو ہی اس بچے کو رکھ
وہ تیرا بھائی ہے، تیرے باپ کی کنیز سے پیدا ہوا ہے۔ بیان چونکہ
اس کی صورت عقبہ سے ملتی تھی تو آپ نے ام المومنین سودہ بنت
زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اس سے پرورد کرو (حالانکہ وہ ان کا بھائی
ہوا)۔ ابن شہاب کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ اسی کا ہوتا ہے جس کی بیوی ایک کنیز کے پیٹ سے
پیدا ہوا اور زانی کی سزا پتھروں سے مار ڈالا ہے۔

ابن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث

۱۔ اس سے شافعی کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ نا باطل ایک کی امامت درست ہے جب وہ تمیز دار ہو اور فاضل سب میں اور اس میں حنفی نے اختلاف کیا
۲۔ اور ارض میں امامت جائز نہیں رکھی ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من ۱۵ من ۱۶ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من ۳۱ من ۳۲ من ۳۳ من ۳۴ من ۳۵ من ۳۶ من ۳۷ من ۳۸ من ۳۹ من ۴۰ من ۴۱ من ۴۲ من ۴۳ من ۴۴ من ۴۵ من ۴۶ من ۴۷ من ۴۸ من ۴۹ من ۵۰ من ۵۱ من ۵۲ من ۵۳ من ۵۴ من ۵۵ من ۵۶ من ۵۷ من ۵۸ من ۵۹ من ۶۰ من ۶۱ من ۶۲ من ۶۳ من ۶۴ من ۶۵ من ۶۶ من ۶۷ من ۶۸ من ۶۹ من ۷۰ من ۷۱ من ۷۲ من ۷۳ من ۷۴ من ۷۵ من ۷۶ من ۷۷ من ۷۸ من ۷۹ من ۸۰ من ۸۱ من ۸۲ من ۸۳ من ۸۴ من ۸۵ من ۸۶ من ۸۷ من ۸۸ من ۸۹ من ۹۰ من ۹۱ من ۹۲ من ۹۳ من ۹۴ من ۹۵ من ۹۶ من ۹۷ من ۹۸ من ۹۹ من ۱۰۰ من ۱۰۱ من ۱۰۲ من ۱۰۳ من ۱۰۴ من ۱۰۵ من ۱۰۶ من ۱۰۷ من ۱۰۸ من ۱۰۹ من ۱۱۰ من ۱۱۱ من ۱۱۲ من ۱۱۳ من ۱۱۴ من ۱۱۵ من ۱۱۶ من ۱۱۷ من ۱۱۸ من ۱۱۹ من ۱۲۰ من ۱۲۱ من ۱۲۲ من ۱۲۳ من ۱۲۴ من ۱۲۵ من ۱۲۶ من ۱۲۷ من ۱۲۸ من ۱۲۹ من ۱۳۰ من ۱۳۱ من ۱۳۲ من ۱۳۳ من ۱۳۴ من ۱۳۵ من ۱۳۶ من ۱۳۷ من ۱۳۸ من ۱۳۹ من ۱۴۰ من ۱۴۱ من ۱۴۲ من ۱۴۳ من ۱۴۴ من ۱۴۵ من ۱۴۶ من ۱۴۷ من ۱۴۸ من ۱۴۹ من ۱۵۰ من ۱۵۱ من ۱۵۲ من ۱۵۳ من ۱۵۴ من ۱۵۵ من ۱۵۶ من ۱۵۷ من ۱۵۸ من ۱۵۹ من ۱۶۰ من ۱۶۱ من ۱۶۲ من ۱۶۳ من ۱۶۴ من ۱۶۵ من ۱۶۶ من ۱۶۷ من ۱۶۸ من ۱۶۹ من ۱۷۰ من ۱۷۱ من ۱۷۲ من ۱۷۳ من ۱۷۴ من ۱۷۵ من ۱۷۶ من ۱۷۷ من ۱۷۸ من ۱۷۹ من ۱۸۰ من ۱۸۱ من ۱۸۲ من ۱۸۳ من ۱۸۴ من ۱۸۵ من ۱۸۶ من ۱۸۷ من ۱۸۸ من ۱۸۹ من ۱۹۰ من ۱۹۱ من ۱۹۲ من ۱۹۳ من ۱۹۴ من ۱۹۵ من ۱۹۶ من ۱۹۷ من ۱۹۸ من ۱۹۹ من ۲۰۰ من ۲۰۱ من ۲۰۲ من ۲۰۳ من ۲۰۴ من ۲۰۵ من ۲۰۶ من ۲۰۷ من ۲۰۸ من ۲۰۹ من ۲۱۰ من ۲۱۱ من ۲۱۲ من ۲۱۳ من ۲۱۴ من ۲۱۵ من ۲۱۶ من ۲۱۷ من ۲۱۸ من ۲۱۹ من ۲۲۰ من ۲۲۱ من ۲۲۲ من ۲۲۳ من ۲۲۴ من ۲۲۵ من ۲۲۶ من ۲۲۷ من ۲۲۸ من ۲۲۹ من ۲۳۰ من ۲۳۱ من ۲۳۲ من ۲۳۳ من ۲۳۴ من ۲۳۵ من ۲۳۶ من ۲۳۷ من ۲۳۸ من ۲۳۹ من ۲۴۰ من ۲۴۱ من ۲۴۲ من ۲۴۳ من ۲۴۴ من ۲۴۵ من ۲۴۶ من ۲۴۷ من ۲۴۸ من ۲۴۹ من ۲۵۰ من ۲۵۱ من ۲۵۲ من ۲۵۳ من ۲۵۴ من ۲۵۵ من ۲۵۶ من ۲۵۷ من ۲۵۸ من ۲۵۹ من ۲۶۰ من ۲۶۱ من ۲۶۲ من ۲۶۳ من ۲۶۴ من ۲۶۵ من ۲۶۶ من ۲۶۷ من ۲۶۸ من ۲۶۹ من ۲۷۰ من ۲۷۱ من ۲۷۲ من ۲۷۳ من ۲۷۴ من ۲۷۵ من ۲۷۶ من ۲۷۷ من ۲۷۸ من ۲۷۹ من ۲۸۰ من ۲۸۱ من ۲۸۲ من ۲۸۳ من ۲۸۴ من ۲۸۵ من ۲۸۶ من ۲۸۷ من ۲۸۸ من ۲۸۹ من ۲۹۰ من ۲۹۱ من ۲۹۲ من ۲۹۳ من ۲۹۴ من ۲۹۵ من ۲۹۶ من ۲۹۷ من ۲۹۸ من ۲۹۹ من ۳۰۰ من ۳۰۱ من ۳۰۲ من ۳۰۳ من ۳۰۴ من ۳۰۵ من ۳۰۶ من ۳۰۷ من ۳۰۸ من ۳۰۹ من ۳۱۰ من ۳۱۱ من ۳۱۲ من ۳۱۳ من ۳۱۴ من ۳۱۵ من ۳۱۶ من ۳۱۷ من ۳۱۸ من ۳۱۹ من ۳۲۰ من ۳۲۱ من ۳۲۲ من ۳۲۳ من ۳۲۴ من ۳۲۵ من ۳۲۶ من ۳۲۷ من ۳۲۸ من ۳۲۹ من ۳۳۰ من ۳۳۱ من ۳۳۲ من ۳۳۳ من ۳۳۴ من ۳۳۵ من ۳۳۶ من ۳۳۷ من ۳۳۸ من ۳۳۹ من ۳۴۰ من ۳۴۱ من ۳۴۲ من ۳۴۳ من ۳۴۴ من ۳۴۵ من ۳۴۶ من ۳۴۷ من ۳۴۸ من ۳۴۹ من ۳۵۰ من ۳۵۱ من ۳۵۲ من ۳۵۳ من ۳۵۴ من ۳۵۵ من ۳۵۶ من ۳۵۷ من ۳۵۸ من ۳۵۹ من ۳۶۰ من ۳۶۱ من ۳۶۲ من ۳۶۳ من ۳۶۴ من ۳۶۵ من ۳۶۶ من ۳۶۷ من ۳۶۸ من ۳۶۹ من ۳۷۰ من ۳۷۱ من ۳۷۲ من ۳۷۳ من ۳۷۴ من ۳۷۵ من ۳۷۶ من ۳۷۷ من ۳۷۸ من ۳۷۹ من ۳۸۰ من ۳۸۱ من ۳۸۲ من ۳۸۳ من ۳۸۴ من ۳۸۵ من ۳۸۶ من ۳۸۷ من ۳۸۸ من ۳۸۹ من ۳۹۰ من ۳۹۱ من ۳۹۲ من ۳۹۳ من ۳۹۴ من ۳۹۵ من ۳۹۶ من ۳۹۷ من ۳۹۸ من ۳۹۹ من ۴۰۰ من ۴۰۱ من ۴۰۲ من ۴۰۳ من ۴۰۴ من ۴۰۵ من ۴۰۶ من ۴۰۷ من ۴۰۸ من ۴۰۹ من ۴۱۰ من ۴۱۱ من ۴۱۲ من ۴۱۳ من ۴۱۴ من ۴۱۵ من ۴۱۶ من ۴۱۷ من ۴۱۸ من ۴۱۹ من ۴۲۰ من ۴۲۱ من ۴۲۲ من ۴۲۳ من ۴۲۴ من ۴۲۵ من ۴۲۶ من ۴۲۷ من ۴۲۸ من ۴۲۹ من ۴۳۰ من ۴۳۱ من ۴۳۲ من ۴۳۳ من ۴۳۴ من ۴۳۵ من ۴۳۶ من ۴۳۷ من ۴۳۸ من ۴۳۹ من ۴۴۰ من ۴۴۱ من ۴۴۲ من ۴۴۳ من ۴۴۴ من ۴۴۵ من ۴۴۶ من ۴۴۷ من ۴۴۸ من ۴۴۹ من ۴۵۰ من ۴۵۱ من ۴۵۲ من ۴۵۳ من ۴۵۴ من ۴۵۵ من ۴۵۶ من ۴۵۷ من ۴۵۸ من ۴۵۹ من ۴۶۰ من ۴۶۱ من ۴۶۲ من ۴۶۳ من ۴۶۴ من ۴۶۵ من ۴۶۶ من ۴۶۷ من ۴۶۸ من ۴۶۹ من ۴۷۰ من ۴۷۱ من ۴۷۲ من ۴۷۳ من ۴۷۴ من ۴۷۵ من ۴۷۶ من ۴۷۷ من ۴۷۸ من ۴۷۹ من ۴۸۰ من ۴۸۱ من ۴۸۲ من ۴۸۳ من ۴۸۴ من ۴۸۵ من ۴۸۶ من ۴۸۷ من ۴۸۸ من ۴۸۹ من ۴۹۰ من ۴۹۱ من ۴۹۲ من ۴۹۳ من ۴۹۴ من ۴۹۵ من ۴۹۶ من ۴۹۷ من ۴۹۸ من ۴۹۹ من ۵۰۰ من ۵۰۱ من ۵۰۲ من ۵۰۳ من ۵۰۴ من ۵۰۵ من ۵۰۶ من ۵۰۷ من ۵۰۸ من ۵۰۹ من ۵۱۰ من ۵۱۱ من ۵۱۲ من ۵۱۳ من ۵۱۴ من ۵۱۵ من ۵۱۶ من ۵۱۷ من ۵۱۸ من ۵۱۹ من ۵۲۰ من ۵۲۱ من ۵۲۲ من ۵۲۳ من ۵۲۴ من ۵۲۵ من ۵۲۶ من ۵۲۷ من ۵۲۸ من ۵۲۹ من ۵۳۰ من ۵۳۱ من ۵۳۲ من ۵۳۳ من ۵۳۴ من ۵۳۵ من ۵۳۶ من ۵۳۷ من ۵۳۸ من ۵۳۹ من ۵۴۰ من ۵۴۱ من ۵۴۲ من ۵۴۳ من ۵۴۴ من ۵۴۵ من ۵۴۶ من ۵۴۷ من ۵۴۸ من ۵۴۹ من ۵۵۰ من ۵۵۱ من ۵۵۲ من ۵۵۳ من ۵۵۴ من ۵۵۵ من ۵۵۶ من ۵۵۷ من ۵۵۸ من ۵۵۹ من ۵۶۰ من ۵۶۱ من ۵۶۲ من ۵۶۳ من ۵۶۴ من ۵۶۵ من ۵۶۶ من ۵۶۷ من ۵۶۸ من ۵۶۹ من ۵۷۰ من ۵۷۱ من ۵۷۲ من ۵۷۳ من ۵۷۴ من ۵۷۵ من ۵۷۶ من ۵۷۷ من ۵۷۸ من ۵۷۹ من ۵۸۰ من ۵۸۱ من ۵۸۲ من ۵۸۳ من ۵۸۴ من ۵۸۵ من ۵۸۶ من ۵۸۷ من ۵۸۸ من ۵۸۹ من ۵۹۰ من ۵۹۱ من ۵۹۲ من ۵۹۳ من ۵۹۴ من ۵۹۵ من ۵۹۶ من ۵۹۷ من ۵۹۸ من ۵۹۹ من ۶۰۰ من ۶۰۱ من ۶۰۲ من ۶۰۳ من ۶۰۴ من ۶۰۵ من ۶۰۶ من ۶۰۷ من ۶۰۸ من ۶۰۹ من ۶۱۰ من ۶۱۱ من ۶۱۲ من ۶۱۳ من ۶۱۴ من ۶۱۵ من ۶۱۶ من ۶۱۷ من ۶۱۸ من ۶۱۹ من ۶۲۰ من ۶۲۱ من ۶۲۲ من ۶۲۳ من ۶۲۴ من ۶۲۵ من ۶۲۶ من ۶۲۷ من ۶۲۸ من ۶۲۹ من ۶۳۰ من ۶۳۱ من ۶۳۲ من ۶۳۳ من ۶۳۴ من ۶۳۵ من ۶۳۶ من ۶۳۷ من ۶۳۸ من ۶۳۹ من ۶۴۰ من ۶۴۱ من ۶۴۲ من ۶۴۳ من ۶۴۴ من ۶۴۵ من ۶۴۶ من ۶۴۷ من ۶۴۸ من ۶۴۹ من ۶۵۰ من ۶۵۱ من ۶۵۲ من ۶۵۳ من ۶۵۴ من ۶۵۵ من ۶۵۶ من ۶۵۷ من ۶۵۸ من ۶۵۹ من ۶۶۰ من ۶۶۱ من ۶۶۲ من ۶۶۳ من ۶۶۴ من ۶۶۵ من ۶۶۶ من ۶۶۷ من ۶۶۸ من ۶۶۹ من ۶۷۰ من ۶۷۱ من ۶۷۲ من ۶۷۳ من ۶۷۴ من ۶۷۵ من ۶۷۶ من ۶۷۷ من ۶۷۸ من ۶۷۹ من ۶۸۰ من ۶۸۱ من ۶۸۲ من ۶۸۳ من ۶۸۴ من ۶۸۵ من ۶۸۶ من ۶۸۷ من ۶۸۸ من ۶۸۹ من ۶۹۰ من ۶۹۱ من ۶۹۲ من ۶۹۳ من ۶۹۴ من ۶۹۵ من ۶۹۶ من ۶۹۷ من ۶۹۸ من ۶۹۹ من ۷۰۰ من ۷۰۱ من ۷۰۲ من ۷۰۳ من ۷۰۴ من ۷۰۵ من ۷۰۶ من ۷۰۷ من ۷۰۸ من ۷۰۹ من ۷۱۰ من ۷۱۱ من ۷۱۲ من ۷۱۳ من ۷۱۴ من ۷۱۵ من ۷۱۶ من ۷۱۷ من ۷۱۸ من ۷۱۹ من ۷۲۰ من ۷۲۱ من ۷۲۲ من ۷۲۳ من ۷۲۴ من ۷۲۵ من ۷۲۶ من ۷۲۷ من ۷۲۸ من ۷۲۹ من ۷۳۰ من ۷۳۱ من ۷۳۲ من ۷۳۳ من ۷۳۴ من ۷۳۵ من ۷۳۶ من ۷۳۷ من ۷۳۸ من ۷۳۹ من ۷۴۰ من ۷۴۱ من ۷۴۲ من ۷۴۳ من ۷۴۴ من ۷۴۵ من ۷۴۶ من ۷۴۷ من ۷۴۸ من ۷۴۹ من ۷۵۰ من ۷۵۱ من ۷۵۲ من ۷۵۳ من ۷۵۴ من ۷۵۵ من ۷۵۶ من ۷۵۷ من ۷۵۸ من ۷۵۹ من ۷۶۰ من ۷۶۱ من ۷۶۲ من ۷۶۳ من ۷۶۴ من ۷۶۵ من ۷۶۶ من ۷۶۷ من ۷۶۸ من ۷۶۹ من ۷۷۰ من ۷۷۱ من ۷۷۲ من ۷۷۳ من ۷۷۴ من ۷۷۵ من ۷۷۶ من ۷۷۷ من ۷۷۸ من ۷۷۹ من ۷۸۰ من ۷۸۱ من ۷۸۲ من ۷۸۳ من ۷۸۴ من ۷۸۵ من ۷۸۶ من ۷۸۷ من ۷۸۸ من ۷۸۹ من ۷۹۰ من ۷۹۱ من ۷۹۲ من ۷۹۳ من ۷۹۴ من ۷۹۵ من ۷۹۶ من ۷۹۷ من ۷۹۸ من ۷۹۹ من ۸۰۰ من ۸۰۱ من ۸۰۲ من ۸۰۳ من ۸۰۴ من ۸۰۵ من ۸۰۶ من ۸۰۷ من ۸۰۸ من ۸۰۹ من ۸۱۰ من ۸۱۱ من ۸۱۲ من ۸۱۳ من ۸۱۴ من ۸۱۵ من ۸۱۶ من ۸۱۷ من ۸۱۸ من ۸۱۹ من ۸۲۰ من ۸۲۱ من ۸۲۲ من ۸۲۳ من ۸۲۴ من ۸۲۵ من ۸۲۶ من ۸۲۷ من ۸۲۸ من ۸۲۹ من ۸۳۰ من ۸۳۱ من ۸۳۲ من ۸۳۳ من ۸۳۴ من ۸۳۵ من ۸۳۶ من ۸۳۷ من ۸۳۸ من ۸۳۹ من ۸۴۰ من ۸۴۱ من ۸۴۲ من ۸۴۳ من ۸۴۴ من ۸۴۵ من ۸۴۶ من ۸۴۷ من ۸۴۸ من ۸۴۹ من ۸۵۰ من ۸۵۱ من ۸۵۲ من ۸۵۳ من ۸۵۴ من ۸۵۵ من ۸۵۶ من ۸۵۷ من ۸۵۸ من ۸۵۹ من ۸۶۰ من ۸۶۱ من ۸۶۲ من ۸۶۳ من ۸۶۴ من ۸۶۵ من ۸۶۶ من ۸۶۷ من ۸۶۸ من ۸۶۹ من ۸۷۰ من ۸۷۱ من ۸۷۲ من ۸۷۳ من ۸۷۴ من ۸۷۵ من ۸۷۶ من ۸۷۷ من ۸۷۸ من ۸۷۹ من ۸۸۰ من ۸۸۱ من ۸۸۲ من ۸۸۳ من ۸۸۴ من ۸۸۵ من ۸۸۶ من ۸۸۷ من ۸۸۸ من ۸۸۹ من ۸۹۰ من ۸۹۱ من ۸۹۲ من ۸۹۳ من ۸۹۴ من ۸۹۵ من ۸۹۶ من ۸۹۷ من ۸۹۸ من ۸۹۹ من ۹۰۰ من ۹۰۱ من ۹۰۲ من ۹۰۳ من ۹۰۴ من ۹۰۵ من ۹۰۶ من ۹۰۷ من ۹۰۸ من ۹۰۹ من ۹۱۰ من ۹۱۱ من ۹۱۲ من ۹۱۳ من ۹۱۴ من ۹۱۵ من ۹۱۶ من ۹۱۷ من ۹۱۸ من ۹۱۹ من ۹۲۰ من ۹۲۱ من ۹۲۲ من ۹۲۳ من ۹۲۴ من ۹۲۵ من ۹۲۶ من ۹۲۷ من ۹۲۸ من ۹۲۹ من ۹۳۰ من ۹۳۱ من ۹۳۲ من ۹۳۳ من ۹۳۴ من ۹۳۵ من ۹۳۶ من ۹۳۷ من ۹۳۸ من ۹۳۹ من ۹۴۰ من ۹۴۱ من ۹۴۲ من ۹۴۳ من ۹۴۴ من ۹۴۵ من ۹۴۶ من ۹۴۷ من ۹۴۸ من ۹۴۹ من ۹۵۰ من ۹۵۱ من ۹۵۲ من ۹۵۳ من ۹۵۴ من ۹۵۵ من ۹۵۶ من ۹۵۷ من ۹۵۸ من ۹۵۹ من ۹۶۰ من ۹۶۱ من ۹۶۲ من ۹۶۳ من ۹۶۴ من ۹۶۵ من ۹۶۶ من ۹۶۷ من ۹۶۸ من ۹۶۹ من ۹۷۰ من ۹۷۱ من ۹۷۲ من ۹۷۳ من ۹۷۴ من ۹۷۵ من ۹۷۶ من ۹۷۷ من ۹۷۸ من ۹۷۹ من ۹۸۰ من ۹۸۱ من ۹۸۲ من ۹۸۳ من ۹۸۴ من ۹۸۵ من ۹۸۶ من ۹۸۷ من ۹۸۸ من ۹۸۹ من ۹۹۰ من ۹۹۱ من ۹۹۲ من ۹۹۳ من ۹۹۴ من ۹۹۵ من ۹۹۶ من ۹۹۷ من ۹۹۸ من ۹۹۹ من ۱۰۰۰ من ۱۰۰۱ من ۱۰۰۲ من ۱۰۰۳ من ۱۰۰۴ من ۱۰۰۵ من ۱۰۰۶ من ۱۰۰۷ من ۱۰۰۸ من ۱۰۰۹ من ۱۰۱۰ من ۱۰۱۱ من ۱۰۱۲ من ۱۰۱۳ من ۱۰۱۴ من ۱۰۱۵ من ۱۰۱۶ من ۱۰۱۷ من ۱۰۱۸ من ۱۰۱۹ من ۱۰۲۰ من ۱۰۲۱ من ۱۰۲۲ من ۱۰۲۳ من ۱۰۲۴ من ۱۰۲۵ من ۱۰۲۶ من ۱۰۲۷ من ۱۰۲۸ من ۱۰۲۹ من ۱۰۳۰ من ۱۰۳۱ من ۱۰۳۲ من ۱۰۳۳ من ۱۰۳۴ من ۱۰۳۵ من ۱۰۳۶ من ۱۰۳۷ من ۱۰۳۸ من ۱۰۳۹ من ۱۰۴۰ من ۱۰۴۱ من ۱۰۴۲ من ۱۰۴۳ من ۱۰۴۴ من ۱۰۴۵ من ۱۰۴۶ من ۱۰۴۷ من ۱۰۴۸ من ۱۰۴۹ من ۱۰۵۰ من ۱۰۵۱ من ۱۰۵۲ من ۱۰۵۳ من ۱۰۵۴ من ۱۰۵۵ من ۱۰۵۶ من ۱۰۵۷ من ۱۰۵۸ من ۱۰۵۹ من ۱۰۶۰ من ۱۰۶۱ من ۱۰۶۲ من ۱۰۶۳ من ۱۰۶۴ من ۱۰۶۵ من ۱۰۶۶ من ۱۰۶۷ من ۱۰۶۸ من ۱۰۶۹ من ۱۰۷۰ من ۱۰۷۱ من ۱۰۷۲ من ۱۰۷۳ من ۱۰۷۴ من ۱۰۷۵ من ۱۰۷۶ من ۱۰۷۷ من ۱۰۷۸ من ۱۰۷۹ من ۱۰۸۰ من ۱۰۸۱ من ۱۰۸۲ من ۱۰۸۳ من ۱۰۸۴ من ۱۰۸۵ من ۱۰۸۶ من ۱۰۸۷ من ۱۰۸۸ من ۱۰۸۹ من ۱۰۹۰ من ۱۰۹۱ من ۱۰۹۲ من ۱۰۹۳ من ۱۰۹۴ من ۱۰۹۵ من ۱۰۹۶ من ۱۰۹۷ من ۱۰۹۸ من ۱۰۹۹ من ۱۱۰۰ من ۱۱۰۱ من ۱۱۰۲ من ۱۱۰۳ من ۱۱۰۴ من ۱۱۰۵ من ۱۱۰۶ من ۱۱۰۷ من ۱۱۰۸ من ۱۱۰۹ من ۱۱۱۰ من ۱۱۱۱ من ۱۱۱۲ من ۱۱۱۳ من ۱۱۱۴ من ۱۱۱۵ من ۱۱۱۶ من ۱۱۱۷ من ۱۱۱۸ من ۱۱۱۹ من ۱۱۲۰ من ۱۱۲۱ من ۱۱۲۲ من ۱۱۲۳ من ۱۱۲۴ من ۱۱۲۵ من ۱۱۲۶ من ۱۱۲۷ من ۱۱۲۸ من ۱۱۲۹ من ۱۱۳۰ من ۱۱۳۱ من ۱۱۳۲ من ۱۱۳۳ من ۱۱۳۴ من ۱۱۳۵ من ۱۱۳۶ من ۱۱۳۷ من ۱۱۳۸ من ۱۱۳۹ من ۱۱۴۰ من ۱۱۴۱ من ۱۱۴۲ من ۱۱۴۳ من ۱۱۴۴ من ۱۱۴۵ من ۱۱۴۶ من ۱۱۴۷ من ۱۱۴۸ من ۱۱۴۹ من ۱۱۵۰ من ۱۱۵۱ من ۱۱۵۲ من ۱۱۵۳ من ۱۱۵۴ من ۱۱۵۵ من ۱۱۵۶ من ۱۱۵۷ من ۱۱۵۸ من ۱۱۵۹ من ۱۱۶۰ من ۱۱۶۱ من ۱۱۶۲ من ۱۱۶۳ من ۱۱۶۴ من ۱۱۶۵ من ۱۱۶۶ من ۱۱۶۷ من ۱۱۶۸ من ۱۱۶۹ من ۱۱۷۰ من ۱۱۷۱ من ۱۱۷۲ من ۱۱۷۳ من ۱۱۷۴ من ۱۱۷۵ من ۱۱۷۶ من ۱۱۷۷ من ۱۱۷۸ من ۱۱۷۹ من ۱۱۸۰ من ۱۱۸۱ من ۱۱۸۲ من ۱۱۸۳ من ۱۱۸۴ من ۱۱۸۵ من ۱۱۸۶ من ۱۱۸۷ من ۱۱۸۸ من ۱۱۸۹ من ۱۱۹۰ من ۱۱۹۱ من ۱۱۹۲ من ۱۱۹۳ من ۱۱۹۴ من ۱۱۹۵ من ۱۱۹۶ من ۱۱۹۷ من ۱۱۹۸ من ۱۱۹۹ من ۱۲۰۰ من ۱۲۰۱ من ۱۲۰۲ من ۱۲۰۳ من ۱۲۰۴ من ۱۲۰۵ من ۱۲۰۶ من ۱۲۰۷ من ۱۲۰۸ من ۱۲۰۹ من ۱۲۱۰ من ۱۲۱۱ من ۱۲۱۲ من ۱۲۱۳ من ۱۲۱۴ من ۱۲۱۵ من ۱۲۱۶ من ۱۲۱۷ من ۱۲۱۸ من ۱۲۱۹ من ۱۲۲۰ من ۱۲۲۱ من ۱۲۲۲ من ۱۲۲۳ من ۱۲۲۴ من ۱۲۲۵ من ۱۲۲۶ من ۱۲۲۷ من ۱۲۲۸ من ۱۲۲۹ من ۱۲۳۰ من ۱۲۳۱ من ۱۲۳۲ من ۱۲۳۳ من ۱۲۳۴ من ۱۲۳۵ من ۱۲۳۶ من ۱۲۳۷ من ۱۲۳۸ من ۱۲۳۹ من ۱۲۴۰ من ۱۲۴۱ من ۱۲۴۲ من ۱۲۴۳ من ۱۲۴۴ من ۱۲۴۵ من ۱۲۴۶ من ۱۲۴۷ من ۱۲۴۸ من ۱۲۴۹ من ۱۲۵۰ من ۱۲۵۱ من ۱۲۵۲ من ۱۲۵۳ من ۱۲۵۴ من ۱۲۵۵ من ۱۲۵۶ من ۱۲۵۷ من ۱۲۵۸ من ۱۲۵۹ من ۱۲۶۰ من ۱۲۶۱ من ۱۲۶۲ من ۱۲۶۳ من ۱۲۶۴ من ۱۲۶۵ من ۱۲۶۶ من ۱۲۶۷ من ۱۲۶۸ من ۱۲۶۹ من ۱۲۷۰ من ۱۲۷۱ من ۱۲۷۲ من ۱۲۷۳ من ۱۲۷۴ من ۱۲۷۵ من ۱۲۷۶ من ۱۲۷۷ من ۱۲۷۸ من ۱۲۷۹ من ۱۲۸۰ من ۱۲۸۱ من ۱۲۸۲ من ۱۲۸۳ من ۱۲۸۴ من ۱۲۸۵ من ۱۲۸۶ من ۱۲۸۷ من ۱۲۸۸ من ۱۲۸۹ من ۱۲۹۰ من ۱۲۹۱ من ۱۲۹۲ من ۱۲۹۳ من

زور زور سے بیان کرتے تھے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدَ لِلْزَّارِثِ وَاللَّعَا هِرَا الْحَجَرِ وَ
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِفُ بِذَلِكَ
۳۹۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقْلَانَ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُروَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ أُمَّ أَسْمَةَ سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُروَةَ الْفَتْمِ فَفَرِغَ قَوْمُهَا
إِلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ لِيَسْتَشْفِعُوهُ قَالَ عُروَةُ
فَلَمَّا كَلَّمَهُ أَسَامَةُ فِيهَا تَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي
حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ قَالَ أَسَامَةُ اسْتَعْظُمْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَنُفَّ عَلَى اللَّهِ
بِنَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَأَيُّمَا أَهْلَكَ
النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ
الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ
أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَفُطِعَتْ
بِذَلِكَ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسَدَتْ
تَوْبَهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَارْفَعُ حَاجِبَهَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از یونس از زہری، عروہ بن
زہیر نے بیان کیا کہ ایک عورت (فاطمہ مخزومیہ) نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں غزوہ فح میں چوری کی۔ چنانچہ اس کی قوم والے
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تاکہ وہ حصہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سفارش کریں (کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے)،
عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی تو غصے سے آپ کے چہرے کا
رنگ بدل گیا اور فرمایا (اسامہ!) تو اللہ کی مقرر کردہ سزاؤں
میں سفارش کرتا ہے؟ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) میرے لئے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے۔
(میری خطا، معاف کر دے) جب شام ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم خطبے کے لئے کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی کما حقہ تعریف کی پھر فرمایا
اسامہ! تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے تباہ ہو گئے کہ جب ان میں کوئی
بملاؤمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے (سزا نہ دیتے) جب کوئی غریب آدمی
چوری کرتا تو اسے (فوراً) سزا دیتے، قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ
میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔
عرض اپنے علم یا اس عورت (فاطمہ مخزومیہ) کا ہاتھ کاٹا گیا۔ بعد ازاں اس نے
اچھی توبہ کی (اور نبی علیہم السلام کے ایک شخص سے) نکاح کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کہتی ہیں پھر وہ عورت (میرے پاس) آیا کرتی میں اس کا جو کام ہوتا،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی تھی

لہذا ہم حدیث روایت میں ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے آپ نے فرمایا آج تو تو ایسی ہے جیسے اس
دن میں جس دن پیدا ہوئی تھی ۱۳۳۷ھ

۳۹۷۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِنَبَايَعَكَ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهَجْرَةِ بِهَا فَمَا فَعَلْتُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ نَبَايَعَهُ قَالَ أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ.

(از عمرو بن خالد از زہیر از عامر از ابی عثمان) مجاشع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اپنے بھائی (مجالہ بنی النضر عنہ) کو فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنے بھائی کو آپ کے پاس لایا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لیجئے۔ آپ نے فرمایا ہجرت کا ثواب تو ہجرت والے لے چکے (اب ہجرت کا زمانہ گزر چکا) میں نے عرض کیا پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا اسلام، ایمان اور جہاد پر۔ ابو عثمان ہمدی کہتے ہیں جب میں یہ حدیث مجاشع سے سن چکا تو اس کے بعد ابو معبد (مجالہ رضی اللہ عنہ) سے ملا۔ وہ (دونوں بھائیوں میں) بڑے بھتیخے

میں نے اس سے بھی یہ حدیث دریافت کی۔ انہوں نے کہا۔ مجاشع رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں۔

۳۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّهْمَنِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنْطَلَقْتُ بِأَخِي مَعْبُدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَبَايَعِهِ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ مَضَتْ الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ.

(از محمد بن ابی بکر از فضیل بن سلیمان از عامر از ابی عثمان) مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں (اپنے بھائی) ابو معبد رضی اللہ عنہ کو ہجرت پر بیعت کرانے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو مہاجرین کے لیے گزر چکا، البتہ میں اسلام اور جہاد پر اس سے بیعت لیتا ہوں۔ ابو عثمان کہتے ہیں اس کے بعد میں ابو معبد رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا۔ مجاشع سچ کہتے ہیں۔ خالد حذافہ نے بھی اس حدیث کو ابو عثمان سے روایت کیا، انہوں نے مجاشع رضی اللہ عنہ سے

عنہ سے واپس بھائی مجالہ رضی اللہ عنہ کو لے کر لے لیا۔

۳۹۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاشِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ بْنِ الْإِخْلَافِيِّ أَرِيدُ أَنْ أَهْجَرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَإِنْ طَلَقَ فَأَعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَلَا

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابی بشر) مجاشع کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا میں شام کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں ہے؟ البتہ جہاد باقی ہے جا کوشش کر اگر جہاد مل جائے مہتر ورنہ کوٹ آنا۔ نصر نے بحوالہ شعبہ از ابی بشر از مجاشع روایت کیا۔ میں نے

رَجَعْتُ وَقَالَ النَّفْثُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ
لَا هَجْرَةَ الْيَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۳۹۸۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَنْزَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ الْأَوْدَاعِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَبِشٍ
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا هَجْرَةَ
بَعْدَ النَّبِيِّ -

۳۹۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَنْزَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْدَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هَجْرَةَ
الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يُفِرُّونَ أَحَدُهُمْ بِإِذْنِهِ إِلَى اللَّهِ
وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَافَهُ أَنْ
يُفَنِّسَ عَلَيْهِ قَامًا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ
فَالْمُؤْمِنُونَ يَعْبُدُونَ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ
۳۹۸۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَامَ يَوْمًا فَفَنِّسَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِيهِ حَرَامٌ مَحْرَمٌ لِلَّهِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ يَقُولْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا يَقُولُ لِأَحَدٍ
بَعْدِي وَلَمْ يَخْلُلْ لِي قَطْرٌ إِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب ہجرت کے لئے پوچھا تو کہنے لگے
آج ہجرت کا زمانہ کہاں ہے؟ یا رکھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد کچھ ہجرت کہاں رہی؟ اور مسند رجب بالا روایت کی طرح
بیان کیا۔

(از اسحاق بن یزید از یحیی بن حمزہ از ابو عمرو الاوداعی از عیدہ بن ابی
لبابہ از مجاہد بن جبر مکتبی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے فتح
مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی۔

(از اسحاق بن یزید از یحیی بن حمزہ از اوزاعی) عطاء بن ابی رباح
کہتے ہیں میں عبید بن عمر کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس
گیا۔ عبید نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہجرت کا مسئلہ دریافت کیا
انہوں نے کہا اب ہجرت نہیں رہی۔ ہجرت تو یہ تھی کہ آدمی اپنا دین بچانے
کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھاگ آتے۔ اُسے یہ اندیشہ ہوتا
کہیں فتنے میں مبتلا نہ ہو جائے۔ آج تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر
دیا ہے۔ اور مسلمان جہاں چاہے (وہاں رہ کر) اپنے رب کی عبادت کر سکتا
ہے۔ البتہ جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب باقی ہے۔

(از اسحاق از ابو عاصم از ابن جبرج از حسن بن مسلم) مجاہد بن
جبر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (خطیبانے
کے لئے) کھڑے ہوئے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن زمین و آسمان
پیدا کئے اسی دن سے مکہ کو حرمت (عزت) والا قرار دیا وہ
اللہ کی عطا کردہ حرمت کی وجہ سے تا قیامت صاحب حرمت
رہے گا۔ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا۔ اور نہ میرے
بعد کسی کے لئے حلال ہوگا۔ میرے لئے صرف ایک گھڑی بھر حلال ہوا۔

۱۔ مجاہد ابی ہیں تو یہ حدیث مرسل ہوئی مگر امام بخاری نے اس کو کتاب الحج اور کتاب الجہاد میں داخل کیا ہے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ
حدیث بھی کسی کے لئے وہاں مرسل ہوئی ہے نیز انہوں نے ۱۲ منہ سے کیونکہ ضرورت تھی شریک مثلاً ضروری تھا ۱۲ منہ

لہذا مکے کے بانو کو نہ بھیڑا جائے وہاں کا کائنات (ورثت) نہ کاٹا جائے وہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ وہاں کی پڑی ہوئی چیز بھی اٹھانا جائز نہیں، البتہ جو اس پڑی ہوئی چیز کے مالک کو ڈھونڈھٹھٹا ہے وہ متنی ہے حضرت عباس نے (یہ احکام سن کر عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیکھئے لو ہاروں اگر گھروں کے لیے ضرورت پیش آتی ہے آپ خاموش ہو رہے پھر فرمایا صرف اذخر کی اجازت ہے (اسے کاٹنا درست ہے) وومری روایت میں اس جہز سے یہی مفہوم صادر ہوتا ہے ابن حرج بنحوہ عبد الکرم بن مالک از مکہ از ابن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ نے بھی آنحضرتؐ سے یہی روایت کی ہے لہ

باب جنگِ خنین کا بیان

اللہ تعالیٰ کا (سورہ توبہ میں) ارشادِ خبین کے دن ہم اپنی کثیر تعداد پر نازاں تھے، مگر یہ کثرت تعداد متبرک کام نہ آئی اور زمین باوجود کشادگی متبرک سے لیے تنگ ہو گئی اور ہم پیٹھ دکھا کر بھاگ نکلے، اس کے بعد اللہ تم نے سکینت نازل فرمائی۔ آخر آیت غفور رحیم تک۔

(از محمد ربو) عبداللہ بن عمر ازیزید بن ماروان (اسماعیل کہتے ہیں
میں نے عبداللہ بن ابی ادنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر چوٹ کا نشان دیکھا کہ ان
سے پوچھا تو فرمایا کہ آنحضرت کے ساتھ جنگ حنین کے روز چوٹ لگی تھی
میں نے دریافت کیا آپ حنین میں شریک ہوئے تھے؟ تو کہا میں اس
سے پہلے بھی (جنگوں میں) شریک ہوتا رہا ہوں۔

(از محمد بن کثیر از سفیان) ابواسحاق کہتے ہیں میں نے برابر سے سنان کے پاس ایک شخص آیا کہنے لگا ابوعمارہ ہا یہ برادر کی کنیت ہے، کیا آپ جنین لے دن بھاگ نہ ملے تھے؟ انہوں نے کہا میں تو یہ گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ نہیں بھاگے بلکہ

لَا يَفْرَصِيدُهَا وَلَا يُعْصِدُ شَوْكَهَا وَلَا يُحْشِلُ
حَلَاةَهَا وَلَا تَحِلُّ لِقُطْعَتِهَا إِلَّا لِمَنْ شِئِدَ فَقَالَ
الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْعَيْنِ وَالْبُيُوتِ فَسَكَتَ
ثُمَّ قَالَ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَعَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هَذَا أَوْ شَوْهَذَا أَوْ أَوْ
هَرِيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ٢٢٢ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَ
 حُذِينَ إِذَا عَجِبْتُمْ كُفْرُكُمْ فَلَمَّ
 تُغْرَنُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتُكُمْ وَمُنَاقَتْ عَلَيْكُمْ
 الْأَرْضُ بِأَرْحَبَتْ ثُمَّ وَلَيْسَتْ
 مُدَبِّرِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
 إِلَى قَوْلِهِ غَوْرًا رَحِيمًا -

٣٩٨٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
ثَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ رَأَيْتُ بَيْدَبْنَ بْنَ أَبِي أَوْفَى صَدْرَهُ قَالَ
ضُرِبَتْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
حُنَيْنٍ قُلْتُ شَهِدْتُ حُنَيْنًا قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ.
٣٩٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ
وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرَةَ أَتَوَلَّيْتُ يَوْمَ
حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَاشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۵۔ اس کا نام بخاری ہے کتابتِ اہل علم میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ سکہ حنین ایک وادی کا نام ہے مگر اور طائف کے بیچ ہیں وہاں آپ فتح مکہ کے بعد بھی شوال کو تشریف لائے تھے آپ کو یہ خبر پہنچی تو کہاک بن عوف نے کئی قبیلوں کے لوگ مسلمانوں سے ٹٹنے کے لئے آئے اکٹھے کیے ہیں جیسے ہوازن اور ثقیف وغیرہ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰ هزار اور کافروں کی تعداد ۵۰۰۰ تھا جزیر صحریٰ ۱۲ منہ ۱۷ سکہ ۔ حدیبیہ میں پہلے شراب ہوئے تھے ۱۲ منہ ۱۷ سکہ جیسے قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ يَوْمَئِذٍ وَلَكِنْ عَجَلَ سُرْعَانُ
الْقَوْمِ فَرَشَقْتُهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُو سَفْيَانَ ابْنُ
الْحَارِثِ أَخَذَ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ
أَنَا الْبَقِيَّةُ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

۳۹۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَبِيلَ الْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ
أَوَّلَكُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ
فَقَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَانُوا
رُمَاةً فَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
۳۹۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعَ
الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَبِيلِ أَقْرَرْتُمْ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ
لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْرَأْ
هَوَازِنُ رُمَاةً وَأَنَا لَنَا حِمْلُنَا عَلَيْهِمْ أَكْشَفُوا
فَاكْبَتْنَا عَلَى الْغَنَائِكِ فَاسْتَقْبَلْنَا بِالْهَامِ
لَقَدْ نَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنِّي أَبَا سَفْيَانَ أَخَذَ بِرِصَا مَهَاوٍ
هُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَ
ذَهَبَ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ

۳۹۸۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ
حَدَّثَنِي إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

مسلمانوں میں چند لوگوں نے عجلت کی۔ ہوازن کے لوگوں نے ان پر تیروں کی
بوچھاڑ کی (وہ بڑے تیر انداز تھے) ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ
کے سفید خچر کی باگ تھامے، آپ یہ فرماتے جا رہے تھے کہ ترجمہ
میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، اس میں جھوٹ نہیں کہیں پیغمبر ہوں۔
(از ابوالولید از شعبہ) ابواسحاق کہتے ہیں برابر رض سے پوچھا گیا کیا
آپ جنگ حنین سے آنحضرت کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے؟ انہوں نے کہا
آنحضرت تو نہیں بھاگے تھے۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ ہوازن کے لوگ بہت
تیر انداز لوگ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(ترجمہ) میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں اس میں جھوٹ نہیں کہیں پیغمبر ہوں۔
(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ) ابواسحاق سے مروی ہے کہ انہوں
نے برابر مازبط سے سنان سے قیس قبیلہ کے ایک شخص نے پوچھا کیا
آپ حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے؟
انہوں نے جواب دیا (ہم تو بھاگے) مگر آنحضرت نہیں بھاگے کہ

واقعہ یہ ہوا تھا کہ، ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز تھے، پہلے جب
ہم نے ان پر حملہ کیا تو انہیں شکست ہوئی، ہم لوگوں نے مال غنیمت پر
لوٹنا شروع کیا، ہوازن کے لوگوں نے سامنے آکر تیروں کی بوچھاڑ کی (ہم
بھاگ کھڑے ہوئے) میں نے آنحضرت کو دیکھا کہ آپ سفید خچر پر سوار تھے
ابوسفیان بن حارث رض اس کی باگ تھامے ہوئے تھے۔ آپ یہ فرما رہے
تھے کہ ترجمہ) میں پیغمبر ہوں اس میں قطعاً جھوٹ نہیں۔

اسریل وزیر کی روایت میں ہے کہ حضور اپنے خچر پر سے اتر پڑے (اور دامانگی)
(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب)

دوسری سند (از اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از یحییٰ بن شہاب
(محمد بن عبد اللہ بن شہاب) از محمد بن شہاب از عروہ بن زبیر مروان

۱۔ انہوں نے ایک دم تیروں کی بوچھاڑ کی ۱۲ منہ ۱۵ بلکہ آپ میدان میں ثابت قدم رہے اور چار آدمی اور آپ کے۔ آخر کچھ ہے۔ تیس بخاشم کے اور ایک اور عباس آپ کے سامنے تھے اور
ابوسفیان آپ کی خچر کی باگ تھامے ہوئے تھے بلکہ ابوسفیان نے اس کی دوسری طرف تھے۔ تیر انداز کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام احمد اور حاکم کی روایت میں
ہے ۱۶ مروی ہے کہ لوگ بھاگ نکلے تھے ۱۷ مروی ہے کہ اسریل کی روایت کو امام بخاری نے فرمایا میں دوسری روایت کی اور دوسری روایت

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ
وَزَعَمَ عُرْوَةُ ابْنُ الرُّمَيْثِ ابْنُ مَرْوَانَ وَالْمُسَوِّدُ
مَعْرُومَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَّازَنَ مُسْلِمِينَ فَنَالُوهُ
أَنْ يَرُدُّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبَّيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ
وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَحَدُ
الطَّائِفَتَيْنِ إِنَّمَا السَّبْيُ وَأَمَّا الْمَالُ وَقَدْ كُنْتُ
اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ
قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا
أَحَدًا مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا إِنْ أَفَانَا نَحْنُ نَسْبِيكَ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِهَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رِجْوَاءَكُمْ قَدْ جَاءَتْكُمْ تَائِبِينَ وَ
إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَكُنْتُ أَحَبَّ
مِنْكُمْ أَنْ يُطَيَّبَ ذَاكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ
مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نَعْطِيَهُ إِيَّاهُ
مَنْ أَوَّلَ مَا يُفْعَلُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ
التَّائِبُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْكَادِرِي مَنْ أَذِنَ
مِنْكُمْ فِي ذَاكَ مِنْكُمْ لَمْ يَأْذِنْ قَارِعُهُوَ حَتَّى يَرْفَعَهُ
إِلَيْنَا عَرَفَاؤُكُمْ أَمْرُكُمْ فَرَجِعِ التَّائِبُ فَكَلَّمَهُمْ

ابن حکم اور مسور بن مخزوم دونوں کہتے ہیں کہ جب ہوازن کے اپنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ مسلمان تھے انہوں نے آپ سے یہ
درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کئے جائیں تو آپ نے
فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ کتنے لوگ ہیں ؟ دیکھو مجھے سچی بات
بہت پسند ہے تم ایک چیز اختیار کرو۔ یا تو اپنے قیدی لے لو یا
مال لے لو اور میں نے اسی خیال سے دیر کی تھی !

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتوں تک ان لوگوں کے منتظر
رہے جب طائف سے لوٹے مال غنیمت تقسیم نہیں کیا، بہر حال جب انہیں
معلوم ہو گیا کہ آنحضرت انہیں دونوں چیزوں نہیں دیں گے ایک ہی چیز دیں
گے تو کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی واپس کر دیجئے ! اس وقت آپ مسلمانوں
کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے پہلے کما حقہ اللہ تعالیٰ حمد و ثناء کی پھر
فرمایا اَللّٰہُمَّ تَرَاہُ بَعْدَیْ (ہوازن کے لوگ) تو بہ کر کے آئے پھر مسلمان
ہو کر میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی واپس کر دوں، جو شخص خوشی
سے ایسا کرے بہتر ہے اور جسے یہ بات پسند نہ ہو اس کا حق قائم رہے
گا اور سب سے پہلا مال غنیمت جو اللہ ہمیں دے گا ہم اس میں سے
اس کا معاوضہ دے دیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی
سے اس بات پر راضی ہیں، آپ نے فرمایا تم لوگ بہت ہو (معلوم نہیں
کون راضی ہے کون راضی نہیں یوں کر وہ اس وقت چلے جاؤ اور تمہارے
نقیب اپنے اپنے لوگوں سے دریافت کر کے ان کی رضامندی کا حال ہم
سے بیان کریں۔ یہ سن کر لوگ چلے گئے ان کے نقیبوں نے اس کے متعلق
ان سے گفتگو کی پھر آنحضرت کے پاس آکر آپ سے بیان کیا کہ وہ خوشی
سے قید واپس کرنے پر راضی ہیں۔ انہوں نے اجازت دی۔

ابن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال نہیں

معلوم ہوا ہے۔

۱۔ یعنی میں کہہ چکا ہوں کہ تمہارا مال لوٹ واپس کر دوں گا ساتھ بہت لوگ ہیں ان سب کا حق اس غنیمت میں ہے ۱۲ من ۱۷۰ کم شاید مسلمان ہو کر آجائو
مال غنیمت کے بارے میں دیکھو ۱۲ من

ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَدُّوا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبِي هَوَازِنَ -

۳۹۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنِينُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْبُدُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَذَرِكَةٍ فِي الْحَبَالِ عَلَيْهِ اعْتِكَافًا قَالَ بَعْضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْفَاءُ بِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَدَوَّهَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ أَنَّ فُلْمَ بْنَ أَبِي مُهْمِدٍ مَوَّلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَوَّجَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا اتَّقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبَتْهُ مِرْوَرًا لِيَمَّ عَلَى حَبْلٍ عَاقِبَهُ بِالسَّيْفِ فَقَطَّعَتْ الدَّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَى قَتْلِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْ بَارِيحِ الْمَوْتِ ثُمَّ

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از ایوب) نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دوسری سند (از محمد بن مقاتیل از عبد اللہ بن مبارک از معمر از ایوب سختیانی از نافع) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں جب ہم جنگ حنین سے لوٹ کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک اعتکاف کی سنت مانی تھی (کیا اس کا پورا کرنا ضروری ہے؟) آپؐ نے فرمایا بے شک، پورا کرو بعض حضرات نے اس حدیث کو حماد بن زید سے یوں روایت کیا از ایوب از نافع از ابن عمرؓ لہ

جبریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو از ایوب از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہ آنا کھڑت صلی اللہ علیہ وسلم (موصولاً) روایت کیا ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از یحییٰ بن سعید از عمر بن کثیر بن افع از ابوالنعمان) محمد بن عیلام البوقتاہ (البوقتاہ وہ کہتے ہیں جس سال جنگ حنین واقع ہوئی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، جب کافروں سے میڈیٹر ہوئی تو مسلمان قدرے منتشر ہو گئے۔ میں نے ایک مشرک کو دیکھا جو ایک مسلمان پر غالب ہو گیا تھا، میں پیچھے سے گیا مشرک کے مونڈھے کی رگ پر ایک تلوار لگائی اس کی زرہ کاٹ ڈالی، اس نے (اس مسلمان کو چھوڑ کر مجھے آدبا یا، اس زور سے دبوچا کہ موت نظروں کے سامنے آگئی کچھ دیر بعد وہ خود ہی مر گیا، میں حضرت عمرؓ سے ملا ان سے پوچھا مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ کا حکم۔

لہ یعنی عبد اللہ بن مبارک کی طرف سے اس کو موصولاً روایت کیا نہ موصولاً ہے محمد بن عیلام نے۔ احمد بن حنبلہ کی روایت کو معلیٰ نے وصل کیا ۱۳۱ منہ ۱۳۵ جبریر کی روایت کو امام مسلم نے اور حماد بن سلمہ کی بھی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۳۱ منہ ۱۳۵ یہ البوقتاہ نے کنایہ کے طور پر کہا کہ مسلمان جھاگ نکلے ۱۳۲ منہ ۱۳۵ درہ کٹ کر تلوار مونڈھے تک پہنچی اس کا ہاتھ کٹ گیا ۱۳۲ منہ ۱۳۵ یعنی تقدیر میں ایسا ہی تھا ۱۳۲ منہ

أَذْرَكَ الْمَوْتُ قَارِئُ سَلَفِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا
بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا
وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ
قَتَلَ قِتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُلْتُ
مَنْ يُشْهِدُنِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ فَقُلْتُ مَنْ
كُشِّدُنِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا
قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مَدَقَى وَسَلْبُهُ
عِنْدِي فَأَرْضِيهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَهَا اللَّهُ
إِذَا لَا يَحْمِلُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنْ
اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ
فَأَعْطَانِيهِ فَأَتْبَعْتُ بِهِ مَغْرَقًا فِي بَنِي سُلَيْمٍ
فَأَنَّهُ لَا ذُلَّ مَالٍ تَأْتِلُهُ فِي لَوْ سَلَامٍ وَقَالَ
الَّتِي حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ
ابْنِ أَقْلَمٍ عَنْ أَبِي مُهَيْمٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ
أَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ عُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى
رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَأَخْرَمِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَحْتَلُهُ مِنْ دَرَاهِمِهِ لِيَقْتُلَهُ
فَاسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي فِي خَلْفِهِ فَرَفَعْتُ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي
وَأَضْرِبَ يَدَهُ فَفَعَلْتُهَا ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَمَنِي
صَمًّا شَدِيدًا أَحْقَى خَنَوقَتِي ثُمَّ تَرَاهُ فَتَحَلَّلَ وَ
دَفَنَنِي ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَأَنْهَزَ مَا الْمُسْلِمُونَ وَأَنْهَزَمُوا

بعد ازاں مسلمان لوٹے پھر جنگ کے بعد آنحضرت بیٹھے اور فرمایا جس نے کسی
کافر کو مارا ہو اس کا سامان اسی کو ملے گا۔ میں نے دل میں کہا میری شہادت
کون دیگا؟ یہ سمجھ کر میں بیٹھ رہا۔ پھر آپ نے (تیسری بار) بھی فرمایا (مجھے
وولو پیدا ہوا) میں کھڑا ہو گیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے مجھ سے پوچھا۔ اے ابو قتادہ! کیا بات ہے؟ میں نے سامان
واقعہ بیان کیا۔ ایک شخص (اسود بن خزاعی سلمی) کہنے لگا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں اس کافر کا
سامان میرے پاس ہے آپ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو میری
جانب سے راضی کر دیجئے (وہ سامان مجھ سے نہ لے) یہ سن کر آنحضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نہیں خدا کی قسم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ خدا کے شہروں میں سے
ایک شیر کا جو اللہ اور رسول کی طرف سے لڑتا ہے، حق دبا کر تجھے لادیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں (ایسا
کبھی نہیں ہوگا) وہ سامان ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر۔ عرض
وہ سامان اس نے مجھ سے دیا۔ میں نے اس کے بدلے بنی سلمہ کے محلے سے
ایک بلغ خریدا۔ یہ پہلا مال ہے جو میں نے زمانہ اسلام میں حاصل کیا۔
لیث بن سعد کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بحوالہ
عمر بن کثیر بن افرح از ابو محمد غلام ابو قتادہ بیان کیا کہ ابو قتادہ رضی اللہ
عنہ کہتے تھے۔ جنگ حنین میں میں نے ایک مسلمان کو دیکھا جو ایک
مشرک سے لڑ رہا تھا پیچھے سے ایک مشرک لڑا جو دھوکہ دے کر اس مسلمان
کو مارنا چاہتا تھا میں یہ حال دیکھ کر اس دوسرے مشرک کی طرف جو
دھوکہ دینا چاہتا تھا، بھجھا۔ اس نے مجھے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا لیکن
میں نے اس ہاتھ کاٹ دیا۔ اس نے مجھے دبا کر ایسا بھینچا کہ مجھے خطرہ موت محسوس
ہوا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اس کا زور کم ہو گیا میں نے اسے دھکا دے کر

مَعَهُمْ فَأَذَابَ عَصْرَيْنِ الْخَطَابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ
لَهُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ ثُمَّ تَرَجَعَ النَّاسُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ بَيْنَهُ عَلَى
قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُمْتُ لِأَتَوَسَّسَ بَيْنَهُ
عَلَى قَتِيلِي فَلَمَّا رَأَى أَحَدَ الْإِثْمِ هَدَى لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ
يَدَايَ قَدْ كُفِّرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ سَلَامٌ هَذَا
الْقَتِيلُ لَنِي يَدُكَ عِنْدِي فَأَصْبَحُ مِنْ قَوْلَيْهِ يَدُ
أَسَدٍ أَمِنَ أَسْلَمَ اللَّهُ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ إِلَى قَاتِلِهِ نَبَتْ
مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأْتِيهِ فَوَاللَّهِ

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور وہ سامان مجھے دلا دیا، میں نے اسے بیچ کر ایک باغ خریدایا یہ پہلی جائیداد ہے جو اسلام کے زمانے میں میں نے حاصل کی۔

باب غزوة اوطاس۔

(از محمد بن علاؤ از ابو اسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو بردہ)
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جنگ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر اشعری کو نذرانہ
بنا کر ایک اشکر اوطاس کی طرف بھیجا۔ وہاں دُرید بن صہمہ (سرور کفار)
سے مقابلہ ہوا۔ دُرید مارا گیا۔ اللہ نے اس کے ساتھیوں کو شکست
دی۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ اتفاق سے ان کے
گھٹنے پر زخم آیا ایک جشمی شخص (قبیلہ بنی جشم والا) نے انہیں تیرا تیران
کے گھٹنے میں گھس گیا۔ میں ان کے پاس گیا پوچھا چچا اب تیر کس مارا؟ انہوں نے

باب ۲۳۵ غزوة اوطاس
۳۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا فَرَعًا مَعَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَتَّانٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ
عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الْقَمَةِ
فَقَتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ قَالَ أَبُو مُوسَى
وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرَمَى أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ
رَمَاهُ جَشْمِيٌّ لَمْ يَسْمَعْ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَتَهَيَّأَ
إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمْرُؤُ مَا لَكَ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَبِي

مُوسَى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلُ الَّذِي نَكَاحَنِي فَقَصَدْتُ لَهُ
فَلَحَنَتُهُ فَلَمَّا رَأَى بَنِي قَاتِلَتِهِ وَجَعَلْتُ أَقُولُ
لَهُ أَلَا كَسْتُنْحِي الْأَتَّعِبْتُ فَكَفَّ فَانْخَلَفَا فَمَثَلَتْنِي
بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ
صَاحِبَكَ قَالَ فَإِنِ عَزِمَ هَذَا الشَّيْءُ فَأَرْغَبْنِي فَنَزَا
مِنْهُ النَّبِيُّ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئِي النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ اسْتَغْفِرُنِي
وَاسْتَغْفِرْنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ يَسِيرًا
ثُمَّ مَاتَ فَوَجَعْتُ فَقَدَخْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمِلٍ وَعَلَيْهِ
فِرَاشٌ قَدْ أَثَرِ مَالِ الشَّرِيرِ يَظْهَرُهُ وَجَبْنِي
فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرَ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ
لَهُ اسْتَغْفِرُنِي قَدْ عَابَهَا فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ
يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِي أَبِي عَامِرٍ وَ
رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَوِيًّا كَثِيرًا مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ
فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِي
اللَّهُمَّ قَبْلِ ذَنْبِهِ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَدْخَلًا
كَرِيمًا قَالَ أَبُو بَرْدَةَ (أَحَدُهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ
وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى) -

قیامت کے دن اسے عزت کی جگہ دہشت میں ملے گا۔

ابو بردہ کہتے ہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں فرمائیں۔ ایک حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لئے، دوسری
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لئے۔

۱۔ یہی صحیح ترجمہ گو حدیث میں وغیرہ فروش ہے مگر اس میں غلطی ہوئی ہے مانافہ جھوٹ گیا ہے ۱۲ منہ ۱۱ سہمان اللہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں اس
طرح سے زندگی بسر کی اگر چاہتے تو اپنے لئے نہایت عمدہ اور بزم بھجوانا تیار کر لیتے کیا ان حالات کو بھی دیکھ کر کوئی آپ کی نبوت میں شک کر سکتا ہے زہد کا یہ حال عبادت
کا یہ حال کہ ان کو نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں سرخ جلتے ۱۲ منہ

باب ۲۲۲ عَزْوَةُ الطَّائِفِ فِي
شَوَّالِ سَنَةِ ثَمَانٍ قَالَ مُوسَى بْنُ
عُقْبَةَ -

۳۹۹۲- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَمْعٍ سَفِينٌ قَالَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَوْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي هَفَّتْ فَصَمِعْتُ
يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّيَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَفَعَلَيْكُمْ بِرَأْيِي
تَمِيلَانِ فَإِنَّهُمَا تَقُولُ يَا رَبِّعٌ وَتَدِيرُ بِشَمَانٍ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ
هَؤُلَاءِ عَلَيَّ كُنَّ - قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ الْمُخَنَّثُ هَيْئَةً -

۳۹۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَوْزَادٍ وَهُوَ حَاضِرٌ
الطَّائِفَ يَوْمَئِذٍ -

۳۹۹۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ
الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ
فَلَمْ يَنْتَلِ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنْ أَقْبَضْتُمْ أَرْبَابَ
شَاءَ اللَّهُ فَتَغْلِبُوا عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَنْذَرُ هَبْ وَلَا

باب غَزْوَةُ طَائِفِ كَابِيَانِ جَوْشَوَالِ سَنَةِ بَحْرِي مِي هَوَا -
اسے موسیٰ بن عقبہ نے (اپنے لغازی میں) بیان کیا۔

(از حمید از سفیان از ہشام از والدش از زینب بنت ابی سلمہ)
ان کی والدہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس ایک بچہ ہوا تھا
ہوا تھا۔ وہ عبد اللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا۔ عبد اللہ! اگر کل اللہ تعالیٰ
نے تمہیں فتح دی تو تم غیلان کی بیٹی کو لے لینا (کیسی موٹی عورت ہے)
سامنے سے آتی ہے تو پیٹ پر چار بل پڑتے ہیں اور پیٹھ پھیرنے وقت
آٹھ بل پڑتے ہیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بچہ
آئندہ تمہارے پاس نہ آئے پائیں۔

ابن عیینہ کہتے ہیں ابن حبرہ نے کہا کہ اس بچہ کے کانم
ہیت تھا۔

(از محمود از ابو اسامہ از ہشام) یہی حدیث مروی ہے اس میں
اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے ان ایام میں طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان بن عمرو از ابو العباس شاعر نابینا)
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ آخر آپ
نے فرمایا ہم کل یہاں سے لوٹ جائیں گے۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گذرا
وہ کہنے لگے بنسیر فتح کئے ہی روانہ ہو جائیں؟ (یہاں نڈھال کا
لفظ ہے)

لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مدینے سے نکال دیا پھر بہت بوڑھا ہو گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اجازت دی کہ قبر مدینہ میں اگر
بمیک و غیرہ مانگ کر اپنے مقام پر چلا جایا کرے ۳۲ منہ ۳۵ کلوگرام کا نقصان ہوا طائف طے کرنے اندر تھے اور ایک برس کا ذخیرہ انہوں نے اس میں رکھ لیا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ دن باجیس دن یا ساتھ دن تک اس کا محاصرہ کیا کہ اس کا قلعہ کے اندر سے مسلمانوں پر تیر چلاتے تھے اور لوہے کے گولے گرم کر کے
پھینکتے تھے کئی مسلمان شہید ہوئے آپ نے نوین بن معاویہ سے مشورہ کیا انہوں نے کہا کہ یہ لوگ تو گوری کی طرح ہیں بولنے میں کھنکھاتے ہیں اگر آپ یہاں ٹھہرے

اس میں سے کچھ لوگ بھیج کر ان کے پاس لے آئے اور ان کے پاس کچھ نقصان نہیں رہا

فَنَحْنُ لَهُ وَقَالَ مَرَّةً تَقْعَلُ فَقَالَ اَعْدُوْا اَعْلَى السَّالِ
فَعَدَّ وَاَقَامَ بِهْمُ حِجْرًا فَقَالَ اِنَّا قَاتِلُوْنَ عَدَا
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَجْبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ سَفِيْنٌ مَّرَّةً قَتَبْتُمْ قَالَ قَالَ
الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ الْحَبَرِ كَلَّمَهُ -

ایک بار راوی نے یوں کہا بغیر فتح کئے ہی لوٹ جائیں؟ یہاں
نقعل کا لفظ ہے، آپ نے فرمایا اچھا تو صبح کو جنگ کرو۔ صبح ہوئی
اور مسلمان لڑنے گئے تو زخمی ہوئے۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ کل ہم
یہاں سے لوٹ جائیں گے۔ یہ سن کر صحابہ کرام خوش ہوئے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دئے۔ (یہاں فضحک کا لفظ ہے)

ایک بار سفیان نے یوں کہا آپ مسکرا دیئے (یہاں قَتَبْتُمْ کا لفظ ہے) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حمیدی سے نقل کرتے
ہیں کہ انہوں نے کہا ہم سے یہ ساری حدیث سفیان بن عیینہ نے بیان کی۔

۳۹۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا أَوْ هُوَ
أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَ
كَانَ تَسْوَرُ حَصْنَ الطَّائِفِ فِي أَتَاسٍ فَبَاءَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا سَمِعْنَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَرَدًّا عَلَى
إِلَى غَيْرِ آبَائِهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَاَلْحَنَهُ عَلَيْهِ حَوَامٌ
وَقَالَ هِشَامٌ وَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ
إِلَى الْعَالِيَةِ أَوْ ابْنِ عُثْمَانَ التَّهْمِيَّ قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدًا أَوْ أَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ
شَهِدْتُ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ
أَجَلٌ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُمْ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ وَ أَمَّا الْآخَرُ فَأَزَلَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ قُلْتُهُ وَ عَشْرِينَ مِنْ

رازمحمد بن بشار از غندر از شعبہ از عاصم، ابو عثمان کہتے
ہیں میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا اور یہ سعد وہ
شخصیت ہیں جنہوں نے حب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔
ابو عثمان کہتے ہیں میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی سنا وہ طائف
کے قلعے کی دیوار پر کئی آدمیوں کے ساتھ چڑھ گئے تھے (پھر لڑک کر اتر
آئے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے۔ یہ دونوں وہ
حضرات (یعنی سعد اور ابوبکر) ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنے اصلی باپ کے سوا قصداً
اور کسی کا بیٹا بنے اس پر جنت حرام ہے۔ ہشام بن یوسف کہتے ہیں عمر
ابن راشد نے بحوالہ عاصم بن سلیمان از ابو العالیہ یا ابو عثمان نہدی (راوی کو
شک ہے) روایت کیا وہ کہتے ہیں میں نے سعد اور ابوبکرؓ دونوں سنا
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ عاصم کہتے ہیں میں نے ابو العالیہ
یا عثمان سے کہا تمہارے سامنے تو دو شخصوں نے اس حدیث کی شہادت
دی اور وہ دونوں صحابی ہیں اور یہ اس کی صداقت کیلئے کافی ہے تو کہا
ہاں! ان دونوں میں ایک وہ صاحب ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں
سب سے پہلے تیر چلایا۔ اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) وہ ہیں جو

۱۷ لوگوں کا مال دیکھ کر کہ پہلے تو لوہائی کے اور قلندرنے کرنے کے شائق تھے جب زخمی ہوئے اور تکلیف اٹھائی تو اب روانہ ہونا پسند کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۷ یعنی سعد بن ابی
وقاص ۱۲ منہ ۱۷ اور قلندروں کا کچھ بگاڑنے سے وہ آڑ میں تھے ۱۲ منہ ۱۷ اور کل انہوں نے بڑا مانا تھا ۱۲ منہ

الطائف۔

تیسویں آدمی تھے ان لوگوں میں جو طائف کے قلعے سے اتر کر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔

۳۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَزَلَ

بِالْجُعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ

بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ

فَقَالَ لَا تُخْجِرُنِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ الْبَشِيرُ

فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ آبَشِيرٍ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ

أَبِي مُوسَى وَبِلَالٌ كَهَيْئَةِ الْغَضَبَانِ فَقَالَ

رَدَّ الْبَشِيرُ فَأَقْبَلَ أَنْتُمَا قَالَا قِيلَ لَنَا ثُمَّ

دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ

فِيهِ وَكَبَّرَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرَعَا

عَلَى وَجُوهِكُمَا وَتُخَوِّرُكُمَا وَابْشِرَا فَاخَذَ

الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَتَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ

السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ

طَائِفَةً۔

۳۹۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَبْرِاهِيمَ قَالَ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عَطَاءُ أَنَّ سَفْوَانَ بْنَ يَعْلَةَ بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ

يَعْلَةَ كَانَ يَقُولُ كَلِمَتِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از محمد بن العلاء واز ابواسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو بردہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

سلم کی خدمت میں حاضر تھا جب آپ جعرانہ میں قیام فرماتے ہوئے اور

مدینہ کے درمیان ہے یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ

تھے۔ اس وقت ایک اعرابی نے اگر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ

سلم) آپ نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا وہ پورا کیجئے! آپ نے فرمایا خوش ہو

جا! اس نے کہا یہ کیا بات؟ آپ اکثر یہی فرماتے رہتے ہیں خوش ہو جا۔

یہ سن کر ایسا معلوم ہوا جیسے آپ غصے میں ہیں۔ آپ بلال اور ابو موسیٰ رضی

اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا اس اعرابی نے خوشخبری قبول نہیں

کی، تم قبول کرو۔ ان دونوں نے کہا ہمیں قبول ہے۔ پھر آپ نے پانی

کا پیالہ منگوایا۔ اور دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے اور گلی بھی

کی پھر بلال اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما (میں) فرمایا دونوں یہ پانی پیو اور

اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ۔ دونوں نے پیالے کر لیا یہی

کیا۔ اتنے میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے

سے آواز دی تھوڑا سا پانی اپنی ماں کے لئے بھی رہنے دو۔ چنانچہ انہوں

نے کچھ پانی بچا کر انہیں بھی دیا۔

(از یحییٰ بن زبیراہیم از اسماعیل از ابن جریج از عطاء از صفوان

ابن یعلیٰ بن امیہ) صفوان کے والد حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہما کہتے تھے مجھے آند

سنتی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ پردہ

اتر رہی ہو۔ ایک دفعہ آپ جعرانہ میں تھے اور آپ پر ایک کپڑے کا سایہ

سایہ کاغذ نے لہا یہ شام کا اعلیٰ کو صومر کو نہیں ملی اور اسی منہ کے بیان کہنے سے امام بخاری کی طرف سے یہ کہہ اکی روایت کی تفصیل ہو جائے اس میں ممکن یہ مذکور تھا کہ کئی آدمیوں کے ساتھ قلعہ پر چڑھ

گئے تھے اس میں بیان ہے کہ وہ تیس آدمی تھے ۱۲ منہ سکھ۔ راوی کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ مکہ اور طائف کے درمیان چونکہ جعرانہ وہیں ہے ۱۲ منہ سکھ شاید اس گنوارے آپ کے کچھ رہے ہیں یا مالی

قیمت لینے کا وعدہ فرمایا ہو گا جب وہ قلعہ کا کھنڈہ آپ نے فرمایا مال کی کیا حقیقت ہے بہشت تجھ کو مبارک ہو لیکن یہ قسمی سے اس گنوارے قیمت ابدی قبول نہ کی اور یہ ادب قبول کہنے

کا کہ آپ اکثر ایسا ہی فرماتے ہیں آپ کے اس طرف سے منہ پھر لیا اور ابو موسیٰ اور بلال کو یہ نعمت عطا فرمائی ہے یہ تہی وستان قسمت را پیو واز زمین پر کامل ہوا خضر آنا یہ حیوان شہید ہوا و سکندرا

اس حدیث کے مناسبت باب سے اس فقیر نے غلطی سے کہ آپ جعرانہ میں اترے ہوئے تھے کہ جعرانہ میں آپ غزوہ طائف میں ٹھہرے تھے ۱۲ منہ

عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا آتَاهُمْ فَأَرْسَلَ
إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدْنَى
وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثِي
بَلَّغْتُمْ عَنْكُمْ فَقَالَ قُحْمَاءُ الْأَنْصَارِ مَا
رُؤْسًا وَنَايَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا
شَيْئًا وَأَمَّا نَاسٌ مِمَّنْ حَدِيثُهُ اسْتَأْنَهُمْ
فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَ
سُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رَجُلًا
حَدِيثِي عَنْهُ بِكَفَرٍ أَتَا لَهُمْ أَمَّا تَرْضَوْنَ
أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُونَ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ لَكُمْ
قَوْلًا لَكُمْ تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ
بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا فَقَالَ لَهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُمْ أُنُوكَا
شَدِيدَ يَدَةٍ قَا صَبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الْخَوْضِ
قَالَ الْأَنْسَ فَلَمْ يَصْبِرُوا -

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ
يَوْمُ قُبَّةٍ مَكَةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ فَغَنِمَتِ الْأَنْصَارُ

صرف انصار ہی کو جمع کیا اور فرمایا میں تم لوگوں کی طرف
سے عجیب بات سن چکا ہوں یہ کیا بات ہے ؟ انصار کے جو
سمجھ دار لوگ تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں جو
معتبر لوگ ہیں انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ چند نوجوان بچوں نے
ایسی باتیں کہیں (یہ ان کی نادانی تھی) کہ کہنے لگے ”اللہ اپنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف فرمائے آپ قریش کے لوگوں کو
دیتے ہیں اور ابھی تک ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک
رہا ہے۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو ایسے لوگوں کو
دیتا ہوں جو ابھی تازہ مسلمان ہوئے ہیں ان کا دل ملاتا ہوں ،
(کہیں پھر کافرنہ ہو جائیں) کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ مال
دولت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کو لے کر جاؤ۔ خدا کی قسم تم مجھے لے کر جاتے ہو کہیں اس سے بہتر ہے
جیسے وہ لے کر جاتے ہیں۔

انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم راضی
ہیں (ہمیں کوئی شکوہ نہیں) آپ نے فرمایا دیکھو تم غنیمت بڑی
حق تلفی دیکھو گے۔ تم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے
تک صبر کئے رہنا۔ میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر موجود
ہوں گا (وہاں تم سے ملوں گا)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مگر چند انصار سے صبر نہ ہو سکا۔
(از سلیمان بن حرب از شعبہ از ابو التیاح) حضرت انس رضی اللہ

عنہ کہتے ہیں جس زمانے میں مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے (حنین کا) مالی غنیمت قریش میں تقسیم کر دیا۔ یہ حال دیکھ کر
انصار بہت ناراض ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لہذا وہاں کو صدمت اور غم سے میں نے تم کو روک رکھا ۱۲ سنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعض انصار نے خلافت میں شرکت چاہی جیسے سعد بن
عبادہ وغیرہ ملنے لگا انصار صبر کئے رہے اور کوشش قریش کے خلاف سے سمیت کر لی رضی اللہ عنہم ۱۳ سنہ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرَوْنَ أَنَّ
يَذْهَبَ النَّاسُ بِالذَّنْبِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ
النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَكَنْتُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَهُمْ

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَزْهَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ أُنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ
أَنَّهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنِ الْغَنَى
هَوَازِثُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ
الْأَيِّ وَالْأَطْلَقَاءُ قَادِرُونَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ
قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ
لَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ فَانْزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَتَاهُمُ
الْمُشْرِكُونَ فَأَعْطَى الْأَطْلَقَاءُ وَالْمُهَاجِرِينَ وَ
لَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارُ شَيْئًا فَقَالُوا قَدْ عَاهَدُ
فَادْخُلْهُمْ فِي قَبْلَةٍ فَقَالَ أَمَا تَرَوْنَ أَنَّ
يَذْهَبَ النَّاسُ بِالذَّنْبِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَ
سَكَنَتْ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عُذْرَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ان کا غصہ فرو کرنے کے لئے، فرمایا کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے کہ
لوگ دنیا (کا مال و اسباب) لے کر (اپنے گھروں کو) جائیں اور تم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ؟ انہوں نے کہا بے شک ہم
اسے پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر (دوسرے) لوگ ایک وادی یا ایک راستے
کی طرف جائیں تو میں انصار ہی کی وادی یا راستہ کی طرف چلنا پسند کروں گا۔

(از علی بن عبد اللہ از ازہر بن عون از ہشام بن زید بن انس)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب حنین کا دن ہوا اور قوم ہوازن
سے مقابلہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار فوج
(مہاجرین و انصار وغیرہ) تھی۔ اور وہ لوگ جنہیں آپ نے بطور مسلمان
چھوڑ دیا تھا۔ یہ سب لوگ (چند صحابہ متفق ہیں) بھاگ نکلے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی انصار یو! انہوں نے جواب دیا یا رسول
اللہ! البیک (حاضر) چنانچہ آپ (خجھر پر سے) ترپٹے اور فرمایا میں اللہ
کا بندہ اور اس کا بھیجا ہوا ہوں۔ بعد ازاں کفار کو شکست ہوئی۔

(مسلمانوں نے دوبارہ ان پر حملہ کیا) مال غنیمت آپ نے مہاجرین اور
ان لوگوں کو دیا جنہیں احسان فرما کر چھوڑ دیا تھا۔ انصار کو کچھ نہ دیا
انہوں نے چہلنگی کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلب فرمایا
اور ایک خیمے میں لے گئے۔ فرمایا کیا تمہیں یہ منظور نہیں کہ لوگ بکریاں اور
اونٹ وغیرہ لے کر اپنے گھروں کو سدھاریں اور تم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جاؤ پھر فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک میدان کی طرف اور
انصار ایک راستے پر چلیں تو میں انصار کا راستہ اختیار کروں گا (انہی کچھ تھکے ہوئے تھے)
(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ

عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند انصاریوں کو اکٹھا
کیا اور فرمایا کہ بات یہ ہے کہ قریش کے لوگ ابھی ابھی جاہلیت اور

۱۔ اور انصار ایک نامے یا ایک رستے کی طرف ۱۲ منہ ۱۷ دوسرے لوگوں کا ساتھ چھوڑ دوں ۱۲ منہ ۱۷ جیسے اوسفیان اُن کا بیٹا معاویہ، حکیم بن حزام وغیرہ آچے
فوج مکہ کے بعد نہ ان لوگوں کو قتل کیا نہ قید کیا بلکہ احسان رکھ کر چھوڑ دیا ۱۸ منہ ۱۷ دے دیا ۱۲ منہ ۱۷ گفتگو اور گفتگو کی انہوں نے یہ کہا اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش
کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک قریش کے خون ٹپک رہے ہیں ۱۳ منہ ۱۷

كَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ مَّا أُرِيدُ بِهَذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهَ اللَّهِ
فَقُلْتُ لَا خَيْرَ مِنَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ
اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْدَى بِكَ كَثْرَتُ هَذَا أَصَابِرِ-

(سناٹا) یہ حال دیکھ کر یوں اٹھا اس قسم سے تو اللہ کی رضا مندی مقصود نہیں۔
ابن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے (اس منافع کی) یہ بات سن کر
(اپنے دل میں کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس کی اطلاع دوں گا۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ ایذا دی گئی مگر انہوں نے صبر کیا ہے

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ
ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا
كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَقْبَلْتُ هَوَازِنَ وَعُظْفَانَ
وغيرَهُمْ بِنِعْمِهِمْ وَذَرَايَتِهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ أَلْفٍ مِّنَ
الْطَّلَقَاءِ فَأَذْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ
فَنَادَى يَوْمَئِذٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ لَمْ يَخْلُطْ بَيْنَهُمَا
التَّفَتَّ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ
قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرُكُمْ مَعَكُمْ
ثُمَّ التَّفَتَّ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ
قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرُكُمْ مَعَكُمْ
وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءٍ فَتَزَلَّ فَقَالَ أَنَا
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ
فَأَمَّا بَ يَوْمَئِذٍ غَنَاءُكُمْ كَثِيرَةٌ فَقَسَمَ
فِي أُمِّهَا جَرِيرَيْنِ وَالْطَّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ
الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ
شِدَائِدٌ فَتَنَحَّنْ نُدْعَى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةُ غَيْرُنَا

(از محمد بن بشار از معاذ بن معاذ از ابن عون از ہشام بن زید بن
انس بن مالک) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب حنین
کا دن ہوا تو ہوازن اور عطفان وغیرہ قبیلوں کے لوگ اپنے مویشی
اور بال بچے سب ساتھ لے کر جنگ کرنے کے لئے آئے۔ اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار صحابہ کرام تھے اور کچھ وہ لوگ بھی تھے
جنہیں آپ نے احسان فرما کر چھوڑ دیا تھا۔ ہر مال یہ لوگ بھاگ نکلے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں تنہا رہ گئے۔ اس دن آپ نے
دوا وازیں الگ الگ دی۔ پہلی دائیں طرف نگاہ پھیری اور پکارا اے
انصار یو! انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ خوش ہو جائیے ہم آپ کے ساتھ
(لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں۔ پھر بائیں طرف نگاہ پھیری پکارا انصار یو!
انہوں نے کہا یا رسول اللہ خوش ہو جائیے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ ایک
سفید خمر پرور تھے شہ آخرا اس پر سے اتر پڑے اور فرمانے لگے میں اللہ
کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اب کافر بھاگ نکلے (انہیں شکست ہوئی)
اور مال غنیمت بہت سا ہاتھ آیا۔ آپ نے وہ مال مہاجرین اور ان لوگوں
کو جنہیں بطور احسان چھوڑ دیا تھا تقسیم کر دیا۔ انصار کو کچھ نہ دیا۔ اس
وقت انصار کہنے لگے جب مشکل پیش آتی ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور مال
غنیمت اوروں کو دیا جاتا ہے۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی
آپ نے سب انصار یوں کو ایک خیمے میں جمع کیا پھر فرمایا انصار یو!

۱۔ پھر نے آپ کو خبر دی ۱۲ منہ سجان اللہ صریحاً نہایت ہے پیغمبر کی وفصلت ہے جس نے میرا وہ کامیاب ہوا اخیر میں اس کا دشمنی دلیل و قمار ہوا
۲۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ غریب ہرگز نہیں ہاں بچے اور اسباب کے خیال سے میدان جنگ نہ چھوڑیں ۱۲ منہ سکھ دشمن کی طرف منہ کے لڑائی پرستعد ۱۲ منہ
مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے حضرت عباس سے فرمایا شجرہ و منوان والوں کو آواز دے ان کی آواز بہت بلند تھی انہوں نے آواز دی ارے شجرہ و منوان والے کہاں گئے۔
ان کے کہنے پر ہی یہ لوگ ملنے لپکے جیسے گامیں اپنے بچوں کی طرف شفقت سے لپکتی ہیں اور کہنے لگے حاضر حاضر اور کاروں پر پڑے زور کے ساتھ حکم کیا خوب تلوار
علیہ لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے آپ نے فرمایا ہاں اب تنور گرم ہوا یعنی لڑائی خوب چمکی ۱۲ منہ

یہ کیا بات ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے؟ وہ خاموش رہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے گروہ انصار! کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لے جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم خوش ہیں آپؐ نے فرمایا۔ اگر لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار دوسرے راستے چلیں تو میں انصار کے راستے پر چلوں گا۔

ہشام نے (اپنے دادا انس رضی اللہ عنہ سے) کہا اے ابو حمزہ! کیا آپ بھی اس وقت موجود تھے؟ کہا تو میں کہاں غائب ہو گیا تھا۔؟

باب نجد کی طرف فوج کی روانگی ۹۔

(از ابو النعمان از حماد از ایوب از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک فوجی دستہ بھیجا۔ میں اس میں شریک تھا۔ ہم لوگوں کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے۔ اور مزید ایک ایک اونٹ بطور انعام ملا۔ گویا تیرہ تیرہ اونٹ لے کر ہم واپس ہوئے۔

باب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری

میں بنی جذیمہ کے مقابلے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فوج بھیجا۔

(از محمود از عبد الرزاق از معمر)

دوسری سند (از زبیر از عبد اللہ از معمر از زہری از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔

فَبَلَّغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قَبْلَةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ مَا حَادِثٌ بَلَّغْنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَا تَرْمَضُونَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْذُّنْيَا وَقَدْ هُمُونَ بِرُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شُعْبًا لَأَخَذْتُ شُعْبَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامُ يَا أَبَا هَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدُ ذَلِكَ قَالَ وَآيِنَ أَعْيَبُ عَنْهُ۔

باب ۲۲۲ الشَّيْخَةُ النَّبِيُّ قَبْلَ نَجْدٍ ۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ قَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَجْدٍ فَكَانَتْ فِيهَا قَبْلَتٌ سَهْمًا مَنَاثَةً عَشْرَ بَعِيرًا وَنُفْلًا بَعِيرًا بَعِيرًا أَمْرًا جَعَلْنَا بِثَلَاثَةِ عَشْرَ بَعِيرًا۔

باب ۲۲۲ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ وَحْدَانَ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ

لہ دنیا کے مال و اسباب کی حقیقت بتا کر کہ تم سے ایسی محبت ہے کہ ۱۲ سالہ امام بخاری نے اس جنگ کو طائف کے بعد ذکر کیا لیکن اہل منافذ نے کہا ہے کہ دفعہ مکہ کو جانے سے پہلے آپؐ نے روانہ کیا تھا اس سبب سے کہا کہ انھوں نے شہر بخاری میں بعضوں نے کہا رمضان میں۔ اس لشکر کے سردار ابو قتادہ تھے اس میں پچیس آدمی تھے انہوں نے غطفان کے دوسرا اونٹ اور دو ہزار بکریاں غنیمت میں حاصل کیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي
جَذِيمَةَ فَقَدَّاهُمْ إِلَى الْأَسْلَمَةِ فَلَمْ يُحْسِنُوا
أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا
صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ
وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِمَّنْ آسَرَهُ حَقٌّ إِذَا كَانَ يَوْمُ
أَمْرِ خَالِدٍ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِمَّنْ آسَرَهُ فَقُلْتُ
وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِمَّنْ آسَرَهُ
أَسِيرَهُ حَقٌّ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ وَمِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ
مَرَّتَيْنِ .

باب ۲۲۹ سَرِيَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَلْدَةَ

النَّبِيِّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ مَجْزٍ الْمُدَلِّجِي
وَقَالَ إِنَّمَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ

۴۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْعَشُ قَالَ حَدَّثَنِي

سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَلَمَةَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِمَّنْ الْأَنْصَارِ

وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ مَرَكُمُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطِيعُونِي قَالُوا

بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا

نَارًا فَأَوْقَدُوا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَشُّوا وَجَعَلَ

انہوں نے انہیں دعوت اسلام دی - وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکے کہ ہم
اسلام لائے۔ (بلکہ گھبراہٹ میں) یوں کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل
ڈالا ہم نے اپنا دین بدل ڈالا - خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا
شروع کیا۔ اور ہر ایک مسلمان کا قیدی (حفاظت کے لئے) اسی کے پیرو
کر دیا۔ ایک دن خالد رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ ہر مسلمان اپنے قیدی کو
مار ڈالے میں نے کہا خدا کی قسم میں اور میرے ساتھی اپنے کسی قیدی کو
نہ ماریں گے!

جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر
ہوئے تو آپ سے ہم نے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے یہ سن کر ہاتھ بلند فرمائے
اور دوبار ارشاد فرمایا۔ یا اللہ میں خالد کے اس فعل سے الگ ہوں (یعنی
خالد رضی اللہ عنہ نے یہ کام بُرا کیا)

باب عبد اللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن

مَجَزٍ زَمْدَجِي کا فوجی دستہ جسے سرتیہ الانصار بھی کہنا
جاتا ہے۔

(از مسدد از عبد الواحد از اعش از سعد بن عبیدہ و از ابو عبد الرحمن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

فوجی دستہ روانہ کیا جس کا سرور ایک انصاری کو مقرر فرمایا مسلمانوں

کو اس کی اطاعت کا حکم دیا۔ کسی بات پر ان انصاری کو غصہ آگیا وہ

کہنے لگے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں میری اطاعت کرنے کا

حکم نہیں دیا ہے؟ لوگوں نے کہا بے شک دیا ہے۔ تب انہوں نے کہا

اچھا ایندھن جمع کرو۔ لوگوں نے جمع کیا۔ انہوں نے کہا آگ جلاؤ انہوں

نے آگ جلا دی۔ انہوں نے کہا اب اس میں گھس جاؤ۔ لوگوں نے ارادہ

کیا کہ گھس جائیں۔ مگر ایک دوسرے کو روکتے رہے اور کہنے لگے ہم

لے حالہ خالد بن ولید فوج کے سرور تھے مگر عبد اللہ بن جلدہ نے اس حکم میں ان کی اطاعت نہ کی کیونکہ ان کا عقیدہ ان شرع تھا۔ جب بنی جذیمہ کے لوگوں نے صبا ناسے سے مراد لی تھی کہ ہم ان
ہو گئے تو خالد بن ولید نے اس کے قتل سے باز نہ رہا تھا اور بنی جذیمہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کے فعل سے اپنی بدولت ظاہر کی جو خالد رضی اللہ عنہ کو نہرا دی اس لئے کہ ان کی خطا جماعت کی
خطا تھی وہ صبا ناسے سے اسلحہ لے کر انہوں نے ظاہر کر کے عمل کیا کہ جب تک اسلام نہ لائیں ان سے لڑو ۱۲۳

بَعْضُهُمْ مِّنْكُمْ بَعْضًا وَيَقُولُونَ قَدْ قَالَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا
حَتَّى حَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ عَصْبُهُ فَبَكَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا
خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

باب ۲۳۳ بَعَثَ إِلَى مُوسَى وَ

مَعَاذَ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوُدَّاعِ

۳۰۱۰ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى مُعَاذَ
ابْنِ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
عَلَى مَخْلَافٍ قَالَ وَالْيَمَنِ مَخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ
يَسِّرَا وَلَا تَقْعَبَا وَابْتَسِرَا وَلَا تَنْفَرَا فَاطْلُقْ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ
أَبِي مُوسَى فَجَاءَ بِرَسُولِهِ عَلَى بَعْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى
إِلَيْهِ وَلَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ
النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَكَ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاكَ
إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَرِّقْ
أَيُّكُمْ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ
قَالَ لَا أَتْرُلُ حَتَّى يَقْتُلَ قَالَ إِنَّمَا جِئْتُ بِهِ
إِلَيْكَ فَأَتْرُلُ قَالَ مَا أُنْزِلُ حَتَّى يَقْتُلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی لئے بھاگ کر گئے کہ (قیامت کے دن) آگ سے بچیں۔ بہر حال اس اثناء میں آگ بجھ گئی اور انصاری سردار کا غصہ فرو ہو گیا۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: اگر آگ میں گھس جاتے تو قیامت تک اس میں بسے نہ نکلتے (جلتے) اطاعت فقط اس کام میں ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو

باب ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو حج و دعو

سے پہلے یمن کی طرف بھیجنا۔

(از موسیٰ از ابو عوانہ از عبد الملک) ابو بردہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کے دونوں صوبوں میں الگ الگ روانہ کیا۔ یمن کے دو صوبے ہیں۔ پھر آپ نے ان دونوں کو نصیحت فرمائی۔ دیکھو لوگوں پر آسانی کرنا، مشکل میں نہ پھنسانا، انہیں خوش رکھنا (دین سے) نفرت نہ دلانا۔ بہر حال ان میں سے ہر شخص اپنے اپنے کام پر روانہ ہوا اور دونوں میں سے جو کوئی اپنے اپنے علاقے کا دورہ کرتے کرتے اپنے ساتھی کے قریب آجاتا تو اس سے تازہ ملاقات کر لیتا اور سلام کرتا۔

ایک بار ایسا ہوا کہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنے علاقے کا دورہ کرتے کرتے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے ایک فخر پر سوار ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ بیٹھے ہوئے تھے لوگ ان کے پاس جمع تھے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کی مشکلیں کسی ہوئی تھیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا عبد اللہ بن قیس! (ابو قیس کا نام ہے) یہ کون شخص ہے؟ (اس کی مشکلیں کیوں ہوئی ہیں) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو گیا (مزدب ہو گیا) معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ قتل نہ کر دیا جائے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا اتر آئیے اسے تو قتل کرنے کیلئے

لے لیا قدیمی دین چھوڑ کر اس نے ان لوگوں نے اچھا کیا جو آگ میں گئے ۳۰۱۱ لیکن شریعت کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے بادشاہ ہوا یا امام مولوی ہو

یا سردار ہو یا مہتمم کہہ کر پھر بادشاہ پروردگار ہے اور آپ کے پیروں پر بادشاہ اور بڑے پیر کے خلاف کسی کا قول نہیں مانیں گے تمام جہان کے پیر اور ولی اور مرشدان نے غلام اور کفش بردار ہیں ۳۰۱۲ ایک شخص نے کہا کہ اس کا حکم خدا کا ہے ابو موسیٰ نے کہا کہ اس کا حکم خدا کا ہے ۳۰۱۳ منہ ۵۵ یعنی دونوں

فَامَرِيهِ فَقَتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَتَفْقُوهُ تَقْوُ فَقَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَا مَرَأَوَلٌ لَيْلٍ فَأَقْرَأُ قَوْمٌ وَقَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ التَّوْحِيدِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمِي

لایا گیا ہے انہوں نے کہا میں اس کے قتل ہونے سے پہلے نہیں اترنے کا۔ آخر ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا اور معاذ رضی اللہ عنہ خمر سے اُٹنے معاذ بن نے دریافت کیا۔ اے عبد اللہ! تم قرآن کی تلاوت کیسے کرتے ہو؟ انہوں نے کہا میں تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا معاذ تم کس طرح تلاوت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا میں تو شروع رات سو جاتا ہوں کچھ نیند کے بعد جتنا قرآن اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں رکھا ہے اس کی تلاوت کرتا ہوں۔ میں سوتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں اور اٹھتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں۔

۴۰۱۱- حَدَّثَنَا اسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرَبِهِ فَنُصِّغَ بِهَا قَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبَتُّ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لَا بِي بُرْدَةَ مَا الْبَتُّ قَالَ نَبِيذُ الْحَسَلِ وَالْمِزْرُ نَسِيزُ الشَّعِيرِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ جَرِيرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

(از اسحاق از خالد از شیبانی از سعید بن ابی بردہ از ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجا۔ تو انہوں نے آپ سے یمنی شرب کے متعلق دریافت کیا جو وہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کون سی شراب؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: بَتُّ اور مِزْر۔ (مجلہ مقررہ) سعید کہتے ہیں میں نے ابو بردہ سے دریافت کیا بَتُّ کیلئے؟ انہوں نے کہا شہد کی شراب اور مِزْر جو کی شراب۔ (ابو موسیٰ کے جواب میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ چیز جو نشہ پیدا کرے حرام ہے۔

۴۰۱۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدًّا أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا يُصَيِّرَا وَلَا تَنْفِرَا وَتَطَا فَقَالَ أَبُو

اس حدیث کو جریر اور عبد الواحد نے بھی سلیمان شیبانی سے اور انہوں نے ابو بردہ سے روایت کیا۔ (از مسلم بن ابی ہاشم از شعبہ) سعید بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعید کے دادا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور آپ نے دونوں سے فرمایا دیکھو لوگوں پر آسانی کرتے رہنا، انہیں مشکل میں نہ ڈالنا، خوش رکھنا، نفرت نہ دلانا۔ نیز تم دونوں

صلی اللہ علیہ وسلم معاذ بن جبل و انفقوا ثلثیت کی پروی صہا پر ختم ہوئی حدیث میں آیا ہے جو کوئی اسلام سے پہر چلے اس کو قتل کر دو۔ معاذ بن نے جب تک شریعت کا حکم جاری نہ ہوا اس وقت تک کہ ابو موسیٰ کے پاس اترا اور پھر باہمی منظور کیا۔ ۱۲ من سکھ یعنی یہ نہیں کتا کہ ایک وقت ایک ہی منزل یا ایک بار وہ طوطہ ڈالوی ۱۲ من سکھ کیونکہ جب کھانے پینے سونے سے بغیر ہر عبادت کی طاقت ماحول ہو تو سب میں ثواب ملتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ من سکھ حافظ نے کہا جریر کی روایت کو ابو نعیم نے نقل کیا اور عبد الواحد کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ من سکھ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرف بَتُّ اور مِزْر کے متعلق دریافت کیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ دیا کہ ہر وہ چیز جو نشہ کرے حرام ہے خواہ پینے کی ہو خواہ کھانے اور نوشنے کی خواہ منکر لگانے کی۔ غرض سوال خاص تھا حکم عام ہے۔ عبد الرزاق

حاکم بھی مل جل کر رہنا۔

مُوسَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِزَّ الشَّعْبِ
الْبُزْدُ شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبَيْعُ فَقَالَ كُلُّكُمْ شَرِبَ
حَوَامٌ فَأَنْطَلَقَ فَقَالَ مَعَاذُ رَبِّي مُوسَى كَيْفَ
تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قَالِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى
رَأْسِي هُوَ أَتَقَوُّهُ تَقَوُّكَ قَالَ أَمَا أَتَاكَ نَامٌ
وَأَقَوْمٌ فَأَحْسِبْ نَوْمِي كَمَا قَوْمِي وَصَرَبٌ
فُسْطَا طًا فَجَعَلَا يَتَنَازَرَانِ فَرَأَى مَعَاذُ أَبَا
مُوسَى قَادَ الرَّجُلُ مُوْتَمِنٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو
مُوسَى يَهُودِيٌّ أَتَسَلَّمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مَعَاذُ
لَا حَصْرَ لِي عَنْكَ تَابَعَهُ الْعَقْدِيُّ وَهَبُ عَنْ
شُعْبَةَ وَقَالَ وَكَيْفَ وَالْقَصْرُ وَأُودَا وَدَعْنِ
شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ حَبِيدٍ
الْحَبِيدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ -

ہو گیا ہے، معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو اس کی گردن مار دوں گا۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
ملک (کن) میں مزر یعنی جو کی شراب اور شبع یعنی شہد کی شراب تیار ہوتی
ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا ہر وہ چیز جو نوشہ کرے وہ حرام ہے۔
بہر حال معاذ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما دونوں روانہ ہوئے۔ معاذ رضی
اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کس طرح قرآن مجید پڑھا کرتے ہیں
انہوں نے کہا کھڑے بیٹھے سوار ہو کر (ہر حال میں) تھوڑا تھوڑا (فرصت کے ہر
وقت میں) پڑھا کرتا ہوں معاذ نے کہا میرا معمول یہ ہے کہ (شروع رات
میں) سو جاتا ہوں۔ پھر (عبادت کے لئے) اٹھتا ہوں مجھے سونے میں بھی
امید ثواب ہے جیسے نماز کے لئے کھڑے ہونے میں۔

ابو موسیٰ نے ایک خیمہ لگایا ہوا تھا، دونوں حضرات ایک دوسرے کی
طلاقات کے لئے جایا کرتے۔ ایک بار معاذ رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے طے کے لئے آئے۔
یہاں دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا ہے دریافت کیا یہ کون ہے؟ ابو موسیٰ نے
کہا یہ ایک یہودی ہے جو مسلمان ہو گیا تھا۔ اب بھر اسلام سے بھر گیا ہے (مرتد

مسلم بن ابراہیم کے ساتھ اس حدیث کو عبد الملک بن عمرو عقیلی اور وہب بن جریر نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے وکیع، نضر،
اور ابو داؤد نے بحوالہ شعبہ از سعید از والدش ابو بردہ از جده سعید ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔ جریر بن

عبد الحمید نے بحوالہ شیبانی از ابو بردہ روایت کیا ہے
۳۱۴ھ۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ
شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ
قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

لے آپ میں خدا و نفسانیت نہ کرنا ۱۲۸ھ سنہ عقیلی کی روایت کمال بخاری نے احکام میں اور وہب کی روایت کو صحابی بن جریر نے ۱۲۸ھ سنہ
کرام بخاری نے جہاں میں اور ابو داؤد طلیس کی روایت کرام بخاری نے ادب میں وصل کیا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ وکیع اور نضر اور ابو داؤد نے اس حدیث کو شعبہ سے
موصوفہ روایت کیا اور مسلم بن ابراہیم اور عقیلی اور وہب بن جریر نے ۱۲۸ھ سنہ

أَرْضَ قَوْمِي فِيمَنْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُمْ بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ أَحْبَبْتَنِي يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ
قَيْسٍ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتُ
قَالَ قُلْتُ لَبَيْكَ أَهْلًا لَا كَاهِلًا لَكَ قَالَ فَمَنْ
سُقْتِ مَعَكَ هَدْيًا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ قَالَ فَطُفُ
يَا لَبَيْتِ وَاسْمِعْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ
حَلَّ ففعلتُ حتى مشطتُ لي امرأةً مَرْتَنَةً
بَنِي قَيْسٍ وَمَكْشَنًا بِذَلِكَ حَتَّى اسْتَحْلَفَ عُمَرُ

بنی قیس کی ایک عورت نے میرے بالوں میں کنگھی کی۔ ہمارا یہی طریقہ رہا حتیٰ کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔
از زبان از عبد اللہ از زکریا بن اسحق از یحییٰ بن عبد اللہ بن صفی از
ابو معبد غلام ابن عباس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جب انہیں یمن کی طرف
روانہ کیا یہ فرمایا تمہیں ایسے لوگ ملیں گے جو اہل کتاب ہیں (یہود و نصاریٰ)
وغیرہ جب تو ان کے پاس پہنچے تو انہیں کہنا کہ وہ اس بات کی گواہی
دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے
رسول ہیں۔ اگر وہ یہ مان لیں تب ان سے کہنا کہ اللہ نے ان پر نین رات
میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی تسلیم کر لیں تب ان سے
کہنا کہ اللہ نے ان کے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان سے لے کر
انہی کے محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ یہ بھی تسلیم کر لیں تو
خیال رکھنا کہ (زکوٰۃ میں) نہایت عمدہ مال مت لینا (دو مہینے
قسم کا مال لینا) اور دیکھنا مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا۔
مظلوم کی بددعا سیدھی پروردگار تک پہنچ جاتی ہے (کوئی چیز اس
کو نہیں روک سکتی)

لے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں متعہ نسا اور متعہ حج سے منع کیا متعہ حج کی بحث اوپر کتاب الحج میں گذر چکی تھی متعہ نسا کے بحث آئیگی۔

الْمَطْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ طَوَّعَتْ طَاعَتُ وَطَاعَتُ لَعْنَةُ
طَعْتُ وَطَعْتُ وَأَطَعْتُ -

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مَعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
قَدْ أَمَرَ إِلَيْنَا صَلَاتُهُمْ فَفَرَّأُوا وَاتَّخَذَ اللَّهُ
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَقَدْ
قَرَرْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ زَادَ مَعَاذُ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ أَبِي النَّهْثِيِّ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ يَقْرَأُ
مَعَاذُ فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ سُورَةَ التِّسَاءِ فَلَمَّا
قَالَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا قَالَ رَجُلٌ
خَلْفَهُ قَرَرْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

باب ۲۳۳ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

طَالِبٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حِجَّةِ الْوُدَّ

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ
حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنِي
أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ

امام بخاری کہتے ہیں (سورہ مائدہ میں) طَوَّعَتْ کا معنی وہی ہے جو
طَاعَتْ وَأَطَاعَتْ کا ہے جیسے کہا جاتا ہے - طَعْتُ، طَعْتُ
اور أَطَعْتُ سب کا مفہوم ایک ہے یہ

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از حبیب بن ثابت از سعید بن جبیر)
عمر بن ميمون سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب یمن میں
تشریف لائے تو انہوں نے صبح کی نماز پڑھائی اور یہ آیت پڑھی وَاتَّخَذَ
اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، ایک شخص عین نماز میں بول اٹھا ابراہیم
کی ماں کی آنکھ خوب ٹھنڈی ہوئی یہ

معاذ بن معاذ البصری نے بحوالہ شعبہ از حبیب از سعید از عمرو بن
میمون اس حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے
نماز صبح پڑھائی۔ اس میں سورہ نساء پڑھی۔ جب اس آیت پر پہنچے
وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا تو ایک شخص ان کے پیچھے بول اٹھا کہ
ابراہیم علی والدہ کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہو گئی۔

باب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید

رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف حجۃ الوداع سے پہلے بھیجا۔

(از احمد بن عثمان از شریح بن مسلمہ از ابراہیم بن یوسف بن
اسحاق بن ابی اسحاق از والدش از ابوالاسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خالد بن ولید رضی
اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا۔ پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی
جگہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا اور فرمایا

لے حدیث میں اطاعوا کا یا طاعوا کا لفظ آیا تھا۔ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے لفظ طَوَّعَتْ کی تفسیر کر دی کیونکہ دونوں کا مادہ ایک ہے اور
غرض یہ ہے کہ اس میں تین لغت آئے ہیں طَوَّعَ، طَاعَ اور أَطَاعَ معنی ایک ہی ہے یعنی راہی ہوا مان لیا ۱۳ منہ ۱۴ یعنی ان کو تو بڑی خوشی اور مبارکباد
دی ہے کہ ان کا بیٹا اللہ کا خلیل ہوا اس شخص نے مسندہ جان کر نمازیں بات کر لی

ابْنُ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مُرَّا مُصَابَ خَالِدٍ مِّنْ شَلَّةٍ مِنْهُمْ أَنِ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَمَكَثْتُ فِيهِمْ عَقِبَ مَعَهُ قَالَ فَغَمْتُ أَوَاقِي ذَوَاتِ عَدَدٍ -

اوقیہ مال غنیمت میں ملے۔

۴۰۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ ابْنُ مَجْزُوٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِّيُتَبِعَهُ الْخُمْسُ وَكَانَتْ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدْ غَشَلْتُ لِحَالِدٍ أَدَا تَرَاهُ إِلَى هَذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ اتَّبِعْ عَلِيًّا فَعَلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ -

۴۰۱۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيٌّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ

خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ کھٹکتے تھے ان سے کہہ دینا اگر وہ چاہیں تو تمہارے ساتھ ہو کر سچے کھٹکے کو لوٹ جائیں اور اگر چاہیں تو چلے آئیں۔

براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ان لوگوں میں شامل تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مین گئے تھے اور مجھے کئی

از محمد بن بشار از روح بن عبادہ از علی بن سواد بن مخوف از عبد اللہ بن بریدہ (بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس مخس لینے کے لئے بھیجا۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس وقت برا سمجھا۔ جب انہوں نے وہاں (ایک لونڈی سے ہم بستری کی اور) غسل کیا۔ میں نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا آپ دیکھ رہے ہیں علی رضی اللہ عنہ عنہ نے کیا کیا ہے؟ چنانچہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا بریدہ کیا تو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا علی سے دشمنی مت رکھ۔ ان کا تو خمس میں اس سے زیادہ حصہ ہے۔

از قتیبہ از عبد الوہاب از عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ از عبد الرحمن ابن ابی نعم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رنگین چمڑے کے تھیلے میں کچھ سونا بھیجا ابھی وہ سونا مٹی

لے اور زیادہ چاہا ورنہ ۱۲ منہ ۵۵ اسماعیلی کی روایت میں ہے کہ جب ہم حضرت علی کے ساتھ مین کو لوٹ گئے تو کافروں کی ایک قوم ہمدان سے متعالیہ ہوا حضرت علی نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط سنا یا وہ سب سلمان ہو گئے۔ حضرت علی نے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا آپ نے سہہ شکر کیا کہ ہمدان سلامت رہے ۱۲ منہ ۵۵ ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک لونڈی لے لی جس سب قیدیوں میں عمدہ تھی اور اس سے محبت کی حضرت بریدہؓ کو یہ گمان ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت میں خواتین کی اس وجہ سے ان کو برا سمجھا حالانکہ یہ خواتین نہ تھیں کیونکہ محسن اللہ اور رسول کا حصہ تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بچے ہمارے تھے اور شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تقسیم کرنے سے بھی اختیار دیا ہو گا اب استبراء سے قبل لونڈی سے جماع کرنا تو وہ اس وجہ سے ہو گا کہ وہ لونڈی یا کرہ ہوگی اور یا کرہ کے لئے استبراء بعضوں کے نزدیک لازم نہیں ہے شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ہو گا یا وہ اسی دن حیض سے پاک ہو گئی ہو گی۔ ۵۵ کہ علی نے ایک لونڈی لے لی اس سے صحبت بھی کی ۱۲ منہ ۵۵ ہمدان کے کام ہی آئے ہیں ۱۲ منہ ۵۵ ایک لونڈی کیا چیز ہے ۱۲ منہ ۵۵ کہ دوسری روایت میں ہے بریدہؓ نے کہا میری قوم حضرت علیؓ سے سب زیادہ محبت کرنے لگا ۱۱۱ احمد کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی سے دشمنی مت رکھ وہ میرے لیے ہیں اس کا جواب اور میرے بعد وہی تمہارا ولی ہے ایک روایت میں ہے کہ جب میں نے حضرت علیؓ کی شکایت کی

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمِينِ
بِذُهِبَةٍ فِي أَوْيَمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تَقْصَلْ مِنْ تَرَايَاهَا
قَالَ فَسَمَّيَاهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرَيْنِ عَيْنِي بَيْنِ
بَدْرٍ وَأَقْوَمِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالْزَّارِعِ
أَمَّا عُلْقَمَةُ فَمَا مَاتَ عَامُ مَرْتِنِ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ
مِنْ أَصْحَابِهِ لَمَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا أَمِنْ هَؤُلَاءِ
قَالَ فَبَلِّغْ ذَٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَعُوذُ مَنْ فِي السَّمَاءِ بِأَيْتِنِي
خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَعَامَرَ رَجُلٌ
غَائِرُ الْعَيْتَيْنِ مُشْرِفُ الْوُجُنَاتَيْنِ تَأَشَّرُ
الْجَنَّةَ كَثُفَ اللَّحْيَةِ مَخْلُوقُ الرَّأْسِ مُشْتَمِرُ
الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ
وَبَلَّغْ أَوْ لَسْتُ أَحَقُّ أَهْلُ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهُ
قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّكَ أَنْ
يَكُونَ يَهْرَبُ فَقَالَ خَالِدٌ ذَكَرْتُمْ مُمْسِلَ يَقُولُ
يَلْسَانُهُ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَمْرُؤَانِ أَنْفَبُ قُلُوبِ
النَّاسِ وَلَا أَشَقُّ بَطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ
وَهُوَ مُقَفِّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخُومُ مِنْ مَنُوعِي هَذَا
قَوْمٌ يَتَلَوْنَ كِتَابَ اللَّهِ وَطَبَّاءُ لِيَجُوزَحًا جَوْهَرُهُمْ

سے جہاں نہیں کیا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چار اویسوں
میں تقسیم کر دیا۔ عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید خیل جو تھا آدمی علقمہ
یا عامر بن طفیل تھا۔

یہ حال دیکھ کر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کہنے لگا ہم تو
ان لوگوں سے زیادہ مستحق اس سونے کے تھے۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا کیا تم مجھ پر اعتماد نہیں کرتے حالانکہ اس ذات
کے نزدیک میں امین اور معتمد ہوں جو آسمان پر ہے صبح اور شام
آسمان پر سے مجھے خبر آتی رہتی ہے۔

راوی کہتے ہیں اس اثنا میں ایک اور شخص کھڑا ہوا جس کی
آنکھیں اندر گھسنی ہوئی تھیں، دونوں گال اکبھرے ہوئے تھے اور شکاری
اسٹی ہوئی، گھنی ڈاڑھی، سر منڈا ہوا اور تہ بند اٹھائے ہوئے تھا، کہنے
لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ سے خوف کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔
بدبخت! کیا میں تمام اہل جہان سے زیادہ حق دار نہیں کہ خدا سے ڈوں
بہر حال جب وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑا تو خالد بن ولید رضی اللہ
عنه نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کی
گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔
خالد رضی اللہ عنه نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت
سے نمازی ایسے ہیں جن کی زبان پر کچھ ہوتا ہے اور دل میں کچھ ہوتا ہے
(یعنی منافق ہیں) آپ نے فرمایا مگر مجھے یہ حکم نہیں ملا کہ لوگوں کے
دل کی بات کھود کر نکالوں یا ان کے سپٹ چیروں؟

راوی کہتے ہیں وہ پیٹھ کئے جا رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسے دیکھا فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن بڑے مزے سے یا ہر وقت پڑھتے رہیں گے مگر وہ ان کے گلے

سے نکلے گا ان سے نکلا ہوا کچا سونا تھا ۱۲ منہ ۱۳ منہ صحیح یہ ہے کہ علقمہ بن عذر تھا کیونکہ عامر بن طفیل اس سے پہلے کفر کی حالت میں کان کے پھوڑے سے مر گیا تھا جیسے اوپر
اس کا قصہ گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کا نام ذوالنورین ویا نافع یا حرقوم بن زہیر تھا ۱۲ منہ ۱۳ منہ کیونکہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جتنا میں اللہ کو پہچانتا
ہوں تو کیا پہچانے مجھ کو اس کا ذکر سے زیادہ ہونا چاہیے ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ سے تہ ڈروں تو مجھ کو تہ ڈرنے کا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ایک
روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ معروض کیا۔ شاید دونوں نے کیا ہو ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس نے خدا کے رسول سے ایسی گستاخی اور بے ادبی کی ۱۲ منہ ۱۳ منہ

يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّونَ مِنَ
الرَّمْيَةِ وَالْأُطْلُفَةِ قَالَ لَيْتَنِي أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَهُمْ
قَتْلَ ثَمُودَ-

(اس میں کچھ لگا نہیں رہ جاتا)

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا اگر کہیں میں نے ان لوگوں کو دیکھ لیا تو قوم ثمود کی طرح بالکل قتل کر ڈالوں گا۔

۳۰۱۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءُ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَنْ يُقِيمَ عَلَيَّ إِحْرَامًا زَادَ
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءُ قَالَ
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بِسَعَادَتِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَجَلْتُ يَا عَلِيُّ قَالَ يَمَا أَهْلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاهِدًا وَامْتَلَأْتُ حَرَامًا
كَمَا أَنْتَ قَالَ وَاهْدِي لَهْ عَلِيُّ هَدًيًا-

۱۹- (یعنی احرام کو باقی رکھ، حضرت علی رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی قربانی کے جانور لائے تھے۔

۳۰۲۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ
الْمُضَلُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَطَوِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ
ذَكْرَانَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَسَا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ بَعْسَرَةَ وَتَحَبَّجَهُ فَقَالَ أَهْلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حُجَيْمُ وَأَهْلَكَ قَالَهُ

۲۰- اس کے دونوں پر قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا۔ ہمارے زمانے میں بھی حال ہے قرآن پڑھنے کو تو بہت لوگ پڑھتے ہیں لیکن اس کے معنی اور مطلب میں غور کرنے پڑھنے والے بہت متغیر ہیں بلکہ بعض شیطانی ایسے پیدا ہوئے ہیں جو قرآن اور حدیث کا ترجمہ پڑھنے پڑھانے سے منع کرتے ہیں اُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ فَاحِشُهُمْ وَأَوْحَشُهُمْ ۱۲ منہ ۱۳ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے مسلمانوں کو تو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی، خارجی جن کے بھی اوصاف و اطوار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ظاہر ہوئے حضرت علیؑ نے ان کو خوب قتل کیا۔ آج کے دور میں بھی ان خاندانیوں کے پیرو موجود ہیں جو کہ ظاہر میں بڑے شفیق و مہربان مگر غریب مسلمانوں خصوصاً مجاہدین اور علماء حق کی مخالفت اور کرانہ جملے کرتے ہیں طبع طرح سے ستاتے ہیں اور بیچ و دوغلازی اور دشمنوں سے براہِ دل جول دیتے ہیں ان سے کچھ متفرق نہیں ہوتے۔ ہائے افسوس مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے اپنے

بھائیوں میں غم کا کھر پھرنے والوں کو تو ایک مسلمان پرستیں اور مہندو ایدھاری اور انگریزوں سے ڈھکا اور محبت رکھیں۔ ایسے مسلمان قیامت کے دن اپنے پیغمبر علیہ السلام کو کیا منہ دکھائیں گے ۱۲ منہ ۱۳ ایک کو زندہ نہ چھوڑوں گا ۱۳ منہ ۱۴ کیونکہ وہ دہری سا تھا لائے تھے ۱۴ منہ

کے نیچے نہیں اترے گا (صرف زبان پر قرآن ہوگا فہم و عمل میں نہیں ہوگا) اللہ بن سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور کا پیٹ چیر کر نکل جاتا ہے۔

۱۹- (اس میں کچھ لگا نہیں رہ جاتا)

(ازمکی بن ابراہیم از ابن جریر از عطاء) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (جب وہ مین سے لوٹ کر آئے) یہ حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہیں محمد بن بکر نے سوالہ ابن جریر از عطاء از جابر یہ حدیث اس اصنافی کے ساتھ روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی حکومت مین سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا علی! تو نے کونسا احرام باندھا ہے؟ (جج یا عمرے کا) انہوں نے جواب دیا میں نے تو دوسری نیت کی جس کا احرام آپ نے باندھا ہو آپ نے فرمایا اچھا قربانی کا جانور رکھ چھوڑا اور جیسے احرام باندھے ہوئے ہے اسی حال میں ٹھہرا

۲۰- (از مسدد از بشر بن مفضل از حمید طویل از بکر) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کا احرام باندھا ہم نے بھی حج کا احرام باندھا۔ جب ہم مکے میں پہنچے تو

۲۰- اس کے دونوں پر قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا۔ ہمارے زمانے میں بھی حال ہے قرآن پڑھنے کو تو بہت لوگ پڑھتے ہیں لیکن اس کے معنی اور مطلب میں غور کرنے پڑھنے والے بہت متغیر ہیں بلکہ بعض شیطانی ایسے پیدا ہوئے ہیں جو قرآن اور حدیث کا ترجمہ پڑھنے پڑھانے سے منع کرتے ہیں اُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ فَاحِشُهُمْ وَأَوْحَشُهُمْ ۱۲ منہ ۱۳ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے مسلمانوں کو تو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی، خارجی جن کے بھی اوصاف و اطوار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ظاہر ہوئے حضرت علیؑ نے ان کو خوب قتل کیا۔ آج کے دور میں بھی ان خاندانیوں کے پیرو موجود ہیں جو کہ ظاہر میں بڑے شفیق و مہربان مگر غریب مسلمانوں خصوصاً مجاہدین اور علماء حق کی مخالفت اور کرانہ جملے کرتے ہیں طبع طرح سے ستاتے ہیں اور بیچ و دوغلازی اور دشمنوں سے براہِ دل جول دیتے ہیں ان سے کچھ متفرق نہیں ہوتے۔ ہائے افسوس مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے اپنے

مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِي فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا أَهْلُتْ فَإِنَّمَا مَعَنَا أَهْلُكَ قَالَ أَهْلُتْ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُصِيبُ فَإِنَّمَا مَعَنَا هَذِي.

باب ۲۳۲ غزوة ذي الخلصة

۴۰۲۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا كَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ عَنْ قَلْبِسٍ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْحِجَابِ لِيُقَالَ لَهُ ذُو الْخَلْصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيدُ حِجْرِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ فَتَفَرُّتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاكَ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ قَدْ عَاثَنَا وَارْحَمَسَ ۴۰۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَلْبِسٌ قَالَ لِي جُرَيْجٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيدُ حِجْرِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خُثَمٍ لِيَمَيَّ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ فَأَنْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ فَارِسٍ مِنْ أَرْحَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَتَّبِعُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبْتُ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ كَتَمِ

آپ نے فرمایا جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو وہ احرام حج کو احرام عمرہ میں تبدیل کرے (طواف سعی کر کے احرام کھول دے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔ بعد ازاں حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا تم نے کونسا احرام باندھا ہے؟ تمہاری اہلیہ (حضرت فاطمہؓ) بھی ہماری ساتھ ہیں حضرت علیؓ نے جواب دیا میں نے وہی احرام باندھا ہے جو آپ نے باندھا ہے آپ نے فرمایا تم حالت احرام میں رہو کیونکہ ہمارے ساتھ قربانی کے جانور موجود ہیں۔

باب جنگ ذوالخلصة

(از مسدود از خالد از بیان از قیس) حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانے میں ایک بت خانہ تھا جسے ذوالخلصہ کہا جاتا تھا (اب وہاں جامع مسجد بن گئی ہے) اور کعبہ یمنی اور کعبہ شامی بھی اس کا نام تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جریر! کیا تم ذوالخلصہ کو بتا کر کے مجھے بے فکر نہیں کر دیتے؟ چنانچہ میں ڈیڑھ سو سوار (اپنی قوم احس کے) لے کر گیا۔ اور ذوالخلصہ کو توڑ پھوڑ کرواں جسے پایا قتل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا آپ نے ہمارے لئے اور (ہماری قوم) احس کے لئے دعا فرمائی (از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از اسمعیل از قیس) جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ لے کر جریر! ذوالخلصہ کی طرف سے تو مجھے بے فکر نہیں کرتا؟

ذوالخلصہ خثعم قبیلے میں ایک بت خانہ تھا اسے کعبہ یمنی بھی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ (آپ کے ارشاد پر) میں ڈیڑھ سو سوار احس قبیلے کے لے کر وہاں گیا۔ وہ سب لوگ اچھے سوار تھے۔ ایک میں گھوڑے پر اچھی طرح جھک کر بیٹھ سکتا تھا چنانچہ آپ نے میرے سینے پر دست مبارک مارا یہاں تک کہ آپ کی انگلیوں کے نشانات میں نے اپنے سینے میں دیکھے

۱۔ ایک بت خانہ تھا جو میں مشرکوں نے طیار کیا تھا اس کو کعبہ یمنی بھی کہتے تھے ۲۔ منسلک کعبہ شامی اس لئے کہتے تھے کہ اس کا دروازہ ملک شام کے

فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهَا دِيَارًا
مَهْدِيًّا فَاَنْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَوَّزَهَا
ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَيِّ مَا
جِئْتُكَ حَتَّى تَرْكُزَهَا كَمَا تَمَّهَا جَبَلٌ أَجْرَبُ
قَالَ فَبَارَكَ فِي حَبْلِ أَحْمَسَ وَرَجَا لَهَا
أَحْمَسَ مَرَّاتٍ
(تباہ و برباد) کر کے چھوڑا۔

اور آپ نے دعا کی یا اللہ اسے گھوڑے پر جما کر بٹھائے اور اسے
ہادی اور ہدایت یافتہ کر دے۔
چنانچہ جریر رضی اللہ عنہ ذوالخلفہ کی طرف گئے۔ اسے توڑ پھوڑ
کر جلادیا۔ پھر ایک شخص کو قاصد بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں بھیجا۔ قاصد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں آپ کے پاس
آنے کے لئے اس وقت چلا جب ذوالخلفہ کو خارش اور نٹ کی طرح

آپ نے یہ خبر سن کر اُحْمَس (قبیلے) کے گھوڑوں اور لوگوں کے لئے پانچ بار برکت کی دعا فرمائی۔

(از یوسف بن ہونی از ابوالسامہ از اسمعیل بن ابی خالد از قیس)
حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا تو ذوالخلفہ تباہ کر کے مجھے بے فکر نہیں کرتا؟ میں نے عرض کیا
ضرور (ابھی جاتا ہوں) چنانچہ اُحْمَس کے ڈیرے سو سوار لے کر چلا۔
سب کے سب اچھے سوار تھے۔ ایک میں ہی گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ
سکتا تھا۔ میں نے آنحضرت سے ذکر کیا آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے
سینے پر مارا۔ میں نے آپ کے ہاتھ کے نشان اپنے سینے پر ابھیرے ہوئے
دیکھے اور آپ نے دعا فرمائی یا اللہ اسے گھوڑے پر جما دے اسے ہادی
اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِبْنِ سَمْعِيلَ بْنِ
أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِجِي
مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَاَنْطَلَقْتُ فِي
أَحْمَسَ وَمَا مَعَهُ قَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا
أَحْمَابَ حَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضْرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَشْرَ
بَيَومٍ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْ
هَذَا يَوْمًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ قَارِسٍ
بَعْدَ قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلْفَةِ بَيْتًا بِأَيْمَنِ
أَخْتَعَمُ وَبَحِيلَةٍ فِيهِ نُسَبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ
الْكُعْبَةُ قَالَ فَاَنَا هَا فَكَسَرَهَا يَا لَتَاوَدَّ كَسَرَهَا
قَالَ وَلَسْنَا قَدَرًا جَرِيرًا أَيْمَنَ كَانَ يَهْتَارُ رَجُلٌ

جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ کی اس دعا کے بعد میں گھوڑے
پر سے کبھی نہیں گرا۔

جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ذوالخلفہ میں شُغْم اور بَحِيلہ
قبیلوں کا بت خانہ تھا۔ وہاں بت رکھے ہوئے تھے جن کی پرستش کی جاتی
تھی۔ اسے کعبہ کہتے تھے۔ بہر حال حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اسے
اُگ سے جلایا اور توڑ پھوڑ ڈالا۔ جب جریر بن زبیر بن جراح نے اپنے آپ کو ایک شخص

سے خاشی اور پٹھانوں کے لئے توڑ کر لایا ہے یہاں تک کہ ذی الخلفہ کا حال مل بھی نہ ہو گیا تھا۔ منہ ۱۷۸ ایک روایت میں یوں ہے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور نہ سینے پر نہ
مک کھرا پھر میرے ہاتھ رکھا اور پچھلے پر میرے ہاتھ رکھا۔ ۱۷۸ میری زبان پر خوب جھنجھکی اچھا سوار ہو گیا۔ ۱۷۸ منہ ۱۷۸ پچھلے گئے تھے جہاں پر قرآن پڑھا کرتے تھے۔ ۱۷۸

يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْوَاجِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَهُنَا فَإِنْ قَدَرْتَ
 عَلَيْكَ حَرْبَ عُنُقِكَ قَالَ فَيَنْمَأْهُوَ يَنْبُرُ
 بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَوْدَرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا
 وَلَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأُولَٰئِهِمْ بَنَاتُ
 عُنُقِكَ قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَوْدَرَ
 رَجُلًا مِنْ أَحْسَنِ يَكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ بِذَلِكَ
 فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ
 حَتَّى تَرْكِبَهَا كَانَتْهَا جَبَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَاتْرَكَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلٍ أَحْسَنَ
 وَرَجَالَهَا خَيْرَ خَيْرَاتٍ -

تھا جو تیروں کے ذریعے فال کھولتا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اگر تجھے
 (ان حرکات میں) دیکھ لیا تو مار ڈالیں گے۔ چنانچہ ایک دفعہ وہ
 فال کھول رہا تھا اتنے میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے
 انہوں نے کہا یہ فال کے تیر توڑ کر پھینک دے اور لا الہ الا اللہ کی گواہی
 دے (مسلمان ہو جا) ورنہ ابھی تیری گردن مارتا ہوں اس نے وہ
 تیر توڑ ڈالے اور کاملہ طیبہ کی شہادت دی

بعد ازاں حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں (ذوالخلفہ کی تباہی کی) خوشخبری کے لئے احس قبیلہ کے
 ایک شخص کو بھیجا جس کی کنیت ابوارطاة تھی۔ جب وہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو کہنے لگا یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس
 نے آپ کو رسول برحق بنا کر بھیجا ہے میں اس وقت تک نہیں نکلا جب تک
 ذوالخلفہ کو خاشی اونٹ کی طرح (تباہ و بیکار) بنا کر نہیں چھوڑا۔

یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احس کے گھوڑوں اور سواروں کے لئے پانچ بار برکت کی دعا فرمائی۔

باب غزوہ ذات السلاسل

بقول اسمعيل بن خالد بن سلم غزوہ لخم اور جذام بھی کہتے ہیں
 محمد بن اسحاق بجاہل بن یزید بن اومان از غزوہ بن زبیر کہتے ہیں
 کہ غزوہ ذات السلاسل بلخی، عذرہ اور بنی قسین کی
 بستیوں میں ہوا۔

(از اسحاق از خالد بن عبد اللہ از خالد ہذا) ابو عثمان نہدی
 کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص رضی اللہ
 عنہ کو ذات السلاسل کے لشکر کا سردار بنا کر بھیجا۔ عمرو رضی اللہ
 عنہ کہتے ہیں جب میں (لوٹ کر) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں

باب ۲۲۳ غزوہ ذات السلاسل
 وَهِيَ غَزْوَةُ لُحْمٍ وَجَذَامَ قَالَ
 إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَقَالَ
 ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ غَزْوَةِ
 هِيَ بِلَادُ بَلْخَى وَعَذْرَةَ وَبَنِي قَسِينٍ
 ۴۰۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُمَرَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
 عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

سہ ایک روایت میں ہے کہ خود حضرت جریر رضی اللہ عنہ آئے ۱۲ منہ سہ یہ غزوہ شہر میں جمادی الاخریٰ میں ہوا بعضوں نے کہا کہ یہ مقام وادی
 القریٰ کے پے مدینے سے دس دن کی مسافت پر ہے اس کو ذات السلاسل اس لئے کہتے ہیں کہ کافروں نے اس میں حکم کر لٹنے کے لئے اپنے تئیں زنجیروں سے باندھ لیا تھا۔
 بعضوں نے کہا سلاسل وہاں ایک پانی کا چشمہ تھا ۱۳ منہ سہ لخم اور جذام دونوں قبیلوں کے نام ہیں ۱۴ منہ سہ بنی عذرہ اور بنی قسین بھی دونوں قبیلوں کے نام ہیں ۱۵

قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَى النَّكَامِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَاشِمٍ قُلْتُ ثُمَّ
مَنْ قَالَ عُمَرُ فَقَدَّرَ رَجُلًا فَسَكَتُ فَمَا خَافَ أَنْ
يُجْعَلَنِي فِي أَجْرِهِمْ.

اسی طرح آپ نے (یکے بعد دیگرے) کئی اشخاص کے نام

باب ۲۳۴ وَهَذَا جَرِيرٌ إِلَى يَمِينٍ

۳۰۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْدِيُّ

حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْنِ تَحَالِيدٍ
عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَعْثِ فَلَقِيتُ
رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَامٍ وَذَا عَمْرٍو
فَجَعَلْتُ أَحَدَهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو لَيْسَ كَانَ
الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرٍ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَى
أَجَلِهِ مِنْذُ ثَلَاثٍ وَاقْبَلَا مَعِيَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي
بَعْضِ الطَّرِيقِ رُفِعَ كَنَّاكَ كَبُ مِنْ قِبَلِ مُدَيِّنَةٍ
فَمَا لَنَا هُمْ فَقَالُوا أَمِيزُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاسْتَحْلَفَ أَبُو بَكْرٍو النَّاسَ صَاحِبُونَ
فَقَالَا أَتَيْتُ صَاحِبَكَ أَتَا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّكَ
سَمِعُوهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ

نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ سب لوگوں میں سے کس سے
زیادہ محبت رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے میں نے
دریافت کیا مردوں میں سے فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اس کے والد سے۔
میں نے دریافت کیا پھر کس سے۔ آپ نے فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ) سے۔

لئے۔ پھر میں اس ڈر سے خاموش ہو رہا کہ میں مجھے سب سے آخر میں نہ کر دیں۔

باب حَسْبُكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَامِنٍ كِي طَرَفِ جَانِبًا

(از عبد اللہ بن ابی شیبہ عیسیٰ از ابن ادیس از اسمعیل بن ابی خالد
از قیس) جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بحری سفر کر رہا تھا کہ دو یمنی شخص ملے
ایک کا نام ذوقلان اور دوسرے کا نام ذو عمرو تھا۔ میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حالات ان سے بیان کرنے لگا۔

ذو عمرو نے کہا "جس شخص کے یہ حالات بیان کر رہے ہو اگر یہ حالات
صحیح ہیں تو تین دن ہو جائے کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔" بہر کیف وہ
دو لوگ شخص میرے ساتھ (مدینہ کی طرف پہلے) رستے میں کچھ سوار مدینے
کی طرف سے آتے ہوئے ملے۔ ہم نے ان سے حال پوچھا انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ
آپ کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ باقی سب لوگ بخیریت ہیں۔ یہ سن کر ذوقلان
اور ذو عمرو نے کہا۔ تم ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بتا دینا کہ ہم یہاں تک آئے
تھے۔ انشاء اللہ ہم پھر آئیں گے۔ یہ کہہ کر وہ دونوں یمن کی طرف لوٹ گئے
میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کا واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا

لہ اس ملازمین میں سے جو باہرین اہل انصاف اور تیس گھوڑے اپنے پیچھے تھے عمرو کو ان کا سر دھار کیا گیا تھا۔ جب عمرو دشمن کے ملک کے قریب پہنچے تو انہوں نے ان کو کفر و فوج طلب کی
ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو آپ نے سردار بنا کر بھیجا اور دو سو فوجی ساتھ روانہ کئے۔ ان میں ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تھے۔ ابو عبیدہ جب عمرو سے ملے تو انہوں نے
انہیں جانا نہیں دیا عمرو نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو میری مدد کے لئے روانہ کیا ہے تو مگر اس میں تمہاری جگہ لیا اور عمرؓ کی امانت تمہارے سپہ سالار کی روایت میں
ہے عمرو نے انکار و دشمن کرنے سے منع کیا عمرو نے اس پر اٹھ کر کہا ابو بکرؓ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا چاہیے ہو تو آنحضرتؐ نے جو عمرو کو مقرر کیا ہے اس سے کہہ دو کہ وہ ان کی فوجوں کو جمع جاتا ہے
یہ سن کر عمرؓ خاموش ہے یہ پہلی کی روایت میں ہے کہ عمرو جب کوٹ کر آئے تو اپنے دل میں سمجھ کر میں ابو بکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ دہر رکھتا ہوں جب انہوں نے آنحضرتؐ سے جسے سوال
کیا اس حدیث سے مفضل کی امانت باوجود مفضل کے دوست ثابت ہوئی ۱۱ منہ ۱۲ منہ تاکہ ان سے لوگوں ان کو ظلم کی دعوت دیں اور ان پر ہے کہ وہ دوسرا واقعہ ہے اور ذوقلان
گرنے کے لئے جو گئے تھے وہ دوسرا واقعہ ہے ۱۱ منہ ۱۲ منہ ذوقلان کا سن ہو گیا اس کو چپکے سے کوئی خبر پہنچ گئی ہوگی یا ان لوگوں میں سے ہو گا بن کلابہم ہوا کرتا ہے یعنی دشمن نہیں آتا
عہ سجان اللہ! وایکلام کا نفسیات کس قدر ایمان سے لبریز ہیں حضرت عمروؓ اس خیال سے خاموش ہو رہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا غیر آخر میں کر دیا
تو ان کے لئے بہت بڑی فکر والی بات تھی لہذا اس فکر و احساس سے بچنے کے لئے سوال کو ترک کر دیا۔ عبد البرزاق

فَاخْبَرْتُ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ اَفَلَا جِئْتُ بِهِمْ
فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي دُوْعِي وَيَا جَرِيرُ
اِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً وَاِنِّي مُخْبِرُكَ خَبْرًا
اِنَّكُمْ مَعَشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا يَخْبِرُ مَا
كُنْتُمْ اِذَا هَلَكَ اَمِيرُكُمْ تَأَمَّرْتُمْ فِيْ اَخْرَافِهَا
كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا اَمْلُوْكُمْ يَعْصُوْنَ غَضَبَ
الْمُلُوْكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوْكِ

تم انہیں میرے پاس کیوں نہ لائے؟
ایک طویل عرصے کے بعد (خلافت فاروق اعظمؓ کے عہد
میں) ذو عمرو و محمد سے ملے کہنے لگے۔ جریر رضی اللہ عنہ انہما را حو
پر احسان ہے۔ اور میں تمہیں ایک بات بتلاتا ہوں، دیکھو عرب
لوگو! تم ہمیشہ خیر و عافیت میں رہو گے (تمہاری حکومت قائم
رہے گی) جب تک تمہارا دستور رہے گا کہ ایک امیر کے انتقال
کے بعد سے دوسرے کو امیر بنادیا کرو گے۔ عیسیٰ لیکن جب تلوار کے زور
سے بادشاہت ہونے لگے گی تو یہ امیر دوسرے بادشاہوں کی طرح غصہ کریں گے، انہی کی طرح خوش ہوں گے یہ

باب ۲۳۵ غزوہ سیف البحر

وَهُمْ يَتَلَقُّونَ عِزَّ الْقُرَيْشِ وَاَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ

باب غزوہ سیف البحر
اس لڑائی میں قریش کے قافلے کے منتظر تھے۔
اسلامی فوج کے امیر حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ تھے۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبْلَ
السَّاحِلِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ
وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ
فَقَالَ الرَّادُّ قَامَرُ أَبُو عُبَيْدَةَ يَا زَوَادُ الْجَيْشِ
فَجِيعٌ فَكَانَ مِرْودِي تَسِيرُ فَكَانَ يَفْقُوْنَا

(از اسمعیل از مالک از وہیب بن کیسان) حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
لشکر سمندر کے کنارے بھیجا۔ اس کا سردار حضرت ابو عبیدہ بن جراح
رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ اس میں تین سو آدمی تھے۔ غرض ہم لوگ
(مدینے سے) نکلے، ابھی رستے ہی میں تھے کہ زاد راہ (سفر خرچ)
ختم ہو گیا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ سب لوگ اپنے
اپنے توشے ایک جا جمع کر دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ سارا توشہ
کعبور کے دو تھیلے تھے۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اس میں سے ہر روز

۱۔ خود شادمانہ و جوی تعریف سے خوش ہوں گے جو کوئی حق بات قوم اور ملک کے مفید کہے گا اس سے ناراض ہوں گے۔ ذو عمرو نے بہت ٹھیک بات کہی خلفاء راشدین
کے زمانے تک خلافت مسلمانوں کے صلاح مشورے سے ہوتی رہی اس کے بعد عہد قاعدہ نشا منشا ہو گیا اور کئی اور قیصر کی طرح تلوار کے زور سے لوگ زیرِ تکی بادشاہ بننے
لگے اور انہوں نے انہیں ان کے جان کے ذریعے حکومت اختیار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کے کلمے میں موٹ پڑ گئی اور مسلمان خائف الملوک ہو گئے۔ مسلمانوں پر بڑی آفت
آئی کہ ایک بعد میں انہوں نے جو مال لایا بادشاہ بنایا گیا بادشاہت ایک مورو فی حق ہو گئی حالانکہ اسلام میں شروع زمانے سے خلافت مورو فی چیز تھی ورنہ آنحضرتؐ
کے بعد امام خلیفہ سے زیادہ خلافت کے مستحق تھے مگر افسوس کہ اب تک مسلمانوں کو عقل نہیں آئی اور آپس میں اتفاق اور صلاح اور ملنے کے لیے امام مقرر نہیں کرتے اگر اب
کبھی اس تباہ کن رسم کو توڑ دیں اور سب سابق خلفاء راشدین کی طرح مجلس شوریٰ مقرر کریں اور امام اہل ان مجلس کے اتفاق سے یا اکثریت رائے سے بطور امیر مجلس
منتخب ہوا کرے تو پھر کیا کہنا مسلمانوں کے گنہگار ہونے دن بھر کوٹ آئیں اور ان کی ساری غزائی دور ہو جائے۔ ۲۔ اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ شہر
ماہ رجب کا ہے، اس وقت تو قریش سے صلح کی ہوئی تھی یعنوں نے کہا کہ یہ غزوہ حبشہ کی قوم پہنچا جو سمند کے متصل رہتی تھی یعنوں نے کہا یہ واقعہ شہر ماہ
صلح حدیبیہ سے پہلے ۱۲ منہ ۳۔ صلح اور مشورے اور رضامندی سے ۱۲ منہ ۴۔ نہ یہ کہ جبر اور زور سے تلوار کے ڈر سے ۱۲ منہ

كُلُّ يَوْمٍ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى قَفِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا
إِلَّا تَسْرَةً تَسْرَةً فَقُلْتُ مَا نَعْنِي عَنْكَ تَسْرَةً
فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْنَا قَفْدًا هَاجِرًا فَنَبَيْتُ
كُنْمَ انْتِهَيْتَنَا إِلَى الْبَحْرِ فَادَا حَوَتْ مِثْلَ الظَّرْبِ
فَا كُلَّ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ
أَبُو عُبَيْدَةَ بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَضِبَا ثُمَّ
أَمَرَ بِرَأْسِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَوَتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُنْصَبْ

راؤں تک کھاتا رہا۔ جب وہاں سے چلنے لگے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اس کی دو پسلیاں کھڑی کی جائیں
چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی وہ اتنی اونچی تھیں کہ اونٹ پر کجاوہ کسا گیا، وہ اونٹ کجاوہ سمیت ان کے نیچے سے مس
ہوئے بغیر ادھر سے ادھر نکل گیا۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاكَ مِنْ عَمْرِو بْنِ زَيْنَاءَ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا عِدَّةً
رَأْسًا مِيرْنًا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُبَيْرِ رَاحَ مُرْصِدًا
غَيْرَ قُرَيْشٍ فَأَقْبَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ
فَأَمَّا بَنَاءُ جَوْعٍ شَدِيدًا حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ
فَقَسِيَّ ذَاكَ الْجُمُشُ جُمُشُ الْخَبْطِ قَالَتْ لَسْنَا
بِالْبَحْرِ دَابَّةً يَقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ
نِصْفَ شَهْرٍ وَأَذْهَبْنَا مِنْ وَدَّهِ حَتَّى ثَابَتْ
الْبَنَاءُ أَجْسَامُنَا فَاخْتَدَّ أَبُو عُبَيْدَةَ ضَلْعًا مِثْلَ
أَضْلَاعِهِ فَضَعَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ
قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضَلْعًا مِثْلَ أَضْلَاعِهِ فَضَعَبَهُ
وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ جَابِرُ

مکتوڑا تھوڑا ہیں کھانے کے لئے دیتے رہے۔ آخر وہ بھی ختم ہو گیا۔ پھر تو ہمیں
روزانہ صرف ایک کھجور فی کس ملا کرتی۔

وہ یہ کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا بھلا
ایک کھجور سے کیا کام چلتا ہو گا۔ انہوں نے کہا حقیقت تو یہ ہے کہ ایک کھجور بھی
غنیمت تھی۔ جب وہ بھی میسر نہ رہی تو ہمیں اس کی قدر معلوم ہوئی۔

بعد ازاں ہم سمندر پر پہنچے وہاں (خدا کی قدرت) بڑے ٹیلے کی
طرح ایک مچھلی (کنائے پر) پڑی ملی۔ پورا لشکر اس کا گوشت اٹھا رہا
راؤں تک کھاتا رہا۔ جب وہاں سے چلنے لگے تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اس کی دو پسلیاں کھڑی کی جائیں
چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی وہ اتنی اونچی تھیں کہ اونٹ پر کجاوہ کسا گیا، وہ اونٹ کجاوہ سمیت ان کے نیچے سے مس

ہوئے بغیر ادھر سے ادھر نکل گیا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو بن دینار) حضرت جابر
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین
سوسواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ ہمارے سردار حضرت ابو عبیدہ بن جراح
رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم لوگ قریش کے قافلے کی تاک میں تھے۔ بہر کیف ہم
سمندر کے کنارے نصف ماہ تک بٹھے رہے سخت بھوک کی وجہ سے پتے
کھاتے رہے۔ اسی وجہ سے اس فوج کا نام پتوں کی فوج رکھ لیا گیا۔ آخر
(خدا کی مہربانی ایسی ہوئی کہ) سمندر نے ایک جانور نکال کر پھینکا یا
جسے غنیمت کہتے ہیں۔ ہم آدھے مہینے تک اسے کھاتے رہے اور اس کی
جربہ بدن پر ملتے رہے۔ جیسے موٹے تازے پہلے تھے ویسے ہی ہو گئے
حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے (واپسی پر) اس کی ایک پسلی لی اسے
کھڑا کیا اور سارے لشکر میں جو سب سے لمبا آدمی تھا اُسے مقرر
کیا (اور وہ اس کے نیچے سے گذر گیا)

سفیان بن عیینہ نے ایک مرتبہ یہ لفظ بھی کہے کہ ایک آدمی اونٹ
پر سوار کر کے اس پسلی کے نیچے سے گزرا نا چاہا تو وہ (بخوبی نکل گیا۔ جانے

وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ تُحَرِّثُكَ جَزَائِرُ
ثُمَّ تُحَرِّثُكَ جَزَائِرُ ثُمَّ نَحَرَّثُكَ جَزَائِرُ
ثُمَّ لَانَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَاهُنَا وَكَانَ عَمْرُو يَقُولُ
أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَن قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ
لِإِبْنِهِ كُنْتُ فِي الْحَبَشِ فَبَا عُو قَالَ انْحَرُ
قَالَ لَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ حَبَا عُو قَالَ انْحَرُ قَالَ
نَحَرْتُ ثُمَّ حَبَا عُو قَالَ انْحَرُ قَالَ نَهَيْتُ

فرمایا ہے کہ شکر میں ایسا لمبا آدمی تھا۔ اس نے (لوگوں کے کھانے کے لئے) تین اونٹ ذبح کئے پھر (دوسرے دن بھی) تین اونٹ ذبح کئے پھر (تیسرے دن بھی) تین اونٹ ذبح کئے۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اسے (اونٹ ذبح کرنے سے) منع کر دیا (مبادا سوار ہوں کی قلت واقع ہو جائے اور سفر کرنا مشکل ہو جائے) عمرو بن دینار کہتے تھے یہاں ابو صالح ذکوان نے بتایا کہ قیس ابن سعد نے اپنے والد (سعد بن عبادہ) کو واقعہ ان الفاظ میں بتایا۔

میں بھی اس لشکر میں تھا۔ لوگوں کو بھجوا کر لگی، ابو عبیدہ نے کہا اونٹ سحر (ذبح) کرے۔ میں نے ذبح کیا (تیسری کربلیا۔ پھر بھجوا کر لگی۔ انہوں نے کہا سحر (ذبح) کرے۔ یعنی

نے کہا اونٹ خھر (ذبح) کر لے۔ میں نے ذبح کیا۔ پھر جھوک لگی تو انہوں نے (بار) پھر جھوک لگی انہوں نے کہا۔ اونٹ خھر (ذبح) کر لے۔ میں نے ذبح کاٹ لے (پھر قریس کہتے ہیں) مجھے اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا گیا۔

٢٨٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْحَبَشَةِ وَأَمْرَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَجِئْنَا جَوْعًا شَدِيدًا أَفَّا لَقِيَ
الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرِ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ
الْعُسْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عِظًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ
تَحْتَهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو الرَّبِيعِ أَنَّ سَمْعَ جَابِرٍ
يَقُولُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا إِنِّي أَخْرَجَهُ اللَّهُ أَطْعُمُونَا
إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَأَنَا مِنْهُمْ فَأَكَلَهُ.

(از مسند از یحییٰ از ابن جریر از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم پتوں والے شکر میں شریک تھے (اس لشکر نے بھوک کی وجہ سے پتے کھائے تھے) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سردار تھے۔ ہمیں بے انتہا بھوک نے ستایا (خدا کی قدرت) مسند نے ایک مردہ مچھلی کناٹے پر پھینک دی۔ ویسی بڑی مچھلی ہم نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اس مچھلی کا نام غنبر ہے۔ نصف ماہ تک برابر اسے ہم نے بطور غذا استعمال کیا۔ (آخر میں) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی لی (وہ کھڑی کی گئی) تو اونٹ مع سوار اس کے نیچے سے نکل گیا۔

ابن جریر کہتے ہیں مجھ سے ابو الزہیر نے بجا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نقل کیا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے لشکر والوں سے کہا کہ اس کا گوشت کھاؤ۔ جب ہم مدینے واپس آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو روزی تمہارے لئے پیدا کی اسے نوہیں بھی کھلاؤ۔ چنانچہ یہ سن کر بعض حضرات اس مچھلی کا سبب ہوا

کھاؤ۔ اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ باقی ماندہ ہو
گشت لے کر آئے۔ آپ نے بھی تناول فرمایا۔

باب ۲۲۶۱ صحیح ابی بکرؓ لکھیں

فِي سَنَةِ تِسْعٍ -

۴۲۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّرْبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا قُلَيْبٌ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي آمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ الْتَحَوِي رَهْطًا يُؤَدُّنَ فِي النَّاسِ رَأْيَهُمْ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُزَيَّانَ -

۴۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي رَاسْحَةَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ أَخْبَرُ سُورَةَ تَزَلَّتْ كَامِلَةً بَرَاءَةً وَآخِرُ سُورَةٍ تَزَلَّتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ يَتَفَتَّحُونَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِنُكُمْ فِي الْكَلَالَةِ -

باب ۲۲۶۲ وَفَدِ بَنِي تَيْمِمْ

۴۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَرْثُودَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ آتَى نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَيْمِمْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قُبَلُوا الْبَشْرَى يَا بَنِي تَيْمِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَشَرْنَا قَا عَطِنَا فَرِحَ ذَٰلِكَ فِي قَوْمِهِمْ فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالُوا قُبَلُوا الْبَشْرَى

باب ۲۲۶۳ فَمَدَّ يَدَيْهِ إِلَى الْوَدَاعِ

کاموگوں کے ساتھ حج ادا کرنا

(از سلیمان بن داؤد البوزیع از فلیح از زہری از محمد بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس حج میں جو حجۃ الوداع سے پہلے ہوا تھا اور جس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر الحج مقرر کر کے بھیجا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ منادی کرنے کے لئے مقرر کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے کا مجاز نہیں، اور نہ ہی کسی کبیر ہنہ ہو کر طواف بیت اللہ کی اجازت ہے۔

(از عبد اللہ بن رجا و از اسرائیل از ابو اسحق) حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے آخری سورت جو پوری نازل ہوئی سورہ براءت ہے اور آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سورت نساء کی یہ آیت ہے۔ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِنُكُمْ فِي الْكَلَالَةِ -

باب ۲۲۶۴ وَفَدِ بَنِي تَيْمِمْ

(از ابونعیم از سفیان از ابو صخرہ از صفوان بن محرز مازنی) ابن حصین سے مروی ہے کہ بنی تميم کے کچھ آدمی (سہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا اے بنی تميم (بہشت کی) بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ بشارت دیتے ہیں تو کچھ دنیاوی مال بھی عطا فرمائیے۔ یہ سنتے ہی آپ کے چہرہ نور پر نار ہو گئی آثار نمایاں ہو گئے۔ اس کے بعد یمن سے (قبیلہ اشعر کے) چند آدمی آئے۔ آپ نے فرمایا بنی تميم نے تو یہ بشارت قبول نہیں کی، تم قبول کرلو۔

۱۔ یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ واقعہ سہ سال پہلے تھو حج الوداع ہوا اس سے سب کا اتفاق ہے۔ حضرت ابوبکرؓ ماہ ذی قعدہ میں مدینہ سے نکلے تھے ان کے ساتھ بنو سہیل تھے اور آنحضرتؐ نے ہیں اونٹ بھی قربانی کے لئے لے کر ساتھ بھیجے تھے ۲۔ منہ سکہ ہاں دیشہ ہوا کہ سب کو سورہ براءت سب کی سب ایک بار نہیں اتری شاید ادا کی گئی ہو یہ کہ ان کا اثر کھینکا کی ۱۲۱ منہ سکہ یہ سہ ہجری کے خیر میں آئے تھے جبکہ حضرت جبرائیلؑ نے لوٹ کر آئے تھے ان انچورن میں عطا اور اقرشا اور ذریقات اور عمرو اور غباب اور اسیر اور قیس اور عیینہ یہ سب ۱۲ منہ سکہ نام کی وجہ یہ سکہ انہوں نے بہشت کی سی عمدہ اور دائمی نعمت کو غرضی قبول نہ کی اور دینے والے کی کھال ہوئے ۳۔

إِذْ لَمْ يَمْلِكْهَا بَنُو نَجْمٍ قَالُوا أَقَدْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے قبول کی۔

باب ۲۳۸ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ غَزَا

عُمَيْيَةُ بْنُ حَضْرَةَ بْنِ حَذَفَةَ

ابْنُ بَدْرِ بْنِ الْعَتَابِ مِنْ بَنِي تَيْمِمْ

بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَيْهِمْ فَأَعَارُوا أَصَابَ مِنْهُمْ

نَاسًا وَبَنِي مِنْهُمْ نِسَاءً -

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ

أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أَذَانُ

أُحِبُّ بَنِي تَيْمِمْ بَعْدَ ذَلِكَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُمْ فِيهِمْ هُمْ

أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدِّخَالِ وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ

عِنْدَ عَالِشَةَ فَقَالَ أَعْتَقِيهَا فَإِنَّهَا صَوْنٌ لَكَ

إِسْمَاعِيلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هَذِهِ

صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِي -

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ بَنِي مَجَرَّةٍ أَخْبَرُوا

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رُكْبَةً مِنْ بَنِي تَيْمِمْ عَلَى

النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

أَمْرًا الْقُعْقَاعَ بْنَ مَعْبُدٍ بْنَ زُرَّادَةَ قَالَ عُمَرُ

بَلْ أَمْرًا قُرْعَمَ بْنَ حَالِسٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَّ

باب محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عنبر جو بنی تميم ہی

کی ایک شاخ ہیں، سے جنگ کرنے کے لئے عیینہ بن

حصن بن حذیفہ بن بدر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تو

انہوں نے شعبون مارا اور کئی مرد قتل کر کے کئی

عورتوں کو قید کر لیا۔

(از زہیر بن حرب از جریر از عمارہ بن قعقاع از ابوذر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بنی تميم سے اس وقت

سے برابر محبت کرنے لگا ہوں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے ان کے متعلق تین باتیں سُنیں۔ آپ فرماتے تھے کہ بنی

تیمم دجال کے مقابلے میں تمام مسلمانوں میں سخت ترین رویہ رکھتے

ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بنی تميم ہی کی ایک عورت

قید تھی۔ آپ نے حکم دیا یہ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہے، اسے

آزاد کر دو۔ جب وہاں سے (بنی تميم سے) زکوٰۃ آئی تو فرمایا میری

قوم کی زکوٰۃ ہے۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریج از ابن

ابی ملیکہ) عبد اللہ بن زہیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بنی تميم کے چند سوار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے

درخواست کی کہ ہم میں کسی کو امیر مقرر فرما دیجئے۔ حضرت صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کا سردار قعقاع بن معبد بن زرارہ کو متعین

کیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اقرع بن حابس کو مقرر فرمائیے۔ اس

پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کو تو محض میسر

اس لڑائی کا سبب یہ تھا کہ بنی عنبر نے خزامہ کی قوم پر نیا دہائی کی آپ نے عیینہ کو چاس آدمیوں کے ساتھ ان پر بھیجا۔ کوئی انصاری یا مہاجر اس لڑائی میں
شریک نہ تھا کہتے ہیں عیینہ نے اس قحوری فوج سے بنی عنبر کی گیارہ عورتوں اور گیارہ مردوں کو قید کر لیا۔ ان میں سے کچھ لڑکے ۱۲ منہ کے اور بنی تميم
الیاس بن مضر ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں ۱۲ منہ

وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصَوْمَ
رَمَضَانَ وَأَنْ نُطُوعًا مِنْ أَمْرٍ نَحْنُ نَحْمُسُ
وَأَنَّهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ مَا اسْتَبَدَّ فِي الدُّبَابِ وَ
التَّقْيِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَقِّتِ -

۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا جَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِيمٌ وَفَدَّ عُبَيْدُ
الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا النُّحَى مِنْ رَبِّعَةٍ وَ
قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَّارٌ مُصَرِّفٌ لَنَا
نُخْلَصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ
نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ
أُمُّكُمْ يَا رَبِّعٍ وَأَنَّهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِطَانِ
بِاللَّهِ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدَ
وَاحِدَةٍ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَ
أَنْ تَوَدَّ وَأَنْ يَلْبِسَ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنَّهُمْ عَنْ
الدُّبَابِ وَالْمُزَقِّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَقِّتِ -

برتن۔ روغنی برتن میں بنید بھگونے سے۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَكْرُ بْنُ مَفْرُغٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنْ بَكْرِ بْنِ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ
وَالْمُسَوَّرُ بْنُ هُفَومَةَ أُرْسُوا إِلَى عَائِشَةَ

حقیقی نہیں) کی گواہی دے گا۔ (۷) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) روزہ
ماہے رمضان رکھنا۔ اور مالِ غنیمت میں سے خمس (اللہ و رسول کا ادا
کرنا۔ چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ کدو کے خول (برتن) کر تیدی ہوئی
لکڑی کے برتن، سبز لاکھی گھڑے یا مرتبان اور روغنی برتن میں بنید بھگونے سے۔

(از سلیمان بن حرب، از حماد بن زید از ابو جبرہ) حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ وفد عبد القیس نے بارگاہ
نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ
قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہیں اور قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپ
کے درمیان حائل ہیں وہ ہمیں آپ تک آنے نہیں دیتے۔ پس چار
حرام مہینوں میں ہم حاضر خدمت ہو سکتے ہیں۔ لہذا دین کی چند
(بنیادی) باتیں فرماد دیجئے جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور دوسروں
کو بھی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں
اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔

(ادام) خدا پر ایمان لانا یعنی یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں ہے، آپ نے ایک انگلی بند کی۔ ثمار صحیح طریقے سے ادا کرنا
زکوٰۃ دینا۔ مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا۔ اور ان باتوں سے روکتا
ہوں۔ کدو کے خول (برتن) کر تیدی ہوئی لکڑی کے برتن۔ سبز لاکھی

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو بن حارث از بکر بن
دوسری سند از ابو عبد اللہ از بکر بن مضر از عمرو بن حارث
از بکر) حضرت کریم غلام ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابن
عباس رضی اللہ عنہما، عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ تینوں نے
کریم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں یہ پیغام دے کر
بھیجا کہ انہیں ہم سب کی طرف سے سلام کہہوا اور ان سے یہ دریافت کرو

فَقَالُوا أَفَرَأَيْتُمَا السَّلَامَةَ مِمَّا جَمِعْنَا وَأَسْلَمْنَا
عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ
تُصَلِّيَهَا وَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ
مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عِنَّمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَقَدْ خَلْتُ
عَلَيْهَا وَبَلَغْتُهَا مَا أُرْسَلُوْنِي فَقَالَتْ سَلْ
أُمَّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّوْنِي إِلَى أُمِّ
سَلَمَةَ يَمْثِلُ مَا أُرْسَلُوْنِي إِلَى عَائِشَةَ وَ
فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرُ ثُمَّ
دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حِرَاءٍ
مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّيْتُهُمَا فَأُرْسَلْتُ إِلَيْهِ
الْحَادِثَ فَقُلْتُ قُودِي إِلَى جَنِبِهِ فَقُولِي
تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ أَنْفَعَكَ
تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَأَرَاكَ تُصَلِّيَهُمَا
فَإِنْ أَشَارَ بِبَيْدِهِ قَاسَتْهُ خَيْرِي فَفَعَلْتُ الْحَاجَّةَ
فَإِذَا بَيْدِهِ قَاسَتْهُ خَوَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ
بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَنَا نَسِيتُ مِّنْ عَبْدٍ
قَبِيصٍ بِالْإِسْلَامِ مِمَّنْ قَوْمُهُمْ فَشَغَلُونِي عَنِ
الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ
قبيلة عبد قيس کے چند لوگ مسلمان ہو کر اپنی قوم کا پیغام لے کر میرے پاس آئے۔ مجھے انہوں نے باتوں میں مشغول رکھا۔ ظہر کا دو گانہ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عصر کے بعد دو رکعتیں (سنت) پڑھی ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ یہ سنتیں پڑھا کرتی ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ اس سے منع فرماتے تھے (یعنی عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے سے) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں تو حضرت عمرؓ کے ساتھ مل کر لوگوں کو اس بات پر دعو کو ب کیا کرتا تھا۔

کریب کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تینوں حضرات کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کر۔ میں واپس ان حضرات کے پاس آیا ان سے حضرت عائشہؓ کا بیان نقل کیا۔ چنانچہ انہوں نے ام سلمہؓ کے پاس بھیج دیا انہیں اسی طرح پینا یا جیسے حضرت عائشہؓ کو دیا گیا تھا۔

۸ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے منع فرماتے تھے۔ پھر (ایک مرتبہ) آپ نماز عصر پڑھ کر میرے پاس آئے اس وقت انصاری قبیلہ بنی حرام کی چند عورتیں مجھے پاس بیٹھی تھیں، آپ نے یہ دو گانہ پڑھا۔ میں نے اپنی کنیز کو اچکے پاس بھیجا۔ اس سے کہہ دیا آپ کے پاس جا کر کھڑی ہو اور کہہ ام سلمہؓ پوچھتی ہیں میں نے تو سنا ہے کہ آپ ان رکعتوں کے پڑھنے سے منع کرتے ہیں اب آپ خود ہی یہ پڑھ رہے ہیں، اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو بہت مانا۔ چنانچہ کنیز گئی اس نے بھی کیا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (آپ نماز میں تھے) کنیز بہت کرکھڑی ہو گئی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابوامیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد دو گانہ کے متعلق دریافت کیا۔ بات یہ ہے کہ نہ پڑھ سکا تھا تو اب اسے پڑھا ہے۔

۱۱ سلمہ معلوم ہوا کہ نماز کی عبارت بھی اگر خلاف سنت ادا کی جائے تو اس پر بھی سزا ہو سکتی ہے۔ ۱۲ سلمہ ابوامیہ بنی حرام کے والد تھے ۱۳ سلمہ ترجمہ بالیہ ہیں سے نکلا ہے ۱۴ سلمہ یعنی یہ عصر کا دو گانہ تھا بلکہ ظہر کا دو گانہ تھا یہ حدیث اوپر مذکور ہے طحاوی کی روایت میں یوں ہے میرے پاس کدوۃ کے اونٹ آئے تھے میں ان کو رکھنے میں یہ دو گانہ بھول گیا تھا پھر یاد آیا تو میں نے مصلیٰ لوگوں کے سامنے اس کا اذان پڑھایا اور وہاں کعبہ میں میرے پاس آکر پڑھ لیا ۱۵ سلمہ

۴۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةِ جُمِعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَائِي يَعْنِي قَرْيَةَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ.

بَاب ۲۲۳ وَفَدَيْتُ حَنِيفَةَ

وَحَدَّثْتُ ثَمَامَةَ بْنَ أُثَالٍ

۴۰۳۸۔ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي

سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ فَخَاءِ بْنِ يَزِيدٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ

ثَمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي

الْمُسَيْدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي

خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا مِرْوَةٍ

إِنْ نَجَّيْتُمُ عَلَيْنَا كَيْدَ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَنَالَ

فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَتِ الْغَدَاةُ ثُمَّ

قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ

لَكَ إِنْ تَنْجُو نَجِّعْ عَلَيَّ سَاكِرَ فَتَرْكُهُ حَتَّى

كَانَ بَعْدَ الْغَدَاةِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ

فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا أَمَامَهُ

(از عبد اللہ بن محمد جعفی از ابو عامر عبد الملک از ابراہیم بن

طہمان از ابو جبرہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجہزی

کے بعد جمعہ سب سے پہلے عبد القیس کی مسجد میں، مقام جوائی میں جو

بحرین کے ایک گاؤں کا نام ہے، ہوئی۔

بَاب وفدیت حنیفہ اور ثمامہ بن اثال رضی اللہ

عنه کے حالات

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از سعید بن ابی سعید) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار

سجد کی طرف روانہ فرمائے۔ وہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال

کو گرفتار کر لائے اور مسجد کے ایک تن سے لاکر باندھ دیا آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے۔ دریافت کیا ثمامہ کیا

سمجھتا ہے؟ (میں تیرے ساتھ کیا سلوک کروں گا) اس نے جواب

دیا، بہتر ہے۔ اگر آپ نے مجھے قتل کر دیا تو ایک قاتل کو قتل کر دیا

(میں نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے) اگر احسان کر کے بری کر دیا تو میں

شکر گزار ہوں گا۔ اگر آپ میرے بدلے مال چاہتے ہیں تو جتنا

چاہیں گے طلب کریں وہ بھی حاضر ہے۔ یہ سن کر آپ نے ثمامہ کو رہا

ہی بندھا رہنے دیا۔ پھر دوسرے دن اس کے پاس تشریف لائے پوچھا

ثمامہ کیا حال ہے؟ اس نے کہا میں تو راکل، عرض کر چکا۔ اگر آپ

احسان کریں گے تو ایک شکر گزار بندے پر احسان ہو گا۔ آپ نے فرمایا

ہی بندھا رہنے دیا جب تیسرا دن ہوا تو آپ پھر تشریف لائے فرمایا ثمامہ

کیا حال ہے؟ اس نے کہا میں تو عرض کر چکا ہوں آپ نے فرمایا تمہیں مالک ہو اور اسے چھوڑ دو۔

ملہ بن حنیفہ ایک بہتر قبیلہ ہے یا میں کراہیں کہ درمیان یہ بیٹھی رہے میں نے تھے واقعہ نے کہا وہ ستر آدمی تھے ان میں ستر کذاب بھی آیا تھا اور ثمامہ بن اثال تو

فصلان سے تھا یہی ہے ان کا تعلق بنی حنیفہ کے قاصدوں کے آنے سے پہلے کا ہے۔ بعضوں نے لکھا کہ اگر آپ کو کو ملاؤں تو ایسے شخص کو، اس کے جس

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ
 قَيْسِ بْنِ شَيْمَاءٍ وَفِي يَدَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جُرْبِلٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى سَيْلَةٍ
 فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ كَوْسًا لَتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةُ
 مَا أَعْطَيْتُكُمْ وَلَكِنْ تَعَدُّوْا مَرَّ اللَّهُ فِيكَ
 وَلَكِنْ أَدْبَرْتُ لِيَعْبُرَنَّكَ اللَّهُ وَرَأَى لَدَارَكَ
 الَّذِي أُرِيَتْ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهَذَا ثَابِتُ مُجِيبُكَ
 عَنِّي ثُمَّ انْفَصَرَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ
 عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيَتْ فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي
 أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَادَيْنِ
 مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَتْنِي شَأْنُهُمَا فَأَوَّجِحْتُهُمَا فِي
 الْمَتَامِرِ أَنْفُخَهُمَا فَتَفَحَّهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَتْهُمَا
 كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ وَ
 الْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ -

کے پاس تشریف لائے (اسے سمجھانے اور دعوت اسلام دینے کے لئے) آپ
 کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس (انصار کے خطیب) تھے۔ آپ کے ہاتھ
 میں (کجور کی) ایک چھڑی تھی۔ آپ میلہ اور اس کے ساتھیوں کے سامنے
 کھڑے ہوئے (اس نے کہا آپ مجھے اپنا شریک کر لیجیے) آپ نے فرمایا اگر تو
 مجھ سے یہ چھڑی مانگے تب بھی میں نہیں دوں گا، اللہ نے تیری تقدیر میں
 جو کچھ دیا ہے تو اس سے بچ نہیں سکتا۔ اگر تو اسلام نہ لایا تو اللہ تجھے تباہ
 کر دیگا۔ میں تو سمجھتا ہوں تو وہ شخص ہے جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے مجھے
 خواب میں دکھلا دی ہے۔ اور میری طرف سے یہ ثابت بن قیس تجھ سے
 گفتگو کرے گا۔ یہ فرما کر آپ واپس تشریف لے آئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اس ارشاد کا مطلب دریافت کیا۔ تو وہ شخص ہے جس کی حقیقت
 اللہ تعالیٰ نے مجھے (خواب میں) دکھلا دی ہے۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 مجھ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا، میں نے
 خواب میں دیکھا میرے ہاتھوں میں سونے کے دو لنگن ہیں تو مجھے فکر پیدا ہوئی
 (یہ زمانہ زلیزہ میرے ہاتھ میں کیسے؟) پھر خواب ہی میں مجھے حکم ہوا ان پھونک
 مار۔ چنانچہ میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر

سمجھی کہ میرے بعد دو چھوٹے شخص پیغمبری کا دعویٰ کریں گے۔ ایک تو اسود عقی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ هَمَّانَ أَنَّ سَمْعَ أَبَا
 هُرَيْرَةَ رَضِيَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ بِخِزَائِي الْأَرْضِ
 فَوَضِعَ فِي يَدَيَّ سَوَادَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَلْبَرَا أَمَلًا

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو
 ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ دنیا کے تمام خزانے میرے
 پاس لائے گئے۔ میرے ہاتھ میں سونے کے دو لنگن رکھ دیئے گئے
 وہ مجھے بھاری معلوم ہوئے (گراں گزرے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا تھا آپ کے ہاتھ میں دو لنگن ہیں آپ نے پھونک کر ان کو اڑا دیا تو وہ اڑ گئے ایک لنگن سے مسیلمہ کذاب مراد تھا دوسرے لنگن سے اسود عقی مراد
 تھا اسود عقی تو آنحضرت ہی کے زمانہ میں ماکا گیا اور مسیلمہ کذاب حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں قتل ہوا۔ یہ آخر پرچہ ہوتا ہے اور جھوٹ چند روز تک چلتا ہے پھر مٹ جاتا ہے
 دیکھو اسود اور مسیلمہ ایک نابعدا آدمی باقی نذر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تابعدار قیامت تک قائم رہیں گے روز بروز ان کی تعداد اور صحابی جا رہی ہے اور باقی
 نشان اسلام کے بچے ہیں جو کہنے کی بجائے کفر ان کی ماک وقت ہو کر لاکھوں دفعہ تبلیغ پر غور کر کے مسی اسلام کی اشاعت اور پھیلاؤ کا مقنا مل نہیں کر سکتے ۱۲۸

كَأَوْحَىٰ إِلَىٰ آتِ الْفُحْمَا فَنَفَخَتْهُمَا فَذَهَبَا
فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَّابِينَ الَّذِينَ آتَا بَيْنَهُمَا
صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ -

(اسود عسی،) اور دوسرا یمامہ والا (مسلمہ کذاب،)

۴۰۴- حَدَّثَنَا الْقُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ قَالَ
سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
رَجَاءَ الْعَطَارِدِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ
فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَحْيَا مِنْهُ الْقَيْنَاءُ
وَإِذَا وَجَدْنَا الْآخَرَ فَإِذَا الْمَوْجِدُ حَجَرًا جَعَلْنَا
مُجْتَوًى مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ جَعَلْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ
عَلَيْهِ ثُمَّ طَعْنَاهُ فَإِذَا ادْخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ
قُلْنَا مُنْصَلِّ الْأَسِنَّةَ فَلَا نَدْعُ رُحْمًا فِيهِ
حَدِيدٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدٌ وَلَا
نَزْعَانَا وَالْقَيْنَاءُ شَهْرُ رَجَبٍ وَسَمِعْتُ
أَبَا رَجَاءَ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بَيْعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَدْعَى الْأَبْلَى عَلَى
أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِحُرُوجِهِ قَرَرْنَا إِلَى النَّارِ
إِلَى مُسَيِّمَةِ الْكَذَّابِ -

باب ۲۲۴ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَسِيِّ

۴۰۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْنُ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ
فِي مَوْضِعٍ أَخْرَأَ سُمًّا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَّغْنَاكَ الْقِسْطَ

پھر مجھے حکم ہوا انہیں پھونک دو چنانچہ میں نے پھونک دیا وہ دونوں
کنگن (اڑ) گئے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر یہ سمجھی ہے کہ ان کنگنوں سے
وہ دونوں کذاب مراد ہیں جن کے درمیان میں ہوں ایک صنعا والا

(از صلت بن محمد از مہدی بن میمون) البورجا و عطار دی
کہتے تھے ہم (زمانہ شرک میں) پتھروں کی پوجا کیا کرتے تھے جب
ایک پتھر پہلے پتھر سے اچھا نظر آتا تو پہلے پتھر کو پھینک دیتے دوسرے
پتھر کی پوجا شروع کرتے۔ اگر کوئی (پوجا کے قابل) پتھر نہ ملتا تو مٹی
کا ایک ٹیلہ (مٹی) بناتے اور بکری لاکر اس پر دودھ ڈھتے پھر اس
کے گرد طواف کرتے۔ جب ماورجہ آتا تو ہم کہتے (تیروں نیزوں کا)
پھل اتار ڈالنے کا (جنگ بندی کا) ہینہ آگیا اور ہم ہر نیزہ او تیر
کی آئی نکال دیا کرتے۔ اور پورا ہینہ وہ آئی الگ ہی رکھ کر تھی (یعنی
سامان جنگ مغل رہتا)

مہدی بن میمون کہتے ہیں میں نے البورجا سے سنا وہ کہتے
تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا چرچا ہوا، اس وقت میں
بچہ تھا، اپنے گھر کے اونٹ چرایا کرتا تھا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے غلبہ کی خبر سنی تو ہم (بچے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، دونوں
کی طرف چل دیئے یعنی مسیلمہ کذاب کے تابعدار بن گئے۔

باب اسود عسی کا واقعہ

(از سعید بن محمد بن ابی یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از
عبد اللہ بن عبیدہ بن نشیط) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ کہتے ہیں
کہ ہمیں معلوم ہوا کہ مسیلمہ کذاب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں) مدینہ میں آیا تھا اور وہاں آکر (اپنی بیوی) عاتقہ
ابن گریز کی بیٹی (کیسہ) کے گھر میں قیام کیا۔ یکے بعد دیگرے عبد اللہ بن عبد اللہ

۱۔ پہلے البورجا و مسیلمہ کذاب کے تابعدار بنے پھر انہوں نے ان کو سلام کی توفیق دی مگر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا ۱۷۸ منہ

عامر کی ماں تھی۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس بن شماس کو ہمراہ لے کر اس کے پاس آئے یہ ثابت بن قیس وہ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب کہلاتے تھے۔ اُس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ آپ مسیلمہ حبیبہ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اس سے باتیں کیں (دعوتِ اسلام دی) اس نے کہا میں اس شرط پر مسلمان ہوتا ہوں کہ آپ کے بعد مجھے حکومت ملے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خلافت اور حکومت تو کجا) اگر تو یہ چھڑی مجھ سے ملے تو میں نہ دوں۔ (تو اتنا ذلیل ہے) اور میں تو سمجھتا ہوں تو وہی ملعون ہے جو خواب میں مجھے دکھایا گیا۔ میری طرف سے ثابت بن قیس مجھ سے گفتگو کریں گے۔ یہ فرما کر آپ لوٹ گئے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے متعلق دریافت کیا جس کا آپ نے ذکر فرمایا تھا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن پہنا دیئے گئے۔ میں گھبرا گیا اور مجھے وہ بُرے معلوم ہوئے۔ پھر مجھ سے (خواب ہی میں) بذریعہ وحی کہا گیا انہیں پھونک دو۔ میں نے پھونک مار دی تو وہ دونوں اڑ گئے۔ اس کی تعبیر (حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں) میں نے یہ سمجھی کہ کنگنوں سے مراد دونوں کذاب ہیں جو پیدا ہوں گے۔

عبید اللہ کہتے ہیں یہ دونوں شخص اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب تھے۔ اس عنسی کو فیروز نے یمن میں مار ڈالا۔

اَلْكَذَّابُ قَدْ مَلَكَ يَنْتَهَ فَانْزِلْ فِي دَارِ بَيْتِ الْحَرْثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بَيْتُ الْحَرْثِ بْنِ كُوَيْزٍ وَهِيَ امْرُؤُةٌ لِلَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ قَاتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْصِيْبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لِمَ مَسِيلُهُ اِنْ شِئْتَ خَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأُمُورِ كَمَا جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَ اِيَّاكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا النَّصِيْبَ مَا اَعْطَيْتُكَ وَارَانِي لَا رَاكَ الَّذِي اُرَيْتَ فِيهِ مَا اُرَيْتَ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فَسَيِّئُكَ عَنِّي فَاَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا اَفَا تَاْتِيهِمْ اُرَيْتَ اَنَّهُ وَضَعَ فِي يَدِ حَبِشَةَ اِنْ مِنْ دَهَبٍ فَظَفَعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَاِذَا ذُنُوبِي فَنَفَعْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوْلَتْهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ قَيْزُ بْنُ رِيَابٍ الْيَمَنِي وَالْآخَرُ مَسِيلَةُ الْكَذَّابِ

لے ہنسیری کا دعویٰ کریں گے لیکن ان کو فروغ نہ دے گا کہ ۱۲ منہ لے اور مسیلمہ کذاب کو وحشی نے قتل کیا۔ اسو کے قتل کی خبر وحی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکتا سے ایک رات دن پہلے ہو گئی آپ نے اپنے اصحاب کو سنا دی بعد اس کے آدمیوں کے ذریعہ فتح ابوبکر کی خلافت میں آئی یہ اسود صنعا میں ظاہر ہوا اور نبوت کا دعویٰ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل ہمارا بن اسی پر غالب ہو گیا۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے باذان (بقیہ انقل)

باب ۲۲۲ قصۃ اہل نجران

۴۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سُرَّاءِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُبَلِّغَا عَنْهُمَا قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللَّهِ لَنْ يَكُنَ نَبِيًّا فَلَا عَنَّا لَا نُفْلِحُ مَعَهُ وَلَا عَقِبَتَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَ لَا إِشَاقُطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَا بُعَثَ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقٌّ أَمِينٌ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فُؤَادُ ابْنِ عَبِيدَةَ بْنِ النُّجْرَانِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ -

باب واقعة اہل نجران

(از عباس بن السین از یحییٰ بن آدم از اسرارئیل از ابو اسحاق از صلہ بن زفر) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عاقب اور سید (نصاری کے دو رئیس) نجران سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (ان کے ساتھ ابوالحارث بن علقمہ پیر بادری بھی تھا) آپ یہ چاہتے تھے کہ وہ آپ سے مباہلہ کریں۔ ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی سے کہنے لگا مباہلہ نہ کر۔ اگر یہ واقعی سچے پیغمبر ہوں اور ہم ان سے مباہلہ کریں تو ہماری اور ہماری اولاد کی تباہی ہوگی۔ (وہ رضامند ہو گیا)

چنانچہ دونوں کہنے لگے (ہم آپ سے مباہلہ نہیں کرتے) آپ ہم سے اس کے بدلے جو خرچ چاہیں لے لیں۔ ہم ہمیشہ دیں گے (جزیرہ پر اٹھ ہو گئے)

انہوں نے یہ درخواست کی کہ ایک امانت دار شخص ہمارے ساتھ کر دیجئے وہ خائن نہ ہو۔ آپ نے فرمایا ضرور میں تمہارے ساتھ ایک امین کیا کہے امین کو بھیجتا ہوں (جو بے نظیر امانت دار ہوگا) آپ کی یہ بات سن کر صحابہ کرام منتظر ہو گئے (دیکھئے آپ کسے بھیجتے ہیں؟) پھر آپ نے فرمایا۔ اے ابوعبیدہ بن جراح اٹھ (ان کے ساتھ جا)

جب وہ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ یہ ہیں میری امت کے امین۔

۴۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ عَنْ عَمِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَهَذَا قَالَ

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از ابو اسحاق از صلہ بن زفر) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اہل نجران (جو عیسائی تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا ایک امانت دار شخص ہمارے ساتھ

(بقیہ صفحہ سابق) وہاں کا عامل تھا باذان مگر تو ہود نے اس کی جو روز دہان سے نکال کر لیا اور دین کا حاکم بن بیٹھا۔ آخر وہ ایک شب کو لقب کی راہ سے اس کے گھر میں گھس گئے کیونکہ بیٹھے پر ایک بڑا چوکیاڑوں کا پرہ تھا انہوں نے اس کا سر کاٹ لیا اور باذان کی عورت کو مال و اسباب سمیت نکال لائے اس رات کو باذان کی عورت نے اس کو غصہ شرب پلائی تھی۔ وہ مرد و دلہن میں مدہوش تھا ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ صفریہ) ۱۳ منہ نجران ایک بڑا شہر تھا مکہ سے سات منزلیں پڑاں نصاریٰ بہت آباد تھے ۱۴ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھلا اسلام کی دعوت دی قرآن سنایا انہوں نے نہ مانا آخر آپ نے فرمایا اچھا آؤ ہم تم سے مباہلہ کریں مباہلہ کا معنی ہے چڑھنا اور گردن جھکا دینا یعنی وہ فریق جن میں باہمی اختلاف ہو جب تقویٰ اور رحمت میں قائم نہ ہوں تو دونوں کی کراہت سے دعا ہو کریں یا اللہ جو کوئی ہم میں سے غلطی اور ناحق پورا کر دے اور اس پر اپنا عذاب آتا رہے ۱۵ منہ آپ نے نجران کے نصاریٰ سے اس شرط پر صلح کر لی کہ وہ ہزار ہوں کے پرہ کے رجب میں اور ہزار ہوں کے صفر میں دیا کریں اور ہر چوتھے کے ساتھ ایک اوقیہ چاندی دیں ۱۶ منہ

جَاءَ أَهْلُ بَحْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَا بُدَّ لِي
إِنَّكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشَرَفَ لَهُ
النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ -

۴۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ
أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

بَاب ۲۳۳ قِصَّةُ عُثْمَانَ وَابْنِ جُرَاحٍ

۴۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَكِّكِ رَجُلًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ
يَقُولُ قَالَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أُعْطِيتُكَ هَكَذَا
وَهَكَذَا اثْنَتَا فَلََمْ يَقْدِرْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى
قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمْرٌ مَنَادَا يَا فَنَادَى مَنْ كَانَ
لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عَدَّةٌ
فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرٌ فَحُمِلَتْ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرَتْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جَاءَ مَالُ
الْبَحْرَيْنِ أُعْطِيتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا اثْنَتَا فَلََمْ
أَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ
فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي
ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ
أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ

روانہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ضرور میں تمہارے ساتھ ہے اور صحیح
امین کو بھیجوں گا۔ یہ سن کر لوگ انتظار میں رہے دیکھیں
آپ کسے بھیجتے ہیں؟

چنانچہ آپ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔
(از ابو الولید از شعبہ از خالد از ابو قلابہ) حضرت انس رضی اللہ
عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں
ایک امین ہو کر رہے اور ہماری امت کے امین ابو عبیدہ بن
جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

باب واقعہ بحرین و عمان

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از ابن منکدر) حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
وعدہ فرمایا تھا کہ جب بحرین سے محصول کاروپہ آئے گا تو میں تجھے
اتنا اتنا یعنی کپ بھر کر روپیہ دوں گا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
وصال اس روپیہ کے آنے سے پہلے ہی ہو گیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ روپیہ آیا۔ انہوں نے منادی
کرائی جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ قرض ہو یا آپ نے کسی
سے کچھ دیئے کا وعدہ کیا ہو وہ میرے پاس آئے (اپنا حق لے لے)

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (میں یہ منادی سن کر) صدیق اکبر رضی اللہ
عنه کے پاس گیا، اس وعدے کا ان سے ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر بحرین کاروپہ آئے گا تو میں تجھے
اتنا اتنا کپ بھر کر دوں گا، غرض ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے اتنا
روپیہ دے دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد جو میں ابوبکر
رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے روپیہ مانگا تو انہوں نے نہ دیا پھر میں گیا،
تب بھی نہ دیا تیسری بار گیا جب بھی نہ دیا۔ آخر (مجموعاً) میں نے کہا ایک بار

اس حدیث میں گلاب کا تعلق مذکور نہیں مگر اگلی روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے یہ مجلس اس وقت فرمایا جب بحران کے نصاریٰ نے آپ سے ایک ایماندار
شخص کی درخواست کی کہ گلاب کا تعلق باقی ۱۲ منہ

أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي وَفَإِنَّمَا أَنْ تُعْطِنِي وَإِنَّمَا أَنْ
تُبْخُلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتُ تَبْخُلُ عَنِّي وَأَتَى دَاوُدَ
أَوْدُ وَأَمِنْ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعَتْكَ
مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيكَ وَعَنْ
عَبْرٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عَدَّهَا
فَعَدَّ دُفْئَهَا فَوَجَدَ فِيهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ
خُذْ مِنْهَا مِائَتَيْنِ.

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا تو مجھے بخیل بتاتا ہے اور اس سے بدتر بیماری اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ آپ نے تین بار یہی جملہ کہہ بھر کہنے لگے یہ ٹھیک ہے میں نے کسی مرتبہ نہیں دیئے مگر میری نیت دینے کی تھی۔ (البیہ یہ سوچتا رہا کس مدرسے (دول) ۹)

(اسی سند سے) عمرو بن دینار بحوالہ امام محمد باقر علیہ السلام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے ایک لپ بھر کر رو پیہ دیا اور انہوں نے کہا یا نبی یا نبی سو اور لے لے (تین لپ ہو گئے)

باب اشعریوں اور اہل مین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا۔
ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا۔ اشعری میرے ہیں، میں ان کا ہوں۔

(از عبد اللہ بن محمد و اسحاق بن نصر از یحییٰ بن آدم از ابن ابی زائدہ از والدش از ابو اسحاق از اسود بن یزید) حضرت ابو موسیٰ شعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور میرا بھائی دونوں اہل کریمن سے آئے۔ ہم ایک مدت تک یہی سمجھتے رہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ (ام عبد اللہ) دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں میں سے ہیں۔ یعنی اہل بیت سے ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بکثرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے رہتے

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ السُّعْتِيُّ
ابْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي السُّعْتِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِيِّ
يَزِيدُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي
مِنَ الْيَمَنِ فَبَكَتُنَا جَبِينَا مَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ
وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ
وَلَزُومِهِمْ لَهُ

اور اکثر آپ کے ساتھ رستے سے

۱۷ میں یہ چاہتا تھا کہ اپنے اپنے حصے یعنی خمس میں سے کچھ کودوں معلوم ہوا کہ غصہ علیہ کو ملتا ہے وہ جن کاموں میں مناسب سمجھے اس کو صرف کر سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۷ میں کو امام بخاری نے باب من یقل عن ربیت دینا میں اصل کیا حدیثنا علی بن عبد اللہ حدیثنا سفیان حدیثنا عروہ ۱۲ منہ ۱۷ میں کچھ میں غیری کی فتح کے وقت آئے تھے ۱۲ منہ ۱۷ میں کو خود امام بخاری نے کتاب الارشاد میں اصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ ابو موسیٰ اشعری دو مرتبہ یمن والوں کے ساتھ پیش کو پہنچ گئے تھے وہاں سے جعفر بن ابی طالب کے ساتھ مل کر انھیں حضرت علی علیہ السلام پاس آئے تھے یہ تھے اور گزیر کا ہے ۱۲ منہ ۱۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ غیر میں تھے ۱۲ منہ

۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
السَّلَامِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَدْرَةَ عَنْ زُهْدٍ
قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْرَمَ هَذَا النَّحْيَ مِنْ
جَرْمٍ وَرَأَى النَّجْلَ مَوْسٍ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَعَدَّى
دَجَاجًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ قَدِ عَاهَ
إِلَى الْغَدَاةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا
فَقَدَرْتُهِ فَقَالَ هَلَمْ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَفْتُ لَا
أَكُلُهُ فَقَالَ هَلَمْ أَخْبِرَكَ عَنْ تَيْمِينِكَ إِنَّا
أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرُّ مِّنَ
الْأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا
فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَحَ
يَلْبِسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَى
بَنِي إِدْلٍ فَأَمَرَنَا بِخُسٍّ دُوْدٍ فَلَمَّا أَقْبَضْنَا
قُلْنَا تَغْفِلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمِينُهُ لَا نَقْلِمُ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا أَفَأَنْتُمْ قُلْتُمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا
وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنْ لَا أَخْلِفُ
عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا
أَنْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا -

(اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں)

۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ عَزِزٍ عَنْ أَبِي قَدْرَةَ عَنْ زُهْدٍ
أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

(از ابونعیم از عبد السلام از ایوب از ابو قتادہ) زہد کہتے ہیں
جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے تو وہ قبیاء حرم کا
بہت اکرام و احترام کرتے تھے۔ زہد کہتے ہیں (ایک بار) ہم ابو
موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے وہ ایک مرغی کے گوشت کا
ناشتہ کر رہے تھے۔ وہاں ایک اور صاحب بھی موجود تھے ابو موسیٰ
نے انہیں بھی کھانے کے لئے بلایا وہ کہنے لگے میں (مرغی) نہیں کھاتا۔
میں نے دیکھا وہ نجاست کھاتی ہے۔ اس لئے مجھے اس سے کراہت
آتی ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ابھی کھالے۔ میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔ وہ کہنے لگا میں نے تو قسم کھا
لی ہے (مرغی) کبھی نہیں کھاؤں گا) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ادھر
میں قسم کا بھی علاج بتا رہوں۔ ایک بار ہم اشعری لوگ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آپ نے فرمایا سواری نہیں
ہے۔ دوبارہ ہم نے طالب کی تو آپ نے قسم کھالی کہ یہیں سواری نہیں دیں گے۔
اتفاق سے تھوڑی دیر کے بعد مال غنیمت میں اونٹ آگئے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیں پانچ اونٹ عنایت فرمائے ہم سوچنے لگے غالباً آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (دھوکہ
دیا) غفلت میں رکھا۔ قسم یا نہیں دلائی۔ ہماری فلاح ناممکن ہے۔ چنانچہ
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے تو قسم کھالی تھی کہ یہیں سواری نہیں
دیں گے اور پھر میں آپ نے سواری دے دی۔ آپ نے فرمایا مجھے قسم یاد تھی

مگر میرا قاعدہ ہے اگر کسی بات پر قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف امر کے ارتکاب میں نیکی سمجھتا ہوں تو وہ نیک عمل اختیار کر لیتا ہوں

(اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں)
از عمرو بن علی از ابو عاصم از سفیان از ابو صخرہ جامع بن شداد
از صفوان بن محرز مازنی عمران بن حصین کہتے ہیں نبی تمیم کے لوگ

لے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کوفہ کے حاکم بن کر ۱۲ منہ ۱۳ شایہ قسم آپ کو یاد نہیں رہی ۲۰۲

مَعْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنَانُ
ابْنُ مُجَرِّدٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ
قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَيْمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
فَقَالَ ابْشِرُوا يَا بَنُو تَيْمِيمٍ قَالُوا أَمَّا رَأْدُ
بَشَرَتِنَا فَأَعْطَانَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ لَيْمٍ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبَشَرَىٰ أَدُّ
لَمْ يَقْبَلُهَا بَنُو تَيْمِيمٍ قَالُوا أَقَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ إسماعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ هُمْنًا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى
الْيَمَنِ وَالْجَفَاءِ وَعَلَّظَ الْقُلُوبَ فِي الْقَدَائِدِ
عِنْدَ أَمْرٍ أَوْ نَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُمُ
قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةً وَمَضَرَ۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذُكْوَانَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمَا رَقٌّ أَفْدَلَةٌ وَالْيَمَنِ
قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْغُلُوبُ
وَالْحِيَلَاءُ فِي الْأَمْحَالِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ
فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ
بنی تمیم! وہ کہنے لگے آپ نے ہمیں بشارت دی ہے کچھ رو پیسہ بھی لو لیں
یہ سنتے ہی آپ کا چہرہ نور منیع ہو گیا۔

بعد ازاں کچھ اہل یمن آئے آپ نے فرمایا، بنی تمیم نے خوشخبری
قبول نہیں کی تم قبول کر لو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہم نے قبول کی ہے

(از عبد اللہ بن محمد الجعفی از وہب بن جریر از شعبہ از اسماعیل بن
ابی خالد از قیس بن ابی حازم) حضرت ابو مسعود رضی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان اس
طرف ہے (یہ کہتے ہوئے) آپ نے یمن کی طرف اشارہ کیا اور
جفا اور سنگدلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دُموں کے
پاس چلاتے ہیں۔ نیز جہاں سے شیطان کے سر کے کونے طلوع
ہوں گے۔ یعنی یہ لوگ قبیلہ ربیعہ اور مضر والے ہیں (ان میں
جفا اور سنگدلی ہے)

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از سلیمان از ذکوان)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ یمن کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں ان کے
دل کے پڑے باریک ہیں۔ دل نرم ہیں، ایمان و حکمت اہل
یمن میں ہے۔ غرور و تکبر اونٹ والوں میں ہے اور اطمینان اور
وقار بکری والوں میں۔

غندر نے بحوالہ شعبہ از سلیمان از ذکوان از ابو ہریرہ از

۱۔ یہ حدیث ابو جریر سے ہے۔ حافظ نے کہا اس میں یہ اشکال ہو رہے کہ بنی تمیم کے لوگ تو مشرقی تھے اور اشعری اس سے پیشتر مشرقی تھے
چکے تھے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شاید کچھ اشعری لوگ بنی تمیم کے بعد بھی آئے ہوں ۱۲ منہ

سَلِمَانَ سَمِعْتُ ذَكَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۰۵۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَلِمَانَ عَنْ ثَوْرَيْنَ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَنِيثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هُهُنَا هُهُنَا يَطْلُمُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ -

۳۰۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو أَلِيانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْتُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أضعفُ قُلُوبًا وَأَرْقَى أَفْئِدَةً الْفَقُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ ۳۰۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْزَةَ عَنِ الْأَعْشَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا حُلُومًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَابٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْسْتَطِيعُ هُوَ لَكَ الشَّبَابُ أَنْ تَقْرَأَ أَكَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلُ قَالَ أَقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حَدِيرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حَدِيرٍ أَنَا مَرُّ عَلْقَمَةَ أَنْ تَقْرَأَ أَوْ لَيْسَ بِأَقْرَبَ مِنَّا قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث روایت کی ہے

(از اسماعیل از برادرش از سلیمان از ثورین زید از ابو الغیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمنی ہے۔ اور فتنہ (دین کی خرابی) ادھر ہے۔ (قبیلہ ربیعہ اور مصر کی سمت) ادھر سے ہی شیطان کے سر کا کونا نمودار ہوگا۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزنناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمن والے تمہارے پاس آئے ہیں۔ ان کے دل نرم ہیں۔ دل کے پرے باریک ہیں۔ فقہ (دینی سمجھ) اور حکمت بھی یمن والوں میں ہے۔

(از عبدان از ابو حمزہ از اعش از ابراہیم) علقمہ کہتے ہیں ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اتنے میں خباب بن ارت رضی اللہ عنہ (میل القدوصابی) تشریف لائے۔ انہوں نے پوچھا اے ابو عبدالرحمن! کیا یہ جوان لوگ (جو تمہارے شاگرد ہیں) تمہاری طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اگر آپ کہیں تو ان میں کسی کو کہوں وہ قرآن سنائے۔ خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں (کسی کو) کہیے چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ سے کہا قرآن پڑھ۔

زیاد بن حدیر کے بھائی زید بن حدیر بے آپ علقمہ کو قرآن پڑھنے کے لئے کہہ رہے ہیں حالانکہ وہ ہم سے زیادہ قاری نہیں ہے ابن مسعود نے فرمایا ٹھہر اگر تو چاہے تو میں وہ ارشاد بیان کروں

۱۔ اس کو امام احمد نے وصل کیا۔ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ اعش کا سماع ذکوان سے بصراحت معلوم ہو جائے۔ ۲۔ اس حدیث سے یمن والوں کی بڑی فصیلت نکلتی ہے۔ علم حدیث کا بیسیا میں رواج ہے وباد دوسرے ملکوں میں نہیں ہے اور یمن میں کسی کا تعصب بالکل نہیں ہے۔ دل کا پورہ نرم اور باریک ہونے سے یہ مطلب ہے کہ وہ حق بات کو جلد قبول کر لیتے ہیں جو ایمان لاشافی ہے ۱۲ منہ

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ هـ

يَا لَيْلَةً مِمَّنْ طَوَّلَ لَهَا وَعَنَّا يَهَا
عَلَى أَتَمَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

وَأَبَقَ عَلَا مَرَّتِي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّاعِيَهُ
قَبِينَا أَنَا عِنْدَكَ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ
لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ لَوْ جِئَهُ اللَّهُ
فَأَعْتَقْتُهُ۔

بَابُ ۲۲۶ قِصَّةِ وَفْدِ طَيْفٍ

وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْمَلِكِ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ
فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ
فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
قَالَ بَلَى أَسَلَّمْتُ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتُ
إِذْ أَدْبَرُوا وَوَفَّيْتُ إِذْ غَدَرُوا وَ

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از اسمعیل از قیس) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں جب میں (اپنے
ملک سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہونے کے لئے آ رہا تھا تو راستے میں میں یہ شعر پڑھ
رہا تھا ہ

اے شب اگرچہ تو بہت طویل اور تکلیف دہ ہے مگر میں مجھ بھی تیرا
مہجون منت ہوں کہ تو نے مجھے دارالکفر (کفر کے گھر) سے توجہ دلا دی۔
(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میرا ایک غلام تھا وہ رستے سے بھاگ
گیا۔ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ سے بیعت
کی تو اسی اثناء میں میرا وہ مفور غلام آنکلا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرہ! دیکھ تیرا غلام آپہنچا ہے (میں
نے فوراً خدا تعالیٰ کی شکر گزاری میں) کہا میں نے اللہ کے لئے
اسے آزاد کیا۔

باب وفد بنی طے اور عدی بن مساتم کا

واقعہ

(از موسیٰ بن اسمعیل از ابو عوانہ از عبد الملک از عمرو بن

حرث) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی (خلافت کے زمانے میں) خدمت میں ایک وفد
کی شکل میں آئے۔ آپ ایک ایک آدمی کو اس کا نام لے لے کر
بلاتے جاتے۔ (پہلے مجھے نہیں بلایا) آخر میں نے عرض کیا
اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ انہوں نے جواب
دیا کیوں نہیں؟ (خوب پہچانتا ہوں تم اس وقت ایمان لائے
تھے جب یہ تمام لوگ کافر تھے۔ تم نے اس وقت اسلام کا) رخ کیا

سہ خط ایک قبیلہ اس کا نام طے اس لئے ہوا کہ سب سے پہلے گول کنڈاں اس نے بنوایا تھا ۱۲ منہ سہ یہ خط میں سے تھے ان کے باپ وہی حاتم طائی ہیں
جن کا نام سخاوت میں اب تک مشہور ہے ۱۲ منہ

عَرَفْتُ إِذْ أَشْكُرُوا فَقَالَ عِدِّي فَلَا مَحَاجِبَ لَهُمْ نَبِيٌّ مَحْجُوبٌ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّ عِدِّيَ كَذَّابٌ
أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

انہوں نے غدار کی (یہ وفائی کی) تم نے اس وقت حق کو پہچان لیا

جب انہوں نے حق کا انکار کیا تھا۔ عدی کہتے ہیں۔ میں نے جب خلیفہ کے یہ کلمات سنے (تو مجھے تسلی ہو گئی تو میں نے کہا، اب مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے۔

تم الجزء السابع عشر ویتلوہ الجزء الثامن عشر إنشاء الله تعالى

لے یہ کہ جب یہ میرا حال جانتے ہو اور میری قدر جانتے ہو تو اب مجھ کو اس کا کوئی رنج نہیں ہے کہ تم نے پہلے اور لوگوں کو بلایا مجھ کو نہیں بلایا۔ پہلے
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان کی بہن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوار پکڑ لائے۔ آپ نے ان کو مفت احسان رکھ کر چھوڑ دیا اس کے بعد بہن کے کہنے پر
عدی بن حاتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گئے اور مسلمان ہو گئے ۱۲۸ھ

اٹھارھواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب ۲۴ حَجَّةُ الْوُدَاعِ

۵۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالُكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَهْلِلْ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَاتِنُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقَضِيَ رَأْسُكَ وَأَمْتَشَطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَرِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَبَّاقُضِينَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب حَجَّةُ الْوُدَاعِ

۵۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالُكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَهْلِلْ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَاتِنُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقَضِيَ رَأْسُكَ وَأَمْتَشَطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَرِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَبَّاقُضِينَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے مدینہ میں ہجرت کی بعد ہی حج کیا لیکن ہجرت سے پہلے تین حج کئے ہیں جس کو زمرہ نے نکالا۔ بعضوں نے کہا آپ ہر سال حج کیا کرتے تھے آپ پچیسویں واقعہ کو ہجرت کے دن مدینہ سے نکلے تھے۔ ابن حزم نے کہا ہجرت کے دن بعضوں نے کہا جمعہ کے دن لیکن صحیح یہ ہے کہ سبتہ کا دن تھا کیونکہ اس سال غزوہ ذی الحججرات کے دن تھا اور وقف عرفہ عید کے دن واقع ہوا تھا اور صحیح میں اس سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں فجر کی چار رکعتیں پڑھ کر نکلے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس دن آپ نکلے وہ جمعہ کا دن نہ تھا ۱۳۔ منذ

مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ إِلَى
التَّعْيِيرِ فَأَعْمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ مُمَرَّكٍ
قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ
وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا
طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِثْقَى وَأَمَّا
الَّذِينَ جَعَلُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا
وَاحِدًا -

نے ایک ہی سعی کی۔

۳۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عَنْ مُرَّةِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّنَ
قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ
تَعَالَى ثُمَّ حَلَّ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَمِنْ
أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْجَابُهُ أَنْ
يَحْلُوا فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ
بَعْدَ الْمُعَرَفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
قَبْلُ وَبَعْدُ -

۳۰۶۰۔ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّغَفِيُّ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ
أَحْجَبْتُ قُلْتُ نَحَرُ قَالَ كَيْفَ أَهْلَكْتُ قُلْتُ

میں نے وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔ آپ نے فرمایا یہ عمرہ
اس عمرے کے بدلے میں ہے (جو تم نے ترک کر دیا تھا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر جن لوگوں نے
عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے (پکے پہنچ کر) بیت اللہ کا
طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر احرام کھول ڈالا۔ اس کے بعد جب
(حج کر کے) منی سے لوٹے تو حج کا دوسرا طواف کیا۔ (یعنی پھر صفا و مروہ
میں سعی کی) اور جن لوگوں نے حج اور عمرے دونوں کی نیت کی تھی انہوں

(از عمرو بن علی از یحیی بن سعید از ابن جریر از عطای ابن
عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عمرہ کرنے والا جب طواف کوبہ کر چکے تو طواف
ہو جاتا ہے (یعنی اسے احرام والی ممنوعات جائز ہو جاتی ہیں)

ابن جریر کہتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما یہ مسئلہ کہاں سے اخذ کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ
کے ارشاد سے ”پھر ان کا حلال ہونا بیت العتیق کے پاس ہے“ دوہر
یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حجة الوداع میں احرام
کھول ڈالنے کا حکم دیا ہے۔

ابن جریر کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا یہ احرام کھول ڈالنا تو
اس وقت ہے جب وقوف عرفات ہو جائے۔ انہوں نے کہا ابن عباس
رضی اللہ عنہما کا یہ خیال تھا کہ عرفات میں پہنچنے سے قبل اور بعد ہر حال میں (جب طواف کر لے) احرام کھول سکتا ہے۔

(از بیان از نصر از شعبہ از قیس از طارق) ابو موسیٰ اشعری روایت
کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بطحا میں حاضر خدمت
ہوا۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے حج کا احرام باندھا؟ میں نے عرض کیا
جی ہاں! آپ نے پوچھا۔ احرام میں کیا پکا لا؟ میں نے عرض
کیا۔ لبیک با لیل کا لیلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ملہ کہو عمرے کے ارکان حج میں شریک ہو کر عمرہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس میں خفیہ کا اختلاف ہے یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے یہاں صرف اس
لئے اس کو لائے کہ اس میں حجة الوداع کا ذکر ہے ۱۲۰

لَبَيْتِكَ يَا هَلَالٍ يَا هَلَالٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفَّ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ جَلَّ فَطَفَّتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَآتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُ ۖ ۴۰۶۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ قَاتِفٍ أَنَّ ابْنَ عُقْبَةَ أَخْبَرَكَ أَنَّهُ حَفِصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَخْلُفْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوُدَّ فَقَالَتْ حَفِصَةُ مَا يَسْنَعُكَ فَقَالَ لَبَيْتُ رَأَيْتُ وَقُلْتُ هَذِي فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَهُ هَذِي ۖ

۴۰۶۲ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَشْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَيَّ وَأَدْرَكْتُ ابْنِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكْتُمَنِي عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْفِي أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ۖ ۴۰۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَمُوحَةُ ابْنُ التَّحْمَنِ حَدَّثَنَا قَلْبُكُم عَنْ قَاتِفٍ عَنْ ابْنِ

یوسفی احرام باندھتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا۔ آپ نے فرمایا تو بیت اللہ کا طواف کر کے صفا و مروہ پر دوڑ کر احرام کھول ڈال۔ میں نے طواف کیا صفا و مروہ میں سعی کی اور (احرام کھول کر) قیس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میری جوئیں نکالیں۔ (از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از موسیٰ بن عقبہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حجۃ الوداع والے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو یہ حکم دیا کہ (طواف اور سعی کر کے) احرام کھول ڈالیں۔ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں نہیں احرام کھولتے۔ آپ نے فرمایا میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کو بار ڈال کر ساتھ لایا ہوں۔ میں جب ناک اپنی قربانی ذبح نہ کر لوں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (از محمد بن یوسف از اوزاعی از ابن شہاب از یحییٰ بن یسار) ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر حجۃ الوداع کے موقع پر سوار تھے فضل بن عباس رضی آپ کے چچا (بھائی) آپ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ اتنے میں خشم قبیلہ کی ایک عورت نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ حج جو اللہ کا فرض ہے اس کے بندوں پر اس وقت فرض ہوا جب میرا باپ اتنا ضعیف العمر ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں (ہو سکتا ہے)۔

(از محمد بن رافع از سرج بن نعمان از فلیح از نافع) ابن عمر کہتے

ہیں جس سال مکہ فتح ہوا آپ قصود اونٹ پر سوار اسامہ بن زید کو پیچھے

بجائے ہوئے تشریف لائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بلال (مؤذن) اور عثمان بن طلحہ مجبی (کعبہ کے کلید بردار) تھے آپ نے کعبہ کے پاس اذنی کو بٹھایا پھر عثمان سے فرمایا کبھی لائے، کعبہ کا دروازہ کھولا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اسامہ، بلال اور عثمان سمیت کعبہ کے اندر گئے اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ بڑی دیر تک دن کو دواں ٹھہرے رہے پھر باہر تشریف لائے تو دوسرے لوگ داخلہ کے لیے لپکے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں اور لوگوں سے آگے پہنچا میں نے دیکھا بلال دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں، میں نے ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں کس جگہ نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا ان دونوں اگلے ستونوں کے درمیان، ان دنوں کعبہ کے چھ ستون تھے تین تین ستونوں کے دو حصے، آپ نے پہلے حصے کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی، کعبہ کا دروازہ پیچ کی طرف کیا اور دیوار کی طرف منہ کیا جو اندر داخل ہوتے ہی سامنے ہوتی ہے، نماز پڑھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دیوار سے تین ماتھے کے قریب فاصلے پر تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بلال رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں؟ آپ نے جہاں نماز پڑھی، اس کے پاس ہی سہرخ سنگ مرمر بچھا ہوا تھا۔

(ابو الیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر و ابو سلمہ بن عبد الرحمن) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حجۃ الوداع میں حالت حیض ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا اس کی وجہ سے ہمیں ٹھہرنا پڑیگا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو میرے واپس آکر طواف زیارت کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پھسر کیا ہے۔ (ہمارے ساتھ) کوئی گڑ

قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّىٰ آتَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِإِلْفَتَاخٍ فَجَاءَهُ بِإِلْفَتَاخٍ فَقَفِظَ لَهُ الْبَابُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ قَابَتْنَدَا النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقَتْهُمْ قُوَّةُ بِلَالٍ لَا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعُمُودَيْنِ الْمُقَدَّ مَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى يَسْتِهِ أَعِمْدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّ مَرَوْجَعَلْ يَابِ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ جَنِينَ تِلْكَ الْبَيْتِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِجْدِ إِذَا قَالَ وَكُسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرَّةً حَمْرَاءَ.

۴۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو أَسَامَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صِفِيَّةَ بِنْتَ حِجِّي زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَا بَسْتُنَا هَي

۱۔ اس حدیث کی مناسبت پر صحاب سے سلام نہیں ہوتی کیونکہ حدیث میں فتح کا واقعہ مذکور ہے جو شہرہ جہری میں ہوا اور حجۃ الوداع ۱۰ سالہ جہری میں تھا ۱۱۔ منہ منہ کو نہ جا سکیں گے آپ سمجھے کہ ایسی انہوں نے طواف زیارت نہیں کیا ۱۲۔ امن

(طواف الوداع کی ضرورت نہیں)

فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَقَامَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَطَافَتْ

بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ

۴۰۶۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ

حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَحْدُثُ بِحَجَّةِ

الْوُدَاعِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

أَظْهَرِمَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوُدَاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ

وَأَشْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُسَيِّمَ الَّذِي كَانَ طَائِبٌ

فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ

أُمَّتَهُ أَنْذَرَكَ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَ

إِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ

فَلَيْسَ خَفِيَ عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى

عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَلَا إِنَّهُ

أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَمْنَى كَأَنَّهُ عَيْنُهُ عَيْنُهُ طَافِيَةً

أَلَا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بِلَادِكُمْ هَذِهِ فِي شَعْبِكُمْ

هَذَا آلَ أَهْلٍ بَلَغَتْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ

اشْهَدْ ثَلَاثًا وَبَلَّغْتُمْ وَأَنْظُرُوا الرَّجُلَ

بَعْدِي كَقَدَّارٍ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۴۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ

ابْنُ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا

(از یحیی بن سلیمان از ابن وہب از عمر بن محمد از الدش محمد

ابن زید بن عبد اللہ بن عمرو) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے

ہیں ہم حجۃ الوداع کا تذکرہ کیا کرتے تھے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم ہم لوگوں میں (بنظر ظاہر موجود تھے) ہم حجۃ الوداع کا مفہوم معلوم نہ تھا

غرض آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی، اس کی ثناء بیان کی، پھر مسیح و جال

کا مفصل ذکر کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس نے

اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان

کے بعد والے پیغمبروں نے بھی ڈرایا۔ آپ نے فرمایا وہ (قیامت کے

قریب) ضرور نکلے گا۔ اگر تمہیں اور کوئی دلیل (اس کے جھوٹے ہونے کی

معلوم نہ ہو تو کبھی یہ دلیل کافی ہے کہ وہ کاناموگا۔ تمہارا پروردگار جفا

کانا نہیں (وہ تو ہر عیب سے پاک ہے) و جال دائیں آنکھ کا کاناموگا

اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے بچھولا ہوا انگور۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں

کے خون اور مال حرام کئے ہیں جیسے اس دن کو حرام کیا ہے اس

شہر میں، اس مہینے میں۔ دیکھو میں نے تمہیں احکام الہی پہنچا دیئے

لوگوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہ۔ تین بار یہی

فرمایا۔ دیکھو یہ افسوسناک کام نہ کرنا کہ مسیٰ کے بعد اسلام سے پھر کر

کافر ہو جاؤ یا کسی مسلمان کی گردن مارنے لگو۔

(از عمرو بن خالد از سہرا از ابوالاسحاق) زید بن ارقم رضی اللہ

عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ہجرت

کے بعد آپ نے ایک ہی حج کیا اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا۔

ملہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وداع یا مکہ کا وداع ابن عمر کو یہ معلوم نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وداع مراد ہے اس کے بعد آپ چند ہی روز دنیا میں زندہ رہے تو یہ ایک دنیا سے آپ کی رحلت تھی ۱۲ منہ ۱۱ بیض روزوں میں یوں ہے کہ بائیں آنکھ کا کاناموگا غرض ایک آنکھ اس کی کافی ہوگی ۱۲ منہ ۱۱ کا فوں کو چھوڑ کر آپ میں لٹنے لگو۔ یہ آپ کی پیش ہوا آخری نصیحت تھی۔ ظاہر حدیث سے یہ نہ نکلتا ہے کہ مسلمانوں کا بلا و غیر شرعی خون کا کرنا کفر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تو یہ لیکن دوسرے ملہ نے اس کی ہے مطلب ہے کافروں کا سا قتل نہ کر ۱۲ منہ

تَسْمَعُ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّ اللَّهَ يَحْجِمُ بَعْدَ مَا هَاجَرَ
حِجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحْجِمْ بَعْدَهَا حِجَّةَ الْوُدَاعِ
قَالَ أَبُو اسْتَحَقٍّ وَبَنِيَّةُ أُخْرَى -

۴۰۶۸۔ حَدَّثَنَا - فَصُّ بْنُ عُمَرَ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ الْأَسَدِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ
يَجْرِي أَسْتَنْصَحُ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا
بَعْدِي تَقَارًا يُضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

۴۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نُبَكَةَ عَنْ أَبِي نُبَكَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّمَانُ قَدْ
اسْتَدَّ ارْكَمِيئِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ
ثَلَاثَةٌ مَثَوَاتُ الْبَنَاتِ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَ
الْحَرَمُ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُبَادِي وَ
شُعْبَانَ أَيْ شَهْرُ هَذَا أَقْلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَفْكَمَ
فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَبَّ سَمِيئِهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ
قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ
هَذَا أَقْلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَفْكَمَ فَسَكَتَ حَتَّى
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَبَّ سَمِيئِهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ

ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں آپ نے ایک حج اس وقت کیا
جب مکے میں تھے۔ (مدینہ کی طرف ہجرت نہیں کی تھی) ۱

(از حفص بن عمر از شعبہ از علی بن مدرک از ابو زرہ
ابن عمرو بن جریر) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مجھے فرمایا لوگوں
کو خاموش کرنا کہ میری بات سنیں) پھر فرمایا لوگو! میرے
بعد ایسا نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردن مار کر کاٹیں
بن جاؤ۔

(از محمد بن مثنیٰ از عبد الوہاب از ایوب از محمد بن سیرین از ابن ابی
بکر) ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے (حجۃ الوداع میں) فرمایا۔ زمانہ پھر گھوم کر اسی حال پر آگیا جس حال
پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین بنائے تھے۔ دیکھو
بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے۔ ان میں لگاتار تین مہینے حرام ہیں یعنی
ذی الحجہ، محرم اور رجب مفسر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے مہینان
میں ہوتا ہے۔

پھر آپؐ نے دریافت فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا
اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں، اس کے بعد آپؐ
خاموش ہوئے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس مہینے کا اور کوئی نام بیان کرینگے
پھر فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک یہ
ذی الحجہ کا مہینہ ہے۔ آپؐ فرمایا۔ اچھا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض
کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر آپؐ خاموش ہوئے۔ ہم سمجھے

۱۔ ابو اسحاق کا خیال ہے صحیح یہ ہے کہ آپ نے مکہ میں رہتے وقت بہت حج کئے تھے ہر سال حج کرتے رہتے ۱۲ منہ ۱۳ ہوا یہ تھا کہ مشرک کم بخت حرام مہینوں کو اپنے مطلب سے
بچنے والے دینے محرم میں لڑنا منظور ہوتا تو مفسر کو محرم کرنے سے ہی طرح گول مال مدت سے کرتے چلے آ رہے تھے اتفاق سے جس سال آپ نے حج ووداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینہ ٹھیک
وہی تھا کہ فردوس کے حساب سے بھی اور ذاتی حساب سے بھی اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب آئندہ حساب نہ لگاؤ اور ٹھیک اسی حساب سے مہینوں کا شمار رکھو ۱۲ منہ
۱۳ اس کو مفسر کا رجب اس وجہ سے کہا کہ مفسر قوم کے لوگ اور مشرکوں سے زیادہ رجب کا تعظیم کرتے۔ اس میں لڑائی بھڑائی نہ کرتے ۱۲ منہ

الْبَلَدَةَ فَلَمَّا بَلَغَ قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا أَفَلَمَّا اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَعْلَمَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْأَلُنَا
بَعْدَ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا بَلَغَ قَالَ
فَاتَّ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَخِي
قَالَ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ
هَذَا فِي بِلَادِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَوْ سَتَلْفُونَ
رَبَّكُمْ فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَهْبَائِكُمْ أَلَا فَلا تَرْجِعُوا
بَعْدِي مُنْذَ لَا يَضْرِبَ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا
يُسَلِّمُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضٌ مِنْكُمْ يَكْفُرُ
أَنْ يَكُونُوا أَوْ عَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَمِعَ فَكَانَ
مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ مَرَّتَيْنِ
جَاتِي بِهِ وَبَيَّحْلِي وَالسَّيِّدَةُ يَدُهَا كَتَابِهِ -

شاید آپ اس شہر کا اور کوئی نام بیان کریں گے پھر فرمایا کیا یہ وہی شہر (مکہ)
نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک یہ مکہ کا شہر ہے پھر فرمایا اچھا
یہ دن کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا الشہر اور اس کا رسول خوب جانتا ہے
اس کے بعد خاموش ہو رہے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس دن کا اور کوئی نام کہیں
گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک یہ یوم النحر
(قربانی کا دن) ہے۔ آپ نے فرمایا (سنو!) تمہارے آپس کے مسلمانوں کے خون
اور مال، ابن سیرین کہتے ہیں میرا خیال ہے ابو بکرؓ نے یہ بھی کہا تمہاری آبرو
ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اس مہینے
میں۔ دیکھو تمہیں ایک دن ضرور اپنے پروردگار کے پاس جانا ہے تمہارے اعمال
کی باز پرس کرے گا خبردار ایسا نہ کرنا کہ میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر
(خون خراب کرے) مگر ابن جابرؓ سنو جو لوگ تم میں یہاں موجود ہیں وہ یہ حدیث
ان لوگوں کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ گلے ایسا ہوتا ہے جسے بائیں پٹائی
جاتی ہے وہ بیچنے والے سے زیادہ اسے یاد رکھتا ہے۔

محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو کہتے تھے یہ منبر صلی اللہ علیہ وسلم نے چکا فرمایا۔ الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پھر یہ فرمایا۔ دیکھو میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا۔ دوبار یہ فرمایا۔

م۔م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَلْبِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ
شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَيْمُونًا قَالُوا كُنْزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ فَيُنَادِي لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ
أَيُّهُ قَالُوا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَقَمْتُ عَلَيْكُمْ
الْحَجَّ عَلَى نَفْسِي فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَيْ
مَكَاتٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ -

(از محمد بن یوسف از سفیان ثوری از قیس بن مسلم، طارق بن شہاب
سے مروی ہے کہ بعض یہودی یوں کہنے لگے اگر (سورہ بائدہ کی) یہ آیت ہم
لوگوں پر نازل ہوتی تو ہم لوگ اس دن کو عید (خوشی کا دن) مقرر کر لیتے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کونسی آیت؟ انہوں نے کہا۔
أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَقَمْتُ عَلَيْكُمْ الْحَجَّ
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (عید کا دن تو وہ ہم لوگوں میں بھی ہے) میں جانتا
ہوں جہاں یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ آیت اس وقت
نازل ہوئی جب آپ عرفہ کے دن عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے (یعنی حجۃ الوداع میں)

۴۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَكَةَ عَنْ قَالِهِ

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ
أَهْلَ بِعُمَرَةَ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجَّةٍ وَمِنَّا
مَنْ أَهْلَ بِحِجْرَةٍ وَعُمَرَةُ وَأَهْلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحْجَجَ فَأَمَّا مَنْ أَهْلَ
بِأَحْجَجَ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَجِئُوا
حَتَّى يَوْمِ النَّجْرِ.

۴۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

۴۰۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
مِثْلَهُ -

۴۰۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
عَادَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبَّةِ
الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَكَرَ فِي مِنَ الْوَجَعِ مَا
تَرَى وَآخِذُ وَمَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي
وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَلْفِي مَا لِي قَالَ لَا قُلْتُ
أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُلُثُ قَالَ
وَالثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدْرُوكَ رَأْسَكَ أَغْنِيَاءَ
خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَسَكَّفُونَ النَّاسَ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن

ابن نوفل از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے۔ ہم میں کسی
نے تو عمرے کی نیت کی کسی نے حج کی کسی نے دونوں کی (قرآن کیا)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی نیت کی تھی۔ پھر جس نے
صرف حج کی نیت کی تھی یا حج اور عمرہ دونوں کی (اکٹھے) تو اس نے
اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک دسویں تاریخ ذوالحجہ
کی نہیں آئی۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک) یہی حدیث منقول ہے

اس میں یہ فقرہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
حجۃ الوداع میں روانہ ہوئے۔

(از اسماعیل از مالک) یہی حدیث منقول ہے۔

(از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عامر

ابن سعد) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حجۃ الوداع
میں (میں بیمار ہو گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے
لئے تشریف لائے۔ میں ایسا بیمار تھا کہ قریب الموت تھا۔ میں نے
عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ دیکھتے ہیں میں کتنا
سخت بیمار ہوں (بچنے کی امید نہیں) میں بہت مالدار ہوں اور ایک
بیٹی کے سوا اور کوئی میرا وارث نہیں۔ میں اپنا دو تہائی مال (اللہ
کی راہ میں) خیرات کر جاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض
کیا۔ دھما مال۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ تہائی
مال۔ آپ نے فرمایا ہاں تہائی مال خیرات کر سکتا ہے۔ تہائی بہت ہے۔
اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ بہتر ہے نہ کہ انہیں محتاج چھوڑ

جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۹ اصل حقیقت یہ ہے کہ تو جو کچھ اللہ کی رضا مندی کے لئے خرچ کرے اس پر تجھے ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اس نعمت پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے پھر جاؤں گا اور وہ آپ کے ساتھ مدینہ چلے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا تو پیچھے نہیں رہے گا۔ اگر وہ بھی گیا تو کیا ہے جو کام اللہ کی رضا کے لئے کر لگا اس پر تجھے ایک درجہ ملے گا۔ تیرا درجہ بلند ہوگا اور عجب نہیں کہ تیری عمر دراز ہو اور تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو مسلمانوں کو فائدہ ہو اور کچھ لوگوں (کافروں) کو نقصان ہو۔ یا اللہ میرے صحابہ کی ہجرت پوری کرے اور انہیں پیچھے نہ لوٹا۔ البتہ سعد بن خولہ تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ سکتے

میں انتقال کر گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا بہت صدمہ ہوا۔

(از ابراہیم بن منذر از ابو حمزہ از موسیٰ بن عقبہ از نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر مبارک منڈوایا۔

(از عبید اللہ بن سعید از محمد بن بکر از ابن جریج از موسیٰ بن عقبہ از نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور (اکثر) صحابہ کرام نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈوایا اور بعض صحابہ نے بال کترائے۔

(از یحییٰ بن قزعة از مالک از ابن شہاب) دوسری سند (از لیث بن سعد از یونس از ابن شہاب از عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ) عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں

وَكُنْتُ تَتَفَقَّهَ تَبَتَّخِي وَجْهَ اللَّهِ لَا تَجُورُ
بِهِ أَحَدًا لَقَدْ تَجَعَّلَهَا فِي فِي أَمْرٍ أَنْكَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنْ أَنْكَ
لَنْ تُخْلَفَ فَعَمَلٌ عَمَلًا تَبَتَّخِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ
إِلَّا أَرَدَدْتُ بِهِ دَرَجَةً وَرَفَعَةً وَلَعَلَّكَ
تُخْلَفُ حَتَّى يَنْتَنِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرِّبُكَ
أَخْرُوجُونَ اللَّهُمَّ امْعِنِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَ
لَا تَكْرَهُهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ
ابْنُ خَوْلَةَ رَفَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنْ تُوفِّيَ بِمَكَّةَ۔

۴۰۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ
فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۴۰۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي حَجَّةِ
الْوَدَاعِ وَأَنَا مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ
۴۰۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

لہ یہاں سے ہجرت کرتے تھے جس ملک سے ہجرت کرے پھر وہاں نہ اچھا نہیں ہے یہ حدیث ابو ہریرہ سے ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو زہریات میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

ابن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عبد بن عبد بن عبد
 آتہ اقبل یسیر علی حمار و رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قائم یمین من حجۃ
 الوداع یصلی بالتائبین فسار الحمار بین
 یدین بعضی لصف ثم نزل عنه فصف مع النبا
 ۴۰۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا فِيهِ
 عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ
 وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَلِيمِ بْنِ سَلْمَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنْقُ فَإِذَا وَحْدًا
 فَجَوْهَةٌ تَمَلَّصَ۔

۴۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ
 مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيدٍ الْخَطَّابِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ
 أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا
 بَابُ ۲۲۸ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ
 غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ۔

۴۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ
 حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرْيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي
 أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَسْأَلُهُ أَنْ يُكَلِّمَنِي لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَمْعٍ
 الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

ایک گدھے پر سوار ہو کر آیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ
 الوداع کے موقع پر بنی میں نماز پڑھا رہے تھے۔ میرا گدھا صف کے
 کچھ حصے کے آگے گزرا۔ پھر میں گدھے سے اتر کر صف میں شریک
 ہو گیا۔

(از مسدد از یحییٰ از ہشام) عروہ بن زہیر کہتے ہیں کہ اسامہ
 ابن زید رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا اس وقت میں موجود
 تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں اپنی سواری کیسے
 چلاتے تھے؟ انہوں نے کہا (عموماً) درمیانی چال سے اور جب
 رستہ کشادہ ہوتا تو تیز بھی چلاتے۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از یحییٰ بن سعید از عدی بن ثابت
 از عبد اللہ بن یزید خطمی) ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
 کہ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے
 مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔

باب جنگ تبوک کا بیان جسے غزوہ عُسْرَت
 بھی کہتے ہیں۔

(از محمد بن علاء از ابوالاسامہ از بريد بن عبد اللہ بن ابی بردہ)
 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ساتھیوں نے جو
 غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جانے والے تھے، سواریاں
 مانگنے کے لئے آپ کے پاس بھیجا۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا۔
 یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ساتھیوں نے سواریاں مانگنے
 کے لئے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں

ملے عُسْرَت کے معنی تنگی اور تکلیف کے ہیں اس جنگ میں صحابہ بہت عرصہ تک سواری اور سامان پرشے کی تکلیف تھی یہ جنگ رشتہ بھری رجب کے مہینے میں ہوئی حج ووداع سے پہلے
 چاہیے یہ تھا کہ پہلے یہ باب لائے پھر باب حجۃ الوداع اور شاید نا بخاری میں نے دیا ہے کیا ہو لیکن یہاں اسی سے مقدم و مؤخر ہو گیا ہو ۱۲۸

إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتُحْكِمَهُمْ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَا أَحْكِمُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَأَفْقِيَهُ وَهُوَ
غَضَبَانِ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِّنْ
مَّنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ تَخَافَةِ
أَنْ يَكُونِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدِي
نَفْسِهِ عَلَى فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ
الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
أَلْبَسْ إِلَّا سُوَيْعَةً أَدْ سَمِعْتُ يَلَا لَيْتَنِي دَنَيْتُ
أَيَّ عَبْدٍ لِلَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَحِبَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْعُوكَ فَلَمَّا
أَتَيْتُهُ فَقَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْفَرَسَيْنِ هَذَيْنِ
الْفَرَسَيْنِ لِيَسْتَلِ أَيْعُرَةً ابْتِاعَهُنَّ جِنْدَعِي
مِّنْ سَعْدٍ فَأُطْلِقَ بِهِنِ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْتُ
إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَحْكِمُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ
فَأُطْلِقْتُ إِلَيْهِنَّ بِهِنَ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِمُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ
لَا أَدْعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ يَمَعُ
مَقَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْلِقُوا
إِنِّي خَدَّيْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَوِ إِيَّاكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ
وَلَنَفَعُكَ مَا أَحْبَبْتَ فَأُطْلِقَ أَبُو مُوسَى
بَنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوْا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ

کوئی سواری نہیں دیتا۔ اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے۔
مجھ کو معلوم نہ تھا۔ غرض میں بہت رنجیدہ ہو کر لوٹا۔ مجھے ایک رنج
تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری نہیں دی دوسرا
رنج یہ تھا کہ میں سواری مانگنے سے آپ ناراض نہ ہو گئے ہوں
میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
فرمایا تھا وہ بیان کر دیا۔ بخوڑی دیر بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ
کی آواز سنی جو مجھے پکار رہے تھے اے عبد اللہ بن قیس! میں گیا۔
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یاد فرمایا ہے جاؤ
چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا یہ دو اونٹ کا جوڑا
لے جا یہ جوڑا لے چھراؤنٹ عنایت فرمائے آپ نے یہ اونٹ اسی وقت
سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مول لئے تھے فرمایا یہ اونٹ اپنے راہیوں
کے پاس لے جا ان سے کہہ کر اللہ نے یا فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے تمہیں یہ اونٹ سواری کے لئے دیئے ہیں، ان پر سوار ہو
میں اونٹوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اونٹ سواری کے لئے تمہیں دیئے ہیں مگر میں
تمہیں چھوڑنے والا نہیں۔ تم میں سے چند آدمی میرے ساتھ اس
شخص کے پاس چلیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا
ارشاد (میں تمہیں سواری نہیں دیتا) سنا ہو۔ تم یہ نہ سمجھو کہ میں
نے اپنے دل سے ایک بات تم سے کہہ دی تھی جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں فرمائی تھی۔

انہوں نے کہا نہیں اس کی ضرورت نہیں ہم نہیں سچا سمجھتے
ہیں مگر تمہارے کہنے سے ہم چند آدمی بھی تیرے ساتھ بھیجتے ہیں۔
ابو موسیٰ ان میں سے کئی آدمی اپنے ساتھ لے کر چلے اور ان کو گول

لہ سواری نہ ملنے کا اتنا رنج نہیں تھا بلکہ رنج ہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں نادہن نہ ہو گئے ہوں سبحان اللہ صواب کی جان شادی اور محبت نبی اللہ علیہ وسلم ۳۷ یعنی رواۃوں
پانچ اونٹ لے کر تین شاہراہوں کی غلطی ہو یا قیصر کی بارہوا ہر اونٹ ۳۷ اونٹوں کو کہہ دیا کہ میرے ساتھ کچھ کو چھوڑا کہ میں کہہ رہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری نہیں دیتا اونٹ
سوارا کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری دینے سے انکار نہ کیا ہو کر کالے لہے ملے سے بات بنا کر کہہ دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواراں دینے سے انکار کرتے ہیں ۳۷

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ إِيَّاكُمْ
ثُمَّ أَعْطَاهُمْ بَعْدَ فَحْدٍ ثَوْبَهُمْ مِمَّنْ
حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى -

کے پاس آئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سابقہ
ارشاد سنا تھا کہ اول آپ نے سواری دینے سے انکار کیا تھا پھر
اس کے بعد سواری عنایت فرمائی۔ ان لوگوں نے وہی بیان کیا

جو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کیا تھا۔ (غرض ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی)

۴۰۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ إِلَى نَبُوكَ وَاسْتَخَفَّ عَلَيْنَا فَقَالَ خَلْفُونِي
فِي الصُّبْحَانِ وَالنَّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرَوْهُ أَنْ
تَكُونُ مِثِّي يَهْزِلُ لَهْهُ هَرُونَ مِنْ مَوْتِهِ أَلَا
أَنَّهُ لَيْسَ بِنَبِيِّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبًا -

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از حکم از مصعب بن سعد)
ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تبوک کی طرف تشریف لے جانے لگے۔ آپ نے (دینے میں) حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ انہوں نے عرض کیا۔ آپ
مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوٹے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا تو
اس بات پر خوش نہیں کہ میرے پاس تیرا وہ درجہ ہو جو موسیٰ علیہ السلام
کے پاس ہارونؑ پیغمبر کا تھا۔ صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی دوسرا
پیغمبر نہیں۔

ابوداؤد طرابلسی نے یہی حدیث بحوالہ شعبہ از حکم از مصعب روایت کی ہے۔

۴۰۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسْحَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ
ابْنُ يَعْزُبٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ
كَانَ يَعْزُبُ يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْ تَقَى أَعْمَالِي
عِنْدِي قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْزُبُ
فَكَانَ لِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنْسَانًا فَخَصَّ أَحَدُهُمَا

(از عبد اللہ بن سعید از محمد بن بکر از ابن جریر)
ابن یعلیٰ بن امیہ (یعنی ابن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں جنگ عسرت
(یعنی جنگ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور یعلیٰ
کہتے تھے میں اپنے سب نیک اعمال میں اس عمل کو زیادہ قابل
اعتماد سمجھتا ہوں۔

عطاء نے بحوالہ صفوان مجھے بتایا کہ یعلیٰ نے ایک شخص کو لڑا
رکھا وہ ایک شخص سے لڑا۔ اور پھر دونوں میں سے ایک نے دوسرے
کے ہاتھ کو (دانتوں سے) کاٹا۔

اسے آپ کو خبر پہنچی تھی کہ دوسرے نصاریٰ مسلمانوں سے لڑنے کا تیار کر رہے ہیں اور آپ نے بھی قبول کر لیا۔ وہی وہی جہاد کا وہی وہی ہے۔ آپ نے خود ان پر
پیش قدمی مناسب سمجھی تاکہ ان کو معلوم ہو کہ مسلمان جنگ کے لیے تیار ہیں۔ اسی جنگ میں حضرت عثمان نے مجاہدین کے لئے دوسرا وفد مع سامان فراہم کر دیا۔ آپ نے فرمایا
اب عثمان! وہ جیسے اعمال کریں ان کو ضرر نہیں ہونے کا۔ ۱۲ھ میں لڑنے کے لائق نہیں ۱۲ھ میں مکہ کے سماع کی مصعب سے مراجعت ہے اگلی سنین
حجرت نہیں ہے اس روایت کو امام ماہدی نے دلائل میں اور ابو نعیم نے متوجہ میں لیا اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
بجز نبوت کے اور رسالے کے کمالات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل تھے۔ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بلا فصل حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی
رافضیوں نے سمجھا ہے کہ وہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ سے پیشتر ہی گذر گئے تھے حضرت موسیٰؑ نے صرف کوہ طور پر وقت ان کو اپنا جانشین بنایا تھا یہاں آنحضرت نے تبوک
جاتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا اس بنا پر یہ ثابت ہے کہ یہی مقصود ہے ۱۲ھ میں یہی خدمت کرنے کے لئے ۱۲ھ میں

عطا کہتے ہیں صفوان کہتے تھے میں یہ بھول گیا کہ ان دونوں میں کس ہاتھ کا ہا۔ غرض جن کا ہاتھ دانت سے پکڑا گیا تھا، اس نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کا دانت نکل پڑا۔ پھر یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مقدمہ لے کر آئے۔ آپ نے دانت والے کو کوئی دیت نہیں دلائی۔ عطا کہتے ہیں میرا خیال ہے صفوان نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا تو اونٹ کی طرح اسے چبا ڈالتا۔

باب کعب بن مالک کا واقعہ

اور (سورہ براءت میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد و علی الثلثة الذین خلفوا۔

(ازیحی بن بکر از لیبث از عقیل از ابن شہاب از عبد الرحمن ابن عبد اللہ بن مالک) عبد اللہ بن کعب جو اپنے والد کعب کو اللہ سے ہو جانے کے بعد پکڑ کر چلایا کرتے، انہوں نے کہا میں نے کعب سے سنا، وہ تنوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے تھے کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی لڑائی میں چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا۔ صرف غزوہ تنوک میں پیچھے رہ گیا اور جنگ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا تھا مگر جنگ بدر سے پیچھے رہ جانے پر اللہ تعالیٰ نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا تھا۔ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قافلہ قریش کے تعاقب کی نیت سے تشریف لے گئے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کو اچانک بغیر وعدہ کے ٹھیرا دیا (لڑائی ہو گئی) اور میں لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تھا جہاں ہم نے اسلام پر قائم رہنے اور (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کا) مضبوط قول و اقرار کیا تھا۔

بَدَ الْأَخْرَقَالِ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانٌ أَنَّهُمَا عَصَى الْأَخْرَفَسَيْنِيَةَ قَالَ فَانْتَزَعَ الْمُغَضُّونُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاقِصِ فَانْتَزَعُوا الْحَدَّ ثَنَيْتِيهِ فَاتَّبَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا رَفِئِيَّتُهُ قَالَ عَطَاءٌ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِيدِعْ يَدَكَ فِي فِيكَ تَقْضِيهَا كَأَنَّمَا فِي فِي غُلٍّ يَفْقَمُهَا

باب ۲۲۳ حدیث کعب بن

مالک و قول اللہ عز وجل و علی الثلثة الذین خلفوا۔

۴۰۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِيدِعْ يَدَكَ فِي فِيكَ تَقْضِيهَا كَأَنَّمَا فِي فِي غُلٍّ يَفْقَمُهَا

وَمَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ قَاتٍ كَأَنْتَ
 بَدْرًا أَذْكَرُ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبْرِي
 آتِي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ حِينَ تَخْلُفُنِي
 عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي
 قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ
 وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغِيُوبِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ
 الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي حَرْشٍ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا
 وَمَقَارًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَخَبِلَ الْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ
 لَيْتَا قَبِلُوا أَهْلَهُ غَزَوْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ
 بِوَجْهِهِ إِلَهُ الدِّينِ يُؤَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ مَعَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا
 يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيُونَ قَالَ
 كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يُتَغَيَّبَ إِلَّا هَظُنَّ
 أَنْ سَيُخْفِي لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَخَيُّ اللَّهِ وَ
 غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ
 الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الشَّمَارُ وَالظَّلَالُ وَ
 تَجَمَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطُفِئَتْ أَعْدُوْلُكِي أَلَيْمُهُمْ
 مَعَهُمْ فَأَرْجِعْ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي
 نَفْسِي أَنَا قَاتِلٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَمَادِي فِي
 حَتَّى اسْتَدْبَا النَّاسُ إِلَيْهِ فَأَصْبَحَ رَسُولُ

مجھے تو جنگ بدر اس رات سے زیادہ محبوب نہیں اگرچہ بدر کا ہشتم روز
 میں اس رات سے زیادہ ہے۔ بہر حال میرا حال یہ گذرا کہ غزوہ تبوک
 کے وقت میں خوب قوی اور مالدار تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ گیا تھا۔ میرے پاس سواری کی دواؤں سنیاں
 کبھی جمع نہیں ہوتی تھیں۔ اس جنگ کے وقت میرے پاس کھانے
 ایک کے دواؤں سنیاں سواری کے لئے موجود تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا جب کہیں جنگ پر جانے والے ہوتے تو اس کا
 ذکر واضح نہ فرماتے، بلکہ مبہم رکھتے تاکہ لوگ دوسرا مقام سمجھیں۔ جب
 اس جنگ کا وقت آیا تو اتفاقاً سخت گرمی تھی اور سفر بھی دور و دراز،
 رستے میں جنگ، موٹن بے شمار (روم و عرب کے عیسائی) اس لئے آپ
 نے مسلمانوں سے صاف صاف فرمادیا کہ ہم تبوک کی طرف جانے کا ارادہ
 رکھتے ہیں (آپ کی غرض یہ تھی کہ وہ اچھی طرح لڑائی (اور سفر) کا سامان
 درست کر لیں۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف تبوک
 کا ارادہ مسلمانوں سے بیان کر دیا۔ اس وقت مسلمانوں کا شمار بہت تھا
 اور کوئی رجسٹر وغیرہ نہیں تھا کہ اس میں سب کے نام ہوتے۔ کعب کہتے ہیں
 کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں تھا کہ اس لڑائی میں شرکت نہ چاہتا ہو مگر وہ
 یہ گمان کرتا تھا کہ اس کا غیر حاضر رہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
 وقت تک معلوم نہ ہوگا جب تک اس کے متعلق وحی نازل نہ ہو۔ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ کا اس وقت ارادہ کیا جب درختوں کے
 میوے پک چکے تھے اور سائے میں بیٹھنا آدمی کو بہت اچھا معلوم ہوتا تھا۔
 سب تیاریاں کر رہے تھے۔ میں بھی ہر صبح کو جاتا کہ سامان سفر تیار کر دوں پھر
 خالی لوٹ آتا، کچھ تیاری نہ کر پاتا۔ میں اپنے دل میں کہتا میں ہر وقت سامان
 تیار کر سکتا ہوں (جلدی کیلئے ۹) اسی طرح دن گذرتے گئے پھر یہاں تک کہ لوگوں

لے نوشہ اور ساری کا جو بی انتظام کر لیں ۱۲ منہ لکھتے ہیں اس جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار سے زائد مسلمان تھے عاکم نے اکیلیس میں نکالا کہ تیس

ہزار سے زائد تھے اور دس ہزار گھوڑے تھے ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ چالیس ہزار آدمی تھے ۱۲ منہ لکھتے ہیں کہ کوئی آدمی بے شمار تھے اور رجسٹر وغیرہ کچھ نہ تھا کہ کوئی انکا داخلہ لیتا ہر

آدمی کو یہ گمان نہ تھا کہ اگر میں نہ جاؤں گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ خیال نہ ہوگا کہ فلاں شخص حاضر ہوا یا نہیں ۱۳ منہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ
وَلَمْ أَقْنِ مِنْ جَهَارِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّرُ
بَعْدَ كَيْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَحْتَقِمُهُمْ فَعَدُّوا
بَعْدَ أَنْ خَصَلُوا إِلَّا تَجَهَّرُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْنِ
شَيْئًا ثُمَّ عَدُّوا وَتُفَرِّجْتُ شَيْئًا وَلَمْ أَقْنِ
فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَدُ
وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُذِرْهُمْ وَلَيْتَنِي
فَعَلْتُ فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا أَحْبَبْتُ
فِي النَّاسِ بَعْدَ تَرْوِجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَطَفْتُ فِيهَا أَحْزَنِي أَنْ لَا أَدْرِي إِلَّا
رَجُلًا مَعْمُومًا عَلَيْهِ الْتِفَاقُ أَوْ رَجُلًا مَسْنُونًا
عَدَا اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَدْرِكْنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ
فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ يَتَبَوَّأُ مَا فَعَلَ
كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ حَسْبُكَ يُرَدُّ أَوْ نَظَرُكَ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا اخْتِيَارًا فَسَكَتَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ
فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَائِلًا حَفَرَنِي هَبْنِي
وَطَفِئْتُ أَتَدَّ كُرًا لَكِنِّي بَاقُولٍ بِمَا دَا
أَخْرَجُ مِنْ سَخَطٍ عَدَا أَوْ اسْتَعْنَتْ عَلَى ذَلِكَ
بِكُلِّ دَمِي رَأَيْ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا

نے محنت شغفت اٹھا کر اپنا اپنا سامان تیار کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مع صحابہ کرام ایک صبح کو روانہ ہو گئے۔ اس وقت تک
بھی میں نے کوئی تیاری نہ کی تھی لیکن میں نے اپنے جی میں کہا میں ایک
یادو دن میں مکمل تیاری کر کے آپ سے مل جاؤں گا۔ جب وہ روانہ
ہو گئے تو دوسری صبح کو میں نے سامان تیار کرنا چاہا لیکن اس دن
بھی خالی واپس آ گیا کوئی تیاری نہ کی۔ پھر تیسری صبح کو بھی ایسا ہی
ہوا خالی لوٹ آیا اور کوئی تیاری نہ کی۔ میرا یہی حال ہوا کہ آج روانہ
ہوتا ہوں کل روانہ ہوتا ہوں، اُدھر تمام لوگ جلدی جلدی سفر کرتے دور
نکل گئے۔ میرا کئی بار قصد ہوا کہ میں بھی کوچ کروں اور ان سے مل جاؤں
کاش میں ایسا کرتا مگر مجھ کو اس کی توفیق نہیں ہوئی۔ اب ایسا ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد میں (مدینہ میں) نکلتا اور پھر کر
دیکھتا تو وہی لوگ نظر آتے جو منافق کہلاتے یا معذور تھے یعنی ضعیف و کمزور
لوگ، اس سے مجھے بہت سنجھوتا۔ ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک
پہنچنے تک مجھے یاد نہیں فرمایا۔ جب تبوک پہنچے تو ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ
واپس بیٹھے تھے اتنے میں فرمایا کعب بن مالک کہاں ہے؟ بنی سلمہ کے ایک
آدمی نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ اپنے من و جمال (بالباس
کی خوبی) پہنا زان ہو کر رہ گیا۔ یس کر معاذ بن جبل نے فرمایا تو نے بری بات
کہی۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو اسے اچھا آدمی (سچا
مسلمان) سمجھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے۔ کعب بن
مالک کہتے ہیں جب یہ خبر آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے
آ رہے ہیں تو میرا غم تازہ ہو گیا۔ جھوٹے جھوٹے خیالات دل میں آنے
لگے۔ (یہ عذکروں وہ عذر کروں) مجھے یہ فکر ہوئی کل میں آپ کے غصے سے کیسے بچ
سکوں گا؟ میں نے اپنے عزیزوں میں سے جو عقلمند تھے ان سے بھی مشورہ لیا
جب یہ خبر آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب آپہنچے، اس

وَحَالٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ
مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا أَوَلَعَدَّ
عَجَبْتَ أَنْ لَا تَكُونَ أَعْتَدْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَعْتَدَ آلِيهِ الْمُخَلَّفُونَ
قَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبِكَ اسْتَعْفَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُعَذِّبُونِي
حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأَكْذِبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ
لَهُمْ هَلْ لَقِيتُمْ هَذَا أَمِيعِي أَحَدًا قَالُوا نَعَمْ رَجُلَانِ
قَالَ امِثْلُ مَا قُلْتُ فَقِيلَ لَهُمَا امِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ
فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا أَمْرَارَةُ بْنُ التَّوَيْمِ الْعَمْرِيُّ
وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِعِيُّ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ
مَنْ لَحِقْنِي قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أَسُوءُ قَمَضِيَّةٍ
حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا آيَهُمَا الشَّلَاةُ مِنْ
بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَ
تَغَيَّرُوا النَّاسَ حَتَّى تَنَكَّرْتُ فِي نَفْسِي الْأَذَى فَمَا
هِيَ إِلَّيَّ أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً
فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَسْكَنَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِنَا
يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشْرَبَ الْقَوْمِ أَجْلُدُهُمْ
فَكُنْتُ أَخْرَجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ

اور کہنے لگے۔ خدا کی قسم ہمیں معلوم نہیں کہ تو نے اس سے پہلے بھی کوئی
قصور کیا ہو۔ تو نے اور لوگوں کی طرح جو پیچھے رہ گئے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بہانہ کیوں نہ کر دیا؟ اگر تو بھی کوئی بہانہ
کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء تیرے گناہ کی معافی کیلئے
کافی تھی۔ وہ برابر مجھے ملامت کرتے رہے۔ بعد ان کی باتوں سے
میرے دل میں آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ جاؤں
اور اپنی اگلی بات (اقرار گناہ) کو جھٹلا کر کوئی بہانہ نکالوں میں
نے ان سے پوچھا کیا کوئی اور شخص بھی ہے جس نے میری طرح اقرار قصور
کیا ہو؟ انہوں نے کہا ہاں! دو شخص اور ہیں۔ انہوں نے بھی میری
طرح اقرار گناہ کیا ہے۔ ان سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہی فرمایا ہے جو تجھ سے فرمایا ہے۔ میں نے پوچھا وہ دو شخص
کون ہیں؟ انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع عمروی اور ہلال بن امیہ
واقفی۔ انہوں نے ایسے دو نیک شخصوں کا بیان کیا جو بدر کی لڑائی
میں شریک ہو چکے تھے اور جن کے ساتھ رہنا مجھے اچھا معلوم ہوا۔
غرض جب انہوں نے ان دو شخصوں کا بھی نام لیا (تو مجھے تسلی ہو گئی)
میں چل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو منع کر
دیا کہ تم بنیوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے۔ اور دوسرے لوگ جو
پیچھے رہ گئے تھے، جنہوں نے جھوٹے بہانے کئے تھے ان کے لئے حکم نہیں
دیا۔ اب لوگوں نے ہم سے پرہیز کیا (کوئی شخص ہم سے بات نہ کرتا،
بالکل اجنبی بن گئے ایسا معلوم ہوا جیسے رُومے زمین بدل گئی ہو۔ وہ
زمین ہی نہ رہی جس پر پہلے رہتے تھے۔ غرضیکہ اس طرح ہم نے پچاس راتیں گذاریں۔ میرے دونوں ساتھی تو روتے پیٹتے اپنے
گھروں میں بلبٹھ رہتے۔ میں جو ان مضبوط آدمی تھا

۱۱۷ھ میں کوئی حکم نہ آیا۔ ۱۱۸ھ میں ابن ابی حاتم نے نکالا کہ مرارہ بن ربیع اپنے باغ کو چھلا چھلا دیکھ کر رہ
گئے تھے کہیں لکڑی تو کچا جاد کر چکا ہوں ایک دن وہی پھر اٹھا گناہ خیال کر کے کہنے لگے میں نے باغ اللہ کی راہ میں نجات کر لیا۔ ہلال بن امیہ کے اعزاء واقف اور مدت کے بعد آکر
آئے ہوئے تھے وہ ان سے طعن کرتے رہ گئے جب اپنے گناہ کا خیال کیا تو کہنے لگے یا اللہ اب سے میں نے اپنے عزیزوں سے طعن کا نہ اپنا مال و اسباب و کیوں گا۔ لیکن اللہ
ان لوگوں کے گناہ بہاری تمام عمر کی نیکیوں سے بہتر تھے ۱۱۸ھ میں میں نے ان دو شخصوں کا نام سن کر یہ ٹھان لیا کہ اب اپنی بات بدلتا اچھا نہیں جو ان کا انجام ہو گا وہی میرا
بھی ہو گا قسمت بے شک اگر کہہ سکتا ہوں چاہیے اکثر اہل بیت نے ان دونوں شخصوں کو اہل بدیہ نہیں ذکر کیا ہے مگر اس روایت سے ان کا بدیہی ہونا ثابت ہوتا ہے

وَأُخُوْفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَإِنِّي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ
وَهُوَ فِي خَلِيسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي
هَلْ حَزَلَ شَفَتَاكَ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ
أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ فَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ
عَلَى صَوْتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ وَذَاكَ التَّفَتُّ نَحْوَهُ أَعْمَى
عَمِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَى ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ
وَشَدِيدَتْ حَتَّى تَسُورَتْ جِدَارَ حَارِيطٍ أَوْ قَهْدَةٍ
وَهُوَ أَمْسَى عَمِّي وَأَحْبَبُ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا
دَاوُدَ أَلَسْتُ لَكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَحَبُّ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ لَهُ فَتَشَدَّدْتُ فَفَكَرْتُ
فَعُدْتُ لَهُ فَتَشَدَّدْتُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ فَقَضَيْتُ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسُورَتْ
الْحِجْدَارُ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بَسُوقِ الْمَدِينَةِ
إِذَا أَنْبَطَ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مَن قَدِمَ
بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ
عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالٍ لَكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ
لَهُ حَتَّى إِذَا اجْتَمَعُوا وَقَعُوا إِلَيَّ كَمَا يَمِينُ مَلِكٌ
عَسَانَ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدَ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ
صَارَ بَاءً قَدْ جَاءَكَ وَأَمَرَ بِجَبَلِكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ
وَلَا مُنِيبَةٍ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَا نَدَوْنَاكَ فَقُلْتُ لَسَا
قَرَأْتُهَا وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاغِ فَتَمَيَّزْتُ بِهَا

بازاروں میں گھومتا رہتا مگر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی آتا۔ آپ نماز پڑھ کر اپنی جگہ
بیٹھ جاتے۔ میں آپ کو سلام کرتا پھر مجھے خیال آتا آیا آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے ہونٹ (مبارک) ہلا کر مجھے سلام کا جواب دیا یا نہیں؟
پھر میں آپ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہتا اور آکھ بکا کر آپ کو
دیکھتا رہتا۔ چنانچہ میں جب نماز میں ہوتا تو مجھے دیکھتے اور جب میں
آپ کو دیکھتا تو آپ منہ (مبارک) پھیر لیتے۔ اسی طرح ایک مدت
گزر گئی اور لوگوں کی روگردانی دو بھر ہو گئی تو میں اپنے چچا زاد
بھائی ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا اس سے مجھے بہت محبت
تھی میں نے اسے سلام کیا تو بخدا اس نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔
میں نے کہا ابوقتادہ تجھے خدا کی قسم تو مجھے اللہ اور اس کے رسول کا
مُحِب سمجھتا ہے؟ (یا نہیں) جب بھی اس نے جواب نہ دیا میں نے
پھر قسم دے کر دوبارہ یہی کہا لیکن جواب نہ ملا۔ پھر تیسری بار قسم دیکر
یہی کہا تو اس نے یہ کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں؟
مجھ سے ملا نہ گیا میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور پیٹھ
موڑ کر دیوار پر چڑھ کر وہاں سے چل دیا۔ میں ایک دن مدینہ کے بازار
میں جا رہا تھا۔ اتنے میں ایک نصرانی کسان جو شام کا بچہ والا تھا،
اور اناج فروخت کرنے آیا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا لوگو! کعب بن مالک
کا پتہ بتاؤ۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ اس نے غسان کے
بادشاہ کا (جو نصرانی تھا) ایک خط مجھے دیا جس میں یہ درج تھا۔
”مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پیغمبر نے تم پر ظلم کیا ہے اللہ انہیں تمہیں ایسا
ذلیل نہیں بنایا نہ بے کار تم ہم لوگوں سے آملو ہم تمہاری بخوبی خاطر
مدارات کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو (دل میں) کہا۔ یہ

۱۲۔ کیسے جواب دیتے فرمان نبوی صادر ہو چکا تھا کہ کوئی مسلمان ان سے سلام کلام نہ کرے۔ سیمان اللہ تعالیٰ کی تائید و فراموشی و فریب و آفرینش
۱۳۔ ابوقتادہ نے جواب کے طور پر نہیں کہا ورنہ فرمان نبوی کے خلاف ہو جاتا بلکہ اپنے میں آپ ایک بات کہی ۱۲۔

الْكُفْرَ فَسَجَرَتْهُ بِهَا حَتَّى إِذَا امْصَّتْ أَرْبَعُونَ
لَبْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ فَقَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْفَعُ
أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتَ أَطْلَقُهَا أَمْ
مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بِلَا عَتَرٍ لَهَا وَلَا
تَقْرِبِهَا وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبِي مِثْلَ ذَلِكَ
فَقُلْتَ لَا مَرَأَتِي الْخُفْيَ بِأَهْلِكَ فَتَكُونُ
عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ
كَعْبٌ فَخَاضَتْ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنِ أُمَيَّةَ شَيْخٌ مَنَاقِمٌ لَيْسَ
لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكُونُ أَنْ أَخْذُمَهُ قَالَ لَا
وَلَكِنْ لَا يَقْرُبُكَ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ
حَوَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ
كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا
فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لِيُؤَسِّدُنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا
أَذِنَ لِمَرْأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْذُمَهُ
فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدْرِي نِي مَا يَقُولُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنُ
فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَمُورًا

ایک اور مصیبت ہے۔ میں نے وہ خط تئوں میں مجھونکے یا۔ ابھی
بچاس میں سے چالیس راتیں گزری تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا پیغام لانے والا میرے پاس آیا کہنے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ حکم ہے کہ تم اپنی بیوی سے بھی جدا رہو، میں نے دریافت
کیا کیا اسے طلاق دے دوں؟ اس نے کہا نہیں اس سے الگ رہو۔
ہم بستی مت کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم دیا۔ آخر
میں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا تو اپنے والدین کے گھر چلی جا۔ وہیں رہ جب
تک اللہ تعالیٰ میرا کچھ فیصلہ نہ کرے (وہ چلی گئی)

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہلال بن امیہ کی بیوی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہلال بن امیہ
بوڑھا کھوسٹ ہے اگر میں اس کا کام کاج کرتی رہوں تو کوئی بُلی
تو نہیں؟ آپ نے فرمایا کچھ نہیں مگر وہ صحبت نہیں کر سکتا اس نے
عرض کیا حضور! میں تو ایسی کوئی خواہش ہی نہیں اور موجودہ حکم کے
وقت سے تو وہ برابر رہے ہیں۔

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے بھی میرے بعض عزیزوں
نے کہا تم بھی اگر اپنی بیوی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت
مانگو کہ وہ تمہاری خدمت کرتی ہے، تو مناسب ہے جیسے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال بن امیہ کی بیوی کو خدمت کی اجازت
دے دی (تمہیں بھی اجازت دے دیں گے)

کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں تو خدا کی قسم کبھی اس بارے
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں مانگنے کا کیونکہ
مجھے معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمائیں (اجازت دیں
یا نہ دیں) میں جو ان آدمی ہوں (ہلال رضی اللہ عنہ کی طرح کمزور نہیں)

امام سہمان اللہ کعب بن مالک کی قوت ایمان یہاں سے سمجھ لینا چاہیے مسلمان اپنے ملک اور قوم کے ایسے عاشق تھے جب تو مسلمانوں کو اگلے زمانہ میں فروغ حاصل ہوا تھا
اور آج یہ زمانہ ہے جب مسلمان کافروں سے مل کر اپنے بھائی مسلمانوں کو ستاتے ہیں کافروں کے ہاتھوں قتل اور تہذیب کے رولتے ہیں یہ لوگ درحقیقت مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافروں سے
بہتر ہیں قیامت میں ان کا منہ کالا اودان کا حشر ان کافروں کے ساتھ ہو گا جن کی دوزخ کا دم بھرتے ہیں۔ لعنہ اللہ علیہم ۱۲۸

بہر حال اس کے بعد دس راتیں مزید گذاریں اور پوری پچاس راتیں اس وقت سے ہو گئیں جب سے آپ نے ہم سے سلام کلام کی ممانعت فرمادی تھی۔

پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا تو جیسے اللہ نے فرمایا (وَمَا قَدْ عَلَيْنَهُمْ أَنْفُسُهُمْ) میرا دل بہت تنگ ہو رہا تھا اور زمین باوجود کشادہ ہونے کے تنگ معلوم ہو رہی تھی، اتنے میں میں نے ایک پکائے والے کی آواز سنی جو سسل پہاڑ پر چڑھ کر پکار رہا تھا اے کعب بن مالک! خوش ہو جا، یہ سننے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھے یقین ہو گیا اب میری مشکل دور ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو خبر کر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا قصور معاف کر دیا۔ اب لوگ خوشخبری دینے کے لئے میرے پاس اور میرے دونوں ساتھیوں (امراء اور ہلال) کے پاس جانے لگے ایک شخص گھوڑے پر سوار میرے پاس آئے اور اہل قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا اور پہاڑ پر کی آواز گھوڑے سے بلند مجھے پہنچ گئی۔ غرض جب یہ خوشخبری کی آواز مجھے پہنچی۔ میں نے (خوشی میں) اپنے دو کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے اس وقت کپڑوں کی قسم سے میرے پاس یہی دو کپڑے تھے اور میں نے (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا۔ رستے میں فوج در فوج لوگ مجھ سے ملاقات کرتے جاتے تھے اور مجھے مبارک باد دیتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللہ کی معافی تمہیں مبارک ہو۔ کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں مسجد میں پہنچا تو دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں لوگ آپ کے گرد ہیں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ مجھے دیکھ کر دوڑاٹھے اور مصافحہ کیا مبارکباد دی۔ خدا کی قسم ہاجرین میں سے اور کسی نے اٹھ کر مجھے

لَيْتَالِ حَتَّى كُنْتُ لَنَا خُسُوفٌ لَيْلَةً مِّنْ حِينِ نَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبِحَ تَحْسِينُ لَيْلَةٍ وَآتَا عَلَى الظَّهِيرَةِ مِّنْ مَّيُوتِنَا فَبَيَّنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ أَلَيْحِ ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ مَاتَتْ عَلَى نَفْسِي وَضَافَتْ عَلَى الْأَرْضِ يَمَارُ حَبَّتِ سَمْعَتْ صَوَّ صَارِخًا أَوْ نِي عَلَى حَبْلِ سَلَمٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ أَبَشِّرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا أَوْعُفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَجَرٌ وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُوبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ قَدْ هَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَ قَدْ وَدَّ هَبَ قِيلَ مَا جِئَ مُبَشِّرُونَ وَرَكِعْتُ إِلَى رَجُلٍ قَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِّنْ أَسْلَمَ فَأَوْنِي عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعُ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي تَرَعْتُ لَكَ تَوْبِي فَكَسَوْتُهُ إِتَاهُمَا بِبَشْرَاكَ وَاللَّهُ مَا أَوْلَكَ غَيْرُهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ تَوْبَتَيْنِ فَلَيْسَتْهُمَا وَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهْتَوُونَ بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لَيْسَ بِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبُ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ قِيَامًا لَّيَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ لِلَّهِ يَهْرُولُ حَتَّى مَا تَحْقِيقُ وَهَتَّافِي وَاللَّهُ مَا قَامَ إِلَى رَجُلٍ مِّنَ أُمَّةٍ جَرِيئٍ

عِيْرَةً وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا
 سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِي
 وَجْهَهُ مِنَ الشُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرٍ يَوْفِرُ مَسْرَ
 عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ
 عِنْدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ قَالَ
 لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْنَنَّا رَوْجَهُ
 حَتَّى كَانَتْ قِطْعَةُ قَبْرِ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ
 مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَفْخَلَعَ مِنْ مَالِي
 صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمْسِكْ
 عَلَيْكَ بَعْضَ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي
 أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي يَخِيرُ بَرَفَعْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ أَنْسَاهَا لِي بِالصَّدَقَةِ وَإِنِّي
 مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحْدِثَ إِلَّا صِدْقًا مَا
 بَقِيَتْ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
 أَجْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِي الْحَدِيثُ مِنْهُ دُرُودُ
 ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
 يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَجْلَا لِي وَمَا تَعَدَّتْ
 مِنْهُ دُرُودُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَكْثَرُ بَابًا وَإِنِّي لَا رَجُوعَ
 أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَتْ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ

مبارک باد نہیں دی ہے میں طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ احسان کبھی بھولنے
 والا نہیں کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو سلام کیا میں نے دیکھا کہ آپ کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا
 آپ نے فرمایا کعب! یہ دن تجھے مبارک جو ان سب دلوں سے بہتر ہے
 جب سے تیری ماں نے تجھے جنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ
 علیہ وسلم) یہ معافی اللہ کی طرف سے ہوئی یا آپ کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا
 اللہ کی طرف سے ہوئی (اس نے خود حکم معافی نازل کیا ہے) آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو چہرہ انور چاند کی طرح روشن ہوتا
 ہم لوگ اسے پہچان لیتے۔ عرض جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنی معافی کے شکر نے
 میں اپنا سارا مال خیرات کر دوں۔ اللہ اور اللہ کے رسول کو دے دوں۔
 آپ نے فرمایا کچھ مال اپنے لئے بھی رہنے دے یہ تیرے حق میں بہتر ہے
 میں نے عرض کیا بہت بہتر۔ اچھا تو خیر میں جو میرا حصہ ہے ہی
 رہنے دیتا ہوں (باقی سب خیرات کئے دیتا ہوں) پھر میں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے جو سچ بول دیا اس
 وجہ سے مجھے نجات ملی اور میری توبہ میں یہ اقرار بھی ہے کہ اب میں
 زندگی بھر ہمیشہ سچ ہی بولوں گا (کبھی جھوٹ نہیں بولنے کا) خدا کی
 قسم میں نہیں سمجھا کہ اللہ نے سچ بولنے کی وجہ سے کسی مسلمان پر اتنا
 فضل کیا ہو جتنا مجھ پر فضل کیا ہے۔ جب سے میں نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملے میں سچ سچ عرض کر دیا، اس وقت
 سے آج تک میں نے کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید
 ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے زندگی بھر جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ
 نے سورہ توبہ میں یہ آیت نازل فرمائی لَقَدْ تَابَ اللَّهُ
 عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ جَارِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ

رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَنَابَ اللَّهُ
عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا
مَعَ الصِّدِّيقِينَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أُنْعَمَ اللَّهُ عَلَى مَنْ
نِعْمَةً قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلدِّينِ سَلَامٍ أَعْظَمَ
فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَأَكُونَنَّ كَذِبُهُ فَاهْلِكَ
كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا قَاتَ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ
كَذَبُوا مِنْهُمْ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِحَدِيثٍ
فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيُخْلِفُونَ يَا اللَّهُ لَكُمْ
إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَاتَ اللَّهُ لَا يُضْطَرُّ عَنِ
الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخْلَفْنَا
أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرٍ أَوْلَعَكَ الَّذِينَ قِيلَ
مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَعْفَرَ لَهُمْ
وَأَرْجَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ فَبَدَّلَكَ قَالَ اللَّهُ
وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ حَلَفُوا وَلَيْسَ الَّذِي
ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ تَخْلُفْنَا عَنِ الْعَزْوَ وَنَا هُوَ
تَخْلُفُهُ إِيَّاَنَا وَأَرْجَا وَكَأَمْرَنَا عَنِ حَلَفِ
لَهُ وَاعْتَدَرِ إِلَيْهِ فَقِيلَ مِنْهُ -

باب ۲۵۵ نَزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَبْرِ

۴۰۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ

الصِّدِّيقَيْنِ - خدا کی قسم میں تو اسلام کی ہدایت کے بعد اللہ
تعالیٰ کا کوئی احسان اپنے اوپر اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا کہ اس نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولنے کی توفیق دی
اور جھوٹ سے بچایا۔ اگر میں جھوٹ بولتا تو دوسرے لوگوں
(منافقوں) کی طرح تباہ ہو جاتا جیسے وہ تباہ ہوئے۔ اللہ
تعالیٰ نے ان جھوٹوں کے لئے بُرا لفظ نازل کیا و لیساً بُرا کسی کے لئے
نازل نہیں کیا۔ اب جب تم واپس آئے تو یہ لوگ اللہ کی جھوٹی
قسمیں کھائیں گے۔“ آیت کے آخر تک یعنی ”اللہ تعالیٰ ہر گز
نافرمان قوم سے خوش نہیں۔“ تک۔

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم قینوں آدمیوں کا حکم
ملتوی رکھا گیا اور ان لوگوں کا مقدمہ جنہوں نے جھوٹی قسمیں کھائی
تمہیں فیصل ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
بیعت لی۔ ان کے واسطے استغفار کیا اور ہمارے مقدمے کو
التوا میں رکھنا تاکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے عفو کا حکم نازل
فرمایا۔ اور اس آیت وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ حَلَفُوا میں حَلَفُوا
سے یہی مراد ہے کہ ہمارا مقدمہ ملتوی رکھا گیا اور ہم التوا میں ڈال
دیئے گئے۔ یہ مراد نہیں کہ جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مطلب یہ ہے کہ
ان لوگوں کے پیچھے رہے جنہوں نے قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر
بیان کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر
قبول کر لئے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام جَبْرِ

میں نازل ہونا۔

(از عبد اللہ بن محمد جعفری از عبد الرزاق از معمر از زہری از

سالم ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ
لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجْرِ
قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
أَنْ يُصِيبَكُمْ مَأْأَصَابُهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ
ثُمَّ قَتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَصَابِ
الْحَجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا
أَنْ تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)

باب ۲۲۵

۴۰۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِينٍ عَنْ اللَّيْثِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ
ابْنِ الْمُخَيْرِقِ عَنْ أَبِيهِ الْمُخَيْرِقِ بْنِ شُعْبَةَ
قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَغَسَّطَ أَسْكَبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ
لَا أَعْلَمُهُ قَالَ إِلَّا فِي غُرُورَةٍ تَبَوَّاهُ فَغَسَلَ
وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَصَنَّقَ
عَلَيْهِ كُمًا مُحَبَّبَةً فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ
جُبَّتِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خَفَّيْهِ -

۴۰۸۷- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ
ابْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي مُهْمِدٍ قَالَ أَتَيْتُ أَمْعَ

اللہ علیہ وسلم (توک کو جلتے ہوئے) مقام حجر سے گزرے تو (لوگوں سے)
فرمایا۔ ان ظالموں کے (اجڑے) دیار میں تم مت جاؤ ایسا نہ ہو
ان کی طرح تم پر بھی عذاب اترے۔ اگر ایسے ہی جاتے ہو تو (خدا کے
خوف سے) روتے ہوئے جاؤ۔ پھر آپ نے اپنا سر چھپا لیا اور طبری
سے اس وادی (حجر کی سرحد سے) پار ہو گئے۔

(از یحییٰ بن بکیر از مالک از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ
عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجروالوں کے متعلق فرمایا
ان ظالموں کے (گھروں کے) پاس مت جاؤ مگر روتے ہوئے جاؤ تو
درست ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب نازل ہو جو ان
پر نازل ہوا تھا۔

باب

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عبد العزیز بن ابی سلمہ از سعد بن
ابراہیم از قافع بن جبر از عروہ بن مغیرہ) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے تشریف
لے گئے (جب واپس آئے تو) میں وضو کے لئے پانی ڈالنے لگا۔
عروہ کہتے ہیں۔ میرے خیال میں مغیرہ نے یہ واقعہ جنگ
توک کا بیان کیا۔ بہر حال آپ نے منہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک ہاتھ
دھونے لگے تو جب تک آستین تنگ تھی۔ آپ نے جب تک تلے سے
اپنے دونوں بازو ہر زال لئے۔ پھر انہیں دھویا۔ بعد ازاں
موزوں پر مسح کیا۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان از عمرو بن یحییٰ از عباس بن سہل
ابن سعد) ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم غزوہ تبوک سے لوٹ کر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے۔ جب مدینہ منورہ

وَسَلَّمَ وَقَالَ سَفِيَانُ مَرَّةً مَعَ الصَّبْيَانِ - آپ سے تھے بلکہ ایک بار سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں غلمان کے

بجائے صبيان کا لفظ بیان کیا (معنی ایک ہی ہے)

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از زہری) سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے یاد ہے میں بچوں کے ساتھ ثنیہ وداع تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے گیا تھا جب آپ تبوک سے تشریف لارہے تھے۔

۴۰۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ أَيْ ذَكَرَ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصَّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمًا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور وفات کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (بے شک تجھے بھی انتقال کرنا ہے اور وہ بھی مرے گے) پھر تم (قیامت کے دن) اپنے مالک کے سامنے جھک کر رو گئے۔

باب ۲۲۳ مَرَضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ وَقَوْلُ اللَّهِ

تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

ثُمَّ أُنْكِرْتُمْ دِيَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ

تَخْتَفِمُونَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

قَالَ غَزْوَةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا

عَائِشَةُ مَا أَذَالَ أَحَدٌ أَلَمَ الظَّلَامِ

الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْرٍ فَمَهَذَا أَذَانٌ

وَحَدَّثْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ

ذَلِكَ السَّخَرِ -

اور یونس نے زہری سے روایت کی: عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں فرمائے تھے ”عائشہ! مجھے اب تک اس (زہر آلود دیکری کا گوشت) کھانے کی تکلیف معلوم ہوتی ہے جو خیر میں میں نے کھایا تھا۔ اب مجھے معلوم ہوا، اس زہر کے اثر سے میری زندگی کی رگ کٹ گئی۔

۴۰۹۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الَّتِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ

(انجی بن بکیر از لیت از عقیل از ابن شہاب از عبد اللہ ابن عبد اللہ از عمید اللہ بن عباس) ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ والمزلات عرفاً پڑھتے سنا پھر اس کے

لے یہ دونوں حدیثیں نظر برابر سے تعلق نہیں رکھتیں بعضوں نے کہا امام بخاری نے ان روایتوں کو اس طرف اشارہ کیا کہ آپ نے بادشاہوں کو خطوط لکھے جن میں لکھے ہیں جس سال غزوہ تبوک ہوا بعضوں نے کہا آپ نے قیصر روم کو دو خط لکھے پہلا خط اس وقت لکھا جب قریش سے صلح ہوئی تھی جس کا قصہ قرآن کتاب میں گذر چکا ہے پھر دوسرا خط قیصر اور کسریٰ اور نیشی کو خطوط لکھے اور یہ نیشی اس نیشی کا قلم مقام تھا جو مسلمان ہو کر مر گیا تھا اور یہ کا قلم ۱۲ منہ ۱۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری ختم ہوا چنانچہ کوم المؤمنین حضرت عیمونہ کے لکھ میں شروع ہوئی اور تیرو دن یا چودہ دن یا سو دن آپ بلارچہ اور وفات آپ کی پیر کے دن ربیع الاول کی دوسری یا باوصیٰ تاریخ کو ہوئی یا تری روایت میں ہے کہ آپ کی وفات گیارہ رمضان کو ہوئی ۱۲ منہ ۱۵ اس کو حاکم اور ہزار نے وصل کیا ۱۳ منہ

بِالْمُرْسَلَةِ عُرِفَا ثُمَّ مَاصِلًا لَنَا بَعْدَ هَاجَتِهِ
قَبَضَهُ اللَّهُ -

۴۰۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
يُذِنِي ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَوْفٍ إِنَّا لَنَأْتِيَنَّكَ وَمِثْلُكَ فَقَالَ إِنَّكَ مِنْ
حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ
الْأَيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ آتَاهُ
فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ -

بعد وفات تک آپ نے کوئی نماز ہمیں نہیں پڑھائی۔

(از محمد بن عمرہ از شعبہ از ابوبشر از سعید بن جبیر) ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مجھے
اپنے پاس بٹھایا کرتے۔ اس پر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
کہنے لگے۔ ان کے برابر تو ہمارے بیٹے ہیں (انہیں بھی اپنے پاس ٹھائی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کی وجہ تم جانتے ہو کہ میں ابن
عباس رضی اللہ عنہما کی کیوں تعظیم کرتا ہوں؟ پھر انہوں نے مجھ سے
اس آیت کے متعلق پوچھا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ میں نے کہا
یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اشارہ ہے (اللہ تعالیٰ نے ایہ
سورت نازل فرما کر آپ کو خبر دی ہے کہ آپ کی وفات کا وقت کہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی یہی سمجھتا ہوں تو تم سمجھتے۔

۴۰۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمُ
الْخَيْبِ شَتَّى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَجَعَهُ فَقَالَ اسْتَوْنِي أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا
لَنْ تَغْيِلُوا أَبَدًا أَبَدًا فَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي
عِنْدَ بَعْثٍ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُكَ أَهْجَرَ
اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَنْهُ فَقَالَ
دَعُونِي قَالَ لَيْتَنِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي
إِلَيْهِ وَادُّمَا هُمُ بِنَثْلٍ قَالَ أَخْرَجُوا الْمُشْرِكِينَ

(از قتیبہ از سفیان از سلیمان احوال) سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے جمعرات کا دن، ہاں جمعرات کے دن
ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری تیز ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کفے
کا سامان لاؤ میں تمہیں ایک کتاب (وصیت نامہ) لکھوا جاؤں
تم اس پر چلو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے جھگڑنا شروع
کیا مالا مال پیغمبر کے سامنے جھگڑا کر نادرست نہیں۔ کوئی کہنے لگا کیا
آپ (شدت مرض سے) یہ فرما رہے ہیں؟ دوبارہ پوچھو۔ چنانچہ
آپ سے پوچھنے لگے۔ آپ نے فرمایا رہنے دو میں جس کام میں مشغول
ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کے لئے تم کہہ رہے ہو، غرض آپ
نے (زبانی) تین باتوں کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا مشرکوں کو چیز برہ

۱۔ اہل توحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے دوسرے بھائی تھے علم الہی ہی چیز ہے جس کی تعظیم سب کو کرنا چاہیے بزرگی یہ علم است نہ سال ۱۲ منہ
۲۔ اس سورت کے اترنے کے بعد آپ نے پوری پوری توجہ آخرت کی طرف کردی اور دنیا سے انقطاع کیا ۱۲ منہ ۳۔ مطلب اس کلام کا یہ ہے کہ پیغمبر کا حکم کا کیوں نہیں
لائے کیا پیغمبر اور ان کی طرف سے ہر بات پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ یہی اللہ کی طرف سے ہے اور دنیا سے انقطاع کیا ۱۲ منہ ۴۔ مطلب یہ ہے کہ اچھا تو
آپ زعمہ ہیں یہ بات آپ سے پوچھو ۱۲ منہ

مِنْ جَنْبِهَا الْعَرَبُ وَأَجِزُوا الْوَفْدَ بِحُجُومَا
كُنْتُ أَجِزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ
فَنَسِيْنَهَا۔

۴۰۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ التَّوَّابِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَفِي الْبَيْتِ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا
بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمَهُ الْوَجْهُ وَعِنْدَكُمْ
الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ
الْبَيْتِ فَاحْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِئُوا
يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَقُولُ غَيْرُ ذَلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَ
الْإِخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ
إِنَّ التَّوْرِيَّةَ كُلَّ التَّوْرِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ
لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِإِخْتِلَافِهِمْ وَلَعَطْفِهِمْ۔

عرب سے لڑکا ل دینا۔ قاصدوں کی اسی طرح خاطر مدارات کیا کرنا
جیسے میں کیا کرتا تھا۔ تیسری بات (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یا
سعید نے یاسلمان نے) بیان نہیں کی یا کہا میں تیسری بات بھول گیا۔
(از علی بن عبد اللہ از عبد البر زاذلی از عمر از نہری از عبد اللہ
ابن عبد اللہ بن عتیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہونے لگی اس وقت گھر میں کئی صحابہ
کرام بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ادھر آؤ میں تمہیں ایک کتاب
(وصیت نامہ) لکھوا دیتا ہوں تم اس پر چلتے رہے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے
یہ سن کر کسی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہو رہا ہے
اور تمہارے پاس قرآن (اللہ کی کتاب) موجود ہے یہیں اللہ کی کتاب
کا کافی ہے۔ اب گھروالوں میں اختلاف ہونے لگا۔ کوئی کہتا تھا لکھنے
کا سامان لاؤ اور کتاب (وصیت نامہ) لکھوا لونا کہ گمراہ نہ ہو سکو کوئی
کچھ کہتا تھا (کہ لکھوانے کی ضرورت نہیں) جب جھگڑا بہت ہونے لگا،
اور بے کار بحث چھڑ گئی تو آپ نے فرمایا چلو اٹھو۔

عبد اللہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے افسوس
مدا افسوس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اختلاف اور بے کار بحث
کی وجہ سے کچھ لکھوانے کا موقع نہ دیا۔

سہ کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ قرآن پر چلنے رہنا یا اس امر کے فکر کا سامان کر دینا یا میری فکر کہتے نہ بنا لینا یا نماز اور روزہ وغیرہ کا خیال رکھنا۔ امام مالک نے سوطا
یہ ہیں روایت کیا ہے کہ میری فکر کہتے نہ بنا لینا یا ۱۲ منہ سہ حضرت عمرؓ کی یہ عرض تھی کہ ایسی بیماری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب لکھوانے کی کہیں
تکلیف دیں۔ قرآن شریف جس میں سب احکام موجود ہیں چاہے لکھ لاتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث کی ہم کو حاجت نہیں معاذ اللہ حضرت عمرؓ ایسا
کیوں کہنے لگے جب خود قرآن شریف میں حدیث پر عمل کرنے کا حکم ہے ۱۲ منہ سہ حضرت عمرؓ تمام صحابہ میں بڑے عالم اور دور اندیش تھے اور سادہ دل اور
نہ نظافتی امور میں تو ایسا غلط فہمی نہیں رکھتے تھے ان کو بڑھا کہیں بیماری کی شدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لکھوائیں اور شاید آپ کی زبان سے کوئی ایسی بات نکل
جائے جس پر منافقوں کو طعن و تشنیع کا موقع ملے تو آئندہ اسلام کی اشاعت میں برا غلط پیدا ہو گا۔ حضرت عمرؓ کی نیت معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
منافقت کی نہ تھی اور جو کوئی ایسا گمان کرتا ہے وہ بیوقوف ہے۔ حضرت عمرؓ کی حافی شادی اور بن کی تائید اور حق پسندی اور انصاف پروری میرا س نے مطلق طور
نہیں کیا ورنہ ایسا گمان جو محض انوائے شیطان ہے ان پر نہ کرنا اگر بالفرض حضرت عمرؓ کی رائے غلط تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ (لکھنا)

۴۰۹۷۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَعْفَرٍ
الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي
شُكْوَاهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَأَرَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ
ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَأَرَهَا بِشَيْءٍ فَفَعَمِكَتْ فَسَأَلْنَا
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَسَّرَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تَوُفِّيَ
فِيهِ فَبَكَتْ ثُمَّ سَأَسَّرَ فِي فَاحْخَبَرَنِي (أَيَّ) أَوَّلُ
أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَفَعَمِكَتْ۔

۴۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عُندَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ
لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخْبِرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي
مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَآخَذَتْهُ بُحَّةٌ
يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أُنْعِمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ هَلَايَا
فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ۔

۴۰۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرَضَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي
مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفْقِ الْأَعْلَى۔

(از سیرہ بن صفوان بن جمیل بنی از ابراہیم بن سعد از والدش
از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مرض وصال میں بلوایا اور ان
کے کان میں کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں۔ پھر اپنے پاس بلا یا اور
ان کے کان میں کوئی بات کی تو وہ ہنس دیں۔ ہم نے حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال
کے بعد) وجہ پوچھی انہوں نے کہا پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں
ہوں کہ میں رو پڑی۔ پھر کان میں مجھ سے فرمایا کہ میں آپ کے عزیزوں
میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

(از محمد بن بشیر از عنذر از شعبہ از سعید از عروہ) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں سنا کرتی تھی کہ کوئی پیغمبر اس وقت
تک انتقال نہیں کرتا جب تک اسے (پروردگار کی طرف سے) یہ اختیار
نہیں دیا جاتا کہ دنیا اختیار کرے (یعنی دنیا میں اور رہنا) یا آخرت
پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرض وصال میں سنا آپ
کو ٹھسکا لگا (اوجھوہوا) فرمانے لگے "یا اللہ ان لوگوں کے ساتھ رکھ
جن پر تو نے اپنا انعام کیا" آیت کے اخیر تک۔ چنانچہ میں سمجھ گئی
کہ آپ کو بھی اختیار ملا۔

(از مسلم از شعبہ از سعد از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں فرماتے تھے
یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ (یعنی پیغمبروں میں)

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ بدترین روز یا پنج روز زندہ رہے آپ کو منظور ہوا تو بعد میں یہ کتاب لکھوا دیتے یا اس وقت امرا سے فرماتے کہ نہیں دوات قلم لاؤ تو کسی کی مجال تھی کہ آپ کے
حکم سے تالیف نہ کرنا صحابہ جہاد اور انصار آنحضرت کے جان نثار الیہ موجود تھے کہ ہر کسی کے حکم و مقررہ شخص کا اگر وہ پیغمبر کی مخالفت کرتے ہی وقت کام تمام کرتے ہی سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت عروہ کی رائے درست تھی اور بدو کو آنحضرت نے بھی اس رائے سے اتفاق فرمایا اگر اہل قرآن آپ مخالفت کے باب میں کچھ لکھوانا چاہتے تھے تو انہیں بھی ہوا چاہو گا کہ خلاف مسلمانوں
کے مشعلے پر چھوڑ دی جائے اور ان لئے آپ کو سکوت فرمایا ورنہ ان میں اتوں کی طرح خلافت کا مقدمہ بھی صاف طے فرمادیتے فقط ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا) ملے ایک
ہدایت میں ہوں ہے کہ دوسری بات کے کان میں نہ فرمایا کرتا ہمیشہ عورتوں کے مکر اور اس سے اس حدیث میں صاف اور صریح آپ کا ایک ہی وجہ مذکور ہے۔ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے

حَافِظُكَ وَذَاقَ لِقَاءُكَ

میری ہنسی اور ٹھوڑی کے درمیان انتقال فرمایا۔

۴۱۰۲- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي خَبْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

(از حبان از عبد اللہ از یونس از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات (سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ والناس) پڑھ کر دم کرتے تھے اور ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو میں نے یہ سورتیں پڑھ کر آپ پر دم کرنا شروع کر دیا۔ اور آپ کا ہاتھ لے کر آپ کے بدن پر پھیرتی (اس امید سے کہ شاید آپ اچھے ہو جائیں)

قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ زَاخَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَمَّ عَنْهُ يُمِيدًا فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ طِفِئَتْ أَنْفُتُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّذِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَسَمَّ بِهَا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

۴۱۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

(از معلی بن اسد از عبد العزیز بن مختار از شہام بن عبد العزیز بن مختار) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وفات سے پہلے میں نے کان لگا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی۔ آپ پیٹھ مبارک میرے ساتھ ٹپکے ہوئے تھے اور یہ فرما رہے تھے یا اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما مجھے بلند رفیقوں سے ملانے

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَاخَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى ظَهْرِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي بِالرَّفِيقِ

۴۱۰۴- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

(از صلت بن محمد از ابو عوانہ از ہلال وزان از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں فرمایا۔ اللہ یہودیوں پر لعنت کرے، جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسیخ بنالیا۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَاخَرَتْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَوَيْتُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ أَفْخَدُوا أَقْبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذَلِكَ لَا بُدَّ قَبْرَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ اگر یہ ڈرنہ ہوتا کہ لوگ آپ کی قبر کو مسجد بنا لیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ دوسری روایت میں ہے لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا اپنے توہم پر ہنسی اور طعن کے درمیان وفات پائی حضرت علیؓ کو کس وقت وہی کیا معلوم جو اگر شیعوں کا افتراء ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت حضرت علیؓ کو اپنا خلیفہ یا وصی مقرر کیا اگر آپ ایسا کہے جاتے تو مجاہدین اور انصار اقیامت تک لوگوں کی مدد کی خلافت قبول نہ کرتے اب مالک اور ابن سیرین حدیث کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی گواہی وفات پائی تو یہ روایت صحیح نہیں ہے اس کی سند میں ایک شیعی ہے ۲۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے نبیؐ کو یہودیوں کا یہودیہ پڑھ کر دیکھا وہ لوگوں کو یہودیہ پڑھ کر اپنے منہ پر پھیرے اسی طرح صلے بدن پر جہاں تک ہو سکے ۱۲۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہودیوں سے بچانے کے لیے یہودیہ پڑھ کر دیکھا کیونکہ ان کی شان نبیؐ ہے کہ اپنے مالک سے قصوروں کی معافی چاہتا ہے گو کتنا ہی تقرب کیوں نہ ہو ۱۳۔

کی قبر کھول دی جاتی۔

حَتَّىٰ أَنْ يُشَٰخَّذَ مَسْجِدًا۔

۴۱۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْثَّيْتِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ
عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
لَمَّا تَقَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ
اشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَذْوَاجَهُ أَنْ
يُخْرَجَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ
الرَّجُلَيْنِ تَحْتَ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عُبَّاسِ
ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ
فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ
لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ
الْآخَرُ الَّذِي كَرِهَ نَسَبَهُ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ فَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ
بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هُوَ يَقُولُ عَلِيٌّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ
لَمْ تَحُلْ أَوْ كَيْفَ هُنَّ لَعَلِّي أَعَهْدُ إِلَى النَّاسِ
فَاجْلِسْنَا فِي حُفْظٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ
مِنْ تِلْكَ الْقَرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِبِدَا
أَنْ قَدْ فَعَلْتُمْ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ صَلَّى
لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ عُثْمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا
لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ

از سعید بن عفیر از لیت از محبیل از ابن شہاب از عبید اللہ
ابن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی
بیماری سخت ہو گئی تو آپ نے اپنی (دوسری) بیویوں سے اجازت لی
کہ بیماری میں وہ میرے گھر میں رہیں انہوں نے اجازت دے دی۔
آپ دو آدمیوں پر ایک عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور ایک
شخص پر سہارا دیئے ہوئے اس طرح سے باہر نکلے کہ آپ کے دونوں
پاؤں (کمزوری کی وجہ سے) زمین پر خط کھینچتے ملتے تھے۔

عبید اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث
عبد اللہ بن عباس سے بیان کی انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرے
شخص کون تھے جن کا نام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا؟ میں
نے کہا نہیں! انہوں نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

غرض حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جب میرے حجرے میں تشریف لائے اور آپ کی بیماری شدت
افتار گر گئی تو آپ نے یہ حکم دیا "سات مشکیں پانی کی لاؤ جن کے منہ نہ
کھولے گئے ہوں اور میرے اوپر بہاؤ تاکہ مجھے سکون ہو اور) میں لوگوں کو
وصیت کر سکوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے آپ کو حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک برتن میں بٹھایا اور یہ مشکیں آپ پر بہانہ شروع
کیں حتیٰ کہ آپ نے اسلئے سے فرمایا بس کر دیں۔ پھر آپ لوگوں کی طرف تشریف
لئے انہیں نماز پڑھائی اور وعظ سنایا۔

زہری کہتے ہیں مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بتایا کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا تو آپ منہ کو چادر سے چھپانے لگے۔

لے مکن روایت میں ہے کہ قرذات سے پہلے وہ اپنے گھر میں تھے اور اس کی انکیش کش کی ہے اسے آخرت کو اختیار کیا یہ سن کر ابو بکرؓ رو دیئے اور
کہتے تھے کہ ہمارے ماں باپ، ہماری جانیں ہمارے مال سب آپ پر سے منہ سے نکلتے ہیں اس کے بعد آپ نے وفات تک کوئی وعظ نہیں فرمایا ۱۲۷

جب (گرمی سے) گھبراتے تو منہ کو کھول دیتے اور اسی حالت میں فرماتے
 ”یہ ہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں
 کو مسجد بنالیا۔ آپ لوگوں کو اس (جسے) کام سے ڈراتے تھے۔“

زہری کہتے ہیں مجھے عبد اللہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر میں (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے متعلق) کئی مرتبہ معذرت عرض کی۔ اس کی وجہ یہ تھی میں نہیں سمجھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شخص آپ کا جانشین ہوگا لوگ اسے محبت کی نظر سے دیکھیں گے بلکہ میں یہ سمجھی کہ شخص آپ کا جانشین ہوگا لوگ اسے بُرا (نخوست والا) سمجھیں گے اس لئے میں نے یہ ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کام سے (یعنی امامت سے) معاف رکھیں۔

اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و

(از عبد اللہ بن یوسف ازلیث از ابن البہاد از عبد الرحمن بن قاسم)
از والدش، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے میری ہنسی اور ٹھوکر کھجے درمیان انتقال فرمایا۔ جب سے میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی سختی دیکھی، اس کے بعد سے میں
موت کی سختی کسی کے لئے بُرا نہیں سمجھتی تھ۔

(از اسحاق از بشر بن شعیب بن ابی حمزہ از والدش از زہری)

يَطْرَحُ حَيْمَنَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا انْعَمَ كَشَفَهَا
عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
مَسَاجِدَ يُحَدِّثُونَ مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَلَكَنِي عَلَيْهِ
كَثْرَةُ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ
يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَكَ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا
وَلَا أَكُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ
إِلَّا تَشَاءَ مَا النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يُعَدِلَ
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي
بَكْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ ابْنُ عُثْمَرَ وَابْنُ مَوْسَى
وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْقَسِيمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا دَخَلْتُ
مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لِي بَيْنَ حَاضِرَتَيْهِ وَوَأَمْرَتَيْهِ
قُلْتُ أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا أَبَدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعْبَةَ

[illegible]

ابن ابی حمزۃ قال حدثنی ابی عن الزہری قال
 أخبرنی عبد اللہ بن عتب بن مالک لا تصارک و
 کان کعب بن مالک أحد الثلثۃ الذین حبیب
 علیہم أن عبد اللہ بن عتب بن مالک أخبرنا أن علی
 ابن ابی طالب خرج من عند رسول اللہ صلی اللہ
 فی وجع الذی توفي فیہ فقال الناس یا آبا
 حسن کیف أصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال أصبح بحمد اللہ بارئاً فأخذ بسیدہ
 عباس بن عبد المطلب فقال له أنت واللہ
 بعد ثلاث عبد العاص ورائی واللہ لا رؤ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوف یتوفی من
 وجعہ ہذا آرائی لا عرف وجعہ بنی عبد
 المطلب عند الموت اذهب بنا الی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلنسأله فیمن ہذا
 المرء ان کان فینا علمنا ذلک وان کان
 فی غیرنا علمناک فأوصی بنا فقال علی انا
 واللہ لئن سألتنا ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فمنعنا ہا لا یعطينا ہا الناس بعدک
 ورائی واللہ لا أسألكم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم۔

عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری جن کے والد کعب بن مالک انصاری
 ان تین شخصوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے (غزوہ تبوک میں عدم
 شمولیت کا گناہ) معاف کر دیا تھا (یہ عبداللہ بن کعب) کہتے ہیں کہ
 عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے واقعہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے مرض وصال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے
 باہر تشریف لائے لوگوں نے ان سے پوچھا ابوالحسن آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا مزاج مبارک کیسا ہے؟ انہوں نے کہا الحمد للہ آپ اچھے ہیں
 یہ سن کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا
 اور کہنے لگے خدا کی قسم تم تین دن کے بعد غلام بنو گے۔ اور میں تو خدا کی
 قسم یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں غنقوب
 وصال فرما جائیں گے میں عبدالمطلب کی اولاد کا منہ دیکھ کر ہچان
 لیتا ہوں جب ان کے انتقال کا وقت قریب ہوتا ہے۔ علی اہم ذلک
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں۔ آپ سے دریافت کر
 لیں کہ آپ کے بعد کون آپ کا خلیفہ ہوگا۔ اگر آپ ہم لوگوں کو دینی
 ہاشم کو) خلافت دیں تو بہتر ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ اگر آپ دوسرے
 کسی کو خلیفہ بنائیں تو اسے فرما جائیں گے (وہ ہمارے ساتھ بہتر سلوک
 کرے گا) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا نہ ہو ہم آپ سے پوچھیں
 اور آپ ہم لوگوں کو خلافت نہ دیں تو پھر لوگ (قیامت تک) آپ کے
 بعد کبھی ہمیں نہیں بنائیں گے۔ اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے خلافت کا سوال نہیں کروں گا۔

۱۔ لفظ ترجموں پر تم لا محالہ ہے غلام بنو گے مطلب یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص حاکم ہوگا اور تم کو اس کی اطاعت کرنا ہوگی ۲۔ منہ سے حضرت علی کو معلوم تھا کہ لوگوں کے دل ہماری طرف
 مائل نہیں ہیں اگر کہیں آنحضرت سے ہم کو خلافت دینے سے انکار کر دیا تو لوگوں کو ایک درس دلا دیتے کہ وہ کبھی ہمیں خلافت نہیں دینے کے بغیر خلافت اس کے اگر حکومت کریں
 تو قتال ہے کہ لوگ ہماری قرابت اور نفیست پر نظر کر کے کبھی نہ کہیں ہم کو بھی خلافت دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے قول سے مداف معلوم ہوتا ہے کہ اہلای خلافت کوئی مورد حق نہیں
 ہے کہ باپ کے بعد بیٹا حاکم بن جائے بلکہ مسلمان لوگ جس شخص کو افضل اور خلافت کے لائق سمجھیں اس کو حاکم بنائیں یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلام کی حکومت شروع ہی سے جمہوری طرز پر قائم
 ہوئی تھی اگر اسی طرز پر ہی تو اسلام کو دن دوئی ملت چو گئی ترقی ہوتی رہتی مگر مسلمانوں نے اپنے پیغمبر کا طریقہ چھوڑ کر کسراہ اور قیصر کا طرز اختیار کیا اور بادشاہت اور خلافت کو
 موردی کر دیا باپ کے بعد اس کے بیٹے کو بادشاہ بنایا گو وہ کیسا ہی جاہل اور ظالم اور فاسق اور نالائق ہو۔ یہ بد کے وقت سے یہ ظلم کا سلسلہ قائم ہوا جرات یک مسلمانوں میں
 رائج ہے اور مطلق یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے آپ کو خلافت شروع کافروں کی یہ رسم اختیار کی اور بادشاہ کو کسراہ وہ کتنا ہی نالائق جاہل فاسق اور ظالم ہو البتہ منکر انکس

۴۱۰۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي

الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُثَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ الْمُسْلِمُونَ بَيْنَهُمْ
فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ
يُصَلِّيَ لَهُمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُشِفَ سِتْرُ حُجْرَةِ عَائِشَةَ
فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صَلَوةِ الصَّلَوةِ ثُمَّ
تَبَسَّمَ يَفْتَحُكَ فَتَكَصَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِيهِ
لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَوةِ فَقَالَ
أَنَسُ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ
فَرَحًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَارَ
إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
اتَّبِعُوا مَلَأَتْكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَارْتَوَى السُّتْرَ

۴۱۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عُبَيْدٍ وَكَوْنُ مَوْلَى عَائِشَةَ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ تَعَمُّدِ اللَّهِ
عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبِي
فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَجْدَتِي وَتَهْوِي وَأَنَّ اللَّهَ
جَمَعَ بَيْنَ رِجْلَيْ وَرِجْلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ

(از سعید بن عفیر از لیلیث از عقیل از ابن شہاب) انس بن مالک

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیر کے دن مسلمان نماز فجر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے
پیچھے ادا کر رہے تھے، اتنے میں وہ چونک گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ اٹھایا، مسلمانوں کو دیکھا
وہ نماز میں مصفیں باندھے (کھڑے) ہیں، آپ مسکرا کر ہنس دئے (خوش ہوئے)
کہ مسلمان نماز پر قائم ہیں) یہ دیکھ کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ابرہیوں کے
بل پیچھے سر کے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں، وہ یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لانا چاہتے ہیں۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ
کر مسلمانوں کو اتنی خوشی ہوئی کہ نماز توڑنے ہی کو تھے لیکن آپ نے ہاتھ
سنے اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو۔ پھر حجرے کے اندر تشریف لے
گئے اور پردہ ڈال دیا۔

(از محمد بن عبید از عیسیٰ بن یونس از عمر بن سعید از ابن ابی ملیک ابو

عمر و ذکوان جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ اللہ کے احسانات میں سے ایک احسان
مجھ پر یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری باری کے دن میرے
گھر میں انتقال فرمایا۔ انتقال کے وقت آپ کا سر مبارک میرے سینے
اور منہ کی درمیان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے وقت میرا اور
آپ کا تنوک ملا دیا۔ وہ یوں کہ عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما

دو شخصوں سے (مقدس سمجھنے لگے) اور اس کی منظم الیم کرنے لگے کہ نہ بندگان یا بادشاہ کو دوسرا خداوند قرار دیا اگر بادشاہوں کا بیٹا رعب داب میں رکھتے اور شریعت اور قانون کی پابندی
پران کو مجبور رکھتے تو یہ بندگان دیکھنا کا ہے کو نصیب ہوتا نفع دہی نے ہی بچھ لکوں میں بادشاہت موردی قرار دی ہے مگر بادشاہ کو صرف برائے نام رکھا ہے اس میں
قانون کی حکومت ہے اور رعایا کو پوری قدرت ہے اگر بادشاہ ذرا کسی بھی بے اعتدالی کرے تو اس کو ہی وقت معزول کر دیتے ہیں بادشاہ کو اپنی طرح انکساری
سمجھتے ہیں اس کے افعال اور احکام پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں اس کو ہر وقت تنبیہ کرتے رہتے ہیں کہ ظلم اور ناشائستہ حرکات سے باز رہے ورنہ اس کو
معزول کر کے دوسرے کو بادشاہ بناتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے انتظام سلطنت میں فرق نہیں آتا۔ سنا کہتے ہیں پھر جب آنحضرت کی وفات ہو
گئی تو حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے کہا ہاتھ لاؤ میں تم سے بیعت کرتا ہوں لیکن حضرت علیؓ نے بیعت نہیں لی۔ ابو الطاہر ذہبی نے باسناد صحیح حضرت علیؓ سے
روایت کیا وہ کہتے تھے کاش میں حضرت عباسؓ کو کھانسی لیتا ۱۲ من (حاشیہ مسلم صحیح ۱۲۸) ۱۳ دوسری روایت میں ہے کہ ہی دن آپ کی وفات ہوئی آٹھ

الرَّحْمَنِ وَبَيِّدَ السَّوَادَ وَأَنَا مُسْنَدٌ
تَسْمُوَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ
يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السَّوَادَ
فَقُلْتُ أَخَذَهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنِ
تَحْمُ فَنَنَا وَلْتَهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ
أَلَيْتَهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنِ تَحْمُ
فَلَيْتَنِي فَأَمَرَكَ وَبَيَّنَّ يَدَيْهِ رَكْعَةً أَوْ
عَلَبَةً يَشْكُ عَمْرُ فِيهَا مَاءً فَجَعَلَ يَدْخُلُ
يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَةً
ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفْعِ الرَّفْعِ
حَتَّى قُبِضَ وَمَا لَتْ يَدُهُ -

۴۱۱۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ
فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا
عَدَايْنِ أَنَا عَدَايُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذَلَّهُ
أَذْوَابُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي
بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ
عَائِشَةُ مَنْ هُمَا تَنِي الْيَوْمَ الَّذِي كَانَتْ
يَدُورُ عَلَى فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبِضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ
رَأْسَهُ لَكَبَيْنِ تَحْوِي وَتَحْوِي وَخَا طَرِيفُهُ
زَيْفِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي

ایک مسواک لئے ہوئے آئے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
ساتھ سہارا دیئے ہوئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی طرف
توجہ فرما رہے ہیں، مجھے معلوم تھا کہ آپ مسواک کو بہت پسند کرتے تھے
میں نے عرض کیا آیا یہ مسواک آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے کھرا اشارہ
سے فرمایا ہاں۔ چنانچہ میں نے وہ مسواک (عبدالرحمن سے لے کر) آپ کو دی۔
لیکن آپ پر بیماری کا غلبہ تھا۔ میں نے کہا۔ میں نرم کردوں؟ آپ
نے اشارے سے فرمایا ہاں! میں نے (جبکہ) نرم کر دی۔ آپ نے وہ
مسواک دانتوں پر پھیری۔ آپ کے سامنے پانی کی ایک چھال رکھی
تھی یا پانی کا ایک کٹورا تھا۔ آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے
اور منہ پر پھیرتے، فرماتے لا الہ الا اللہ، موت میں بڑی سختیاں ہوتی
ہیں۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا (اے اللہ) بلند فیقول میں
(رکھ) اس کے بعد آپ رحلت فرما گئے۔ ہاتھ مبارک نیچے آگیا۔

(از اسمعیل از سلیمان بن بلال از ہشام بن عروہ از زوالش)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مرض وصال میں یوں دریافت فرماتے تھے کل میں کہاں ہو گا؟ کل میں
کہاں ہوں گا؟ آپ کا مطلب یہ تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی
باری کب آئے گی۔؟ یہ کیفیت دیکھ کر کہ آپ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا کے پاس رہنا پسند کرتے ہیں (از وای مطہرات نے آپ کو
اجازت دی جہاں چاہیں وہاں رہیں، چنانچہ آپ وصال تک حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا ہی کے پاس رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (اتفاق سے) آپ کا وصال
جس دن ہوا وہ دن میری باری کا تھا سب اللہ نے اس وقت آپ کی روح
مبارک قبض کی جب آپ کا سر میری دگلی اور سینے کے درمیان تھا اور اللہ
نے آپ کا اوپر اٹھو کر ملا دیا۔ وہ ملا کر عبدالرحمن بن ابی بکرؓ (میرے بھائی)

لے آپ اس مسواک کو نرم کر کے ۱۲ منہ سے یا پانی کا کٹورا عمر بن سعید راوی کو شک ہے ۱۲ منہ سے آپ کا گری باری سب بی بیوں پاس رہتے ۱۲ منہ

ایک مسواک لئے ہوئے آئے جسے وہ اپنے دانتوں پر رگڑا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسواک کو دیکھا۔ میں نے کہا عبد الرحمن! یہ مسواک مجھے دے انہوں نے دے دی۔ میں نے اسے تراش کر دانتوں سے چابایا (نم کیا)، پھر وہ مسواک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپ نے میرے سینے پر ٹیک لگا کر مسواک کی۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب از ابن ابی ملیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں میری باری کے دن میرے سینے اور دگدگی کے درمیان وفات پائی۔ ہم لوگوں کا دستور تھا کہ جب آپ بیمار ہوتے تو دعا پڑھ کر کپ کے واسطے پناہ مانگتے میں نے آپ کے لئے پناہ مانگنا شروع کی (یعنی معوذات سورتیں پڑھ کر) آپ نے اپنا سر سامان کی طرف اٹھایا۔ فرمایا فی الرقیبۃ الاعلیٰ فی الرقیبۃ الاعلیٰ (بلند فقیوں میں رکھ) اتنے میں عبد الرحمن ہری مسواک ماتھ میں لئے آگئے آپ نے اسے دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ اس سے مسواک کرنا چاہتے ہیں میں نے اسے لے لیا اور چبا کر جھاڑ کر آپ کو دی۔ آپ نے بہت اچھی طرح اسے دانتوں پر ملا۔ پھر وہ مسواک مجھے دیتے وقت آپ کا ہاتھ مبارک گر گیا یا مسواک آپ کے ہاتھ سے گر پڑی۔

اللہ تعالیٰ (کا فضل تھا کہ اس نے) آپ کے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں اور آپ کا تھوک مبارک ملا دیا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث اور عقیل از ابن شہاب از ابولسلمہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک

وَمَعَهُ سِوَاكَ يَسْتَنْ بِهٖ فَظَنَرَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اَعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْطَانِيْهِ فَقَفَعْتُمْنِ ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَاَعْطَيْتَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْ بِهٖ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰی صَدْرِيْ۔

۳۱۱۱۔ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَرْقَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ يُوْبَ عَنْ اِبْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ تَوَفَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَخْرِيْ وَنَحْرِيْ وَكَانَتْ اِحْدَاثًا نَعُوْذُكَ بِهَا عَاذًا اِذَا مَرِمْتُ فَذَهَبْتُ اَعُوْذُكَ فَزَفَعْتُ رَاسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَ قَالَ فِي الرِّقِيْبِ الْاَعْلٰی فِي الرِّقِيْبِ الْاَعْلٰی وَ مَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَفِيْ يَدِهِ جَرِيْدَةٌ رَطْبَةٌ فَظَنَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَاَخَذْتُهَا فَضَفَعْتُ رَاسَهَا وَ نَفَضْتُهَا فَذَفَعْتُهَا اِلَيْهِ فَاسْتَنْ بِهَا وَهَا كَا حَسَنٍ مَا كَانَ مُسْتَنًا ثُمَّ تَوَاوَلْنِيْهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ اَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِيْ وَ رِيقِهِ فِيْ اَخِرِ يَوْمٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ۔

۳۱۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

لے اس میں۔ اشارہ تھا کہ حضرت عائشہ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت دونوں میں ایک جگہ رہیں گے حضرت علیؓ فرماتے ہیں اللہ جانتا ہے کہ حضرت عائشہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بی بی ہیں حضرت محمدؐ فرماتے ہیں کہ میں کھاتا تھا تاکہ ایصالِ ثواب تکمیل اور حضرت عائشہؓ کا طہر اور حسنین کی نیت کیا کرتا خواب میں میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ عتاب کی نظر سے مجھ کو دیکھ رہے ہیں میں نے سبب پوچھا ارشاد دہوا کہ یہ ارسب کو معلوم ہے کہ میں عائشہؓ کے گھر میں کھاتا تھا یا کرتا جنوں حضرت محمدؐ کو دیکھتے ہیں اس روز سے میں نے آپ کی ازواج مطہرات کو بھی ایصالِ ثواب میں شریک کرنا شروع کر دیا ۱۲ سنہ

أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
 أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكِيهِ بِالسَّيْفِ حَتَّى نَزَلَ
 فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ
 عَلَى عَائِشَةَ فَنِمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَشَى بِنُوبٍ جَبَرِيَّةٍ فَكُشِفَ عَنْ
 وَجْهِهِ ثُمَّ أَكْبَتْ عَلَيْهِ فَقِيلَ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ
 يَا بَنِي آدَمَ وَأَحْيَا وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ
 مَوْتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتُ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْكَ
 فَقَدْ مَتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ
 عَنْكُمْ يَكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ أَجْلِسْ يَا عُمَرُ فَإِنِّي
 عُمَرَا نِيَجْلِسُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا
 عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
 يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ
 مُحَمَّدًا أَقْدَمَ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ
 فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ
 إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى
 قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ وَاللَّهِ لَكَانَ النَّاسُ
 لَوْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى

گھوڑے پر سوار اپنے گھر سے جوئش میں تھا، آئے۔ گھوڑے سے اتر کر مسجد
 میں آئے کسی سے بات نہیں کی۔ میرے حجرے میں آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کی (نخس مبارک کی) طرف گئے۔ آپ کو ایک مین کے کپڑے سے ٹھکانا
 رکھا تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کپڑا اٹھایا۔ پھر آپ کے اسیا ہندھے
 مگر کر دئے، بوسہ دیا، کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں
 اللہ تعالیٰ آپ کو دوبار موت نہ دے گا۔ بس ایک مرتبہ وفات جو اللہ
 تعالیٰ نے آپ کے لئے لکھ دی تھی۔ (فرمایا اللہ نے اناک میت) وہ ہو چکی۔
 نہ ہری کہتے ہیں مجھ سے ابو سلمہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 سے یہ روایت کی۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (آنحضرت کو دیکھ کر) آپ
 کے پاس سے باہر نکلے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (باہر کھڑے ہوئے)
 لوگوں سے باتیں کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال
 نہیں ہوا (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا بیٹھ جائے) انہوں نے نہ
 سنا۔ آخر سب لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے پھر
 فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے لوگو سنی
 ابا بعد تم میں جو شخص (اگر) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا (یہ سمجھا تھا
 کہ وہ رب کی طرح کبھی انتقال نہیں کریں گے) تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتقال
 کر گئے (اس کا خیال غلط ٹھہرا) اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا اللہ
 تعالیٰ ہمیشہ زندہ ہے، موت کبھی اس پر واقع نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا خود قرآن
 میں انشاء ہے "محمد ایک رسول ہی تو ہیں۔ ان سے پہلے بھی کئی رسول آچکے ہیں آیت

لے نسخہ دین کے باہر ملنے کا دن کا نام ہے جہاں ہی حادثہ من ضرور کے لوگ رہا کرتے تھے ۱۲۷۱ھ حضرت ابو بکر نے یہ کہہ کر ان صحابہ کا دل کا جو یہ سمجھتے تھے کہ آنحضرت
 پھر زندہ ہوں گے اور دنیا فاقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر وفات ہوگی گویا دوبار موت ہو جائے گی یہ یمنوں نے کہا وہاں نہ مرنے سے یہ مطلب ہے کہ پھر
 قبر میں آپ کو موت نہ ہوگی بلکہ آپ زندہ رہیں گے آپ کی شریعت نہ مریں گی بلکہ قیامت تک زندہ رہیں گے ۱۲۷۲ھ اسی سال کو آپ منا فقیوں کی گردن ڈالنے
 ایک روایت میں ہے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے تھے خبردار جو کوئی یہ کہے گا کہ آنحضرت ۱۳ مرتبہ اس کا ستر لوار سے اڑا دوں گا۔ حضرت عمرؓ کو واقعی یہ یقین تھا کہ آپ
 نہیں مرے یا ان کا یہ فرمانا بڑی مصلحت اور سیاست پر مبنی ہوگا انہوں نے یہ چاہا کہ خلافت کا انتظام ہو جائے پھر آپ کی وفات ظاہر کی جائے ایسا نہ ہو
 آپ کی وفات کا حال سن کر دین میں کوئی فرمایا ہو جائے۔ رضی اللہ عنہ ۱۲۷۳ھ عمرؓ کا اس کا بندہ جانتا تھا اس کا خیال صحیح ہے ۱۲۷۴ھ نہ خدا میں نہ خدا کے
 شریک اور نہ خدا کے بیٹے ۱۲۷۵ھ فاروق اعظمؓ فتنائی الرسول تھے محبت کاملہ کی وجہ سے ان کے تصور میں یہ بات نہ آئی تھی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ محبت کی وجہ
 سے ہوش تھے محبت کے نئے درجات ہیں۔ ایک علی دین دہے دہے ہر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مال ہے وہ ہوش نہ ہوئے اور نہ انتظام میں متوجہ ہو گئے۔ علیؓ ہذا زق۔

۴۱۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
 أَزْهَرُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيُونٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
 الْأَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ قَالَتْ مَنْ قَالَ
 لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ
 مُسْنِدَهُ إِلَى صَدْرِي فَذَرَا بَابَ الْطَّسِيتِ فَاجْتَنَبَهُ
 فَمَا شَعُرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ-

۴۱۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُسَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ
 ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 رَافِيٍّ أَوْ رِافِيٍّ أَوْ مِصْبِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كَتَبَ عَلَى النَّاسِ لَوْ صَبَّهْتُ
 أَوْ أَمَرُوا بِهَا قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ-

۴۱۱۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
 عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخُوْثِ قَالَ تَأْتِرُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا
 وَلَا عِبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَعَلْتَهُ الْكَبِيْضَاءُ السَّحْيُ
 كَانَ يُذَكِّبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ
 السَّبِيلِ صَدَقَةٌ-

۴۱۱۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَابِثٍ عَنْ أَسَدٍ قَالَ
 لَمَّا قُتِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ
 يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ
 وَكَرِبَ آبَاكَ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَيَّ أَبُيْكَ
 كَرِبَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاكَ

(از عبد اللہ بن محمد از ابن عون از ابراہیم از اسود) حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حضرت علی کو (وفات کے وقت) اپنا وصی (خلیفہ) بنایا تھا۔ انہوں نے کہا
 کون کہتا ہے؟ میں نے تو خود دیکھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
 سینے سے ٹیک دیئے ہوئے تھی۔ آپ نے طشت منگوایا۔ پھر ایک طرف جھک
 گئے اور انتقال فرمایا۔ مجھ تک کو خبر نہ ہوئی کہ علی رضی اللہ عنہ کو
 کب وصی بنایا۔

(از ابونعیم از مالک بن مغول) طلحہ بن مصرف کہتے ہیں میں نے عبد اللہ
 ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کسی کو وصی بنایا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے پوچھا پھر لوگوں پر وصیت
 کرنا کیسے فرض ہے یا وصیت کرنے کا کیسے حکم ہے؟ انہوں نے کہا آپ نے
 اللہ کی کتاب پر عمل کرتے رہنے کی وصیت کی۔

(از قتیبہ از ابوالاحوص از ابو اسحق) عمرو بن عمار کہتے ہیں کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اشرفیاں چھوڑیں نہ روپے نہ غلام نہ باندی البتہ
 ایک خچر سفید رنگ کا چھوڑا جس پر آپ سواری کرتے تھے۔ نیز ہتھیار چھوڑے
 کچھ زمین (خیبر اور فدک میں) چھوڑی جسے آپ اپنی زندگی میں مسافروں
 کے لئے وقف کر گئے تھے۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ
 کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی تو آپ پر
 غشی طاری ہونے لگی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی
 نے یہ حال دیکھ کر فرمایا۔ ہائے میرے باپ کو کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟
 آپ نے فرمایا۔ بس آج ہی کا دن ہے۔ اس کے بعد تیرے باپ کو کوئی
 تکلیف نہیں ہوگی۔ جب آپ کا انتقال ہو گیا تو حضرت فاطمہ یوں کہہ

لے مجھے شہد حضرت گمان کرتے ہیں ۱۲ سالہ اس میں حق کے لئے مطلب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ مرض موت میں وفات تک تو میں آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم سے پاس رہی پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کس وقت وصی کیا۔ میں نے تو نہیں دیکھا ۱۲ سالہ

أَجَابَ رَجُلًا عَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَعَلَ الْيَهُودَ
مَا وَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَبْرِيلَ نُنْعَاكَ فَلَئِمَّا
دُفِنَ قَالَتْ قَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أُنْسُ
أَكَابَتِ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْشُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۲۲۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۱۱۹- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ يُوسُفُ قَالَ الرَّهَوِيُّ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُهُ إِنَّهُ لَمْ يَقْبَضْ
نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَالِدُ
فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فِجْدَى غُشِي عَلَيْهِ
ثُمَّ آفَاقًا فَاشْتَمَّ بَصَرَهُ إِلَى سَفْفِ لُبَيْتِ
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الرَّفِيقَ فَقُلْتُ إِذَا
لَا يُخْتَارُكَ وَاعْرِفْتُ أَنَّ الْخَدِيثَ الَّذِي
كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَاحِبُهُ قَالَتْ فَكَانَتْ آخِرَ
كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الرَّفِيقَ.

باب ۲۲۵ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رفنے لگیں) اے ابا آپ نے اپنے پروردگار کا بلاوا منظور کیا اے
ابا آپ نے جنت الفردوس میں ٹھکانا بنایا! اے ابا میں جبریل علیہ
السلام کو آپ کے انتقال کی خبر سنا رہی ہوں! جب آپ دفن ہوئے جا
چکے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا تم لوگوں
نے کیسے گواہ کیا کہ اللہ کے رسول کو مٹی میں چھپا دیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے
وقت آخری بات کیا کی؟

(ازبشر بن محمد از عبد اللہ از یونس) زہری کہتے ہیں مجھ سے
سعید بن مسیب نے متعدد علماء کی موجودگی میں کہا کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجال صحت
فرماتے تھے کہ کسی پیغمبر کا اس وقت تک انتقال نہیں ہوا جب تک اس
نے بہشت میں اپنا ٹھکانا دیکھ نہیں لیا اور اسے اختیار نہیں ملا۔ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال آیا۔ آپ کا سر میری ران پر
تھا۔ آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ پھر ہوش آیا آنکھیں چھت کی طرف لگا دیں
فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھو۔ اس وقت میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی
اختیار دیا گیا لیکن آپ نے ہم لوگوں میں (دنیا میں) رہنا پسند نہیں کیا
اور میں جان گئی کہ یہ اسی حدیث کا مضمون ہے جو آپ نے حالت صحت میں
فرمایا تھی۔ اور آخر کلام جو آپ نے کیا وہ یہ تھا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الرَّفِيقَ
(یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھو)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کب ہوئی؟

طریقہ روایت میں اتنا زیادہ ہے اے ابا آپ اپنے پروردگار سے کہنے نزدیک ہو گئے۔ یہ روایت حضرت فاطمہ کا بطور نوحہ کے نہ تھا وہ تو منع ہے بلکہ
آہستہ آہستہ رونا تھا جو جائز ہے اور بخاری از بشارت ہے ۱۲ منہ ۱۲ حضرت فاطمہ نے حالت صحت میں فرمایا جیسے اس زمانے میں بھی کہتے ہیں اے لوگو تمہارے
دل کیا چھترے تھے کہ جلدی سے مرنے کو قی میں دبا کر چلے آئے۔ انکی کیا جواب دیتے وہ وہ دودھ دے تھے تڑپے تھے گویا زبان حال سے انہوں نے یہ جواب دیا کہ مٹی
ڈالنا تو کیا آپ کے مبارک جسم پر ہم بال بھی گرنا گوارا نہ کرتے تھے مگر امر الہی سے مجبور ہیں ۱۲ منہ ۱۲ چاہے دنیا میں اور رہے اور چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے ۱۲ منہ
۱۲ کہ یہ پیغمبر کو مرنے وقت اختیار ملتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ جہاں کہیں پیغمبر آیا کہ آپ نے ہم لوگوں میں رہنا پسند نہیں کیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں رہنا پسند نہیں کیا
ہم لوگوں سے مراد دنیا ہے یہ پیغمبر نہیں آپ اپنے ماحول میں اہلسبت و اصحاب و ازواج مطہرات میں نہیں رہنا چاہتے تھے چونکہ آپ اپنا وطن مضافی یعنی بنی نضیر اور کثر

۴۱۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ
سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْفُرْقَانُ وَيَأْمُرُ يَنْتَرِعُ عَشْرًا

۴۱۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ
حَدَّثَنَا الثَّيْبِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ
وَسِتِّينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ -

باب ۲۲۵

۴۱۲۲- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَزَّ الشُّعُودُ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَدُرْعُهُ مَرْهُوَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ

باب ۲۲۵ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ
زَيْدٍ فِي مَرَصِنَةِ الدِّمَاسِيِّ تَوَفَّى فِيهِ -

۴۱۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الضَّمَالِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدٍ

(ابو النعیم از شیبان از یحیی از ابوسلمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ

عنها اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے تین برس بعد) دس برس مکہ میں رہے قرآن براہِ نازل ہوتا رہا۔ بعد ازاں (ہجرت کر کے) دس برس تک مدینے میں رہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیلیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ ابن زہیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریس ٹھہ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے۔

باب

(از قبیسہ از سفیان از اعمش از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی، اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع اناج کے عوض گروی تھی یہ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرضِ فصال میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو جہاد کے لئے روانہ کرنا ہے۔

(از عامر ضمالی عن محمد بن الفضل بن سلیمان از موسی بن عبید از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لے یہ عبارت اس لئے رکھی گئی کہ اگر نبوت کے بعد مراد ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ساٹھ سال کی تھی یہ ہے اور خود حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آپ کی عمر تیرہ سال کی ہوئی۔ یہودیہ کہ نبوت کے بعد تین برس مکہ ہی موقوف رہی اس کے بعد وہی کا مسلک قائم ہو گیا ۱۲۸ھ میں قتل ہوا ہے کہ آپ کی عمر شریف تریس ٹھہ برس کی ہوئی اور سلم نے ابن عباس سے نہ لاکر آئی یہ عمر ۶۷ برس کی ہوئی یعنی وہاں بیویوں میں ساٹھ برس نہ گزریں شاید کہ کوئی ایسا ہیہ حال ہو اور علماء کا یہی قول ہے کہ آپ کی عمر تریس ٹھہ برس تھی ۱۲۸ھ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کا قرض ادا کر کے آپ کی زرہ چھڑائی۔ ان حالات میں اگر زری ہی قفل والا دی بھی ہو کرے تو صاف سمجھ لے گا کہ آپ کچھ پیغمبر تھے دنیا کے بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ نہ تھے اگر آپ نیا کے بادشاہوں کی طرح ہوتے تو لاکھوں کروڑوں کی جائیداد اپنے بال بچوں کی کیلئے چھوڑ جاتے تو نہ ان کا شکر کرتے ۱۲۸ھ میں باوجودیکہ اس لشکر میں بڑے بڑے ہمارے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور دیگر مشرک تھے مگر آپ نے اسامہؓ کو سزا دیا اس سے یہ غرض بھی تھی کہ ان کی دلعلمی جو اوروہ اپنے والدین میں حادثہ کے قاتلوں سے خوف لکھوں کر لڑیں اس لشکر کی تساری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا خیال تھا رضی اللہ عنہ میں بھی کئی بار فرمایا کہ اس کا شکر دانا کرو خدا اس سے بڑے ہمارے جیسے اپنے سے آپ کی وفات ہوئی تو وہ اس جگہ آئے کہ میں لوگوں سے اپنے خلاف میں اس کے لشکر کو مار کر لیا انہوں نے اپنے والدین کا خون

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ امَّةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُمْ فِي اسْمَ امَّةَ وَأَنْتَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

۴۴۴- حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ اسْمَ امَّةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطَعْنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُفْتُمْ تَطَعْنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ تَحْلِيْقًا لِلْإِمَامَةِ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَأْتِ النَّاسُ إِلَيَّ بَعْدَكَ.

باب ۲۵۸

۴۴۵- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَائِعِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَوَّجْنَا مِنَ الْيَمَنِ هَاجَرْتُ فَقَدْ مَنَّا الْجَحْفَةَ قَاتِلُ رَاكِبٍ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبَرَ فَقَالَ دَفَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ مُخْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ فِي كَلِيلَةِ الْقَدَرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مَوْذُونُ النَّبِيِّ

اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سردار مقرر کیا۔ اس پر لوگوں نے کچھ چڑھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ میں نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے متعلق تمہاری باتیں سنیں۔ تو سنو اسامہ رضی اللہ عنہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔

دارا اسمعیل از مالک از عبد اللہ بن دینار عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (رم کی طوفی) ایک لشکر روانہ کیا۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس کا سردار مقرر کیا۔ حالانکہ اس لشکر میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ موجود تھے (لوگوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے سردار ہونے پر طعن کیا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے فرمایا اگر تم اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر کج طعن کر رہے ہو (تو کچھ تعجب نہیں) اس سے پہلے تم اس کے باپ کی امارت پر طعن کر چکے ہو۔ خدائی قسم وہ امارت کے لائق تھا اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے پیارا تھا۔ اس کے بعد (اس کا بیٹا) یہ اسامہ رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ مجھے پیارا ہے۔

باب

(از اصبح از ابن وہب از ابن ابی حبیب از ابو الخیر) صنایعی سے ابو الخیر نے دریافت کیا۔ تم نے (مہینے) کب ہجرت کی؟ انہوں نے کہا ہم یمن سے ہجرت کی تیرت سے روانہ ہوئے۔ جب جحفہ میں پہنچے تو ایک سواری مدینے سے آتا ہوا ملا۔ ہم نے اس سے دریافت کیا کیا خبر ہے؟ اس نے کہا پانچ روز ہوئے، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کر چکے۔ ابو الخیر کہتے ہیں میں نے صنایعی سے دریافت کیا تم نے شب قدر کے متعلق بھی کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں! حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے وہ

لے گئے گئے لوڑموں کو چھوڑ کر اپنے چھوکرے کو سردار کیا اور مہینہ ۱۲ میں جو میرا پیارا ہوا اس کی سرداری تم کو بخوشی قبول کرنا چاہیے۔ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے جب لوگوں کی گفتگو سنی جو وہ اسادہ کے اب سے کر رہے تھے تو ان کو دھمکایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے خطبہ پڑھا اور ۱۲ مہینے سے پہلے اس کو دھمکا دیا۔ متاجس منکس صحابہ کرام بطور دشوہ نماز تھے ورنہ عاذ اللہ انکار کی حرارت و تیرت کسی صحابی میں موجود نہ تھی۔ عتبہ بن ابی رزاق

کہتے تھے، شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی ساتویں رات ہوتی ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے؟

(از عبد اللہ بن رجا، از اسرائیل، ابو اسحق کہتے ہیں میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر کتنے جہاد کئے؟ انہوں نے کہا سترہ۔ میں نے دریافت کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کئے؟ انہوں نے کہا انیس۔)

(از عبد اللہ بن رجا، از اسرائیل از ابواسحاق، براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ جہاد کئے۔)

(از احمد بن حسن از احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال از معتمر ابن سلیمان از گھنس از ابن بربدہ) بربدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کئے ہیں۔

باب ۲۸۵ گزوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ كَمْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةَ عَشْرَةَ۔

۴۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَسَ عَشْرَةَ۔

۴۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً۔

۱۔ یعنی ان جہادوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف لے گئے جنگ ہو یا نہ ہو ابوالاعلیٰ کی روایت میں ایک ہی جہاد ایسے منقول ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں بیعتوں نے کہا آپ تائیس جہادوں میں تشریف لے گئے اور ۴۴ لشکر روانہ کیے جن میں غور و شریک نہیں ہوئے اب جن جہادوں میں جنگ ہوئی وہ نو ہیں۔ بڈر اور امّاد و ربیعہ اور غنڈق اور بنی قریظہ اور خیبر اور فتح مکہ اور حنین اور طائف اور مدینہ

کتاب التفسیر

قرآن پاک کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
شروع ساتھ نام اللہ کے جو بہت رحم والا مہربان ہے۔

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اسْمَانِ مِنَ
الرَّحْمَةِ الرَّحِيمِ وَالرَّاحِمِ
بِمَعْنَى وَاحِدٍ كَالْعَلِيمِ وَالْعَالِمِ
بَاب ۲۲۶ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ
الْكِتَابِ وَتَمَيَّزَتْ أُمُّ الْكِتَابِ
أَنَّهُ يُبَدَأُ بِكِتَابَتِهِمَا فِي الْمُتَعَفِّفِ
وَيُبَدَأُ بِقِرْآءَتِهِمَا فِي الصَّلَاةِ
وَالَّذِينَ انْجَزَ أَمْرُهُمُ فِي الْخَيْرِ
وَالشَّرِّ كَمَا تَدْرِي تَدْرِي أَنَّهُ قَالَ
مُحَمَّدٌ يَا لَيْلِي يَا لَيْلِي يَا لَيْلِي

رحمن ورحیم دونوں رحمت سے نکلے ہیں
دونوں کا معنی ایک ہے یعنی مہربان رحم کرنے والا جیسے
علیم اور عالم (دونوں کا معنی ایک ہے یعنی جاننے والا)
باب سورۃ فاتحہ کی تفسیر۔
اس سورت کو اُمّ الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ مصحف
میں سب سورتوں سے پہلے لکھی جاتی ہے اور نمازیں
بھی قرات اُسی سے شروع کی جاتی ہے اَلَّذِینَ کا معنی
بدلہ خواہ اچھا ہو یا بُرا۔ اسی سے یہ ضرب المثل ہے کَمَا
تَدْرِي تَدْرِي اَنْ جِیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔
مجاہد کہتے ہیں کَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِاللَّیْلِ

لہ بعضوں نے کہا رحمن میں مبالغہ ہے اور اسی لئے کہتے ہیں رحمان الدنیا ورحیم الاخرۃ کیونکہ دنیا میں اُس کی رحمت سب پر عام ہے اور
آخرت میں خاص مومنوں پر ہوگی مگر صحیح روایت میں یوں وارد ہے رحمان الدنیا والاخرۃ ورحیم ہما۔ بعضوں نے کہا رحیم میں مبالغہ
ہے۔ حافظ نے کہا دونوں میں ایک ایک وجہ سے مبالغہ ہے۔ میاں نے کہا رحمن وہ ہے جو مانگے پر ہے، رحیم وہ ہے جس سے نہ مانگیں کو وہ ناراض اور ناخوش
ہو۔ سبحان اللہ! ہمارا پروردگار رحیم ہے اُس سے جتنا مانگو وہ اور خوش ہو جائے۔ ہم تو دنیا اور آخرت میں کچھ سے مانگتے ہی رہیں گے اسے میرے شاہنشاہ
نوح سے مانگنا ہمارا فرض ہے جو لوگ تجھ سے مانگتے ہیں تو مل کر رہے ہیں ان کا تامل اپنی کوسننا اور ہے۔ ہم تو میرے عام غریب بندے ہیں دات دن مانگنا
کھانا ہمارا کام ہے ۱۲ منہ ۱۳ لہ اُمّ کہتے ہیں عربی زبان میں ماں کو جیسے ماں سے لڑکے کی پیدائش شروع ہوتی ہے اسی طرح اس سورت سے قرآن
مجید کی ابتداء ہوتی ہے ۱۲ منہ

مُحَا سِبِیْنَ۔

(سورہ واقعہ میں) مَدِّیْنِیْنَ کا لفظ ہے یعنی حساب کئے گئے۔

(سورۃ انفطار) میں دین کا معنی حساب ہے۔ اسی سے

٢٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاوِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلِّ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصِلُ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي لَا عَلَيْكَ سُورَةٌ هِيَ أَعْظَمُ الشُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَا عَلَيْكَ سُورَةٌ هِيَ أَعْظَمُ الشُّوَرِ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي وَدَّعْتُهُ -

باب ۲۲۶ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ.

٣٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَا يَكُ عَنْ مُسَيَّبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

(از مسند از یحییٰ از شعبہ از خبیب بن عبد الرحمن از حفص بن
 عہم) ابو سعیدؓ نے معتمدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد (نبوی) میں نماز
 پڑھ رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں آپ کے ملانے
 پر حاضر نہ ہوا (بعد از فراغت نماز اکی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ
 کا یہ ارشاد نہیں ہے (سورۃ انفال میں) اللہ کا اور رسول کا حکم مانو
 جب رسول تمہیں بلائے مے پھر آپ نے فرمایا۔ مسجد کے باہر جانے سے
 پہلے میں تجھے ایک سورت بتلاؤں گا جو ساری سورتوں سے (اجرو ثواب
 میں) بڑھ کر ہے۔ اور میرا ہاتھ تمام لیا۔ جب آپ مسجد سے نکلنے لگے
 تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا میں تجھے ایک
 سورت بتلاؤں گا جو قرآن میں سب سورتوں میں سے بڑھ کر ہے۔
 آپ نے فرمایا۔ وہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہے۔ اس
 میں سات آیات ہیں جو (ہر رکعت میں پڑھنے کی وجہ سے) دوبارہ یعنی بار بار
 ادا ہو جاتی ہے اور یہی سورت وہ بڑا قرآن ہے جو مجھے دیا گیا ۛ

باب غير المغضوب عليهم ولا الضالين
كأبيان

کابیان

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک ز سنی از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الفضالین کہے تو تم آمین کہو۔ جس کی آمین مئی آواز فرشتوں کی آواز سے مل

۱۱۔ اس کو عربی میں بھی یہی تفسیریں ملیں گی کہ کیا مہم نے اسے خود سے نکالا کہ مالک بن نوید مالک بن نوید میں دین سے مراد حساب اور بدلہ کا دین یعنی قیامت کا دین ہے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ اسی آیت سے علماء نے فقہ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے جو فوراً غارت ہو جائے گا وہ غارت ہو جائے گا جو اب اس میں خلاف ہے کہ نماز باطل ہوگی یا نہیں ۱۴۔ منہ ۱۵۔ جب کہ اس کو اس آیت میں ہے وَأَقْبَلُ إِلَيْنَا سَبْعًا مِّنَ السَّمَاءِ وَأَنزَلْنَا الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ یعنی ہم نے کہا اس کو توشا ہی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ ۱۲۔ منہ ۱۳۔ امام احمد و ابن ابی حنیبلہ نے فرمایا کہ ہے کہ منضوب علیہم سے مراد وہ دو افراد ہیں جن سے مراد انصار تھے جن میں حضرت عمرؓ کی شرکت تھی اور نبی خدا المنضوب علیہم وغیرہ انصار ۱۴۔ منہ ۱۵۔ اس سے ظہر کیا کہ اب

جائے گی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

سورہ بقرہ کی تفسیر

باب و علم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ

عنه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

دوسری سند (از غلیفہ از زید بن زریع از سعید از قتادہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا قیامت کے دن مسلمان کہیں گے، بہتر ہے آج بارگاہ انبوی

میں کسی کی سفارش لائی جائے چنانچہ (سوچ بچار کر کے) حضرت آدم

علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ ان سے کہیں گے۔ آپ سب لوگوں

کے باپ ہیں، اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کو بنایا، اور اپنے فرشتوں

سے آپ کو سجدہ کرایا، ہر چیز کا نام آپ کو بتلایا۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے

میں ہماری کچھ سفارش کیجئے کہ وہ ہمیں اس مصیبت کی جگہ نکال

کر آرام دے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی لغزش یاد

کر کے پروردگار کے حضور حاضر ہونے سے شرم کرینگے۔ کہیں گے تم لوگ

نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جو زمین والوں کی طرف

بھیجے گئے۔ یہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے (ان سے عرض

کریں گے) وہ کہیں گے میرا یہ منہ نہیں اور اپنی یہ لغزش کہ پروردگار

سے وہ بات چاہنا جس کا علم نہیں یاد کر کے شرمندہ ہوں گے۔ کہیں گے

تم اللہ کے خلیل (ابراہیم علیہ السلام) کے پاس جاؤ، یہ لوگ ان کے پاس

جائیں، ان سے عرض کریں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں تم کوئی

علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے (معزز) بندے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا ان پر تواریات نازل کی۔ آخر یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے

وَلَا الضَّالِّينَ فَفَرَّقُوا أَمِيْنٌ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ

قَوْلُ الْمَلَأَةِ عَفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

بَاب ۲۲۶۲ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ

عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

۳۱۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَيَقُولُونَ كَوَا سُبُتْشَفْعُنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَا تَوْنُ

أَوْ مَرَّ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ

بِيَدِهِ وَاسْجُدْ لَكَ مَلَائِكَتُهُ وَعَلَمَكَ أَسْمَاءُ

كُلِّ شَيْءٍ فَا شَفَعْنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحُنَا

مِنْ مَكَانِنَاهُ هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَ

يَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَجِئُ امْتُوا نَوْحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ

رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَا تَوْنُهُ

فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ أَلَمْ يَكُنْ

مَا أَلَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَجِئُ فَيَقُولُ امْتُوا

خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَا تَوْنُهُ فَيَقُولُ لَسْتُ

هُنَا كُمْ امْتُوا مُوسَى عَبْدَ الْكَلِمَةِ اللَّهُ وَ

أَعْطَاهُ التَّوْرَةَ فَيَا تَوْنُهُ فَيَقُولُ لَسْتُ

لہ یہ روایت مدین میں انہی اس پر اتفاق ہے ۱۲ من ۱۳ باب کی حدیث میں مذکور ہے کہ آدم علیہ السلام سے یہ کہنا مذکور ہے وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا اس مناسبت سے اگلا بخاری نے اس حدیث کو بیان کیا اس سے فرشتوں کے پاس ہر چیزوں کے نام ۱۲ من ۱۳ جس کا ذکر سورہ بقرہ کی اس آیت میں ہے فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُنْكَرِينَ

بَاب ۲۲۶ قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا تُجْعَلُوا
لِللّٰهِ اُتْدَا وَاَنْتُمْ تَعْمَلُونَ -

۴۱۳۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي شَلْبِيَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ جُرُودِ
ابْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الَّذِي عَظَّمَ عِنْدَ اللَّهِ
قَالَ أَنْ يُجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءٌ أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ
ذَلِكَ لَعْظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَمَّا قَالَ وَأَنْ تُقْتَلَ
وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَمَّا
قَالَ أَنْ تُرَانِي حَلِيلَةً جَارِلَةً -

بَاب ۲۲۷ قَوْلِهِ تَعَالَى وَظَلَمْنَا
عَلَيْكُمْ الْعَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ
الْبُسَّةَ وَالسَّلَوى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ
مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ
كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ وَقَالَ
مُحَاهِدٌ أَلَمْ يَنْصَبْكُمْ وَالسَّلَوى الظُّلُمُ

بَاب ۲۲۷ قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا تُجْعَلُوا
لِللّٰهِ اُتْدَا وَاَنْتُمْ تَعْمَلُونَ -

(از عثمان بن ابی شیبہ از حبیرہ از منصور از ابو وائل
از عمرو بن شریحیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک
کو نسا بڑا گناہ ہے؟ فرمایا بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اور کسی کو اللہ کے برابر
کر دے۔ حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا، میں نے کہا یہ تو بے شک بڑا گناہ
ہے میں نے پوچھا اس کے بعد کچھ کو نسا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی
اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ اسے کھلانا پلانا پڑے گا۔ میں نے پوچھا کچھ کو نسا
گناہ ہے؟ فرمایا اپنے ہمسایہ (پڑوسی) کی بیوی سے زنا کرے۔

بَاب ۲۲۸ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ
الْبُسَّةَ وَالسَّلَوى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ
مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ
كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

مجاہد نے کہا "من" ایک درخت کا گوند ہے
اسے ترجمین بھی کہتے ہیں۔ سلوی ایک پرندے کا نام
ہے جسے آج کل بٹیر کہتے ہیں۔

لہذا کہتے ہیں نظریہ جوڑا اور برابر والے کو انداد اس کی جمع ہے نہ صرف یہی نہیں کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی خدا سمجھے کیونکہ ہر ایک اکثر لوگ درود پڑھنے لکوں کے
مشترک ہیں خدا کو ایک ہی سمجھتے تھے جیسے فرمایا وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ مِنْ نَفْسٍ سَمَاءٌ وَالْأَوَّلِينَ لِيَقُولُوا اللَّهُ يَجْعَلُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ نَفْسٍ سَمَاءٌ وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ مِنْ نَفْسٍ سَمَاءٌ وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ مِنْ نَفْسٍ سَمَاءٌ
محیط علم میں محیط اور محیط قدرت کا مل صرف کامل ان صفات کو کوئی شخص دوسرے کے لئے ثابت کرے اس نے بھی اللہ کا نہ توئی برابر والا دوسرے کو بھڑکایا مثلاً کوئی بے دین سمجھے کہ فلا نے
برایا پھر بدو روز دیکھ کر ہر کوئی سمجھتا ہے یہاں ان کو کامیاب ہو جاتی ہے یا بدو چاہیں کہ کہتے ہیں تو وہ شرک ہو گیا اگر کوئی شخص اللہ کے سوا کسی کی پوجا کرے اس کے کام کا روز دیکھے اس کی نشت
مانے اس کے نام پر پورا نور کا پس کی تہیز نہ دینا زہر جھلے اس کے نام کو بھڑکاتے سمجھتے وہ دیکھے اس کے نام کا وظیفہ پڑھے وہ بھی مشرک ہو گیا تو حیدر ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو کیا ہے نہ اس سے
مدد چاہے نہ اس پر بھروسہ کرے نہ اس کی پوجا کرے بلکہ اللہ کے سوا سب کو عاجز و محتاج بندہ سمجھے اور یہ عقائد رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی نہ ہو تو بے چارہ ہو جاتا ہے اور نہ نقصان اور عیب تک
اللہ نہ چاہے کوئی اپنے اعتقاد سے کہیں کرے۔ ان اللہ چاہے تو وہ ایک بندہ سے دوسرے بندے کو ناکندہ یا نقصان پہنچا سکتا ہے یعنی تائیں ہی ہیں جن کو اللہ ہی سے مانگنا چاہیے
جیسے اللہ کو دنیا پانی پیرانا روزی کی نشتی کرنا عورت یا عورت سے چکا کرنا مانا جانا ڈوبنے سے بچانا گناہوں کی مغفرت کرنا۔ اگر کوئی یہ تائیں اللہ کے سوا اور کسی پر بھروسہ کرے
تو وہ مشرک ہو جاتا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو فریاد نے وصل کیا۔ اللہ نے بھی بنی اسرائیل کو جنگل میں یہ دونوں چیزیں کھانے کو دی تھیں ابن عباسؓ نے کہا من دونوں پر رحم جاتا
بنی اسرائیل جتنا چاہتے اس میں سے کھاتے سدی نہ کیا کہ وہ تو بنجین کی طرح تھا قتادہ نے کہا من سرف کی طرح کرتا تھا دو دھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوتا
۱۴ زنا پڑوسی کی بیوی سے ہوا و دھڑپنے والی کسی غیر شکوہ سے جو ہر مال بڑے ہو مگر عام طور پر جہاں رہائش ہوتی ہے وہیں قرب و جوار میں مسافقے کا امکان و احتمال زیادہ ہوتا
ہے اس لئے فرمایا پڑوسی کی بیوی سے دوسرا غم بھی یہی ہے کہ یہ زیادہ بڑا گناہ ہے کہ ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے حالانکہ وہ حسن سلوک کے حقدار ہیں بعد ازاں دوسری غیر شکوہ
سے زنا یعنی بڑا گناہ ہی ہے مگر وہ ہمسائے کی بیوی کی نسبت قدرے کم ہے ہر حال زنا گناہ کبیرہ ہے خواہ ہمسائے کی بیوی سے ہو یا اجنبی عورت سے ۱۵ علیہ الرافق -

۴۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِنَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا وَهَا
شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ -

باب ۲۲۶ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا
هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا
الْبَابَ سَاجِدًا أَوْ قُولُوا حِطَّةٌ
نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَارِزِدُ
الْمُحْسِنِينَ رَغَدًا أَوْ اسْمِعْ كَثِيرٌ -

۴۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قِيلَ لِمَنْخِي إِسْرَآئِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ
سَاجِدًا أَوْ قُولُوا حِطَّةٌ فَدَخَلُوا بَازِحْفُونَ
عَلَى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ
حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ -

قَوْلُهُ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِيَجْزِيلَ
وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرٌ وَمِيكَ
وَسَرَّافٌ عَبْدٌ إِبْرَآئِيلَ اللَّهُ -

۴۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنَبِّهٍ
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ

(از ابو نعیم از سفیان از عبد الملک از عمرو بن حرب سے) سعید
ابن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہمیں (جو خود رو ہوتی ہے) من کی قسم میں سے ہے اور اس کا پانی
آنکھ کے لئے باعثِ شفا ہے۔

باب وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا... تا وسر زید المحسنين
کی تفسیر -
رَغَدًا کا معنی اچھی طرح، فراغت سے،
رجحاً چکنا۔

(از محمد از عبد الرحمن بن مہدی از ابن مبارک از معمر از
ہمام بن منبہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو یہ حکم
دیا گیا تھا کہ شہر کے دروازے میں جھک کر داخل ہوؤ اور باری
سے کہتے جاؤ حِطَّةٌ (گناہوں کی بخشش) مگر وہ لوگ زمین
پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور حطہ کو چھوڑ کر حَبَّةٌ فِي
شَعْرَةٍ (بالی کے اندر دانہ) کہنا شروع کر دیا۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِيَجْزِيلَ کی تفسیر -
عکرمہ کہتے ہیں جبیر، میک اور سراف کا معنی
بندہ ہے۔ ایل کا معنی اللہ ہے۔

(از عبد اللہ بن منیر از عبد اللہ بن بکر از حمید) حضرت انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عبد اللہ بن سلام (یہود کے بڑے عالم)
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینہ میں) تشریف

بَقْدُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَلِفُ فَإِنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِيَّيَّ سَأَلَكَ عَنْ ذَلِكَ
لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ
السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ
مَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ الْوَلَدَ إِلَى
أُمِّهِ قَالَ جِبْرِيلُ أَمَّا قَالَ جِبْرِيلُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ
السَّاعَةِ فَفَرَّ أَهْلُ هَذِهِ الْأَيَّةِ مَنْ كَانَ
عَدُوًّا لِلْجِبْرِيلِ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ
أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَتَأَذُّرُ
النَّاسِ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا
أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَرِيَاذَةُ كَبِدِ
حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءُ
الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ
الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بِهِمْتُ وَ
إِنَّمَا هُمْ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ
تَسْأَلَهُمْ يَنْهَوْنِي فَبَجَاءَتْ إِلَيَّ الْيَهُودُ فَقَالَ

لانے کی اس وقت خبر سنی جب وہ باغ میں میوہ کوڑ رہے تھے، وہ
اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کیا۔ آج آپ سے وہ تین باتیں دریافت کرتا ہوں
جنہیں پیغمبر کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فرمائیے قیامت کی پہلی
علامت کیا ہے؟ دوسری یہ کہ اہل بہشت پہلے کیا چیز کھائیں
گے؟ تیسری یہ کہ بچہ اپنے ماں یا باپ کا ہم شکل کیوں ہوتا ہے؟
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی ابھی حضرت جبرائیل
علیہ السلام نے یہ باتیں مجھے بتادیں۔ عبد اللہ بن سلام کہنے لگے،
جبرائیل؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں۔ عبد اللہ بن سلام
نے کہا وہ تو تمام فرشتوں میں یہودیوں کا سب سے بڑا دشمن ہے
اس پر آپ نے آیات پڑھی مَن كَانَ عَدُوًّا لِلْجِبْرِيلِ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ
عَلَى قَلْبِكَ، پھر فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو
مشرق سے مغرب کی جانب لے جائے گی۔ اہل جنت کو سب سے پہلے
مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ ملے گا (وہ بہت لذیذ ہوتا ہے) بچے کے
ہم شکل ہونے کا سبب یہ ہے کہ جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر
غالب ہوتا ہے تو بچہ مرد کی صورت پر پیدا ہوتا ہے، جب عورت کا پانی مرد
کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ عورت کی صورت پر پیدا ہوتا ہے۔

یہ جواب سن کر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ یہودی بڑے افتراء پرداز لوگ
ہیں۔ آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیے (میں کیسا آدمی ہوں؟) اگر کہیں انہیں دریافت کرنے سے پہلے معلوم
ہو گیا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تب وہ مجھ پر بہتان لگائیں گے۔ چنانچہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے

۱۔ مرد یہودی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پایا دشمن سمجھتے کیونکہ انہوں نے کئی ایسا پر عذاب اتارا لیکن انہوں نے نبوت نبی اکرم
میں سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھی لیکن انہوں نے کہا اس وجہ سے کہ یہودیوں کے ماں پیغمبروں کو بتلا دیتے۔ غرض یہودی بھی محب نبی و خوف لوگ تھے صلوات
جبرائیل علیہ السلام کو دیکھ کر ان سے دشمنی رکھنا دیکھ کر تمہاری جیسی ہی کیا ہے وہ ایک ہمہ ساری دنیا کو الٹ سکتے ہیں۔ دوسرے حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے
یہودیوں کے حکم کے تابع ہیں ان سے دشمنی رکھنا گویا یہودیوں کا ردِ صلوات ہے دشمنی رکھنا ہے ۱۲ منہ ۱۳ مجھ کو خواہ مخواہ مجاہد آدمی کہیں گے۔ خیر عبد اللہ بن سلام
ایک ماں محبت رہے ۱۲ منہ

الَّتِي مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَى رَجُلٍ
عَبْدُ اللَّهِ فِيكُمْ قَالُوا أَخْبِرْنَا وَإِنْ خَيْرُنَا
وَسَيِّدُنَا وَإِنْ سَيِّدُنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ
إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا
أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ
فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا اشْرُكْنَا وَإِنْ
شَرَرْنَا وَانْقُصُوهُ قَالَ فَهَذَا الَّذِي
كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ -

باب ۲۲۶۶ قَوْلُهُ مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا

۴۱۳۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ قَالَ
عُمَرُ قَرَأْتُ مَا أُنَبِّئُ وَأَقْضَانَا عَلَى وَرَأَانَا
لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أَبِي وَذَلِكَ أَبَيَّا يَقُولُ
لَا أَدْعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا -

باب ۲۲۶۷ قَوْلُهُ وَقَالُوا
اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا اسْبُحَانَہ -

۴۱۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الِیَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا
ثَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي

آپ نے ان سے پوچھا۔ عبد اللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ انہوں
نے کہا۔ بہت اچھا ہے۔ اچھے آدمی کا بیٹا ہے، ہمارا سردار ہے اور
سردار کا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھو اگر عبد اللہ بن سلام سلمان
ہو جائے تو (تم بھی اسلام قبول کر لو گے) وہ کہنے لگے خدا اسے اس
سے پناہ میں رکھے۔ عبد اللہ بن سلام (جو چھپ کر ان کی گفتگو سن
رہے تھے) یہ سن کر باہر نکل آئے اور کہنے لگے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - یہ سنتے ہی یہودیوں نے کہنا شروع
کیا عبد اللہ ہم میں براذلیل اور ذلیل باپ کا بیٹا ہے نیز ان کی بُرائی کرنے
لگے۔ عبد اللہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسی بات کا خطرہ تھا۔

باب مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا كِتَابِ التَّوْحِيدِ

(از عمرو بن علی از یحیی از حبیب از سعید بن جبیر) ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے ہم لوگوں میں
ابن بن کعب رضی اللہ عنہ بڑے قاری ہیں اور حضرت علی رضی اللہ
عنہ بڑے عمدہ قاضی (جج) ہیں مگر اس کے باوجود ہم ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ کی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ میں قرآن مجید
کی کسی آیت کی تلاوت نہ چھوڑوں گا جسے میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا، حالانکہ خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم جو آیت
منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں آخر تک -

باب وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا اسْبُحَانَہ
کی تفسیر

(از ابوالیمان از شعیب از عبد اللہ بن ابی حنین از ثافع
ابن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں آدمی نے مجھے بھلا یا حالانکہ

ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَمَتِي وَ
لَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُ رِيسَايَ
فَيُزَعَمُ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَ لَكُمْ كَانَانَ
وَأَمَّا شَمَتِي رِيسَايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَكِنَّ فَسْخَافِي
أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَهُ أَوْ وَلَدًا -

باب ۲۲۶۸ وَأَتَّخِذَ صَاحِبَهُ مَقَامًا

إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى مَثَابَةً يَتَوَكَّبُونَ يَرْجِعُونَ

ہے یعنی کوٹنے کی جگہ اس سے یَتَوَكَّبُونَ بنا یعنی وہ کوٹتے ہیں۔

۳۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ
وَأَقْبَعْتُ اللَّهُ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَفْقَعْتُ رَجُلًا
فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَتَّخِذْتُ
مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَ
أَتَّخِذْتُ وَامِنُ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَدَّخَلَ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَ
الْفَاجِرُ فُلُوْا صَرَّتْ أَهْمَاتُ الْمُؤْمِنِينَ
بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ قَالَ
وَبَلَغَنِي مَعَاتِبُهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بَعْضُ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ
إِنْ أَنْتِهَيْتُنَّ أَوْ كَيْسِدَ لَكَ اللَّهُ رَسُولُهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْ كُنَّ
حَتَّى أَتَيْتُ إِحْدَى فَنَسِئَهُ قَالَتْ يَا عُمَرُ
أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
جَبَّ بِي أَخْنَصْتُ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ بِيْ

یہ اُسے مناسب نہیں تھا۔ نیز آدمی نے مجھے گالی دی اور یہ اُسے مستحق نہیں تھا۔ جھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اسے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا۔ گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میری اولاد ہے۔ حالانکہ میں اس سے پاک ہوں کہ کسی کو بیوی یا بچہ قرار دوں (سب میرے بندے اور غلام ہیں)

باب ۲۲۶۸ وَأَتَّخِذُ وَامِنُ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى كِي

تفسیر (اسی سورۃ میں لفظ) مَثَابَةً سے مراد رجب

(از مسند ابویحییٰ بن سعید از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر کہتے تھے کہ میری ملے تین باتوں میں اللہ کے حکم کے موافق پڑی یا کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری تین باتوں سے اتفاق کیا۔

(۱) میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دیں تو بہت اچھا ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔

(۲) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے پاس اچھے برے ہر قسم کے لوگ آتے ہیں اگر آپ مسلمانوں کی ماؤں (یعنی اپنی بیویوں) کو پردہ کرنے کا حکم دیں تو مناسب ہوگا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت نازل فرمائی۔

(۳) مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیوی پر ناراض ہیں میں ان ازواج مطہرات کے پاس گیا اور ان سے کہا تم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنے سے باز رہو ورنہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں دے گا۔ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی کے پاس آیا تو وہ بول اٹھیں۔ عمر آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ناراض کیا اور تمہارے بدلے میں کسی اور کو دیا؟

يَعْظِيْنَ سَاءَ مَا حَتَّى تَعْظُمْنَ أَنْتَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَلَيْهِ رُبُّهُ إِنَّ طَلَّقَكَ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا
خَيْرًا مِنْكَ مُسْلِمَاتٍ الْأَيَّةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي
مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي وَبَّ قَالَ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُمَرَ -

علیہ وسلم ہمیں نصیحت نہیں کر سکتے جو آپ نصیحت کرنے آئے (جائے اپنی نصیحت
رہنے دیجئے) چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی -
(ترجمہ) عجب نہیں اے ازواج مطہرات اگر پیغمبر تمہیں دے دے تو اللہ
تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں اسے عنایت فرمائے جو مسلمان ہوں آخر
آیت تک -

ابن ابی مریم کہتے ہیں ہمیں بھی بن ابوب نے بحوالہ حمید از انس رضی اللہ عنہ از حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کی ہے۔

باب وَإِذْ يُرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ إِلَىٰ قَوْلِهِ لَكَ أَنتَ
الْمُسَمِّيُّ الْعَلِيمُ

قواعد کے معنی بنیادیں (پائے) اس کا مفرد
قاعدہ ہے اور (سورہ نور میں) جو وَالْقَوَاعِدُ مِنَ
النِّسَاءِ آیا ہے اس کا مفرد قاعدہ ہے

باب قَوْلُهُ تَعَالَىٰ وَإِذْ
يُرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدُ مِنَ
النِّسَاءِ وَالْمُسَمِّيُّ الْعَلِيمُ
مَتَىٰ إِذْكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
الْقَوَاعِدُ أَسَاسُهُ وَاحِدٌ مِمَّا قَاعِدُ
وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاحِدٌ مَّا

قَاعِدُ -

۴۳۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ قَوْمًا
يُسَوُّوا الْكُعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَوْهَا عَلَى قَوَاعِدِ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْ لَا جِدْتَانِ قَوْمًا بِالْكَفَرِ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْتَنِي كَانَتْ عَائِشَةُ
سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب) سالم بن عبد اللہ کہتے
ہیں عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر کے یہ
حدیث عبد اللہ بن عمر سے بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عائشہ! تجھے کیا معلوم نہیں کہ تیری قوم (قریش) نے جب کبھی کور اپنے
وقت میں) بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی ڈالی ہوئی بنیادوں سے اسے
چھوٹا کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسے ابراہیم کی بنیادوں
پر دوبارہ کیوں نہیں بنا ڈالتے؟ آپ نے فرمایا (میں ایسا کرتا) مگر تیری
قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزر رہا ہے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سن کر کہا اگر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہی سبب تھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نول کا جو حطیم کے پاس ہیں بوسہ

اسے اس سند کو بیان کرنے سے یہ عرض ہے کہ حمید کا سماع انس رضی اللہ عنہ سے معلوم ہو چکا ہے ۱۲ ہجری یعنی بڑی بڑی بڑی حدیثیں بیٹھنے والی عورتیں ۱۲ ہجری سے ایسا نہ
ہو کہ وہ کعبہ کو گزرتے سے چھو کر چلائیں ۱۳ ہجری۔

ہیں لیتے تھے کیونکہ وہ کوئے اس مقام پر نہ تھے جہاں پر ابراہیم نے
بنیاد رکھی تھی۔

باب اَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا فَنُفِصِرُ۔

(از محمد بن بشر از عثمان بن عمر از علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر
از ابوسعید) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب (یہودی) تورات
شریف کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور اس کا ترجمہ عربی زبان میں ممالوں
کو سمجھاتے (معلوم نہیں ترجمے میں کیا کیا تصرف کرتے) آخر آنحضرتؐ نے
(مسلمانوں سے) فرمایا تم اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا، بلکہ کہو اَمَّا بِاللّٰهِ
وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا فَنُفِصِرُ۔

باب سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ..... اِلٰی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ کی تفسیر۔

(از ابو نعیم از زبیر از ابواسحاق) براہِ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں آکر) بیت المقدس کی طرف
سولہ یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی لیکن آپؐ کو یہ پسند تھا کہ آپؐ
کا قبلہ خانہ کعبہ کی طرف ہو جائے (حکم الہی کے منتظر تھے) ایک بار

سَلَّمَ مَا اُرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرَاةَ اُسْتَلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلْبِيزَانِ الْحَجْرَ
اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُقَمَّرْ عَلَى قَوَاعِدِ اِبْرٰهِيْمَ۔

باب ۲۲۶۹ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی قُولُوا

اَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا۔

۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثَيْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْكَوْنٍ
عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ
يُفَرِّقُوْنَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَ
يُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَتَّبِعُوْهُمْ
وَقُولُوا اَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ الْاَيَةُ۔

باب ۲۲۷۰ قَوْلُهُ سَيَقُولُ

السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَلَهُمْ

عَنْ قَبْلِهِمْ مَا لَمْ يَكُنْ اَعْلٰی

قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ

مُسْتَقِيْمٍ۔

۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا
عَنْ اَبِي اسْحٰقَ عَنِ الْاَبْرَءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ
سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَ عَشَرَ شَهْرًا وَ

لے یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۳۴ منہ

كَانَ يُحِبُّهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ
وَأَنَّهُ صَلَّى أَوْصَلَاهَا صَلَوةَ الْعَصْرِ وَصَلَّ
مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّ
مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ
قَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا أَكْثَاهُمْ
قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ
قَبْلَ أَنْ تَحُولَ قِبَلَ الْبَيْتِ رَجُلًا قُتِلُوا
لَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَمَا
كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
لَكَرُوفٌ رَحِيمٌ

باب ۲۲ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ
أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

۴۴۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ زَائِدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ وَاللَّيْثُ
يَجْرِئُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ
أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَيَقُولُ كَبَيْتِكَ وَسَعْدِي يَا رَبِّ فَيَقُولُ

ایسا ہوا (قبلہ بدلتے ہی) آپ نے عصر کی نماز (خانہ کعبہ کی طرف)
پڑھی آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی (اسی طرف) پڑھی۔ ان میں سے
ایک شخص (عبداللہ بن عباد) جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا۔
دوسری سجد والوں کے قریب گزرا وہ (بیت المقدس کی طرف) نماز
پڑھ رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے اس شخص نے انہیں (جو)
نمازی میں تھے کہا خدا گواہ ہے میں نے (ابھی) آنحضرت کے ساتھ مکہ
کی طرف نماز پڑھی۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ نماز ہی میں کعبہ کی طرف گھوم
گئے (نماز کا اعادہ نہیں کیا۔ البتہ ہم لوگوں کو یہ فکر نہ ہوئی کہ جو)
بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہوئے انتقال کر گئے اور شہید ہو
گئے (اُن کی نمازیں ہوئیں یا نہیں) چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ إِلَىٰ أَخِرِ الْأَيَّاتِ۔

باب وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا
لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ
عَلَيْكُمْ مَشْهُودًا کی تفسیر۔

(از یوسف بن راشد از جریر و ابواسامہ) (بالفاظ ابواسامہ) از
اعمش از ابوصالح) (ابواسامہ نے ابوصالح سے اعمش کے سماع کی تھرتح
کرنے کے لئے یہ لفظ کہا کہ اعمش نے کہا ہم سے ابوصالح نے بیان
کیا) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام بلائے جائیں گے (اللہ
تعالیٰ بلائیں گے) وہ عرض کریں گے۔ پروردگار حاضر ہوں جو حکم ہو
بجلاؤں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ تو نے میرے احکام اپنی امت

۱۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذری ہے یعنی اللہ ایسا نہیں کرنے والا کہ تمہاری نماز بیکار کر دے اس کا ثواب نہ دے۔ ہوا یہ کہ جب قبلہ بدلا تو مشرک کہنے لگے
اب محمد رفتہ رفتہ ہلکے طریق پر چلے ہیں چند روز میں پھر اپنا آباؤی دین اختیار کر لیں گے۔ منافق کہنے لگے اگر پہلا قبلہ حق تھا تو یہ دوسرا قبلہ باطل ہے اگر دوسری حق
تو پہلا باطل ہے۔ اہل کتاب کہنے لگے اگر یہ سچے پیغمبروں کی طرح اپنا قبلہ بیت المقدس کی طرف ہی رکھتے تو یہ سچے پیغمبر ہوتے۔ اس قسم کی بیہودہ باتیں
بنانے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری سَمِعُوا لِلَّهِ شُكْرًا مِنَ النَّاسِ اخبر تک ۱۲

هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَا صَدِّقَهُ
هَلْ بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا آتَانَا مِنْ تَنْذِيرٍ
فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَ
أُمَّتُهُ فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ وَيَكُونُ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا أَفَنْ لَكَ قَوْلٌ جَلَلٌ
وَكُتُوبٌ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا
لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا أَوَلَوْ سَطَّ الْعَدْلُ
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى

معنی عادل (بہتر)

باب ۲۲۴۲ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا
الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا
لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ
مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَ
إِنْ كُنْتُمْ لَكَيْفَرًا إِلَّا عَلَى
الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ
اللَّهُ لِيُضِلَّكُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ
لَا تُدْرِكُونَ اللَّهَ بِالتَّائِبِينَ لِرَحْمَةٍ

۳۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
ابْنِ عُكْرَةَ بَيْنَا النَّاسُ يُعَلِّقُونَ الصُّبْحَ
فِي مَسْجِدِ قُبَّاءَ إِذَا جَاءَ جَاءَ فَقَالَ أُنْزِلَ

کو پہنچا دیے تھے؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں! اس وقت ان کی امت
سے پوچھا جائے گا۔ کیا نوح نے تمہیں میرے احکام پہنچائے تھے؟ وہ
کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آیا ہی نہیں۔ چنانچہ
اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے کہیں گے کوئی تیرا گواہ ہے؟ وہ کہیں گے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت گواہ ہے۔ عرض اس امت کے
لوگ گواہی دیں گے کہ بے شک نوح علیہ السلام نے اللہ کا پیغام اپنی
امت کو پہنچا دیا تھا اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام (حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم) تم پر گواہ بنیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا وگذاذک
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۱۔ وسط کے

باب وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي
كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَىٰ إِنَّ اللَّهَ بِالتَّائِبِينَ لَرُؤْفٌ
رَّحِيمٌ کی تفسیر۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے
اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن میں یہ حکم

لہ یہ جملہ حدیث میں داخل ہے راوی کا محل انہیں ہے وسط کا معنی بہتر عرب لوگ کہتے ہیں فلان وسطی قوم یعنی اپنی قوم والوں میں جسے بہتر ہے ابو ہریرہ کی
روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پروردگار پوچھے گا تم کو کیسے معلوم ہوا وہ عرض کریں گے ہمارے پیغمبر علیہ السلام ہم کو خبر دی کہ اگلے پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کو اللہ کے حکم سنائے اور
ان کی خبری ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اگر کسی کوئی بات کا یقین ہو جائے تو اس کی گواہی دے سکتا ہے اور فقہائے اسے اس باب میں تفصیل کی ہے اور یہ بیان کیا
ہے کہ کسی قسم کے مقدمات میں بہرہ دات معنی دینا درست ہے ۱۲ منہ

نازل فرمایا ہے کہ آپ کعبہ کی طرف منہ کریں تم بھی کعبہ کی طرف منہ کرو، یہ سننے ہی وہ لوگ (نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے)۔

باب قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ
الآیۃ کی تفسیر۔

(از علی بن عبد اللہ از معتمر از والدش) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اب کوئی صحابی میرے سوا باقی نہیں جس نے دونوں قبلوں (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف نماز پڑھی ہو۔

باب وَلَئِنْ آتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ
إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكَ إِذًا لَنِ الظَّالِمِينَ
کی تفسیر۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ ہم لوگ مسجد قبا میں نماز فجر پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ آج رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن میں یہ حکم نازل ہوا کہ آپ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کریں تم لوگ بھی کعبہ کی طرف منہ کرو۔ اس وقت لوگوں کے منہ شام کی طرف تھے انہوں نے گھوم کر کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔

باب الَّذِينَ اتَّيَهُمُ الْكِتَابُ
يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ
وَلَا فَرْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْفُرُوا بِالْحَقِّ
الْأَيۃ کی تفسیر۔

لفظ "ہم" کا اس مقام پر صحابہ کے لیے لیا گیا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے لیے کوئی ممانعت نہ تھی کہ ان کو ان کی طرف منہ کرنا پڑے۔

اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَنْ
يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا فَتَوَجَّهُوا
إِلَى الْكُعْبَةِ۔

باب ۲۴۳ قَوْلُهُ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ

وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ إِلَى سَمَائِكُمُ

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَوِ بَيْنَ
مَتْنٍ صَلَّهِ الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي۔

باب ۲۴۴ قَوْلُهُ لَئِنْ آتَيْتَ

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا

تَبِعُوا قِبْلَتَكَ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكَ

إِذَا لَنِ الظَّالِمِينَ۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ
أَبْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي النَّاتِسِ فِي الصُّبْحِ يُقْبَأُ جَاءَهُمْ
رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكَلِيلَةَ قُرْآنًا وَأَمَرَ
أَنْ يُسْتَقْبَلَ الْكُعْبَةُ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَ
كَانَ وَجْهُ النَّاتِسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدْرَكُوا
بُجُوهَهُمْ إِلَى الْكُعْبَةِ۔

باب ۲۴۵ قَوْلُهُ الَّذِينَ

اتَّيَهُمُ الْكِتَابُ يَعْرِفُونَهُ

كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ وَإِنَّ

فَرْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْفُرُوا بِالْحَقِّ

إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكَ إِذَا لَنِ الظَّالِمِينَ۔

۳۱۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزُوعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ يَفْعَلُونَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ أَيْتٌ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْكَلِمَةُ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ.

بَاب ۲۴۶۶ وَبِكُلِّ وَجْهَةٍ هُوَ مُوَلِّئُهَا فَاسْتَقْبَلُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِي بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۳۱۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُوبَتِ الْمُقَدَّسِينَ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

بَاب ۲۴۶۷ قَوْلُهُ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لِلْحَقِّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ شَطْرَكَ تِلْقَاءُ وَكَا -

(از یحیی بن قزوعہ از مالک از عبد اللہ بن دینار ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں لوگ مسجد قبا میں نماز فجر پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیرائے رات قرآن میں یہ حکم نازل ہوا کہ آپ کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں لہذا تم بھی کعبے کی طرف منہ کر لو۔ اس وقت لوگوں کے منہ شام کی طرف تھے۔ چنانچہ وہ (بحالت نماز ہی) کعبے کی طرف گھوم گئے۔

بَاب وَبِكُلِّ وَجْهَةٍ هُوَ مُوَلِّئُهَا فَاسْتَقْبَلُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِي بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تفسیر

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از سفیان از البراء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی پھر آپ نے کعبے کی طرف رخ کر لیا۔

بَاب وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لِلْحَقِّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ تفسیر شطر کے معنی طرف

۳۱۴۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ ثُرَانٌ فَأَمَرَ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الْكُعْبَةُ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكُعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ-

باب ۲۴۸ قَوْلُهُ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ يَهْتَدُونَ-

۳۱۴۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَأْتٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الْكُعْبَةُ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ-

باب ۲۴۹ قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوَاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

(از موسی بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں لوگ مسجد قبا میں نماز صبح پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ کہنے لگا آج رات قرآن میں یہ حکم نازل ہوا کہ آپ کعبہ کی طرف رخ کریں لہذا تم بھی کعبہ کی طرف منہ کر لو۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ اسی حالت سے (نماز ہی میں) گھوم گئے اور کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔ اس وقت لوگوں کا منہ شام کی طرف تھا۔

باب ۲۴۸ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ

الآيَةِ كِتَابُ التَّفْسِيرِ

(از قتیبہ بن سعید از مالک از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا آج رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن میں کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم نازل ہوا لہذا تم لوگ بھی کعبہ کی طرف منہ کر لو۔ اس وقت ان کے رخ شام کی طرف تھے، یہ سنتے ہی وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

باب ۲۴۹ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوَاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

کی تفسیر۔

شعائر جمع شیعہ کی یعنی نشانیاں لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں صفوان کے
معنی پتھر ہیں۔ بعض کہتے ہیں چکنے پتھر جن پر کچھ
نہیں لگتا اس کا مفرد صفوان ہے۔ صفا کا بھی یہی
معنی ہے اور یہ جمع ہے۔ (اس کا مفرد صفا ہے)

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ
عَلَيْهِمْ شَعَائِرُ عِلَادَاتٍ فَإِذَا تَمَّ
شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِفْلُونَ
الْمَحْجَرُ يُقَالُ الْحُجَّارَةُ الْمَلْسُ
الَّتِي لَا تُنْذِرُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ
صَفْوَانَةٌ يَبْعَثُ الصَّفَا وَالصَّفَا
لِلْجَمْعِ

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ
السِّنِّ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ
حَجَّ الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا
إِلَّا يَطُوفُ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ
كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَمَا تَوَاصَلُوا لِمَنَاةَ وَ
كَانَتْ مَنَاةَ حَدُودًا وَقَدْ يَدُّ وَكَانُوا يَتَحَيَّوْنَ
أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ
الرِّسَالَةُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ

(ابن عبد اللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ) عروہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے دریافت کیا۔ اس وقت میں کہیں لڑکا تھا، یہ جو قرآن
شریف میں ہے کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی حج
یا عمرہ کرے تو ان کا طواف کر لینے میں کوئی گناہ نہیں۔ اس سے
تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص صفا اور مروہ کا طواف نہ کرے
تب بھی کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا
یہ مطلب نہیں۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتے "اگر
کوئی شخص ان کا طواف نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔"

در اصل یہ آیت انصار کے لئے نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ
حالت احرام میں منات بت کا نام لیتے تھے جو قدید کے برابر رکھا
ہوا تھا یہ انصار صفا اور مروہ کا طواف کرنا برا سمجھتے تھے۔ جب
اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ریت
کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

لہ یہ ابوعبیدہ کی تفسیر ہے ابن اثیر نے کہا شعائر سے اعمال اور مناسک حج مراد ہیں ۱۲ منہ سلاہ قدید ایک مقام ہے مکہ کی راہ میں منات بت وہیں
رکھا تھا ۱۲ منہ

أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا -

۳۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُكَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّغَا وَالْمُرُوءَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْحَبَا هِلَبِيَّةٍ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ مَأْمُوسًا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّغَا وَالْمُرُوءَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا -

بَابُ ۲۲۸ قَوْلِهِ وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَندَادًا أَصْنَادًا أَوْ أَحَادًا نَذِيرٌ -

۳۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُمَازٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نَذِيرًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مِنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلَّهِ نَذِيرًا دَخَلَ الْجَنَّةَ -

بَابُ ۲۲۹ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبِ وَالْحَرْبِ بِالْحَرْبِ وَالْعَبْدِ بِالْعَبْدِ عَذَابٌ إِلَيْهِمْ عَفَى ثَرَاةً

عَلَيْهِمْ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا -

(از محمد بن یوسف از سفیان) عاصم بن سلیمان کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا و مروہ کے طواف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ہم لوگ (آغاز اسلام میں) یہ سمجھے کہ صفا و مروہ کا طواف کرنا جاہلیت کی ایک رسم ہے۔ چنانچہ ہم نے یہ عمل ترک کر دیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لَنْ أَصْغَا وَالْمُرُوءَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا الْآيَةَ -

بَابُ ۲۲۸ وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَندَادًا أَوْ أَحَادًا نَذِيرٌ -

(از عبدان از ابو حمزہ از اعش از شقیق) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی کہ ہے میں بھی (اس کی روشنی میں) مزید ایک بات کہتا ہوں -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی کو (شریک کر کے) پکارتا ہو (اسے اللہ کے برابر سمجھتا ہو) وہ دوزخ میں جائے گا میں اس کے واضح مفہوم میں) یہ کہتا ہوں جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی شریک کو نہ پکارتا ہو یعنی توحید پر انتقال کرے) وہ (ایک نہ ایک دن) بہشت میں جائے گا (گو کتنا ہی گناہ گار ہو)

بَابُ ۲۲۹ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبِ بِالْحَرْبِ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ إِلَيْهِمْ عَفَى ثَرَاةً

۱۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو قَالَ سَمِعْتُ

عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ

كَانَ فِي بَيْتِي إِسْمَاعِيلُ الْقِصَاصُ وَلَمْ

تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى

لِهَذِهِ الْأُمَمَةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ

فِي الْقَتْلِ أَلْحَرُّ بِالْحَرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ

وَالْأَنْتَى بِالْأُنْتَى نَسْنُ عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ

شَيْءٌ قَالُوا عَفْوَانٌ يَقْبَلُ الدِّيَّةَ فِي الْعَمْدِ

فَاتَّبَعْنَا بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَّأُ الرِّبَا حَسَنًا

يَتَّبَعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِالْحَسَنِ ذَلِكَ

تُخَفِّفُ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ

عَلَيْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنْ أَعْتَدَى بَعْدَ

ذَلِكَ قُلَّةً عَدَا بَ أَلَيْمٌ قَتْلٌ بَعْدَ قُبُولِ

الدِّيَّةِ -

۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ السَّكَّانِيَّ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبَ

اللَّهُ الْقِصَاصَ -

۱۵۵- كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ سَمِعَ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ السُّهْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ

عَنِ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَرَتْ نَدِيَّةً

جَارِيَةً فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَزُّوا

الْأَرْضَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از حمیدی از سفیان از عمرو از مجاہد) ابن عباس رضی

اللہ عنہما کہتے تھے کہ بنی اسرائیل (یہودیوں) میں قصاص کا

رواج تھا لیکن دیت کا دستور نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت

کے لئے یہ ارشاد فرمایا مسلمانو! تم میں جو لوگ مالے جائیں ان

میں جان کے بدلے جان کا حکم دیا جاتا ہے، آزاد کے بدلے آزاد قتل

کیا جائے۔ غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت۔ پھر جسے اس

کے بھائی کی طرف سے کچھ چھوڑ دیا جائے یعنی قتل عمد میں مقتول کے

کے وارث قصاص چھوڑ کر دیت پر راضی ہو جائیں تو انہیں دیت

کا مطالبہ دستور کے مطابق کرنا چاہیے۔ اور قاتل کو اچھی طرح دیت

ادا کرنا چاہیے۔ یہ دیت کا حکم اللہ کی ایک تخفیف اور رحمت ہے

یعنی پہلے لوگوں پر صرف قصاص کا حکم تھا اور تمہارے لئے دیت

بھی روار کھی گئی۔ بعد ازاں جو شخص زیادتی کرے یعنی دیت قبول

کر لینے پر بھی قاتل کو قتل کرے اسے دردناک عذاب ہوگا۔

(از محمد بن عبد اللہ انصاری از حمید) حضرت انس رضی اللہ

عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی کتاب

میں قصاص کا حکم ہے۔

(از عبد اللہ بن منیر از عبد اللہ بن بکر السہمی از حمید) حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی چھوٹی بیٹی نے ایک

جوان لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ بیٹی کے لوگوں نے اس کے معافی

طلب کی لیکن لڑکی والوں نے معاف نہ کیا۔ چنانچہ بیٹی کے

لوگوں نے کہا اچھا دیت لے لو اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے۔ پھر بیٹی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ
فَقَالَ أَلَسُنَا بَنُو النَّفَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَكُنْزُ
ثَنِيَّةِ الرُّبَيْعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
مُكْسِرُ ثَنِيَّتِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَلَسُنَا كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ
فَرَضِي الْقَوْمَ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ
مَنْ تَوَاقَسَهُ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَكَةَ -

پرمبر و سہ کر کے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دیتا ہے

بَاب ۲۸۲ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ -

۲۸۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يُصُومُهُ
أَهْلُ الْبَحَا هِلَالِيَّةٌ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ
شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُومْ -

۲۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَاشِيَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ
قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ
صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ -

کے رشتہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ کے پاس آئے۔ قصاص ہی کے
طالب ہوئے۔ آپ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ اس پر ربیع کے
بھائی انس بن نضر کہنے لگے یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑ دیا
جائے گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ایسا
کبھی نہ ہوگا کہ ربیع کا دانت توڑا جائے۔ آپ نے فرمایا انس! اللہ
کی کتاب تو قصاص کا حکم دے رہی ہے (قصاص ہونا ضروری ہے)
لیکن بعد میں (خدا کی قدرت سے) لڑکی کے وارث راضی ہو گئے۔
انہوں نے قصاص معاف کر دیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ کے حکم

بَاب ۲۸۲ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ -

(از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما

کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ عاشورے کا روزہ رکھتے تھے جب
رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اب جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے
اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

(از عبد اللہ بن محمد از ابن عیینہ از زہری از عروہ) حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے
لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رمضان کے روزے فرض
ہوئے تو یہ حکم ہوا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے
جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۱۔ جیسے انس بن نضر نے قسم کھا لی تھی کہ ربیع کا دانت توڑا جائے گا۔ لہذا اس کی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ایسے لڑکی کے وارثوں کا

۳۱۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ

الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ

فَقَالَ كَانَ يَصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ

فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَ قَادِنُ فَكُلَ

۳۱۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا

يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءُ

تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ

صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ

كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيقَةَ وَتَرَكَ عَاشُورَاءُ

فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ كَرِهَهُ

بَابُ ۲۲۸ قَوْلُهُ أَيَا مَا

مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِمَّنْ

أَيَا مَا أُخْرَوْ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَ

أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ

يُفْطَرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ

(از محمود از عبید اللہ از اسرائیل از منصور از ابراہیم از علقمہ

عبد اللہ بن معمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اشعث بن قیس ان کے

پاس گئے وہ کھانا کھا رہے تھے۔ اشعث نے کہا یہ دن تو عاشوراء

کا ہے۔ عبد اللہ بن معمر رضی اللہ عنہ نے کہا رمضان کے روزے فرض ہونے

سے قبل اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ جب رمضان کے روزے فرض

ہوئے تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ آؤ کھانا کھاؤ۔

(از محمد بن منثی از ہشام از والدش) حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا کہتی ہیں عاشورے کے دن قریش کے لوگ جاہلیت

کے زمانے میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

سلم بھی اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب مدینے میں تشریف

لائے تو عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس دن

روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے

تو عاشورے کا روزہ فرض کی حیثیت سے چھوڑ دیا گیا۔ اگر کوئی چاہے

تو روزہ رکھے، کوئی چاہے تو نہ رکھے۔

بَابُ ۲۲۸ قَوْلُهُ أَيَا مَا

مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِمَّنْ

أَيَا مَا أُخْرَوْ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَ

أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ

يُفْطَرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں ہر بیماری میں

افطار کرنا (یعنی روزہ رکھنا) درست ہے۔

۱۔ عبد اللہ بن معمر روزے اشعث سے کہا آؤ کھانا کھاؤ ۱۲ منہ ۲۔ اس دن روزہ رکھنا چاہیے ۱۳ منہ ۳۔ معلوم ہوا کہ عاشورے کے روزے کی فرضیت جاتی رہی لیکن احتجاج باقی ہے اس کا ذکر کتاب الصوم میں گذر چکا ۱۴ منہ ۴۔ خواہ خفیف بیماری ہو یا سخت بیماری ہو اس کو صوم سفر ہو یا نہ ہو اس اثر کو خیر الزان نے حاصل کیا اور یہ مقدمہ کتاب میں گذر چکا ہے کہ امام بخاری نے یہ قول بیان کیا جب صحیح بن لا جو یہ ان کے استاد نے ان پر اعتراض کیا تھا ۱۵ منہ

كَذَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَقَالَ الْحَسَنُ
وَأَبْرَاهِيمُ فِي الْمَرْصُوعِ وَالْحَامِلِ
إِذَا حَافَتَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَفْ
وَلَدِي هَبَا نَفْطَرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ
وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ إِذَا لَمْ
يُطْعِ الصَّيَّامَ فَقَدْ أَطْعَمَ
أَنْسَ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًّا أَوْ عَامِيْنِ
كُلَّ يَوْمٍ مَسْكِينًا خُبْرًا وَكَحْمًا
وَأَنْفَطَرَ قَرَاءَةُ الْعَامَّةِ
يُطِيقُونَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ

اکثر لوگوں نے اس آیت میں یطیقونہ بڑھا ہے (اَطَاقَ یَطِيقُونَ سے)

۴۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ
حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو
ابْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ سَمْعٍ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ
وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوُّونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ ابْنِ عَبَّاسٍ
مُسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ
هُوَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ لَا
يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يُصُومَا فَلْيُطْعِمَا إِنْ مَكَانَ
كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا۔

باب ۲۲۸ قَوْلُهُ فَمَنْ شَهِدَ
مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔

۴۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اور کسی بیماری کو خاص
نہیں کیا)

امام حسن بصری اور امام ابراہیم مخفی کہتے ہیں کہ روزہ
پلانے والی یا حاملہ عورتوں کو اگر اپنی جان کا یا اپنے بچے
کی جان کا ڈر ہو تو وہ افطار کریں پھر قضا کر لیں لیکن
بڑھا ضعیف شخص جب روزہ نہ رکھ سکے (تو وہ فدیہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بہت ضعیف ہو گئے
اور روزہ کی طاقت نہ رہی تو انہوں نے ایک سال یا دو
سال (اپنی آخری عمر میں) متواتر روزے نہ رکھے اور بطور فدیہ
ہر روز ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلایا کرتے تھے

(اناسحاق از روح از زکریا بن اسحاق از عمرو بن دینار)
عطار بن رباح نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ یوں پڑھتے
تھے وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوُّونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ ابْنِ عَبَّاسٍ
رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت منسوخ نہیں ہے یطَوُّونَهُ کا معنی
طاقت نہیں رکھتے (اس کی انہیں روزے سے سخت تکلیف ہوتی ہے
یعنی بڑھا مر دیا بوجہ عورت جو روزہ نہیں رکھ سکتے وہ ایسا کریں
کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں تھے

باب فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ کی تفسیر۔

(از عیاش بن ولید از عبد اللہ علی از عبید اللہ

لہ ان دونوں اشعول کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲۸۷ھ کہتے ہیں انس بن مالک کی عمر ایک سو تین یا ایک سو دس برس کی چوتی اس اشعول کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲۸۷ھ
۲۲۸ھ جس کے سبب یہ ہیں جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے جیسے بڑھے ضعیف بعضوں نے کہا یہاں لفظ ”کلا“ ”مقدار ہے ۱۲۸۷ھ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کا قول ہے اور ان کے علماء کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے اور ابتدائے اسلام میں یہی حکم ہوا تھا کہ جس کا بچہ چاہے روزہ رکھے جس کا بچہ چاہے فدیہ دے پھر یہی کو اس آیت
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سے حکم منسوخ ہو گیا البتہ جو شخص اس قدر بڑھا ہو جائے کہ روزہ نہ رکھ سکے اس کے لئے افطار کرنا اور فدیہ دینا جائز ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ قَرَأَ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينَيْنِ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ -

۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسْكِينَيْنِ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْطِرَ وَيَقْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَلَسَعَنَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَا تَبْكُرُ قَبْلَ يَزِيدَ -

۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ كَانَ يَقْرَأُ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينَيْنِ يَقُولُ وَعَلَى الَّذِينَ يُحِبُّونَهُ قَالَ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الَّذِي لَا يُطْبِقُ الصَّوْمَ أَمْ أَنْ يُطْعِمَ كُلَّ يَوْمٍ مَسْكِينًا قَالَ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ أَيْقُولُ وَمَنْ زَادَ وَأَطْعَمَ أَكْثَرَ مِنْ مَسْكِينَيْنِ فَهُوَ خَيْرٌ -

باب ۲۸ قولہ اُحِلَّ لَكُمْ
لَبِيلَةُ الصِّيَامِ الرَّقْصِ الْإِسْلَامِ
هُنَّ لِبَاسُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسُ
لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ

از اناطی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ آیت یوں پڑھی وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسْكِينَيْنِ - اور کہا یہ آیت منسوخ ہے۔

(از قتیبہ از بکر بن مضر از عمرو بن حارث از بکر بن عبد اللہ از یزید غلام سلمہ بن اکوع) سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسْكِينَيْنِ - تو جو شخص چاہتا وہ روزہ نہ رکھتا فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ بعد اس کے بعد والی آیت (فَمَنْ شَرِهَكَ نَتَمَّ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) نازل ہوئی تو یہ آیت منسوخ ہو گئی۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں بکر (جو یزید کے شاگرد تھے) یزید سے پہلے انتقال کر گئے تھے۔

(از ابو معمر از عبد الوارث از حمید) مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت کو اس طرح پڑھتے تھے - وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينَيْنِ کہتے کہ اس سے مراد وہ بوڑھا شخص مراد ہے جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اُسے یہ حکم ہے کہ وہ روزانہ صبح و شام ایک مسکین کو کھانا کھلائے - آیت

آیت میں وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا سے مراد یہ ہے جو ایک مسکین سے زیادہ مسکینوں کو کھلائے تو یہ زیادہ ثواب کا کام ہے۔

باب اُحِلَّ لَكُمْ لَبِيلَةُ الصِّيَامِ الرَّقْصِ
إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ
لِبَاسُ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تُخْتَلُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

لہ یہی قول راجح ہے کیونکہ اگر عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ سے وہ لوگ مراد ہوتے ہیں جن کو روزہ کی طاقت نہیں تو آگے یہ ارشاد کیوں ہوتا کہ أَنْتُمْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ

تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
وَعَفَا عَنْكُمْ قَالَ إِنْ بَاشَرْتُمْ هُنَّ
وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ -

۳۱۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ
ابْنُ عَثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ
قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمَّا نَزَلَ مَوْمَرُ مَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ
النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَجْهَرُونَ
أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ اللَّهُ أَنْفُسَهُمْ
تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا

عَنْكُمْ الْآيَةَ -

بَابُ ۲۸۶ قَوْلُهُ وَكُلُّوْا
اشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ
الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ
إِلَى الْإِيلِ وَلَا تَبَاشَرُوا هُنَّ وَآتُمُوا
الصِّيَامَ إِلَى الْإِيلِ وَلَا تَبَاشَرُوا هُنَّ
وَأَتُمُوا مَا كَفُونِ فِي مَسَاجِدِ
إِلَى قَوْلِهِ يَتَّقُونَ الْعَاقِبَاتِ الْمُنْمُ

۳۱۶۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِّيٍّ قَالَ أَخَذَ
عِدِّيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ

وَعَفَا عَنْكُمْ قَالَ إِنْ بَاشَرْتُمْ هُنَّ وَابْتَغُوا
مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ كِتَابُ التَّحْفِ

(از عبید اللہ از اسرار نیل از ابوالاسحاق)

دوسری سند

(از احمد بن عثمان از شریح بن مسلم از ابراہیم بن
یوسف از والہش از ابوالاسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو رمضان کے تمام
مہینے میں رات کو بھی اپنی بیویوں سے الگ رہتے مگر بعض لوگوں
نے چپکے سے جماع کر لیا تو خداوند عالم نے یہ آیت نازل
فرمائی عَلَیْہِمْ أَنْفُسَهُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ
فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ الْآیَةَ -

بَابُ ۲۸۶ قَوْلُهُ وَكُلُّوْا
اشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ
الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ
إِلَى الْإِيلِ وَلَا تَبَاشَرُوا هُنَّ وَآتُمُوا
الصِّيَامَ إِلَى الْإِيلِ وَلَا تَبَاشَرُوا هُنَّ
وَأَتُمُوا مَا كَفُونِ فِي مَسَاجِدِ
إِلَى قَوْلِهِ يَتَّقُونَ الْعَاقِبَاتِ الْمُنْمُ

عَاقِبَاتِ الْمُنْمُ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از حصین از شعیبی)

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دو
ڈوریاں سیاہ اور سفید لے کر رکھ لیں۔ ابھی کچھ رات
تھی انہیں دیکھا تو امتیاز نہ کر سکے (کوئی سفید ہے کوئی سیاہ)

لہٰذا میں مسجدیں اعکاف کرنے والا ۱۲ منہ ۱۲ منہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی یَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ ۱۲ منہ

حَتَّىٰ كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرُوا كُلُّهُمْ كَيْسَتِيَّةً
فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتُ
تَحْتَ وَسَادَتِي قَالَ إِنَّ وَسَادَتَكَ إِذَا
لَعَرِيضٌ أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ
تَحْتَ وَسَادَتِكَ -

۴۱۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
جَبْرِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ
ابْنِ حَارِثٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْخَيْطُ
الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهُمَا الْخَيْطَانِ
قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا إِنَّ ابْتَصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ
فَمَرَّ قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ -

۴۱۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو سَاذِرَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ
وَكُلُّوَا الشَّرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ
الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ تَنْزِلْ مِنَ
الْفَجْرِ وَكَانَ رَجُلٌ إِذَا أَرَادَ الصُّومَ رَبَطَ
أَحَدَهُمْ فِي رَجْلَيْهِ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْخَيْطُ
الْأَسْوَدُ وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ
رُؤْيَاهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ مِنَ الْفَجْرِ
فَعَلِمُوا أَنَّهَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ -

بَابُ ۲۸۷ قَوْلُهُ وَلَيْسَ

الْبُرْيَانُ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ
ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبُرْيَانَ

اس لئے اس وقت تک کھانے پیتے رہے، جب صبح ہوئی تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنے میکے کے
نیچے دو ڈوریاں رکھ لی تھیں۔ آپ نے (مزاح کے طور پر) فرمایا کہ
تیرا مکانیہ تو بہت بڑا ہے کہ (صبح کی) سفید دھاری اور کالی دھاری
اس کے نیچے آگئی۔

(ان قتیبہ بن سعید از جابر از مطرف از شعبی) عدی بن حاتم رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آیا
آیت میں خیط ابیض اور خیط اسود سے سفید و سیاہ تاگے مراد ہیں
آپ نے فرمایا تم بھی عجیب بے وقوف ہو اگر رات کو کالے اور سفید
دھاگے دیکھا کرتے ہو۔ اس سے تو رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی
مراد ہے۔

(از ابن ابی مریم از ابو عثمان محمد بن مطرف از ابو حازم) سہیل بن
سعد سے مروی ہے کہتے ہیں پہلے اتنی ہی آیت نازل ہوئی تھی عَنْ الْفَجْرِ
کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا تو کئی لوگ جب روزہ رکھنا چاہتے تو اپنے
پاؤں میں ایک سفید ایک سیاہ دھاگہ باندھ لیتے اور رات کو برا کھاتے
پیتے رہتے تھے کہ ان دھاگوں میں امتیاز معلوم ہو جاتا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ
نے یہ لفظ نازل فرمایا مِنْ الْبُيُوتِ تب انہیں معلوم ہوا کہ کالے دھاگے سے
رات اور سفید دھاگے سے دن مراد ہے۔

بَابُ ۲۸۸ وَلَيْسَ الْبُرْيَانُ تَأْتُوا
الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبُرْيَانَ
مِنْ أَلْفَاظِ وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَلْوَانِهَا

یہ حدیث کتاب الصیام میں گزر چکی ہے، عدی بن حاتم آیت کا مطلب یہ سمجھ کر خیط ابیض اور خیط اسود سے حقیقتہً کالے اور سفید زور سے مراد ہیں حالانکہ آیت
میں کالی اور سفید دھاری سے رات کی تاریکی اور صبح کی روشنی مقصود ہے۔ ۱۲۰ منہ

وَاتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا
وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

۴۸۴۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
إِسْرَآئِيلَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
كَانُوا إِذَا أَحْوَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَفْوَابِ الْبُيُوتِ
مِنْ ظُهُورِهِمْ فَانْزَلَ اللَّهُ وَلَيْسَ الْبَرِيَّانُ
تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ
الْبَرَّ مِنَ اتَّقَى وَاتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا

بَاب ۲۸۸ قَوْلُهُ وَقَاتِلُوهُمْ
حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ
الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنْ انْتَهَوْا فَلَا
عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ

۴۹۴۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَارْفِيعٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ أَنَّهُ
رَجُلَانِ فِي فِتْنَةٍ ابْنُ الرَّبِيعِ فَقَالَ إِنْ
النَّاسَ ضَيَعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُثْمَرَ وَصَاحِبُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ
أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَكَمَ
أَخِي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى
لَا تَكُونَ فِتْنَةً فَقَالَ قَاتَلْنَا هُمْ حَتَّى
لَمْ يَكُنْ فِتْنَةً وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ فَأَنْتُمْ

وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ کی تفسیر

(از عبید اللہ بن موسیٰ از اسرائیل از ابو اسحاق) برابر
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جب لوگ احرام
باندھتے تو گھروں میں پشت کی طرف سے (چھت پر چڑھ کر)
آتے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَیْسَ
الْبَرِّیَّانُ تَأْتُوا الْبُیُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَکِنَّ
الْبَرَّ مِنَ اتَّقَى وَاتُوا الْبُیُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا۔

بَاب وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ
فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنْ
انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى
الظَّالِمِينَ کی تفسیر

(از محمد بن بشار از عبد الوہاب از عبید اللہ از نافع) ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبد اللہ بن زبیر کے زمانے
میں فتنہ چھوٹا تو دو شخص ان کے پاس آئے کہنے لگے آپ دیکھ
رہے ہیں کہ ہر جگہ لوگ کتنا فتنہ و فساد کر رہے ہیں۔ آپ فائق
اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ اور صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں ایسے وقت میں آپ کیوں نہیں نکلتے؟ (کہ فساد کا
انسداد کریں) انہوں نے کہا میں اس وجہ سے نہیں نکلتا کہ اللہ
تعالیٰ نے (مسلمان) بھائی کا خون کرنا حرام کیا ہے۔ لوگوں نے
عرض کیا اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں ان سے لڑو حتیٰ کہ فتنہ نہ رہے اپنے
جوابے یا ہم تو اتنا لڑے کہ فتنہ یعنی شرک کفر نہ رہا۔ اور اللہ ہی کا سچا

دین رہ گیا اور تم لوگ محض قتال کا ارادہ رکھتے ہو (جس کے نتیجے میں) فتنہ برپا ہوتا ہے (مثلاً نہیں) اور دینی حکومت کی جگہ غیر اللہ کی حکومت ہو جاتی ہے۔

عثمان بن صالح نے عبد اللہ بن وہب سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ مجھ سے فلاں شخص (عبد اللہ بن ابیہ) اور حیوہ بن شریح نے ازبکر بن عمر عافری ازبکر بن عبد اللہ ازنازع روایت کیا کہ ایک شخص عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا ابو عبد الرحمن! (ابن عمر کی کنیت) کہو کیا ہو گیا ہے آپ ایک سال حج کرتے ہیں ایک سال عمرہ؟ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا آپ نے بالکل ترک کر دیا ہے، حالانکہ آپ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جہاد کی فضیلت بیان کر کے رغبت دلائی ہے۔

انہوں نے جواب دیا میرے بھتیجے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اللہ اور رسول پر ایمان لانا، پانچوں نمازوں اور کئی اُصاف کے روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا۔

پھر وہ شخص کہنے لگا ابو عبد الرحمن آپ نے یہ آیت نہیں سنی کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو، اور اگر ایک گروہ نہ مانے، دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے اس وقت تک لڑو جب تک وہ اللہ کا حکم مان لے نیز یہ آیت ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ کام کر چکے، اس وقت مسلمان بہت تھوڑے تھے کفار کا زور تھا، کفار مسلمانوں کا دین خراب کرتے تھے کہیں مسلمانوں کو مار ڈالتے تھے کہیں تکلیف دیتے تھے، یہاں تک کہ مسلمان بہت ہو گئے، فتنہ جاسارا ہا، پھر اس شخص نے پوچھا اچھا

تَرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةً
وَيَكُونَ الَّذِينَ لِيَاكِبِ اللَّهِ وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ
صَالِحٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي فُلَانٌ
وَحْيَوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عُمَرَ وَالْمُعَافِرِيِّ
أَبِي بَكَيْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ تَائِفِ بْنِ
رَجَلَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحْجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا
وَتَتْرَكَ الْحِجَّادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَبَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ يَا ابْنَ
أَخِي بُنَيَّ الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ إِيْمَانٍ بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَالصَّلَاةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ
وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ
وَأَنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا
فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا إِلَى قَوْلِهِ حَتَّى تَفْجُرَ إِلَى أَمْرِ
اللَّهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً
قَالَ قَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ
الرَّجُلُ يُقَاتِلُ فِي دِينِهِ أَمَّا قَاتِلُوهُ وَأَمَّا
يُعَدُّ بُوَهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ
فِتْنَةً قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ
قَالَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ عَفَا عَنْهُ وَ
أَمَّا أَنْتُمْ فَكِرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُو عَنْهُ وَ
أَمَّا عَلِيٌّ فَأَبْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(از علی ابن عبد اللہ از محمد بن حازم از بشام از والدش (عوف))

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کے لوگ اور ان کے ہم مسلک (عرفات کے بدلے) مزدلفہ میں وقوف کرتے (ٹھہر کر تے) ان لوگوں کو جس کو کہتے۔ باقی عرب لوگ عرفات کا وقوف کرتے۔ جب اسلام کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ عرفات جائیں ہاں ٹھہریں پھر وہاں سے لوٹ (مزدلفہ) آئیں۔ چنانچہ اس آیت ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ سے یہی مراد ہے۔

(از محمد بن ابی بکر از فضیل بن سلیمان از موسیٰ بن عقبہ از کریب)

ابن عباسؓ کہتے ہیں جو شخص تمتع کرے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے جب تک حج کا احرام نہ باندھے، بیت اللہ کا (نفل) طواف کرتا ہے جب حج کا احرام باندھے اور عرفات جانے کے لیے سوار ہو تو راجح کے بعد جو قربانی ہو سکے وہ کرے یعنی اونٹ یا گائے یا بکری وغیرہ ان تینوں میں سے جو ہو سکے۔ اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے، عرفہ کے دن سے پہلے اگر آخری روزہ عرفہ کینا آجائے تب بھی کوئی حرج نہیں غرض کہ سے چل کر عرفات کو جائے وہاں عصر کی نماز سے رات کی تاریکی ہونے تک ٹھہرے، پھر عرفات سے اس وقت لوٹے جب دوسرے لوگ لوٹیں اور سب لوگوں کے ساتھ رات مزدلفہ میں گزارے اور صبح تک اللہ کی یاد اور تکیہ و جلیل بہت کرتا ہے صبح کو لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے مناکو لوٹے، جیسے اللہ نے فرمایا ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّذِينَ تَبِعُوا مَا تَابَ اللَّهُ لِمَنْ تَابَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔ آخر میں

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تُرِيشُ وَمَنْ دَانَ رِيَّتَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَأَنَّهُمْ يُعْرِفُونَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَا مَرَّ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفُ بِهَا ثُمَّ يَفِضُ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَطُوفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتَّى يَحِلَّ بِالْحَجِّ فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ تَبْسُرَ لَهُ هَدْيُهُ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الْغَنَمِ مَا تَبْسُرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ أَوْ ذَلِكَ شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَمْ يَتَبَسَّرَ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لَيْسَ يَطُوفُ حَتَّى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ يَكُونَ الظُّلَامُ ثُمَّ لِيَذَّ فَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يَتَّبِعُ رِجْلَهُ ثُمَّ لِيَذَّ كَوُوا اللَّهُ كَثِيرًا أَذْكَرُوا الْبَكْرَ يَوْمَ الْفِيلِ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ أَفِضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَفِضُونَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ

شیطان کو کنکریاں مارو ۔

اَفِيْمُنُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ اسْتَغْفِرُوا
اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تَرْمُوْنَ الْجُرْحَ

بَابُ ٢٢٩ قَوْلُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ

يَقُولُ رَبَّنَا إِنِّي أَفِي لَدُنِّيَا حَسَنَةً

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ

التَّائِبِينَ

۴۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَمَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ-

سورة ٢٢٩٥ قوله وهو الله

الْخَصَامِ وَقَالَ عَطَاءُ النَّسْلُ

الحيوان

۴۱۷۷- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْلَانِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ أَبْغَضُ لِلرِّجَالِ إِلَى

اللَّهُ الْإِلَهُ الْحَاضِرُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سَفِينِ حَدَّثَنِى ابْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ اَبِي مُيَيْدَةَ
عَنْ اَبِي اَرْوَةَ عَنْ عَمْرِو النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَمْعًا عَاسِيَةً سَمِعَ الرَّبُّ صَوْتِي فَأَنقَضَ سَيْفَهُ عَنِّي وَأَلْغَى يَدَهُ عَنِّي وَتَوَلَّى عَنِّي
 ۲۲۹۶ قَوْلَهُ أَمْ حَسِبْتُمْ

بَاب ۲۲۹ قَوْلُهُ أَمْ حَسِبْتُمْ

أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَكُمْ فِيهَا نِكَاحٌ

مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

مَسْتَهُمُ الْبَاسَاءِ وَالضَّرَاءِ إِلَى قَرِيبٍ

بَابُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا

اَتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی تفسیر

(از ابو معمر از عبد الوارث از عبد العزیز) حضرت انس رضی

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر) یوں دعا کرتے تھے

اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ-

باب هُوَ الَّذِي خَصَّامِ كِي تَفْسِيرِ

اس سورت میں وہ ہلک الحِزْبُ وَالسُّلَّ

میں بقول عطا، نسل سے مراد جانور ہے۔^{۱۷}

از قبیلہ از سفیان از ابن جریج از ابن ابی ملیکہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے مرفوعہ روایت کی (یعنی انحضرتؐ نے فرمایا) سب لوگوں

پس اللہ تعالیٰ کو وہ شخص زیادہ ناپسند ہے جو صبر و استقامت کے ساتھ

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخَلُوا الْجَنَّةَ

وَلَمَّا يَأْتِكُم مِّثْلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

مَسْتَرْتُمُ الْبَاسَاءِ وَالضَّرَّاءِ إِلَى قَرِيبٍ

کی تفسیر۔

۱۷۱۰ء میں کہ طبری نے اس تجربہ کے طریق سے وصل کیا ۱۷۲۶ء امام بخاری نے یہ سند لئے بیان کی کہ اس میں رفع کی صراحت ہے یہ بیان ثوری کی جامع میں موجود ہے۔

٤٨٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا اسْتَدَّيَسَ الرَّسُولُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هَذَا وَتَلَا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نَعْمُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَعْمُ اللَّهُ قَرِيبٌ فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَاذِبٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ لَمْ تَزَلِ لِبُكَوَايَا الرَّسُولِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مِنْ مَعَهُمْ يَكْذِبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرُؤُهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا مُشْكَلَةً.

بَارِكُوا فِيهِ ۚ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ إِنَّمَا أَصْحَابُ الْاُتْرَاقِ هُمْ الْخَائِفُونَ ۚ

٤٩- حَدَّثَنَا اسْتَعْبِقُ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضَرُ
ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيُونٍ عَنْ كَافِرٍ قَالَ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ
حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا
فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریر از ابن ابی سلیم)
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (سورہ یوسف میں) یوں پڑھا حتیٰ
 إِذَا اسْتَدْنَسَ الرَّسُولُ وَظَلَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا (تخفیف
 کے ساتھ یعنی ڈال بغیر شد کے) اور اس کا مطلب وہی سمجھے جو اس
 آیت کا ہے یہ آیت پڑھی حتیٰ يَقُولُ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا
 مَعَهُ مَتَى نَصُرَ اللَّهُ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۖ

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں پھر میں عروہ بن زبیر سے ملا، میں نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ تفسیر بیان کی انہوں نے جواباً یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو کہتی تھیں اللہ کی پناہ پیغمبر تو، جو وعدہ اللہ نے ان سے کیا ہے اسے سمجھتے ہیں کہ وہ مرنے سے پہلے پورا ہو گا۔ بات یہ ہے کہ پیغمبروں کی آزمائش برابر ہوتی رہی ہے (مدد آنے میں اتنی دیر ہوئی) کہ پیغمبر ڈر گئے ایسا نہ ہو کہ ان کی امت کے لوگ انہیں جھوٹا سمجھ لیں۔ حضرت عائشہؓ اس آیت کو یوں پڑھتی تھیں وَطَنُواْ اَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُواْ ذال تشدید سے یہ

بَابُ نِسَائِكُمْ حَرْبُكُمْ فَأَنْتُمْ حَرْبُكُمْ
أَنْتِي شَيْئُكُمْ وَقَدْ مَوَّلَا أَنْفُسَكُمْ الْآيَةِ كِتَابُ

(اذا ساق از نصرین شیل از ابن عون از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما جب تلاوت قرآن کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے۔ ایک دن قرآن میں نے لیا وہ سورہ بقرہ (یا ساق) پڑھ رہے تھے۔ جب وہ اس آیت پر پہنچے فِسَاءُ كُمْ كَخَوَافِکُمْ تو مجھ سے کہنے لگے، تجھے معلوم ہے یہ آیت کس معاملے

[illegible]

مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَا أُتِرْتُ قُلْتُ لَا قَالَ
نَزَلْتُ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرٍّ عَنْ شَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَاتُوا حَرْثَكُمْ أَلِي شِئْتُمْ
قَالَ يَا بَنِيهَا فِي رَدَاكَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ شَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -

میں نازل ہوئی؟ میں نے لا علمی کا اظہار کیا۔ ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے کہا فلاں فلاں معاملے میں۔ پھر تلاوت کرنے لگے۔
عبد الصمد بن عبد الوارث سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے
والد نے بحوالہ ابوباز از ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا کہ
قَاتُوا حَرْثَكُمْ أَلِي شِئْتُمْ سے مراد یہ ہے کہ مرد عورت سے
جب چاہے جماع کرے (سوائے ایام حیض و نفاس و مرض کے،
سفر و حضر میں جماع کر سکتا ہے)۔

اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن سعید قطان نے اپنے والد سے بحوالہ عبید اللہ از نافع از ابن عمر رضی عنہما روایت کیا۔
(از ابویثم از سفیان از ابن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ یہودیوں کا یہ خیال تھا کہ جب عورت کے پیچھے کی طرف
سے اس کے فرج میں جماع کرے تو لڑکا بھینکا پیدا ہوتا ہے اس وقت
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی نِسَاءُ كُمْ حَرْثُكُمْ
قَاتُوا حَرْثَكُمْ أَلِي شِئْتُمْ۔

۳۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ رَسَمْتُ جَابِرًا
قَالَ كَانَتْ أَلِيمُودُ تَقُولُ إِذَا جَاءَ مَعَهَا
مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحَوْلُ فَذَلِكَ
نِسَاءُكُمْ حَرْثُكُمْ قَاتُوا حَرْثَكُمْ أَلِي
شِئْتُمْ۔

باب وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَّغْنِ
أَحْبَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْتَكِحْنَ
أَزْوَاجَهُنَّ كِي تَفْسِيرُ

باب ۳۱۸۱۔ قَوْلِهِ وَإِذَا
طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَّغْنِ أَجْلَهُنَّ
فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْتَكِحْنَ
أَزْوَاجَهُنَّ -

(از عبید اللہ بن سعید از ابو عامر عقیلی از عبا و بن راشد)

۳۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

اسرا نیلیات سے ناموافق لوگوں نے یہاں عجیب عجیب خرافات کا اظہار کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کوئی منفرد مسئلہ نہیں لکھا کہ نہیں ان خرافات
سے نفرت تھی وہ جانتے ہوں گے کہ ان خرافات میں یہ جو دو نصاریٰ کے عقیدے ہیں یا تینہاں کے بعد مجبوراً کی شان یا آئی حالی یا آئی زمان صیغہ ہے جو
بعض مشائخ نے الیہ کا لفظ لکھا ہے یہ لفظ بنو ادراقر سے بلکہ صوبہ کی شہن کے خلاف ہے یقیناً سعید بن جبور و نصاریٰ کی شرارت ہے۔ حجت کبھی سوتلے ہیں اور وہ فرج
کے علاوہ کسی مقام پر نہیں آئی ہرگز اس لئے آیا ہے کہ وقت رات یا دن یا مکان مثلاً عرب و غیرہ سفر و حضر و ہر شان حال میں جماع کر سکتا ہے قرآن اللہ کی طرف سے
جائز ہے یہ ال پیدا ہو سکتے تھے کہ سفر میں شاید اجازت نہ ہو یا دن کے وقت اجازت نہ ہو یا فلاں ساعت مغرب ہے اس میں جماع درست نہیں یا سب کے سب یا مشرقی ممالک
یا جنوبی است مکان میں جائز نہیں ان سب سوالات کا جواب آئی شِئْتُمْ میں آگیا۔ اور حیض و نفاس و مرض کو دوسری آیت میں مستثنیٰ کر دیا۔ عبد اللہ زکاء۔
لہٰذا یہ کیف شیعہ یعنی جس طرح چاہو لکھا کر لکھ کر کے منکر بہ حالت میں دخول فرمائیے میں ہونا چاہیے نہ دوبریں۔ اکثر علماء نے اس آیت کے پہلے

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتُ تُخْطَبُ إِلَيَّ قَالَ أَبُو عَدِيٍّ لِلَّهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فَاتَّكَمَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا قَابِي مَعْقِلٌ فَزَلَّكَ فَلَا تَعْمَلُوهُنَّ أَنْ يَكُنَّ مِنْ آذَوَاتِكُمْ -

باب ۲۹۹ قَوْلُهُ وَالَّذِينَ

يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَوَّلًا
يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
وَاعْشَرَ إِلَى تَعْمَلُونَ خَيْرًا -
يَعْمَلُونَ يَهَبْنَ -

۸۲- حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَوَّلًا قَالَ قَدْ نَسَخْتُهَا الْآيَةَ الْأُخْرَى فَلَمْ تَكْتَسِبْهَا أَوْ تَدْعُهَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي لَا أَغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ -

از حسن، معقل بن یسار کہتے ہیں میری ایک بہن بھی اسے (اس کے اگلے خاوند نے) نکاح کا پیغام دیا۔

دوسری سند - از ابراہیم بن طہمان از یونس از حسن بصری از معقل بن یسار

تیسری سند - (از ابو معمر از عبد الوارث از یونس از امام حسن بصری) معقل بن یسار کی بہن کو اس کے خاوند نے طلاق دی اور عدت گزارنے تک چھوڑ دیا (رجعت نہ کی) جب عدت گزر گئی (یعنی طلاق بائنہ ہو گئی) تو پھر اس نے نکاح کا پیغام دیا لیکن معقل نے منظور نہ کیا۔ (حالا نکاح عورت چاہتی تھی) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی - فَلَا تَعْمَلُوهُنَّ أَنْ يَكُنَّ مِنْ آذَوَاتِكُمْ

باب وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ
يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا کی تفسیر
يَعْمَلُونَ کا معنی معاف کر دیں (یعنی ہبہ کر دیں)
بخش دیں

(از اُمیہ بن سلیمان از یزید بن زریع از حبیب از ابن ابی لکیم) ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَوَّلًا وَصِيَّةُ الْآيَةِ تو دوسری آیت سے منسوخ ہے پھر آپ نے اُسے مصحف میں کیوں لکھا یا چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ بھتیجے اہبات یہ ہے میں تو قرآن کی کوئی آیت اپنی جگہ سے بدلنے کا مجاز نہیں (خواہ وہ منسوخ ہو گئی ہو)

۱۔ یعنی عورتیں اگر اپنے اگلے خاوندوں سے نکاح کر لینا چاہیں تو ان کو مت روکو تو آیت میں مخاطب عورت کے اولیاء ہیں۔ ابراہیم بن طہمان کی دعایت کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا وہی معقل بن یسار کی بہن اور اس کے خاوند کا نام بھی مذکور ہے جو ۱۲۷ھ پہلے شروع اسلام میں یہ حکم ہوا کہ لوگ مرتے وقت اپنی بیویوں کے لئے ایک سال گھر میں رکھے اور ان کو زمانہ نفقہ دینے کی وصیت کر جائیں۔ پھر ان کے بعد دوسری آیت چار مہینے دن عدت کی اتنی اور پہلا حکم منسوخ ہو گیا ۱۲۷ھ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَوَّلًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۱۲۸ھ

۸۳- حَدَّثَنَا اسْتَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا دُوْخٌ

قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبِلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ عَنْ عُمَرَ

وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا

قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تُعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ

رَوْحِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ

يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةٌ

لَا ذَوَاجَهُمْ مَّتَا عَمَّا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اخْرَاجٍ

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي

أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا

ثَمَارَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ

لَيْلَةً وَصِيَّةٌ إِنْ شَاءَتْ سَكَنتُ فِي

وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ

اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ اخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ

عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا

زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ تَسَخَّرَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتِهَا

عِنْدَ أَهْلِهَا فَتُعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ

اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ اخْرَاجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ

شَاءَتْ اِعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنتُ

فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ

اللَّهِ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي

(از اسحاق از روح از شبل از ابن ابی نجم) مجاہد کہتے

ہیں۔ یہ آیت وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا

یَا کَرْتَبْنِ الْآيَةَ اس وقت نازل ہوئی جب اجاہلیت کے

زمانے کی طرح یہ عدت خواہ مخواہ خاوند کے گھر میں گزارنا ضروری

سمجھا جاتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ نازل کیا وَ

الَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةٌ

لَا ذَوَاجَهُمْ مَّتَا عَمَّا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اخْرَاجٍ الْآيَةُ اگر

بی عورتیں (چار مہینے دس دن کے بعد یعنی عدت کے بعد) اپنے خاوند

کے گھر سے نکل جائیں تو خاوند کے وارثوں پر کوئی گناہ نہ ہوگا،

اگر وہ دستور کے موافق اپنے لئے کوئی کام کریں۔

مجاہد کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک سال پورا کرنے

کے لئے سات مہینے اور بیس دن زیادہ خاوند کے گھر میں ٹھہر رہنا

وصیت پر موقوف رکھا ہے مگر عورت کو اختیار ہے چاہے خاوند کی

وصیت کے مطابق خاوند کے گھر میں (ایک سال پورا ہونے تک)

رہے چاہے (چار مہینے دس دن کے بعد) نکل جائے۔ اللہ تعالیٰ کے

اس قول غَيْرَ اخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ سے یہی مراد ہے۔ توصل عدت

یعنی چار مہینے دس دن ہر حال میں عورت پر واجب ہے۔

شبل کہتے ہیں ابن ابی نجم نے مجاہد سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس

آیت نے اس ہم کو منسوخ کر دیا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر والوں کے

پاس عدت گزارے اس آیت کی رو سے عورت کو اختیار ملا ہے کہ جہاں

چاہے وہاں عدت گزارے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول غَيْرَ اخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے۔ عطاء کہتے ہیں عورت اگر چاہے

تو اپنے خاوند کے گھر والوں میں عدت گزارے اور عطا کی وصیت کے موافق ہی کے گھر میں رہے اور اگر چاہے تو تو وہاں سے نکل جائے کیونکہ

اس سے یہ عرصہ نہیں ہے کہ عورت ایک سال عدت کرے بلکہ عدت تو یہی چار مہینے دس دن کی ہے جو وہی آیت میں مذکور ہے اس آیت میں جاہلیت کے اس قسم و زمان کو کہ

خواہ مخواہ عورت ایک سال تک خاوند کے گھر میں ہی رہنا پڑا گیا ہے اور یہ عورت کی مرضی پر نہ تھا بلکہ یہ ۱۲ مہینے تو یہی ہے بلکہ موصول ہے اسے اس طرح کہ دیت کے لئے عطا ہے

۱- زینت کریم کے دوسرے خاوند کی تلاش کریں ۱۲ مہینے تک تو مطلب مجاہد کا یہ ہے کہ آیت وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةٌ لَا ذَوَاجَهُمْ مَّتَا عَمَّا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اخْرَاجٍ

اس سے یہ عرصہ نہیں ہے کہ عورت ایک سال عدت کرے بلکہ عدت تو یہی چار مہینے دس دن کی ہے جو وہی آیت میں مذکور ہے اس آیت میں جاہلیت کے اس قسم و زمان کو کہ

خواہ مخواہ عورت ایک سال تک خاوند کے گھر میں ہی رہنا پڑا گیا ہے اور یہ عورت کی مرضی پر نہ تھا بلکہ یہ ۱۲ مہینے تو یہی ہے بلکہ موصول ہے اسے اس طرح کہ دیت کے لئے عطا ہے

عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمَلِائِكُ فَسَمِعَ السَّكَنَةَ فَمَعَتَدُوا
حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكَنَةَ لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ لَمَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهُمَا وَأَهْلُهَا
فَمَعَتَدُوا حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ غَيْرُ اخْرَاجُوا
نَجِيحٌ از مجاہد مذکورہ بالا قول روایت کیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ نکل جائیں تو دستور کے موافق اپنے حق میں جوابات
کریں اس میں کوئی گناہ تم پر نہ ہوگا۔

عطاء کہتے ہیں اس کے بعد میراث کی آیت نازل ہوئی۔ اب گھریں
رکھنے کا حکم منسوخ ہو گیا، عورت کو اختیار حاصل ہوا جہاں چاہے وہاں
عدت پوری کرے مکان کا خرچ اسے نہیں ملے گا۔

محمد بن یوسف فریابی نے بحوالہ ورقاء بن عمرو غوارزمی از ابن ابی

ورقاء نے بحوالہ ابن ابی نجیح از عطاء بن ابی رباح از ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ روایت کیا کہ اس آیت نے عورت کا
مرد کے گھریں عدت گزارنے کا حکم منسوخ کر دیا۔ اب اسے اختیار حاصل ہوا کہ جہاں وہ چاہے، عدت گزار سکتی ہے۔ اس
لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں غَيْرُ اخْرَاجُوا قَانَ خَرَجْنِ الْآيَةَ۔

(از جہان از عبد اللہ از عبد اللہ بن عون) محمد بن سیرین کہتے
ہیں۔ میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا جس میں انصار کے بڑے بڑے لوگ
اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیٹھے تھے، وہاں میں نے وہ حدیث بیان کی جو
عبد اللہ بن عثمان نے سُبُعِیۃ بنت حارث کے متعلق روایت کی تھی علیہ السلام
کہنے لگے کہ عبد اللہ بن عثمان کے چچا ابن مسعود تو اس کے قائل نہیں تھے
میں نے بلند آواز سے کہا تب تو میں نے جھوٹ بولنے میں بڑی جرأت کی
کہ جو شخص کو فہم میں بیٹھا ہے اس پر فخر و پروازی ہو گئی۔ پھر میں ہاں
سے باہر نکلا تو مالک بن عامر یا مالک بن عوف سے ملاقات ہو گئی۔
(راوی کو شک ہے۔ یہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے رفیقوں
میں تھے، میں نے ان سے دریافت کیا کہ تم ایسے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ اس حاملہ عورت کی عدت کے متعلق کیا کہتے ہیں جس
کا غاوند مر جائے۔ انہوں نے کہا۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۴۸۸۴۔ حَدَّثَنَا جَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ سِيرِينَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَجْلِسٍ فِيهِ
عُظَمَاءُ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
أَبِي لَيْلَى فَقَدْ كُتِبَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ
فِي شَأْنِ سُبُعِیۃ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ وَلَكِنَّ عَمَّتَهُ كَانَتْ لَا يَقُولُ ذَلِكَ
فَقُلْتُ إِنِّي لَجَوْدِي إِنْ كَذَبْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي
جَانِبِ لُكُوفَةٍ وَدَفَعَ مَوْتَهُ قَالَ ثُمَّ حُجِبْتُ
فَلَقِيتُ مَلِكَ بَنِي عَامِرٍ أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ
كَيْفَ كَانَ قَوْلُ بَنِي مَسْعُودٍ فِي الْمَوْتِ عَنْهَا
زَجْرُهَا وَهِيَ حَامِلَةٌ فَقَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ

۱۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں اس کو وصل کیا، ۱۴۱ھ۔ وہ حدیث یہ ہے کہ سُبُعِیۃ کا غاوند مسعود
ابن خولہ بن مکرہ میں مر گیا اس وقت سُبُعِیۃ حاملہ تھیں غاوند کے مرنے سے چند ہی روز بعد وہ جنہیں اور ابوالنائل نے ان سے نکاح کرنا چاہا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے مسئلہ پوچھا آپ نے نکاح کی اجازت دے دی ۱۲۲ھ۔ کہ مالک کی عدت وضع عمل ہے گذر جاتی ہے بلکہ ان کا قول یہ تھا کہ حاملہ ایسی عدت پوری کرے کہ
چار مہینے دس دن کو عرصہ ہو تو چار مہینے دس دن تک اور جو وضع عمل کو عرصہ ہو تو وضع عمل تک انتظار کرے ۱۲۲ھ۔

أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الْقَلَیْظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا
الرُّخْصَةَ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْإِسْلَامَ فَحَبِّبُوا
بَعْدَ الطَّوْلِ وَقَالَ آيُوبُ عَنْ هُشَامٍ لَقِيتُ
أَبَا عَطِيَّةَ مَا لَكَ بَنَ عَامِرٍ

مالک بن عامر سے ملا۔

بَاب ۲۳۰ قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى

۳۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُثَيْلٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ هُثَيْلٍ
عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ **وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ**
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ هِشَامُ حَدَّثَنَا
هُثَيْلٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ مَا تُخْنَدُ وَحَبِيبُكَ
عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى قَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ
اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ وَأَجْوَاهَهُمْ
شَكَّ يَحْيَى نَادًا

بَاب ۲۳۱ قَوْلِهِ وَقَوْمُوا لِللَّهِ قَانِتِينَ مُطِيعِينَ

۳۱۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

تو یہ کہتے تھے۔ لوگو! تم معاملہ پر سختی کرتے ہو اس پر آسانی نہیں کرتے
(اسے بھی عات کا حکم دیتے ہو) حالانکہ جھوٹی سورہ نساء (سورہ طلاق)
لمبی سورہ (نساء) کے بعد نازل ہوئی ہے۔

ایوب سختیابی نے محمد بن سیرین سے بول نقل کیا ہے۔ میں ابو عطیہ

بَاب ۲۳۲ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى کی تفسیر

(از عبد اللہ بن محمد از یزید از ہشام از محمد بن سیرین از عبیدہ)
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔

دوسری سند (از عبد الرحمن از یحیی بن سعید از ہشام)
از محمد بن سیرین از عبیدہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا۔ ان
کفار نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ نہ پڑھنے دی حتیٰ کہ سورج غروب ہو
گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں، گھروں یا ان کے پیٹوں کو آگ
سے بھر دے۔ یحییٰ راوی کو شک ہے یہ

بَاب ۲۳۳ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ کی تفسیر

قَانِتِينَ کے معنی اطاعت کرنے والے، فرمانبردار
(از مسدد از یحییٰ از اسماعیل بن ابی خالد از حارث بن شہیل)

۱۔ اور سورہ طلاق میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا اُولَٰئِكَ الْاَحْكَامُ الَّتِي هُمْ فِيهَا مَشْتَرِكُونَ تو معاملہ عورتیں درود نساء کی آیت سے خاص کر لگائیں! اس سے بھلا
کر عبد اللہ بن مسدد کا مذہب ہمیں حاملہ عورت کی عدت میں یہ تھا کہ وضع حمل سے اس کی عدت پوری ہو جاتی ہے اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کا قول غلط ظہر ۱۲۱ منہ ۱۲۱ اس روایت
میں شک نہیں ہے جیسے عبد اللہ بن عون کی روایت میں ہے کہ مالک بن عامر یا مالک بن عوف سے ملا اس روایت کو خود امام بخاری نے تفسیر سورہ طلاق میں نقل کیا ہے ۲ منہ ۱۲۱
محدث سے یہ نکلا کہ بیچ والی نماز سے عصر کی نماز مراد ہے یہی قول راجح ہے و میاطی نے اس باب میں ایک خاص رسالہ لکھا ہے اس کا نام کشف الغطاء عن الصلوٰۃ الوسطیٰ ہے اس میں
قول کہتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ بیچ والی نماز فجر کی نماز ہے ایک یہ کہ مغرب کی نماز ہے ایک یہ کہ فجر کی نماز ہے ایک یہ کہ عشاء کی نماز ہے ایک یہ کہ ہر ایک نماز بیچ
والی نماز ہے ایک یہ کہ جمعہ کی نماز ہے ایک یہ کہ وتر کی نماز ہے ایک یہ کہ جماعت کی نماز ہے ایک یہ کہ خوف کی نماز ہے ایک یہ کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز ہے
۱۲۱ منہ ۱۲۱ کہہ کر ملا اللہ قنود فہم و بیوتہم فرمایا یا ملا اللہ قنود فہم و بیوتہم و اجوا فہم فہم ۱۲۱ منہ ۱۲۱

يُحْيِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ الْحَرْثِ بْنِ
شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ
قَالٍ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يَكُلُّهُمْ أَحَدًا أَخَاهُ
فِي حَاجَتِهِ حَتَّى تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا
عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْمَوْسُطَةِ وَقَوْمُوا
لِللَّهِ قَانِتِينَ فَأَمَرْنَا بِالشُّكُوتِ -

باب ۲۳۰۲ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ

قَالُوا خِفْتُمْ فَرِجَآلًا أَوْ زُكْنَآ
فَآذًا أَمِنتُمْ فَأَذَكُرُوا وَاللَّهُ كَمَا
عَلَيْكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ
وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيَّةُ عَلِمَةُ
يُقَالُ بَسْطَةُ زِيَادَةٍ وَفَضْلًا
أَفْرِغْ أَنْزِلْ يَكُونُ لَهُ يَنْقِلُهُ
أَذَى أَنْ تَقْلِبِي وَالْأَذَى الْأَيْدِ
الْقُوَّةُ السِّنَّةُ نَعَاسٌ يَلْسَنُهُ
يَتَغَيَّرُ فِيهِمْ وَهَبَتْ حُجَّتُهُ
خَاوِيَةً لَا آئِينَ فِيهَا عُرُوشُهَا
أَبْنِيَّتُهَا تُنْشِزُهَا تُخْرِجُهَا أَصْعَادَ
رِيحٍ عَاصِفٍ تَهْبُطُ مِنَ الْأَرْضِ
إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ قَارِعٌ قَالُوا

از ابو عمر و شبیبانی (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز میں اگر
کوئی ضرورت پیش آجایا کرتی تو ہم باتیں کر لیا کرتے۔ تب یہ آیت
نازل ہوئی۔ نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً صلوٰۃ وسطیٰ کی نیز
فرمایا نہ درو با ادب ہو کر (خاموشی سے) اللہ کے حضور میں کھڑے
رہا کرو۔

غرض ہیں نماز میں خاموش رہنے کا حکم ہوا۔

باب فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَآلًا أَوْ زُكْنَآ
فَآذًا أَمِنتُمْ فَأَذَكُرُوا وَاللَّهُ كَمَا
عَلَيْكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ کی تفسیر۔

ابن جبیر کہتے ہیں وَسِعَ كُرْسِيُّهُ میں کرسی مراد
پروردگار کا علم ہے۔ بَسْطَةُ سے مراد زیادتی (یعنی
وسعت و فراخی) اور فضیلت ہے۔ أَفْرِغْ کا معنی
نازل فرما (اتار)۔ وَلَا يَكُونُ ذَا اس پر بار نہیں ہے
اسی سے ہے أَذَى میں مجھے بوجھل کیا۔ أَدَى اور آئند
قوت کو کہتے ہیں۔ سِنَّةٌ اونگھنے کا کہتے ہیں
بگڑا۔ نہیں متغیر ہوا۔ قَبْرُهُ دلیل میں ہار گیا۔
خَاوِيَةً خالی جگہ جہاں کوئی دوست اور ساتھی نہ ہو
عُرُوشُهَا عمارتیں۔ نُشِزُهَا ہم نکالتے ہیں۔
أَصْعَادَ تندر ہوا۔ جُزْءٌ مِیْن سے اٹھ کر آسمان کی طرف
سُتُونِ اور بگولے کی طرح جاتی ہے۔ اس میں آگ ہوتی ہے

(ابن جریر)

لہ تو قاتلین سے ملنے ساکتین ابن مسعودؓ نے کہا مطیعین ابن عباسؓ نے کہا معصین مجاہد نے کہا کہ قنوت یہ ہے کہ خضوع و خشوع طویل قیام کے ساتھ نماز پڑھے۔
نگاہ نیچی رکھے یعنی ادب کے ساتھ کھڑے ہو ۱۲۰ منہ ۱۱ کہ اس کو سفیان ثوری نے اپنی تفسیر میں منقول کیا۔ ابن عباسؓ ہنسے بھی عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے ابو حنیبلہ نے آنحضرتؐ سے
مرحومؓ بھی ایسا ہی نکالا اور ابن ابی حاتم نے دوسری سند سے ابن عباسؓ سے یوں نکالا کہ کسی پروردگار کے قدموں کی جگہ ہے ابن منذر نے ابو موسیٰؓ سے بھی ایسا ہی نکالا
اور دوسرے سدی سے نکالا کہ کسی عرش کے سامنے رکھی ہے ۱۲ منہ ۱۱ اللہ تعالیٰ نے طلالت کا حق بادشاہی کے لئے مرجع ہونے پر وہ باتیں بیان فرمائیں قوت جسمانی اور
علم کی زیادتی معلوم ہوا کہ بادشاہت کے لئے مسلمان ہیں کو مختلف فرمائیں تو جسمانی اور روحانی دونوں قوتوں میں سب سے افضل ہو۔ یعنی طاقت جسمانی میں خیر رکھنا جو ان
کے ساتھ اس کے قول کے متعلق بھی درست ہوں۔ اور کہا میں بھی فائق ہوں ۱۲ منہ ۱۱ یہ ابو عبیدہ کی تفسیر ہے ۱۲ منہ ۱۱ یہ ابن عباسؓ کی تفسیر ہے ابن کواہن ابی حاتم نے
نکالا ۱۲ منہ ۱۱ یہ ابو عبیدہ کا کلام ہے ۱۲ منہ ۱۱ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۳ منہ ۱۱ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۴ منہ ۱۱ یہ ابن ابی حاتم نے
قارہ سے نکالا ۱۵ منہ ۱۱ یہ ابن ابی حاتم نے قنات اور سدی سے نکالا ۱۶ منہ ۱۱ یہ ابن ابی حاتم نے سدی سے نکالا ۱۷ منہ ۱۱ یہ ابو عبیدہ کا کلام ہے ۱۸ منہ ۱۱

ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
شَیْءٌ وَقَالَ عِکْرَمَةُ وَابِلٌ
مَطْرٌ شَدَّ يَدَ الظِّلِّ اللہِ
وَهَذَا امْتِلُ عَمِلُ الْمُؤْمِنِ
يَنْتَسِتُهُ يَنْغَيِّرُ

۳۸۷۔ حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ قَافِحٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَوةِ الْخَوْفِ قَالَ
يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلُّونَ
بِهِمُ الْإِمَامُ رُكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا فَإِذَا صَلَّى
الَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً اسْتَأْخَرُوا أَمَكَاتِ
الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُونَ وَيَقْدُمُ
الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ
يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ
مُحِلٌّ وَاحِدٌ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِنَفْسِهِمْ
رُكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُونُ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ فَإِنْ
كَانَ خَوْفٌ هَذَا أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا
فِي مَأْمَلَةٍ أَوْ دَامِهِمْ أَوْ دُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي
الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ
تَافِعٌ لَأَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ
إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۳۳ قَوْلُهُ وَالَّذِينَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں صَلَّوْا اِذَا كَانَ مَعْنَى چکنا
صاف جس پر کچھ نہ رہے۔ عکرمہ کہتے ہیں وَابِلٌ زور کا
میدنہ طل شبنم (اوس) یہ مومن کے نیک عمل کی
مثال ہے کہ وہ ضائع نہیں بھاتا، یَنْتَسِتُهُ کا معنی
بدل جائے، بگڑ جائے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما سے جب کوئی دریافت کرتا کہ صلوٰۃ الخوف کس طرح ادا کی
جاتی ہے تو فرماتے امام آگے کھڑا ہوا اور کچھ لوگ (بحیثیت مقتدی)
اس کے ساتھ رہیں۔ امام ایک رکعت انہیں پڑھائے۔ باقی لوگ
ان میں اور دشمن کے درمیان کھڑے رہیں وہ نماز نہ پڑھیں۔ جب
یہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکیں تو پیچھے سر کر ان لوگوں
کی جگہ چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ اب وہ لوگ جائیں
اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں۔

پھر امام تو اپنی نماز سے فراغت کر لے کیونکہ وہ دو رکعتیں
پڑھ چکا اور امام کے فارغ ہونے کے بعد یہ دونوں (مقتدیوں کے)
گروہ کھڑے ہو کر ایک ایک رکعت اپنی پوری کر لیں۔ اب ہر گروہ کی
دو دو رکعتیں پوری ہو گئیں۔

اگر خوف کی حالت اس سے بھی زیادہ شدید ہو (صفت نبوی
کا بھی موقع نہ ملے تو ارجل رہی ہو) تو پاؤں پر کھڑے کھڑے پیدل
یا سوار رہ کر نماز پڑھ لیں۔ قبلہ کی طرف منہ رہے یا نہ رہے اس
کی بھی پابندی نہیں،

امام مالک کہتے ہیں نافع نے کہا میں سمجھتا ہوں عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

بَابُ ۳۳ وَالَّذِينَ يَتَتَفَعَّلُونَ مِنْكُمْ

يَتَوَكَّفُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ اَزْوَاجًا

۳۱۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَسَوْدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَيَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ ابْنِ أَبِي

مَلِيكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُمَرَ

هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِي يُتَوَكَّفُونَ

مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ اَزْوَاجًا اِلَى قَوْلِهِ غَيْرُ

اِخْوَانٍ قَدْ نَسَخْتُمَا الْاُخْرَى فَلَمْ تَكْتُبْهُمَا

قَالَ تَدْعُهُمَا يَا ابْنَ اُخِي لَا اَعْلَمُ شَيْئًا مِنْهُ

مِنْ مَكَانِهِ قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ كُنْ هَذَا-

بَاب ۳۰ قَوْلُهُ وَلَا ذَا قَالَ

اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اَيُّ كَيْفٍ فُجِيَ الْمَوْتُ

۳۱۸۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

وَيَذَرُونَ اَزْوَاجًا الْآيَةَ كِي تفسیر۔

از عبد اللہ بن ابی الاسود از حمید بن اسود از یزید بن زریع

از حبیب بن شہید از ابن ابی ملیکہ (عبد اللہ بن زہیر کہتے ہیں میں نے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا سورہ بقرہ کی یہ آیت وَالَّذِينَ

يَتَوَكَّفُونَ مِنْكُمْ اَزْوَاجًا۔ غیر اخراج تک تو دوسری آیت سے

منسوخ ہے اُسے آپ نے (صحف میں) کس لئے لکھا یا یا اسے چھوڑ

کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے کہا بھتیجے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ

سے بدلنے کا مجاز نہیں۔

حمید کہتے ہیں یا کچھ اسی قسم کا لفظ کہا۔

بَاب ۳۰ وَلَا ذَا قَالَ اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اَيُّ

كَيْفٍ فُجِيَ الْمَوْتُ كِي تفسیر۔

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از

ابی سلمہ و سعید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کی قدرت پر شک

تھا، اگر شک ہوتا تو میں ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک ہوتا تھا

جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی پروردگار مجھے دکھا کہ مردوں کو کیسے

زندہ کرے گا؟ پروردگار نے فرمایا۔ کیا تجھے اس کا یقین نہیں ہے؟

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا۔ کیوں نہیں (یقین تو ہے) لیکن (دیکھ

بَاب ۳۰ اَيُّوْذُ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ

جَنَّةٌ اَخِيْرَ آيَاتٍ تَتَفَكَّرُوْنَ تَمَك كِي تفسیر۔

نہ۔ حدیث ابی نعیم کی ہے لیکن سند مختلف ہے اس وجہ سے محمولہ ۱۲۱۲ھ ۶۳۷ھ

۳۱۸۸- حدیث ابی نعیم کی ہے لیکن سند مختلف ہے اس وجہ سے محمولہ ۱۲۱۲ھ ۶۳۷ھ

۳۱۸۹- حدیث ابی نعیم کی ہے لیکن سند مختلف ہے اس وجہ سے محمولہ ۱۲۱۲ھ ۶۳۷ھ

۹۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْبَلٍ وَشَاهِدُهُ

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ ح وَسَمِعْتُ

أَخَاهُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمَ مَا لَا صُحَابَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمُوتُ تَرُونَ هَذِهِ الْأَيَّةَ

نَزَلَتْ آيَةُ أَحَدٍ كُفْرَانٍ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ

قَالُوا اللَّهُ أَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ قُولُوا

تَعْلَمُوا أَوْ لَا تَعْلَمُوا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي نَفْسِي

مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عُمَرُ يَا

ابْنَ أَخِي قُلْ وَلَا تَخْضَعْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

فَرَيْتُ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ أَيْ عَمَلٍ قَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ لَوْ جَلَّ عَنِّي لَعَمَلٌ

يُطَاعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ الشَّيْطَانَ

فَعَمِلَ بِأَمْرٍ حَتَّى أَغْوَى أَعْمَالَهُ -

بَابُ ۳۰۸ قَوْلُهُ لَا يَسْأَلُ النَّاسُ إِنْخَافًا

النَّاسُ إِنْخَافًا يُقَالُ أَلْخَفَ

عَلَى وَآخَمَ عَلَى وَآخَفَانِي

بِالْمُسْئَلَةِ فَيُخَفِّكُمُ يُمَهِّدُكُمْ

يُجَمِّعُ لَكُمْ كَرَسَالٍ (لِجَمْعِهِ سَعَى)

۹۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

شُرَيْكُ بْنُ أَبِي نَسْرَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمَ مَا لَا صُحَابَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمُوتُ تَرُونَ هَذِهِ الْأَيَّةَ

نَزَلَتْ آيَةُ أَحَدٍ كُفْرَانٍ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ

(از ابراہیم از ہشام از ابن جریر عبد اللہ بن ابی ملیکہ از عبد اللہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما)

(نیز ابن جریر عبد اللہ بن ابی ملیکہ کے بھائی ابوبکر بن ابی ملیکہ

سے اور وہ عبید بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے دریافت کیا آیا میں

معلوم ہے اس آیت آيَةُ أَحَدٍ كُفْرَانٍ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ کا کیا

مفہوم ہے؟ انہوں نے کہا اللہ بہتر جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ خفا ہو کر

کہنے لگے صاف کہو میں معلوم ہے یا معلوم نہیں۔ چنانچہ ابن عباس

رضی اللہ عنہما نے عرض کیا امیر المؤمنین امیر سے دل میں ایک بات آئی

ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بھتیجے بیان کر اور خود کو کمتر خیال

کر لے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ اللہ تعالیٰ نے عمل کی مثال بیان کی

ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سے عمل کی؟ ابن عباس رضی اللہ

عنہما نے کہا عمل کی (بس اور کیا کہوں) آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود

ہی فرمایا یہ ایک مالدار شخص کی مثال ہے جو اللہ کی اطاعت میں نیک اعمال

سراجام دیتا رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ شیطان کو اس پر غالب کر دیتا ہے وہ

گناہوں میں مصروف ہو جاتا ہے اور اس کے (سابقہ) تمام نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔

بَابُ ۳۰۸ قَوْلُهُ لَا يَسْأَلُ النَّاسُ إِنْخَافًا

کی تفسیر۔

عرب لوگ اَلْخَفَ اور آخَمَ اور آخَفَانِي

بِالْمُسْئَلَةِ جب کہتے ہیں جب کوئی گڑبگڑ کر

(از ابن ابی مریم از محمد بن جعفر از شریک بن ابی نضر از عطاء

ابن یسار و عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری) ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمَ مَا لَا صُحَابَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمُوتُ تَرُونَ هَذِهِ الْأَيَّةَ

نَزَلَتْ آيَةُ أَحَدٍ كُفْرَانٍ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي
تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَانِ وَلَا اللَّقْمَةُ وَ
اللَّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمُسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ وَ
أَفْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ قَوْلَهُ لَا يَسْأَلُ لَوْزَ النَّاسِ
إِلْحَاقًا.

بَابُ ٢٣٠٩ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ
أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا
أَمْسُ الْجُنُونِ -

١٩٢- حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ
حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ أَخْرَجِ سَوَادَ الْبَقَرَةِ
فِي الرِّبَا أَقْرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي النُّحْرِ-

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَ تَكْفُرُ بِاللَّهِ
الَّذِي بَدَأَ الْخَلْقَ قُلْ يَعْلَمُ الْغُيُوبُ

٣١٩٣- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الصَّكْحِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ
مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ
الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ

مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو مہجور یا ایک دو لقموں کی خاطر مارا مارا پھرتا ہے، بلکہ مسکین وہ ہے جو سوال سے بچتا ہو۔ مسکین کا مطلب سمجھنا چاہو تو یہ آیت پڑھو لَا یَسْأَلُکُمُ النَّاسُ اِلْحٰقًا۔

باب وَأَحَلَّ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا
 کی تفسیر۔ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمُسْ۔ تمس
 کے معنی دلیوانگی (جنون)

از عمر بن حفص بن غیاث زوالدش از اعمش از مسلم از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں سو کے متعلق نازل ہوئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے سامنے وہ آیات اور اس کی حرمت ظاہر فرمادی بعد ازاں شراب کی تجارت بھی حرام کر دی۔

باب يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا كى تفسير۔
يَمْحَقُ کا معنی مٹا دیتا ہے۔ دور کر دیتا ہے۔

از ایشرین و خالد از محمد بن جعفر از شعبہ از سلیمان از ابوالفضل
از مشرق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سورہ بقرہ کی
آخری آیات (سود کے متعلق) نازل کی گئیں تو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مسجد میں جا کر ان آیات

[illegible]

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا هُنَّ عَلَيْكُمْ فِي الْمُسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَبْرِ۔

بَاب ۳۳۱ قَوْلُهُ تَعَالَى فَأَذُوا

بِحُرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَأَعْلَمُوا
۳۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَنْدَرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَمْشُورٍ عَنْ
أَبِي الصُّرَيْحِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا
أُنْزِلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ
وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَبْرِ۔

بَاب ۳۳۲ قَوْلُهُ وَإِنْ كَانَ

ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ
وَإِنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔

۳۱۹۵۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ مَمْشُورٍ قَالَ لَا عُمَشَ عَنْ أَبِي الصُّرَيْحِ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتْ
الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا
ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَبْرِ۔

بَاب ۳۳۳ قَوْلُهُ وَاتَّقُوا يَوْمًا

تُوجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ۔
۳۱۹۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ حُكْبَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَامِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ

کو پڑھ کر سنایا پھر شراب کی تجارت بھی حرام قرار دی۔

بَاب ۳۳۴ فَأَذُوا بِحُرْبٍ کی تفسیر

فَأَذُوا کا معنی۔ جان لو، خبردار ہو جاؤ۔

(از محمد بن بشار از عنند از شعبہ از منصور از ابو الصحری از
مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سورہ بقرہ
کی جب آخری آیات (سورہ کے متعلق) نازل ہوئیں تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور
شراب کی تجارت حرام فرمادی۔

بَاب ۳۳۵ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ

إِلَى مَيْسَرَةٍ وَإِنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ کی تفسیر۔

(از محمد بن یوسف از ابوسفیان از منصور از اعمش از ابو
الصحری از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب
سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور یہ آیات ہمیں پڑھ کر سنائیں نیز
شراب کی تجارت بھی حرام کر دی۔

بَاب ۳۳۶ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ

إِلَى اللَّهِ کی تفسیر۔

(از قبیس بن عُقبہ از سفیان از عاصم از شعبی) ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آخری آیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نازل

ملہ یہ ان وقت ہے جب فاذنوا یہ فقرہ اے جو مجھے پھر قرأت ہے بعضوں نے یکسرہ اے ال پڑھا ہے تو میں نے یہ لوگوں کو خبردار کر دیا کہ اس سورہ کے اس کو
تفسیر میں اس آیت کی تفسیر میں وصل الیہ ۱۲ منہ

ہوئی وہ سود کی آیت تھی۔

عَبَّاسٍ قَالَ أَخْرَاجِيهِ تَزَلَّتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرَّبِّ -

باب ۳۱۹۷ تَوَلَّيْهِ وَانْ تَبَدُّ وَامَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -

باب ۳۱۹۷ وَانْ تَبَدُّ وَامَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -

(از محمد زلفیلی از مسکین بن بکر از شعبہ از خالد حذاء) مروان اصغر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ آیت وَانْ تَبَدُّ وَامَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ الْآیۃ منسوخ ہو گئی ہے۔

۳۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ مُرْوَانَ الْأَصْفَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمَا قَدْ سَمِعْتَا وَانْ تَبَدُّ وَامَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ الْآيَةَ -

باب ۳۱۹۸ قَوْلُهُ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِصْرًا عَهْدًا أَوْ يَقَالُ غُفْرَانُكَ مَغْفِرَتَكَ فَأَغْفِرْ لَنَا -

باب ۳۱۹۸ قَوْلُهُ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِصْرًا عَهْدًا أَوْ يَقَالُ غُفْرَانُكَ مَغْفِرَتَكَ فَأَغْفِرْ لَنَا -

(از اسحق از روح از شعبہ از خالد حذاء) مروان اصغر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں

۳۱۹۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ مُرْوَانَ

۱۔ دوسری روایت میں ابن عباس سے ان کی مراد ہے کہ آخریات جی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری وہ یہی وَانْ تَبَدُّ وَامَا فِي أَنْفُسِكُمْ آیت ہے اس کو طبری نے نکالا ہے بخاری نے یہ روایت لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ ابن عباس کی مراد آیت دِلُوْا عَنْ سِيِّئَاتِكُمْ آیت ہے اور اس طرح سے باب کی مطابقت بھی موصول ہو گئی ۱۲ منہ ۱۳۔ ابن عیینہ دہلی یا محمد بن ابراہیم بخاری یا محمد بن ادریس راوی ۱۲ منہ ۱۳۔ اس آیت لَا يَكُنْفُ اللَّهُ نَفْسًا اَزَا وَسُعْفَهَا سے امام احمد نے مجاہد سے نکالا ہے ابن عباس پاس گیا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ آیت وَانْ تَبَدُّ وَامَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ اور فرمے کہ ابن عباس جسے کہا جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو بہت رنج ہوا اور کہنے لگے یا رسول اللہ اب تو ہم تباہ ہو گئے کیونکہ دل ہمارے ہاتھ سے اٹھ گیا نہیں ہیں اور دلوں میں طرح طرح کے خیال آتے ہیں اگر ان پر مواخذہ ہو تو بڑی مشکل ہے آپ نے فرمایا کہ اُوْ سَعْفًا وَا طَعْنًا پھر یہ آیت لَا يَكُنْفُ اللَّهُ نَفْسًا اَزَا وَسُعْفَهَا نے اُس کو منسوخ کر دیا ۱۲ منہ ۱۳۔ اس کو طبری نے موصول کیا اصل میں اِصْرًا کہتے ہیں بخاری ججز کو مجاہد پر لکھا کہ ابن عباس پر ۱۲ منہ ۱۳۔ اور اس میں کہے ہو کہ اس نے کی طاقت نہ ہو ۱۲ منہ

الرَّصْفِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ أَنْ يُدَوَّ
مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُہُ قَالَ لَسْتَ بِهَا إِلَهًا
أَتَتْنِي بَعْدَهَا۔

میکے خیال میں وہ صحابی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں کہ انہوں
نے یہ آیت اُن تَبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفَوُہُ اس
آیت سے سنو خ ہو گئی جو اس کے بعد ہے (یعنی لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے)

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

تَقَاةٌ وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ صَرْبٌ
شَفَا حَفَرَةٍ وَمِنْ شَفَا الرِّكْبَةِ
وَهُوَ حَرْفُهَا تُبَوِّئُ تَتَّخِذُ
مُعَسَّكًا الْمُسَوِّمَ الَّذِي لَهُ
سِمَاءٌ بَعْلَامَةٌ أَوْ يَصُوفِي
أَوْ مَا كَانَ رِبِّيُّونَ الْجَمِيعُ وَ
الْوَاحِدُ رَبِّيُّ تَحْسُونَهُمْ
لَسْتَ أَصْلُوهُمْ قَتْلًا غُرًّا
وَاحِدًا غَايَ سَنَكْتَبُ سَنَحْفُظُ
نُزْلًا قَوَائِمًا وَبِجُورٍ وَمُنْزَلٌ
مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ كَقَوْلِكَ أَنْزَلْنَاهُ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَالْحَيْلُ الْمُسَوِّمَةُ
الْمُطَهَّمَةُ الْحَسَانُ وَقَالَ
ابْنُ جُبَيْرٍ وَحُصُورًا لَا يَأْتِي

تَقَاةٌ اور تَقِيَّةٌ دونوں کا معنی ایک ہے یعنی بچاؤ کرنا۔
صَرْبٌ کا معنی سردی ہے (بالا) شَفَا حَفَرَةٍ گڑھے کا کنارہ
جیسے کچے کنوئیں کا کنارہ ہوتا ہے تُبَوِّئُ کا معنی لشکر کے مقامات
تجويز کرتا تھا (مورچے) مُسَوِّمِينَ — مُسَوِّمٌ وہ ہے
جس پر کوئی نشانی مثلاً اپٹم یا اور کوئی نشانی ہو۔ رِبِّيُّونَ
جمع ہے اس کا مفرد رَبِّيٌّ ہے (یعنی اللہ والا) تَحْسُونَهُمْ
انہیں قتل کر کے جڑ سے اکھاڑتے ہو۔ غُرًّا جمع ہے
غازی کی (یعنی جہاد کرنے والا) سَنَكْتَبُ کا معنی ہمیں
یاد رہے گا۔ نُزْلًا کا معنی ثواب۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نُزْلٌ
ہم مفعول کے معنوں میں یعنی اللہ کی طرف سے اتارا گیا۔
جیسے کہتے ہیں أَنْزَلْنَاهُ یعنی میں نے اسے اتارا۔ مجاہد کہتے
وَالْحَيْلُ الْمُسَوِّمَةُ کا معنی موٹے موٹے خوبصورت گھوڑے
سعید بن جبیر کہتے ہیں حُصُورٌ اس شخص کو کہتے ہیں جو غولوں
کی طرف مائل نہ ہو۔

۱۔ شروع سورہ سے یہاں تک امام بخاری نے جتنی تفسیریں بیان کیں وہ سب ابو سعید سے منقول ہیں ۱۲ منہ ۱۳ اس کو توری نے اپنی تفسیر میں اور عبد الرزاق
نے ۱۴ منہ ۱۵ اس کو توری نے تفسیر میں اصل کیا ۱۶ منہ ۱۷ جو قریشیوں کی گردنوں میں بندھا تھا ۱۸ منہ ۱۹ اس کا نفس پاک ہونا امر ۱۶ منہ

النِّسَاءَ وَقَالَ عِكرِمَةُ مِنْ
قَوْمِهِمْ مَنْ عَفَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ
وَقَالَ مُحَاهِدٌ يُخْرِجُ الْحَيَّ
النُّطْفَةَ تَخْرُجُ مَيْتَةً وَيَخْرُجُ
مِنْهَا الْحَيُّ - أَلَا بَكَادُ أَوْلَى لِنَجْرِ
وَالْعَرِشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ أَرَأَيْتَ
إِلَى أَنْ تَعْرُبَ -

بَابُ ٢٣١٦ مِنْهُ آيَاتُ مُحَمَّدًا ۖ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَأُخْرَمَتْ شَهَامَاتُ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَيَجْعَلُ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ وَكَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى زَيْغُ شَيْءٍ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ الْمُشْتَبِهَاتِ وَالرَّاسِخُونَ يَعْلَمُونَ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ -

عکبر یعنی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ "مَنْ قَوَّرَهُمْ كَامَعْنٰی" بدر کے دن غصے اور جوش سے۔ مجاہد کہتے ہیں یُخَوِّمُ الْاُخَى مِنَ الْمَيْتِ یعنی لطفہ بے جان ہوتا ہے جاندار پیدا ہوتا ہے۔ ابن کاد صبح سویرے عَرَشَتِ سورج ڈھلنے سے غروب تک کے وقت کو کہتے ہیں۔

باب رَحْمَةُ آيَاتِ مُحْكَمَاتٍ

مجاہد کہتے ہیں اَلْمُحْكَمَاتُ کے معنی حلال و حرام کی آیات مراد ہیں۔ وَ اٰخَرُ مُتَشَابِهَاتٍ سے مراد دوسری آیات جو ایک دوسری آیات جو ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں، ایک کی ایک تصدیق کرتی ہیں جیسے یہ آیات وَ مَا يَصْنَعُ بِهِ اِلَّا الْفُسْقَيْنِ وَ لِيَجْعَلَ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ — وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى اِنْ تَتْلُوْا آيَاتِىْ اِنْ تَنِيُوْا آيَاتِىْ میں کسی حلال و حرام کا بیان نہیں لہذا یہ متشابه کہلا سکیں گی ذَيْبُغ کا معنی شک۔ اِنْ تَنِيْغَاءَ الْفِتْنَةِ میں فتنہ سے مراد متشابہات کی پیروی کرنا ان کے مطلب کا کھوج لگانا۔ اور جو لوگ راسخین فی العلم یعنی پکے علم والے

٣١٩٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْكَمَةَ قَالَ

۱۷ھ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ھ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۷ھ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا اور محکم اور مستشار کے دوسرے مسنی بھی سلف سے منقول ہیں جو تفسیر دلی میں مذکور ہیں اور وہم نے ابتدا فی الاستاذ میں ان کو تفسیر سے بیان کیا ہے ۱۲ منہ ۱۷ھ یہ بھی مجاہد کی تفسیر ہے اس کو بھی عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ھ اس کو صورت میں ہے جب وقف والا سونوں فی العلم پر ہو لیکن جب الا اللہ پر ہو جیسے عبد الرزاق کے ہیں عباس بھی اللہ عنہما سے نکالا تو ترجمہ یہ ہو گا ان کی تاویل اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اس کے علم والے ہوں کہتے ہیں ان پر ایمان لائے اور غریب ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي هَيْمٍ الشَّامِيُّ عَنْ
ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةُ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ
عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ
الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ إِلَى
قَوْلِهِ أُولَئِكَ لِبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا آيَاتُ الَّذِينَ
يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ
سَمَى اللَّهُ فَأَحَدُ رُؤُوسِهِمْ -

وَأِنِّي أَعِذُّ هَآبِكَ وَذُرِّيَّتَهَا
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ -

۳۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ
الرَّهْوِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْلَبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا وَالْشَّيْطَانُ يَمْسُهُ جَلِينَ
يُولَدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ
إِتَاَهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ
وَاقْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ وَإِنِّي أَعِذُّ هَآبِكَ وَ
ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ -

ابی ملیکہ از قاسم بن محمد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ہُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ
الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ
مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا
تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ
.... اُولَئِكَ لِبَابِ تَك - پھر فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو
جو متشابہ آیات کے پیچھے لگتے ہیں تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں)
انہی لوگوں کا ذکر کیا ہے - ان کی صحبت سے بچتے رہو

وَأِنِّي أَعِذُّ هَآبِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ کی تفسیر

رازی عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از زہری از سعید بن
مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے اُسے پیدائش کے وقت
شیطان چھو دیتا ہے - چنانچہ وہ شیطان کے چھونے سے
جلا کر رہنے لگتا ہے - ایک حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے
بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو شیطان نے نہیں چھوا -
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث روایت کرتے کہ لوگوں سے فرماتے
تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وَإِنِّي أَعِذُّ هَآبِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ -

لے پہلے ہی لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے انہوں نے ادا اہل سوز کے حرف سے اس بات کی بدلت نکالی پھر فارسی لوگ پیدا چھوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان
لوگوں سے فارسیوں کو مراد لیا ہے اور کہا ہے کہ پہلی بدعت جو اسلام میں ظاہر ہوئی غور کرنے کی تھی اور غیر کا تقدس مشہور ہے جس کو حضرت عائشہ نے مارا کر خون آلود کر دیا تھا وہ قرآن
کی متشابہ آیتوں میں گفتگو کرتا تھا ۳۲۰ منہ ۳۵۰ یہ کہ حضرت مریم کی والدہ نے کہا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان

باب ۳۲ مولد اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتُرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيْلًا اَوْ لِيْكَ لَا خَلَقَ
لَهُمْ لَا خَيْرَ اَلَيْسَ مُؤَلِّمٌ
مُّوْجِعٌ مِّنَ الْاَلَمِ وَهُوَ فِي
مَوْضِعٍ مُّفْعِلٍ -

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهَالٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَالٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِعَمَلٍ صَدْرٍ
لِّيَقْطَعَ بِهَا مَالِ امْرَأَةٍ مُّسْلِمَةٍ لِّقَى اللَّهَ وَ
هُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ
إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتُرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيْلًا اَوْ لِيْكَ لَا خَلَقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
إِلَّا اِخْرَ الْاٰيَةِ قَالَ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بَنُو قُلَيْسٍ
وَقَالَ مَا يَهْدِيْكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْنَا كَذًا
وَكَا أَقَالَ فِي أَنْزَلَتْ كَانَتْ لِيْ بِلَدِّيْ فِي أَرْضِ
ابْنِ عَمْرِوٍّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ لِمَ لِيْخْلَفُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَدْرٍ يَقْطَعُ بِهَا مَالِ امْرَأَةٍ
مُّسْلِمَةٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِّقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ
غَضَبَانٍ -

باب ۳۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتُرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ
وَاَيْْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَوْ لِيْكَ لَا خَلَقَ
لَهُمْ كى تفسیر۔ لَا خَلَقَ لَهُمْ کا معنی آخرت میں
انہیں بھلائی نہ ملے گی۔ اَلَيْسَ مُؤَلِّمٌ دُر دناک دُکھ دینے
والا ہے جیسے مُؤَلِّمٌ فَعِلٌ بمعنی مُفْعِلٌ ہے۔ (۱۰)
کلام عرب میں کم آیا ہے،

(از حجاج بن مہال ابو ابو عوانہ از اعلمش از ابو قالی) عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لئے خواہ مخواہ (جھوٹی) قسم کھائے تو وہ (قیامت) کے
دن جب اللہ سے ملے گا اللہ اس پر خفا ہوگا۔ پھر یہی مضمون قرآن
میں نازل فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتُرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيْلًا اَوْ لِيْكَ لَا خَلَقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ آخِر ایت تک۔
ابو اہل کہتے ہیں کہ اشعث بن قیس آید۔ دن پوچھنے لگے کہ رسول اللہ
ﷺ کی روایت میں اللہ نے تم سے کیا حدیث روایت کی ہے؟ ہم نے کہا
ایسی ایسی حدیث۔ انہوں نے کہا کہ آیت تو میرے ہی ہاتھ میں مانگ لی
ہے۔ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا۔ گواہ لا ورنہ اس سے قسم لے۔ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ (آپ ایسا حکم دیں گے) تو وہ قسم کھائے گا۔ اس
وقت آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لئے خواہ مخواہ
جھوٹی قسم کھائے وہ جب اللہ سے ملے گا تو اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

۱۔ یہ ابو عبیدہ کی تفسیر ہے ۲۔ منہ ۳۔ وہ کہتا ہے کہ کنواں بھی میرا ہے ۴۔ منہ ۵۔ میرا کنواں مار لیا ۶۔ منہ ۷۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ اشعث اور ایک یہودی میں
زمین میں ٹکڑا لقمہ عبد اللہ بن ابی اوفی نے کہا یہ آیت اس شخص کے باب میں اتنی جس نے بازار میں ایک مال رکھ کر جھوٹی قسم کھا کر یہ بیان کیا کہ اس مال کا اس کو اتنا مولیٰ
تھا کہ اس نے نہیں دیا ۱۲۔ منہ

۴۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَعْوَامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ مَسْلَعَةً فِي الشَّوْرِ فَخَلَفَ فِيهَا لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ لِبُيُوتِهِمْ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَنزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرَةِ الْآخِرَةِ

۴۲۰۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ أُمًّا قَيْنَ كَانَتْ تَخْرُجُ فِي الْبَيْتِ أَوْ فِي الْحُجْرَةِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أَفْنَدَ بِاشْفَا فِي غَيْرِهَا فَادَّعَتْ عَلَى الرَّجُلِ فَوَفَّعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لُفِّيَتْ النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ ذَكَرُوهَا بِاللَّهِ وَأَقْرَأُوا عَلَيْهَا إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ قَدْ كَرَّوْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنُ عَلَى الْمَدَّ عَلَى عَلَيْهِ

بَابُ قَدْ لِيَ أَهْلُ الْكِتَابِ
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ سَوَاءٌ قَصْدٌ

۴۲۰۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ

(از علی ابن ابی ہاشم از ہشیم از عوام بن ہوشب از ابراہیم ابن عبد الرحمن) عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہ ایک شخص نے بازار میں مال رکھا اور ایک مسلمان کو پھانسنے کے لیے (جھوٹی) قسم کھا کر یہ کہنے لگا مجھے اس مال کی اتنی قیمت ملتی تھی (حالانکہ اتنی قیمت کسی نے نہیں گائی تھی) اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا آخِرَ آيَاتِ نَكَحِ۔

(از نصر بن علی بن نصر از عبد اللہ بن داؤد از ابن جریر) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں دو عورتیں کسی مکان یا کوٹھڑی میں بیٹھی موزہ سی رہی تھیں اتنے میں ایک باہر نکلی، اس کی پھیل میں موزہ سینے کا سوا بھجودیا گیا تھا، اس نے دوسری عورت پر دعویٰ کیا۔ غرض یہ مقدمہ ابن عباسؓ کے پاس آیا تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو دعوے پر دلا دیا جاتا تب تو بہت لوگوں کے مال اور خون تلف ہو جاتے۔

لہذا تم یوں کرو دوسری عورت (مدعی علیہا) کو اللہ سے ڈراؤ اور یہ آیت سناؤ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ آخِرَ تِلْكَ غُرُضُ جب لوگوں نے ایسا کیا تو وہ ڈر گئی، اس نے اقرار حبرم کر لیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”قسم مدعی علیہ پر ہے“

بَابُ قَدْ لِيَ أَهْلُ الْكِتَابِ
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ سَوَاءٌ قَصْدٌ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر)

هشام عَنْ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُوَيْفِيٍّ مِنْ
فِيهِ إِلَى فَيْ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْبَدَاةِ الْغُرَى
كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا وَاللَّهَامُ إِذْ جِئْتُ
بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دَحِيَّةُ الْكَلْبِيِّ
جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ قَدْ قَعَا
عَظِيمُ بَصْرِيٍّ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ
هَلْ هُمْنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ
الَّذِي يُزْعِمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ
فَدُعِيتُ فِي تَقْرِيرٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ خَلَّتْ
عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
أَنْتُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي
يُزْعِمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُوَيْفِيٍّ فَقُلْتُ
أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي
خَلْفِي ثُمَّ دَعَانِي لِرُجْمَانِهِ فَقَالَ كُلُّهُمْ
إِلَيَّ سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي
يُزْعِمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكُذِّبُوا قَالَ
أَبُو سُوَيْفِيٍّ وَآيَمُ اللَّهُ كَوْلًا أَنْ يُؤْتُوا لَكُمْ
الْكُذِبَ لَكُذِّبْتُ ثُمَّ قَالَ لِرُجْمَانِهِ سَلُّ

دوسری سند (از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از زہری از
عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھ سے ابو
سفیان نے منہ کے سامنے منہ کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جس زمانے
میں مجھ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں صلح تھی (یعنی صلح حدیبیہ
کے زمانے میں) میں ملک شام میں تھا اتنے میں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایک خط ہرقل (بادشاہ روم) کے نام آیا ہے۔ یہ خط وحیہ کلی لایا
تھا۔ اس نے لاکر حاکم بصرہ کو دیا۔ اس نے ہرقل تک پہنچا دیا۔ ہرقل
خط پڑھ کر کہنے لگا۔ دیکھو یہ جس کا خط ہے۔ وہ نبوت کا دعویٰ بھی کرتا
ہے۔ اس کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں؟ اس قوم
کے لوگ یہاں موجود ہیں۔

ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں اور میرے چند قریشی ساتھی ہرقل کے بار
میں بلائے گئے اور اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا پھر پوچھا کہ تم میں اس
(پیغمبر) کا قریشی رشتہ دار کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ اس نے اپنے
سامنے بلالیا اور دوسرے ساتھیوں کو میکے پر بھیجے بٹھایا۔ پھر اپنے ترجمان
بلایا اور اس سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ جو اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں
میں اس سے (ابوسفیان سے) اس شخص کے کچھ حالات دریافت کروں گا جو
اپنے کو نبی کہتا ہے۔ اگر یہ جھوٹ بیان کرے تو تم کہہ دینا جھوٹا ہے اور نہ
خاموشی اختیار کرنا، ابوسفیان کہتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر مجھے ڈرنے ہوتا تو مجھے
ساتھی (غلط گوئی پر) مجھے جھوٹا کہیں گے تو میں جھوٹ بول دیتا۔
غرض ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا۔ اس سے دریافت کر کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان کیسا ہے؟ میں نے کہا اس
کا خاندان تو بہت عمدہ ہے (شریف گھرانہ ہے) پھر
کہنے لگا اچھا اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہے؟
میں نے کہا نہیں۔ پھر کہنے لگا۔ دعوائے نبوت سے پہلے کبھی تم

كَيْفَ حَسْبُهُ فَيَكْفُرُ قَالَ قُلْتُ هُوَ فَيَكْفُرُ
 ذُو حَسْبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلَكَ
 قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْتَهُمُونَهُ
 بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَهُ قُلْتُ لَا
 قَالَ أَتَتَّبِعُ أَشْرَافَ النَّاسِ أَمْ ضَعُفًا لَهُمْ
 قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعُفًا وَهُمْ قَالَ يَزِيدُونَ
 أَوْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ
 هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ رَبِّهِ بَعْدَ أَنْ
 يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
 فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
 فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ
 الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَصِيبُ مِنَّا
 وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ
 لَا وَتَخْرُجُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا تَدْرِي مَا
 هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللَّهِ مَا أَمْكَنَتْنِي مِنْ
 كَلِمَةٍ أَدْخُلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ
 فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَكَ قُلْتُ
 لَا ثُمَّ قَالَ لِيَرْجِعَانِيهِ قُلْتُ لَهُ إِنْ سَأَلْتُكَ
 عَنْ حَسْبِهِ فَيَكْفُرُ فَرَعَمْتُ أَفَكَ فَيَكْفُرُ
 ذُو حَسْبٍ كَذَلِكَ الرَّسُولُ يُبْعَثُ فِي أَحْسَنِ
 قَوْمِهِمَا وَسَأَلْتُهُ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلَكَ
 فَرَعَمْتُ أَنْ لَا قُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ
 مَلَكَ قُلْتُ رَجُلٌ يُطْلَبُ مُلْكُ آبَائِهِ وَ

نے اسے جھوٹ بولتا دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، پھر کہا ان
 کی پیروی بڑے آدمیوں کے کی ہے یا غریبوں نے؟ میں نے کہا
 غریبوں نے، پھر دریافت کیا ان کی پیروی کرنے والے بڑھ ہے
 ہیں یا تعداد کم ہو رہی ہے؟ میں نے کہا بڑھ رہے ہیں۔ پھر پوچھا
 ان کے دین میں اگر کسی نے پھر اسے برا جان کر جھوٹ بھی دیا ہے
 میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا اچھا تم سے ان کی کبھی جنگ بھی ہوئی
 میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا لڑائی کا انجام کیا ہوا؟ میں نے کہا ہماری
 اور ان کی جنگ، ڈولوں کی طرح ہے کبھی انہیں غلبہ ہوتا ہے کبھی
 ہمیں۔ کہنے لگا آیا وہ عہد شکنی کرتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں لیکن اب
 ایک مدت کے لئے ہماری ان سے صلح ہوئی ہے۔ معلوم نہیں وہ اس
 مدت میں کیا کرتے ہیں؟ ابوسفیان کہتے ہیں ساری گفتگو میں مجھے
 کوئی غلط بات ملانے کا موقع نہ ملا۔ بس اسی بات میں اتنا کہنے کا
 مجھے موقع ملا۔

ہرقل نے مزید کہا ان سے پہلے بھی کسی شخص نے (عرب لوگوں
 میں) دعوئے نبوت کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔

ابن جبیر نے گفتگو ہو چکی تو ہرقل اپنے ترجمان سے کہنے لگا
 اس شخص سے کہہ دیجئے (یعنی مجھ سے) میں نے تجھ سے محمد (صلی اللہ علیہ
 وسلم) کے خاندان کی بابت دریافت کیا۔ تو کہتا ہے ان کا خاندان
 بہت عمدہ ہے۔ سنو! حقیقت یہی ہے کہ پیغمبر ہمیشہ شرف خاندانوں
 سے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر میں نے تجھ سے دریافت کیا، ان کے باپ
 دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہے؟ تو نے کہا نہیں۔ یہ میں نے
 اس لئے پوچھا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں بادشاہ گذرا ہوتا تو
 میں یہ خیال کرتا وہ اپنی سابقہ خاندانی بادشاہت کے طباق میں۔

عہ کہ قدوسی، حضرت ابوسفیان نے قصداً غلط کہا تھا وہ نہ سابقہ دور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ درجی بہتر تھا بلکہ یقین تھا کہ وہ ہمیشگی نہیں کر سکتے۔ اس
 لاندہ کے متعلق ابوسفیان نے کہا میں نے یہاں قصداً غلطی اٹھائی کہ تمہارا لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر دار حجاب سے آتا ہے جن سے کبھی ہوشی کی توقع کنارہ کشی کو نہ تھی۔ آپ کا لقب
 صادق الوعدا ورائین غرور کفار میں سے نہیں تھا۔ یہاں ابوسفیان نے کہا آپ کے لئے اللہ کا مقام ہے جہاں کوئی آپ سے عہد شکنی کی توقع نہ تھی۔ اور ابوسفیان کا گروا ہے کہ درجی

سَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَصْعَفَا وَهُمْ أَمْ أَشْرَأَهُمْ
فَقُلْتُ بَلْ صُغَفَا وَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرَّسُولِ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعِمْتُ أَنْ صَحَّ
فَعَرَفْتُ أَنَّكَ لَمْ يَكُنْ لِيَدَّعِ الْكَذِبَ عَلَى
النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ يُؤْتِي أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ رَسُوْلِهِ
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ فَرَعِمْتُ
أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةً
الْقُلُوبِ سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ
فَرَعِمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ
حَقٌّ يَتَمُّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعِمْتُ
أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَيَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَ
بَيْنَهُ سَبْعًا لَا تَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُ لَوْ مِنْهُ
وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ مُبْتَلًى ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَرَعِمْتُ أَنَّكَ لَا يَغْدِرُ
وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلُ قَبْلَهُ فَرَعِمْتُ أَنْ
لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدٌ
قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ أَتَيْتُمْ بِقَوْلٍ قَبْلَهُ
قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّكُمْ قَالَ قُلْتُ يَا مُرُوتًا
بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعِفَافِ قَالَ
إِنْ يَأْتِي مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَجِيٌّ وَكَذَلِكَ
كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّكَ خَارِجٌ وَلَمْ أَكْ أَعْلَمْ مِنْكُمْ

لہ دیکھیں سخت اور تکلیف پر صبر کرتے ہیں یا نہیں ۱۴۸

پھر میں نے تجھ سے پوچھا اس کے تابع غریب لوگ ہیں یا بے (ایمیر)
آدمی؟ تو نے جواب دیا غریب لوگ تو ٹھیک ہے پیغمبر کے تابع
(ابتداء میں) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ پھر میں نے دریافت کیا اگلے
نبوت سے پہلے انہیں جھوٹ بولتے تھے تم نے کبھی دیکھا؟ تو نے کہا
نہیں۔ اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ سب وہ آدمیوں کی نسبت
جھوٹ نہیں بولتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں افتراء کریں گے؟ اگر
نبی نہ ہوں اور خود کو نبی کہیں، پھر میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ
اس کے دین میں کوئی داخل ہو کر پھر اسے برا سمجھ کر پھر جاتا ہے؟ تو
نے کہا نہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے کہ جب اس کی یثاشرت و
مسترت دل میں سما جاتی ہے تو پھر نہیں نکلتی۔ پھر میں نے تجھ سے معلوم
کیا ان کے متبع تعداد میں زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ تو نے کہا زیادہ
ہو رہے ہیں۔ ایمان کا یہی شبہ وہ ہے کہ اس میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔
پھر میں نے پوچھا کیا تم نے ان سے کبھی جنگ کی؟ تم نے کہا ہاں
اور لڑائی کا انجام دونوں کی طرح رہتا ہے کبھی ان کی طرف فتح،
کبھی تمہاری طرف، پیغمبروں کی یہی کیفیت رہتی ہے۔ ان کا امتحان
ہوتا رہتا ہے۔ آخر میں انہیں غلبہ نصیب ہوتا ہے۔ پھر میں نے تجھ
سے پوچھا وہ ہمیشگی کرتے ہیں تو نے کہا نہیں اور واقعی رسولِ خدا
شکنی نہیں کرتے۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا ان سے پہلے بھی کسی نے
پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا؟ تو نے کہا نہیں۔ اس سے مراد مطلب تھا
کہ اگر ان سے پہلے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو میں کہتا یہ بھی اسی شخص
کی چال چلنا چاہتے ہیں۔

ابوسفیان کہتے ہیں بالآخر ہر قل نے دریافت کیا یہ تباؤ وہ کیا
احکام دیتے ہیں۔ میں نے کہا نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی، پاکدامنی کی تعلیم دیتے
ہیں۔ یہ سُن کر آخر میں ہر قل کہنے لگا اگر تو سچ کہتا ہے تو بیشک اللہ کے پیغمبر
(ان سب حالات کے جوابات کا نتیجہ یہی ہے) اور میں اکتسابِ لقا یا نجوم کی (روسے) یہ جانتا

وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَأُحِبُّتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَخَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَكَيْلَ بُلُغَتْ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ قَالَ ثُمَّ دَنَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْنَا أَسْلِمُوا يَوْمَكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَبِأَهْلِ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ إِلَى قَوْلِهِ وَاشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا خَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأُمِرْنَا فَأَخْرَجَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَا صُحْبَائِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ أَمْرًا بِنِ أُنِي كُبُشَّةً أَنَّهُ لِي خَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيُظْهِرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ قَالَ الرَّهْزَرِيُّ

مٹھا کر ایک پیغمبر ہونے والے ہیں مگر یہ گمان نہ تھا کہ وہ پیغمبر تم لوگوں پر ہوں گے (میں) پیدا ہوں گے حقیقت یہ ہے کہ اگر میں سمجھوں کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو مجھے ان سے ملنے کی بڑی تمنا پیدا ہو گئی ہے۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو (اگرچہ میں بادشاہ ہوں) مگر میں ان کے پاؤں دھوتا اور دیکھتا (ایک دن ایسا آنے والا ہے) اس کی سلطنت یہاں تک آجائے گی جہاں میرے پاؤں ہیں۔ اس کے بعد ہر قل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا۔ اس میں یہ مضمون تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے (میں خط بنا رہا) ہر قل بادشاہ روم۔ سلام ہو اس شخص پر جو سچے رستے کی پیروی کرے۔ اما بعد۔ میں تجھے دعوتِ اسلام دیتا ہوں اسلام قبول کر تو (دونوں جہانوں میں) سلامتی سے رہے گا۔ اسلام لے آئے اللہ تجھے دو گنا ثواب دے گا۔ اگر تو نے اسلام قبول نہ کیا تو تمام رعایا کے اسلام نہ لانے کا گناہ بھی تمہارے ذمے رہیگا (بعد ازاں یہ آیت درج تھی) اے ہاں کتاب اس کلمہ کی طرف آؤ جو ہم نے تمہارے درمیان مشترک ہے کہ رسول اللہ کے کسی کی عبادت نہ کریں گے۔ فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ تک جب ہر قل یہ خط پڑھ چکا۔ تو بڑا شورا مٹھا اور بک بک ہونے لگی۔ ہمیں باہر بھیج دیا گیا۔ میں نے باہر نکلتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا۔ البکبشہ کے بیٹے کا تو بڑا درجہ ہو گیا۔ بنی اصف (زرد لوگوں) کا بادشاہ بھی ان سے ڈرتا ہے۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس روز سے مجھے برابر یقین رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) منور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خود مجھے بھی اسلام کی توفیق دی۔ زہری کہتے ہیں ہر قل نے

۱۲ منہ ۱۲ اور اُس کے درباریوں کو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہو جانا پسند کرتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ اس کی شرح اور شروع کتاب میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۲ ایک تیسرے بذات خود ایمان لانے کا دوسرے رعیت کے لئے باعث رغبت ہونے کا ثواب ہو گا جس طرح ایمان نہ لانے کی صورت میں اپنی ذات کا وبال اور گناہ کو لگوانے کا وبال معلوم ہوا حکومت کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو ہدایت کا سامان دیا کرے ۱۲ عبد الرزاق عہدہ تیسرا لقا میں ہے کہ ابوسفیان نے مسلمان ہونے کے بعد یہ حدیث بیان کی اور تعجب ہے کہ یہ ایسا اہانت کا کلمہ نہیں ہے پھر منہ سے نکالا اور اس سے پرہیز نہ کیا آنحضرت میں کہتا ہوں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بمصادیق نقل کفر کفر نہایت اپنے زمانہ کفر کے حالات لفظ لفظ دیا تباری سے سنائیے حتیٰ کہ یہ بھی کہا کہ اگر مجھے اپنی کذب کا خطو نہ پڑتا تو میں جو اللہ تعالیٰ نے بمصادیق نقل ابوسفیان مذکور اور سچا انسان سمجھ کر اپنی زمانہ کفر کی غلطیوں کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ وہ کفر میں مدد دیتے اور اسلام میں بھی لگ بیٹھی بغیر اظہار کر کے ہیں خدا خواست اگر حضرت ابوسفیان توضیح مسلمان نہ ہوتے تو یہ بھی نہ کہتے کہ ہر قل کے سامنے زیادہ میرا جوٹ بولنے کا ارادہ تھا کیونکہ کوئی شخص خود کو جوڑنا ثابت نہیں کرتا۔ افسوس ہے کہ میں نے بعض حضرات حضرت امروہ اور ابوسفیان زردلوں پر یہ ہیں حال کہ حضرت ابوسفیان وہ ہیں کہ جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعزاز دیا کہ ابوسفیان کے بعد اہل ہود وہ ہیں وہ ان کی نظائیں کیسے کرتے ہو گا کیا یہ حدیث معمول کے اور حضرت مسلمانہ کی فتوحات اور کتاب وہی ہوتا ان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا ہونا

قَدْ عَاهَرْتُ عَظَمَاءَ الرُّومِ فَجَعَلْتُمْ فِي دَارِ
لَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْقَلَامِ
وَالرُّشْدِ إِخْوَالًا بَدَا وَأَنْ يَكُنْتُمْ لَكُمْ مُلْكُكُمْ
قَالَ فَمَا مَوْأَحِيصَةُ حُبِّ الْوَحْشِ إِلَى الْإِنْسَانِ
فَوَحَّدُهَا قَدْ عَلِمْتُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ قَدْ عَاهَرْتُ
بِهِمْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّةَ عَيْكُمْ عَلَيَّ
دِينَكُمْ فَقَدْ دَأَيْتُمْ مِنْكُمْ الَّذِي أَحْبَبْتُ مُسْجِدَهُ
لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ۔

روم کے سرداروں کو بلا بھیجا۔ انہیں محل میں جمع کیا (دروائے بند
کرائیے) کہنے لگا روم کے لوگو! تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ کے لئے خوش
خبر اور سلامت رہو اور تمہاری سلطنت تمہارے ہاتھ میں ہے (اگر یہ
چاہتے ہو تو مسلمان ہو جاؤ) یہ سنتے ہی وہ (سخت ناراض ہوئے اور)
گورخروں کی طرح (اس بات سے نفرت کر کے) بھاگے۔ دیکھا تو دروازے
بند ہیں (اب کہ صرے جائیں) آخر ہر قل نے پھر انہیں بلایا اور کہنے لگائیں
نے تمہاری استقامت اور وہ پڑنا بیت قدمی کا امتحان لیا ہے۔ میں نے تم
سے اسی لئے کہا تھا کہ مسلمان ہو جاؤ اب میں خوش ہوا کہ جو میں چاہتا

تھا (کہ نصرت پر مضبوط رہو) وہ میں نے آنکھوں سے دیکھ لیا یہ سنتے ہی تمام سرداروں نے اسے سجدہ کیا اور اس کی راہی ہو گئے۔

باب ۳۱۹ قَوْلُهُ لَنْ تَنَالُوا
الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْ مَّا يُحِبُّونَ إِلَى
بِهِ عَلَيْهِ۔

باب كُنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْ مَّا
يُحِبُّونَ۔ بِهٖ عَلَيْهِ تَفْسِير۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ
أَبْنَ بَنِي مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ وَهُوَ أَكْثَرُ
أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ تَحَلًّا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ
إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا
وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَبَّأْنَا أَنْ نَلْزَمَ
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْ مَّا يُحِبُّونَ قَامَ
أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ
تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْ مَّا يُحِبُّونَ وَرَأَيْتُ
أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْرُ حَاءَ وَرَأَيْتُهَا مَدْفُوعَةً لِلَّهِ
أَرْجُو بَرَّهَا وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعُهَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَمَّا لَكَ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(امام اسماعیل از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) انس بن
مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے انصار مدینہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سب
سے زیادہ کھجور کے باغات رکھتے تھے۔ انہیں اپنی ساری جائیداد میں
بیرحاء کا باغ بہت پیارا تھا وہ مسجد کے سامنے ہی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس باغ میں جایا کرتے اور وہاں کا عمدہ شیریں پانی پیا کرتے
جب یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْ مَّا
يُحِبُّونَ تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ کہنے لگے یا رسول اللہ
میری ساری جائیداد میں بیرحاء کا باغ مجھے زیادہ پیارا ہے۔ میں نے
اسے اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ اسے میں اللہ کے پاس اپنا
اندوختہ رکھتا ہوں۔ اس کا اجر اللہ سے چاہتا ہوں۔ آپ جس
کام میں چاہیں اس باغ کو صرف کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا: ہاں
شاہد! یہ مال تو آخر فنا ہونے والی شے ہے۔ میں نے تیری

عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ ذَلِكَ مَالٌ رَأَيْتُ ذَلِكَ
مَالًا تَأْتِيهِمْ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ
تَجْعَلُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي
بَنِي عَمَتِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَرَوْحُ بْنُ
عَبَادَةَ ذَلِكَ مَالٌ رَأَيْتُ -

۴۲۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ مَالًا رَأَيْتُ
۴۲۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
تَجْعَلُهَا لِحَسَنَ وَآبِي وَآنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ
يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا -

اس باغ میں سے مجھے کچھ نہیں دیا

باب ۲۳۲ قَوْلُهُ قُلْ قَاتِلُوا
بِالتَّوَلَّى قَاتِلُوا هَٰؤُلَاءِ كُنتُمْ مُدْعَوِينَ

۴۲۰۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ
عَنْ كَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ إِلَيْهِ هُوَ
جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ
مِنْهُمْ وَامْرَأَةً نَبِيًّا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ
بَيْنَ زَنَا مِنْكُمْ قَالُوا أَخْبِئْهُمْ هُمَا وَنَفَرِ يَهُمَّا
فَقَالَ لَا تَجِدُونَ فِي التَّوَلَّى الرَّجْمَ فَقَالُوا
لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ

بات سنی میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ مال (اپنے عزیز) رشتہ داروں
میں تقسیم کر دے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ
چنانچہ انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔
عبد اللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ نے اس حدیث میں
بجائے رائج کے رائج کہا۔ یعنی یہ مال فائدہ دینے والا ہے۔

ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا۔ میں نے امام
مالک رحمہ اللہ کو اس طرح پڑھ کر سنا یا۔ مال رائج۔

(از محمد بن عبد اللہ انصاری از والہش از ثمامہ بن عبد اللہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا) تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حتان
اور انکی میں تقسیم کر دیا۔ حالانکہ میں ابو طلحہ کا قریبی رشتہ دار تھا مگر انہوں نے

باب قُلْ قَاتِلُوا بِالتَّوَلَّى إِنَّ كُنتُمْ
مُدْعَوِينَ كِتَابُ التَّوَلَّى

(از ابراہیم بن منذر از ابو صمرہ از موسیٰ بن عقبہ از نافع (عبد اللہ)
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہودی اپنی قوم کے ایک مرد اور ایک عورت
جنہوں نے زنا کیا تھا بارگاہ رسالت میں لائے۔ آپ نے ان سے پوچھا تمہارے
یہاں زنا کیا سزا ہے؟ تو کہا دونوں کا منہ کالا کر کے اچھی طرح مارتے
ہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا تورات میں سنگسار کرنے کا حکم نہیں
ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا
تم جھوٹ بول رہے ہو لاؤ تورات اور پڑھتے پڑھتے، ان کے عالم نے آیت
ہے۔ چنانچہ (تورات لائے اور پڑھتے پڑھتے، ان کے عالم نے آیت

لے تو نے اچھا کیا جو خیرات کے اس کو قائم کیا۔ عبد اللہ بن یوسف کی روایت کو خود امام بخاری نے باب الوقت میں اور روح بن عبادہ کی روایت کو امام احمد نے و مل کیا
یہ حدیث ابو یزید یا رکنی نے ۱۲۷ھ میں اس کی وجہ بھی کہ اس کی مان ابو طلحہ کے نکاح میں تھیں ابو طلحہ انس کو اپنے بیٹے کی طرح دیکھتے تھے نیز نہیں سمجھتے تھے ۱۲۷ھ میں ان
کے مندرجہ بالا بیٹا بانی چھوڑتے ہیں ۱۲۷ھ

الطَّائِفَتَانِ بِنُوحَارِثَةَ وَبَنُو سَلَمَةَ
مَا نُحِبُّ وَقَالَ سَفِينٌ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّ فِي
أَتَمَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا
بَاب ۳۳۳ قَوْلُهُ لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

کمزوری کا ذکر ہے۔ پھر بھی ہمیں یہ پسند نہیں یا اس سے خوشی نہیں
کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اس میں یہ تو ذکر ہے کہ اللہ ان
گروہوں کا مددگار ہے (سرپرست ہے)
بَاب
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ
کی تفسیر

(از حبان بن موسیٰ از عبد اللہ از عمر از زہری از سالم) جناب
سالم کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز فجر میں آخری رکعت کے رکوع
سے جب سر اٹھاتے تو سميع اللہ من حمدہ ربنا وک الحمد کہنے کے بعد یوں
دعا فرماتے یا اللہ فلاں کا فر فلاں کا فر فلاں کا فر پر لعنت کر آپ
ان کا نام لیتے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ — قَاتِلُهُمْ ظَالِمُونَ تک۔

اس حدیث کو اسحاق بن راثر نے بھی زہری سے
روایت کیا ہے یہ

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ
مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اعْنِ فُلَانًا وَفُلَانًا
وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِكَ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ
الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ قَاتِلُهُمْ ظَالِمُونَ زَعَا
إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از سعید
ابن سیدب از ابی سلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لئے دعا یا بد دعا
کرنا چاہتے تو اکثر رکوع کے بعد جب سميع اللہ من حمدہ ربنا وک الحمد
کہہ لیتے قنوت پڑھتے اور فرماتے یا اللہ ولید بن الولید، سلمہ بن
ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو (بخیرہ کفار سے) سخت دلا

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ
أَبْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ
يُدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ الرُّكُوعِ

۱۔ اس سے ظہر کروا دھنیت کیا چونکہ ولایت الہی ہم کو حاصل ہوئی۔ ہمارے وعدے دیتے کا جو ذکر ہے وہ صحیح ہے۔ اس فضیلت کے سامنے ہم کو اپنے اس عیب کے
فاش ہونے کا مطلق لالہ نہیں ۱۲ منہ ۱۳ اس کو طہرانے منہ کہیں وصل کیا کہتے ہیں، آپ چار شخصوں کا نام لیتے صفوان بن امیہ از سہیل بن عبد اور عاصم بن شہاب
عبدالرحمن بن ماس کا اللہ تعالیٰ نے نام لے کر لعنت کرنے سے آپ کو منع فرمایا۔ اور ایسا ہوا کہ ان چاروں کو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد اسلام کی توفیق دی ۱۲ منہ ۱۳ عاصم بن شہاب اللہ
صاحب کرم کا ایمان کیا عظیم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مددگار ہونے کا اعزاز لفظاً بھی کتنا پسند کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ اپنی شکایت سستا بھی گوارا کرتے ہیں۔ یہ
لفظ اعزاز چونکہ اور دگر ہوں گے لئے مخصوص ہے اس لئے یہ انہیں محبوب تھا ورنہ عمومی مددگار ہونا تو اور آیات میں سب صحابہ کے لئے ثابت ہے واللہ
ولی العزیز آمننا اور نصیرنہ اللہ وفتح قریب وغیرہ۔ عبد الرزاق

قُرْبَمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَنْ حِمْدًا
اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ
ابْنِ الْوَلِيدِ وَسَلِّمْ بَنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ
أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مَقَرِّ
وَأَجْعَلْهَا مِنْ بَيْنِ كَيْسَنِي يُوسُفَ يَحْمَدُكَ
وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَوةِ الْبُحَيْرِ
اللَّهُمَّ ائْتِنَا فَلَانًا وَفَلَانًا وَفَلَانًا وَفَلَانًا
الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ الْآيَةُ

باب ۲۳۲۴ قَوْلُهُ وَالرَّسُولُ
يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَاكُمْ وَهُوَ ثَانِي
أَخْرَاكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَحَدُ
الْحُسَيْنَيْنِ قَتْلًا أَوْ شَهَادَةً

۳۲۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ رُبِّنْ خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ
الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرِّجَالِ يَوْمَ مَا أُخْرِجَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مِائَتَيْنِ فَذَكَرَ
يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي أَخْرَاهُمْ وَلَمْ يَبْقَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْنِ
عَشَرَ رَجُلًا

باب ۲۳۲۵ قَوْلُهُ أَمَنَةً
تُعَاسَا

۳۲۱۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

يَا اللَّهُ مُسْرَكِ الْكَفَّارِ كَوْنُوبِ سَرَابِ، حضرت یوسف علیہ السلام کے
زمنے کی طرح ان پر قحط سالی پڑے۔ آپ بلند آواز سے یہ دعا پڑھنے
بعض اوقات نماز فجر میں فرماتے۔ اے اللہ عرب کے فلاں فلاں
قبیلوں پر لعنت کر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةُ

باب ۲۳۲۶ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَاكُمْ
أَخْرَى مُؤْنْتِ هِيَ آخِرُ كِي

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اِحْدَى
الْحُسَيْنَيْنِ سے مراد فتح ہے یا شہادت

(از عمرو بن خالد از زہیر از ابواسحاق) حضرت براء بن عازب
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن
پیادہ لشکر کا سردار عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ وہ شکست
کھا کر بھاگ رہے تھے۔ اس آیت سے یہی مراد ہے۔ اذْذِذْ غَوْهُمْ
الرَّسُولُ فِي أَخْرَاهُمْ یعنی جب پیغمبر انہیں پچھلی طرف بلاتا
تھا۔

اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہ آدمیوں کے
سوا اور کوئی نہیں رہا تھا۔

باب ۲۳۲۷ أَمَنَةً تُعَاسَا كِتَابُ

(از اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن ابو یعقوب احسین بن

عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ
ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَبِي طَالِحَةَ قَالَ غَشِينَا
الْغُمَّاسَ وَكُنْ فِي مَصَاقِنَا يَوْمَ أَحَدٍ قَالَ
فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأَخَذَهُ وَ
يَسْقُطُ وَأَخَذَهُ -

باب ۳۴۶ قَوْلِهِ الَّذِينَ

اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ
بَعْدِ مَا آمَنَ بِهِمُ الْقُرْحُ الَّذِينَ
أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرَ
عَظِيمٍ الْقُرْحُ الْجَوَارِحُ اسْتَجَابُوا
أَجَابُوا يَسْتَجِيبُ يَجِيبُ -

باب ۳۴۷ إِنَّ النَّاسَ

قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ الْآيَةَ

۳۴۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَرَاهُ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي
الْفَضْلِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ
أُلْقِيَ فِي النَّارِ قَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا
اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ -

۳۴۶ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي

محمد از شیبان از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے جنگ احد کے دن جبکہ ہم میدان جنگ
میں موجود تھے کہ ایسی اونگھ آنے لگی کہ کئی مرتبہ میرے ہاتھ سے
تواری گرنے کو ہوتی میں تھام لیتا۔ پھر گرنے لگتی پھر تھام لیتا۔

باب ۳۴۸ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ

مِنْ بَعْدِ مَا آمَنَ بِهِمُ الْقُرْحُ الَّذِينَ
أَحْسَنُوا وَاتَّقُوا أَجْرَ عَظِيمٍ کی تفسیر

قُرْحٌ کا معنی زخم اسْتَجَابُوا اور أَجَابُوا کا ایک ہی
معنی ہے یعنی حکم سن لیا، مان لیا۔ جیسے یَسْتَجِيبُ اور
أُجِيبُ کا۔

باب ۳۴۹ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ

کِی تفسیر

(از احمد بن یونس از ابو بکر از ابو حصین از ابو الفضل) ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت پڑھا تھا جب انہیں آگ میں
ڈالا گیا تھا۔ پھر یہی آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی
تھی جب لوگوں نے ان سے کہا تھا کہ کفار قریش نے آپ سے لڑنے
کے لئے بہت انتظامات اور اتحاد کیلئے، ان سے ڈرتے رہنا۔ یہ
خبر سن کر صحابہ کرام کا ایمان اور بڑھ گیا اور انہوں نے بھی یہی کہا
حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ -

(از مالک بن اسماعیل از اسرافیل از ابو حصین از ابو الفضل)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں

الْحَقُّ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ كَانَ آخِرُ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ
حِينَ أُتِيَ فِي لَيْلَةِ حَبْسِهِ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ -

بَاب ۳۳۸ قَوْلُهُ لَا يَحْسَبَنَّ

الَّذِينَ يَبْغُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ
مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ سَيُطَوَّقُونَ
كَقَوْلِكَ طَوَّقْتَهُ بِطَوَّقٍ -

۳۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ
أَبَا التَّضَرُّقَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ
يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شَيْعَاعًا أَقْرَعَ
لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَأْخُذُ
بِلِصِّ مَتْنِهِ بَعْضُ شَيْءٍ قِيَهُ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ
أَنَا كُنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ يَبْغُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
إِلَى آخِرِ الْآيَةِ -

بَاب ۳۳۹ قَوْلُهُ وَلَتَسْمَعُنَّ

مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا
أَذَى كَثِيرًا -

۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزُورَةُ بِنْتُ
الرُّبَيْعِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدٍ أَخْبَرَتْ أَنَّ

فُلَانٌ كُنِيَ تَوَّاعِي كَلِمَةً اِهْمُذْنِي بِهَا حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ -

بَاب ۳۳۹ قَوْلُهُ وَلَا يَحْسَبَنَّ

الَّذِينَ يَبْغُلُونَ بِمَا
أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ كِتَابُ
اس آیت میں سَيُطَوَّقُونَ طَوَّقْتَهُ بِطَوَّقٍ کی طرح ہے
یعنی وہ طوق پہنائے جائیں گے یہ

(از عبد اللہ بن منیر از ابو النضر از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن یزید
از الدش از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ (انصاب کی مقدار)
مال عنایت فرمائے اور وہ زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اس کا مال
ایک گنجے سانپ جس کی آنکھوں پر دو کالے نقطے ہوں گے کی شکل بن کر
اس شخص کے گلے کا طوق ہو جائے گا۔ اس کی دونوں باجھیں پر دو کچھڑے
(مجھ بھانپانا؟) میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں گے۔

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی - وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُلُونَ
بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ آخِرُ تَبَاک -

بَاب ۳۴۰ قَوْلُهُ وَلَتَسْمَعُنَّ

مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا
أَذَى كَثِيرًا كِتَابُ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عروۃ بن زبیر) حضرت اسماء
ابن زید رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے
پر سوار ہوئے جس پر فدک کی دہی ہوئی، چادر پٹی تھی اور اسماء بن زید

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى
 حِمَارٍ عَلَى قُطَيْفَةٍ قَدَرَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أَسَامَةَ
 ابْنُ زَيْدٍ وَرَأَى يَعْقُوبُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ
 الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى
 مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّلُولِ
 وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَادِ فِي
 الْمَجْلِسِ خَلَاظِمِينَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ
 الْأَوْثَانَ وَالْهُودَ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْهُ الْمَجْلِسُ
 حَاجَةُ الدَّائِيَةِ خَسِرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَاءٍ
 بِرَدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
 وَقَفَ فَأَنزَلَ قَدَاعَهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ
 الْقُرْآنَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بْنِ سَلُولٍ لَهَا
 الْمُرُوءَةُ لَآ أَحْسَنَ مِمَّا تَعْمَلُونَ إِنْ كَانَتْ حَقًّا
 فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا أَرْجِعْ إِلَى خَلِكَ
 فَسَنُجَاءُكَ فَإِقْضُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَغْشَيْنَاهُ
 فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَسَّ
 الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْهُودُ حَتَّى كَادُوا
 يَنْتَابُونَ وَدُونَ فَلَمَّ يَزَالُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ آپ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے
 گئے جو بنو حارث بن خزرج کے محلے میں تھے۔ یہ واقعہ جنگ بدر سے قبل کا
 ہے۔ رستے میں ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول
 (منافق) بیٹھا تھا۔ اس وقت تک ظاہر میں بھی عبداللہ بن ابی بن سلول
 مسلمان نہیں ہوا (بلکہ ظاہر اکافر تھا) اس مجلس میں ہر قسم کے لوگ
 تھے۔ کچھ مسلمان کچھ مشرک بت پرست کچھ یہودی کچھ مسلمان یہ
 اس مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب
 گدھے کے پاؤں کی گرد مجلس والوں پر پڑنے لگی (یعنی سواری مبارک
 قریب آگئی) تو عبداللہ بن ابی بن سلول نے چادر سے اپنی ناک ٹھاپ
 لی اور کہنے لگا ہم پر گرد مت اڑاؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا۔ اور
 ٹھہر گئے۔ پھر گدھے سے اترے۔ مجلس والوں کو دعوتِ اسلام دی
 قرآن شریف پڑھ کر سنایا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا
 جناب آپ کا کلام تو بہت عمدہ ہے، اگرچہ حق ہے لیکن ہمیں نہ
 سنائیے۔ اپنے ٹھکانے پر تشریف لے جائیے اور جو لوگ آپ کے
 پاس آئیں انہیں قصے سنائیے۔

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم، نہیں آپ ہماری ہر ایک مجلس میں تشریف لایا کیجئے۔ ہمیں
 یہ بہت پسند ہے۔ اس گفتگو پر مسلمان، مشرک اور یہودی لوگوں
 میں گالی گلوچ شروع ہو گئی۔ قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر
 بیٹھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھگڑا رفع دفع کرنے کی کوشش
 فرما رہے تھے آخر وہ خاموش ہو گئے۔ آپ گدھے پر سوار ہو کر چلے۔

۱۔ یہ عیادت مکرر ہے امام مسلم کی روایت میں تکرار نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۳ مردود و ذیل الطیف مزاج بنا رہے جبکہ کئی یہ گدھے نصیب ہوتی ہے۔ ۲۔ آزاد و دام کرنا گناہ آن
 آدم ہو طوطا نے چشم با شد دم بدم ۱۲ منہ ۱۳ حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس مجلس میں مسلمان کافر سب موجود ہوں اس کو سلام کرنا درست ہے لیکن سلام
 میں مسلمانوں کی نیت کرے بعضوں نے کہا ہوں کہیے السلام علی من اتبع الهدی ۱۲ منہ ۱۳ مردود کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت اور فصاحت کی باتیں
 ہر علم ہر کس گیب باقی اور دایہ تباہی کننا بہت پسند تھا جس سے جہاد کے ہر شاہد بمانا یا بدیدہ ہر جہاد۔ موی کو عطر سونگھا و تو اس کو بو لگتا ہے اس کو تو عطر چڑھنے کی بدبو
 چاہیے ۱۲ منہ ۱۳ اور ہم کو دین کی باتیں سننا پسند ہے ۱۲ منہ ۱۳

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأْبَتْهُ قَسَارَةٌ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ
ابْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالٍ كَذَا أَكْذَابًا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْضُ عَنِّي وَاصْفَحْ عَنِّي فَوَالَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ
الَّذِي نَزَّلَ عَلَيْكَ لَقَدْ أَصْطَلَمَ أَهْلُ هَذِهِ
الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يَتَوَجَّهُوا فَيَقْبِضُونَهُ بِالْعَمَاءِ
فَلَمَّا أَبَى اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ
شَرِيفَ بَيْتِكَ ذَلَّكَ فَفَعَلَ بِهِ مَا دَأْبَتْ قَعْفَا
عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْقُونَ
عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ
اللَّهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْإِذْيِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا إِذْ يُلْقُونَ الْأَلْيَةَ
وَقَالَ اللَّهُ وَذَكَرْتُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يُوَدُّونَكُمْ
مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ فَكَفَّارًا حَسَدًا آمِنُ عِنْدِ
أَنْفُسِهِمْ إِلَى آخِرِ الْأَيَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ
حَتَّى أَوْذَنَ اللَّهُ فِيهِمْ فَلَمَّا عَزَّارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ فَقَتَلَ اللَّهُ بِهِ صَنَادِيدَ
كُفَّارٍ وَكَرِئَتْ قَالَ ابْنُ أَبِي بَرْسَةَ سَلَوْتُ وَمَنْ

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا تم نے ابو حباب یعنی
عبداللہ بن ابی کی گفتگو نہیں سنی، اس نے مجھے ایسی ایسی (سخت) باتیں
کیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صاف فرمادیجئے
درگزر فرمائیے۔ اصل بات یہ ہے کہ قسم اس پروردگار کی جس نے آپ پر
قرآن نازل فرمایا۔ قرآن بے شک سچی کتاب ہے جو اللہ نے آپ پر نازل فرمائی
اس شہر کے لوگوں نے (آپ کے تشریف لانے سے قبل) یہ طے کیا تھا کہ عبد
اللہ بن ابی کو تاج سلطنت پہنا کر شاہی عمامہ اس کے سر پر لپیٹیں گے
(اسے بادشاہ مدینہ بنائیں گے) مگر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا اللہ کو
تو آپ کو اپنا سچا کلام عطا فرما کر سردار کائنات بنانا منظور ہوا، اس لئے
وہ (عبداللہ بن ابی) غفٹے اور حسد سے جل گیا۔ اس غفٹے اور حسد کی وجہ
سے اس نے ایسی (گستاخی کی) باتیں منہ سے نکالیں۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ سے یہ سن کر عبد اللہ
بن ابی کا قصور معاف کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام
(تا حکم جہاد) برابر شہر کوں اور اہل کتاب لوگوں کی سخت کلامی سے
درگزر اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کرتے رہتے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا
آیت میں اللہ نے حکم دیا۔ وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا إِذْ يُلْقُونَ الْأَلْيَةَ
اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا وَذَكَرْتُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يُوَدُّونَكُمْ
مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ فَكَفَّارًا حَسَدًا آمِنُ عِنْدِ أَنْفُسِهِمُ الْأَيَةُ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار کی ایذا رسانی پر وہی طریقہ اختیار
فرماتے جس کا اللہ جل شانہ نے حکم دیا تھا (یعنی صبر و شکر) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ
نے کفار کے متعلق جہاد کی اجازت دے دی۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد بدر کیا اور اس جہاد کی وجہ

سے اللہ تعالیٰ نے قریش کے بڑے بڑے کافر رئیسوں کو قتل کرایا تو اس وقت عبد اللہ بن ابی (دُر کر) اپنے مشرک اور بت پرست ساتھیوں

مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعَبْدٌ أَوْ تَارِكٌ هَذَا
أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فِيَا يَعْمَلُ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْلُمُوا

باب ۳۳۳ قَوْلِهِ لَا تَحْسَبَنَّ

الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا

۳۲۱۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ

ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْمُحَدَّثِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُتَأَفِّقِينَ عَلَى

عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

إِذَا أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى الْغَزْوِ وَتَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعِدِهِمْ

خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَدُوا

إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَخْبَرُوا أَنَّ يُحَمَّدَ وَإِبْنَاهُ

يَفْعَلُونَ فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ

۳۲۲۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَهُمْ

قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ

وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَائِبِهِ

أَذْهَبْ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَكُنْ

كَانَ كُلُّ أَمْرٍ قَرِيبًا أَوْ تَوَدَّ أَحَبَّ أَنْ

يُحَدِّثَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لَنَعْدَائِكَ

أَجْعُوزٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَ

لِهَذَا إِتِمَادًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کہنے لگا۔ اب تو اس دین میں داخل ہونے کا وقت آپہنچا (اس کا غلبہ
ہو گیا)، لہذا اسلام لاکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لو چنانچہ
وہ مسلمان ہو گئے۔

باب لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا

آتَوْا تَفْسِيرُ

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از زید بن اسلم از عطاء بن

یساں) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد

نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں چند منافقین ایسے تھے کہ آپ جہاد

کو جاتے تو وہ مدینے میں پیچھے رہ جاتے اور پیچھے رہ جانے پر خوش ہوتے

میر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے واپس آتے تو وہ طرح طرح

کے بہانے بناتے قسمیں کھاتے (ان دعوہ سے ہم نہ جاسکے)، ان کی بڑی

خواہش ہوتی تھی کہ مجاہدین کے ساتھ ان کی بھی تعریف کی جائے حالانکہ

جہاد میں وہ شامل نہ ہوتے تھے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی لَا تَحْسَبَنَّ

الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا وَإِبْنَاهُمْ

يَفْعَلُونَ آخر آیت تک۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از ابن ابی ملیک)

علقمہ بن وقاص کہتے ہیں کہ مروان نے اپنے دو باں (رافع) سے کہا کہ

اے رافع تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا ان سے دریافت کر

کہ اس آیت لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا کی رو سے

تو ہم سب عذاب کے مستحق ہیں کیونکہ ہر شخص ان نعمتوں پر جو اُسے

مہیا ہیں بہت خوش ہے اور چاہتا ہے کہ جو (اچھا) کام اس نے نہیں

کیا اس پر بھی اس کی تعریف ہو۔ (رافع نے ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے دریافت کیا، انہوں نے جواب دیا کہ اس آیت سے تم مسلمانوں

کو کیا تعلق؟ واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بول

باب ۳۲۲ - قَوْلِهِ رَبَّنَا

إِنَّاكَ مَنْ تَدْخُلُ لَنَّا فَقَدْ
أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

۴۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ

ابْنُ أَنَسٍ عَنْ هُرْمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبِ

مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالِئَةٌ قَالَ

فَأَضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ ابْنِ سَادَةَ وَأَضْطَجَعَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي

طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ

بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَسْتَمِ الثُّومَ

عَنْ وَجْهِهِ يَمِينِيهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ

الْخَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ الْاِثْنَيْنِ مُتَلَقِّةً

فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وَمُؤَدَّةً ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَصَنَعَتْ

مِثْلَ مَا صَنَعْتُ ثُمَّ ذَهَبَتْ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَّعَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى

رَأْسِي وَأَخَذَ أَوْفَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى يَنْتَلِهَا فَصَلَّى كَعَتَيْنِ

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ

باب ۳۲۳ - رَبَّنَا إِنَّا كُنَّا

فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ
أَنْصَارٍ كِي تَفْسِيرُ

(از علی بن عبد اللہ از معن بن عیسیٰ از مالک از حرمہ بن

سلیمان از کریم غلام ابن عباس) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں

میں ایک رات کو اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہما کے یہاں

رہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر ایک طرف عرضی حصے

میں لیٹ رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ دوسری

طرف طوی حصے میں آرام فرماتے رہے۔ آپ سو گئے جنب آدمی رات

ہوئی یا اس سے تھوڑی دیر پہلے یا بعد تو آپ بیدار ہوئے اور دونوں

ہاتھوں سے نیند کا خمار منہ سے پونچھنے لگے، پھر سورہ آل عمران کی آخری

دس آیات پڑھیں (ان میں موجودہ آیات شامل ہیں) اور ایک

پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی۔ اس میں سے (پانی

نے کر) ابھی طرح وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے

میں نے بھی اسی طرح (طہارت وضو وغیرہ) کیا جس طرح آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ اور آپ کے پہلو میں۔ آپ نے اپنا

دایاں ہاتھ منبیر سے سر پر رکھا اور دائیں ہاتھ سے میرا

کان (شفقت سے) ملنے لگے۔ پھر دو دو رکعتیں چھوڑ کر

پڑھیں (بارہ رکعتیں) آخر میں وتر ادا کئے اور لیٹ رہے۔

بعد ازاں مؤذن آیا (نماز کے لئے بلایا) چنانچہ آپ نے اٹھ کر

ہلکی بھلکی دو رکعتیں (سنت فجر) ادا کیں۔ پھر باہر تشریف

لے گئے اور نماز فجر پڑھائی۔

قَوَامًا قَوَامُكُمْ مِّنْ مَّعَانِيكُمْ
لَهُمْ سَبِيلًا يُعْنِي الرَّجُلُ لِلنَّسَاءِ
وَالْعَجْلُ لِلْكِبَرِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَثْنِي
وَكُلَاثَ يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَكُلَاثَ
وَأَرْبَعٌ وَلَا تَجَاوِزُ الْعَرَبُ رِيَاءً

غزوہ و تکبر کرے قَوَامٌ (قیام) کا معنی معاش و روزگار
گذراوقات کا ذریعہ کہ ہُنَّ سَبِيلًا میں سبیل سببیاں
مراد شادی شدہ عورت کو سنگسار کرنا، کنواری کو ڈسے مارنا
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سوا اوروں نے
اس آیت مَثْنِي وَكُلَاثَ وَرُبْعٍ کی تفسیر یوں کی

ہے۔ دُو، دُو، تین، تین، چار۔ عرب کے لوگ ارباع سے آگے نہیں بڑھے۔

باب ۲۳۵ وَلَا خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا

فِي الْيَتَامَى فَافْتَحُوا مَا طَافَ لَكُمْ مِنَ النَّسَاءِ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَفَتَكَهَا وَكَانَ لَهَا
عَدُوٌّ وَكَانَ يُمَسِّكُهَا عَلَيْهِ وَكَمْ يَكُنْ لَهَا
مِنْ نَفْسِهِ هَمٌّ فَكَرَزَتْ فِيهِ وَلَنْ خِفْتُمْ
أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَتْ
شَرِيكَةً فِي ذَلِكَ الْعَدُوِّ وَفِي مَالِهِ

باب وَلَا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى

فَاتَّخِذُوا مَا طَافَ لَكُمْ مِنَ النَّسَاءِ كِتَابًا

از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریر از ہشام بن
عروہ از الدیش حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک
شخص کسی یتیم لڑکی کی پرورش کرتا تھا۔ اس نے اس سے نکاح کر لیا۔
وہ لڑکی ایک کھجور کے درخت کی مالک تھی۔ اس درخت کے لالچ
میں آکر یہ شخص اس لڑکی کی پرورش کرتا تھا، اس سے زیادہ اس
شخص کو اس لڑکی سے کوئی الفت (محبت) نہیں تھی۔ اسی موقع
پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى
ہشام بن یوسف کہتے ہیں میرے خیال میں ابن جریر نے

یوں کہا کہ یہ لڑکی اس درخت اور دوسرے مال

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ
ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا
فِي الْيَتَامَى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُمِّیْ هَذِهِ الْيَتِيمَةُ

از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح بن
کیسان از ابن شہاب عروہ بن زبیر کہتے ہیں میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا
وَلَنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى تو انہوں نے کہا
میں نے بھانجے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے
ولی کی پرورش میں اور اس کی جائیداد کی حصہ دار ہے تو

لہ جس کو ابن حاتم نے باسانہ صحیح و صحیح کہا ۱۸ منہ ۱۷ منہ ابن جریر نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے وَلَا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى مَعَاذَ اللَّهِ الْيَتَامَى جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قَوَامًا وَرِثَةً

قیامہ ہے یعنی وہ دن کا ایک ہے ابن جریر نے ابن حاتم سے قول کیا ۱۸ منہ ۱۷ منہ ابن جریر نے اس کو یوں ہی پڑھا ہے وَلَا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى مَعَاذَ اللَّهِ الْيَتَامَى جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قَوَامًا وَرِثَةً

کہتے ہیں ملائکہ کے اس صریح پر اعتراض مل چکا ہے احادیث میں اس کی ایک حدیث ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت میں خِفْتُمْ سے مراد خوف ہے ۱۸ منہ ۱۷ منہ حافظ نے کہا

اس آیت میں خِفْتُمْ سے مراد خوف ہے ۱۸ منہ ۱۷ منہ حافظ نے کہا

تَكُونُ فِي مَحْجُورٍ لِّهَا نَشْرُكُهُ فِي مَالِهِ وَ
يُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ لَهَا أَنْ يَكُونَ وَجْهًا
بِغَيْرِ أَنْ يَقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا
يُعْطِيهَا غَيْرُكَ فَهُمْ أَعْنُ أَنْ يَكُنَّ كَحُوهُنَّ إِلَّا
أَنْ يَقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ
فِي الصَّدَاقِ فَأَمَرُوا أَنْ يُنْكَحُوا مَا طَابَ
لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ
عَائِشَةُ وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ قَالَتْ قَالَ اللَّهُ
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ
اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةِ أُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكَحُوا هُنَّ
رَغْبَةً أَحَدِكُمْ عَنْ بَيِّنَتِهِمْ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةً
الْمَنَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَهُمْ أَعْنُ أَنْ يَنْكَحُوا عَنْ
مَنْ تَرْغَبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي نَيْتَاهُمُ النِّسَاءَ
إِلَّا بِالنَّقْصِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ
قَلِيلَاتٍ الْمَنَالِ وَالْجَمَالِ -

(وراثت کی رو سے اس کا حصہ ہو) اور اس ولی کو اس کے مال و
جمال سے محبت ہو، اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن انصاف کے
ساتھ مہر (جتنا مہر اُسے دوسرے لوگ دیں) نہ دینا چاہے تو اللہ
تعالیٰ نے اس آیت میں لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ جب
تک اُن کا پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیں، نکاح کرنے سے منع
فرمایا اور انہیں یہ حکم دیا کہ تم دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند
آئیں نکاح کر لو (یتیم لڑکی کا نقصان نہ کرو)

عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں اس آیت
کے نزول کے بعد لوگوں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے
میں مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَتَسْتَفْتُونَكَ
فِي النِّسَاءِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس آیت کے دوسرے
حصے میں یہ جو فرمایا وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكَحُوا هُنَّ یعنی وہ یتیم لڑکیاں
جن کا مال اور جمال کم ہو اور تم ان کے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت
کرو، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم ان یتیم لڑکیوں جن کا مال اور
جمال کم ہے نکاح کرنا نہیں چاہتے تو مال اور جمال والی یتیم لڑکیوں

سے بھی جن سے تمہیں رغبت نکاح ہے نکاح مت کرو۔ الا یہ کہ انصاف کے ساتھ ان کا پورا مہر ادا کرو (تب نکاح کر
سکتے ہو)۔

بَابُ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَا كُلَّ بِالْمَعْرُوفِ
فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا
عَلَيْهِمْ الْآيَةُ كِتَابُ التَّحْقِيقِ -

بَدَأَ إِذَا كَامَعْنِي جَلْدِي جَلْدِي أَعْتَدْتُ مَا هُمْ لَمْ
تِيَارَكَرْ كَهَا - عِتَادٌ سَعَى نَكَاسٌ، أَسَى بِأَفْعَالٍ
مِنْ لَعْنَةٍ -

بَابُ قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ
فَقِيرًا فَلْيَا كُلَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا
دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا
عَلَيْهِمْ الْآيَةُ وَبَدَأَ إِذَا كَامَعْنِي جَلْدِي
أَعْتَدْتُ مَا هُمْ لَمْ تِيَارَكَرْ كَهَا - عِتَادٌ
سَعَى نَكَاسٌ، أَسَى بِأَفْعَالٍ
مِنْ لَعْنَةٍ -

٢٢٢٨- حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

ابْنُ مُسِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ عَسِيًّا
فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ
بِالْمَعْرُوفِ إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا
كَانَ فَقِيرًا إِنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ
عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ -

سَابِقٌ قَوْلُهُ وَإِذَا خَضَرَ

الْقِسْمَةُ أُولَٰئِكَ الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
وَالْمَسْكِينُ الْآيَةُ

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْجَعِيِّ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَحْضَرَ
الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمُسْكِينُ
قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَسْخُوحَةٍ تَابِعَهُ
سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ -

تَا ۳۳۳۸ قَوْلُهُ يُوصِيكُمْ

اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى قَالَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ

(اناسحاق از عبد اللہ بن نمیر از ہشام از والدش) حضرت عائشہ

اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آیت وَمَنْ كَانَ فَتْنًا فَلَيْسَ بَعِثَ عَفْوَ كَانَ فَقِيرًا غَلِيًّا كُلُّ بِالْمَعْرُوفِ یتیم کے مال کی بابت
 وئی ہے مقصد یہ ہے کہ یتیم کا متولی اگر نادار ہے تو
 کے مطابق اپنی محنت کے بدلے یتیم کے مال میں سے اعمال
 نا ہے۔

بَابُ وَإِذَا احْضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ ۖ وَكَفَىٰ لِي قَسِيمًا

(از احمد بن محمد از عبید الله الأشجعی از سفیان از شیبانی

۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت وَإِذَا قُسِمَتِ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ مَحْکَمٌ رَحْمَتٌ -

عکرمہ کے ساتھ اس حدیث کو سعید بن جبیر نے بھی ابن عباس
وغنما سے روایت ہے۔

بِإِذْنِ اللَّهِ فِي آدِلٍ مَّرْجٍ

سنی تفسیر

از ابراہیم بن موسیٰ از مشام از ابن جریج از ابن منکدر، حضرت

۱۱ اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق

یہی امت میں ایک ہی مفسر گزرا ہے جس نے اس آیت پر کہا تھا تو یہی وہ ہیں علامہ عبدالحق دہلویؒ
 چھپے اگر ہیں رتے گلوں تو میں اپنی سکوہاں کے لئے وصیت مزدکوں کا کیوں کر میں جانتا
 ہے کہ وہ مرتے وقت اپنے غیر مسلم لوہے ناں باپ کے لئے وصیت کر سکتے ہیں وراثت کی
 بات ملے گی۔ علامہ عیسیٰ علیہ السلامؑ جس نے فرماتے تھے، مغرب آت آپ اپنے اپنے موقع پر
 ہم ہوتی ہیں کہ ان کی جگہ دوسری کوئی آیت کام نہیں لے سکتی۔ یہ بات عقل کا بھی

ضیح ہے کہ آفریے ضرورت کو قرآن میں کوئی چیز نہیں ۱۲ عبدالمذراق

أَخْبَرَنِي ابْنُ مُتَّكِدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَيْتِ سَكِينَةَ مَا شِئْتُمْ فَوَحَدَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَا عَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَى قَافِقَتٍ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُولُوا وَآتُوا
نِصْفَ مَا تَرَكَ آزُورًا لَكُمْ.

٣٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ
وَقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ فَتَمَحُّهُمُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ
لِلذَكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْوَالِدَيْنِ
لِكُلِّ وَاحِدٍ مَنَّهُمَا السُّدُسُ وَالْثُلُثُ وَجَعَلَ
لِلْمَرْأَةِ الشُّمْنَ وَالرُّبْعَ وَالزَّوْجَ الشُّطْرَ
وَالرُّبْعَ-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُولُوا لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ سَبِّحُوا لِلَّهِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۖ وَكُنُوا لِلَّهِ غَافِقِينَ ۖ يُخَوِّفُ لِمُنْذَرٍ ۚ

۳۲۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ

رضی اللہ عنہ دونوں پیدل بنی سلمہ کے محلہ میں عیادت کے لئے
تشریف لائے۔ آپؐ نے دیکھا کہ میں بالکل بیہوش ہوں تو
پانی منگوایا اس سے وضو کیا سچر وضو کا مستعمل پانی مجھ پر
چھڑکا۔ مجھے ہوش آگیا۔

میں نے پوچھا یا رسول اللہ اپنے مال کو میں کس طرح تقسیم کروں؟ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ **يُؤْتِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ أَخْرَجَكُمْ**

باب وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ
أَزْوَاجُكُمْ كِ تَفْسِيرِ

(از محمد بن یوسف از ورقاء از ابن ابی نعیم از عطاء کا بن
 عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ) (ابتدائے اسلام میں) میت
 کا سارا مال اولاد کو ملتا تھا اور ماں باپ کو وہ ملتا جو مرنے والا
 ان کے لئے وصیت کر جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا وہ
 منسوخ کر دیا۔ اور مرد کو عورت کا دو گنا حصہ دلایا۔ نیز ماں اور
 باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ اور تہائی حصہ۔
 بیوی کو آٹھواں یا چوتھا حصہ اور حنا وند کو آدھا
 یا چوتھا حصہ۔

باب لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرْثُوا النِّسَاءَ كَرَاهًا
الآیہ کی تفسیر

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ صلا
تَعَصُّوْهُنَّ کا معنی ان پر جبر و سختی نہ کرو۔ مَحْبُوْبًا گناہ۔
تَتَوَلَّوْا کا معنی چھک جاؤ۔ بَخْلَةً کا معنی مہر ہے۔

(از محمد بن مقاتل از اسباط بن محمد از شیبانی از عکرمه ابن

۱۷۷۷ء میں آپ نے اپنے اعضاء، شریف، دھوئے تھے ۱۲ منہ ۱۷۷۸ء میں جنہ کے کی روایت میں آیا ہے چلیکے بنو نے کہا ہے کہ یہ ابن جریر کی غلطی ہے اور شہیک بیہ سوادۃ
نساء کی اخیر آیت کست فتونک قالہ یغیو کفر فی الحکالہ حضرت جابرؓ سے باہیں اتری ۱۲ منہ ۱۷۷۹ء میں سوطی اور ابی بن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷۸۰ء میں یسویوں
تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول میں روایا تکثیر ابن ابی حاتم نے روایت فرمادی اور اہل تفسیر کو ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَّائِيُّ
وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَجِلْ لَكُمْ أَنْ
تَرْتَوُوا النِّسَاءَ كَرِهًا وَلَا تَعْصُلُوهُنَّ لِنَظَرٍ
يَبْغِضَ مَا اتَّيَمُّوهُنَّ لِنَظَرٍ هَبُوا
بَعْضُ مَا اتَّيَمُّوهُنَّ قَالَ كَانُوا إِذَا آمَنَتِ
الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَا قَوْلًا أَحَقُّ بِأَمْرِهِ إِنْ
شَاءَ بَعْضُهُمْ تَرْتَوُجَهَا وَإِنْ شَاءَ أُزْجُوها
وَإِنْ شَاءَ مَوْلَاهُ يُزْجُوها فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا
مِنْ أَهْلِهَا فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ

باب ۳۳۳ قَوْلُهُ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا
مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
الْآيَةَ مَوَالِيَ أَوْلِيَاءَ وَرَحْمَةً عَاقَلْتُ
هُوَ مَوْلَى الْيَتِيمِ وَهُوَ الْخَلِيفُ الْمَوْلَى
أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعَمُ
الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمَلَائِكَةُ
وَالْمَوْلَى مَوْلَى فِي الدِّينِ

۳۳۴ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَيُّبَا أَسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (شیبانی کہتے ہیں اس روایت
کو ابو الحسن (عطا) سوئی نے بھی نقل کیا۔ غالباً انہوں نے بھی
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا يَجِلْ لَكُمْ أَنْ تَرْتَوُوا النِّسَاءَ كَرِهًا وَلَا تَعْصُلُوهُنَّ لِنَظَرٍ
يَبْغِضَ مَا اتَّيَمُّوهُنَّ اس وقت نازل ہوئی جب عرب لوگوں
کا یہ طریقہ تھا کہ ان میں سے کوئی مرچاتا تو اس کی بیوہ پر میت کے
وارثوں کا اختیار رہتا۔ خواہ خود اس سے نکاح کر لیتے خواہ اور
کسی سے نکاح کر دیتے، خواہ اسے بونہی معلقہ رکھتے۔ عرض خاوند
کے وارثوں کا اس پر زور چلتا تھا عورت کے وارثوں کا کچھ زور نہ
چلتا۔ پھر یہ آیت اتری (عورتوں کو اختیار ملا، وہ آزاد ہوئیں۔

باب ۳۳۳ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ
الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ کی تفسیر
مکرم کہتے ہیں مَوَالِی سے مراد اس کے ولی وارث
افراد عَاقَلْتُ آیتاً لکھ کر سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں
قسم کھا کر اپنا وارث بناتے تھے یعنی حلیف۔ مَوَالِی کے بہت
معانی ہیں بچا کا بیٹا، غلام یا باندی کا آقا جو بطور احسان
اُسے آزاد کر دے، وہ غلام جو آزاد کیا جائے، مالک کی بی بی

(از صلت بن محمد از ابو اسامہ از ادريس از طلحة بن مقرر از
سعید بن جبر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وَلِكُلِّ جَعَلْنَا

لہ ماہ نے کہا مطلب یہ ہے کہ شیبانی نے اس حدیث کو دو طریقوں سے روایت کیا ایک عکرمہ کے طریق سے جو یقیناً متصل ہے دوسرے سوئی کے طریق سے جس کے بعد
ہوئے ہیں شک ہے ۱۲ منہ کے کسی سے نکاح نہ ہوتا بیوی میں عمر زور ۱۲ منہ کے اب کہاں ہیں وہ پادری کوئی جو اسلام پر طعن مارتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو لٹری بنا دیا
اسلام کی برکت سے تو عورتیں آدی جو ہیں ورنہ عرب کے لوگوں نے تو گائے بیل کی طرح ان کو مال اسباب سمجھ لیا تھا عورت کو ترک نہ ملتا اسلام نے ترک دلایا عورت کو پیش پایے
پے غنیمت طلاق دے جاتے گذر نے نہ پائی کہ ایک اور طلاق دے دیتے اس کی جان غضب میں رہتی اسلام نے عین طلاقی کی حد باندھ دی خاوند کے مرنے کے بعد عورت اسے
وارثوں کے ہاتھ میں کھنٹی کی طرح رہتی اسلام نے عورت کو پورا اختیار دیا جس سے چاہے نکاح خانی پر بھلے ۱۲ منہ کے حافظ نے کہا یہ معصوم فتنی ہیں نہ معصوم
راشد اس کو عبد الزناقی ادرا سہامیل قاضی نے احکام میں وصل کیا ۱۲ منہ کے ان معنوں کے سوا موالی کے اور بھی کئی معنی ہیں دوست
محبت، ہمسایہ، مددگار، داماد اور تابع وغیرہ ۱۲ منہ

مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَّ قَالَ وَرَحْمَةُ وَالَّذِي عَاقَدْتُ
أَيْسَابَكُمْ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ
يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ
إِلَّا خَوَاتِمَ الْأَخْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَّ مُبْتَغَى
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدْتُ أَيْسَابَكُمْ مِنَ النَّصَرِ
وَالزَّفَادَةِ وَالصَّبْحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ
وَبُوصِي لَهُ سَمِعَ أَبُو اسْمَاصَةَ رَأْسُ رِيسٍ وَ
سَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ -

بَاب ۳۳۲ قَوْلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا

يُظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِي زِيَادَةً ذَرَّةٍ

۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ صَيْسَةَ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحَدْرِيِّ أَنَّ أَنَسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
هَلْ نَصَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ بِالْظَهْرِ
مَوْعِدٍ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا أَلَا قَالَ وَهَلْ
نُصَارُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ رَضَوُ
لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا أَلَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَصَارُونَ فِي رُؤْيَا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

مَوَالِي۔ ہم نے ہر ایک شخص کے مولیٰ یعنی وارث متعین کر دئے ہیں۔
الَّذِينَ عَاقَدْتُ أَيْسَابَكُمْ تفسیر یہ ہے کہ (ابتداء کے اسلام میں) جب مہاجرین
مدینے میں آئے تھے تو مہاجر (اپنے بھائی) انصاری کا وارث ہوتا
اس انصاری کے رشتے داروں کو ترکہ ملتا، اس لیے کہ آنحضرتؐ نے
انصار و مہاجرین میں مواخات (بھائی چارہ) قائم کر دیا تھا، جب یہ کیت
اتری وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَّ تواب ایسے بھائیوں کو ترکہ ملنا موقوف ہو گیا۔
وَالَّذِينَ عَاقَدْتُ أَيْسَابَكُمْ یعنی قسم کھا کر جن سے دوستی، مدد و خیر خواہی
کا عہد کیا جائے ان کے لیے ترکہ تو نہ رہا مگر وصیت کا حکم رہ گیا۔
اس اسناد میں ابواسامہ نے ادریس سے اور ادریس نے
طلحہ بن مصرف سے سنا ہے۔

بَاب ۳۳۳ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

مِثْقَال سے مراد وزن ہے۔

(از محمد بن عبدالغفری ز ابو عمر حفص بن میسرہ از زید بن اسلم از
عطاء بن یسار) ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانے
میں چند لوگوں نے آپؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت
کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں دیکھیں گے
گے، دوپہر کے وقت جب ابرو وغیرہ کچھ نہ ہو صاف روشنی ہو کیا
سورج نظر آنے میں کچھ کشاکش ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپؐ
نے فرمایا چودھویں رات کو جب ابرو وغیرہ کچھ نہ ہو صاف روشنی ہو
چاند دیکھنے میں تمہیں کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپؐ
نے فرمایا بس اسی طرح تمہیں قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھنے
میں کوئی تکلیف نہ ہوگی جیسے سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں ہوتی
(آپؐ نے مزید فرمایا) قیامت کے دن ایک منادی سدا سے

لے اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا تھا ۱۲۷ھ یعنی اگر میت اپنے ایسے بھائی کو مرتے وقت کچھ دلا جائے
تو اس کی وصیت نافذ کریں گے ۱۲۷ھ میں اس سند میں من من ہے مگر طبری کی روایت میں ابواسامہ نے یوں کہا ہے ہم سے ادریس بن یزید نے بیان کیا اور
ابو بخاری نے نقل کیا میں ادریس سے یوں نقل کیا ہم سے طلحہ نے بیان کیا تو دونوں کا اسم صحیح ثابت ہو گیا ۱۲۷ھ یعنی جسے کہ بزرگوار اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا ۱۲۷ھ

يَوْمَ الْعِمَّةِ اَلَا كَمَا تَضَارُّونَ فِي رُدِّيَةِ اَحَدِهِمَا
اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَذَنْ مُؤَدِّنٌ يَنْتَبِعُ كُلُّ اُمَّةٍ
مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى مِنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ
مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقُطُونَ فِي
النَّارِ حَتَّى اِذَا الْمَرْبِيقُ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ
بِرَّ اَوْ فَاجِرٍ وَاغْتَرَا اَهْلُ الْكِتَابِ فَدُعِيَ
الْيَهُودُ فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا
كُنَّا نَعْبُدُ عَزْرَ بْنَ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُمْ كَذِبْتُمْ
مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَ اتَّبَعُونَ
فَقَالُوا عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارَا الْاَكْبَرُونَ
فَيُخْشَرُونَ اِلَى النَّارِ كَمَا كَانَتْ سَرَابٌ يَحْطُمُ
بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقُطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ
تُدْعَى النَّصَارَى فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ
تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ
فَيَقَالُ لَهُمْ كَذِبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ
وَلَا وَلَدٍ فَيَقَالُ لَهُمْ مَاذَ اتَّبَعُونَ فَكَذَلِكَ
مِثْلُ الْاَوَّلِ حَتَّى اِذَا الْمَرْبِيقُ اِلَّا مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ اَتَاهُمُ رُدُّ الْعَالَمِينَ
فِي اَذْنِ صُورَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ رَاَوْهُ فِيهَا فَيَقَالُ
مَاذَ اتَّبَعْتُمْ رَدُّ كُلِّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ
تَعْبُدُ قَالُوا اَفَا رَدُّنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَيَّا اَفْهَرُ
مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نَصَاجِبْهُمْ وَكُنْ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا

گا اے لوگو تم میں جو آدمی ہے پوجتا تھا اسی کے ساتھ جلا جئے، چنانچہ
ماسوا اللہ تعالیٰ کی پرستش کرنے والا کوئی باقی نہ رہے گا اور تمام جھوٹے
پوجاری اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ دوزخ میں گر جائیں گے
اور صرف خداوند عالم کے ماننے والے باقی رہ جائیں گے ان میں اچھے
بُرائے سب ہی ہوں گے۔ پھر کچھ باقی ماندہ یہودی بلائے جائیں گے
ان سے کہا جائے گا تم اللہ کے سوا اور کسی کو پوجتے تھے؟ وہ کہیں
گے ہاں! ہم عزیز بنیمیر کو بھی پوجتے تھے وہ اللہ کے بیٹے تھے تب ان
سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو اللہ کی نہ بیوی ہے اور نہ ہی اس کی
اولاد، بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے پروردگار ہم پیارے
میں ہمیں پانی پلا انہیں ردور سے چمکتی ہوئی ریت دکھائی جائے گی
(وہ پانی معلوم ہوگی) ان سے کہا جائے گا وہاں جاؤ، درحقیقت وہ
دوزخ ہوگی کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تباہ کر رہا ہوگا۔
وہ اسی میں جا کر گر پڑیں گے۔

اب اس میدان میں) وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص
خدا کی عبادت کرتے تھے، ان میں (عملی حیثیت سے) اچھے بُرائے
سب طرح کے لوگ ہوں گے (مگر تب تو حید والے) اس وقت
پروردگار اپنی ایک پہلی شکل سے ملتی جلتی شکل میں جلوہ گر ہوگا، اور ان
لوگوں سے کہا جائے گا تم کس کی انتظار میں کھڑے ہو؟ ہر امت اپنے
معبود کے ساتھ ہے وہ کہیں گے ہمیں دنیا میں جب ان گمراہ لوگوں
کی ضرورت تھی اس وقت تو ہم ان سے جدا رہے ان کا ساتھ نہیں یا
ہم تو اپنے حقیقی پروردگار کے منتظر ہیں جس کی دنیا میں ہم عبادت
کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کہیں گے میں تمہارا خدا ہوں لیکن

لے لیکن آگ کی تیزی اور لپٹ ایسی ہوگی کہ اپنے کو آپ کھا رہی ہوگی ایک خدا اٹھے تو دوسرا اس کو توڑ دے گا جیسے سمندر کی موجیں اٹھتی ہیں
ایک موج دوسری موج کو کھل دیتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ خود پروردگار فرمائے گا ۱۲ منہ ۱۵ تم بھی اپنے معبود کے ساتھ جاتے کیوں نہیں ۱۵ منہ
۱۵ اب ہم ان کے ساتھ جلا کیوں جانے لگے ۱۵ منہ

الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُولُ اَنَارَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا
نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَّرْتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا -

باب ۳۳۳۳ قَوْلُهُ فَكَيْفَ اِذَا
جِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا
الْمُخْتَالُ وَالْمُخْتَالُ وَاحِدٌ طَيْسٌ
لُسُوِيَهَا حَتَّى تَعُوذَ كَمَا قَفَا اَيْهُمْ
طَمَسَ الْكِتَابَ نَحَاهُ سَعِيدًا
وَقُودًا -

یعنی لکھا ہوا مٹا دیا اور سیر کے معنی ایندھن۔

۳۳۳۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُكَيْنَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ
الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِلنَّبِيِّ
اَفَرَأَى عَلَيَّ كُتُبًا اَفَرَأَى عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ
قَالَ قَاتِي اَحَبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ
عَلَيْهِ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا
جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى
هَؤُلَاءِ شَهِيدًا اَقَالَ اَمْسِكَ فَاذْ اَعْيَنَاهُ تَدْرِكُنْ
شَهِيدًا - تَوَاقُّتُ لَمْ يَفْرَأْ اَبَسَ كَرَأَتْ كِي اَنُكْهَوْنَ سَعَى اَنُكْهَوْنَ رَوَا اَنُكْهَوْنَ تَقَرُّ

باب ۳۳۳۶ قَوْلُهُ وَاِنْ كُنْتُمْ
مَرَضَى اَوْ عَلَى سَفَرٍ اَوْ حَيَّاءُ اَحَدٌ
مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ صَعِيدًا اَوْ جَا

(مؤعد) دو یا تین بار یوں کہیں گے ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک
نہیں بناتے۔

باب فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ
اُمَّةٍ شَهِيدًا وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ
شَهِيدًا اَلْی تَفْسِرُ

مُخْتَالٌ اَوْ رَحْتَالٌ کا ایک معنی ہے اپنی ضرورت
اور تکبر (اترا لے والا) طَیْسٌ وَجْہُهَا کا معنی انہیں
ملیا میٹ کر دیں گے، یہ طَمَسَ اَلْكِتَابَ سے نکلا ہے۔

^{۱۱} (از صدقہ انجیلی از سفیان از سلیمان از ابراہیم از عبیدہ از عبد اللہ
ابن مسعود)

یہی کہتے ہیں اس حدیث کا ایک حصہ اعمش نے عمرو بن مَرَّة
سے ہی روایت کیا ہے (عبد اللہ بن مسعود رضی) کہتے ہیں (مجھ سے
آنحضرت نے فرمایا کچھ قرآن سناؤ! میں نے کہا آقا! میں آپ کو
کیا سناؤں! آپ پر تو خود قرآن اُترا ہے، آپ نے فرمایا ہاں!
مجھے دوسرے کی زبان سے قرآن سن کر اچھا معلوم ہوتا ہے۔ تو
میں نے سورہ لہار کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پہنچا
فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ
شَهِيدًا - تو آپ نے فرمایا بس کر، آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں رواں تھے۔

باب وَاِنْ كُنْتُمْ مَرَضَى اَوْ عَلَى سَفَرٍ
اَوْ حَيَّاءُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ اَلْی تَفْسِرُ
صَعِيدٌ رَمَسٌ زَبِیْنٌ کو کہتے ہیں۔

۱۔ اہل اسلام کی روایت میں یوں ہے مسلمان پہلے اپنے پروردگار کو نہیجا نہیں گئے کہونکہ وہ دوسری صورت میں جلوہ گر ہوگا اور جب وہ فرمایا میں تمہارا
پروردگار ہوں تو مسلمان کہیں گے ہم کچھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں پھر پروردگار اپنی پہلی صورت میں ظاہر ہوگا جس صورت میں مسلمان اس کو دیکھ چکے
ہوں گے اس وقت سب مسلمان سجدے میں گر پڑیں گے اور کہیں گے تو بیشک ہمارا پروردگار ہے سمان اللہ یہ وقت بھی کیا خوش کا وقت ہوگا جب بندہ اپنے حقیقی مالک کی پناہ
منگے اس کے ساتھ ہو لیا اٹھے انہوں نے ابراہیم رضی سے فرمایا ۱۳ منہ سٹہ آگے سامنے میں کیا ہونے کوں گا ۱۴ منہ سٹہ آگے پاس دہرے رو دیئے کرامت نے جو جو کیا ہے اس پر

یعنی لکھا ہوا مٹا دیا اور سیر کے معنی ایندھن۔
۱۱ (از صدقہ انجیلی از سفیان از سلیمان از ابراہیم از عبیدہ از عبد اللہ ابن مسعود)
یہی کہتے ہیں اس حدیث کا ایک حصہ اعمش نے عمرو بن مَرَّة سے ہی روایت کیا ہے (عبد اللہ بن مسعود رضی) کہتے ہیں (مجھ سے آنحضرت نے فرمایا کچھ قرآن سناؤ! میں نے کہا آقا! میں آپ کو کیا سناؤں! آپ پر تو خود قرآن اُترا ہے، آپ نے فرمایا ہاں! مجھے دوسرے کی زبان سے قرآن سن کر اچھا معلوم ہوتا ہے۔ تو میں نے سورہ لہار کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پہنچا فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا - تو آپ نے فرمایا بس کر، آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں رواں تھے۔

باب ۳۳۸ قَوْلُهُ فَلَا وَرَبِّكَ

لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكِمُوا فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

۳۳۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيحَةٍ مِّنَ الْخُزْءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى الْجَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَكُونُ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَجْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرِجَّعَ إِلَى الْحُدُرِ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَخْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ أَشَارَ عَلَيْهَا بِأَمْرِ لَهَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا أَحْبَبَ هَذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا تَرَلَّتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكِمُوا فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

باب ۳۳۹ قَوْلُهُ فَأُولَئِكَ مَعَ

الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

۳۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

باب ۳۳۸ قَوْلُهُ فَلَا وَرَبِّكَ

لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكِمُوا فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

(از علی بن عبد اللہ از محمد بن جعفر از عمر از زہری) عروہ کہتے ہیں زہریر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری (ثابت بن قیس) میں خمرہ کی ایک نالی پر جھگڑا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) یہ حکم دیا۔ زہریرؓ تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسائے کے لئے پانی کو چھوڑ دے! انصاری نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیوں نہیں آخر زہریرؓ آپ کی بھوپھی کے بیٹے ہیں آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا۔ (آپؐ نے دوسرا) حکم دیا۔ (جو قاعدے کے مطابق تھا) زہریرؓ اپنے درختوں کو پانی پلا اور پانی کو روک رکھ منہ ہیر تک بھر لے پھر پانی اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دے یہ

آپ کو غصہ دلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسرا) حکم دے کر) زہریرؓ کو ان کا پورا حق دلادیا۔ پہلے جو حکم آپؐ نے دیا تھا اس میں دونوں کی رعایت تھی (انصاری کا زیادہ فائدہ تھا) زہریرؓ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ آیتیں فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكِمُوا فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ اسی مقدمے میں نازل ہوئی ہیں

باب ۳۳۹ قَوْلُهُ فَأُولَئِكَ مَعَ

الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

(از محمد بن عبد اللہ بن حوشب از ابراہیم بن سعد از والدش) عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

عہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہریرؓ سے کہا جب انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ حکم کی تدوین کی ۱۲ ہجری میں آیت میں اللہ پاک ہی ذات مقدس کی قسم کہ ان لوگوں کا ایمان بھی پورا ہونے والا نہیں جب تک اپنے آپ کے حکموں میں خمرہ کو حاکم نہ بنائیں پھر یہ فیصلہ کون کرے خوشی تسلیم نہ کریں۔ ۱۵ یہ آیت اس وقت اُتری جب انکھض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا یا رسول اللہ مجھ کو آپ سے جو نعمت ہے گو میں دہوں تو چھوٹ نہیں پڑے گا جب آپ کی صحت آن کرے گا ہوں تو تسلی ہوتی ہے اب مجھ کو یہ فکر ہے کہ آخرت میں آپ تو غلطے دے دیں یہ تو میں نے خدا سے کہاں کہاں آپ کا جمال مبارک دیکھ دیکھ سکوں گا۔ ایک عداوت میں ہوں ہے مجھ کو یہ فکر ہے کہ بہشت میں بھی جاؤں گا تو آپ کو کیسے پاؤں گا۔ (اگر آپ کا جمال نہ دیکھوں تو بہشت میں بھی چین نہیں آئے گا) ایک بزرگ فرماتے ہیں انکھض کے ساتھ نہ کرے جو سکتا ہے مطلب یہ ہے اگر وہ سب کا بیاد رہو گا تو گویا سب کے ساتھ ہے۔

أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُرُّهُ إِلَّا خَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شُكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ بِيَحْتَةٍ شَدِيدَةٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالْمُتَّقِينَ قَالَتْ أَقَّةٌ خَيْرٌ -

باب ۳۳۳ قَوْلُهُ وَمَا لَكُمْ لَا

تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلُهَا -

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ - ۳۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ عَدَا اللَّهِ وَرَسُولِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَوْرَتْ ضَاكَةً تَلَوُا أَلَسْنَكُمْ بِاللَّهِ هَادٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُرَاعِمُ لَهَا جَوْرًا عَمْتُ هَاجَرَتْ قَوْحِي مَوْقُوتًا مَوْقُوتًا وَقَتَهُ عَلَيْهِمْ -

نے کہا اُمّرا غم کا معنی ہجرت کا مقام۔ عرب لوگ کہتے ہیں را غمہ قو حی یعنی میں نے اپنی قوم والوں کو چھوڑ دیا۔ مَوْقُوتًا کا معنی وقت معین، ایک ایک وقت پر۔

علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو پیغمبر بیمار ہو جاتا ہے (اسے وصال سے پہلے) اختیار ملتا ہے چاہے دنیا میں مزید رہے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے۔

مرض وصال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شدید ٹھسکا لگا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی اختیار ملا (اور آپ نے سفر آخرت اختیار فرمایا)

باب ۳۳۳ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلُهَا كِتَابُ التَّحْقِيقِ

راز عبد اللہ بن محمد از سفیان از عبید اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ اس آیت میں مُسْتَضْعَفِينَ (کمزور و ناتوان) لوگوں کا ذکر ہے تو میں اور میری ماں ایسے ہی لوگوں میں تھے یہ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ابی ملیکہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ اور کہا میں اور میری ماں دونوں ان لوگوں میں تھے جنہیں اللہ نے معذور رکھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے حَوْرَتْ صُدُورُهُمْ کا معنی اُن کے دل تنگ ہیں یہ تَلَوُا أَلَسْنَكُمْ بِاللَّهِ ہیر کر گواہی دو یہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سوا دوسرے شخص (ابو عبیدہ) نے کہا اُمّرا غم کا معنی ہجرت کا مقام۔ عرب لوگ کہتے ہیں را غمہ قو حی یعنی میں نے اپنی قوم والوں کو چھوڑ دیا۔ مَوْقُوتًا کا معنی وقت معین، ایک ایک وقت پر۔

۱۔ ان کی والدہ کا نام ابیہ بنت عاصم تھا جو ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں یہ دونوں دل سے ملوان ہو گئے تھے مگر مکہ میں کافروں کے ہاتھوں سے ہونے لگی ہجرت نہیں کر سکتے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ کافروں کی سختی ان کو اپنے ساتھ لے آئے تھے۔ اس کو ابن ابی حاتم نے دسن کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو طبری نے سن لیا ہے ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْمُ بْنُ سَعْدٍ
التَّائِيِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرُودَانَ الْحَكَمِيَّ فِي الْمَسْجِدِ
فَأَقْبَلَتْ حَتَّى جَلَسَتْ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَتْ أَنَّ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُلْقِيهَا عَلَى يَدَيْهِ
رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَوْ اسْتَضِيْعَ الْجَاهِلُ كَجَاهِلِيَّةٍ
وَكَانَ أَغْنَىٰ فَإِنَّزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفَجَدَّ عَلَىٰ فُجَيْنٍ فَقُلْتُ عَلَىٰ حَتَّى خَفْتُ
أَنْ تَرَوْنَ خَدِيَّ ثُمَّ سَرَىٰ عَنْهُ فَإِنَّزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ
۴۲۴۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَةُ لَا يَسْتَوِي التَّائِيِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَعَارَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ الْكَلْبِيِّ
فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَاهُ ضَرَاتِهِ فَإِنَّزَلَ
اللَّهُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ

۴۲۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَهْمِ بْنِ
عَنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَةُ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا أَفْلَاكَ فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاهُ
وَاللُّوْمُ أَوِ الْكَتِفُ فَقَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ وَخَلَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ

کو جو مدینے کا حاکم تھا مسجد میں بیٹھا دیکھا، میں اس کے پہلو میں جا بیٹھا
وہ کہنے لگے ہم سے زید بن ثابت نے بیان کیا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ آیت یوں لکھوائی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (عبداللہ ابن مکتوم آپ
کے پاس آپنچے، آپ یہی آیت لکھوا رہے تھے وہ آنکھوں سے معذور
تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مجھے جہاد کی طاقت ہوتی (ناہینا
نہ ہوتا) تو ضرور جہاد کرتا، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر وحی نازل کی، آپ کی ران میری ران پر تھی وحی آنے سے آپ کی
ران اتنی بھاری ہو گئی کہ میں ڈر کہیں میری ران (وزن سے) ٹوٹ نہ جائے
پھر یہ حالت موقوف ہوئی، اللہ نے یہ لفظ نازل کیا تھا غَيْرُ أُولِي
الْقُصْرِ - (معذور لوگ مستثنیٰ ہیں)

(از حفص بن عمر از شعبہ از ابوالاسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
جب یہ آیت نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا انہوں نے یہ آیت لکھی پھر
عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے، اس نے یہ شکوہ کیا میں ناہینا ہوں (جہاد
نہیں کر سکتا) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ نازل کیا غَيْرُ أُولِي الْقُصْرِ
(معذور لوگ مستثنیٰ ہیں)

(از محمد بن یوسف از اسیریل از ابوالاسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کو
بلاؤ وہ دوات تختی یا شانے کی ہڈی جس پر لکھتے تھے، لیے ہوئے آئے
آپ نے فرمایا لکھو لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ اس وقت ابن مکتوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے
بیٹھ گئے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آنکھوں سے معذور

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ضَرِيرٌ فَتَزَلُّكَ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ
وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۳۲۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو رَهِيمٍ بَيْنَ مُوسَى قَالَ
أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ
وَقَالَ حَدَّثَنِي رَاسِحٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
الْكَرِيمِ أَنَّ مَقْسِمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ
الْحَارِثُونَ إِلَى بَدْرٍ -

۳۲۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو رَهِيمٍ بَيْنَ مُوسَى قَالَ
أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ
وَقَالَ حَدَّثَنِي رَاسِحٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
الْكَرِيمِ أَنَّ مَقْسِمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ
الْحَارِثُونَ إِلَى بَدْرٍ -

۳۲۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو رَهِيمٍ بَيْنَ مُوسَى قَالَ
أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ
وَقَالَ حَدَّثَنِي رَاسِحٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
الْكَرِيمِ أَنَّ مَقْسِمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ
الْحَارِثُونَ إِلَى بَدْرٍ -

ہوں اور کیا مجھے بھی مجاہدوں کا درجہ نہ ملے گا) اس وقت یہ آیت یوں
نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ
وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

(از ابو ہریرہ بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج)

ردوسی سند - از اسحاق از عبد الرزاق از ابن جریج از عبد الکرم
از مقسم غلام عبد اللہ بن حارث) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ کا مطلب یہ ہے کہ جنگ بدر میں شامل ہونے والوں
کے برابر شامل نہ ہونے والے نہیں (بلکہ مجاہدین کی شان قاعدین
سے بہت زیادہ ہے)

باب - الَّذِينَ تَوَدَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي
أَنْفُسِهِمْ قَالَوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالَوا كُنَّا مُسْتَضْعِفِينَ
فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَاسِعَةً
فَتُهَاجِرُوا فِيهَا الْأَيُّهَا الْكَيْ تَنْسِيرُ

(از عبد اللہ بن یزید مصری از حیوہ وغیرہ) محمد بن عبد الرحمن ابو
الاسود کہتے ہیں مدینے والوں کو ایک فوج نکالنے کا حکم دیا گیا اس فوج
میں میرا نام لکھا گیا، پھر میں عکرمہ سے ملا جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام
تھے اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے مجھے بڑی سختی سے منع
کیا پھر کہنے لگے مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

لہ وغیرہ سے مراد ابن ابیہ ہے وہ ضعیف ہے اس کی روایت لبرانی نے معجم میں نکالی ۱۲ منہ ۳ یعنی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یہ فوج
اہل شام سے لڑنے کے لیے نکالی گئی تھی ۱۲ منہ ۳ کہ میں فوج میں شریک ہو گیا ہوں ۱۲ منہ ۳ کہ اس فوج میں مت شریک ہوئے
۳ سبھان اللہ اللہ تعالیٰ کے یہ کیسے پیارے بندے تھے میں کی باتوں کا جواب دہی الہی سے نازل ہوتا، قیامت تک تمام معذبت لوگ عبد اللہ
ابن کثوم کے من فرسے رسول اللہ ﷺ کے مرہون مت رہیں گے کہ ان کے اس فقرے کے جواب میں غز اول العز نازل ہوا۔ عبد الرزاق -

سے پہلے یوں دعا کی۔ یا اللہ عیاش بن ابی ریمہ کو کفار کے نیچے سے بچا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے یا اللہ ولید بن ولید کو نجات دے یا اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب خوب سزا دے اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد کا سا سخت اور طولانی قحط ڈال دے۔

باب وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرُوضًا أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَاحَكُمْ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

(از محمد بن مقاتل ابو الحسن از حجاج بن جریج از یعلیٰ از سعید ابن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آیت اِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرُوضًا مَرُوضٌ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی وہ زخمی تھے۔

باب كَيْتَفْتَحُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَوْلَ اللَّهِ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ وَمَا يُنْتَلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمَّى النِّسَاءِ

(از عبید بن سمیع از ابو اسامہ از ہشام بن عروہ از انس رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں وَكَيْتَفْتَحُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَوْلَ اللَّهِ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ تَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس کوئی یتیم لڑکی ہو جس کی وہ پرورش کر رہا ہو، اس کا ولی وارث بھی وہی ہو اور یہ لڑکی اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی شرکت کرتی ہو

يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللَّهَ لِمَنْ حَبَدَ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ تَنِيَهُ اللَّهُ ثُمَّ نَحَرَ عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رِيْمَةَ اللَّهُ ثُمَّ سَلَمَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُ ثُمَّ الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُ ثُمَّ السُّتَيْعَيْنِ صِرَافِيْنِ اللَّهُ ثُمَّ أَشَدُّ دَوَّاطًا عَلَى مَضَرَ اللَّهُ ثُمَّ اجْعَلْهَا سِينِينَ كَسِينَى يَوْسُفَ

باب قَوْلُهُ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرُوضًا أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَاحَكُمْ

۳۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحُجَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرُوضًا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيحًا

باب قَوْلُهُ وَكَيْتَفْتَحُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَوْلَ اللَّهِ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ وَمَا يُنْتَلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمَّى النِّسَاءِ

۳۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَيْتَفْتَحُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَوْلَ اللَّهِ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ الرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَكَ

الْبَيْتُ هُوَ دَلِيلُهَا وَارْتِمَا فَاشْرَكَكَ فِي
مَالِهِ حَتَّى فِي الْعِدَّةِ فَغَيْبَ أَنْ يَنْكِحَهَا
وَبَكَرَهُ أَنْ يَزَوَّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرُكَهُ فِي
مَالِهِ بِمَا شَرِكَتَهُ فَيَعْضُلُهَا فَانْزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ

باب ۲۳۵۹ قَوْلُ وَإِنْ امْرَأَةٌ
خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ
إِعْرَاضًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
شِقَاقٌ نَفَاسٌ وَأُخْضِرَتْ
الْأَنْفُسُ الشَّهْمَ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ
يُحْرِمُ كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِيَ أَيْسَرُ
لَا ذَاتُ رَوْحٍ نُشُوزًا الْبُغْضُ

۲۳۵۴- حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنْ امْرَأَةٌ
خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ
الرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ كَلَيْسَ مُسْتَكْبِرٍ
مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلْكَ
مِنْ شَأْنِي فِي حَلٍّ فَانْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكِ

باب ۲۳۶۰ قَوْلُهُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

اب وہ شخص اس لڑکی سے خود نکاح کر لینا چاہے، دوسرے کسی سے اس
لڑکی کا نکاح اس خیال سے پسند نہ کرے کہ وہ اس کے مال میں
شریک ہو جائے گا جیسے وہ لڑکی شریک تھی اور اسی خیال سے اس
لڑکی کو بٹھا رکھے (اس کا نکاح نہ ہونے دے) ۴

باب وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا
نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا تَفْسِيرُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وَإِنْ خَافَتْ
شِقَاقَ بَيْنِهِمَا میں شِقَاق سے مراد جنگ فساد ہے
وَأُخْضِرَتْ الْأَنْفُسُ الشَّهْمَ میں شَّهْم سے مراد حص
خواہش نفسانی (بخیلی) مُعَلَّقَةٍ درمیان میں لٹکی
ہوئی نہ بیوہ نہ شوہر دار نُشُوزًا ناراضگی۔ بُغْضُ

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از ہشام بن عروہ از والدش)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ
بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کے
پاس ایک عورت ہو جس سے اس کا بہت میل جول ہو، اُسے چھوڑ
دینا چاہیے، عورت کہے (مجھے طلاق مت دے) میں تجھے اپنی باری
یا مان نفقہ کا حق معاف کئے دیتی ہوں۔ یہ آیت اسی بار سے
نازل ہوئی۔ ۵

باب إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ
الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تَفْسِيرُ

۱۔ اور وہ بھی وہی ہر جس سے نکاح نہ کرے بلکہ ہم کر دینا چاہیے تو ایسے نکاح سے اللہ نے منع فرمایا اور یہ حکم دیا کہ اگر تم اپنے بولے ہر پاس سے نکاح کرنا نہ
چاہو تو دوسرے شخص سے اُس کو نکاح کرنے دو منع نہ کرو کہتے ہیں جاہل کی ایک پیچری ہیں یہی یہ صحت جاہلہ خود اس سے نکاح کرنا نہیں چاہتے تھے اور ما
اس کا خیال سے یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ کوئی دوسرا شخص اس سے نکاح کرے کیونکہ وہ اس کے مال کا دھڑی کرے گا اس وقت یہ آیت اتنی ۱۲ منہ ۱۵ میں میان بینی
میں آئے دن کھٹ پٹ رہے کسی طرح نہ بنے اس کو ابن ابی حاتم نے اصل کیا قسطلانی نے کہا امام بخاری کو یہ تفسیر اس سے پہلے بیان کرنا تھی ۱۲ منہ ۱۵ اس
کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو بھی ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل
کیا ۱۲ منہ ۱۵ کہ ہر دو راہ کے صلے کر کوئی بات ٹھہرائیں تو اس میں کوئی ٹکناحت نہیں تھا جو وہ اپنی باری معاف کرے یا کوئی اور بات ٹھہرائے ۱۲ منہ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي أَسْفَلَ الْكَافِرِ

مِنْهُمْ

۴۲۵۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَسودِ قَالَ كُنَّا فِي حَلَقَةٍ عِنْدَ اللَّهِ فَجَاءَ حَدِيثُهُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَنَسَلْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أُنْزِلَ التَّفَاقُّ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالَ الْأَسودُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي لَدُنِّهِ الْأَسْفَلُ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَحَلَسَ حَدِيثُهُ فِي كَاتِبَةِ الْمُسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَقَرَّرَى أَصْحَابُهُ فَرَمَانِي بِالْحَصَا فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَ عَجِبْتُ مِنْ مَعِيكَ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتَ لَقَدْ أُنْزِلَ التَّفَاقُّ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا أَخْيَرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں درگاہِ اسفل سے اور دوزخ کا نچلا طبقہ (سورہ النام میں) نفقائے اور منافق

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابراہیم) اسود کہتے ہیں ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حلقہ شاگردان میں بیٹھے تھے اتنے میں حدیث رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے ہمیں سلام کیا۔ پھر کہنے لگے نفاق تو (ایسی بری بلا ہے جو تم سے بہتر لوگوں پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے والوں پہ آچکا ہے۔ اسود کہتے ہیں میں نے یہ سن کر تعجب سے کہا سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں رہیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے اور حدیث رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گئے پھر عبد اللہ بن مسعود (شاگردوں کو تعلیم دے کر اٹھے۔ ان کے شاگرد سب چل دیئے۔ حدیث رضی اللہ عنہ نے لنگریاں پھینک کر اشارے سے مجھے بلایا۔ میں ان کے پاس گیا وہ کہنے لگے مجھے تعجب ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرائے کیوں؟ حالانکہ وہ میری بات خوب جانتے ہیں، بے شک نفاق ان لوگوں پر آیا جو تم سے بہتر تھے اسلام سے پھر گئے، بعد ازاں انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کر دیا۔

باب ۳۶۱- قَوْلُهُ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَتُؤْتِسُّ وَهَرُونَ وَسَلِيمَنَ

تفسیر

(از مسد از یحییٰ از سفیان از اعمش از ابوالوائل، عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کو ایسا کہنا درست نہیں کہ میں یونس بن یحییٰ

بَاب ۳۶۱- قَوْلُهُ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَتُؤْتِسُّ وَهَرُونَ وَسَلِيمَنَ

۴۲۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وصل کیا۔ اس تفسیر کو امام بخاری یہاں اس لئے لکھے کہ منافق اور نفاق کا مادہ ایک ہے ۱۲ منہ ۱۵ اسود کو یہ تعجب ہوا کہ بھلا منافق لوگ ہم مسلمانوں سے کیونکر بہتر ہو سکتے ہیں حدیث کا مطلب یہ تھا کہ وہ لوگ تم سے بہتر تھے لیکن صحابہ کے قرن میں تھے تم تو تابعین کے قرن میں ہو پھر نفاق کی وجہ سے خراب ہو گئے دین سے پھر گئے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَذْبُغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ
مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى -

۴۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَا قَالَ حَدَّثَنَا
فُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى
فَقَدْ كَذَبَ -

باب ۲۳۲ قَوْلُهُ يَسْتَفْتُونَكَ
قَالَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنْ
أَمْرُو أَهْلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَا
أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ
يَرِثْهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ وَ
الْكَلَالَةُ مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوْ
ابْنٌ وَهُوَ مُصَدَّرٌ مِنَ الْكَلَالَةِ
النَّسَبُ -

۴۲۵۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ
الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَأَخْرَأِيَةَ تَرَكَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ
يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ -

از محمد بن سنان از فلیح از ہلال از عطاء بن یسار حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص یہ کہے کہ ”میں یونس بن متی سے اچھا ہوں تو اس
نے جھوٹ کہا۔“

باب ۲۳۲ قَوْلُهُ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي
الْكَلَالَةِ إِنْ أَمْرُو أَهْلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَا
أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ
يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ وَلَا

کَلَالَةُ اسے کہتے ہیں جن کا باپ بیٹا نہ ہو، علم
صرف میں یہ خود مصدّر ہے (مشق نہیں) اس محاورہ
کی طرح اس کا مفہوم ہے۔ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ یعنی نسب
نے اس کے دوازل کنالے خرا سکر دیئے۔

(از سلیم بن حرب از شعبہ از ابواسحق) حضرت براء
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قرآن کریم میں سب سے آخری سورت،
سورہ براءت نازل ہوئی ہے، اور سب سے آخری آیت
يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ تَرَكَتْ
ہوئی ہے۔

۱۔ حضرت یونسؑ سے ایک قصہ ہو گیا تھا پھر اللہ نے ان کا قصہ صاف کر دیا پیغمبر کا دیکھ بہت بُرا دیکھ ہے کوئی شخص اپنے شیئیں حضرت یونسؑ کی فضیلت نہیں
سکتا پسینوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ محمد کو نبی پیغمبر علیہ السلام کو یونس پیغمبر سے بہتر نہ کہو اس صورت میں آئی رہا ارشاد تو واضح اور انفس پر محمول ہوگا
یاس وقت تک آپ سے نہ کہا گیا ہو کہ آپ سب پیغمبروں کے سردار ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ محمد کو حضرت یونسؑ پر کسی طرح سے فضیلت دے دو کہ حضرت
یونسؑ کی حدیث تکلیف نہ کرے پیغمبر کی حقہ و توہین کرنا کفر ہے اور تعجب ہے ان مسلمانوں سے جو اپنے شیئیں مسلمان کہتے ہیں اور حضرت یونسؑ اور حضرت موسیٰؑ کی توہین و بغاوت
دیتے ہیں جیسے ایک خدا میں چھ لگا کر فرانس کے کافروں حضرت یونسؑ اور حضرت محمدؐ کی حاکم الہیہ نقل کرنا چاہی و مسلمان حکومت نے حضرت محمدؐ کی فعل کئے جانے پر اعتراض کیا
مسلمان حکومت کو ہی طرح حضرت یونسؑ کی نقل کئے جانے پر بھی اعتراض کرنا فرد تعظیم مسلمان سب پیغمبروں کو واجب تعظیم جلتے ہیں اور کسی پیغمبر کی در اسی میں توہین یا کفر کو
کوالتین کہتے ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبرؐ کو اعلیٰ مقامی ہیں ایک حدیث میں ہے کہ کوئی پیغمبروں کو نہ کہے وہ دوا چاہا اھل ہے ۱۲ متر تک مطالت ہے کہ نہ بات کہنے نہ بیا

۴۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ لَيْسَ الْيَهُودُ
يَعْمُرُونَكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً كُنْتُمْ فِيْنَا
لَا تَخْذُلُونَا هَآءِ عَيْدًا فَقَالَ عُمَرُو لَيْ لَا عَلِمُوا
حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ يَوْمَ
عَرَفَةَ وَإِنَّا دَالُّوهُ بِعَرَفَةَ قَالَ سَفْيَانُ وَ
أَشْكَكَ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا الْيَوْمَ كُنْتُمْ
لَكُمْ دِيْنُكُمْ.

بَاب ۳۶۴ قَوْلُهُ قَلَمٌ مَقْدُودٌ

مَاءٌ فَتَمَسُّوا صَبْعًا طَبِيبًا
تَمَسُّوا تَعْمَدًا وَأَمِينٌ عَاقِدٌ
أَمَسْتُ وَتَمَسَّيْتُ وَاحِدٌ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَسْتُمْ وَمَسَّوْهُنَّ
وَاللَّاتِي دَخَلْنَهُنَّ وَبِهِنَّ وَالْإِفْصَاءُ
النِّكَاحُ.

لَمَسْتُمْ (يَا لَمَسْتُمْ) آیا ہے۔ اسی طرح تَمَسَّوْهُنَّ۔ دَخَلْنَهُنَّ یہی اسی طرح اَنْفَعْنِي بَعْضُكُمْ اِلٰی

بَعْضُ ان جاریوں لفظوں سے جماع مراد ہے یہ
۴۲۶۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَعْضِ أَصْفَادِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا

(از محمد بن بشار از عبد الرحمن از سفیان از قیس) طارق ابن

شہاب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق
یہودیوں نے کہا تم (اپنے قرآن میں) ایک ایسی آیت پڑھتے ہو اگر
وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہو تو ہم اس دن کو عید (خوشی) کا
دن مقرر کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں خوب جانتا
ہوں یہ آیت کب نازل ہوئی اور کہاں نازل ہوئی اور جس وقت
یہ آیت نازل ہوئی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف
فرما تھے۔ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی۔ اس وقت خدا کی قسم
ہم عرفات میں تھے۔

سفیان کہتے ہیں مجھے شک ہے اس دن جبہ تھا یا کمری اور نہ

بَاب ۳۶۴ قَوْلُهُ قَلَمٌ مَقْدُودٌ
طَبِيبًا کی تفسیر۔

تیمم کا معنی عمدًا قصد کرو، ارادہ کرو، اُمین
ارادہ کرنے والے (اُمین النبیّت الحرامہ یعنی بیت
اللہ کا قصد کرنے والے) اَمَسْتُ اور تَمَسَّيْتُ دونوں
کا معنی ایک ہی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ قرآن میں

لَمَسْتُمْ (یا لَمَسْتُمْ) آیا ہے۔ اسی طرح تَمَسَّوْهُنَّ۔ دَخَلْنَهُنَّ یہی اسی طرح اَنْفَعْنِي بَعْضُكُمْ اِلٰی

بَعْضُ ان جاریوں لفظوں سے جماع مراد ہے یہ

(از اسمعیل از مالک از عبد الرحمن بن قاسم از والذہب)
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ ہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کو گئے۔ جب بیدار ہوا
ذات الجیش میں پہنچے تو میرا مارا کہیں ٹوٹ کر گر گیا۔ آپ اور آپ کے
ساتھ لوگ بھی اسے ڈھونڈنے کے لئے بھڑکے رہے (کوئی نہیں

اسے حرکت دے کر پھیرتا تھا) اِسْمَاعِيلُ کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کے قیس بن سلم کی روایت میں یقین فرمایا ہے کہ وہ خبر کا دن تھا تو اس دن وہی عید ہوئی ہر سال
اسی دن خراج اور افشا ہوتا ہے اس کے لیے کہ اس کی روایت میں یقین فرمایا ہے کہ وہ خبر کا دن تھا تو اس دن وہی عید ہوئی ہر سال

الْبَيْدَاءُ أَدْبَاتُ الْحَبَشِ أَنْقَطَعَ عَقْدٌ لِي
فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى التَّيْمَامِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيَسُوا
عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا
صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ لَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ
مَعَهُمْ مَاءٌ فَخَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضْعُ رَأْسَهُ عَلَى
فَخِذِّي قَدْ نَامَ وَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى
مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَعَاثَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَقُولَ وَجَعَلْ يَطْعُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي
وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ
مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمِيمِ فَتَيَمَّمُوا
فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ هَاهُنَا بَأُولُ بَرَكَتِكُمْ
يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبُعَيْرَ الَّذِي كُنْتُ
عَلَيْهِ فَإِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهُ -

۳۲۶۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَيْسِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

کیا، وہاں پانی نہیں تھا، نہ لوگوں کے پاس کچھ پانی تھا۔ چنانچہ
لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگے آپ نے
دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
سب لوگوں کو ایسے مقام میں روک دیا ہے جہاں نہ پانی ہے اور نہ
ان کے ساتھ کچھ پانی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سن کر
(میرے پاس) آئے، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مبارک
میری ران پر رکھے ہوئے آرام فرما رہے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ (مجھے)
کہنے لگے اے عائشہ! تم نے رسالتا صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے
تمام لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں نہ پانی میسر ہے نہ لوگوں کے
ہمراہ پانی ہے۔ اس سے کچھ کام چلتا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی
ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ نے چاہا وہ انہوں
نے منہ سے نکالا۔ اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں نوچنے لگے میں ضرور
ہلتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا اس
خیال سے کہ آپ جاگ اٹھیں گے میں ہلے گی نہیں، آخر کار آپ اس وقت
بیدار ہوئے جب صبح ہو گئی تھی، پانی بالکل نہ تھا۔ اس وقت اللہ
تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی تو لوگوں نے تیمم کیا۔

اُسید بن حُضَیْر انصاری (بے اختیار) کہنے لگے ابو بکر رضی اللہ
عنہ کے خاندان والو! یہ کچھ تمہاری پہلی برکت تھوڑی ہے یہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، جب (مالوس ہو کر)
ہم نے سواری کا اونٹ اٹھایا تو اس کے پیچے سے نکلا (اللہ تعالیٰ نے)
ہم پر بھی دلا دیا اور تیمم کی رخصت بھی مل گئی،

(ابو یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از عبد الرحمن بن قاسم از
والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرا ایک بار بیدار میں
گر گیا۔ اُس وقت مدینے کی طرف واپس آ رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ایک بار کے لئے تو نے اتنے آدمیوں کو اکٹھا کیا تو بیشک لوگوں کو تکلیف دیتی ہے ۱۷ منہ سے نکلے ایسی بہت برکتیں تھامے خاندان سے
مسلمان کو جو بھی ہیں ۱۸ منہ سے خدایا قدرت دیکھو یا تو ہزار ذرہ سے ہم ہزار ہو گئے تھے اور ملا تو کتنا آسانی سے ۱۹ منہ

سَقَطَتْ فَلَدَتْ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَهَنُ دَاخِلُونَ
 الْمَدِينَةَ قَاتَانَا ثُمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَنَزَلَ فَتَنَى دَأْسَهُ فِي سَجْوِي رَاقِدًا أَقْبَلَ أَبُو
 بَكْرٍ فَالْكَرْنِي لَكَوْكَ شَدِيدًا وَقَالَ حَبَسْتَ
 النَّاسَ فِي فَلَادَةٍ فَبَيَّ لَمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَجَعْتِي ثُمَّ
 أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْقِظَ وَ
 حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتَمَسَ الْمَاءَ فَلَمْ يَوْجَدْ
 فَزَلَّتْ يَاسِيَهَا الَّذِينَ أَمَوُا إِذَا أَقْبَضْتُمْ إِلَى
 الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا أَوْجُوهَكُمْ إِلَّا يَدَيْكُمْ فَقَالَ
 أُسَيْدُ بْنُ حَفْصٍ لَقَدْ بَارَكَ اللَّهُ لِلنَّاسِ
 فِيكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ

کو یہ برکت اور آسانی بخشی۔ تم لوگوں کے لئے برکت ہی برکت ہو۔

باب ۳۶۵ قَوْلُ اللَّهِ فَادْهَبْ

أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا

قَاعِدُونَ -

۳۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
 إِسْرَآئِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ بْنِ شِهَابٍ
 قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ شَهِدْتُ مِنْ
 الْمُقَدَّادِ وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ
 حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ
 سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ قَالَ الْمُقَدَّادُ كَيْوَمَ مَبْدُورًا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَآئِيلَ

علیہ وسلم نے (مارکی تلاش کے لئے) اونٹ بٹھایا۔ اونٹ سے اتر
 کر میری گود میں رکھ کر سو گئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ
 عنہ تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے سخت ہاتھ لگایا اور کہنے لگے تو
 نے یہ کیا کیا ایک مار کے لئے سب لوگوں کو روک دیا۔ (ان کے سخت
 ہاتھ لگانے سے اگرچہ مجھے درد ہوا لیکن) میں مرنے کی طرح خاموش
 اور ساکن رہی (فرمانہ ملی) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر
 مبارک میری گود میں تھا (ملتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگ اٹھتے)
 آخر آپ اس وقت بیدار ہوئے جب صبح کی نماز کا وقت آگیا۔
 لوگوں نے پانی ڈھونڈھا کہیں نہ ملا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی
 یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا أَقْبَضْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا أَوْجُوهَكُمْ
 اخفک۔ اُسید بن حفصہ انصاری یہ واقعہ دیکھ کر ربے ساختہ کہنے لگے
 اے اولاد ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں

باب فَادْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا

لَهُمَا قَاعِدُونَ کی تفسیر۔

(از ابونعیم از اسرائیل از مخارق از طارق بن شہاب) عن عبد اللہ
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مقدار کے واقعہ میں موجود تھا
 دوسری سند از حمدان بن عمر از ابوالنضر از اشجعی از سفیان
 از مخارق از طارق) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدر کے
 دن حضرت مقدار رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کو وہ
 جواب ہرگز نہیں دیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام
 کو دیا تھا اگر تم جاؤ اور تمہارا خدا دونوں جا کر لڑ دہم تو ہمیں
 بیٹھے رہیں گے، بلکہ ہم کہتے ہیں آپ چلئے (جنگ کے لئے) اور ہم بھی

ملہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مدینہ کے باہر لڑائی کے لئے لے جانا چاہا ۱۸۲

لَمَوْسَ اِذْ هَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا لَنَا هُمَا
قَائِدُونَ وَلَكِنَّ اَمْرًا وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَانَ مَثْوًى
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكَيْعٌ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قُتَيْبٍ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ الْمُقَدَّادَ
قَالَ ذَلِكَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۶ قولہ اِنَّمَا جَزَاءُ

الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ
يُقْتَلُوا أَوْ يُصَلُّوا أَوْ يُنْفُوا مِنْ
الْأَرْضِ الْمَحَارَبَةِ

۳۶۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ
قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى ابْنِ قَلَابَةَ
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ
ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا أَوْ ذَكَرُوا أَفْقَالُوا
وَقَالُوا أَقْدَأُ أَقَادَتْ جِهَانُ الْخَلَفَاءُ فَالْتَفَتَ
إِلَى أَبِي قَلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا
تَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ
يَا أَبَا قَلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا
فِي رَسُولِهِ إِلَّا رَجُلٌ زَلَّ بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ
نَفْسًا يَغْيِرُ نَفْسًا وَحَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى

آپ کے ساتھ (جان دینے کے لئے) حاضر ہیں۔ یہ سننے ہی آپ کی فکر
دور ہو گئی (منہایت مسرت ہوئی)

وکیع نے بحوالہ سفیان از مخارق از طارق روایت کیا کہ قتلا
رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا (جیسے
حدیث بالا میں ہے)

باب ۳۷ اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ

وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ
يُقْتَلُوا أَوْ يُصَلُّوا أَوْ يُنْفُوا مِنْ
الْأَرْضِ کی تفسیر
يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ سے کفر کرنا
مراد ہے

(از علی بن عبد اللہ از محمد بن عبد اللہ انصاری از ابن عون از
سلمان ابورجاء غلام ابوقلابہ) ابوقلابہ سے مروی ہے کہ وہ عمر بن
عبد العزیز (خلیفہ) کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں قسامت کا ذکر
آیا لوگوں نے گفتگو کی کہ کہنے لگے قسامت میں (قصاص لازم ہوگا)
سابقہ خلفائے نے قصاص لیا ہے۔ عمر بن عبد العزیز نے ابوقلابہ کی
طرف دیکھا۔ وہ ان کی پیٹھ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے عبد اللہ
ابن زید تم کیا کہتے ہو؟ یا کہا ابوقلابہ تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا میں
تو یہ جانتا ہوں۔ اسلام میں کسی کا خون درست نہیں مگر جو محض ہو
کر زنا کرے یا کسی کو ناحق مار ڈالے یا اللہ اور اس کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم سے لڑے (محاربت کرے) یہ سن کر عتبہ بن سعید کہنے
لگے ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایسی حدیث بیان کی۔ میں

لے اس کو امام احمد و اسحاق نے بھی اپنی مسندوں میں وصل کیا ۱۲۷۱ھ میں
۱۲۷۱ھ میں روایت میں یوں ہے میں نے کہا امیر المؤمنین تملیے پاس آتی فور کے ہر دار اور عرب کے اشراف میں بھلا اگر ان میں سے پچاس آدمی ایک ایسے محض
مرد گردہ دیں جو دشمن کے قلوب میں پروکھ اس نے زنا کی ہے مگر ان لوگوں نے آنحضرت سے نہ دیکھا ہو تو کیا آپ اس کو سنگسار کریں گے انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا اگر ان
میں سے پچاس آدمی ایک ایسے محض مرد ہوں جن میں ہوا انہوں نے اس کو نہ دیکھا ہو یا گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے تو کیا آپ اس کا لٹھ کھڑا ڈالیں گے انہوں نے
کہا نہیں مطلب ابوقلابہ کا یہ تھا کہ قسامت میں قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ دیت دلائی جائے گی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُنَيْبَةُ حَدَّثَنَا
 أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَوْ كَذَلِكَ أَخْبَرْتُ إِيَّايَ حَدَّثَنَا أَنَسُ
 قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا قَدْ اسْتَوْصَمْنَا هَذِهِ الْأَرْضَ
 فَقَالَ هَذِهِ نَعَمَ لَنَا تَخْرُجُ فَأَخْرَجُوا فِيهَا
 فَأَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا فِيهَا
 فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحَّوْهُ
 وَمَا لَوْ أَعْلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَأَطْرَدُوا النِّعَمَ
 فَمَا يُسَبِّطُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَ
 حَادَرُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
 فَقُلْتُ تَبْهِيئِي قَالَ حَدَّثَنَا بِهِدَا أَنَسُ
 قَالَ وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا أَتَيْتُكُمْ لَنْ تَرَالُوا
 بِخَيْرٍ مَّا أَبْقَى هَذَا أَوِيكُمْ وَمِثْلُ هَذَا -

رہتی ہے، پھر عنیبہ کہنے لگے شام والو! تم ہمیشہ بھلائی اور خیر و عافیت سے رہو گے جب تک البوقلاب یا البوقلاب ایسے
 عالم اللہ تعالیٰ تم میں زندہ رکھے گا۔

باب ۳۳۶ قولہ الجورح قصاص

۳۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ
 أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ وَ
 قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيْعُ وَهِيَ عَمَةُ أَنَسٍ
 ابْنِ مَالِكٍ ثِيْبَةً جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ
 فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقَصَاصَ فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِالْقَصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ

نے کہا مجھ سے تو انس رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ چند لوگ مجھ کو (مجلل یا عرنہ
 کے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ انہوں نے آپ سے
 عرض کیا ہمیں مدینے کی آب و ہوا ناموافق آئی (ہم بیمار ہو گئے ہیں)
 آپ نے فرمایا۔ ہمارے اونٹ چرنے جنگل کو جا رہے ہیں تم ان کے
 ساتھ چلے جاؤ ان کا دودھ اور پشیاں پیو (تمہاری بیماری کا یہ
 علاج ہے) چنانچہ وہ گئے۔ اونٹوں کا دودھ اور پشیاں پیا اور
 تندرست ہو گئے۔ بعد ازاں چرواہے پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا
 اور اونٹ بھگالے گئے۔ ایسے ظالموں کی سزائیں کیا تامل ہو سکتی
 ہے۔ انہوں نے قتل کیا اللہ اور اس کے رسول سے لڑے (مرتد ہو
 گئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرایا۔

عنیبہ نے یہ حدیث سن کر (تعجب سے) سبحان اللہ کہا۔ میں نے
 کہا! عنیبہ! کیا تم مجھے بھوٹا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا (نہیں) انس
 رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بھی یہ حدیث بیان کی ہے (میں نے تعجب اور
 سبحان اللہ اس بات پر کہا ہے کہ تمہیں ماشاء اللہ حدیث خوب یاد
 رہتی ہے) پھر عنیبہ کہنے لگے شام والو! تم ہمیشہ بھلائی اور خیر و عافیت سے رہو گے جب تک البوقلاب یا البوقلاب ایسے

باب ۳۳۷ والجورح قصاص کی تفسیر

(از محمد بن سلام از فراری از حمید) حضرت انس رضی اللہ
 عنہ کہتے ہیں میری بھوپھی ربیعہ نے ایک انصاری لڑکی کا دل
 توڑ ڈالا۔ لڑکی کے وارثوں نے قصاص طلب کیا اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ لائے۔ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے قصاص کا حکم صادر فرمادیا۔ انس بن النضر رضی
 اللہ عنہ جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے۔ ربیعہ کے
 بھائی، وہ کہنے لگے۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ نہیں یہ تو کبھی

عَمَّا أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَنَزَّلَتْ بِهِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقَصَصُ مَنْ قَرَضَهُ
الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْضَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ
تَوَاقَسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُكُوا -

انہیں جھوٹا نہیں ہونے دیتا)

باب ۲۲۶۵ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ
بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ -

۳۲۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ
أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا
مِمَّا أُنْزِلَ إِلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللَّهُ يَقُولُ
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةُ
باب ۳۲۶۶ قَوْلُهُ لَا يُؤْخَذُكُمْ
اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ -

۳۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي
قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهُ -

نہیں ہو سکے گا کہ ریت کے کاوانت توڑا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا انس (یہ تو کیا کہہ رہا ہے؟) اللہ کی کتاب تو
قصاص کا حکم دیتی ہے (خدا کی قدرت) لڑکی کے وارث قصاص
کی معافی اور عیسے لینے پر راضی ہو گئے، اس وقت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و رحم
پر ناز کر کے قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم پوری اور سچی کر دیتا ہے (اور

باب ۳۲۶۷ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ
إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ كِتَابُ التَّوْحِيدِ -

(از محمد بن یوسف از سفیان از اسماعیل از شعبی از مسروق) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اے مسروق! اگر تجھ سے کوئی یہ کہے کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا کوئی کلام کوئی حکم نازل کیا
ہوا چھپا لیا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے اے پیغمبر
جو کچھ (چھپوٹی بڑی بات یا حکم) تجھ پر ترے مالک کی طرف سے نازل ہوا
وہ لوگوں کو پہنچا دے (مسافروں اور خدا کے حکم کے مطابق ہی تعلیم فرما،
باب ۳۲۶۸ لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ
كِتَابُ التَّوْحِيدِ -

(از علی بن سلمہ از مالک بن سعید از ہشام از والدہ ش)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اس آیت لَا
يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ میں لغو قسموں سے مراد
ہے جیسے آدمی تمکیر کلام کے طور پر بلا ارادہ قسم، لَا وَاللَّهِ بَلَى
وَاللَّهُ کہتا ہے۔

لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم الہی کے برخلاف چھپا لے سکتے تھے جو کوئی ایذا پہنچاتا ہے وہ بے ایمان کتاب مغتری ہے بعضی روایتوں میں ہے کہ یہ آیت جناب علی بن
ابی طالب کے باب میں آئی ہے اس آیت کے ترجمے کے بعد آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور غدیر خم پر صاف صاف فرمایا دیکھ میں جس کا دوست
جنت میں ہے اس کا دوست ہے اور اس کا دشمن جہنم میں ہے (امام ابوحنیفہ نے کہا ایک اتانگات غالب ہوا اور اس پر کوئی قسم کھانے تو یہ تو قسم
بے لغو ہے کہ لغو قسم وہ ہے جو غلطی میں یا بھول کر کھائی جائے بعضوں نے کہا کھانے پینے لباس وغیرہ کے ترک پر جو قسم کھائی جائے ۱۲ منہ

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَجَّازٍ قَالَ حَدَّثَنَا النُّصْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَالِشَةَ ظَنَّا أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَعْثُرُ فِي يَوْمَيْنِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى يَمِينًا أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رَحْمَةَ اللَّهِ وَقَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ كَامِلٌ كَرْتَا هَوْنٌ (اور كفاره سے ذیتا ہوں)

بَاب ۲۳ قَوْلُهُ لَا تَحْرِمُوا
طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

٢٢٨- حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَابِيسَ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا
 أَلَا نَخْتَصِمُ فِيهَا نَا عَنْ ذَلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا
 بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَأْزُوجَ الْمَرْأَةَ بِالثُّوبِ
 ثُمَّ قَرَأَ بِهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا
 طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ-

بَابُ ٢٢ قَوْلِهِ إِنَّهَا لَنَهَرٌ
وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
رَجُسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَزْلَامُ الْقِدَاحُ

(اذا محمد بن ابی رجاؤ از لفر از ہشام از والدش) حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے والد (حضرت ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ) اپنی قسم کبھی نہیں توڑتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ
 تعالیٰ نے کفارہ کی اجازت والی آیت نازل فرمائی۔ بعد ازاں حضرت
 ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اب میں ہر قسم کو توڑ دیتا ہوں جسے
 توڑنے میں بھلائی سمجھتا ہوں اور اللہ کی رخصت کو منظور کر کے بہتر

باب لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ
اللَّهُ لَكُمْ فِي تَفْسِيرِ-

(از عمرو بن عون از خالد بن اسماعیل از قیس) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں۔ ہم نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم خود کو خاصی نہ کر لیں۔ آپ نے منع فرمایا پھر (اسی سفر میں) آپ نے ہمیں یہ اجازت دی کہ ایک کپڑا گدے کر بھی ہم عورت سے نکاح کر سکتے ہیں۔ یہ حدیث بیان کر کے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی لَا يَأْتِيهَا الْزِينُ اصْنُوا لَا تَخْجُوا طَيِّبَاتٍ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ ۖ

یَا بَإِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا فَأَخْرَجَتْ الْأَرْضُ الْأَنْثَاءُ بِبَنَاتِهِنَّ الْمُسْتَكْبَرَاتِ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْكِبَىٰ وَالشَّيْطَانَ كَذَبَاتِ

۱۔ تلمیذ نے تفسیر میں کہا کہ یہ آیت الوکیلی یعنی الشریعہ ہی کے اب میں اتاری ہے جب انہوں نے غصے میں کہہ دیا کہ کھائی تھی کاب سے مسطح بن اثاثہ کے ساتھ میں کوئی سلوک نہیں کروں گا ۱۲ ماہ ۳۰ روزی نہ کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ علیہ السلام میں خود بھی متحرک حلت کے خالص تھے جیسے علیہ السلام میں عباسؓ اور شاریہ ان دونوں صاحبوں کو تنوع کی حد میں نہیں پہنچی ہوں گی میں کہتا ہوں اس حد میں سے بھی متحرک حلت سفر میں عین حرمت کی حالت میں نکلتی ہے نہ یہ حرمت حالت حضرتیں۔ اور اس میں سمودہ نے قرآن میں یوں فرمایا ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَاعْتَبِرُوا أَنْفُسَكُمْ فَسِوَ مَا لَمْ يَحْضَرْكُمْ فِيهِ مِنْهُنَّ ابْنُ آدَمَ لَهُ مِنْهُنَّ عَذَابٌ عَظِيمٌ اس کے بعد اس آیت میں فرمایا کہ اگر تم نے ان سے یہ غلطی ہوئی کہ یہ آیت مکی ہے اور مسند حرمت کی جڑ یعنی صحابہ کو نہیں پہنچی تو حلت کے قائل رہے اور جن لوگوں نے اِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجٍ مِّمَّنْ لَمْ يَحْضَرْكُمْ فِيهِ مِنْهُنَّ ابْنُ آدَمَ لَهُ مِنْهُنَّ عَذَابٌ عَظِيمٌ سے متحرک حلت نکالی ہے ان سے یہ غلطی ہوئی کہ یہ آیت مکی ہے اور مسند

قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلٍ أَيْ ظَلَمْتُ
فَنَزَلَ خَوْرِيْمُ الْحَمَرُ قَا مَرْمَادِيَا فَنَادَى
قَالَ أَبُو ظَلَمْتُ قَا خَرِيْمٌ فَانْظُرْ مَا هَذَا
الْقَوْمُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هَذَا امْتَدَادُ
يُنَادِي أَلَا رَأَيْتَ الْحَمْرُ قَدْ حَرَمَتْ فَقَالَ لِي
اذهَبْ قَا هَرِيقَهَا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي مَكَلٍ وَلِيْمٍ
قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْقَضِيْمُ فَقَالَ
بَعْضُ الْقَوْمِ قِيلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُوْرِهِمْ قَالَ
قَا نَزَلَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَحَمِلُوا
الصَّلَاةَ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا -

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ابو ظلم رضی اللہ عنہ کے گھر میں لوگوں کا
ساقی بنا ہوا تھا (انس شراب پلا رہے تھے) پھر شراب کی حرمت نازل
ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا، اس نے
منادی کر دی (کہ شراب حرام ہو گئی) ابو ظلم رضی اللہ عنہ نے (منادی کی
آواز سن کر) انس رضی اللہ عنہ سے کہا، ذرا باہر تو نکل اور پوچھ کر کسی
آواز پہ، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گیا اور (سن کر واپس) ابو
ظلم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ منادی کی آواز پہ جو ندا کر رہا ہے کہ شراب کی
حرمت نازل ہو چکی ہے (لوگو شراب چھوڑ دو) ابو ظلم رضی اللہ عنہ نے کہا،
اچھا تو یہ ساری شراب بہا دے۔ میں نے بہا دی وہ بدینے کی گلیوں میں
بہتی چلی گئی۔

انس کہتے ہیں ان دنوں شراب یہی فیض تھی۔ اب بعض لوگ کہنے لگے، ان لوگوں کا کیا انجام ہو گا جن کے پیٹ میں
شراب تھا اور وہ اسی حال میں شہید ہو گئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَحَمِلُوا
الصَّلَاةَ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا -

باب لَا تَسَاءَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ فِي تَفْسِيرِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قَوْلِهِ لَا تَسْأَلُوا
عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ

۴۲۴- حَدَّثَنَا مُنْذَرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ
قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ
مَا أَعْلَمُ لَفَعَلْتُمْ قَلِيلًا وَ لَكِنِّي كُنْتُ نَذِيرًا
قَالَ فَظَلَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ لَهُمْ حَرْنَيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ
مَنْ أَنَا قَالَ فَلَانَ فَانْزِلْ هَذَا إِلَيْهِ لَا

(ازمنذر بن ولید بن عبد الرحمن جارودی از والدش از شعبہ
از موسیٰ بن انس) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک خطبہ سنایا ویسا (بہترین) خطبہ میں نے کبھی نہیں
سنا۔ آپ نے فرمایا اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہو جائیں جو مجھے
معلوم ہیں تو تم بہت کم ہنسنا اور اکثر روتے رہو۔
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر آپ کے اصحاب نے منہ ڈھنچکا
لئے اور رونے کی آوازیں نکلتے لگیں۔ اتنے میں ایک شخص نے
پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ
مُذَانِہ تھا۔ پھر آیت نازل ہوئی لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ

لہٰذا یہ تھا کہ لوگوں کو اس شخص کے باب میں شبہ تھا کوئی کہتا تھا یہ خدا کا بیٹا ہے کوئی کہتا کہ خدا کا بیٹا نہیں ہے اس لئے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ۱۲۱ منہ

تُبَدِّلْ لَكُمْ نَسُؤَكُمْ

اس حدیث کو نصر اور روح بن عباد نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔
 (از فضل سن سہل از ابو النصر از ابو خیمہ از ابو الجوزیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کچھ لوگ از راہ استہزاء یعنی مذاق کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیا کرتے تھے۔ کوئی پوچھتا میرا پ کون تھا؟ کوئی کہتا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے بتلائیے وہ کہاں ہے؟ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْ لَكُمْ نَسُؤَكُمْ آیت تک۔

تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْ لَكُمْ نَسُؤَكُمْ
 رَوَاهُ النَّصْرُ وَرَوَاهُ بْنُ عَبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ
 ۴۲۵۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ
 حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
 قَوْمٌ كَسَاءً لَوْ رَسُلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اسْتَهْزَأَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَيْ وَيَقُولُ
 الرَّجُلُ نُصِّلْ مَا قَتَلَهُ آيَنَ مَا قَتَنِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ
 فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا
 عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْ لَكُمْ نَسُؤَكُمْ حَتَّىٰ تَفْرَغَ
 مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا۔

بَاب ۲۳۷ قَوْلِهِ مَا جَعَلَ

اللَّهُ مِنْ بَجَائِرِهِ وَلَا سَائِرِيَّةٍ وَلَا
 وَصِيلَةٍ وَلَا حَامِدٍ قَالَ
 اللَّهُ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ وَرَادُّهُمَنَا
 صَلَٰةُ الْمَنَادَةِ أَصْلُهَا مَفْعُولٌ
 كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيْقَةٍ
 بَائِئِنَةٍ وَآمَعْنِي مَبْدُوءٌ بِمَا جَاءَ
 مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَا دَنَىٰ يُمِيدُ فِي
 وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَتَوَفَيْكَ مُبْتَلَاً

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَيْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ
 عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ
 الْبَجَائِرُ الَّتِي يُنْمَعُ دَرَاهِمُهَا لِطَوَائِفٍ فَلَمْ يَجْعَلْهَا

بَاب مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَجَائِرِهِ وَلَا سَائِرِيَّةٍ

وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامِدٍ كَيْ تَفْسِيرُ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ لِيُحْيِي
 ابْنُ مَرْكُوبٍ قَالَ (جو ماضی کا صیغہ ہے) يَقُولُ (مبتدل)
 کے معنی میں ہے اور إِذْ نَادَىٰ ہے مَائِدَہ اصل میں
 اسم فاعل بمعنی اسم مفعول ہے جیسے عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ بمعنی
 مَرْضِيَّةٍ ہے اور تَطْلِيْقَةٍ بَائِئِنَةٍ میں مَائِدَہ بمعنی
 حَمِيدَہ یعنی خیر اور مَبْدُوءٍ جو کسی کو دی گئی، اسی سے
 مَا دَنَىٰ یُمِيدُ فی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
 مَتَوَفَيْكَ کا معنی میں تجھے وفات دینے والا ہوں ہے

(از موسیٰ بن اسمعیل از ابراہیم بن سعد از صالح بن کيسان از

ابن شہاب) سعید بن مسیب کہتے ہیں بجز وہ دودھ والا جانور
 ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر روک لیا جائے۔ یعنی کوئی اس
 کا دودھ نہ دے۔ سائیکہ وہ جانور ہے جسے بتوں کے نام پر

طلب یعنی جوف، الی ہے جسے ماعر کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ابن ابی حاتم نے من کیا یہ لفظ اگرچہ مکرر آل عمران میں ہے مگر اس صورت میں بھی نہ تو قیاسی آئی ہے
 دونوں کا مادہ ایک ہے اس لئے اس کی تفسیر یہاں بیان کر دی ۱۲ منہ

أَخَذَ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِيَةِ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّفُونَ
لِأَهْلِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو
هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخَزَاعِيَّ يَجْرُ قَصْبًا فِي
النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَّ السَّوْأَتِ وَالْوَحْلَةَ
الْقَاقَةَ الْبَكْرُ شَبَّكَرُ فِي أَوَّلِ نَتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ
تَشَتَّى بَعْدَ بَأْسَتِي وَكَانُوا يُسَيِّفُونَ لَهُمْ لَطَوَانِيَهُمْ
إِنْ وَصَلَتْ أَحَدُهُمَا بِأَلَا تُحْزَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا
ذَكَرٌ وَانْحَامَ فَكُلُّ الْإِبِلِ يُضْرِبُ الضَّرْبَ الْمَعْدُودَ
فَإِذَا أَقْفَضَ ضَرْبَهُ وَدَعَا لَلَطَوَانِيَةِ اعْقُوهُ
مِنْ الْحَمَلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَقَوَهُ الْحَمَامُ
وَقَالَ لِي أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا
قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا أَقَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ
الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ أَبُو الْهَادِ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ
الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہمیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يُحْطَرُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ
عَمْرَوًا يَجْرُ قَصْبَةً وَهِيَ أَوَّلُ مَنْ سَبَّ السَّوْأَتِ

مجھوڑتے اس پر کوئی بوجھ نہ لادتا، نہ سواری کرتا یعنی سائیں
سعیہ کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی انٹریاں
گھسیٹتا پھرتا ہے، ساند کی رسم سب سے پہلے اسی نے ایجاد کی تھی۔
سعیہ کہتے ہیں۔ و صبلہ وہ بن بیاہی اونٹنی ہے جو پہلے پہل اونٹنی جنے
پھر دوسری بار بھی اونٹنی جنے (نراونٹ نہ جنے) ایسی اونٹنی کہ وہ اپنے
بتوں پر مجھوڑ دیتے تھے، جب وہ برابر دو مادینہ جنتی، نرنہ جنتی۔ عام
وہ نراونٹ ہے جس کے متعلق کفار طے کرتے کہ اگر اس کے نطفے سے آنے
بچے پیدا ہو جائیں گے تو اسے بتوں کے نام پر مجھوڑ دیا جائے گا۔ چنانچہ
شرط پوری ہونے پر اسے مجھوڑ دیتے اور بوجھ لادنے سے اسے ششٹی کرتے
(نہ سواری کرتے)، اس کا نام عام رکھتے تھے۔

ابو الیمان نے بحوالہ شعیب از زہری از سعید مندرجہ بالا
حدیث بیان کی۔ سعیہ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا عمرو بن عامر خزاعی کا واقعہ جو
اوپر بیان ہو چکا ہے۔

یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے بھی اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت
کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ

از محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ کرمانی از حسان بن ابراہیم
از یونس از زہری از عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دوزخ کو دیکھا وہ اپنے آپ کو
کھیل رہی تھی (اس قدر اس میں تیزی تھی) نیز میں نے دیکھا کھرو
ابن عامر (وہاں) اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے۔ اُسی نے سب سے پہلے
بتوں کے نام پر ساند آزاد کئے تھے۔

عام کا معنی بچانے والا یعنی اُس نے دس بچے جا کر اپنی پیٹھ کو بچا لیا ہے اب کوئی اس پر بوجھ نہیں لاد سکتا ۴۴۸ منہ ۱۵۵ اس کو ابن ہریرہ نے وصل کیا تھا

باب ۲۳ قَوْلِهِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ

شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ

وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

۳۲۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النَّعْمَنِ قَالَ

سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خُطِبَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا

النَّاسُ إِنَّكُمْ تَحْشُرُونَ إِلَى اللَّهِ حَقًّا عَرَاءَ

مُحَرًّا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَلَى

عَلَيْنَا إِتَاكَ كَمَا فَعَلْنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ

الْآيَاتِ أَوَّلَ الْخَلْقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

إِبْرَاهِيمَ آلَ وَرَاقَةَ يُجَاءُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي

فَيُؤْخَذُ بِهِ وَمَا أَتَى الشَّمَالَ قَائِلًا يَا رَبِّ

أُصِيبَ بِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا آخَذُوا

بَعْدَكَ قَائِلًا كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ

كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا

تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيُقَالُ إِنَّ

كُلَّ أَرَكُمُ يَزِيدُ الْأُمُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ

فَارَقْتَهُمْ

باب ۲۳ قَوْلِهِ إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ

فَاتَّهَمُوا عِبَادًا لَهُ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ

فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

۳۲۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

باب وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ

فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ

وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ كِي تفسیر

(از ابو الولید از شعبہ از مغیرہ بن نعمان از سعید بن جبیر ابن

عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کیا

لوگو! تم اللہ کے سامنے ننگے پاؤں، ننگے بدن، بلا ختنہ اٹھو گے اور

یہ آیت تلاوت فرمائی گمنا بد انا اول خلقی نوید کو وعدہ

علینا انا کما فعلنا یعنی ہم نے پہلی بار پیدا کیا اسی طرح دوبارہ

کو بلاویں گے یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے۔ ہم (ایسا) کرنے والے ہیں)

بعد ازاں فرمایا سب پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہننے کے

پھر چند آدمی میری امت کے پیش ہوئے۔ فرشتے انہیں بائیں جانب

(دورخ کی طرف) لے جائیں گے۔ تب میں عرض کروں گا، پروردگار!

یہ تو میرے ساتھ والے ہیں جواب ملے گا۔ تمہیں معلوم نہیں تمہارے

جو انہوں نے نئی نئی باتیں (بدعتیں) نکالیں۔ اس وقت میں ہی

الفاظ کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے

کہا میں جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا جب تو

نے مجھے (دنیا سے) اٹھا لیا اس کے بعد تجھی کو ان کا حال معلوم ہے جو

ملے گا جب سے تم ان سے جدا ہوئے اسی وقت سے برابر یہ لوگ میری

کے بن (اسلام سے) پھرتے رہے۔

باب إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ فَاتَّهَمُوا عِبَادًا لَهُ

وَأَنَّ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ کی تفسیر

(از محمد بن کثیر از سفیان از مغیرہ بن نعمان از سعید بن

ابو قتلاہ نے کہا وہ اکثر گنوا لوگ ہیں جو دنیا کی رغبت سے مسلمان ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْزِرِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ
حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ
تُخْشَوْنَ وَإِنَّ قَاسِيَتِي خَذَ بِهِمْ ذَاتِ
الشِّمَالِ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ
كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا أَمَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا
تَوَقَّيْتُ كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ الرَّقِيبُ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

جبر (ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) تمہارا حشر ہوگا اور کچھ لوگوں
کو بائیں جانب (دوزخ کی طرف) لے جائیں گے۔ میں اس وقت وہی
کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے
کہا وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَهُمْ أَخْرَأَتِ
الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ تک۔

سُورَةُ الْأَنْعَامِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم والا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ثُمَّ لَمْ تُكْنُ فَتَنْتُهُمْ
کا معنی پھران کا اور کوئی عذر نہ ہوگا۔ مَعْرُوسَاتٍ وہ
بیلیں جو دیوار اور چھپروں پر چلتی ہیں مثلاً انگور وغیرہ
مَحْمُولَةٌ وہ جانور جن پر بار برداری کی جاتی ہے لکبنا
ہم شبہ ڈال دیں گے مَبْنُوءٌ وہ رہ جاتے ہیں۔
تُبْسِلُ کا معنی رسوا کیا جائے۔ بَاسِطُوا أَيْدِيَهُمْ
میں بسط کا معنی مارنا اسْتَكَثَرْتُمْ نے بہتوں
کو گمراہ کیا۔ وَ جَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ
وَالْأَنْعَامِ فَحَصِيًّا انہوں نے اپنے بھلوں (میسوں)
اور مالوں میں اللہ کا ایک حصہ اور شیطان
اور بتوں کا ایک حصہ مقرر کیا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَتْنَهُمْ مَعْنَى تَنْتَنَهُمْ
مَعْرُوسَاتٍ مِمَّا يُعْرَسُ مِنَ الْكُرْ
وَعَابِرُ الْإِلَاحِ لَا عِذْرَ لَهُ بِهِ يَفْعَلُ
مَكْرَهُهُ مَحْمُولَةٌ مِمَّا يُحْمَلُ عَلَيْهَا
وَلَلْبَسْنَا لَشَبَهْنَا يَتَنَ وَنَ
يَتَبَا عَدُوٌّ تَبَسَّلُ تَقْصَحُ
أُبْسِلُوا أَفْضَحُوا بَاسِطُوا
أَيْدِيَهُمُ الْبَسْطُ الضَّرْبُ
اسْتَكَثَرْتُمْ أَضَلَلْتُمْ كَثِيرًا
ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوا لِلَّهِ
مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَا لَهُمْ نَصِيبًا
وَلِلشَّيْطَانِ وَالْأَوْثَانِ نَصِيبًا

اَكْتَنَّهُ وَاحِدُهَا كِنَانٌ اَمَّا اَشْتَمَلَتْ

يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ اِلَّا عَلَى ذِكْرِ

اَوْ اُنْحَى فَلَمْ تَحْزُ مَوْتَ بَعْضًا وَ

تَحْلُوْنَ بَعْضًا مَسْفُوحًا اَقْرَبًا

صَدَقَ اَعْرَضَ اُبْسِلُوا اَوْ اُسُوا

وَالْبَسِلُوا اُسِلُوا سَرَمًا اَيُّمَا

اسْتَهْوَتْهُ اَضَلَّتْهُ رَتَمْتُوْنَ

تَشْكُوْنَ وَقَوْمَهُمْ وَاَمَّا الْوَفُو

قَاتُهُ الْجَمَلُ اسَاطِيرُ وَاَحَدُهَا

اَسْطُورَةٌ وَاَسْطَارَةٌ وَهِيَ

الْبُرْهَاتُ الْبَيَّاسَةُ مِنَ الْبَاسِ

وَتَكُونُ مِنَ الْيُوسُ جَهْرَةً

مُعَايَنَةً الصُّورِ جَمَاعَةً صُورَةٌ

كَقَوْلِهِ سُورَةٌ وَسُودٌ مَلَكُوتٌ

مُلْكٌ مَثَلُ رَهْبُوتٌ خَيْرٌ مِّنْ

رَحْمَتٍ وَتَقُولُ تَرْهَبُ خَيْرٌ

مِّنْ اَنْ تَرْحَحَ حَتَّى اَقْلَمُوْا يَقَالُ

عَلَى اللَّهِ حُسْبَانُهُ اَى حِسَابُهُ

وَيَقَالُ حُسْبَانًا مَّرَاجِي وَرَجُمَا

لِلشَّيْطَانِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ

مُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحْمِ الْقِنُودُ الْعِدْفُ

مُسْتَقَرٌّ بَابُ كَرِ لَيْسَتْ - مُسْتَوْدَعٌ

مَالُ كَابِطٌ - قِنُودٌ (خَوْش) كَيْفَ -

اَكْتَنَّهُ كِنَانٌ كِي جَعْلِي بَرْدَةٌ اَمَّا اَشْتَمَلَتْ عَلَيْهٗ

اَرَحَامًا اِلَّا لِنَشِيْئِنِ كَمَا مَدِيْنَةُ جَانُودٍ كَيْسِيَّتِي نَرِ

مَدِيْنَةُ نَحِيْسٌ هُوَتْ - مَجْرَمٌ اَيْ كُوْهُرًا اَيْ كُوْهُرًا اَيْ كُوْهُرًا

بَنَاتِي هُوَتْ مَّا مَسْفُوحًا مَهْيَا كَيْسِيَّتِي - صَدَقَ بَعْنِي

اَعْرَضَ بَعْنِي مَزِيْجًا اَبْلَسُوْا اَنَا مَدِيْنَةُ اَبْلَسُوْا

بَهَا كَسْبُوْا اَيْسِيَّتِي هِيَ كَرِهَاتِي كَيْسِيَّتِي كَيْسِيَّتِي كَيْسِيَّتِي

سَرَمًا اَيْ كَا مَعْنَى هَيْسِيَّتِي اَسْتَهْوَتْهُ كَا مَعْنَى كَرِهَاتِي

رَتَمْتُوْنَ شَكَّ كَرْتِي هُوَتْ وَفَرَا كَا مَعْنَى بُوْجُوْا (جَس) سِي

كَانَ مَهْلِكًا وَفَرَا كَبْسَرُ وَاَوْ كَا مَعْنَى وَهْ بُوْجُوْا جَانُودُ

بِرْلَادِ اَجَانِي اَسَاطِيرُ اَسْطُورًا وَاِسْطَارَةً كِي

جَمْعٌ بَعْنِي وَاهِيَاتٍ اَوَّلُ غَوَابَاتِي اَلْيَا مَسَاءُ بَاسٌ

سِي نَكَلًا بَعْنِي سَفِيَّتِي يَابُوسٌ سِي نَكَلًا بَعْنِي تَكْلِيْفٌ

اَوْرَاحَاتِي جَهْرَةٌ كَلَمٌ كَلَامٌ كَوْمٌ يَنْفَعُ فِي الشُّوْرِ

مِي صُوْرٌ صُوْرَتِي كِي جَمْعٌ هِيَ صُوْرٌ صُوْرَتِي كِي جَمْعٌ هِيَ

مَلَكُوتٌ سِي مَلِكٌ بَعْنِي سُلْطَنَتِي مَرَادٌ هِيَ جَيْسِي رَهْبُوتٌ

اَوْرَاحُوتٌ - مَثَلٌ رَهْبُوتٌ - مَهْرَجٌ رَهْمُوتٌ سِي بَعْنِي

مَهْرُوتِي كَرْنِي سِي مَهْرَجٌ - نِيْسِيَّتِي هِي تِيْرَاوِيَا جَانُودُ

مَهْرُوتِي كَرْنِي سِي مَهْرَجٌ - بَعْنِي عَلَيَّهِ الْاَيْلُ رَاتِي كِي اَيْلُ

اِسِي مَهْرُوتِي حُسْبَانٌ كَا مَعْنَى حَسَابٌ كَيْسِيَّتِي هِي اَللَّهُ بِرِ

اِسِي كَا حُسْبَانٌ هِيَ بَعْنِي اَللَّهُ بِرِ اِسِي كَا حَسَابٌ هِيَ - بَعْنِي كَيْسِيَّتِي

هِي حُسْبَانٌ سِي مَرَادٌ تِيْرَاوِيَا شَيْطَانٌ بِرِ مَهْرُوتِي كَرْنِي

مَهْرُوتِي كَرْنِي سِي مَرَادٌ تِيْرَاوِيَا شَيْطَانٌ بِرِ مَهْرُوتِي كَرْنِي

مَهْرُوتِي كَرْنِي سِي مَرَادٌ تِيْرَاوِيَا شَيْطَانٌ بِرِ مَهْرُوتِي كَرْنِي

لہ یہ لفظ سورہ قصص میں ہے یہاں اس کو دَجَائِلُ الدَّيْلِ سَنَكَا کی مناسبت سے بیان کر دیا۔ ۱۲ منہ ۱۲ شہور قرات ہو رہے ہیں کثیفہ کہا بھیج
ہی ہے کہ صورت سے حضرت اسرافیل کا بگڑا ہوا ہے جیسے حدیثوں میں وارد ہے مُنَدِّی قُرَاتِ پَرِ جَرِیوْنِ دُورِ کاسِ دِنِ مُرْدُوں مِں جَانِ بَعْدِ نِیْ جَالِے گی ۱۲ منہ
۱۲ منہ کے پورے قسطوں میں اتنی عبارت نام نہ ہے تعالیٰ عز و جل تعادل تقسط لا یقبل منها ذلک البیوہ یعنی تعالیٰ کا سطر بلند ہوا اور تعادل کا
معنی انصاف کی ہے یعنی اس دن کیسے بھی عدل و انصاف کہے اس کے کچھ کام نہیں آئے ۱۲ منہ

وَالْإِثْنَانِ قَتَوَانِ وَالْجَمَاعَةُ الْفُتَا
قَتَوَانٌ مِّثْلُ مَصْنُوٍّ وَصَنَوَانٌ۔

باب ۳۳۷ قَوْلُهُ وَعِنْدَهُ
مَقَاتِمُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

اَللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَقَاتِمُ الْغَيْبِ تَحْسُرُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَكَ عِلْمُ
السَّاعَةِ وَيُنَزَّلُ الْغَيْثُ وَيَعْلَمُ مَا فِي
الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّا اِذَا تَكَلَّسَتْ
غَدًا اَوْ صَا تَدْرِي نَفْسٌ بِمَا تَرَى اَرْضٌ تَمُوتُ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔

باب ۳۳۸ قَوْلُهُ قُلْ هُوَ

الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ
عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ يَلِيْسَكُمْ
يَخْلُقُكُمْ مِّنْ اِلْتِبَاسٍ يَّلِيْسُ
يَخْلُقُ اِشْعَاقُوْقًا۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو التَّعَمُّنِ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْاَيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ
عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ

اس کا تثنیہ قَتَوَانِ اور جمع بھی قَتَوَانِ جیسے
صَنَوَانِ اور صُنُوَانِ۔

باب وَعِنْدَكَ مَقَاتِمُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا
إِلَّا هُوَ کی تفسیر۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب
از سالم بن عبد اللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیب کی پانچ جا بیاں ہیں۔ اللہ ہی جانتا
ہے کہ قیامت کب آئے گی، پانی بھی وہی برساتا ہے مائے ماں کے
پیٹ میں نر ہے یا مادینہ (اولاد سعید ہے یا شقی) وہی جانتا ہے۔
کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہوگا کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس خطہ
زمین پر مرے گا۔ اللہ ہی کو علم اور اسی کو خبر ہے۔

باب قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ

عَلَيْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ کی تفسیر
يَلِيْسُكُمْ کا معنی غلط ملط کرنے کیلئے سَوَابِغُ
يَخْلُقُكُمْ اِلٰى التَّبَاسِ سے نکلا ہے۔ تَشِيْعًا گرد گردہ
فرقہ فرقہ۔

(از ابو النعمان از حماد بن زید از عمرو بن دینار) جابر بن
اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى
اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تیری ذات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں۔ پھر

۱۔ کہ کسی کو معلوم نہیں برسات کب ہوگی کہاں کہاں ہوگی کتنی ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ یعنی تم کو بچھڑ کر الگ الگ فرقے کرنے اور ایک کو دوسرے سے بھڑا
نے آپس ہی میں لڑائی ہونے لگے۔ ایک مدت سے مسلمانوں پر یہی عذاب ہو رہا ہے ۱۳ منہ ۱۵ برسات کے متعلق موسیٰ کی بات والے بھی صاحب کتاب
پر یہ کہتے ہیں کہ کس دن کس بستی میں کس ساعت میں بارش ہوگی اور یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ بارش ہوگی یا ٹل جائے گی۔ یہاں اوقات ان
کے کہنے کے خلاف ہوتا ہے جو ہر زمانہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ
بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ قَالَ أَعُوذُ
بِوَجْهِكَ أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا وَيُذِيقُ بَعْضُكُمْ
بَاسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ هَذَا أَهْوَنُ أَوْ قَالَ هَذَا أَيْسَرُ

باب ۲۳۹ قَوْلُهُ وَلَمْ يَلْبِسُوا

إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

۲۳۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

لَمَّا نَزَلَتْ وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

قَالَ أَهْمَابُهُ وَإِنَّمَا لَمْ يَظْلِمُوا فَانْزَلَتْ إِنَّ

الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

باب ۲۳۸ قَوْلُهُ وَيُؤْتِسِرُ

لُوطًا وَكَأَنَّهُ فُضِّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ

۲۳۸۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي بَنُو عَمٍّ

نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي

لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُؤْتِسِرُ بَنِي مَعِي

۲۳۸۴ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْنِ

نازل ہوا اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكَ اُپ نے فرمایا یا اللہ میں تیری
ذات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر یہ نازل ہوا اَوْ يَلْبِسُكُمْ
شَيْعًا وَيُذِيقُ بَعْضُكُمْ بَاسَ بَعْضٍ اس وقت اُپ نے فرمایا یہ
پہلے عذابوں سے تو ہلکا یا آسان ہے۔

باب وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

کی تفسیر۔

(از محمد بن بشار از ابن عدی از شعبہ از سلیمان از ابراہیم از

علقمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل

ہوئی وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے اصحاب کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (یہ تو بڑی مشکل ہوئی) ہم

میں کون ایسا ہے جس نے ظلم رکھا، نہیں کیا چنانچہ اس وقت یہ

آیت نازل ہوئی إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ بے شک شرک ظلم عظیم ہے

باب وَيُؤْتِسِرُ لُوطًا وَكَأَنَّهُ فُضِّلْنَا

عَلَى الْعَالَمِينَ کی تفسیر۔

(از محمد بن بشار از مہدی از شعبہ از قتادہ) ابو العالیہ کہتے ہیں تمہارا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ

سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کو یوں

نہ کہنا چاہیے میں یونس بن مثنیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از سعد بن ابراہیم از حمید بن

عبد الرحمن بن عوف) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

لہ کہہ کر پہلے مناب تو عام عذاب تھے جس سے کوئی نہ بچتا اس میں تو بچ ہی جیتے ہیں اور کچھ لمحہ جلتے ہیں وہ مروی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سے رحمتیں آسان
کے پتھر سے کا عذاب خف بھی زمین میں دھنسنے کا عذاب موقوف رکھا۔ نہ عذاب یمن آئیں نہ عذاب ثمود اور نہ اتفاقاً قیام باقی رکھا بعضوں نے کہا موقوف رکھنے سے یہ اراد
ہے کہ صحابہ کے زمانہ میں یہ عذاب موقوف رکھا آئندہ اس امت میں خف اور قذف اور سب سے بچ جائے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ من

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا
خَيْرٌ مِنْ يُوسُفَ بْنِ مَتَى -

سَات ۲۳۸۱ قَوْلُهُ اُولَئِكَ

الَّذِينَ هَدَىٰ اللَّهُ فَبِهِدْمُ اقْتَدِ

۴۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ جَبْرِ أَخْبَرَهُمْ

قَالَ أَخْبِرْنِي سَلِيمٌ الْاَحْوَلُ اَنْ تُجَاهِدًا

أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي هَذَا سَجْدَةٍ

فَقَالَ نَعَمْ فَلَا وَهَيْبًا إِلَى قَوْلِ فِيهِمْ

اقتداء هم قال هو منهم زاد يزيد بن هارون

وَمُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ وَسْمَلِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَالِمِ

عن مجاهد قلت لربن عباس فقال نبيكم

هَلْ يَكْفُرُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

سَات ۲۳۸۲ قَوْلُهُ وَعَلَى الدِّينِ

هَادُواْ أَحْرَمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ وَ

مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمَ عَلَيْنَا

شُكْرُهُمَا الْآيَةُ وَقَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ كُلِّ ذِي ظَفَرٍ الْبَعِيرُ وَ

النَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمُبْعُرُ وَقَالَ

غَيْرُهُ هَادٍ وَاصًّا وَإِيَّهٖدَاوُدَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو مناسب نہیں کہ وہ یوں کہے
”میں یونس بن مثنیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں“۔^{۱۷}

بَابُ أَوْلِيَاءِ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فِيهِمْ

اقتداء کی تفسیر۔

(از ابراهیم بن موسی از پیشام از ابن جریر از سلیمان الاحول)

مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا آیا سورۃ ص

میں سجدہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر یہ آیت پڑھی وَهَبْنَا

لَهُ اسْمُحَقَّقٌ — فَبِهَذَا لَهُمُ اقْتِدَادٌ تَكْبِيرٌ كَمَا كَرِهَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بھی انہی پیغمبروں میں سے ہیں یہ

یزید بن ہارون اور محمد بن عبید اور سہل بن یوسف نے بحوالہ

عوم بن حوشب اور مجاہد روایت کیا۔ یہ مجاہد کہتے ہیں میں نے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ لو اہوں نے کہا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ دم کوبی گذشتہ پانچ مہینوں کی پیروی کرے گا علم دیا گیا۔

بَابُ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَمًا كُلِّ ذِي

ظَفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمَ مَا عَلَيْهِمْ

شُحُوْقُهُمَا الْاِيَّةَ كِي تَفْسِيْر-

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں دِی طُفْر سے

اونٹ اور شتر مرغ مراد ہے حَوَایَا سے مراد آتیتیں۔

مفسرین کہتے ہیں ہاڈوا کا معنی یہودی ہو گئے۔

سورہ اعراف میں هٰذَا اِلَيْكَ کا معنی ہے ہم

۱۱۔ اس حدیث کی شرح اور گزشتہ جگہ پر ۱۲ منہ ۱۱ جن کی پیروی کرنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ۱۲ منہ ۱۱ میں جب تک اس حکم کا کوئی ناسخ نہ ملے گا تو آپ کو اگلے عید پر پہنچنے کا حکم تھا اور اس واجب نے اسی کو اختیار کیا ہے بعضوں نے کہا آپ پر یہ امر لازم نہ تھا جب تک خاص اس باب میں کوئی حکم نہ آئے۔ یہ یہی حال کی روایت کو اس مصلیٰ نے ادھر محمد بن عبید کی روایت کو خود امام بخاری اور بہل بن یوسف کی روایت کو بھی امام بخاری نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۱ اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱

أَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى هَذَا تَابْنَا
هَذَا تَابْنَا -

۳۲۸۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَالِبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ
عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلِ اللَّهَ
الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمْلُوهُ
ثُمَّ بَاغُوهُ فَاقْتُلُوهُمْ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْحَكِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَثَبٍ إِنْ
عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثْلَهُ -

۳۲۸۳ - قَوْلُهُ وَلَا تَقْرَبُوا

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

۳۲۸۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدًا غَيْرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَا لَكَ
حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا
شَوْءَ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمُدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَا لَكَ مَدَحُ
نَفْسِهِ قُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَعَمَّرُ
قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ تَعَمَّرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَيْفَ
حَنِيطٌ وَحُيْطٌ قَبْلًا جَمْعُ قَبِيلٍ قَالُوا مَعْنَاهُ
مُرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ نَحْوُ
كُلِّ شَيْءٍ حَسَنَتُهُ وَوَشْيَتُهُ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ
زُخْرُفٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُونٍ
فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بَنَاءٍ بَنِيَتْهُ

نے تو یہ کی۔ هَذَا تَابْنَا تو یہ کرنے والا۔

(از عمرو بن خالد از لیث از یزید بن ابی حبیب از عطاء)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے جب اللہ نے
ان پر حربی حرام کی تو انہوں نے حربی گلا کر اس کا کاروبار کیا۔ اسے
بیچا۔ پیسے حاصل کئے اور کھائے۔

ابو عاصم نبیل نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم سے
عبد الحمید نے بحوالہ یزید بن ابی حبیب بیان کیا کہ عطاء بن ابی رباح
نے مجھے یہ لکھا میں نے جابر سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے

بَابُ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطَنَ کی تفسیر -

(از حفص بن عمر از شعبہ از عمرو از ابی وائل) عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے
اسی لئے اس نے ظاہری و باطنی بیحیائی کی باتوں کو حرام کیا اور وہ
اپنی حمد کو سب سے زیادہ پسند فرماتا ہے اور اسی سبب سے اس نے
اپنی تعریف فرمائی۔

عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابو داؤد سے دریافت کیا آپ نے یہ
حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے؟ انہوں نے کہا
ہاں۔

وکیل نگہبان، احاطہ کرنے والا۔ قُبُلًا قُبُلٌ کی جمع ہے۔
یعنی عذاب کی قسمیں۔ قُبُلٌ ایک قسم۔ زُخْرُفٌ لغو، بے بار و بھاری
(ایات) جسے بظاہر آراستہ پیراستہ کیا جائے (زخرف القول) جگنی جگنی
باتیں (حُرُثٌ ممنوعہ) روکی ہوئی کھیتی۔ حجر کہتے ہیں حرام اور

وَيَقَالُ لِلْأَنْثَىٰ مِنَ الْخَيْلِ جَحْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ
جَحْرٌ وَجَحِيٌّ وَأَمَّا الْجَحْرُ فَمَوْصِعٌ تَمُودُ
مَا تَجَرَّتْ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ جَحْرٌ وَمِنْهُ
سُمِّيَ حَيْطِمُ الْبَيْتِ جَحْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَوٍ مِّنْ
مَّطَرٍ مِّثْلُ قَيْلٍ مِّنْ مَّقْتُولٍ وَأَمَّا جَحْرُ
الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنَزَلٌ.

بَاب ۳۸۸ قَوْلُهُ سَلَّمَ شَهْدَاءُكُمْ
لَعْنَةُ أَهْلِ النَّجَارِ زُهَّامٌ لِلْوَاحِدِ
الْإِثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ.

۳۸۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو ذَرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مَغْرِبًا
فَإِذَا رَأَاهَا النَّاسُ أَمِنُوا مِنْ عَلَيْهَا فَذَلِكَ حِينَ
لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمِنَتْ مِنْ قَبْلُ

۳۸۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ
أَمِنُوا أَجْمَعُونَ وَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا
إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ قَرَأَ الْآيَةَ.

ممنوع کو، اسی سے رجحوا اقم ججورا ہے رجحور عمارت کو بھی کہتے
ہیں، مادینہ گھوڑی کو بھی عقل کو بھی۔ ججور اور ججی کہتے ہیں۔ ہما۔
النجر میں حجر سے مراد تمود کی بستی ہے۔ نیز جس زمین کو روک دیا
جائے کہ اس میں کوئی نہ آئے، یعنی علاقہ ممنوعہ اسے بھی حجر کہتے
ہیں اسی وجہ سے حطیم کو حجر کہتے ہیں۔ حطیم مخطوم کے معنی میں ہے
جیسے قتل مقتول کے معنی میں ہے۔ البتہ یمامہ کا حجر ایک مقام کا نام ہے۔

بَاب ۳۸۸ هَلَّمَ شَهْدَاءُكُمْ كَقَوْلِهِ تَفْسِيرُ
هَلَّمَ حَجَّازٌ وَالْوَلَدُ كَالْمُحَادَرَةِ هِيَ وَاحِدَةٌ تَشْنِي
أَوْ جَمْعٌ سَبْعٌ مِثْلُ هَلَّمَ بُولَتُهُ هِيَ.

(از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از عمارہ از ابو زرہ) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے اس وقت تک قیامت نہ
ہوگی۔ جب لوگ (اللہ کی قدرت کی) یہ نشانی دیکھیں گے تو سارے
زمین والے ایمان لائیں گے۔ لیکن اس وقت کا ایمان کسی فائدہ نہیں
پہنچا سکے گا جیسے فرمایا لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمِنَتْ
مِنْ قَبْلُ۔

(از اسحاق از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تک سورج مغرب کی جانب سے نہ طلوع ہو قیامت نہ آئے گی۔ جب
سورج مغرب سے نکلے گا، لوگ دیکھیں گے تو سب لوگ ایمان لے
آئیں گے مگر پھر کسی کا ایمان لانا اسے فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ بعد ازاں
یہ آیت تلاوت فرمائی۔ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ
تَكُنْ أَمِنَتْ مِنْ قَبْلُ آخر تک۔

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

سُورَةُ الْأَعْرَافِ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَّاشَا الْمَالُ
لَا تَلْبِغُ لَا يَجِبُ الْمُعْتَدِينَ فِي الدُّعَاءِ
وَفِي غَيْرِهِ عَقُورًا كَثُرُوا وَكَثُرَتْ
أَمْوَالُهُمْ فَفَتَحَ الْفَاضِلُ فَتَحَ
بَيْنَنَا أَقْصَبَ بَيْنَنَا نَفَقًا الْجَبِيلِ
رَفَعْنَا السُّجُودَ أَنْفَعَتْ مَتَابِرُ
خُسْرَانٍ أَسَى آخُونَ مَسَاسٍ
تَحُزُّونَ وَقَالَ غَيْرُهُ أَنْ لَا تَسْجُدَ
أَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ أَخَذَ الْخَصَافُ
مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ
يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضُهُ الْبَعْضُ
سَوَاءٌ هُمَا كِتَابِيَةٌ عَنْ قُرْبِهِمَا
وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ لَهُمَا إِلَى الْقِيَامَةِ
وَالْحَيْنُ عِنْدَ الْعَرْبِ مِنْ سَاعَةٍ
إِلَى مَا لَا يَحْصِي عَدْدُهَا الرِّيَاشُ
وَالرِّيَاشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ
الرِّيَاسِ قَبِيلُهُ حَيْلُهُ الَّذِي هُوَ
مِنْهُمْ إِذَا رَكُوزًا أَجْفَعُوا وَمَتَاعٌ
الْإِنْسَانِ وَالذَّابَّةُ كُلُّهُمْ تَسْتَمِي

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یُوَارِي سَوَاءَ تَحْمَدُ
رِيَّاشًا رِيَّاشًا سے مال و اسباب مراد ہیں۔ لَا يَجِبُ
الْمُعْتَدِينَ میں معتدین سے مراد دعا میں حد سے زیادہ
بڑھ جانے والے۔ عَقُورًا کا معنی بہت ہو گئے۔ ان کمال
زیادہ ہو گئے۔ فَتَحَ الْفَاضِلُ فَتَحَ
بَيْنَنَا أَقْصَبَ بَيْنَنَا نَفَقًا الْجَبِيلِ
فیصلہ کرتے ہیں اٹھانا اُنْجَسَتْ بھوٹ نکلے مُتَابِرُ
تباہی، نقصان اسی غم کھاؤں فَلَا تَأْسُ غم نہ کر
دیگر مفسرین کہتے ہیں أَنْ لَا تَسْجُدَ (میں لازماً ہے)
یعنی تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز (بات) نے روکا ۹۔
يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ انہوں نے بہشت
کے پتوں کو لپے اوپر جوڑ لیا (تاکہ ستر نہ نظر آئے) سَوَاءٌ
سے شرمگاہ مراد ہے۔ مَتَاعٌ اِلٰی حِينٍ میں حین سے
قیامت مراد ہے۔ محاورہ عرب میں حین وسیع معنی
میں آتا ہے۔ ایک ساعت اور انتہاء مدت دونوں
طرح مستعمل ہوتا ہے۔ رِيَّاشُ اور رِيَّاش کے معنی ایک
ہیں یعنی ظاہری لباس قَبِيلُهُ اس کی ذات والے
شیطان جن میں سے وہ خود بھی ہے۔ إِذَا رَكُوزًا
اکٹھے ہو جائیں گے، یکجا ہو جائیں گے۔ مَمُومٌ
سورخ (یا مسام) یہ جمع ہے۔ اس کا واحد مَسْمُومٌ ہے

۱۔ ابن کثیر نے اصل کیا۔ جمہور کی قراءت وَرِيَّاشًا ہے۔ ۲۔ یعنی جو مال اور بے ضرورت باتوں کی دعا کریں۔ ابن ماجہ نے علیہ السلام سے
سے روایت کی انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کر کے سنا ابھی مجھ کو بہشت میں ایک سفید محل دہنی طرف ہے تو کہنے لگے بیٹا اللہ سے بہشت کا سوال کر دو زرخ
سے بنا دے تاکہ (میں بھی) کافی ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے بڑھ جائیں گے انہ

سَمُومًا وَاحِدًا هَاسِمٌ وَهِيَ عَيْنَاهُ
وَمَخْرُوهٌ وَفَهٌ وَادَانٌ وَدَبُورٌ
وَالْحِيلَةُ غَوَاشٍ مَا غَشَوَاهُ نَشْرًا
مُتَّفِقَةٌ فَكَذَلِكَ أَكَلِيلًا يَغْنُو
يَعِيشُوا حَقِيقٌ حَقِيقٌ أَسْرَهُهُمْ
مِنَ الرَّهْبَةِ تَلْقَفُ تَلْقَفُ طَائِرُهُمْ
حُظْمُهُمْ طَوْذَانٌ مِنَ السَّيْلِ يُقَالُ
لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ الطَّوْذَانُ الْقَتْلُ
الْحَمْنَانُ كُشْبَةُ صِغَارِ الْحَمْرِ
عُرُوشٌ عُرُوشٌ بِنَاءٌ سُقِطٌ كُلُّ
مَنْ تَدَامَ فَقَدْ سُقِطَ فِي بَيْدِهِ
الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ
يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ
يُحَاوِرُونَ نَعْدٌ مُتَحَارٍ وَشَرَّ عَا
شَوَارِعَ بَيْتِئِيسَ شَدِيدُ أَخْلَدَ
قَعْدٌ وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدُ رَجُمُ
نَا تَرَجُمُ مِنْ مَّا مَرَّ بِهِمْ كَقَوْلِهِ
تَعَالَى فَأَقَامَهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ
يُحْتَسِبُوا مِنْ جَنَّةٍ مِنْ جُحُونَ
فَمَرَّتْ بِهِ اسْمَرَّتْ بِهَا الْحَمَلُ
فَأَتَتْهُ يَنْزَعَتَاكِ كَيْسَخَفَتَاكِ
طَيْفٌ مُلْكٌ بِهِ لَمَمٌ وَقَالَ
طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمْدُ وَهُمْ
يَزَيِّنُونَ وَخَيْفَةٌ خَوْفًا وَ

یعنی آنکھ کے سوراخ، نتھنے، منہ کان، ناک،
قبل اور دبر کے سوراخ غَوَاشٌ بمعنی غلاف جس
سے ڈھانیے جائیں گے۔ نَشْرًا متفرق ٹکڑا اُتوڑا
يَغْنُو ازندہ رہے یا آباد رہے۔ حَقِيقٌ حق و ثابت
أَسْرَهُهُمْ رَهْبَت سے نکلنا ہے یعنی ڈرایا
تَلْقَفُ لقمہ کرنے لگا ہے، نکلنے لگتا ہے طَائِرُهُمْ
ان کا نصیب، ان کا حصہ طَوْذَانٌ سیلاب،
کثرت اموات کو بھی طوفان کہتے ہیں۔ تَمَلُّوْشِ
چیمڑیاں۔ عُرُوشٌ اور عُرُوشِ عمارت سُقِطٌ
جب شرمندہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سُقِطَ فِي بَيْدِهِ
أَسْبَاطُ بنی اسرائیل کے خاندان، قبیلے یَعْدُوْنَ
فِي السَّبْتِ ہفتے کے دن حد سے بڑھ جاتے ہیں۔
نَعْدٌ یعنی حد سے بڑھ جائے، یہاں نَشْرًا عَا کے لئے
پانی کے اوپر تیرتے ہوئے۔ ظاہر، بَيْتِئِيسَ سخت آخلد
بنیہارا۔ پیچھے ہٹ گیا۔ سَنَسْتَدُ رَجُمُ جہاں
سے وہ مطمئن ہوں گے کہ کوئی نہیں آ سکتا وہاں سے
ہم آئیں گے جیسے اس آیت میں ہے فَأَقَامَهُمُ اللَّهُ
مِنْ حَيْثُ لَمْ يُحْتَسِبُوا یعنی اللہ کا عذاب ادھر
سے آپہنچا جدھر سے گمان ہی نہ تھا۔ مِنْ جُحُونَ
جہنم، دیوانگی۔ فَمَرَّتْ بِهِ مِيعَادٌ حمل پوری کی
يَا زَعَتَاكِ پھنسلانے، گر گرنے۔ طَيْفٌ اور
طَائِفٌ شیطان کی طرف سے جواترے (یعنی
وسوسہ آئے) دُولُز لفظوں کا ایک معنی ہے یہ لفظ
انہیں مرن کر کے اور خوبصورت کر کے دکھاتے ہیں خَيْفَةٌ

خُفِيَهُ مِنَ الْإِحْقَاقِ وَالْأَصَالِ
وَاحِدٌ هَآ أَصِيلٌ وَهُوَ مَا بَيْنَ
الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِهِ بُكَرَةٌ
وَأَصِيلٌ -

باب ۲۳۸ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ -

۳۲۹۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حُرْبِ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي
وَإِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا
مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدٌ
أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ فَلَيْدَ لَكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ
الْمُدَّحَهُ مِنَ اللَّهِ فَلَيْدَ لَكَ مَدَحَ نَفْسَهُ -

بہت پسند ہے اسی لئے اس نے اپنی حمد و ثناء خود کی ہے ۱۰

باب ۲۳۸ قَوْلِهِ وَلَمَّا جَاءَ
مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ
رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ
تَرَانِي وَلَكِنْ أَنْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ
اسْتَقَرَّ مَكَانًا فَسَرَوْهُ ثُمَّ قَالَ رَبُّهُ
لِلْجَبَلِ اجْعَلْهُ دَكَاةً
وَأَوْ كَهَرَمُوسٍ صَاعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ
سُبْحَنَكَ ثَبَّتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ

بمعنی غُوف خفیہ بمعنی اخفا یعنی چپکے چپکے اَصَال
جمع ہے اصیل کی۔ وہ وقت جو عصر سے مغرب تک
ہوتا ہے، جیسے اس آیت میں ہے بُكْرَةٌ وَّ
أَصِيلٌ -

باب إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ کی تفسیر -

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عمرو بن مَرْثَدَة از ابووائل) شجر
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمرو بن مَرْثَدَة نے کہا میں نے
ابووائل سے دریافت کیا کیا تم نے یہ حدیث عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے بڑھ کر
کوئی غیرت والا نہیں، اسی لئے اس نے بے حیائی کے تمام کام خواہ
ظاہر ہوں یا پوشیدہ حرام کر دیئے ہیں۔ نیز خداوند عالم کو حمد و مدح

باب وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ
رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ
تَرَانِي وَلَكِنْ أَنْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ
اسْتَقَرَّ مَكَانًا فَسَرَوْهُ ثُمَّ قَالَ رَبُّهُ
لِلْجَبَلِ اجْعَلْهُ دَكَاةً
وَأَوْ كَهَرَمُوسٍ صَاعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ
سُبْحَنَكَ ثَبَّتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ
الْمُؤْمِنِينَ کی تفسیر -

۱۰ علامہ ابن کثیرؒ فرماتی ہیں کہ جب موسیٰؑ نے اپنے مہمانانِ مظلومؒ کو دیکھا تو وہ اس کی پوزی سزاوار ہے۔ ۱۰ مراد از خداوند تعالیٰ ہے کہ کاش قدیم ہوت و ان غنی۔
۱۰ اس کی تعریف آپ اس لئے کی کہ یہ اس کی صفات پر جان لیں و انہی الفاظ سے اس کی تعریف کرنے پر توجہ و راجد کریں و زندہ تعریف سے بھی مستغنی ہے۔

الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرِنِي
أَعْطَى.

۴۲۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمُبَارِزِيِّ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ قَالَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِمَّنْ
الْيَهُودَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
لَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ
مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَنِي وَجْهِي قَالَ أَدْعُوهُ فَآتَى
قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنِّي
مَرَرْتُ بِأَيُّهَا يَهُودِيٌّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي
أَمُطُّهُ مَوْسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ
فَأَخَذْتُ فُجْرَ غَضَبَةٍ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تَحْزَنْ
مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ
يَوْمَ الْيَوْمِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَنْفِقُ قَالَ
فَإِذَا أَنَا بِمَوْسَى أَخَذْتُ بِفَأَمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ
الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاتِي قَبْلِي أَمْ حَبْرِي
بِصَعْقَةِ الطُّورِ.

بَابُ ۲۳۸ قَوْلِ الْمُنَّ وَالسَّلَامَةِ

۴۲۹۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اَرِنِي اَنْظُرُ الْبَيْتَ لَمْ
پانے دیدار سے مشرق فرما اور اس مرتبے سے سرفراز کر۔ لہ

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن یحیی مازنی از الدش)
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک یہودی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اسے کسی مسلمان نے ایک طمانچہ مارا تھا
وہ کہنے لگا۔ اے محمد! تمہارے ایک انصاری صحابی نے میرے منہ پر
طمانچہ مارا۔ آپ نے فرمایا اُسے بلاؤ۔ چنانچہ اسے حاضر کیا گیا آپ
نے دریافت فرمایا تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ کہنے لگا۔
یا رسول اللہ میں (رستے میں) یہودیوں کے پاس سے گذرا یہی ان
میں موجود تھا۔ یہ کہنے لگا۔ قسم اس خدا کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو
تمام انسانوں میں سے چُن لیا (افضل بنایا) میں نے کہا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں؛ اور مجھے غصہ آیا اور میں نے ایک طمانچہ
مارا۔ آپ نے یہ سُن کر فرمایا۔ دیکھو دوسرے انبیاء پر مجھے فضیلت نہ
دو۔ قیامت کے دن لوگ یہ ہوش ہو جائیں گے میں سب سے پہلے ہوش
آؤں گا۔ کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام (مجھ سے بھی پہلے) عرش کا پایہ
متھامے کھڑے ہیں معلوم نہیں کہ انہیں مجھ سے پہلے ہوش آجائے گا یا
وہ ہوش ہی نہ ہوں گے) کیونکہ (دنیا میں) کوہ طور پر یہ ہوش ہو چکے تھے۔

باب من اور سلموی کا بیان

(از مسلم از شعبہ از عبد الملک از عمرو بن حمزہ) سعید بن

لہ ان کا یہی جریدہ وصل کیا ۱۲ منہ ۳۰ بنی اہل بیت سے کہ دوسرے صحابہ کی توہین نہ کی جائے اور اس سے بظہر من الزہر کہ فضیلت نہ دیا جائے ہم اس وقت کہ جب تک
آپ کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں کے برابر ہیں ۱۲ منہ ۳۰ امت کو اس طرح کہ فرقہ دارانہ انتقار اور جھگڑوں سے بچانے کے لئے آپ نے سبق دیا ہے کہ اس طرح کے عقائد
کی بنیاد مت نہ لگائیے آپ سب کے افضل ہیں لیکن کیا ضرور ہے کہ آپ کی نوبت کے قابل نہیں انہیں پہلے پہل اسلام کی صداقت کا قائل نہ کر دیتے خود بخود وہ قائل ہوں گے لیکن ہم
قبول کرنے سے پہلے انہیں اس کے دیکھنا پڑھنا کوئی اہم کام ہے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے پہل نہیں گئے وہ اگر آپ کو خدا میں بنا دیں تو کیا آپ خوش ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔
اس لئے ایمان کا یہ ہے کہ بعد از خدا ہرگز کوئی نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات سے افضل ہیں اس پر آپ خدا نہیں مگر مخلوق ہیں خدا کے بندے اور رسول ہیں
افضل الرسل ہیں لیکن خدا کے برابر نہیں۔ علم غیب خدا کا خاصہ ہے۔ آپ بظہر من الزہر افضل البشر ہیں۔ وہ بشر ہیں جن کے متعلق ہے خلقنا الانسان فی احسن تقویر و لقد کرمنا
بنی آدم۔ واذ قلنا للہم شکرتکم اسمعوا والادھر۔ اس آدم کو اولاد دیں۔ اور یہ وہ آدم ہیں جس کا قتال ات سبیل ولد آدم ولا فخر عبد المذنب
عصہ یہ آپ کے علم غیب کی نفی ہوئی۔ اس سے پہلے یہ بتایا کہ قیامت کے دن ایسا ہوگا۔ جب اللہ نے بلا دیا وہ آپ نے بتایا ہوا اللہ نے بتایا وہ ان کہہ دیے میں نہیں جانتا لیکن لا
ادری افاتی قبل ام حزقی بصعقۃ الطور عبد المذنب

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْكُنَاةُ مِنَ الْمَرْءِ وَمَا أَهْوَاهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ -

باب ۳۸۸ قولہ آیہا الناس

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي
لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ
إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَأَمُوتُوا بِاللَّهِ وَ
رَسُولِهِ النَّبِيُّ الْأَرْحَمُ الَّذِي يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَأَتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ -

۳۸۹ حدیث ثنائی عبد اللہ قال حدیثا

سَكِينٌ مِّنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُوسَى بْنُ هَادُونَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
بُسَيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَرْدَاءٍ
الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَ
بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ مَحَارِقَةً فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ
عُمَرَ فَأَنْصَرَفَ عُمَرُ عَنْهُ مُغَضَّبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو
بَكْرٍ يَمِينًا لَهُ أَنْ يُسْتَغْفَرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى
أَعْلَنَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ
وَأَنْحَنُ عِنْدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ هَذَا فَقَدْ غَاصَرَ قَالَ وَ
نَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ
وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ

زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری
من کا قسم سے ہے (خود بخود آگتی ہے) اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا
شفا ہے۔

باب قولہ یایہا الناس إلی رسول اللہ

لَأَنِّي كُنْتُ جَمِيعًا إِلَيْكَ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَأَمُوتُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأَرْحَمِ الَّذِي يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَأَتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
کی تفسیر -

(از عبد اللہ از سلیمان بن عبد الرحمن و موسی بن ہارون از
ولید بن مسلم از عبد اللہ بن علاء بن زید از بُسَیر بن عبد اللہ از ابو الدرداء
خولانی) ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
(کسی بات پر) تکرار ہو گیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کو غصہ دلادیا، عمر رضی اللہ عنہ غصے میں کوٹ کر چلے، حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے چلے پڑے اور معافی طلب کرتے جا رہے
تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ مانے، گھر جا کر اندر سے دروازہ بند کر لیا۔
(تاکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر نہ آسکیں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
خدمت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ ابو الدرداء جو
اللہ عنہ کہتے ہیں ہم بھی اس وقت وہاں موجود تھے۔ آپ نے (ابو بکر
رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھتے ہی) فرمایا۔ تمہارے یہ ساتھی کسی سے مل کر گئے
ہیں۔ بعد ازاں عمر رضی اللہ عنہ بھی شرمندہ ہوئے اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ سلام کر کے بیٹھے اور سارا واقعہ
بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے معافی مانگی مگر میں نے
نہیں دی، ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ واقعہ سنتے ہی آنحضرت

وَأَمْرًا بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنْ
الْجَاهِلِينَ الْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ -

۳۲۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ
لَدَامَ عَيْنُهُ بَنُ حَصْنِ بْنِ حَذَافَةَ فَانْزَلَ عَلَى
بُنِ أَخِيهِ الْخَوَّزِمِيِّ قَيْسٌ وَكَانَ مِنَ التَّفَرُّدِ
يَذَرِيهِمْ عَمْرُو كَانَ الْقُرَاءَةُ أَصْحَابَ فَجَالِسِ
عَمْرُو مِثْلًا وَرَفَّ كَهْمُلًا كَانُوا آوَشْتًا نَاقِلًا
عَيْنُهُ لَا يَرَى أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ
عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذَنُ لِي عَلَيْهِ
قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَاسْتَأْذَنَ الْخَوَّزِمِيَّةَ فَأَذِنَ لَهُ عَمْرُو فَلَمَّا
دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَوْلَ اللَّهِ
مَا تُعْطِيَانَا الْحَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا يَا لَعْدُ
فَنَضِيبُ عَمْرُو حَتَّى هَمَّ بِهِ أَنْ يُوقِعَ بِهِ
فَقَالَ لَهُ الْخَوَّزِمِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ
الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

أَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ كِتَابُ التَّفْسِيرِ
عُرْفٌ كَامِعُنٌ مَعْرُوفٌ (یعنی اچھا کام)

اور ابوالیمان از شعبی از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ
ابن عتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عیینہ بن حصن بن حذافہ
(مدینہ میں) آئے اور اپنے بھتیجے حمر بن قیس بن حصن کے پاس قیام کیا۔
حمر بن قیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقررین میں شامل تھے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کا طریقہ مبارک تھا کہ اپنا مقرب عالم قرآن کو بناتے، علماء
و قراء ہی ان کی مجلس و مشورے میں شریک رہتے۔ بوٹھے یا جوان کی پابندی
نہ تھی یہ

چنانچہ عیینہ بن حصن نے اپنے بھتیجے سے کہا تمہاری تو امیر المؤمنین کے
پاس رسائی ہے مجھے بھی اجازت لے کر ان کی خدمت میں لے چلو۔ حمر بن
قیس کہا بہت اچھا۔ میں اجازت لوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ
عنہما کہتے ہیں۔ حمر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عیینہ کے لئے اجازت
طلب کی۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ جب عیینہ حاضر ہوئے تو کہنے لگے
خطاب کے بیٹے ابن توحم داد و دہش کرتے ہوئے عدل و انصاف سے
کام لیتے ہو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آگیا۔ اور قریب تھا کہ
مار بیٹھیں۔ تو حمر نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ
عَنِ الْجَاهِلِينَ۔ یہ شخص (عیینہ) بھی جاہل ہے (اپنے لہجہ

اللہ اللہ عیینہ) اے ابی اور گستاخی اور حضرت عمر کا صبر اور تحمل اگر لوگوں کو دنیا دار بادشاہ ہوتا تو ایسی زبان و دانا ہی اور بے ادبی کہتے سنا دیتا عیینہ حضرت عمرؓ کو بھی
دنیا دار بادشاہوں کی طرح سمجھ کر جاہل مصاحبوں اور وہابی رفیقوں پر بادشاہی خزانہ جو برعیا کا مال ہے لٹاتے ہیں حضرت عمرؓ اپنے بیٹے عبداللہ کو لایا کہ ابی سہمی کی طرح خزانہ
دیا کرتے وہ صحابہ ان سے وہابی لوگوں کو کب دینے والے تھے۔ حضرت عمرؓ کا ایمان و اخلاق سمجھنے کے لئے انصاف والے آدمی کے لئے یہی قصہ کافی ہے قرآن شریف کی آیت
بڑھتے ہی غصہ جاتا رہا میرا تحمل پر عمل کیا۔ لیجان اللہ رضی اللہ عنہ ۲۷ منہ عہد حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کہتے ہیں تمام اخلاقیات کا سرچشمہ یہ تین اصول ہیں
جہاں آیت میں جمع ہیں عبدالرزاق عہد مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ فرمایا کہ یہ تھے معروف وہ کام یا طریقے ہیں جنہیں تمام انسان بلا امتیاز
یک و ملت اچھا سمجھتے ہیں مثلاً سچائی، انصاف، خدمت خلق وغیرہ اور منکر وہ کام یا طریقے ہیں جنہیں تمام انسان بلا امتیاز ملک و ملت بُرا سمجھتے ہیں مثلاً
جھوٹ، ظلم، ایذا رسانی وغیرہ۔ حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے تھے معروف بمعنی مشہور ہے اسی واسطے نیک کام تمام لوگوں میں بلا امتیاز ملک
ت مشہور رہیں۔ اور منکر بمعنی اوپلا اور اجنبی ہے گویا بُرے کام سلیم الفطرت انسانوں میں بلا امتیاز ملک و ملت نفرت کے قابل ہیں۔ عبدالرزاق

وَلَا تَهْذَأْ مِنَ الْغَيْلِ وَلِلَّهِ مَا جَاءَ وَذَهَابًا
عَمْرُ حِينَ تَلَاَهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَفًا عِنْدَ
كِتَابِ اللَّهِ -

۳۹۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ خِذَ الْعَفْوَ
وَأْمُرَ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا فِي اخْتِارِ
النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسْمَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اخْتِارِ النَّاسِ
أَوْ كُنَّا قَالِ -

کھینچے، جو نبی حرنے آیت پڑھی، خدا کی قسم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اس آیت کو سنتے ہی اس پر عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کی کتاب
پر پورا پورا چلتے (ذہاب بھی خلاف نہ کرتے)

(از یحییٰ از وکیع از ہشام از والدش) عبد اللہ بن الزبیر
کہتے ہیں کہ اللہ نے آیت خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرَ بِالْعُرْفِ
لوگوں کو اخلاقیات کی تعلیم کے لئے نازل کی کہ انہیں ایسے اخلاق
سے متصف ہونا چاہیے۔

عبد اللہ بن ہشام کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث ابوالاسامہ نے
بحوالہ ہشام از والدش از عبد اللہ بن زبیر روایت کی کہ (اس آیت میں)
اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اخلاق میں سے یہ خلق یعنی عفو اختیار کرنے
کا حکم دیا۔ یا کچھ اسی قسم کی کوئی اور بات فرمائی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

سُورَةُ الْاَنْفَالِ

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلْ لَا اَنفَالُ لِلّٰهِ
وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرَ رَسُولِهِ
کی تفسیر۔ ابن عباسؓ نے کہا انفال سے لوٹ کے
مال مراد میں ہے۔ قتادہ نے کہا انجیم میں سے لڑائی
مراد ہے۔ تا فآلہ (جس کی جمع انفال ہے) اس کا معنی عطیہ

سُورَةُ الْاَنْفَالِ

وَقَوْلُهُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ
قُلْ لَا اَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا
اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرَ رَسُولِهِ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ لَا اَنْفَالُ الْمَغَانِمُ وَقَالَ قَتَادَةُ
يُنْجِمُ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ

لہ عن ابن عباسؓ کہ یہ کہ عفو سے اس آیت میں قصور کا معافی کرنا خطا سے درگزر کرنا مراد ہے اور یہ آیت میں اخلاق سے متعلق ہے امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ عفو
قرآن میں کوئی آیت اس اخلاق کی طرف جانے نہیں ہے لیکن بعضوں نے اس آیت کی لہجوں تفسیر کی ہے کہ خُذِ الْعَفْوَ سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ مال ان سے ندرتی اخراجات سے
پکے رہے وہ لے اور یہ حکم نہ رکھو کہ فرضیت سے پہلے کا ہے۔ طبری اور ابن مردودہ نے جابرؓ سے اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے امی سے نکالا جب یہ آیت اتنی تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اس کا مطلب پوچھا انہوں نے کہا میں جا کر پوچھ دوں گا اسے پوچھتا ہوں۔ پھر لوٹ کر آئے کہنے لگے تمہارا پورا پورا حکم دیتا ہے کہ جو
کوئی تم سے نافرمانی کرے تم اس سے جہاد کرو اور جو کوئی تم پر ظلم کرے تم اس سے صاف کر دو ۱۲۰ سنہ ۱۵۰ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ہے
۱۵۰ اس کو عبد الرزاق نے بھی روایت کیا۔ بعضوں نے کہا اس سے مراد وہ ہے جو فتح کے وقت چلتا ہے ۱۲۰ سنہ

۴۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْأَنْفَالِ
قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْءِ الشَّرْكَهِ الْحَرْبُ مُرَدَّةٌ فِيَنْ
فَوْجًا يَنْدُ فَوْجٌ رَدَّ فِيْهِ وَأَرَدَ فِيْهِ أَيْ جَاءَ
بَعْدِي دُوقَابَا يَشْرُوا وَجَرَّبُوا وَلَيْسَ هَذَا
مِنْ ذَوِقِ الْغَنَمِ فَلَيْزُكُمُةٌ يَجْمَعُهُ شِدَّةٌ قَدْرِي
وَلَنْ جَنَحُوا أَطْلُبُوا يُخْنُ يَغْلِبُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
مُكَاءٌ إِذْ خَالَ أَصَابِعُهُمْ فِيْ أَفْوَاهِهِمْ وَ
تَصْدِيَةٌ الصَّفِيرِ لِيُشِيرُوا لِيُخْبِرُوا

بَاب ۲۳۹۲ اِنَّ شَرَّ الدِّنِّ

عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا

يَعْقِلُوْنَ

۴۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ شَرَّ الدِّنِّ وَآتٍ عِنْدَ اللَّهِ
الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمُ
نَفَرٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ

بَاب ۲۳۹۳ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ

إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا

أَنَّ اللَّهَ يَحْوِلُ بَيْنَ الْمَرْتِ وَ

قَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

۱) از محمد بن ابیہو الرجم از سعید بن سلیمان از ہشیم از ابوالنضر

حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا سورہ انفال کس بارے میں نازل ہوئی ہے ؟ انہوں نے کہا جنگ بدر کے بارے میں ۔ شوکت کا معنی دھار (نوک) مُرَدَّةٌ فِیْہِ کا معنی فوج در فوج ، کہا جاتا ہے رَدَّ فِیْہِ وَ اَرَدَ فِیْہِ یعنی میرے بعد آیا ۔ ذَلِکُمْ فَذُو قُوَّہ کا معنی یہ عذاب اٹھاؤ ، اس عذاب کا مزہ چکھو ، تجربہ کرو ، منہ سے چکھنا مراد نہیں فِیْہِ کُمُہُ اسے جمع کرے ۔ فَشَرَّدَ عِدَاکُم (یا سخت سرائے) جَنَحُوا اَطْلُبُوا کریں ۔ یُخْنُ غَالِب ہو مجاہد کہتے ہیں مُکَاءٌ کا معنی انگلیاں منہ میں کھنا تَصْدِیَةٌ سِیْئِیْنِ دینا ، (سیئ بجانا) لِيُشِيرُوا تاکہ تجھے قید کر لیں

بَاب اِنَّ شَرَّ الدِّنِّ وَآتٍ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ

الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ کی تفسیر

۱) از محمد بن یوسف از ورقاء از ابن ابی لیح از مجاہد ابن

عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اِنَّ شَرَّ الدِّنِّ وَآتٍ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ سے مراد بنی عبدالدار کے لوگ ہیں ۔

بَاب يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا

لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَ

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحْوِلُ بَيْنَ الْمَرْتِ وَقَلْبِهِ

وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ کی تفسیر

۱) بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت نازل ہے السَّامُ وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ یعنی سلام اور سلام اور سلام سب کے ایک معنی ہیں ۱۲ ص ۱۲

۲) قریب کے کافروں میں سے یہ لوگ احد کے دن تعدا اٹھائے ہوئے تھے ۱۲ ص ۱۲

اسْتَجِيبُوا أَرْجَبُوا لَنَا يُحْيِيكُمْ
يُضِلُّكُمْ

۴۲۹۹- حَدَّثَنَا اسْتَحَقَّ قَالَ أَخْبَرَنَا
رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو
الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّةِ قَالَ كُنْتُ أَصْرَى
فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَعَانِي فَقُلْتُ أَتَيْتُكَ لَأُخْبِرَكَ بِمَا أَتَيْتُكَ
فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ
إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَعْظَمُ سُورَةٍ
فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرِجَ فَذَهَبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ
لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ
سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِّنَ أَهْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ هِيَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي-

بَاب ۲۳۹۹ قَوْلُهُ وَإِذْ قَالُوا
اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هَوَا الْحَقِّ
مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً
مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ ائْتِنَا بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ قَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ مَا سَمِعْتُ اللَّهَ
تَعَالَى مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا

اسْتَجِيبُوا جواب دوے قبول کرو۔ اِنَّا يُحْيِيكُمْ
جو تمہاری اصلاح احوال کرے۔

از اسحاق از روح از شعبہ از حبیب بن عبد الرحمن از
حفص بن عاصم، ابوسعید بن علی کہتے ہیں۔ میں نماز پڑھ رہا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے سے گزرے، مجھے بلایا،
میں (چونکہ نماز میں تھا فوراً) نہیں گیا۔ جب نماز پڑھ چکا تو
آپ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ تم اس وقت میرے پاس
کیوں نہ آئے تھے؟ کیا یہ حکم الہی یا یہیہا الذین آمنوا اسْتَجِيبُوا
للہ وللرَّسولِ اِذَا دَعَاكُمْ تہیں معلوم نہیں ہے؟ پھر آپ
نے فرمایا۔ میں (مسجد کے باہر) جانے سے پہلے تمہیں قرآن کی ایک
عظیم سورت بتاؤں گا۔ چنانچہ جب آپ باہر جانے لگے تو میں نے
آپ کو یاد دلایا (کہ آپ نے مجھے ایک بڑی سورت بتانے کا وعدہ کیا
تھا) معاذ بن معاذ از شعبہ از حبیب از حفص از ابوسعید بن علی
یوں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب
العالمین ہے۔ اس میں سات آیات ہیں جو ہر نماز میں بار
بار پڑھی جاتی ہیں۔

بَاب ۲۳۹۹ قَوْلُهُ وَإِذْ قَالُوا
اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هَوَا الْحَقِّ
مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً
مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ ائْتِنَا بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ كَيْ تَفْسِّرَ-

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں
جہاں مطر کا لفظ آیا ہے اس سے عذاب کی بارش مراد

۱۔ اسی حدیث سے بعض علما نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر بلائیں تو فوراً حاضر ہوا چاہیے کہ نماز پڑھوں ہوا دیکھ کر بلائے پھر حاضر ہونے سے نماز نہیں پڑھتی ۱۲ منہ
۲۔ ابن کوسن بن ابی سفیان نے ابن مسعود سے سنا کہ ابوسعید بن عبد الرحمن مخزومی نے ان سے روایت کی ہے ۱۳ منہ
۳۔ یہ کہ وہ اسی زندگی کے تھے ۱۴ منہ

وَأَسْمِيَةُ الْعَرَبُ الْغَيْثُ وَهُوَ
قَوْلُهُ تَعَالَى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ
بَعْدِ مَا قَنَطُوا -

۴۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَهُوَ ابْنُ كُرْدَيْبٍ عَنْ
الزُّنَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو جَهْلٍ
اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ
فَاْمْطُرْ عَلَيْنَا حَبَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ إِنَّمَا
يَعَذِّبُ آلَ لَيْمٍ فَانْزِلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُمَّ
لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُمَّ
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ
أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنْ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ آيَةً -

بَاب ۲۳۹۵ قَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا
كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ
فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ -

۴۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ
صَاحِبِ الزُّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ
أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ
مِنْ عِنْدِكَ فَاْمْطُرْ عَلَيْنَا حَبَارَةً مِنَ السَّمَاءِ

ہے۔ عرب لوگ بارش کو غیث کہتے ہیں جیسے
اس آیت میں ہے وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ
مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا -

(از احمد از عبید اللہ بن معاذ از والدش از شعبہ از عبید
الحمد بن کُرْدیب صاحب الزیادی) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
عنہ کہتے ہیں کہ ابو جہل کہنے لگا۔ "یا اللہ اگر یہ کلام یعنی قرآن
نیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا اور تجھے ناک
عذاب میں مبتلا کر دے"۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَمَا
كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ
يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ آيَةً -

بَاب وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
أَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ کی تفسیر -

(از محمد بن نصر از عبید اللہ بن معاذ از والدش از شعبہ
از عبد الحمید صاحب الزیادی) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ ابو جہل کہنے لگا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ
مِنْ عِنْدِكَ فَاْمْطُرْ عَلَيْنَا حَبَارَةً مِنَ السَّمَاءِ
اُعَذِّبْنَا بِعَذَابِ آلِ لَيْمٍ - چنانچہ (اس کے جواب میں) یہ آیت
اُتری - وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا

لہ اس پر اعتراض ہوا ہے اور کہا کہ آیت میں قطر میں مولیٰ بارش مراد ہے نہ عذاب کا مینہ ۱۲ منہ ۱۲ کہتے ہیں ابوجہل کعبہ سے دلپیشہ اور پرہیزگار
تھی اس کا یہ اثر ہوا کہ اس تک جہاں وہ مارا گیا ہے یعنی بدر میں لوگوں کو اس مقام پر پتھر پھینکا کرتے ہیں یہاں تک پتھروں کا دوان ایک مارا گیا ہے ۱۲ منہ ۱۲

أَوَانْتَبَا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يُصَدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ -

باب ۲۳۹ قَوْلُهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونُ فِتْنَةً

۴۲۰۲ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا خَيْوَةٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَكْرِ بْنِ قَافٍ عَنِ ابْنِ عَسْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ آسَى أَغْتَرَبْتَ بِهِذِهِ الْآيَةَ وَلَا أَقَاتِلُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرَبَ بِهِذِهِ الْآيَةَ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا إِلَى آخِرَتِهَا قَاتِلَ اللَّهِ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونُ فِتْنَةً قَالَ بَعْضُ عُمَرَوِّ قَدْ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرِّسْلَامُ مُقْلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ أَمَّا يُقْتُلُوهُ وَأَمَّا يُؤْتَقُوهُ حَتَّى كَثُرَ الرِّسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةً فَلَمَّا دَأَى أَنَّهُ لَا يُؤَافَقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ قَمَا قَوْلُكَ فِي عَنِّي تَوْعَمَانِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَنِّي وَعَمَانِ

كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ لَا يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يُصَدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ -

باب ۲۳۹ قَوْلُهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونُ فِتْنَةً
کی تفسیر

واضح بن عبد العزیز از عبد اللہ بن یحییٰ از خیموہ از بکر بن عمرو از بکر از نافع (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا اے ابو عبد الرحمن آپ نے یہ آیت نہیں سنی وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا اُخْرٰی تَوَاسَّیْ اٰیٰتِ كَے بموجب آپ (حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے معاملے میں کیوں نہیں لڑتے؟ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "فَقَاتِلُوْا اِلَیْهِ تَبٰیْعٰی" انہوں نے کہا جیتے! اگر میں اس آیت کی تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑوں تو یہ امر پسندیدہ ہے نسبت اس کے کہ میں اس آیت وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اُکْرٰی تَوَاسَّیْ وہ شخص کہنے لگا۔ اچھا اس آیت کا مصداق کیا ہے؟ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتَّى لَا تَكُوْنُ فِتْنَةً کہ ان سے لڑو جب تک کہ فتنہ نہ بنے انہیں تا آنکہ اللہ کا دین غائب ہو جائے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا۔ یہ جنگ تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لڑ چکے ہیں اس وقت اہل اسلام کی تعداد قلیل تھی۔ مسلمانوں کو دین اسلام کی وجہ سے تکلیف دی جاتی تھی۔ انہیں قتل و قید کرتے تھے حتیٰ کہ اسلام پھیل گیا۔ مسلمان زیادہ ہو گئے اور فتنہ باقی نہ رہا۔ اب فتنہ (جو اس آیت میں موجود ہے) وہ کہاں رہ گیا ہے؟ چنانچہ جب اس نے متفق نہ دیکھا تو حضرت علی و عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق دریافت کیا آپ کا اُن کے متعلق کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ان کے بارے میں اظہار خیال

سہ جس میں تھیں عمد کی بہت سخت سزا بیان کی گئی ۱۲۸

أَمَّا عُمَانُ فَكَانَ اللَّهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَفَكَرَهُمْ
أَنْ يَعْفُو عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنَهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ
وَهَذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ -

بتایا یہ ان کا گھر ہے۔ جہاں تم دیکھ رہے ہو۔
۳۴۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ وَبَرَةَ
حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ
خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْلَاؤُنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ
كَيْفَ تَرَوْنِي فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ
تَذَرُونِي مَا الْفِتْنَةُ كُنَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ
عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمَلِكِ -

باب ۳۴۹ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ خَرَجَ لِمُؤْمِنِينَ عَلَى
الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ
صَابِرُونَ يَغْلِبُوا أَمَّا ثَمَانِينَ وَ
إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا
أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَإِنَّا لَهُمْ
قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ -

کرتا ہوں عثمان رضی اللہ عنہ کا (جو) قصور (تم بیان کرتے ہوئے)
تو اللہ نے ان کا یہ قصور معاف کر دیا مگر تمہیں یہ معافی پسند نہیں
ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
چچا زاد بھائی اور آپ کے داماد بھی تھے۔ ہاتھ سے اشارہ کر کے

(از احمد بن یونس از زہیر از بیان از وبرہ) سعید بن جبیر
کہتے ہیں کہ ایک بار ہمارے یہاں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
تشریف لائے۔ ایک آدمی نے کہا دیکھئے یہ فتنہ برپا ہو رہا ہے آپ
اس فتنہ کی لڑائی کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے کہا تجھے فتنے کے معنی بھی معلوم ہیں؟ دراصل بات یہ ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے قتال کرتے تھے اور مشرکوں
کے پاس کوئی جاتا تو فتنے میں پڑ جاتا۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
کا قتال تمہارے قتال کی طرح دنیاوی اور ملکی نہ تھا۔

باب ۳۴۹ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ خَرَجَ لِمُؤْمِنِينَ عَلَى
الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ
صَابِرُونَ يَغْلِبُوا أَمَّا ثَمَانِينَ وَ
إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا
أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَإِنَّا لَهُمْ
قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ -

۱۱۷ منہ ۱۲ جب تو اب تک اس پر تصور رکھتے جاتے ہو ۱۲ منہ ۱۳ یا ایہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
ہوئیں ۱۲ منہ ۱۴ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اقرب اور علوی مرتبہ تو ان کا گھر دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ان کا گھر
۱۵ ہوا ہے اور قرابت قریبہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور اس پر مستزاد آپ کے داماد بھی تھے ایہ صاحب فضیلت کی نسبت ید افتاء دیکھنا
کم بھی کی نشانی ہے رشاد یہ شخص خارج میں سے ہونے کا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے ہیں خذ لہم اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ ۱۳ جو
قرآن میں مذکور ہے وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ ۱۲ منہ ۱۴ وہ اس کو تکلیف دیتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی دنیا کی حکومت یا سرکاری کے
لئے نہیں بلکہ خالص دین کے لئے جتنی کہ کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور مسلمان ان کی ایذا سے محفوظ رہیں تم تو دنیا کی سلطنت اور حکومت اور خلافت حاصل کرنے
کے لئے نہیں بلکہ دین کے لئے ہیں اس آیت سے لیتے ہو میں کا مطلب دوسرا ہے ۱۲ منہ

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَكَتَبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَفِرَّ عَشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَلَا نَحْفَ اللَّهُ عَنْكُمْ الْآيَةَ فَكَتَبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةً مِنْ مِائَتَيْنِ وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرَمِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرَمَةَ وَأَدْرَى الْأَكْثَرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هَذَا۔

باب ۲۳۹۸ قَوْلُهُ أَلَا نَحْفَ اللَّهُ

عَنْكُمْ وَاعْلَمَ أَنْ فِيكُمْ ضَعْفًا الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ

۴۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ خَرِيتٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ

از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت اتری کہ اگر بیس صابر مسلمان ہوں تو وہ دوسو کو غالب پر غالب ہوں گے، اس وقت یہ فرض ہوا کہ ایک مسلمان دس کفار کے مقابلے میں نہ بھاگے۔ سفیان نے کئی بار اس حدیث میں یہ بھی کہا کہ اگر بیس مسلمان ہوں تو دوسو کفار کے مقابلے میں نہ بھاگیں۔ بعد ازاں یہ آیت نازل ہوئی اَلَا نَحْفَ اللَّهُ عَنْكُمْ الْآيَةَ۔ اب یہ فرض ہوا کہ سو مسلمان دوسو کفار کے مقابلے میں پیٹھ نہ دکھائیں گے۔ ایک بار سفیان نے اس حدیث میں اتنا اور اضافہ کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ حَرَمِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ الْآيَةَ۔

سفیان کہتے ہیں عبد اللہ بن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) کہتے تھے میرا خیال ہے امرا المعروف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی حکم ہے۔

باب ۲۳۹۸ اَلَا نَحْفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَاعْلَمَ أَنْ فِيكُمْ ضَعْفًا الْآيَةَ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ تک کی تفسیر۔

(از یحییٰ بن عبد اللہ سلمیٰ از عبد اللہ بن مبارک از جریر بن حازم از جریر بن خریث از عمر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَكَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَفِرَّ عَشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَلَا نَحْفَ اللَّهُ عَنْكُمْ الْآيَةَ فَكَتَبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةً مِنْ مِائَتَيْنِ وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرَمِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرَمَةَ وَأَدْرَى الْأَكْثَرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هَذَا۔

اگر دس صابر مسلمان ہوں تو وہ دس کفار کو غالب پر غالب ہوں گے، اس وقت یہ فرض ہوا کہ ایک مسلمان دس کفار کے مقابلے میں نہ بھاگے۔ سفیان نے کئی بار اس حدیث میں یہ بھی کہا کہ اگر بیس صابر مسلمان ہوں تو وہ دس کفار کو غالب پر غالب ہوں گے، اس وقت یہ فرض ہوا کہ ایک مسلمان دس کفار کے مقابلے میں نہ بھاگے۔ بعد ازاں یہ آیت نازل ہوئی اَلَا نَحْفَ اللَّهُ عَنْكُمْ الْآيَةَ۔ اب یہ فرض ہوا کہ سو مسلمان دوسو کفار کے مقابلے میں پیٹھ نہ دکھائیں گے۔ ایک بار سفیان نے اس حدیث میں اتنا اور اضافہ کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ حَرَمِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ الْآيَةَ۔

مَلُودُونَ يَغْلِبُوا أَمَّا ثَمَانِيْنَ فَشَقَّ ذَٰلِكَ عَلَى
 الْمُسْلِمِيْنَ حِينَ قُرِئَ عَلَيْهِمْ حُرَّانٌ لَا يَفِرُّوْا أَحَدٌ
 مِنْ عَشْرَةٍ فَجَاءَ الْخَفِيفُ فَقَالَ الْإِنِّ خَفَّفَ
 اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ مَضْعَفًا فَإِنْ يَكُنْ
 مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا أَمَّا ثَمَانِيْنَ قَالَ فَلَمَّا
 خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ تَقْصَصَ مِنَ الصَّابِرِ
 بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ -

کیونکہ ان پر فرض ہو کہ ایک مسلمان دس کفار کے مقابلے میں بیٹھ نہ سکے
 بعد ازاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے حکم تخفیف نازل فرمایا اَلْاِنَّ
 خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ مَضْعَفًا فَاِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ
 صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا اَمَّا ثَمَانِيْنَ -

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے گفتی میں کمی
 کر دی کہ ایک کا مقابلہ بجائے دس کے دو سے ہوا تو اسٹائی کمال
 کا صبر ہی کم ہو گیا۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّامِنُ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ التَّاسِعُ عَشَرَ

إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

انیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا

سورت براءت کی تفسیر

وَلْيَجْزِ كُلُّ شَيْءٍ اَدْخَلْتَهُ فِيهِ
یہاں مراد بار بار ہے (شقت سے مراد سفر یا دور دراز راستہ)
خبال کا معنی فساد۔ نیز بمعنی موت بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
لَا تَوْبَعِي كُرْهَا وَكُرْهَا وَاحِدٌ
گورھا دونوں کا معنی ایک ہے یعنی زبردستی، جبراً یا غشی سے
مُدَّ خَلًا دَاحِلٌ ہونے کی جگہ (سرمگ وغیرہ) یَجْمَعُونَ دُورِے
ہوئے مؤتفکات، اُنْتَفَكْتَ بِهَا الْاَرْضُ سے نکلا ہے۔
یعنی اس کی زمین الٹ دی گئی۔ مؤتفکات کا معنی وہ بستی یا
جہنم اللہ تعالیٰ نے اپنے غضب سے لٹ دیا تھا۔ اُھْوَىٰ اسے ایک
غاریا گڑھے میں دھکیل دیا یا ڈال دیا عَدَن کا معنی ہمیشگی
معاہدہ ہے عَدَنُ یَارِضٍ میں اس سرزمین میں رہ گیا اسی سے
معدن کا لفظ نکلا ہے فی مَعْدِنِ صِدْقٍ اس سرزمین میں
جہاں سچائی آگئی ہے اَلْخَوَالِفُ خالف کی جمع ہے خالف یہ بھی
بیٹھنے والا اسی سے یہ حدیث ہے وَاخْلَفُهُ فِي عَقِبِهِ فِي
الْعَابِرِينَ میت کے بعد اس کے سپردگان میں تو اس کا قائم
مقام ہے خالف سے عورتیں بھی مراد ہو سکتی ہیں اس صورت میں یہ خالف کی جمع ہو گئی۔ اگر خوالف مذکر کی جمع ہو تو یہ شاذ ہے

سُورَةُ بَرَاءَةِ

وَلْيَجْزِ كُلُّ شَيْءٍ اَدْخَلْتَهُ فِيهِ
الشَّقَّةُ السَّفَرُ الْخِبَالُ الْفَسَادُ
وَالْخِبَالُ الْمَوْتُ وَلَا تَفْتَتِي
لَا تَوْبَعِي كُرْهَا وَكُرْهَا وَاحِدٌ
مُدَّ خَلًا يُدْ خَلُونَ فِيهِ يَجْمَعُونَ
يُسْرَعُونَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ اُنْتَفَكْتَ
اُنْتَفَكْتَ بِهَا الْاَرْضُ اُھْوَى الْاَقَاةُ
فِي مَهْوَةٍ عَدَنٍ خُلْدٍ عَدَنُ يَارِضٍ
اَيَ اَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ وَيُقَالُ
فِي مَعْدِنٍ صِدْقٍ فِي مَعْدِنٍ صِدْقٍ
اَلْخَوَالِفُ اَلْخَالِفُ الْاِدْنِ خَلَفَنِي
فَقَعَدَ بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلَفُهُ فِي
الْعَابِرِينَ وَيَجُوزُ اَنْ يَكُونُ
النِّسَاءُ مِنَ الْخَالِفَةِ وَانْكَانَ
جَعَمُ الدُّكُورِ فَاتَهُ كَمْ يَدُجِدُ

۱۔ یا محمد کرگناہ میں مت ڈال ۱۲۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بستی ۱۳۔ جسے جو سورۃ النمل میں ذکر کیا گیا ہے ۱۴۔ جس کا سنے کان سنے یا جانی یا دیکھ کر
۱۵۔ اس کو امام مسلم نے ام سلمہ سے لگا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حب الرسول فرماتے ہوئے دیا کہ اللہم اغفر لابی سلمۃ وارضہ دجۃ فی المہدیٰ خلفہ
۱۶۔ عقیقہ فی العابرین ۱۷۔ اس کا محافظ و نگہبان ۱۸۔ کہہ کر کہہ کر فاعل کی جمع فعل آتی ہے ۱۹۔

يَقُولُ أَخْرَأَيْهِ تَزَلَّتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ
يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ تَزَلَّتْ بَرَاءَةٌ

يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ - اور سب سے آخری سورت ، سورت
براءت نازل ہوئی ہے ۔

بَاب ۲۳۲ قَوْلِهِ قَسِيحُوا فِي

الْأَرْضِ رُبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعَلِمُوا أَنَّكُمْ
غَيْرُ مُجْزِي لِلَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ مُجْزِي
الْكَافِرِينَ سَيَحُومُوا سَيْرُوا -

بَاب قَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

وَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُجْزِي لِلَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ
مُجْزِي الْكَافِرِينَ كِتَابُ تَفْسِيرِ
سَيَحُومُوا كَمَا مَعْنَى جُلُوسِهِمْ -

۴۳۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي بِلَالٍ الْحَذَّاقِ
فِي مَوْزُونَيْنِ بَعَثَهُمْ يَوْمَ التَّحْرِيمِ وَذُنُونِ
بِمَعْنَى أَنْ لَا يَحْتَمِ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفَ
بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ثُمَّ أَرَدَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَآمَرَهُ أَنْ يُبَيِّنَ لَهَا
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعْنَا عَلَى يَوْمِ التَّحْرِيمِ
فِي أَهْلِ مَعْنَى بِبَرَاءَةِ وَأَنْ لَا يَحْتَمِ بَعْدَ الْعَامِ
مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِذْ نَهَاهُمْ أَعْلَمَهُمْ -

از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از حمید بن
عبد الرحمن ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حج میں ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو مدینہ منورہ
کرنے والوں کے ساتھ مجھے بھی بھیجا ۔ منادی یہ کرتا تھا کہ اس سال کے بعد
پھر کوئی مشرک حج نہ کرے ، نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر طواف بیت اللہ
کرے (جیسے مشرک کیا کرتے تھے)

حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ کو روانہ کرنے کے
بعد) ان کے پیچھے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو روانہ کیا ۔
انہیں بھی حکم دیا کہ سورت براءت (کافروں کو) سنا دیں ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے
ساتھ دسویں ذوالحجہ کو مئی میں سورہ براءت کی منادی کی اور یہ کہا کہ
اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی عریاں ہو کر طواف
کے کرے ۔

بَاب ۲۳۳ قَوْلِهِ وَآذَانٌ مِّنَ

اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ
الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتَلُمْ فَهُوَ خَيْرٌ

بَاب وَآذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى

النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ
مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتَلُمْ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ

۱- جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روانہ کیا کہ صحابی تھا ۱۲ منہ ۱۳ عرب میں دستور تھا کہ عہد کی مدت ختم ہونے پر عہد ٹوٹ جانے کی وہی خبر دیتا جس نے
عہد کیا ہوتا یا اس کا کوئی ناظر دار جانا آپ نے اس خیال سے حضرت علیؑ کو بھیجا ۱۲ منہ

لَكُمْ قَدْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَفَكُم
فَعَلِمَ مُعْجِزِي اللَّهِ وَكَثِيرِ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِعَدَابِ إِلَهِمْ أَذَنَهُمْ
أَعْلَمَهُمْ-

۳۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ
بَعَثَهُمْ يَوْمَ الْفَتْحِ يُؤَذِّنُونَ بَيْنَهُ أَنْ لَا يَحْجَّ
بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا
قَالَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ أَرَدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَبِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِأَمْرِهِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعًا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ
مِثْقَى يَوْمَ الْفَتْحِ بِأَمْرِهِ وَأَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ
الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا-

بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا الَّذِينَ
عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ-

۳۸۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الْبَاقِيَةِ أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطِ
يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ
مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا فَكَانَ

مُعْجِزِي اللَّهِ وَكَثِيرِ الَّذِينَ
أَلَيْهِمْ كِتَابُ التَّوْحِيدِ
أَذَنَهُمْ كَمَا مَنَى أَنَّهُمْ أَكَاهُ كَلَامًا - اطلاق دی -

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از عقیل از ابن شہاب از حمید بن
عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
نے مجھے دوسرے منادی کرنے والوں کے ساتھ یوم النحر (ذوالحجہ کی دس
تاریخ کو اس حج میں منامیں یہ منادی کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال
کے بعد کوئی مشرک حج کے لئے نہ آئے، نہ کوئی ننگا ہو کر طواف کعبہ کرے
حمید کہتے ہیں پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہی آپ نے حضرت علی رضی
اللہ عنہ کو بھیجا۔ انہیں بھی یہ حکم دیا کہ سورہ براءت کفار کو سنا دیں (تاکہ وہ
براءت کے احکامات سن لیں)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی منادی والوں میں ہمارے
ساتھ سورہ براءت سنائی اور یہ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک
حج کے لئے نہ آئے، نہ کوئی ننگا ہو کر طواف کعبہ کرے۔

بَابُ
الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
کی تفسیر

(از اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از صالح از ابن شہاب
از حمید بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ اس حج میں جو حجۃ الوداع سے پہلے تھا اور جس میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امیر بنا کر بھیجا تھا مجھے اور کئی آدمیوں کے
ساتھ لوگوں میں یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی
مشرک حج کے لئے نہ آئے، نہ کوئی ننگا طواف کعبہ کرے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكِينٍ
أَجَلٌ حَدِيثٌ أَبِي هُرَيْرَةَ -

باب ۳۴۰ قَوْلُهُ فَقَاتِلُوا

أَيُّمَ الْكُفَرِ أَتَهُمُ لَا يُحِبُّونَ لَهُمْ

۳۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حَذِيفَةَ

فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الْآيَةِ

إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنْ أُمَّتَيْنِ إِلَّا أَرْبَعَةٌ

فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّكُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخَيَّرُونَ لَا تَنْدَرُونَ فَمَا بَالُ

هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ بُيُوتَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ

أَعْلَاقًا قَالَ أُولَئِكَ الْفَسَاقُ أَجَلُ لَمْ يَبْقَ

مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ

لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَّا وَجَدَ بَرْدَهُ -

باب ۳۴۱ قَوْلُهُ وَالَّذِينَ

يَكْفُرُونَ الدَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ

لَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ -

۳۴۱- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ تَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

الْأَعْرَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ

حمید کہتے تھے کہ ذوالحجہ کا دسواں دن میں حج اکبر ہے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہی ظاہر ہوتا ہے ۱۱

باب ۳۴۰ قَاتِلُوا أَيْمَةَ الْكُفَرِ أَتَهُمُ لَا

أَيَّمَانُ لَهُمْ كِتَابُ تَفْسِيرِ -

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از اسمعیل) زید بن وہب کہتے ہیں ہم

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا - یہ

آیت قَاتِلُوا أَيْمَةَ الْكُفَرِ جن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی

ان میں سے اب صرف تین اشخاص باقی رہ گئے ہیں - اسی طرح اب منافقوں

میں اب چار آدمی باقی ہیں - اتنے میں ایک اعرابی کہنے لگا بھائی آپ

لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں ہمیں بتائیے ہمیں

معلوم نہیں کہ ان لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جو ہمارے گھروں میں قسب فی

کرتے ہیں اور ہمارے عمدہ عمدہ مال چیرا لیتے ہیں - حذیفہ رضی اللہ

عنہ کہنے لگے یہ تو فاسق لوگ ہیں - ہاں ابھی ان منافقوں میں سے چار

اشخاص زندہ ہیں (میں انہیں جانتا ہوں) ان میں ایک ایسا بوڑھا کھوسٹ

ہے اگر ٹھنڈا پانی پئے تو اس کی ٹھنڈک کا احساس بھی نہیں کر سکتا -

باب ۳۴۱ وَالَّذِينَ يَكْفُرُونَ الدَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ كِتَابُ تَفْسِيرِ -

(از حکم بن نافع از شعب ابی الزناد از عبد الرحمن اسرج) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

آپ فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کے دن اس شخص کا خزانہ گنجے سانپ

۱۱ کیونکہ میں نے آج ماذان بن اللہ وولہ الی اللہ سے سنا کہ یوم الحج اکبر ہے وہی دن سادہ کی حکم ہوا کہ یوم الحج اکبر ہے یوم انحراد ہے یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو حج

اکبر کہتے ہیں اور حج عمرہ کو دیر ہوا ہے کہ حج اکبر ہے جس میں عمرہ کا دن جو کہ واقعہ ہوا اس کی اصل صحیح حدیثوں سے نہیں پائی جاتی ۱۲ منہ ۱۱ کہ کفر سے اس آیت میں

الوسمان اور ابیہل اور عقبہ اور بنی عمرو وغیرہ مراد تھے حذیفہ کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کفار کے خلاف صرف تین شخصوں میں سے زندہ ہیں یعنی ابیہل اور بنیہل اور ابیہل اور بنیہل

میں سے تین ابیہل ووسمان جو کہ تین تھیں کہ اتنے وقت یہ لوگ آنکھ کھولیں ۱۲ منہ ۱۱ حافظ نے کہا ان کے نام سام نہیں ہوتے حذیفہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راہ تھے

ان کو معلوم ہوا کہ ۱۲ منہ ۱۱ کا لفظ مانع نہیں ہے اس کی زبان یا حلق یا اسدہ میں قوت نہیں رہی ۱۲ منہ

کی شکل میں نمودار ہوگا (جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا)

(از قتیبہ بن سعید از جریر از حصین بن عبد الرحمن) زید بن

وہب کہتے ہیں میں نے زبڈہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ

عنه سے ملاقات کی ان سے دریافت کیا آپ نے اس بیابان جنگل میں

رہائش کیوں اختیار کی ہے؟ انہوں نے کہا ہم شام میں رہتے تھے

میں نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ حضرت موعظ

کہنے لگے یہ آیت ہم مسلمانوں کے متعلق نہیں (خواہ وہ خزانے جمع کریں مگر زکوٰۃ

دیتے رہیں) بلکہ اہل کتاب کے متعلق ہے میں نے کہا نہیں یہ آیت (عام ہے)

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَيْعًا أَوْ قَرَمًا

۳۱۲ م حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ

عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ مَا أَنْزَلَكَ هَهُنَا

الْأَرْضِ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَمْتُ وَالَّذِينَ

يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ

مُعْوِيَةُ مَا هَذِهِ فِينَا مَا هَذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ

الْكِنَانِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ

مسلموں اور غیر مسلموں سب کے لئے ہے لیہ

باب ۲۴۰ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ

يَوْمَ يُحْصَى عَلَيْهِمْ فِي تَارِيحِهِمْ

فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ

وْظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنْزْتُمْ

لَا أَنْفُسَكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ

يَكْنِزُونَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ

شَيْبٍ بَنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي

عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هَذَا أَقْبَلُ

أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ قَلْبًا أَنْزَلَكَ

باب يَوْمَ يُحْصَى عَلَيْهِمْ فِي تَارِيحِهِمْ

فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ

وْظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنْزْتُمْ لَا أَنْفُسَكُمْ

فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ کی تفسیر

احمد بن شعیب بخوالہ والرش از یونس از ابن

شہاب کہتے ہیں کہ خالد بن اسلم نے کہا ہم عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما کے ہمراہ روانہ ہوئے انہوں نے فرمایا یہ

آیت وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ اس وقت

کی ہے جب زکوٰۃ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا لیکن جب

زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو

سہ ہیں اس میں ہر شخص سے معاویہ سے منکر اور یونس نے میری شکایت حضرت عثمان کو لکھی انہوں نے مجھ کو شام سے بلا بھیجا میں مدینہ آ گیا وہاں بھی بہت لوگ میرے

پاس آ گئے ہونے لگے میں نے حضرت عثمان سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا تم چاہو تو کہیں ایک جاگہ رہو اس وجہ سے میں یہاں بکلیں آ کر رہ گیا ہوں ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو ابو داؤد

نے ناخ اور مسورغ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ دوسری روایت میں یونس ہے اس نے اسے پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے واللہ ینکونون الذہب والفضة اثنتی عشرة ہیکل ۱۲ منہ ۱۳ منہ دینے کے قریب ایک مقام کا نام ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ میرے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان شدید اختلاف ہو گیا۔ علیہ السلام

جَعَلَهَا اللَّهُ طَهُورًا إِلَّا مَوَالٍ.

باب ۲۴۶۶ قَوْلُهُ إِنَّ عِدَّةَ

الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ

شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ

حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

الْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ.

۴۳۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قِيَاسُتَهُ اذْكَهَيْتُمْ

يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةَ

اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ثَلَاثُ

مُتَوَالِيَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَ

الْمُحَرَّمِ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَ

شَعْبَانَ.

باب ۲۴۶۷ قَوْلُهُ ثَنَانِي اثْنَيْنِ

إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ مَعَنَا قَامِرُنَا

السَّكِينَةُ فَعِيلُهُ مِنَ السَّكُونِ

۴۳۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

أموال کی طہارت کا ذریعہ بنایا۔

باب إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ

اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ

حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

الْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ.

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد بن زید از ایوب از محمد از

ابن ابی بکر، ابو بکر، النبی بن حارث رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع کے خطبے میں) فرمایا دیکھو زمانہ اسی

نقشہ پر آگیا جس نقشے کے ماتحت پیداؤں زمین و آسمان کے وقت تھا

یعنی ایک سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے ان میں چار مہینے قابل

احترام ہیں تین تو ساتھ ساتھ ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم

چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان

ہوتا ہے۔

باب ثَنَانِي إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ كِتَابِ التَّوْحِيدِ

مَعَنَا يَعْنِي هُمَا أَمَدُكَ وَرَبُّكَ السَّكِينَةُ بِمُرُونِ فَعِيلَةٌ

سَكُونٍ سَكَنَ سَكِينًا

(از عبد اللہ بن محمد از حبان از ہمام از ثابت از انس) حضرت

اس حدیث کی تفسیر اور تفسیر یہ ہے کہ مشرکوں نے جہاں اور نور ان میں مقبلا تھے یہ ٹہلوں تک بھی مچا رکھا تھا کہ کبھی ذوالحجہ کو محرم، محرم کو صفر کر دیتے

کبھی صفر کو محرم بھی غلط ایک مدت سے چلا آتا تھا اتفاق سے میں سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج الوداع کیا اس سال حج ذوالحجہ کے صبح مہینے میں ہوا تو آپ نے فرمایا اب صیغہ

پر کرم کر لینی پہلی حالت پر آگیا اس صبح صبح شام مہینوں کا کھر چنانچہ آج پہلا لسنہ کے فضل سے قمری سال کا صبح صبح باقی ہے ۱۲ سنہ ۱۳ مہینہ ایک قبیلے کا نام ہے جو

عرب کی بہت نظم کیا کرتا تھا اسی لئے رجب کو مضر کا رجب فرمایا ۱۲ سنہ ۱۳ مہینہ امام بخاری نے اور محدثین کا طرح اللہ تعالیٰ کی مہبت کے ہی منہ رکھے کردہ علم سے سبک کرتے ہیں اور مدد سے مومنین کے ساتھ ہے ۱۲ سنہ ۱۳ مہینہ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے جو غیر مومنوں کو ایک بندوں کے دلوں پر جاری جاتی ہے ۱۲ سنہ

حَدَّثَنَا حَبِيبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا
ثَابِتٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْعَادِ فَرَأَيْتُ أَقْرَأَ الْمُشْرِكِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَأَى قَالَ
مَا ظَنَنْتُ بِإِثْنَيْنِ اللَّهُ تَعَالَى لِيَهُمَا -

اللہ تعالیٰ ہی ہو۔ ۹

۳۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ حِينَ
وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُو الزُّبَيْرِ
وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ وَجَدُّهُ أَبُو
بَكْرٍ وَحَدَّثَهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسَفَلِينَ أَسْنَادُهُ
ثَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَعَلَهُ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ جُرَيْجٍ
صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمَطْلَبِ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوپھی) ہیں۔

۳۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا
شَقٌّ فَقَدْ دَسَّ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَفَقُلْتُ أَتُرِيدُ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ہجرت کے وقت غار (ثور) میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں نے (غار) میں سے کفار
کے پاؤں دیکھے (جو ہمارے سر پر رکھ رہے تھے) میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ اگر ان میں کوئی اپنا پاؤں اٹھا کر (نیچے) دیکھے تو ہمیں
دیکھ لے گا (عرض صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے) آپ نے فرمایا۔ ابوبکر
تمہیں معلوم ہے ان دو آدمیوں کو کوئی نقصان پہنچا سکے گا جن کے ساتھ تیسرا

(از عبد اللہ بن محمد از ابن عیینہ از ابن جریر) ابن ابی ملکہ کہتے
ہیں کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عبد اللہ بن زبیر سے جھگڑا ہوا
(تو میں نے عبد اللہ بن زبیر کی مخالفت کی) ابن عباس رضی اللہ عنہما
بولے وہ بہت اچھے آدمی ہیں ان کے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (عشرہ
مبشرہ میں سے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوپھی زاد بھائی (ہیں) اللہ
اسماء رضی اللہ عنہا (صدیق اکبر کی بیٹی) ہیں۔ خالد ام المؤمنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ مانا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ دادی حضرت
صافیت بنت عبد المطلب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوپھی) ہیں۔

عبد اللہ بن محمد کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ اس حدیث کی سند کو بیان کیجئے انہوں نے اتنا کہا حَدَّثَنَا
(اے کچھ کہنے والے تھے) کہ ایک آدمی نے انہیں دوسری باتوں میں لگا دیا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ۔
(از عبد اللہ بن محمد از یحییٰ بن معین از حجاج از ابن جریر) ابن ابی ملکہ
کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عباس میں (بیعت کا) کچھ
جھگڑا ہوا۔ میں صبح کے وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس
گیا۔ ان سے پوچھا کیا آپ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے لڑنا

۱۲- اللہ اکبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقلال عقلمند آدمی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک صفت آپ کے سچے پیغمبر ہونے کا عمدہ ثبوت ہے ۱۲-
۱۳- عبد اللہ بن زبیر اور ابن عباس اور یحییٰ بن معین سے یہ قوالاں تھیں کہ ان سے بیعت کر لیں انہوں نے اس خیال سے اتنا کہہ کر کئی خلافت کا معاملہ خوب جما نہیں لیا نہ جو
پھر اور کسی سے بیعت کرنا چاہتے آخری ایام میں زبیر نے ان دونوں صاحبوں کو چھوڑ کر اور ان کو قید کر یا انہما بن ابی سفیان نے یہ حال نہ کر لیا کہ جو بھی جہنم ان دونوں کو قید سے
نجات دلائی پھر کہنے لگے کہ عبد اللہ بن زبیر سے لڑو انہوں نے انکار کیا اور طائف چلے گئے ۱۳- اس صورت میں یہ خیال رہا کہ شاید یحییٰ بن معین نے یہ حدیث خود ابن جریر سے بلا واسطہ
نہی ہو یا ان کے اہل گمراہی نے اس حدیث کو دوسرے طریق سے بھی ان جریر سے نکالا ۱۴- ابی اسید رضی اللہ عنہ نے زبیر کا عمدہ اور ہم سے ہم کر لیا کی شہادت کی تھی لیکن عبد اللہ
ابن عباس نے عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کرنے سے تنہا ہی کیا کہا کہ عبد اللہ بن زبیر کی فتنہ انگیزی نہیں جانتے ۱۵- عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲- اللہ اکبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقلال عقلمند آدمی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک صفت آپ کے سچے پیغمبر ہونے کا عمدہ ثبوت ہے ۱۲-
۱۳- عبد اللہ بن زبیر اور ابن عباس اور یحییٰ بن معین سے یہ قوالاں تھیں کہ ان سے بیعت کر لیں انہوں نے اس خیال سے اتنا کہہ کر کئی خلافت کا معاملہ خوب جما نہیں لیا نہ جو
پھر اور کسی سے بیعت کرنا چاہتے آخری ایام میں زبیر نے ان دونوں صاحبوں کو چھوڑ کر اور ان کو قید کر یا انہما بن ابی سفیان نے یہ حال نہ کر لیا کہ جو بھی جہنم ان دونوں کو قید سے
نجات دلائی پھر کہنے لگے کہ عبد اللہ بن زبیر سے لڑو انہوں نے انکار کیا اور طائف چلے گئے ۱۳- اس صورت میں یہ خیال رہا کہ شاید یحییٰ بن معین نے یہ حدیث خود ابن جریر سے بلا واسطہ
نہی ہو یا ان کے اہل گمراہی نے اس حدیث کو دوسرے طریق سے بھی ان جریر سے نکالا ۱۴- ابی اسید رضی اللہ عنہ نے زبیر کا عمدہ اور ہم سے ہم کر لیا کی شہادت کی تھی لیکن عبد اللہ
ابن عباس نے عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کرنے سے تنہا ہی کیا کہا کہ عبد اللہ بن زبیر کی فتنہ انگیزی نہیں جانتے ۱۵- عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَعَمِلَ حَرَمُ اللَّهِ فَقَالَ
مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمِّهِ
مُحَلِّينَ وَإِلَيَّ وَاللَّهُ لَا أَحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ
النَّاسُ بَايِعْ لِبَنِي الزُّبَيْرِ فَعَلْتُ وَأَيُّنَ
الْمُرْعَنَةِ أَمَّا أَبُو فَعَمِلَ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَيْدِ الزُّبَيْرِ وَأَمَّا جَدُّهُ فَفَصَحًا
الْغَاوِي بِرَيْدِ أَبِي بَكْرٍ وَأُمُّهُ فَذَاكَ النِّطَاقِ
يُرِيدُ أَسْمَاءَ وَأَمَّا خَالَتُهُ فَامْرَأَتُ الْمُؤْمِنِينَ
يُرِيدُ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَزَوْجُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَيْدِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتُهُ
يُرِيدُ صَفِيَّةَ ثَمَّ عَفِيفَةَ فِي الْإِسْلَامِ قَارِي
لِلْقُرْآنِ وَاللَّهُ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ
قَرِيبٍ وَإِنْ رَجَعُونِي رَجَعُونِي أَكْفَاءُ كَرَامًا قَانَرِ
الْثَّوَيَّاتِ وَالْأَسْمَاءِ وَالْحَمِيدَاتِ يُرِيدُ
أَبْطُلُكُمِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسْمَاءَ

چاہتے ہیں اور اللہ کے حرم پاک کی توہین کرنا مناسب سمجھتے ہیں؟ تو کہنے لگے معاذ اللہ یہ معاملہ تو اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ بن زبیر اور بنی امیہ کی ہی تقدیر میں لکھ دیا تھا۔ وہ حرم پاک کے اندر لڑائی کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ میں تو خدا کی قسم حرم پاک میں کبھی لڑائی جائز نہیں سمجھتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا لوگ مجھ سے کہتے ہیں عبد اللہ بن زبیر جس سے بیعت کر لو۔ میں نے نہیں یہ جواب دیا کہ اس میں کیا قباحت ہے؟ اس لئے کہ ان کے والد تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری (خاص رفیق) تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زبیر کو مراد لیا ہے۔ ان کے نانا غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ ذات النطاق (کرنندہ والی) تھیں یعنی اسماء بنت ابی بکرؓ ان کی خالام المؤمنین تھیں یعنی حضرت عائشہؓ ان کی بھوپھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص زوجہ محترمہ تھیں یعنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوپھی ان کی دادی تھیں یعنی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب۔ ان (غنائی فضاائل) کے علاوہ بذاتِ خود وہ مسلم کی حیثیت سے ہمیشہ پاکدامن رہے۔ نیز وہ ان کے قارشی ہیں۔ خدا کی قسم بنی امیہ کے لوگ اگر مجھ سے اچھا سلوک کریں تو میں ایسا کرنا ہی چاہتی کیونکہ وہ میرے بہت قریبی رشتہ دار ہیں اگر وہ مجھ پر ہتھی

کو جو بنی اسد کی شاخ ہیں ہم پر ترجیح دی۔

۱۱۔ یہ بات نہیں ہے کہ عبداللہ بن زبیر خلافت کے مستحق نہ ہوں ۱۲۔ منہ ۱۳۔ جیسے اوپر حدیث میں گزرا کہ ہر پھر کا ایک عہداری ہو تاکہ اسے اور میرا عہداری زبیر سے فکا کر دیا جائے۔ ۱۴۔ منہ ۱۵۔ یہ قہر بھی اوپر لکھ رکھا ہے کہ حضرت اسامہ نے ہجرت کے وقت اپنا کنبرہ دو کٹرے کر کے ایک سے آخفتہ علی اللہ علیہ السلام کا گوشہ اور دوسرے سے مشکینہ باندھ دیا تھا اسی روز سے ان کا لقب ذات النطاقین ہو گیا تھا ۱۶۔ منہ ۱۷۔ یعنی ان کے والد کی پوجی کو نہ کہ حضرت زبیر بن العوام بن خویلد بن اسکے بیٹے تھے اور حضرت خدیجہ خویلد بن اسلم کی بیٹی تھیں ۱۸۔ منہ ۱۹۔ ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ میں اس جگہ استناد اور فیہ عیاں ہے کہ ابن ابی قحیفہ کی علیہ السلام بن زبیر سے بیعت کا یہ جانب داری کی بنی اپنے بیٹے کو ان لوگوں کی حمایت چھوڑ دی۔ ہمارے تمام کٹرے شروع میں اس میں شامل تھے علیہ السلام بن زبیر کی فرخواری کی ان لوگوں کو ان سے بیعت کر لینے کی ترغیب ہی جب ان کی خلافت دیا جائے گی تو انہیں ابن عباس اور ابن اشعث سے بے اعتنائی خود کوری اپنی قوم والوں میں بنی اسکو پہلے لائے ان کے بعد ہی ہاشم اور بنی مطلب کو۔ اس امر میں ابن عباس کو کبیرا رنج ہوا اور بنی حوئے کی بات بنی تھی اس موقع پر حضرت عمرؓ فرماتے جنہوں نے ان قوم والوں کو کڈ دیا میں نے پوچھا اور ہمیشہ بنی ہاشم اور انصار کو سب مقدم رکھتے تھے ۲۰۔ منہ ۲۱۔ ابن عباس علیہ السلام کی بیعت ہاشم کے وہ عبدال منافق کے اور ایسے عیش کش کا بیٹا تھا وہ عبدال منافق کا ترجمہ علیہ السلام کے بچاؤ کا دیا تھا ۲۲۔ یہ سید مروان کا نانا تھا جس وقت عبداللہ بن زبیر کے خلاف بنی خلافت عمال چلا تھا تو اسے حکمران پر عبداللہ بن زبیر کو مکر کہتے تھے اسے پھر مروان بن مال مروان کے مرنے کے بعد تک رہا پھر اس کے بیٹے علی الملک بہت غلبہ حاصل کیا اور حجاج بن یوسف کو کھینک کر عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا ان وقت علی الملک کی خلافت ۲۳۔ منہ ۲۴۔ ابن عباس کے کہیں سے ان کی فرخواری کی اپنے بچاؤ کا تھا عیساں یعنی بنی امیہ کے مطابق بقت چھوڑ دیا۔

۴۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَفَسَعَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ
وَقَالَ إِنَّا لَنَهْمُ فَقَالَ رَجُلٌ مَا عَدَلْتُ
فَقَالَ يَخْرُجُ مِنْ ضُغْنِي هَذَا أَقَوْمٌ يَمُرُّونَ
بَيْنَ الدِّينِ -

بَابُ ۲۴۰۹ قَوْلُهُ الَّذِينَ

يَلْبِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
يَلْبِزُونَ يَعْبِثُونَ جُهْدَهُمْ
جُهْدُهُمْ طَاقَتَهُمْ -

(از محمد بن کثیر از سفیان از ابو الدرداء ابن ابی نعم) ابوسعید
خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
کچھ مال بھیجا گیا آپ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا (وہ سب
نومسلم تھے) اور فرمایا (یہ مال ان کو دے کر) میں ان کا دل (اسلام
سے) بلانا چاہتا ہوں اس پر ایک شخص کہنے لگا۔ یا رسول اللہ آپ
نے انصاف نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص (معتزض) کی نسل
سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دین سے باہر ہو جائیں گے۔

بَابُ الَّذِينَ يَلْبِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
الْمُؤْمِنِينَ کی تفسیر -

يَلْبِزُونَ کا معنی عیب لگاتے ہیں۔ طعن مارتے
ہیں جُهْدُهُمْ اور رَجْعُهُمْ دونوں صحیح ہیں -

(پیش اور زبرد سے) محنت مزدوری کر مقدور کے موافق۔ کوشش کے مطابق -

۴۱۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
قَالَ لَمَّا أَمْرُنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ
فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنُصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ السَّائِكُ
بِأَكْثَرِ مِنْهُ فَقَالَ الْمُتَأَفِّفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَفِيٌّ
عَنْ صَدَقَتِهِ هَذَا أَوْ مَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ
الْآرَاءُ فَأَزَلَّتِ الَّذِينَ يَلْبِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَحْمِلُونَ
الْأَجْرَهُمْ الْآيَةَ -

(از بشر بن خالد ابو محمد از محمد بن جعفر از شعبہ
وائل) ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب ہمیں خیرات
کرنے کا حکم ہوا، اس وقت ہم (بطور مزدوری) بار برداری کرتے
تھے۔ ایک روز ابو عقیل (اسی مزدوری کے پیسوں سے) آدھا
صاع (کھجور کا) لے کر آئے۔ اور ایک صاحب (عبدالرحمان بن
عوف) بہت سا مال لائے۔

یہ دیکھ کر منافقین کہنے لگے ابو عقیل کی خیرات کی اللہ کو کیا پڑا
تھی۔ (آدھی صاع کی کیا حقیقت ہے، اور عبدالرحمن بن عوف نے تو
ریاکے لئے اتنا بہت سا مال خیرات کیا ہے چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل
ہوئی الَّذِينَ يَلْبِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آخِرِ آيَةِ

لے حضرت علیؑ نے سونے کا ڈالا بھیجا تھا ۱۲ منہ ۱۳۰۰۰ درہم اور عقیلؓ اور زیدؓ اور علقمہؓ ۱۲ منہ ۱۲۰۰۰ درہم
۱۲ منہ ۱۲۰۰۰ درہم دو ہزار درہم ۱۲ منہ ۱۲۰۰۰ درہم ۱۲ منہ ۱۲۰۰۰ درہم ۱۲ منہ ۱۲۰۰۰ درہم ۱۲ منہ ۱۲۰۰۰ درہم
حیثیت کے موافق بہت سا مال اللہ کی راہ میں دیا اس کا بھی پھیلنا اور گودا کا قرار دیا ہوتا ہے لہذا میں بھی بعضے نام کے مسلمانوں نے منافقوں کا شیوا اختیار کیا ہے جس کا راہ
جو کوئی اللہ کا یہ نیک کام کرتا ہے تو اس کو راہ کا جلتہ ہے ان کی خدمت مسلمانوں کو یہ خیال نہیں آتا کہ ہماری قوم کیسے تباہ حالت میں ہے اس وقت میں جو مسلمان کوئی قومی کام کرے
تو سب کو مل کر اس کی خوب تعریف اور فخر ہے اور اگر اس کو اپنے اور اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے تاکہ قومی فائدے میں دوسرے بھی مستند ہوں تھیں تھیں تاکہ اس کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیں ۱۲ منہ

۴۲۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

قُلْتُ لِأَبِي أَسَامَةَ أَحَدَ هَؤُلَاءِ عَنْ عَن
سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْمُرُنَا بِالْقَدَقَةِ فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِدَ
بِأَمْدٍ وَرَأَتْ لِأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ
كَاشَّةٍ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ قَالَ أَبُو أَسَامَةَ نَعَمْ

بَاب ۲ قَوْلُهُ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ

أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِينَ مَرَّةً كُنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ

۴۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَافِرٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَوَدُّ فِي عَبْدِ اللَّهِ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَبِيضَةً يَكْفِيهِمْ
أَبَاكَ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ
فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّيُ عَلَيْهِ
وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيْرٌ فِي اللَّهِ فَقَالَ
اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُهُ
عَلَى السَّبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلَّى
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے ابو اسامہ سے دریافت
کیا آیا آپ سے زائدہ نے بحوالہ سلیمان از شقیق یہ روایت کی ہے کہ
حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم خیرات کا حکم دیتے تو اس وقت ہم (صحابہ) میں سے کوئی مزدوری
کر کے ایک مد اناج یا کمجور، لاتا اور آج تو ہم لوگ ایسے امیر ہیں کہ
ہم میں سے کسی کے پاس ایک لاکھ درم موجود ہے۔ یہ ابو مسعود انصاری رضی
ابنی طرف اشارہ کیا۔ ابو اسامہ نے جواب دیا کہ ہاں۔

بَاب ۱ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ

لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً
يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ كِتَابُ التَّائِبِينَ

(ارعبید بن اسمعیل از ابو اسامہ از عبید اللہ از نافع) ابن عمر
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب عبد اللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اس کا بیٹا
عبد اللہ بن عبد اللہ (جو سچا مسلمان تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا اور درخواست کی کہ اپنا کترہ عنایت فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں
کفن دوں۔ آپ نے کترہ مبارک عنایت فرمایا۔ پھر اس نے درخواست کی
آپ نماز جنازہ پڑھیے آپ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے پھر
عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر آپ کا کپڑا تھا اور عرض کرنے لگے یا رسول
اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ
تعالیٰ نے ایسے لوگوں (منافقوں) پر نماز پڑھنے سے آپ کو منع فرمایا ہے،
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
تو ان کے لئے دعا کرے یا نہ کرے اگر تو ستر بار ان کے لئے دعا کرے گا
جب بھی اللہ انہیں بخشے والا نہیں اس لئے میں ستر بار سے زیادہ مرتبہ
دعا کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ وہ تو منافق تھا اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عمر کی بات نہ مانی) منافق پر نماز پڑھنی

فَأَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَمُوتُ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَحَدٌ
وَلَا تَمُوتُ عَلَىٰ قَبْرِهِ -

۴۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْنَا
الْبَيْهَقِيَّ عَنْ عَقِيلٍ قَالَ قَالَ غَيْرُكَ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ
ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
أَبِي سَلُولٍ وَرَعَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتُصَلِّيُ عَلَى ابْنِ أَبِي وَقَدْ قَالَ يُؤْمَرُ كَذَا كَذَا
وَكَذَا قَالَ أَعَدَّ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخْبَرْتُ يَا عُمَرُ
عَلَمًا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي خُذْتُ فَاخْتَرْتُ
لَوْ أَعْلَمُ إِنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لِي
لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا
يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ الْإِيتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا
تَمُوتُ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَحَدٌ إِلَى قَوْلِهِ
وَهُمْ قَاسِقُونَ قَالَ فَجَعَلْتُ بَعْدَ مِنْ جِوَارِي

چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ تو ان منافقوں میں سے کسی کے
مرنے پر نماز جنازہ مت پڑھا ورنہ ان کی قبر پر کھڑا ہو۔

(ان یحیی بن بکیر ازلیث از عقیل — یحیی کے علاوہ دوسرے شخص
(عبداللہ بن صالح لیث کے منشی) کہتے ہیں مجھے لیث نے بیان کیا ان عقیل
از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما فاروق
اعظم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب عبداللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اس پر (جنازہ کی) نماز پڑھنے کے لئے بلائے گئے۔ جب آپلاس
پر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں فوراً آپ کے قریب ہو گیا میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابی کے بیٹے پر نماز پڑھتے ہیں؟ اس نے تو فلاں
دن ایسی بات کہی تھی فلاں دن ایسی غرض میں اس کے تمام کمر توٹ شمار
کرنے لگا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور فرمایا عمر واذرا
ہو بھی۔ جب میں نے اہرا کیا (کہ آپ اس پر نماز پڑھیے) تو آپ نے دعا
بات یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھے اختیار ملا ہے (منافقوں کے لئے دعا
کروں یا نہ کروں) میرا اختیار ہے میں دعا کرتا ہوں۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو
جائے کہ ستر بار سے زیادہ مرتبہ دعا کرنے سے اس کی مغفرت ہو جائے گی تو
میں ستر بار سے زیادہ اس کے لئے دعا کروں گا۔

فاروق اعظم حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
پر نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھ کر واپس آئے بھٹوڑی دیکے بعد سورہ برات کی
یہ دو آیتیں نازل ہوئیں وَلَا تَمُوتُ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَحَدٌ — وَهُمْ
قَاسِقُونَ تک کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں مجھے بعد میں اپنے اور بکیر آیا کہ مجھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کمر کچھ اس کے کام آئے والا نہیں مجھا میرے کہ اس کی قوم کے بزرگوں اور مسلمان ہو جائیں گے ایسا ہی
ہو جائے اللہ ان کی قوم کے لوگوں نے یہ حال دیکھ کر سلام کہہ کر ایک دعا میں ہے کہ عبداللہ بن ابی کھنڈہ تھا اس نے آنحضرت کو بلا بھیجا احادیث سے کہتا ہے کہ دعا کی وہ روایت کہ
تھا سلمان اللہ آنحضرت کی شفقت اور ہرانی کا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم کو ایسا ہرمان دیا کہ اس کا تمھارا بھی لڑنے والی نے غارت فرمایا عبداللہ بن ابی وہی تھا یہ لڑنے والی
میں کیا کیا ہوئی کی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کتنی تھیں اور جنگا میں آپ کو میں نے وقت پر چھوڑ کر چلا گیا تھا پھر بھی آپ نے اس کی بڑی باتوں کا کچھ خیال نہ کیا نہ اس کے لئے
دعا کرنے اور اس پر نماز پڑھنے کو مستعد ہو گیا۔

صلی اللہ تعالیٰ نے حضرت عوفیؓ کے لئے کو افاق حکم دیا حضرت عمرؓ کا کیا کہنا، عوفی صاحب المراءے مزارتے اور انتظامی
اور سیاست مدین میں تو اپنا نظم نہیں رکھتے تھے ۱۲ مسند

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَعْلَمُ

باب ۲۳۱ قَوْلِهِ وَلَا تُصَلِّ
عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا
وَلَا تُقِمُّ عَلَى قَبْرِهٖ -

۴۴۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
قَالَ حَدَّثَنَا آدَسُ بْنُ عَيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ قَالَ لَنَا تَوْفِيُّ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبَاءٍ أَبْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ
فَيْصَمَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفِنَهُ فِيهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي
عَلَيْهِ فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاطِ بِثَوْبِهِ فَقَالَ
تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَهُوَ مِمَّا فَوْقَ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ
تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا خَيْرٌ فِي اللَّهِ أَوْ أَخْبَرَنِي
فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنَّ
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ
لَهُمْ فَقَالَ سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ فَصَلِّ
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
صَلِّنَا مَعَهُ ثُمَّ أُنْزِلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا تُصَلِّ
عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تُقِمُّ عَلَى قَبْرِهٖ
إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ
فَاسِقُونَ -

صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے کی اتنی جرأت کیوں پیدا ہو گئی تھی؟ حالانکہ
اللہ اور اس کا رسول (ہر کام کی مصلحت) بہتر جانتے ہیں۔
باب وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ
أَبَدًا وَلَا تُقِمُّ عَلَى قَبْرِهٖ کی تفسیر۔

(از ابراہیم بن منذر اناس بن عیاض از عبد اللہ از نافع) ابن عمر
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی (نافع) مر گیا تو اس کا بیٹا
عبد اللہ بن عبد اللہ (جو سچا مسلمان تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا آپ نے اپنا کرتہ اسے عنایت کیا اور فرمایا اسی میں اپنے باپ کا
کفن کر۔ پھر اس کے جنازے پر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا کرتہ پکڑ لیا اور عرض کیا وہ تو
منافق تھا۔ آپ اس پر نماز (کیسے) پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ
کو منافقوں کے لئے دعا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ نے
مجھے منع نہیں فرمایا بلکہ امتیاز دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "تو ان کے
لئے استغفار کرے یا نہ کرے اگر تو ستر بار بھی ان کے لئے استغفار کرے جب
بھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔" میں ستر بار سے زیادہ اس
کے لئے استغفار کروں گا۔

حضرت عمر کہتے ہیں آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی (میری بات
نہ مانی، ہم لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس کے بعد اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا
وَلَا تُقِمُّ عَلَى قَبْرِهٖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ
فَاسِقُونَ -

۱۔ جب ہر دور عالم اشرف انبیاء کی دعا و وہ بھی ہر بار کافروں اور منافقوں کے لئے مومنہ ہوتا و کسی ولی یا درویش کی کیا بات ہے کہ اس کی سفارش سے کافر
یا مشرک کی مغفرت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے وہ ایسی بھولن حکایتیں اور نقلیں کیے مگر ان لیتے ہیں کہ فلاں درویش نے دو سو کا تئید حضرت
عزراہیل سے چھین لیا اور سب کی مغفرت کرادی یا فلاں درویش کا دھڑی جو مشرک تھا ان کا نام لیتے ہی بخش دیا گیا ۱۲ منہ

باب ۲۲۱ قَوْلِهِ سَيَحْلِفُونَ
بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ
لَتَعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ
إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا وَهُمْ جَاهِلٌ
بِجَزَاءِ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ -

۴۲۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْثَّبْتُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ
مَالِكٌ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ
تَخَلَّفَ عَنْ تَبَوُّكِ وَاللَّهُ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ
مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي أَعْظَمَ مِنْ مَذِي
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ
كَذَّابَةً فَأَهْلَكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَّبُوا
حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيُ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ
إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ إِلَى الْفَاسِقِينَ -

باب ۲۲۲ قَوْلِهِ وَآخِرُونَ
أَعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا
صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ
يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

۴۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُبْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا آتَانِي اللَّيْلَةَ

باب ۲۲۱ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا
انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَتَعْرِضُوا عَنْهُمْ
فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا
وَهُمْ جَاهِلٌ بِجَزَاءِ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ -

کی تفسیر

(الزبیدی از علی بن ابی شہاب از عبد الرحمن بن عبد
اللہ عبد اللہ بن کعب بن مالک کہتے ہیں کعب بن مالک غزوہ تبوک
سے پیچھے رہ گئے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف
لائے کعب کہتے تھے۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے دین اسلام کی
ہدایت کے بعد دوسری کوئی نعمت اس سے بڑھ کر نہیں دی کہ میں
نے (غزوہ تبوک کے معاملے میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سچے سچ حال عرض کر دیا (اپنے قصور کا اعتراف کیا) اگر میں جھوٹ
بولتا تو دوسرے جھوٹ بولنے والوں کی طرح تباہ ہو جاتا اور اس موقع
پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ
إِلَيْهِمْ — الْفَاسِقِينَ تک۔

باب ۲۲۲ وَآخِرُونَ
أَعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا
صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ
يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(از مؤمل بن ہشام از اسمعیل بن ابراہیم از عوف از ابو ہریرہ)
سمو بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے۔ انہوں نے نیند سے
مجھے جگایا (اور کہیں لے چلے) چلتے چلتے ایک شہر تک پہنچے جو سونے
چاندی کی اینٹوں سے بنا تھا۔ وہاں ہمیں کچھ لوگ ملے جن کے

إِنِّي أَنَا بَعَثَنِي إِلَى مَدْيَنَةَ مُوسَى
بِلَبَنٍ ذَهَبٍ لِّبَنٍ فَنَدَّ فَنَلَقَانَا رَجُلًا شَطْرُ
مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَى وَشَطْرُكَافِهِمْ
مَا أَنْتَ رَأَى قَالَا لَهُمَا أَذْهَبُوا فَقَعُوا فِي
ذَلِكَ النَّهْرِ فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا
فَدَّ ذَهَبَ ذَلِكَ السَّوَرُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي
أَحْسَنِ مَوَدَّةٍ قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ
وَهَذَا الْكَافِرُ لَكَ قَالَا أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ
كَانُوا شَطْرَ مَنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرُ مَنْهُمْ
قَبِيحٌ فَأَتَاهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرُ
سَيِّئًا تَحَاوَدَا اللَّهَ عَنْهُمْ-

**باب ۲۳۱۳ قَوْلُهُ مَا كَانَ
لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ
يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ-**

۲۳۱۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ لَوْ قَا دَخَلَ
عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَكَ
أَبُورَجِيْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ عَمْرٍ قُلْنَا
إِلَّا إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ أَحَاجُّ لَكَ بِمَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ
أَبُورَجِيْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ يَا أَبَا طَالِبٍ
أَتُرْعَبُ عَنْ مَلَكَ عِدَاكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

جسم کا ایک حصہ نہایت حسین اور دوسرا نہایت مجھیا نک تھا
میرے ساتھ والے فرشتوں نے ان سے ایک نہر کے اندر جانے
کے لئے کہا۔ چنانچہ وہ لوگ اس نہر میں داخل ہوئے۔ (نہاٹے)
وہاں سے جب نکلے تو نہایت خوبصورت ہو چکے تھے آدھا بدن
بھی نہایت خوبصورت ہو گیا، فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ جنت
العدن ہے اور یہی حضور کے قیام کی جگہ ہے۔ پھر کہنے لگے وہ
لوگ جو آدمی بد شکل اور آدمی خوبصورت تھے انہوں نے دنیا
میں کچھ اچھے اور کچھ بُرے اعمال کئے تھے اب خداوند عالم نے
انہیں معاف فرما دیا ہے۔

**باب ۲۳۱۳ قَوْلُهُ مَا كَانَ
لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ
يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ**
کی تفسیر۔

(از اسحاق بن ابراہیم از عبد الرزاق از معمر از زہری از سعید بن
مسیب) مُسَيَّب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں جب ابو طالب (آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے چچا) مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لے گئے وہاں ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ (کافروں کے سردار) بیٹھے
ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ چچا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہئے۔ اس کے ذریعہ اللہ کے سامنے (آپ کی نجات
کے لئے) دلیل پیش کروں گا۔ یہ سن کر ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی
امیہ انہیں سمجھانے لگے۔ ابو طالب (ابیا عبد المطالب کا دین
(آخری وقت) چھوڑ دو گئے؟ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ میں آپ کے لئے برابر استغفار (دعا) کرتا ہوں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَسْتَغْفِرُكَ لَكَ مَا كُفَرْتُ بِهِ
عَنْكَ فَذَلْتُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَى
قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَصْحَابُ
الْجَحِيمِ

باب ۲۳۱۵ قَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ
اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَ
الْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ
الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ
قُرَيْشٍ فَمَنْهُمْ كَمُرَّتَابٍ عَلَيْهِمْ إِيَّاهُ يَوْمَ
رُؤُوفٍ رَحِيمٍ

۴۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ
أَحْمَدَ وَحَدَّثَنَا عَنَبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ كَانَ
قَائِمًا كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حَاجِينَ عَمِي قَالَ سَمِعْتُ
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِمْ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ
الَّذِينَ خَلَفُوا قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِمْ إِنْ
مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَمْلَأَ مِنْ مَتَالِي صَدَقَةً
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

باب ۲۳۱۶ قَوْلِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ
الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

کرتا رہوں گا جب تک منع نہ کر دیا جاؤں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی
مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ
وَلَوْ كَانُوا أُولَى قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَصْحَابُ
الْجَحِيمِ

باب لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ
الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ
قُرَيْشٍ مِنْهُمْ كَمُرَّتَابٍ عَلَيْهِمْ إِيَّاهُ يَوْمَ
رُؤُوفٍ رَحِيمٍ کی تفسیر۔

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس)

دوسری سند (از احمد از غنیمہ از یونس از ابن شہاب از
عبد الرحمن بن کعب) عبد اللہ بن کعب جو اپنے والد حضرت کعب بن کعب
کے نابینا ہو جانے کے بعد سہارا دیا کرتے تھے کہتے ہیں کہ کعب بن
مالک رضی اللہ عنہ اس آیت وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا
کے متعلق جو قصہ بیان کرتے تھے، اس میں میں نے سنا وہ کہتے تھے۔
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں اپنی توبہ
قبول ہونے کے شکر سے میں اپنا سارا مال خالص اللہ اور اس کے
رسول کی رضا مندی کے لئے خیرات کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں
تھوڑا مال اپنے لئے بھی رکھ لے۔ یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔

باب وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ
خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ
بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ

كَلَّمُوا أَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ
تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ

۳۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ
أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ أَنَّ

الرَّهْوَرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الْقَلَاءَةِ
الَّذِينَ تَبَّ عَلَيْهِمْ إِنَّهُمْ لَمْ يَخْلَفُوا عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ
غَزَاهَا قَطْرٌ غَيْرُ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ

وَعَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَاجْتَمَعْتُ مَدْرَسَتِي
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا وَكَانَ قَلَمًا

يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ سَافِرًا إِلَّا هُنَا وَكَانَ
يَبْدَأُ بِأَيِّ مَسْجِدٍ فَيُرَكِّبُ رُكْعَتَيْنِ وَهُمَا اللَّيْلُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ
صَاحِبِي وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنْ

الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرَنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا
فَلَيْسَتْ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ

شَيْءٍ أَهَمُّ لِي مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يَهْتَلِي عَلَيَّ
الْبُتِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُونَ مِنَ النَّاسِ

كَلَّمُوا أَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ
تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ

(از محمد از احمد بن ابی شعیب از موسی بن عین از اسحاق ابن

راشد از زہری از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک) عبد اللہ

بن کعب رضی اللہ عنہ میں نے اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ

ان تینوں میں ایک تھے جن کا قصور اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا۔

میرے والد کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کسی غزوے

میں پیچھے نہ رہا صرف دو مرتبہ یعنی غزوہ عسرة (غزوہ تبوک) اور

غزوہ بدر میں البتہ رہ گیا۔ چنانچہ میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ جب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت (غزوہ تبوک) کے

واپس، مدینے تشریف لائیں گے تو میں وہی کہوں گا جو حقیقت

ہے۔ اور آپ اکثر جب سفر سے تشریف لاتے تو چاشت ہی کے

وقت شہر میں آتے، پہلے مسجد میں جاتے وہاں ایک دو گانہ پڑھتے

غرض آپ نے لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں

(ہلال اور مرارہ) سے کوئی بات نہ کرے۔ ہم تینوں کے سوا اور لوگ

جو پیچھے رہ گئے تھے ان کے لئے یہ حکم نہیں دیا۔ اب لوگوں نے ہم سے

بات چیت کرنا چھوڑ دیا۔ اس حال میں رہتے ہوئے مجھ پر زندگی

دو بھر ہو گئی۔ مجھے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ اگر کہیں میں

مر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے جنازے پر نماز نہ

پڑھیں۔ یا خدا! خواستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے

رحلت کر جائیں تو میں (تمام عمر) اسی مصیبت میں مبتلا رہوں

گا۔ کوئی مجھ سے بات چیت نہ کرے گا۔ مرتے وقت مجھ پر جنازہ

۱۔ پہلے کعب کے دل میں طرح طرح کے خیال شیطان نے ڈالے تھے کہ کوئی جھوٹا بہانہ کر دینا لیکن اللہ نے ان کو بچا لیا انہوں نے پچھلے اپنے قصور کا اقرار

کر لیا ۲۔ یہ دو گانہ شکاریہ کا تھا کہ حق تعالیٰ سفر سے معاف فرمادے اور واپس لایا ۳۔ منہ

بِتِلْكَ الْمَكْرِزَةِ فَلَا يَكْلِبُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا
يُمَسِّحُ عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَوَدَّنَا عَلَى نَبِيِّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَقِيَ الثَّلَاثُ الْآخِرُونَ
مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ أَمْرٍ سَلَمَةٍ وَكَانَتْ أَمْرُ سَلَمَةٍ تُحْسِنُهُ
فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَمْرُ سَلَمَةَ
تَيْبٌ عَلَى كَعْبٍ لَتَ أَفْلَا أُرْسِلَ إِلَيْهِ
فَأَبْشَرُكَ قَالَ إِذَا يَخْطِفُكُمُ النَّاسُ
فَيَمْنَعُوكُمُ النُّومَ سَأَوُ اللَّيْلَةَ حَتَّى إِذَا
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ
الْفَجْرِ أَذِنَ بِنُوبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا
اسْتَبَشَّرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْ تَطْعَةُ
مِنِ الْقَبْرِ وَكُنَّا فِيهَا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ خَلَفُوا
عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قَبْلَ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ
اعْتَدَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا التَّوْبَةَ
فَلَمَّا ذَكَرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَدَرُوا
بِالْبَاطِلِ ذَكَرُوا إِشْرَ مَا ذَكَرِيهِ أَحَدٌ قَالَ
اللَّهُ مُبْجَانَهُ يَمْتَدُّونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ
إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَدُوا وَالنَّاسُ نَوْمٌ لَكُمْ
قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ
عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ أَعْيَاةَ

نہ پھٹے گا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ہماری معافی کا حکم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اس وقت تہائی رات باقی رہی تھی اور
آپ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ ام سلمہ
رضی اللہ عنہا میرے حق میں خاص محبت تھیں اور میری مدد کرنا
چاہتی تھیں۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
اُم سلمہ! کعب بن مالک کی توبہ قبول ہوگئی۔ انہوں نے کہا میں
کعب بن مالک کو مبارک باد کہلا بھیجوں؟ آپ نے فرمایا
(اتنی رات کو) لوگ ہجوم کر آئیں گے، تمہاری نیند خراب کر دیں
گے۔ جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی تو لوگوں کو ہماری قبول
توبہ کی اطلاع دے دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت
مبارک تھی کہ جب آپ خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ انور چمکنے لگتا
گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔ ہم نین آدمی جن کا ذکر قرآن میں ہے کہ
وہ پیچھے والے دیئے گئے (یعنی ہماری نسبت کوئی حکم نہیں پڑھا)
جب اللہ تعالیٰ نے ہماری معافی کا حکم نازل فرمایا پھر ان کا بھی
ذکر آیا جو جہاد میں شامل نہ ہوئے تھے اور جنہوں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے سامنے، جھوٹے بہانے کئے تھے تو ان کا ذکر بہت
بُری طرح کیا گیا ویسا بُرا ذکر اللہ نے کسی کا نہیں کیا۔ فرمایا
يَعْتَدُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا
تَعْتَدُوا وَالنَّاسُ نَوْمٌ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ
أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ
آخِر آیت تک۔

لہ تو علی اللہ کا اذن دینا چاہتے تھے کہ ان تینوں پر جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن کا مقدمہ
زیر تہمید رکھا گیا تھا اور جن کے باب میں کوئی قطعی حکم نہیں دیا گیا تھا ۱۲۷

باب ۳۳۱ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الْغَفِيرِ

۳۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَجْلٍ قَالَ

حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ

مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخْلَفُ عَنْ

قِصَّةِ تَبَوُّكِ قَوْلِ اللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَذْلَكَهُ

اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِنَّا أَبْلَغَ

مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ وَكُرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا

كَذِبًا قَدْ نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى

النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ

الصَّادِقِينَ.

باب ۳۳۲ قَوْلُهُ لَقَدْ جَاءَكُمْ

رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا

عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ

رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ مِنَ الرَّافَةِ.

۳۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ

السَّبَّاحِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ

وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوُحْيَ قَالَ أُرْسِلَ

إِلَى أَبِي بَكْرٍ مُقْتَلٌ أَهْلُ الْيَمَامَةِ وَوَعْدُهُ

باب ۳۳۳ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ كِي تَفْسِيرُ-

(از یحیی بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبد الرحمن

ابن عبد اللہ بن کعب بن مالک) عبد اللہ بن کعب جو اپنے والد کو

ان کے نابینا ہو جانے کے بعد سہارا دیا کرتے تھے کہتے تھے میں نے

اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ غزوہ تبوک میں

بچے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے تھے۔ خدا کی قسم میں نہیں جانتا اللہ

نے کسی کو واقعہ صحیح کہنے کی توفیق دے کر اس پر اتنا احسان کیا ہو جیسا کہ

مجھ پر کیا۔ میرے دل میں اس وقت سے جب میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے اس مقدمے میں صحیح صحیح عرض کیا تھا، آج تک جھوٹ کا

تصور بھی نہیں پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی مقام پر یہ آیت نازل

کی تھی لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ — وَ

كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ تک۔

باب ۳۳۴ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ — رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ

سے نکلا ہے (یعنی بہت ہرمانی)۔

(از ابوالیمان از شعب ابی زرہ از ابن سباق) زید بن ثابت

انصاری رضی اللہ عنہ جو کاتبین وحی میں سے تھے کہتے ہیں کہ جنگ

یمامہ میں (جو مسلمہ کذاب سے ہوئی تھی) بہت سے صحابہ کرام شہید

ہوئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اس وقت حضرت

عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ میں گیا تو ابوبکر رضی اللہ

عُرِفَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ آتَانِي فَقَالَ إِنَّ
الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالتَّاسِ
وَلَا فِي أَحْسَنِ أَنْ يُسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ
فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ إِلَّا
أَنْ تَجْعُوهُ وَلَا تَرَى أَنْ يُجْمَعَ الْقُرْآنُ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا
لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ
يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ لِي ذَلِكَ مَعْنَى
وَرَأَيْتُ الَّذِي دَايَ عُمَرَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
وَعُمَرَ عِنْدَ كَابِلِ بْنِ لَدِيٍّ فَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ إِنَّكَ لَرَجُلٌ شَاقٌّ عَاقِلٌ وَلَا تَنْهَمُكَ
كُنْتُ مَكْتُوبُ الْوَحْيِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ فَوَلَّاهُ لَوْ
كَفَفْنِي نَقَلَ جَبَلٌ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ
عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ
كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهِ
خَيْرٌ فَلَمْ أَزَلْ أُرَاجِعُهُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ
صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرِي أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ فَفَهَّمْتُ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ
مِنَ الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَافِ وَالْعُسْبِ وَ
صُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ مِنْ سُورَةٍ

کہنے لگے عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے کہنے لگے جنگ یمامہ میں
بہت سے مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے اس طرح اور
جنگوں میں دوسرے قاری (عالم قرآن) بھی شہید ہو جائیں تو
قرآن کا بہت سا حصہ دنیا سے اٹھ جائے گا۔ اگر قرآن کو ایک جگہ
جمع کر دیا جائے تو یہ خطرہ نہ رہے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کو
جمع کرادیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ جواب
دیا بھلا میں وہ کام کیسے کروں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے خدا کی قسم یہ اچھا کام ہے اور بار بار یہی
کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیا کہ یہ کام
اچھا ہے اور میں عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے متفق ہو گیا۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ
تقریر سننے لے اور خاموش بیٹھے لے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا ابھی
تم جو ان عقلمند آدمی ہو اور ہم تمہیں سچا سمجھتے ہیں تم آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم کے زمانے میں بھی قرآن لکھا کرتے تھے اب ایسا کرو قرآن کو راجا سے
تلاش کرو اور سب جمع کرادو۔

زید بن ثابت کہتے ہیں اگر حدیق اکبر رضی اللہ عنہ مجھے بہاڑ ڈھونڈنے کا
حکم دیتے تو مجھے اتنا مشکل معلوم نہ ہوتا جتنا قرآن جمع کرنا معلوم ہوا۔ آخر
میں نے کہہ دیا آپ دونوں ایسا کام کرنا چاہتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یہ اچھا کام ہے پھر
میں ان سے برابر ٹکرا کر رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا
جیسے اللہ نے ابو بکر و عمرؓ کا سینہ کھول دیا تھا میں بھی اس کام کو اچھا سمجھنے
لگا آخر کار میں اٹھا۔ قرآن کی تلاش شروع کی کہیں پرچوں پر لکھا ہوا تھا،
کہیں موٹے کھے کی ہڈیوں پر کہیں کھجور کی ڈالیوں پر، بعض لوگوں نے یاد

لے لکھے ہیں گیارہ سو یا چودہ سو مسلمان اس لڑائی میں شہید ہوئے ان میں ستر فقیر قرآن کے قاری ہی تھے ۱۰ منہ سلاہ کیونکہ اس وقت اکثر لوگ قرآن کو نمائی یاد رکھتے تھے لکھی ہوئی
مصروف کارواج نہ تھا ۱۱ منہ سلاہ پھر ابو بکر حدیق وہ قرآن جمع کرنے کو ایک نیا کام اور بدعت سمجھے حالانکہ یہ بدعت شرعیہ نہ تھا گو نیا کام تھا کیونکہ قرآن کا جمع کرنا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے وقت میں شروع ہو چکا تھا ۱۲ منہ

التَّوْبَةُ اثْنَيْنِ مَعَ حُزْمَةٍ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ يَجِدْهَا
مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ الْمُنِجُ
وَكَانَتْ الشَّعْفُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ
أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتَّى
تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بَدَتْ عُمَرَ تَابَعَهُ
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَعَ ابْنِ
الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
ابْنُ شِهَابٍ مَعَ أَبِي حُزَيْمَةَ وَتَابَعَهُ يَعْقُوبُ
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ مَعَ حُزَيْمَةَ أَوْ
أَبِي حُزَيْمَةَ

کیا اس روایت میں بھی ابو خزیمہ ہے۔

میں کیا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے سورہ توبہ کی دو آیتیں خزمیر بن
ثابت انصاری کے سوا اور کہیں نہ چل کیں یعنی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
عَلَيْكُمْ آخِرُکَ۔

پھر یہ مصحف جس میں قرآن جمع کیا گیا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
کی حیات مبارکہ تک ان کے پاس رہا۔ پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی
حیات مبارکہ تک ان کے پاس رہا۔ ان کے وصال کے بعد اہل المؤمنین
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ملا۔

شعبی کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر اور لیث بن سعد نے
بھی یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے
لیث کہتے ہیں مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے
ابن شہاب سے روایت کیا۔ اس میں (خزمیرہ کے بدلے) ابو خزیمہ
انصاری ہے۔

موسیٰ نے ابراہیم سے روایت کیا کہ ہم سے ابن شہاب نے بیان

موسیٰ بن اسماعیل کے ساتھ اس حدیث کو یعقوب بن ابراہیم نے بھی اپنے والد ابراہیم بن سعد سے روایت کیا ہے۔
ابو ثابت محمد بن عبد اللہ سلمی کہتے ہیں ہم سے ابراہیم نے بیان کیا۔ اس روایت میں رشک کے ساتھ خزمیرہ او
ابو خزیمہ کے الفاظ آئے ہیں۔

سُورَةُ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْلَطَ فَنَبَتْ

سُورَةُ يُوسُفَ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
ابن عباس نے کہا فَأَخْلَطَ یہ نَبَاتُ الْأَرْضِ اس کا

لے حافظ نے کہا صحیح ابو خزیمہ انصاری ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ آیت صرف ابو خزیمہ کے اعتبار پر قرآن میں شریک کر دی گئی بلکہ یہ آیت اور لوگوں نے بھی سنی تھی
اور اچھی مگر کبھی چوٹی کسی کے پاس نہ لی ابو خزیمہ کے پاس ہی اس وقت سب نے اس کی تصدیق کی افدقرآن میں اپنے مقام پر روح کر دی تھی ۱۲ من ۱۵ عثمان بن عمر
کی روایت کو امام احمد دارقطنی نے اپنی مستندوں میں اولیث کی روایت کو غور و نام بخاری نے فضائل قرآن اور توحید میں واصل کیا ۱۲ من ۱۵ اس کا ابو القاسم بغوی نے فضائل قرآن میں
واصل کیا ۱۳ من ۱۵ اس کو خود امام بخاری نے فضائل قرآن میں واصل کیا ۱۳ من ۱۵ اس کو خود امام بخاری نے

الْجُودَى جَبَلٌ بِالْجُودِيَّةِ وَقَالَ
الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْعَلِيمُ
يَسْتَهْزِءُونَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ أَقْبَلِي أَمْسِكِي عَصِيْبُ
شَدِيدٌ لَا جَرَمَ بَلَى وَقَالَ الشَّوْزُ
نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجَدَ الْوَدَّ

جو دی ایک پہاڑ ہے (اس) جزیرے میں (جو جلد اور فرات
کے درمیان موصول کے قریب) حسن بصری کہتے ہیں اِنَّكَ
لَاَنْتَ الْخَلِيْمُ یہ فقرہ کفار نے (حضرت شعیب علیہ السلام) کی
بطور استہزاء کہا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
اقلی کا معنی تھم جا۔ رک جا۔ عصب کا معنی سخت
لاجرم کا معنی کیوں نہیں (یعنی ضرور) فار التور کا معنی

پانی پھوٹ نکلا۔ عکرمہ کہتے ہیں تنور سطح زمین کو کہتے ہیں۔

۲۴۲۱ قَوْلِهِ اَلَا اِنَّهُمْ
يَشْتَوْنَ مَدُوْدَهُمْ لَيَسْتَخْفُوْا
مِنْهُ اَلَا حَيْنٌ يَسْتَفْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
قَالَ غَيْرُهُ وَحَاقَ نَزْلُ يَحْيٰى
يَنْزِلُ يُوْسُفُ فَعُوْلٌ مِّنْ يَّسْتُ
وَقَالَ فَجَاهِدْ تَبْتَلِسُ تَحْزَنُ
يَشْتَوْنَ مَدُوْدَهُمْ شَكٌّ فَ
اُمْتَرَاۤءُ فِي الْحَقِّ لَيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ
مِنْ اَللّٰهِ اِنْ اَسْتَطَاعُوْا۔

باب اَلَا اِنَّهُمْ يَشْتَوْنَ مَدُوْدَهُمْ
لَيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حَيْنٌ يَسْتَفْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ کی تفسیر

عکرمہ کے سوا اور حضرات کہتے ہیں حاق کا معنی
اتر پڑا۔ اسی سے یحییٰ یعنی اترتا ہے اِنَّهٗ لَيَعْلَمُ
كَقُوْدٍ یس یوْس کا معنی مایوس ہے یوس بروزن
فعل ہے یسْتُ سے نکلا ہے۔

مجاہد کہتے ہیں تَبْتَلِسُ کا معنی غم نہ کھا۔ یَشْتَوْنَ
مَدُوْدَهُمْ کا مطلب یہ ہے کہ حق بات میں شک شبہ
کرتے ہیں۔ لَيَسْتَخْفُوْا یعنی اگر ہو سکے تو خدا پوشیدہ کریں

(از حسن بن محمد بن صباح از حجاج بن محمد از ابن جریر)

محمد بن عباد بن جعفر کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو
اس آیت کو اس طرح پڑھتے سنا اَلَا اِنَّهُمْ يَشْتَوْنَ مَدُوْدَهُمْ
میں نے دریافت کیا یہ آیت کس ذیل میں نازل ہوئی ہے؟ تو
انہوں نے فرمایا کچھ لوگ ننگے ہو کر رُفیع حاجت کرتے وقت اور جلا

۴۳۴۲ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ
صَبَّاحٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُوَيْنٍ
اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ
عَبَّاسَ بْنَ يَسْفَرَ اَلَا اِنَّهُمْ يَشْتَوْنَ مَدُوْدَهُمْ
قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ اُنَاسٌ كَانُوا

سے یعنی زمین سے پانی پھوٹ کر اوپر گیا اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ یہ تنور حضرت آدم علیہ السلام کا تھا ملک شام میں ۱۲ میل ہے ابن عباس رضی اللہ
عنہما کہتے ہیں اور یہ ہنرات یوں ہے اَلَا اِنَّهُمْ يَشْتَوْنَ مَدُوْدَهُمْ تَشْتَوْنِي اَشْتَوْنِي سے ہے بروزن اَفْعُوْا عَلٰی اَمْسِ

يَنْتَبِهُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيَفْضُلُوا إِلَى السَّمَاءِ فَكَذَلِكَ
ذَلِكَ فِيهِمْ-

۳۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ بْنُ مُوسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ مَنِيعٍ وَآخِرُ بْنُ
مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ
أَلَّا إِنَّهُمْ تَشْتَوْنِي صُدُّوهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا
الْعَبَّاسِ مَا تَشْتَوْنِي صُدُّوهُمْ قَالَ كَانَ
الرَّجُلُ مُجَامِعَ امْرَأَةٍ فَاسْتَحْيَى أَوْ يَتَخَلَّ
فَيَسْتَحْيَى فَكَرَرْتُ أَلَّا إِنَّهُمْ يَشْتَوْنَ صُدُّوهُمْ

۳۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو قَالَ قَرَأْتُ
عَبَّاسٍ أَلَّا إِنَّهُمْ يَشْتَوْنَ صُدُّوهُمْ لِيَسْتَخْفُوا
مِنْهُ أَلَّا حِينَ يَسْتَغْشَوْنَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ
غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشَوْنَ يُغْطُونَ
رُؤُسَهُمْ سَيِّئٌ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّكَ بِقَوْمِهِ فَبَقَا
بِهِمَا ذَرْعًا بِأَضْيَافِهِ يَغْطِيهِ مِنَ الْبَلِّ لِسَوَادٍ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ أُنْدَبُ أَرْحَمُ-

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ
عَرُشُهُ عَلَى الْمَاءِ-

۳۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَايْدِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَفُنِّقُ أَفُنِّقُ عَلَيْكَ وَقَالَ

کرتے وقت آسمان کی طرف ستر کھولنے میں (پرو و کار سے) شر مالتے تھے۔
(شرم کے مارے جھکے جلتے تھے) اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(از ابو ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج محمد بن عباد بن جعفر)
کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی اَلَّا
اِنَّهُمْ تَشْتَوْنِي صُدُّوهُمْ میں نے کہا اے ابو العباس (ابن
عباس رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) تَشْتَوْنِي صُدُّوهُمْ کا کیا مطلب
ہے؟ انہوں نے کہا بعض لوگ اپنی بیویوں سے جماع کرنے یا بیکٹ
میں ننگے ہونے سے شرماتے (کہ خدا دیکھ رہا ہے) اس وقت یہ آیت
نازل ہوئی اَلَّا اِنَّهُمْ يَشْتَوْنَ صُدُّوهُمْ۔

(از حمیدی از سفیان، عمرو بن دینار کہتے ہیں ابن عباس رضی
اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی اَلَّا اِنَّهُمْ يَشْتَوْنَ صُدُّوهُمْ لِيَسْتَخْفُوا
مِنْهُ اَلَّا حِينَ يَسْتَغْشَوْنَ ثِيَابَهُمْ۔

عمرو بن دینار کے سوا اور حضرات نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے یوں نقل کیا کہ وہ یَسْتَغْشَوْنَ کے معنی سر ڈھانپ لینے کے
بتایا کرتے ہیں۔ سیئیٰ بیہڑا اپنی قوم سے بدگمان ہوا وصفاق بیہڑا اپنے
مہمانوں کو دیکھ کر رنجیدہ ہوا یَغْطِيهِ بِقَطِيعٍ مِنَ الْبَلِّ کی سیاحت میں
مجاہد کہتے ہیں اُنْدَبُ کا معنی رجوع کرتا ہوں (متوجہ ہوتا ہوں)

بَابُ وَكَانَ عَرُشُهُ عَلَى الْمَاءِ
کی تفسیر۔

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں تو خراج کر (اے انسان) میں بھی تجھ
پر خسران کروں گا (تجھے دوں گا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لے یعنی وہ اپنے سینے دھرتے کہنے پر اللہ سے چھپا ناچاہتے ہیں وہ لوگوں کو اندکھی سہی کہتا ہے درجاً تا ہے اس کو چھپا چھپا نہیں ۱۲ من لے اس کو طبری نے علی بن ابی طالب کی طرف
سے نکالا ہے ۱۲ من لے وہ بہت خوبصورت تھے حضرت کوٹا لکھتے کہ میری قوم کے لوگ مردان کو تائیں ۱۲ من لے اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ۱۲ من

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَغْنِبُوا تَغْنِبُهُمْ كَمَا تَغْنِبُ الْكَلْبُ وَالْأَنْهَارُ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقُوا مِنْ دُونِ مَا خَلَقُوا
 السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُمْ لَمُتَنِعُونَ مَا فِي
 بَيْدِهِمْ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِئْسَ الْمَقَرُّ
 يَخْفَضُ وَيَرْفَعُ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عُرْوَةٍ
 آتَى أَصْبَنُوهُ وَمِنْهُ بَعْرُوهُ وَاعْتَرَاكَ إِخْدُ
 بِنَا صِيَّتَهَا آتَى فِي مَلِكِهِ وَسُلْطَانِهِ عَنِيدٌ
 وَعَنُودٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ وَهُوَ تَاكِيدُ الْكِبَارِ
 اسْتَعْمَرَكُمْ جَعَلَكُمْ عُمَرَاءَ آعَمَرْتُمُ الْكَدَارَ
 فَهِيَ عُمَرَى جَعَلَتْهَا لَهُ ذِكْرُهُمْ وَآفَكَرُهُمْ
 وَأُسْتَشْكِرُهُمْ وَاحِدٌ جَمِيدٌ تَجِيدٌ كَاثِرٌ
 فَجِيلٌ مِنْ مَّا جِدَ فَحَمُودٌ مِنْ حَمْدٍ سَجِيلٌ
 الشَّدِيدُ الْكَبِيرُ سَجِيلٌ وَسَجِيلٌ وَاللَّامُ
 وَالتَّوْنُ أَحْتَابٌ وَقَالَ نَبِيَّهُمْ مِنْ مُقْبِلٍ
 وَدَبْلَةٍ يَنْفِرُونَ الْبَيْضَ صَاحِبَةٌ
 ضَرِيَّا تَوَالِي بِهِ الْأَبْطَالُ سَجِيلًا
 وَآلِي مَدِينٍ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا إِلَى أَهْلِ مَدِينٍ
 لَاقَ مَدِينٌ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَأَسَالُ الْقَرْيَةِ وَ
 وَأَسَالُ لِعِيرٍ كَعْنَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ وَالْعِيرُ
 وَرَأَاهُمْ ظَهْرًا يَقُولُ لَمْ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ
 وَيُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْبَلِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ ظَهَرَتْ
 حَاجَتِي وَجَعَلَتِي ظَهْرًا وَالظَّهْرُ هَهُنَا أَنْ
 تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ دَعَاءً كَتَبْتَ ظَهْرِي

۱۔ یعنی جن کو چاہتا ہے اس پر وہی کی کشتا کشت کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی کرتا ہے وسعت اور تسبیحی رزق دونوں میں اس کے اختیار میں ہیں عقل اور علم اور سہر و دلی کے
 اسباب میں مگر یہ سب اللہ نے چاہے ان سے کچھ نہیں ہوتا نہ ہر کارنامہ جوں تحت دہا ۱۲ منہ ۱۱ اس آیت میں وَاعْتَرَاكَ آفَ تَجِيدٌ جَمِيدٌ وَتَجِيدٌ ۱۲ منہ ۱۱ مقرر لغت
 کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سَجِيلٌ سخت پتھر کو کہتے ہیں اور سَجِيلٌ کوئی چیز جو سخت ہو ۱۲ منہ ۱۱ سَجِيلٌ مادری یعنی سخت مادری یہاں ۱۲ منہ ۱۱ اعتراض ہوا ہے کہ شکر سے
 معلوم نہیں ہوتا کہ سَجِيلٌ اور سَجِيلٌ کے ایک معنی ہیں ۱۲ منہ ۱۱

أَرَادُوا لَنَا سَقَاطًا أَوْ جَرَحًا هُوَ مُصَدَّرٌ مِّنْ
 أَجْرَمْتُ وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ الْفُلْكَ وَالْفُلْكَ
 وَاحِدٌ وَجَمْعُهُ وَهِيَ السَّفِينَةُ وَالسَّفِينُ مَجْرَاهَا
 مَوْقِفُهَا وَهُوَ مُصَدَّرٌ أَجْرَيْتُ وَأَرَسَيْتُ
 حَبَسْتُ وَيُقَرُّ مَرَسَهَا مِنْ رَسَتْ هِيَ وَ
 مَجْرَاهَا مِنْ جَرَتْ هِيَ وَجَرَّهَا وَمَرَسَهَا
 مِنْ فَعَلَ بِهَا الرَّاسِيَاتِ الثَّانِيَاتِ -

کا معنی اللہ سے جلائے والا ہے اور اسے ٹھہرانے والا ہے۔ یہ مفعول کے معنی میں ہے التراسیات یعنی جی ہوئیں گے۔

باب ۲۳۳۳ قَوْلِهِ وَيَقُولُ لَأَشْهَادُ

هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَّبُوا عَلَى رَبِّهِمْ آلَا

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَاحِدُ الْأَشْهَادِ

شَهِيدٌ مِّثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ -

۲۳۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

بِزِيدُ بْنُ نُزَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهَشَامٌ

قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مَهْضُومٍ عَنْ بَنِي مُجَرِّزٍ قَالَ

بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّجْوِي فَقَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْنِي

الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ هَشَامٌ قَدْ نَوَّالُ الْمُؤْمِنِينَ

حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَفَّهُ فَيَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ

تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا يَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ يَقُولُ

یہاں کارآمد جانور یا برتن ساتھ دینے والا مراد ہے اَرَادُوا لَنَا ہمارے کیلئے اور ذلیل افراد اَجْرَاجِی میں اَجْرَاہَا جَرَمْتُ کا مصدر ہے۔ یا جَرَمْتُ (ثلاثی مجرد) کا فُلْكَ اور فُلْكَ جمع اور واحد دونوں طرح مستعمل ہے یعنی کشتی یا کشتیاں مَجْرَاهَا کشتی کا جہان، یہ مصدر ہے اَجْرَيْتُ کا اس طرح مَرَسَهَا مصدر ہے اَرَسَيْتُ کا۔ یعنی میں نے کشتی روک لی (انگروال دیا) بعضوں نے مَرَسَهَا (بفتح ميم) پر صا ہے رَسَتْ سے۔ اس طرح مَجْرَاهَا بھی جَرَتْ سے (بعض کے نزدیک ہے) مَجْرَاهَا وَمَرَسَهَا

کا معنی اللہ سے جلائے والا ہے اور اسے ٹھہرانے والا ہے۔ یہ مفعول کے معنی میں ہے التراسیات یعنی جی ہوئیں گے۔

باب ۲۳۳۳ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ

كَذَّبُوا عَلَى رَبِّهِمْ آلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى

الظَّالِمِينَ کی تفسیر۔

أَشْهَادُ شاہد کی جمع ہے جیسے صاحب کی جمع اصحاب ہے۔

(از مسدود از زید بن نزیع از سعید و ہشام از قتادہ) مہضوم

ابن محرز کہتے ہیں ایک بار عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے۔

اتنے میں ایک شخص سامنے آیا کہنے لگا اے ابو عبد الرحمن یا د کہا، اے ابن

عمر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے متعلق کچھ سنا ہے (حوالہ اللہ

تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں سے کرے گا) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن اپنے رب کے قریب

لایا جائے گا۔

ہشام کہتے ہیں کہ مومن اپنے رب کے قریب ہو جائے گا یہاں تک

کہ رب اپنی رحمت سے اسے چھپالے گا۔ اس کے تمام گناہ اسے بتائے گا

فرمائے گا فلاں گناہ تجھے معلوم ہے؟ مومن عرض کرے گا بیشک پُروردگار

میں نے سب گناہ یاد رکھے ہیں اور یہی بہتر ہے کیونکہ اس عباد کا ظاہری مطلب لکھا ہے کہ قرآن شریف

میں یہ نظم رکھنا لکھا ہے وہ ان معنوں میں ہے حالانکہ قرآن میں ظہور سے یہی مراد نہیں ہے بلکہ وہی ہے کہ تم نے خدا کو یہ پشت ڈال دیا یعنی بالکل بھول گئے ۱۲ من گناہ

میں گناہ و مہملہ بھی پڑھا ہے ۱۲ من گناہ یعنی سورتہ بقرہ میں ہے بلکہ سورہ سہا میں ہے اس کی تفہیم بخاری مرسلہا کی مناسبت سے کر دی کیونکہ دونوں کلام

ایک ہے ۱۲ من گناہ قسطنطنیہ نے کوفہ کی تاویل کی ہے یعنی اللہ رحمت سے اس کو چھپالے گا ۱۲ من

طَرَفِي تَهَارٍ وَزُلْفَا مِّنَ الْكَيْلِ لَاتِ
الْحَسَنَاتِ يَذُ هِبْنِ السَّيَّاتِ ذَلِكَ
ذِكْرِي لِلدَّكْرِينِ وَزُلْفَا سَاعَاتِ
بَعْدَ سَاعَاتِ وَمِنْهُ سَمِعِي الْمُرُودَةَ
الزُّلْفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَأَمَّا
زُلْفَى فَمَصْدَرٌ مِّنَ الْقُرْبَى اِذْ لَفُوا
اجْتَمَعُوا اَزْ لَفْنَا اَجْمَعْنَا-

منعدي ہے، یعنی ہم نے جمع کیا۔

۳۳۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَرْدٌ
هُوَ ابْنُ دُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ التَّمِيمِيُّ عَنْ
أَبِي عَقْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ
مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَنَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَأَنزَلَتْ عَلَيْهِ
وَأَقْرَأَ الصَّلَاةَ طَرَفِي تَهَارٍ وَزُلْفَا مِّنَ الْكَيْلِ
إِنَّ الْحَسَنَاتِ يَذُ هِبْنِ السَّيَّاتِ ذَلِكَ كَرِي
لِلدَّكْرِينِ قَالَ الرَّجُلُ إِلَى هَذِهِ قَالَ لَيْسَ
عَمِلَ بِهَا مِنْ أَصْنَى-

وَزُلْفَا مِّنَ الْكَيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يَذُ هِبْنِ
السَّيَّاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلدَّكْرِينِ كِتَابُ تَفْسِيرِ
زُلْفَا سَاعَاتِ بِ سَاعَاتِ، گھڑی گھڑی اس سے
مُرُودَةُ ہے کیونکہ لوگ وہاں رات کی گھڑیوں میں آتے
ہوتے ہیں۔ زُلْفُ منزلوں کے معنی میں بھی آتا ہے زُلْفَى
کا لفظ (جو سورہ ص میں ہے) وہ مصدر ہے جیسے قُرْبَى
یعنی قرب۔ نزدیکی۔ اِذْ لَفُوا جمع ہو گئے اَزْ لَفْنَا فصل

(از مسدود از یزید بن زریع از سلیمان تیمی از ابو عثمان)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں) ایک شخص نے غیر عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنا گناہ بیان کیا۔ اس وقت یہ آیت نازل
ہوئی۔ اَقْرَأَ الصَّلَاةَ طَرَفِي تَهَارٍ وَزُلْفَا مِّنَ الْكَيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ
يَذُ هِبْنِ السَّيَّاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلدَّكْرِينِ۔

اس شخص نے عرض کیا آیا یہ معافی (منازل سے معذور گناہوں کا معاف
ہونا) خاص میرے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں میری امت کا جو
شخص بھی ایسا کرے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سُورَةُ يُوسُفَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

فُضِّلَ سَجْوَالُ حُصَيْنٍ اَزْ مَجَاهِدٍ رَوَايَتِ كَرْتِي هِي كَرْتِي
كَامَعْنَى تَرْجَمَ هُوَ خُودُ فَضِيلُ كَهْتِي هِي كَرْتِي جَلْسِي نَهَانِ
مِنْ تَرْجَمَ كُو كَهْتِي هِي سَفِيَانُ بْنُ عَيْسَى اَيْكُ شَخْصٍ سَيِّئٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ يُوسُفَ

وَقَالَ فَضِيلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مَجَاهِدٍ
مُّتَمَّاكَ اَلْاُتُوجُّمُ وَقَالَ فَضِيلُ اَلْاُتُوجُّمُ
بِالْحَبَشَةِ مُتَمَّاكَ وَقَالَ ابْنُ عَجِينَةَ

یہ یعنی گناہ کر کے نادام ہونا نہ چھوے اور توبہ استغفار کرے تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔ ابن منذر نے ہی حدیث سے یہ نکالا کہ اگر کبھی مرد کو غیر عورت کے ساتھ
ایک لڑکی میں بچپن میں بھی اس پچھتہ ہونے کا ۲۷ منہ ملے۔ یہ کیا راولیا، میں سے ہیں اس روایت کو ابن منذر اور مسدود نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲۷ منہ کو ان ابی حاتم نے وصل کیا

عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُحَمَّدٍ مَثَلُ كُلِّ شَيْءٍ
قُطِعَ بِالسَّكِينِ قَالَ قَتَادَةُ لَدُوْ
عِلْمٍ قَامِلٍ بِمَا عَلِمَ وَقَالَ ابْنُ جُنَيْدٍ
صَوَامٌ مَثَلُكَ الْفَارِسِيُّ الَّذِي
يَسْتَقِي طَرَفًا مَكَانَتِ تَشْرِبُ بِهِ
الْأَعَا جَمْعُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ دُنَّ
تُحْمَلُونَ وَقَالَ غَيْرُكَ غِيَابَةُ
كُلِّ شَيْءٍ غَيْبٌ عَنكَ شَيْئًا فَهُوَ
غِيَابَةُ وَالْحُبُّ التَّرَكُّبَةُ الَّتِي
لَمْ تُطَوِّمْهُ مِنْ لَنَا مُصَدِّقِي لَنَا
أَشَدُّ كَقَبْلِ أَنْ يَأْخُذَ فِي التَّقْصَاتِ
يُقَالُ بَلَغَ أَشَدَّهُ وَبَلَغُوا أَشَدَّهُمْ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدَهَا شَدٌّ وَ
الْمَثَلُ مَا أَتَكَاتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ
أَوْ تَحْدِيثٍ أَوْ لَطْعَانٍ وَابْطَلُ
الَّذِي قَالَ الْأَنْثَرِيُّ وَلَيْسَ فِي
كَلَامِ الْعَرَبِ الْأَنْتَرُجُ فَلَمَّا اخْتَجَمَ
عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُ الْمَثَلُ مِنْ تَمَارِقِ
قُرْوَ إِلَى شَرِّهِ فَقَالُوا إِنَّمَا
هُوَ الْبَتُّ سَاكِنَةُ النَّجَاءِ وَ
إِنَّمَا الْمَثَلُ طَرَفُ الْبَطْرِ وَمِنْ
ذَلِكَ قِيلَ لَهَا مَثَلُكَ وَابْنُ
الْمَثَلُكَ فَإِنْ كَانَ لَمْ تَرُجْ

روایت کرتے ہیں اور وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں لاہول
نے کہا کہ مَثَلُکَا وہ چیز ہے جو پھیری سے کاٹی جائے اور وہ
یا سبزی وغیرہ قتا دہ کہتے ہیں دو علم کا معنی اپنے علم پر عمل
کرنے والا۔ عالم باعمل۔ ابن جبر کہتے ہیں صوائع ایک باب
ہے جسے مَثَلُکُ فارسی بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک گلاس کی طرح ہوتا
ہے جس کے دونوں کنارے مل جاتے ہیں جی لوگ اس میں
پانی پیا کرتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تَقْنَدُونَ
کا معنی مجھے جاہل مت کہو۔ دو مگر حضرات مفسرین کہتے ہیں
غیاہ وہ چیز ہے جو دوسری چیز کو چھپانے غائب کرنے جُجِے
کسی کتوال جس کی بندش نہ ہوئی ہو۔ مَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا
تو ہماری بات کو سچ نہیں سمجھنے والا أَشَدُّ وہ عمر جو زمانہ
انقطاع سے پہلے ہو۔ (تیس سے چالیس برس تک) عرب
لوگ کہتے ہیں بَلَغَ أَشَدُّ کہ وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچا بَلَغُوا
أَشَدُّ هُمْ وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچے بعض کہتے ہیں اشد
جمع شد کی ہے مَثَلُکَا مُشَد۔ تمکیر جس پر کھلنے پینے یا باتیں کرنے
کے لئے ٹیک لگاتے ہیں جو کہتا ہے کہ مَثَلُکَا کا معنی ترنج ہے وہ
غلط کہتا ہے۔ عربی زبان میں مَثَلُکَا کے معنی ترنج کے بالکل نہیں
آئے ہیں جب اس شخص سے جو مَثَلُکَا کے معنی ترنج کہتا ہے اس کی
دلیل بیان کی گئی کہ مَثَلُکَا مسند یا تمکیر کو کہتے ہیں تو اس سے بھی
بدتر بات کہتے لگا یعنی یہ لفظ مُشَد (یہ کون تا رہے حالانکہ
مَثَلُکَا عربی زبان میں عورت کی جائے ختنہ کو کہتے ہیں اسی جیسے
عورت کو مَثَلُکَا اور مرد کو ابن مَثَلُکَا (مَثَلُکَا کا بیٹا) کہتے ہیں
اگر بالفرض زلیخانے ترنج بھی مَثَلُکَا کر عورتوں کو دیا ہوگا

۱۔ ابن جریر و سفیان بن عیینہ نے ابی ہند میں وصل کیا ۱۲ منہ اس کو ابن منہ اور ابن مردود نے وصل کیا ۱۳ منہ یہ ایک علاقہ
میں ایک پانی ہے ۱۴ منہ یہ ایک چاندی کا برتن تھا مصر کا بادشاہ اس میں پانی پیا کرتا تھا پھر اس سے غذا پانے لگے ۱۵ منہ اس کو ابن مردود نے وصل کیا ۱۶ منہ

فَاتَتْهُ بَعْدَ الْمُتَكَا شَعْفُهَا يُقَالُ
إِلَى شَعْفِهَا وَهَوَافٌ قُلُوبُهَا وَأَكَا
شَعْفُهَا فَمِنْ الْمُشْعُوفِ أَصْبُ إِهْلُ
أَضْعَافُ أَخْلَامٍ مِمَّا لَا تَأْوِيلَ لَهُ
الضُّعْثُ مِلُّ الْيَدِ مِنْ حَشْيِشٍ وَ
مَا أَشْبَهَهُ وَمِنْهُ وَخْدٌ بِمِثْلِهِ
ضِعْفُ النَّارِ مِنْ قَوْلِهِ أَضْعَافُ أَخْلَامٍ
وَاحِدُهَا ضِعْثٌ يُسَاوِي مِنَ الْمِيزَةِ
وَتَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ مَا يَحِلُّ لِبَعِيرٍ
أَوْ إِلَى هَيْهَاتَ إِلَيْهِ السَّفَايَةُ
مِثْلُهَا تَفْتَأُ لَا تَزَالُ اسْتِنَا سُوا
يَسْئُرُ لَا تَنَاسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ
مَعْنَاهُ الرِّجَاءُ خَلَصُوا أَنْحِيَا
اعْتَزِلُوا أَنْحِيَا وَالْجَمِيعُ أَنْحِيَا
يَتَنَاجَوْنَ الْوَاحِدُ أَنْحِي وَأَلْتَنَانِ
وَالْجَمِيعُ أَنْحِي وَأَنْحِيَا حَرْفُهَا
مُحَوَّصًا يَذِيكَ اللَّهُمَّ تَحَسَّسُوا
تَغَيَّرُوا مِنْ جَبَاةٍ قَلِيلَةٍ عَاشِيَةٍ
مَنْ عَذَابِ اللَّهِ عَامَّةٌ مُجَلَّلَةٌ

مُزَجَّجَةٌ مَقْوَرًا، قَدْ سَ عَاشِيَةٍ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ

بَاب قَوْلِهِ وَيَتِمُّ نِعْمَتُهُ
عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَتْهَا

توسند یا تمکید لگانے کے بعد دیا ہوگا۔ شَعْفُهَا یعنی
کے دل کے شفاف (غلاف) میں اس کی محبت سا گئی ہے۔
بعض حضرات نے شَعْفُهَا (عین پہلے سے) پڑھ لے دی ہے
سے نکالا ہے۔ أَصْبُ کا معنی مائل ہو جاؤں گا۔ جھک
پڑوں گا أَضْعَافُ أَخْلَامٍ پریشان خواب جن کی کچھ تعبیر دی
جاسکے۔ اصل میں أَضْعَافُ ضِعْثُ کی جمع ہے یعنی تنکوں کا گٹھا
اتنا بڑا کہ ہاتھ میں آجائے مثلاً (سورہ ص میں) خُذْ بِيَدِكَ
ضِعْفًا لِأَنَّهُ يَتَمَّعُ فِي سِكَتِكَ كَأَنَّهُ مُتَمَلِّئٌ أَضْعَافُ اصْلَامٍ
ضِعْثُ کے یہی نہیں بلکہ پریشان خواب مراد ہیں تَحْيِيرُ مِيزَةٍ
سے نکالا ہے اس کا معنی کھانا وَتَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ایک وٹ
کا بوجھ مزید لائیں گے اَوْ إِلَى هَيْهَاتَ إِلَيْهِ اپنے سے ملالیا (اپنے پاس
بٹھالیا) سَفَايَةُ کٹورا، برتن، اناج وغیرہ ناپنے والا پیمانہ
تَفْتَأُ ہمیشہ رہے گا فَلَئِمَّا اسْتِنَا سُوا جب ناامید ہو گئے۔ وَلَا
تَنَاسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ اللہ سے امید رکھو اس کی رحمت
ناامید مت ہو (خَلَصُوا أَنْحِيَا) الگ جا کر مشورہ کرنے لگے
انجی کا معنی مشورہ کرنے والا اس کی جمع اَنْحِيَا بھی آتی ہے
اسی ہے يَتَنَاجَوْنَ یعنی مشورہ کر رہے ہیں انجی واحد ہے اور
تشبیہ اور جمع انجی اور اَنْحِيَا دونوں متعل ہیں۔ حَوْصًا
گھلایا گیا یعنی رنج و غم تجھے گلا ڈالے گا۔ تَحَسَّسُوا جستجو کرو

مُزَجَّجَةٌ مَقْوَرًا، قَدْ سَ عَاشِيَةٍ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ

بَاب وَيَتِمُّ نِعْمَتُهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ
يَعْقُوبَ كَمَا أَتَتْهَا عَلَىٰ آبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ

۱۔ ابن عباس، سعید بن جبیر، من اور قتادہ نے کہا کہ متکا سے کھانا مراد ہے یعقوبؑ کا وہ کھانا جس کو چھری سے کاٹ کر کھاتے ہیں بعضوں نے کہا ذلنجانے ان
عورتوں کے ہاتھ میں غزلوہ یا تیز زرد یا قنداق اللہ اعلم ۱۲۔ منہ ۱۳۔ یعنی جو محبت میں دیوانہ ہو گیا بہترین الحش ۱۴۔ منہ ۱۵۔ یعنی ضغث کے دو مدنی آئے ہیں ۱۶۔ منہ

۱۷۔ یعنی ہم اپنے گھروالوں کے لئے کھانا لائیں گے ۱۸۔ منہ ۱۹۔ کہ یوسفؑ ان کی بات نہیں ماننے کے ۲۰۔ منہ

اِبْرَاهِيْمَ وَاسْمٰحَ كِى تَفْسِيْر-

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الصمد از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار
از والدش) عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف بن یعقوب
بن اسحاق بن ابراہیم (خود باعزت، باپ باعزت، دادا باعزت،
بر دادا باعزت)

باب لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَ
اِخْوَتِهِ اٰيَاتٌ لِّلْءَاثِلِيْنَ كِى تَفِيْر

(انھم از عبدہ از عبید اللہ از سعید بن ابی سعید) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون شخص لوگوں میں زیادہ عزت دار ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ عرض کیا گیا ہم یہ نہیں پوچھنا چاہتے۔ آپ نے فرمایا (غاندانجے لحاظ سے) یوسف پیغمبر ہیں، یسعیہ کے بیٹے، یسعیہ کے پوتے، یسعیہ کے پوتے۔ عرض کیا گیا۔ ہم یہ بھی نہیں پوچھنا چاہتے۔ آپ نے فرمایا تم شاید عرب کے غاندانوں کے متعلق پوچھتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا عربوں کا یہ حال ہے جو لوگ بزرانہ جاہلیت شریف تھے وہی اسلام کے زمانے میں بھی شریف ہیں بشرطیکہ فہم دین حاصل کریں (اور ایک دوسرے کو نفع پہنچائیں)۔

عبدہ کے ساتھ اس حدیث کو البواسمہ نے بھی عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔
باب قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ
اَصْرًا اکی تفسیر - سَوَّلَتْ کا معنی اچھا کر دے کھلایا۔

۱) از عبد الغریز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب

عَلَىٰ آبَائِكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ

۴۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْقَمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِيْنَارٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُرَيْمُ بْنُ الْكُرَيْمِ
الْكُرَيْمُ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

سَأَدُ ۲۴۲۴ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ

فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ

لِلشَّاعِلِينَ -

۳۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ النَّاسِ أَكْرَمُ
قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ
عَنْ هَذَا أَسْئَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُؤَسَّفُ
نَبِيُّ اللَّهِ بْنِ نَبِيِّ اللَّهِ بْنِ نَبِيِّ اللَّهِ بْنِ خَلِيلِ
اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ
مَعَادِنِ الْعَرَبِ لَسْنَا لَوْ لِي قَالُوا أَعْمَ قَالَ
فَغَيَارُكُمْ فِي الْحَا هَلِيَّةٍ خِيَارُكُمْ فِي رِسَالِهِ
إِذَا فَقَهُمُوا تَابَعَهُ أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

مَا ۲۴۲۸ قَوْلِهِ قَالِ بَلْ سَوَّكَتِ

لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْ أَسَأَلْتُ زَيْنَتُ

الحمد لله - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۱۲ منہ ۱۷ یعنی دین کا علم قرآن و حدیث معلوم ہو جائے کہ عالم آدمی خواہ پنج خاندان سے ہو یا چالیس کھن بہتر ہے جس کا خاندان عالی ہو مگر ذاتی علم و لیاقت کیجہ نہ رکھتا ہو ۱۲ منہ ۱۷ اس کو خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں وصل کیا ہے ۱۸ منہ ۱۷

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْيَمَنِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ
رَوَى النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ
لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَأَبْرَأَهَا اللَّهُ
كُلَّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ بَرِيئَةً
فَسَيِّئَ عَمَلِي اللَّهُ وَإِنْ كُنْتُ أَلَمْتُ بِأَنْفِي
فَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَتُؤَيِّدُ إِلَيْهِ قُلْتُ إِنْ
وَاللَّهِ لَا أَحَدَ مِثْلِي إِلَّا أَبَا يُوسُفَ فَصَبْرُ
جَبِيلٍ وَاللَّهِ أَلَمْتُ بِأَنْفِي مَا تَصِفُونَ
وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالِإِفْكِ
الْعَشْرَ الْآيَاتِ -

۴۴۴- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَاذَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ
حَدَّثَنِي صُسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَرِ قَالَ حَدَّثَنِي
أُمُّ دُرُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَكَا
وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

دوسری سند از حجاج از عبد اللہ بن عمر زہری از یونس ابن
یزید الایللی از زہری حضرت عروہ بن زہر سعید بن مسیب، علقمہ
ابن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ پر تہمت
لگانے کا واقعہ بیان کیا۔ جب فراہمہ ازول نے ان پر تہمت لگائی
تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان الزامات سے بری اور پاک ظاہر کر دیا۔
زہری کہتے ہیں ان چاروں اشخاص نے مجھ سے اس واقعہ کا
کچھ کچھ حصہ بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حق عائشہ
سے) فرمایا۔ اگر تو پاک ہے تو اللہ تعالیٰ عنقریب تیرا بری اور پاک
ہونا ظاہر کر دے گا اور اگر تو (معاذ اللہ) آلودہ ہے تو اللہ تجھے بخشش
طلب کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے آپ کو یہ جواب
دیا کہ اپنی مثال مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام)
کی طرح دیکھتی ہوں کہ انہوں نے کہا تھا قَصْبُ جَبِيلٍ وَاللَّهِ الْمُسْتَعَانُ
عَلَى مَا تَصِفُونَ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں (سورہ نور کی) نازل
کیں۔ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالِإِفْكِ الْحَرِيسَاتِ

(از موسیٰ از ابو عوانہ از حصین از ابو وائل از مسروق بن
ابن جابر) اُم رومان یعنی ام عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اور
عائشہ رضی اللہ عنہا میں اتنے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخراہو گیا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیماری کا حال سن کر فرمایا
شاید وہ تہمت کی خبر سن کر بیمار ہو گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں

۱۔ چاروں شخصوں سے اراد عودہ، سعید، علقمہ اور عبید اللہ بن عمر چاروں ثقہ اور حافظ تھے اس وجہ سے یہ جہالت مزین نہیں کرتی کہ کسی کو سائل بیان کیا کہ
۲۔ اس حدیث کو امام بخاری اس باب میں لے لائے کہ اس میں حضرت یوسف کے والد کا قصہ مذکور ہے حضرت عائشہ کو کون کون سے حدیث میں حضرت کا نام یاد نہ رہا انہوں نے
یوں کہا کہ حضرت یوسف کے والد اس حدیث میں نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بہت دنوں تک زندہ رہیں جب تو مشرق نے ان سے سلام
تہنیتیں اور یہ روایت صحیح نہیں ہے کہ اگر وہ ان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں وفات پا گئی تھیں اور آپ ان کی قبر پر آتے تھے تو اس سے

فَأَمَّا بَنُوهُمْ سَنَةً حَصَنَتْ كُلُّ نَفْسٍ حَتَّى أَكَلُوا
الْعُظَامَ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ
فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدَّخَانِ قَالَ اللَّهُ
فَادْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ
اللَّهُ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا لِّأَنكُمْ عَادْتُمْ
أَفْتِكُشِفْ عَنْهُمْ الْعَذَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَدْ
مَضَى الدَّخَانُ وَمَضَتْ الْبَطْشَةُ -

غلام یہ کہ دُخان اور بطشہ (جن کا ذکر سورہ دُخان میں ہے) گزر چکا ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ

الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ
فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي
قَطَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ
عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوُتُنَّ
يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَا
لِلَّهِ وَحَاشَى وَنَزَّيْهِ وَ
اسْتَشْنَاءُ حَفْصَةُ وَضَحَ -

۴۴۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلْحِيذٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَسِيمِ عَنْ
بَكْرِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي أَبِي سَبَلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بَابُ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ

ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ
الَّتِي قَطَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ
عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوُتُنَّ يُوسُفَ
عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَى لِلَّهِ كَيْ تَفْسِرَ -

حَاشَ اور حَاشَا (الف کے ساتھ) اس
کا معنی مستثنیٰ کرنا، منکرہ اور بے قصور قرار دینا
حَفْصَةُ - واضح ہو گیا، ظاہر ہو گیا۔

(از سعید بن تلحیذ از عبد الرحمن بن قاسم از بکر بن مضر از
عمرو بن حارث از یونس بن یزید از ابن شہاب از سعید بن
مسیب و ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم کرے وہ ایک زبردست سہارے

۱۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس میں حضرت یوسف کا ذکر ہے قبطانی نے کہا اس حدیث کی دوسری روایت میں یوں ہے کہ جب قریش
پر قحط کی سختی ہوئی تو ابوسہیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا آپ ناطا پروئی کا علم دیتے ہیں اور آپ کی قوم کے لوگ مجھ کو سے مر رہے
ہیں ان کے لئے دعا کیجئے آپ نے دعا کی اور قریش کا قصور صاف کر دیا جیسے حضرت یوسف نے زلیخا کا قصور صاف کر دیا ۱۲ منہ ۱۳ حاشا بشار
حاشا اللہ دونوں طرح قریش میں بعضوں نے حاشا اللہ تنوین کے ساتھ بھی پڑھا ہے ۱۲ منہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى ذِكْنٍ شَدِيدٍ وَكَوْنِيْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَيْتَ يُوسُفُ لَاجِبُهُ الدَّاعِي وَنَحْنُ أَحَقُّ مِنَ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُ أَدْكُمُ تَوْءَمُنِ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيُطْمِئِنَّ قَلْبِي

باب ۲۴۲۸ قَوْلُهُ إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ

۴۴۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا عَمَلٌ لَوْ كَانَ اللَّهُ تَعَالَى حَقًّا إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ أَكُنْ بُوَاكُم كَذِبًا قَالَتْ عَائِشَةُ كَذِبًا قُلْتُ فَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّهُ قَوْمُهُمْ كَذِبُهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ أَجَلٌ لَعَمْرِي لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ كَمْ يَكُنِ الرُّسُلُ تَطْنُ ذَاكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هَذِهِ الدَّيَّةُ قَالَتْ هُمَا تَبَاغِ الرُّسُلِ

کا آسراؤں میں رہتے تھے اور میں تو اگر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح برسوں (سات برس تک) قید خانے میں رہتا تو رہائی کے احکامات قبول کر لیتا اور) بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا۔ اور ہم سے بہ نسبت ابراہیم علیہ السلام کے (شک ہونا) زیادہ متوقع ہے جب اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ تو انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ یقین تو ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اطمینان قلب ہو جائے۔

باب ۲۴۲۸ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ نَمِي تَفْسِيرُ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ آیا اس آیت یعنی إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا تَوْءَمًا (یکسرہ ذال ہے) یا كَذِبًا (بہ تشدید ذال) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا كَذِبًا (بہ تشدید ذال) ہے۔ میں نے عرض کیا اس صورت میں تو مطلب نہیں نکلتا کیونکہ پیغمبروں کو تو یقین تھا کہ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا، پھر ظنُّوا سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ اپنی زندگی کی قسم بے شک پیغمبروں کو اس کا یقین تھا۔

میں نے عرض کیا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا تَخَنُفِ ذال کے ساتھ پڑھیں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا معاذ اللہ پیغمبر کہیں اپنے رب کے متعلق ایسا گمان کر سکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا تو اس

۱۔ اس حدیث کی شریعتی احادیث الانبیاء میں آئے گی باب کی مناسبت ظاہر ہے کہ اس میں حضرت یوسف کا ذکر ہے اور قید خانہ کا ذکر ہے یہ بھی ایک قرأت ہے اور مشہور قرأت کذباً بہ تخنیف ذال ہے ۲۔ اس سے مطلب حضرت عائشہ کا یہ ہے کہ کسوں کا لفظ یقین میں بھی تسلیم ہوتا ہے جیسے طور نے قتادہ سے مراد اسان علیہ السلام ۳۔ اس سے اس کا پیغمبروں کو یہ گمان ہوا کہ اللہ نے جو ان سے وعدے کئے تھے وہ سب صحت سے (معاذ اللہ) ۴۔ اس سے حالانکہ مشہور قرأت یوں ہے تخنیف تھما ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ کاروں کو یہ گمان ہوا کہ پیغمبروں سے وعدہ فرمایا کہ پیغمبروں نے جو ان سے وعدے کئے تھے وہ سب صحت سے (معاذ اللہ) ۵۔ اس سے

الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُواهُمْ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِمُ
الْبَلَاءُ وَأَسْتَأْخِرُهُمُ النَّصْرَ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَى
الرَّسُولُ وَمَنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ
الرَّسُولُ أَنَّ أَتَيْنَاهُمْ قَدْ كَذَّبُواهُمْ جَاءَهُمْ
نَصْرُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ -

میں اب ہمیں جھوٹا نصیر کر دیں گے تو اس وقت ان کو اللہ کی مدد آجائیگی۔

۴۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كَذِبُوا مُخَفَّفَةً قَالَتْ مَعَاذَ
اللَّهِ خَوْفٌ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) عروہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا شاید اس آیت سختی
اذا استنسیاس الاية میں کذبوا بخفیف ذال ہے۔ انہوں نے
کہا معاذ اللہ سہر دسج بالا حدیث بیان کی۔

سورہ رعد کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کتباً سبط
کفیبہ لالی الماء یہ مشرک کی مثال ہے جو
اللہ کے سوا دوسروں کی پوجا کرتا ہے جیسے پیاسا
پانی کا تصور کرتے ہوئے پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے
اور اسے حاصل نہ کر سکے۔

دوسرے مفسرین کہتے ہیں سَخَرَ کا معنی
تابعہ کرنا۔ مُتَجَاوِزَاتُ ایک دوسرے سے ملے
ہوئے قریب قریب۔ اَلْمَثَلَاتُ مَثَلَةٌ کی جمع
یعنی مُشَابَہ اور مُشَاوِل۔ دوسری آیت میں ہے اَلَا
مِثْلُ آيَاتِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكَ وَمَا كَانَ لِمَنْ

سُورَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَمَا سَطَرُ كَفَّيٍّ
مِثْلُ الْمَشْرِائِ الَّذِي عَبْدَ مَعَ اللَّهِ
إِلَهُمَا غَيْرُهُ كَمِثْلِ لُعْطَشَا الَّذِي
يَنْظُرُ إِلَى جِيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ
بَعِيدٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَ
وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَخَّرَ
ذَلِكَ مُتَجَاوِزَاتٍ مُتَدَانِيَاتٍ
الْمَثَلَاتُ وَاحِدُهَا مَثَلَةٌ وَ
هِيَ الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ وَ
قَالَ الْأَوْثَلُ آيَاتِ الَّذِينَ

عَلَّمَ ابْنَهُ ابْنَهُ مُعَقِّبَاتٍ مُعَقِّبَاتٍ
حَفَظَ مُعَقِّبَاتٍ الْأُولَى مِنْهَا الْأُولَى
وَمِنْهُ قِيلَ الْعُقَيْبُ يُقَالُ عُقَيْبٌ
فِي أَثَرِهِ الْحَالُ الْعُقُوبَةُ كَمَا سَبَّحَ
كَفَّهِهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ
رَأَيْتُ مِنْ رَبِّكَ يَرْبُؤُوا أَوْ مَتَّاعٍ
رَبِّكَ الْمُتَّاعُ مَا مَتَّعْتَ بِهِ جَفَاءً
أَجْفَاتٍ الْقِدْرُ إِذَا غَلَّتْ فَعَلَاهَا
الزَّبَدُ ثُمَّ تَسْكُنُ قَبْلَ هَبِّ الزَّبَدِ
بِلَا مَنُفْعَةٍ فَكَذَلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقُّ
مِنَ الْبَاطِلِ الْمَهَادُ الْفِرَاشُ
يَذُرُونَ يَذْفَعُونَ ذَرَاتُكُمْ
وَقَعْنَهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَوْ يَقُولُوا
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَإِلَيْهِ مَتَابُ
تَوْبَتِي أَفَلَمْ يَبَيِّنْ لَكُمْ بَيِّنَاتٍ
قَارِعَةً دَاهِيَةً قَامَلَيْتُ أَطْلُتُ
مِنَ الْمَلِكِ وَالْمَلَاوَةِ وَمِنْ مَعْلِيَا
وَيُقَالُ لِلْوَأَسِعِ الطَّوِيلِ مِنَ
الْأَرْضِ مَلَى مِنَ الْأَرْضِ شَيْءٌ
أَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ مُعَقِّبٌ مُعَقِّبٌ
أَقَالَ مُجَاهِدٌ مُتَّبِعًا وَرَأَى طَبِيعًا
وَحَيْثُهَا السَّيَاحُ مِنْهُ أَوَّلُ الْكَلَامِ

مُعَقِّبَاتٌ نگہبان فرشتے جو ایک دوسرے کے بعد
(باری باری) آتے رہتے ہیں۔ اسی سے عقیب کا لفظ
نکلا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَقَبْتُ فِي أَثَرِهِ یعنی
میں اس کے نقش قدم پر پیچھے پیچھے گیا۔ الْحَالُ کا معنی
عذاب گنہگار کو گنہگار کے لئے الٹا جو شخص دونوں
ساتھ بڑھا کر پانی لینا چاہے۔ رَأَيْتُ — دیکھا — دیکھا
سے نکلا ہے یعنی بڑھنے والا یا اوپر تیرنے والا۔ الْمُتَّاعُ
جس چیز سے فائدہ اٹھائے، اُسے کام میں لائے۔ جَفَاءً
أَجْفَاتٍ الْقِدْرُ سے نکلا ہے یعنی ہانڈی نے جوش مارا،
جھاگ بھرے، پھر جب ہانڈی ٹھنڈی ہوتی ہے تو جھاگ
بریکار اور ختم ہو جاتا ہے۔ حق بھی باطل کو اسی طرح جدا
(اور ختم) کر دیتا ہے۔ الْمَهَادُ بھوننا یا دھوننا الگ
کرتے ہیں۔ یہ ذَرَّاءُ سے نکلا ہے۔ میں نے اسے دور کیا
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ یعنی فرشتے مسلمانوں سے کہتے جائیں گے
تم سلامت رہو وَاِلَيْهِ مَتَابُ میں اس کی بارگاہ میں توبہ
کرتا ہوں أَفَلَمْ يَبَيِّنْ لَكُمْ بَيِّنَاتٍ کیا انہوں نے نہیں جانا۔ کیا ان
پر واضح نہیں ہو گیا۔ قَارِعَةً آفت، مصیبت قَامَلَيْتُ
میں ٹھٹھکتا ہوں۔ یہ مَعْلِيَا اور مَلَاوَةِ سے نکلا ہے اسی
سے نکلا ہے قَلْبِيَّتُ مَعْلِيَا (حدیث) اور وَاجْهُوْنِي
مَعْلِيَا (قرآن) کشادہ اور طویل زمین۔ أَشَقُّ — مشقت
سے نکلا ہے۔ یعنی بہت سخت۔ مُعَقِّبٌ بدلنے
والا طَبِيعًا وَرَأَى بعض قطعات زمین زرخیز اور بعض

۱۔ رات کے فرشتے اللہ ہیں دن کے انہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے رات دن کے فرشتے عمر اور مع کی نمازیں جمع ہو جاتے ہیں طبری نے نکالا حضرت عثمان
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آدھی رات کے فرشتے مقرر ہیں؟ آپ نے فرمایا ہر آدمی پر دس فرشتے جمع اور دس فرشتے رات کو معین رہتے ہیں آخر حدیث نکلا
کہ اس حدیث میں او شایع زید مثلاً ۱۲ منہ ۱۲ باطل جھاگ کی طرح مٹ جاتا ہے حق قائم رہتا ہے ۱۲ منہ

أَوَ الْكَرْفِيِّ أَصْلٌ وَاحِدٌ وَغَيْرُهُنَّ
وَحَدَّ هَائِمَاءَ وَاحِدٌ كَصَالِحٍ بَنِي
آدَمَ وَخَبِيثُهُمْ آبُوهُمْ وَاحِدٌ
السَّحَابِ الثَّقَالُ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ
كَبَاسِطٍ كَفَيْهِ يَدْعُو الْمَاءَ بِلِسَانِهِ
وَيُسِيرُ إِلَيْهِ يَدُهُ فَلَا يَأْتِيهِ
أَبَدًا سَأَلَتْ آدُودِيَهُ بِقَدَرِهَا
تَمَلَّا بَطْنًا وَادٍ زَبَدًا أَرَأَيْتَا
زَبَدَ السَّيْلِ خَبَثَ الْحَدِيدِ الْحَلِيَّةِ

نا قابل کاشت۔ صُنُوت کھجور کے وہ درخت جن کی جڑ
مٹی ہوئی ہو (ایک ہی جڑ پر کھڑے ہوں) غَيْرُ صُنُوتٍ
الگ الگ جڑ پر۔ سب ایک ہی پانی سے اُگتے ہیں۔ (ایک
ہی ہوا اور ایک ہی زمین سے) آدُویوں کی بھی یہی مثال
ہے کوئی اچھا کوئی بُرا حالانکہ سب ایک باپ (آدم) کی
اولاد ہیں اَلسَّحَابِ الثَّقَالُ وہ بادل جن میں پانی بھرا
ہو اور پانی کے لوجھ سے ثقیل اور وزنی ہوں۔ کَبَاسِطٍ
کَفَيْهِ یعنی اُس شخص کی طرح جو دور سے ماتھ پھیلا کر پانی کو
زبان سے بلانے والا اور ماتھ سے اس طرف اشارہ کرے

پانی اس کی طرف کبھی نہیں آئے گا۔ سَأَلَتْ آدُودِيَهُ بِقَدَرِهَا یعنی نالے اپنے اندازے سے بہتے ہیں یعنی پانی بھر
کر زَبَدًا اَرَأَيْتَا ابھرے ہوئے سہاگ زَبَدًا مِثْلُهُ سے مراد لوسے یا زبورات کا جھاگ۔

بَابُ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَ
مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ كِي تَفْسِيرِ
خَيْضٌ كَامَعْنَى كَمَ هُوَا۔

بَابُ قَوْلِهِ اللَّهُ يَعْلَمُ
مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ
الْأَرْحَامُ غِيضٌ نَقِصٌ۔

(از ابراہیم بن منذر از معن از مالک از عبد اللہ بن دینار بن

عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب
کی پانچ چابیاں ہیں (پانچ راز ہیں) جنہیں اللہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں جانتا
(۱) کل کیا ہوگا؟ اسے اللہ ہی جانتا ہے۔

(۲) پیٹ میں جو کم (یا زیادہ) بچے ہیں اُسے بھی اللہ ہی جانتا ہے۔

(۳) بارش کب آئے گی؟ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

(۴) کسی زندہ چیز کو معلوم نہیں کہ اس پر موت کس زمین میں آئے گی۔

(۵) کسی کو معلوم نہیں کہ قیامت کب واقع ہوگی؟ صرف اللہ ہی
جانتا ہے۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَاتِمُ الْغَيْبِ
خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا فِي بَطْنِ الْأُنْثَى
وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَلَا اللَّهُ وَلَا
يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدْرِي
نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ
السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ۔

۱۔ اس کو فرمائی نے وصل کیا ۱۲ منہ یعنی پیٹ میں ایک بچہ ہے یا دو بچے ہیں یا تین یا چار، بچہ مٹا ہے یا دُبا، گودا ہے یا کالا، لونا کا ہے یا لوی کچھ ہیں کہ شریک
اپنی ماں کے پیٹ میں اور تین بچوں کے ساتھ تھے امام شافعی سے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت کے پانچ بچے جیسے ۱۲ منہ

سُورَةُ اِبْرٰهِيْمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَآءِذَا اِمْرٌ وَقَالَ
 مُجَاهِدٌ صَدِيدٌ قِيَمٌ وَدَمٌ وَقَالَ
 ابْنُ عَبَّاسٍ اَذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
 عَلَيْكُمْ اَيُّهَا اللّٰهُ عِنْدَ كُمْ وَاَيُّهَا
 وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ كُلِّ مَآسَا لَكُمْ
 رَغَبْتُمْ اِلَيْهِ فَيُؤَيِّنُهَا عَوَجًا
 يَلْتَمِسُوْنَ لَهَا عَوَجًا وَاِذَا نَادَى
 رَجُلٌكُمْ اَعْلَمَكُمْ اذْكُرْكُمْ رَدُّوْا
 اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ هٰذَا
 مِثْلُ كَقَوْلِ عَمَّا اُمِرُوْا بِهٖ مَقَامِي
 حَيْثُ يَقِيْمُهُ اللّٰهُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ
 وَّرَآءِهٖ قَدْ اَمِهْ لَكُمْ تَبَعًا وَاَحَدُهَا
 تَابِعٌ مِّثْلُ غَيْبٍ غَائِبٍ مُّصَرِّحٌ
 اسْتَصْرَحْنِيْ اسْتَغْفِرْنِيْ يَسْتَفْرِحُ
 مِنْ الصُّرَاخِ وَلَا خِلَالٍ مَّصْدَرُ
 خَالَتُهُ خِلَالًا وَيَجُوزُ اَيْضًا جَمْعُ
 خَلَّةٍ وَخِلَالٍ اجْتَلَيْتَ اسْتَوْصَلْتَ
 خِلَالًا — خَالَتُهُ خِلَالًا كَامَصْدَرٍ — خَلَّةٌ كِي جَمْعٌ يَحِيْهُ سَكَنٌ اَعْنِيْ اسْوَءٌ دُوْمَتِيْ نَهْوِيْ اِيَّا اسْ

دن دوستیاں نہ ہوں گی۔ اجتنائے جڑ سے اکھاڑ لیا گیا۔

سُورَةُ اِبْرٰهِيْمَ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا۔
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہا جہ کا معنی
 بلانے والا۔ مجاہد کہتے ہیں صدید کا معنی پیدل ہو۔
 سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اذکروا انعمت اللہ علیکم
 کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں
 اور جو سابقہ واقعات قدرت ہوئے ہیں انہیں یاد کرو
 مجاہد کہتے ہیں مِنْ كُلِّ مَآسَا لَكُمْ کا معنی یہ ہے جن
 چیزوں سے تم نے دلچسپی ظاہر کی ہے بیغوتہا عوجًا۔
 اس میں کجی پیدا کرنے کی تلاش کرتے رہتے ہیں وَلَا ذُّ
 تَاَذَنَ دَرْجَتُكُمْ جب تمہارے رب نے تمہیں خبردار کیا
 وَرَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ عربی زبان میں
 ایک مثل ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کا حکم ہوا تھا اس
 سے باز رہے، اسے بجا نہ لائے۔ صقارچی وہ جگہ جہاں اللہ
 تعالیٰ لے اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ مِنْ وَّرَآءِہٖ سانسے
 سے لکم تبعا۔ تبع تابع کی جمع ہے جیسے غیب
 غائب کی جمع ہے مُصَرِّحٌ عرب لوگ کہتے ہیں اسْتَصْرَحْنِيْ
 اس نے میری فریاد سنی کِسْتَصْرِخْتُ اس کی فریاد سنا ہے
 دونوں صرخ سے نکلے ہیں (صرخ کا معنی فریاد) وَلَا
 خِلَالًا کی جمع بھی ہو سکتا ہے یعنی اس دن دومتی نہ ہوگی یا اس

لہ یہ کہ تو سورہ بعد میں ہے اس آیت میں اِنَّمَا اَنْتَ مُنذِرٌ لِّمَنْ يَّهْدِيْكَ قَوْلُہٗ ہا جہ اس لئے اس تفسیر کو سورہ بعد کی تفسیر میں ذکر کرنا تھا شاید کا تب نے
 سہو ہو گیا اور اس صورت میں لکھ دیا۔ ابن عباس کے اس قول کو طبری نے لکالا ۱۲ منہ ۱۷ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر
 میں او طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷

بَابُ ٢٢ قَوْلُهُ كَشَجَرَةٍ طَلِيَّةٍ
أَصْلُهَا خَائِبٌ وَفَرَعُهَا فِي السَّمَاءِ
قُوَّتِي أَكْمَلَهَا كُلَّ حِينٍ -

۴۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَافٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَيْءٍ تُحِبُّونَهُ
أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاشَى وَرَقَهَا وَلَا
وَلَا لَا تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهُمَا التَّخْلَعُ وَرَأَيْتُ أَبَا
بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكِرْهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ
فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ التَّخْلَعُ فَلَمَّا قُمْنَا
قُلْتُ لِعُمَرَاءِ ابْنَاهُ وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ
فِي نَفْسِي أَنَّهُمَا التَّخْلَعُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ
تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ أَرَكُمُ تَتَكَلَّمُونَ فَكِرْهْتُ أَنْ
أَتَكَلَّمَ وَأَقُولُ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَنْ تَكُونَ
فَلَمَّا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا -

اونٹ بننے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

بَابُ ٢٢ قَوْلِهِ يُعَذِّبُ اللَّهُ الَّذِينَ

باب کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ
وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ
کی تفسیر

(از عبید بن اسمعیل از ابواسامه از عبید الشتر از نافع) ابن عمر

بَابُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یقین صفتیں اُس درخت کی ادویات فرمائی ہیں جو اُدی کو باغ دہی کہتے ہیں وہ صفتیں یہ تھیں اُس کا عطر موقوف نہیں ہوتا اُس کا سایہ نہیں ملتا اُس کا فائدہ مسموم نہیں ہوتا اُس نہ گھلے یہ حدیث کتاب العلم کی گندگی ہے اُس باب میں لائے سے امام بخاری کی اس طرف یہ تسلیم ہوتی ہے کہ اُس آیت میں عجربہ طبع کھجور کا درخت مراد ہے۔ بن عباسؓ نے منقول ہے کہ کجوز کا درخت مراد ہے، نام پاک درخت سے اللہ تعالیٰ کا درخت مراد ہے اُس نہ عہ مشیت ایزدی میں غالباً حکمت ہوگی کہ ابن عمرؓ کا ادب بنام مقصود ہوگا کہ ان کی نیت میں صحیح تھی بزرگوں کے سامنے علمی جواب دینے سے بھی گریز کیا۔ دوسرے غالباً یہ حکمت ہوگی کہ بنی النضیر عرب کو حضرت عمرؓ کی پختہ اسلامی تہذیب مقصود ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے بیٹے کا صحیح جواب دینا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرمناش حاصل کرنا ان کے نزدیک دنیا کے نہایت قیمتی سے نبیؐ کی زیادہ گلوب تھا۔ شرمز ادب عرب میں سب زیادہ قیمتی مال تصور ہوتا تھا۔ اس حدیث سے یہ تسلیم ہوا کہ اُسے حضرت عمرؓ کے خالات بعض اوقات وحی سے ملنے لگتی تھیں اس لیے اس عمرؓ کے خالات بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا جلتے تھے۔

مت جاؤ۔ اگر جلتے بھی ہو تو (اللہ کے خوف سے) روتے ہوئے جاؤ۔ اگر روانہ آئے تو وہاں نہ جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ان پر جیسا عذاب آیا تم پر بھی نازل ہو۔

باب وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَارِ
وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

(رازمحمد بن بشار از غندر از شعبہ از خبیب بن عبد الرحمن از منہص

ابن عاصم) ابو سعید بن مہکی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے سے گزرے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے مجھے بلایا۔ میں نہیں گیا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے جس وقت بلایا تھا اسی وقت تم کیوں نہیں آئے تھے؟ میں نے عرض کیا اس وقت میں نماز میں مشغول تھا آپ نے فرمایا تمہیں فرمان الہی یاد نہیں رہا؟ ارشاد فرماتا ہے اے ایمان والو جب تمہیں تمہارا خدا یا تمہارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بلایں تو فوراً حاضر خدمت ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تمہیں قرآن کی عظیم ترین سورت بتاؤں گا۔ چنانچہ جب آپ مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے یاد دلایا تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین ہے اس میں سات آیات ہیں جو درکم از کم

دو دو بار (اور زیادہ سے زیادہ چار بار ہر نماز میں) پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم جو مجھے دیا گیا ہے اس سے بھی یہی سورت مراد ہے۔ (از آدم از ابن ابی ذئب از سعید مقبری) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ لَنَا الْقَوْمَ لَا آفَ
لَكُمْ وَلَا أُولَئِكَ يَكْفُرُونَ فَإِنْ كُنْتُمْ تَوَدُّونَ
تَدْعُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَهُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ
بَاب ۲۳۳ قَوْلُهُ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ
سَبْعًا مِنَ الْمَثَارِ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

۴۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ حَزَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ
خُبَيْبٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَرْتُ بِالْبَيْتِ مَلَكُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُصَلِّيٌ فَدَعَانِي فَقَالَ ائْتِ
حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ
تَأْتِي فَقُلْتُ كُنْتُ أَصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ
ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ
قَبْلَ أَنْ أُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ
فَدَعَانِي فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ
السَّبْعَةُ الْمَثَارِ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ الَّذِي مَخْرُجٌ

۴۳۶ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبَرِيِّ

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر تین رکعت ہیں کیونکہ ایک رکعت میں الحمد و ما نہیں ہو سکتے۔ ایک سو فیاض نکتہ یہاں یہ معلوم ہوا کہ الحمد للہ رب العالمین بہت عظیم ہے کیونکہ آپ نے سورۃ فاتحہ کا اشارہ صرف اس آیت سے کیا بعض صحابیوں نے الحمد للہ رب العالمین کا ذکر بجز طیبہ بھی کیا وہ کہا ہے اس کے نزدیک ان کی ایک دلیل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ سورۃ فاتحہ کا مرکز بھی الحمد للہ رب العالمین ہے دوسرے یہ کہ اللہ کے ناموں کا اشارہ اس آیت میں ہے اور توحید بھی ثابت ہے اس طرح جتنی ہے کہ رب العالمین بھی صرف ایک ہی ہو سکتا ہے ہر حال الحمد للہ رب العالمین کم از کم قرآن کرامت مضامین میں ہے ایک متفقہ معنوں تو بلاشبہ ہے کیونکہ یہ ایک آیت ہے اور فاتحہ کی ہر آیت قرآن کے سات مضامین میں سے ایک معنوں کا مرکز ہے اور سات مضامین میں اس کی اولیت اور اہمیت واضح ہے عرف الحمد للہ کی تفصیل بھی احادیث میں ثابت ہے اور وہ تو اس آیت کے بالکل آغاز کا کلمہ ہے غرض یہ عظیم صفات کی سورت ہے اور الحمد للہ رب العالمین عظیم آیت ہے اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ اور اس سورۃ کے بعد کیا ہمارے غرض فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ

بَابُ ٢٢٢ قَوْلِهِ الَّذِينَ

جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ۔

الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ حَلَفُوا وَمِنْهُ
لَا أُقْسِمُ أَيُّ أُقْسِمُ وَبِقُرْآنِهِمْ
تَأْسَمُّهُمْ حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يُحْلَفَا
وَقَالَ عَجَبًا هَذَا تَقَاسَمُوا أَنَّهُ لَفُؤٌ

وَرَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا اَمَّا اِسْمُهَا فَهِيَ اَسْمٰى مِنْ اَسْمَاءَ بِعَيْنِهَا شَدِيدٌ

مجاہد کہتے ہیں تَقَا سَمُوا بِاَللّٰهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی
وَقْتُ جَاكِ قَتْلُكَ كَرْنِ كِي اَنُہوں نے ق

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو دُشَيْبٍ عَنْ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا
بَعْضُهُمْ قَالَ هُمَا أَهْلُ الْكِتَابِ جَزْءُ

جُنَآءَ فَأَمْنُوا بِعُضْدِهِ وَكُفُّوا بِعُضْدِهِ

٥٨٣- حدثنا عبد الله بن موسى
عن عمش عن أبي طبيان عن ابن عباس
عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وآله
قال أموا بعضكم وكفروا
بعضكم اليهود والنصارى.

بَابُ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ

کی تفسیر۔

المُقْتَسِمِينَ سے وہ کفار مراد ہیں جنہوں نے رات کے وقت وقت صالح علیہ السلام کو شہید کرنے کی قسم کھائی تھی۔ اسی سے نکلا ہے لَا أَقْسِمُ (میں قسم کھاتا ہوں) بعض حضرات اسے لَا قُسْمُ (لام تاکد سے) پڑھا ہے۔

علیہ السلام اور حقو علیہا سے قسم کھائی اور آدم علیہ السلام

تَقَاتُمُوا کا یہ معنی ہے کہ صالح علیہ السلام کو رات کے

از یعقوب بن ابراهیم از مُشیم از ابوالشتر از سعید بن جبیر ابن

ابن ابی شیبہ سے مروی ہے اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضْدِيْنَ
 کتاب (یہود) مراد ہیں۔ انہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے
 - کچھ مانا اور کچھ حصے پر ایمان نہ لائے۔

11/20/77

از عبد اللہ بن موسیٰ از احمش از ابو طیبیان، ابن عباس رضی اللہ
عہو فیہ مروی ہے کہ گمّا آذَلْنَا عَلَی الْمُقْتَسِمِینَ مَقْتَسِمِینَ سے
نفساڑی مراد ہیں کہ قرآن کے بعض احکام تسلیم کئے اور
انکار کیا۔

کہا کہ میں نے جو نوکریں قرآن کو لکھا تو فی کرایا تھا اس کے ٹکٹے کو ڈال رہے تھے اس کے منہ میں مطلب
 لکھا کرتے تھے کوئی کتاب بھی والی سودہ میری ہے کوئی کتابچہ والی سودہ میری ہے کوئی کتاب
 ۱۲ اس نے ۱۵۰ روپے مالیت کے قلمی مسئلے اپنے شاگرد پر لکھ کر دیے تھے
 اٹھا کر کہہ انھیں کہ لوگا کہ ڈال دیجے حالانکہ یہ آیت قوم صالح کے باب میں ہے کفار

00000000000000000000000000000000

باب ۲۳۵ قَوْلُهُ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ
قَالَ سَالِمُ الْمَوْتُ

میں یقین سے موت مراد ہے۔

باب ۲۳۵ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ
التَّيْقِينُ کی تفسیر۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس آیت

سُورَةُ النَّحْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
ذُومُ الْقُدْسِ جَبْرِيلُ نَزَلَ بِهِ
الرُّوْحُ الْأَمِينُ فِي صُحُفٍ يُقَالُ
أَمْوَصِيْبٌ وَصَيِّبٌ مِثْلُ هَيْبٍ
وَهَيْبٌ وَلَيْبٌ وَلَيْبٌ وَمَيِّبٌ
وَمَيِّبٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
تَقْلِبُهُمْ اخْتِلَافُهُمْ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ تَمِيْدٌ مِثْلًا مُفْرُطُونَ
مَنْسِيُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ قَاذَا
قَرَأَتِ الْقُرْآنَ قَاَسْتَعِيْدُ بِاللَّهِ
هَذَا مُقَدَّمٌ وَمَوْخَرٌ وَذَلِكَ
أَنَّ الْاِسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ
وَمَعْنَاهَا الْاِعْتِصَامُ بِاللَّهِ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَسِيْمُونَ تَرْعَوْنَ

سُورَةُ نَحْلٍ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
تَوَلَّى إِلَهُ الْوُحْدُ الْأَمِينُ میں روح الامین سے روح
القدس یعنی حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہیں۔ فی صُحُفٍ عرب
لوگ کہتے ہیں اَمْوَصِيْبٌ یا اَمْوَصِيْبٌ جیسے ہئین اور
ہئین اور لَیْبٌ اور لَیْبٌ اور مَیِّبٌ اور مَیِّبٌ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فِي تَقْلِبِهِمْ
کا معنی ان کے اختلاف میں ہے۔ مجاہد کہتے ہیں تَمِيْدٌ کا معنی
جھک جائے۔ اُلْتُ جَاءَ اُلْتُ جَاءَ اُلْتُ مَفْرُطُونَ کا معنی مجھلائے
گئے۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں قَاذَا اَقْرَأَتِ الْقُرْآنَ
قَاَسْتَعِيْدُ بِاللَّهِ اس آیت میں عبارت مقدم مؤخر ہو
گئی ہے کیونکہ اعوذ باللہ قرآن سے پہلے پڑھنا چاہیے۔
استعاذہ کے معنی اللہ سے پناہ مانگنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تَسِيْمُونَ
کا معنی چسرتے ہوئے

۱۔ اس کو اسحاق بن ابراہیم ہستی اور فرطی اور عبد بن عبد نے حمل کیا مرفوع حدیث سے بھی ناپید ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن عفان کی وفات پر فرمایا اے امیر
مقدم جاعکہ الیقین اب جن مصریوں نے اس آیت کے پیش کیے ہیں کہ بوردہ کا رکی عبادت میں نازدندہ مجاہدہ اس وقت تک فرمادی ہے جب تک یقین یعنی فانی اللہ کا مرتبہ پیدا
نہ ہو جائے اس کے بعد عبادت کی حاجت نہیں اُن کا قول غلط ہے شیخ الشیخ حضرت شہاب الدین سروردی عوارف میں لکھتے ہیں کہ جو کوئی ایسا سمجھتا ہے وہ جس سے عبادت اور
دین کے فرائض کسی کے ذمے سے لے کر ساقط نہیں ہوتے بشرطیکہ مثل ادب و خش باقی ہو ادا ان صدقوں پر تعجب ہے کہ یہ جہل و غیور صوابی کرام تو تمام وفات عبادت اور محاسن
معروف رسد اُن کو زیر تہ حاصل نہ ہوا اہم اُن کے ادنی غلام؟ تم کو یہ دتیر مل گیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ محض دوسرے شیطانی ہے کہ کہہ کر اور استغفار فرمادے
۲۔ یہ ابوالہی حاتم نے ابن مسعود سے سنا ۱۲۱ھ میں ۳۔ اس کو طبری نے حمل کیا و سروردی نے کہا اپنے سفروں میں ادا بن جبرئیل نے کہا اُن کے کہنے جانے میں ۱۳۱ھ میں
۴۔ اس کو فرطی نے حمل کیا ۱۲۱ھ میں ۵۔ اس کو طبری نے حمل کیا ۱۲۱ھ میں ۶۔ اس کو طبری نے حمل کیا ۱۲۱ھ میں

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَدْعُو أَعْوَدِيَّكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ
الْكَسَلِ وَآرَدَ لِي لُعْمٌ وَعَذَابُ الْقَبْرِ
وَفِتْنَةُ الدَّجَالِ وَفِتْنَةُ الْحَيَا وَالْمَمَاتِ

ہوں بخلی، ہستی، سخت بڑھاپے، عذاب قبر، فتنہ
و دجال اور فتنہ حیات و موت سے۔

سُورَةُ بَنِي إِسْرَءِيلَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَدَّ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ مَسْعُودَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي بَيْتِ إِسْرَءِيلَ وَ
الْكَهْفِ وَمَرْيَمَ أَمْتَهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ
الْأُولَى وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي وَقَالَ أَبُو عَاسِمٍ
فَسَيُنْصَوْنَ يَهُزُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ نَفَضْتُ
سِنِّي أَيْ تَحَوَّكْتُ وَقَضِيئًا إِلَى إِسْرَءِيلَ
أَخْبَرَنَا هَمَّا تَهْمُ سَبْفُ سِدُونِ وَالْقَصَاءِ
عَلَى وَجْهِهِ وَقَضَى رَبُّكَ أَمْرًا رَبَّكَ وَمِنْهُ الْحُكْمُ
إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْحَقُّ فِقْضُهُنَّ
سَبْعَ سَمَوَاتٍ كَغَيْرِهَا مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ وَلَيْسَ يَنْفِرُ
يَدْمُ وَمَا عَلَوْا حَصْبًا فَحَصْبًا تَحْمُرُ أَحْمَرًا
وَجَبَّ مَيْسُورًا لَيْتًا خَطًّا أَشْمًا وَهُوَ اسْمُ
مَنْ خَطَّتْ وَالْخَطُّ مَفْتُوحٌ مَصْدَرُهُ مِنْ
الرَّجْعِ خَطَّتْ مَعْنَى أَخْطَأَتْ لَنْ تَخْرُقَ لَنْ
تَنْطَعُمْ وَآذَهُمْ نَجْوَى مَصْدَرٌ مِنْ تَأْجِيتٍ
فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى بَيْنَا جَوْنُ رُفَاتَا

سُورَةُ بَنِي إِسْرَءِيلَ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا
(از آدم از شعبہ از اسحاق از عبد الرحمن بن یزید) عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ سورہ بنی اسرائیل، سورہ کہف اور سورہ مریم
اعلیٰ سورتیں ہیں ان تینوں کو میں نے بہت پہلے یاد کر لیا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں فَيَسْنَوْنَ سِرَاطَيسَ
کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نَفَضْتُ سِنِّيكَ سے لیا گیا ہے یعنی تیرا وات ہل گیا
قَضِيئًا إِلَى بَيْتِ إِسْرَءِيلَ ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ وہ آئندہ
فساد کریں گے۔ اور قضی کے مختلف معانی آئے ہیں جیسے وَقَضَى رَبُّكَ
أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا آدَامًا کہ میں یہ سن رہا ہوں کہ اللہ نے حکم دیا۔ اور فیصلہ
کرنے کے مفہوم میں بھی آیا ہے جیسے إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ فِيمَا
هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ میں اور قضی پیدا کرنے کے مفہوم میں بھی
آیا ہے جیسے فِقْضًا هُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ میں۔

تغیراً وہ لوگ جو آدمی کے ساتھ لڑنے کے لئے نکلیں۔ وَلَيْسَ يَنْفِرُ
مَا عَلَوْا یعنی جن شہروں پر غالب ہوں انہیں تباہ کریں۔ حَصْبًا أَقْبَرًا
حَقُّ واجب ہوا ثابت ہوا۔ مَيْسُورًا۔ نرم، ملائم۔ خَطًّا گناہ۔ یہ
اسم ہے خَطَّتْ سے اور خَطًّا (بفتح خاء) مصدر ہے یعنی گناہ کرنا۔
خَطَّتْ بِسِرِّ طاء اور أَخْطَأَتْ دُولُ کا ایک ہی مفہوم ہے (میں نے
گناہ کیا) لَنْ تَخْرُقَ تو زمین کو طے نہیں کر سکے گا (کیونکہ زمین بہت بڑی
ہے) نَجْوَى مصدر ہے تَأْجِيت سے۔ یہ ان لوگوں کی صفت بیان کی گئی

حَطَامًا وَاسْتَفْزَا اسْتَحْفَ بِخَيْلِكَ الْفَرَسَ
وَالرَّجُلُ وَالرَّجَالُ وَاحِدُهُمَا رَاجِلٌ
مِثْلُ مَا حِبٍّ وَمَعْنَى تَاجِرٍ وَتَجَرٍ
حَاصِبًا الرَّيْحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ
أَيْضًا مَا تَرْمِي الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ
جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصْبُهَا
وَيُقَالُ حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ ذَهَبٌ وَ
الْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصَاءِ وَالْحَجَارَةِ
تَارَةً مَرَّةً وَجَمَاعَتُهُ تِيدَرَةٌ وَتَارَاتٌ
لَا حَتَنِكَ لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ
فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ - اُسْتَعْنَى بِأَيْسٍ
مَعْلُومَتَيْنِ وَه سَبَّاسِ اس نَعْلَمُ كَرَلِيں - كَوْنِي بَاتِ بَاقِي نَهْ رَهِي - طَافُوا
اس كَالنَّصِيبِ - ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَيْتِهٖ هِي قُرْآنِ مِں جِهَانِ جِهَانِ
سُلْطَانِ كَالْفَرْقِ آيَا هِي اس كَالْمَعْنَى دَلِيلِ اَوْرَجِبَتْ هِي - وَلِيٌّ مِّنْ
الدَّلَالِ يَمْنَى اس نَعْلَمُ سَبَّاسِ اس نَعْلَمُ كَرَلِيں كِي هِي كَرِهِي اَسْ نَعْلَمُ كَرَلِيں
يَحَافُ أَحَدًا -

باب ۳۳ قولہ اسری عبیدہ

لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۳۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مَرْثُومٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَلَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً
أُسْرِيَ بِرَأْسِهِ بِقَدْحَيْنِ مِنْ خُمُرٍ وَكَبِيرِ

آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ دُفَاتًا ریزہ ریزہ۔ اِسْتَفْزَا دُولَانِ
کرتے۔ بِخَيْلِكَ اپنے سواروں سے وَجُلٌ پیدل چلنے والے۔
اس کا واحد رَاجِلٌ ہے جیسے صَاحِب کی جمع صُحُب ہے
اور تَاجِر کی جمع تَجَر ہے۔ حَاصِبًا آندھی۔ حَاصِب سے
بھی کہتے ہیں جو ہوا اُڑا کر لائے (ریت کنکر وغیرہ) اسی سے ہے
حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنی جوہنم میں ڈالا جائے گا وہی جہنم کا حصہ ہے عرب
لوگ کہتے ہیں حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ زمین میں گھس گیا۔ یہ حَصَبُ حَصْبًا
سے نکلا ہے۔ حَصْبَاءُ پتھروں کے معنی میں آیا ہے۔ تَارَةً ایک بار۔
اس کی جمع تِيدَرَةٌ اور تَارَاتٌ ہے۔ لَا حَتَنِكَ انہیں تباہ کر دینا
عرب لوگ کہتے ہیں احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ - اُسْتَعْنَى بِأَيْسٍ
مَعْلُومَتَيْنِ وہ سب اس نے معلوم کر لیں۔ کوئی بات باقی نہ رہی۔ طَافُوا
اس کا نصیب۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں قرآن میں جہاں جہاں
سُلْطَانِ کا لفظ آیا ہے اس کا معنی دلیل اور حجت ہے۔ وَلِيٌّ مِّنْ
الدَّلَالِ یعنی اس نے کسی سے اس لئے دوستی نہیں کی ہے کہ وہ اسے دلتے ہوئے

باب ۳۴ اسری عبیدہ لیلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کی تفسیر

(از عبدان از عبد اللہ از یونس)

دوسری سند (از احمد بن صالح از عنبسہ از یونس از ابن شہاب)
از ابن شہاب (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جس شرب میں بیت المقدس تشریف لے گئے آپ کے سامنے دو پیالے
پیش کئے گئے، ایک شراب کا ایک دودھ کا۔ آپ نے دونوں کو دیکھ کر دودھ
کا پیالہ لے لے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا اس خدا کے لئے حمد ہے

لے میرے اس دست میں دو پیالے تھے فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْ لَيْتَهُ سُلْطَانًا دوسرے جَعَلْنَا لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا تَأْتِيْكَ مِنْ سَلَامٍ معصیت کی نیت
کا آئے یہ اس نیت کی تفسیر وَاَمَّا يُونُسُ بْنُ مَرْثُومٍ کہ وَلِيٌّ مِّنْ الدَّلَالِ یعنی پیر کا کوئی ایسا ولی نہیں ہے مجھے مخلوقات میں ہوتا ہے کسی سے دوستی اور عہد اس لئے کرتے
ہیں کہ دشمن کی تکلیف سے اُس کو بچائے منظور رکھے پیر کا کوئی مقابل ہی نہیں ہو سکتا۔ اُس کو کسی مددگار کی حاجت نہیں ۱۲ منہ

فَنَظَرُ إِلَيْهَا فَآخَذَ اللَّهُ بِقَالَ جَبْرِئِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي هَذَاكَ لِلْفَطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ أَخْمَرُ غَوَتْ
أَمْتِكَ -

۴۶۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَنَا كَذَبْنِي قُرَيْشٌ قُبْتُ فِي الْحَجْرِ فَمَجَّلَى
اللَّهُ لِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ

أَخْبَرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظَرُ إِلَيْهِ زَادَ
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ لَنَا كَذَبْنِي قُرَيْشٌ حِينَ أُسْرِيَ
لِي إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَحْوًا قَامِعًا رَفِيعًا تَقْصِيفُ
كُلِّ شَيْءٍ - وَلَقَدْ كَرُمْنَا بَنِي آدَمَ كَرُمْنَا وَ
أَكْرَمْنَا وَاحِدٌ ضِعْفُ الْحَيَاةِ عَذَابُ
الْحَيَاةِ وَضِعْفُ الْمَمَاتِ عَذَابُ الْمَمَاتِ
خِلَافَكَ وَخَلْقَكَ سَوَاءٌ وَنَايَ تَبَا عَدَا
شَا كَلِمَتِهِ نَاجِبَتِهِ وَهِيَ مِنْ شِكْلَتِهِ صَدَقْنَا
وَجِئْهُمَا قَبِيلًا مَعَايِنَةً وَمُقَابِلَةً وَقَبِيلُ
الْقَابِلَةِ لَا يَتَّهَمُ مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَهَا
خَشْيَةٌ إِلَّا فَنَاقٍ أَنْفَقَ الرَّجُلُ أَمْلَكَ وَ
نَفَقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ قَتُورًا مَقْتِرًا لِلْإِدْقَانِ
مُجْتَمِعُ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقْنٌ وَقَالَ

جس نے آپ کی فطرت کی طرف راہنمائی فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لے
لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے
تھے جب کفار قریش نے میری تکذیب کی تو میں حجر (یعنی حطیم) میں کھڑا ہو گیا
اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے، بیت المقدس میرے سامنے کر دیا۔ میں ان
کفار کو دھان کی نشانیاں بتانے لگا۔ میں اُس وقت بیت المقدس کو اپنی
آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

یعقوب بن ابراہیم کہتے ہیں ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے نے بیان
کیا انہوں نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے مندرجہ بالا حدیث نقل کی۔ اس میں
اتنا زیادہ ہے کہ جب مجھے رات کے وقت بیت المقدس تک لے گئے کفار قریش
نے مجھے جھٹلایا تھا صاف وہ آدمی ہے جو ہر چیز کو تباہ کر دے۔ کَرُمْنَا اور
أَكْرَمْنَا دونوں کا ایک معنی ہے۔ ضِعْفُ الْحَيَاةِ زندگی کا
عذاب، ضِعْفُ الْمَمَاتِ موت کا عذاب خِلَافَكَ
اور خَلْقَكَ دونوں کا ایک معنی ہے یعنی تمہارے بعد
نای دور ہوا۔ شَا کَلِمَتِهِ اپنے رستے پر (یا اپنی نیت پر) عمل
سے نکلا ہے (جوڑا اور شبیہ) صَدَقْنَا سامنے لانے بیان کئے
قَبِيلًا آنکھوں کے سامنے۔ روبرو۔ بعض کہتے ہیں یہ قابلہ
سے نکلا ہے جس کے معنی والی (خینالے والی زرچی کرانے والی) کیونکہ
وہ بھی زرچی کرانے والی (عورت کے مقابل ہوتی ہے۔ اس
کا بچہ قبول کرتی ہے یعنی سنبھالتی ہے۔ اَنْفَقَ مفلس ہو جانا
کہتے ہیں اَنْفَقَ الرَّجُلُ جب وہ مفلس ہو جائے۔ نَفَقَ الشَّيْءُ
جب کوئی شے تمام ہو جائے۔ قَتُورًا نَحِيل۔ اَذْقَان - ذَقْن کی جمع ہے۔ مجاہد کہتے ہیں مَوْفُورًا کا معنی وافر

۱۔ دودھ فطری غذا ہے اس طرح اسلام کا دین بھی آدمی کا پیدا ہونے کا دین ہے۔ دین کا بننا یا ہونا ہے وہ فطری غذا نہیں ہے۔ تمام خیراتوں کی جیسے اور

۲۔ اور میں نے میں کو مسیحیہ کا قصد کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس کو طری نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

لِحَبَابِهِمْ مَوْفُورًا وَإِذَا فِرًا تَبَدُّعًا شَافُوا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَصَدُّعًا خَبْتُ طَفَعْتُ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَبَدُّرًا لَا تُنْفِقُوا فِي الْبَاطِلِ
ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ رَزَقِي مُشْبُورًا مَلْعُونًا لَا
تَقِفُ لَا تَقُلْ حَبَابًا سَوَاءً تَمُوتُوا بِرَبِّ الْفُلْكِ
يُجْبَى الْفُلْكِ يَخُونُونَ لِأَذْقَانٍ لِلْوَجُوهِ

باب ۳۳۸ قَوْلُهُ وَإِذَا أَرَدْنَا

أَنْ تُهْلِكَ قَرِيبَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا

۳۳۶۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَسْرُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ لِلْحَجَّ إِذَا كُنَّا

فِي الْحَبَالِيَةِ أَمَرْنَا بَنِي قُلَانٍ -

۳۳۶۴ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانٌ وَقَالَ أَوْ -

باب ۳۳۹ قَوْلُهُ ذَرِيَّةٌ مِّنْ

حَمَلِنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا

۳۳۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِانٍ التَّمِيمِيُّ

عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَلْحَقُ فَرِيعُ إِلَيْهِ الزَّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ

فَهَسَ مِنْهَا هَسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَذَرُونَ مِمَّ ذَاكَ يَجْمَعُ النَّاسُ

ہے۔ (یعنی پورا) تَبَدُّعًا بدلہ لینے والا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں اس کا معنی
ہے مددگار۔ خَبْتُ: سمجھ گئی۔ سمجھ جائے گی۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں لَا تَبَدُّرًا کا معنی ہے کرنا جائز کاموں
میں اپنا پیسہ خرچ کر کے ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ اور کسی کی تلاش میں مشغول
ملعون۔ لَا تَقِفُ مت کہہ۔ حَبَابًا انہوں نے قصہ کیا۔ یُجْبَى
الْفُلْكِ کشتی چلانا ہے یَخُونُونَ لِأَذْقَانٍ منہ کے بل کر پڑتے ہیں اور کرتے ہیں

باب وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ تُهْلِكَ قَرِيبَةً

أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا الْآيَةِ کی تفسیر

از علی بن عبد اللہ از سفیان از منصور از ابو وائل عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جاہلیت کے زمانے میں کسی قبیلے کی تباہی
زیادہ ہو جاتی تھی تو ہم کہتے آمَرْنَا بَنُو قُلَانٍ -

(از حمیدی از سفیان) درج بالا حدیث مروی ہے اس میں بھی

آمَرْنَا (میں کی زیر ہے)

باب ذَرِيَّةٌ مِّنْ حَمَلِنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ

عَبْدًا شَكُورًا کی تفسیر

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از ابو حیان تیمی از ابو ذر عنہ بن

عمر بن جریر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ اس میں

سے دست کا گوشت اٹھا کر دیا گیا وہ آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ

نے دانت مبارک سے اسے ایک بار چبا کر فرمایا۔ قیامت کے دن میں

لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا اس کی وجہ تمہیں معلوم ہے؟ اللہ تعالیٰ اول

وآخر کے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ پکارنے والا اپنی

بلکہ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۵ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۵ اما سنائی کا مطلب اس روایت کے لانے سے یہ ہے کہ قرآن شریف میں
ہو رہا ہے آمَرْنَا مُتْرَفِيهَا یہ کسریم ہے ابن عباسؓ کی یہی قرات ہے اور مشہور قرات بفتح ہے۔ ابن عباسؓ کی قرات پر مبنی یہ ہو گا جب ہم کسی جی کو
جتا کرنا چاہتے ہیں تو وہاں بدکاروں کی تعداد بڑھا دیتے ہیں ۱۲ منہ

الْأُولَئِينَ وَالْآخِرِينَ فِي سَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسَمُّوهُمْ
الَّذِينَ يُؤْتُونَ هُمُ الْبَصَرَ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ
فَيَبْصُرُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ لَا يُطِيقُونَ
وَلَا يَجْتَمِعُونَ فَقَوْلُ النَّاسِ أَلَا تَنْظُرُونَ
يُشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَقَوْلُ بَعْضِ النَّاسِ بَعْضُ
عَلَيْكُمْ يَا مَرْفِئُونَ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَوْلُ
لَهُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ
مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَهُ اشْفَعُ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرِي إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَدْرِي
إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَقَوْلُ أَدَمَ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ
الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَغْضَبْ
بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَدَانَتْهُمَا نِي عَنْ الشَّجَرَةِ فَفَصَلَتْ
نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا
إِلَى نَوْحٍ فَيَا تَوْنُ نَوْحًا فَيَقُولُونَ يَا نَوْحُ إِنَّكَ
أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ بَعَاكَ
اللَّهُ عَبْدًا اشْكُرْ أَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرِي

آؤا انہیں سنا سکے گا اور دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکے گا۔ سورج قریب
آجائے گا۔ لوگوں کو اتنا غم اور تکلیف ہوگی کہ برداشت نہ کر سکیں گے۔
آخر آپس میں کہیں گے دیکھتے ہو کیسی مشکل آ رہی ہے؟ کسی ایسے شخص کی تلاش
کیوں نہیں کرتے جو پروردگار کے ہاں شفاعت کرے۔ چنانچہ مشورہ کرنے کے
کہیں گے، حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلیں۔ ان کے پاس جائیں گے
اور کہیں گے آپ پوری انسانیت کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے
مبارک ہاتھ (قدت) سے (سب سے پہلے) پیدا کیا، اپنی (پیدا کردہ) روح
آپ میں ڈالی تھی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ہماری سفارش
کیجئے۔ آپ دیکھتے ہیں ہم کتنی بڑی تکلیف میں ہیں۔ ہماری مشکل کس حد تک
پہنچ چکی ہے۔ (پسینہ پسینہ، بھوکے پیاسے، ترساں لرزاں) حضرت آدم
کہیں گے آج رب تعالیٰ ایسے جلال میں ہے کہ اتنے جلال میں نہ پہلے کہیں ہوا
نہ آئندہ ہوگا۔ اُس نے مجھے ایک درخت (کا پھل) کھانے سے منع کیا تھا مگر
میں نے (غلطی سے) کھا لیا تھا۔ مجھے اپنی اور صرف اپنی جان کی فکر پڑی ہے
(میں بولتا) تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ نوح علیہ السلام کے پاس چل جاؤ۔ چنانچہ تمام
لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے نوح! آپ مجھے
پہلے رسول ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو (قرآن مجید میں)

لے کیونکہ آخرت کا میدان دنیا کی زمین کی موجودہ شکل کی طرح گول نہ ہوگا۔ یہ جس کئی جہان ہوگی نہ اونچا نیچا ہوگا۔ اس حدیث میں بعضوں نے یہ شبہ کیا ہے کہ جب زمین کا مدار
ملاقات حضرت آدم سے لیکر قیامت تک کسی ہوگی تو وہ میدان ایسی ہزاروں زمین کے برابر ہونا چاہئے اور اتنی دور تک نہ کوئی آواز پہنچ سکتی ہے نہ لنگھنا سکتی ہے اس کا جواب
یہ ہے کہ لنگھنا تو برابر جا سکتی ہے جب وہ میدان کر دی نہ ہو تو کچھ جگہوں کا شعبہ ہے کہ گروہوں میں دور ہے اور طوع و نواہی کے دوران میں دور ہیں مگر جگہ جگہ
ہاں تک پہنچتی ہیں۔ اب یہی آواز تو آخرت کی آواز دنیا کی آواز کی طرح پست نہ ہوگی علاوہ ازیں اس کے دہائی سے فرشتہ مراد ہو سکتا ہے فرشتوں کی آواز تو سب مخلوق قریب
کے دے کیساں سن لیں گے، انہ **ع** یعنی اپنی پیدا کی ہوئی روح مطلب یہ ہے کہ اپنی مصفت حیاہ کا ایک ٹکڑا دے دے کہ تلے بڑا الہ نہ رہا اور جان دین ہو گئے تمام اہل عالم کا اس
پر اتفاق ہے کہ روح انسانی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے اور حادث ہے اور مخلوقات کی طرح ہے صرف ابوبکر کو غلطی نے اس کا خلاف کیا ہے اور ان کا قول (روح ہر مردہ کے ساتھ
ہے) ترجمہ جملہ کائنات میں ہیں سے مگر وہ ہر نفسہ حضرت نوح علیہ السلام کو پہنچا دیا تو اس میں بعضوں نے اس امر کو کیا ہے کہ حضرت نوح سے پہلے کئی پیغمبر بھی گئے تھے جیسے آدم
حضرت شیث حضرت ابراہیم (جن کو ہر س آج بھی کہتے ہیں) اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ ہر ساری نبی والوں کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے مگر یہ جواب بھی نہیں ہے اس لئے کہ حضرت
نوح کی نسبت بھی قرآن شریف میں یوں وارد ہے **وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ** اور حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک پیغمبر اپنے قوم کی طرف بھیجا گیا اور سب لوگوں کا حال
بھیجا گیا ہوں۔ البتہ تو یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت نوح کی قوم وہی ساری زمین والے تھے چونکہ اس وقت تک دنیا میں علیحدہ علیحدہ قومیں نہیں تھیں تھیں حضرت نوح علیہ السلام
کے بعد ان کے چاروں بیٹوں کی اولاد سے الگ الگ قومیں ہوئیں عرب فارس ہندو وغیرہ سام سے، اور رورس ترک، تاتار، چین، جاپان وغیرہ یافت سے اور بعض اور اکثر
افریقہ والے حام سے، اہد انگریز، فرانسیسی، برمن، آسٹریا، آٹالیا اور مصر اور یونان والے کوش سے۔ واللہ اعلم بالصواب

إِلَى مَا كُنْ فِيهِ فَيَقُولُ إِنْ رَجَعْتُ غَرَضَتُ بِكَ قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ
وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي
دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمٍ نَفْسِي نَفْسِي
أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ
فَيَا تُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ
نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَشْفَعُ لَنَا
إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا كُنْ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ
إِنْ رَجَعْتُ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَرَأَيْ
قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ
قَدْ كَرِهْتُ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي
نَفْسِي فَهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى
فَيَا تُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ
رَسُولُ اللَّهِ فَضَلَّكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِحُكْمِهِ
عَلَى النَّاسِ أَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا
كُنْ فِيهِ فَيَقُولُ إِنْ رَجَعْتُ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا
لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
وَرَأَيْ قَدْ كُنْتُ نَفْسًا لَمْ أُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي
نَفْسِي فَهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى
عِيسَى فَيَا تُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ
رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَ
رُوحٌ مِنْهُ وَكَلِمَتُ النَّاسِ فِي الْمَهْدِ مَبْنِيًّا

عَمَّا أَهْكَوْذًا فرمایا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری شفاعت
کیجئے۔ دیکھئے ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ وہ کہیں گے
اللہ تعالیٰ آج بڑے جلال میں ہے کہ ویسے جلال میں کبھی نہ
ہووانہ آئندہ ہوگا۔ میں نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی (وہ
ہلاک ہو گئی حالانکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر جھوٹ دینا بہتر تھا) نفسی
نفسی نفسی کا وقت ہے۔ کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ ابراہیم
علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ سب لوگ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے پاس آئیں گے عرض کریں گے۔ اے ابراہیم
علیہ السلام آپ اللہ کے نبی اور پوری زمین میں اس کے خلیل
(گہرے دوست) ہیں۔ پروردگار کے پاس ہماری سفارش کیجئے
دیکھئے ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ وہ کہیں گے میرا پروردگار آج مجھے
غضب میں ہے کہ ایسے غضب میں نہ کبھی پہلے ہووانہ آئندہ ہوگا میں نے (دنیا
میں) تین جھوٹ بولے تھے۔ ابو حیان راوی نے اس حدیث میں ان
تینوں جھوٹی باتوں کا ذکر کیا ہے۔ آج نفسی نفسی کا وقت ہے۔ کسی
اور کے پاس جاؤ۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے پاس آئیں گے۔ ان سے عرض کریں گے اے موسیٰ علیہ السلام
آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت دے کر اور کلام کر کے
لوگوں پر فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارے لئے شفاعت کیجئے
دیکھئے ہم کیسی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کہیں گے آج تو اللہ
تعالیٰ بڑے غضب میں ہے اتنے غضب میں نہ کبھی پہلے ہووانہ آئندہ ہوگا
مجھ سے ایک شخص کا خون ہو گیا تھا جسے قتل کا حکم نہیں تھا۔ آج نفسی
نفسی کا وقت ہے۔ او کہیں جاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔
چنانچہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور

کہیں گے۔ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کو عنایت فرمایا تھا اور آپ اللہ

لے: سمرانیوں نے اختلاف کے لئے نہیں بیان کیا وہ تین جھوٹ یہ ہیں۔ اِنْفِیْ سَمِیْعٌ اَوْ رُبُّیْ فَحَکْہُ کَیْدٌ وَھَکْہُ اَوْ سَارَہُ کَوَافِیْ ہُنَّ کَہْنَاۃٌ مِّنْ

اَشْفَعُ لَنَا اَلَا تَرَى اِلَى مَا كُنْ فِيهِ فَيَقُولُ
عِيسَى اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّحْدٍ
يَغْضَبُ قَبْلَهُ مِثْلُهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَ مِثْلِهِ
وَاَكْرَمُ كَرَّمَ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي اَذْهَبُوا
اِلَى غَيْرِي اَذْهَبُوا اِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَا تُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ
وَحَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اَشْفَعُ لَنَا
اِلَى رَبِّكَ اَلَا تَرَى اِلَى مَا كُنْ فِيهِ فَاَنْطَلَقَ
فَاتَى خُتَمَ الْعَرْشِ فَأَقْعَمَ سَاجِدًا الرَّبِّي
عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَعَامَدَ
وَحُسْنُ التَّنَازُلِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى
أَحَدٍ قَبْلِهِ ثُمَّ يَقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَرْقِعْ رَأْسَكَ
سَلِّ تَعَطُّهْ وَاشْفَعْ تُشَفِّعُ فَأَرْقِعْ رَأْسِي
فَأَقُولُ أَهْبَيْ يَا رَبِّ أَهْبَيْ يَا رَبِّ أَهْبَيْ
فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخُلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ
لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ
أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا
سَوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ الَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمَضْرَأَيْنِ مِنْ
مَصَارِيحِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحُمَيْرَ
أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصَيْرَ -

کی (پیدا کردہ) روح ہیں۔ آپ نے گود میں رہ کر بچپن میں لوگوں کا کلام
کیا تھا۔ کچھ ہماری سفارش کیجئے۔ دیکھئے ہم کتنی سخت تکلیف میں
مبتلا ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے آج تو پروردگار اتنے جلال
میں ہے کہ اتنے جلال میں کبھی پہلے آیا نہ آئندہ ہوگا۔ راوی نے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی جانب سے کسی کوتاہی کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
کہا آج نفی نفی کا وقت ہے۔ اور کہیں جاؤ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ یس کر سب (اولین و آخرین) میرے پاس آئیے
اور کہیں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء
میں آخری نبی ہیں (آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے) اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام
کوتاہیاں (اول تو ہیں ہی نہیں اور اگر بالفرض ہوں بھی تو) معاف کر
دینے کا دنیا میں بذریعہ قرآن اعلان کر چکا ہے۔ آپ ہماری ذرا سفارش
کیجئے۔ آپ دیکھتے ہیں ہمارا کیا حال ہو رہا ہے کتنی مصیبت عظمیٰ میں ہم
گرفتار ہیں۔ چنانچہ میں سنتے ہی (میدانِ حشر سے جلوں کا اور عرش کے نیچے
کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدے میں گر پڑوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی حمد و ثناء کے
وہ کلمات القاء کرے گا جو کسی کو نہیں بتلائے گئے ہوں گے (اور وہ ہر زبان
نے نکلیں گے) پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سر اٹھائیے
مانگئے جو اتنا چاہتے ہیں۔ آپ کو عطا کیا جاتا ہے۔ شفاعت کیجئے آپ کی
شفاعت منظور ہے۔ میں سر اٹھا کر عرض کروں گا باری تعالیٰ! میری امت پر
رحم فرما۔ باری تعالیٰ میری امت پر رحم فرما۔ ارشاد ہوگا۔ اپنی امت میں سے
ان لوگوں کو جنہیں بغیر حجاب جنت میں داخل کی اجازت ہے بہشت کے
دائیں دروازے سے لے جائیے۔ اور یہ لوگ باقی دروازوں سے بھی داخل ہوں
کی طرح جنت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بہشت کا ہر ایک

دروازہ اتنا کشادہ ہے جتنا کہ اور جزیرہ یا جتنا کہ اور لہری کا درمیان قاصد ہے۔

اور انبیاء کی خطائیں اور لغزشیں بیان کیں مگر ایک دعوت میں یوں ہے حضرت عیسیٰ نے جو لوگوں کے ایمان کو میں خدا کا شاہکار بنا رکھا تھا میں خدا میں خدا ہوں ہر وہ شخص
جو مجھ پر ایمان لے کر خدا بنانا چاہے آج ہی غنیمت مسلم رہی ہے کہ میری معفرت ہو جائے ۱۲ من ۱۲ راوی کو شک ہے کہ مکروہ و حذر فرمایا یا مکر اور بھری ۱۲ من ۱۲

بَاب ۲۳۳ قَوْلِهِ وَلَقَدْ آتَيْنَا

دَاوُدَ زَبُورًا

۳۴۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى

دَاوُدَ الْقِرَاءَةُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدُائِيَةِ

النَّسْرِجِ فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَعَ

يَعْنِي الْقُرْآنَ -

بَاب ۲۳۴ قَوْلِهِ قُلْ دُعَا

الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ

فَلَا يَنفِكُونَ كُشْفًا لِقُرْعَتِكُمْ

وَلَا تَحْوِيلًا

۳۴۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا

سُلَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَتْ

نَاسٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِمَّنْ

الْحَيَاتِ فَاسْلَمُوا إِلَيْهِمْ وَتَمَسَّكَ هَؤُلَاءُ بِدِينِهِمْ

زَادَ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ قُلْ

الَّذِينَ زَعَمْتُمْ -

بَاب ۲۳۵ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا

نَحْنُ تَفْسِيرُ

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا داؤد علیہ السلام کیلئے زبور پڑھنا اتنا آسان تھا

کہ وہ اپنے غلام کو گھوڑے کی زین کسنے کے لئے حکم فرماتے اور اس کے

زین کسنے سے پہلے پہلے آپ پوری زبور کی تلاوت فرما لیا کرتے تھے

بَاب ۲۳۶ قُلِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ

فَلَا يَنفِكُونَ كُشْفًا لِقُرْعَتِكُمْ وَلَا

تَحْوِيلًا كِتَابُ تَفْسِيرُ

(از عمرو بن علی از یحیی از سفیان از سلیمان از ابراہیم از ابو

معمر) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے اللہ کے رسول! اگر تم

کا شان نزول یہ ہے کہ کچھ لوگ جنات کی پرستش کیا کرتے تھے اتفاق

سے وہ جن مسلمان ہو گئے مگر یہ بجاری بدستور انہی کی پرستش کرتے

رہے شرک پر قائم رہے -

عبد اللہ الشعمی نے اس حدیث کو سفیان ثوری سے روایت

کی انہوں نے اعمش سے اس میں مذکورہ بالا شان نزول آیت قُلِ

اُدْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ کا بیان کیا گیا ہے -

۱۔ حضرت داؤد کا یہ پڑھنا بطریق معجزہ کے تھا دوسرے لوگوں کے واسطے یہ ممکن نہیں ہے کہ قرآن کو اس طرح جلدی سے پڑھ لیں۔ قسط لانی نے کہا کبھی وقت میں بھی بکرت ہوتا ہے کہ قہر سے وقت میں کام بہت ہو جاتا ہے بعض لوگوں سے منقول ہے کہ وہ ایک شان نزول میں قرآن کے آٹھ ختم کیا کرتے چار دن کو چار رات کو اور شیخ ابوطاہر بغدادی منقول ہے کہ وہ دن رات میں بندہ ختم کیا کرتے شیخ نجم الدین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے طہا کے ایک پیرے میں قرآن ختم کر دیا اسی پر بغیر فیض بیانی اور دودھ جانی کے نہیں ہو سکتا مگر ختم لہنا ہے کہ لہنا اور مجزے میں ہماری گفتگو نہیں ہے ہماری شریعت میں قرآن کا تین دن سے کم میں ختم کرنا مکروہ رکھا گیا ہے اور ہمارے مشائخ و علما اللہ علیہم ایک ماہ یا دو ماہ میں ایک ختم کیا کرتے ہیں - ۲۔ اس روایت سے باب کی مطابقت ہو جاتی ہے۔ حافظ نے بیان نہیں کیا کہ شیخ کی روایت کو کس نے وصل کیا ۱۲ مستند

بَاب ۳۳۲۲ قَوْلُهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَىٰ ذَٰلِكُمُ الْوَسِيلَةَ الْبَرَّةَ

۳۳۲۲- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي

هَذِهِ الْآيَةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ إِلَىٰ

ذَٰلِكُمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنَ الْحَيِّ

يُعْبَدُونَ فَاسْلَمُوا -

بَاب ۳۳۲۳ قَوْلُهُ وَمَا جَعَلْنَا

الرُّؤْيَا الْبَرَّةَ أَرِيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً

لِلنَّاسِ -

۳۳۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَدُوٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي

عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الْبَرَّةَ أَرِيْنَاكَ

إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنِ أَبِي بَكْرٍ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى

بِهِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ شَجَرَةُ الرَّقُومِ -

بَاب ۳۳۲۴ قَوْلُهُ إِنَّ قُرْآنَ

الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

صَلَاةِ الْفَجْرِ -

۳۳۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَاب ۳۳۲۵ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ

إِلَىٰ ذَٰلِكُمُ الْوَسِيلَةَ الْبَرَّةَ كَيْ تَفْسِيرُ

داز بشر بن خالد از محمد بن جعفر از شعبہ از سلیمان از ابراہیم از ابو معمر

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّبِعُونَ

إِلَىٰ ذَٰلِكُمُ الْوَسِيلَةَ كَيْ تَفْسِيرُ میں بیان کیا کہ یہ ان لوگوں کے متعلق

نازل ہوئی جو جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ جنات تو مسلمان

ہو گئے (مگر وہ اپنے عقائد پر قائم رہے)

بَاب ۳۳۲۶ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الْبَرَّةَ أَرِيْنَاكَ

إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ كَيْ تَفْسِيرُ -

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از عکرمہ) ابن عباس رضی

اللہ عنہما آیت وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الْبَرَّةَ أَرِيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً

لِلنَّاسِ میں رؤیا سے آنکھ کا دیکھنا (بحالت بیداری) مراد لیتے ہیں۔

یعنی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ معراج میں دکھایا گیا۔ شجرہ

ملعونہ سے عقوبت کا درخت مراد ہے۔

بَاب ۳۳۲۷ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

کے تفسیر۔ مجاہد نے کہا قُرْآنُ الْفَجْرِ سے صبح کی نماز

مراد ہے۔

داز عبداللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از زہری از ابوسلمہ وابن

مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج حالت بیداری میں تھا صرف اتنی بات ہے کہ مکہ سے بیت المقدس تک معراج قرآنِ شریف سے ثابت ہے اور وہاں سے آسمانوں تک صبحِ صبح

سے اور اہل بیت دونوں پر ایمان رکھتے ہیں ۱۲۸۸ھ جمادی الثانی میں اُن کے کا مشرکوں کو اس پر تعجب ہوا تھا کہ اُن کے کا اہول حق تعالیٰ کی قدرت پر یقین نہیں کیا

سمندل ایک کلمہ ہے جو اُن میں سے ہر ایک پر پڑا ہے جیسے اُن کی ہاں یا بھلی یا ناں میں تیرتورخ انگارے گروہ کے ٹکڑے نکل جاتے ہیں اس کو مطلق تکلیف نہیں ہوتی ۱۲۸۸ھ میں ان کو ان میں

منذر رہے واصل کیا ۱۲۸۸ھ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ
صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ
دَرَجَةً وَتَجْعَلُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ
النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الصَّائِمِ يَقُولُ أَبُو
هُرَيْرَةَ أَقْرَأُوا وَإِنْ شِئْتُمْ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ
إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا -

باب ۲۳۳۵ قَوْلُهُ عَلَيَّ أَنْ
يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا -

۳۳۷۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُنَاسٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ
سَمِعْتُ بَنِي عُمَرَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّاسَ يَصِلُونَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُنُودًا كُلُّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ
يَا فُلَانُ أَشْفَعْ يَا فُلَانُ أَشْفَعْ حَتَّى تَنْتَهِيَ
الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَلِكَ يَوْمٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ -

۳۳۷۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاشٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ
يَسْمَعُ التَّادِءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ
التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اتَّ مُحَمَّدًا
الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَأَبْعَثَهُ مَقَامًا
مَحْمُودًا إِلَى الذِّی وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي

علیہ وسلم نے فرمایا باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے پچیس
درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ رات دن کے فرشتے نمازِ فجر میں
جمع ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد
فرماتے تھے اگر تم چاہو اس آیت کو پڑھو وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ
الْفَجَرَ كَانَ مَشْهُودًا -

باب عَلَيَّ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَحْمُودًا کی تفسیر

از اسماعیل بن ابان از ابوالاحوص از آدم بن علی (ابن عمر بنی
اللہ عنہما کہتے تھے کہ قیامت کے دن لوگ گروہ گروہ ہو جائیں گے۔
ہر گروہ اپنے پیغمبر کے پاس جا کر طلبِ شفاعت کرے گا اور عرض کرے گا
اے رسول ہمارے شفاعت کیجئے (مگر سب انکار کر دیں گے) بالآخر
(ہمارے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی شفاعت فرمائیں گے۔ اور یہی وہ
دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود
پر کھڑا کرے گا۔

از علی بن عیاش از شعیب بن ابی حمزہ از محمد بن منکدر ہمارے
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جو شخص آذان سنے پھر یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ
الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اتَّ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ
وَالْفَضِيلَةَ وَأَبْعَثَهُ مَقَامًا مَحْمُودًا إِلَى الذِّی وَعَدْتَهُ
توقیامت کے دن اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

اس حدیث کو حمزہ ابن عبد اللہ نے بھی اپنے والد عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۳۶ قَوْلُهُ وَقُلْ جَاءَ

النَّحْتُ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ

كَانَ زَهُوقًا يَزْهَقُ يَهْلِكُ۔

۳۳۷ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ

أَبِي مَعْبُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

وَحَوَّلَ الْبَيْتَ سِتُونَ وَثَلَاثًا لَمْ يَنْصِبْ

فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ

جَاءَ النَّحْتُ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ

كَانَ زَهُوقًا جَاءَ النَّحْتُ وَمَا يُبْدِي

الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ۔

باب ۳۳۸ قَوْلُهُ وَيَسْأَلُونَكَ

عَنِ الرُّوحِ۔

۳۳۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ

ابْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ

عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَالَ بَيْنَا أَكَامِعُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَوْثٍ

وَهُوَ مَعَكُمْ عَلَى عَصِيْبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ

فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوْهُ عَنِ الرُّوحِ

فَقَالَ مَا رَأَيْتُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ

باب وَقُلْ جَاءَ النَّحْتُ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ

الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا كَيْ تَفْسِيرُ۔

يُزْهَقُ كَمَا مَعْنَى هَلَاكٌ هُوَ تَابِعٌ۔

(از حمیدی از سفیان از ابن ابی نجیح از مجاہد از ابو عمر) عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ

میں داخل ہوئے، اس وقت کہے کہ گردن میں سوساٹھ بت تھے آپ

ایک چھری سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ایک ایک بت کو ٹھوکا دے

کر یہ آیت تلاوت فرماتے جَاءَ النَّحْتُ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ

الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

ادویہ آیت پڑھتے جَاءَ النَّحْتُ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ

وَمَا يُعِيدُ۔

باب وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ

كَيْ تَفْسِيرُ۔

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابی اسیم

از علقمہ) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک صحبت میں تھا آپ کھجور کی ایک

چھری سے ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما تھے۔ چند یہودی اس

طرف سے گذر رہے تھے وہ آپس میں کہنے لگے آؤ اے پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم) سے روح کی حقیقت دریافت کریں ساتھ ہی انہوں

نے کہا کیوں ایسی کیا ضرورت ہے؟ بعضوں نے کہا ایسا نہ ہو

وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تم کو ناگوار لگدے (اس بحث کے بعد)

لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ يَسْعَىٰ تَكْرَهُوْهُ فَفَالَا أَسْأَلُوهُ
فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمَّاكَ الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمَتْ
أَنَّهُ يُوحَىٰ إِلَيْهِ فَقَبِضَتْ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ
الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ
مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا
بَاب ۴۴۸ تَوَلَّاهُ وَلَا تَخَافَتْ يَهَا -
يَصَلَا تَاكَ وَلَا تَخَافَتْ يَهَا -

۴۴۵- حَدَّثَنَا يَنْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْعَىٰ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي تَوَلَّاهُ تَاكَ
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافَتْ يَهَا قَالَ تَلَا
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ
كَانَ إِذَا صَلَّاهُ بِأَمْحَا بِه رَفَعَ مَوْتَهُ يَا الْقُرْآنُ
فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبَّحُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَ
وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَوْ يَهْوَأَنَّكَ
فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تَخَافَتْ
يَهَا عَنْ أَمْحَا بِكَ فَلَا تَسْمَعُ مِنْهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ
ذَلِكَ سَبِيلًا

۴۴۶- حَدَّثَنَا طَلْحُ بْنُ غُثَامٍ قَالَ

کہنے لگے اچھا دیا فت نو کرو۔ غرض انہوں نے پوچھا روح کیا چیز ہے؟
آپ خاموش ہو رہے (متھوڑی دیر تک) انہیں کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھ
گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے اس لئے میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔
وحی نازل ہونے کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَيَسْأَلُونَكَ
عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ
الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

بَاب ۴۴۸ تَوَلَّاهُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافَتْ
یہا کی تفسیر۔

(از یعقوب بن ابراہیم از ہشیم از ابوبشر از سعید بن جبیر) حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تَخَافَتْ يَهَا اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکے میں (ظاہر طور پر
نماز پڑھنے سے) احتیاط کرتے تھے۔ آپ جب صحابہ کرام کو نماز
پڑھانے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے۔ مشرکوں کے کان میں قرآن
کی آواز پڑجاتی تو وہ قرآن، منزل قرآن (اللہ تعالیٰ) قاصد قرآن
جبرائیل یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کو بُرا بھلا کہتے۔ تب خداوند
عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اپنی نماز بلند آواز سے نہ پڑھیں یعنی
قرأت بہت اونچی آواز کے ساتھ نہ کریں کہ مشرکین سن کر قرآن کو بُرا
کہیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھیں کہ صحابہ (جو ساتھ موجود ہوں) نہ سن
سکیں بلکہ معتدل طریقہ اختیار کیجئے۔

(از طلق بن غثام از زائدہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ

سہ روح کا سرب یعنی پردہ کا حکم فرمایا اور اس کی حقیقت بیان نہیں کی کیونکہ ان کے پیغمبروں نے بھی اس کی حقیقت بیان نہیں کی اور یہودیوں نے یا ہم بھی کہا
کہ اگر وہ روح کی حقیقت بیان نہ کریں تو بیشک پیغمبر بھی اگر بیان کریں تو ہم سچیں گے کہ تم کہتے ہو یہ پیغمبر نہیں ہیں۔ ابن کثیر نے کہا روح ایک لطیف مادہ ہے جو اکی طرح اور
بدن کے ہر جزو میں اس طرح حلول کئے ہوئے ہے جیسے پانی ہری شاخوں میں یہ روح حیوانی کی حقیقت ہے اور روح انسانی یعنی نفس ناطقہ وہ بدن سے متعلق ہے جو علی
جب موت آتی ہے تو تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں روح اور نفس اور عقل کے مباحث بہت طویل ہیں اور ہمیشہ سے حکیم اور فلاسفہ ان میں غور کرتے
چلے آئے ہیں اور جس کسی کی سمجھ میں جو کچھ آیا اس نے بیان کیا ہے اور اگر اس مسئلے کی تفصیل دیکھنا ہو تو ابن قیم کی کتاب الروح دیکھو ۱۲ مست

حَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ وَلَا تَجْعَلُوا بَعْدَ ذَلِكَ
وَلَا تَخَافْتُ بِهَا أَنْزَلَ فِي الدُّعَاءِ -

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ولا تجعروا بعد انک ولا تخافون بہا دعا کے
باب میں اتری ہے۔

سُورَةُ الْكَهْفِ

سُورَةُ الْكَهْفِ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَرُّهُمْ تَتَرَكُهُمْ وَ
كَانَ لَهُ مُسْرَدٌ هَبْ وَفَضَّةٌ وَقَالَ
غَيْرُهُ جَمَاعَةُ الشَّرِّ بَاخِعٌ مُهْلِكٌ
أَسْفَا نَدْمًا الْكَهْفُ الْفَقْمُ فِي
الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ
مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلَى
قُلُوبِهِمْ أَهْمَتَا لَهُمْ صَبْرًا أَوْ لَا
أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهَا شَطَطًا
إِفْطَا مَوْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ ارْتَفَعَتْ
بِهِ تَزَادُ تَنْبِيلٌ مِنَ التَّوَرِ وَ
الْأَزُورُ الْأَمِيلُ فَجْوَةٌ مُتَّسِمَةٌ
وَالْجُعُوعُ فَجْوَاتٌ وَفَجَاءَ مَقْلٌ
رُكُودٌ وَرُكَاةٌ الْوَمِيدُ الْفَنَاءُ جَمْعُ
وَصَائِدٍ وَوَصْدٌ وَيُقَالُ الْوَمِيدُ

مجاہد کہتے ہیں تقروضہم کا معنی انہیں چھوڑ دینا تھا۔
(کتر اجاتا تھا) وَكَانَ لَهُ مُسْرَدٌ ثمر سے مراد سونا چاندی ہے۔
دوسرے لوگوں نے شر کو ثمر بمعنی پھل کی جمع کیا ہے۔ باخیع ہلاک
کرنے والا۔ أسفا ندمت اور رنج سے کہف پہاڑ کی کھوہ
رقیم بمعنی مرقوم۔ رقم سے اسم مفعول کا مینص ہے۔ رَبَطْنَا
عَلَى قُلُوبِهِمْ نے ان کے دلوں میں صبر والا بھیسہ سورہ
قصص میں ہے لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ لَأَرْوَاكُمْ
صبر کے معنی ہیں، شَطَطًا حد سے بڑھانا مَوْفَقٌ جس چیز
پر تکیہ لگایا جائے تَزَادُ زَوْرٌ سے نکلا ہے یعنی جھک
جاتا تھا۔ اسی سے أَزُورٌ بہت جھکنے والا ہے۔ فَجْوَةٌ
کشادہ جگہ اس کی جمع فَجَوَاتٌ اور فَجَاءٌ ہے جیسے رُكُودٌ
کی جمع رُكَاةٌ ہے۔ وَصِيدٌ آنگن۔ صحن۔ اس کی جمع
وَصَائِدٌ اور وَصْدٌ ہے۔
بعض کہتے ہیں وَصِيدٌ بمعنی دروازہ۔

۱۔ طبری کی روایت میں ہے کہ تشہد میں جو دعا کی ماتی ہے اس باب میں ممکن ہے کہ یہ آیت دعا اتری ہو ایک بار قرأت کے باب میں ایک بار دعا کے باب میں اور اس طرح سے
دو تین روایتوں میں تطبیق ہو جائے گی واللہ اعلم بالصواب ۲۔ اس کو فرمایا نے وہ کیا ہے اور ۳۔ مشہور قرأت وَكَانَ لَهُ مُسْرَدٌ یہ فقہ شافعی اور حنفیہ اور شافعیوں نے
یہ فرمایا اور یوں کہ یہ صحیح ہے اور ۴۔ ابن عباسؓ نے کہا یہیم اس دعا کا نام ہے جہاں صحابہ کہتے تھے سمیع نے کہا یہیم وہ جنت میں پڑا صحابہ کہتے تھے نام لکھے ہوئے ہیں یہ جنت
غائب کے پاس لگا ہوا ہے ۵۔ کہف اور یہیم کی پوری تحقیق مولانا ابوالکلام آزادؒ نے کی ہے جو پہلے موجود نہ تھی اس کے بعد اضافہ ہوا ہے۔ لاہور کے ایک ممتاز صحافی
نے مولانا ابوالکلامؒ کی نقل کی ہے لیکن ماخذ نہیں درج کیا۔ غالباً اس خیال سے کہ ان کی علمی شہرت میں کمی اتنی ہوگی حالانکہ ماخذ نہ درج کرنے سے پڑھا لکھا طبقہ ان کے سرے کا قائل ہو گیا علیہ السلام

الْبَابُ مَوْصَدَةٌ مُطَبَقَةٌ أَمَدُ
الْبَابِ وَأَوْصَدَةٌ بَعَثْنَا هُمُ أَحْيَيْنَا
أَزْكَى أَكْثَرُ وَيُقَالُ أَحَلَّ وَيُقَالُ
أَكْثَرُ رِيْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَكْثَرُهَا
وَلَمْ تَطْلُمُ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيدٌ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّقِيمُ اللُّؤْمُ مِنْ
رَمَا فِي كِتَابٍ عَامِلُهُمْ اسْمَاءُ هُمْ
ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ فَضَرَّ
اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا انْهَضَ فَنَامُوا وَ
قَالَ غَيْرُهُ وَالَّتِ تَبْلُ تَجْعُو وَ
قَالَ مُجَاهِدٌ مَوْلِدًا مَحْرَمًا
لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا لَا يَعْثَرُونَ

مَوْصَدَةٌ ہند کی ہوئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَصَدُ
الْبَابِ اور اَوْصَدُ الْبَابِ یعنی دروازہ بند کر دیا۔
بَعَثْنَا هُمْ ہم نے انہیں زندہ کیا۔ اَزْكَى طَعَامًا
جو بیتی کی اکثر خوراک ہے یا جو بہت پاکیزہ اور حلال
ہو یا جو خوب پاک کر دیا گیا ہو۔ اُكْلَهَا اس کا میوہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وَلَمْ تَطْلُمُ
میوہ کم نہ ہوا۔ سعید کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے مروی ہے۔ رَقِيمٌ سیسے کی ایک تختی ہے جس
پر حکام وقت نے اصحاب کھف کے نام لکھ کر اپنے
خزانے میں ڈال دی تھی یہ فقیر رب اللہ علیہ اذ انزلہم
اللہ تعالیٰ نے ان کے کان بند کر دیے (ان پر پردہ ڈال
دیا) وہ سو گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سوا اور

حضرات کہتے ہیں مَوْلِدًا۔ وَالَّتِ تَبْلُ سے نکلا ہے (یعنی نجات پانا)۔ مجاہد کہتے ہیں مَوْلِی سے محفوظ مقام
مراد ہے وَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا عقل نہیں رکھتے۔

باب وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ
جَدَلًا کی تفسیر۔

باب ۲۴۹ قَوْلُهُ وَكَانَ
الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ
أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةُ قَالَ

(از علی بن عبد اللہ از یعقوب بن ابراہیم بن سعد از والدش
از صالح از ابن شہاب از علی بن حسیں (یعنی زین العابدین) از
حسین رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے اور حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم (تہجد کی)

لہ اگرچہ موصدہ کا لفظ اس سورت میں نہیں ہے بلکہ سورہ ہمزہ میں ہے مگر موصدہ کی مناسبت سے اس کو بھی بیان کر دیا ۱۲ من ۱۳ اس کو ابن مندہ
نے وصل کیا یہ تفسیر اور پر ہونا اسی جہاں رقیم کے معنی بیان کئے ہیں شاید کہ تب نے غلطی سے یہاں لکھ دی ۱۲ من ۱۳ اس کو فرمائی نے مجاہد سے نقل کیا یہ تفسیر
بالانس ہے کہ مگر عقل کے یہی دو کلمے ہیں سمیع اور بصیر جب آنکھوں پر پردہ آسان ہے یہ بول تو عقل کیا کام کرے گی بعضوں نے کہا ۱۱ عین سے عقل کی آنکھیں مراد ہیں ۱۲ من

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيْبًا فِي بَنِي إِسْرَآءِيلَ فَسُئِلَ أَحَى النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا فَتَبَّ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا مَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَاخَذْ مَعَكَ حَوْثًا فَبَعْلُهُ فِي مَكْتَلٍ فَمِنْهُمَا فَقَدَّتِ الْحَوْتُ فَهُوَ ثَمَرٌ تَاخَذَ حَوْثًا فَبَعْلُهُ فِي مَكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ يَفْتَاكَ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ حَتَّى إِذَا آتَا الصَّخْرَةَ وَوَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحَوْتُ فِي الْمَكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَامْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحَوْتِ جُرِيَةَ الْمَاءِ فَصَادَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَبْقَظَ لَسِقَ صَاحِبُهُ أَنْ يُغَابِرَهُ بِالْحَوْتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ مُوسَى لِفَتَاكَ أَتَيْتَا عَدَاءَكَ فَلَقَدْ لَقَيْتَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ النَّصَبُ حَتَّى جَاوَزَا الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاكَ أَرَأَيْتَ إِذَا أَوْتَيْنَا إِلَى

میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ انہوں نے کہا میں۔ ایسا کہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کیونکہ انہوں نے اللہ کی طرف منسوب نہ کیا (یوں نہیں کہا اللہ بہتر جانتا ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ جہاں دو دریا (فارس اور روم) ملتے ہیں وہاں میرا ایک بندہ رخصتر علیہ السلام ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے رب! میں اُس بندے تک کیسے پہنچوں؟ حکم ہوا زنبیل میں ایک مچھلی رکھ لے پھر یہ مچھلی جہاں گم ہو جائے (زندہ ہو کر دریا میں اچک جائے) وہیں اس شخص سے ملاقات ہوگی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسا ہی کیا۔ مچھلی (مردہ نمک لگی ہوئی) زنبیل میں رکھی اور رخصتر علیہ السلام کی تلاش میں (لوانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ ان کے خادم حضرت یوشع بن نون بھی گئے۔ جب صخرے (پتھر) کے پاس پہنچے۔ اپنے سر اس پتھر پر رکھ کر سو گئے۔ اور مچھلی زنبیل میں تڑپی اور زڑپ کر دیا میں جاگری اس نے دریا کا رستہ لیا۔ جہاں مچھلی گئی اللہ تعالیٰ نے پانی کی روانی کو رک دی۔ اس لئے پانی ایک طاق کی شکل میں ہو گیا اور یوشع اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے) جب موسیٰ علیہ السلام جا کے تو یوشع علیہ السلام ان سے مچھلی کا واقعہ بیان کرنا بھول گئے۔ نیز موسیٰ علیہ السلام اور یوشع علیہ السلام باقی رات دن مزید چلتے رہے۔ دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام نے یوشع علیہ السلام سے کہا ذرا ناشتہ لاؤ ہم تو اس سفر میں تھک گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہی علیہ السلام کو تھکاؤں سے تشریف فرما ہوئی جب اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا اللہ نے انہیں حکم دیا تھا۔ بہر حال

لے دیکھنا چاہیے کہ علم کی نعمت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہنچنے کی کہ رخصتر کو کچھ سے زیادہ علم ہے ان سے ملنے کی فکر کی اور ہر طرح کی تکلیف سفر کو ادا کی۔ علم ایسی چیز ہے جس کے لئے آدمی مشرق سے مغرب تک سفر کرے تو بھی بہت نہیں۔ علم ہی سے دنیا کی تمام قومیں دوسری قوموں کی جو علم عقیدے و تہذیب و تمدن افسوس ہے کہ ہمارے زمانے میں جیسے بے قدری علم اور عالموں کی مسالوں میں ہے ویسی ہی قوم میں نہیں ہے۔ علم حاصل کرنا تو کچھ آکر ان میں کوئی عالم کسی تک سے آجاتا ہے تو رب اللہ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں اس کے نکالنے اور مغرور کرنے کی فکر میں دیتے ہیں وجہ یہ کہ عالم اپنے علم کی وجہ سے جاہلوں کو حقیر سمجھتا ہے اور ان کا نیچھٹا کر کباب ہے اس لئے جاہل نہیں چاہتے کہ عالم کو کوئی درجہ یا مرتبہ حاصل ہو کیونکہ عالم کے سامنے تحقیر و حقیر پر چیزیں ان کو دیا رہتا ہے۔ یہ اللہ ہمارے لئے رکھ کر اسلاف کی طرح علم اور دکان مال کرنے کا اور عالموں اور مجتہدوں کی قدر و منزلت پہنچانے اور عزت کرنے کا شوق عطا فرما۔ ۱۳۰ منہ

الصَّخْرَةَ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَكْسَانِيهِ
إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي
الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحَوْتَ سَرَبًا وَمَلُوطَةً
وَلِفَتْكَ عَجَبًا فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنْتُ
نَبِيًّا قَدْ تَدَّ عَلَى أُنْثَى رَهْبًا قَصَصًا قَالَ
رَجَعَا بَعْضُهُمَا إِلَى رَهْبِهِمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى
الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَبِّحٌ ثَوْبًا فَسَلَّمَ
عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُّ وَآلِي بِأَرْضِكَ
السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي
إِسْرَءِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِنُعَلِّمَنِي
مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ
مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ
اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ
مِنْ عِلْمِ اللَّهِ وَلَعَلَّكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ
مُوسَى سَجِدْ لِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَ
لَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُّ فَإِنْ
اتَّبَعْتَنِي فَلَا كَسَالِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَإِذَا طَلَقَا مَشْيَانِ عَلَى سَاحِلِ
الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْتُمْ
فَعَرَفُوا الْخَضِرَّ فَكَلَّمُوهُمْ بِغَيْرِ قَوْلٍ فَلَمَّا
رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَفْعَا إِلَّا وَالْخَضِرُّ

یوشع نے انہیں اس وقت کہا حضور! ہم نے جب (کل) پتھر کے پاس
آرام کیا تھا تو وہیں مچھلی چھدک گئی تھی۔ میں یہ واقعہ کہنا بھول گیا تھا۔
شیطان ہی نے یہ واقعہ بھلا دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں مچھلی نے تو دریا میں اپنا راستہ لیا اور موسیٰ علیہ السلام اور یوشع کو
(مچھلی کا نشان جو پانی میں اب تک موجود تھا) دیکھ کر تعجب ہوا۔ موسیٰؑ
نے کہا ارے! یہی تو ہماری منزل مقصود تھی۔ (رحم خواہ مخواہ آگے چلے
گئے)۔ چنانچہ اب دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے۔ اپنے قدیموں
کے نشانات دیکھتے جلتے اور چلتے جلتے۔ یہاں تک کہ پھر اُسی پتھر کے پاس
پہنچے وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے لیٹا پڑا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے
انہیں سلام کیا۔ وہ کہنے لگے (آپ کون ہیں؟) آپ کے ملک میں سلام کی
رسم کہاں سے آئی؟ انہوں نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ خضر علیہ السلام نے
کہا۔ کیا آپ بنی اسرائیل کے موسیٰ ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں آپ کے
پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کو جو ہدایت کی باتیں اللہ نے تعلیم دی
ہیں وہ مجھے بھی بتلائیے۔ انہوں نے کہا وہ باتیں دیکھ کر آپ سے صبر نہ ہو سکے
گا۔ میں نے! موسیٰ علیہ السلام! اللہ تعالیٰ نے مجھے اس قسم کا علم دیا ہے جسے
آپ (پوری طرح سے) نہیں جانتے اور آپ کو جس قسم کا علم دیا ہے اسے
میں (پوری طرح سے) نہیں جانتا۔ (دونوں ایک دوسرے کے علم سے
کما حقہ واقف نہیں) موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ نہیں میں انشاء اللہ
صبر کروں گا اور کسی بات میں آپ سے الجھوں گا نہیں۔ خضر علیہ السلام نے
کہا اچھا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات پر باز پرس نہ کرنا
جب تک میں خود اس کی حقیقت آپ سے بیان نہ کروں (حضرت موسیٰ علیہ السلام)

نے یہ نظارہ کر لیا، اور دونوں سمندر کے کنارے روانہ ہو گئے۔ اتنے میں ایک کشتی نظر آئی ان سے سوار ہونے کے لئے کہا کشتی والوں
نے خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر کرایے انہیں بٹھالیا۔ (ان کے کہنے سے موسیٰؑ اور یوشعؑ کو بھی سوار کر لیا، جب سب کشتی پر سوار ہو گئے

لے تہا با طریق اور میرا طریق اور میں خاص باتوں پر اللہ کی طرف سے مامور ہوں۔ تم ہدایت عام کے لئے بھیجے گئے ہو ہر بات پر اعتراض کرو گے جو کرنا پرہیز غلام
شرع پاؤ گے۔ میں کہاں تک تم کو سمجھا رہا ہوں گا! ۱۲۸۸

فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ قَدْ حَمَلُونَا بِغَيْرِ كَوْنٍ
عَمَدَتِ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقَهَا لِنُغْرِقَ
أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا أَمْوًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَأْتِنَا
بِمَا كَيْسَتْ وَلَا تَزِرُ وَفَاقِي مِنْ أَمْرِ عَسَا
قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَتْ الْأَوَّلَى مِنْ مُوسَى نِسِيًّا قَالَا
وَجَاءَ عَصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ
فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عَلَيْكَ
وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ
هَذَا الْعَصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا
مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَاهُمَا مِشْيَانٌ عَلَى السَّاحِلِ
إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ عَلَاً مَا يَلْعَبُ مَعَ الْعُلَمَاءِ
فَأَخَذَ الْخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَأَقْتَلَهُ بِيَدِهِ
فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقْتَلْتَنِي نَفْسًا زَكِيَّةً
بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا غَرًّا قَالَ أَلَمْ
أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ
وَهَذَا أَشَدُّ مِنَ الْأَوَّلَى قَالَ إِنْ سَأَلْتَنِي
عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ
مِنَ لَدُنِّي عُذْرًا فَإِنِ انْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا
أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ

تو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ خضر علیہ السلام نے کشتی کا ایک تختہ لہو لے سے
کاٹ پھینکا (اُسے عیب دار کر دیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے ان
کشتی والوں نے تو ہم پر احسان کیا کہ بغیر کرایہ کے ہمیں بٹھالیا اور آپ نے
ان کی کشتی خراب کر دی کیا آپ انہیں عرق کرنا چاہتے ہیں؟ یہ تو آپ نے
اُسا کام کیا۔ خضر علیہ السلام نے کہا۔ میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے
ساتھ دیر صبر نہ کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا معاف
کیجئے میں بھول گیا۔ سختی نہ کیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
یہ اعتراض واقعی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھولے سے کیا تھا (انہیں
اپنی شرط کا خیال نہ رہا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک چڑیا
آئی۔ اس نے کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر سمندر میں چونچ ماری۔ خضر علیہ السلام
نے کہا۔ اے موسیٰ! میرے اور آپ کے علم کی اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے
ہی مثال ہے۔ اس چڑیا نے اپنی چونچ میں سمندر کا جتنا پانی لیا، اتنا ہی
ہم دونوں نے اللہ تعالیٰ کے بحر علم میں سے لیا ہے۔ غرض کشتی سے اترے
اور سمندر کے کنارے کنارے روانہ ہوئے۔ راستے میں خضر علیہ السلام نے
ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام
نے اس کا سر پکڑ کر گردن سے الگ کر کے مار دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے نہ رہ گیا۔ کہنے لگا ارے بھائی، یہ آپ نے کیا کیا؟ ایک ناحق خون کا
ارتکاب کیا۔ یہ تو بڑی بُری بات آپ نے کی۔ خضر علیہ السلام نے کہا۔ میں نے
نہیں کہا تھا کہ آپ سے صبر نہ ہو سکے گا؟۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں یہ کام تو پہلے کام سے بھی زیادہ شدید تھا
موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ (معاف کیجئے) آئندہ اگر میں اعتراض کروں تو آپ
بے شک میرا ساتھ چھوڑ دیجئے گا۔ بے شک آپ کا عذر معقول ہے چنانچہ
پھر روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے ایک شہر میں پہنچے۔ وہاں کے لوگوں سے کھانے کا سوال کیا۔ انہوں نے کھانا نہیں کھلایا (ضیافت

لے کہتے ہیں اس کا نام جیسور یا جنس یا مسون یا شمعون تھا ۱۲ منہ ۱۳ پہلا تو سال کا نقصان تھا یہ جان کا نقصان ہے ۱۲ منہ
۱۳ منہ سے بھی بہت کم۔ یہ تو صرف تمثیل کا دورہ خدا کے علم کے سامنے تو ایک قطرے جتنا علم بھی کچھ کو نہیں۔ عبد البرزاق

يُفْنِقُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدَانِ أَنْ
يَنْقُصَ قَالَ مَا يُرِيدُ فَقَامَا خُفْيَةً فَأَمَامَهُ
بَيْدَهُ فَقَالَ مُوسَى قَوْمُ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ
يُطْعَمُونَا وَلَمْ يُصَبِّقُونَا كَوْنُ شَيْءٍ لَا تَحْكُمُ
عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا إِفْرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ
صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَدِدْنَا أَنْ مُوسَى كَانَ صَابِرًا حَتَّى
يَقْضَى اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيدُ
ابْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ
أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ
غَضَبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ
كَافِرًا وَكَانَ آبَاؤُهُ مُؤْمِنِينَ -

آبَاؤُهُ مُؤْمِنِينَ -

باب ۲۴۵۲ قَوْلُهُ فَلَمَّا بَلَغَا
تَجَمَّعَ بَيْنَهُمَا كِسْيَا حَوْتُهُمَا
فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا
مَذْهَبًا لَسَرَبٍ يَسْلُكُ وَمِنْهُ
سَارِبٌ بِالتَّهَارِ -

۴۷۹- جلد ثانی ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى
قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُبَيْرٍ
أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ
ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِزَيْدٍ
أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ

سے انکار کیا، اتفاق سے وہاں ایک دیوار (کہنہ و بوسیدہ ہو گئی گرنے کے
قریب تھی۔ خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اُسے سیدھا کر دیا یہ ان کی کرامت
تھی) موسیٰ علیہ السلام بول پڑے۔ ان لوگوں کے شہر میں ہم آئے (مسافر
تھے، انہوں نے ہمیں کھانا پانچ نہیں کھلایا۔ ضیافت نہیں کی۔ آپ
چاہتے تو اس کی مزدوری ان سے لے لیتے (اسی سے ہم اپنا کھانا حاصل
کر لیتے) خضر علیہ السلام نے کہا بس حیدائی کی گھڑی آپ بھی (آگے واقعہ ہے)
ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا تک -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں تو آرزو رکھتا ہوں کہ
کاش موسیٰ علیہ السلام صبر کئے رہتے (خاموش رہتے) تو اللہ تعالیٰ دونوں
حضرات کے مزید حالات و واقعات (عجائبات) ہم سے بیان کرتا۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس طرح
پڑھتے تھے وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ
غَضَبًا اور اس طرح پڑھتے تھے وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ

باب فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنَهُمَا كِسْيَا
حَوْتُهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ
سَرَبًا کی تفسیر

سَرَبٌ (بفتح سین) رستہ یعنی مذہب طریق اس سے
ہے سَرَابٌ بِالتَّهَارِ یعنی دن کو رستہ چلنے والا۔

(از ابوالہیثم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریر از یعلیٰ بن
مسلم و عمرو بن دینار از سعید بن جبیر۔ یعلیٰ اور عمرو میں ایک حدیث
دوسرے صاحب سے کچھ زیادہ الفاظ بیان کرتے ہیں۔ ابن جریر کہتے
ہیں میں نے یہ حدیث اور بھی متعدد راویوں سے سنی ہے وہ بھی
سعید بن جبیر سے نقل کرتے تھے انہوں نے کہا ہم ابن عباس رضی اللہ

سے مشہور قرأت میں ملاحظہ نہیں ہے ۱۲۸۷ھ مشہور قرأت یوں ہے وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ آبَاؤُهُ مُؤْمِنِينَ ۱۲۸۷ھ سے بعد ہمارے
ہو سکتی ہے کہ واقعہ (بغیر) گارانتا کہ اس دیوار کو از سر نو بنادیا ہو۔ عبدالرزاق

يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّا لَعِنُكَ بَيْنَنَا
فِي بَيْتِكَ إِذْ قَالَ سَلَوْنِي قُلْتُ أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ
جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ يَا كُوفَةَ رَجُلٌ قَاصٌّ
يُقَالُ لَهُ كُوفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُوسَى
بَنِي إِسْرَءِيلَ أَمَّا عَمْرُو فَقَالَ لِي قَالَ
قَدْ كَذَّبَ عَدُوُّ اللَّهِ وَأَمَّا لَيْلِي فَقَالَ لِي قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ذَكَرَ النَّاسُ يَوْمًا حَقِّي إِذَا
فَاصَتِ الْعُيُونُ وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ وَلِي قَادِرُكَ
رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ
أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ إِذْ
لَمْ يَبْرُدِ الْعِلْمُ إِلَى اللَّهِ قَبِيلٌ بَلَى قَالَ أَوْ رُبَّ
وَأَيْنَ قَالَ وَمَجْمَعِ الْبَعْرَيْنِ قَالَ أَوْ رُبَّ
أَجْعَلْ لِي عِلْمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِي عَمْرُو
قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحَوْتُ وَقَالَ لِي يَمْلِي
قَالَ خُذْ نُونًا مَدِينًا حَيْثُ يَنْفَعُ فِي الرُّومِ
فَاخْذْ حَوْثًا فَعَلَّهُ فِي مِصْرٍ فَقَالَ لِفَتَاةٍ
لَا أَكَلْفَكَ إِلَّا أَنْ تُغَيِّرَ فِي يَحْيَى يُفَارِقُكَ
الْحَوْتُ قَالَ مَا كَلَفْتُكَ كَثِيرًا قَدْ لَكَ قَوْلُ
جَلِّ ذِكْرُهُ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاةٍ يُوشَعَ
ابْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ

عنها کے پاس ان کے گھر میں بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا مجھ سے دین کی بات
بائیں پوچھنا چاہتے ہو، پوچھو۔ میں نے عرض کیا اے ابو عباس میں آپ
پر قربان ہو جاؤں یہ بتائیے کہ کوفہ میں ایک واعظ ہے جسے کوفہ کہتے
ہیں وہ کہتا ہے جو موسیٰ خضر علیہ السلام سے ملے تھے وہ بنی اسرائیل کے رسول
علیہ السلام نہ تھے۔ ابن جریر کہتے ہیں عمرو بن دینار نے یوں روایت کی کہ ابن
عباس رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر کہا (کم نجت) جھوٹا ہے اللہ کا دشمن۔ یعلیٰ
کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہا نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے حدیث بیان
کی۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے ایک دن وعظ کیا۔ جب لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے
اور دل گھل گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پیٹھ موڑ کر چلے (وعظ ختم کیا)
ایک شخص ان سے جا کر ملا۔ کہنے لگا۔ اے اللہ کے پیغمبر! یہ تو بتائیے بڑے
زمین میں آپ سے بھی کوئی بڑا عالم ہے انہوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس
جواب کہ جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عتاب کیا۔ انہیں چاہئے تھا یوں
کہتے کہ اللہ جانتا ہے (مجھ کیا معلوم) تب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے کہا تم سے بڑھ کر ایک عالم موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہاں
ارشاد ہوا جہاں دو سمندر (فارس اور روم) اکٹھے ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ
نے عرض کیا اے باری تعالیٰ! ایسی نشانی بتائیے جس سے میں اس شخص تک پہنچ
جاؤں۔

ابن جریر کہتے ہیں آگے عمرو بن دینار نے یوں روایت کیا ارشاد
ہوا جہاں مچھلی تیری زنبیل سے نکل کر چلی جائے یعلیٰ نے اس طرح روایت کیا۔
ارشاد ہوا ایک مردہ مچھلی اپنے ساتھ رکھ لے جس مقام پر اس میں جان پڑ جائے
غرض موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی نوکری (تھیلے) میں رکھی اور اپنے خادم
جہاں یہ مچھلی (زنبیل سے) نکل کر چلے دے وہیں مجھے مطلع کرنا۔ خادم نے عرض کیا
یہ کونسی بڑی تکلیف ہے (میں ضرور بتا دوں گا) اللہ تعالیٰ کے اس قول (وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاةٍ) سے یہ مراد ہے۔ فتا سے یوشع بن

فِي ظِلِّ مَحْجَرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرِيًّا إِذْ تَصَوَّبَ
 الْحُوتُ وَمُوسَى تَأْتِيهِمْ فَقَالَ فَتَاهُ لَكَ
 أَوْ قِطْلُهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقِظَ لَيْسَ أَنْ يُجَابِرَهُ
 وَتَصَوَّبَ الْحُوتُ حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرَ فَأَمْسَكَ
 اللَّهُ عَنْهُ حُزْبِيَةَ الْبَحْرِ حَتَّى كَانَتْ أَثَرُهُ فِي بَحْرِ
 قَالَ لِي عَمْرُو هَكَذَا كَانَ أَثَرُهُ فِي بَحْرِ وَحَتَّى
 بَيْنَ إِيْمَا مِيهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَا بِهِمَا لَقَدْ لَقِينَا
 مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللَّهُ
 عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدٍ
 أَخْبَرَهُ فَرَجَعَا فَوَحِيدًا خَفِيفًا قَالَ لِي
 عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَيْمُونٍ سَمِعْتُ طَنْفُسَةَ خَضِرَاءَ
 عَلَى كَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَسَبَنِي
 بَنُوهُ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَ
 طَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى
 فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ يَا رَضِي مِنْ
 سَلَامَةٍ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى
 بَخِي إِسْرَاءُ يُلْ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا مَثَاكَ
 قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُسُلًا

نوں مراد ہیں۔ سعید بن جبیر نے (اپنی روایت میں) یوشع کا نام نہیں لیا۔
 غرض حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک پتھر کے سائے میں ٹھنڈی جگہ بیٹھتے تھے۔
 گئے۔ اُنٹے میں مچھلی نہ بیل میں ترپٹی (ترپ کر دریا میں کود گئی) خادم
 نے (اپنے دل میں) کہا۔ موسیٰ علیہ السلام کو جگانے سے کیا فائدہ؟
 جب بیدار ہوئے تو عرض کر دوں گا۔ جب موسیٰ علیہ السلام
 بیدار ہوئے تو خادم یہ ماجرا کہنا بھول گئے کہ مچھلی تو ترپ کر دریا میں
 چل دی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے دریا کی روانی اس پر رک
 دی اور مچھلی کا نشان پتھر پر (جس پر سے گئی) بن گیا۔

ابن جریر کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے مجھ سے یوں ہی روایت
 کی کہ اس کا نشان پتھر پر بن گیا اور دونوں انگوٹھوں اور کلمہ شہادت
 کی انگلیوں کو ملا کر ایک حلقے کی طرح اسے بتایا۔ ہم تو اس سفر سے تھک
 گئے۔ تب خادم نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تھکاوٹ دور کر دی۔ ابن
 جریر کہتے ہیں یہ فقرہ (اللہ تعالیٰ نے آپ کی تھکاوٹ دور کر دی) سعید
 کی روایت میں نہیں ہے پھر حضرت موسیٰ اور ان کے خادم دونوں ٹوٹے
 (مچھلی کی جگہ پر گئے) وہاں خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ ابن جریر
 کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی سلیمان نے روایت کیا کہ خضر علیہ السلام ایک
 سبز زین پوش پر عین دریا میں بیٹھے ہوئے تھے۔

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ اپنا کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے
 تھے۔ کپڑے کا ایک سر اتوان کے پاؤں کے نیچے تھا، دوسرا سر اس کے نیچے تھا۔
 عرض موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا خضر
 علیہ السلام نے منہ پر سے کپڑا اٹھایا۔ پوچھا اس سر زمین میں سلام کا رواج کہاں ہے؟ (وہ ملک کافروں کا جوگا) آپ کون ہیں؟
 موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ خضر علیہ السلام نے پوچھا آیا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں خضر علیہ السلام

۱۔ یعنی مچھلی دبا میں چلی جاتی ہے تو پھر پانی مل کر براہ ہو جاتا ہے لیکن یہ وہ بھی لگ گئی یا ایک طاق کی طرح بن گیا اور مچھلی کا نشان اس کے اندر باقی رہا۔
 ۲۔ بھنوں نے کہا پانی کا بہنا موقوف ہو گیا اور مچھلی کے گہواں کی نعم کر رہ گیا اور اسلام ہوتا تھا جسے کوئی چرہ اس سے کسی شکر میں نہیں ہے کیونکہ سمند کا پانی بہتا نہیں آتا
 ۳۔ بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ باقی دن ادباً فی رات بیٹھ رہے آخر کہنے لگے ۴۔ منہ سے کہنے کے بعد مچھلی کا قہقہہ بیان کیا ۱۲۔ منہ سے قہقہہ قائم کے
 ۱۳۔ نسیان میں شیتہ ایزوی غالباً یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ بھی مچھلیوں کے متدار علم تو میری امداد کے لئے اتنا کمزور ہے کہ ایک اتنی مچھلی اسے سم بات بھی وقت پر معلوم نہ ہو سکی
 ۱۴۔ کہ وہ مچھلی زندہ ہو کر سمند میں چلی گئی حالانکہ خادم کی طرف سے یہ ڈیوٹی تھی کہ مچھلی کا خیال رکھیں اور اگر کسی منزل مقصود وہی جگہ تھی۔ دونوں ہی مقام پر پہنچنے کے لئے سفر کر رہے تھے
 ۱۵۔ اور اللہ اعلم بالصواب۔ عبد اللہ بن قاسم

قَالَ أَمَا يُكْفِيكَ أَنْ التَّوْرَةَ يَدُكَ وَ
 أَنْ الْوَحْيَ يَا تُبَيِّكُ يَا مُوسَى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا
 يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِي
 لِي أَنْ أَعْلَمَهُ فَأَخَذَ طَائِفٌ مِّنْ عِمْقَارٍ مِّنَ الْبَحْرِ
 وَقَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيْنِي وَمَا عَلِمَكَ فِي جَنُوبِ
 عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا الطَّاغُوتُ مِنْقَارًا
 مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا ارْتَكَبَا فِي الشَّفِيفَةِ وَجَدَا
 مَعًا بِرِصِقًا ذَا تَحْمِيلٍ أَهْلَ هَذَا الشَّاحِلِ إِلَى
 أَهْلِ هَذَا الشَّاحِلِ الْأَخِيرِ عَرَفُوهُ كَقَالُوا
 عَبْدُ اللَّهِ الصَّادِقُ قَالَ قُلْنَا لِسَعِيدٍ خُضِرٌ قَالَ
 نَعَمْ لَا نَحْمِلُهُ بِأَجْرِ فَرَقَهَا وَوَقَدَ فِيهَا
 وَجَدَ أَقَالَ مُوسَى أَخْرَقَتْهَا لِنُغْرَقَ أَهْلُهَا
 لَقَدْ جُمِعَتْ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُّثَلُّوْا
 قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
 صَبْرًا أَكَانَتْ أَوْلَى نِسْيًا غَا وَالْمُسْطَى
 شَرُطًا وَالثَّالِثَةُ عَمَدٌ أَقَالَ لَا تَوَلَّيْخُ فِي
 بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا
 لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ يُعْلَى قَالَ سَعِيدٌ
 وَجَدَ عِلْمًا كَمَا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَاهِلًا

نے کہا آپ کیوں آئے کیا مقصد ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں اس لئے
 آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو علم ہدایت آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ
 سکھائیے۔ خضر علیہ السلام نے کہا کیا آپ کے لئے یہ کافی نہیں کہ علم توحید
 آپ کے پاس ہے اور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اے موسیٰ! اصل بات
 یہ ہے میرے پاس ایک علم ہے جس کا مکمل طور پر سیکھنا آپ کے لئے
 مناسب نہیں اور آپ کے پاس ایک علم ہے جس کا مکمل طور پر حاصل
 کرنا میرے لئے مناسب نہیں۔ اتنے میں ایک پرندہ آیا اس نے اپنی چونچ
 سے سمندر سے کچھ (قطرے) لے لئے۔ خضر علیہ السلام نے کہا خدا کی قسم ہم دونوں
 کے علم کی اللہ تعالیٰ کے علم سے ایسی ہی نسبت ہے جیسے اس پرندے نے
 چوہاں لیا اس کی نسبت سمندر سے ہے۔ بہر حال دونوں رستے میں ایک
 کشتی پر چڑھے وہاں چھوٹی چھوٹی کشتیاں تھیں جو لوگوں کو ایک بندر سے
 دوسرے بندر تک لے جاتی تھیں (سمندر کے کنارے کنارے چلتی رہتیں۔
 کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا۔ کہنے لگے یہ اللہ کے نیک بندے
 ہیں۔ یعنی کہتے ہیں ہم نے سعید سے یوں کہا یعنی خضر؟ انہوں نے کہا ہاں
 کشتی والوں نے کہا ہم ان سے کرایہ نہیں لیتے (مفت انہیں سوار کر لیا)
 خضر علیہ السلام نے سفر کشتی کے دوران کشتی کا ایک تختہ چیر ڈالا (اس میں
 سوراخ کر دیا پھر پانی بند کرنے کے لئے اس میں ایک سیخ ٹھونک دی
 (کشتی کو دغا کر دیا)۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسی وقت اعتراض کیا کہنے لگے آپ
 نے کشتی میں سوراخ کر دیسے کیا کشتی والوں کو غرق کرنا چاہتے ہیں آپ نے

تو عجیب کیا۔ مجاہد کہتے ہیں اِمْرًا کا معنی بُرا کام خضر علیہ السلام نے کہا میں نہیں کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے؟ درحقیقت
 یہ پہلا سوال موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر کیا تھا۔ اور دوسرے اعتراض کے بعد انہوں نے خود شرط کی کہ اگر آئندہ اعتراض کروں
 تو مجھے ساتھ نہ رہنے دیجئے گا۔ تیسرا اعتراض انہوں نے قصہ کیا۔ (پہلی بار بہر حال موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں بھول گیا ہوں
 مواخذہ نہ کیجئے۔ بعد ازاں دونوں حضرات نے ایک بچہ دیکھا خضر علیہ السلام نے اسے قتل کر ڈالا یعنی سعید سے روایت کرتے ہیں کہ خضر

سے پورے پورے قید اس لئے بڑھا لی کہ آخر شریعت کا موزی علم تو ہر شخص کے لئے ضرور ہے اِنَّا تَوَحُّشَتْ خُضْرٌ بِمِزْوَرٍ جَانَتْ يَهُودُ لَمْ يَكُنْ

ضرورت پر پختہ ہوتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی ضرورت سے واقف ہوں گے ۱۲۷ھ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے ہر ایک کو کچھ کہنے کے ساتھ دھواں بھرا دیا کہ ۱۲۷ھ ۱۲۸ھ ۱۲۹ھ ۱۳۰ھ ۱۳۱ھ ۱۳۲ھ ۱۳۳ھ ۱۳۴ھ ۱۳۵ھ ۱۳۶ھ ۱۳۷ھ ۱۳۸ھ ۱۳۹ھ ۱۴۰ھ ۱۴۱ھ ۱۴۲ھ ۱۴۳ھ ۱۴۴ھ ۱۴۵ھ ۱۴۶ھ ۱۴۷ھ ۱۴۸ھ ۱۴۹ھ ۱۵۰ھ ۱۵۱ھ ۱۵۲ھ ۱۵۳ھ ۱۵۴ھ ۱۵۵ھ ۱۵۶ھ ۱۵۷ھ ۱۵۸ھ ۱۵۹ھ ۱۶۰ھ ۱۶۱ھ ۱۶۲ھ ۱۶۳ھ ۱۶۴ھ ۱۶۵ھ ۱۶۶ھ ۱۶۷ھ ۱۶۸ھ ۱۶۹ھ ۱۷۰ھ ۱۷۱ھ ۱۷۲ھ ۱۷۳ھ ۱۷۴ھ ۱۷۵ھ ۱۷۶ھ ۱۷۷ھ ۱۷۸ھ ۱۷۹ھ ۱۸۰ھ ۱۸۱ھ ۱۸۲ھ ۱۸۳ھ ۱۸۴ھ ۱۸۵ھ ۱۸۶ھ ۱۸۷ھ ۱۸۸ھ ۱۸۹ھ ۱۹۰ھ ۱۹۱ھ ۱۹۲ھ ۱۹۳ھ ۱۹۴ھ ۱۹۵ھ ۱۹۶ھ ۱۹۷ھ ۱۹۸ھ ۱۹۹ھ ۲۰۰ھ ۲۰۱ھ ۲۰۲ھ ۲۰۳ھ ۲۰۴ھ ۲۰۵ھ ۲۰۶ھ ۲۰۷ھ ۲۰۸ھ ۲۰۹ھ ۲۱۰ھ ۲۱۱ھ ۲۱۲ھ ۲۱۳ھ ۲۱۴ھ ۲۱۵ھ ۲۱۶ھ ۲۱۷ھ ۲۱۸ھ ۲۱۹ھ ۲۲۰ھ ۲۲۱ھ ۲۲۲ھ ۲۲۳ھ ۲۲۴ھ ۲۲۵ھ ۲۲۶ھ ۲۲۷ھ ۲۲۸ھ ۲۲۹ھ ۲۳۰ھ ۲۳۱ھ ۲۳۲ھ ۲۳۳ھ ۲۳۴ھ ۲۳۵ھ ۲۳۶ھ ۲۳۷ھ ۲۳۸ھ ۲۳۹ھ ۲۴۰ھ ۲۴۱ھ ۲۴۲ھ ۲۴۳ھ ۲۴۴ھ ۲۴۵ھ ۲۴۶ھ ۲۴۷ھ ۲۴۸ھ ۲۴۹ھ ۲۵۰ھ ۲۵۱ھ ۲۵۲ھ ۲۵۳ھ ۲۵۴ھ ۲۵۵ھ ۲۵۶ھ ۲۵۷ھ ۲۵۸ھ ۲۵۹ھ ۲۶۰ھ ۲۶۱ھ ۲۶۲ھ ۲۶۳ھ ۲۶۴ھ ۲۶۵ھ ۲۶۶ھ ۲۶۷ھ ۲۶۸ھ ۲۶۹ھ ۲۷۰ھ ۲۷۱ھ ۲۷۲ھ ۲۷۳ھ ۲۷۴ھ ۲۷۵ھ ۲۷۶ھ ۲۷۷ھ ۲۷۸ھ ۲۷۹ھ ۲۸۰ھ ۲۸۱ھ ۲۸۲ھ ۲۸۳ھ ۲۸۴ھ ۲۸۵ھ ۲۸۶ھ ۲۸۷ھ ۲۸۸ھ ۲۸۹ھ ۲۹۰ھ ۲۹۱ھ ۲۹۲ھ ۲۹۳ھ ۲۹۴ھ ۲۹۵ھ ۲۹۶ھ ۲۹۷ھ ۲۹۸ھ ۲۹۹ھ ۳۰۰ھ ۳۰۱ھ ۳۰۲ھ ۳۰۳ھ ۳۰۴ھ ۳۰۵ھ ۳۰۶ھ ۳۰۷ھ ۳۰۸ھ ۳۰۹ھ ۳۱۰ھ ۳۱۱ھ ۳۱۲ھ ۳۱۳ھ ۳۱۴ھ ۳۱۵ھ ۳۱۶ھ ۳۱۷ھ ۳۱۸ھ ۳۱۹ھ ۳۲۰ھ ۳۲۱ھ ۳۲۲ھ ۳۲۳ھ ۳۲۴ھ ۳۲۵ھ ۳۲۶ھ ۳۲۷ھ ۳۲۸ھ ۳۲۹ھ ۳۳۰ھ ۳۳۱ھ ۳۳۲ھ ۳۳۳ھ ۳۳۴ھ ۳۳۵ھ ۳۳۶ھ ۳۳۷ھ ۳۳۸ھ ۳۳۹ھ ۳۴۰ھ ۳۴۱ھ ۳۴۲ھ ۳۴۳ھ ۳۴۴ھ ۳۴۵ھ ۳۴۶ھ ۳۴۷ھ ۳۴۸ھ ۳۴۹ھ ۳۵۰ھ ۳۵۱ھ ۳۵۲ھ ۳۵۳ھ ۳۵۴ھ ۳۵۵ھ ۳۵۶ھ ۳۵۷ھ ۳۵۸ھ ۳۵۹ھ ۳۶۰ھ ۳۶۱ھ ۳۶۲ھ ۳۶۳ھ ۳۶۴ھ ۳۶۵ھ ۳۶۶ھ ۳۶۷ھ ۳۶۸ھ ۳۶۹ھ ۳۷۰ھ ۳۷۱ھ ۳۷۲ھ ۳۷۳ھ ۳۷۴ھ ۳۷۵ھ ۳۷۶ھ ۳۷۷ھ ۳۷۸ھ ۳۷۹ھ ۳۸۰ھ ۳۸۱ھ ۳۸۲ھ ۳۸۳ھ ۳۸۴ھ ۳۸۵ھ ۳۸۶ھ ۳۸۷ھ ۳۸۸ھ ۳۸۹ھ ۳۹۰ھ ۳۹۱ھ ۳۹۲ھ ۳۹۳ھ ۳۹۴ھ ۳۹۵ھ ۳۹۶ھ ۳۹۷ھ ۳۹۸ھ ۳۹۹ھ ۴۰۰ھ ۴۰۱ھ ۴۰۲ھ ۴۰۳ھ ۴۰۴ھ ۴۰۵ھ ۴۰۶ھ ۴۰۷ھ ۴۰۸ھ ۴۰۹ھ ۴۱۰ھ ۴۱۱ھ ۴۱۲ھ ۴۱۳ھ ۴۱۴ھ ۴۱۵ھ ۴۱۶ھ ۴۱۷ھ ۴۱۸ھ ۴۱۹ھ ۴۲۰ھ ۴۲۱ھ ۴۲۲ھ ۴۲۳ھ ۴۲۴ھ ۴۲۵ھ ۴۲۶ھ ۴۲۷ھ ۴۲۸ھ ۴۲۹ھ ۴۳۰ھ ۴۳۱ھ ۴۳۲ھ ۴۳۳ھ ۴۳۴ھ ۴۳۵ھ ۴۳۶ھ ۴۳۷ھ ۴۳۸ھ ۴۳۹ھ ۴۴۰ھ ۴۴۱ھ ۴۴۲ھ ۴۴۳ھ ۴۴۴ھ ۴۴۵ھ ۴۴۶ھ ۴۴۷ھ ۴۴۸ھ ۴۴۹ھ ۴۵۰ھ ۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ۴۵۳ھ ۴۵۴ھ ۴۵۵ھ ۴۵۶ھ ۴۵۷ھ ۴۵۸ھ ۴۵۹ھ ۴۶۰ھ ۴۶۱ھ ۴۶۲ھ ۴۶۳ھ ۴۶۴ھ ۴۶۵ھ ۴۶۶ھ ۴۶۷ھ ۴۶۸ھ ۴۶۹ھ ۴۷۰ھ ۴۷۱ھ ۴۷۲ھ ۴۷۳ھ ۴۷۴ھ ۴۷۵ھ ۴۷۶ھ ۴۷۷ھ ۴۷۸ھ ۴۷۹ھ ۴۸۰ھ ۴۸۱ھ ۴۸۲ھ ۴۸۳ھ ۴۸۴ھ ۴۸۵ھ ۴۸۶ھ ۴۸۷ھ ۴۸۸ھ ۴۸۹ھ ۴۹۰ھ ۴۹۱ھ ۴۹۲ھ ۴۹۳ھ ۴۹۴ھ ۴۹۵ھ ۴۹۶ھ ۴۹۷ھ ۴۹۸ھ ۴۹۹ھ ۵۰۰ھ ۵۰۱ھ ۵۰۲ھ ۵۰۳ھ ۵۰۴ھ ۵۰۵ھ ۵۰۶ھ ۵۰۷ھ ۵۰۸ھ ۵۰۹ھ ۵۱۰ھ ۵۱۱ھ ۵۱۲ھ ۵۱۳ھ ۵۱۴ھ ۵۱۵ھ ۵۱۶ھ ۵۱۷ھ ۵۱۸ھ ۵۱۹ھ ۵۲۰ھ ۵۲۱ھ ۵۲۲ھ ۵۲۳ھ ۵۲۴ھ ۵۲۵ھ ۵۲۶ھ ۵۲۷ھ ۵۲۸ھ ۵۲۹ھ ۵۳۰ھ ۵۳۱ھ ۵۳۲ھ ۵۳۳ھ ۵۳۴ھ ۵۳۵ھ ۵۳۶ھ ۵۳۷ھ ۵۳۸ھ ۵۳۹ھ ۵۴۰ھ ۵۴۱ھ ۵۴۲ھ ۵۴۳ھ ۵۴۴ھ ۵۴۵ھ ۵۴۶ھ ۵۴۷ھ ۵۴۸ھ ۵۴۹ھ ۵۵۰ھ ۵۵۱ھ ۵۵۲ھ ۵۵۳ھ ۵۵۴ھ ۵۵۵ھ ۵۵۶ھ ۵۵۷ھ ۵۵۸ھ ۵۵۹ھ ۵۶۰ھ ۵۶۱ھ ۵۶۲ھ ۵۶۳ھ ۵۶۴ھ ۵۶۵ھ ۵۶۶ھ ۵۶۷ھ ۵۶۸ھ ۵۶۹ھ ۵۷۰ھ ۵۷۱ھ ۵۷۲ھ ۵۷۳ھ ۵۷۴ھ ۵۷۵ھ ۵۷۶ھ ۵۷۷ھ ۵۷۸ھ ۵۷۹ھ ۵۸۰ھ ۵۸۱ھ ۵۸۲ھ ۵۸۳ھ ۵۸۴ھ ۵۸۵ھ ۵۸۶ھ ۵۸۷ھ ۵۸۸ھ ۵۸۹ھ ۵۹۰ھ ۵۹۱ھ ۵۹۲ھ ۵۹۳ھ ۵۹۴ھ ۵۹۵ھ ۵۹۶ھ ۵۹۷ھ ۵۹۸ھ ۵۹۹ھ ۶۰۰ھ ۶۰۱ھ ۶۰۲ھ ۶۰۳ھ ۶۰۴ھ ۶۰۵ھ ۶۰۶ھ ۶۰۷ھ ۶۰۸ھ ۶۰۹ھ ۶۱۰ھ ۶۱۱ھ ۶۱۲ھ ۶۱۳ھ ۶۱۴ھ ۶۱۵ھ ۶۱۶ھ ۶۱۷ھ ۶۱۸ھ ۶۱۹ھ ۶۲۰ھ ۶۲۱ھ ۶۲۲ھ ۶۲۳ھ ۶۲۴ھ ۶۲۵ھ ۶۲۶ھ ۶۲۷ھ ۶۲۸ھ ۶۲۹ھ ۶۳۰ھ ۶۳۱ھ ۶۳۲ھ ۶۳۳ھ ۶۳۴ھ ۶۳۵ھ ۶۳۶ھ ۶۳۷ھ ۶۳۸ھ ۶۳۹ھ ۶۴۰ھ ۶۴۱ھ ۶۴۲ھ ۶۴۳ھ ۶۴۴ھ ۶۴۵ھ ۶۴۶ھ ۶۴۷ھ ۶۴۸ھ ۶۴۹ھ ۶۵۰ھ ۶۵۱ھ ۶۵۲ھ ۶۵۳ھ ۶۵۴ھ ۶۵۵ھ ۶۵۶ھ ۶۵۷ھ ۶۵۸ھ ۶۵۹ھ ۶۶۰ھ ۶۶۱ھ ۶۶۲ھ ۶۶۳ھ ۶۶۴ھ ۶۶۵ھ ۶۶۶ھ ۶۶۷ھ ۶۶۸ھ ۶۶۹ھ ۶۷۰ھ ۶۷۱ھ ۶۷۲ھ ۶۷۳ھ ۶۷۴ھ ۶۷۵ھ ۶۷۶ھ ۶۷۷ھ ۶۷۸ھ ۶۷۹ھ ۶۸۰ھ ۶۸۱ھ ۶۸۲ھ ۶۸۳ھ ۶۸۴ھ ۶۸۵ھ ۶۸۶ھ ۶۸۷ھ ۶۸۸ھ ۶۸۹ھ ۶۹۰ھ ۶۹۱ھ ۶۹۲ھ ۶۹۳ھ ۶۹۴ھ ۶۹۵ھ ۶۹۶ھ ۶۹۷ھ ۶۹۸ھ ۶۹۹ھ ۷۰۰ھ ۷۰۱ھ ۷۰۲ھ ۷۰۳ھ ۷۰۴ھ ۷۰۵ھ ۷۰۶ھ ۷۰۷ھ ۷۰۸ھ ۷۰۹ھ ۷۱۰ھ ۷۱۱ھ ۷۱۲ھ ۷۱۳ھ ۷۱۴ھ ۷۱۵ھ ۷۱۶ھ ۷۱۷ھ ۷۱۸ھ ۷۱۹ھ ۷۲۰ھ ۷۲۱ھ ۷۲۲ھ ۷۲۳ھ ۷۲۴ھ ۷۲۵ھ ۷۲۶ھ ۷۲۷ھ ۷۲۸ھ ۷۲۹ھ ۷۳۰ھ ۷۳۱ھ ۷۳۲ھ ۷۳۳ھ ۷۳۴ھ ۷۳۵ھ ۷۳۶ھ ۷۳۷ھ ۷۳۸ھ ۷۳۹ھ ۷۴۰ھ ۷۴۱ھ ۷۴۲ھ ۷۴۳ھ ۷۴۴ھ ۷۴۵ھ ۷۴۶ھ ۷۴۷ھ ۷۴۸ھ ۷۴۹ھ ۷۵۰ھ ۷۵۱ھ ۷۵۲ھ ۷۵۳ھ ۷۵۴ھ ۷۵۵ھ ۷۵۶ھ ۷۵۷ھ ۷۵۸ھ ۷۵۹ھ ۷۶۰ھ ۷۶۱ھ ۷۶۲ھ ۷۶۳ھ ۷۶۴ھ ۷۶۵ھ ۷۶۶ھ ۷۶۷ھ ۷۶۸ھ ۷۶۹ھ ۷۷۰ھ ۷۷۱ھ ۷۷۲ھ ۷۷۳ھ ۷۷۴ھ ۷۷۵ھ ۷۷۶ھ ۷۷۷ھ ۷۷۸ھ ۷۷۹ھ ۷۸۰ھ ۷۸۱ھ ۷۸۲ھ ۷۸۳ھ ۷۸۴ھ ۷۸۵ھ ۷۸۶ھ ۷۸۷ھ ۷۸۸ھ ۷۸۹ھ ۷۹۰ھ ۷۹۱ھ ۷۹۲ھ ۷۹۳ھ ۷۹۴ھ ۷۹۵ھ ۷۹۶ھ ۷۹۷ھ ۷۹۸ھ ۷۹۹ھ ۸۰۰ھ ۸۰۱ھ ۸۰۲ھ ۸۰۳ھ ۸۰۴ھ ۸۰۵ھ ۸۰۶ھ ۸۰۷ھ ۸۰۸ھ ۸۰۹ھ ۸۱۰ھ ۸۱۱ھ ۸۱۲ھ ۸۱۳ھ ۸۱۴ھ ۸۱۵ھ ۸۱۶ھ ۸۱۷ھ ۸۱۸ھ ۸۱۹ھ ۸۲۰ھ ۸۲۱ھ ۸۲۲ھ ۸۲۳ھ ۸۲۴ھ ۸۲۵ھ ۸۲۶ھ ۸۲۷ھ ۸۲۸ھ ۸۲۹ھ ۸۳۰ھ ۸۳۱ھ ۸۳۲ھ ۸۳۳ھ ۸۳۴ھ ۸۳۵ھ ۸۳۶ھ ۸۳۷ھ ۸۳۸ھ ۸۳۹ھ ۸۴۰ھ ۸۴۱ھ ۸۴۲ھ ۸۴۳ھ ۸۴۴ھ ۸۴۵ھ ۸۴۶ھ ۸۴۷ھ ۸۴۸ھ ۸۴۹ھ ۸۵۰ھ ۸۵۱ھ ۸۵۲ھ ۸۵۳ھ ۸۵۴ھ ۸۵۵ھ ۸۵۶ھ ۸۵۷ھ ۸۵۸ھ ۸۵۹ھ ۸۶۰ھ ۸۶۱ھ ۸۶۲ھ ۸۶۳ھ ۸۶۴ھ ۸۶۵ھ ۸۶۶ھ ۸۶۷ھ ۸۶۸ھ ۸۶۹ھ ۸۷۰ھ ۸۷۱ھ ۸۷۲ھ ۸۷۳ھ ۸۷۴ھ ۸۷۵ھ ۸۷۶ھ ۸۷۷ھ ۸۷۸ھ ۸۷۹ھ ۸۸۰ھ ۸۸۱ھ ۸۸۲ھ ۸۸۳ھ ۸۸۴ھ ۸۸۵ھ ۸۸۶ھ ۸۸۷ھ ۸۸۸ھ ۸۸۹ھ ۸۹۰ھ ۸۹۱ھ ۸۹۲ھ ۸۹۳ھ ۸۹۴ھ ۸۹۵ھ ۸۹۶ھ ۸۹۷ھ ۸۹۸ھ ۸۹۹ھ ۹۰۰ھ ۹۰۱ھ ۹۰۲ھ ۹۰۳ھ ۹۰۴ھ ۹۰۵ھ ۹۰۶ھ ۹۰۷ھ ۹۰۸ھ ۹۰۹ھ ۹۱۰ھ ۹۱۱ھ ۹۱۲ھ ۹۱۳ھ ۹۱۴ھ ۹۱۵ھ ۹۱۶ھ ۹۱۷ھ ۹۱۸ھ ۹۱۹ھ ۹۲۰ھ ۹۲۱ھ ۹۲۲ھ ۹۲۳ھ ۹۲۴ھ ۹۲۵ھ ۹۲۶ھ ۹۲۷ھ ۹۲۸ھ ۹۲۹ھ ۹۳۰ھ ۹۳۱ھ ۹۳۲ھ ۹۳۳ھ ۹۳۴ھ ۹۳۵ھ ۹۳۶ھ ۹۳۷ھ ۹۳۸ھ ۹۳۹ھ ۹۴۰ھ ۹۴۱ھ ۹۴۲ھ ۹۴۳ھ ۹۴۴ھ ۹۴۵ھ ۹۴۶ھ ۹۴۷ھ ۹۴۸ھ ۹۴۹ھ ۹۵۰ھ ۹۵۱ھ ۹۵۲ھ ۹۵۳ھ ۹۵۴ھ ۹۵۵ھ ۹۵۶ھ ۹۵۷ھ ۹۵۸ھ ۹۵۹ھ ۹۶۰ھ ۹۶۱ھ ۹۶۲ھ ۹۶۳ھ ۹۶۴ھ ۹۶۵ھ ۹۶۶ھ ۹۶۷ھ ۹۶۸ھ ۹۶۹ھ ۹۷۰ھ ۹۷۱ھ ۹۷۲ھ ۹۷۳ھ ۹۷۴ھ ۹۷۵ھ ۹۷۶ھ ۹۷۷ھ ۹۷۸ھ ۹۷۹ھ ۹۸۰ھ ۹۸۱ھ ۹۸۲ھ ۹۸۳ھ ۹۸۴ھ ۹۸۵ھ ۹۸۶ھ ۹۸۷ھ ۹۸۸ھ ۹۸۹ھ ۹۹۰ھ ۹۹۱ھ ۹۹۲ھ ۹۹۳ھ ۹۹۴ھ ۹۹۵ھ ۹۹۶ھ ۹۹۷ھ ۹۹۸ھ ۹۹۹ھ ۱۰۰۰ھ

نے چند بچوں کو دیکھا جو کھیل رہے تھے انہوں نے ایک کا فردہ میں
یا حسین بچے کو لے کر لٹایا اور چھری سے اس کا گلا کاٹ ڈالا۔ موسیٰ
علیہ السلام! یہ آپ نے ناحق ایک جان کا خون کیا ہے۔ ابھی اس (بچے) نے
کوئی گناہ بھی نہیں کیا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت میں دونوں طرح پڑھا ہے
نَفْسًا ذَرَكِيَّةً اَوْ نَفْسًا ذَاكِئَةً۔ ذاکِیۃ کا معنی جاوا (یا مسلمان)
جیسے کہتے ہیں غلاماً ذاکِیۃً۔

یہ کیف پھر دونوں روانہ ہوئے (ایک شہر میں پہنچے) ایک دیوار
دیکھی جو گرنے والی تھی، خضر علیہ السلام نے اسے سیدھا کر دیا۔ سعید نے ہاتھ
سے اشارہ کر کے بتایا یعنی خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اُسے سیدھا کر دیا۔ یعنی
کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ سعید نے کہا "خضر علیہ السلام نے اس پر ہاتھ پھیرا
تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیا۔ خضر علیہ السلام سے کہنے
لگے اگر آپ چاہتے تو اس پر برسرِ دوری بھی لے سکتے تھے۔ سعید کہتے ہیں اس
مزدوری میں سے اپنا طعام حاصل کر لیتے۔

قرآن میں ہے وَكَانَ ذَرَاكَهُ۔ اس میں ذَرَاكَہُ بمعنی
اِمَامَتہم ہے یعنی اُن کے آگے۔ ابن عباسؓ نے دَكَانَ اِمَامَتہم مِلَکُ
پڑھا ہے۔ ابن جریرؒ کہتے ہیں کہ راویوں نے سعید کے سوا آدمیوں سے اس
طرح نقل کیا ہے کہ اس بادشاہ کا نام ہُدُ بن ہُدُ تھا اور وہ لڑکا جسے
خضر علیہ السلام نے قتل کیا اس کا نام حلیو ہے۔ خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کشتی خراب کرنے کی غرض یہ بیان کی کہ میں نے ارادہ
کیا کہ جب کشتی اس ظالم بادشاہ کے سامنے جائے تو وہ عیب دار کچھ کر چھوٹے آگے بڑھ کر کشتی والے سے درست کر لیں گے اور اس سے فائدہ

طَرِيفًا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ بِالْإِسْلَامِ
اَقْتَلْتُ نَفْسًا ذَكِيَّةً يَغْيِرُ نَفْسٍ لَمْ تَعْمَلْ
بِالْجُنُثِ وَكَانَ ابْنُ عَمَّارٍ قَرَأَهَا ذَكِيَّةً
ذَاكِئَةً مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا ذَكِيًّا
فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا اِجْدًا اَيُّرِيدُ اَنْ يَنْقُضَ
فَاَقَامَهُ قَالَ سَعِيدٌ بَيْدٌ هَكَذَا
وَرَفَعَ يَدَهُ فَاَسْتَقَامَ قَالَ يَعْلى
حَسِبْتُ اَنْ سَعِيدٌ اَقَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ
فَاَسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَا تَخْذُلُ عَلَيْهِ
اَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ اَجْرًا قَاتِلُهُ وَكَانَ
وَرَأَوْهُمْ وَكَانَ اَمَامَهُمْ قَرَأَهَا ابْنُ
عَمَّارٍ اَمَامَهُمْ مِلَکُ يَزْعُمُونَ عَنْ
غَيْرِ سَعِيدٍ اَنَّهُ هَدَا بَنُ بَدٍ وَالْغُلَامُ
الْمُقْتُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ جَسَدُكَ
يَا خُذْ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا فَارَدْتُ اِذَا هِيَ
مَرَّتْ بِهٖ اَنْ يَدَّعِيَهَا لِيَهَا فَاِذَا
جَاوَزُوا اَصْلَحُوهَا فَاَنْتَفَعُوا بِهَا وَمِنْهُمْ
مَنْ يَقُولُ سَدُّوْهَا بِقَارُورَةٍ وَمِنْهُمْ

لہ یعنی دوایتوں میں اس کے یہ تشدید لایا جس کے معنی خاما پورا اور بعضوں میں مسلمہ یعنی تشدید لایا جس کے معنی کہ وہ دوسری باتوں
میں اس کی صراحت ہے کہ وہ بچہ کا فردہ تھا ۱۲ منہ یعنی اچھا خاصا ہوشیار لڑکا ۱۲ منہ جو عمریوں کی کشتیاں چھین لیتا ۱۳ منہ ۱۴ منہ یعنی سوراخ کے برابر ایک
شیشہ اس میں گھسیں دیا تو چھید بند ہو گیا۔ بالکل ہل ہے اور قسطانی کا استعمال کر کے شیشے سے روڑن کو نکر بند ہو سکتا ہے یا کوئی کی یہ تو جہ کہ کشتی میں
کراس میں آنا وغیرہ لڑکے سوراخ بند کیا ہے ضرورت ہے ۱۲ منہ لفظی ترجمہ تو یوں ہے کہ وہ لڑکا کا فردہ تھا جو عیب بال باب و دون ایسا انداز تھے تو لڑکے کو نکر کا فردہ
سمجھا جا سکتا ہے اس لئے مطلب یہ ہے کہ اس کی قیمت میں بڑا ہوتا تھا اب یہ اعتراض ہو گا کہ جب قیمت میں اس کے بڑا ہو کر کا فردہ لکھا تھا تو قیمت کا لکھا
مردوں پر ہوتا ہے مجبورہ بچہ میں لکھا گیا کہ قیمت میں بڑا لکھا جوتا ہے اللہ تعالیٰ کو خدا اختیار ہے کہ اس میں مہیا چاہے ایسا تقریر کرے جیسے فرمایا تبارک اللہ
صالحہ نام ثبت و عندہ اہل کتاب اور حدیث میں ہے الدعا ویر والقضا البتہ علم الہی میں جو تھا وہ بدل میں سکتا علم الہی میں یوں ہو گا کہ اگر یہ لڑکا بچہ

اٹھاتے رہیں گے۔

بعض راویوں نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب وہ (اس بادشاہ کے آگے) نکل گئے تو یہ سوراخ ایک شیشہ لگا کر بند کر دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ لاکھ اور تیل لاکھ کس کشتی کو جوڑ لیا۔ **يَكُنْ اَبْوَاكُمُ مِّنْ اِسْطِ** کے ماں باپ ایماندار تھے اور لڑکے کی قسمت میں (بڑے ہو کر) کا قریب ہونا لکھا تھا۔ تو ہم ڈرے کہ کہیں اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں نہ پھنسا لے۔ ماں باپ لڑکے کی محبت کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہو جائیں ہم نے یہ چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر پاک صاف لڑکا عنایت کرے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے پاک صاف لڑکا اس لئے کہا کہ حضرت موسیٰ پاک صاف (معصوم) جان کا خون کیا۔

اَفْتَدَبَ رَحْمًا كَامِعِيْ يٰہے کہ اس دوسرے لڑکے پر ماں باپ پہلے لڑکے سے بھی زیادہ مہربان ہوں گے جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا۔

سعید بن جبیر کے سوا دیگر راویوں نے اس طرح کہا ہے کہ اس لڑکے کے بدلے اس کے ماں باپ کو لڑکی ملی۔ داؤد بن ابی عامر نے کئی اشخاص سے اسی طرح روایت کی کہ انہیں لڑکی ملی۔

باب فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ إِنِّي جَاءْتُكَ
لَتَقْدُرَ قُوَّتِيكَ مِنْ سَفَرِنَا هَذَا انْصَبْ — نَحْبًا
تِلْكَ كَيْ تَفْسِرْ

تک کی تفسیر۔

صُنْعًا - عمل۔ حَوْلًا - سہولتاً۔ قَالَ ذٰلِكَ
مَنْ كُنَّا نَبْعُ فَادَتْهَا عَلٰی اَثَارِهَا قَصَصًا
اُمُّرًا کا معنی عجیب بات۔ مُتَحَدِّثًا کا بھی یہی معنی ہے
(عجیب بات) یَنْقُصُ اور یَنْقُصُ حَتّٰی دونوں کا ایک معنی

بَابُ ٢٣٥ قَوْلُهُ فَلَمَّا جَاءُوا
قَالَ لَيْتَكُمْ أَتَيْتُمْ عَدَاءَنَا لَقَدْ
لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا
إِلَى قَوْلِهِ عَجَبًا صُنْتُ عِمْلًا خَوَلًا
تَحَوَّلًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ
فَارْتَدَّ عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا
إِمْرَأَوُكُنَّ إِذْ أَمَّهِنَّ يَنِقَصْنَ

سلطہ اس لوگ کی بطن سے ایک پیغمبر پیدا ہوئے کہتے ہیں یہ پیغمبر شمعون تھے ان کی ماں کا نام حیدہ تھا انہی سے یہی اسرائیل نے یہ کہا تھا اِنْعَمٰی کُنَّا
سَلْمًا اِنْعَامًا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ کہیں نے کہا اس لوگ کے پیٹ سے کوئی پیغمبر پیدا ہوئے بعضوں نے کہا کہ ستر پیغمبر اس کی اولاد میں ہوئے اور انہ **عَلٰہ** اُنَاق
تو کہنے سے اس کی برائت بہتر ہے۔ بعضی دیکھتے ہیں **عہ** ننان بار دایبے مرد ہوشیار ہے اگر وقت و لاوت سازا امید ہے ازاں بہتر ہوئی کہ خداوند ہے کہ فرزند انام و اوتانہ
عہ آخرتے نہنگوں کا تقلید میں ترمیم دینی کیا کہ اس کے کی قیمت میں جسے مکر کا فر ہونا لکھا تھا لیکن دل یہ گواہی دیتا ہے کہ بہتر ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ کا کافر تھا یعنی
مکر کا فر اور ان کی کشتی دے دیا تھا جہنم میں جس میں ہر ایک کے کشتے کے حضرت خضد علیہ السلام اپنے خاص علم سے بیان کئے کہ وہ کافر نہ خطوں
مکر کا فر ہے اور انا کافر خطا ناک کافر مکر کا ہی ہے خضد علیہ السلام کے علم کا حال ہے کہ جسے وہ مکرے کو نہ نیک سمجھتے تھے سے خضد علیہ السلام نے اپنے خاص کے ذریعہ علوم

يُنْقَاضُ وَكَمَا تَقَاضَى السَّيْرُ
لَتَخْذُتَ وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ
رُحْمًا مِنَ الرُّحْمِ وَهِيَ أَشَدُّ
مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ وَنُقْطٌ
أَقْنَعُ مِنَ الرَّحِيمِ وَتُدْعَى مَكَّةُ
أُمُّ رُحْمٍ أَيْ الرَّحْمَةُ تُنْزَلُ بِهَا

ہے جیسے کہتے ہیں تَنَقَّضَ السَّيْرُ دانت گر رہا ہے
لَتَخْذُتَ اور اَتَّخَذْتَ دونوں کا ایک معنی ہے
(دونوں قراءتیں ہیں) رُحْمًا رُحْم سے نکلا ہے۔
جس کا معنی ہے بہت رحمت گویا یہ مبالغہ ہے رحمت
کا ہمارا خیال ہے کہ یہ رحیم سے نکلا ہے۔ اسی لئے مکہ کو
اُمُّ رُحْم کہتے ہیں کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوئی

(از قتیبہ بن سعید از سفیان بن عیینہ از عمرو بن دینار)

سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نوف
لکالی کہتا ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام خضر
علیہ السلام سے نہیں ملے تھے (بلکہ وہ دوسرے مومنین تھے) انہوں نے کہا
وہ مجھوتا ہے اللہ کا دشمن، ہم سے خود ابی بن کعب صحابی نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے
بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطبہ سنایا۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ
سب لوگوں سے زیادہ کس کو علم ہے؟ انہوں نے کہا مجھے۔ چنانچہ اس
بات پر اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا کیونکہ انہیں چاہئے تھا کہ
خدا کی طرف منسوب کرتے کہ اللہ جانتا ہے) غرض ان پر وحی نازل
ہوئی کہ جمع البحرین (دو سمندروں کا مقام اجتماع) میں ہمارا ایک
بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا
باری تعالیٰ! میں اس بندے تک کیسے پہنچوں؟ ارشاد ہوا ایک مچھلی
زنجیل میں رکھ جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے اس کے پیچھے پیچھے چلا جا (وہ بندہ
مل جائے گا) حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے خادم یوشع بن نون کو ساتھ
لے کر روانہ ہوئے مچھلی بھی لے لی۔ جب پتھر پہنچے (جہاں دو دریا
 ملتے ہیں) تو دونوں اتر پڑے اور موسیٰ علیہ السلام اپنا سر ٹیک کر سو گئے۔
سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار کے سوا دوسرے شخص (قتادہ)

۳۸۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ
إِنْ قَوْفًا الْبِكَالَى يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى بْنَ اللَّهِ
لَيْسَ مُوسَى نُحْصِرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ
حَدَّثَنَا ابْنُ بَنِي كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي
إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ أَيْ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ
أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ كُنَّا يَرُدُّ الْعِلْمَ
إِلَيْهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ بَلَى عَبْدٌ مِنَ عِبَادِي
يَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَوْفَيْتَ
كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ تَأْخُذُ حَوْثًا فِي
مَكْتَلٍ فَمَحِيثًا فَقَدْ دَتِ الْحَوْتَ فَاتَّبِعْهُ
قَالَ فَخَرَجَ مُوسَى وَمَعَهُ قَتَاةٌ يُوسَعُ بْنُ
نُؤَيْبٍ وَمَعَهُمَا الْحَوْتَ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى
الصَّخْرَةِ فَانْزَلَا عَنْهَا قَالَ قَوْمُ مِصْرَ مُوسَى
رَأْسُهُ قَتَامٌ قَالَ سُفْيَانُ وَفِي حَدِيثٍ غَيْرِ
عَمْرِو قَالَ وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَلَيْنُ يُقَالُ

۱۲ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲

لَهَا الْحَيَاةُ لَا يُصِيبُ مِنْ مَّا كُنَّا نَعْمَلُ إِلَّا
 حَيًّا فَأَصَابَ الْخُوتَ مِنْ مَّا رَتَلْنَا لِلْعَيْنِ
 قَالَ فَتَحَرَّكُوا وَالسَّلَّ مِنَ الْمَكْتَلِ فَدَخَلَ
 الْبَحْرُ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاةٍ
 إِنِّي عِنْدَ آءَاتِ الْآيَةِ قَالَ وَلَوْ بِحَبِ
 النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَا مَا أَمْرِي بِهِ قَالَ لَكِ
 فَتَاةٌ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ أَرَأَيْتِ إِذْ أَوْثَقَاكَ
 الْقَصْرَةَ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ الْآيَةَ قَالَ
 فَرَجَعَا يَفْقَتَانِ فِي أَثَارِهِمَا قَوْجِدَا
 فِي الْبَحْرِ مَا لَطَفَ مَسْرَا الْخُوتِ فَكَانَتْ
 لِفَتَاةٍ عَجَبًا وَلِلْخُوتِ سَرًّا قَالَ فَلَمَّا
 انْتَمَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا بِرَجُلٍ مُسْتَعِ
 بِغُوبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ وَآلِي
 يَا رَضِيكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ
 مُوسَى بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ
 أَتَيْتُكَ عَلَى أَنْ تَعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا
 قَالَ لَهُ الْخُفَيْرِيَا مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِّنْ
 عِلْمِ اللَّهِ عَلَيْكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى
 عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَيْكَ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ
 قَالَ بَلْ أَتَيْتُكَ قَالَ فَإِنْ أَتَيْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي
 عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا
 يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ
 فَعَرَفَا الْخُفَيْرِيَّ فَمَلُّوهُمَا فِي سَفِينَتِهِمْ يُعَايِرُ

کی روایت میں ہے کہ اس بھتر کی جڑ میں ایک چشمہ تھا جو آب حیات کے
 نام سے مشہور تھا جس مردہ چیز پر اس کا پانی پڑتا ہے وہ زندہ ہو جاتی ہے
 چنانچہ اس بھتری پر جب پانی پڑا تو وہ بھی زندہ ہو گئی اور اچھل کر دریا
 میں پہنچ گئی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے (دونوں سے آگے
 بڑھ گئے) تو اپنے خادم سے کہنے لگے۔ ذرا ہمارا ناشتہ لاؤ (آخریات
 تک) اور موسیٰ علیہ السلام کو تھکاوٹ اُسی وقت سے محسوس ہونے لگی
 جب اس مقام سے آگے بڑھنے لگے جہاں تک ان کو جانے کا حکم تھا۔
 غرض ان کے خادم یوشع بن نون کہنے لگے سیئے! جب ہم بھتر کے پاس
 ٹھہرے تھے تو میں بھتری کا واقعہ آپ سے عرض کرنا بھول گیا (آخریات
 تک) پھر دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے۔ دیکھا تو محمدؐ
 کا پانی جہاں سے بھتری سے ملتی تھی ایک طاق کی طرح بن گیا ہے یہ دیکھ کر حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کے خادم کو تعجب ہوا، بھتری کو دیکھتا رہا جب بھتر تک
 پہنچے دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے لیٹے بیٹھا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے
 اسے سلام کیا اس نے کہا آپ کے ملک میں سلام کہاں سے آیا؟ موسیٰ
 علیہ السلام نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا آیا بنی اسرائیل کا موسیٰ
 موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے ساتھ رہ کر وہ علم
 علم جو آپ کو عطا کیا گیا ہے حاصل کروں۔ خضر علیہ السلام نے کہا موسیٰ!
 بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک علم (شریعت) آپ کو دیا ہے جسے میں
 پوری طرح نہیں جانتا۔ اور مجھے ایک علم (اسرار و حقیقت) دیا جس
 سے آپ پوری طرح واقف نہیں۔ انہوں (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا
 نہیں میں آپ کے ساتھ ضرور رہوں گا۔ خضر علیہ السلام نے کہا اچھا تو
 جب تک میں خود کسی بات کی حقیقت آپ سے بیان نہ کروں آپ کچھ
 نہ پوچھئے گا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے قبول کر لیا) اب دونوں جل پڑے۔
 کے کنارے کنارے جا رہے تھے۔ اتنے میں ایک کشتی ملی۔ لوگوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان کر انہیں (باہر) کے دونوں

ملہ ابن ابی حاتم کی روایت میں یوں ہے کہ جب موسیٰؑ مرے اور بھتری کو آیا تو عرصہ سا بیٹھ کر چلے جہاں بھتری پہنچی وہاں پانی کو ٹھہر کر کھلا رہا جاتا تھا

يَقُولُ يَجْبَرُ اجْرًا فَرَكِيَا السَّفِينَةَ
 قَالَ وَوَقَعَ عَصْفُورٌ عَلَى حَرْقِ السَّفِينَةِ
 فَخَسَّ مِنْقَارُهُ الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ
 لِمُوسَى مَا عَلَيْكَ وَعَلَيَّْ وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ
 فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا عَسَّ هَذَا
 الْعَصْفُورُ مِنْقَارُهُ قَالَ فَلَمْ يَفْعَلْ مُوسَى
 إِذْ عَمِدَا الْخَضِرُ إِلَى قَدُومِهِ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ
 فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ مَحَلُّوْنَا يَغِيرُ كَوْلِي
 عَمَدَتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرَقَ
 أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتَ الْآيَةَ فَاذْطَلَعْنَا إِذْ هُمَا
 بِغَلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَأَخَذَ
 الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى
 أَقْتَلْتَ نَفْسًا ذَكَرْتَهُ يَغِيرُ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ
 شَيْئًا مُكْدَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ
 تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا إِلَى قَوْلِهِ فَأَبَوْا أَنْ
 يُصَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ
 أَنْ يَنْقُضَ فَقَالَ سَيِّدُهُ هَكَذَا أَفَأَقَامَهُ
 فَقَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّكَ خَلَلْتَ هَذِهِ الْقَرْيَةَ
 فَلَمْ يُصَيِّفُوهُمَا وَلَمْ يُطْعَمُوهُمَا لَوْ شِئْتَ
 لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ
 بَنِي وَبَيْنَكَ سَائِتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا
 لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا أَنْ مُوسَى
 صَبَرَ حَتَّى يُقَسَّ عَلَيْهِمَا مِنْ آمْرِهُمَا قَالَ

ساتھیوں کو، بے کرایہ سوار کر لیا۔ تینوں کشتی میں بیٹھ گئے۔ ایک چڑیا
 آئی اس نے کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر سمندر میں چوڑے ڈبوئی خضر علیہ السلام
 موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے۔ دیکھئے میرا، آپ کا اور سارے جہان
 کا علم خداوند تعالیٰ کے علم سے یہی نسبت رکھتا ہے جو اس چڑیا کی کھجی
 کی تری کی سمندر سے نسبت ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کو ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ خضر علیہ السلام
 نے ایک بسولے سے کشتی میں سوراخ کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے ان
 کشتی والوں نے تو ہمیں بے کرایہ بٹھالیا اور آپ نے کشتی والوں کو غرق
 کرنے کی نیت سے سوراخ کر دیا ہے (آخر آیت تک)

غرض پھر دونوں جل پڑے۔ رستے میں ایک لڑکا ملا جو دوسرے
 لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر کاٹ
 ڈالا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ آپ نے تو ایک معصوم بچہ کو ناحق مار ڈالا۔
 یہ تو آپ نے بہت ہی بُری حرکت کی۔ خضر علیہ السلام نے کہا میں تو آپ
 سے کہہ چکا ہوں کہ آپ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا، اس آیت تک
 قَابُوا أَنْ يُصَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ
 (اگے بڑھے ایک گاؤں میں پہنچے وہاں ایک دیوار ٹریڑھی ہو گئی تھی اور گرنے
 والی تھی) خضر علیہ السلام نے اس گرتی ہوئی دیوار کی طرف ہاتھ اشارہ
 کیا وہ سیدھی ہو گئی۔ اب موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے۔ ہم اس گاؤں میں
 تھکے ماندے سافر آئے اور ان گاؤں والوں نے ہماری مہمانی تک نہ کی
 نہ ہمیں کھانا کھلایا۔ آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضر علیہ
 السلام نے کہا بس اب آپ کی میری جدائی ہوتی ہے (کیونکہ آپ نے شرط
 کے خلاف کیا) لیکن میں ان واقعات کی حقیقت بتا دوں جن پر آپ صبر
 نہ کر سکتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں تمنا رہ گئی کاش
 موسیٰ علیہ السلام ذرا صبر کرتے تو دونوں کے اور عجیب واقعات ہم سے

بیان کئے جاتے۔

سمیع کہتے ہیں ابن عباسؓ یوں پڑھتے تھے وَكَانَ أَمَّا هُمْ فَلَمَّا
تَاخَذُوا كُلَّ شَيْءٍ مِّنْهَا عَصَابًا وَأَمَّا الْعُلَمَاءُ فَنَكَنُوا كَافِرًا۔

باب قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ
أَعْمَالًا کی تفسیر۔

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از عمرو) مصعبؓ کہتے ہیں
میں نے اپنے والد سے پوچھا اَلْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا سے کون سے لوگ
مراد ہیں؟ کیا حرووی (خارجی لوگ) مراد ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں
یہود و نصاریٰ مراد ہیں۔ یہود نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا
نصاریٰ نے بہشت کا انکار کیا اور کہنے لگے وہاں کھانے پینے کا طریقہ
نہ ہوگا۔ اور حروویہ تو ان لوگوں میں داخل ہیں اَلَّذِينَ يَنْقُضُونَ
عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ

سعد رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو فاسق کہتے تھے۔

باب أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ
رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَنُحِطُّ بِأَعْمَالِهِمْ کی تفسیر

(از محمد بن عبد اللہ از سعید بن ابی مریم از مغيرة از ابوالزناد

وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَكْتُمُ أَكْثَرَهُمْ
مَلِكًا يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ عَصَابًا
أَمَّا الْعُلَمَاءُ فَنَكَنُوا كَافِرًا

باب ۴۳۵ قَوْلُهُ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَمْرِو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْ
هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا أَهْمُ
الْحُرُورِيَّةُ قَالَ لَا هُمْ أَلْيَهُودَ وَالنَّصَارَى
أَمَّا أَلْيَهُودَ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْحَبَشَةِ
وَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحُرُورِيَّةُ
الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ
وَكَانَ سَعْدٌ يُكَلِّمُهُمُ الْفَاسِقِينَ۔

باب ۴۳۵ قَوْلُهُ أُولَئِكَ
الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
وَلِقَائِهِ فَنُحِطُّ بِأَعْمَالِهِمْ
۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

لہ جنہوں نے حضرت علیؓ سے متاثر کیا تھا یہ جہود نام ایک گاؤں میں جمع ہوئے تھے جو کوفہ کے قریب تھا عبد البر بن ابی نعیم نے لکھا کہ ابن کوجان خارجیوں کا رئیس تھا
حضرت علیؓ سے پہلے کھانڈا الاخصرین اسماء کے کون لوگ مراد ہیں جنہوں نے فرمایا کھفت یہ جہود و نصاریٰ ہیں داخل ہیں ۱۲ منہ لکھ بہشت میں صرف روحانی لذت
ہوں گی یہ علم و معرفت وغیرہ اکثر فلاسفہ اور جہل سونیہ کا بھی یہ عقیدہ ہے باطن فرقہ اور دیگر یہ بھی کہتے ہیں نصاریٰ کا جہل شریف کی ایک آیت سے شہادہ ہو گیا ہے جس میں یہ ہے
قیامت میں لوگ نہ پیدا کرتے ہیں نہ بنیاد دے جاتے ہیں بلکہ ان کے سماوی فرشتوں کی مانند ہوتے ہیں ۲۲۱ باب آیت ۳۰ حضرت علیؓ کی مراد یہ ہے کہ قرسی جی انھیں کے بعد جب تک شراب
حساب کتاب کا میلان کر رہے گا اس وقت تک وہ دنیا کا مال نہ بنایا جائے گا باب بیسے طرفین نہ کہے گا جہود قانہ سے قیامت تک نہ کہے گی لیکن بہشت داخل ہونے کے بعد جب
نعتیں جو قرآن مجید میں مذکور ہیں بہشتیوں کو ملیں گے جیسے فرمایا وَذُوقُوا جَنَّتُمْ مِجْمُورًا عِلْمِیْنِ اور فرمایا وَذُوقُوا جَنَّتُمْ مِجْمُورًا عِلْمِیْنِ اور اگر تم تسلیم کریں کہ بہشت محض
روحانی ہے اور وہاں کچھ عین صرف روحانی ہیں تو کھانا پینا اور کھان بھی روحانی ہوگا اس سے کہنا اگر ماننے ہے اور روحانی نعتیں جس صحت میں دنیاوی نعمتوں کے مشابہ ہوں گی۔
حقیقت میں باجملہ اطنیا اور دیگر یہ کہ ہزار امتات واپس ہیں کوئی ان سے کہے کہ کو بہشت کی حقیقت کیسے معلوم ہوگی اور غیر صاحب کو معلوم نہ تھی جو کچھ الکسرا اور رسولؐ نے فرمایا۔
یہ میرے ہے اور دنیا کی تمام لذتوں میں مجاہد کی لذت بڑھ کر ہے پھر مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس لذت سے پہلے بندوں کو محروم رکھے ۱۲ منہ

لَحَلَّةً نَتَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا
الْمُغِيرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي
الرَّجُلَ الْعَظِيمُ السَّيِّئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ
اقْرَأْ وَلَا تَقْلُمْ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنًا
وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ.

(از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک انتہائی موٹا آدمی
آئے گا مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی وقعت مجھ کے پر کے برابر بھی نہ
ہوگی۔ آپ نے فرمایا یہ آیت پڑھو فَلَا تُقْلِمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَزَنًا۔ (قیامت کے دن ہم ان کے نیک اعمال کا کوئی وزن
نہیں کریں گے۔)

اس حدیث کو محمد بن عبد اللہ نے یحییٰ بن بکیر سے، انہوں
نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے، انہوں نے ابو الزناد سے ایسے ہی
روایت کی ہے۔

سُورَةُ كَهٰٓعَص

سُورَةُ مَرْيَمَ كِتَابُ التَّوْحِيدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْصَرُ بِهِمْ وَ
أَسْمِعُ اللَّهُ يَقُولُهُ وَهُمْ يَوْمَ
لَا يَسْمَعُونَ وَلَا يُبْصِرُونَ فِي
ضَلَالٍ مُّبِينٍ بِغَيْرِ قَوْلِهِ أَسْمِعُ
بِهِمْ وَأَبْصَرَ الْكُفَّارَ يَوْمَئِذٍ
أَسْمِعُ شَيْءًا وَأَبْصَرُهُ لَا رَجْمَتَكَ
لَا شَيْءَ مَكَتَ وَرِثِيَا كُنْظَرًا
وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَلِمْتُ مَرْيَمَ
أَنَّ النَّبِيَّ دُومُهَا تَحَقَّقَ قَالَتْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا۔ آج کے دن (دنیا میں) کفار نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے
ہیں بلکہ کھلی گمراہی میں ہیں۔
مطلب یہ ہے کہ اَسْمِعُ بِهِمْ وَأَبْصَرُ یعنی
کافر قیامت کے دن خوب سنتے اور خوب دیکھتے ہوں گے۔
(مگر اس وقت کا سننا اور دیکھنا کچھ فائدہ نہ دے گا)۔
لَا رَجْمَتَكَ میں تجھ پر گالیوں کا پتھراؤ کر دیں گا۔ رِثِيَا
منظر۔ ابوداؤد شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ مریم علیہا السلام
جانتی تھی کہ جو پوچھنے والا ہوتا ہے وہ صاحب عقل ہوتا ہے۔

اسے بعض نسخوں میں أَبْصَرُ بِهِمْ وَأَسْمِعُ ہے لیکن قرآن شریف میں اَسْمِعُ بِهِمْ وَأَبْصَرُ ہے اس لئے ہم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ ابن عباس رضی

اس قول کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲۱۱
اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲۱۱

يَقُولُونَ نَحْنُ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ
 نَاهُ فَيَذُبُّهُمْ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ
 خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ
 فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحِسَابِ
 إِذْ قُفِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا
 فِي غَفْلَةٍ أَهْلَ الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
 ایمان نہیں لاتے۔

باب ۳۳ قَوْلُهُ وَمَا نَتَزَّلُ
 إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ۔

۳۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
 عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي
 جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُجَابِلَ مَا يَنْتَعَكَ
 أَنْ تَزُورَنَا أَلَمْ تَرَمِنَا تَزُورُنَا فَذَلِكُمْ وَمَا
 نَتَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا
 وَمَا خَلْفَنَا۔

باب ۳۵ قَوْلُهُ أَفَرَأَيْتَ
 الَّذِي تَعْبُدُ يَا تَبَّ قَالَ لَا إِلَهَ
 إِلَّا هُوَ وَلَكِنََّّا

۳۳۸۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّ شَنَا
 سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ
 مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّابًا قَالَ جِئْتُ
 النَّعْمَانَ بْنَ دَاوُدَ وَابْنُ السَّهْمِيِّ اتَّفَقَا أَنَا حَقَّ لِي

ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے۔ ہم سب اسے دیکھ چکے ہیں۔ چنانچہ
 اس وقت وہ سینڈھا ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد فرشتہ کہے گا۔
 بہشتیو! تمہیں ہمیشہ ہمیشہ بہشت میں رہنا ہے اور دوزخیو!
 تمہیں ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے۔ اب موت کسی کو نہ آئے گی
 پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحِسَابِ إِذْ قُفِيَ
 الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ۔ یعنی دنیا کے لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں

باب ۳۴ وَمَا نَتَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ کی تفسیر

(ابو نعیم از عمر بن ذر از والدش از سعید بن جبیر) ابن عباس
 رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل
 علیہ السلام سے فرمایا۔ آپ کو کس نے منع کیا کہ آپ اپنے موجودہ معمول سے
 زیادہ میرے پاس آیا کریں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَمَا
 نَتَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا۔

باب ۳۵ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ يَا تَبَّ وَقَالَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَلَكِنََّّا

(ابو حمید از سفیان از اعش از ابو الفطح از مسروق) حضرت
 خواب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں عاص بن داؤد سے ہی کے
 پاس جا کر اپنے پیسوں کا قمار کیا جو میرے اس کے پاس تھے۔ وہ
 کہنے لگا میں اس وقت تک نہ دوں گا جب تک تو حضرت محمد صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور دوزخ کے بیچ میں ۱۲ منسلک ایک سو موت آئے گی انہیں ۱۲ منسلک یعنی ہم فرشتے پیچھا دگا کہ حکم کے بل بوتے پر جب حکم ہوتا ہے اس
 وقت اترتے ہیں ۱۲ منسلک

عِنْدَكَ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تُكْفِرَ بِمَا كُفَرْتَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتَّى تَمُوتَ
ثُمَّ تَبْعُ قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ
قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ إِنِّي لِي هُنَا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ
فَأَنْصِيكَه فَانْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ
الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّكَ مَا لَا
وُودَكَ أَزْوَاجُ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَحَفْصَ
وَأَبُو مُعْوِيَةَ وَذِكْيَعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ -

باب ۲۴۵ قولہ اَظْلَمَ

الْغَيْبِ أَمَّا تَخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ
عَهْدًا أَقَالَ مُوثِقًا -

۴۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
الطُّمَّحِيِّ عَنْ قُسْرُوقٍ عَنْ نَجَّابٍ قَالَ كُنْتُ
قَيْنًا بِسَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ
السَّهْمِيَّ سَيْفًا فَجَعَلْتُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا
أُعْطِيكَ حَتَّى تُكْفِرَ بِمَا كُفَرْتَ قُلْتُ لَا أَكْفُرُ
بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَمِيتَنِي اللَّهُ
ثُمَّ يُحْيِيكَ قَالَ إِذَا آمَنَّا بِنَبِيِّ اللَّهِ ثُمَّ بَعَثَنِي
وَلِيَّ مَالٍ وَوَلَدًا فَانْزَلَ اللَّهُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي
كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّكَ مَا لَا وُودَكَ
الْغَيْبِ أَمَّا تَخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا أَقَالَ
مُوثِقًا لَمْ يَقُلْ إِلَّا شَجْعِي عَنْ سُفْيَانَ سَيْفًا
وَلَا مُوثِقًا -

علیہ وسلم سے منکر نہ ہو جائے (کا قرہ ہو جائے) میں نے کہا میں
تو تیرے مرنے پھر دوبارہ زندہ کئے جانے تک بھی کفر اختیار نہ
کروں گا۔ وہ کہنے لگا کیا میں مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جاؤں گا؟
میں نے کہا بے شک۔ اس نے کہا۔ پھر تو میں وہاں (آخرت میں)
مال اور اولاد والا بنوں گا اور تیرا قرضہ ادا کر دوں گا۔ اس
وقت یہ آیت نازل ہوئی أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ
لَأُوتِيَنَّكَ مَا لَا وُودَكَ اَزْوَاجُ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ
حَفْصَ، ابومعویہ اور ذکیع نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے۔

باب ۲۴۵ اَظْلَمَ الْغَيْبِ أَمَّا تَخَذَ عِنْدَ

الرَّحْمَنِ عَهْدًا اَکَى تَفْسِيرُ -

عَهْدًا اَکَا مَعْنَى مُضْبُوطٍ اَقْرَارُ -

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابوالضحیٰ از مسروق) حضرت
خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مکے میں (قبل از ہجرت)
لودی کا کام کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل سہمی کے لئے ایک تلوار
بنائی۔ اس کی اجرت کے تقاضا کے لئے عاص کے پاس گیا۔ وہ کہنے
لگا میں تو تجھے نہیں دیتا جب تک تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار
نہ کرے (اسلام چھوڑے) میں نے کہا میں تو کا قرب بھی نہیں بنوں گا
جب خدا تجھے مار کر دوبارہ زندہ کرے گا۔ کہنے لگا۔ جب مرنے کے
بعد اللہ تعالیٰ مجھے زندہ کرے گا تو مال اور اولاد بھی دے گا۔ اس وقت
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی - أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا
وَقَالَ لَأُوتِيَنَّكَ مَا لَا وُودَكَ اَزْوَاجُ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ
الرَّحْمَنِ عَهْدًا -

عہد کا معنی مضبوط اقرار۔ عبد اللہ اشعری نے بھی اس حدیث کو
سفیان ثوری سے روایت کیا لیکن اس میں تلوار اور عہد کی تفسیر مذکور نہیں ہے۔

باب ۳۳۶ قَوْلُهُ كَلَّا سَكَتُكَ

مَا يَقُولُ وَتَسُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ عِندًا

۳۳۸۷ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّغْجَةِ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ خُبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَبِيئًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ

لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ فَأَتَانَا يَتَقَانَا

فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمَيِّنَكَ

اللَّهُ ثُمَّ تَبِعَتْ قَالَ فَذَرْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ

أُبْعَثَ فَسَوَّى أَوْفَى مَا لَا وَوَلَدًا فَأَقْضَيْكَ فَفَزَلْنَا

هَذِهِ الْآيَةَ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ

لَا وَتَيْنَ مَا لَا وَوَلَدًا

باب ۳۳۷ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَ

تَرْتُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ هَكَذَا هَكَذَا

۳۳۸۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

عَنِ الرَّعَشِيِّ عَنْ أَبِي الطُّغْجَةِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

خُبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَبِيئًا وَكَانَ لِي عَلَى

الْعَاصِ بْنِ زَيْدٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَنْتَقِضَانَا

فَقَالَ لِي لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ

قُلْتُ لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبِعَتْ قَالَ

وَرَأَيْتُ لَمَجُوءًا مِمَّنْ بَعَثَ الْمَوْتَ فَسَوَّى أَقْضَيْكَ

(إِذَا رَجَعْتَ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ) قَالَ فَفَزَلْنَا

باب ۳۳۸ كَلَّا سَكَتُكَ مَا يَقُولُ وَتَسُدُّ لَهُ

مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا أَلَى تَفْسِيرِ

(از بشر بن خالد از محمد بن جعفر از شعبه از سلیمان از ابوالفضلی از

مسروق) حضرت خباب بن است رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ماں بھالیہ

میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ عاص بن زید پر میرا کچھ قرض تھا میں اس کے

پاس قرض لینے گیا تو کہنے لگا میں نہیں دیتا جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کا مذہب چھوڑ نہیں دیتے۔ میں نے کہا خدا کی قسم تو مرنے کے بعد جب

زندہ کیا جائے گا تب بھی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بھروں گا (اس کے

دین کا لکارہ کروں گا کہنے لگا تو رہنے دے۔ میں جب مرنے کے بعد زندہ

کیا جاؤں گا تو وہاں میں صاحب مال و اولاد رہوں گا اور تیرا قرض

ادا کروں گا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ

بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَا وَتَيْنَ مَا لَا وَوَلَدًا

باب ۳۳۹ وَتَرْتُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا

کے تفسیر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا وَتَخْرُجُ الْجِبَالُ

هَدًّا میں ہدّا کا معنی گر جانا۔

(از یحییٰ از وکیع از اعش از ابوالفضلی از مسروق) حضرت خباب

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (زمانہ جاہلیہ میں) میں لوہار تھا۔ عاص بن زید

پر میرا کچھ قرض تھا (زمانہ اسلام میں) میں تقاضا کرنے کے لئے اس کے

پاس گیا۔ وہ کہنے لگا میں تو تیرا قرض کبھی ادا نہ کروں گا جب تک تو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے نکل کر نہ آئے۔ میں نے جواب دیا میں تو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہرگز نہ کروں گا (کافر نہ ہوں گا) حتیٰ کہ تو

میرے اور دوبارہ زندہ کیا جائے (تب بھی میں کافر نہ ہوں گا) کہنے لگا اگر

موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا تو پھر کیا جلدی کرتے ہو

أَفْرَعَيْتَ الَّذِي كَفَرْنَا بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّكَ مَا لَا وَوَلَدًا أَظْلَمَ الْغَيْبِ أَمْ أَمَّا تَتَّخِذُ

عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا كَلَّا سَتَكُنُّ مِنَ الْمَاقُولِ وَمَا يُقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

دوبارہ جی کر مال و دولت حاصل کروں گا تو تیرا قرضہ ادا

کردوں گا۔

خواب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس وقت یہ آیت نازل

ہوئی اَفْرَعَيْتَ الَّذِي كَفَرْنَا بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّكَ مَا لَا وَوَلَدًا

أَظْلَمَ الْغَيْبِ أَمْ أَمَّا تَتَّخِذُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا كَلَّا سَتَكُنُّ مِنَ الْمَاقُولِ

وَمَا يُقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

مَا يَقُولُ وَنَمْدُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

سُورَةُ طه

سُورَةُ طه کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا ہے

سعید بن جبیر اور صہبائے کرام کہتے ہیں کہ حبشی زبان

میں طہ کا معنی ہے اے آدمی کہتے ہیں جس شخص کی زبان سے

کوئی حرف نہ نکل سکے یا ایک ایک کر کے رک رک کر بات

کرے تو پورا صلہ اس کی زبان میں عقدہ یعنی گڑھ ہوتی

ہے۔ اَذْرَىٰ مِثْرَىٰ بِطَيْبٍ فَيَسْخَرُكُمْ مِنْهُمْ يَبْهَكُ

كِرَةً۔ اَلَمْ تَكُنْ لَكُمْ مَثَلٌ لِّمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

عرب لوگ کہتے ہیں خُذِ الْمَثَلُ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ خُذِ

الْاَمَثَلُ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ

بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ

بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ

بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ

بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ

بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ

بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ

بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ

بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ

بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ بَاتِ كَوْنِ اِجْعَلْ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْقَبْحُ الْبُذْرُ وَالْبُذْرُ

طَه يَارْجُلُ يَقَالُ كُلُّ مَا لَمْ

يَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْفِيهِ تَمَمَةٌ اَوْ

قَافَاةٌ قَبْلَهُ عَقْدَةٌ اَوْ رِيٌّ طَهْرِيٌّ

فَيَسْخَرُكُمْ مِنْهُمْ يَبْهَكُكُمْ اَلَمْ تَكُنْ

تَا نِدِثُ الْاَمَثَلِ يَقُولُ بَدِ نِيكُمْ

يَقَالُ خُذِ الْمَثَلُ خُذِ الْاَمَثَلُ ثُمَّ

اَتَوْا اَصْحَابًا يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ اَصْحَابَ

الْيَوْمِ يَعْنِي الْمُسْلِمَ الَّذِي يَصِلُ فِيهِ

قَا وَجَسَ اَصْمَرَ حَوْفًا قَدْ هَبَّتْ

الْوَاوُ مِنْ خِيْفَةٍ لِّكُسْرَى الْخَاءِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْقَبْحُ الْبُذْرُ وَالْبُذْرُ

طَه يَارْجُلُ يَقَالُ كُلُّ مَا لَمْ

يَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْفِيهِ تَمَمَةٌ اَوْ

قَافَاةٌ قَبْلَهُ عَقْدَةٌ اَوْ رِيٌّ طَهْرِيٌّ

فَيَسْخَرُكُمْ مِنْهُمْ يَبْهَكُكُمْ اَلَمْ تَكُنْ

تَا نِدِثُ الْاَمَثَلِ يَقُولُ بَدِ نِيكُمْ

سہ ترجمہ ایسی جہلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور لکھنا اُقر قیامت ہوگی تو وہاں میں مجھے مال ملے گا اور ولادہ ملے گا۔ کیا اس کو غیب کی خبر
 لگ گئی ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی مضبوط قول و قرار لے لیا ہے۔ مگر نہیں جراتیں یہ کہتا ہے ہم ان کو کھس گئے اور اس کا غلبہ بڑھانے جائیں گے اور دنیا کا مال اور ولادہ یہ سب
 ہم کو ملے گا۔ ہم اس کے وارث ہوں گے اور قیامت کے دن ہم ان کے سامنے آکیلا حاضر ہوگا۔ عاص بن مالک کا کہنا تھا قیامت اور حشر و فتنہ کا منکر تھا اس نے
 کھنکھاتے کھانکھاتے سے غلبہ سے بے فکر کی چٹائی کسی عاص کے یہ بولیں گے اس زمانہ میں جو موجود ہیں کہتے ہیں ایک بولیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ایک شخص نے اس کو نصیب
 کی اقامت کہ نہ جو توبہ کیا اور دنیا ترک کر دی وہ کس کا ہے جو اس کا ہے کہ اس نے کہا کہ اس کا تیسرا وہ بلا خود آکر کرے گا اس کا تیسرا وہ بلا خود آکر کرے گا اس کا تیسرا وہ بلا خود آکر کرے گا
 اس کا تیسرا وہ بلا خود آکر کرے گا اس کا تیسرا وہ بلا خود آکر کرے گا اس کا تیسرا وہ بلا خود آکر کرے گا اس کا تیسرا وہ بلا خود آکر کرے گا اس کا تیسرا وہ بلا خود آکر کرے گا

فِي جُدُوعٍ عَلَى جُدُوعٍ خَطْبُكَ
بِأَلْفِ مِائَةِ مِائَةٍ مَصْدَرُ مَا سَأَلْتَ
مِائَةً لَنْ تُسِفَّتَهُ لَنْدُ رِيَّتَهُ
قَاتِلًا تَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّبَبُ
الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ مِّنْ زِينَةِ الْقَوْمِ الْحَيَّ
الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ
فَقَدَّحَتْهَا فَأَلْقَتْهَا الْفُصْنَعُ
فَنَسِيَ مُوسَى هُمْ يَقُولُونَ
أَخْطَا الرَّبُّ لَا يَزِيحُهُمْ قَوْلًا
الْعَجَلُ هَمْسًا حَشَّ الْأَقْدَامِ
حَشَرْتَنِي أَعْنَى عَنْ حُجَّتِي وَقَدْ
كُنْتُ بَصِيرًا فِي الدُّنْيَا قَالَ ابْنُ
كَثِيرٍ يَنْبَسُّ صَلُّوا الطَّرِيقَ وَ
كَانُوا أَشَاتَيْنِ فَقَالَ إِنَّ لَكُمْ أَجْدَ
عَلَيْهَا مَنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ أَتَيْكُمْ
بِنَارٍ تَوْقِدُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَمْثَلُهُمْ أَعْدَلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ هَمْسًا لَا يُطْلَمُ فِيهِمْ

کرموا قبل کے یا ہوگی خبیثہ بن گیا۔ فی جُدُوعِ الخ
کھجور کی شاخوں پر فی بمعنى علی ہے۔ خطبتک تیرا مال
مِائِین مصدر ہے مَا سَأَلْتَ مِائَةً سے یعنی چھوٹا۔
لَنْ تُسِفَّتَهُ بکیر نہیں گئے۔ اڑا دیں گے قاتل جن زمین
پر پانی آجائے (یعنی صاف ہوا زمین) صَفِيفٌ
ہوا زمین۔ مجاہد کہتے ہیں زینۃ القوم سے وہ
زیور مراد ہے جو بنی اسرائیل نے فرعون کی قوم سے
مانگ کر لیا تھا فَقَدْحَتْهَا میں نے اسے ڈال دیا وَ
كَذَلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ سَامِرِيٌّ نے بھی پھور
بنی اسرائیل کی طرح اپنا زیور ڈالا فَسِيَ مُوسَى
(موسیٰ بھول گئے) سامری اور اس کے پیرو کہنے لگے
موسیٰ چوک گئے کہ اپنے رب یعنی بھڑے کو یہاں چھوڑ
کر وہ طور پر گئے لَا يَزِيحُهُمْ قَوْلًا بھڑا ان کی
بات کا جواب تک نہیں دے سکتا۔ هَمْسًا پاؤں کی
آہٹ حَشَرْتَنِي أَعْنَى یعنی مجھے دنیا میں دلیل
اور محبت معلوم ہوتی تھی یہاں تو نے مجھے بالکل اندھا
کر کے کیوں اٹھایا؟

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں لَعَلِّي أَيْتَكُمْ
مِنْهَا بِقَبَسٍ کا مطلب یہ ہے کہ موسیٰ اور ان کے
ساتھی رستہ بھول گئے تھے اور سردی پڑی تھی کہ کہنے لگے۔ اگر وہاں کوئی رستہ بتلائے والا ملا تو بہتر دہن
میں تھوڑی سی آگ تمہارے تلپنے کے لئے لے آؤں گا۔ سفیان بن عیینہ نے (اپنی تفسیر میں) کہا ہے کہ أَمْثَلُهُمْ کا

۱۔ اس کفریائی نے دمل کیا ماکہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ سامری کو جتنے زیور مل سکے ان کو نکال کر ایک بھڑا بنا دیا
اس کے پیٹ میں ایک مٹی اس خاک کی ڈالی جو اس نے حضرت جبریل علیہ السلام کے پاؤں تلے سے اٹھائی تھی وہ خاک کے کا بھڑا ہر گناہ آزار کرنے
کا ۱۳ منہ ۱۳ منہ یہ فریائی نے مجاہد سے روایت کیا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی سے آنکھوں کا اندھا مراد نہیں ہے بلکہ عقل کا اندھا مراد ہے ۱۳ منہ
۱۳ منہ میں موسیٰ علیہ السلام نے دور سے آگ دیکھی ۱۳ منہ

مِنْ حَسَنَاتِهِ عِوَجًا وَإِدْيَا أَمَّا
رَأْيُهُ سَيُوتِيهَا حَالَتَهَا الْأُولَى
الَّتِي اتَّقَى ضَنْكًا الشَّقَاءُ
هُوَ شَقِي الْمَقْدَّرِ مِنَ الْمُبَارَكِ
طَوَى اسْمُ الْوَادِي بِمِلْكِنَا
يَا مَرْنًا مَكَانًا سَوَى مَنُصَفٍ
بَيْنَهُمْ يَبْسَا تَابًا يَسَا عَلَى قَدَّ
مَوْعِدٍ لَا تَنْبَا تَضَعُفًا

معنی ہے ان کا افضل اور دانا آدمی۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہضمًا یعنی
اس پر ظلم نہ ہوگا اور اس کی نیکیوں کا ثواب کم نہ کیا
جائے گا۔ عِوَجًا۔ نالا۔ وادی۔ اَمَّا تَابًا۔ بلندی۔
سَيُوتِيهَا الْأُولَى پہلی حالت پر۔ الَّتِي اتَّقَى ضَنْكًا
بدبختی ہوئی بدبخت ہوا۔ الْمَقْدَّرِ مِنَ الْمُبَارَكِ
اس وادی کا نام تھا۔ بِمِلْكِنَا (بکسریم) لیکن سیم کی
ذریعہ مشہور قراءت ہے۔ بعضوں نے سیم کی پیش بھی
پڑھی ہے، یعنی اپنے اختیار و حکم سے۔ سَوَى برابر فاصلہ پر یَسَا خشک علی قَدَّ اپنے معین وقت پر جو اللہ
تعالیٰ نے لکھ دیا تھا۔ لَا تَنْبَا ضعیف مت بنو (سست نہ ہو جاؤ) تشبیہ یعنی دو کا صیغہ ہے۔

بَاب ۲۴۶ قَوْلِهِ وَاصْطَفٰكَ لِنَفْسِي

باب ۲۴۶ وَاصْطَفٰكَ لِنَفْسِي کی تفسیر

۳۳۸۹- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ
أَدَمَ وَمُوسَى قَالَ مُوسَى لِأَدَمَ أَنْتَ الَّذِي
أَشَقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ
قَالَ لَهُ أَدَمَ أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ
بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ
عَلَيْكَ التَّوْرَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَجَلَّتْهَا
كُتِبَ عَلَى قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ
أَدَمَ مُوسَى أَلَيْمُ الْبَحْرُ

(از صلت بن محمد از مہدی بن میمون از محمد بن سیرین)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آدم اور موسیٰ علیہما السلام دونوں میں ملاقات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام
آدم علیہ السلام سے کہنے لگے آپ وہی آدم ہیں جنہوں نے دنیا والوں پر یہ
مصیبت ڈالی اور جنت سے نکلوا دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے
کہا تم وہی موسیٰ ہو جنہیں خدا نے اپنا پیغمبر اور نیکو خاص بنایا اور
تم پر تورات نازل فرمائی؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں! آدم علیہ السلام
نے کہا کیا تم نے تورات میں نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ نے یہ بات میری تقدیر
میں میری پیدائش سے پہلے لکھ دی تھی؟ موسیٰ نے کہا ہاں اب یہ تورات میری
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں چنانچہ آدم علیہ السلام
موسیٰ علیہ السلام پر تقریر میں غالب آگئے۔ یتیم۔ سمندر

یہی حدیث بخاری میں ہے

اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲۸ھ حضرت آدم علیہ السلام تمام آدمیوں کے پدر و نیاں ہیں ان سے سوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو اللہ تعالیٰ کے خاص
جیسے تھے اور کون ایسی گفتگو کر سکتا تھا حضرت آدم علیہ السلام سے کم تھے مگر آخر نیکو تھے انہوں نے ایسا جواب دیا کہ حضرت

بَاب ۲۳۶۳ قَوْلُهُ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا

إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَأَمْرٌ
لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ
دَرْكًا وَلَا تَحْشَى فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ
يُجْنَدُهُ فَعَشِيَ لَهُمْ مِنَ اللَّيْلِ مَا
عَشِيَ لَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ
وَمَا هَدَى -

۳۳۹۰- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

قَالَ حَدَّثَنَا دُرُومٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دَايَهُمُودُ تَقَعُومُ
عَاشُورَاءَ قَسَا لَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي
ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنَّا أُولَى يَوْمٍ مَعَهُمْ فَفَرَّقَهُمُ

چاہئے۔ لہذا سب مسلمان بھی اس تاریخ کو روزہ رکھا کریں۔

بَاب ۲۳۶۴ قَوْلُهُ فَلَا يُخْرِجُكُمَا

مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشَقَّى -

۳۳۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ حَاجَّ مُوسَى آدَمَ فَقَالَ لَهُ
أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ
لِيَذَّبَكَ وَأَشَقَّيْتَهُمْ قَالَ قَالَ آدَمُ يَا

بَاب ۲۳۶۳ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ

أَسْرِ بِعِبَادِي فَأَمْرٌ لَهُمْ طَرِيقًا فِي
الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرْكًا وَلَا تَحْشَى
فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَعَشِيَ لَهُمْ
مِنَ اللَّيْلِ مَا عَشِيَ لَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ
وَمَا هَدَى - کی تفسیر۔

(از یعقوب بن ابراہیم از روح از شعیر از ابولیش از سعید

ابن جہیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان دونوں یہودی
عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہودیوں سے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن
ہے جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب ہوئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے ارشاد فرمایا
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح سے ہمیں یہودیوں سے زیادہ خوشی ہونا

بَاب ۲۳۶۴ فَلَا يُخْرِجُكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ

فَتَشَقَّى کی تفسیر۔

(از قتیبہ بن سعید از ایوب بن نجار از یحییٰ بن ابی کثیر

از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام
سے بحث کی، کہنے لگے آپ تو وہی آدم ہیں کہ اپنی غلطی کی وجہ سے
سب لوگوں کو بہشت سے نکلانے کا باعث بنے اور مصیبت میں ڈالا
حضرت آدم علیہ السلام نے کہا تم وہی ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے

رسالت اور کلام سے مشرف فرمایا اور اب کیا تم میرے اوپر وہ الزام

مُوسَىٰ أَنْتَ الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ مُوسَىٰ
وَيَكَلِّمُهُ أَتَلُوْمُنِي عَلَىٰ أَمْرِكْتَبَهُ اللَّهُ
عَلَىٰ أَنْ يُخَلِّقَنِي أَوْ قَدَّرَهُ عَلَىٰ قَبْلِ أَنْ
يُخَلِّقَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَحَجَّ أَدَمُ مُوسَىٰ -

آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام اس مباحثے میں حضرت موسیٰ علیہ وسلم پر غالب آگئے۔

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سُورَةُ انْبِيَاءِ رُكِّي تَفْسِيرُ

(از محمد بن بشار از غفران از شعبہ از ابو اسحاق از عبد الرحمن بن یزید) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سورہ بنی اسرائیل (کہف) مریم، طہ اور انبیاء پہلی فصیح سورتوں میں سے ہیں (جو مکے میں نازل ہوئی تھیں) اور میری ہمت عرصے کی یاد کی ہوئی ہیں۔

قتادہ کہتے ہیں **لَا حُدَّ** اذّا کا معنی ٹکڑے ٹکڑے۔

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کُلُّ فِی فَلَاک یعنی ہر ایک ارہ ایک ایک آسمان میں گول گھومتا ہے جیسے سوت کاتے کا چرخہ۔
تَسْخُوْنَ گول گھومتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نَفْسَتْ جِرْکَیْسِ یُصْعَبُونَ
و کے جائیں گے۔ اُمّتُکُمْ اُمَّةٌ وَاحِدَةٌ یعنی تمہارا دین ایک ہی ہے۔

عکرم کہتے ہیں حصّہ حبشی زبان میں جلانے کی لکڑی (ایٹھن) کو کہتے ہیں۔ دیگر حضرات کہتے ہیں۔ اَحْشَوُا انہوں نے توقع کی یہ حُسْمَت سے نکلا ہے (یعنی آہٹ پائی) حَامِدِیْنِ بکھے پڑے مرے ہوئے) حَصِیدِ جڑ سے کاٹا ہوا۔ اکھاڑا ہوا۔ واحد شنیہ اور

٣٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدُكَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا إِسْرَاجِيلُ وَالْكَهْفُ وَمَعَهُمْ وَطْنُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ الْعِتَاقِ الْأَوَّلِ وَهُمْ مِنْ تِلَادِي وَقَالَ قَتَادَةُ جَدًّا أَ تَقْعَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي فَلَكٍ مِثْلُ فَلَكِ الْغَزَلِ لَيَسْبَحُونَ يَدُورُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَسَتْ رَعَتْ يُصْبِحُونَ يُنْعَوْنَ أَمْسِكُمْ أُمَةً وَاحِدَةً قَالَ دُبَيْكُمُ دَيْنٌ قَائِدٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ حَطَبُ بِأَحَبِّيَّةٍ وَقَالَ غَيْرُهُ أَحْسُوا تَوْقَعُوا مِنْ أَحْسَسْتُ خَامِدِينَ هَامِدِينَ حَصِيدٌ مُسْتَأْمَلٌ يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْأُثْنَيْنِ وَ

۱۷ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ اس کو ابن عیینہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ یا قیرتہ ہیں ادوا سمان بانی کی طرح لطیف مادہ ہے ۱۲ منہ ۱۷ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ بیان منذر نے ابن عباس سے روایت کیا ۱۲ منہ

أَجْمَعُ لَا يَسْتَعْمِرُونَ لَا يَحْيُونَ وَمِنْهُمْ حَيَاتٌ
وَحَصَرْتُ بَعِيرِي عَيْنِي بَعِيدٌ كَيْسُؤَارِدُوا
صَنْعَةَ كَبُوسٍ الدَّارُوعُ تَقْطَعُوا أَمْرَهُمْ
أَخْتَلَفُوا الْحَيْسُ وَالْحُسُ وَالْجُوسُ وَالْهَسُ
وَاحِدٌ وَهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِيُّ إِذَا قَالَ
أَعْلَنَّا إِذَا نَحْنُ إِذَا أَعْلَنَتْ فَانْتِ وَ
هُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَعْدِ دَوْ قَالَ مُجَاهِدٌ لَكُمْ
تَسْأَلُونَ تَفْهَمُونَ انْقَضَى رَضِيَ الْقَبَائِلُ
الْأَصْنَامُ السَّجِلُ الصَّحِيفَةُ

جمع سب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لَا يَسْتَعْمِرُونَ نہیں نکلتے
اسی سے ہے حَيَاتٌ تمکا ہوا حَصَرْتُ بَعِيرِي میں نے اپنے اونٹ کو
تمکا دیا عَيْنِي دور دراز۔ تَكْسُوا پھر کفر کی طرف کوٹائے گئے۔
صَنْعَةَ كَبُوسٍ زہریں بنانا۔ تَقْطَعُوا أَمْرَهُمْ اختلاف کیا۔ جلا جلا
طریقہ اختیار کیا لَا يَسْتَعْمِرُونَ حَيَاتٌ حَيَاتٌ حَسُ حَسُ حَسُ
اور ہمیں سب سے ایک معنی ہیں یعنی پست آواز اِذَا قَالَ ہم نے
تجھے آگاہ کیا۔ عیب لوگ کہتے ہیں اِذَا نَحْنُ میں نے تمہیں مطلع کیا ہم تم
برابر ہو گئے۔ میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا۔

مجاہد کہتے ہیں لَعَنَكُمْ تَسْأَلُونَ شاید تم سمجھو۔ اِنْ قَضَى
پسند کیا۔ راضی ہوا۔ تماشیل۔ مورتیں، بت، تصویریں۔ سَجِلٌ کاغذوں کا پلندہ، صحیفہ، کتابچہ۔

بَابُ ۲۳۹۵ قَوْلِهِ كَمَا بَدَأْنَا

أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُخَيْرِقِ بْنِ التَّحْنُفِ شَيْخٍ
مِّنَ النَّحْمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ بَرْغَشَةَ
قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّمَا تَحْشُرُونَ إِلَى اللَّهِ حَفَاثًا عَرَاةً
عُرُوا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدَّا
عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا قَاعِلِينَ ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ
يُحْكَمُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِبْرَاهِيمُ إِذْ رَأَاهُ الْجَاهِلُ
بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالَ لَا تَدْرِي

بَابُ ۲۳۹۵ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ

کی تفسیر

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از مغیر بن نعمان (یہ منہ قبیل
کا بوڑھا تھا) از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بتایا۔ فرمایا تم (قیامت
کے دن)، اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ جمع کئے
جاؤ گے کَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدَّا
إِنَّا كُنَّا قَاعِلِينَ۔

پھر سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو پکڑے پہنائے جائیں گے۔ اور معلوم ہونا چاہئے کہ میری امت
کے چند لوگ لائے جائیں گے۔ فرشتے انہیں پکڑ کر بائیں طرف
والوں میں (دوڑھیوں میں) لے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا۔

لہ۔ یہ لفظ تو سورہ فتح میں آیا ہے بیان اس کے لانے اور تشریح کرنے کی مناسبت معلوم نہیں ہو سکتی ۳۳ منہ ۳۴ اس کو فرمایا نے صل
کیا یا لوگ تم سے تمہارا حال پوچھیں اور تم آنکھوں سے دیکھ کر اپنا حال بیان کرو ۱۲ منہ ۳۵ اور دھکے کئے گئے ۱۲ منہ

مَا أَحَدٌ كُنُو أَبَدًا قَوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ
الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا أَمَّا دُمْتُ
إِلَى قَوْلِهِ شَهِيدٌ فَقَالَ إِنَّ هُوَ لَأَكْمَرُ
يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِّنْذُ
قَارَقْتَهُمْ

باری تعالیٰ ایہ تو میری امتہ والے ہیں ارشاد ہو گا۔ آپ کو معلوم
نہیں انہوں نے آپ کے بعد والے ایجاد کردہ طریقے اختیار کئے دست
ترک کی، بدعت اختیار کی، اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ کے
نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ”میں جب تک ان لوگوں
میں موجود رہا ان کی حالت دیکھتا رہا (اصلاح کرتا رہا، حفاظت

کرتا رہا) آخر ایت شہید تک۔ ارشاد ہو گا یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر رہے ہیں، جب سے آپ ان سے جدا ہوئے

سُورَةُ الْحَجِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

سفیان ابن عیینہ کہتے ہیں مجتہدین کا معنی خدا کے سامنے
عاجزی اور اس پر بھروسہ کرنے والے
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ شیطان فی امینتہم
کی تفسیر میں کہتے ہیں جب پیغمبر کلام کرتا ہے واللہ تبارک
محکم سنا ہے تو شیطان اس کی بات میں اپنی طرف
سے ریغیر کی آواز بنا کر کچھ ملا دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ الْمُخْبِطِينَ
الْمُطْمَئِنِّينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فِي أُمْنِيَّتِهِ إِذَا حَدَّثَ أَلْفَى
الشَّيْطَانُ فِي حَدِّ يَشْه
فَيُبْطِلُ اللَّهُ مَا يَلْقَى الشَّيْطَانُ
وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ وَيَقَالَ أُمْنِيَّتُهُ

لے بعضی گفت اس حدیث کا یہ مطلب نکالتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلی اصحاب معاذ اللہ آپ کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے مگر حدیث جاری رہی
ماہرین عبد اللہ الفزاری، ابو زرعہ غازی، ابو قتادہ بن اسود، سلیمان غازی اسلام پر قائم اور اہل بیت کی محبت پر مضبوط رہے ہم کہتے ہیں کہ صحابہ کرام سب سب عام پر
آپ کے حضور صاف مشرور ہوئے آپ نے بہشت کی بشارت دی اور پیغمبر کا وعدہ چھٹا نہیں ہو سکتا قرآن شریف ان بزرگوں کے عقائد سے بھرا ہوا ہے اور متحد و متحدین
ان کے منہ قیام میں وارد ہیں اگر خدا واللہ انہیں انہیں کا کہنا صحیح ہو تو آنحضرت کی صحبت کے برکات ایک دہائی کی صحبت سے بھی کم قرار پاتے ہیں اور بخبر کی بڑی توہین
اور تحقیر ہوتی ہے ابھی صحابہ سے جا رہی باتیں قبول ہیں میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ اور رسول کی مرضی کے خلاف شخص کو اول تو یہ روایتیں ہی پاری صحت کو نہیں پہنچتیں۔
اور اگر قریب صحت مان بھی لیا جائے تو صحابہ معصوم نہ تھے خطا و اجتہاد ان سے ہو گا جس پر وہ معذور سمجھے جانے کے لائق ہیں اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ چھٹا اگر خطا
میں کہے تو اسے ایک جہلے گا۔ علاوہ ان کے صحابہ جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ وغیرہ سے تو کوئی ایسی بات بھی منقول نہیں ہے جو شرع کے خلاف
ہو صرف ایک دو صحابہ کہ کاروائیوں پر غور کرنے سے یہ امر پاری ثبوت کو پہنچ جائے کہ وہ حضرت علیؓ کے ساتھ شدید اختلاف رکھتے تھے۔ لیکن کیا عجب ہے
کہ آنحضرتؐ کی صحبت کی برکت سے ان کی یہ خطا معاف ہو جائے۔ عہد بعد والے ایجاد کردہ طریقے۔ مطلب نہیں کہ آپ کے زمانے میں ٹھیک تھے پھر منحرف ہو گئے بلکہ
یہ اراد ہو کہ چند مرد مراد ہوں گے جو صدیق اکبرؓ کے زمانے میں زندہ تھے لیکن بہتر ہے کہ عام مسلمان بڑھ جائے یعنی اہل بدعتات کو نظر پر وہ امت میں شامل
ہوں گے لیکن وہ بدعتی ہوں گے یہ ضروری نہیں کہ وہ آپ ہی کے زمانے میں زندہ تھے بلکہ خواہ آپ کے زمانے کے بعد پیدا ہوئے لیکن انہوں آپ کے زمانے کی سنت کو
اختیار نہیں کیا بلکہ آپ کے بعد جو بدعتیں ایجاد ہوئیں انہیں اختیار کیا۔ اس لئے احقر نے ترجمہ یوں کیا ہے آپ کے بعد والے ایجاد کردہ طریقے اختیار کئے جو آپ
کی سنت میں شامل نہیں۔ علیہ السلام

قَدْ كُنْتُمْ إِلَّا أَمَانِي يُفْرَعُونَ
وَلَا يَجْتَبُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
مَشِيدٌ بِالْفَعْلَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ
يَسْطُونَ يَفْرَطُونَ مِنْ
السَّطَوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُونَ
يَسْطُونَ وَهَذَا وَآلِ
الطَّبِيبِ مِنَ الْقَوْلِ الْيُحْمَا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْبَبُ
يَحْبِلُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ
تَذْهَلُ تَشْغَلُ.

شیطان کی ملاوٹ ملنا دیتا ہے اور اپنی آیات قائم رکھتا ہے
بعض کہتے ہیں اُمینتہ سے پیغمبر کی قراوت مراد ہے إِلَّا أَمَانِي
(جو سورہ بقرہ میں ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھتے ہیں
مگر لکھتے نہیں۔

مجاہد کہتے ہیں مَشِيدٌ کا معنی چونے سے مضبوط کیے
ہوئے۔ دوسرے مفسرین کہتے ہیں سَطَوْنَ کا معنی زیادتی کرتے
ہیں سَطَوْنَ سے نکلا ہے بعض کہتے ہیں سَطَوْنَ کا معنی سخت
کپڑے ہیں هَذَا إِلَى الطَّبِيبِ مِنَ الْقَوْلِ اچھی بات کا
انہیں الہام کیا گیا۔

ابن عباس رض کہتے ہیں يَسْبَبُ کا معنی چھت
سے لگی ہوئی رسی تَذْهَلُ غافل ہو جائے۔

باب وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ كِي تَفْسِيرُ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابوصالح) البوسیدہ کی

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت خدا تعالیٰ آدم کو
بلائے گا وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَ سَعْدِيكَ (حاضر ہوں ارشاد فرمائیے) کہتے ہوئے
حاضر ہوں گے اس وقت حکیم خداوندی ایک فرشتہ ان سے کہے گا! آدم
اپنی اولاد میں سے دوزخ کا جتنا نکال! حضرت آدم پوچھیں گے، کتنے
آدمی؟ جواب ملے گا نو سو نواوے فی ہزار (گویا ہر ہزار میں ایک خلی ہوگا)
یہ ایسا نازک وقت ہوگا کہ حاملہ عورتوں کے عمل گر جائیں گے اور بچے
(خوف سے) بلوڑے ہو جائیں گے (یعنی جو بچپن میں مرے ہوں)
پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ (آپ
قیامت کے دن لوگوں کو اس طرح دکھیں گے جیسے وہ نشے میں

بَاب ۲۳۶۶ قَوْلُهُ وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ
۲۳۶۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الزَّاهِدُ عَنْ
حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا آدَمُ يَقُولُ
لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَ سَعْدِيكَ قِيَامًا دَائِي بِصَوْتِ
رَبِّ اللَّهِ يَا مَرْءُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُرِّيكَ بَعَثْنَا
إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعَثَ النَّارِ قَالَ مِنْ
كُلِّ أَلْبٍ أَرَاكَ قَالَ تَسْمَعُ أَهْلَهُ وَ تَسْمَعُ تَسْمَعِينَ
فَيَنْتَحِلُ تَغْمِغُ الْحَاوِلُ حَمْلَهَا وَ كَيْشِيْبُ الْوَلِيدُ

۱۔ اس کو بڑی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲۔ یہ نام بخاری نے اس نے بیان کیا کہ معنی کا معنی اس حدیث میں قرآنہ یعنی پڑھا بعضوں نے کہا آندہ کے معنی ہیں کہ شیطان دنیا میں بھٹسا
دیتا ہے ۳۔ اچھی بات سے قَوْلُهُ إِلَّا اللَّهُ مراد ہے ۱۲ منہ ۴۔ اس کو اس منذر نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۔ دوسری روایت میں ہے ہر سیکڑے
میں سے نواوے ۱۲ منہ ۶۔ یعنی اس عورت کا جو حاملہ رہ کر مرے ۱۲ منہ ۷۔ بعضوں نے کہا یعنی اگر وہ عالم موت ہو یا بچہ ہو تو حاملہ کا عمل کر جائے اور بچہ لڑکا
ہو جائے ۱۲ منہ

وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ
وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَنَشَقُّ ذَٰلِكَ
عَلَى النَّاسِ حَتَّىٰ تَخْلَعَتْ وَجُوهُهُمْ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَيَاجُوجَ
وَمَا جُوجَ تَسْعَاءَ تَسْعَاءَ وَتَسْعَاءَ
وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أُنْزِلَ فِي النَّاسِ الْشَّعْرَةُ
السُّودَاءُ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ وَالْكَاشِعَةُ
الْبَيْضَاءُ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ وَاللَّادِجُ
أَنْ تَكُونَ ثَوْرًا بَعِثَ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ
قَالَ ثَلَاثُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ
شَعَطُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا وَقَالَ أَبَوْ
أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ
وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَقَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ
تَسْعَاءَ تَسْعَاءَ وَتَسْعَاءَ وَقَالَ حَرِيرٌ
وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعْوِيَةَ سُكَارَىٰ
وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ.

باب ۲۲۲ قَوْلِهِ وَمِنْ النَّاسِ
مَنْ يَتَعَبَّدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ شَاكٍ
فَإِنْ أَصَابَتْهُ خَيْرٌ أَطْمَأَنَّ بِهِ وَ
إِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ

ہیں حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ایسا سخت ہوگا کہ
یہ حدیث صحابہ کرام پر شاق گذری ان کے چہرے (خوف سے متغیر
ہو گئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضاحت) فرمائی کہ اگر یا جوج ماجوج
کی تعداد مدنظر ہو تو ان میں سے نو سو ننانوے کے مقابلے میں تم میں سے
ایک آدمی ہوگا غرض تم لوگ (روز حشر) دوسرے لوگوں کی نسبت (جو دوزخی
ہوں گے) جیسے سفید بیل کے جسم پر ایک کالا بال یا جیسے کالے بیل کے جسم
پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔ مجھے یہ امید ہے تم پورے اہل جنت لوگوں
کا جو تحاقصہ ہو گے (باقی تین حصوں میں اور سب امتیں) یہ سن کر ہم
نے اللہ اکبر کا (خدا کا شکر کیا) پھر آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم تہائی حصہ ہو
گے، ہم نے پھر یکبر کہی پھر فرمایا نہیں آدھا حصہ ہو گے (آدھے حصے میں
اور سب امتیں) ہم نے پھر یکبر کہی

ابو اسامہ اعمش سے روایت کرتے ہیں۔ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ
وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ (جیسے مشہور رسالت ہے) اور کہا ہر ہزار میں سے نو سو
ننانوے نکال دو (کالافظ ہے جیسے حفص بن غیاث کی روایت ہے)
جریر بن عبد الحمید اور عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ
بِسُكَارَىٰ پڑھتے ہیں

باب ۲۲۳ وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَتَعَبَّدُ اللَّهَ عَلَىٰ
حَرْفٍ كِتَابٍ
حَرْفٌ كَامَعْنَى شَكٍّ (اور تردّد)
فَإِنْ أَصَابَتْهُ خَيْرٌ أَطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ

اس کے دوسرے کون متوالے کے طرح ہوجائیں گے طہرانی کی روایت میں اور زیادہ ہے تم دو تہائی ہو گے ترندی نے روایت کی کہ ہشتیوں کی ایک سو بیس ہشتیوں میں ان میں
ایک ہشتی ہزار کی پہنچی تو دہشت مسلمان ہوئے ایک تہائی میں دوسری سب چین۔ مالک تہذیب کہیں کہاں مالک داکرین کو نے دنیا کی ہشتیوں سب ہم پر تم کر دین مال دیا علم دیا اولاد کی
خزائن دی جہاں دیا کرامت دی اب ان نعمتوں پر کیا تو آخرت میں ہم کو ذلیل کر دیا نہیں ہم کو تیرے فضل و کرم سے ہی امید ہے کہ آخرت میں ہماری درست کر دیا اور جیسے
دنیا میں تو نے اعزاز رکھا ویسے دوسرے بندوں کے سامنے آخرت میں ہم کو ذلیل نہیں کر دیا ہم کو تیرا ہی اسم ہے اور تیرے ہی فضل و کرم کے بعد دوسرے پر زندگی گزار رہے
ہیں یا اللہ ہم کو دنیا میں ماسدوں اور دشمنوں نے بہت تنگ کرنا چاہا مگر تو نے قرآن اور حدیث شریف کی برکت سے ہم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کے بہاد سے زیادہ ہمیں
دولت اور نعمت عنایت کی ایسے ہی مرنے وقت ہمیں شیطان کی شر سے محفوظ رکھا اور ہمیں ایمان و دنیا سے اٹھا دین یا رب العالمین ۱۲ منہ سے ابو اسامہ کی روایت کو خود
انہی نے احادیث انہی میں اصل کیا ۱۲ منہ سے جریر کی روایت کو انہی نے قاضی میل و عیسیٰ بن یونس کی روایت کو اسحق بن عیسیٰ نے اور ابو معاویہ کی روایت کو امام مسلم نے اصل کیا ۱۲ منہ سے

وَجِبْهُ خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ هُوَ الْقِتْلَالُ الْبَعِيدُ

اَتَرَفْنَا هُمْ وَسَعَيْنَا لَهُمْ

وَجِبْهُ خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ هُوَ الْقِتْلَالُ الْبَعِيدُ اَتَرَفْنَا هُمْ وَسَعَيْنَا لَهُمْ

۳۹۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُمَيْدِ

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَافِيلُ عَنْ اَبِي حَصْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمِنْ التَّاسِ مَنْ يَتَعَبَّدُ لِلَّهِ عَلَى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ الْمَدِينَةَ فَإِنْ وَكَلَتْ أَمْرًا عَمَلًا وَتَبِعَتْ خِيَلَهُ قَالَ هَذَا دِينٌ صَالِحٌ وَإِنْ لَمْ تَلِدْ أَمْرًا وَلَمْ تُتَّبِعْ خِيَلَهُ قَالَ هَذَا دِينٌ سُوءٌ

بَاب ۲۴۶ قَوْلُهُ هَذَانِ

خُفْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ

۳۹۶- حَدَّثَنَا حجاج بن محمد قال حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي جُبَيْرٍ عَنْ قَلْبَسِ بْنِ عَمِيَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ يُقْسَمُ فِيهَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَانِ خُفْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ نَزَلَتْ فِي حَنْزَلَةَ وَمَاجِئِيهِ وَعُثْبَةَ وَمَاجِئِيهِ يَوْمَ بَرْزَا فِي يَوْمٍ مَرَدٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَوْبَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي جُبَيْرٍ قَوْلُهُ

۳۹۷- حَدَّثَنَا حجاج بن محمد قال

بَاب ۲۴۷ هَذَانِ خُفْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ

کی تفسیر

(از حجاج بن منہال از ہشیم از ابو ہاشم از ابو جابر از قیس بن عباد رض)

حضرت ابو ذر رض نے قسم کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت ہذا ان

خُفْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ حضرت حمزہ رض اور ان کے دونوں ساتھیوں (علی

اور عبیدہ بن حارث) اور عتبہ بن ربیعہ اور اس کے دونوں ساتھیوں (شیبہ

اور ولید) کے بارے میں نازل ہوئی جب یہ لوگ جنگ بدر میں مقابلے کیلئے

نکلے اس حدیث کو سفیان ثوری نے بھی ابو ہاشم سے روایت کیا

تیز عثمان بن ابی شیبہ نے بحوالہ جریر از منصور از ابو ہاشم از ابو جابر

روایت کیا

(از حجاج بن منہال از ہشیم بن سلیمان از ابو الدش از ابو جابر از قیس

بن ابراہیم بن ہشیم نے اس کو ابو ذر تک پہنچایا اور یہ دونوں لفظ اور حافظ ہیں ۱۲۷

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ سَمِعْتُ
أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍَا
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ آتَا أَوَّلَ مَنْ يُجِزُّ
بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُوفَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
قَالَ قَيْسٌ وَفِيهِمْ تَرَكْتُ هَذَا إِنْ خَصَمْتُ
اخْتَصَمُوا فِي نَوْمٍ قَالَ هُمْ الَّذِينَ بَارَزُوا
يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَحَمْرَةُ وَعَبِيدٌ وَشَيْبَةُ
ابْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ
ابْنُ عُتْبَةَ۔

ابن عباس (حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں میں سب سے پہلے قیامت کے
دن پر دروگر کے سامنے دوڑوں بیٹھ کر اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔
قیس کہتے ہیں یہ آیت ہذا ان خَصَمُوا فِي نَوْمٍ کے لیے تھکے تھے یعنی
ابھی لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جو جنگ بدر میں مقابلے کے لیے تھکے تھے یعنی
علی رضی اللہ عنہ و حمزہ رضی اللہ عنہ و عبیدہ رضی اللہ عنہ (مسلمانوں کی طرف سے) اور شیبہ بن ربیعہ عقبہ
بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ (کفار کی طرف سے)۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَبْعَ طَوَائِفٍ
سَبْعَ سَمُوتٍ أَمَّا سَابِقُونَ
سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوبُهُمْ
وَحِلَّةٌ خَائِفِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
هِيَ هَاتِ هِيَ هَاتِ بَعِيدٌ بَعِيدٌ
فَأَسْأَلُ الْعَادِينَ الْمَلَائِكَةَ
لَنَأْكُلَنَّ الْعَادُونَ كَالْحُوتِ
عَادِسُونَ مِنْ سَلَالَةِ الْوَلَدِ
وَالْطُّفَةِ السَّلَالَةُ وَالْجَنَّةُ
الْجَنُونَ وَاحِدٌ وَالْغَشَاءُ الْوَلَدُ
وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَمْ يَنْتَفِعْ

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
سفیان بن عیینہ کہتے ہیں سَبْعَ طَوَائِفٍ سے ساتوں آسمان
مراد ہیں۔ کہہ سَبِقُونَ یعنی ان کی قسمت میں روزِ نازل
سے سعادت اور ہمیک تختی لکھی گئی۔ وَحِلَّةٌ دوسرے والے
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں هِيَ هَاتِ هِيَ هَاتِ
کا معنی دُور ہے دُور ہے۔

فَأَسْأَلُ الْعَادِينَ گننے والے فرشتوں سے (جو اعمال
کا حساب لکھتے ہیں) دریافت کر لے لَنَأْكُلَنَّ سیدھی راہ سے
ہٹ جانے والے کالْحُوتِ تَرش دُور، بد شکل، منہ بنانے والے
دوسرے مفسرین کہتے ہیں سَلَالَةُ سے مراد بجھ
اور لطفہ ہے۔ جَنَّةٌ اور جُنُوت کا ایک معنی ہے یعنی دیوانگی۔
غَشَاءٌ جھاگ جو پانی پر تیر کرے۔ کَانَ تِلْكَ (بھینک دیا جائے)

۱۔ یہ ان کی تفسیر میں موصول ہے ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ
۲۔ یہ ان کی تفسیر میں موصول ہے ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ
۳۔ یہ ان کی تفسیر میں موصول ہے ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ

بِهِ يَجَادُونَ يَرْفَعُونَ أَمْوَالَهُمْ
كَمَا يَجَارُ الْبَقَرَةُ عَلَى أَغْطَابِكُمْ
رَجَعَهُ عَلَى عَقَبَيْهِ سَامِرًا مِّنَ
السَّيْرِ وَالْجَمِيعُ الشُّمَارُ وَالسَّامِرُ
لَهُمْ نَاقٍ فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسَمَّوْنَ
تُسَمُّونَ مِنَ السَّحَرِ.

يَجَادُونَ آواز بلند کریں گے جیسے گلے (تکلیف کے وقت)
آواز نکالتی ہے۔ عَلَى أَغْطَابِكُمْ عرب لوگ بولتے ہیں
رَجَعَهُ عَلَى عَقَبَيْهِ پیٹھ پھیر کر چل دیا سَامِرًا سمر سے
نکلا ہے۔ اس کی جمع سَمَرًا ہے۔ یہاں سَامِرًا جمع کے
معنی میں ہے (رات کو تفریحاً باتیں کرنے والے) تُسَمُّونَ
جادو سے اندھے ہو رہے ہیں۔

سُورَةُ النُّورِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مِنْ خَلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَعْصَافِ
السَّحَابِ سَنَاءٌ يُّدْقِيهِ الْفُتُيَّاءُ
مُدَّ عَيْنَيْنِ يَقَالُ لِلْمُصْتَفِئِ
مُدَّ عَيْنٍ أَشْتَاتًا وَشَئِي وَشَتَا
وَشَرَّكَ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا بَيِّنَاتٍ هَا وَ
قَالَ عِيْرٌ سُمِّيَ الْقُرْآنُ بَيِّنَاتٍ
السُّورِ وَسُمِّيَتْ السُّورَةُ لِأَنَّهَا
مَقْطُوعَةٌ مِّنَ الْآخِرَى فَلَمَّا قُرِئَتْ
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا
وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالُ
الْمُشَكَّاةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَكِيمَةِ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ
وَقُرْآنَهُ قَائِلٌ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ

سُورَةُ نُورِ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مِنْ خَلَالِهِ بادل کے پردوں کے درمیان سے
سَنَاءٌ بَرْقِہ اس کی بجلی کی روشنی مُدَّ عَيْنَيْنِ مَدَّ عَيْنَ
کی جیسے یعنی عاجزی کرنے والا أَشْتَاتًا شَتَا شَتَا
اور شَرَّكَ سب کا ایک معنی ہے (یعنی الگ الگ متفرق)
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا
کا معنی ہم نے اسے بیان کیا۔ دوسرے مفسرین کہتے ہیں
قرآن کئی سورتوں کا مجموعہ ہے۔ سورت ایک قطعہ کہتے
ہیں کیونکہ وہ دوسرے قطعہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے چونکہ
یہ قطعے ایک دوسرے سے نزدیک یعنی ملے ہوئے ہیں۔
اس لئے انہیں قرآن کہتے ہیں (اس طرح یہ قرن سے نکلا)
سعد بن عیاض ثُمَالُ کہتے ہیں (اسے ابن ثاہرین
نے وصل کیا) مُشَكَّاةُ کہتے ہیں طاق کو۔ یہ جیسی لفظ ہے۔
إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ہم پر اس کا جمع کرنا اور
قرآن کرنا ہے تو یہاں قرآن سے اس کا جوڑنا اور ایک ٹکڑے

لے قاضی عیاض نے کہا ہم نے بیان کیا یہ قُرْآنُہَا کا معنی ہے جیسے طبری نے اس کو وصل کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مگر ابن منذر نے انہیں
رضی اللہ عنہما سے یہ معنی أَنْزَلْنَاهَا کا نقل کیا ہے ۱۲۸

يُؤْمِنُونَ أَرْوَاحَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَهُمْ
أَحْدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللهِ
إِنَّهُ لَكِنَّ الْقَادِرِينَ

۳۹۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
أَنَّ عَوِيذَ ابْنَ عَامِرٍ بَنِ عَدِيٍّ وَكَانَ
سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُونَ
فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْفَعَلَهُ
فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلَّى رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالِي
عَامِرُ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ فِكْرَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ فَسَأَلَهُ عَوِيْزٌ فَقَالَ
إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ
الْمَسَائِلَ وَعَايَهَا قَالَ عَوِيْزٌ وَاللهِ لَا
أَسْتَيْمِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عَوِيْزٌ فَقَالَ

يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَهُمْ
أَحْدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَكِنَّ
الْقَادِرِينَ كِ تفسیر

(از اسحاق از محمد بن یوسف از او زاعی از زہری) سهل بن
سعد کہتے ہیں کہ عوید (ابن حارث بن زید) عامر بن عدی کے پاس
آئے جو قبیلہ بنی عجلان کے سردار تھے اور پوچھنے لگے۔ اگر کوئی شخص
اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی مرد کو دیکھے (جو زنا کر رہا ہو) تو آپ
کیا کہتے ہیں کیا اسے مار ڈالے اور پھر آپ لوگ بھی اسے (قصاص میں)
مار ڈالیں گے۔ لہذا وہ کیا کرے؟ عوید نے مزید کہا عامر! میرے
لئے آپ یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیے۔
عامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ
سے پوچھا یا رسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے مسائل
کو بُرا سمجھا۔

جب عوید نے عامر سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
فرمایا، تو عامر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے مسائل
پوچھنے کو ناپسند فرمایا اور مایوس جانا۔ عوید نے کہا خدا کی قسم مجھے چین نہ
آئے گا جب تک یہ مسئلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم نہ کر لوں۔
چنانچہ وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۱۔ محمد بن یوسف فرمایا خود امام بخاری کے شیخ ہیں محمد روایت امام بخاری نے ان سے بواسطہ کی ہے ۱۲۷ھ چپ رہے تو مشکل چار گاہ لینے جانے تو جب تک گاہ
آئیں بیروا پنا کام کر کے چلتا ہوا ۱۲۷ھ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی جود کے ساتھ غیر دیکھو ۱۲۷ھ کیونکہ آپ نے یہ خیال فرمایا کہ ایسا
واقعہ بھی نہیں ہو سکتا صرف فرضی سوال عامر کہ اپنے اور بے ضرورت سوالات کرنے کی آپ کو اچھے تھے دوسرے اس قسم کے سوالات میں مسلمانوں کی بے پردگی اور
مسلمان عورتوں کی فضیلت ہے ۱۲۷ھ ایک وہ وقت تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے فرضی سوالات کا جواب دینا مناسب نہ سمجھا حالانکہ آپ طہارت و نجاست
مسواک اور کھانے کے بارے میں جو باتیں فرماتے ہیں، باتیں یاؤں کی انگلیوں کا مسح باتیں یاؤں کی انگلیوں کا مسح، دائرہ کا غلال اور مرد کھلی ٹہنیوں سے
جھٹلے مسائل کو بیان کرنا یا فرضی نبوت سمجھتے تھے مگر یہ مسائل جن سے گوارا نہ تھے، نقل کی توثیح آجاتی ہے اس واسطے نہیں بتائے کہ اس وقت یہ مسائل فرض تھے۔
ایسے واقعات پیش نہیں آتے تھے۔ سنا مشرہ پاکیزہ اور غیر متدعا۔ نیز ان سوالات میں اپنے مسلمان عورتوں کی فضیلت سمجھ اور مردوں کی بے پردگی سمجھ کر ایک آج کا
نشانہ ہے کہ زنا عام ہے سینماؤں میں زنا کی تعلیم دی جاتی ہے۔ قہر مانے کھلے ہیں۔ حج بیس تفاوت راہ از کجا تا کجا است۔ عبدالمزاق

يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
اَيْقَنَهُ فَتَقَتُّوهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ
اللَّهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأَمَّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَلَأَعَنَةِ
مِمَّا سَمِعَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلَا عَنَاهَا ثُمَّ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ حَبَسْتُمَا فَقَدْ ظَلَمْتُمَا
فَطَلَقْتُمَا فَكَانَتْ سُئِلَةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهَا
فِي الْمَلَأَعَنِينَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا قَانَ جَاءَتْ بِهِ أَسْمَى
أَدْعِمُ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْاَلَتَيْنِ خَدَّيْهَا الشَّامِ
فَلَا أَحَبُّ عَوْمِيرًا إِلَّا قَدْ صَدَّقَ عَلَيْهَا وَانْ
جَاءَتْ بِهِ أُخَيْرُكَائِهِ وَحَرَّكَهَا فَلَا أَحَبُّ
عَوْمِيرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى
الْعَنَتِ الَّتِي نَعَتْ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عَوْمِيرٍ فَكَانَ
بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ -

اور دریافت کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کسی دوسرے مرد
سے نہا کرتے دیکھ لے تو کیا کرے؟ ایلوہ اس مرد کو مار ڈالے اور آپ سے
(خاوند کو) قصاص میں مار ڈالیں گے۔ نہیں تو پھر کیا کرے؟
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے اور
تیری بیوی کے متعلق قرآن نازل کیا ہے۔ پھر آپ نے میاں بیوی دونوں
کو لعان کرنے کا اسی طرح حکم دیا جس طرح قرآن میں اللہ تعالیٰ نے نازل
کیا ہے۔

غرض عومیر نے اپنی بیوی سے لعان کیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ
اگر میں اب اس عورت کو رکھوں تو گویا میں اس پر ظلم کر دوں گا۔
چنانچہ عومیر نے اسے طلاق دے دی۔ بعد ازاں لعان کرنے والے میاں بیوی
کے متعلق یہی طریقہ قائم ہو گیا۔

بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیال رکھنا اس
عورت کا بچہ کس صورت کا پیدا ہوتا ہے؟ اگر سالوا کالی آنکھوں والا
مولیٰ سون اور پندلیوں والا پیدا ہو تب تو میں سمجھوں گا کہ عومیر نے اپنی
بیوی کے متعلق سچ بیان کیا تھا۔ اگر سرخ گرگٹ کی طرح پیدا ہوا جیسے
عومیر کا رنگ تھا تب میں سمجھوں گا کہ عومیر نے اپنی بیوی پر زہمت لگائی۔
بہر حال جب اس عورت کا بچہ پیدا ہوا۔ دیکھا تو وہ بچہ اس

شکل کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں بیان فرمائی تھی جب عومیر سچا ہوا یعنی سالوا الخ) لہذا اس بچے
کا نسب اس کی ماں کی طرف رکھا گیا (کہ وہ عومیر کا لطفہ نہیں نہا کا ہے)

باب وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ
كَانَ مِنَ الْمَكْنِيَّاتِ كِي تَفْسِيرُ -

(از سلیمان بن داؤد ابوالزبیع از قلیح از زہری) سہل بن سعد
سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس
میں حاضر ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی آدمی

بَابُ ۳۹۹ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ
لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْمَكْنِيَّاتِ
۳۹۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ
أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا قُلَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ

لہ خاموش رہنا میں خشک ہے۔ یعنی مجھ کو مارا مارا گواہی دے یا تجھ کو ماروں کہ خدا کی لعنت اس پر جو عورت چار بار گواہی دے یا تجھ کو ماروں کہ خدا کا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتَ
رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ
أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ قَالَ نَزَلَ اللَّهُ فِيهِمَا فَأَذَى الْقَوْمَ
مِنَ الْإِثْلَاقِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَا عَنَّا
وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَقَارَقَهَا فَكَانَتْ سُسْتَةً أَمْ يُفَوَّقُ
بَيْنَ الْمَلَائِكَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ
حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى يَتِيمَتِهَا
السُّسْتَى فِي الْمِيرَاثِ أَنْ كَرِهَتْهَا وَتَوَرَّتْ مِنْهُ
مِمَّا قَرَضَ اللَّهُ لَهَا -

کتاب میں ہے (چنانچہ یا تیسرا حصہ) ملے گا۔

بَابُ ۲۳ قَوْلُهُ وَيَذَرُ امْرَأَتَهَا

الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعٌ شَهَادَاتٍ

بِاللَّهِ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ بَيِّنٌ -

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَلْوَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدَفَ

امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمَا

ابْنُ سَهْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَتْ

أَوْحَدٌ فِي ظَهْرِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى

أَحَدًا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ إِلَيْهِمْ فَلْيَقْتُلُوهُ

فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِبَيْتَةٍ

اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو (بجائت زنا) دیکھ لے۔ آیا اسے
مار ڈالے؟ اگر مار ڈالے تو آپ (مارنے والے کو) قصاص میں مار ڈالیں گے
نہ مائے تو پھر کیا کرے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں لعان کا حکم نازل
فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا۔ تیرا اور تیری بیوی
کا فیصلہ ہو گیا۔ غرض دونوں نے لعان کیا۔ یس اس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ اس کے بعد بھریہ طریقہ قائم ہو گیا
کہ لعان کرنے والوں (میاں بیوی) میں جدائی کر دی جائے۔

وہ عورت حاملہ تھی۔ خاوند نے کہا یہ میرا حمل نہیں ہے۔ آخر اس کا
بچہ پیدا ہوا وہ اپنی ماں کی طرف منسوب ہوا (باپ کی طرف نہیں کیونکہ عیور
کا نہیں تھا) اسی وقت سے یہ طریقہ بھی قائم ہوا کہ ایسا بچہ اپنی ماں کا وارث
ہوگا اور اس بچے کی وارث ہوگی۔ ماں کو اپنا مقررہ حصہ جو اللہ کی

بَابُ وَيَذَرُ امْرَأَتَهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ

أَرْبَعٌ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ بَيِّنٌ

کی تفسیر

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از ہشام بن حسان از عکرمہ) ابن

عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی کو شریک بن سحما سے تہمت لگائی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہلال سے) فرمایا تو (چار) گواہ لا ورنہ تیری بیٹی پر

حد قذف پڑے گی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کوئی

شخص اپنی بیوی سے کسی کو برا کام کرتے دیکھے تو گواہ تلاش کرتا پھرے

(یہ تو مشکل ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے گواہ لا

ورنہ تیری بیٹی پر حد پڑے گی۔ ہلال ورنہ نے کہا قسم اس ذات کی جن نے

ملہ یعنی مالک جدائی کرنے امام ابو حنیفہ رحمہ نے اسی حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ صرف لعان سے جدائی نہ ہوگی جب تک مالک تفریق کا حکم نہ دے ۱۳ منہ ۱۴ لعان کا حکم
اپنے باپ کا تو وارث نہ ہوگا کیونکہ باپ نے اپنا بیٹا ہونے سے انکار کیا۔ ماں کا وارث ہوگا کس لئے کہ ماں نے اس کا والد الزنا ہونا تسلیم نہیں کیا ۱۲ منہ ۱۳

وَالَّذِينَ فِي ظُهُورِهِمْ أَثَرُ الْهَرَسِ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُكَ
بِالْحَقِّ إِلَى لَمَّا دَقَّ فَلْيَنْزِلْ لَنْ نَأْتِيَنَّكَ
ظُهُرِي مِنَ الْخُدَّةِ فَلَنْ يَجِيرُكَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ
وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَدْ أَحَقُّ بِكَ
إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَأَنْصَرِفْ لَقَدْ مَنَّ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا فَجَاءَ هَرَلٌ
فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا كَذَبَ فَهَلْ مِنْكُمْ
نَائِبٌ تَمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ
الْخَامِسَةِ وَقَفُوها وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ
قَالَ ابْنُ حَبَّاسٍ فَتَنَكَّاتٌ وَكَصَمَتْ حَتَّى
ظَلَّتْ رَأْسَهَا تَرَجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْهَمُ قَوْمِي
سَأَلُوا لَيْوَمَ فَبَضَّتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
أَبْعُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهَ أَكْهَلُ الْعَيْنَيْنِ
سَأَلَهُمُ الْاَلَيْتَيْنِ حَدَّثَهُ السَّاقِبِينَ فَهُوَ
لِشَرِّكَ بْنِ سَمْعَاءَ فَجَاءَتْ بِهَ كَذْلِكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُذِّبَ لَهَا
مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ

آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں سچا ہوں اور اللہ میرے متعلق ضرور کوئی ایسا
حکم نازل کرے گا جس سے میری پیٹھ سراسر بچا دے گا۔ چنانچہ حضرت
جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ
يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ ————— إِنَّ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ تک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ان آیات کے نازل ہونے کے بعد)
لوٹے اور ہلال کی بیوی کو بلا بھیجا۔ ہلال نے لمان کی گواہیاں دیں اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے دیکھو اور اللہ خوب جانتا ہے
کہ تم دونوں میں سے ایک کی بات ضرور جھوٹ ہے۔ کوئی تم میں (جو
جھوٹا ہے) توبہ کرتا ہے یا نہیں؟ پھر عورت کھڑی ہوئی۔ اس نے بھی وہاں
گواہیاں دیں۔ جب پانچویں گواہی کا وقت آیا تو لوگوں نے اسے ٹھہرایا
(سجھایا) کہ یہ پانچویں گواہی (اگر جھوٹ ہے) تجھے عذاب میں مبتلا کرے گی۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یہ سن کر وہ عورت ذرا جھکی
اور کہ گئی۔ ہم سمجھے کہ وہ اقرار کرے گی (وہ شک مجھ سے بڑا کام ہوا ہے)۔
پھر کہنے لگی میں اپنی قوم کو تمام عمر کے لئے رسوا نہیں کر سکتی اور پانچویں گواہی
میں اس نے بے دی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب دیکھتے رہنا۔ اگر اس عورت
کا بچہ کالی آنکھوں والا موٹی سرین والا موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو وہ
شریک بن سماء کا نطفہ ہے۔

چنانچہ اس عورت کا بچہ اس صورت کا پیدا ہوا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اللہ کا یہ حکم جو لمان کے متعلق
نازل ہوا نہ آیا ہوتا تو میں اس عورت کو راجھی سزا دیتا۔

باب ۲۴۲ قَوْلُهُ وَالْخَامِسَةُ
أَبَى غَضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ
الصَّادِقِينَ۔

باب وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا
إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ کی تفسیر۔

۱۔ دونوں بچے نہیں ہو سکتے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی رحم کرتا۔ اگر ہم بغیر عار آدمی کی گواہی کے یا اقرار کے نہیں ہو سکتا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور نبیوں میں سے کسی ایک
کو دوسری سے بھی یہ علوم ہو کر وہ اس وقت نے ناک کی ہے اب میں اختلاف ہے کہ لمان کی آیت ہلال کے باب میں اتاری یا عویم کے۔ اکثر مفسرین نے پہلا قول اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

۴۴۰۱- حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو الْقَسِيمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
وَقَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ تَابِغٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ امْرَأَتَهُ فَأَنفَقَ مِنْ وَلَدِهَا
فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَلَا عَنْهَا كَمَا قَالَ اللَّهُ ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ
لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُسْتَلَا عَيْنَيْنِ -

بَاب ۲۴۳۶ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ
جَاءُوا بِآيَاتِكُ عَصَبَةً مِّنْكُمْ
لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ
مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ
لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ أَقَالَ كَذَّابٌ -

۴۴۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ قَالَتْ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ سَأَلُوهُ -

بَاب ۲۴۳۷ قَوْلُهُ وَلَوْلَا إِذْ
سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ
تَكَلَّمَ هَذَا اسْمُكَ هَذَا اسْمُكَ

از مقدم بن محمد بن یحیی از عزم او قاسم بن یحیی از عبید الشراز
نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عہد نبوی میں
ایک شخص نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور اس کے لڑکے کے متعلق
کہا کہ یہ میرا لطفہ نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں
بیوی دونوں کو لعان کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے لعان کیا۔ پھر آپ
نے وہ لڑکا عورت کو دلا یا اور میاں بیوی میں جدائی کرادی

بَاب ۲۴۳۸ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِآيَاتِكُ عَصَبَةً
مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ
مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ
عَذَابٌ عَظِيمٌ کی تفسیر۔ اِنَّكَ جَعَلْتَهُ تَهْمَةً
اسی سے ہے اَقَالَ بہت جھوٹ بولنے والا۔

از ابو نعیم از سفیان از معمر از زہری از عروہ، حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ سے عبداللہ بن ابی بن
سلول (منافق) مراد ہے۔

بَاب ۲۴۳۹ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ
مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ تَكَلَّمَ هَذَا اسْمُكَ هَذَا
اسْمُكَ هَذَا اسْمُكَ هَذَا اسْمُكَ هَذَا اسْمُكَ

۱۔ یہ روایت ہے ان آیتوں کا جو حضرت عائشہ صدیقہ کے تہمت کے باب میں اتریں۔ ترجمہ :- مسلمانوں! جن لوگوں نے تم میں سے جھوٹا طوفان کھڑا کیا وہ تم ہی
میں کے کھڑکے ہیں اس کو لینے حق میں بھڑکاؤ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر چوا (اس کی وجہ سے منافق اور کچے مسلمانوں میں تمیز ہوگئی) ان میں سے جس نے تمہارا
سمیٹا اس کی سزا آگے کی اور جس نے اس طوفان میں بڑا حصہ لیا (یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول منافق) اس کو بڑا عذاب ہوگا ۱۲ منہ ۱۲ منہ ترجمہ مساہدہ ربیعہ تفسیر
اللائق بات سنی تھی تو تم نے ہی وقت کیوں نہیں کیا کہ ہم ایسی ہی بات زبان پر نہیں لاسکتے سہماں اللہ یہ تو بڑا طوفان ہے بڑا (اگر سمجھتے) تو مالگاہ کہوں نہیں لائے جب وہ گواہ
نہ لاسکتے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹ ہے۔ نسخہ مطبوعہ مدرسہ ترمذیہ لب لویں ہے لیکن اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ یہ نظر قرآنی کے منافق نہیں ہے یہ آیت لوط و ہود (علیہ السلام)

فَاقْرَعْ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ تَعْمِي
فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ
وَأُنْزَلَ فِيهِ فَيَسِرُنَا حَتَّى إِذَا اقْرَعَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ
تِلْكَ وَقُلَّ وَدَّكُنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلَيْنِ
أَذِنَ كَلِيلًا بِالرَّحِيلِ فَقُبْتُ حِينَ أَذْنُوا
بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَتْهُ الْجَبِشُ
فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَجُلٍ فَإِذَا
عِقْدٌ لِي مِنْ جَذَعِ ظَنَارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَالْقَسْتُ
عِقْدِي وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ
الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي
فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَ
هُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذَا
ذَلِكَ خِفَافًا لَمْ يَنْتَقِلَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا تَأْكُلُ
الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِفَّةَ
الْهُودَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً
حَدِيثَةً السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَحَلَ وَسَارُوا
فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَبِشُ
فَجُمْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا هَجِيرٌ
فَأَمِنْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ
أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَأَيَّرُجُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا
أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْهُ عَيْنِي فَمِتْتُ
وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ الشُّكْرِيُّ ثُمَّ الذَّكْوِيُّ
مِنْ ذُرَاةِ الْجَبِشِ فَأَذْكَبَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي

کے مجھے آتا دیا جاتا۔ اس طرح ہمارا سفر بخاری رہا۔ آخر کار جنگ
کے بعد جب واپس ہوئے اور مدینے کے قریب پہنچ گئے میں نے
کوح کا حکم سنا اور رفع حاجت کے لئے کچھ دور نکل گئی وہاں
آ رہی تھی۔ اس وقت میں نے خیال کیا تو ظفار کے ملکینوں کا ہار
(جو میرے گلے میں تھا، ٹوٹ کر گر گیا تھا۔ میں اسے تلاش کرنے
لگی۔ اس کی تلاش کرنے میں دیر لگ گئی۔ اتنے میں وہ لوگ
آپہنچے جو میرا ہودہ اٹھا کر اونٹ پر لاد کر لے گئے۔ انہوں نے میرا
ہودہ اٹھا لیا اور میرے اونٹ پر لاد دیا۔ وہ سمجھے کہ میں ہونے
کے اندر بیٹھی ہوں۔ کیونکہ اس زمانے میں عورتیں ہلکی ٹھکڑی پہلی
پتلی، ہوا کرتی تھیں۔ اتنی بخاری لمیم جیم نہ تھیں۔ اس کی وجہ
یہ تھی کہ نہایت تھوڑا سا کھانا کھایا کرتی تھیں (وہ بھی
سوکھا جیسے کمزور اور جو کی روٹی) اس وجہ سے ان لوگوں کو
ہودہ اٹھاتے وقت ہودے کے ہلکے پن کا کچھ خیال نہ آیا۔
دوسرا سبب یہ بھی تھا کہ میں اس زمانے میں ایک چھوٹی سی
کم سن لڑکی تھی (میرا بوجھ ہی کیا تھا) غرض وہ ہودہ اونٹ
اونٹ پر لاد کر اونٹ لے کر چل دئے۔ جب سارا لشکر چل دیا
اس وقت کہیں ہار ملا۔ میں لشکر کے ٹھکانے پر آئی۔ کیا
دیکھتی ہوں وہاں نہ کوئی بلانے والا ہے نہ کوئی جواب دینے
والا۔ آخر میں اسی ٹھکانے کی طرف چلی جہاں (رات کو) قیام
کیا تھا۔

میں نے سوچا جب لشکر کے لوگ مجھے (اونٹ پر) نہ
ہائیں گے تو میری تلاش میں یہیں آئیں گے۔ میں اسی جگہ
بیٹھ بیٹھ اوٹھنے لگی اور سو گئی۔ لشکر کے پیچھے پیچھے ایک شخص
مقرر تھا جسے صفوان بن معطل شلمی اور ہجر ذکوانی کہا کرتے
تھے، وہ پچھلی رات کو چلا آ رہا تھا۔ صبح اس جگہ پہنچا جہاں میں ٹھہری

قَرَأَى سَوَادَ السَّانِ تَأْتِيهِمَا تَأْتِيهِمَا
 حِينَ رَأَى وَكَانَ بَرَأً فِي قَبْلِ الْحَجَابِ
 فَاسْتَبَقْتُ يَا سَتْرَ جَعَلَهُ حِينَ عَرَفْتِي
 فَخَضِرْتُ وَجِهِي بِحِلْيَاتِي وَاللَّهُ مَا كَلَمَنِي
 كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ
 اسْتِرْجَاعِي حَتَّى آخِرَ رَاحِلَتِهِ قَوِطِي
 عَلَى يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهُمَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ الرَّاحِلَةَ
 حَتَّى أَتَيْنَا الْجَنَّةَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِينَ
 فِي الْحِجْرِ الظَّاهِرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ
 الَّذِي تَوَكَّلَى إِلَافَكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْسُوكٍ
 فَقَدِمَا الْمَدِينَةَ فَاسْتَعْتَبْتُهُ حِينَ قَدِمْتُ
 شَهْرًا وَالتَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ
 الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يُبَيِّنِي
 فِي وَجْعِي آتِي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أُرَى
 مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِذَا مَا يَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْلِمُهُمْ يَقُولُ
 كَيْفَ تَبْلُغُونَ بِنَصْرِ فِدَاكَ الْبَدْنِ
 يُرِيدُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِاللَّتْرِ حَتَّى حَوِجْتُ
 بَعْدَ مَا لَقِيتُ فَنَحَرْتُ مَرَّجِي أَمْرًا مُسْطَرًّا
 قَبْلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مَتَبَرِّزًا وَكُنَّا لَا نَعْرِجُ
 إِلَّا لِيَلَا إِلَى كَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ
 قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرًا لَا يُعْرَبُ لِأَوَّلِ
 فِي التَّبَرُّزِ قَبْلَ الْغَائِطِ فَكُنَّا نَأْذِي بِالْكَنُفِ
 أَنْ نَتَّخِذَ هَا عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَ

ہوئی تھی۔ دوسرے سے ایک سویا ہوا شخص مسلم ہوا تو میرے پاس آیا۔
 مجھے پہچان لیا کیونکہ آیت پردہ سے پہلے مجھے وہ بارہا دیکھ چکا تھا۔ اس
 نے مجھے دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی اس نے
 مجھے پہچان لیا میں نے اپنا منہ دوپٹے سے ڈھانپ لیا۔ خدا کی قسم اس
 نے مجھ سے کوئی بات تک نہ کی نہ میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے
 سوا اس کے منہ سے اور کوئی بات سنی۔ اس نے اپنی اونٹنی بٹھائی۔ وہ
 ادراس کا پاؤں اپنے پاؤں سے دبائے رکھا۔ میں اونٹ پر چڑھ گئی۔ وہ
 بے چارہ پیدل چلتا رہا۔ اونٹن کو چلا تارا۔ یہاں تک کہ ہم لشکر میں
 اس وقت پہنچے جب عین دوپہر کو گرمی کی شدت میں وہ لوگ پہلے پہنچے
 ہوئے تھے۔ اب لوگوں نے طوفان اٹھایا اور جس کی قسمت میں تباہی
 لکھی تھی وہ تباہ ہو گیا۔ اس طوفان کا سب سے بڑا بانی عبداللہ بن ابی
 ابن سلول (منافق) تھا۔ میں مدینہ میں پہنچتے ہی بیمار ہو گئی۔ ایک مہینہ تک
 بیمار رہی۔ لوگ بہتان لگانے والوں کی خرافات کا چرچہ کرتے رہے۔
 لیکن مجھے خبر نہ ہوئی۔ اتنی بات ذرا شک والی پیدا ہوئی کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جب کمی میں بیمار ہوئی تو جو مہربانی کرتے تھے بل
 وہ نہیں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (میرے حجرے میں) تشریف لاتے
 سلام علیک کرتے پھر (کھڑے ہی کھڑے) اتنا پوچھ کر اب کیسی ہو؟ تشریف
 لے جاتے (نہ پاس بیٹھتے نہ باتیں کرتے) اس سے بے شک مجھے وہم ہوا مگر
 اس طوفان کی مجھے خبر نہ تھی۔

ایک بار بیماری سے کچھ فاقہ پا کر مناصع کی طرف جا رہی تھی۔ ابھی
 میں (بیماری کے اثر سے) ناتوان اور کمزور تھی۔ میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی منافع
 میں ہم لوگ دفع حاجت کے لئے جایا کرتے تھے اور ہمیشہ رات کے وقت جاتے
 اگلے دن کے عرواں میں گھوڑوں کے ساتھ بیت الخلا کا دواغ نہ تھا کیونکہ اس
 طرح بدبو سے تکلیف ہوتی تھی غرض میں اور مسطح کی ماں جو ابو رہم بن
 عبد مناف کی بیٹی اور اس کی ماں معمر بن عامر کی بیٹی، ابو یکہ صدیق ثانی

أُمِّ مُسْلِمٍ وَهِيَ ابْنَةُ رَهْمٍ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ
وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرٍ بْنِ عَامِرٍ خَالَةَ أَبِي بَكْرٍ
الْقَدِيدِيِّ وَابْنُهَا مُسْلِمُ بْنُ أَثَاثَةَ فَأَقْبَلَتْ
أَنَا وَأُمُّ مُسْلِمٍ قَبْلَ بَيْتِي قَدْ فَرَعْنَا مِنْ
شَايِنَا فَعَلَرْتُ أُمُّ مُسْلِمٍ فِي مَرْحَلَتِهَا فَقَالَتْ
لَيْسَ مُسْلِمٌ فَقُلْتُ لَهَا بَلِّسْ مَا قُلْتُ
الْتَسِيْنِ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ
هَئِنَا هَؤُلَاءِ أَوْ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ قُلْتُ
وَمَا قَالَ فَأَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفَافِ
فَاذْدَرْتُ مَرَمًا عَلَى مَرْحَلَتِي فَلَمَّا رَجَعْتُ
إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَعْنِي سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ رَيْبُكُمْ فَقُلْتُ
أَتَاذَنُ لِي أَنْ أَتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا لَكِنِّي
أُرِيدُ أَنْ أَسْتَشِيرَ الْخَلَاءَ مِنْ قَبْلِهَا قَالَتْ
فَاذْنِ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لَأَمْحِي يَا أُمَّنَا هَؤُلَاءِ مَا
يَتَكَلَّمُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بَنِيَّ هَوْنِي
عَلَيْكَ قَالَتْ لَقَلَّمَا كَانَتْ أُمْرًا هَؤُلَاءِ قَطْرٌ
وَضَبِيعَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُجَاهِلُهَا وَلَهَا مَصْرَ آثَرُ
إِلَّا لَكُنْتُ عَلَيْهِمَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَلَقَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ بِهَذَا أَقَالَ تَكْبِيْتُ
تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَمْسَحْتُ لَا يَذُرُّ قَالِي دَمْعٌ
وَلَا أَكْثَمُ يَوْمَ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَتَيْتِي قَدَا

کی غار تھی، اس کا بیٹا مسطح تھا۔ دونوں رفیقاہت کر کے واپس
اپنے گھر کی طرف آ رہی تھیں، اتنے میں مسطح کی ماں کا پاؤں چاڑھیں
الغیر کھینچا۔ وہ کہنے لگی۔ مسطح مرجائے! میں نے کہا یہ کیا کہتی
ہو؟ مسطح تو جنگ بدر میں شریک تھا تو اسے کونسی ہے؟ (وہ تو
نیک آدمی ہے) اس نے کہا۔ اری بھولی بھالی! تو نے مسطح کی باتیں
نہیں سُنیں؟ میں نے پوچھا کونسی باتیں؟ تب اس نے اہل اقراء
کی باتیں سنائیں۔

میں تو پہلے ہی سے بیمار تھی (یہ باتیں سن کر) اور زیادہ بیمار
ہو گئی۔ اور اپنے حجرے میں لوٹ آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور سلام کر کے مزاج پرسی کی۔ میں نے عرض کیا آپ
مجھے اجازت دیجئے میں اپنے ماں باپ کے پاس جاتی ہوں۔
میرا مطلب یہ تھا کہ ان سے تحقیق کروں آیا لوگوں نے ایسا
طوفان اٹھایا ہے؟۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت
دی۔ میں والدین کے گھر چلی گئی۔

میں نے والدہ سے پوچھا۔ اماں جی! یہ لوگ (میرے متعلق)
کیا بات کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہہ بیٹھی! تو اتنا رنجِ مست کر۔
خدا کی قسم ایسا اکثر ہوا کہ جب کسی شخص کے گھر میں کوئی حسین بیوی
ہو جس سے وہ محبت کرے گا ہمارے اس کی سونکیں بھی ہوں تو عورتیں
اس کے متعلق ایسی ہی باتیں مشہور کیا کرتی ہیں۔ میں نے کہا سبحان
اللہ! کیا لوگوں نے اس کا چرچا بھی کر دیا (ہماری پاکدامنی کا انہیں
احساس نہ ہوا) غرض ساری رات گزری میں روٹی رہی یہاں تک کہ
صبح ہو گئی۔ نہ میرے آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی۔

صبح کو میں رو رہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

علا ماکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سونکوں میں دوسری ازواج مطہرات نے اس طوفان میں ایک کلمہ بھی نہیں کہا تھا مگر وہ ان کی والدہ نے خیال کیا کہ
انہیں ان سونکوں کی باتیں کہہ کر انہیں براہِ گمان ان کا دل صدمہ پہنچا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سونکیں میں شریک تھیں ۱۲۰

مَنْ عَدَلَ اللَّهُ بْنُ أَبِي بَرْزٍ سَكُونٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَأْمُرُ
 الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعِزُّ رُفِيٍّ مِنْ رَحْلٍ قَدْ يَلْعَنُ
 أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي قَوْلًا لِلَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِ
 الْأَخِيرَةِ أَوْ لَقَدْ ذَكَّرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ
 إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي
 فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَنَا أَعِزُّكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوَّلِينَ
 حَرَيْتُ عَنْقَهُ فَإِنْ كَانَ مِنَ الْآخِرِينَ لَأَخْذِرْجُ
 أَخْذِرْجُ أَمْزُتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرًا قَالَتْ فَقَامَ
 سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْأَخْذِرِجِ وَكَانَ
 قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ اخْتَلَمَهُ الشَّيْطَانُ
 فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللَّهُ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا
 تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ سَيِّدُ بْنُ حُصَيْنٍ وَهُوَ
 ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدٍ بِنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ
 لَعَنَهُ اللَّهُ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ مُخَادِلٌ عَنِ
 الْمُنَافِقِينَ فَنَزَا وَرَأَى الْحَيَّانِ الْأَوَّلِينَ الْأَخْذِرِجُ
 حَقٌّ هُمُوهَا أَنْ يَفْتَتِلُوا أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلٌ عَلَى الْمُنَابِرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا

صلی اللہ علیہ وسلم (خطبے کے لئے) کھڑے ہوئے، عبد اللہ بن ابی بن سلول
 کے مقابل آپ نے مدد طلب کی۔ فرمایا: مسلمانو! میری کون حمایت کرتا
 ہے؟ کون مدد کرتا ہے؟ ایسے شخص کے مقابل جس نے مجھے میرے اہل بیت
 (حضرت عائشہؓ) پر تہمت لگا کر مجھے تکلیف پہنچائی، بخدا کی قسم میں تو
 اپنی اہلیہ (حضرت عائشہؓ) کو نیک پاکدامن ہی سمجھتا ہوں اور جس مرثیہ
 تہمت لگائی ہے، اُسے بھی نیک جانتا ہوں۔ وہ کبھی میرے گھر میں آکیلا
 نہیں آیا۔ ہمیشہ میرے ساتھ آیا کرتا۔

یہ سن کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (سردار قبیلہ اوس) کھڑے ہوئے
 اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اس شخص کے مقابل آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں
 اگر یہ شخص قبیلہ اوس کا ہے تو میں ابھی اس کی گردن اٹاتا ہوں (خس جمہاں پاک)
 اگر ہمارے بھائیوں خزرج کے قبیلے میں سے ہے تو آپ جو حکم دینگے ہم بجالائیں گے۔
 حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں سعد بن معاذ کی یہ بات سن کر سعد بن عبادہ کھڑے
 ہوئے جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ وہ نیک شخص تھے مگر انہیں قوی غیرت
 نے برا بیوقوف کیا۔ سعد بن معاذ سے کہنے لگے اللہ کی بے لگائی قسم تو جھوٹ کہتا
 ہے تو اُسے نہ مارے گا نہ مار سکے گا۔ اتنے میں اسید بن حنیف رضی اللہ
 عنہ جو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہو گئے
 اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے اللہ کی بقاء کی قسم تو جھوٹا ہے ہم تو
 ضرور اس شخص کو قتل کریں گے کیا تو بھی منافق ہو گیا ہے جو منافقوں کی
 طرفداری کر رہا ہے؟ غرض اس گفتگو پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے
 لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپس میں تلواریں چلنے ہی والی تھیں رسول اللہ

لہ بعضوں نے یہاں اعتراض کیا ہے کہ سعد بن معاذ جنگ خندق کے غم سے سرگرم ہو چکے تھے اور تہمت کا قصہ سننے میں ہوا جواب یہ ہے کہ تہمت کا
 واقعہ سننے میں ہی ہوا بعضوں نے کہا جنگ خندق اور غزوہ بدر کے بعد دو دنوں کے بعد میں ہوئے تو اس وقت تک سعد بن معاذ زندہ ہوں گے ۱۲ھ میں سعد بن عبادہ
 منافق نہ تھے بلکہ مسلمان تھے مگر سعد بن معاذ وہ نہ کہہ سکتے تھے کہ انہیں کوئی قتل کر دے اور تو بھی ہوش نے ان پر ظلم کیا تو یہاں تک کہ ان کی جرح وہیں تک نہ
 ہے جب تک شریعت کے خلاف نہ ہو شریعت کے خلاف نہ تو کوئی چیز ہے نہ خاندان کوئی مال ہے اللہ اور رسول یہ خاندان مال اسباب سب تصدق کرنا چاہئے اس وقت
 ایمان پورا ہوگا تو قوم تو اپنے آپ اور بھائی کی ہر اہم کامیابی کے لئے اللہ کی رضا مندی کے لئے ان کے قتل کرنے پر مستعد ہو گئے توئی اللہ عنہم۔ یہی سعد بن عبادہ
 جب ابو بکر صدیقؓ سے بیعت ہوئے تھے تو خفا ہو کر ان کے کئے کو چیلے تھے وہیں جا کر میرے وہ چاہتے تھے کہ وہ غلیف رہیں ایک انصار میں سے ایک قریش میں سے بھلا
 یہ کیونکر ہو سکتا تھا دو تلواریں ایک نیام میں نہیں آ سکتیں حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ سعد بن عبادہ کو تباہ کرے ۱۲ھ

لَا تُحَىٰ أَحَدٌ يَرَىٰ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ جَلِيلَةٌ
السَّيِّئَ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَهِي وَاللَّهِ
لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُكَ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى
اسْتَقَرَّرْتُ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمُوهُ فَلَمَّا
قُلْتُ لَكُمْ إِلَهِي بِرَبِّيَّةٍ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي بِرَبِّيَّةٍ
لَا تُصَدِّقُونَنِي بِذَلِكَ وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ
بِأَمْرِ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بِرَبِّيَّةٍ لَقَدْ صَدَّقْتُمُوهُ
وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ لَكُمْ مِثْلًا إِلَّا قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ
قَالَ فَصَابِرٌ جَبِيلٌ وَاللَّهِ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا
تَصِفُونَ قَالَتْ لَمْ تَحْوُلْتُ فَأَضْطَجَعْتُ عَلَى
فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا جَنِينٌ أَعْلَمُ أَنِّي بِرَبِّيَّةٍ
وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا
كُنْتُ أَطْلُقُ أَنَّ اللَّهَ مُثْبِتٌ فِي شَأْنِي وَحَاضٍ
بَيْنِي وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَّ مِنْ أَنْ
يَحْكُمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرِ يَتْلُو وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو
أَنْ يَرَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النَّوْمِ رُؤْيَا يَبْرئُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ
مَا زَا مَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا
خَرَجَ أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ
فَأَخَذَ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ
حَتَّى إِذَا لَيْتَهُ رَمِيَهُ مِثْلَ الْجَبَانِ مِنَ
الْعَرَقِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ مَشَابِهُ مَنْ يُقَالُ لِقَوْلِ
الْكَافِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا مَرَّ بِي عَنِ

والدہ سے کہا آپ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ جواب دیں۔ انہوں
نے کہا کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ آپ کو کیا جواب دوں؟ آخر میں
خود آمادہ ہوئی حالانکہ میں کم سن لڑکی تھی۔ قرآن مجی بہت سنا دینا
تھا۔ میں نے کہا۔ خدا کی قسم میں جانتی ہوں کہ یہ بات جواب حضرت
نے سنی ہے آپ کے دل میں بیٹھ گئی ہے اور آپ اسے سچ سمجھنے لگے۔
اب اگر میں یہ کہوں کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ
واقعی میں پاک ہوں، جب بھی آپ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے۔ اور اگر میں
(جھوٹ، ایک گناہ کا اقرار کر لوں) (جو میں نے نہیں کیا) اور اللہ جانتا ہے
کہ میں اس سے پاک ہوں تو آپ مجھے سچا سمجھیں گے۔ خدا کی قسم میں اس
وقت اپنی اور آپ کی مثال (ٹھیک، ایسی ہی جانتی ہوں جو حضرت
یوسف علیہ السلام کے والد (حضرت یعقوب علیہ السلام) کی تھی) انہوں
نے یہی کہا تھا فَصَابِرٌ جَبِيلٌ وَاللَّهِ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ۔
(میں بھی یہی کہتی ہوں)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں نے یہ کہہ کر (بچھڑنے پر) کروٹ
بدل لی۔ مجھے یقین تھا کہ چونکہ میں پاک ہوں اللہ تعالیٰ ضرور میری برائت
ظاہر کرے گا مگر خدا کی قسم مجھے ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق
قرآن کی ایسی آیات نازل کرے گا جو قیامت تک، پڑھی جائے گی۔ میں
اپنی شان اس سے حقیر سمجھتی تھی کہ میرے متعلق خداوند تعالیٰ اپنا ایسا کلام
نازل کرے جسے ہمیشہ پڑھتے رہیں۔ ہاں مجھے امید تھی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خواب آئے گا جس سے آپ پر میری پاکدامنی
واضح ہو جائے گی۔ خدا کی قسم نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ بیٹھے
تھے وہاں سے ہٹے اور نہ گھر والے حاضرین میں سے کوئی باہر گیا اور آپ پر
وہی نازل ہوا مگر وہ ہو گئی۔ حسب معمول آپ پر شدت طاری ہو گئی اور کوئی
کی طرح آپ کے بدن سے پسینہ پھینکنے لگا حالانکہ وہ دن سردی کا تھا مگر وحی
کی وجہ سے اسی طرح کا ثقل طاری ہو جاتا تھا۔ غرض جب وحی کی حالت بروز

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ
وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ مَلَكَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا
يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّكَ إِلَيْكَ
فَلَقَا لَيْتَ أُمِّي قَوْمِي إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ
وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنْ الَّذِينَ جَاءُوا
بِإِلَافِكَ عَصَبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسِبُوا الْعَشْرَ
الْأَيَّامِ كُلَّهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي
بِرَآءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ
يُنْفِقُ عَلَى مُسْطَحِّ بْنِ أَنَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ
مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللَّهُ لَا يُنْفِقُ عَلَى مُسْطَحِّ
شَيْئًا أَبَدًا أَبَدًا الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا كَلَّ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا يَأْتِلُ أَوْلُوا الْفَضْلُ مِنْكُمْ
وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ
وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْيَتَامَى
لِيَصْفَحُوا أَلَا يُحِبُّونَ أَنْ يُغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهُ
إِنِّي أَحِبُّ أَنْ يُغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مُسْطَحِّ
الْثَّقَلَيْنِ الْكَبِيرَيْنِ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهُ
لَا أَنْزَعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ

ہوگئی۔ دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے (خوش تھے) پھر پہلی بات جو آپ نے
کی وہ یہ تھی۔ عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تجھے بری اور پاک صاف کر دیا ہے
یہ سنتے ہی میری والدہ کہنے لگیں۔ اب اٹھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
شکر ادا کرو! میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں اٹھتی۔ میں تو فقط
اپنے بہرہ ور و گار عز و جل کا شکر ادا کرتی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات
نازل کیں۔ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِإِلَافِكَ عَصَبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسِبُوا
پوری دس آیات میری براءت کے لئے نازل ہو چکیں تو ابو بکر صدیق رضی
جو پہلے سطح بن اثاثہ سے رشتہ داری کی وجہ کچھ سلوک کیا کرتے تھے کہنے
لگے۔ خدا کی قسم اب تو میں سطح کو کبھی کچھ نہیں دوں گا، اس نے عائشہ رضی
کے متعلق ایسی غرافات کہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَلَا يَأْتِلُ أَوْلُوا الْفَضْلُ
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَ
الْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِيَصْفَحُوا أَلَا يُحِبُّونَ
أَنْ يُغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ
آیت سن کر کہنے لگے۔ خدا کی قسم مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ مجھے بخش دے
اور سطح سے حسب دستور سالی مروت و سلوک کرنے لگے اور کہا خدا کی
قسم میں سطح کے بارے میں یہ رویہ داد و دہش ترک نہ کروں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم (ایام تہمت میں) ام المؤمنین زینب بنت جحش
(میری سوکن) سے دریافت فرمایا کرتے۔ تم عائشہ رضی اللہ عنہا
کو کیسی سمجھتی ہو؟۔ مدغم نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب میں یہی

سہ یہ حضرت عائشہ نے بطور ناہنجوریت کہ فرمایا ۱۲۱ھ سہ سحان اللہ صدقہ اس مالک کے باوجود کہ اس کے بے شمار ادا رہے انہا میں سے میں مگر وہ سب کی مستحق ایک ایک
جزوی کا بھی خیال رکھتا ہے اس کی دعا قبول کرتا ہے میرے مالک وہ کرنا وہ ہر گاہ جب سہ غلام دست پر تیرے دربار میں حاضر ہوں گے اور تو حاکم شہنشاہی پہنچا دے گا
اپنا جمال مبارک اپنے غلاموں کو دکھائے گا۔ دنیا اور آخرت کی نعمتیں سب اس پر سے تصدیق ہیں ۱۲۱ھ میں جو لوگ تم میں والدینوں کے غرخت ملے وہ اس بات کی قطعاً یقین
کہ اپنے عزیزوں یا مسکین اور مہاجرین کو اللہ کی راہ میں کچھ نہ دیں گے مگر عاف کر دیں تو گوارا کیا تم کو یہ پتہ نہیں ہے کہ اللہ کو بخش دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
(اس لئے کہ ہمیں اس کی خلقت پر ہم کو اس کا گناہ اور قصور بخش دیا کرو ۱۲۱ھ سہ سحان اللہ اس حدیث سے جناب ام المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کسی فضیلت اور عافیت
ثابت ہوئی ان بزرگوں نے نفس کشی کی انہا کوئی اگر کوئی اور شخص ابو بکر صدیق کے بدلہ ہوتا تو ساری عمر سطح سے سلوک کرتا تو وہ کتنا راس کا منہ دیکھتا بھی گوارا نہ کرتا ۱۲۱ھ

باب ۲۴۶۶ قَوْلُهُ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ
يَا لَسْنَتَكُمْ وَتَقُولُونَ مَا تَوْهَمُونَ
مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ
هَيِّئًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ

۳۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جَرِيحٍ
أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ
عَائِشَةَ تَقْرَأُ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ يَا لَسْنَتَكُمْ

باب ۲۴۶۷ قَوْلُهُ وَلَوْلَا إِذْ
سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا
أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا

بِهَيْئَتَانِ عَظِيمٌ

۳۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي
حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ
اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبِيلَ مُوَيْزَةَ عَلَى
عَائِشَةَ وَوَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ أَخَشَى أَنْ
يُثَنِّيَ عَلَى قَبِيلِ ابْنِ عَمْرِو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وَجْهِهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ
قَالَتْ ائْذَنُوا لِي فَقَالَ كَيْفَ يُجَادِيَتُكَ
قَالَتْ بِخَيْرٍ إِنْ اتَّقَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ بِخَيْرٍ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ رَوَاهُ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب إِذْ تَلَقَّوْنَهُ يَا لَسْنَتَكُمْ
تَقُولُونَ يَا فُؤَادُكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ
عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّئًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ
عَظِيمٌ كِي تفسیر۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریر) ابن ابی ملیکہ
کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو إِذْ تَلَقَّوْنَهُ
يَا لَسْنَتَكُمْ کو اس طرح پڑھتے سنا إِذْ تَلَقَّوْنَهُ يَا لَسْنَتَكُمْ
یعنی بخفیف قاف۔

باب وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ
مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ
هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ كِي تفسیر۔

(از محمد بن یحییٰ از عمرو بن سعید بن ابی حنین) ابن ابی ملیکہ
کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وفات کے قریب تھیں۔ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہا نے ان سے ملنے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے کہا
ایسا نہ ہو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہا میری تعریف کرنے لگیں۔
(اسی واسطے تا مل گیا) لوگوں نے کہا۔ ام المؤمنینؓ اوہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور معزز شخص ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے کہا اچھا انہیں آنے دو۔ جب وہ آئے تو کہنے لگے ام المؤمنین
ام المؤمنین! فرمائیے کیا حال ہیں؟ انہوں نے کہا میں اگر خدا کے
نزدیک اچھی ہوں تو سب اچھا ہی اچھا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا اللہ
چاہے تو آپ اچھی ہی رہیں گی (خاتمہ اور آخرت بخیر ہوں گے) آپ آنحضرت صلی اللہ

لہ بکر و لام اور تخفیف قاف و کئی جگہ سے۔ یعنی کا معنی چھوٹ بولا اور سورۃ کرت تَلَقَّوْنَهُ بِرَشْدٍ قَاف و فتح لام ہے تَلَقَّوْنَهُ سے یعنی در منہ لیتا ۱۲ منہ
۱۷ اور برے دل میں غرور اور تکبر چلا ۱۲ منہ ۱۷ کہتے دے عبد اللہ بن عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کے پیچھے تھے اور جس نے اندر جا کر اجازت لی وہ کون تھا حضرت
عائشہؓ کا غلام اور صاحب تفسیر القاری نے غلطی کی جو عبد اللہؓ کو حضرت عائشہؓ کا بھائی قرار دیا ۱۲ منہ ۱۷ کیا مفاد فقہ ہے ابن عباسؓ کو اندر آنے کا حق

وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ بِكُلِّ عَيْلَةٍ وَكَرَّ
عُذْرُهُ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عُبَّاسٍ رَضِيَ
فَأَشْنَى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًّا
مَنْسِيًّا۔

علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں (اور ایسی محبوبہ زوجہ ہیں) کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری عورت سے شادی
نہیں کی اور (جب آپ پر مہتان لگایا گیا تو) اللہ تعالیٰ نے آسمان
سے آپ کی پاکدامنی کی آیات نازل کیں۔

ابن عباس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے کہنے لگیں۔ ابھی ابھی ابن عباس رضی اللہ عنہا آئے تھے۔ انہوں
نے میری تعریف کی مگر میری تو یہی آرزو ہے کہ میں (گنہگار) بھولی بھری ہوتی۔

(از محمد بن منشی از عبد الوہاب بن عبد المجید از ابن عوف)

قاسم بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہا نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی۔ (راوی نے)
بعد ازاں سندرجہ بالا حدیث روایت کی۔ اس میں نَسِيًّا مَنْسِيًّا کا
لفظ نہیں۔

بَابُ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا إِلَى مِثْلِهِ
أَبَدًا الْآيَةُ کی تفسیر۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اعش از ابوالفضلی از مسروق)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت حسان بن ثابت
(مشہور شاعر) تشریف لائے، اندر آنے کی اجازت طلب کی۔

مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا
آپ اس شخص کو کیوں آنے دیتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا تو کیا یہ عذاب
عظیم میں مبتلا نہیں ہو گئے؟ سفیان ثوری کہتے ہیں حضرت عائشہ کا

۴۴۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنِ الْقَسِمِ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
وَلَمْ يَدْ كُرْ نَسِيًّا مَنْسِيًّا۔

بَابُ ۴۴۰۸ قَوْلِهِ يَعِظُكُمُ
اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا إِلَى مِثْلِهِ الْآيَةُ
۴۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ
حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ لِيَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا قُلْتُ
أَنَا ذَيْنِ لِهَذَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَتْ
عَذَابَ عَظِيمٍ قَالَ سُفْيَانُ كَفَيْتُ ذَهَابَ

لے بہرہ و کار کو بھی تمہارا اتنا خیال ہے ۱۲ منہ ۱۳ کوئی شخص میرا ذکر ہی نہ کرتا۔ اولیاء اللہ اور بزرگوں کا ہمیشہ یہی طریقہ ہے انہوں نے شہرت
اور ناموری اور لوگوں میں اپنے جیسے کو کبھی پسند نہیں کیا۔ اولیاء کے عزلت بالکل پوشیدہ رہتے ہیں اور اولیاء کی صحبت مزدت کی وجہ سے طالبین خدا کی تعلیم اور ارشاد کے
لئے ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ کے حال میں اپنی شہرت اور ناموری نہیں چاہتے اگر اللہ تعالیٰ ان کو مشہور بنا کر دے لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کرے تو میری مولیٰ از ہواوی
سمجھ کر خاموش رہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ حالانکہ وہ تم پر طوفان جوڑنے میں شریک تھا ۱۲ منہ ۱۳ جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا تھا ۱۲ منہ ۱۳

بَصَرَهُ فَقَالَ هـ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تَزَنُ بِرِيْبَةٍ
وَتَصِيْمٌ غَرَّتْهُ مِنْ لَحْمٍ الْغَوَافِلِ
قَالَتْ لَكِنْ اَنْتَ

بَاب ۲۴۹ قَوْلُهُ وَيُتَيَّنُ
اللَّهُ لَكُمْ الْاٰيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ

۴۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ قَالَ اَنْبَاؤُنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْاَوْعَمِ عَنْ ابْنِ الْقَعْقَعِ عَنْ تَمِيمٍ رُوِيَ
قَالَ دَخَلَ حَصَانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ
فَتَشَبَّبَ وَقَالَ هـ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تَزَنُ بِرِيْبَةٍ
وَتَصِيْمٌ غَرَّتْهُ مِنْ لَحْمٍ الْغَوَافِلِ
قَالَتْ لَسْتُ كَذَلِكَ قُلْتُ تَدْعِيْنِ مِثْلَ
هَذَا يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ اَنْزَلَ اللَّهُ وَ
الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ
فَقَالَتْ وَاَنْتِ عَذَابٌ اَشَدُّ مِنَ الْعَمَى
قَالَتْ وَقَدْ كَانَ نَبِيُّكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مفہوم یہ تھا کہ حسان نابینا ہو گئے ہیں سہ پھر حسان نے حضرت
عائشہ کی تعریف میں یہ شعر کہا ہے (ترجمہ) وہ عاقلہ ہیں ہر عیب سے پاک
میرا ہیں۔ وہ صبح کو بھوکے انتہی ہیں اور کبھی بے گناہ کا گوشت نہیں کھاتیں
حضرت عائشہ نے (یہ عرض کر) کہا مگر حسان! تم تو ایسے نہیں تھے

بَاب وَيُتَيَّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْاٰيَاتِ وَاللَّهُ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ کی تفسیر

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از اعمش از ابو الوضعمہ)
مسروق کہتے ہیں، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی
کے پاس تشریف لے گئے اور یہ شعر انہیں سنایا۔
وہ عاقلہ ہیں اور ہر عیب سے پاک اور میرا ہیں
صبح کو بھوکے انتہی ہیں مگر کسی بے گناہ کا گوشت
نہیں کھاتیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حسان! تم تو ایسے نہیں
ہو۔ (مسروق کہتے ہیں) میں نے کہا ایسے شخص کو اپنے پاس کہیں
آنے دیتی ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری
وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ الْاٰيَةُ ۲۴۹ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اندھے پن سے زیادہ اور کیا عذاب ہو گا۔
انہوں نے یہ بھی کہا (گو حسان) میں نے مجھ پر تہمت لگائی تھی (مگر وہ) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (کفار کو) جواب دیتے تھے

۱۔ یہ کہانی کی غیبت نہیں کرتی بلکہ مسلمان بھائی کی غیبت کرتا ہے جسے اس کا گوشت کھانا ۱۲ منہ ملا تو نے تو طوفان کے وقت میری غیبت کی اور
مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی کہ ۱۲ منہ کھانے کے لئے تو نے میری غیبت کی ہے کہ کاذب کی توثیق کی ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق مراد ہے مگر اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ حسان
مراد ہیں واللہ اعلم۔ اگر حسان مراد ہوں تو عذاب عظیم سے دنیا کا عذاب مراد ہو گا جیسے حضرت عائشہ کا قول ہے ۱۲ منہ کھانے کا وہ بڑی نعمت ہے ۱۳ منہ کھانا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دین اسلام کی ہولناکی کی جو کہتے ہیں کہ حسان کا شاعرانہ ان کی ہجو کے جواب میں ایسی ہجو کہتے کہ کافروں کے دل پر چوٹ لگتی تھی
عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ حسان نے اگر ایک عیب کیا تو دوسرا بہتر بھی کیا اس بہتر کے مقابل ان کا عیب درگزر کے لائق ہے۔ دوسری حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا روح القدس تیری مدد میں ہے جب تک تو اللہ اور رسول کی طرف سے کافروں کو روک رہے معلوم ہو گا کہ کافروں کا مقابلہ کرنا ان کی تحریرات اور
تہورات کا جواب دینا دین اسلام کی اور خدا و رسول کی مدد کرنا بہت بڑی نیکی ہے ۱۲ منہ

باب ۲۳۸ قَوْلُهُ إِنَّ الَّذِينَ

يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ
فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْ لَا فَضْلُ
اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ
رَؤُوفٌ رَحِيمٌ تَشِيعُ تَشِيعُ تَظْهَرُ -

باب ۲۳۹ قَوْلُهُ وَلَا يَأْتِلْ

أُولُوا الْفَضْلُ مِنْكُمْ وَالشَّعَةِ
أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسْكِينِ
وَالْهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
لِيَعْفُوا وَلِيَصْفَحُوا أَلَا تَجِدُونَ
أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ عَفُوفٌ
رَحِيمٌ وَقَالَ أَبُو سَامَةَ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذَكَرَ
مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذَكَرْتَهُ مَا عَلِمْتُ
بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي خُطْبَةٍ فَتَشَهَّدَ فَوَدَّ
اللَّهُ وَأَخْفَى عَلَيْهِ بِهَا هُوَ أَهْلُهُ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ
فِي أَتَائِيسِ آبَتُوا أَهْلِي وَأَيْمَنَ اللَّهُ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ وَ
أَبْتَوْهُمْ بَيْنَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ

باب ۲۴۰ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ

الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ تفسیر
تَشِيعُ کا معنی پھیلے، ظاہر ہو۔

باب ۲۴۱ وَلَا يَأْتِلْ أُولُوا الْفَضْلِ

مِنْكُمْ وَالشَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي
الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْهَاجِرِينَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِيَعْفُوا وَلِيَصْفَحُوا
أَلَا تَجِدُونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ
وَاللَّهُ عَفُوفٌ رَحِيمٌ تفسیر۔

ابو سامہ نے ہشام بن عروہ سے روایت
کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں جب میرے متعلق جو
طوفان اٹھایا گیا تھا، اس کا چرچا ہونے لگا لیکن
مجھے معلوم نہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے تشہد پڑھا
خدا کے شایان شان ثنا کی پھر فرمایا۔

اما بعد لوگو! مجھے مشورہ دو کہ میں ان لوگوں کو
کیا سزا دوں جنہوں نے میری اہلیہ کو بدنام کیا۔ خدا کی
قسم میں نے تو اپنی اہلیہ میں کوئی عیب نہیں دیکھا، نہ
اس مرد میں ہی کوئی بُرائی ہے جس کے ساتھ الزام لگایا

عَلَيْهِ مِنْ سُوءِ قَطٍّ وَلَا يَدُ خُلٍّ
بَيْنِي قَطٍّ إِلَّا وَأَنَا حَافِظٌ وَلَا
غَيْبٌ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَالَ
سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تُضَرِبَ بَعْضَ قَوْمٍ
وَقَامَ رَجُلٌ مِمَّنْ بَنَى الْخُزْرَجِ وَ
كَانَتْ أُمُّ حَسَّانِ بِنْتُ ثَابِتٍ مِمَّنْ
رَهْطُ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ
أَمَّا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا أَمْرًا لَأَوْسٍ
مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تُضَرِبَ أَعْنَاقَهُمْ
حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ
وَالْخُزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا
عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً ذَلِكَ
الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي
وَمَعِيَ أُمُّ مُسْطَمٍ فَعَاثَرْتُ وَقَالَ
تَعَسَّ مُسْطَمٌ فَقُلْتُ أَيْ أُمِّ السَّبْيَيْنِ
ابْنَيْكَ وَسَكَنْتُ ثُمَّ عَاثَرْتُ
الْثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعَسَّ مُسْطَمٌ
فَقُلْتُ لَهَا أَلَسْبَيْنِ ابْنَيْكَ ثُمَّ
عَاثَرْتُ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ لَعَسَّ
مُسْطَمٌ فَأَنْتَ هَرَبْتِهَا فَقَالَتْ وَ
اللَّهِ مَا أَسْبَهُ إِلَّا فِيكَ فَقُلْتُ
فِي أَيِّ شَأْنٍ قَالَتْ فَبَقَرْتُ لِي

گیا ہے۔ وہ میرے گھر کبھی نہیں آتا، اسی وقت آتا ہے
جب میں بھی وہاں موجود ہوتا ہوں اور جب میں سفر
پر گیا تو وہ شخص بھی میرے ساتھ گیا۔

یہ سن کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے
کہنے لگے یا رسول اللہ حکم فرمائیے میں ان (مردود) لوگوں
کی گردن ماروں۔ سعد کا یہ جملہ سن کر قبیلہ خزرج کا ایک
شخص (سعد بن عبادہ) کھڑا ہوا۔ حسان بن ثابت کی اس
اس شخص کی قوم (یعنی خزرج) کی تھی۔ اور کہنے لگا سعد
ابن معاذ تو جھوٹا ہے۔ اگرچہ یہ (تمہمت لگانے والے)،
قبیلہ اوس کے ہوتے تو کبھی ان کی گردن مارتا پسند
نہ کرتا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اوس اور خزرج دونوں
قبیلوں کے لوگ مسجد میں لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔
اس فساد کی مجھے کچھ خبر نہ تھی۔ بہر حال اسی دن میں
کسی حاجت کے لئے (گھر سے) باہر گئی، میرے ساتھ
مسطح کی ماں بھی تھی۔ اس کا پاؤں پھسلا وہ کہنے لگی
مسطح مرجائے! میں نے کہا اماں! اپنے بیٹے کو کوئی
ہے؟ وہ خاموش رہی۔ دوبارہ اس کا پاؤں پھسلا
اور کہنے لگی مسطح مرجائے! میں نے پھر کہا بیٹے کو کوئی
ہے؟ بعد ازاں تیسری بار پھسلی تو یہی کہنے لگی مسطح
مرجائے! اس وقت میں نے اسے جھڑکا۔ وہ کہنے
لگی خدا کی قسم میں تیرے ہی لئے اسے کوستی ہوں میں
نے کہا۔ میرے لئے کیسے؟

جب اس نے بہتان کا سارا واقعہ بیان کیا

۱۔ اگر کار ہوتا تو میرے سزا جاتے وقت وہ مدینہ میں رہ جاتا ۲۔ منہ ۳۔ اور حسان بھی تمہمت لگانے والوں میں شریک تھے حسان کی والدہ فریدہ بنت خالد بن

خنیس بن لؤذان بن عبدود بن لید بن ثعلبہ بن خزرج تھیں ۱۲۔ منہ

الْحَدِيثُ فَقُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا
قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي
كَأَنَّ الدَّيْ حَرَجْتُ لَهُ لَا أَحَدُ مِنْهُ
قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَأَوْعَدْتُ فَقُلْتُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ
الْعَلَاءُ فَقَدْ خَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ
أَمْرُ رُومَانَ فِي السُّفْلِ وَأَبَا بَكْرٍ
قَوْقُ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي
مَا جَاءَ بِكَ يَا بَنِيَّةُ فَأَخْبَرْتُهُمَا
وَدَكَّرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ وَإِذَا
هُوَ كَمَا يَبْلُغُ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ
مِثْقَى فَقَالَتْ يَا بَنِيَّةُ خُفْزِي
عَلَيْكَ الشَّيْءُ فَأَتَتْهُ وَاللَّهِ
لَقَدْ كُنَّا كَأَنِّي أَمْرًا حَسَنًا
عِنْدَ رَجُلٍ يُعْجِبُهَا لَهَا ضَرَّاءُ
إِلَّا حَسَدَ نَهَا وَقِيلَ فِيهَا وَفَا
هُوَ كَمَا يَبْلُغُ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِثْقَى
قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي قَالَتْ
نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ

میں نے (تعجب سے) پوچھا واقعی یہ سچ بات ہے؟ اس
نے کہا ہاں خدا کی قسم! یہ سن کر میں اپنے گھر کو لوٹی، جس کام کے لئے نکلی
تھی میں اسے بھول گئی۔ عموماً بہت کچھ یاد نہ رہا، اور
مجھے بخاری پڑھا یا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا۔ ذرا مجھے میرے والد کے گھر بھجوا دیجئے۔ آپ
نے ایک لڑکے کے ہمراہ بھیج دیا۔ میں والد کے گھر میں آئی
دیکھا تو ام رومان (میری والدہ) نیچے بیٹھی ہیں اور ابو بکر بالا
خانے پر بیٹھے قرآن پڑھ رہے ہیں۔ والدہ نے مجھ سے پوچھا
بیٹی کیوں کیسے آئی ہو؟ میں نے ان سے بہتان کا واقعہ
بیان کیا۔ بیان کرنے کے بعد میری ماں کو اتنی فکر نہیں
ہوئی جتنی مجھے ہوئی تھی۔ نیز کہا بیٹی مطمئن رہ۔ ایسا ہمیشہ
ہوتا چلا آیا ہے جب کسی خاوند کے پاس خوبصورت بیوی
ہوتی ہے جس سے خاوند کو محبت ہوتی ہے اور اس کی
سوکھیں بھی ہوتی ہیں تو وہ ضرور اس پر حسد کرتی ہیں۔
طرح طرح کی باتیں بناتی ہیں۔ غرض میری ماں پر اس
طوفان کا وہ صدمہ نہیں ہوا جیسا مجھ پر صدمہ ہوا۔
میں نے کہا کیا یہ خبر والد کو بھی پہنچ گئی ہے؟ انہوں نے
کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بھی؟ انہوں نے کہا ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
(پہنچ چکی)۔

میں آنسو بہا کر اونچی آواز سے رونے لگی۔ میرے
رونے کی آواز سن کر میرے والد صاحب بالا خانے سے

لے لوگوں نے اس کا بلوا بجا دیا ۱۲ منہ ۱۳ یعنی انہوں نے یہ قصہ سن کر اتنا رنج نہیں کیا جتنا مجھ کو رنج ہوا تھا نہ میری طرح بیقرار ہوئیں ۱۲ منہ ۱۳ اور کوئی نہ کوئی شرٹہ
ایسا چوڑی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے وہ مرد کی نظر سے گر جائے ۱۲ منہ ۱۳

أَبُو بَكْرٍ صَدِيقِي صَوْنِي وَهُوَ قَوْلِي
الْبَيْتُ يَقْرَأُ قَاتِلُ فَقَالَ لِأَخِي
مَا شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِي
ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا فَقَضَتْ عَيْنَاهُ
قَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ أَيُّ بُنْتَانَةٍ
إِلَّا رَجَعْتَ إِلَى بَيْتِكَ فَرَجَعْتُ
وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَالَ عَنِّي
خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا لَمْ يَكُنْ
عَلَيْهَا عَيْبٌ إِلَّا أَنَّهُمَا كَانَتْ تَزُودُ
حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلُ خَبِيرَهَا
أَوْ عَجِينَهَا وَأَنْتَهُرَهَا بَعْمُ أَصْحَابِهَا
فَقَالَ أَصْدَقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَفْطُوا
لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ
اللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا نَعْلَمُ
الْقَضَائِعُ عَلَى تِلْكَ الذَّهَبِ أَفْهَرُ
بَلَغَ الْأُمُّرُ إِلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي
قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ
اللَّهُ مَا كَشَفْتُ كَفًّا حَتَّى تَقْطَعَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقِيلَ شَرِيفًا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ وَأَصْبَحَ

اُتر آئے جہاں وہ قرآن پڑھ رہے تھے۔ میری ماں سے پوچھا
کیا معاملہ ہے؟ والدہ نے کہا وہی خبر اس نے سن لی ہے
والدہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ کہنے لگے بیٹی! اس
تجھے قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر لوٹ جا۔ چنانچہ میں گھر لوٹ
آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خادمہ سے پوچھا
تو نے (کبھی) عائشہ رضی اللہ عنہا کی کوئی بُری بات دیکھی ہے؟
وہ کہنے لگی ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم میں نے تو کوئی
عیب ان میں نہیں دیکھا۔ اتنی بات ہے (وہ ایسی
بھولی ہیں) آگے گوندھا چھوڑ کر سو جاتی ہیں بکری اگر
آگے لٹکا جاتی ہے۔

آپ نے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی (حضرت
علی رضی اللہ عنہ) نے اسے ڈانٹا۔ (دھمکایا بلکہ ایک لڑکا
میں ہے کہ مارا بھی) اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعتِ بوعہال کہہ دے۔ اسے سخت سست بھی کہا۔ تب بھی
اس نے یہی کہا کہ سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں تو عائشہ رضی
لہا عنہا کو ایسی پاک سمجھتی ہوں جیسے سنار خالص کندن سرخ سونے
کے لیے عیب سمجھتا ہے۔

اس بہتان کی خبر اس شخص (صفوان بنی النضر)
کو بھی پہنچی، جس سے مجھے بدنام کرتے تھے۔ وہ کہنے لگا۔
سبحان اللہ! خدا کی قسم میں نے تو کسی عورت کا اب تک
کپڑا بھی نہیں کھولا۔ یہ صحابی آخر اللہ کی راہ میں شہید
ہوئے تھے (غزوہٴ آرمینیا ۹۷ھ میں) حضرت عائشہ رضی

لہ حضرت ابوبکرؓ کو دنیا آگیا یہی لائق اور خوبصورت اور عزیزانِ نبویؐ اس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکا خدا ان پر مشورں سے کہے ۱۲ھ طبرستان کی بغاوت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خادمہ کو حضرت علیؓ کے حملے کو دیا اور فرمایا تمہارا اختیار ہے تم ڈرا دھمکا کر جس طرح چاہو اس سے حال پوچھو حضرت علیؓ نے ان کو بہت ڈرا دھمکایا اور مارا بھی مگر اس نے قسم کھا کر وہیں کہا کہ میں عائشہؓ کو کبھی اور تک ہی جانتی ہوں ۱۲ھ یعنی بیکار کے لیے بغضوں نے کہا صفوان حضورؐ تھے ان کو عورتوں کی رغبت ہی نہ تھی

أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزِدَاكَ حَتَّى
دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى لِعَصْرٍ
ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ اكْتَفَى ابْنَايَ
عَنْ مَعْنِي وَعَنْ شِمَايَ فَحَمَدَ
اللَّهُ وَاسْتَفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا
بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّ كُنْتَ قَارِئَةً
سُورًا أَوْ ظَلِمْتَ فَتُوبِي إِلَى اللَّهِ
فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ
عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتْ أُمِّي
مِنَ الْأَنْصَارِ فَهِيَ جَالِسَةٌ
بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ
هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرْ شَيْئًا
فَوْعَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَانْتَفَتْ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ
أَجِئْتِ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ
فَانْتَفَتْ إِلَى أُخِي فَقُلْتُ أَجِئْتِ
فَقَالَتْ أَقُولُ مَاذَا أَفْلَحْنَاكُمْ
يُحْيِيكَ اللَّهُ هَذِهِ فَحَمَدَتْ
اللَّهُ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ
ثُمَّ قُلْتُ أَمَا بَعْدُ قَوْلَ اللَّهِ لَبِئْسَ
قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ لِي بِصَادِقَةٍ
مَاذَا لَكُمْ بِتَأْفِئِي عِنْدَكُمْ لَقَدْ
تَكَلَّمْتُ بِهِ وَأَشْرَيْتُهُ فَاذْكُرُوا بَكُمْ

کہتی ہیں میرے والدین بھی صبح کو میرے پاس آئے اور
وہیں بیٹھے رہے یہاں تک نماز عصر پڑھ کر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میرے دائیں
بائیں دونوں طرف میرے ماں باپ تھے۔ آپ نے اللہ
کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا :-

”اما بعد! عائشہ اگر تجھ سے کوئی بُرا کام ہو گیا
ہے یا تو نے کوئی گناہ کیا تو بارگاہِ الہی میں توبہ کر کیونکہ
اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس وقت
انصار کی ایک محفلت بھی آگئی تھی، وہ دروازے پر بیٹھی
تھی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔
اس محفلت سے آپ شرماتے نہیں۔ معلوم نہیں وہ لوگوں میں
جا کر کیا کہے؟ بہر حال آپ نے نصیحت کی گفتگو کی میں نے
اپنے والد کی طرف دیکھا ان سے کہا آپ میری طرف سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے۔ انہوں نے
کہا۔ میں کیا جواب دوں؟ پھر میں نے والدہ کی طرف
دیکھا ان سے کہا آپ جواب دیں۔ انہوں نے بھی یہی
کہا کہ میں کیا جواب دوں۔ جب دونوں نے کچھ جواب
نہ دیا تو میں نے خود تشہد پڑھا۔ خدا کے شایانِ شان
حمد و ثناء کی پھر میں نے کہا :-

”اما بعد! خدا کی قسم اگر میں یہ کہوں کہ میں نے
یہ بُرا کام نہیں کیا اور اللہ اس بات کا گواہ ہے کہ میں
سچی ہوں جب بھی کوئی فائدہ نہیں کیونکہ آپ لوگوں نے
اس طوفان کا چیر چاک کر دیا اور اب لوگوں کے دلوں میں یہ
بات جم گئی ہے۔ ہاں اگر میں یہ کہوں کہ میں نے یہ بُرا کام

وَأَنْ قُلْتُ إِيَّيْ فَعَلْتُ وَاللَّهِ
يَعْلَمُ إِنِّي لَمَّا فَعَلْتُ لَتَقُولَنَّ قَدْ
بَاءَتْ بِهٖ عَلَى نَفْسِهَا وَإِنِّي
وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا
وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ
أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَا يُوسُفُ حَنِينٌ
قَالَ فَصَبِّرْ جَبِيلًا وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولٍ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
سَعَاتِهِ فَسَكَنَّا فَرَفَعَ عَنْهُ وَ
إِنِّي لَا تَبِينُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ
وَهُوَ يُسَمِّعُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ لِي بِرِي
يَا عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بِكَ إِلَهُ
قَالَتْ وَكُنْتُ أَسْتَدُّ مَا كُنْتُ غَضًّا
فَقَالَ لِي أَبَوَايَ قَوْمِي إِلَيْهِ
فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا
أَحْضُدُهُ وَلَا أَحْضُدُ كَمَا وَلَكِنْ
أَحْضُدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بُرْءًا عَلَيَّ

نہیں کیا اور اللہ اس بات کا گواہ ہے کہ میں بھی ہوں جب
بھی کچھ فائدہ نہیں کیونکہ آپ لوگوں نے اس طوفان کا
چرچا کر دیا اور آپ لوگوں کے دلوں میں یہ بات جم گئی
ہے۔ ہاں اگر میں یہ کہوں کہ میں نے یہ برا کام کیا ہے
حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تب تو آپ
(ان) لیں گے، کہیں گے اس نے خود قبول کر لیا۔ اللہ کی
قسم میں اپنی اہل آپ کی وہی مثال (اب) وہی جی ہوں
جو یوسف علیہ السلام کے والد کی تھی کہ انہوں نے کہا تھا
قَصَبٌ جَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ۔
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے بڑی کوشش
کی کہ یعقوب علیہ السلام کا لفظ مجھے یاد آئے مگر یاد نہ آیا
(اور یوسف علیہ السلام کا والد کہا) حضرت عائشہؓ مزید کہتی
ہیں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوا شروع ہوئی
ہم لوگ خاموش رہے جب وحی موقوف ہوئی تو میں نے دیکھا
آپؐ نے رخِ نور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ آپ اپنی پیشانی
لو پھنچے لگے اور فرمایا عائشہ! خوش ہو جا! اللہ تعالیٰ نے تیری
برائت اور پاک دہائی کے متعلق وحی نازل کی ہے۔ حضرت
عائشہؓ کہتی ہیں (نزد وحی سے پہلے) اس دن میں اتنی

غصے تھی کہ اتنا غصہ مجھے کبھی آیا ہی نہیں۔ میرے والدین نے کہا اٹھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر
آپ کا شکریہ ادا کریں۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں تو نہ اٹھ کر ان کے پاس جاتی ہوں نہ شکریہ ادا کرتی ہوں البتہ اللہ

۱۔ حضرت عائشہؓ علاوہ انکلاکات کے بھی غمناک تھیں ایسے دن اور مصیبت کے وقت میں جب بڑے بڑے کچھ نہ کہہ سکے انہوں نے اس شانِ لنگی سے تفریق کیا اللہ
۲۔ بلکہ خاموش رہے تمنا کیا احسان دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار میرا ہاتھ چڑایا ابوبکرؓ نے مجھے چڑھا حضرت عائشہؓ
۳۔ کا فعل بطور ناز و محبت کے تھا اور ان کا ناز کا تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب کی باتیں تھیں خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں تک آپ کیوں فکر و تردد میں رہتے
۴۔ ابوبکرؓ کی بھی تفصیلات ثابت ہوئی کہ وہ پیغمبرِ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے عاشق اور جانِ شاد و فریق تھے آپ کے سامنے بڑی بیانی کے لئے جو جان سے عزیز تھی ایک کلمہ منہ سے نہ نکال سکے ۱۲ منہ
۵۔ رنج و غم اور پریشانی میں یاد نہ رہا۔ ذہنی گرفت اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے جب ایک فرشتہ سیرتِ نبوت پر اتنا ناپاک بہتان لگایا جائے کہ جہنم بھی
شرا جائے اور کہے کہ مجھ سے کسی کراخی تکلیف نہیں پہنچ سکتی جتنی بد معاشرت تم نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے کیا اللہ تعالیٰ کو پوچھاؤ۔ عبد الرزاق

باب ۲۳۸۲ قَوْلُهُ وَلَيُضْرَبَنَّ بِخُصْرِ هُنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَلَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَيُضْرَبَنَّ بِخُصْرِ هُنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ فَشَقَّقْنَ مِرْوَطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهِ -

۳۴۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ لَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَيُضْرَبَنَّ بِخُصْرِ هُنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ أَخَذَتْ أُرْجُلَهُنَّ فَشَقَّقَهُنَّ مِنْ قِبَلِ الْخُوشَى فَاخْتَمَرْنَ بِهَا -

باب وَلَيُضْرَبَنَّ بِخُصْرِ هُنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ

کی تفسیر احمد بن شہیب بوالہ والدش از یونس از ابن شہاب از عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ پہلی بار ہجرت کرنے والی عورتوں پر رحم فرمائے جب خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) اپنی اور ہنسیاں اپنے سینے پر ڈالے رہا کریں۔ تو ان عورتوں نے چادروں کو بھاڑ کر اور ہنسیاں بنا لیں۔

(از ابو نعیم از ابراہیم بن نافع از حسن بن مسلم) صفیہ بنت شہیبہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی وَلَيُضْرَبَنَّ بِخُصْرِ هُنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ تو عورتوں نے اپنے تہ بند دونوں کناروں سے بھاڑ کر اور ہنسیاں بنا ڈالیں (اور فوراً اپنے سینوں کو چھپا لیا)

سُورَةُ الْفُرْقَانِ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا (ابن عباس نے فرمایا کہ ہذا مَثْنُوٌّ کا معنی جو چیز ہوا اُٹا کر لائے) (غبار گرد وغیرہ) مَدَّ الْبَصَلَ سے وقت مراد ہے۔

سُورَةُ الْفُرْقَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا مَثْنُوٌّ
مَا نَسَبَ غَيْرِي بِهِ إِلَّا نَحْنُ مَدَّ الْبَصَلَ

جو نام بخاری کے شیوخ میں سے نہیں شاید یہ روایت امام بخاری نے ان سے نہیں سنی اس لئے مَثْنُوٌّ آج کل نہیں کہتا لیکن ابن منذر نے اس کو اصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ عرب کی عورتیں کہتے ہیں میں جس کا گریبان سانس سے کھلا رہتا اس میں سے سینہ چھپاتا ہوں نظر پڑتی اس لئے اور معنی سے گریبان دھانپنے کا حکم دیا گیا۔ ۱۴ اس کو ابن جریر نے اصل کیا ۱۵ منہ ۱۶ اس کو ابن ابی عامر نے ابن عباس سے نکالا ۱۷ منہ ۱۸ یہ معنی خیر القرون کی مسلمانوں کی ایمانی کیفیت کو فوراً پختہ سے حکم کی تکمیل کی اور اپنے کپڑے جلدی سے بھاڑ کر پڑے کا اہتمام کر کے غلا کو خوش کیا اور کچھ توقف نہ کیا کہ آئندہ اقد صحت کے لئے الگ کپڑا خریدیں گے۔ اور آیت پر عمل کریں بلکہ فوراً عمل کیا جاوے بنا بنایا آپڑا بھاڑ کر حکم کی بجا آوری کیلئے کرتے ہو گئے۔ یہ تو صحابیات کی ایمانی کیفیت تھی اور صحابہ کرام کی ایمانی کیفیت یہ تھی کہ لوگوں میں رچی بسی ہوئی شراب کی بندش کا حکم چھوڑا تو فوراً شراب کے مشکوں میں سے شراب نکلے اور زالوسوں میں بہا دی اور شکرے اور وہ سب قسم کے برتن من میں شراب بنا کر مانی معنی یا بلادی بھی جاتی تھی تو دیکھو کہ منافقہ اور یہ نہ سوچا کہ یہ عودہ شراب بنی لیں آئندہ نہ بنائیں گے نہ پیئیں گے۔ غرض الزقاق

۴۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَبَخْدُ أَدَّى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي آمَشَاهُ عَلَى لَوْحَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمَشِّيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةُ رَبِّنَا.

۴۴۲- بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا قَالَ الْأَثَمُ الْعُقُوبَةُ.

۴۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُنْصُورٌ وَسُلَيْمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي عَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْسَمَ بْنَ رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلْقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدًا فَخَشِيَ

(از عبد اللہ بن محمد از یونس بن محمد از لبخدا دی از شیبان از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا نبی اللہ! قیامت کے دن کفار کیسے اوندھے منہ دفن میں گمراہیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا جس پر دودھ گارنے آدمی کو دواؤں پر چلا لیا وہ اسے قیامت کے دن منہ کے بل نہیں چلا سکتا؟ (یقیناً چلا سکتا ہے)

قتادہ (تابعی) کہتے ہیں یقیناً اللہ قادیان قسم اس کی عزت و جلال کی لئے۔

بَابُ وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا كَيْفَ تَفْسِيرُ أَثَمًا كَمَا مَعْنَى عَذَابٍ.

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از منصور و سلیمان از ابوالواصل از ابومیسرہ از عبد اللہ بن مسعودؓ) [سفیان بوالواصل بن حیان از ابوالواصل از عبد اللہ بن مسعودؓ] (عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں نے یا کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کونسا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک بنائے حالانکہ اللہ نے تجھ کو پیدا کیا۔ (یہ سب سے بڑا گناہ ہے) میں نے دریافت کیا اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ اسے کھلانا پلانا پڑے گا۔

۱۔ وہ سب کچھ کہہ سکتا ہے منہ کے بل چلا کر کیا شکل ہے سیکڑوں کیسے اور وحشت الارض منہ کے بل چلتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ تو اپنے مالک اور غلام کے برابر کسی دوسرے کو کہے اس کو موت ناگوار ہوگا اور اسی لئے اس گناہ کے پچھنے جلنے کی امید نہیں ہے باقی سب گناہ اس سے اتر کر ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ہم و کرم سے اگر چاہے تو بن تو بن کر بھی اس کو بخش دے گا لیکن شرک جب تک اس سے توبہ نہ کرے نہیں بخش جاسکتی درحقیقت دنیا کے بادشاہ اس قصہ کو بہت سخت سمجھتے ہیں کہ کوئی اپنے اڈلے نعمت کو چھوڑ کر دوسرے سے تعلق رکھ کر جو کوئی ایسا کرے اس کو نمک حرام قرار دیتے ہیں نمک حرام کا قصہ مرافقی نہیں کرتے باقی اور سب قصہ مرافق کر دیتے ہیں ۱۲ منہ

أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ كُلُّ شَيْءٍ قَالَ أَنْ تَذَابِي
بِحِلْيَةِ حَارِكٍ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا
يَعْتَلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

۳۴۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنْ ابْنَ جُبَيْرٍ
أَخْبَرَنَا الْقَسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ
ابْنَ جُبَيْرٍ هَلْ كُنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَبِدًا مِنْ
تَوْبَةٍ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ لَا يَعْتَلُونَ
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيدُ
قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتُهَا عَلَى
فَقَالَ هَذِهِ مَكِّيَّةٌ كُنْخَرَهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ
الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ

۳۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَصْبَغٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةِ
ابْنِ النَّعْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ
أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ قَرَحَلَتْ فِيهِ
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ
وَلَمْ يَنْفَخْهَا شَيْءٌ

۳۴۵- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا اپنے ہمسائے کی بیوی
سے زنا کرنا۔

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں قرآن کی یہ آیت وَالَّذِينَ لَا
يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَعْتَلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ اس حدیث کی تصدیق میں نازل ہوئی۔

رازا براہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریر (قاسم بن
ابی بڑہ نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا جو شخص کسی مسلمان کو عمدًا قتل
کرے، اس کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ (سعید نے کہا نہیں) (قاسم
ابن ابی بڑہ کہتے ہیں) میں نے انہیں (سورہ فرقان) کی یہ آیت سنائی
وَلَا يَعْتَلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ کہ سعید نے کہا
میں نے بھی یہ آیت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی تھی تو انہوں نے
جواب دیا تھا کہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس کے بعد والی آیت
(وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَبِدًا) نے جو سورہ نساء میں ہے اور وہ مدینہ
میں نازل ہوئی اسے منسوخ کر دیا۔

(از محمد بن یشار از غندر از شعبہ از مغیرہ بن نعمان) سعید بن جبیر
کہتے ہیں کہ کوفہ والوں نے قتل مؤمن (کی توبہ کے بارے) میں اختلاف کیا
آخر میں سفر کر کے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ ان سے پوچھا
انہوں نے کہا یہ آیت وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَبِدًا آخری میں
نازل ہوئی ہے۔ کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوئی۔

(از آدم از شعبہ از منصور) سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے آیت فَجَبَلْنَاكَ جَبَلًا (جو سورہ نساء میں قاتل

۱۔ ناسخ کرنا صحیح گناہ ہے اور پوری لینے ہمسایہ کی مرد و لونڈی پر بد گمانی کرنا اور بھی زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ ہمسایہ کا بیٹا حق ہوتا ہے اس کے ساتھ ملوک اور
حاکم کرنا فرض ہے نہ کہ اس کی مرد و لونڈی پر ملکہ ڈالنا جو بڑے حیاتی اور بے شرمی ہے ۱۲ منہ ۱۱۔ اس کے بعد یوں ہے الامن تاب و امن و عمل علیہا لعل
جس سے یہ نکلتا ہے کہ قاتل مؤمن کی توبہ قبول ہو سکتی ہے ۱۲ منہ ۱۱ کسی نے کہا اس سے تو توبہ ہو سکتی ہے کسی نے کہا نہیں ۱۲ منہ ۱۱

قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ وَكَلَّمَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ كَانَتْ هَذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ -

جاہلیت غول کیا (اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے)

باب ۲۳۸۵ قَوْلُهُ يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُخْلَدُ فِيهِ مُهَنَّا -

۳۴۱۶ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي سَيْلٍ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يُقْتَلْ مُؤْمِنًا مُمْتَعِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهِ وَلَا يُقْتَلُونَ النَّفْسُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ -

باب ۲۳۸۶ قَوْلُهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَأَمَّنْ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا -

مومن کے لئے ہے اس کا مطلب دریافت کیا انہوں نے کہا اس کا مطلب ہے کہ اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ نیز میں نے ان سے (سورہ فرقان کی آیت وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ) کا مطلب دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ آیت اس بلے میں ہے کہ جس شخص نے بحالت کفر یا زبانہ

باب يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُخْلَدُ فِيهِ مُهَنَّا کی تفسیر -

(از سعد بن حفص از شیبان از منصور از سعید بن جبیر) ابن ابی سلیبی (صحابی) کہتے ہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے اس آیت کے متعلق دریافت کیا (۱) وَمَنْ يُقْتَلْ مُؤْمِنًا مُمْتَعِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ اور اس آیت (۲) وَلَا يُقْتَلُونَ النَّفْسُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ - وَعَمِلَ صَالِحًا کہنے کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی تو مکہ کے کافر کہنے لگے ہم تو اللہ تعالیٰ کے برابر دوسروں کو سمجھتے رہے (یعنی شرک کرتے رہے) ناحق غول بھی ہم سے نرود ہوا ہے جسے اللہ نے حرام کیا اور بے حیائی کے کام بھی کئے۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی إِلَّا مَنْ تَابَ - رَحِيمًا

باب إِلَّا مَنْ تَابَ وَأَمَّنْ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا کی تفسیر -

۱۔ جس سے یہ نکلتا ہے کہ قاتل مومن کی توبہ قبول ہوگی ۲۔ منہ

أَيُّكُمُ الَّذِي جُمِعَ شَجَرٌ يَوْمَ الظُّلَّةِ
إِظْلَامُ الْعَذَابِ أَيُّكُمُ مَوْزُونٌ
مَعْلُومٌ كَالظُّوْدِ الْجَبَلِ الشَّرِيفَةِ
خَاتَمُهُ قَوْلُكَ فِي السَّاجِدِينَ
الْمُصَلِّينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ
تَخْلُدُونَ كَمَا قَالَهُ الرَّبِّيعُ الْإِنْفَاءُ
مِنَ الْأَرْضِ وَجَبَتْ رِبْعَةٌ وَ
أَرْبَاعٌ قَاجِدُ الرِّبْعَةِ مَصَانِعُ
كُلِّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهَيْنِ
مَرِحَيْنِ قَارِهَيْنِ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ
قَارِهَيْنِ حَاوِزَيْنِ تَعْتَرِ الشَّدَّ
الْفَسَادِ عَاتٍ يَعْبَثُ عَيْثُ الْجَبَلِ
الْمُخَلَّى جَبَلٌ خَلَّى وَمِنْهُ جَبَلٌ
وَجَبَلٌ وَجَبَلٌ يَعْنِي الْمَخْلَى

بَابُ ۲۳۸ قَوْلُهُ وَلَا تُخْرِجُنِي
يَوْمَ يُبْعَثُونَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي
طَاهِمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَوْبٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقُبَيْرِيِّ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْتَ
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
رَأَى آيَا يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ

ہے۔ ایک جمع ہے شجر (درخت) کی۔ یَوْمِ الظُّلَّةِ جس دن
عذاب نے ان پر سایہ کیا تھا۔ مَوْزُونٌ کا معنی معلوم
کالظود۔ پہاڑ کی طرح الشرفۃ مہمونا گروہ۔
فِي السَّاجِدِينَ نمازیوں میں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں لَعَلَّكُمْ
تَخْلُدُونَ جیسے (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے۔ رَبِّيعٌ
بلند زمین جیسے ٹیلہ (تپہ) رَبِّيعٌ مفرد ہے اس کی جمع
رَبْعَةٌ اور أَرْبَاعٌ آتی ہے۔ مَصَانِعُ عمارات یا
اونچے اونچے محل، فَرِهَيْنِ اترتے ہوئے، خوش و خرم
قَارِهَيْنِ کا بھی یہی معنی ہے۔ بعض کہتے ہیں فارہین کا
معنی کارگیر، موثر یا، تجربہ کار تَعْتَرِ جیسے عَاتٍ
يَعُوثُ عَيْثًا عَيْثُ فساد کرنا تَعْتَرِ فسادت
کرتا۔ جِبَلَةٌ خَلَّتْ۔ جَبَلٌ پیدا کیا گیا۔ اسی سے
جَبَلًا، جَبَلًا اور جَبَلًا یعنی خَلَّتْ۔

بَابُ ۲۳۸ وَلَا تُخْرِجُنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ کی تفسیر
ابراہیم بن طہمان نے بحوالہ ابن ابی ذؤب از سعید
ابن ابی سعید مقبری از الدش از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد کو قیامت کے
دن گرد آلود اور کالا کلوتا دیکھیں گے۔

۱۔ اس شجر کی جمع ہے اللہ کا مطلب یہ ہے کہ جہاں بہت سے درخت جمع ہوتے ہیں یعنی بن اس کو کہہ سکتے ہیں۔ یعنی۔ نے کہا لَئِكَ اور لَئِكَ ایک جمع ہے
یہی ٹھیک ہے۔ نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے لیکر لکھا ہے باقی لوگوں کی قراءت ایک ہے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی معین اور مناسب یہ لفظ کس سورۃ میں نہیں
نکلا سورہ حجر میں ہے۔ شاید یہاں لفظ ظہان لکھا گیا ہے ۱۲ منہ ۱۲ امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تَعْتَرِ عَاتٍ یعنی تَعْتَرِ سے نکلا ہے کیونکہ عَاتٍ
یعنی عارف ہے اور تَعْتَرِ عَاتٍ یعنی تَعْتَرِ سے نکلا ہے جو ناقص ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دونوں کا ایک مطلب ہے ۱۲ منہ ۱۲ اس کو امام سائے نے نقل کیا ۱۲ منہ ۱۲

آپؐ نے فرمایا: "تو میں اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے آنے والا ہے۔"

یہ سن کر ابو لہب کہنے لگا: "سارا دن برا ہو میرے لئے؟" کیا تو نے اسی لئے ہمیں اکٹھا کیا ہے؟ اس وقت یہ سورت نازل ہوئی۔ "ابو لہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں۔ وہ خود بھی تباہ ہو اس کا مال و دولت جو کچھ کمایا کچھ بھی اس کے کام نہ آیا۔"

ابو الیمان از شعب ابی ذرہری از سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَأَنْذِرْكَ الْعَذَابَ الَّذِي لَكَ أَنْتَ قَرِيبٌ کہ تو ڈرا (اللہ کے عذاب سے، اپنے قریبی رشتہ داروں کو الحکم، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے فرمانے لگے اے قریش کے لوگو! ایا اسی طرح کا کوئی لفظ (آپؐ نے فرمایا، تم اپنی اپنی جانوں کو خرید لو۔) بجاؤ، میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ اے عذیب کے بیٹو! اللہ کے سامنے میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ میں عبد المطلب! اللہ کے سامنے میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ اے میری بھوپھی صفیہ! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے مال میں سے جو تو چاہے مانگ لے (میں دے دوں گا، مگر اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

ابو الیمان کے ساتھ اس حدیث کو اصبع بن فرج نے بھی عبد اللہ بن وہب سے بحوالہ یونس از ابن شہاب روایت کیا ہے

خَيْلًا بِالْوَادِي تَرِيدُ أَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصِدِّقِي قَالُوا نَعَمْ مَا جَاءَنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ قَاتِي نَذِيرُكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبَّأُكَ سَائِرَ النَّيُومِ أَلَيْسَ هَذَا جَمْعُتَنَا فَأَنْزَلَتْ تَبَّأُ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَدِّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ وَأَنْذَرَ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا أَشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابُوا عَبْدٌ مَذَابٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِينِي مَا شِئْتَ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ -

لے یعنی جب تم کفر پر روگے کیونکہ کافر کے لئے کسی کی سفارش فائدہ نہ دے گی ۱۲ منہ سے اس متابعت کا ذکر کتاب ابو صہب یا میں گزر چکا ہے

سُورَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْعَنَبُ مَا خَبَأَتْ لَذِقِيلَ لَهُمْ
 زَهْلَاقَةٌ لَهُمُ الْقَرْمُ كُلُّ وَلاطٍ
 اتَّخَذَ مِنَ الْبُقَارِ يُرِي وَالْقَرْمُ
 الْقَرْمُ وَجَعَتْهُ صُرُوحٌ قَ
 قَالَ إِنَّ خَبَائِثَ وَلَهَا عَرْشٌ
 سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَ
 غَلَاةُ الْقَسَنِ مُسْلِمِينَ طَائِفِينَ
 رَدِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةٌ قَائِمَةٌ
 أَوْزَعْنِي اجْعَلْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ
 تَكْرَرُوا غَيْرُوا وَأُوتِيْنَا الْعِلْمَ
 يَقُولُهُ سُلَيْمَنُ الْقَرْمُ بَرْكَةٌ
 مَاءٌ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَنُ
 قَوَارِيرُ الْبَسْمَةِ آيَاتُهُ

سُورَةُ النَّاسِ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
 الْعَنَبُ پوکھویدہ جیرا قَبِيلَ طاق ہے لَقَرْمُ
 کا پتہ کا کارا صُرُوحُ محل اس کی صُرُوحُ ہے
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وَلَهَا عَرْشٌ
 عَظِيمٌ اس کا تخت نہایت عمدہ، انتہائی بڑا
 قیمت کا رنگیری کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے لے مُسْلِمِينَ فرائز دار
 اور تابع ہو کر رَدِفَ نزدیک آئینہ
 حَامِدٌ اپنی جگہ پر قائم اَوْزَعْنِي مجھے کرے
 مجاہد کہتے ہیں تَكْرَرُوا کا معنی اس کی صورت
 بدل دو۔ وَأُوتِيْنَا الْعِلْمَ یہ حضرت سلیمان
 علیہ السلام کا مقولہ ہے صُرُوحُ پانی کا حوض تھا
 جسے سلیمان علیہ السلام نے شیشوں سے ڈھانپ
 دیا تھا، مگر دیکھنے میں پانی سے بھرا ہوا معلوم
 ہوتا تھا۔

سُورَةُ الْقَصَصِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا
 مُلْكُهُ دِيْقَالُ إِلَّا مَا أُرِيدُ بِهِ
 وَجْهَهُ اللَّهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَنْبَاءُ
 الْحُجُبُ

سُورَةُ الْقَصَصِ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
 كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ میں وجہ سے اس
 کی سلطنت مُراد ہے۔ (بعض کہتے ہیں اس کی ذات
 مُراد ہے) بعض کہتے ہیں جو نیک اعمال اس کی رضا مندی
 کے لئے کئے جائیں۔ الْأَنْبَاءُ دلائل مُراد ہیں۔

بَابُ ۲۲۹ قَوْلُهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ

مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

۴۴۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعِنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ ابْنِ الْمُخَيَّرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمْرٍ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَتَرْتَعَبُ عَنْ مَلَكَةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ فِيهَا بِمَلَكِ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ خَرُّوا مَا كَلَّمْتَهُمْ عَلَى مَلَكَةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَبِي أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا سَتُغْفِرَ لَكَ مَا لَمْ أُنْهِ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَ أَنْزَلَ اللَّهُ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

بَابُ ۲۳۰ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) کہتے ہیں جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ وہاں ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جہل! آپ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ میں (قیامت کے دن) اللہ جل جلالہ کے سامنے آپ کی (نجات کے لئے) سند پیش کروں گا۔ ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے ابوطالب! کیا آپ عبد المطلب کے دین سے منحرف ہونا چاہتے ہیں (مت منحرف ہوئے) بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل سمجھاتے رہے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لو اور وہ دونوں بھی کہتے رہے کیا آپ دین عبد المطلب چھوڑنا چاہتے ہیں (مت چھوڑئے) آخر ابوطالب نے آخری بات جو کہی وہ یہ تھی میں ابوطالب کے دین پر مڑتا ہوں اور لا الہ الا اللہ قبول نہ کیا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خدا کی قسم آپ کے لئے اس وقت تک دعا کرتا رہوں گا جب تک اس سے منع نہ کیا جاوے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ اور ابوطالب کے لئے یہ آیت نازل کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا۔ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں لَتَنْوَعُوا بِالْعَصْبَةِ

۱۔ ابوطالب کا خانہ کفر پر ہوا جسے عبد المطلب اور عبد مناف وغیرہ کا بیٹا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد نے بھی بت پرستی نہیں کی بلکہ کچھ سب موحّد کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک نوران کا پشت میں قائم رہا اس وقت تک انہوں نے بت پرستی نہیں کی جب وہ قرآن کی پشت سے جدا ہو گیا اس وقت فرقہ میں مبتلا ہو گئے ۱۳ منہ

أُولَى الْقُوَّةِ لَا تَرْفَعُهَا الْعَصَبَةُ مِنَ الرِّجَالِ
لَتَنْوَعَنَّ لَتَنْقُطِلَ قَارِعًا أَلَا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى
الْفَرَحِيِّنَ الْمَرْحُومِينَ قَصَبِيهِ اتَّبَعِي أَثَرَهُ وَ
قَدْ يَكُونُ أَنْ يُقَصَّ الْقَلَامَ تَحْنُ نَقْصُ
عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بَعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ
وَاحِدٍ وَعَنْ أَجْنَابٍ أَيْضًا يَبْطِشُ وَ
يَبْطِشُ يَا تَبْرُوتُ يَنْشَأُ وَرُونَ الْعُدْوَانَ
وَالْعُدَاةُ وَالتَّعَدَّى وَاحِدٌ أَسَّ أَبْصَرَ
الْحَدَّ وَهُوَ قَطْعُهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ
فِيهَا لَهَبٌ وَاللَّهَبُ فِيهِ لَهَبٌ وَالْحَيَاتُ
أَجْناسُ الْحَيَاتِ قَالَا قَاعِي وَالْأَسَاوِدُ
رَدُّ أَمْعِيًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَدِّقُنِي
وَقَالَ غَيْرُكَ سَنَشُدُّ سَنَعَيْنَكَ كُلَّمَا
عَزَزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضْدًا
مَقْبُوحِينَ مُهْلِكِينَ وَصَلْنَا بَيْنَكَ
وَأَتَمَمْنَا لَمْ يُجِبِي يُجَلِّبُ بَطْرُوتُ اشْرُتْ
فِي أَهْمَارِ رَسُولٍ أُمُّ الْقُرَى مَكَّةَ وَمَا
حَوْلَهَا تَكُنْ تُخْفِي أَكُنْتُ الشَّيْءَ أَخْفَيْتُ
وَكُنْتُ أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ وَيَكُنَّ
اللَّهُ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ رُيُوسَعُ عَلَيْهِ وَ
يُصْنَعُ عَلَيْهِ -

أُولَى الْقُوَّةِ كُنَى زور دار آدمی مل کر بھی اس کی چابیاں نہیں اٹھا
سکتے لَتَنْوَعَنَّ کا معنی بوجھل ہوتی تھیں قَارِعًا سے مراد یہ ہے کہ موت
علیہ السلام کی ماں کے دل میں موسیٰ کے سوا اور کوئی خیال نہیں رہا
تھا الْفَرَحِيِّنَ خوش، اتراتے ہوئے اُترتے ہوئے قَصَبِيهِ اس کے
پچھے پیچھے چلی جا۔ کبھی قص کے معنی بیان کرنے کے ہوتے ہیں جیسے اُکڑ
یوسف میں تَحْنُ نَقْصٌ عَلَيَّاتُ ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں۔ عَنْ
جُنُبٍ دور سے عَنْ جَنَابَةٍ کا بھی یہی معنی ہے عَنْ أَجْنَابٍ کا
بھی یہی معنی ہے یَبْطِشُ بہ کسر طاء اور بہ ضم طاء دونوں قراءتیں
ہیں یا تَبْرُوتُ مشورہ کر رہے ہیں عُدْوَانٌ — عَدَاؤُ اور تَعَدَّى
سب کا ایک معنی ہے (حد سے بڑھ جانا، ظلم کرنا)۔ اَسَّ ویکھا حِدَّةً
لکڑی کا موٹا ٹکڑا جس کے سرے پر آگ لگی ہو (پوری نہ مسلکی ہو)
يَنْهَابُ چنگاری۔ سانپ کی کئی قسمیں ہیں۔ حَبَانٌ — آفقی اور
أَسْوَدٌ — رِذْءٌ مددگار۔ پشت پناہ۔

ابن عباس بنی اللہ عنہما يُصَدِّقُنِي بضم قاف پڑھتے ہیں
دوسرے مفسرین کہتے ہیں سَنَشُدُّ کا معنی یہ ہے ہم مدد کریں گے
عرب لوگوں کا محاورہ ہے جب کسی کو زور دیتے ہیں تو کہتے ہیں۔
جَعَلْنَا لَهُ عَضْدًا۔ مَقْبُوحِينَ ہلاک کئے گئے وَصَلْنَا ہم نے
پورا بیان کیا۔ يُجِبِي کھینچے آتے ہیں بَطْرُوتُ شرارت کی بقیہ اُمُّ الْقُرَى
اُمُّ الْقُرَى مکہ کو اور اس کے ارد گرد کو کہتے ہیں تَكُنْ چھاتی ہیں عرب
لوگ کہتے ہیں أَكُنْتُ الشَّيْءَ میں نے اسے چھالیا كُنْتُ الشَّيْءَ میں نے
اسے چھالیا۔ بعض اوقات أَكُنْتُ اور كُنْتُ کا معنی یہ بھی آتا
ہے میں نے اسے ظاہر کیا۔ وَيَكُنَّ اللَّهُ کا معنی اَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ

کیا تو نے نہیں دیکھا۔ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ مجھے جانتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے روزی نکالتا ہے۔

لے ان کا ذکر اللہ میں لکھ چکا ہے کہ یہ حضرت موسیٰ کی عصا جو رُوسَعِ سے بائیک سانپ بنی پھر پھول کر ثعبان بنی از دھا ہو جاتی اسود بھی بڑے سانپ کو کہتے ہیں اور آفقی زہریلے
سانپ کو کہتے ہیں اسود بظہور نے یَصْنَعُ قُنِي بہ کون قاف پڑھا ہے اسود سے حاصل میں ام ماں کو کہتے ہیں پھر اس کے معنی بڑی بستی کے ہو گئے مگر بخاری سب بیانیوں سے براہِ راست
ہے اس قوم القرے کہنے لگے اسود کہ تو یہ لفظ اصناد میں سے ہے یعنی ضمیر میں مستعمل ہے اسود۔

باب ۲۱۹ قَوْلُهُ إِنَّ الَّذِي

قَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ -

۴۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

الْعُصْفَرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

لَرَأَدُكَ إِلَى مَعَادٍ قَالَ إِلَى مَكَّةَ

باب ۲۱۹ إِنَّ الَّذِي قَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ

لَرَأَدُكَ إِلَى مَعَادٍ كِلَا تَفْسِيرٍ -

(از محمد بن مقاتل از یحیی از سفیان عصفری از عکرمہ ابن عباس)

رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لَرَأَدُكَ إِلَى مَعَادٍ کا مطلب یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ پھر تجھے مکے میں لے جائے گا۔

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوا مُسْتَبْعِرِينَ

ضَلَلَةً فَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ عِلْمَ اللَّهِ

ذَلِكَ إِنَّمَا هِيَ بِأَنْزِلَةٍ فَيَمَيِّزُ

اللَّهُ كَقَوْلِهِ لِيَمَيِّزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ

أَنْفَالًا مَعَ أَنْفَالِهِمْ أَوْ ذَارِهِمْ

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ كِلَا تَفْسِيرٍ

مجاہد کہتے ہیں وَكَانُوا مُسْتَبْعِرِينَ کا معنی

یہ ہے کہ وہ گمراہ تھے۔ (اور خود کو ہدایت یافتہ سمجھتے تھے)

فَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ علم سے یعنی کھول کر بتا دینا مراد ہے۔

جیسے لِيَمَيِّزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ میں مراد ہے۔ أَنْفَالًا

مَعَ أَنْفَالِهِمْ اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے بوجھ

الْمَغْلَبَةِ الرُّومِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

فَلَا يَرْبُوا مَنْ أَعْطَى يَبْتَغُونَ

أَفْضَلَ فَلَا أَجْرَ لَهُ فِيهَا قَالَ

مُجَاهِدٌ يُجَاهِدُونَ يُنْتَمُونَ

فَلَا نَفْسَهُمْ يَهْدُونَ نُسُوتَ

الْمُنَاجَةِ الْوَدْقِ الْمَطَرُ

سُورَةُ رُومٍ كِلَا تَفْسِيرٍ

فَلَا يَرْبُوا مَنْ أَعْطَى سے اُسے کچھ ثواب

نہیں ملے گا۔

مجاہد کہتے ہیں يُجَاهِدُونَ کا معنی نعمتیں دے

جائیں گے۔ فَلَا نَفْسَهُمْ يَهْدُونَ اپنے لئے بستر

بجھاتے ہیں (قبر میں یا بہشت میں) الْوَدْقِ مِیْنِہ

۱۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲۔ علم کا ظاہری حصہ کیونکہ وہ ہمیشہ سے سب کچھ جانتا ہے ۱۱ منہ ۳۔ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطُورٌ عَنِ الْإِسْلَامِ قَدْ عَاثُوا عَلَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبِعِ يَوْسُفَ فَأَخَذَ تَهُمُ سَنَةً حَتَّى هَلَكَوا فِيهَا وَآكَلُوا الْهَيْئَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدَّخَانِ فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ قَامِرُنَا بِصَلَاةِ الرَّحْمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكَوا فَأَدْعُ اللَّهَ فَقَرَأَ فَارْتَقَبَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ عَائِدُونَ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَهُ ثُمَّ عَادَ قَرَأَ إِلَى كُفْرِهِمْ قَدْ لَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَشَاطَةَ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ أَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ سَيَغْلِبُونَ وَالرُّومُ قَدْ مَضَى غَلِبَتِ الرُّومُ تَا سَيَغْلِبُونَ يه واقعہ بھی گزر چکا ہے۔

پرتھ سے کوئی صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بات بنانے والوں (یعنی ظاہر واری کرنے والوں) میں سے ہوں۔
بعد ازاں انہوں نے کہا واقعہ یہ ہے کہ قریش کے لوگوں نے حجب اسلام لانے میں تاخیر کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بددعا کی۔ فرمایا اے اللہ کفار قریش کے مقابلے میں میری اس طرح مدد کر کہ ان پر عہد یوسف کے سات سالہ قحط کی طرح سات برس کا قحط نازل فرما۔ آخر ان پر قحط نازل ہوا جس میں وہ تباہ ہو گئے۔ مگر دار اور دیاریاں تک کھائے۔ آدمی کا یہ حال تھا کہ اسے زمین اور آسمان کے درمیان ایک دھواں سا دکھائی دیتا تھا۔ آخر ابو سفيان (جو اس وقت کافر ہی تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہیں صلہ رحمی کی تلقین فرماتے ہیں اور آپ کی قوم رشتہ داروں کا یہ حال ہو رہا ہے کہ وہ (قحط کے طاع) تباہ ہو گئے اللہ سے دعا کیجئے۔ چنانچہ اس وقت آپ نے یہ آیت پڑھی فَارْتَقَبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ — عَائِدُونَ تک۔ کہیں آخرت کا عذاب بھی آنے کے بعد موقوف ہو گا۔ اس عذاب کے موقوف ہونے پر کفار قریش کفر پر بدستور قائم رہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَشَاطَةَ الْكُبْرَى اس سے بھی جنگ بدر مراد ہے لہذا مَا سے بھی یہی مقصد ہے۔ اسی طرح اَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ تَا سَيَغْلِبُونَ یہ واقعہ بھی گزر چکا ہے۔

۱۔ عبد اللہ بن مسعود نے بیان کر دیا کہ اس آیت میں جس دھان کا ذکر ہے وہ واقعہ ہو چکا ہے وہاں مراد ہے قحط کے وقت کا جب ہو کر کے مارے آبی نگاہ کرتا تو آسمان اور زمین کے بیچ میں دھواں سا نظر آتا ۱۲ منہ ۱۳ اہل اس سورت میں خود موجود ہے انا کا شجر العذاب لیلۃ تو منام ہوا کہ دنیا کا عذاب مراد ہے ۱۴ منہ ۱۵ ایمان نہ لائے انکو عائدون سے بھی مراد ہے ۱۶ منہ ۱۷ اہل خود نے جو تفسیر فارقت بین تائی اسما ویدخان بین کی بیان کی ایک جماعت تابعین جیسے جابر ابو العالیہ ابراہیم بن عثمان وغیرہ ہیں اسی طرف لکھی ہے ابن جریر مفسر بھی اسی کو اختیار کیا ہے لیکن ابن ابی حاتم نے علی بن سے نکالا کہ دھان اسی نہیں گزرا لشدہ انے والا ہے مومن کی حالت اس وقت دکام کی سی ہو چکے گی اور کافر بھی لکھوٹ جائے گا۔ ابن عباس سے بھی یہ منقول ہے اور ایک جماعت مفسرین کی اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ دھان کی نشانی قیامت کے قریب آسکا۔ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ دیکھ لو پھر ان میں دھان لکھی بیان کیا اب انا کا شجر العذاب کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر ہم بالفرض یہ عذاب تم پر سے اٹھائیں اور تم کو پھر دنیا میں بھیج دیں تب بھی تم کفر و شرک اختیار کرو گے ۱۷ منہ ۱۸ یہ طریق نے امام ابراہیم بن عثمان سے نکالا اور آیت کے معنی یوں کہنے ہیں کہ یہ لکھی نہیں گئی تھی میں ہے یعنی اللہ نے دین کو کھلتا ہوا ۱۹ منہ

باب ۲۴۹۲ قَوْلِهِ لَا تَبْدِيلَ

لِخَلْقِ اللَّهِ يَدِينُ اللَّهُ خَلْقَ
الْأَوَّلِينَ دِينَ الْأَوَّلِينَ وَالْفُطُورِ

الْإِسْلَامِ

۴۴۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ

عَلَى فِطْرَةٍ قَابِئًا أَوْ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ

مَجْشَرِيًّا كَمَا تَنْتَعِمُ الْبَيْهَمَةُ بِبَيْهَمَتِهَا

جَمْعَاءَ هَلْ تُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ جَدِّ عَائِشَةَ

يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا

لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيُّمُ

باب لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ كِ تَفْسِيرُ

خَلْقِ اللَّهِ سِ اللَّهِ كَادِينِ مَرَادُ هِ خَلْقُ الْأَوَّلِينَ

مِنْ مَبِي خَلْقِ سِ مَرَادُ دِينِ هِ - فِطْرَةُ سِ سِ لَامِ

مَرَادُ هِ -

(از عبد اللہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - بچہ فطرت یعنی اسلام پر پیدا ہوتا

ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا پارسی بنا دالتے

ہیں - اس کی مثال یوں سمجھو جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے

کیا تم نے دیکھا ہے کوئی بچہ کن کتا (یا کتا) پیدا ہوا -

بعد ازاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ

ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيُّمُ

سُورَةُ الْقَمَانِ كِ تَفْسِيرُ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

باب لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ

أَكْظَمُ عَظِيمٍ كِ تَفْسِيرُ

(از قتیبہ بن سعید از جریر از امش از ابراہیم از علقمہ عبد

اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِينَ

آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اَلَا يَكْفُرُ الْاِيْمَانُ

لِللّٰهِ اَوَّلُ اِيْمَانٍ كُوْظُمُ عِنِي كِنَاهُ سِ مَلُوثُ نَه كِيَا - تَوْصُوَا بَ كِرَامِ كُو

سَخَتْ پَرِشَانِي ہوئی - کہنے لگے - ہم میں کون ایسا ہے جس نے

ایمان کے ساتھ ظلم (یعنی گناہ) نہ کیا ہو ؟

سُورَةُ الْقَمَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۲۴۹۳ قَوْلِهِ لَا تُشْرِكْ

بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۴۴۲۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

الْآيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ

بِظُلْمٍ شَقِيَ ذَلِكَ عَلَى امْتِحَانِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا اَيُّنَا لَمْ

يَكُنْ اِيْمَانًا يَطْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَالٍ
أَلَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لَقْمَانَ إِذْ قَالَ الْقَوْلُ
لَطْلَمٌ عَظِيمٌ

بَاب ۲۴۱ قَوْلُهُ إِنَّ اللَّهَ
عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ

۴۴۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ

عَنْ أَبِي حَتِيَّانَ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِئًا لِلنَّاسِ إِذْ أَتَاهُ

رَجُلٌ فَنَشِئَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا

الْإِيْمَانُ قَالَ الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ

وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ

بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا

الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ

وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَ

تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَقُومَ

رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ

قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ

تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا

أَلْهَسُوا عَنْهَا يَا عَلُو مِنْ السَّائِلِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت میں ظلم سے مراد
مراد نہیں بلکہ شرک و کفر ہے کیا تم نے لقمان کا قول نہیں سنا۔
انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اِنَّ النَّصْرَةَ لَظَلَمٌ عَظِيمٌ۔

بَاب ۲۴۱ قَوْلُهُ إِنَّ اللَّهَ
عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ

کی تفسیر

(اذا سَمِعَ اَزْ جَرِيرٍ اَزْ الْبُحَيَّانِ اَزْ الْبُزْرِعِ) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص پیدل آیا (حضرت

جبریل علیہ السلام) اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ایمان کیا چیز ہے؟ آپ

نے فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کے

رسولوں اور اس کی (یوم آخرت میں) ملاقات پر ایمان لائے،

مرنے کے بعد زندہ ہونے (حشر نشر) کو تسلیم کرے۔ وہ کہنے لگا

اسلام کیلئے؟ آپ نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو صرف خدا

کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے (فرض)

نماز پڑھتا رہے فرض زکوٰۃ ادا کرتا رہے، رمضان کے روزے

رکھے۔ وہ کہنے لگا احسان کیسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی

اس طرح عبادت کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ تصور نہ

ہو سکے تو اتنا ہی سمجھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ وہ کہنے لگا قیامت

کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا (اس سے متعلق) جس سے تو پوچھ رہا

ہے (نیں) اس پوچھنے والے (تجھے) سے زیادہ نہیں جانتا البتہ

میں تجھے قیامت کی علامات بتاتا ہوں۔ ایک علامت یہ ہے

۱۔ ایمان اور اسلام تو سب مومنین کو شامل ہے اور احسان ولایت کا درجہ ہے پھر احسان کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کے تمام خیالات کو دور
کر کے اللہ کی یاد میں ایسا غرق ہو جائے جیسے اللہ کو مشاہدہ کر رہا ہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ ہم کو دیکھ رہا ہے ہر وقت دیکھ کر گناہ اور برائی باتوں سے بچا
رہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اس کو دوام حضور کہتے ہیں ذکر الہی کے ساتھ جب حضور الہی حاضری ہو جائے تو آدمی ولی ہو گیا۔ اب یہ ضرور نہیں کہ کشف و کرامت
حاصل ہوا اور کشف و کرامت کی فکر کرنا یا اس سے بچنے کے لئے ہونا نا قابلِ اذیت ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ

وَلَكِنْ سَأَحَدُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وُلِدَ
الْمَرْءُ رَبَّتْهَا فَذَلِكَ مِنَ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا
كَانَ الْخُفَاءُ الْعُرَاةُ رُؤُوسُ النَّاسِ فَذَلِكَ
مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خُفْسٍ لَا يَكْلَهُنَّ إِلَّا
اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ إِنَّهُ أَنْصَرُّ
الرُّجُلِ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ فَأَخَذُوا لِيَدِي
فَلَمْ يَمُودُوا شَيْئًا فَقَالَ هَذَا جَبْرِيلُ جَاءَ
لِيَعْلَمَ النَّاسَ وَيُبَيِّنَهُمْ-

۴۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
ابْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خُفْسٌ ثُمَّ
قَرَأَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ عَلَى الْأَيَّةِ

کہ رحمت اپنے آقا کو پہنچنے سے ایک نشانی یہ ہے کہ ننگے پاؤں پھرنے
والوں، ننگے بدن والوں کو حکومت ملے گی دیکھو پانچ باتوں میں
ایک قیامت بھی ہے جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔
اللہ ہی جانتا ہے قیامت کب آئے گی؟ وہی بارش برساتا
ہے۔ وہی جانتا ہے ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ پھر وہ شخص واپس
چل پڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذرا اسے بلا لاؤ
لوگ بلانے گئے۔ دیکھا تو وہاں کوئی نہ ملا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ
جبریل علیہ السلام تھے۔ دین کی باتیں لوگوں کو سکھانے کے
لئے آئے تھے یہ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمر بن محمد بن زید بن
عبد اللہ بن عمر از والدش) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ چابیاں ہیں
(یعنی پانچ خزانے ہیں) پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ
عِلْمُ السَّاعَةِ الْأَيَّةِ۔

سورۃ تنزیل السجدہ کی تفسیر

شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد کہتے ہیں کہ یہ لفظ کا معنی ناتواں کمزور یا حقیر
مراد مرد کا لطفہ مہلکتا ہم تباہ ہو گئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو زور دین

سُورَةُ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ قَرِيبٌ ضَعِيفٌ
نُطْفَةُ الرُّجُلِ ضَلَكْنَا هَلَكْنَا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَلْجُرُّ الرُّجُلُ

۱۔ یعنی لڑائیوں کی اولاد بہت پیدا ہو تو مان لوئی اور دنیا گویا اس کا مالک چھا۔ اس حدیث کی شرح اور پڑھ لکھی ۱۲ منہ ۱۵ دنیا میں سب سے
پہلے ہندو اور انسانیت اور دنیاقت ملک ہند میں پہلی حق ہیں کہ بعد شام اور مصر میں اس کے بعد روم اور ایران میں اس کے بعد ایران میں اس کے بعد
عرب میں اور یوں پکے لوگ اس وقت محض وحشی اور چھوٹی تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ سب سے بڑے وحشی اور چھوٹی تھے اور غلبہ تھا اب یہ
قیامت کی لٹاخی نہیں تو اور کیا ہے کہ یہی دو قومیں مالدار اور تقریباً ساری دنیا کی حاکم بن چکی ہیں اور جن کی بدولت ہندو اور انسانیت سبھی انہیں کو
وحشی اور کفار کہنے لگی ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ ایسے حالات کے جس سے دین کی بنیادی باتوں کا جواب ملا ۱۲ منہ ۱۵ علیہ السلام

لَا تَنْظُرُوا إِلَّا مَطَرًا لَا يَغِيثُ عَنْهَا
شَيْئًا تَهْتَدُ نَبِيَّتٌ -

باب ۲۳۹۵ قَوْلُهُ فَلَا تَعْلَمُوا
نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ لَهُمْ

۲۳۹۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
أَعَدَدْتُ لِعِبَادِيَ لِمَا لِحَايُنَ مَا لَا عَيْنٌ
رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِي
بَشِيرٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَأَوْا إِنْ شِئْتُمْ
فَلَا تَعْلَمُوا نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ
أَعْيُنٍ -

۲۳۹۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
قِيلَ لِسُفْيَانَ رَوَايَةٌ قَالَ قَائِلُ شَيْءٍ قَالَ
أَبُو مُعْوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
قَوْلًا أَبُو هُرَيْرَةَ قُرَّاتٍ -
نے قرأت بصیغہ جمع پڑھا۔

۲۳۹۸ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَعْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ

ہے جہاں بالکل کم بارش ہوتی ہے جس سے کچھ فائدہ
نہیں ہوتا (یا سخت اور خشک زمین)۔

باب ۲۳۹۵ قَوْلُهُ فَلَا تَعْلَمُوا نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ لَهُمْ
کی تفسیر

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابی الزناد از اعرج) ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نے فرمایا اللہ میاں فرماتے ہیں میں نے (نیک) بندوں کے لئے
وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی
کان نے نہیں سنا۔ نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال آیا۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کرنے بعد کہا اگر
تم چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھو وَلَا تَعْلَمُوا
نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ -

(از علی از سفیان از ابی الزناد از اعرج) ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ پھر حدیث بالا
بیان کی۔

سفیان سے کسی نے پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی انہوں نے کہا اور کیا۔ ابو معویہ نے
سبحانہ اعلمش از ابو صالح نقل کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

(از اسحاق بن نصر از ابی اسامہ از اعلمش از ابو صالح)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے نیک
بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ

ابن مالک قال لری هذه الآية نزلت في
أبي بن النضر من المؤمنين رجال صدقوا
ما عاهدوا عليه -

۴۴۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو الیمان قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ
ابْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ
لَنَا كَتَبْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْ
أَبَتْ مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا لَوَاحِدًا
مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خَزِيمَةَ الْأَنْصَارِيِّتِ
الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَهَادَةً شَهَادَةً رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ -

۴۴۹۹- قَوْلُهُ قُلِ الْاَوَّلِيَّةُ

إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
وَذِينَهَا فَتَعَالَيْنِ أُمَتِّعْكُنَّ
وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا
الَّتَبْرُجُ أَنْ تُخْرِجَ هَمَاسَهَا
سُنَّةَ اللَّهِ اسْتَنْهَاجَهَا جَعَلَهَا

۴۴۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو الیمان قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ

قَفَضَى نَحْبَهُ النَّبِيُّ بْنُ نَفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا تَمَلَّقَ نَازِلَ هُوَ لِي

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عاصم بن زید بن ثابت)
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب میں نے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں، قرآن شریف کو لکھا تو سورہ
احزاب کی ایک آیت جو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا کرتا تھا کسی شخص کے پاس لکھی ہوئی نہیں ملی صرف خذیمہ
ابن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی اور ان کے متعلق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ان کی گواہی وہ
مسلمانوں کی گواہی کے برابر ہے وہ آیت یہ تھی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ -

باب قُلْ لَا ذُوَا حِكِّ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنِ
أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا
کی تفسیر

تَبْرُجُ کا معنی اپنا بناؤ سنگار دکھانا سُنَّةَ اللَّهِ
اسْتَنْهَاجُ سے نکلا ہے یعنی اپنا طریقہ ٹھہرایا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمن)
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنی اندام مطہرات کو انصافاً
دے (خواہ وہ یخیمہ کے پاس رہیں خواہ وہ طلاق لے لیں) تو پہلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے۔ فرمایا عائشہ!

لہ جو جگہ میں شہید ہوئے ان کا قصہ اور بزرگوارانہ

أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُخْبِرَ أَرْوَاحَهُ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ
 اللَّهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ
 لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَسْتَجِبَ لِي مَحْسُ
 تَسْتَأْمِرُ بِي أَبُو بَكْرٍ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيْ
 لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ
 إِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِرِوَاحِكَ
 إِلَى تَبَامِ الْآيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَيُفِي أَوْ هَذَا
 أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيْ قَائِلِي أُرِيدُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 وَالِدَارِ الْآخِرَةِ.

باب ۲۵۰ قَوْلُهُ وَإِنْ كُنْتُمْ
 تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالِدَارِ الْآخِرَةِ
 فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُمْ
 أَجْرًا عَظِيمًا وَقَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ
 مَا يُطْلَقُ فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ آيَاتِ
 اللَّهِ الْغُرَانِ وَالسُّنَّةِ وَالْحِكْمَةِ
 وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ
 ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
 سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
 عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَتْ لَبَّاسُ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ
 أَرْوَاحِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ
 لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَجِبَ لِي

میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں اس میں جب تک اپنے ماں باپ
 سے مشورہ نہ لے لے جلدی نہ کیجو۔ حالانکہ آپ خوب جانتے تھے
 کہ میرے ماں باپ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونے
 کی رستہ نہ دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتے
 ہیں يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِرِوَاحِكَ (دو نواں آیتوں کے آخر) أَجْرًا
 عَظِيمًا (تک)۔ میں نے عرض کیا۔ کیا اسی معاملے میں میں اپنے والدین
 سے مشورہ کروں۔ اس میں میں نے کیا مشورہ کروں؟ میں اللہ اور
 اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کی بھلائی کی
 طالب ہوں۔

باب وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 وَالِدَارِ الْآخِرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ
 مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا کی تفسیر
 قتادہ کہتے ہیں وَادْكُنْ مَا يُطْلَقُ فِي بُيُوتِكُمْ
 مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ میں آیات اللہ سے
 قرآن اور حکمت سے حدیث شریف مراد ہے۔
 لیث بن سعد نے بحوالہ یونس از ابن شہاب از
 ابوسلمہ بن عبد الرحمن از ام المومنین حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو یہ حکم ہوا کہ اپنی ازواج کو اختیار دے تو آپ
 نے پہلے مجھ سے پوچھا۔ آپ فرمانے لگے۔ عائشہ! میں
 ایک بات تجھ سے کہتا ہوں تو اپنے والدین سے
 مشورہ لے۔ جلدی جواب دینے کی ضرورت نہیں
 حالانکہ آپ جانتے تھے کہ میرے والدین مجھ سے

دینا کا مال و متاع لے یا نہ لے کچھ پراد نہیں ۱۲ منہ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ اس کو ذہبی نے وصل کیا ۱۲ منہ بعض لوگوں نے کہا
 کہ ابیہا کلام آزاد حضرت کے منکر میں یہ لانا ابیہا کلام کو جب معلوم ہوا تو کہا افسوس ہے کہ مجھے منکر حدیث کہا جاتا ہے حالانکہ میں لیکھتا ہوں ابیہا کلام ابیہا کلام
 حکمت سے حدیث مراد لیتا ہوں اور گرنے سمجھا کہ حکمت سے مراد حدیث لینا میری اپنی سمجھ سے حالانکہ صحابہ نے خود حکمت سے حدیث مراد لیتے تھے۔ عبد الرزاق

حَتَّى نَسْتَأْذِنَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ
وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيْكَ لَمْ يَكُونَا
يَا مُرَاتِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ جَدُّنَا وَهُوَ قَالَ يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ كُلِّ لَا زَوْجًا حِكْ إِنْ كُنْتُمْ
تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرِثَتَهَا
إِلَى أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ مَفْعُولٌ
أَيُّ هَذَا أَسْتَأْذِنُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ فَإِنِّي
أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّذَا الْأُخْرَى
قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْدَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلَتْ
تَابِعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ
وَأَبُو سَفْيَانَ الْعَمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُروَةَ عَنْ عَائِشَةَ

بَاب ۲۵۰ قَوْلُهُ وَتُخْفِي فِي
نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى
النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ

۴۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
قَالَ حَدَّثَنَا مَعْلَةُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَّادِ
ابْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ

جدا ہونے کی کہی رائے نہ دیں گے لیکن حضرت عائشہ رضی
کہتی ہیں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا ذَوْجَ لَكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ
الدُّنْيَا وَرِثَتَهَا آخِرَاتٍ أَجْرًا عَظِيمًا تک میں نے
عرض کیا۔ اس میں والدین سے کیا مشورہ لوں۔ میں تو
(میرا مال، اللہ، اس کے رسول اور آخرت کی بھلائی کی
طالب ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج نے میرے جواب
کی نقل کی۔ یہی جواب سب نے دیا۔

لیث کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ بن عیینہ
نے بھی بحوالہ معمر از زہری از ابو سلمہ روایت کیا
عبد الرزاق اور ابو سفیان معمری نے اسے
بحوالہ معمر از زہری از عمروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا
روایت کیا۔

بَاب ۲۵۰ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ
وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ
کی تفسیر۔

(از محمد بن عبد الرحیم از معنی بن منصور از حماد بن زید از
ثابت) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت وَتُخْفِي
فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ زینب بنت جحش اور زید
ابن حارثہ نے

۱- معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونے پر زانی نہ ہوئی ۱۲ منہ ۱۱ اس کو نساہی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ عبد الرزاق کی روایت کو
مسلم احمد ابی داؤد ابو سفیان کی روایت کو زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ

مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ نَزَلَتْ فِي ثَمَانٍ ذُنُوبًا

أَبْنَةُ بَحْشٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ -

بَابُ ۲۵۰۲ قَوْلُهُ تَرْجِيْ مَنْ

نَشَاءُ مِنْهُمْ وَتَوَدُّوْىَ إِلَيْكَ

مَنْ نَشَاءُ وَمِنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالِ

ابْنُ عَبَّاسٍ تَرْجِيْ تَوَخَّرَ

أَرْحَمَ أَخْرَجَهُ -

۴۴۳۸ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ

حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

كُنْتُ أَعَارِضُكَ الْإِنْسَانِيَّةَ وَهَبْنِ أَنْفُسَهُنَّ

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ

أَتَهَبُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ

تَعَالَى تَرْجِيْ مَنْ نَشَاءُ مِنْهُمْ وَتَوَدُّوْىَ

إِلَيْكَ مَنْ نَشَاءُ وَمِنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أُرَى

رَبِّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ -

۴۴۳۹ - حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ

الْأَخْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِثْلًا بَعْدَ أَنْ

ابن حارثہ کے متعلق نازل ہوئی یہ

بَابُ تَرْجِيْ مَنْ نَشَاءُ مِنْهُمْ وَتَوَدُّوْىَ

إِلَيْكَ مَنْ نَشَاءُ وَمِنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تَرْجِيْ کا

معنی پیچھے ڈال دے۔ اسی سے ہے اَرْحَمَ یعنی اس

کو ڈھیل میں رکھ۔

(از زکریا بن یحییٰ از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ مجھے ان عورتوں پر غیرت آتی تھی

جنہوں نے خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا میں

کہتی بھلا یہ کونسی بات ہے کہ عورت خود کو ہبہ کر دے۔ جب اللہ

تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تَرْجِيْ مَنْ نَشَاءُ مِنْهُمْ وَ

تَوَدُّوْىَ إِلَيْكَ مَنْ نَشَاءُ وَمِنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ تو میں نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے

جیسے آپ کی خواہش ہوتی ہے ویسے ہی اللہ تعالیٰ جلدی سے

حکم دیتا ہے۔

(از حبان بن موسیٰ از عبد اللہ از عاصم از حول از معاذہ)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو جب ایک بیوی کی باری میں دوسری بیوی کے پاس جانا منظور

ہوتا تو آپ اس سے اجازت لیتے جس کی باری ہوتی۔ اس آیت

تَرْجِيْ مَنْ نَشَاءُ مِنْهُمْ وَتَوَدُّوْىَ إِلَيْكَ مَنْ نَشَاءُ وَ

اس کا قصہ تفسیروں میں پورا مذکور ہے۔ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو بیکہ رکھ دیا میں یہ خواہش کی کہ اگر زید ان کو طلاق دیدے

تو میں اس سے نکاح کر لوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے

أُنزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تُرْجَى مَنْ كَفَرَ
مِنْهُمْ وَتُوُوِي إِلَيْكَ مَنْ كَفَرَ وَمَنْ
ابْتَغَيْتَ مِثْنَ عَزْلِكَ فَلَا جُنَامَ عَلَيْكَ
فَقُلْتَ لَهَا مَا كُنْتَ تَقُولِينَ قَالَتْ كُنْتُ
أَقُولُ لَهُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَٰهِي فَإِنَّهُ لَا يَرْسُلُ
بِأَرْسُولِ اللَّهِ إِنْ أُوْتِيَ عَلَيْكَ أَحَدًا
تَابِعَهُ عَبْدًا ذُو عَيْنَيْنِ سَمِعَ عَصِمًا -

باب ۲۵۰۳ قَوْلُهُ لَا تَدْخُلُونَ
بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ
إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَازِلِينَ إِلَيْهِ
وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا
فَإِذَا اطْعِمْتُمْ فَاَنْتَشِرُوا وَلَا
مُسْتَأْنِسِينَ لِغَدِيبٍ إِنْ
ذُكِرَ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ
فَيَسْتَعِجِلْ مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا
يَسْتَعِجِلُ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا
سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا
فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ
وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا
رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُسْأَلُوا
أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِ آبَائِنَ
ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا

مَنْ ابْتَغَيْتَ مِثْنَ عَزْلِكَ فَلَا جُنَامَ عَلَيْكَ نازل ہونے
کے بعد والے زمانہ کے متعلق معاف فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے پوچھا آپ سے اجازت لیا کرتے تو آپ کیا جواب
دیتیں؟ انہوں نے کہا میں تو یہ کہا کرتی۔ اگر مجھ سے آپ پوچھتے
ہیں تو میں یہی چاہتی ہوں کہ آپ میرے پاس ہی رہیں۔

عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ اس حدیث کو عباد بن
عباد نے بحوالہ عامر روایت کیا۔

باب لَا تَدْخُلُونَ بُيُوتَ النَّبِيِّ
إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ
نَازِلِينَ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ
فَادْخُلُوا فَإِذَا اطْعِمْتُمْ فَاَنْتَشِرُوا
وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِغَدِيبٍ إِنْ
ذُكِرَ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَعِجِلْ
مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَعِجِلُ مِنَ الْحَقِّ
وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا
فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ
وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ
اللَّهِ وَلَا أَنْ تُسْأَلُوا أَزْوَاجَهُ
مِنْ بَعْدِ آبَائِنَ ذَلِكُمْ كَانَ
عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا كِ تَفْسِير -

۱۔ تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آپ کو اجازت دی کہ آپ پر باری کی پابندی ضروری نہیں لیکن آپ نے باری کی پابندی قائم رکھا اور کسی حدت
کی باری میں نہیں کی اجازت کے دوسری کے پاس نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

يُقَالُ إِنَّهُ إِذَا ذَاكَ آيَاتِي
أَنَا السَّاعَةُ تَكُونُ
قَرِيبًا إِذَا وَصَفَتْ صِفَةً
الْمُؤْتَى قُلْتُ قَرِيبَةً وَإِذَا
جَعَلَتْهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا وَلَمْ
تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتُ الْهَاءَ
مِنَ الْمُؤْتَى وَكَذَلِكَ لَفْظُهَا
فِي الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ
لِلذِّكْرِ وَالْإُنْثَى

۴۴۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ
الْبُرَّ وَالْفَاحِشُ فَمَا مَرَّتْ أَهْمَانِ
الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةً
الْحِجَابِ

۴۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْتَوْقَاتِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْلَبَرٍ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَزَّ وَجَّهَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَتَهُ
حُجَّشَ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا
يَتَحَدَّثُونَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ

إِنَّا كَ - کا معنی کھانا تیار ہونا پکنا۔ آفایا فی
آفایا سے نکلا۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا
قیاس تو یہ تھا کہ قَرِیبَةً کہتے مگر قریب کا لفظ
جب مؤنث کی صفت واقع ہوتا ہے تو قَرِیبَةً کہتے
ہیں اور جب وہ ظرف یا اسم ہوتا ہے اور صفت مراد
نہیں ہوتی تو ہم نے تانیث نکال دیتے ہیں اور
قریب کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں واحد تثنیہ جمع
اور مذکر اور مؤنث برابر ہوتے ہیں یہ۔

۴۴۴- (از مسدد از محمد بن یحییٰ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی خدمت میں اچھے اور بے
سب طرح کے لوگ حاضر ہوتے رہتے ہیں۔ کاش آپ اپنی ازواج
مطہرات کو پردے کا حکم دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پردے
کا حکم نازل فرمایا۔

۴۴۴- (از محمد بن عبد اللہ رقاشی از محمد بن سلیمان از والدش از ابو
مجلہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو دعوت
ولیمہ میں لوگوں کو بلایا۔ انہوں نے کھانا کھایا، کھانے کے بعد بھی
بیٹھے رہے اور باتیں کرتے رہے۔ آپ (کئی بار) اٹھنے کی حالت
بناتے تھے مگر مدعوین نہ اٹھے۔ آخر (مجبوراً) آپ خود ہی اٹھ
کھڑے ہوئے اس وقت جو لوگ اٹھے وہ تو اٹھے۔ پھر بھی تین
آدمی بیٹھے (باتیں کرتے) رہے۔ آپ جب باہر جا کر پھل اندر لے

۴۴۴- ابو عبیدہ کا قول ہے جس کا نام بخاری نے اختیار کیا بعضوں نے کہا قَرِیبًا ایک محذوف موصوف کی صفت ہے شیخ قَرِیبًا بعضوں نے کہا حملات
کی تعدادوں سے لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا تو تَكُونُ کی تانیث میں مضاعف الیہ کے مؤنث ہونے کی اور قَرِیبًا کی تکریم میں مضاعف کے
مذکر ہونے کی رعایت کی گئی واللہ اعلم ۴۴۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق ۱۲ منہ سے آپ کا مطلب تھا کہ وہ کچھ کر لے جائیں ۱۲ منہ

عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَزِينَبُ ابْنَتُهُ
بَحْشُ بَحْشٍ وَنَحْمُ فَأَرْسَلَتْ عَلَى الطَّعَامِ
دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ
ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ
فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَحَدٌ أَحَدًا أَدْعُو
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَحَدٌ أَحَدًا
أَدْعُوهُ فَقَالَ ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ
ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُطْلِقَ إِلَى
حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَتْ وَ
عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَيْفَ
وَجَدْتِ أَهْلَكَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ
فَتَقَرَّرِي حَجَرَ نِسَاءٍ مَحْلَاهُنَّ يَقُولُ
لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ وَيَقُولُ لَهُ
كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي
الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْخُحْيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا
ثُمَّ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرِي أَخْبَرْتَهُ أَوْ
أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب
بنت جحش سے عقد فرمایا تو (دعوت و لمیمہ میں) گوشت رومی تیار
کیا گیا۔ میں لوگوں کو دعوت دینے کے لئے بھیجا گیا۔ کچھ لوگ آتے
اور کھانا کھا کر چلے جاتے۔ پھر دوسرے لوگ آتے اور کھانا کھا کر
چلے جاتے۔ میں نے سب کو دعوت دی۔ میرے علم میں کوئی ایسا
شخص باقی نہ رہا جس کو میں نے دعوت نہ دی ہو۔ آخر میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب تو کوئی باقی
نہیں رہا جسے دعوت دوں۔ آپ نے فرمایا اچھا اب کھانا اٹھا
لو۔ (سب لوگ چلے گئے) تین شخص گھر میں بیٹھے باتیں کرتے
رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں سے اٹھ کر حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں گئے اور فرمایا السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اہل بیت۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور پوچھا
بیوی کیسی ہیں؟ خداوند عالم آپ کو مبارک کرے۔ پھر سب
بیویوں کے پاس جا کر اسی طرح سلام کیا اور سب نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح آپ کو جواب دیا۔ اس کے بعد آپ
لوٹ کر آئے (حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حجرے میں) آئے
دیکھا تو وہی تینوں آدمی اب تک بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں بڑی شرم و حیا تھی۔ آپ
(دوبارہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی طرف چلے
گئے مجھے یاد نہیں اس کے بعد میں نے یا کسی اور نے آپ
کو اطلاع دی کہ اب وہ تینوں آدمی چلے گئے ہیں۔ الغرض آپ
تشریف لائے۔ چوکھٹ کے اندر ایک ہی قدم رکھا تھا کہ

سہ اور کوئی ہوتا تو صاف کہہ دیتا اچھی حضرت کیا قبائے لے کر جائے گا؟ منہ سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات کی معلوم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں
کو سب کا جواب یہی ان کی طرح ہوتا ہے۔ کئی مواقع پر محدثوں میں آیا ہے کہ سب کا جواب ایک ہی تھا تھا مثلاً تم فعل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ما فعلت یہاں بھی
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مطابق سب ازواج کا جواب تھا۔ سب ازواج کا رد و جان رشتہ ایک تھا اسی لئے ان کے حالات و احوال و اطوار ایک تھے۔ علیہ السلام

وَصَنَعَ رَجُلُهُ فِي أُسْكَنْةِ الْبَابِ دَاخِلَهُ
وَأُخْرَى خَارِجَةً أَرْنَى السَّائِرِينَ وَبَيْنَهُ
وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحَجَابِ-

۴۴۴- حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَكْرِ السَّعْدِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَوْ كَرَّمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بَيْنَهُ
ابْنَةُ جَعْفَرٍ فَأَشْبَعَهُ النَّاسُ حُبًّا وَكُنَّا
ثُمَّ خَرَجَ إِلَى مَجْرَاهَا تِثْمُ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا
كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةً بِنَاؤُهُ فَيَسْلَمُ عَلَيْهِمْ
وَيَدْعُو لَهُمْ وَيُسَلِّمُنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ
لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ
جَزَى بِهِمَا الْمُحَدِّثُ فَلَمَّا رَأَاهُمَا رَجَعَ
عَنْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ
وَتَبَا مَسِيرَ عَيْنٍ فَمَا أَدْرَى أَنَا أَخْبَرْتُهُ
بِمُخْرَجِهِمَا أَمْ أَخْبَرْتَهُ حَتَّى دَخَلَ
الْبَيْتَ وَأَرْنَى السَّائِرِينَ وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ
آيَةُ الْحَجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ
أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ سَمِعَ أَكْثَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۴۴۵- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يُحْيَى قَالَ

آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ تب آیت حجاب
کا نزول ہوا۔

(از اسمعیل بن منصور از عبد اللہ بن بکر سہمی از حمید) حضرت
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ایمن
حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے عقد کے بعد شب عروسی سے فرحت
پاکر دعوت ولیمہ دی۔ لوگوں کو گوشت اور روٹی پیٹ بھر کر
کھلایا۔ پھر دوسری ازواج کے محروم میں تشریف لے گئے جیسے
آپ کا دستور تھا کہ نئی بیوی گھر میں لانے کے بعد صبح کو پہلی
ازواج کے یہاں تشریف لے جاتے۔ انہیں سلام کرتے۔ ان کے
لئے دعا کرتے۔ وہ بھی سب آپ کو سلام کرتیں اور آپ کے
لئے دعا کرتیں۔ غرض جب آپ کوٹ کر آئے دیکھا تو دوا آدمی ابھی
تک وہاں بیٹھے باتوں میں مصروف ہیں۔ آپ نے جب بیٹھ دیکھا
تو پھر کوٹ گئے۔ انہوں نے جب یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم گھر سے پھر کوٹ گئے اس وقت وہ (سمجھ کر جلدی سے اٹھے مجھے
یا وہیں میں نے یا کسی اور نے آپ کو جا کر اطلاع دی کہ وہ دونوں
آدمی بھی چلے گئے ہیں۔ یہ سن کر آپ واپس تشریف لائے اور گھر میں
داخل ہوتے ہی میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور آیت پڑھ
نازل ہوئی۔

سعید بن ابی مریم نے (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) بحوالہ یحیی بن
الیوب از حمید از انس از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے
(از زکریا بن یحیی از ابوالواسمہ از ہشام از والد شمس)

۱۔ اور روایتیں میں تین آدمیوں کا ذکر ہے اور اس روایت میں دو آدمیوں کا۔ ممکن ہے ایک کچھ کھٹا چلا گیا ہو یا دوسرا پردہ لٹکا دیا ہو یا تیسرا آدمی غامض بیٹھا
ہو یا دوا آدمی باتیں کر رہے ہوں ۱۲ منہ ۱۳ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ حمید کا سماع انس سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ ۱۳ صبحان اللہ اختلاف
حسنہ کے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال عقلی نہیں کرتے اور خود کوئی طرح سے تکلیف اٹھانا گوارا فرمائی مگر اہل عدل کی دلچسپی نہیں کی علیہ السلام

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةً بَعْدَ مَا
ضُرِبَ الْحِجَابُ بِحَاجَتِهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً
جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا قَرَأَهَا
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا
وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَإِنْ نَظَرِي كَيْفَ
تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَإِنْ كُنَّاتُ رَاحِلَةً وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَوْقٌ فَرَحَلَتْ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ
حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُكَذَا أَوْكَذَا قَالَتْ
فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ لَمْ يَرْفَعْ عَنْهُ وَلَا الْعَوْقُ
فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ إِذِنْ لَكُنَّ
أَنْ تَخْرُجِينَ لِحَاجَتِكُنَّ -

سے (کام کاج کے لئے) باہر جاسکتی ہو۔

باب ۲۵۰۴ قَوْلُهُ إِنْ تُبَدُّوا
شَيْئًا أَوْ تَخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا لَا حِجَابَ عَلَيْهِمْ
فِي آبَائِهِمْ وَلَا أَبْنَائِهِمْ وَلَا
أَخْوَانِهِمْ وَلَا أَبْنَاءَ أَخْوَانِهِمْ
وَلَا أَبْنَاءَ أَخَوَاتِهِمْ وَلَا نِسَاءَهُمْ
وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ وَأَتَّقُوا اللَّهَ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آیت پردہ کے نزول کے
بعد اہل المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا رافع حاجت کے
لئے باہر نکلیں۔ چونکہ وہ بھاری بھر کم تھیں۔ جو انہیں (پہلے
سے پہچانتا ہوتا) وہ اب بھی پہچان لیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ
عنه نے انہیں دیکھ لیا اور کہنے لگے سودہ! خدا کی قسم آپ
اب بھی ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہیں (گو کپڑوں میں لپیٹی ہوئی ہیں)
اب سمجھ لیجئے کس غرض سے آپ نکلی ہیں؟۔ یہ سن کر سودہ رضی اللہ
عنہا لوٹ آئیں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر
میں بیٹے ہوئے رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ایک بڑی آپ
کے ہاتھ میں تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا اندر آئیں اور کہنے لگیں یا
رسول اللہ میں ضرورت سے باہر نکلی تھی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے
ایسی ایسی گفتگو کی۔ یہ سنتے ہی آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔
پھر وحی کی حالت موقوف ہو گئی اور بڑی اسی طرح آپ کے دست مبارک
میں موجود تھی اسے رکھا نہیں۔ بعد نزول وحی آپ نے فرمایا تم ضرورت

باب إِنْ تُبَدُّوا شَيْئًا أَوْ
تَخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيمًا لَا حِجَابَ عَلَيْهِمْ فِي آبَائِهِمْ
وَلَا أَبْنَائِهِمْ وَلَا أَخْوَانِهِمْ وَلَا
أَبْنَاءَ أَخْوَانِهِمْ وَلَا نِسَاءَهُمْ
وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ وَأَتَّقُوا اللَّهَ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

شہیداً کی تفسیر۔

لہ معلوم ہوا کہ ازدواج مطہرات کے لئے بھی جو پرفے کا حکم دیا گیا تھا اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ گھر کے باہر نہ نکلیں بلکہ مقصود یہ تھا کہ جماع
چھپا نا چاہیں ان کو چھپائیں ۱۲ قسط لانی ۱۳ اب بھی تم پہچانی جاتی ہو تو مطلق گھر سے باہر نہ نکلو یا اس طرح نکلو کہ کوئی پہچان نہ سکے ۱۴ منہ

۴۴۴۶۔ حَلَّ بَيْنَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ
ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ
عَلِيٌّ أَقْلَمَ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا أُتِرِلَ
الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا أَذْنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذَنَ
فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ أَخَاهُ
أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ
أَرْضَعَنِي امْرَأَةٌ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ
اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذْنَ حَتَّى اسْتَأْذَنَكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا مَنَعَكَ
أَنْ قَاذِنِينَ عَمَّكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي
امْرَأَةٌ أَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ ائْذِنِي لَهُ فَإِنَّهُ
عَمُّكَ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذَلِكَ
كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ
مَا تَحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ

يَا دَاوُدَ ۝ ٢٥٠ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زہرہ حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پیڑے کا حکم نازل ہونے کے بعد افعلم عقیس
 کا بھائی (جو میرا رضاعی چچا تھا) آیا۔ اس نے اندر آنے کی اجازت
 طلب کی۔ میں نے کہا میں اجازت نہیں دیتی جب تک آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں۔ یہ سوچا کہ میں نے ان کے بھائی
 ابو عقیس (اپنے رضاعی باپ) کا دودھ تو نہیں پیا ہے۔ ہاں ان کی
 بیوی کا دودھ پیا تھا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ افعلم آئے تھے اندر آنے کی
 اجازت طلب کی تھی۔ میں نے کہا کہ جب تک آپ سے نہ پوچھ
 لوں اندر آنے کی اجازت نہیں دیتی۔ (اب آپ کیا فرماتے ہیں؟)
 آپ نے فرمایا تو نے اپنے چچا کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں
 دی (اسے آنے دیا ہوتا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مرد نے
 تو مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو العقیس کی بیوی نے پلایا۔ آپ
 نے فرمایا نہیں وہ تمہارے چچا ہیں۔

عروہ کہتے ہیں اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ جو رشتہ نسباً (خون کی وجہ سے) حرام ہیں انہیں رضاعت یعنی دودھ کی شریکت پر بھی حرام ہی سمجھنا چاہئے۔

بَابُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

۱۵۔ تو روعی چچا رضاعی چچو بھی رضاعی خالرب محرم ہیں۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے کئی وجوہ سے ہے ایک کہ حدیث سے رضاعی باپ یا رضاعی چچا کے سامنے لکھنا ثابت ہوتا ہے اور آیت میں جو ابا چچا بھیجے گا لفظ ہے اس کی تفسیر حدیث سے ہوگئی کہ رضاعی باپ اور چچا بھی ابا نہیں ہیں اور اعلیٰ ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے عَمَّ الْوَجَلِ صَمُوْا اَبَیْہِ لَعَبْرَہِ یہ کہ آیت میں ازواج مطہرات کے پاس بن لوگوں کا آنا مرد ہے ان کا ذکر ہے اور حدیث میں بھی اس کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آجا اور ازواج مطہرات میں سے یقین نہیں ہے کہ حدیث میں حضرت عائشہ کا یہ قول مذکور ہے کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے محرم ہوتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے تم اس سے آیت کی تفسیر ہوگئی یعنی دوسرے محرم کا بھی ازواج مطہرات کے پاس آنا مرد ہے چچا و دیگرہ اور تعجب ہے اس شخص سے جس نے امام بخاری پر کفر نہ کیا کہ حدیث ترجمہ باب کے موافق نہیں ہے۔ قسطلانی نے کہا امام بخاری نے یہ حدیث لاکر حکمران رضاعی کا رد کیا جو چچا یا ماموں کے سامنے عورت کو اپنا دیتے آنا مرد مکروہ جانتے ہیں ۱۲ منہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ صَلَوةُ اللَّهِ تَنَاوُلُهُ
عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَصَلَوةُ الْمَلَائِكَةِ
الدَّعَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلُّونَ بِأَرْكَانٍ
لِنُغْرِيَّتِكَ لِنُصَلِّطَتِكَ -

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا کی تفسیر -

ابوالعالیہ کہتے ہیں اللہ کی صلوة سے مراد یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں آپ کی تعریف کرتا ہے اور فرشتوں
کی صلوة سے مراد دعا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یصلون کا معنی

یہ ہے کہ برکت کی دعا کرتے ہیں لِنُغْرِيَّتِكَ تجھے ان پر غالب کر دیں گے، مسلط کر دیں گے۔

۴۴۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ الْحَكَمِ
عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ جَحْوَةٍ زَقِيلٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ
عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ قُولُوا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مُجِيدٌ -

(از سعید بن یحییٰ از والدش از مسعر از حکم بن ابی لیلیٰ کعب
ابن ابی عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام کرنا تو ہمیں معلوم
ہو گیا ہے۔ اب درود آپ پر کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہا
کرو اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مُجِيدٌ

۴۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي بَنُو الْهَادِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ كَيْفَ
نُصَلِّيْكَ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن الہاد از عبد اللہ بن
حباب) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول
اللہ! ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہو گیا لیکن
آپ پر درود کا طریقہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس طرح صلوة
بھیجا کرو اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا

۱۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ابوالعالیہ رفیع بن مہران بڑے اماموں میں سے ہے تابعین کے، انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دکھا دیا اور
احضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اور قرآن میں انہی کے خلاف میں حفظ کیا ۱۲ منہ ۱۱ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ حال احوال میں یہ ہے
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ۱۲ منہ ۱۱ جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا ہے صَلُّوا عَلَيْهِ ۱۳ منہ ۱۱

وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ
عَنِ الثَّيْبِيِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ -

۴۴۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبْرَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَاوُدُ
عَنْ تَيْزِيدٍ وَقَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَإِلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ -

بَابُ ۲۵۰ قَوْلُهُ وَلَا تَكُونُوا
كَالَّذِينَ أَذُوا مُوسَى -

۴۴۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ أَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَوْفٌ عَنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدٍ وَخَلَاةٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا
حَيًّا وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ أَذُوا مُوسَى
فَبَرَأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ
وَجِيهًا -

صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ -

ابو صالح نے بیٹ سے اس طرح نقل کیا ہے۔ آخر میں رکبے
بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ -

(از ابراہیم بن حمزہ) عبد العزیز بن ابی حازم و عبد العزیز
ابن محمد دروردی ان دونوں نے تیزید بن ہاد سے روایت کیا اس
میں یہ عبارت ہے کَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَإِلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ -

بَابُ ۲۵۰ قَوْلُهُ وَلَا تَكُونُوا
كَالَّذِينَ أَذُوا مُوسَى -

(از اسحاق بن ابراہیم از روح بن عبادہ از عوف از حسن
و محمد و خلاص)، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام بڑے شرمیلے تھے
اور اسی کا ذکر اس آیت میں ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ أَذُوا مُوسَى فَبَرَأَهُ اللَّهُ
مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا -

سُورَةُ السَّابَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَقَالُ مَتَّاجِرِينَ مَسَا يَفْتِنِينَ

سُورَةُ السَّابَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَقَالُ مَتَّاجِرِينَ مَسَا يَفْتِنِينَ

۱۔ یعنی علی کا لفظ صحیح میں نہیں ہے شیعی نے یہی طریقہ دود کا اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ علی محمد و آل محمد ۱۲ منہ ۱۲ یہ قصہ مشہور ہے تفسیروں میں مذکور ہے
اور اوپر مذکور ہے انہما میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ

مُعْجَزِينَ بِفَاتِنَاتٍ سَبَقُوا قَانُونََ
لَا يُعْجَزُونَ لَا يَفْقَهُونَ كَيْسِيْقُونَ
يُعْجَزُونَ قَوْلُهُ مُعْجَزِينَ بِفَاتِنَاتٍ
وَمَعْنَاهُ مُعْجَزِينَ مُعَالِيِينَ يُرِيدُ
كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ
صَاحِبِهِ مَعَشَارَ عَشَرٍ أَوْ كُلِّ
الشَّمْرِ بَآءٌ وَبَعْدُ وَاحِدٌ وَقَالَ
فُجَاهِدٌ لَا يَعُزُّبُ لَا يَغِيْبُ الْعَرَمُ
السُّدَّ مَا أَجْهَرُ أَرْسَلَهُ اللَّهُ
فِي السَّيِّدِ فَشَقَّهٖ وَهَدَمَهُ وَحَفَرُ
الْوَادِي قَارِئَتَانِ عَنِ النَّجَّارِيِّ
وَعَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبْسَسَا
وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ
وَلَكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ مِّنْ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ
عَمْرُو بْنُ شَرْحَبِيلٍ الْعَرَمُ
السُّدَّةُ يَلْحَنُ أَهْلُ لَيْمٍ وَقَالَ
غَيْرُهُ الْعَرَمُ الْوَادِي السَّائِقَاتُ
الدُّرُوعُ وَقَالَ فُجَاهِدٌ تُجَادِي
نَعَابُ أَعْظَمُكُمْ يَوْاحِدٌ بِطَائِعَةٍ
اللَّهُ مَشْنَى وَفَرَادَى وَاحِدًا وَثَنَيْنِ

مُعْجَزِينَ ہمارے ہاتھوں سے نکل جانے والے سَبَقُوا
ہمارے ہاتھ سے نکل گئے لَا يُعْجَزُونَ ہمارے ہاتھ سے
نہیں نکل سکتے كَيْسِيْقُونَ ہمیں عاجز کر سکیں گے
مُعْجَزِينَ عاجز کرنے والے (جیسے مشہور قراءت ہے)
مُعْجَزِينَ (جو دوسری قراءت ہے) اس کا معنی
ایک دوسرے پر غلبہ ڈھونڈنے والے ایک دوسرے کا عجز
ظاہر کرنے والے۔ مَعَشَارٌ دسواں حصہ اُکُل پھل بَآءٌ عَدُ
(مشہور قراءت) اور بَعْدُ (جو ابن کثیر کی قراءت ہے) دونوں
کا ایک معنی ہے۔ مجاہد کہتے ہیں لَا يَعُزُّبُ کا معنی اس سے
غائب نہیں ہوتا۔ الْعَرَمُ بَآءٌ یہ ایک لال پانی تھا جسے اللہ
تعالیٰ نے بند پر بھیجا وہ بھٹ گیا اور میدان میں کڑھا
پر گیا باغ دونوں طرف سے اونچے ہو گئے۔ پھر پانی غائب
ہو گیا۔ دونوں باغ سوکھ گئے اور یہ لال پانی بند میں سے
بہہ کر نہیں آیا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا جہاں سمجھا ہوا
میں جو عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں۔ عَرَمٌ مین والوں کی زبان
میں بند کو کہتے ہیں۔ دوسرے حضرت کہتے ہیں عَرَمٌ کا معنی
نالہ سَائِقَاتِ زہ ہیں۔ مجاہد کہتے ہیں فُجَاهِدٌ عذاب
دیا جاتا ہے۔

أَعْظَمُكُمْ يَوْاحِدٌ ۖ میں تمہیں اللہ کی اطاعت
کرنے کی نصیحت کرتا ہوں ۖ مَشْنَى دُو دُو فَرَادَى
ایک ایک ۖ

۱۔ یہ دونوں لفظ کفر بیان ہوتے ہیں بعض نسخوں میں یکراہ نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ بند پرانی روکنے کے لئے بلقیس نے بنایا تھا ۱۲ منہ
۱۵ ان کے دونوں جانب بلقیس نالے بن گئے باغ باغ نہ رہے بہرہ ہا کر صاف ہو گئے ۱۲ منہ ۱۵ یہ بھی مجاہد کی تفسیر اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو سعید بن
منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ یہ بھی ایک قراءت ہے وَهَلْ يُجَادِي إِلَّا الْكُفْرُ مشہور قراءت فُجَاهِدٌ ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو فریابی نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ
۱۵ کیونکہ جب بہت ہجوم ہوتا ہے تو دل پریشان ہو جاتا ہے ایک ایک دُو دُو آدمی کھڑے ہو کر سڑ میں تو خوب بھولیں گے سچی بات کیا ہے ۱۲ منہ

التَّائِمُونَ مِنَ الْآخِرَةِ
إِلَى الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا لَيْسَتْ لَهُمْ
مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ ذَرْعَةٍ
يَأْمُرُ بِهِمْ بِأَمْرٍ لَهُمْ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ كَأَنْجَوَابٍ كَأَنْجَوَابَةٍ
مِنَ الْأَرْضِ وَالْخَطُّ الْأَرْضُ
وَالْأَقْلُ الْطَرَفُ الْعَرَبُ وَاللَّيْلُ
بَاب ۲۵۰ قَوْلُهُ حَتَّى إِذَا فُزِعَ
عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ
رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

۳۴۵- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ
عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
نَصَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ هَمَزَتْ الْمَلَائِكَةُ
بِأَجْفَتِهَا خُضْعًا قَالُوا لَقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سَلْسَلَةٌ
عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا
مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الَّذِي قَالَ الْحَقُّ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرْقٍ
السَّمْعُ هَكَذَا أَعْضَنُهُ قَوْقُ بَعْضُ وَوَصَفَ
سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّلَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ
فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ
ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى

التَّائِمُونَ مِنَ الْآخِرَةِ سَمِعُوا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا لَيْسَتْ لَهُمْ مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ ذَرْعَةٍ يَأْمُرُ بِهِمْ بِأَمْرٍ لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَأَنْجَوَابٍ كَأَنْجَوَابَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَالْخَطُّ الْأَرْضُ وَالْأَقْلُ الْطَرَفُ الْعَرَبُ وَاللَّيْلُ
بَاب ۲۵۰ قَوْلُهُ حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

از حُصَيْنِ بْنِ سَفْيَانَ از عَمْرُو از عِكْرِمَةَ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آسمان پر اللہ تعالیٰ کوئی حکم صادر کرتا ہے تو فرشتے اس کا ارشاد سن کر عاجزی سے پھر پھرانے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے ایک صاف پتھر پر زنجیر چلائی جائے۔ جب ان کی گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو پوچھتے ہیں اللہ نے کیا ارشاد فرمایا۔ وہ کہتے ہیں بجا ارشاد ہوا اور وہ بزرگ و برتر ہے۔ بات چرانے والے شیطان جو اوپر نیچے رہ کر وہاں جلتے ہیں ایک سے ایک سن کر اس بات کو اڑا لیتے ہیں۔

سفیان نے اپنی ہتھیلی کو موڑ کر انگلیاں الگ الگ کر کے بتایا کہ اس طرح شیطان ایک کے اوپر ایک رہتے ہیں۔ اوپر والا شیطان نیچے والے کو، وہ اپنے نیچے والے کو سنا رہا ہے اس طرح جادوگر یا کاہن تک وہ بات آنہنچتی ہے۔ کبھی ایسا

۱۔ یہ حدیث ابو جریث الانبیا میں گذر چکی ہے ۱۲۸ منہ ۲۵ امام بخاری کا یہ مطلب نہیں کہ جواب اور جواب کا مادہ ایک ہے کیونکہ جوابی جابہ کی جمع ہے اس کا عین کلمہ ہے اور جواب کا ۱۰ کلمہ واقع ہے ۱۲۸ منہ ۲۵ نزدیک ملے فرشتوں سے ۱۲۸ منہ ۲۵ پھر اس ارشاد کو بیان کرتے ہیں ۱۲۸ منہ

يُلْقِيهَا عَلَى لِسَانِ الشَّاهِدِ وَالشَّاهِدِ قَوْلُهُمَا
أَوْ ذَا الشَّهَابِ قُلْ أَنْ يُقَالَهُمَا وَذِي بَشَرٍ
أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رِيحٌ فَيَكْنُزُهَا مَعَهَا
مِائَةً كَذِبَةٍ فَيَقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا
يَوْمَ كَذَا أَوْ كَذَا كَذَا أَوْ كَذَا فَيَصْدَقُ بِتِلْكَ
الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ -

نکلتی ہے یہ آسمان سے اڑانی ہوئی ہوتی ہے۔

باب ۲۵۰۸ قَوْلُهُ إِنَّ هُوَ الَّذِي
لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَكْفُرْ فَسَوْفَ يَكُونُ مِنَ الْكَافِرِينَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِزٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَادُ أَنْ يَوْمَ فَقَالَ يَا
صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا
مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ
الْعَدُوَّ يَهْبِطُكُمْ أَوْ يَمْسِسُكُمْ أَفَأَكُنْتُمْ
تَصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ
بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ
تَبَّ لَكَ آلُ هَذَا أَجْمَعِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَّتْ
يَدَايَ لَهَبٍ -

یہ دو ملے کر غمناک ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کے نذر مارا جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ سب باتیں جھوٹ ہوتی ہیں ۱۲ منہ

ہوتا ہے کہ فرشتے آگ کا کوزہ امارتے ہیں جو شیطان کو کھبات چورتی
کرنے سے پہلے لگتا ہے اور کبھی کوزہ لگنے سے پہلے وہ اپنے نیچے والے
شیطان کو بات سنا چکا ہوتا ہے یہ چنانچہ ساحریا کا ہن ایک بات
میں سو سمجھو (اپنی طرف سے ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے لوگ
(اسی ایک سچی بات کی وجہ سے) کہتے ہیں دیکھو اس کا ہن نے ہم سے
فلاں دن یہ کہا، فلاں دن یہ، فلاں دن یہ۔ جو ایک بات سچی
اس ایک سچی بات کی وجہ سے لوگ اُسے سچا کہنے لگتے ہیں۔

باب إِنَّ هُوَ الَّذِي
لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ کی تفسیر

بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں ایک مرتبہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ صفا پر تشریف لے گئے اور بآواز بلند فرماتے
لگے (یا صبا ماہ) لوگو دوڑو یہ سن کر قریش کے لوگ جمع ہو گئے۔
اور پوچھنے لگے فرمائیے کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا بتاؤ اگر میں تم
کو خبر دوں کہ ایک دشمن صبح یا شام تم پر حملہ کرنے والا ہے تو تم
میری بات صبح سمجھو گے؟ انہوں نے کہا بے شک۔ آپ نے فرمایا تو
سنو میں اس عذاب سے تمہیں ڈراتا ہوں جو تم پر نازل ہونے
والا ہے۔

ابولہب کہنے لگا برا ہو تیرا کیا تو نے ہمیں اسی لئے بلایا ہے؟
چنانچہ اس وقت یہ سورت نازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَا
لَهَبٍ -

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّاسِعُ عَشَرَ وَبَيَّنَّا لَكُمْ الْجُزْءَ الْعِشْرُونَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اللہ کے فضل سے انیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب بیسواں پارہ شروع ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

یہ دو ملے کر غمناک ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کے نذر مارا جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ سب باتیں جھوٹ ہوتی ہیں ۱۲ منہ

بیسوال پارہ

سُورَةُ الْمَلَكَةِ

سُورَةُ الْمَلَكَةِ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

قَالَ مُجَاهِدٌ الْقَطْرِ يُرِفِقَافُهُ
التَّوَاتُ مُثْقَلَةٌ مُثْقَلَةٌ وَقَالَ
غَيْرُهُ الْحُدُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ
الشَّمْسِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُورُ
بِالْكَئِيلِ وَالشَّمُومُ بِالنَّهَارِ وَ
عَرَابِيبُ أَشَدُّ سَوَادًا غَرِيبُ
الشَّدِيدِ السَّوَادِ

مجاہد نے کہا کہ قطری ٹھلی کا چھلکہ مثقلہ بجاری
بوجھ۔ لدی ہوئی چیز۔

دوسرے مفسرین کہتے ہیں حُودُودِ دُن کی گرمی
جب سورج نکلا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
حُودُودِ رات کی گرمی۔ سومِ دُن کی گرمی۔
غرابیب غریب کی جمع ہے یعنی بہت کالے،
سخت سیاہ۔

سُورَةُ الْيُسُفٰ

سُورَةُ الْيُسُفٰ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَعَزَّزْنَا شَدَّ دُنَا
يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ كَانَ حَسْرَةً
عَلَيْهِمْ اسْتَمَرَّا وَهُمْ بِالرَّسُولِ
أَنْ تَذَرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتَرْكَبُوهُ
أَحَدُهُمَا ضَوْءُ الْآخِرِ وَلَا يَلْبِغِي
كَمَهْمَا ذَلِكَ سَابِقُ النَّهْمَا
يَتَبَطَّانِ حَيْثُ يَتَيْنِ لَنَلْمُ الْخُرُوجِ

مجاہد کہتے ہیں فَعَزَّزْنَا ہم نے طاقتور بنایا کہ
يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ قیامت کے دن کا فرافوس
کریں گے کہ انہوں نے دنیا میں پیغمبروں کا مذاق اڑایا۔
أَنْ تَذَرِكَ الْقَمَرَ سورج چاند کی روشنی نہیں چھپاتا
اور چاند سورج کی روشنی نہیں چھپاتا۔ وَلَا الْكَلِيلُ
سَابِقُ النَّهْمَا ایک دوسرے کے پیچھے جلدی جلدی
چل رہے ہیں کسکھ ہم رات میں سے دن اور دن میں

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُونَ

الْمَلَكُ وَصَرَاطُ الْجَحِيمِ سَوَاءٌ

الْجَحِيمُ وَوَسَطُ الْجَحِيمِ لَشَوْبًا

يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطِرُ الْجَحِيمِ

مَدْحُورًا مَطْرُودًا بَيْنَهُ مَكْنُونٌ

اللَّهُ لَوْ الْمَكْنُونُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

فِي الْآخِرِينَ يُدْكَرُ بِخَيْرٍ لَنَسْخَرُونَ

لِنَسْخَرُونَ بَعْلًا الْأَسْبَابِ السَّمَاءِ

سے مراد آسمان ہے۔

بَاب قَوْلُهُ لَا يُؤْتَى

لَيْنَ الْمُرْسَلِينَ

۴۴۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَاتٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي أَحَدٌ أَنْ تَكُونَ خَيْرًا قُلُوبِ

ابن مثنیٰ -

۴۴۵۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذَرِ

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ لُؤَيٍّ عَنْ

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ الشَّيْخُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرُ

مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ -

سُورَةُ ص

۴۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُونَ

یہ فرشتوں کا قول ہے۔

صَرَاطُ الْجَحِيمِ سَوَاءٌ الْجَحِيمُ وَوَسَطُ الْجَحِيمِ

ایک معنی ہیں لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ یعنی ان کے کھانے میں

گرم کھولے پانی کی آمیزش ہوگی۔ مَدْحُورًا دھنکارا ہوا بھگایا

ہوا بَيْنَهُ مَكْنُونٌ پوشیدہ اور دُسا پئے ہوئے مرقی دُکھکا

عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ان کا ذکرِ خیر ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ يَسْخَرُونَ

نفاق کرتے ہیں بِلِ رِبِّ كُوكِبَتِهِ (بمطابق لغت میں) اُنسبًا

بَاب وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

کی تفسیر

(از قتیبہ ابن سعید از جریر از اعش از ابوداؤد) حضرت عبد اللہ

رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو زیبا

نہیں کہ وہ یوں کہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلح از والدش از ہلال بن علی کہ یکے

از قسیدہ بنی عامر بن لؤی بود از عطاء بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کہے کہ

میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے۔

سُورَةُ ص کی تفسیر

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ عوام رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے

عَنْدُرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْعَوَامِرِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي مَنْ قَالَ سَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فِيمَهُمْ أَمْرًا اقْتَدِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَبِّحُ فِيهَا

میں) ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اس سورت (من) میں سجدہ کرتے تھے۔

۴۴۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّنَافِيُّ عَنْ الْعَوَامِرِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةِ مَنْ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَنِ ابْنُ سَجْدَةٍ قَالَ أَوْ مَا تَقْرَأُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فِيمَهُمْ أَمْرًا اقْتَدِ فَكَانَ دَاوُدُ مِنْ أَصْرَبِكُمْ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ فَجَعَلَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِبَادَ عَجَبٍ الْقَطُّ الضَّعِيفَةُ وَهِيَ هُمَا ضَعِيفَةُ الْحَسَنَاتِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي عِزَّةٍ مَعَارِيزِ الْمَلِكَةِ الْآخِرَةِ مَلَكَةٌ تُرْكِيهِ الْإِخْتِلَاقَ الْكَذِبَ الْأَسْبَابَ طُرُقَ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا جَدُّ مَا هُنَا لَكَ مَهْرُومٌ لِعَنَى قُرَيْشٍ أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ الْقُرُونُ الْمُنَاصِبَةُ قَوَائِمُ رُجُوعٍ قَطَنًا عَدَّ أَبْنَا اتَّخَذُوا هُمْ سُبْحَانَا أَحْطَا بِرَبِّهِمْ أَتَرَابُ امْتَالُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَزِيدُ الْقُوَّةِ أَشْرَابُ - ایک ہی قسم کے لوگ - ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اَلْأَزِيدُ کا معنی عبادت کی قوت ہے۔

مجاہد رضی اللہ عنہ سے سورہ من میں سجدے کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کا استفسار کیا گیا تھا تو انہوں نے کہا کہ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فِيمَهُمْ أَمْرًا اقْتَدِ (سورہ النعام) چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں سجدہ کرتے تھے۔

(از محمد بن عبد اللہ از محمد بن مجاہد الطنافسی) عوام کہتے ہیں میں نے مجاہد سے سورہ من میں سجدہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا میں نے یہی استفسار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تھا کہ آپ نے اس سورت میں جو سجدہ کیا اس کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے کہا کیا تو نے (سورہ النعام کی) یہ آیت نہیں پڑھی وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فِيمَهُمْ أَمْرًا اقْتَدِ توداؤد علیہ السلام بھی ان پیغمبروں میں سے تھے جن کی پیروی کرنے کا ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا اس لیے آپ نے اس سورت میں (حضرت داؤد علیہ السلام کی پیروی میں سجدہ کیا۔ عجب کا معنی عجیب اَلْقَطُّ کا معنی کاغذ کا ٹکڑا یہاں نیکیوں کا صحیفہ مراد ہے (یا حسب کا پرچہ) مجاہد کہتے ہیں فی عِزَّةٍ کا معنی یہ ہے کہ وہ ثمرات اور سرکشوں والے ہیں۔ الْمَلَكَةُ الْآخِرَةُ سے قریش کا دین مراد ہے (یا الضمرانیت) الْإِخْتِلَاقُ جھوٹ الْأَسْبَابُ آسمان کے راستے۔ اس کے دروازوں میں جُنْدٌ مَا هُنَا لَكَ تَحْزُونٌ مِنَ الْأَحْزَابِ سے قریش کے لوگ مراد ہیں۔ أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ سے سابقہ امتیں مراد ہیں (من پر عذاب الہی نازل ہوا) قَوَائِمُ کا معنی پھرنا عَجَلٌ لَمَّا قَطَعْنَا میں قِطْعے سے مراد عذاب ہے اتَّخَذُوا هُمْ سُبْحَانَا کیا ہم نے انہیں ٹھٹھے مذاق میں گھیر لیا تھا؟

لے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پیغمبروں کی پیروی کا حکم دیا گیا تو چونکہ داؤد علیہ السلام نے اس موقع پر سجدہ کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ۱۲ منہ اس کو فرمایا ہے وصل کیا ۱۲ منہ یعنی یہ لوگ عترتِ کبریٰ میں ہیں مسرت پائیں گے ۱۲ منہ سکھ یا ہم نے غلطی کی کہ وہ دوزخ میں ہیں لیکن ہم کو کہتے ہیں نہیں

فِي الْعِبَادَةِ الْأَبْصَارُ الْبَهْرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ حُبَّ الْخَيْرِ
عَنْ ذِكْرِ رِثِيٍّ مِنْ ذِكْرِ طِفْقٍ مَسْحًا يَسْمُ أَخْرَافَ
الْخَيْلِ وَغَرَاقِبِهِمَا الْإِصْفَادُ الْوَقَاقِ

باب ۲۵۱۱ قَوْلُهُ هَبْ لِي
مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

۴۴۵۹ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيئًا مِنَ الْيَحْنِ
تَفَلَّتْ عَلَى الْبَارِحَةِ أَوْ كَلِمَةً تَحْوَاهَا لِيَقْطَعَ
عَلَى الصَّلَاةِ فَأَمَكَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ
أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَادِي الْمُسْجِدِ حَتَّى
تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ خِيٍّ
سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ
بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ قَرَدَةً خَاسِيَةً

باب ۲۵۱۲ قَوْلُهُ وَمَا آتَاكُمْ

الْمُتَكَلِّفِينَ

۴۴۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّنْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ
قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ
يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْجُلُوءِ أَنْ
يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

الْأَبْصَارُ اللَّهُ كَمَا مَوْلَى كَوْنُ رَسَدٍ دِيخْنِ وَالْهَبِ الْمُغِيرِ عَنْ ذِكْرِ رِثِيٍّ
مِنْ عَنْ مَعْنَى مَنْ هَبْ طِفْقٍ مَسْحًا لُكُورِ كَبِ يَادُنِ اَوْرَايَا لِنِرِ
دَحْبَتِ سَلَا تَهْمِيزَ نَاشِرُودِ كِيَا دِيَا تَلَوَا سَا اَهْمِيزَ كَبِ لَكِي هَلَا صَفَا دِيخْرِي

باب ۲۵۱۱ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي
إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ كِل تَفْسِيرِ

(اذا اسحاق بن ابراهيم از روح و محمد بن جعفر از شعبه از محمد بن زید)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ گزشتہ شب جنات کا ایک سردار آیا ایسا ہی کچھ آپ ﷺ فرمایا
وہ جن میری نماز توڑنے کے لئے مجھ سے بھڑکیا مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر
غالب کر دیا میں نے سوچا کہ اُسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں۔ صبح تمہیں
اُسے دیکھ لیتے۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آئی
”اے میرے رب مجھے ایسی حکومت عنایت فرما جو میرے بعد کسی کو سنا نہ لارہ
ہو۔“ روح راوی کہتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ذلیل
کر کے بھگا دیا۔

باب ۲۵۱۲ وَمَا آتَاكُمْ

الْمُتَكَلِّفِينَ كِل تَفْسِيرِ

(اذا قتیبہ از جریر از اعش از ابو الصنعی) مسروق رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں
نے کہا۔ اے لوگو! (تمہارے لئے ضروری ہے کہ) جو شخص کسی بات کو
جانتا ہو اُسے بیان کرے اگر نہ جانتا ہو تو یوں کہہ دے اللہ جانتا
ہے یہ کہنا کہ اللہ جانتا ہے کمالِ علم کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ کہہ دے میں تم سے اس وعظ و

لَنَسِيْتُمْ مَلِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ أَجْرٍ وَمَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَسَاحِدٌ مِّنْكُمْ عَنْ
الدُّخَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَا قَرِيْبًا إِلَى الْإِسْلَامِ فَاطَّخُوا عَلَيْهِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ عَلَيْهِمْ لِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَإِذَا خَلَّتْ
سَنَةٌ فَحَمَّيْتُ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْهَيْتَةَ
وَالْجُلُودَ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ
السَّمَاءِ دُخَانًا مِنَ الْجُوعِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ
يَغْشَى النَّاسَ هَذَا آتَاكَ إِلِيْمٌ قَالَ فَذَعَوْا
رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَتَى
لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ
ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ إِنَّا
كَاشِفُ الْعَذَابِ قَلِيلًا أَوْ كَثِيرًا وَلَوْ نَشَاءُ
الْعَذَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوا
فِي الْكُفْرِ فَآخَذَهُمُ اللَّهُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطِشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ

نصیعت کی کوئی اجرت و مزدوری نہیں مانگتا نہ میں دل سے بات جانے
والوں میں سے ہوں

اب میں تمہیں دُخان کا حال سُنا تا ہوں۔ واقعہ یہ ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو دعوتِ اسلام دی انہوں نے اسلام
لانے میں تاخیر کی (مخالفت پر کمر بستہ رہے) تو آپ نے دعاء فرمائی یا اللہ
یوسف علیہ السلام کے ہمہ کی طرح ان لوگوں پر سات سال قحط نازل فرما کر
میری مدد کر۔ چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور ان پر قحط کا عذاب نازل ہوا
ہر شے تباہ ہو گئی۔ لوگ مُردار اور کھالیں تک کھا گئے۔ عالم یہ ہو گیا کہ اگر
آسمان کی طرف کوئی نظر اٹھاتا تو لگا ہوں کے سامنے دھواں ہی دھواں نظر
آتا تو خداوند عالم کا ارشاد ہوا۔ اس دن کا انظار کر جب آسمان پر کھم کھلا
دھواں ہی دھواں ہو گا جو لوگوں پر مسلط ہو گا اور وہی قہر عظیم ہو گا۔
ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں پھر قریش دعاء مانگنے لگے رَبَّنَا
اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ (ہمارے اللہ بس اب ہم ایمان
لائے یہ عذاب ہم پر سے دور فرما دے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا أَتَى لَهُمُ الذِّكْرَى
انہیں نصیعت کیسے ہو سکتی تھی، اگرچہ ان کے لئے رسول و ولایت کیا گیا ہے۔
اور یہی ہوا کہ انہوں نے روگردانی کی اور کہا کہ یہ تو سکھایا ہوا ہے دیوانہ ہے
اور یقیناً کچھ ایام کے لئے ہم عذاب دور کرتے ہیں۔ تم پھر وہی کرتے ہو یعنی
تمہاری علت بن چکی ہے) بھلا کیسے قیامت کا عذاب بھی (کفار پر سے) موقوف ہو گا۔ (یعنی اس آیت سے دنیا کا عذاب و قہر مراد ہے)
ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ قہر دور ہو گیا تو وہ سب کفر کی طرف لوٹ گئے۔ بالآخر بدر کے دن اللہ نے انہیں سزا دی۔ یَوْمَ
نَبْطِشُ الْبَطِشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ سے بدر کی سزا مراد ہے۔

سُورَةُ الزُّمَرِ تَفْسِير

مجاہد کہتے ہیں اَفْئِنِّي نَسِيتُ سے مراد ہے کہ وہ منہ
کے بل دوزخ میں گھسیٹا جائے گا جیسے اس آیت اَفْئِنِّي

سُورَةُ الزُّمَرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَفْئِنِّي نَسِيتُ بِحُجْمِهِ
يُجْبَرُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُمْ

أَمْسَنَ يُقْلِقُ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنَ تَيَّأُ أَمِنًا مِّنْ فِرَافٍ ذِي
تَيَّأُ أَمِنًا ذِي عَوَجٍ لَّيْسَ وَرَجُلًا
سَلَمًا لِّلرَّجُلِ مَثَلٌ لَّا يَهْتَمُّهُ
الْبَاطِلُ وَالْإِلَهِ الْحَقُّ وَخَوَّفُونَكَ
بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ يَالِاذُنَّ وَكَانَ
خَوَّلْنَا عَطِيَّتًا وَالَّذِي حَبَاءٌ
بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهِ
الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ
هَذَا الَّذِي آتَيْنِي عِلْمْتُ بِهِمَا
فِيهِ مُتَقَاتِلُونَ الشَّكْسُ الْعَبِيرُ
لَا يُرْضَىٰ بِإِلَافٍ نَّصَافٍ وَرَجُلًا سَلَمًا
وَيَقَالُ سَالِمًا صَاحِبًا أَشْمَا زُتْ
نَفَرْتُ بِمَقَادِيرِهِمْ مِنَ الْقَوْرِ
حَاقِقِينَ أَطَا فَوَائِدِهِ مُطِيفِينَ
بِحَقَائِقِهِ بِجَوَائِدِهِ مُتَشَابِهًا لَّيْسَ
مِنَ الْإِشْتِبَاهِ وَلَكِنْ يُشْبِهُ
بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ -

باب ۳۶ قَوْلُهُ يَا عِبَادِي
الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ
اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ -

۴۴۶۱۔ **حدیث ثانی** ابراہیم بن موسیٰ

قال أخبرنا هشام بن يوسف أن ابن
جبرئيل أخبرهم قال يعلیٰ إن سعید

يُقْلِقُ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنَ تَيَّأُ أَمِنًا مِّنْ فِرَافٍ ذِي
عَوَجٍ شَبَدِ وَالْأَرْجُلَ سَلَمًا لِّلرَّجُلِ مَعْبُودَانِ بَاطِلِ اِدِر
خداوند تعالیٰ کی مثال ہے بھو خوفونک یا الذین من دونه
میں من دونه سے بت مراد ہیں خولنا ہم نے دیا۔
والذین جاع بالصّدق سے قرآن مراد ہے اور
صدق یہ سے سلمان مراد ہے جو قیامت کے دن (خدا
کے سامنے) اگر عرض کرے گا یہی قرآن ہے جو تو نے (دنیا
میں) مجھے عنایت فرمایا تھا۔ میں نے اس پر عمل کیا۔
مُتَقَاتِلُونَ - شکس سے نکلا شکس کا معنی جھگڑالو
جو انصاف کی بات پسند نہ کرے۔ سَلَمًا اور سالم اچھا
اور پورا آدمی اَشْمَا زُتْ نفرت کرتے ہیں بمقادیرہم
قور سے نکلا ہے یعنی کامیابی حَاقِقِينَ چاروں طرف
مُتَشَابِهًا اشتباہ سے نہیں نکلا بلکہ تَشَابُهًا یعنی
اس کی ایک آیت دوسری آیت کی تصدیق و تائید کرتی
ہے۔

باب ۳۷ يَا عِبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ
أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ -

(ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جبرئیل از

سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند مشرکوں
نے مہمت سے خون کے تھکے زنا بھی بہت کیا تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ

ابْنُ جُبَيْرٍ أَخْبَرَكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا سَأَلَا أُمَّ الْوَلَدِ لَيْسَ لَكَ كَانُوا أَقْدَقَ قَتْلُوا وَ أَكْثَرُوا وَ ذَرُّوا أَكْثَرُوا وَ أَفَاتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا آتِ الْوَلَدِ نَقُولُ وَ تَدْعُوهُ إِلَيْهِ لِحَسَنٍ كَوْنُهُ بَيْنَنَا أَنْ لَنَا عَمَلَنَا كَفَّارَةً فَانْزِلْ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَ نَزَلَ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ -

باب ۲۵۱۴ قَوْلِهِ وَمَا قَدَرُوا

اللَّهُ حَقَّ قَدَرِهِ

۱۴۶۲ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ خَبَرٌ مِنَ الْأَخْبَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجْعِدُكَ أَنْتَ وَاللَّهُ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى رَأْسِهِ وَ الْأَرْضِينَ عَلَى رَأْسِهِ وَ الشَّجَرِ عَلَى رَأْسِهِ وَ النَّسَاءِ عَلَى رَأْسِهِ وَ النَّبِيِّ عَلَى رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَهَكَذَا يَقُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّ بَدَنُ ثُمَّ أَجِدُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْخَبَرِ ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدَرِهِ وَ الْأَرْضُ جَمِيعًا بِمِثْلِهِ

علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے جس دین کی آپ دعوت دیتے ہیں، وہ دین اچھا ہے اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ جو گناہ ہم پہلے کر چکے ہیں (وہ اسلام قبول کرنے سے) صاف ہو جائیں گے۔ اس وقت (سورہ فرقان کی) یہ آیت وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ اور (سورہ زمر کی) یہ آیت قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم اور زیادتی کی اللہ کی رحمت (بخشش) سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً وہ (وہی توبہ کرنے والوں کے) سب گناہ معاف کر دے گا) نازل ہوئی۔

باب ۲۵۱۵ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدَرِهِ

کی تفسیر۔

(از آدم از شیبان از منصور از ابراہیم از عبیدہ) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد اہم (اپنی کتابوں میں لکھا ہوا) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینیں ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھالے گا۔ پھر فرمائے گا۔ میں بادشاہ ہوں۔

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کے کناؤں کے دندان مبارک بھی ظاہر ہو گئے۔ آپ نے اس عالم کے کلام کی تعریف کی پھر یہ آیت پڑھی۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدَرِهِ وَ الْأَرْضُ جَمِيعًا بِمِثْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ

تَبَيَّنَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ السَّمُوتُ مَطُوتَاتٌ
بِمَعِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ -

باب ۲۵۱۵ قَوْلُهُ وَالْأَرْضُ
جَمِيعًا قَبَضَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمُوتُ
مَطُوتَاتٌ بِمَعِينِهِ

۴۴۶۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
خَالِدِ بْنِ مُسَدِّ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي
السَّمُوتَ بِمَعِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ إِنِّي مُلْكُ
الْأَرْضِ -

باب ۲۵۱۶ قَوْلُهُ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ
فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمُوتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى
فَإِذَا أَهْمُوتًا مًسْتَظْهِرُونَ -

۴۴۶۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَرْوَيْقَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْثَةِ الْآخِرَةِ

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ -

باب وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبَضَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَالسَّمُوتُ مَطُوتَاتٌ بِمَعِينِهِ كِ تفسیر -

(از سعید بن حفیر از لیث از عبد الرحمن بن خالد بن مسافر از ابن شہاب
از ابوسعلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لے گا
اور آسمانوں کو اپنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا میں بادشاہ
ہوں۔ اب دوسرے (دنیا کے) بادشاہ کہاں ہیں؟

باب وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي
السَّمُوتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ
ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا أَهْمُوتًا مًسْتَظْهِرُونَ
كِ تفسیر -

(از حسن از اسمعیل بن علی از عبد الرحمن از زکریا بن ابی زائدہ از
عامر) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا آخری (یعنی دوسری بار) جب صور پھونکا جائے گا تو
اس کے بعد سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (بھوش میں آؤں گا) تو
کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش سے لگے ہوئے کھڑے ہیں

۱۔ اس حدیث سے پروردگار کے لئے انگلیاں ثابت ہوتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کی تصدیق کی اور یہاں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل کی تصدیق
کرس۔ اب بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ تصدیق لڑا دی کا گمان ہے جو اس نے اپنے گمان سے کیا والا لکھتے تصدیق کی راہ سے نہیں جیتے تھے بلکہ اس یہودی کی بات کو غلط جان کر وہ
یہودی مشتبہ اور مجرم تھے وہ اللہ کے لئے انگلیاں وغیرہ ثابت کرتے تھے وغیرہ قول صحیح نہیں اس لئے کہ فضیل بن عیاض نے جو مقصود سے حدیث کی اس میں بھی یہ ہے تعجباً مما قالہ البخاری و
تصدیقاً لہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے دوسری صحیح حدیث میں ہے ہاں من قلب الاھو باہن امبیین من امبایع الرحمن اور ابن عباس کی صحیح حدیث میں ہے
آفاقہ اللہ (یعنی احسن صورت) فرماتے ہیں کہ کتنی حتی وحدت بروانا ملکہ باہن ثلثی - اناہل انگلیوں کے پور دیں غرض انگلیوں کا اثبات پروردگار کا اپنے
ایسا ہی ہے جیسے دم، پیر، قدم، رجل اور جنب وغیرہ ۱۲ امیر

فَلَا أَدْرِي أَأَدْرِي أَنَّ اللَّهَ
كَانَ أَمْرٌ بَعْدَ التَّنْفِخِ -

٢٢٦٥ - حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ التَّفُحْتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالَ لَوْلَا
أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ
أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ قَهْرًا
قَالَ أَبَيْتُ وَبَقِيَ كُلُّ هَمٍّ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجَبَ
ذَنبِهِ فِيهِ يَوْمُكَ الْخُلُقُ -

اسی سے قیامت کے دن آدمی کا ڈھانچا کھڑا کیا جائے گا۔

سُورَةُ الْبُؤْمِينِ

قَالَ مُجَاهِدٌ حَمَّ حَبَارُهَا عَجَارُ
أَوَّاهِلِ السُّورِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ
اسْمٌ لِقَوْلِ شَرِيحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى
الْحَبَشِيِّ هـ

يُنْذِرُنِي حَامِيمٍ وَالرُّعْمُ شَاجِرٌ
فَهَلَّا تَلَا حَامِيمٌ قَبْلَ التَّقْدِيمِ

سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں حتم کا معنی اللہ ہی کو معلوم ہے جیسے دوسری سورتوں کے مقطعات کا علم خدا ہی کو ہے

بعض کہتے ہیں فحتم (قرآن یا سورت کا) نام ہے جیسے شریح بن

ابی اوقی اس شعر میں کہتا ہے

جب جنگ میں نیزہ بازی اور تلہ اندازی ہونے لگی تو وہ حکم پر تھکا ہوا حکم
پڑھ لینی چلائیے تھی

[illegible]

أَمَّا كُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ
 فِي يَوْمَيْنِ إِلَى طَائِعِينَ فَذَكَرَ فِي
 هَذِهِ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ السَّمَاءِ وَ
 قَالَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
 عَزِيزًا أَحْكِمًا سَمِيعًا بَصِيرًا أَفَكُلًا
 كَانَ ثُمَّ مَقِيلٌ فَقَالَ فَلَا أُنْسَابَ
 بَيْنَهُمْ فِي النَّفْخَةِ الْأُولَى ثُمَّ يُنْفَخُ
 فِي الصُّورِ فَصُوعِقُ مَن فِي السَّمَوَاتِ
 وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ
 فَلَا أُنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ وَ
 لَا نِسَاءَ لَوْنَ ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ
 أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ نِّسَاءَ لَوْنَ
 وَأَمَّا قَوْلُهُ مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ وَلَا
 يُكْتَمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا فَإِنَّ اللَّهَ
 يُغْفِرُ لِأَهْلِ الْإِخْلَاصِ ذُنُوبَهُمْ
 وَقَالَ الْمُشْرِكُونَ تَعَالَوْا نَحْزُلْ
 لَمْ تَكُنْ مُشْرِكِينَ فَخَلَعُوا عَنْهُمْ
 فَتَنَطَّلُوا أَيْدِيَهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ
 عُرِفَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَكْتُمُ حَدِيثًا وَ
 عِنْدَ كَذِبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْآيَةَ
 وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ
 خَلَقَ السَّمَاءَ ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى
 السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ

س) فرمایا اُنکے کفر کرنے کا گناہ جس نے جس نے زمین کو دو دن میں
 فی یومین - طائِعین تک - اس سے یہ ظاہر ہوتا
 ہے کہ زمین آسمان سے پہلے پیدا ہوئی نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
 وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا - عَزِيزًا أَحْكِمًا سَمِيعًا بَصِيرًا
 بصیراً - اس کا معنی تو یہ ہے کہ اللہ ان صفات سے (زمانہ
 ماضی میں) موصوف تھا اب نہیں ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں فرمایا
 فَلَا أُنْسَابَ بَيْنَهُمْ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب پہلا ہوا
 بھونکا جائے گا اور آسمان اور زمین والے سب ہوش ہو جائیں گے
 اس وقت رشتہ ناطہ کچھ باقی نہ رہے گا نہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے
 دہشت کے مارے نفی نفی ہو رہی ہوگی، پھر دوسری آیت میں آقُبَلْ
 بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ نِّسَاءَ لَوْنَ یہ دوسری مرتبہ ہوش ہونے
 جانے کے بعد کا واقعہ ہے۔ اب یہ مشرکین کا قول نقل کیا وَاللَّهُ
 كُنَّا مُشْرِكِينَ اور دوسری جگہ فرمایا وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا
 تو مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اخلاص والوں کو
 گناہ بخش دے گا اور مشرکین آپس میں میلاد کر س گئے حلیم
 بھی جا کر کہیں ہم دنیا میں مشرک نہ تھے تھے پھر اللہ تعالیٰ ان کے غلو
 پر ہم لگانے کا تباہ کرنے کا تھہر بولیں گے۔ اس وقت نہیں
 معلوم ہو جائے گا کہ اللہ سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی اور ہیئت
 کا فر یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ (دنیا میں) مسلمان ہوتے۔

باقی رہی یہ بات کہ زمین کو دو دن میں پیدا کیا اس کا یہ
 مطلب ہے کہ اسے پھیلا یا نہیں پھیرا آسمان پیدا کیا اور دو دن میں
 انہیں برابر کیا۔ ان کے طبقے مرتب کئے اس کے بعد زمین کو پھیلا یا

۱۔ ترجمہ ایک دوسرے کے سامنے آکر بوجھ بوجھ کریں گے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی میدان حشر میں جب سب دوبارہ زندہ ہوں گے اور کسی قدر ہوش ٹھکانے آئے گا ۱۳ منہ ۱۳ منہ اور
 ۱۴ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۰ منہ

كُلَّ سَاءٍ أَمْرًا مِمَّا أَمَرَهُ بِحَسَنَاتٍ
مَشَافِيهِمْ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرْبَاءَ
قَرَّبْنَا هُمُ بِهِمْ تَنْزِيلَ عَلَيْهِمْ
الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ أَهْتَرْتُ
يَا لَتَبَاتٍ وَرَبَّتِ ارْتَفَعَتْ وَقَالَ
غَايِبٌ مِنْ أَكْبَامِهَا حِينَ تَطْلُعُ
لَيَقُولَنَّ هَذَا إِلَى آيٍ يَعْمَلُ آتَا
مَعْقُودٍ بِهَذَا سَوَاءٌ لِلْسَّائِلِينَ
قَدَرَهَا سَوَاءٌ فَهَدَيْنَا هُمْ
ذَلِكَ نَاهُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالسَّيِّئِ كَقَوْلِهِ
وَهَدَيْنَا هُمُ التَّجْدِيْنَ وَكَقَوْلِهِ
هَدَيْنَا هُمُ السَّبِيلَ وَالْهَدْيَ إِلَى
هُوَ الْإِشْرَادُ بِتَنْزِيلِهِ أَصْدَقُهُ
مِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ
هَدَى اللَّهُ فِيمَهُمْ أَقْتَدَ
يُؤْذَعُونَ يَكْفُونَ مِنْ أَكْبَامِهَا
فَقَرَأَ الْكُفْرَى هِيَ الْكُفْرُ وَقَالَ
غَايِبٌ وَيُقَالُ لِلْعَيْنِ إِذَا خَرَجَ
أَيْضًا كَأَفْرَزٍ وَكُفْرَى وَفِي حَبِيمٍ
الْقَرِيبُ مِنْ فَيْحِيصٍ حَاصٍ حَادٍ
مَرْيِيَّةٍ وَمَرْيِيَّةٍ وَاحِدٌ أَوْ امْتَرَأَ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ

سَمَاءٍ أَمْرًا مِمَّا أَمَرَهُ بِحَسَنَاتٍ
مَنْعَلِقٍ (فرشتوں کو) فَيَّضْنَا مَخُوسٍ (نامبارک) وَقَيَّضْنَا لَهُمْ
قُرْبَاءَ هُمْ نے کفار کے ساتھ شیطانوں کو لگا دیا۔ تَنْزِيلُ
عَلَيْهِمْ (الْمَلَائِكَةُ) یعنی موت کے وقت ان پر فرشتے اترتے ہیں۔
أَهْتَرْتُ یعنی بیز سے لپٹا لپٹا لگتی ہے وَرَبَّتْ پھول پانی
ہے، ابھرتی ہے۔

مجاہد کے علاوہ دیگر حضرات کہتے ہیں یعنی جب پہل اپنے
قَالَ بَابُ رَأَيْتُ۔ لَيَقُولَنَّ هَذَا إِلَى آيٍ یعنی یہ میرا حق ہے میرے
نیک اعمال کا بدلہ ہے۔ سَوَاءٌ لِلْسَّائِلِينَ سب مانگنے والوں
کے لئے اسے یکساں رکھا ہے۔ فَهَدَيْنَا هُمْ سے یہ مراد ہے کہ ہم نے
انہیں اچھا برا دکھا دیا، بتا دیا۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا وَهَدَيْنَا هُمُ السَّبِيلَ
اور آتَا هَدَيْنَا هُمُ السَّبِيلَ۔ اس کے علاوہ ہدایت کا یہ معنی کہ سید
اور سچے رستے پر لگا دینا یہ تو اصدا کے معنی میں ہے اور أُولَئِكَ
الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فِيمَهُمْ أَقْتَدَ میں یہی معنی ملا ہے۔
يُؤْذَعُونَ رو کے جائیں گے۔ مِنْ أَكْبَامِهَا۔ کُفْرٌ
کہتے ہیں کفر کے چھلکے کو (یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے)
دیگر مفسرین کہتے ہیں انگلو رجب نکلے تو اسے بھی
کا فرما اور کُفْرَى کہتے ہیں۔ وَفِي حَبِيمٍ نزدیک رہنے
والا دوست۔

مِنْ فَيْحِيصٍ۔ فَيْحِيصٌ حَاصٍ سے نکلا ہے جہاں
کا معنی نکل نکل بھاگا۔ الْكُفْرَى۔ مَرْيِيَّةٍ اور مَرْيِيَّةٍ
کا ایک ہی معنی ہے یعنی شک۔ مجاہد کہتے ہیں اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ

لہ یعنی سب اس سے برابر ناکہ اٹھاتے ہیں یا سب اس سے یکساں عبرت حاصل کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے دو معنی آئے ہیں۔ ایک تو فرما
ماہ دکھلا دینا میری اچھی بات بتلا دینا ان میں تینوں آیتوں میں ہدایت کا یہی معنی ہے۔ دوسرے معنی راہ پر لگا دینا اور دُعا تک پہنچا دینا أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ میں یہ
معنی مراد ہے ۱۲ منہ ۱۱ اس کو عبد بن حمید نے اصل کیا ۱۲ منہ

و علیہ السلام

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ اِذْ قُمَ بِالْأُمَّتِ وَهِيَ
أَحْسَنُ سے یہ مراد ہے کہ غصے کے وقت صبر کر اور برائی کو معاف
کر دے۔ جب لوگ ایسے اخلاق اختیار کریں گے تو اللہ انہیں ہر
آفت سے محفوظ رکھے گا۔ اور ان کے دشمن بھی عاجز ہو کر ان کے

الْوَعْدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاِتِي
هِيَ أَحْسَنُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْغَضَبِ الْعَوْدُ
عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلْتُمْ عَفْوَ
اللَّهِ وَخَضَعْتُمْ لَهُمْ عَدُوَّهُمْ كَأَنَّهُ
وَلِيٌّ حَبِيمٌ

گھرے اور نہایت وفادار دوست بن جائیں گے۔

بَاب وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ
وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا
يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ كِتَابُ التَّوْحِيدِ

بَابُ قَوْلِهِ وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا
جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ
اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ

۴۴۶۷۔ **حَدَّثَنَا** الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ دُرُوجِ
ابْنِ الْقَيْسِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ نُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي
مَعْبُورٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ قَالَ كَانَ
رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنَ لَهُمَا مِنْ تَقِيفٍ
أَوْ رَجُلَانِ مِنْ تَقِيفٍ وَخَتَنَ لَهُمَا مِنْ
قُرَيْشٍ فِي بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اتْرُكُوا
أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا قَالَ بَعْضُهُمْ لِسَمْعٍ بَعْضُهُ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضُهُ لَقَدْ

(از صلت بن محمد از یزید بن زریع از روح بن قاسم از منصور
از مجاہد از ابو عمر) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آیت وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ اس کا
شان نزول یہ ہے کہ قریش کے دو آدمی اور ان کے سسرال کا کوئی
شخص جو ثقیف قبیلے سے تھا یہ تینوں شخص یا ثقیف کے دو آدمی
اور ان کے سسرال کا کوئی شخص جو قریش قبیلے سے تھا یہ تینوں ایک
گھر میں بیٹھے تھے۔ آپس میں کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سننا
ہے ہر کسی نے کہا چند باتیں سنتا ہے (جو ہم بلند آواز سے کہیں)، کسی
نے کہا اگر چند باتیں سنتا ہے تو تمام باتیں بھی گویا سن لیتا ہو گا۔
اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ

۱۔ اس سے دُرُج نامعلوم ہے جیسے کہتے ہیں اچھا خبر جو کہ ۱۲۰۷ھ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲۰۸ھ صغوان اور نفعیہ امیر بن خلف کے بیٹے
۲۔ ۱۲۰۸ھ عبد اللہ بن عمرو یا حبیب بن عمرو یا اخنس بن شریق ۱۲۰۹ھ ایک کا نام اخنس اور دوسرے کا نام معلوم نہیں ہو سکا ۱۲۰۸ھ فیض اللاری
میں جو خن کو فاضل دانا قرار دیا ہے اس کی سند صحیح معلوم نہیں ہوئی علیہذا روایت میں بغیر شک کیوں مذکور ہے ایک یقین اور دوسری کی وجہ سے ۱۲۰۸ھ
قریشی قبیلے تھے اور کم کی روایت میں صرف تین شخصوں کا ذکر ہے کہ وہ بیٹھے تھے یہ تفصیل نہیں کہ قریش کے تھے یا ثقیف کے ۱۲۰۸ھ یعنی جب قریش
پر رہ کر اس نے اتنی دور سے ہماری کچھ باتیں سن لیں تو معلوم ہوا کہ وہ سب کچھ سنتا ہے ہم آہستہ چھپا کر بولیں یا بکا کر ۱۲۰۸ھ

لَيْسَ كَلِمَةً فَانْزِلْهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ الْآيَةَ

بَاب ۲۵۱۸ قَوْلُهُ وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الْآيَةَ

۴۴۶۸ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
أَبِي مَعْبُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَجْمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ
قُرَشِيَّانَ وَثَقَفِيَّانَ أَوْ ثَقَفِيَّانَ وَقُرَشِيَّانَ كَثِيرَةً
شَمْعُو يُطَوِّبُهُمْ قَلِيلَةً فَقَالَ قُلُوبُهُمْ فَقَالَ
أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا تَقُولُ قَالَ
الْأُخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا
وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّكَ
يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَانْزِلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا
كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ
وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ وَكَانَ
سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهَذَا أَقْبُولُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ
أَوْ ابْنُ أَبِي يَحْيَى أَوْ حُمَيْدٌ أَحَدُهُمْ أَوْ ثَنَانٌ
مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبِتَ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذَلِكَ مَرَارًا
غَيْرَ وَاحِدَةٍ -

بَاب ۲۵۱۹ قَوْلُهُ فَإِنْ يَصِيرُوا

فَالنَّارُ مَشْوَى لَهُمُ الْآيَةَ

۴۴۶۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الشَّوْرِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
مَنْصُورٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بِمَنْحُودٍ -

عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ الْآيَةَ -

بَاب ۲۵۱۸ وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الْآيَةَ كِتَابُ التَّفْسِيرِ -

(از محمدی از سفیان از منصور از مجاہد از ابومعمر) حضرت عبداللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بیت اللہ کے پاس دو قرشی اور ایک ثقفی یا
و ثقفی اور ایک قرشی آئے ہوئے ان کے بیٹ بہت بڑے بڑے تھے مگر عقل کے
کم تھے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا کیا تمہارے خیال میں ہماری باتوں کو اللہ
سننا ہے؟ دوسرے نے کہا اگر دوسرے بولو گے تو سن لے گا اور آہستہ بولنے
سے نہ سن سکے گا۔ تیسرا کہنے لگا اگر وہ بلند آواز والی بات سن سکتا ہے تو آہستہ
والی بات بھی سن لے گا۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ
محمدی کہتے ہیں سفیان بن عیینہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے
تھے (پہلے) وہ بولتے کہتے تھے ہم سے منصور بن عمر یا عبداللہ بن ابی نعیم یا عیینہ
قیس نے بیان کیا مجھ صرف منصور کا نام لینے لگے باقی دونوں کا نام لینا چھوڑ
دیا۔ کسی بار اسی طرح انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

بَاب ۲۵۱۹ فَإِنْ يَصِيرُوا

فَالنَّارُ مَشْوَى لَهُمُ الْآيَةَ كِتَابُ التَّفْسِيرِ

(از عمر بن علی از یحییٰ از سفیان از محمدی از منصور از مجاہد از ابی معمر)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بالا منقول ہے۔

وَقِيلَ يَا رَبِّ تَفْسِيرُكَ الْحَبِيبُ
 آتَا لَا تَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ
 وَلَا تَسْمَعُ قَوْلَهُمْ وَقَالَ ابْنُ
 عَبَّاسٍ وَكَلَّوْا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ
 أُمَّةً وَاحِدَةً لَّوَلَا أَنْ جَعَلَ
 النَّاسَ كُلَّهُمْ لِقَاءَ أَلْجَعَلْتِ
 لِبُيُوتِ الْكُفَّارِ سُفُفًا مِّنْ فِضَّةٍ
 وَمَعَارِجَ مِّنْ فِضَّةٍ وَهُوَ دَرَجٌ
 وَسُرُورٌ فِضَّةٍ مُّقْرَنَيْنِ مُّطْبِقَيْنِ
 اسْفُونًا اسْفُونًا يَعِشُ يَعِشُ
 وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَفَضَرِبَ عَنْكُمْ
 الَّذِي كَرَأَى تَحْكَدُ بُونَ بِالْقُرْآنِ
 ثُمَّ لَا تَعَابُونَ عَلَيْهِ وَمَضَى
 مَثَلُ الْأَوَّلَيْنِ سُنَّةُ الْأَوَّلَيْنِ
 مُقْرَنَيْنِ يَعْنِي الْإِدْبَلَ وَالْحَيْلَ
 وَالْيَعَالَ وَالْحَبِيرَ يَنْشَأُ فِي
 الْحَلِيَّةِ الْجَوَارِي جَعَلَهُمْ هُنَّ
 لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا أَكْفَيْتُمْ تَحْكُمُونَ
 لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَا هُمْ
 يَعْنُونَ الْأَوَّلِينَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى

ایک دین پر) وَقِيلَ يَا رَبِّ کا معنی یہ ہے کیا کافر لوگ یہ
 سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی سرگوشی اور
 گفتگو نہیں سنتے۔
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وَلَوْ لَا أَنْ
 يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً کا یہ مطلب ہے اگر
 یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگوں کو کافر ہی بنا دالتا تو میں کفار
 کے گھروں میں چاندی کی چھتیں اور چاندی کی سیڑھیاں
 کر دیتا۔ معارج کا معنی سیڑھیاں تخت وغیرہ مقربین
 زور والے۔ اسْفُونًا ہمیں غصہ دلانا یعنی اندھا
 بن جائے۔

مجاہد کہتے ہیں أَفَضَرِبَ عَنْكُمْ الَّذِي كَرَأَى کا مطلب
 یہ ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو گے اور ہم
 تم پر عذاب نازل نہیں کریں گے (تمہیں ضرور عذاب ہوگا)
 وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلَيْنِ پہلے لوگوں کے واقعات حل ہوئے
 وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرَنَيْنِ یعنی اونٹ، گھوڑے، خیر
 اور گدھوں پر سہارا زور نہ چل سکتا تھا۔ يَنْشَأُ فِي الْحَلِيَّةِ
 سے بیٹیاں مراد ہیں۔ یعنی تم نے بیٹی ذات کو اللہ کی اولاد
 ٹھہرایا۔ افسوس تم کیسا فیصلہ کر رہے ہو!۔ لَوْ شَاءَ
 الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَا هُمْ میں تمھاری خیمہ کا مرجع
 بت ہیں کیونکہ خداوند عالم آگے فرماتے ہیں مَا كُنَّا لَهُمْ

۱۔ تفسیر اس قرأت پر ہے جب وَقِيلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ كِبَرٌ وَلَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ سَمْعٌ
 میں یہ عطف ہوگا لیساعتہ یہ یعنی خدا تعالیٰ اس کی گفتگو کو بھی جانتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو اس کی
 جو جانتے ۱۲ منہ ۱۳ مطلب یہ ہے کہ دنیا کی دولت کو اللہ کا احسان نہ سمجھنا چاہیے کہیں جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے ان کو دنیا کی دولت بہت سہجہ دنیا ایک یہ حقیقت
 ہر سہجہ اگر وہ بات نہ ہوتی تو دنیا میں سب کافر ہو جاتے یعنی جن صورت میں اللہ تعالیٰ سب کافروں کو مالدار کرتا لوگ دنیا کی لمح سے سب کفر اختیار کرتے اور یہ اللہ کو منظور
 نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کافروں کو اتنی دولت دیتا کہ ہر کافر کی چھت نیسے فرش وغیرہ سب چاندی کے ہوتے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی اگر اللہ تعالیٰ ان مافوروں کو ہالے پس نہ
 دیتا تو ہم کو اتنی طاقت نہ ہوتی کہ ان کو زور دے لپٹے پس میں ۱۲ منہ ۱۳ اللہ کی یاد بھیڑ دے دنیا میں پھنس جائے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو فرمایا نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳
 ۱۵ لوگ ان کے تذکرے کرتے رہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳

مُفَرِّقِينَ مَنَاطِيطَيْنِ يُعَالُ فَلَاحٌ مُفَرَّقٌ لِّفَلَاحٍ
مَنَاطِيطُ لَهُ وَالْأَكْوَابُ الْأَبَارِيقُ الْكَيْلُ الْغَوَاطِ
لَهُمَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ أَمَّا مَا كَانَ فَأَمَّا أَوَّلُ
الْإِنْفِيقِ وَهُمَا لَغَتَانِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبْدٌ
فَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ وَقَالَ
أَوَّلُ الْعَابِدِينَ الْحَاجِدُونَ مِنْ عَبْدِ يَعْبُدُ
قَالَ فَتَدَاوَى فِي أَمْرِ الْكِتَابِ جُملَةُ الْكِتَابِ
أَصْلُ الْكِتَابِ أَفْتَضِرُّبَ عَنْكُمْ الذِّكْرُ صَفْحًا
إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ مُّسْرِفِينَ وَاللَّهُ
لَوْ أَنَّ هَذَا الْقُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَدَهُ أَوْ أُكِلَ
هَذِهِ الْأُمَّةُ لَهْلَكُوا فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ
بَطْشًا وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ عُنُوبُهُ الْأَوَّلِينَ
جُزْءٌ عَدَلًا۔

کفار نے تندی بقرآن کی تھی قرآن کو اٹھالیا جاتا تو سب کے سب ہلاک ہو جاتے۔ وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ یعنی اگلے لوگوں پر عذاب واقع ہو چکا ہے۔ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءٌ یعنی بعض بندوں کو انہوں نے اللہ کے برابر کر دیا۔

سورہ دُخان کی تفسیر

مَجَابِلَہُ کہتے ہیں دھوا کا معنی خشکی کا راستہ عَلَی الْعُلَیِّینَ سے مراد اگلے زمانے کے لوگ جن کی تاریخ ان کے سامنے ہے
فَاعْتَبِلُوہُ اسے دیکھ لیں دود و دُجُنُہُہُ بھوڑے عینِ بڑی
بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کروں گے۔ جن
کا حسن و جمال دیکھ کر انھیں تعجب میں پڑ جائیں گی تَوَجَّوْا
مجھے قتل کرو۔ دھوا اس کن۔ تھا ہوا۔ ابن عباس رضی اللہ
عنہما کہتے ہیں کہ تَوَجَّوْا اتنا سیاہ جیسے تیل کی چھٹ کالی

سُورَةُ الدُّخَانِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَّهْوًا طَرِيقًا يَأْتِي بِهَا
عَلَى الْعُلَیِّینَ عَلَى مَنْ يَبْنِي ظَهْرُ بِلَہِ
فَاعْتَبِلُوہُ اذْقَعُوہُ وَرَدَّوْجُنُہُہُ
بُحُورًا نَحْنُ نَحْنُ هُمُ حُورًا عَيْنًا نَحْنُ
فِيهَا الطَّرَفُ تَوَجَّوْا الْقَتْلُ دَرَمًا
سَاكِنًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْمُهْلِ
أَسْوَدُ كَالْمُهْلِ الزَّيْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ

اللہ نے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے قرآن مجید میں اٹھایا ایک دو بارہ سہ بارہ ان کو سمجھا دیا۔ اس قول کو ابن ابی حاتم نے نقل کیا ۱۲۷۱ اس کو فرما رہی ہے جس نے کیا ۱۲۷۱

فَلَمَّا مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ قَالُوا لَئِنْ لَمْ يَنْزِلْ إِلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا مِنَ الْمَكِيدِينَ
فَلَمَّا مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ قَالُوا لَئِنْ لَمْ يَنْزِلْ إِلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا مِنَ الْمَكِيدِينَ

بَاب ۲۵۲۲ قَوْلِهِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا
الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ

۴۴۷۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْعُلَوِّانِ نَقُولُ لِمَا لَا
تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا
مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنْ قُرَيْشٌ لَنَا غُلَبُوا لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعَصَمُوا عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ أَعْبَى
عَلَيْهِمْ يَسْبِغُ كَسْبِجُ يُونُسَ فَأَخَذَ تَهُمُ سَنَةً
أَكَلُوا فِيهَا الْعِطَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهَنَّمَ حَتَّى بَلَغَ
أَحَدُهُمْ يَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ
الدُّخَانِ مِنَ الْجُحُومِ قَالُوا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا
الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ فَقِيلَ لَهُ إِنْ كَشَفْنَاهُمْ
عَذَابَهُمْ لَيَفْتِنَهُمْ فَنَقُصِّ عَنْهُمْ فَعَادُوا وَنُنَاقِمُ
اللَّهُ مِنْهُمْ يَوْمَ يُدْفَقُ لَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ تَأْتِي
السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّا

مُتَّقِينَ

بَاب ۲۵۲۳ قَوْلِهِ آتَى لَهُمُ
الَّذِي كُفِّرُوا وَكَانَ جَاءَهُمْ رَسُولٌ
مُبِينٌ الَّذِي كُفِّرُوا وَكَانَ جَاءَهُمْ رَسُولٌ

۴۴۷۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

بَاب ۲۵۲۳ قَوْلِهِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا
الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ

(الربيعي از ربيع از عیش از ابو الضمی) مسروق کہتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا علم فضل کی شان یہ ہے کہ جس چیز کو
نہ جانتا ہو صاف کہہ دے اللہ جانتا ہے (میں نہیں جانتا) اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تو کہہ (وہ کافر) اس تم سے کچھ بدلتے نہیں مانگتا نہ میں ان لوگوں
میں سے ہوں جو اپنی طرف سے بناوٹ کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہوا کہ قریش نے جب آپ کو کفر مان
نہ سنا اور مشرک پر کادہ ہو گئے تو آپ نے بدو عاوی یا اللہ ان پر محمد یوسف علیہ السلام کی
طرح سات سال قحط نازل فرما دیا یہی مدد فرما دیا وہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے اور
مارے بھوک کے ٹھیاں اور رازار کا گوشت کھانے لگے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ
بھوک کی سختی کی وجہ سے آسمان پر دھواں نظر آنے لگا تو ان لوگوں نے دعا کی کہ
یا اللہ ہم ایمان والے ہو گئے ہیں۔ یہ عذاب الیم ہم پر سے اٹھالے۔ تب ان
سے کہا گیا کہ اگر تم نے عذاب اٹھالیا تو یہ کفر کی طرف والپس ہو جائیں گے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو رحمت اپنی نازل ہوئی۔ کچھ لوگ پھر
ابی بکر (کفر کی طرف) والپس ہو گئے اور ان سے خداوند کریم نے جنگ بد میں اس کا
بدلہ لیا۔ غرض اس آیت یَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ دُخَانًا سے یہی واقعہ وارد کیا
ہے۔

بَاب ۲۵۲۴ آتَى لَهُمُ الَّذِي كُفِّرُوا وَكَانَ جَاءَهُمْ
رَسُولٌ مُبِينٌ کی تفسیر۔

ذکر اور ذکر کی کے ایک ہی معنی ہیں یعنی نصیحت حاصل کرنا۔

(از سلیمان بن حرب از جریر بن حازم از ابو الضمی) مسروق

مَدَّ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَازِمٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّفْحَاءِ
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا
قُرَيْشًا كَذَّبُوهُوَ وَاسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ
أَعِنِّي عَلَيْهِمْ يَسْبِعُ كَسْبِعُ يَوْسُفَ فَأَصَابَتْهُمْ
سَنَةٌ حَمَمَتْ يَعْزِي كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى كَانُوا يَأْكُلُونَ
الْمَيْتَةَ فَكَانَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فَكَانَ يَبْرَأُ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَمِثْلُ الدُّخَانِ مِنْ الْجَهَنَّمَ
وَالْجَوْعُ لَمْ يَزَلْ يَأْتِيهِمْ فَكَانَ يَقْبَلُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ
بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ
أَلِيمٌ حَتَّى بَلَغَ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا
إِنْ كُنْتُمْ عَاكِفُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفَيْتُكُمْ شَيْئًا
عَنْهُمْ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَالْبَيْشَةُ

الْكُبْرَى يَوْمَ يَدْرُ

بَاب ۲۵۲۶ قَوْلُهُ لَمْ تَوَلَّوْا عَنَّهُ
وَقَالُوا أَمَلَكُمْ مَعْجُونٌ

۲۵۲۶ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَ
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصَّفْحَاءِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ فَإِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَرَى قُرَيْشًا
اسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ

کہتے ہیں میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوا۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریش
کو دعوتِ اسلام دی اور انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کا
کہنا نہ مانا تو آپ نے یہ دعاء کی یا اللہ ان لوگوں پر عید یوسفی کی
طرح سات سالہ قحط نازل فرما اور میری مدد کر۔ چنانچہ ان پر ایسا قحط
آیا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی۔ نوبت یہ پہنچی کہ مردار تک کھانے لگے۔ ان میں
سے کوئی کھڑا ہوتا تو بھوک اور کمزوری کے مارے اپنے اور آسمان کے بین
ایک دھواں سادیکھتا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت
فرمائی۔ قَدْ زَقَقْتُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ دُخَانًا - عَاكِفُونَ تک
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بھلا کیا یہ بھی ہو سکتا
ہے کہ عذاب قیامت ان سے پھالیا جائے۔ (یعنی یہاں اس آیت سے
دنیاوی عذاب مراد ہے) وہ فرماتے ہیں بَيْشَةُ الْكُبْرَى سے مراد
بدر مراد ہے۔

بَاب ۲۵۲۷ قَوْلُهُ لَمْ تَوَلَّوْا عَنَّهُ
وَقَالُوا أَمَلَكُمْ مَعْجُونٌ

(از بشر بن خالد محمد از شعبہ از سلیمان و منصور از ابو الصنفی از
مشرق) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور کہا اے محمد کہ
دیکھئے میں تم سے اس دعوت و تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ واقعہ
یہ ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا کہ قریش کسی طرح
میرا کہنا نہیں سننے تو آپ نے یہ دعاء کی یا اللہ! عید یوسفی کی طرح
سات سالہ قحط ان پر بھیج کر میری مدد کر۔ چنانچہ قحط پہنچا۔ اس نے
ہر شے تباہ کر دی۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ بڑیاں اور چمڑے تک بھی

کہا گئے۔

يَسْبِغُ كَسْبِيعَ يُوسُفَ فَأَخَذَ تَهُمُ السَّنَادَةَ
 حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ
 فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْبَيْتَةَ
 وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ
 فَأَتَاهُ أَبُو سُلَيْمٍ فَقَالَ أَيُّ مُحَمَّدٍ إِنَّ قَوْمَكَ
 قَدْ هَلَكُوا فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ قَدْرًا
 ثُمَّ قَالَ نَعُودُ وَأَبْعَدُ هَذَا فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ
 ثُمَّ قَرَأَ قَاتِبٌ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ
 مُبِينٍ إِلَى عَائِدٍ وَنَافِثٍ كَشَفَ عَذَابَ الْأُخْرَى
 فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَيْطُشَةُ وَاللُّزْمُ وَقَالَ
 أَحَدُهُمُ الْقُسْرُ وَقَالَ الْأَخْرَجُ الْقُسْرُ

اور منصور را دیووں میں سے ایک یوں کہتا ہے یہاں تک کہ انہوں نے ہڈی اور ہمار کو بھی نہ چھوڑا۔ اور زمین سے ایک دھواں سا نکلتا شروع ہوا۔

پھر اوسفیان (جو اس وقت کافر تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی قوم کو ہلاک ہو رہی ہے۔ اب دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ یہ قحط موقوف کر دے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اور فرمایا تم عذاب ٹلنے کے بعد پھر کفر کرنے لگو گے اور آپ نے یہ آیت پڑھی فَأَنْتَقِبُ يُومَرُ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ — عَائِدٌ وَنَافِثٌ۔ منصور کی روایت میں اسی طرح ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر یہ آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو آخرت کا عذاب کہیں موقوف ہو سکتا ہے؟ بات یہ ہے کہ دُخَانُ، الْبَيْطُشَةُ اور الْقُسْرُ نام یہ تینوں نشانیاں گزر چکیں۔

سیلمان اور منصور میں سے ایک صاحب یہ کہتے ہیں کہ جانہ کی نشانی بھی گزر چکی ہے۔ دوسرے صاحب کہتے ہیں روم کی نشانی بھی گزر چکی ہے۔

بَابُ ۲۵۲۷ قَوْلُهُ إِنَّا كَا شِفُوا
 الْعَدَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ
 إِلَى قَوْلِهِ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ

۴۷۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا
 وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْرُوقٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خُمُسٌ قَدْ مَضَى الْقَامُ
 وَالرُّومُ وَالْبَيْطُشَةُ وَالْقُسْرُ وَالِدُّخَانُ

بَابُ ۲۵۲۸ إِنَّا كَا شِفُوا الْعَدَابِ قَلِيلًا
 إِنَّكُمْ عَائِدُونَ سے إِنَّا مُنْتَقِمُونَ تک کی
 تفسیر۔

(از یحییٰ از وکیع از اعمش از مسلم از مسروق) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں گزر چکیں۔ لزام، روم، بېطشہ، قسمر اور دُخَان۔

یہ اگلی روایتوں کے خلاف ہے جن میں یہ مذکور ہے کہ دیکھنے والے کو زمین و آسمان کے درمیان دھواں سا معلوم ہوتا کیونکہ احتمال ہے کہ یہ دھواں زمین سے آسمان تک پھیلا ہو یا دیوؤں یا میں ہوئی ہوں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب بارش باس نہیں ہوتی تو زمین بہت گرم ہو کر اس میں سے ایک مائع دھواں کی طرح نکلتا ہے امالیا کی طرف تو ایسے بہاؤ موجود ہیں جن میں سے مائع دن آگ نکلتا ہے دھواں دھواں رہتا ہے اور کبھی بھی زمین میں سے یہ گرم مادہ نکل کر وہ دریا تک پھیلتا چلا گیا ہے اور جو چیز سامنے آئی درخت آدمی مال و دیوار وغیرہ اس کو جلا کر خاکستر کر دیا ۱۲۱۷

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكْبِ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ لَسْتُمْ تَسْمِعُهُمْ كَلَّمَ نَسَاكُمْ
تَوَلَّكُمْ۔

بَاب ۲۵۲۸ قَوْلُهُ وَمَا يَهْدِيكُمْ إِلَّا الدَّهْرُ۔

۳۴۷۸ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسْتَبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِي
ابْنَ آدَمَ يَسْبُ الدَّهْرُ وَأَنَا الدَّهْرُ يَبِيدُ الْمَوْتُ
أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

سُورَةُ الْاِحْقَافِ

قَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا يُفَيْضُونَ ثَقْوَتَهُمْ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَثَرُهُ وَأَخْرَجَهُ
أُثَارُهُ بِقِيَّتِهِ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ
عَتَّابٍ يَدُ عَامِتٍ التَّوَسُّلُ لَمَسْتُ
بِأَوَّلِ التَّوَسُّلِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَرَادَ بِكُمْ
هَذِهِ الْأَرْفَاقَ هِيَ تَوَسُّدُكُمْ
عَمَّ مَا تَدْعُونَ لَا تَسْمَعُونَ أَنْ

سُورَةُ جَاثِيَةِ کی تفسیر

جَاثِيَةِ گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے۔ (ڈر کے مارے)
مجاہد کہتے ہیں لَسْتُمْ تَسْمِعُهُمْ کا معنی لکھتے تھے۔ نَسَاكُمْ تمہیں
بھڑو دیں گے۔ (عذاب میں پڑا رہنے دیں گے)۔

بَاب وَمَا يَهْدِيكُمْ إِلَّا الدَّهْرُ کی تفسیر۔

(از محمدی از سفیان از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ آدمی مجھے ستاتا ہے، زمانے کو بڑا کہتا ہے۔ میں زمانے کا مالک
ہوں (زمانہ کیا کر سکتا ہے) سب کام میرے ہاتھ میں ہے۔ میں جس
رات دن کو چاہوں بٹ کر لاتا ہوں۔

سُورَةُ اِحْقَافِ کی تفسیر

(مجاہد کہتے ہیں ثَقْوَتَهُمْ جو تم زبان سے نکالتے ہو۔
بعض مفسرین أَثَرُهُ، اُثَرُهُ اور اُثَارُهُ (تینوں قراءتیں ہیں)
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں يَدُ عَامِتٍ التَّوَسُّلُ کا یہ معنی
ہے کہ میں ہی کوئی پہلا پیغمبر دنیا میں نہیں آیا۔ دیگر مفسرین کہتے ہیں
أَرَادَ بِكُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ میں نے تمہارے لیے کیلے
ہے لیکن اگر تمہارا دعویٰ صحیح ہو تو یہ چیزیں تمہیں تم اللہ کے سوا ہوتے
ہو، پوچھو کہ لائق نہیں۔ (اول دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ دلیل نہیں

۱۔ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱۵۰ گرام کا ہے کہ جس زمانہ کمال کا دور تھا اس میں یہ نہیں کہ زمانہ خود اللہ ہے جیسے دہریے سمجھتے ہیں کہ خدا اللہ
اللہ کا خود نہیں ہے بلکہ اس کا خود بخود پیدا ہو گیا ہے اور اس کے انقلاب سے خود بخود پیدا ہوتے ہیں ابن کثیر نے کہا کہ ابن حزم نے غلطی کی جو دہریہ کو
اللہ تعالیٰ کے اس لئے صلی بن داؤد نے کیا ۱۲ منہ ۱۱۵۰ گرام اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱۵۰ گرام اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

تُعْبَدُ وَلَكِنَّ قَوْلَهُ أَرَأَيْتُمْ بُرُودِيَّةَ
الْعَيْنِ رَبًّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَيْلَكُمْ
أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ خُلُقًا
شَيْئًا -

باب ۲۵۲۹ - قَوْلِهِ وَالَّذِي
قَالَ لِيُوَالِدِيهِ أَقْبَلْ لَكُمْ أَتَعِدَانِي
أَنْ أُخْرِجَ وَقَدْ خَلَّتِ الشُّرُوءُ مِنْ
قَبْلِي وَهَمَّا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ
وَيُبَلِّغُ آمِنْ إِنْ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا
فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ -

۳۷۷۹ - **حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ**
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى
الْحِجَازِ اسْتَعْبَلَهُ مَعُويَةَ فَنُخِطِبَ فَبَعَلَ
يَدَ كُرَيْبِ بْنِ مَعُويَةَ لِكَيْ يَبَايَعَهُ لَعَدَدِ
أَبْنِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
شَيْئًا فَقَالَ خُذْ دُمًّا فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ وَذَ
فَلَمْ يَقْدِرُوا فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هَذَا الَّذِي
أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَالَّذِي قَالَ لِيُوَالِدِيهِ أَقْبَلْ لَكُمْ
أَتَعِدَانِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ ذَرَأَةِ الْحِجَابِ
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّهُ اللَّهُ
أَنْزَلَ عُدْرَتِي -

اس لئے کہ انہوں نے کچھ سیدھا نہیں کیا) اَرَأَيْتُمْ بُرُودِيَّةَ
سے مراد آنکھ کا دیکھنا نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کیا تم جانتے
ہو؟ کیا تمہیں خبر ہے؟ کہ جن چیزوں کی تم عبادت کرتے
ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہے؟ -

باب ۲۵۲۹ - وَالَّذِي قَالَ لِيُوَالِدِيهِ أَقْبَلْ
لَكُمْ أَتَعِدَانِي أَنَّهُ أُخْرِجَ وَقَدْ خَلَّتِ
الشُّرُوءُ مِنْ قَبْلِي وَهَمَّا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ
وَيُبَلِّغُ آمِنْ إِنْ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا فَيَقُولُ مَا
هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ کی تفسیر -

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از ابوشیر یوسف بن ماکہ کہتے ہیں
کہ مروان بن حکم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم حجاز تھا۔ وہ
خطبے میں یزید بن معاویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہنے لگا معاویہ رضی اللہ عنہ
کے بعد اس کی بیعت کی جائے۔ اس وقت عبدالرحمن بن ابی بکر نے کوئی
اعتراض کیا۔ مروان کہنے لگا اسے گرفتار کر لو۔ انہوں نے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کے گھر میں پناہ لی اور یہ لوگ اسے گرفتار نہ کر سکے۔ آخر
(مجموعہ ہو کر) مروان باہر کھڑا ہوا کہنے لگا۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل
ہوئی ہے۔ وَالَّذِي قَالَ لِيُوَالِدِيهِ أَقْبَلْ لَكُمْ الْأَيَّامَ - حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے پس پردہ کھڑے ہوئے جواب میں فرمایا کہ خداوندِ عالم
نے ہمارے بھائی میں کوئی آیت نازل نہیں کی البتہ میری پاکیزگی میں تو
قرآن کی آیات نازل ہوئیں۔

لَا تَعْلَمُونَ أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَحْتَجُّ بِالْحِجَابِ لِيُوَالِدِيهِ أَقْبَلْ لَكُمْ أَتَعِدَانِي
كَوْنِهِ بِنَا مَاتَ - کہتے ہیں مروان نے معاویہ کے حکم کے مطابق لوگوں کو جمع کیے یہ خطبہ پڑھا تھا اور معاویہ یہ جانتے تھے کہ ان کی زندگی میں ہی لوگ یزید سے بیعت کر لیں مگر ان کے بعد
پھر کسی شورش نہ ہو سکتی تھی لہذا اس کا خلاف بھی کیا وہی سلطنت ہوئی کہ باپ کے بعد بیٹے کو چاہا گو وہ لائق و مستحق ہو یا نہ ہو اور ابوبکر نے جو عذر کو خلیفہ بنایا
تو اس کی مثال کہوں دیتا ہے ابوبکر نے عذر کو سب لوگوں میں افضل اور خلافت کے اہل سمجھا اس وجہ سے ان کو خلافت دی ابوبکر نے اپنی اولاد میں سے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا اور اس
کو یہ پابندی نہیں کہ اپنے بیٹے کو عزت حاصل ہو کر اس کو خلافت کا استحقاق نہ ہو مگر ہم کہتے ہیں عبدالرحمن بن ابی بکر کی تقریر بالکل صحیح تھی اور مروان (بقیہ ص ۵۹۷)

باب ۲۵۳۰ قَوْلِهِ فَلَمَّا آرَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالَ لَوْ هَذَا جَارِيٌّ مُطِيرٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ عَارِضُ السَّحَابِ

۴۳۸۰۔ **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ** قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَالِحًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَنْتَبِهُمُ كَالْتِ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرُفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرَحُوا إِبْجَاءً أَنْ يَكُونُوا فِي الْمَطَرِ وَإِنَّمَا إِذَا رَأَيْتَهُ عَرِفَ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُ بِئِذَا كَانَ عَذَابُ عَذَابِ قَوْمٍ بِالرَّيْحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمُ الْعَذَابِ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُطِيرٌ نَا۔

الَّذِينَ كَفَرُوا

أَوْ نَارَهَا أَمَّا هَآ حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ عَرَفَهَا بِكَيْفِهَا وَقَالَ لَهَا مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ لَهُمْ عِلْمٌ

باب فَلَمَّا آرَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالَ لَوْ هَذَا جَارِيٌّ مُطِيرٌ نَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ كِي تَفْسِير۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عَارِضٌ سے مراد ابر سے ہے

(از احمد ابن وہب از عمرو از ابو النضر از سلیمان بن یسار)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنے زور سے ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک نظر آنے لگے بلکہ آپ کی ہنسی ہی مسکراتا تھا اور آپ کا ہال تھا کہ جب ابر یا آندھی دیکھتے تو آپ کا چہرہ مبارک متفکر ہو جایا کرتا۔ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ تو جب ابر کو دیکھتے ہیں خوش ہوتے ہیں کہ اب بارش ہوگی مگر آپ کے چہرے پر اتنا فکر نمودار ہو جلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! مجھے یہ فکر ہوتی ہے کہ کہیں عذاب تو نہیں ہے۔ ایک قوم پر آدمی کا عذاب آیا (یعنی قوم عادیہ) انہوں نے عذاب کا ابر دیکھا تو کہنے لگے یہ ابر تو ہم پر برسے والا ہے۔

سُورَةُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كِي تَفْسِير

أَوْ نَارَهَا۔ اپنے گناہ اتار دے، مسلمان کے سوا کوئی باقی نہ رہے یہ عَزَمْنَا اسے بیان کرنے کا، بتا دے گا۔ مجاہد کہتے ہیں مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا میں مولى سے مراد ولی یعنی کارساز ہے۔ عَزَمَ

(یعنی اسے مضبوطی سے سمجھنے کی بات) میں سے تھا اور ظالموں کا مددگار تھا اللہ اس کی جگہ بھلا ابوبکر اور عمر کی کیوں مثال دی چاہے نیک خاک دیا یہ عالم پاک۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب حضرت عائشہ سے کوئی بات میں غلطی نہ ہو تو کہنے لگے اگر حق تعالیٰ قیامت کے دن مجھے پوچھے گا میں نے کس کو غلط کیا تو میں کہوں گا میں کوئی نیک آدمی نہیں تھا اور اہل حق علی تمام مدت مسکے چونکہ حضرت عائشہ کے گھر کا سامنے سلمان مکتومت و حوریت کہتے تھے انہیں سے دوسری روایت میں ہے حضرت عائشہ نے فرمایا مروان بن الحنفیہ کہ آنحضرت نے مجھ کو ان کے باپ پر اس وقت لعنت کی جب مروان اس کی پشت میں تھا اور مروان اللہ کی لعنت کا ایک شہر ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۱۲) اس میں کوئی سوائی حاتم نے وصل کیا یہاں سے کہ اگر لوگوں نے اوزار کے معنی نہیں سمجھتے ہیں ۱۲ منہ ہر ایک ہر شے کی اپنا نغمہ ہے یہاں سے کا ۱۲ منہ اس کو طہری نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

جَدَّ الْأُمَرَاءَ فَلَا يَجْهَنُوا وَلَا تَضَعُوا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَضْعَانَهُمْ حَسَنًا
أَبْنِ مُتَعَتِّبٍ

باب ۲۵۳۱ قَوْلُهُ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ كَعْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَوِيَّةُ بْنُ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ كَيْسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَّغَ
مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْلِ الرَّحْلَيْنِ فَقَالَ
لَهُ مَهْ قَالَتْ هَذَا أَمَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْفُطَيْمَةِ
قَالَ أَلَا تَرَوْنَيْنِ أَنْ أَمِيلَ مِنْ وَصْلِكَ وَأَقْطَعَ مِنْ
قَطْعِي قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
أَقْرَأَ وَأَنْ شِئْتُمْ فَمَنْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ
أَنْ تَقْصِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

اور اپنے نالے رشتہ توڑ دو

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَوِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو
الْحَبَابِ سَعِيدُ بْنُ كَيْسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَّغَ
قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْلِ الرَّحْلَيْنِ فَقَالَ
لَهُ مَهْ قَالَتْ هَذَا أَمَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْفُطَيْمَةِ
قَالَ أَلَا تَرَوْنَيْنِ أَنْ أَمِيلَ مِنْ وَصْلِكَ وَأَقْطَعَ مِنْ
قَطْعِي قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
أَقْرَأَ وَأَنْ شِئْتُمْ فَمَنْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ
أَنْ تَقْصِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُعَوِيَّةُ بْنُ
أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

الْمَوْجِبُ جَنَّةً كَمَا ارَادَهُ يَحْتَمِلُ هُوَ جَاءَ قَوْلُهُ يَتَمَلَّوْا سَبْعَ نَكَرَةٍ
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اَضْعَانَهُمْ کا معنی
ان کا حسد اور کینہ (ابن سیرا ہوا پانی)

باب ۲۵۳۱ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ کی تفسیر

(از خالد بن کعب از معاویہ بن ابی ہریرہ از سعید بن کیسار) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالیٰ جب سب مخلوقات پیدا کر چکا، اس وقت ناطہ (رشتہ) نے (مجم ہو کر)
کھڑے ہو کر خداوند کا دامن پکڑ لیا۔ خداوند عالم نے فرمایا: پھر یہ کیا کر رہا ہے؟
وہ عرض کرنے لگا میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ کوئی مجھے کاٹے۔
راتا توڑے، (برادری چھوڑے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ
جو کوئی تجھے جوڑے وہ مجھ سے جوڑے۔ اور جو کوئی تجھے توڑے وہ مجھ سے توڑے۔
یہ سن کر رات (رشتہ) رحم کہنے لگا۔ پروردگار! میں اس پر راضی ہوں۔
پروردگار نے فرمایا ایسا ہی ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تم چاہو تو اس حدیث کی
تائید میں (سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آیت پڑھو۔ تم سے تو یہی توقع ہے کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو ملک میں فساد و فحشاء نہ پھیلے۔

(از ابراہیم بن حمزہ از عاتق از معاویہ از عاتق ابوالحباب سعید بن کیسار)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بالا بیان کرتے ہیں۔ اس میں
یہ الفاظ ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت
پڑھو۔ فَمَنْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تَقْصِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

(از بشر بن محمد از عبد اللہ از معاویہ بن ابی ہریرہ) میں حدیث
بیان کی اس میں بھی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۔ اس کو ابن ابی مائیم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳۵ جن کا رنگ یا بویا مزہ بدل جائے ۱۲ منہ ۳۵ حقوق اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پانا ناریندا بند ہے
۲۔ ۱۲ منہ ۳۵ میری رضا مندی حاصل کرے ۱۲ منہ ۳۵ میں اس پر اپنا غضب اتار دوں ۱۲ منہ

٢٢٨٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي
بَعْضِ اسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ
لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ
يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَكَلْتُ أَمْرَ عُمَرَ نَزَرْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ كُلَّ ذَلِكَ
لَا يُجِيبُنِي قَالَ عُمَرُ فَتَحَرَّكَتُ بِعِزِّي ثُمَّ تَقَدَّسْتُ
أَمَّا مَا النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ
فَمَا لَشَيْءٍ أَنْ سَمِعْتُ مَارِحًا يَتَخَرَّجُ يَنْقُلْتُ
لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ فَمِئْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَلَيْهِ
فَقَالَ لَقَدْ أَنْزَلْتَ عَلَى النَّبِيِّ سُورَةٌ تَمُوجُ
إِلَى مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ لَا
فَقَدْ نَالَكَ فَتَحْمِلُ مِثْلَهُ.

٢٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عُذُرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ كَثَادَا عَنْ
أَكْبَرِ رِثَا فَعَنَّا لَكَ فَنِيَا مُبِيَا قَالَ مُحَمَّدُ يَبِيَا-

٢٢٨٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرِهِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ

۱۷۔ اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کو مسلمانوں کی فتح فرمایا کیونکہ اس صلح کا نتیجہ مسلمانوں کو مکہ کی طرف تین بار حج کی سعادت عطا ہوئی۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ زنا لک ز زید بن اسلم) اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر (حدیبیہ) میں تشریف لے جا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ رات کا وقت تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ (آپ پر وحی آ رہی تھی) انہوں نے پھر پوچھا۔ آپ نے تب بھی کوئی جواب نہ دیا۔ پھر پوچھا تو بھی جواب نہ دیا۔ آخر حضرت عمرؓ کو کو سننے لگے۔ عمر! (کاش تو مر جائے) تیری ماں تجھ پر مردے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار عاجزی سے پوچھا لیکن آپ نے ایک بار بھی جواب نہ دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنی سواری کے اونٹ کو ایڑ لگائی اور لوگوں کے آگے نکل گیا۔ دل میں خوف تھا کہیں میرے خلاف قرآن میں کوئی آیت نازل نہ ہو جائے۔ بقوٹی دیر نہ گزری تھی کہ ایک پکارنے والے کی آواز سنی وہ مجھے آواز دے رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے یاد کیا ہے، میں ڈر اٹھا یہ میرے متعلق کوئی آیت نازل ہوئی ہے (خیر میں آپ کے پاس آیا۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسی رات (ابھی ابھی) مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی وہ مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج کی روشنی پہنچتی ہے۔ پھر آپ نے سورت پڑھی۔ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا

(از محمد بن بشیر از عنده از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ
عنه کہتے ہیں کہ اِنَّا قَمَحْنَا لَكَ قَمَحًا مُبِينًا سے مراد صلیح حدیبیہ ہے۔

(از مسلم بن ابراہیم از شعبہ از معاویہ بن قرظہ) عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن سورہ فتح پڑھ رہے تھے اور آواز دُہرا کر (بڑی خوش گمانی کے ساتھ) پڑھ رہے تھے معاویہ بن قرظہ کہتے ہیں اگر میں چاہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ملائوں کے حق میں بہتر ہو اسی روز سے اسلام کو بے مدد ترقی ہوئی اور کافروں کی قوت مضاعف ہو گئی

فَرَجَعَ فِيهَا قَالَ مَعُوبَةٌ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَهْجَى
لَكُمْ قَوْلَ آيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلْتُ

بَاب ۲۵۳۳ قَوْلِهِ لِيُغْفَرَ لَكَ اللَّهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ سُبُلًا

مُسْتَقِيمًا

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ

قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ
أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَدَّ مَنَ قَدْ مَا لَا يَقِيلُ لَهُ
غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا اشْكُرُوكَ -

فرمایا کیا میں خدا کا شاکر بندہ نہ بنوں ؟ -

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا كُوفَةُ
عَنْ أَبِي الْأَسودِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ
مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَكَّرَ قَدْ مَا لَا تَقَالَتْ عَائِشَةُ
لَمْ تَصْنَعْ هَذِهِ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ
لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ
أَفَلَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونُ عَبْدًا اشْكُرُوكَ فَلَمَّا كَثُرَ
نَحْنُهُ صَلَّى خَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكُوعَ
قَامَ فَهَوَّاهُ رُكُوعَ -

کی قرأت تمہیں سنا سکتا ہوں :-

بَاب لِيُغْفَرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ

وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ فَ
يَهْدِيكَ سُبُلًا مُسْتَقِيمًا كِتَابُ التَّفْسِيرِ

(از صدقہ بن فضل انابن عیینہ از زیاد) منیرہ بن شعبہ رضی اللہ
عنه کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کی نماز میں) اتنا کھڑے
ہونے لگے کہ آپ کے پاؤں (سباک) میں درم آگیا۔ معاہدہ کرام رضی اللہ
عنہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ آیت نازل فرمائی لِيُغْفَرَ لَكَ
اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اور آپ کے سب انگلیاں
بچلے بخش مئے ہیں (پھر آپ اتنی ریاضت کیوں فرماتے ہیں؟) آپ نے

(از حسن بن عبد العزیز از عبد اللہ بن یحییٰ از حیدرہ از ابوالاسود
از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم رات کو اتنا نماز میں کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اتنی تکلیف
کیوں فرماتے ہیں؟ آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے انکلی پھیلے (تمام) گناہ بخش
دیئے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ کیا میں (ریاضت کر کے) اللہ کا شکر گزار
بندہ نہ بنوں۔ جب (آپ کی عمر زیادہ ہوئی) آپ کا جسم بھاری ہو گیا تو
آپ (تہجد کی نماز) بدمیہ کر پڑھا کرتے۔ سورت پڑھتے رہتے) جب رکوع
کر پڑھتا ہے تو کھڑے ہو کر چند آیات پڑھ کر رکوع کرتے۔

اس حدیث میں قَوْلُ جَعَمَ فِيهَا ہے تَرْجِمہ کی۔ اس کے معنی ہیں کہ آواز دہرا کر خوش الحانی کے ساتھ پڑھی دوسری روایت میں ہے۔ تَرْجِمہ یہ ہے آ آ آیت
باربعی غیب مدسختہ کے ساتھ ۱۲ منہ

باب ۲۵۳۲ قَوْلُهُ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا أَوْ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا -

۴۳۸۹۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ الْعَامِصَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا أَوْ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا قَالَ فِي التَّوْرَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا أَوْ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحُذِّرَ الْفُلُومُ الْآيَةَ (توحید) لے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے گواہ بنا کر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بھیجا تو ان پرھو لوگوں (یعنی عربوں) کی پشت پناہ ہے، تو میرا بندہ) میرا بھیجا ہوا ہے، میں نے تیرا نام متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) رکھا ہے۔ نہ تو یہ خوش ہے نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور کرنے والا، تو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا بلکہ معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھے (دنیا سے) اس وقت تک نہ اٹھائے گا، جب تک ٹیڑھی ملت (یعنی کفر و شرک کی ملت) تیرے ذریعے سے سیدھی (درست) نہ کر لے یعنی لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں اس لمحے کی تاثیر سے اللہ تعالیٰ اندھی آنکھوں پر ہرے کانوں اور غلافوں سے ڈھکے ہوئے لوں کو کھول دیا۔**

باب ۲۵۳۳ قَوْلُهُ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ -

۴۳۹۰۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْبِلَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَتَطَرَّ فَلَمْ يَرَسِيًّا وَجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ وَكَرَّ**

باب ۲۵۳۴ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا أَوْ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا -

(از عبد اللہ از عبد العزیز بن ابی سلمہ از ہلال بن ابی ہلال از عطاء بن یسار) عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ قرآن پاک کی یہ آیت یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا أَوْ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا تورات میں اس طرح کیا یہی تھا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا أَوْ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا (توحید) لے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے گواہ بنا کر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بھیجا تو ان پرھو لوگوں (یعنی عربوں) کی پشت پناہ ہے، تو میرا بندہ) میرا بھیجا ہوا ہے، میں نے تیرا نام متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) رکھا ہے۔ نہ تو یہ خوش ہے نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور کرنے والا، تو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا بلکہ معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھے (دنیا سے) اس وقت تک نہ اٹھائے گا، جب تک ٹیڑھی ملت (یعنی کفر و شرک کی ملت) تیرے ذریعے سے سیدھی (درست) نہ کر لے یعنی لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں اس لمحے کی تاثیر سے اللہ تعالیٰ اندھی آنکھوں پر ہرے کانوں اور غلافوں سے ڈھکے ہوئے لوں کو کھول دیا۔

باب ۲۵۳۵ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ -

(از عبد اللہ بن موبیل از اسحاق از البراء عن إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَتَطَرَّ فَلَمْ يَرَسِيًّا وَجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ وَكَرَّ

ذَٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَلَدُ
السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ

باب ۲۵۲۶ قَوْلُهُ إِذْ يُبَايِعُونَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ الْاَلِيَّةِ

۴۲۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ
كُنَّا يَوْمَ الْمُحَدِّبَةِ الْغَاوِ أَرْبَعًا عَشَرَ -

۴۲۹۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مِهْمَانَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ السَّرَفِيِّ قَالَ إِتَى مَسْرُ

شَيْدَ الشَّجَرَةِ نَبِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ عَنِ الْخُدْفِ وَ عَنْ عُقْبَةَ بْنَ مِهْمَانَ

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبْعِقِلِ السَّرَفِي

فِي الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَسَلِّ -

۴۲۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُصَيْنٌ

عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْقَحْطَانِ

وَكَانَ مِنْ أَمْثَابِ الشَّجَرَةِ -

۴۲۹۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّجَوِي

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

ابْنُ سَيَّاحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ

أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَمَّا لَهُ فَقَالَ لَنَا بِمَقِينٍ

تلاوت کلام پاک کے وقت نازل ہوا کرتی ہے (جس کا ذکر اس آیت میں
ہے هُوَ الَّذِي أُنْزِلَ فِي السَّكِينَةِ)

باب إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
الْاَلِيَّةِ کی تفسیر۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو) حضرت جابر رضی اللہ
عنه کہتے ہیں صلح مدینہ میں ہم سب لوگ ملا کر چودہ کسو آدمی تھے۔

(از علی بن عبد اللہ از شباب از شعبہ از قتادہ از عقبہ بن صہبان)

عبد اللہ بن مہمل نرئی کہتے ہیں میں ان لوگوں میں سے ہوں جو بیعت
الرضوان میں موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال
پھینکنے سے منع فرمایا۔

اسی سند سے عقبہ بن صہبان عبد اللہ بن مہمل سے روایت
کرتے ہیں کہ غسانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

(از محمد بن ولید از محمد بن جعفر از شعبہ از خالد از ابو قلابہ)

ثابت بن خثامؓ سے مروی ہے کہ وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے
(صلح مدینہ میں) درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیعت کی تھی۔

(از احمد بن اسحاق شیبی از یحییٰ از عبد العزیز بن سیاح) حبیب

ابن ابی ثابت کہتے ہیں میں ابو وائل رضی اللہ عنہ کے پاس گیا

ان سے کچھ دریافت کرنا چاہتا تھا۔ انہوں نے کہا۔ ہم لوگ جنگ صفین

میں تھے کسی نے کہا (اے علیؓ) کیا آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو

لہ درخت کے تلے انہوں نے بیعت کی تھی؟ اسے یہ حدیث باب سے تعلق نہیں رکھتی مگر امام بخاری اس کو یہاں اس لئے لائے کہ اس میں عقبہ کے سماع کے
عبد اللہ بن مہمل سے مروی ہے ۱۲ منہ اس ان لوگوں کا حال جن کو حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا یعنی خارجیوں کا ۱۲ منہ مکہ متقیہ ایک مقام ہے غزوات کے پہاڑ
وہاں حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگ طبرہ ہوئی تھی ۱۲ منہ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقِّي يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ أَمْتَحَنَ
أَخْلَصَ تَحْتَا بَزْوَ بِالْأَلْقَابِ بِدَعَا
يَا الْكَفَرُ بَعْدَ الْإِسْلَامِ يَلِيتُكُمْ
يَنْقُصُكُمْ أَلْتَنَا نَقْمُنَا -

اسی سے وَمَا أَلْتَنَا (سورہ طور میں) ہے۔ ہم نے اس کے عمل کا ثواب کچھ نہیں گھٹایا۔

باب ۲۵۳ قَوْلِهِ لَا تَرْفَعُوا
أَمْوَالَكُمْ فَوْقَ مَوَاقِيتِ السَّيِّئِ الْأَيَّةِ
كَشَعْرُونَ تَعْلَمُونَ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ -

۴۴۹۵۔ **حَدَّثَنَا يَسْرُوبُ بْنُ مَرْثُومَانَ** بَنِي
جَبَلٍ لِلْحَنَفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا قَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ
ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ كَادَ الْخَبْرَانِ أَنْ يَهْلِكََا
أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَرَفَعَا أَمْوَالَهُمَا عِنْدَ السَّيِّئِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ
بَنِي تَمِيمٍ فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِأَلْفٍ فَرَمَ بَيْنَ
حَاوِسٍ أَرْحَى بَنِي مُجَاشِعٍ فَأَشَارَ الْآخَرُ بِوَجْهِ
آخَرَ قَالَ قَافِعٌ لَا أَحْفَظُ أَسْمَاءَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي قَالَ مَا أَرَدْتُ
خِلَافَكَ فَأَرْتَفَعْتُ أَمْوَالَهُمَا فِي ذَلِكَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا الذِّنِينَ أَمْوَالَهُمَا تَرَفَعُوا
أَمْوَالَهُمَا الْأَيَّةِ قَالَ ابْنُ التَّبَرِّ فَمَا
كَانَ عُمَرُ يَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْأَيَّةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُبَيْرٍ كَظَمَ نَحْنُ جَبَّ سَمْعُهُ نَازِلٌ

کے گناہوں کے حکم یا کسی بات کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر سبقت مت کر دو جب تک خداوند تعالیٰ آپ کی زبان مبارک سے
وہ بات نہ کہلوائے۔ اُمْتَحَنَ ساف کیا اور پرکھ لیا۔ تَحْتَا بَزْوَ
بِالْأَلْقَابِ مسلمان ہونے کے بعد اسے کافر (مثلاً یہودی نصرانی
یا مشرک وغیرہ) کہہ کر نہ پکار دو۔ لَا يَلِيتُكُمْ تمہارا ثواب کم نہیں ہوگا

باب لَا تَرْفَعُوا أَمْوَالَكُمْ فَوْقَ مَوَاقِيتِ السَّيِّئِ
کی تفسیر

تَعْلَمُونَ کا معنی جانتے ہو۔ اسی سے شاعر نکلا ہے یعنی جاننے والا۔

(ارسلہ بن صفوان بن جہیل بنی ازنا بن عمر) ابن ابی ملیکہ
کہتے ہیں کہ وہ آدمی جو بہت اچھے تھے یعنی حضرت ابوبکر صدیق و عمر رضی
اللہ عنہما قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتے۔ واقعہ یہ ہوا کہ جب بنی تميم کے
سوار (سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے (انہوں نے یہ درخواست کی کہ آپ ان کا کوئی سوار مقرر فرمائیں)
تو ان دونوں حضرات میں سے ایک نے (یعنی حضرت عمرؓ) کہا اقرع بن
حابس کو سوار بنائیے جو بنی مجاشع کے خاندان میں سے تھا (یہ بنی تميم
کی ایک شاخ ہے) اور دوسرے صاحب (یعنی حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ) نے کسی اور شخص کے لئے کہا۔ نافع بن عمرؓ کہتے ہیں مجھے اس
کا نام یاد نہیں۔ غرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے کہنے لگے آپ تو یہ چاہتے ہیں کہ مجھ سے اختلاف کریں۔ حضرت عمرؓ
نے کہا میں اختلاف نہیں کرنا چاہتا دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔
اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَرْفَعُوا أَمْوَالَكُمْ فَوْقَ مَوَاقِيتِ الْبِغْيِ الْأَيَّةِ۔

ہوئی حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی آہستہ گفتگو کرتے کہ آنحضرت

۴۲۹۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

تَحَابُّمُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ثَلَيْثَةَ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ قَدِمَ
رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمْرًا لَمَعَقًا عَنْ بَنِي مَعْبِدٍ
وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ أَخْبَرَهُ عَنْ بَنِي حَاسٍ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَيَّ أَوْ لَا خِلَافَ فِي فَقَالَ
عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَ يَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ
أَصْوَاهُمَا فَانْزَلَ فِي ذَلِكَ يَأْتِيهَا الْغَدِثُ
أَمْرًا لَا تَقْدِرُ مَوَابِينَ يَدِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ
حَتَّى ارْتَفَعَتْ الْأَيَّةُ -

باب ۲۵۹۹ قَوْلُهُ وَلَوْ أَنَّهُمْ
مَبْرُؤًا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ
خَيْرًا لَهُمْ

سُورَةُ ق

رَجَعُ بَعِيدٌ رَدُّ فُرُوجٍ فَتَوَتَّى
وَاحِدٌ هَا فَوْجٌ وَزَيْدٌ فِي حَلْقِهِ
الْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ وَقَالَ جَاهِدُ
مَا تَقْصُصُ الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ
تَبْصِيرَةً بَصِيرَةً حَبَّ الْحَصِيدِ

(از حسن بن محمد از جامع از ابن جریر از ابن ابی ملیک) حضرت

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بنی تميم کے چند سوار آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا بنی تميم کا سردار قحطاع بن مسعد کو نبیا بھیجئے۔ عمر رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا نہیں اقرع بن حابس کو سردار بنائیے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ
کہنے لگے آپ تو مجھ سے اختلاف کرنا چاہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا نہیں میں اختلاف نہیں کرنا چاہتا۔ اس پر بات بڑھتی چلی گئی اور
آوازیں بلند ہو گئیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا لَا تَقْعَدُوْا جُنُودَ يَدِيْ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ الْاَيَّاهُ -

باب وَلَوْ أَنَّهُمْ مَبْرُؤًا حَتَّى تَخْرُجَ
إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ تَفْسِيرُ

سُورَةُ ق کی تفسیر

رَجَعُ بَعِيدٌ دُنیا کی طرف لوٹ جانا خلا فی عقل ہے۔
فُرُوجٌ سوراخ یہ فُرُوج کی جمع ہے وَزَيْدٌ خلق کی
رگ حَبْلُ موندھے کی رگ۔

مجاہد کہتے ہیں مَا تَقْصُصُ الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ
سے ان کی ہڈیاں مراد ہیں جنہیں زمین کھا جاتی ہے۔ تَبْصِيرَةً

لہ میری رائے درست ہو یا نادرست ۱۲ منہ ۱۵۰ یہ حدیث اس باب سے تعلق نہیں رکھتی باب کی آیت تو اس باب میں اتری کہ بنی تميم کے لوگ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو جہول کے باہر سے پکارنے لگے مگر چونکہ یہ قسم اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے اس لئے امام بخاری نے اس باب میں بیان کر دیا اور اوپر ذکر کیا
کہ امام بخاری کو بخیرودی یہ ہوتی ہے کہ جو روایت صحاح باب سے تعلق رکھتی ہے وہ ان کی شرط پورہ ہونے سے اس کو بیان نہیں کر سکتے اور دوسری مع روایت
ادنی تعلق کی وجہ سے بھی ذکر کر دیتے ہیں کریں کیا انہوں نے صحت کا التزام کیا ہے ۱۲ منہ ۱۵۰ اس باب میں کوئی حدیث نہیں لائے شاید کوئی حدیث لکھنا چاہتے
ہوں گے مگر اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لکھ سکے ۱۲ منہ ۱۵۰ اس کو فرمائی نے اصل کیا ۱۲ منہ

الْحِطَّةَ بِإِسْقَاتِ الطَّوَالِ
 أَفَعَيْبُنَا أَفَاعِيَا عَلَيْنَا وَقَالَ
 قَرِينُهُ الشَّيْطَانُ الَّذِي تَبِعَنِي
 لَهُ فَتَقَبَّلُوا خَرَبُوا أَوْ أَلْقَى
 السَّمْعَ لَا يَحْدُثُ نَفْسُهُ بِغَيْرِهِ
 حِينَ أَكُنَّا كُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ
 رَقِيبٌ عَتِيدٌ رَوَّعَ سَائِحٌ وَ
 شَهِيدٌ الْمَلَكَانِ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ
 شَهِيدٌ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ لُغُوبٌ
 التَّصَبُّ وَقَالَ عَلَيْهِ نَفْسِي
 أَكْفَرُ مَا دَامَ فِي أَكُنَّا
 وَمَعَنَا مَنْفُودٌ يَعْفُضُهُ عَلَى
 بَعْضٍ قَادًا خَرَجَ مِنْ أَكُنَّا
 فَلَيْسَ بِنَفْسِي فِي أَدْبَارِ الشُّجُورِ
 وَأَدْبَارِ الشُّجُورِ كَانَ عَامِمْ
 يَقْتَحِمُ الْكَلْبُ فِي قِ وَكَيْسُ الْكَلْبِ
 فِي الطُّورِ وَيَكْسِرَانِ جَمِيعًا وَ
 مُنْصَبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ
 الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ

بَابُ ۲۵۴۰ قَوْلُهُ وَنَقُولُ

هَلْ مِنْ قُرْآنٍ

۴۴۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَصْحَرِ

قَالَ حَدَّثَنَا خَرَجَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

عَنْ ابْنِ أَبِي حَاتِمٍ نَصَحَ كَرَامَةُ

راہ دکھانا۔ حَتَّ الْحَصِيدُ گھوٹوں۔ بِإِسْقَاتِ لُحْمِ
 أَفَعَيْبُنَا کیا ہم اس سے عاجز ہو گئے ہیں وَقَالَ
 قَرِينُهُ میں قرین سے شیطان (ہمزاد) مراد ہے جو
 ہر شخص کے لاحق رہتا ہے۔ فَتَقَبَّلُوا فِي لَيْلَةٍ شَهْرُ
 میں پھرے۔ أَلْقَى السَّمْعَ دل میں دوسرا کوئی خیال نہ
 کرے بلکہ غور سے دل لگا کر سننے أَفَعَيْبُنَا بِأَلْحَنِ
 الْأَوَّلِي یعنی جب تمہیں شروع میں پیدا کیا تو اس کے
 بعد کیا ہم عاجز ہو گئے، اب دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے۔
 سَائِحٌ اور شَهِيدٌ دو فرشتے ہیں ایک لکھنے والا اور
 دوسرا گواہ۔ شہید سے مراد یہ ہے کہ دل لگا کر سننے لُغُوبٌ
 تھکن۔ مجاہد کے سوا دوسرے مفسرین کہتے ہیں نَفْسِي
 وہ کلی جو غلاف کے اندر ہوا ہے نَفْسِي اس لئے کہتے ہیں کہ
 وہ تہہ بہ تہہ ہوتی ہے، جب کلی غلاف سے نکل آئے تو پھر
 اسے نَفْسِي نہیں کہہ سکتے۔ أَدْبَارِ الشُّجُورِ (سور طہ)
 اور أَدْبَارِ الشُّجُورِ جو اس سورت میں ہے ان دونوں
 میں عامم نے فرق کیا ہے سُوْرَةُ قِ میں الف کی فتح زبیر
 سے اور سُوْرَةُ طہ میں کسر (زیم) کے ساتھ پڑھتے ہیں۔
 بعض حضرات دونوں جگہ کسر الف کے ساتھ پڑھا
 ہے یعنی نے دونوں جگہ فتح الف کے ساتھ پڑھا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یَوْمَ الْخُرُوجِ سے وہ دن مراد ہے جس دن قبروں سے نکلیں گے۔

بَابُ وَنَقُولُ هَلْ مِنْ قُرْآنٍ کی تفسیر

(از عبد اللہ بن ابی اسود اور خمری از شعبہ از قتادہ) حضرت

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى
يَضَعَ قَدَمَهُ فَقُولُ قَطِّ قَطِّ -

۴۴۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ الْيَمَنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
يَعْقُبَ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ عُكَيْشٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقَفُ
أَبُو سَفْيَانَ يُقَالُ لِمَجْلَمٍ هَلْ امْتَلَأَتْ وَ
تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطِّ قَطِّ -

۴۵۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
عَنْ هُثَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَاجَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ
فَقَالَتِ النَّارُ وَشِرْتُ بِالْمُسْكِرِ تَزِينًا لِلْجَنَّةِ
وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا الضَّعَفَاءُ
الْقَاسِيسُ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ
مَنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ لَأَنْتِ عَذَابُ
أَعْدَابِي مِنْ أَشَاءِ مَنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَلَأُهَا مِنَ النَّارِ فَلَا تَسْتَلِي
حَقِّي يَضَعُ رِجْلَهُ فَقُولُ قَطِّ قَطِّ فَهَذَا
تَسْتَلِي وَيُزَوِّي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَطْمَئِنُّ اللَّهُ

دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے لیکن دوزخ یہی کہتی رہے گی
اور کچھ ہے اور کچھ ہے (اس کا پتہ نہیں بھرنے کا) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ
اپنا قدم اس پر رکھ دے گا، اس وقت کہی گی بس بس (میں بھر گئی)
(از محمد بن موسیٰ قطان از ابو سفیان حمیری سعید بن مسی بن

مہدی از عوف از محمد بن سیرین) محمد بن موسیٰ کہتے ہیں ابو سفیان
نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا قول قرار دیا) اور اکثر موقوفاً (یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول)
بیان کرتے تھے کہ دوزخ سے پوچھا جائے گا (اللہ تعالیٰ پوچھے گا)
کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کچھ اور ہے؟ (کچھ اور ہے؟) آخر فرمودہ گا
پہنا پاؤں اس پر رکھ دے گا اس وقت کہنے لگے گی بس بس (میں بھر گئی)
(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ اور بہشت
لگیں۔ دوزخ نے کہا مجھ میں تو وہ لوگ آئیں گے جو بڑے مغرور اور کبر
ہیں۔ بہشت نے کہا معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ مجھ میں تو وہ لوگ آئیں گے
جو زمانہ بھر میں غریب، محتاج اور حقیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اے بہشت! تو میری رحمت ہے۔ میں تیری وجہ سے اپنے جن بندوں پر پناہ
دعہ کروں گا اور دوزخ سے فرمایا۔ تو میرا عذاب ہے میں تیری وجہ سے اپنے
جن بندوں کو چاہوں گا عذاب دوں گا۔

ان دونوں (دوزخ اور بہشت) میں ہر ایک کی بھرتی ہوگی۔
دوزخ کسی طرح نہیں بھرے گی حتیٰ کہ پردہ دگار اپنا پاؤں (اس پر) رکھ دے گا
اس وقت کہنے لگے گی۔ اس وقت کہنے لگے گی بس بس اور بھر کر مسٹ
جائے گی اور اللہ اپنے کسی بندے پر ظلم نہیں کرے گا یعنی ناحی کسی کو عذاب
نہیں دے گا، البتہ بہشت کی بھرتی اس طرح ہوگی کہ اللہ تعالیٰ (اسے بھرے

لے قطلانی نے اس مقام پر پچھلے متکلمین کی پیروی سے تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ قدم رکھنے سے اس کا ذلیل کرنا مراد ہے یا کسی مخلوق کا قدم
ہے ۱۲ منہ ۱۵ جیسے دنیا کے مالدار، امیر، بادشاہ، نواب اور ملاحہ وغیرہ ۱۲ منہ

کے لئے) اور خلقت پیدا کرے گا۔

مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجِنَّا فَاِنَّ اللَّهَ يُكَلِّمُ
لَهَا خَلْقًا۔

باب ۲۵۴۱ قَوْلِهِ فَسَيَكُونُ بِحَمْدِ
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ
الْغُرُوبِ۔

باب فَسَيَكُونُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ
طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ کی تفسیر

(اذا اسحاق بن ابراہیم از جریر از اسماعیل از قیس بن ابی حازم) حضرت
جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک رات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اتنے میں آپ نے چاند کو دیکھا۔ وہ چودھویں
رات کا چاند تھا۔ آپ نے فرمایا: عنقریب (یعنی بہشت میں) تم اپنے پروردگار
کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو واضح دیکھ رہے ہو، کچھ تکلیف نہ
ہوگی۔ پھر اگر تم سے ہو سکے تو یوں کرو کہ سورج نکلے سے پہلے کی نماز (یعنی
فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز (یعنی عصر کی) قضا نہ ہونے پائے
اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ فَسَيَكُونُ بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ۔

(اذا آدم از ورقاء از ابن ابی نجیح) مجاہد کو ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے یہ حکم دیا کہ ہر (فرض) نماز کے بعد تسبیح پڑھا کرے اور اذکار الشُّجُود
کا بھی مطلب ہے۔

۲۵۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيلَ
عَنْ جَرِيرِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ
لَيْلَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ
رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا إِلَّا تَهْتَمُّونَ فِي دُرُوبِهِمْ
فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَعْلَمُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ
طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا قَبْلَ غُرُوبِهَا فَا فَعَلُوا ثُمَّ
قَرَأَ فَسَيَكُونُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
قَبْلَ الْغُرُوبِ۔

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَانُ
عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَمَرَكَ أَنْ تُسَبِّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَاةِ كُلِّهَا يَعْنِي
قَوْلَهُ وَلَا دُبَارَ الشُّجُودِ۔

سُورَةُ الذَّارِيَاتِ کی تفسیر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ذاریات سے مراد یہ ہیں
ہیں۔ دیگر مفسرین کہتے ہیں تَذَرُوعَ کا معنی ہے اسے

سُورَةُ الذَّارِيَاتِ

وَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الذَّارِيَاتُ وَقَالَ
غَيْرُهُ تَذَرُوعٌ مُفَرَّقَةٌ وَفِي الْقِسْمِ

اسے جنہوں نے نیک اعمال نہ کیے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ بہشت کی آبادی ان سے کرے گا صحت مسلم میں ہے کہ بہشت میں کچھ جگہ خالی رہ جائے گی اللہ تعالیٰ اس کو بھرنے کے لئے وہی خلقت
پیدا کرے گا جو پہلے کا ٹکڑہ دوزخ کے لئے خلقت نہیں پیدا کرے گا بلکہ اپنا ماؤں کو کہہ کر اسے نکال دے گا ۱۲ من ۱۳ من بعضوں نے کہا فرض کے بعد کی دو سنتیں مراد ہیں بعضوں نے کہا
دومراد ہیں ۱۲ من ۱۳ من اس کو فرمائی ہے وہی کیا۔ صحیح بخاری کے آئینہ میں یہاں یوں ہے وَكَانَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُرَقَّطًا فِي نَفْسِهِ اس کا لفظ مرقرطہ ہے۔

تَأْكُلُ وَتُفْرِغُ فِي مَدْعَلٍ وَاحِدٍ
وَيَجْرُمُ مِنَ مَوْضِعَيْنِ فَوَاقِعَ جَمْعٍ
فَصَنَعْتَ فَجَعَلْتَ أَصْنَافَهَا فَصَرَفْتَ
بِهِ جِهَتَهَا وَالتَّوْبَةُ نَبَاتُ الْأَرْضِ
إِذَا الْخَبَرُ وَوَيْسَ لِمَوْسِعُونَ آتَى
لَهُ وَسْعَةٌ وَكَذَلِكَ عَلَى الْمَوْسِمِ
قَدْ رُكَّ يَعْنِي الْقَوِيُّ زَوْجَيْنِ الْأُنْثَى
وَاخْتِلَافِي الْأَنْوَاعِ حُلُوٌّ وَحَامِضٌ
فَهُمَا زَوْجَيْنِ فَعَزَّوْا إِلَى اللَّهِ الرَّكِيهِ
إِلَّا لِيَعْبُدُونَ مَا خَلَقَتْ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ
مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَتَّبِعُونَ إِلَّا لِيُؤْخَذَ مِنْ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيُفْعَلُوا فَعَفَلُ
بَعْضٌ وَكَرِهَ بَعْضٌ وَكُنْ فِي حُجَّةٍ
لَا أَهْلَ الْقَدَرِ وَالْذُّنُوبِ الذُّلُّ الْعَظِيمُ
وَقَالَ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ صَبِيحَةِ الذُّنُوبِ
سَبِيلُ الْعَظِيمِ النَّبِيُّ لَا تَلِدُ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ وَاجْتَبَاكَ اسْتَوَا وَهَذَا
وَحُسْنُهَا فِي عُمَرُو فِي ضَلَا لَتِهِمْ
يَمَادُونَ وَقَالَ عُمَرُو كَوَا صَوَا

بکیر ہے (بلفظ سورہ کہف میں ہے) وَفِي الْأَنْفُسِ الْكَافِرَاتِ رُودُنٌ
یعنی اپنے جسم میں غور نہیں کرتے، ایک راستے (منہ) سے کھاتے ہو
اور (فصل) دور ستوں (آگے بچھے) سے نکلتا ہے۔ فَوَاقِعُ پس
کوٹ آیا فصنعت اپنی انگلیاں جوڑ کر پیشانی پر ساریں دھیم
زمین کی گھاس جب سوکھ جائے روزند ڈالی جائے لَمَوْسِعُونَ ہم
نے اُسے کشادہ اور وسیع کیا ہے (سورہ بقرہ میں) عَلَى الْمَوْسِمِ
قَدْ رُكَّ میں موسع کا معنی طاقتور زو جین دو قسمیں نرا ورا د
یا مختلف رنگ یا مختلف مزے جیسے میٹھا کھٹا یہ بھی دو قسمیں ہیں۔
فَعَزَّوْا إِلَى اللَّهِ التَّوْبَةُ نَافِرَانِ یا غلاب سے اس کی اطاعت
اور رحمت کی طرف بھاگو۔ مَا خَلَقَتْ الْحَيَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا
لِيَعْبُدُونِ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے نیک بخت جنات
اور انسانوں کو اپنی توحید کے لئے پیدا کیا ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں سب جنوں اور انسانوں کو اس لئے
پیدا کیا کہ وہ اللہ کی توحید کریں۔ اب بعضوں نے توحید کی بعضوں
نے نہ کی ہے غرض اس آیت میں قدریہ (معتزلہ) کی دلیل نہیں ہے۔
الذُّنُوبُ بڑا ڈول۔ مجاہد کہتے ہیں صَاحِبُ صَبِيحَةِ الذُّنُوبِ رَسُوْلُهُ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابن عباس کہتے ہیں آسمان کا خوبصورت
برابر ہونا بعض کہتے ہیں رستے (فی غمرہ) مگر ابی میں پڑے اوقات
گزار رہے ہیں۔ دیگر مفسرین کہتے ہیں تَوَا صَوَا اِدِلہ کا معنی یہ ہے

اور غمرہ بقرہ میں توحید ہے مگر صحابہ میں سادہ کرنا چاہیے کیونکہ تعلیم کا حکم ہے توحید اور حضرت عثمان اور زیادہ اس کے حق میں اور بخیر نے کہا کہ سلام شلا صلوٰۃ کے جدا اور بلا نظر و سوا
پر غور نہ کر دی گئے اس کا استعمال نہ کیا جائے صحیح ہے کہتا ہے جو کہ اس کلام پر دلیل کیا جاوے اور یہ فضائل و احادیث کے خلاف ہے اور صحابہ کو فنی اس امر سے کہتے ہیں
تمام بخاری نے حضرت علی کو علیہ السلام کے اس پر اطلاع دیا کہ وہ کہنے لگے کہ یہاں کیا ہے یعنی حضرت عثمان اس کے نزدیک تھے ہیں اور صحابہ میں سادات لازم ہے اس پر یہ اعتراض ہو جائے کہ توحید
یا حضرت عثمان کے علیہ السلام کہتے ہیں امام بخاری نے کہاں کیا اور پھر یہ اعتراض فقیر نے قبول کیا اور صحابہ میں سادات لازم ہے توحید اور فضائل بخاری نے کیوں تھی میں کہتا ہوں توحید
علیہ السلام بہ نسبت دوسرے صحابہ کے ایک اور خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ آپ کفر سے گھبرا کر نہ بھاگے اور نہ ہراساں ہوئے اور نہ اللہ کے واسطے اور آپ کا شمار اہل بیت میں ہے اور
اہل بیت بہت سے تھے ان میں خاص کئے تھے ان میں اداس میں کوئی شرعی قیامت نہیں ہے (حاشیہ مرقاۃ المفاتیح) ملے یعنی شہاب اودا خانہ کے دو واسطے ۱۲۸۷ھ میں تھے جیسے توحید علی توحید کے وقت
کرتی ہیں ۱۲۸۷ھ میں اس پر اعتراض نہ ہوگا کہ بہت سی اداسی تو شرک میں اور اللہ تعالیٰ کو سلام نہ کیا کہ بخیر کیوں کے پھر فرمانیہ ذکر معجم ہوگا کہ ہم نے ان کو اداسی اپنی عبادت کے لئے بلکہ امام
کے لئے توحید کے متعلق اذان میں بھی ۱۲۸۷ھ میں تھے بعضوں نے کہا کہ بخیر دن کا معنی یہ ہے کہ بخیر قضا و وقت کے نالہ میں جیسا کہ ان کے تقدیر میں لکھا ہے کہ علیہ السلام نے ۱۲۸۷ھ میں تھے جیسے توحید
کا ارادہ کرنا بخیر نے توحید کے لئے اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کے کام کرتے ہیں ۱۲۸۷ھ میں اس کو فرمانیہ نے وصول کیا ۱۲۸۷ھ

جو کہ طواف کیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے ایک طرف نماز میں یہ سورت پڑھ رہے تھے وَالطُّورِ ذِكْرًا يَوْمَ تَقُومُ السُّجُودِ۔

لازمی از سفیان از دوستان سفیان از زہری از محمد بن جبرین
مطعم حضرت جبرین مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ وَالطُّورِ پڑھتے ہوئے سنا جب اس آیت آیت پر پہنچے اَمْ خَلَقُوا امِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلٰ لَا يُوقِنُوْنَ اَمْ عِنْدَ هُمْ خَزَاەئِنٌ رَّبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُتَسِيطِرُونَ (وہ خدا کے خوف سے) میرا دل اٹنے لگا یعنی بے ہوش ہونے لگا۔

سفیان کہتے ہیں یہ روایت زہری سے میرے دوستوں نے نقل کی کہیں میں نے خود زہری سے اتنا سنا وہ محمد بن جبرین مطعم سے روایت کرتے تھے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورۃ وَالطُّورِ پڑھ رہے تھے۔ جبر کا یہ واقعہ جو میرے دوستوں نے ان سے نقل کیا میں نے خود زہری سے نہیں سنا۔

سُورَةُ الْخَمْسِ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

اور مجاہد کہتے ہیں ذُو مِثْرَةٍ قُوًی، طاقتور، زوردار
زبردست۔ قَابُ قَوْسَيْنِ (یعنی قَابِ قَوْسَیْنِ یہاں قلب ہوا ہے) کمان کے دونوں کنارے جہاں پر چلے لگا ہوتا ہے۔
ضَبْطُ ثَمَرٍ خِشْخَشٍ، خمدار۔ یہاں غلط تقسیم مراد ہے ذَا کُدٰی دینا موقوف کر دیا۔ الشَّعْرٰی وہ ستارہ ہے جسے مرزم جوزا بھی کہتے ہیں۔ الذِّیْ ذٰلَمَ یعنی جالٹنے ان پر فرض کیا وہ کجا لائے۔

فَقَالَ طُوًفِيْ مِنْ دَرَارِ النَّاسِ ذَاتِ رَاكِبَةٍ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي مَالِي جَنْبَ لَيْلِيْ يَقْرَأُ الطُّورَ وَكُنَّا مُسْطُوْرًا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الْآيَةَ اَمْ خَلَقُوا غَيْرَ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلٰ لَا يُوقِنُوْنَ اَمْ عِنْدَ هُمْ خَزَاەئِنٌ رَّبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُتَسِيطِرُونَ كَاذِبٌ قُلُوْبِيْ اَنْ يُّطَيَّرَ قَالَ سُفْيَانُ قَامَا اَنَا فَاقْتَصَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَحْدِثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ لَمْ أَسْمَعْهُ نَادَا لَذِيْ قَالَ لَوْلِيْ

سُورَةُ النَّجْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذُو مِثْرَةٍ ذُو قُوَّةٍ قَابُ قَوْسَيْنِ حَيْثُ الْوُثُوْنِ الْعَوْنِ ضَبْطُ ثَمَرٍ خِشْخَشٍ وَكَذَا قَطَعَ عَطَاوَةً رَبُّ الشَّعْرٰی هُوَ مِرْدَمُ النُّجُوْمِ الذِّیْ ذٰلَمَ وَفِي مَا فُرِضَ عَلَيْهِ اَزْدَقِ الْاَزْدَ اَقْلَمَ فِي السَّاعَةِ سَامِلٌ

اب جب اس آیت پر پہنچے تو میرا دل اٹنے لگا کہ یہ کوفریا نے کیا کیا یعنی جبریل علیہ السلام ۱۲ منہ سکہ بےغور نے کہا دوکان کے برابر اس عباس نے کہا دوکان ۱۲ منہ سکہ اس کا ہجو بھی ہے ایک شعر دوسرا ہے اس کو عرب لوگ غیفا کہتے تھے۔ اس سالہ کی پرستش ابوکیش نے کالی تھی۔ قریش کا اس نے خلاف کیا سنا جو بت پرستی کرتے تھے ۱۲ منہ

الْبُطْمَةُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ يُتَعَمَّنُونَ
بِالْحُمَيْرِ كَيْتَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي
أَقْتُمَارٍ وَنَهَ أَقْتُمَارٌ دُلُونَهُ وَمَنْ
قَرَأَ أَقْتُمَارَ وَنَهَ لَيْعَنَ أَقْتُمَارُ وَنَهَ
مَا زَاغَ الْبَصَرُ رَضِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَعَى وَلَا جَاوَزَ
مَا دَرَى فَتَمَارُؤُا لَكُنَّ جَوَادُ قَالَ
الْحُسَيْنُ إِذَا هَوَى غَابَ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ عَلِيٌّ وَأَقْنَى آعْطَى فَأَرْضَى

اَزْدَقْتُ الْاَزْدَقَةَ قِيَاثَ قَرِيبٍ اَلْكَلَى - سَامِدُؤُنْ كَعِيل
کہنے والے۔ عکرمہ کہتے ہیں اس کا معنی ہے وہ گانے لگتے ہیں۔
یہ حمیری زبان کا لفظ ہے۔ ابن ابی اکتومار کہتے ہیں اَقْتُمَارُؤُنْہ
کیا تم اس سے جھگڑتے ہو۔ بعض حضرات پڑھتے ہیں اَقْتُمَارُؤُنْہ
کیا تم اس کا انکار کرتے ہو۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ مراد ہے وَمَا طَعَى جتنا حکم تھا اتنا
ہی دیکھا (اس سے زیادہ نہیں پڑھے) فَتَمَارُؤُا (سودہ زہر
میں ہے یعنی جھٹلایا۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں اِذَا هَوَى یعنی
غائب ہوا) دُوب گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اَلْكَلَى

اور اَقْنَى کا معنی ہے دیا اور ابھنی کیا یعنی بخشش کر کے خوش کر دیا۔

۴۵۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا وَكَعْبًا

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُسْرُوقٍ
قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّكَ فَقَالَتْ لَقَدْ فَتَّ شَعْرِي
مِمَّا قُلْتُ أَمِنْ أَنْتَ مِنْ كَذِبٍ مَنْ حَدَّثَكَ فَقَدْ
كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ أَنْ مُحَمَّدًا أَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى رَبَّكَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا
كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ

(از یحییٰ از و کعب از اسماعیل بن ابی خالد از عامر) مسروق روایت کرتے ہیں میں نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے اماں! کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے (شبِ معراج میں) اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا تیری اس بات
پر تو میرے سر رونگٹے کھڑے ہونگے۔ تین باتیں کیا تو نہیں سمجھ سکتا جو کوئی ان
کا اثبات کر دے جھوٹا ہے۔

(۱) جو کوئی مجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج
میں اپنے پروردگار کو دیکھا، اس نے جھوٹ کہا۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے یہ آیتیں پڑھیں لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ
وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ

ملہ حیرت انگیز کہتے ہیں یا نبی! یہ سن لے! ارے چھو کر ہی کچھ گا ۱۲ سنہ ۱۲ سنہ اس کو سعید بن مسعود نے ومن لیا ۱۲ سنہ ۱۲ سنہ اس کو عبد اللہ بن زبیر نے ومن لیا ۱۲ سنہ ۱۲ سنہ کیونکہ
ضیاء زندگی میں رہ کر پروردگار کا دیکھنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کچھ ہی عرصہ۔ اس سے یہ نہیں نکلا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آخرت میں بھی دیدار الہی کی تسکین جیسے مترادف امامیہ کا
قول ہے ۱۲ سنہ ۱۲ سنہ جو لوگ اس بات سے قائل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج میں اللہ کو دیکھا تھا ان میں کوئی کہتا ہے کہ دل کی آنکھ سے دیکھا تھا کوئی کہتا ہے
ظاہری آنکھ سے دیکھا تھا وہ یہ کہتے ہیں کہ یہی آیت اوداک سے عاظم مراد ہے ابن عباس نے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ اپنے اہل بیت کے ساتھ مکہ کے قریب
اس کو نہیں دیکھ سکتیں جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اہل بیت پر حجاب رکھتا تھا اگر ان حجابوں کو اٹھائے تو ان کے چہرے کی شعلوں سے جہاں تک اس کی جگہ
جاتی ہے سب چیزیں جل کر رہ جاتیں۔ دوسری آیت سے روایت کی گئی نہیں نکلی بلکہ کلام کا طریقہ اس میں بیان ہوا ہے۔ بے شک کلام کو کونے وقت اس کی روایت کا حجاب
نہیں ہو سکتا وہی دینس نہ کہ آخرت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقرر فرما دیا اور روایت سے
تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۲ سنہ

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي عَدْنٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ مَّا ذَا انْكَبَبْتُ عَدْنًا وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْوَحِيدَ وَلَكِنَّكَ رَأَى جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْوَحِيدَ - البقرة انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ ان کی (مسی) شکل و صورت میں دیکھا ہے۔

باب ۲۵۴۲ قَوْلُهُ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ

أَوْدُنِي حَيْثُ الْوُتُومِ مِنَ الْقَوْمِ -

۲۵۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جَبْرِئِلَ لَهُ سِتْمَاةٌ جَنَاحَ -

باب ۲۵۴۳ قَوْلُهُ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ

مَا أَوْحَى

۲۵۰۷ - حَدَّثَنَا حُلَيْفُ بْنُ عَدْنَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ عَنْ شَيْبَانَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْنًا عَنْ قَوْلِهِ قَالَ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدًا أَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جَبْرِئِلَ لَهُ سِتْمَاةٌ جَنَاحَ -

رحمہ اللہ (۲) جو کوئی تجھ سے کہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل ہونے والی اپنی آئندہ کی بات جلتے تھے یا کوئی اور سمجھے یا کسی کے متعلق سمجھے تو اس نے جھوٹ کہا۔ پھر یہ آیت پڑھی وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ مَّا ذَا انْكَبَبْتُ عَدْنًا - (۳) جو شخص تجھ سے یہ کہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپا رکھا، وہ بھی جھوٹا ہے اس کے ثبوت میں انہوں نے یہ آیت پڑھی يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا

باب ۲۵۴۲ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى كِتَابِ

یعنی اتنا فاصلہ رہ گیا تھا جتنا کمان سے چلتے کو ہوتا ہے۔

(از ابوالنعمان از عبد الواحد از شیبانی از زینر) حضرت علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مراد ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو (ان کی مسی صورت میں) دیکھا۔ ان کے چھ سو پچھتر تھے۔

باب ۲۵۴۳ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى كِتَابِ

یعنی اتنا فاصلہ رہ گیا تھا جتنا کمان سے چلتے کو ہوتا ہے۔

(از طلح بن عقیام از زائدہ) شیبانی کہتے ہیں زینر بن جحیش سے اس آیت کی بابت دریافت کیا فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى - انہوں نے کہا میں نے علیہ السلام سے یہ مراد ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو پچھتر بار دوں میں دیکھا تھا۔

ملہ اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلام نہیں تھا دوسری آیت میں بعد ازاں تو وہ فرماتا کہ يَعْلَمُ مَا فِي عَدْنٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ مَّا ذَا انْكَبَبْتُ عَدْنًا وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْوَحِيدَ وَلَكِنَّكَ رَأَى جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْوَحِيدَ - البقرة انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ساری تعلقات میں اشرف اور اعلیٰ تھے کل ہونے والی بات معلوم نہ ہو تو دوسرے ولی اور برگزیدہ یا مقرر یا شہید میں سے اور خوب قرآن و وحی نہ بدھن اور بخیر میں پڑتا ہے جو قیامت تک ہونے والی باتوں کی پیشگوئی کرتے ہیں یا حاملِ ولائۃ الہیہ یعنی نام کے مسلمان بھی ماسک حکیم یا زشت کی پیشگوئیاں جگہ دوسرے بزرگوں کی پیشگوئیاں دیکھتے ہیں اور ان کی تصدیق پر ان کا خیال مائل ہوتا ہے یہ سب بیان کے دوسرے ہیں ۱۲ منہ کسی کو نہیں بتایا یا خاص خاص لوگوں کو بتایا ۱۳ منہ ۱۴ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى میں عیدہ کی خیمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس صفت میں قَابَ قَوْسَيْنِ اود دوسرے یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی صفات ہیں یعنی انہوں نے کہا کہ انہوں نے مراد ہے اس صفت میں قَابَ قَوْسَيْنِ اود دوسرے یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی صفات ہیں یعنی انہوں نے کہا کہ انہوں نے

وَلَمْ يَدْرِكُوا ابْنَ عَبَّاسٍ -

۴۵۱۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَسْبٍ عَنْ

أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ
الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكُولُ سُورَةَ
الْنُّزْلِ فِيهَا سَجْدَةٌ الْجَعْمُ قَالَ فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا
رَأَيْتُهُ أَحَدًا لَنَا مِنْ كُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ
بَعْدَ ذَلِكَ قَتِيلًا قَاتِلًا وَهُوَ أَمِيَّةُ بْنُ خَلْفٍ -

سُورَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا سُورَةٌ أَهْبَ مُرَدِّجٌ
مُنْتَاهِيٌّ قَدْ دُجِرَ فَاسْتَطِيرَ جُنُودًا
دُمُورًا أَمْلَأَ السَّيْفِينَ لَيْسَ كَانَ كُفْرًا
يَقُولُ كُفْرًا جَزَاءً مِنَ اللَّهِ مُحْتَفَرٌ
يُخَفِّرُونَ الْمَاءَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ
مُهْطِعِينَ السَّلَاحَ الْخُبَّابَ السَّيْرَامُ
وَقَالَ غَيْرُهُ فَنَعَاطَى فَعَاطَهَا يَدِيدُ
فَعَقَرَهَا الْمُعْطَرِ كَحِطَارَتَيْنِ الشَّجَرِ
مُحْتَرِقِي أَذْجَرًا فَنَعُولٌ مِنْ رَجَوْتُ
كُفْرًا فَعَلْنَا بِهِ وَيُهِجَرُ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً
الْمُحْتَرِقِ جِيسَ لَوْ طِي حَلِي هَوَى بَاطِلٌ -

احمیل بن علیہ نے اپنی روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

(انصر بن علی از ابو احد از اسرائیل از ابو اسحاق از اسود بن یزید حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ سب سے پہلے جو سجدے والی سورت نازل
ہوئی وہ سورۃ وَالْجَعْمُ تھی۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سورت میں سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے جتنے لوگ بیٹھے تھے (سلمان و دیگر)
سب نے سجدہ کیا مگر ایک شخص امیہ بن خلف نے منہ بھر بیٹھ لی (مانعے سے لگا کر)
اس پر سجدہ کیا میں نے دیکھا اس کے بعد کفر کی حالت میں (جنگ بدر میں) مارا گیا۔

سُورَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ كِ تَفْسِيرُ

مجاہد کہتے ہیں مُسْتَوْرٌ کا معنی جانے والا۔ باطل ہونے والا مُرَدِّجٌ
بے انتہا بھڑکنے والے متنبہ کرنے والے وَادُجِرَ دیوانہ بنا گیا۔
(یا بھڑک گیا) دُمُورٌ شتی کے تحتے (یا کیلیس یا رسیاں) جَزَوَ
لَيْسَ بِحَاجٍ كُفْرًا یعنی اللہ کی طرف سے یہ عذاب ان شخص
کا بدلہ تھا جس کی تکذیب و ناقدری کی گئی یعنی نوح ۶
کی۔ كُلُّ شَيْءٍ مُحْتَفَرٌ یعنی ہر فرق اپنی باہی پر پانی
پینے آئے۔ سَعِيدٌ بن جبیر کہتے ہیں مُهْطِعِينَ کا معنی تیز
بھاگنے والے۔ عربی زبان میں دوڑنے کو نَسَلَانٌ الْخُبَّابُ
اور سراج کہتے ہیں۔ سَعِيدٌ بن جبیر کے علاوہ دوسرے حضرت
کہتے ہیں فَعَاطَى یعنی ہاتھ چلایا، اسے زخمی کیا کہہ چیتیم
ازدجرت معنی جھول کا صیغہ ہے باب افتعال سے اس کا مجرور زوجت ہے۔

۱۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور اس سے حدیثیں کوئی قبح نہیں ہوتا کسی لئے کہ حدیثوں میں ان کے بعد روایتیں آئی ہیں اور دونوں نے اس
کو صل کیا ہے اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہے ۲۔ اس کے بعضوں نے کہا شخص ولید بن مغیرہ یا سعید بن عاص یا مطلب بن ابی ودا ع یا ابوہبیب تمام ۱۴۵
۳۔ اس کو فرمایا ہے اصل کیا ۱۴۵ اس کا فرد کا دُجَا اور دُجْر کا بجا تا فرد کے نیلہ اعمال کا ثواب تھا جس کی کافروں نے ناشکری کی تھی یہ دونوں کو جہنم
مشہور قرار دیا یعنی جب کُفْرٌ پھر جہنم میں سے فرمایا ہے مجاہد سے یوں نقل کیا لَيْسَ بِحَاجٍ كُفْرًا بِاللَّهِ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کُفْرٌ صیغہ
مہرور پر صاف ہے۔ اس قرأت پر معنی صاف ہے ۱۴۵ اس کو ابن منذر نے وصل کیا ۱۴۵ لے یا علی جوہر لڑا ہے حضرت علی بن ابی طالب جو ہوا ۱۴۵

۴۵۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْأَنْبَسِيِّ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الشَّقَاقَ الْقَمَرَ۔

۴۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْأَنْبَسِيِّ قَالَ انشَقَّ الْقَمَرُ فَرَقَّتَيْنِ۔

بَابُ قَوْلِهِ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَاءَنَا جَزَاءً لَمْ يَكُنْ كَافِرًا وَلَقَدْ تَوَكَّلْنَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّةٍ قَتَادَةُ أَبْقَى اللَّهُ سَفِينَتَهُ تَوَجَّحَ حَتَّى أَذْكَهَا أَوْ أَكَلَ هَذِهِ الْأُمَّةَ۔

۴۵۱۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السُّعْمِيُّ عَنِ الْأَسْوَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَهَلْ مِنْ مُدَّةٍ كَرِيـ

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا فَهَلْ مِنْ مُدَّةٍ كَرِيـ

از عبد اللہ بن محمد بن یونس بن محمد از شیبان از قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل مکہ نے جب یارگاہ نبوت میں کوئی نشانی دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے شق القمر کر کے دکھا دیا۔

از مسدد از یحییٰ از قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چاند بھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔

بَابُ تَجْعَلِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرًا وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّةٍ كَرِيـ

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کشتی نوح علیہ السلام کو (دنیا میں) قائم رکھا حتیٰ کہ اس امت کے اگلے لوگوں نے بھی اُسے (موجودی پہاڑ پر) دیکھ لیا۔

از حفص بن عمر از شعبہ از ابواسحاق از اسود حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے تھے فَهَلْ مِنْ مُدَّةٍ كَرِيـ

بَابُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا فَهَلْ مِنْ مُدَّةٍ كَرِيـ

مجاہد کہتے ہیں کہ کیا قرآن کا معنی یہ ہے کہ ہم نے اس کو پڑھنا آسان کیا

لہ قسطلانی نے کہا یہ پانچ حدیثیں ہیں جو شق القمر کے باب میں وارد ہیں تین شخص ان کے لادہ ہیں ابن مسعود و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر و صرف روایت کے لحاظ سے باقی انیس قوس وقت میں تھے ان کی عمر پانچ چار سو کی ہوگی اور ابن عباس قوس وقت تک پیدا بھی نہ ہوئے تھے لیکن ان کے سوا اور ایک جماعت صحابہ نہ بھی شق القمر کا واقعہ نقل کیا ہے مگر یہ کہ اگر شق القمر نہ ہوا ہوتا اور قرآن میں اتنا کیا کہ چاند بھٹ گیا تو جس کے سبب قرآن کو غلط سمجھتے اسلام سے پھرتے تھے یہی ایک دلیل اس واقعہ کے ثبوت کے لیے کافی ہے اور اس کی تاویل کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہی معنی مستقبل ہے جسے وَفَعِمَ فَلَا مَقْدُورَ۔ و جبکہ دیکھو وَاللَّيْلُ كَأَنَّهَا كَتَمَتْ صُفُوفًا میں اس فقرہ کو آگاہی ملتی ہے کہ اس کا نام نبی ہیں وہی واقعہ جو جب شخص اس کے قیام کی گواہی دیں۔ اب یہ کہنا کہ جہاد علوم و فنون و انبیاء میں ایک خوب سے شخص بطوریکہ تفسیر میں کوئی دلیل نہ آئے نہیں کی اگر اس کو یہ معلوم ہوتا کہ قرآن عام آیتیں ہوتی ہیں ایک یا یہ اور جہاد میں یہ دلیل ہے چاند بھٹ گیا ہے اور اس میں جسے جسے بنا جو اس قوس بات نہ کہتا زمین چاند اور شق قوس و انبیاء میں بہت سے حکماء کہتے ہیں کہ نہایت ہی کارآمد ہے جو ایک ہرگز از اور شق قوس کے دوسرے سے تفصیل سے پتہ چلا ہے راہ یہ کہ کہنے لگی عمر بن جہاد کو ایک فرقہ و انبیاء نہیں دیکھا تو ہم کیا اور ہماری عمر کیا ہے کے دانہ کر دانا اگر گشت ۱۲۰ ہجری میں اس کو ملنا تھا تو ان الی ساقی نے اتنا بارہ کیا ہے اس کے بعد کوئی کشتی یا گاہ کر اگھر نہیں ۱۰۰ ہجری میں اس کے دال سے جیسے قرآن شہر ہے جیسا کہ ذیل ہے ۱۰۰ ہجری میں اس کو فرمایا نے اصل کیا قسطلانی نے کہا یہ اس کے الفاظ یہ ہے پہل رکھے کہ خاص و عام اس کو یہ کہ اس کا مطلب ہے کہ اس کے اس کے حکام ہر سال اس کے گریں ۱۲ ہجری

۲۵۲۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ.

باب ۲۵۵۱ قَوْلُهُ أَجْحَازُ خَلٍ

مُنْقَعِرٌ فَكَيْفَ كَانَ عَدَايَ وَتَذَرُ

۲۵۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ أَوْ مُدَّ كِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُهَا قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ دَالًا

باب ۲۵۵۲ قَوْلُهُ نَكَاتُوا كَهْمَشِيْمٍ

الْمُعْتَظِرِ وَلَقَدْ كَسَرْنَا الْقُرْآنَ لِلْيَاكِرِ

قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ

۲۵۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ

باب ۲۵۵۳ قَوْلُهُ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمُ

فَكَرَّ عَدَايَ مُسْتَقَرٌّ فَذُو عَدَايَ

وَتَذَرُ

۲۵۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَدُوٌّ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ

باب ۲۵۵۴ قَوْلُهُ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا

أَشْيَاءَكُمْ قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ

(از مسدد ابویحیی از شعبه از ابو اسحق از اسود) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پڑھتے تھے قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ (یعنی دال مہملہ سے)

باب ۲۵۵۱ أَجْحَازُ خَلٍ مُنْقَعِرٌ فَكَيْفَ كَانَ عَدَايَ

وَتَذَرُ کی تفسیر

(از ابو نعیم از زبیر از ابو اسحق) ایک شخص اسود سے پوچھ رہا تھا کہ یہ لفظ قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ ہے (دال مہملہ سے) یا قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ ہے (ذال مہملہ سے) انہوں نے کہا میں نے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں پڑھتے سنا ہے قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ (دال مہملہ سے) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ (دال مہملہ سے) پڑھتے سنا۔

باب ۲۵۵۲ فَكَاتُوا كَهْمَشِيْمٍ الْمُعْتَظِرِ وَلَقَدْ

تَسَرَّنَا الْقُرْآنَ لِلْيَاكِرِ قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ کی تفسیر

(از عیین از والدش از شعبہ از ابو اسحاق از اسود) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ (دال مہملہ سے) پڑھا۔

باب ۲۵۵۳ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمُ فَكَرَّ عَدَايَ

مُسْتَقَرٌّ فَذُو عَدَايَ وَتَذَرُ کی تفسیر

(از محمد از غندر از شعبہ از ابو اسحاق از اسود) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قَهْلٌ مِنْ مُدَّ كِرٍ (دال مہملہ سے) پڑھا۔

باب ۲۵۵۴ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَكُمْ قَهْلٌ

مِنْ مُدَّ كِرٍ کی تفسیر

۲۵۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا طَائِفَةٌ مِّنْ رِّسَالَةِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مِّمَّا كَرِهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مِّمَّا كَرِهَ

بَاب ۲۵۵۵ قَوْلُهُ سَيَهْزُمُ الْجَمْعُ وَيُؤْكَلُونَ الدُّبُرُ

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي تَبَيُّنٍ يَوْمَ مَبْدِئِ الْفَتْحِ أَنِّي كُنْتُ عَهْدًا وَوَعْدًا لِلَّهِمَّ إِن كُنَّا لَا نُعْبَدُكَ الْيَوْمَ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ يُثَبِّتُ فِي الدَّرَجَةِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْزُمُ الْجَمْعُ وَيُؤْكَلُونَ الدُّبُرُ لَا يَكُونُ

بَاب ۲۵۵۶ قَوْلُهُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمُ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ يَعْنِي مِنَ الْمَرَادَةِ

(از یحیی از ویسے از اسامیل از ابواسحق از اسود بن یزید) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فہل من مِمَّا کَرِهَ (ذال جہم سے) تلاوت کیا تو آپ نے فرمایا فہل من مِمَّا کَرِهَ (دال جہم سے پڑھو)۔

بَاب ۲۵۵۷ سَيَهْزُمُ الْجَمْعُ وَيُؤْكَلُونَ الدُّبُرُ کی تفسیر

(از محمد بن عبید اللہ بن حوشب از عبد الوہاب از خالد از عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔
دوسری سند از محمد بن یحیی ذہبی از عفان بن مسلم از وہب از خالد از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر میں ایک خیمے میں تھے۔ آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ میں چاہتا ہوں کہ تو اپنا عہد اور وعدہ پورا فرما دے یا اللہ تیری مرضی اگر تو چاہے تو (ان مقتدرے سے مسلمانوں کو بھی ہلاک کر دے) پھر تیری عبادت بھی قائم نہ رہے گی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھام لیا اور کہا یا رسول اللہ بس کیجئے! آپ نے اپنے پروردگار سے درخواست کرنے کی انتہا کر دی (بہت التجا کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس روز) زور دینے ہوئے چل پھر رہے تھے (یہ دعا کر کے) آپ خیمے سے باہر نہ آتے پڑھتے ہوئے تشریف

بَاب ۲۵۵۸ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمُ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ کی تفسیر
أَمَرُّ مَرَادَةً سے نکلا ہے۔ یعنی کڑوی۔

عہدہ تھا کہ ایماندار بندے غالب ہوں گے وعدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسروں سے ایک مسلمانوں کو عطا فرمائے گا وعدہ فرمایا تھا یا تو قافلہ میں گایا کافروں پر فتح حاصل ہوگی یا ہتھیار کھینچ کر ان کو ہلاک کر دوں گا اور عطا کروں گی کی بوجہ ہونے لگے گی۔ اس قسم کی دعا، مانگنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توسل و تضرع جو اللہ جل جلالہ کے محبوب خاص تھے اور کسی کی مثال نہیں ہو سکتا اور حدیث میں اس طرح سے عرض کرے ۱۲ منہ عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں عین بیان و الی اور دنیا و آخرت کے لیے نازل ہوئی ہیں اور ان کی حالت رضی اللہ عنہم یہ نہ کہ بعد از وفات نازل ہوئی ہے بلکہ ان کی حالت نازل ہوئی ہے ۱۲ عہد الزنا

۲۵۲۶ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى قَالَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَبْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ

قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْسُفُ بْنُ مَاوِلٍ قَالَ اَتَى مُعَدَّ

عَاطِيَةً اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ لَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيَّ

مَلَكُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُكَّةٍ وَرَآتِي تَجَارِيَةَ الْعُبَّ

بَلِ السَّاعَةِ مُوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهَى وَاَمْرٌ -

۲۵۲۷ - حَدَّثَنَا اسْمَعٰلُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيْمَةَ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْكَلْبِيَّ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَّهُ يَوْمَ يَدْرُ

اَنْشُدُ لَكُمْ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ اِنْ شِئْتَ

لَمْ تُعْبِدْ بَعْدَ الْيَوْمِ اَيُّدًا اَقَاخَذَ اَبُو بَكْرٍ يَدِي وَ

قَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَدْ اُتِخْتُ عَلَى رِجْلِكَ

وَهُوَ فِي الدَّرْعِ فَخَوَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيَهْرُمُ الْجَمْعُ

وَيُوْلُوْنَ الدُّبُرُ لِلَّسَّاعَةِ مُوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ

اَدْهَى وَاَمْرٌ -

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریر) یوسف بن مالک کہتے

ہیں میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا تھا انہوں

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ مکرمہ میں یہ آیت نازل ہوئی بَلِ

السَّاعَةُ مُوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهَى وَاَمْرٌ - ام المؤمنین

مزید بتایا کہ میں اس وقت ایک لڑکی متقی کھیل رہی تھی -

(از اسحاق از خالد از خالد بن عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن ایک خیمے میں یہ دعا کی

يَا اللّٰہ اے تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تو اپنا عہد اور وعدہ پورا کرے یا التیری

مرضی تو مہلے تو میرا آج سے کوئی تیری عبادت نہیں کرے گا ابوبکر رضی اللہ

عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ بس کہجئے پروردگار سے دعا

کرنے کی حد پر ہوگی - آپ زہر پہنے ہوئے خیمے سے باہر تشریف لائے اور یہ

آیت پڑھتے جلتے تھے - سَيَهْرُمُ الْجَمْعُ وَيُوْلُوْنَ الدُّبُرُ لِلَّسَّاعَةِ

السَّاعَةُ مُوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهَى وَاَمْرٌ -

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ کی تفسیر

(اَوْ اَقْبَعُوا الْوُزْنَ کا معنی یہ ہے کہ ترازو کی زبان سیدھی رکھو

(یعنی برابر تولو) عَصْفُ کا معنی کھیتی کی وہ پیداوار سبزہ جسے

پکنے سے پہلے کاٹ لیں - رِيْحَانٌ کھیتی کے پتے اور دانے جنہیں کھاتے

ہیں - رِيْحَانٌ سے مراد (عام) رزق بھی ہے -

دیگر مفسرین کہتے ہیں عصف کے معنی گیہوں کہتے -

ضماک کہتے ہیں عصف کا معنی بھوسا (جو حباب نور

کھاتے ہیں)

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

وَاَقْبَعُوا الْوُزْنَ يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ

وَالْعَصْفُ يَقُلُ الزَّرْعُ اِذَا قُطِعَ مِنْهُ

شَيْءٌ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَ ذَلِكَ الْوَقْتُ

وَالرِّيْحَانُ وَرَقُهُ وَالْحَبُّ الْكَبِيْرُ

يُرِيدُ كُلُّ مِنْهُ وَالرِّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ

الرِّزْقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعَصْفُ يُرِيدُ

اِنَّا كُوْلٌ مِنَ الْحَبِّ وَالرِّيْحَانُ النَّصِيْمُ

الَّذِي لَمْ يُولَدْ قَالَ قَالَ عَبْدُكَ الْعَصْفُ
وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَقَالَ الْبَقَاؤُ الْعَصْفُ
الْبَتْنُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْعَصْفُ أَكْلُ
مَا يَنْبُتُ لِسَمِيِّهِ الْبَسَطُ هَبْوَرًا وَقَالَ
مُجَاهِدٌ الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَ
الرَّيْحَانُ الرَّزْقُ وَالْمَارِجُ اللَّهَبُ
الْمُصْفَرُّ وَالْخَضِرُ الَّذِي يَقُولُ النَّارُ
إِذَا أَوْقَدَتْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ
لَبَّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ
مَشْرِقُ وَمَشْرِقُ فِي الصَّيْفِ رَبُّ
الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبُهُمَا فِي الشِّتَاءِ وَ
الصَّيْفِ لَا يَنْبَغِيَانِ لَا يَخْتَلِطَانِ
الْمُنْشَأَتُ مَا رَفَعَ قَلْعُهُ مِثْلَ
السُّفْنِ قَامًا مَا لَمْ يُرْفَعْ قَلْعُهُ
فَلَيْسَ مُنْشَأَةً وَقَالَ مُجَاهِدٌ
كَأَنَّ الْفَخَّارَ كَمَا يُصْنَعُ الْفَخَّارُ الشَّوْاطُ
لَهَبٌ مِمَّنْ تَارِدٌ لِحَاثِ الْخُفْرِ
يَصُبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ يُعَدُّ بَوْنٌ بِهِ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ يَهْمُ بِالْمَعْصِيَةِ
فَيَنْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا
مُدَّهَا ثَلَاثِينَ سَوْدَ آوَانٍ مِنَ الرِّقِّ
صَلْصَالٍ طِينٌ خُلِطَ بِرُفْلِ صَلْصَلٍ
كَمَا يُصَلِّصُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُتَوِّقٌ

ابو مالک غفاری کہتے ہیں عصف یعنی کاوہ سبزہ جو پہلے پہلے
اگتا ہے کسان لوگ اسے ہبور (مونکے) کہتے ہیں
مجاہد کہتے ہیں عصف کا معنی گہروں کا پتا اور کھجور
کا معنی رزق۔ مارِج شعلے، آگ کی لپٹ (لو) زرد یا سبز
جو آگ روشن کرنے پر اوپر چڑھتی ہے۔

بعض حضرات مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ رَبُّ
الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ میں مشرقین سے جاٹے
اور گرمی کی مشرق (موسم سرما اور گرمی کی مشرق) اور مغربین
سے موسم سرما اور گرمی کی مغرب مراد ہے، لَا يَنْبَغِيَانِ میل
نہیں ملتے، اکٹھے نہیں ہو جاتے۔

الْمُنْشَأَتُ وہ کشتیاں جن کا بادبان اوپر
اٹھایا گیا ہو وہی دور سے پہاڑ کی طرح معلوم ہوتی ہیں
جن کشتیوں کا بادبان نہ چڑھایا جائے انہیں مُنْشَأَتُ
نہیں کہتے۔

مجاہد کہتے ہیں كَأَنَّ الْفَخَّارَ یعنی جیسے ٹھیکر بنایا جاتا
ہے شَوَاطُ آگ کا شعلہ (جس میں دھواں ہو ٹھیکر)
پیتل جو گلا کر دوزخیوں کے سر پر ڈالا جائے گا۔ انہیں
اس سے عذاب دیا جائے گا۔

خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ کا مفہوم یہ ہے کہ گناہ کا ارادہ
ہوا۔ پھر خدا یاد آگیا اور اس کے خوف سے گناہ چھوڑ دیا
مُدَّهَا ثَلَاثِينَ بہت شادابی کی وجہ سے بنری سیاہی مائل
ہو رہے ہوں گے۔ صَلْصَالٌ وہ گارا کچھڑ جس میں ریت
ملائی جائے جس میں ریت ملائی جائے وہ ٹھیکری کی طرح
کھنکھانے لگے۔ بعض کہتے ہیں صَلْصَالٌ بدبودار کچھڑ جیسے کہتے ہیں صَلَّ الْلَحْمُ یعنی گوشت بدبودار ہو

يُرِيدُونَ بِهِ صَلَاحَ صَلَاحٍ
 كَمَا يَقَالُ صَلَاحُ النَّاسِ عِنْدَ الْإِصْلَاحِ
 وَصَلَاةٌ مِثْلُ كِتَابِكُمْ يَعْنِي كِتَابَكُمْ
 فَالْكِتَابَةُ وَالْفَعْلُ وَالْمَعْنَى وَقَالَ
 بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَوَاقِعُ الْفَعْلِ بِاللَّغَةِ
 وَأَمَّا الْعَرَبُ فَأَتَمَّتْهَا فَالْكِتَابَةُ
 تَقُولُهُ تَمَالَى حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
 وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَأَمْرُهُمْ بِالْحَافِظَةِ
 عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ أَمَّا عَادَ الْعَصْرَ
 كَشَدِيدَ الْهَيَا كَمَا أُعِيدَ الْفَحْلُ
 وَالْمَعْنَى وَمِثْلُهَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ
 يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي
 الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ
 وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذُكِّرُوا
 فِي آيَاتِ قَوْلِهِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ
 فِي الْأَرْضِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَفَنَسِينِ
 أَغْصَانٍ وَجَنَّا الْمُجْتَنِبِينَ دَاوِينَ
 يُحْبِطِي قَرِيبِي وَقَالَ الْحَسَنُ فَيَأْتِي
 الْأَرْبَعُ وَقَالَ قَتَادَةُ كَمَا يَكُونُ
 الْحَبْلُ وَالْإِنْسُ وَقَالَ أَبُو اللَّهِ دَعَا
 كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ يُغْفَرُ ذُنُوبًا
 يَكْثُرُ كَرَبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ

کیا ستر گیا۔ جیسے صَلَاةٌ الْبَابُ یعنی دروازے نے بند کر دیا
 وقت آزادی اور صَلَاةٌ الْبَابُ یہ بھی کہتے ہیں جیسے فَكَيْفَ
 کا اور كِتَابُ كِتَابُ کا ایک معنی ہے۔ فَالْكِتَابَةُ وَالْفَعْلُ وَالْمَعْنَى
 میوے، کھجور اور انار ہوں گے۔

اس آیت سے بعض حضرات نے (امام ابوحنیفہ رحمہ) یہ
 اخذ کیا ہے کہ کھجور اور انار میوہ نہیں۔ عرب لوگ تو ان دونوں
 کو میوے میں شمار کرتے ہیں۔ نخل اور رمان کا عطف فالکبہ
 پر ایسے ہے جیسے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى
 تو پہلے تمام نمازوں کی محافظت کا حکم دیا جن میں صلوٰۃ وسطی
 بھی شامل ہے پھر صلوٰۃ وسطیٰ کو دوبارہ بیان کیا زور دینے
 کے لئے اور سخت پابندی کے لئے۔ اسی طرح یہاں نخل اور رمان
 فالکبہ میں شامل تھے (مگر ان میں چونکہ زیادہ خوبی ہے اس لئے
 دوبارہ بیان کیا۔ اسی طرح أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ
 فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ پھر اس کے بعد فرمایا وَكَثِيرٌ
 مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ حالانکہ کثیر
 من الناس الحکم من فی السموات ومن فی الارض میں بھی شامل تھا
 دوسرے حضرات (مجاہد اور امام اعظم رحمہ) کہتے ہیں آفغان
 کا معنی ٹہنیاں، شاخیں وَجَنَّا الْمُجْتَنِبِينَ دَاوِينَ دونوں باغوں
 کا میوہ قریب ہو گا۔ حسن بصری کہتے ہیں۔ فَيَأْتِي الْأَرْبَعُ
 کا معنی اس کی کون کون سی نعمتوں کی تکذیب کرتے ہو وقتاً کہتے ہیں
 رَبِّكُمْ مِّنْ أُولَئِكَ مَنْ أَوَّلَاسَانِ كَوْخَطَابِ كَاسِيَةٍ الْوَالِدَةُ الْوَكْبَةُ
 كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کسی کا گناہ بے شمار ہے کسی کی مصیبت دور کرتا

۱۔ اس کو مضاعف کر لیتے ہیں ۱۲ مرتبہ ۲۔ کلمہ خدا میں آدمی ان پر گناہ کر سکتا ہے تو اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں میوہ نہیں کھاؤں گا تو کھاؤں گا کھجور یا انگور کھایا جائے نہ ہو گا یہ امام ابوحنیفہ
 کا قول ہے اور دوسرے علماء کے نزدیک جائز ہو گا کہ کہتے ہیں عرب لوگ کھجور اور انار کی چیزیں میوہ بھی فاکہ کہتے ہیں اور قرآن میں جو فاکہ کے لہجہ کی تخصیص کی۔ اس وجہ سے
 نہیں کہ دونوں فاکہ نہیں ہیں بلکہ باطنی فضیلت اور شرف کے لئے کہ فاکہ کے ساتھ دعا اور غذا بھی ہیں ۱۲ مرتبہ جس سے امام ابوحنیفہ نے یہ سمجھا کہ فاکہ نہیں ہیں ۱۲ مرتبہ
 کے نزدیک ہے تو زیادہ ہو گا کہ صحت نہ ہوگی ۱۲ مرتبہ اس کا طری نے ۱۲ مرتبہ اس کو اس الی حاتم نے ۱۲ مرتبہ اس کو اس جہان اولاد

أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَرَزَتْ حَاوِيَةُ

أَرْوَا مَا خَلَقَ نَعْمًا حَتَّىٰ نَفَا مَتْنَابِ

ذُو الْجَلَدِ ذُو الْعِظْمَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ

مَا رَجَعَ عَالِمٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُ مَرَجَ

الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَدَ هُوَ يُعَدُّ

بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ

مَرَجَ مُلْتَمِسٌ مَرَجَ اخْتَلَطَ الْبُحْرَانِ

مِنْ مَرَجَتْ ذَاتُكَ تَرَكْتَهَا سَفَرًا

لَكُمْ سُبْحًا سَبَّحُوا لَا تَشْغَلُهُ شَيْءٌ

عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلَامِهِ

الْعَرَبُ يَقُولُ لَا تَفَرَّ عَنْ لَكَ وَمَا

بِهِ شُغْلٌ يَقُولُ لَأَخْلَدَنَّكَ عَلَىٰ عَرْشِكَ

کسی قوم کو عروج و ترقی دیتا ہے کسی کو زوال و سقی میں ڈال دیتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں برزخ سے آڑ مراد ہے۔ انا ما خلقت، مخلوق نَعْمًا حَتَّىٰ نَفَا مَتْنَابِ بہا

رہے ہیں ذُو الْجَلَدِ عِظْمَتِ و بزرگی والا۔ دیگر مفسرین

کہتے ہیں کہ ما راجع فالصالح انکار (میں میں دھواں نہ ہو ہو

لوگ کہتے ہیں مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ یعنی حاکم نے اپنی رعیت

کو خلیا چھوڑ دیا (ایک دوسرے کو ایذا دے رہے ہیں) مَرَجَ

خَلَطَ مَرَجَ الْبُحْرَانِ دونوں دریا مل گئے ہیں مَرَجَتْ

ذَاتُكَ سے ماخوذ ہے یعنی تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا۔ سَفَرًا

لَكُمْ عَنْقَرِيبَ ہم تمہارا حساب کر سکیں گے یہاں فراغت مراد

نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شئی دوسری چیز کی طرف

خیال رکھنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ کلام عرب میں یہ محاورہ مشہور ہے۔ کوئی شخص اگرچہ مصروف نہ ہو اور خالی و فارغ ہو

لیکن (ڈرانے کے لئے) دوسرے سے کہتا ہے اچھا میں تیرے لئے فراغت کروں گا۔ یعنی عین اس وقت جبکہ غافل

ہوگا تجھے سزا دوں گا۔

باب وَمِنْ ذَوْنِهِمَا جَنَّاتٌ كِي تَفْسِير

باب ۲۵ قَوْلِهِ وَمِنْ ذَوْنِهِمَا

جَنَّاتٍ -

۳۵۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْأَعْمَشِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْأَنْجَوِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَرْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَلَّمَ قَالَ جَنَّاتٍ مِنْ هَضْبَةٍ أُنِيبَتْ هُمَا وَمَا فِيهِمَا

وَجَنَّاتٍ مِنْ ذَهَبٍ أُنِيبَتْ هُمَا وَمَا فِيهِمَا وَفَايِنَ

(از عبد اللہ بن ابی اسود از عبد العزیز بن عبد الصمد عنی از ابو

عمران جونی از ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس) حضرت ابو موسیٰ اشعری

(ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس کے دادا) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا (ہمیشہ میں) چاندی کے دو باغ ہوں گے ان

کے برتن اور سامان وغیرہ بھی سب چاندی کے ہوں گے اور دو باغ

سونے کے ہوں گے اور ان کے برتن اور سامان سونے کا ہوگا جنت

۱۔ کسی کو مارا ہے کسی کو جلا ہے کسی کو چنگا کرتا ہے کسی کو مارنا ہے کسی کو سرفرا کرتا ہے کسی کو ذلیل بنانا ہے غرض ہر دردناک کئے نئے احکام ظاہر ہوتے ہیں

گو اس نے ہر ایک ہونے والی بات ازل میں لکھ دی تھی مگر ان کا ظہور دیکھنے وقت پہنچتا رہتا ہے ان کو شیون الہیہ کہتے ہیں ۱۲۸۰

الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رُءُوسَهُمْ عَلَى غُدُرٍ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَذَبَ

کے اور کوئی پرہیزگار نہ ہوگا۔

باب ۲۵۲۹ قَوْلُهُ حُورٌ مَقْصُودَاتُ

باب حُورٌ مَقْصُودَاتُ فِي الْخِيَامِ وَكِتَابُ

فِي الْخِيَامِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَخْلُفْ لِحُورٍ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حور کا معنی کالی

مَوْدُودَاتُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

آنکھوں والی۔ مجاہد کہتے ہیں مَقْصُودَاتُ کا معنی ان کی

مَقْصُودَاتُ فَحَبُوسَاتُ فَصِرَ

آنکھیں اور خواہشات اپنے خاوندوں تک ہی محدود ہو گئی۔

طَرَفُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَنْوَاجٍ

قاصدات کا معنی اپنے خاوند کے سوا اور کسی کی خواہش نہ

فَصِرَتْ لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَنْوَاجِهِنَّ

نہ ہوں گی۔

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ

از محمد بن مثنیٰ از عبد العزیز بن عبد الصمد از ابو عمران جوئی از ابو بکر بن

حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ الْعَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا

عبد اللہ بن قیس (ان کے والد) حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے

أَبُو عَمْرٍو الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبٍ

ہیں کہ شخصت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہشت میں ایک خول دار ہوتی

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کافیہ ہوگا جس کا عرض ساٹھ میل ہوگا اس کے ہر کونے میں مسلمانوں

قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خِيَمَةً مِنْ كُؤُودٍ مَجُوفَةٍ عُرْوَتُهَا

کی بیویاں بیٹھی ہوں گی جن میں سے کوئی ایک دوسری کو نہ دیکھ سکے گی۔

سُتُونَ مِثْلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ

اور مسلمان ہی ان پر گردش کر سکیں گے وہاں کے دوباغ ایسے ہیں جن

الْأَخْرَجِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُسْمِينُونَ وَجَنَّاتٍ

کی ہر شے اور برتن چاندی کے اور دوباغ ایسے ہیں جن کی ہر شے اور برتن

مِنْ فِضَّةٍ أُنِيبُتُهَا وَمَا فِيهَا وَجَنَّاتٍ مِنْ

سونے کے ہوں گے۔ اور جنت العدن والوں کو اللہ کے دیدار میں صرف

كَذَآ أُنِيبُتُهَا وَمَا فِيهَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ

ایک جلال کی چادر مائل ہوگی جو اس کے رخ مبارک پر پڑی ہوگی۔

بَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رُءُوسَهُمْ عَلَى غُدُرٍ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَذَبَ

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ رُلُوزَاتُ

مجاہد کہتے ہیں رُجَّتْ کا معنی ہلائی جا رہی ہے۔

لُبَّتْ لُبَّتْ كَمَا يَكُنَّ

پھر پھر کئے جائیں گے اور سونے کی طرح پئے جائیں گے۔

السُّورَةُ الْمُخْصَصَةُ لِلْمُؤَقَّرِ حَلَا

الْمُخْصَصَةُ لِلْمُؤَقَّرِ سے لے کر ہوئے یا جن میں کائنات ہو

سہ عجیب الاثر سورہ ہے جو کوئی اس کو پڑھنا ایک بار پڑھتا ہے وہ کسی محتاج نہ ہوگا دولت اور نیکوئی چاہنے والو اور اگر سورہ واقعہ کو پڑھ کر لو اس میں جانے اور دیکھ کر عذاب سے بچنے کے لئے سورہ ملک کو پڑھ کر لو اور دنیا دونوں کی بھلائی ان دونوں سے حاصل کرو ۱۲ سورہ اس کو پڑھ کر

۱۲ سورہ اس کو پڑھ کر

وَيَقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ مَنْشُورُ
السُّورِ وَالْعَرَبِ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى
أَزْدِ أَجَبَتِ ثَمَلَةَ أُمَّةٌ يَحْمُورُ
دُمَانٍ أَسْوَدُ يُصِرُّونَ يَدُومُونَ
الْيَهْيَمُ إِلِيلُ الظَّبَاءِ لَمُعَرَّمُونَ
لَمُعَرَّمُونَ دَوْحُ جَنَّةٍ وَرِخَاءُ وَدَّ
الْوَيْحَانُ الْوَدْقُ وَبُنْشَا كُفْرِي
أَيَّ خَلْقٍ نَشَاءُ وَقَالَ عَيْرُ
تَقْلَهُمُونَ تَجْبُونَ عَرَبًا مُنْقَلَةً
وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صُبُورٍ وَ
صُبْرٌ يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرَبِيَّةِ
وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنَجِيَّةُ وَأَهْلُ
الْعِرَاقِ الشَّكْلِيَّةُ وَقَالَ فِي خَافِضَةٍ
لِقَوْمٍ إِلَى التَّارِ وَرَافِعَةٍ إِلَى
الْجَنَّةِ مَوْمُونَةٍ مَسْرُوجَةٍ وَ
مِنْهُ وَضِئُ النَّاقَةِ وَالْكُوبُ
لَا أَذَانَ لَهُ وَلَا عُرُودَ وَالْأَبَارِيُّ
ذَوَاتُ الْأَذَانِ وَالْعَرَايُ مَسْكُوبٌ
جَارٌ وَفَرَسٌ مَرْفُوعَةٌ بَعْضُهَا فَوْقَ
بَعْضٍ مَرْفُوعِينَ مُمَتَّعِينَ مَا
تُسْنُونَ هِيَ التُّطْنَةُ فِي أَرْحَامِ
النِّسَاءِ لِلْمُسْقَرِينَ لِلْمَسَافِرِينَ
وَالْيَقِي الْقَفَرُ يَمَاقِيعُ الشُّجُورِ
مُحْكَمُ الْقُرْآنِ وَيُقَالُ بِمُسْقَطِ

مَنْشُورٌ کیلئے عُرُبُ اپنے شوہروں کی پیاریاں شَمَلَةُ
امت، گروہ، یَحْمُورُ کا لادھواں یُصِرُّونَ ہمیشہ
کرتے تھے اَلْیَهْيَمُ پیاسے اونٹ لَمُعَرَّمُونَ
خسائی میں آگئے۔ دَوْحُ بہشت، آرام، راحت۔
رِخَاءُ رزق، روزی وَدُنْشَا کُفْرِي فیما لا اَعْلَمُونَ
جس صورت میں ہم جاہیں تمہیں پیدا کریں۔

مجاہد کے سوا دیگر مفسرین کہتے ہیں تَقْلَهُمُونَ
کا معنی تعجب کرتے رہ جاؤ عَرُبًا مُثْقَلَةً عَرُوبِ کی
جمع جیسے صبور کی جمع مُبْرَاتِی ہے عَرُوبِ کا معنی خواہش
پیاری عورت، مکے والے ایسی عورت کو عَرَبِيَّةٌ مدینے
والے غَنَجِيَّةٌ اور عراق والے شَكْلِيَّةٌ کہتے ہیں۔

خَافِضَةُ ایک قوم کو نیچا دکھانے والی یعنی
دوزخ میں لے جانے والی رَافِعَةُ ایک قوم کو بلند
کرنے والی یعنی بہشت میں لے جانے والی مَوْمُونَةُ سونے
سے بنے ہوئے، اسی سے نکلا ہے وَضِئُ النَّاقَةِ یعنی
اُونٹنی کا زیر بندہ کُوبُ وہ برتن جس میں ہتی اور ٹونٹی
نہ ہو (اُکُوبُ جمع ہے) اَبَارِيُّ وہ کونہ جس میں ٹونٹی
اور کندا ہو (کوب کے برعکس) اَبَارِيُّ اس کی جمع ہے۔
مَسْكُوبٌ بہتا ہوا (جاری) فَرَسٌ مَرْفُوعَةٌ اونچے
اونچے (یعنی) ایک کے اوپر ایک (تیلے اوپر) بچھائے گئے۔

مُسْنُونٌ کا معنی آسودہ، آرام یافتہ۔ مَا تُسْنُونَ لُطْفُ
جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو۔ لِلْمُسْقَرِينَ مسافروں
کے لئے، یہ قُی سے مشتق ہے جس کا معنی بے آب گیاہ میدان
یَمَاقِيعُ الشُّجُورِ قرآن کی محکم آیات بعض کہتے ہیں تارے

التَّجُورِ إِذَا اسْقَطْنَ وَمَوَاقِعَ وَ
مَوَاقِعَ وَاحِدٌ مَدَّ هُنُونَ مَكْرَبُونَ
مِثْلُ لَوْ تَدَّ هُنْ فَيُدَّ هُنُونَ فَبَلَّاهُ
لَكَ أَيْ مُسَلِّمٌ لَكَ إِنْكَ مِنْ
أَصْحَابِ لَيْمِينَ وَأُلْقِيَتْ إِنَّ وَ
هُوَ مَعَنَا هَا كَمَا تَقُولُ أَنْتَ
مُصَدِّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ إِذَا
كَانَ قَدْ قَالَ إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ
قَلِيلٍ وَقَدْ يَكُونُ كَالِدُ عَائِلَةٍ
كَقَوْلِكَ فَسَقِيَّا مِنَ الرِّجَالِ إِنْ
زَفَعْتَ السَّلَامَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ
تُورُونَ كَسْتَحْرِجُونَ أَوْ زَيْتٌ
أَوْ قَدْ نَزَّ لَعْنًا بَالِغًا قَاتِلًا كَذِبًا

دوبنے کے مقامات مَوَاقِعَ جمع ہے اس کا واحد مَوْقِعٌ ہے
دو نفل کا ایک معنی ہے۔ مَدَّ هُنُونَ جھلانے والے جیسے
آیت میں ہے وَ تَدَّ وَ تَدَّ هُنْ فَيُدَّ هُنُونَ۔ فَلَمَّا
لَكَ مِنْ أَصْحَابِ لَيْمِينَ کا یہ معنی ہے مُسَلِّمٌ لَكَ إِنْكَ
مِنْ أَصْحَابِ لَيْمِينَ یعنی یہ بات مان لی گئی اور یہ ہے کہ
تو اصحاب لیمین میں سے ہے۔ إِنْكَ کا لفظ گرا دیا گیا مگر اس کا
معنی قائم رکھا گیا۔ اس کی مثال یہ ہے مثلاً کوئی کہے میں اب
محمودی دیر میں سفر کرنے والا ہوں تو اس سے کہے گا أَنْتَ
مُصَدِّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ یہاں بھی إِنْكَ محذوف ہے
یعنی أَنْتَ مُصَدِّقٌ إِنْكَ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ۔

سَلَامٌ کا لفظ بطور دعا کے مستعمل ہوتا ہے اگر
مرفوع ہو، جیسے فَسَقِيَّا نَصَبِ کے ساتھ دعا کے معنی میں متعل
ہوتا ہے یعنی اللہ تجھے سیراب کرے۔ تُورُونَ۔ سگاتے ہو آگ

لگاتے ہو اَوْ زَيْتٌ سے نکلا ہے یعنی میں نے سگایا۔ لَعْنًا۔ باطل، جھوٹ۔ تَأْتِيَانِ جھوٹ۔ غلط۔

بَابُ وَظِلِّ مَمْدُودٍ كِ تَفْسِيرِ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ابوالزناد از اسرج) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

ارشاد ہے جنت میں ایک اتنا بڑا درخت ہے (طوبی) جس کے سائے میں

اگر کوئی سواری مسلسل سو سال تک چلتا رہے تب بھی سایہ طے نہ ہوگا۔ اس

کے ثبوت میں اگر چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو وَظِلِّ مَمْدُودٍ۔

سُورَةُ الْحَدِيدِ كِ تَفْسِيرِ

ماہر کہتے ہیں جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فَيُدَّ لَيْسَ جِسْمِ نَبِيٍّ

بَابُ ۲۵۹ قَوْلِهِ وَظِلِّ مَمْدُودٍ

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي لَرْدَاءٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَتْلُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً تَسِيرُ التَّرَاكِبُ فِي

ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَفْطَحُهَا وَاقْرَأْ وَآرَأْ

شَيْئَكُمْ وَظِلِّ مَمْدُودٍ۔

سُورَةُ الْحَدِيدِ

قَالَ عُمَارٌ جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ

۱۔ اس طرح سلام پیش کے ساتھ دعا کے معنی میں تم سلامت رہو اگر سلام کا پہلوی لے لیتے تب دعا کے معنی نہیں ہوں گے گوسلام ان کے اس مقام میں قرأت نہیں ہے ۱۲۔ منہ
پر ہین پھیلا ہوا سایہ یہ سایہ سو سال تک چلتا ہوگا کہ اس کا سایہ نہ ہوگا۔ یہ سب کے کما عرض کا سایہ ہوگا کیونکہ کہشت میں کشت نہیں والے سب ٹھنڈا ہی ٹھنڈا ہے ۱۲۔ منہ

مُعْتَبَرِينَ فِيهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
بِحَسْبِ الْإِسْلَامِ وَمَا كُنَّا نُرِيدُ أَنْ يَمْلِكَ
الْغُلَامُ يَعْلَمَ أَهْلَ الْكِتَابِ لِيَعْلَمَ أَهْلُ
الْكِتَابِ يَقَالُ الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
عِلْمًا وَآلِ الْيَاكِينِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
أَنْظِرُونَا أَنْظِرُونَا -

سُورَةُ الْمُجَادِلَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُخَادُونَ يُشَاقُّونَ
كَيْفَ تَأْخُذُوا مِنْ الْخِزْيِ اسْتَحْوَذَ
غَلَبَ

سُورَةُ الْحَشْرِ

أَجْلَاءَ إِلَّا خَرَجَ مِنْ أَفْئِدَةِ الْمَرْءِ
٣٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَسْعَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ
قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَافِضَةُ مَا زَالَ تَنَزَّلُ وَ
مِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهَا لَمْ تَبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ
إِلَّا ذَكَرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْاِنْشِقَافِ قَالَ
نَزَلَتْ فِي بَدْرِ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ
نَزَلَتْ فِي بَيْتِ النَّصِيرِ

آباؤ کیا ہے۔ (جاشین کیا) مین الظلمتِ اِلٰی النورِ گری
سے ہدایت کی طرف مَنافِعِ لِلنَّاسِ لوہے سے پیر، ڈھال،
ہتھیار تیار کرتے ہو۔ مَوَلَاکُمْ یعنی وہی رَاکِگ تھا کہ سُننے
مناسب ہے۔ لَعَلَّاکُمْ یَعْلَمُوْا تاکہ اہل کتاب جان لیں (اللازائد
ہے) الظَّالِمُ علم کی رو سے عیاں ہے الْبَاطِنُ علم کی رو
پوشیدہ ہے اَنْظُرُوْا ہمارے انتظار کرو۔

سُورَةُ مَجَادِلَہ کی تفسیر

عجاہ کہتے ہیں یٰۤاَکْذِبْ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ
مخافت کرتے ہیں کہ کُتِبُوا ذلیل کے گئے۔ اِسْتَقْوُوا
غالب ہو گیا۔

سُورَةُ مُشْرِكِ تَقْوِي

جلاء ایک ملک دوسرے ملک کی طرف نکال دینا۔ دین نکال جلاوطن کرنا۔
(ان محمد بن عبد الرحیم از سعید بن سلیمان از عیثم از ابولشیر) سعید بن
جبیر کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورہ
توبہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا یہ سورت توبہ کیا ہے۔ یہ توفیقیت کرنے
والی ہے۔ اس سورت میں برابری ہی نازل ہوتا ہے کہ بعض لوگ
ایسے ہیں، بعض لوگ ایسے ہیں۔ حتیٰ کہ لوگوں کو گمان ہو گیا کہ یہ سورت کسی
کا ذکر نہ چھوئے گی (سب کے اندرونی حالات ظاہر کر دے گی)
میں نے سورہ انفال کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت جنگیہ
کے متعلق نازل ہوئی۔ میں نے سورہ محشر کے متعلق عرض کیا تو فرمایا کہ یہ
سورت بنی نضیر یہودیوں کے متعلق نازل ہوئی۔

۱۲۔ اس کو فریانی نے وصل کیا ۱۲۔ منہ ۱۲۔ بعضوں نے کہا تھا کہ اس نے دو سے اور باطن ہے اور بی ذات سے کیونکہ جو اس سے اس کی ذات کا ادراک نہیں ہو سکتا ۱۲۔ منہ ۱۲۔ مشہور فقرات انظر و قرا ۱۲۔ منہ ۱۲۔ اس کو فریانی نے وصل کیا ۱۲۔ منہ ۱۲۔ اس نے تمام لوگوں کے عیب کو مٹانے کے لیے ۱۲۔ منہ ۱۲۔

(از حسن بن مدرک از یحیی بن حماد از ابو عوانہ از ابولہریرہ)
کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورہ حشر کا
ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اسے سورہ بنی نضیر کہہ۔

باب مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ كِتَابِ التَّوْحِيدِ
عجوبہ اور برکت کے سوا کچھ اور کی باقی تمام اقسام کو لینہ
کہتے ہیں۔

(از قتیبہ از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے تمام اڈے
جلا دیئے، انہیں کٹوا ڈالا۔ انہی درختوں کے باغ کو کوبڑہ کہتے تھے
اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ
لِّينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ اُصُولِهَا فَبَادِئِ اللّٰهُ
بِالْمُغْرِبِیْنَ۔

باب مَا آفَاءَ اللّٰهُ عَلَىٰ رَسُوْلِهِ كِتَابِ التَّوْحِيدِ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو از زہری از مالک بن انس)
ابن عثمان) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بنی نضیر کے مال اس قسم سے
ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور فرائض (غنیمت بغیر جنگ)
بخش فرمائے، مسلمانوں نے ان پر اپنے گھوڑے اور اونٹ نہیں ڈٹائے
(جنگ نہیں کی) اس قسم کے مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ملکیت مقصور ہوتے تھے۔ آپ ان میں سے اپنے گھروالوں کا سال بھر کا
خرچ نکال کر باقی جو بچتا، اُسے جہاد کے سامان کی تیاری، ہتھیار اور
گھوڑوں وغیرہ میں خرچ کرتے تھے۔

**۳۵۳۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ اَبِي يَسْحَعٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ
سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ۔**

**۳۵۳۱۔ بَابُ مَا قَطَعْتُمْ
مِّنْ لِّينَةٍ لِّخَلَاءِ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْرَةً
اَوْ بَرَكِيَّةً۔**

**۳۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
لَيْثٌ عَنْ كَافِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ
وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا قَطَعْتُمْ
مِّنْ لِّينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ اُصُوْلِهَا
فَبَادِئِ اللّٰهُ وَلِيْمُغْرِبِیْنَ۔**

**۳۵۳۲۔ بَابُ مَا آفَاءَ اللّٰهُ
عَلٰی رَسُوْلِهِ**

**۳۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ مَالِكِ بْنِ اَدِیْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ عَنْ عُمَرَ
قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللّٰهُ عَلَىٰ
رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمَّا لَمْ يُؤْخَفِ
اَلْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ فَيُخْبِلُ وَلَا رِكَابَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامَةً يَتَعَرَّقُ عَلَىٰ اَهْلِهَا
مِنْهَا ثَقَلَةٌ سَنَدِهَا ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السَّلَاحِ وَ
اَلْكَرَامِ عَدَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔**

لے عجوبہ اور برکت دونوں عمرہ قسم کی کھجوریں ہوتی ہیں ان کے درخت کو لینہ نہیں کہتے ۱۲

باب ۲۵۳۵ قَوْلُهُ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

۲۵۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَكَلِّمَاتِ وَالْمُتَغَلِّمَاتِ وَالْمُتَغَلِّمَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُتَغَلِّمَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَبَلَّغَ ذَلِكَ لِمَرْأَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي رِثَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ الْوَحَايَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ قَالَ لَيْسَ كُنْتُ قَرَأْتُ لَقَدْ وَجَدْتُ فِيهِ أَمَا قَرَأْتَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهَا عَنْهُ قَالَتْ فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَ قَالَتْ فَادْهَمِي فَإِنِّي قَدْ هَبَيْتُ فَتَنَظَّرْتُ فَلَمْ تَرِي مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جِئْتُمُنَّ

باب ۲۵۳۶ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

از محمد بن یوسف از سفیان از منصور از ابراہیم از علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدن کو گودنے اور گودوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے نیز ان پر جو چہرے کے بالوں کو اکھڑاتی اور دانتوں کو خوبصورتی کے لئے جدا کرتی ہیں (پھیلواتی ہیں) چونکہ وہ خدا کی ہی ہوئی ہیئت کو بدل دینا چاہتی ہیں۔

یہ حکم جب بنی اسد کی ایک عورت ام یعقوب کو معلوم ہوا تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی کہنے لگی مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے شک کیا میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب میں لعنت آئی ہے وہ عورت کہنے لگی میں نے تو سارا قرآن جو دلوں کے لیٹیان موجود ہے پڑھا الا اس میں تو کہیں ان عورتوں پر لعنت نہیں آئی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تو قرآن کو رکھا حق سمجھ کر پڑھتی تو مزید یہ مسئلہ تجھے مل جاتا۔ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا کہ رسول جس بات کا تمہیں حکم دے اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کرے اس سے باز رہو۔ اس نے کہا ہاں یہ آیت تو قرآن میں ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع کیلئے۔ وہ عورت کہنے لگی آپ کی بیوی بھی تو یہ کام کرتی ہے۔ انہوں نے کہا اچھا جا کر دیکھ۔ چنانچہ وہ گئی مگر اس نے وہاں کوئی ایسی (خلاف شرع) بات نہ دیکھی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میری عورت ایسے کام کرتی تو بھلا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟ (میں اسے گھر سے نکال دیتا)

۲۵۳۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

(از علی بن مدینی از عبد الرحمن بن سفیان ثوری رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ میں عبد الرحمن بن عابس سے مسطور والی حدیث بیان کی جو بذریعہ ابراہیم از علقمہ از حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع کیلئے۔ وہ عورت کہنے لگی آپ کی بیوی بھی تو یہ کام کرتی ہے۔ انہوں نے کہا اچھا جا کر دیکھ۔ چنانچہ وہ گئی مگر اس نے وہاں کوئی ایسی (خلاف شرع) بات نہ دیکھی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میری عورت ایسے کام کرتی تو بھلا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟ (میں اسے گھر سے نکال دیتا)

۱۲ منہ ۱۳ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ان کو کوئی کار دہوا جو صرف قرآن کو واجب العمل جانتے ہیں اور حدیث شریف کو واجب العمل نہیں جانتے ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج اور اہل الذیچین یقتربون بآئین اللہ ورسولہ میں داخل ہیں۔ حدیث شریف قرآن مجید سے جدا نہیں ہے قرآن شریف میں خود حدیث شریف کی پیروی کا حکم ہے ۱۲ منہ

فرمایا کہ میں نے آج رات اس شخص کا میزبان بنے اللہ اس پر رحم کرے گا۔

یہ سن کر ایک انصاری (حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کی مہمانی کروں گا، اور اس شخص (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کو اپنے گھر لے گئے اپنی بیوی (ام سلیم) سے کہا یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا مہمان ہے۔ اس سے کھانے کی کوئی چیز مت چھپانا (جو طعام ہو پیش رکھے) وہ بولی خدا کی قسم میری اس توانا تمھوڑا کھانا ہے جو بچوں کو رکھیں (کافی ہوگا) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب بچے رات کا کھانا مانگنے لگیں تو کسی سہلے سے انہیں سلا دے اور چراغ گل کر دے۔ ہم دونوں بھی آج رات کچھ نہ کھا کر چلے جانا خیر ام سلیم نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا رات کو اللہ تعالیٰ نے فلاں دوا دے دیت پر تعجب کیا یا اللہ تعالیٰ ہنسے (ابو طلحہ اور ام سلیم پر) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَیُؤْتِیْهِمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَکُوْنُاَنْ یُّوْحِیْهِمْ خَصَاَصَةً۔

اَلَمْ یَهْدِیْہٗمْ اِلٰی نَسَآئِہٖمْ کَلِمَہٗ عِنْدَہُمْ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ یُّضِیْفُ ہٰذِیْہٗ الَّلِیْلَۃَ یُوحِیْہُ اللّٰہُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذْہَبْ اِلٰی اٰہْلِہٖ فَقَالَ لَا مَرَاتِہٖ ضِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخِرِہٖ شَیْئًا قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا عِنْدُوْنِیْ اِلَّا قُوْتُ الصَّبِیْہِ قَالَ فَاِذَا اَرَادَ الصَّبِیْہُ الْعَسَاۃَ فَمِنْہُمْ وَتَعَالٰی فَاَطِیْعِی السِّرَاجَ وَنَظَرِیْ بَطُوْنَنَا الَّلِیْلَۃَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ عَدَا الرَّجُلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ مَخِیْکَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانِۃٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَیُؤْتِیْہُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَکُوْنُاَنْ یُّوْحِیْہُمْ خَصَاَصَۃً۔

سُورَةُ الْمُتَجَنَّةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا تَجْعَلُنَا فِتْنَةً لَا تُعَذِّبُنَا بِأَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هٰذَا بِعِصْمِ الْكُوفَرِ اِمْرًا مِّنْ اَمْعَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ

سُورَةُ الْمُتَجَنَّةِ کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں۔ لَا تَجْعَلُنَا فِتْنَةً لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا کا مطلب یہ ہے کہ کفار کے ہاتھ سے ہمیں تکلیف نہ پہنچا کہیں وہ یہ کہنے لگیں کہ اگر ان مسلمانوں کا دین صحیح ہوتا تو ان پر مصیبتیں کیوں آتیں۔ بعصم الکوفری سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ان کافر عورتوں کے چھوڑ دینے کا حکم ہوا جو کجالت

لے کر مانے وہ جہان کو کھلا ۱۱ منہ مکہ یعنی تکلیف اور تنگی میں بھی دوسرے کی راحت رسائی مقدم رکھتے ہیں آپ تکلیف اٹھاتے ہیں پر دوسرے کا جان حلا کو کام دیتے ہیں آپ کو سخت غیر کولت ۱۲ منہ مکہ اس کو فریادی نے دھک کیا ۱۱ منہ مکہ یا اللہ یا مالہ لک بے عیون کے ہاتھ سے صحیح مسلمانوں کو کچھ فتنہ نہ بنا دے عیون کو ان پر غالب کر صحیح مسلمانوں پر اپنا دم و کرم کہ میں نے بہت سے بے دینوں کو یہ کچھ ہوئے سنا ہے کہ: ابو جہد سوائے ایک خدا کے نہ ادری کو پکارتے ہیں اور کسی سے مدد چاہتے ہیں نہ بزرگوں کی قبروں پر جا کر ان سے عرض و مدد بھی کرتے ہیں نہ اللہ کے سوا بزرگوں کی نذر دنیا زمست قاتل وغیرہ کہتے ہیں دیکھیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو نہ قبول کرتا ہے یا اللہ ان بے دینوں کو چھوڑ کر دے اور ہمارا دعا قبول فرما ہم خاص تیرے ہی پکارا بنے دلے ہیں تجھ سے مدد چاہتے دلے ہیں۔ ان بے دینوں کو ہم پر چھینے کا موقع نہ دے یا اللہ یا اللہ ابراہیمین اسمع ولا تجب ۱۲ منہ

عہ یہ ایسی حدیث ہے کہ اگر ہم تمام مسلمان اس پر عمل شروع کریں تو کوا حباب ہو جائیں ۱۲ عبد المتناق

لَسَاءَ لَهُمْ كَيْفَ كُفِّرُوا بِهِ كَذِبًا

بَاب ۲۵۶ قَوْلُهُ لَا تَتَّخِذُوا

عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

۳۵۶۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ سَمِعَ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ

عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ نَطْلُقُ

حَقًّا تَأْتُوا أَوْصِيَاءَهُ خَارِجَ قَاتٍ بِهَا طَرِيقَةً

مَعَهَا كِتَابٌ فَخَذُّوهُ مِنْهَا فَذُ هَبْنَا تَعَادَى

بَيْنَا خَيْلَنَا حَقًّا أَتَيْنَا اللَّوْضَةَ فَإِذَا اتَّخَمُ

بِالطَّرِيقَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجْ لِكِتَابٍ فَقَالَ لَيْتَ

مَا مَجِيءٍ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا كُنْخُزْجِ الْكِتَابَ

أَوْ لِنَطْلُقَ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَهُ مِنْ عِقَابِهَا

فَأَتَيْنَاهُ بِالسَّيِّئَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا

فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَا فِي مَنَ

الْمَشْرِكَ كَيْفَ مِثْنُ يَسْكَنُ يُخْبِرُهُمْ بَعْضُ

أَمْرِ السَّيِّئَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّيِّئُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ

لَا تَتَّخِذُوا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا

مِنْ قُرَيْشٍ وَلَكِنْ كُنْتُ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مِنْ

هَيْكَلٍ مِنَ أَلْمِهَا جَرِيئِينَ لَهُمْ قُرَابَاتٌ يَتَّبِعُونَ

كفر کے میں رہ گئی تھیں۔

بَاب لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

کی تفسیر۔

(از عمیدی از سفیان از عثمان بن دینار از حسن بن محمد بن علی)

عبد اللہ بن ابی رافع جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منشی ہیں کہتے

ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے۔ مجھے اور زبیر

اور مقداد تینوں آدمیوں کو بھیجا۔ فرمایا (کے کے راستے پر) مقام رؤفہ

خارج تک چلے جاؤ۔ وہاں اونٹ پر سوار ایک عورت بنے گی (اس کا نام

سادہ تھا) اس کے پاس ایک خط ہے وہ لے آؤ۔ حضرت علی رضی اللہ

عنہ کہتے ہیں ہم تینوں آدمی گھوڑے دوڑتے چلے گئے۔ روضہ خارج پر

پہنچے تو وہاں ایک عورت اونٹ پر سوار ملی۔ ہم نے اس سے کہا خط

نکال۔ وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا خط نکالتی

ہے یا ہم تجھے ننگا کریں۔ تب اس نے (مجھوڑا) اپنی پھٹی سے وہ خط

نکال کر دیا۔ ہم بارگاہ نبوت میں وہ خط لائے وہ خط حاطب بن

ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے مشرکین کو لکھ کر بھیجا تھا اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جنگی تیاری کے امور کا اس میں ذکر تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب رضی اللہ عنہ سے پوچھا ارے

حاطب یہ کیا بات ہے؟ (کوئی مسلمان ہو کر کفار کو مخبری کی) حاطب نے

نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمائیے (میرا پورا واقعہ سن لیجئے پھر

سزا دیجئے) واقعہ یہ ہے میں اصل قریشی نہیں اور آپ کے ساتھ دوسرے

مہاجرین ہیں (وہ اصل قریشی ہیں) ان کے اعزاء و اقرباء قریش

کے کافروں میں ہیں۔ لہذا ان کے گھریا مال اسباب سب محفوظ

ہیں۔ میں نے یہ چاہا کہ جب میرا ان سے کوئی رشتہ نہیں تو کچھ

لے کر وہ مشرکین میں سے تھیں اور مشرک عورتوں سے ملان کا کار نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ لے بلکہ عبد کر کے ان میں شریک ہو گیا تھا ۱۳ منہ لے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بہت بڑا لشکر تھا اسے مقابلہ کے لئے لے کر تم پر چڑھائی کرنے آئے تھے میں تم اپنا انتظام کر لو ۱۴ عبد المزیق

يَا أَهْلِيهِمْ وَأَمَّا لَهُمْ بِسَكَّةٍ فَأَحْبَبْتُ إِذْ قَاتَنِي
مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ بَدَأَ يَحْمُرُونَ
قَوَاتِنِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا إِتْرًا إِذَا عَنِ
وَبَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ
صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُو عُمَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَمْرٌ
عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عُمَرُو وَتَرَكْتُ
فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَ
عَدَاؤَكُمْ قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي التَّحْدِيثِ آفُ
قَوْلُ عُمَرُو.

احسان کر کے اپنا حق ان پر قائم کروں تاکہ وہ اس احسان کی وجہ سے مجھے
رشتہ داروں کو نہ ستائیں۔ میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ (مذاہقہ)
میں کافر ہو گیا ہوں یا اسلام سے منحرف ہو گیا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا حاطب رضی اللہ عنہ بیچ کھتا ہے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے
میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا (یہ کیا ہے) وہ تو جنگ بَدْر
میں شریک تھا۔ اور تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے (عرشِ معلیٰ پر سے) بدر
والوں کو بہ نظر شفقت دیکھ کر فرمایا ہے اے اہل بدر اب تم جو جہل
کرو میں تمہیں بخش چکا ہوں۔

عمر بن دینار کہتے ہیں اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یا کَیْفَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدَاؤَكُمْ أَوْلِيَاءَ الْآيَةَ

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں اس آیت کا ذکر حدیث میں شامل ہے یا عمرو بن دینار کا ذاتی قول ہے۔
۳۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَيْسٍ لِسُفْيَانَ فِي هَذَا
فَأَنزَلَ لَتَتَّخِذُوا عَدُوِّي قَالَ سُفْيَانُ هَذَا فِي
حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عُمَرُو وَمَا تَرَكْتُ مِنْهُ
حَرْفًا وَمَا أَرَى أَحَدًا أَحْفَظُهُ غَيْرِي۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ سفیان سے کہا گیا حاطب رضی اللہ
عنہ ہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدَاؤَكُمْ أَوْلِيَاءَ
سفیان نے کہا ہاں لوگ ایسا ہی روایت کرتے ہیں اور میں نے جتنا عمرو بن
دینار سے سنا تھا اسے خوب یاد رکھا۔ ایک حرف بھی نہیں چھوڑا اور میرے سوا

مجھے ایسا کوئی آدمی معلوم نہیں جو یہ حدیث عمرو سے خود یاد رکھتا ہو۔

باب ۲۵۶۶ قَوْلُهُ إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْكُمْ
کی تفسیر۔

(از اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از سیرود از ابن شہاب از ابن
شہاب از عروہ) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جو
عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آئیں،
آپؐ اس آیت کے مطابق ان کا امتحان لیتے یا یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
يَعْقُوبَ بْنُ زُبَيْرٍ أَهْلِيهِمْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
أَبِي شَهَابٍ عَنْ عِيْثَةَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ
عَائِشَةَ دَخَلَ رُجُومَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲۔ عہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کا اتنا بلند مقام اس حدیث سے ظاہر ہے۔ اب وہ لوگ کیا جواب دینگے
جان بزرگ ہستیوں خصوصاً خلفائے راشدین کو نہ جلنے کیا لیا گیا یا دیتے ہیں اللہ ہی ان کو سمجھے والی اللہ المشتعل ۱۲۔ علیہ الرزاق

إِذَا جَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُكَ — عَفْوٌ وَرَحِيمٌ تَك —

عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں پھر جو مسلمان عورت یہ شرائط پوری طرح قبول کر لیتی (جو اس آیت میں مذکور ہیں) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زبان سے اس سے فرمادیتے کہ میں نے تجھ سے بیعت کی۔ بخدا آپ کا ہاتھ بیعت لینے میں کسی عورت کے ہاتھ سے مس نہ ہوا۔ آپ عورتوں سے بیعت کے وقت صرف زبان سے فرمادیتے۔ میں نے تم سے اس اقرار پر بیعت لے لی۔

زہری کے مکتبہ کی یونس، معمر اور عبد الرحمن بن اسحاق نے زہری سے روایت کرنے میں متابعت کی۔

اسحاق بن راشد بخوالہ زہری از عروہ وعمرہ روایت کرتے ہیں۔

باب إِذَا جَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُكَ کی تفسیر۔

(از ابو معمر از عبد الوارث از ایوب از حفصہ بنت سیرین) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت سنائی اَنْ لَا يَشْرِكَنَّ بِاللّٰهِ شَيْئًا نِز ہیں مرنے پر نوحہ خوالی کرنے سے منع فرمایا۔ یہ سنتے ہی ایک عورت نے اپنا ہاتھ واپس لے لیا۔ (وہ خود ام عطیہ تھیں) وہ کہنے لگی فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں اس کا بدلہ ادا کروں گا۔ آپ نے اس سے کوئی تعرض نہ فرمایا۔ وہ چلی گئی (نوحہ کر کے) پھر لوٹ آئی۔ آپ نے اس سے بیعت لی۔

أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَ الْإِثْمَانُ يُبَايِعُكَ إِلَى قَوْلِهِ عَفْوٌ وَرَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجْنِ أَقْرَبَ مِنْ هَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكَ كَلَامًا وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُهَا يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا يَبَايِعُهُنَّ إِلَّا يَقُولُ قَدْ بَايَعْتُكَ عَلَى ذَلِكَ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الْإِسْحَاقُ ابْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَ كَ —

باب ۲۵۶ قَوْلُهُ إِذَا جَاءَ الْإِثْمَانُ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُكَ —

۴۵۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يَشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَهَمَانَا عَنِ الثَّيْمِيَّةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ أَسْعَدْتُ نَفْسِي فَلَا تَعْرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَنْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ قَبَايِعَهَا —

لے اس کے نوحہ میں شریک ہو جاؤں پھر نوحہ نہیں کرنے کی ۱۲ منہ ۱۳ دوسری روایت میں ہے آپ نے اس کو اجابت دی یہ ایک خاص حکم تھا جو ام عطیہ کو دیا گیا اور نہ عروہ کو ام ہے اس کی حرمت میں ہلویت صحیحہ اور وہیں اور ایسے مالک کے قول ہے کہ نوحہ حرام نہیں ہے، شاید وہ درود ہے۔ قسطلانی نے کہا کہ یہ نوحہ مباح تھا پھر مکرہ تنزیہی ہو پھر حرام ہو اور ممکن ہے کہ ام عطیہ کے بیعت کرنے وقت مکرہ تنزیہی ہو اس لئے آپ نے اجابت دی کہ اس کے بعد حرام ہو گیا ہو حافظ نے کہا نوحہ نامطلقاً حرام ہے اور یہی مذہب ہے سب علماء کا ۱۲ منہ

۳۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا يَعْبُدُكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّمَا هُوَ شَرْطُ شَرْطِهِ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ۔

۳۵۳۴۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الرَّهْوِيُّ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَبَايَعُوْنِي عَلَى أَنْ لَا تُكْشِرُوا بِإِلَهِ شَيْئًا وَلَا تُؤْنِسُوا وَلَا تُسْرِفُوا وَقَرَأَ آيَةَ النَّسَاءِ وَالْكَثْرُ لَفْظُ سَفْيَانٍ قَرَأَ آيَةَ فَسَمِنَ وَفِي مِنْكُمْ فَاجِدُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ لَكُمْ رَكْعَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا فَاسْتَوَى اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا لَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الْبَرَاءِ عَنْ مَعْمُورٍ فِي آيَةِ۔

اللہ کو اختیار ہے خدا چاہے اسے عذاب دے خواہ معاف کرے۔

از عبد اللہ بن محمد از وہب بن جریر از الدش از ہمز از عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کی یہ شق وَلَا يَعْبُدُكَ فِي مَعْرُوفٍ عورتوں کے لئے ایک خاص شرط کے طور پر نازل کی ہے۔

از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از ابوداؤد ریس خولانی حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم (علیہ العقیقہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ آپ نے فرمایا تم مجھ سے ان باتوں پر بیعت کرتے ہو کہ نہ کُشیر کرو یا اللہ شے نہ کُشیر کرو اور نہ کُشیر کرو اور عورتوں کی آیت یہی جو آیت سورہ ممتحنہ میں عورتوں کے حق میں نازل ہوئی ہے وہ پڑھی۔

سفیان نے اس حدیث میں اکثر لوگ کہا کہ آپ نے یہ آیت پڑھی ہے پس تم میں سے جو شخص ان شرائط پر پورا اُتے گا اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو شخص ان کاموں میں کچھ کر دیتے پھر دنیا میں اس پر مد قائم ہو جائے تب تو اس کے گناہ کا کفارہ (اتار) ہو جائے گا۔ اگر ان کاموں کے انجام کے باوجود اللہ اس کی پردہ پوشی کرے (حد سے بچ جائے) تو (قیامت کے دن)

سفیان کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا، انہوں نے زہری سے روایت کیا اور یہ بھی کہا کہ آپ نے یہ آیت پڑھی۔

۳۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا لَهْرُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَخَبَّرَنِي ابْنُ جَرِيرٍ أَنَّ

از محمد بن عبد الرحیم از لہرون بن معروف از عبد اللہ بن وہب از ابن جریر از حسن بن مسلم از طاؤس (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں نے نماز عید الفطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر

لہ تو لَا يَعْبُدُكَ فِي مَعْرُوفٍ سے مراد ہو گا کہ نوحہ کریں یا غیرہ سے غفلت نہ کریں یا شوہروں کی نافرمانی نہ کریں اگر بیعت ہو کہ ایسی بات میں تیری نافرمانی نہ کریں تب تو عورتوں اور دونوں سب کے لئے یہ حکم عام ہو گا جیسے آگے کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے لیلہ عقیقہ میں انصاری شریوں پر بیعت لی ۱۲ منہ ۱۳ منہ نہیں کہا کہ عورتوں کی آیت ۱۲ منہ ۱۳ منہ کہے تھے کھلے یا سنسلا رہتا یا نہ کھلا جاتے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ نہیں کہا عورتوں کی آیت ۱۲ منہ

أَحْسَنَ بْنِ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ مَكْرُ
وَعَمْرُو عُمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ
ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ فَانْزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُخَلِّسُ الرَّجَالَ
بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ لِيَشْفُقَهُمْ حَتَّى آتَى النِّسَاءَ
مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ
الْمُؤْمِنَاتُ مُبَايَعَتَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ
بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يُسْرِقْنَ وَلَا يُزْنِينَ وَلَا
يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْبِسْنَ بِيَهُنَّ
يَفْتَرِيَنَّهُ بَيْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ
حَتَّى قَرَعَ مِنَ الْإِيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ
قَرَعَ أَنْتُمْ عَلَى ذَلِكَ وَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاحِدَةً
كَمْ يُحِبُّهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا
يَذَرِي أَحْسَنُ مِنْ هِيَ قَالَ فَصَدَّقَنِي وَ
بَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ فَجَعَلُنَّ يُلْقِينَ الْفَتَمَ
وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سب کے ساتھ پڑھی، سب پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ سناتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے اترا نا گویا میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ اپنے ماتھے کے اشک سے لوگوں کو بھٹا رہے تھے۔ پھر صفوں میں نکلتے ہوئے عورتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے یہ آیت پڑھی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبِيغْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُحْرَمَنَّ بِأَلْفِ شَيْءٍ وَلَا يُسِرُّنَّ وَلَا يُزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْ لَا دَهْنَ وَلَا يَأْنِينَ بِمُخْتَلٍ يَغْفِرَ لَنَافِيئِ إِيَّاهُنَّ وَأَرْجُلُهُنَّ

پوری آیت پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد فرمایا خواتین! کیا آپ ان امور و شرائط پر قائم رہنا چاہتی ہو؟ ایک عورت کے سوا اور کسی نے آپ کو (زبان سے، جواب نہ دیا (شرائکین) ایک گت نے کہا ہاں یا رسول اللہ!

حسن بن مسلم راوی کو معلوم نہیں ہوا کہ وہ جواب دینے والی عورت کون تھی ؟ غرض پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اچھا خیرات نکالو ۔ انہوں نے خیرات دینا شروع کیا ۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا بھینچا دیا ۔ عورتیں چھلے ، انگوٹھیاں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں ۔

سُورَةُ الصَّفِّ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ أَفْسَدَ رَجُلٌ إِلَى اللَّهِ
مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ مَرُصُومٌ مُلَاقَى بَعْضِ

سُورَةُ صَف کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں عَنْ أَحْمَدَ رَضِيَ إِلَى اللَّهِ كَايَ مَنِيٍّ
کہ میرے ساتھ ہرگز اللہ کی طرف کون جاتا ہے ۹۔ ابن
عباس رَضِيَ اللہ عنہما کہتے ہیں مَرْمُومٌ خَوْفٌ مَضْبُوطٌ

بعض حضرات نے تصور بزرگ پر بھی حدیث سے دلیل لی کہ چونکہ ابن عباسؓ نے یہ کہا کہ ایں آپ کو دیکھنا چاہیے

يَبْعَثُ وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرِّصَالِ-

باب ۲۵۶ قَوْلُهُ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ-

۳۵۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو كَيْسَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا إِبْرَاهِيمُ حَلَّيْتُ بِهَا لِي أَسْمَاءً يَحْمَدُ اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْخَائِشُ الَّذِي يُخْشَى النَّاسُ عَلَى قَدْحِي وَأَنَا الْعَاقِبُ-

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

باب ۲۵۶ قَوْلُهُ وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَقَرَأَهُمْ فَأَمَضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ-

۳۵۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ كُرْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ مَا أَجْعَلُ حَقِّي مَا لَكَ وَلِيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْقَيْسِ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَاكَ عَلَى سَلْبَانِ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِسْلَامُ عِنْدَ

ظاہر ہوا، مجمل ہوا۔ دیگر مفسرین کہتے ہیں سیدہ بلکہ کبریا ہوا۔

باب يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ
کی تفسیر۔

(از ابو الیمان از شعب ابی حمزہ از محمد بن جبر بن مطعم) جبر بن مطعم کے والد کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ میرے متعبد نام ہیں۔ میں محمد، احمد، حامی (کفر مٹانے والا) ہوں۔ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا۔ میں حاشر ہوں یعنی لوگ میری پیروی پر حشر کئے جائیں گے۔ میں عاقب ہوں (یعنی سب پیغمبروں کے بعد دنیا میں مبعوث ہوا ہوں)

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

باب وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ
بہم کی تفسیر۔

حضرت عمرؓ نے فاسعوا کی جگہ فامضوا الی ذکر اللہ پڑھا

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از سلمان بن بلال از ابو الالیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ پر سورت جمعہ نازل ہوئی۔ جب اس آیت پڑھنے پر پہنچے وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے جواب نہ دیا۔ میں نے تین بار یہی سوال کیا۔

اس وقت ہم لوگوں میں حضرت سلمان فارسی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا پھر فرمایا اگر ایمان توڑا پر ہوتا یعنی زمین سے بہت اونچا

لے قیامت میرے زاد بہوت میں آئے گی باسب سے پہلے میرا حشر ہوگا لوگ میرے پیچھے اٹھیں گے ۱۲ منہ ۱۲ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

الَّذِي تَأْتِيهِ الْكَلْبُ وَالْجَالُ أَوْ دُجُلٌ مِّنْ هُوَ ذَاكَ -

ایسا آدمی ان لوگوں میں سے وہاں تک پہنچ جاتا

بَاب ۲۵ قَوْلُهُ وَلَا ذَا ذَا تَحَارَكُ

۴۵۴۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَنِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَصَنُ بْنُ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي جَعْدٍ وَعَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلْتُ عِزُّوهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَارَ

النَّاسُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَ

إِذَا أَرَادَ تَحَارُكُهُ أَوْ لَهْوًا لِنَفْسِهِ أَلَيْهَا -

سُورَةُ الْمُنْفِقُونَ

بَاب ۲۵ قَوْلُهُ وَلَا ذَا ذَا تَحَارَكُ

الْمُنْفِقُونَ قَالُوا لَمْ يَكُنْ لَكَ

لِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى لَكَ ذَبُون -

۴۵۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي أَسْمَعِيلَ عَنْ

زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ لَا تَنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ

رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَقُوا مِنْ حَوْلِهِ وَكَوْرُ حُنَيْنَا

مِنْ عِنْدِهِ لَمْ يَخْرُجْ جَنَّةً إِلَّا عَرْمِهَا الْأَذَلَّ

فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْنِي أَوْ لِعَبْرَتِي كَرَّةً لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَانِي فَمَنْ ثَمَّةَ قَارِئُ

تب بھی ان لوگوں (اہل فارس) میں سے کسی آدمی وہاں تک پہنچ جاتا یا اہل فرما

بَاب ۲۵ قَوْلُهُ وَلَا ذَا ذَا تَحَارَكُ

(از حفص بن عمر از خالد بن عبد اللہ از حصین از سالم بن ابی

المجدد والیوسفیان از طلحہ بن نافع) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

کہتے ہیں جمعہ کے دن غلہ کا ایک قافلہ رسیدنے میں آ پہنچا۔ اس وقت

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خطبہ سن رہے تھے) سب لوگ

اس طرف جل رہے۔ صرف بارہ آدمی آپ کے پاس رہ گئے۔ چنانچہ اللہ

تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَلَا ذَا ذَا تَحَارَكُ أَوْ لَهْوًا

لِنَفْسِهِ أَلَيْهَا -

سُورَةُ الْمُنْفِقُونَ

بَاب ۲۵ قَوْلُهُ وَلَا ذَا ذَا تَحَارَكُ

لَهُمْ هَدُوءٌ لَكَ كَرَسُولِ اللَّهِ آخِرَ آيَةٍ لَكَ ذَبُون

تک کی تفسیر۔

(از عبد اللہ بن رجا و از اسراریل از ابو اسحاق) حضرت زید بن

ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک جنگ (غزوہ تبوک) میں تھا میں نے

عبد اللہ بن ابی (منافق) کو یہ کہتے سنا۔ لوگو! تم آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ والوں (مہاجرین) کو کچھ خرچ کرنے کے لئے مت

دو۔ وہ خود بخود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر ان سے

علحدہ ہو جائیں گے اور اگر تم اس لڑائی سے لوٹ کر دینے پہنچے تو دیکھ لینا

ہم ہمز زلوگ ذلیلوں کو نکال دیں گے یہی نے عبد اللہ کی گفتگو اپنے چچا حضرت

عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا۔

ملہ دوسری روایت میں کسی آدمی پر رشک کے تذکرہ میں قرطبی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا بہت سے حدیث کے حافظ اور امام ملک بخاری میں یہ

ہوئے ۱۳ مرتبہ علماء امت کی اکثریت میں اقطاب و مجتہدین، اولیاء و اصغیا و بھی شامل ہیں اس مسئلے پر متفق ہیں کہ اس سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ

مراد ہیں کیونکہ ملک فلاس میں ان کے پلے کا کوئی پہلا وصف و موصوف نہ ان سے پہلے گور لیسے اور نہ ان کے پلے۔ آج تک ایسا عالم متبعین انہیں یہاں لایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
وَأَصْحَابِهِ فَخَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّاهُ قَا صَابَنِي
هُمْ لَمْ يُصْبِنِي مِثْلَهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ
فَقَالَ لِي عُمَيْرٌ مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ قَا نَزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى إِذَا جَاءَهُ الْمُتَفِقُونَ فَبَعَثَ إِلَيَّ الْيَهُودَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
مَدَّقَكَ يَا زَيْدُ -

باب ۲ قولہ ائخذوا ایمانہم
جنتہ فی جنتہون جہا

دھال نہایا ہے۔ قسمیں کھا کر جان و مال بچا لے ہیں۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَيْرٍ فَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ أَبِي بَرْزَةَ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا وَقَالَ أَيْضًا
لَمَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ
مِنْهَا الْأَذَلَّ قَدْ كُفِّرْتُ ذَلِكَ لِعُمَيْرٍ قَدْ كَرِهَ عُمَيْرٌ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَا دَسَلْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي وَاصِلٍ فَخَلَفُوا مَا قَالُوا فَاصْطَفَاهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي
قَا صَابَنِي هُمْ لَمْ يُصْبِنِي مِثْلَهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نے بیان کر دیا، آپ نے
عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا (ان سے پوچھا تو وہ
مکر گئے اور قسمیں کھانے لگے۔ ہم نے ایسا کر نہیں کہا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا سمجھا (عبداللہ بن ابی کو سچا) مجھے اتنا دکھ ہوا کہ
ایسا کبھی نہیں ہوا تھا (میں مغموم ہو کر گھر میں بیٹھا رہا میرے چچا کہنے لگے
تو نے یہ کیا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے جھوٹا سمجھا اور تجھے سزا دی
ہوئے۔ چنانچہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی إِذَا جَاءَهُ
الْمُتَّفِقُونَ (آخر تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا بھیجا اور رسول
منافقون پڑھ کر سنائی اور فرمایا زید اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق فرمادی

باب ۱ ائخذوا ایمانہم جنتہ کی تفسیر

جنتہ یعنی دھال۔ منہوم یہ ہے کہ انہوں نے اپنی قسموں کو

(از آدم بن ابی ایاس از اسماعیل از ابو اسحاق سبعی) حضرت زید

ابن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبداللہ بن ابی
کو یہ کہنے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد و پیش جو لوگ ہیں ان سے کچھ
سلوک نہ کرو یہاں تک کہ آپ کو وہ لوگ جھوٹا کر منتشر ہو جائیں۔ عبداللہ
ابن ابی نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینے واپس پہنچے تو معزز لوگ ذلیل لوگوں کو
لکا ل دیں گے۔ میں نے عبداللہ (منافق) کی یہ گفتگو اپنے چچا سے بیان کی۔
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا۔ آپ نے عبداللہ اور اس کے
ساتھیوں کو بلا بھیجا وہ مکر گئے قسم کھانے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں تو سچا سمجھا اور مجھے جھوٹا خیال کیا۔ مجھے اتنا سخت رنج ہوا کہ اتنا
کبھی نہیں ہوا تھا۔ میں (غلیل ہو کر) گھر بیٹھ گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت
نازل کی إِذَا جَاءَهُ الْمُتَّفِقُونَ — هُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ
لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ — لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ

لہ منہوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برآن کا علم یا سرکبہ میں موجودگی نہ تھی جیسے اہل بدعت بیان کرتے ہیں ورنہ حضرت زید کی صداقت اس وقت مسلم ہوتی

فَإِنِّي قَدْ نَزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ جَلَّ إِذَا جَاءَهُ الْغَيْثُ
إِلَى قَوْلِهِ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفُسُوا إِلَى قَوْلِهِ لِيُخْرِجَهُ
أَوْ هَزُمَهُمَا الْأَذَلُّ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مَدَّكَ
بَابُ ۲۵۷ قَوْلُهُ ذَاكَ بِأَنَّهُمْ
أَمَرُوا أَنْ كَفَرُوا أَطْعِمُوا عَلَى قُلُوبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ -

۴۵۵ - حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْقَرظِ
قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي لَهظَةَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
وَقَالَ أَيْضًا لَيْتَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ الْيَوْمَ
بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا مَوْتَ لَنَا
وَحَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَهظَةَ مَا قَالَ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ
إِلَى الْمَنْزِلِ فَمَنْعْتُ قَدْ عَانَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ مَدَّكَ وَنَزَلَ
هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا الْآيَةَ وَقَالَ
ابْنُ أَبِي الزَّائِدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
أَبِي لَيْلَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۲۵۸ قَوْلُهُ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ
تُجْعِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا
تَسْمِعُ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ
مُسْتَدَّكٌ يَخْسَبُونَ كُلَّ صَبَاحَةٍ

الْأَذَلُّ - ان آیات کے نازل ہونے کے بعد مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بلوایا اور یہ سورت پڑھ کر سنائی - فرمایا کہ (زید یا) اللہ تعالیٰ نے
مجھے سچا ثابت کیا ہے -

بَابُ ۲۵۹ ذَاكَ بِأَنَّهُمْ أَمَرُوا أَنْ كَفَرُوا أَطْعِمُوا
عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ كِتَابُ التَّوْحِيدِ

الاذم از شعبہ از حکم از محمد بن کعب قرظی (حضرت زید بن ارقم رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں جب عبد اللہ بن ابی نے یہ کہا لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ اور یہ بھی کہا لَیْتَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ الْيَوْمَ
بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے عرض کر دیا - انصار نے مجھ پر ملامت بھی
کی - اور عبد اللہ بن ابی نے قسم کھالی میں نے ایسا نہیں کہا تو زید بن ارقم
کہتے ہیں میں (مغموم ہو کر) گھوٹ آیا اور سورا - بعد ازاں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں حاضر ہوا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیری قوم
کی اور یہ آیت نازل ہوئی هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا
الْآيَةَ -

ابن ابی زائدہ نے اس حدیث کو بحوالہ اعمش از عمرو بن مروان
ابن ابی لیلیٰ از زید بن ارقم رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کیا -

بَابُ ۲۶۰ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُجْعِبُكَ أَجْسَامُهُمْ
وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمِعُ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ
خُشُبٌ مُسْتَدَّكٌ يَخْسَبُونَ كُلَّ صَبَاحَةٍ
عَلَيْهِمْ هُمُ الْعُدُوُّ فَإِنَّ هَذَا قَوْلُهُمْ

عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرُوهُمْ
قَالَ لَهُمُ اللَّهُ إِنِّي يَوْمَ فُكِّنُوا

۴۵۵۲- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ لَا تَصْغَابِ لَهُ تَنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَعُوا مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ لَيْسَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا أَنْ عَزَمْنَا الْأَذَلَ فَاتَمَّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَمَسَّ لَهُ فَأَجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ قَالُوا أَكْذَبَ زَيْدُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِثْلًا قَالُوا شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَذَابًا جَلَّ نَصْدُ بَقِيٍّ فِي إِذَا جَاءَهُ الْمُنْفِقُونَ قَدْ عَاهَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَاذْكُرُوا أَرْوُسَهُمْ وَقَوْلُهُ خَشَبٌ مُسْتَدَدٌ قَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْعَلُ شَيْءًا

بَاب ۲۵۵۲- قَوْلُهُ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّذُوا بِأَرْوُسِهِمْ وَذَاتِهِمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ وَحَرِّقُوا أَشْتَدُّوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفَقُوا بِاللَّخْفِيفِ مِنْ كَوْنِهِ -

۴۵۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ

اللَّهُ إِنِّي يَوْمَ فُكِّنُوا

(از عمر بن خالد از ہیر بن مہادیہ از ابو اسحاق) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک سفر میں گئے وہاں لوگوں کو (کھانے پینے کی) بہت تکلیف ہوئی۔ عبداللہ بن ابی اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پیش جو لوگ ہیں انہیں کچھ مت دو۔ وہ خود ہی آپ کو چھوڑ کر منتشر ہو جائیں گے اور یہ بھی کہا اگر ہم مدینے واپس پہنچے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کر دیں گے۔ میں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا۔ اس سے دریافت فرمایا۔ اس نے سخت قسم کھائی کہ اس نے یہ نہیں کہا۔ انصاری بھی کہنے لگے زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط بات کہی ہے۔ مجھے ان کے ایسا کہنے پر سخت رنج ہوا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون میں میری تصدیق نازل کی (مجھے سچ کہا) چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منافقین کو اس لئے بلایا کہ وہ اپنے قصور کا اقرار کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے استغفار کریں لیکن انہوں نے اپنے سر دوسری طرف پھرنے (غور میں لگنے) خَشَبٌ مُسْتَدَدٌ کا مطلب ہے (کھڑا ہر میں) بڑے خوبصورت ہیں۔

بَاب ۲۵۵۲- قَوْلُهُ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّذُوا بِأَرْوُسِهِمْ وَذَاتِهِمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ الْآيَةَ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

لَوَّذُوا كَمَا مَعْنَى يَسْهَى كہ اپنے سر بطور منہی و مذاق کے ہلانے لگے بعض حضرات نے لَوَّذُوا بغیر تشدید پڑھا ہے یعنی سر پھیر لیا۔

(از عبد اللہ بن موسیٰ از اسر ایل از ابو اسحق) حضرت زید بن ارقم

إِسْرَآئِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ
 كُنْتُ مَعَ عَيْتٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَرْزَاءٍ
 يَقُولُ لَا تُتَّقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا
 وَلَكِنْ رَجِعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا إِلَّا عَزَمْنَا
 الْأَذَلَّ فَلَمْ نَكُنْ ذَلِكَ لِعَيْتٍ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَدَّ قَهْمٌ فَأَصَابَنِي عَمْرٌ
 لَمْ يُعِينَنِي مِثْلَهُ قَطُّ فَهَلَسْتُ فِي بَيْتِي وَقَالَ عَيْتُ
 مَا أَرَدْتَ إِلَيَّ أَنْ كَذَبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَقَاتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَ الْفِتْنَةُ
 قَالُوا نَبْشُهُمُ إِنَّكَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَارْسَلِ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّاهَا وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ مَدَّ
 مَدَّ قَهْمٌ -

باب ۲۵۵۴ قَوْلُهُ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ

أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا

يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ -

۳۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ

قَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا فِي

غَزَاةٍ قَالَ سُلَيْمٌ مَرَّةً فِي جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ

الْأَنْصَارِيُّ يَا أَلِ الْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ

يَا أَلِ الْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ

کہتے ہیں میں نے اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو یہ
 کہتے سنا لا تُتَّقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا اور یہ
 بھی کہتے سنا لَكِنْ رَجِعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا إِلَّا عَزَمْنَا
 الْأَذَلَّ۔ میں نے اس کی اس بات کا اپنے چچا سے ذکر کیا۔ انہوں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا۔ (مگر عبد اللہ اور اس کے
 ساتھیوں نے جھوٹی قسم کھائی تو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منافقین
 کی بات سچی سمجھی۔ مجھے ایسا رنج ہوا کہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ رنجیدہ و مغموم
 میں گھر میں بیٹھ رہا۔ میرا چچا کہنے لگا۔ اے تجھے کیا پڑی تھی کہ خواہ مخواہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے جھوٹا قرار دیا اور تجھ سے ناراض بھی ہوئے۔ عرض
 اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی إِذَا جَاءَ الْفِتْنَةُ
 قَالُوا نَبْشُهُمُ إِنَّكَ لِرَسُولِ اللَّهِ الْآیۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مجھے بلوایا یہ سورت پڑھ کر سنائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کہا۔

باب سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ

أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

کی تفسیر۔

(از علی از سفیان از عمرو) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں ہم ایک لڑائی میں تھے۔ بعض اوقات سفیان راوی یوں کہتے

ہم ایک فوج میں تھے وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات ماری

انصاری نے فریاد کی اے انصاریو! مدد کو آؤ۔ ادھر مہاجر نے بھی فریاد

کی لے مہاجر کو! مدد کرو۔ یہ آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی

سنی۔ فرمایا کیا جاہلیت کی سی باتیں کرنے لگے ہو اور لوگوں نے عرض

لے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب شے کل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا جو من سے مراد مروی ہے اس میں یہ
 ہے کہ لوگوں نے عبد اللہ بن ابی سے اس سورت کے اتارنے کے بعد کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جلتے اور اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو چاہا ہو گا وہ یہ کہ
 پناہ سے پھر لگا ۱۲ من لے ابن اسحاق نے کہا غزوہ بنی مصلطلق میں ۱۲ من

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْكُفَّارِ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ
رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتَهَى
فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَحْطَانَ فَقَالَ فَعَلَوْهَا
أَمَّا اللَّهُ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُغَيِّرَنَّ الْأَحْزَمَ
مِنْهَا أَلَا ذَلِكَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَصْرِبَ
عَنْقَ هَذَا الْمُبَغِضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَعُهُ لَا يَخْلُتُ النَّاسُ أَنْتَ مُحَمَّدٌ
تَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَكْثَرِمَتْ
الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ شَقَرَاتِ
الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا أَعْدُ قَالَ سَفِينٌ فُحِطَتْهُ
مِنْ عُمَرُ وَقَالَ عُمَرُ وَسَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مکتی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ (بجھریہ حدیث بیان کی)۔

باب ۲۵ قَوْلُهُ هُوَ الَّذِي

يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يُنْفِقُوا وَيَتَقَرَّقُوا
وَيَلْبِسُوا خَزَائِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَلَكِنَّ الْمُتَّقِينَ لَا يَفْقَهُونَ

کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کے (سرین پر) لات لگائی
ہے۔ آپ نے فرمایا ایسی جہالت کی باتیں ترک کر دو۔ یہ بالکل ناپاک
باتیں ہیں۔

یہ خبر عبداللہ بن ابی منافق کو پہنچی (کہ مہاجرین نے انصاریوں کو مارا)
تو کہنے لگا کیا مہاجرین ہم پر حاکم بن بیٹھے غرض خدا کی قسم اگر ہم لوگ مکہ
مدینے پہنچے تو عسرت والا ذلت والے کو نکال باہر کرے گا۔ اس کی یہ بات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے چھوڑیے (اجابت دیجئے) میں اس منافق
کی گروں اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں ایسا نہ کرو لوگ کہیں گے کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہاپنے ہی لوگوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ جس وقت مہاجرین
کہے کہ مدینے میں آئے تھے وہ شروع زمانے میں بھوڑے تھے انصاریت
تھے۔ پھر (ہجرت کا سلسلہ فتح مکہ تک جاری رہا لہذا) مہاجرین کی تعداد
بھی بہت بڑھ گئی۔ سفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی
ہے۔ عمرو کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا۔ ہم آنحضرت

باب هُوَ الَّذِي يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا عَلَى

مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يُنْفِقُوا وَيَتَقَرَّقُوا
وَيَلْبِسُوا خَزَائِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَلَكِنَّ الْمُتَّقِينَ لَا يَفْقَهُونَ

يُنْفِقُوا كَمَا مَنَى جَدَاهُ جَابِرٌ - الْكَلْبُ هُوَ جَابِرٌ

۱۔ دوسری روایت میں ہے ہم نے تو ان کو بلا اپنے ملک میں جگہ دی وہ ہم پر ہی حکمت کرنا چاہتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے اس نے یوں کہا ہماری اور ان قریش کے لوگوں کی یہ
مثال ہے جسے کسی شخص نے کہا کہ کھلاؤ اور کھانا کرو وہ آخر میں تھک ہی کو کھا جائیگا پہلے تو لوگوں یا اس آباکینے لگا دیکھتے تھے ان لوگوں کو اپنے ملک میں آنا رہنے والے اور
جائیدادیں ان کو شریک کیا یہ ای کا سلب ہے خود کردہ راجہ علاج اگر تم ان لوگوں سے سلوک نہ کرے ان کو نہ آتے تو یہ نہیں اور چلے جاتے تو تم کیے رہتے ۱۲ من سلہ یہ فرمایا اور آیت
کو لے کر کہتے ہیں اس میں حنفیہ صحابی نے یہ بات سن کر کہا یا رسول اللہ عزت والے سے آپ ہیں سوا خدا کی خود ہے اس منافق کا بیٹا جو مہاجرین تھا اس کا بھی نام علی رضی
تھا یہ خبر سن کر آنحضرت یا اس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہاں سے ہیں تو میں خود اپنے باپ کا سوا کھانا آپ کے پاس حاضر کرنا نہیں آپ نے فرمایا نہیں تو اپنے باپ کی رفاقت
میں رہا ہے اچھا سو کر جو ان انصاریوں کو کہتے ہیں کہ تم میرا کھانا کھاتے ہو اور میں اس کا مال نہیں کھاتا اور یہاں سے ہے ان کی نعمت اپنے مال یا باپ اور اپنی جان سے بھی زیادہ قیمتی ۱۲ من سلہ ایک نے خبریں آنی عبادت زیادہ
ہے الکرم ان قصوب میں لے کر غلہ اور جالہ ویکرت ایضا اذ انہیہ بھی بوسرہ لیکن کون تھکے سیا پاؤں سے لانا یا اس کا لگا کر بوسرہ ہے یہاں مانا یا بوسرہ

أَلِ الْمُهَاجِرِينَ قَسَمَ بِهَا اللَّهُ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ مَا هَذَا أَفَقًا لَوْ أَكْسَعَهُ رَجُلٌ مِمَّنْ
 الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِمَّنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ
 يَا الْأَنْصَارُ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا فَإِنَّهَا
 مُنْتَهَى قَالَ جَائِدٌ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ حَائِلَتِ
 قَدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ ثُمَّ كَرِهَ
 الْمُهَاجِرُونَ بَعْدَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَدٍ
 فَعَلُوا وَاللَّهِ لَنَبِيٍّ رَجَعْنَا إِلَى لَهْمِ بَنِي كَيْخَرٍ حِينَ
 الْأَعْرَضَ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْرِبْ عَنْكَ هَذَا الْفَنَاقِ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْنِي لَا يُحَدِّثُكَ
 النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا أَيْقَلُ أَصْحَابَهُ -

سُورَةُ التَّغَابُنِ

وَقَالَ عَلَقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ
 مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ هُوَ
 الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ لَمْ يَضِلَّ
 وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ

سُورَةُ الطَّلَاقِ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَبَالَ أَمْرِهِ بَخَاءُ أَمْرِهِ

جو چھایہ کیا معاملہ ہے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک
 انصاری کو لات ماری ہے تو انصاری انصاریوں کو بلارہا ہے اور مہاجر
 مہاجرین کو آواز دے رہا ہے۔ آپ نے فرمایا ایسی باتیں (جن سے آپس
 میں فساد اور خانہ جنگی ہو) چھوڑ دو یہ ناپاک باتیں ہیں۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 مینے میں تشریف لائے تھے اس وقت انصار مہاجرین سے زیادہ تھے۔ لیکن
 مہاجرین زیادہ ہو گئے۔ عبد اللہ بن ابی منافق نے حباب اس جھگڑے کی
 خبر سنی تو کہنے لگا مہاجرینی حکومت جمانے لگے ہیں۔ اچھا خدا کی قسم اگر
 ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کرے گا۔
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! مجھے اجانت دیکھ
 میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں جانے دے
 لو کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو خود قتل کرتے ہیں
 (یا قتل کرتے ہیں)

سُورَةُ تَعَابُنِ کی تفسیر

علقمہ بن نفیس عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
 کرتے ہیں انہوں نے کہا وَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ
 کا یہ معنی ہے کہ جو شخص ایمان والا ہو تا ہے اس پر جب کوئی مصیبت
 آتی ہے تو رضی رہتا ہے (گھبراتا نہیں) اور سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے

سُورَةُ طَلَاكِ کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں وَبَالَ أَمْرِهِ کا معنی اپنے کام کا بدلہ۔

۱۔ ترمذی کی روایت میں ہے اس منافق کو طے عبد اللہ نے حباب اپنے باپ کی بیعت سنی تو کہنے لگا مدینہ پہنچنے سے پیشتر ہی تو یہ اقرار کر چکا کہ میں ذلیل ہوں اور اللہ کے رسول
 عزت والے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ علائکہ مردہ و منافق تھا اور منافق مہاجر میں داخل نہیں ہو سکتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ظاہری اسلام کی وجہ سے اس کو صحاب
 میں شریک کیا ۱۲ منہ ۱۳ بعضے بزرگوں سے منقول ہے جو کوئی طاعون یا وبا کے دہان میں ہر روز سورۃ تغابن پڑھ لیا تو وہ اس بلا سے محفوظ رہے گا ۱۲ منہ

۳۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا

الْثَّبِثُ قَالَ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَمَّا كَوَّمَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعُهَا ثُمَّ يُسَبِّحُهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُحِضُ فَتَطْهُرُ فَإِنْ بَدَلَهُ أَنْ يَطْفِئَهَا فَلْيَطْفِئْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يُسَبِّحَهَا فَيَلَاكِ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ

باب ۲۵۷ قولہ وَاُولَاتِ

الْاِحْمَالِ اَجْلِهِنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ اَمْرِهُ يُسْرًا وَاُولَاتِ الْاِحْمَالِ وَاِحْدَهَا ذَاتُ حَمْلٍ۔

۳۵۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسَيْنِ عِنْدَهُ فَقَالَ أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِخْرَا الْجُلَيْنِ قُلْتُ أَنَا وَأُولَاتِ الْاِحْمَالِ اَجْلِهِنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي أَنَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَمًا كَرِيمًا إِلَى أَبِي سَلَمَةَ يَسْأَلُهُمَا فَقَالَتْ قَتِيلَ زَوْجِ سَبْعَةِ الْأَسْطِيشَةِ

(از یحیی بن جبیر از علیث از عقیل از ابن شہاب از سالم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ آپ ناراض ہوئے۔ فرمایا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہو رجعت کرے اور اپنی بیوی کو رہنے دے۔ وہ حیض سے پاک ہو۔ پھر اسے حیض آئے۔ بعد ازاں حیض سے پاک ہو۔ اس طرح کے بعد اگر اس کا جی چاہے تو صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ قرآن شریف میں قَطْلِقُوهُنَّ لِعَدَّتِہِنَّ میں عدت سے یہی مراد ہے۔

باب وَاُولَاتِ الْاِحْمَالِ اَجْلِهِنَّ

اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ اَمْرِهُ يُسْرًا کی تفسیر۔
اُولَاتِ الْاِحْمَالِ یعنی حاملہ عورتیں۔ اس کا واحد ذاتِ حامل ہے۔

(از سعد بن حفص از شعبان از یحیی) ابوسلمہ کہتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے تھے وہ کہنے لگے ایک عورت نے اپنے خاوند کی غذا کے چالیس دن کے بعد وضع حمل کیا آپ اس کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا دونوں میں سے لمبی مدت اس کے لئے ہوگی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا قرآن میں تو یوں ہے وَ اُولَاتِ الْاِحْمَالِ اَجْلِهِنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو اپنے بھتیجے ابوسلمہ کے ساتھ متفق ہوں۔ آخر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کریم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا ان سے یہ مسئلہ دریافت کرایا۔ انہوں نے کہا بیٹے اللہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کریم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا ان سے یہ مسئلہ دریافت کرایا۔ انہوں نے کہا بیٹے اللہ

حضرت ابوہریرہ دس دن سے پیشتر اگر اولاد ہو جائے تو چار مہینے دس طرح کے چالیس اور اولاد نہ ہو تو اولاد تک انہیں رکھے ۱۲ مہینے کو عام عورت

وَهُيْ حُجْلِي قَوْمَئِذٍ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَدْبَارِهِ لَقَدْ
خُطِبَتْ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيهِمْ خُطِبَهَا وَقَالَ
سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هَكَذَا
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي
حَاقِلَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى وَكَانَ
أَصْحَابُهُ يُعْطِي مَوْتَهُ فَذَكَرُوا إِخْرَاجَ الْجَلِيلِ فَقَالَ
يَحْيَى بْنُ سُبَيْعَةَ بِنْتُ الْأَخْرِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ قَالَ قَطَمْتُ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ
فَقَطَمْتُ لَهُ فَقُلْتُ لِي إِذَا جَرَيْتُ إِنْ كُنْتُ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ
فَاسْتَحْيَا وَقَالَ لَكِنْ عَمَّهَ لَمْ يَقُلْ ذَلِكَ
فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مِلَّاحَ بْنَ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ
فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سُبَيْعَةَ فَقُلْتُ هَلْ
سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ كُنَّا عِنْدَ
عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ اتَّجَعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا
تُجَعَلُونَ عَلَيْهَا الرِّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النَّسَاءِ
الْفُصْرَى بَعْدَ الطُّوْلِ وَأُولَئِكَ الْأَصْحَابُ لَمْ يَكُنْ
أَنْ يَصْنَعَنَّ حَمَلَهُمْ -

کا خاوند (سعد بن خولہ) اس وقت مارا گیا جب وہ حاملہ تھی۔ پھر اپنے خاوند
کی شہادت کے چالیس دن بعد اس نے وضع حمل کیا۔ لوگوں نے اسے
پیغام نکاح بھیجا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نکاح پڑھا
دیا۔ اس پیغام دینے والوں میں ابو السنا بل بھی تھا۔

سلیمان بن حرب اور ابو النعمان کہتے ہیں۔ ہم سے حماد بن زید
نے بیان کیا انہوں نے ایوب مختاری سے انہوں نے محمد بن سیرین سے نقل
کیا انہوں نے کہا میں لوگوں کے ایک طبقے میں تھا جن میں عبد الرحمن بن ابی
لیلی (مشہور فقیہ و عالم) بھی تھے لوگ ان کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ وہاں اس
مسئلے کا ذکر آیا (یعنی حاملہ کی عدت و فوات کا) عبد الرحمن نے کہا وہ بی بی
پوری کرے۔ اس وقت میں نے سُبَیْعَةُ بنت حارث کی حدیث جو عبد اللہ
بن عتبہ بن مسعود سے میں نے سنی تھی بیان کی۔ عبد الرحمن کے بعض ساتھیوں
نے اشارے سے مجھ سے کہا (یعنی منع کیا) ابن سیرین کہتے ہیں میں سمجھ گیا
اور میں نے کہا واہ کیا میں عبد اللہ بن عتبہ پر بھوٹ بولنے کی جرأت کروں۔
حالانکہ وہ کاف کے ایک کونے میں زندہ موجود ہیں (لوگ ان سے معلوم کر سکتے
ہیں) یہ سن کر وہ اشارہ کرنے والا غرمنہ ہو گیا۔

عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں لیکن عبد اللہ بن عتبہ کے چچ عبد اللہ
ابن مسعود کا یہ قول نہ تھا۔

ابن سیرین کہتے ہیں پھر میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے سنا۔

ان سے دریافت کیا۔ مالک نے بھی سے سبوعہ والی حدیث بیان کی۔ میں نے

ان سے کہا آپ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہم (ایک مرتبہ) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا تم لوگ حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو ان پر آسانی نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ چھوٹی سورت (طلاق)
بڑی سورت (نساء) کے بعد اتری ہے۔ اور حاملہ عورتوں کی عدت یہی ہے کہ وہ وضع حمل کر لیں۔

۱۔ یہ دونوں امام بخاری کے شیخ ہیں ان کا نام خالد بن سبیر ہے۔ ان سے نہیں تھا اس لئے یوں نہیں کہا کہ حدیث کتنا طرازی ہے بلکہ ہم کہیں میں اس کو روک لیا ۱۲۷۷ھ یعنی وہ تیسری
کی حدیث کے موافق فتویٰ نہیں دیتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ یعنی عدت پوری کرنا چاہیے ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول تھا عبد اللہ بن مسعود شایع ہے کہ ان کو سب سے زیادہ حدیث نبوی صحت سے روکی گیا کہتے
ہیں کہ میں نے آگے مالک بن عامر کی روایت سے بیان ہو گا کہ عبد اللہ بن مسعود جب حدیث کے موافق فتویٰ دیتے تھے اور بلال بن ابی لیلی کا خیال صحیح نہیں تھا ۱۲۷۸ھ تو یوں لوگ کہنا
میں چار بیٹے دس دن عدت کرنے کا حکم ہے اس حکم میں سے حاملہ عورتیں مستثنیٰ کی گئیں سورہ طلاق کی آیات و اولاد الاحلال سے ان کی عدت وضع حمل قرار پائی خواہ طلاق کی عدت
ہو یا وفات کی ۱۲۷۹ھ

سُورَةُ التَّحْرِيمِ

بَاب ۲۵۸۰ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبِعْنِي مَا أَمَرَ وَلَا تَسْخَرْ مَعَهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ مُعْتَدِلٌ

۵۹۵۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمِّيهِ عَنْ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْأَحْوَاجِ

يُكْفَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ كُفْرُ رَسُولِ

اللَّهِ أَسْوَأَ حَسَنَةً

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ

عَسَلَهُ عِنْدَ رَيْدِ بْنِ أَبِي عَجْشٍ وَبِئْسَ

عِنْدَهَا قَوَاطِيئُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ آيَتِنَا

دَخَلَ عَلَيْهَا فَانْقَلَبَ لَهُ أَكَلَتْ مَعَاظِيرَ لَيْلٍ

أَجَلَ مِنْكَ رَيْحُ مَعَاظِيرَ قَالَ لَا تُلْكِي كُنْتُ

أَشْرَبَ عَسَلًا عِنْدَ رَيْدِ بْنِ أَبِي عَجْشٍ

فَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ مَلَكًا

سُورَةُ التَّحْرِيمِ كِي تَفْسِير

بَاب ۲۵۸۰ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبِعْنِي مَا أَمَرَ وَلَا تَسْخَرْ مَعَهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ مُعْتَدِلٌ

(از ما ذین فضل از ہشام از یحییٰ از ابن حکیم از سعید بن جبیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اگر کوئی شخص یہودی سے کہے

تو مجھ پر حرام ہے تو (قسم کا کفارہ) ادا کرے۔ ابن عباس نے یہ بھی کہا

تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ عمل موجود ہے۔

(از ابیہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریر از عطاء از عبدیہ

ابن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ام المؤمنین زینب بنت جحش کے پاس شہد بیا کرتے تھے۔ وہاں ٹہرتے

تھے۔ میں نے اہام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں نے یہ

مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لائیں وہ یوں کہے آپ نے مغایر کھا یا بیٹھے اور آپ کے جسم سے اس کی

بوڑا رہی ہے۔ (ہم نے ایسا ہی کیا) آپ نے فرمایا انہیں میں نے مغایر

منہیں کھایا بلکہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما کے پاس شہد بیا ہے

اور آج سے میں نے قسم کھالی ہے کہ اب شہد نہیں پیوں گا۔ لیکن تو اس

واقعہ کی اطلاع کسی کو نہ دے۔

اور امام شافعی کے نزدیک ان طلاق طلاق کی نیت ہو تو طلاق یا ظاہر ہو جائے گا۔

اگر وہ طلاق کے لئے کہا جائے کہ اگر انکے حرام کہنے سے طلاق کی نیت کے تو طلاق پڑ جائے گی ۱۲ منہ ۱۲ وہ ایک بار دہرائے ہوئے ہوئے

سے بڑھ جائے ۱۲ منہ ۱۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لطف مزاج اور لطافت پسند تھے۔ آپ کو اس سے سخت نفرت تھی کہ آپ کے جسم یا کپڑوں سے کسی قسم کی بوی

کے ہمیشہ خوشبو کو پسند فرماتے تھے اور خوشبو کا استعمال کرتے تھے۔ ہر سرے آپ گزر جاتے وہاں کے درو دیوار مسطر ہو جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ صلاح بیان کی

کہ آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہما کے پاس جانا وہاں میسرے رہنا کہ ۱۲ منہ ۱۲ دوسری روایت میں یوں ہے آپ کو بیچھا بہت پسند تھا آپ ام المؤمنین

حضرت زینب رضی اللہ عنہما کے پاس گئے وہاں شہد بیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا نے یہ صلاح کی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لائے اور امام شافعی کے نزدیک ان طلاق طلاق کی نیت ہو تو طلاق یا ظاہر ہو جائے گا۔

اگر وہ طلاق کے لئے کہا جائے کہ اگر انکے حرام کہنے سے طلاق کی نیت کے تو طلاق پڑ جائے گی ۱۲ منہ ۱۲ وہ ایک بار دہرائے ہوئے ہوئے

سے بڑھ جائے ۱۲ منہ ۱۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لطف مزاج اور لطافت پسند تھے۔ آپ کو اس سے سخت نفرت تھی کہ آپ کے جسم یا کپڑوں سے کسی قسم کی بوی

کے ہمیشہ خوشبو کو پسند فرماتے تھے اور خوشبو کا استعمال کرتے تھے۔ ہر سرے آپ گزر جاتے وہاں کے درو دیوار مسطر ہو جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ صلاح بیان کی

کہ آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہما کے پاس جانا وہاں میسرے رہنا کہ ۱۲ منہ ۱۲ دوسری روایت میں یوں ہے آپ کو بیچھا بہت پسند تھا آپ ام المؤمنین

حضرت زینب رضی اللہ عنہما کے پاس گئے وہاں شہد بیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا نے یہ صلاح کی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لائے کہ ان میں سے بوا آئی ہے ۱۲ منہ

باب ۲۵۸۱ تَبَتَّعْنِي مَرَضًا
أَزْوَاجَكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

باب ۲۵۸۲ قَدْ كَرِضَ اللَّهُ
لَكُمْ تَحْلَةً أَيْمَانَكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ
وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

۳۵۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ
عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ سَمْعَ بْنَ عُبَيْدٍ تَخَدُّثُ
أَنَّهُ قَالَ مَكْتُبٌ سَنَةِ أَرْبَعٍ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ
الْخَطَابَ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَ
هَيْبَةَ لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجِبًا فَخَرَجْتُ مَعَهُ
فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بَعْضُ النَّظَرِ بَيْنِي وَعَدَلِي
الْأَزَلِ بِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ قَوَّفْتُ لَهُ حَتَّى
فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
مِنَ اللَّكَّاتِ تَطَاهَرْتَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تَنَاكَ حَفْصَةُ
وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ
لَا رِيْدَ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا امْنُدُ سَنَةً
فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةَ لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ
مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ قَاسًا لِنَبِيِّ
فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَافْتُكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ

باب تَبَتَّعْنِي مَرَضًا أَزْوَاجَكَ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَحِيمٌ کی تفسیر

باب قَدْ كَرِضَ اللَّهُ
أَيْمَانَكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ
الْحَكِيمُ کی تفسیر

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از سلیمان بن بلال از یحییٰ از عبید بن حنین)
ابن حنین (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں
ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آیت کی تفسیر کے لئے
منتظر رہا مگر ان کی ہیبت اسی تھی کہ میں پوچھ نہ سکتا (غاموش
ہو جاتا) آخر آپ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ
نکلا۔ جب ہم حج سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں کسی جگہ وہ راہ
سے ہٹ کر (رفع حاجت کے لئے) ایک پیلو کے درخت کی طرف گئے
میں ٹھہرا رہا۔ جب وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں ان کے ساتھ
ساتھ چلا۔ میں نے موقع پا کر ان سے پوچھا۔ اے امیر المؤمنین! حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی انواع مطہرات یہ دو کون ہیں جن کا ذکر اس آیت میں
ہے ان تَطَاهَرْتَ عَلَیْہِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت حفصہ اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما (اور کون ہے؟) میں نے کہا میں ایک سال
سے آپ سے دریافت کرتا چاہتا تھا مگر ہیبت کے مارے آج تک نہ پوچھ
سکا۔ انہوں نے کہا آئندہ ایسا مت کرو۔ دین کی جو بات تو سمجھ کہ میں جانتا
ہوں وہ (بے تامل) مجھ سے پوچھ لیا کرو۔ اگر میں جانتا ہوں گا تو تجھے بتا دوں گا۔

۱۔ یہ بات صحیح است اس از علو نیست بہ ہیبت است اس و صاحب ذلک نیست۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جاہ و جلال ایسا ہی تھا کہ اللہ کی طرف سے تھا کہ موافق مخالف
سب بھرتا تھے مقابلہ کرنا چہرے مقابلہ کے خیال کا کبھی کسی کو جرأت نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر حضرت عمرو بن ہاشم اور زیدہ بختیہ تو ساری دنیا میں ہمام ہی سلام نظر آتا حضرت عمرؓ کے
مخاطب جو خلیفہ اور روافض ہیں وہ بھی آپ کے من انتظام اور قولی ساست اور صلاد و دیہہ کے معترف ہیں۔ ایک مجلس میں چند روافض بیٹھے ہوئے جناب عمرؓ کی شان میں کچھ بے ادبی کہیں
کرتے تھے انہی میں سے ایک بالانصاف شخص نے کہا کہ حضرت عمرؓ کو تمہارا حال کئے آتے تیرے سو برس سے زیادہ گزر چکے ہیں اب تم ان کی برائی کہتے ہو بھلا پتہ کہنا اگر حضرت عمرؓ ایک تلوار
کاٹے ہوئے مجھے آجائیں تمہارے سامنے تو تم ایسی باتیں کر سکو گے؟ انہوں نے انوکھا کیا کہ اگر حضرت عمرؓ سامنے آجائیں تو ہمارے سامنے بات تک نہ کیگی کہ رضی اللہ عنہما
عند ذلک ہوا بفضل المبین ۱۲ منہ۔

عَمُرُوا اللَّهَ إِنَّ لَنَا فِي الْحَاجَةِ إِلَيْهِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ
 أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ مِمَّا أَنْزَلَ وَهَمَّ
 لَهُمْ مِمَّا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ آتَمَرُكَ
 إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِي كُفُوتُ كَذَّابٌ أَوْ كَذَّابٌ أَفَقْتُ
 لَهَا مَا كَلِمَةٍ وَلَيْسَ لَهَا هُنَا فِيمَا تَكَلَّمْتُ فِي أَمْرٍ
 أُرِيدُكَ فَقَالَ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
 مَا تَرِيدُ أَنْ تَرَاهُ أَنْتَ وَلَمَّا ابْتَنَيْتَ لَتَرَاهُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَطْلُ
 يَوْمَهُ عَضْبًا حَتَّى فَقَامَ عَمْرُو بْنُ خَدْرَةَ آتَاهُ مَكَانَهُ
 حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بِنْتِ
 زَكَرِيَّا لَمَّا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى يَطْلُ يَوْمَهُ عَضْبًا فَقَالَ حَفْصَةُ
 وَاللَّهِ إِنْ لَمْ تَرَاهُ لَمَّا رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَلَيْسَ
 أَحَدٌ زُلِيَ عَقُوبَةَ اللَّهِ وَعَضْبَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا بِنْتِ زَكَرِيَّا
 تَعْرِفِينَ هَذَا الْيَتِيمَ أَوْ تَعْرِفِينَ هَذَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتَ هَذَا
 يُرِيدُونَ عَاكِشَةً زَكَرِيَّا قَالَ لَمْ يَخْرُجْ حَتَّى دَخَلَ
 عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَقَرَأَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا فَكَلَّمَتْهَا وَقَالَ
 أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ خَلَّتْ
 فِي كُلِّ شَيْءٍ عَمَّا تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذَ بِي
 وَاللَّهِ أَفْعَدًا كَسَرْتُ عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَحَدًا
 كَرِهْتُ لِي أَمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَفْسٌ مِمَّنْ هِيَ سَخِيحَةٌ

سچراہوں نے کہا: زمانہ جاہلیت میں خدا کی قسم ہم عورتوں کو کچھ
 حدیث نہ دیتے تھے (نہ انہیں ترکے میں سے کچھ حصہ دیتے تھے نہ کسی
 معاملہ میں ان کی رائے لیتے تھے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے
 جو نازل کرنا چاہا نازل کیا (وَعَا شِرْهُ وَهْنٌ بِأَلْمَعُوفِ) اور ترکے میں سے جو حصہ
 دلا جائے وہ دلا دیا۔ ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ اس ایک مسئلے میں عورتوں کے درمیان
 اتنے میں میری بیوی بول اٹھی اگر آپ ہم اس طرح اس طرح کر لیں تو اچھا ہے یا
 کہا تیرا مطلب تو کیوں اس کام میں دخل و مداخلت کرتی ہے؟ وہ کہنے لگی
 جناب ابن خطاب آپ پر تعجب ہوتا ہے میں نے اگر آپ کی ایسی دو باتیں کہیں تو آپ
 کو ناگوار نہ لائے آپ کی بیٹی (حفصہ) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتیں کہتی
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارا سارا ان اس پر ناراض رہتے ہیں حضرت
 عمرؓ نے کہا اچھا یہ بات ہے؟ یہ سننے ہی اپنی حادہ بخالی اور سیدھے حصہ
 کے پاس گئے ان سے کہنے لگے بیٹی! یہ کیا بات ہے کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم سے بڑھ کر باتیں کرتی ہے سوال و جواب کرتی ہے کہ آپ سارا سارا ان
 پر نفاس دیتے ہیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا بیشک ہم تو خدا اس طرح کہتے ہیں۔
 (سوال و جواب کرتے رہتے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھ یاد رکھ
 میں تجھے اللہ کے عذاب اور اس کے رسول کے غضب سے ڈرتا ہوں (تو ایسا کیجی
 تو تیار ہو جو بولے گی) بیٹی! تو اس خاتون کی وجہ سے غلط فہمی میں مت پڑ جا جو
 اپنے حسن و جمال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر نازاں ہے حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی بیٹی! ان کی پس منظر
 حضرت عمرؓ نہ کہتے ہیں پھر میں حفصہؓ کے پاس سے نکل کر ام سلمہؓ کے پاس گیا
 چونکہ وہ میری رشتہ دار تھیں ان سے بھی میں نے یہی گفتگو کی وہ کہنے لگیں ابن
 خطاب! تعجب ہے آپ ہر کام میں دخل دینے لگے حتیٰ کہ اے حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کے معاملے میں بھی دخل اندازی
 کرتے ہیں! ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خدا کی قسم بہت سخت سخت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ حمزہ و میہ تھیں ام سلمہ بھی حمزہ و میہ تھیں حضرت ام سلمہؓ عمرؓ کی والدہ کی حمزہ و میہ تھیں اس طرح ان کی خالہ تھیں ۲۰ منہ

بَاب ۲۵۸ قَوْلُهُ اِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا صَعَوْتُ وَاصْغَيْتُ مِلْتُ لِتَصْنَعٍ لِيَقْمِلَ

میں جھک پڑا لیکن (جو سورہ النام میں ہے) اس کا معنی جھک جائیں۔

بَاب اِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا
کی تفسیر۔

عرب لوگ کہتے ہیں صَعَوْتُ اور اصْغَيْتُ یعنی

بَاب وَاِنْ تَطَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاكُمْ وَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ الْمُسْلِمِينَ وَزَكَرِيَّا إِذْ دَاوَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ظہیر کا معنی مددگار۔ تَطَاهَرُونَ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔

مجاہد کہتے ہیں قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ کا معنی یہ ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرو۔ انہیں ادب سکھاؤ یعنی اخلاق و تہذیب کی

بَاب ۲۵۸ قَوْلُهُ وَاِنْ تَطَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاكُمْ وَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ الْمُسْلِمِينَ وَزَكَرِيَّا إِذْ دَاوَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَوْنٌ تَطَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ أَوْصُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَادَّبُوهُمْ

تعلیم دو۔

۳۵۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّاتِي تَطَاهَرَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَمْؤُومًا حَتَّى تَخْرُجَ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا لَيْلًا بَطْنُ مَرْآتٍ وَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِالْوُضُوءِ فَأَدْرِكْتُهُ بِأَلَدٍ أَوْ وَفَعَلْتُ أَسْكَبَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّاتِي تَطَاهَرَا قَالَ

(از حمیدی از سفیان از یحیی بن سعید از عبید بن حنین) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے میری خواہش تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کروں کہ وہ دو عورتیں کون ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق باہمی اتفاق کیا تھا۔ میں سال بھر اس فکر میں رہا، مجھے موقع ہی نہ ملا۔ آخر میں حج کے لئے ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب ہم (وایسی پر) ظہران میں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رفیع حاجت کے لئے نکلے اور مجھ سے کہا ذرا پانی لے کر آؤ۔ میں پانی کا سٹکیز لے کر گیا۔ (وہ وضو کر رہے تھے) میں ان پر پانی ڈال رہا تھا۔ اس وقت مجھے موقع ملا۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! وہ دو عورتیں کون ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اتفاق کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما

میں کو قربانی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳۵ ظہران ایک مقام ہے کہ اور مارینہ کے درمیان ۱۲ منہ

ابن عباسؓ قَمَا أَشْبَهْتَ كَلَامِي حَتَّى قَالَ
عَالِفَةً وَخَفِضَةً۔

باب ۲۵۸۶ قَوْلُهُ عَلَى رَبِّهِ
إِنْ طَلَّقْتُمْ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا
خَيْرًا مِمَّنْ كُنْتُمْ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ
قَانِنَاتٍ كَأَمِّاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ
ثَيَّابَاتٍ وَأَبْكَارًا۔

۳۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ الْأَسِّ قَالَ
قَالَ عُمَرُو بْنُ أَجْتَمَةَ نَسَاخَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِمَ عَلَى
رَبِّهِ إِنْ طَلَّقْتُمْ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا
مِمَّنْ كُنْتُمْ فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ۔

تَبَرُّكُ الَّذِي يُبَيِّتُ الْمَلَائِكَةَ

التَّفَاوُتُ الْإِخْتِلَافُ وَالتَّفَاوُتُ
وَالْتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ تَمَيِّزٌ نَقْطَعُ
مَنْ أَكْبَرَهَا جَوَانِبُهَا تَدْعُونَ وَ
تَدْعُونَ وَمِثْلُ تَدْعُونَ وَ
تَدْعُونَ وَيَقْبِضُنَّ يَضْرِبُنَّ
بِأَجْنِحَتِهِنَّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
مَصَافَاتٍ بَسْطُ أَجْنِحَتِهِنَّ وَ
نُفُورُ الْكُفُورِ۔

کہتے ہیں میں اپنی بات پوری ہی نہیں کی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ
عنه نے کہہ دیا (وہ دونوں) عالِفہ اور خَفِضہ ہیں (اور کون)

باب عَنِ رَبِّهِ إِنْ طَلَّقْتُمْ أَنْ يُبَدِّلَهُ
أَزْوَاجًا خَيْرًا مِمَّنْ كُنْتُمْ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ
قَانِنَاتٍ كَأَمِّاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ
ثَيَّابَاتٍ وَأَبْكَارًا تفسیر۔

(از عمر بن عون از ہشیم از حمید) حضرت انس رضی اللہ
عنه کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنه فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی انواع مطہرات آپ پر رشک کر کے اکٹھی ہوئیں ہیں
نے ان سے کہا۔ عجب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں
طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ تم سے بہتر ازواج آپ کو عنایت
فرمائے۔ اس وقت (جب میں نے کہا تھا ویسے ہی) یہ آیت نازل ہوئی

سُورَةُ مَلِكٍ كِي تَفْسِير

تَفَاوُتٌ كَامَعْنَى اخْتِلَافٍ۔ تَعَاوُتٌ اَوْتَفَوْتُ
دَوْنُوں كَا اِيك مَعْنَى هُوَ تَمَيِّزٌ مُكَلِّفٌ مُكَلِّفٌ هُوَ جَعَلُ
فِي مَنَاجِبِهَا اس كے كِنَارُوں مِیں تَدْعُونَ اَو
تَدْعُونَ دَوْنُوں كَا اِيك مَعْنَى هُوَ جِيسے تَدْعُونَ
اَو تَدْعُونَ كَا اِيك مَعْنَى هُوَ يَقْبِضُنَّ يَضْرِبُنَّ
(مُند كرتے اَو كھولتے) پھیر پھڑپھڑاتے ہيں۔

مجاہد کہتے ہيں مَصَافَاتٍ كَا مَعْنَى پَرُوں كُو پھیلائے
والے (پھیلائے ہوئے) نُفُورٌ كَا مَعْنَى كُفُورٌ وَشَرَارَتٌ۔

سُورَةُ وَالْقَلَمِ

وَقَالَ قَتَادَةُ تَخْرُجُ جَدِّي فِي أَنْفُسِهِمْ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَفَتُونَ
يَنْتَجِبُونَ السِّرَّادَ وَالْكَلامَ
الْخَفِيَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنَّا نَا
لَمَّا كُنَّا أَصْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا
وَقَالَ غَيْرُهُ كَالصَّرِيحِ كَالصَّبْرِ
الضَّرَمِ مِنَ اللَّيْلِ وَاللَّيْلِ الضَّرَمِ
مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ أَيْضًا كُلُّ رَمَلَةٍ
الضَّرَمِ مِنَ الْمُعْظَمِ الزَّمَلِ
وَالضَّرِيحُ أَيْضًا الضَّرَمُ وَمِثْلُ
قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ.

بَابُ ۲۵۸۵ قَوْلُهُ عُثْلٌ بَعْدَ
ذَلِكَ زَنِيمٌ

۳۵۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُثْلٍ بَعْدَ ذَلِكَ
زَنِيمٌ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنْمَةٌ
مِثْلُ زَنْمَةِ الشَّاةِ.

۳۵۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مُعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَاثَةَ

سُورَةُ وَالْقَلَمِ کی تفسیر

اور قتادہ ~~تخارج جدی فی انفسہم~~ کے معنی دل سے کوشش
کرنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یَتَخَفَتُونَ
چپکے چپکے سے سرگوشی کرتے ہوئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں لَمَّا كُنَّا أَصْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا کہ ہم اپنے باغ کی جگہ
بھول گئے (بھٹک کر کسی اور جگہ آ گئے)

دوسرے مفسرین کہتے ہیں صریم کا معنی صبح جو رات
سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے یا رات جو دن سے کٹ کر الگ
ہو جاتی ہے۔ صریم اس ریتی کو بھی کہتے ہیں جو ریتی کے
بڑے ٹیلے سے کٹ کر الگ ہو جائے۔ صریم مصروم کے
معنی میں ہے جیسے قاتیل مقتول کے معنی میں ہے۔

بَابُ عُثْلٍ بَعْدَ ذَلِكَ مِّنْ زَنِيمٍ
کی تفسیر۔

(از محمود از عبید اللہ از اسرائیل از ابو حصین از مجاہد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عُثْلٌ بَعْدَ
ذَلِكَ زَنِيمٌ سے قریش کا ایک شخص مراد ہے۔ زَنِيمٌ یعنی بڑی
کی طرح اس پر ایک گوشت کا ٹکڑا لٹک رہا تھا۔

(از ابو نعیم از سفیان از معبد بن خالد) حارثہ بن وہب

خرامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے مطلب یہ کہ وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے وہ باغ جس کا سورہ کاٹ لیا جاتا ہے اس میں کھجوریں رہتا یا داری کی طرح کھلا ہوا کر رہ گیا یا صبح کی طرح سورہ کو کھینچ ہو گیا ۱۲ من
کے دایہ یا اسد یا انس ۱۳ من کے کہتے ہیں اس کی چھ چھ انگلیاں تھیں یعنی انگلی اس کو شش طرح کی ہو گئی کہ ~~میں نے اس سے کہا کہ زَنِيمٌ سے مراد~~
اور حارثہ بن وہب جو کسی قوم سے خواہ مخواہ شریک ہو گیا وہ نہ اپنی قوم کا نہ اس قوم کا جیسے صوبی کا گدھ نہ کراہ کا ~~میں نے کہا کہ زَنِيمٌ سے مراد~~ ۱۲ من سے
نے کہا کہ وہ چھل کی صفات ہیں ۱۲ من۔

ابن وهب الخراساني قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ألا أخبركم بأهل الجنة كل ضعيف متضعف أو أقسم على الله لا ينكح ألا أخبركم بأهل النار كل هنجس جوارح متضارب

باب ٢٥٨ قوله يوم كشف

باب ۲۵۸ قَوْلِهِ يَوْمَ كَشَفُ

عَنْ سَاقٍ -

٤٤٥- حَدَّثَنَا اَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا
الَّتَيْبُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
اَبِي هِلَالٍ عَنْ رَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْتَفُ
رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ
وَمُؤْمِنَةٍ وَيَنْبَغِي مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي
الدُّنْيَا رِقَاءً وَسَمِعَهُ فَيَدَّهَبُ لِيَسْجُدَ
فَيَعُودُ وَظَهَرَهُ طَبَقًا وَاحِدًا-

سُورَةُ الْحَاقَّةِ

عِيشَةً رَّاضِيَةً يُرِيدُ فِيهَا
الرِّضَا الْقَاضِيَةَ الْمَوْتَةَ
الْأُولَى الَّتِي مُمْتَهَنًا لَهَا أُخِي بَعْدَهَا
مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزَيْنِ أَحَدُ
يَكُونُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَقْتَيْنِ نَيْبٌ طُ
الْقَلْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طُعِي

سے سنا آپ فرماتے تھے میں نہیں بہشتی شخص کی صفت بتاؤں
چرنا تو اں عاجزی کرنے والا اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی
قسم اٹھا بیٹھے تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے اور تمہیں دوزخ کی
صفت نہ بتاؤں وہ جھگڑا لومغرورا اور مستکبر ہوتا ہے۔

باب یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ کی تفسیر

باب یومِ یُکْشَفُ عَنْ سَاقِ کی تفسیر

(از آدم ازلیث از خالد بن یزید از سعید بن ابی ہلال از تہذیب
ابن اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے (قیامت کے دن) پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا تو ہر ایک
ایماندار مرد اور ایماندار عورت (اسے دیکھ کر) سجدے میں گر پڑے
وہ لوگ رہ جائیں گے جو نیا کاری سے سجدہ (و عبادت) کیا کرتے
تھے، وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ اکثر کمر ایک تختہ
ہو جائے گی (سجدہ نہ کر سکیں گے)

كَثُرَ وَيُقَالُ بِالنَّظَائِغِ يَطْفِئَانِهِمْ
وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخَزَّانِ كَمَا
طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمٍ مَوْجٌ -
طوفان کی شکل اختیار کی تھی۔

سُورَةُ سَالِ سَائِلُ

وَالْفَصِيلَةُ اصْعَرُ أَبَا نَجْمٍ الْقُرْنَى
إِلَيْهِ يَنْتَهِي مِنَ النَّاسِ لِلشَّوَى
الْبِدَايَةِ وَالرَّجُلَانِ وَالْأَطْرَافِ
وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا
شَوَاكٌ وَمَا كَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ
فَهُوَ شَوَى وَالْعِزُّونِ الْحِجَابُ
وَالْحَبَاكُ وَالْوَاحِدُ عِزَّةٌ

إِنَّا أَرْسَلْنَا

أَطْوَارًا طَوْرًا كَذًا أَوْ طَوْرًا كَذًا
يُقَالُ عَذَا طَوْرَةً أَيْ قَدَّ سَرَّةً
وَالْكُبَارُ أَشَدُّ مِنَ الْكُبَارِ وَ
كَذَاكَ جَبَالٌ وَجَبِيلٌ لَدَيْهَا
أَشَدُّ مُبَايَنَةً وَتَبَارُكُ الْكَبِيرُ
وَكُبَارُ الْبَصَالِ الْخَفِيفُ وَالْعَرَبُ
تَقُولُ رَجُلٌ حُسَانٌ وَجَبَالٌ
وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجَبَالٌ
مُخَفَّفٌ دَيَّارٌ مِّنْ دُورٍ وَلَكِنَّهُ
فَيْعَالٌ مِّنَ الدَّوَرَانِ كَمَا قَرَأَ

شرارت کی وجہ سے بعض حضرات کہتے ہیں کہ طاعنہ سے آدمی
مراد ہے اس نے اتنا زور کیا کہ فرشتوں کے قابو سے باہر نکل
گئی جیسے پانی نے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں کابو

سُورَةُ سَالِ سَائِلُ کی تفسیر

فَصِيلَةُ نزدیک کا دادا جس کی طرف آدمی کو نسبت
دی جاتی ہے۔ شوی دولوں کا تھو پاول بدن کے کنارے
سر کی کھال انہیں شواہ کہتے ہیں اور جس عضو کے کاٹنے
سے آدمی پر موت واقع نہیں ہوتی اسے شوی کہتے
ہیں۔ عزیزین گروہ گروہ۔ اس کا واحد عِزَّة ہے

سُورَةُ نُوْح کی تفسیر

أَطْوَارًا کبھی کبھی کچھ (مثلاً منی سے خون کی ٹکڑی)
بھر گوشت کا لومقرا) عرب کے لوگ کہتے ہیں عَذَا طَوْرَةً
اپنے انداز سے بڑھ گیا کُتَبَار میں کُتَبَار سے بھی زیادہ
مبالغہ ہے (یعنی بہت ہی بڑا) جیسے جَبِيلٌ خوبصورت
جَبَالٌ بہت ہی خوبصورت، غرض کُتَبَار کا معنی
بڑا کبھی اسے کُتَبَار (تخفیف یا کے ساتھ) سمجھی کہتے ہیں
عرب لوگ کہتے ہیں حُسَانٌ اور جَبَالٌ (تشدید سے)
اور حُسَانٌ اور جَبَالٌ (تخفیف سے) دُتَار دُور
سے مشتق ہے۔ اس کا وزن فِیْعَال ہے (اصل میں دُتَار
تھا) جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

عَمَّا نَحْنُ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ
قُبَّتْ وَقَالَ غَيْرُكَ دَيَّارًا أَحَدًا
تَبَارَاهُ أَهْلًا كَمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
مِنْ زَادَ أَتَشَبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا
وَقَالَ عَظُمَةُ.

باب ۲۵۸۶ قَوْلُهُ دَيَّارًا وَلَا
سَوَاعًا وَلَا يَعُوقُ وَيَعُوقُ

۳۵۶۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى
قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ
عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ صَادَتْ الْأَوْتَانُ
الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي لَعَرٍ بَعْدُ أَمَّا
وَدَّ كَانَتْ بِكَلْبٍ بِدُومَةٍ الْجُنْدَلِ وَأَمَّا
سَوَاعٌ كَانَتْ لِهَمْدَلٍ وَأَمَّا يَعُوقُ لِمُرَادٍ
لَمْ يَبْنِ عَطِيفٌ بِأَجُوفٍ عِنْدَ سَبَا وَأَمَّا
يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانٍ وَأَمَّا كَسْرٌ فَكَانَتْ
لِحَمِيرٍ لِأَلِ ذِي الْكَلَادِعِ وَكَسْرٌ أَسْمَاءُ
رِجَالٍ مَآ يَجِبْنَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا
أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنْ الصَّبُّوا
إِلَى حَبَالِ السِّمِّ الْأَعْي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْفُسًا
وَسَمُّوَهَا بِأَسْمَاءِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبِدْ

الْحَيُّ الْقَيَّامُ پڑھا ہے یہ قیام قُتبت سے نکلا ہے
(اصل میں قیوم تھا) دیگر حضرات کہتے ہیں دَیَّارًا کا معنی
أَحَدًا یعنی کسی کو۔ تَبَارَکَ کا معنی ہلاکت۔ ابن عباسؓ
کہتے ہیں مَدَّ دَیَّارًا کا معنی ایک کے پیچھے دوسرا (گامد)۔
موسلا دھار بارش، وَقَادَ عَظُمَةُ اور بڑائی۔

باب ۲۵۸۶ وَدَّ وَلَا سَوَاعًا وَلَا يَعُوقُ وَيَعُوقُ
وَكَسْرًا کی تفسیر۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریر از عطاء) حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قوم نوح میں جو بت بوجے
جاتے تھے آخر میں وہ عرب لوگوں میں آ گئے۔ وَدَّ قبیلہ کلب کا بت
تھا۔ یہ دومۃ الجندل میں تھا۔ سَوَاعٌ ہمدل قبیلہ کا بت تھا۔
يَعُوقُ مراد قبیلہ کا بت تھا پھر بنی غطف کا ہو گیا۔ جَوْفٌ میں
جو شہر سبا کے پاس ہے۔ يَعُوقُ قبیلہ ہمدان کا بت تھا جو ذی کلاد
(بادشاہ) کی اولاد میں تھے۔ یہ سب چند نیک لوگوں کے نام ہیں جو
قوم نوح میں تھے۔ جب وہ مر گئے تو شیطان نے ان کی قوم والوں
کے دل میں یہ بات ڈالی کہ جن مقامات میں یہ لوگ بیٹھا کرتے
تھے، وہاں ان کے نام کے بت بنا کر کھڑے کرو (تاکہ ان کی یادگار
بچے) چنانچہ انہوں نے یہی کیا (صرف یادگار قائم رکھنے کے لئے
بت نصب کئے) ان کی پرستش نہ کرتے تھے۔ جب یہ یادگار
بنانے والے بھی گزر گئے اور بعد کے لوگوں کو یہ شعور نہ رہا کہ ان

۱۔ اور کسی کا ذکر نہیں ہے شاید کہ بت نے غلطی سے لکھ دیا یا اور غلطی سے کسی کا ذکر چھوڑ دیا ۱۱۔ منہ ۱۲۔ منہ ۱۳۔ انہوں نے کہا کہ
اور سواد ۱۴۔ بت تھے جن کو نوح کی قوم والے بوجہ کرتے تھے ۱۵۔ منہ ۱۶۔ عطاء و خولسان تو تصنیف ہے امام بخاری کی شرط نہیں دوسرے ابن جریر نے اس سے نہیں سنا لکھا عطاء کے فریقین
سے اس نے عطاء کی کتاب لکھی اس میں دیکھا کہ وہاں شاید امام بخاری نے اس کو عطاء بن ابی رباح سمجھا یہ ان سے غلطی ہوئی اور لکھا کہ انہوں نے کچھ نہ سمجھی اس سے غلطی ہو جاتی ہے ترک کر دی
ہالی میں دوتا ہے اور جا کہ دار کی گھوڑے کے تڑپے چھوڑنے کہا شاید ان جنک نے یہ حدیث عطاء و خولسان اور عطاء بن ابی رباح دونوں سے روایت کی و انہما علما ۱۷۔ منہ ۱۸۔ شیطان
نے ان کا عقائد کے برابر تھا کہ وہ کتب میں پھیلا دیا ۱۹۔ منہ ۲۰۔ عطاء بن ابی رباح کا بت تھا ایک شہر تھا ملک شام میں عراق کے قریب ۲۱۔ منہ ۲۲۔ بنی غطف، مرقیہ کی ایک شاخ تھی جو بت کہتے ہیں اچھی نرم ہوا
یہی کہتے ہیں نے کہا ایک وادی ہے جس میں مراد کا قبیلہ کی زمین میں تھا ۲۳۔ منہ ۲۴۔ سبہ شہر بنی قریظ کا بت تھی تھا ۲۵۔ منہ

حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ أُولَٰئِكَ وَلَسْتَ مِنَ الْعَالَمِينَ

توں کو صرف یادگار کے لئے بنایا تھا تو ان کی پوجا کرنے لگے۔

قُلْ أُوْحِي إِلَيَّ

وَقَالَ الْخَمْسُ جَدُّ رَبِّنَا أَعْدَا

رَبِّنَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَدُّ رَبِّنَا

وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمَةَ مُرَّ رَبِّنَا وَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ لَبَدًا أَوْ غَوَاةً۔

۳۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو غَوَاةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْطِقُ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَهْلِ

عَامِدِينَ إِلَى سُوْقٍ عَرَاةٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ

النَّجَاطَيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ

عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشُّبُاطُ فَنَظَرُوا

مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ

وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالَ مَا حَالُ بَيْنِكُمْ

وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَّثَ قَامِرٌ بُوَا

مَعَارِقَ الْأَرْضِ وَمَعَارِيرَهَا فَانْظُرُوا مَا

هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَّثَ قَالُوا نَنْظُرُونَ مَا

مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَعَارِيرَهَا يَنْظُرُونَ مَا

هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ

سُورَةُ جِنِّ كِتَابِ

جن کہتے ہیں جَدُّ رَبِّنَا کا معنی ہے ہمارے رب

کی بے نیازی اور حکمران کہتے ہیں ہمارے رب کا جلال اور

ابراہیم کہتے ہیں ہمارے رب کا امر۔ ابن عباس رضی اللہ

عنها کہتے ہیں لَبَدًا کا معنی مددگار ہے۔

از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از ابو بشر از ابو بشر از سعید بن

جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم چند صحابہ کرام کے ساتھ بازار عکاؤ کی طرف روانہ ہوئے تھے

ان دنوں شیاطین کو کھسکوں کی خبر ملنا بالکل موقوف ہو گئی تھی۔ جب

وہ آسمان کی طرف جلتے تو ان گارے کے شعلے ان پر برستے یہ حال دیکھ

کر شیطان زمین پر لوٹ آئے۔ کہنے لگے یہ کیا وجہ ہے کہ آسمان کی اطلاع

ملنا ہمارے لئے بند ہو گئی وہاں جلتے ہیں تو ہم پر آگ بسنے لگتی ہے۔

بڑا شیطان یعنی ابلیس کہنے لگا کہ تمہارے لئے آسمان کی اطلاعات کا بند

ہونا ضروری نئے سبب ہے۔ تم زمین کے مشرق و مغرب کا دورہ کرو،

دیکھو نئی کیا بات ہو گئی ہے؟ چنانچہ شیطان مشرق و مغرب

سب طرف گئے۔ جستجو کرنے لگے کہ کیا سبب ہے جو آسمانی اطلاع

ہم سے روک دی گئی ہے۔ ان شیطانوں میں سے بعض

تمہارے (ملک حجاز) کی طرف نکل آئے اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئے۔ آپ اس وقت نخل

کھانے کو دنیا میں بت بڑی پون شروع ہوئی اس لئے اسلامی شریعت میں اللہ تعالیٰ نے بت اور مورت کے بنانے ہی سے منع فرمادیا اور حکم دیا کہ جہاں

بت اور مورت دیکھو تو اس کو توڑ پھوڑ کر پھینک دو کیونکہ یہ چیزیں آخر میں شرک کا ذریعہ ہو گئیں اسلامی شریعت میں یادگار کے لئے بھی بت و مورت

کا بنانا درست نہیں اور بت پرستی ہی مقدس پیغمبر یا اوتار کی مورت ہوا اس کی کوئی عزت اور حرمت نہیں کرنا چاہئے بلکہ توڑ پھوڑ کر اس کو بالکل غراب

اور ٹپا دینا چاہئے مسلمانوں کو ہمیشہ اپنے اس ہول مذہبی کا خیال رکھنا چاہئے اور کسی بادشاہ یا تہرنگ کے بت بنانے میں ان کو بالکل عدوت

کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتَعْبَادُوا إِلَٰهَكُمْ الْغُفُورَ وَلَا تَكُونُوا مِمَّنْ أَلْحَدُوا لِلْأَعْدَاءِ وَإِنَّ ۱۲ مَن ۱۳ اس کو ماننا ہی نہیں

لے وصل کیا ۱۲ من ۱۳ کے لئے ایک بڑے بازار کا نام تھا جو کہ اور طائف کے بیچ میں لگا کر تھا ۱۲ من ۱۳

قَالَ فَاطْلُوكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا لِحُوتِهِمَا مَهْ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخَلَةٌ
وَهُوَ عَامِلٌ إِلَى سُوقٍ عَمَّا ظَوَّاهُ وَيُصَلِّي
بِأَصْحَابِهِ صَلَوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ
لَسَمِعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ حَبْرِ السَّمَاءِ فَمَهْنًا لَكُمْ
رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا
إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ
فَمَا مَثَابُهُ وَلَكِنْ نُفَرِّقُ بَيْنَنَا أَحَدًا وَ
أَنزَلَ إِلَهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ
مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أَوْحَى إِلَيْهِ قَوْلُ الْحَقِّ

سُورَةُ الزَّمَلِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَّكُلَ أَخْلَصُ
وَقَالَ الْحَسَنُ أَنْكَالًا قَبِيضًا
مُنْفَطِرٌ بِهِ مُثْقَلَةٌ بِهِ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَثِيبًا
فَهَيْلًا الرَّمْلُ السَّائِلُ
وَبَيْلًا شَدِيدًا

سُورَةُ الْمَدَّثَرِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِيْرٌ شَدِيدٌ

میں تھے۔ اور باز ارم کا ظکی طرف روانہ ہونے والے تھے صحابہ
کرام کو نماز فجر پڑھا رہے تھے۔ جب ان جنوں نے قرآن سنا
تو پوری توجہ دے کر سننے لگے (آپس میں کہنے لگے) غالباً
اسی کلام کی وجہ سے ہم پر آسمانی اطلاعات موقوف کر دی گئی
ہیں۔ بہر کیف وہاں سے لوٹ کر اپنی قوم کے پاس پہنچے اور ان
کہنے لگے یا قوم! اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي
إِلَى الرُّشْدِ فَمَا مَثَابُهُ وَلَكِنْ نُفَرِّقُ بَيْنَنَا أَحَدًا
اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت نازل کی
قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ الْإِثْمِيَّةِ
گفتگو آپ کو بذریعہ وحی الہی معلوم ہوئی ہے

سُورَةُ مَزْمَلِ کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں تَبَّكُلُ کا معنی خالص اسی کا
ہو جا۔ حسن لبری کہتے ہیں أَنْكَالًا کا معنی بیڑیاں۔
مُنْفَطِرٌ بہ اس کی وجہ سے بھاری ہو جائے گا۔
(پھر بھٹ جائے گا) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
كَثِيبًا فَهَيْلًا پھسلتی بہتی ریت۔ وَبَيْلًا کے
معنی سخت۔

سُورَةُ مَدَّثَرِ کی تفسیر

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عَنِيْرٌ کا معنی سخت

۱۔ جملہ مقام پر کہ اور طائف کے درمیان ۱۲ منہ سلہ یعنی آپ نے خود جنوں کی گفتگو نہیں سنی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گفتگو کی خبر آپ کو کر دی ۱۳ منہ سلہ اس کو
فرمانے والے کو کر دیا ۱۴ منہ سلہ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۵ منہ سلہ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۶ منہ سلہ

قَسُورًا زَكَرَ النَّاسُ وَأَهْوَاهُمْ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَسَدُ وَكُلُّ غِلَّةٍ
قَسُورَةٌ مُسْتَنْفَرَةٌ تَأْفِرُ
مَنْ عَوْرَتِهَا -

قَسُورٌ لَوْ كُنْ كَاشُورٌ وَعَل -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قَسُورٌ کا معنی
شیر ہے۔ اور ہر سخت (زوردار) چیز کو مُسْتَنْفَرٌ
ڈر کر بھاگنے والی۔

۳۵۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْمٌ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ سَأَلْتُ
أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَزَلٍ مَا نَزَلَ
مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ
يَقُولُونَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ
فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتُ فَقَالَ
جَابِرٌ لَا أَحَدٌ ثَبَّكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ وَجَّهْتُ
فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِيَّ هَبَطْتُ فَنُودِيْتُ فَنَظَرْتُ
عَنْ يَمِينِي فَلَمَّ أَرَشِيغًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي
فَلَمَّ أَرَشِيغًا وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمَّ أَرَشِيغًا
وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمَّ أَرَشِيغًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي
فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدَّيْجَةَ فَقُلْتُ وَتَبَوَّعِي
وَصَبَّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ قَدْ كَرَوْنِي وَصَبَّوْا
عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَتَزَكَيْتُ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
فَمَ فَا نَذَرُ وَرَبِّكَ فَكَبِّرُ -

بَاب ۳۵۹۰ قَوْلُهُ فَمَ فَا نَذَرُ

۳۵۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَ لَحْدًا تَنَادَحُوا

(از یحیی از وکیع از علی بن مبارک) یحیی بن کثیر کہتے ہیں میں
نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے پوچھا کہ قرآن میں سب سے پہلی آیت کنسی
نازل ہوئی؟ انہوں نے کہا کیا ایہا المُدَّثِّرُ میں نے کہا لوگ
تو کہتے ہیں اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ سب سے پہلے نازل
ہوئی ہے۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تھا اور جیسے تم کہہ رہے ہو
(کہ قرآن پہلے نازل ہوئی) میں نے ان سے ویسے ہی عرض کیا تھا
انہوں نے جواب دیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی مطابقت
تم سے بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے تھے کہ میں حرا پہاڑ میں گوشہ نشین
تھا۔ جب میں اپنا اعتکاف مکمل کر چکا اور پہاڑ سے نیچے اترا۔ مجھے
ایک آواز آئی میں نے دائیں طرف دیکھا کوئی چیز معلوم نہیں ہوئی،
بائیں طرف دیکھا ادھر بھی کچھ دکھائی نہ دیا۔ سامنے دیکھا، پیچھے
دیکھا مگر کچھ معلوم نہ ہوا۔ آخر اوپر سر اٹھایا وہاں کچھ دیکھا (وہی فرشتہ
جو غار حرا میں آیا تھا کہ ایک کرسی پر معلق بیٹھا ہے) میں حضرت خدیجہ
الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس آگیا۔ میں نے کہا مجھے کپڑا اوڑھا کر ٹھنڈا
پانی ڈالو چنانچہ مکمل اوڑھا کر ٹھنڈا پانی ڈالا گیا۔ جابر کہتے ہیں میں
وقت یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا المُدَّثِّرُ فَمَ فَا نَذَرُ وَرَبِّكَ فَكَبِّرُ -

بَاب ۳۵۹۲ قَوْلُهُ فَمَ فَا نَذَرُ

(از محمد بن بشار از عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ) (ابوداؤد طیالسی) از
حرب بن شداد از یحیی بن کثیر از ابوسلمہ) حضرت جابر بن عبد اللہ

اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ جابر نے اپنے اجتہاد سے کہا اور دوسری جمع حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے اقْرَأْ اترا جیسے شروع کتاب میں
مترجم چکا ہے ۱۲ منہ

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ اس کے بعد ویسی حدیث نقل کی جیسے عثمان ابن عمر نے علی بن مبارک سے روایت کی۔

باب وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ کی تفسیر۔

(از اسحاق بن منصور از عبد الصمد از حرب) یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں میں نے ابو سلمہ سے دریافت کیا قرآن میں کونسی آیت پہلے نازل ہوئی؟ انہوں نے کہا یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ میں نے کہا لوگ تو مجھ سے کہتے ہیں اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پہلے نازل ہوئی۔ انہوں نے کہا۔ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا سب سے پہلے قرآن کی کونسی آیت نازل ہوئی؟ انہوں نے کہا یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ میں نے کہا لوگ تو مجھ سے کہتے ہیں اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ اتری ہے انہوں نے کہا میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا آپ نے فرمایا میں غار حرا میں مستکف تھا۔ جب اعتکاف ختم ہوا تو میں پہاڑ سے نیچے اتر کر وادی میں آیا وہاں کوئی آواز سنائی دی۔ میں نے آگے پیچھے دیکھ دیکھ کر بائیں طرف دیکھا۔ کیا دیکھا ہوں وہی فرشتہ آسمان وزمین کے درمیان ایک تخت پر بیٹھا ہے۔ میں یہ دیکھنے کے بعد (اپنی بیوی) خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ میں نے کہا ایک کپڑا اوڑھ کر میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالو۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

باب وَتَبَارَكَ فَطَهَّرْ کی تفسیر۔

ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ وَرْتُ بِحِجْرَاءَ مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ۔

باب ۲۵۹۱ قَوْلُهُ وَتَبَارَكَ فَكَبِّرْ۔
۳۵۷۲۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيْ الْقُرْآنِ أَنْزَلَ أَوَّلُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أَكُنَّ أَقْرَأُ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَيْ الْقُرْآنِ أَنْزَلَ أَوَّلُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أَنْبَأْتُ أَنَّكَ أَقْرَأُ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ وَرْتُ فِي حِجْرَاءَ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَاسْتَنْطَبْتُ الْوَادِي فَنَوْدَيْتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَعُونِي وَمُصِيبُوا عَلَيَّ مَلَأَ بَارِدًا وَأَنْزَلَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

باب ۲۵۹۲ قَوْلُهُ وَتَبَارَكَ فَطَهَّرْ۔

یہ روایت امام بخاری نے اس کتاب میں نہیں نکالی لیکن ابو حنیفہ کتاب الاطعمہ میں اس کو وصل کیا محمد بن بشر سے جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲۸۷

۳۵۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِقَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِنْتُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِمْ قُبِينًا أَنَا أَمْشِي إِذَا سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحُجْرَةِ جَالِسٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَخُفُّ مِنْهُ رُعْبًا فَرَفَعْتُ فَقُلْتُ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَذَكَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اقْشُرْ لِي وَالرُّجُزَ فَأَهْجُرُ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الْقُلُوبَةُ وَهِيَ الْوُجُزُ

بَابُ قَوْلِهِ وَالرُّجُزُ فَأَهْجُرُ
فَأَهْجُرُ يَقَالُ الرَّجُلُ الرَّجْمَ الْعَذَابَ

۳۵۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُفُّ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قُبِينًا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قَبْلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحُجْرَةٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ

(از یحیی بن یکریق) (از عقیل از ابن شہاب)

دوسری سند (از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ وحی بند ہونے کا واقعہ بیان کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا (ایک مدت تک وحی موقوف رہی پھر ایسا ہوا ایک بار میں (رستے میں) جا رہا تھا۔ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ سر اٹھا کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو کہہ حراء میں میرے پاس آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا بیٹھا ہے میں اسے دیکھ کر دھڑکے مارے سہم گیا۔ لوٹ کر (خدیجہ کے پاس) آیا تو میں نے کہا۔ مجھے کبیل اور حاء و مجھے کبیل اور حاء و چنانچہ کبیل اور حاء یاد گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ارْجُزْ وَالرُّجُزُ فَأَهْجُرْ تک۔

رجز سے بُت مراد ہیں۔ یہ واقعہ فرضیت نماز سے پہلے کا ہے۔

بَابُ وَالرُّجُزُ فَأَهْجُرُ كِي تَفْسِيرُ

بعض حضرات کہتے ہیں رجز اور رجس عذاب کو کہتے ہیں۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن شہاب از ابوسلمہ) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے موقوف ہونے کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا میں نے (رستے میں) چلتے چلتے آسمان سے ایک آواز سنی۔ نگاہ اٹھائی تو آسمان کی طرف اس فرشتے کو دیکھا جو حاءِ حراء میں میرے پاس آیا تھا۔ وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں اتنا خوفزدہ ہو گیا کہ زمین پر گر گیا۔ اور لوٹ کر اپنے گھر آیا۔ میں نے

لے جو کہ بہت ہی عذاب کا سبب ہے اس لئے بتوں کو بھی رجس کہہ دیا ۱۲ منہ

گھر والوں سے کہا مجھے کھل اور عداوت مجھے کھل اور عداوت۔ انہوں نے اور عداوت کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں **يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ائْتِ سَرْعًا فَهَجُزْ**۔

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رحیز سے بُت مراد ہیں اس کے بعد وحی گرم ہو گئی برابر لگا تا آنے لگی۔

سُورَةُ قِيَامَةِ كِي تَفْسِير

لَا تُخَوِّدُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ كَابَانَ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں سُدِّي کا معنی یقیناً آزاد (موجہ وہ کسے) **لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ** یعنی ہمیشہ گناہ کرتا رہے اور کہتا رہے اب تو یہ کہوں گا اچھے اعمال کروں گا۔ **لَا وَزَرَ** یعنی کوئی قلمہ (پناہ کا مقام) نہیں

سُورَةُ الْقِيَامَةِ

وَقَوْلُهُ لَا تُخَوِّدُ بِهِ لِسَانَكَ۔ **لَتَعْجَلَ بِهِ**۔ **وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ**۔ **سُدِّي** ہمارا لیفجر امامہ **سَوْفَ أَتُوبُ سَوْفَ أَعْمَلُ**۔ **لَا وَزَرَ لَا حِصْنَ**۔

میلے گا۔ بچنے کی کوئی سبیل نہیں۔

۳۵۷۵۔ **حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَالِيَةَ وَكَانَ نَفَقَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ خَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَا تُخَوِّدُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ**۔

بَابُ ۲۵۹ قَوْلُهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

۳۵۷۶۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ**

بَابُ ۲۵۹ قَوْلُهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

(از عبد اللہ بن موسیٰ از اسرائیل) موسیٰ بن ابی عائشہ

۱۵ اس کو طبری نے ۱۱ منہ ۱۵ یہاں تک کہ موت آن پہنچے ۱۲ منہ صرف یہ حکم ہے کہ بتوں سے الگ رہ آپ کے ذریعے تمام انسانوں کو حکم ہے یہ بات

سمجھنا انتہائی غلط ہے کہ آپ بتوں کے پاس جاتے تھے اس لئے آپ کو روکا گیا یہاں تو صرف یہ حکم ہے کہ لے ہر انسان تو بتوں سے الگ رہ اور شرک و کفر کے نزدیک

بڑا کبیر ہے روکنے اور مرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ وہ فعل فی الواقع ہو لے بلکہ تو یہ فعل سے پہلے ہی روکا جاتا ہے کہ اس کام کے قریب مجاہد جاتا

إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَ
سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكُ بِهِ
لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَرِّكُهُ
مَشَقَّتُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ لَا تُحَرِّكُ بِهِ
لِسَانَكَ يُخَشَى أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ إِنْ عَلَيْنَا جُمُعَةٌ
أَنْ تُجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرَّانُهُ أَنْ تَقْرَأَهُ فَإِذَا
قُرَّانُهُ يَقُولُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرَّانَهُ ثُمَّ
إِنْ عَلَيْنَا بَيَانٌ أَنْ تُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ.

ہمارا کام ہے کہ آپ کی زبان سے پڑھو اور میں گے۔

باب ۲۵۵۰ قَوْلُهُ فَإِذَا قَرَأْتَ

فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

قُرْآنُهُ بِسَيِّئَةٍ فَاتَّبِعْ أَعْمَلُ بِهِ.

۳۵۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ لَا تُحَرِّكُ

بِهِ لِسَانَكَ لِتَعَجَّلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ جَرِيرٌ بِالْوَحْيِ

وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَقْتُهِ فَيَسْتَدِلُّ

عَلَيْهِ وَكَانَ يُعَرِّفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الْكَلِمَةُ

فِي لَا أُكْسِمُ بِبَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ

لِتَعَجَّلَ بِهِ إِنْ عَلَيْنَا جُمُعَةٌ وَقُرَّانُهُ قَالَ

عَلَيْنَا أَنْ تُجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرَّانُهُ فَإِذَا

قُرَّانُهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أُنْزِلَ فَاسْتَمِعْ

کہتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق دریافت کیا لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ انہوں نے جواب دیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی کا نزول ہوتا تو آپ اپنے لب مبارک ہلاتے رہتے اس لئے آپ کو حکم ہوا کہ (وحی اترتے وقت) اس دُور سے کہ کہیں بھول نہ جائیں زبان نہ ہلایا کریں کیونکہ آپ کے سینے میں محفوظ کرنا اور پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم اسے پڑھا چکیں (جبریل امین علیہ السلام آپ کو سنا چکیں) تو جیسے جبریل علیہ السلام نے پڑھ کر سنایا آپ بھی اسی طرح پڑھیں۔ پھر یہ

باب فَإِذَا قَرَأْتَ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ کی تفسیر

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ کا

یہ مطلب ہے کہ اس عمل کریں۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از موسی بن ابی عالشہ از سعید بن جبیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت لَا تُحَرِّكُ بِهِ

لِتَعَجَّلَ بِهِ کا واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت

جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے (آپ کو سناتے) تو آپ حبش زبان فرماتے

رہتے (کہیں بھول نہ جائیں) اس سے آپ کچھ وقت ہوتی اور یہ وقت

لوگوں کو بھی معلوم ہو جاتی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جو

سورہ قیامت میں ہے لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعَجَّلَ بِهِ

إِنْ عَلَيْنَا جُمُعَةٌ وَقُرَّانُهُ یعنی آپ کے دل میں وحی کا جادینا

(یاد کر دینا) ہمارا کام ہے۔ اسی طرح اس کا پڑھا دینا بھی ہمارا کام

ہے۔ جب ہم پڑھ چکیں اس وقت آپ بھی اسی طرح پڑھیں جس طرح

ہم نے پڑھا تھا اور جب تک وحی اترتی رہے خاموش نہ رہیں۔

۱۔ یا اس کے معانی اور مطالب اس پر بھول دیں گے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ابن ابی حاتم نے وحل کیا ۱۴ منہ ۱۵ عہد میں لوگوں پر آپ سے بیان کر دینا ہمارا ہی کام ہے
گویا قرآن کی پوری تبلیغ و نشر و اشاعت اور حفاظت کا وعدہ نہ دی ہے ۱۶ عبدالرزاق

پھر یہ بھی ہمارا ہی کام ہے کہ آپ کی زبان پر اسے رواں کر دیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ان آیات کے نزول کے بعد جب جبرئیل علیہ السلام (وحی لے کر) آئے تو آپ خاموش رہتے (اور سنا کرتے) جب جبرئیل علیہ السلام (وحی سنا کر) چلے جاتے تو اس

وقت آپ کلام الہی پڑھ کر سنا دیتے جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو سنایا تھا۔ اُولٰٓئِكَ قَاوِلٌ - یہ عذاب کا دُرّاداس ہے (یعنی تیری تباہی ہونے والی ہے)۔

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

يَقُولُ مَعْنَا أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ
وَهَلْ تَكُونُ بَعْدَ أَوْ تَكُونُ خَابِرًا
وَهَذَا مِنْ الْخَبَرِ يَقُولُ كَانَ
شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَدُّ كَوْرًا وَ
ذَلِكَ مِنْ حِلْبِنِ خَلْقَهُ مِنْ
طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ
أَمْشَاجِ الْأَخْلَاطِ مَاءِ الْمَرْأَةِ
وَمَاءِ الرَّجُلِ لِلدَّمِ وَالْعَلَقَةِ
وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ مَشِيخٌ كَقَوْلِكَ
خَلِيطٌ وَمَشْشُوجٌ مَثَلُ مَخْلُوطٍ
وَيُقَالُ سَلَا سِلَاً وَأَعْلَا لَأَوَّ
لَمْ يُجْرَبْهُمْ مُسْتَطِيرًا
مُتَمَدًّا الْبَلَاءُ مَوَاقِطُ رِيْدُ
الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيْدٌ
وَيَوْمٌ قَمْطَرٌ وَالْعَبُوسُ وَ
الْقَمْطَرِيْدُ الْقَمْطَرُ وَالْعَصِيْبُ

سُورَةُ دَهْرِ كِي تَفْسِيرُ

هَلْ أَتَى أَجْكَ هَلْ كَالْفِطْرِ كَبْهِي تَوَانِكَارُ كَلِّ لَعْنَةُ
آتَا كَبْهِي تَحْقِيقُ كَلِّ لَعْنَةُ (بمعنی قَدْ) یہاں قَدْ کے معنی
میں ہے یعنی ایک زمانہ انسان پر آچکا ہے کہ وہ ذکر کرنے
کے قابل کوئی چیز نہ تھا۔ یہ زمانہ مٹی کے بنانے کے وقت سے
نفع روح تک کا ہے۔

أَمْشَاجِ ملی ہوئی چیزیں، یہاں مراد ہے مراد
عمدت کی ملی ہوئی مٹی اور خون اور لبتہ خون اور جب کوئی چیز
دوسری چیز سے ملا دی جائے تو کہتے ہیں مَشِيخٌ جیسے خَلِيطٌ
یعنی مَشْشُوجٌ اور مخلوط کے معنی ہیں۔

بعض حضرات نے یوں پڑھا ہے سَلَا سِلَاً وَ
أَعْلَا لَأَوَّ اور بعض حضرات نے بغیر تنوین پڑھا ہے انہوں
نے تنوین (دوزخ) کو جائز نہیں سمجھا مُسْتَطِيرًا اس کی
برائی پھیلی ہوئی قَمْطَرِيْدُ سخت سرب لوگ کہتے ہیں
يَوْمٌ قَمْطَرِيْدٌ وَيَوْمٌ قَمْطَرٌ (سخت مصیبت کا
دن) عَبُوسٌ اور قَمْطَرِيْدٌ اور قَمْطَرٌ اور عَصِيْبُ
ان چاروں کا معنی وہ دن ہے جس میں سخت مصیبت

حُجَّوْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
وَقِيْتُ ثُمَّ كَرَّمْنَا وَقِيْتُ ثُمَّ كَرَّمْنَا -

۳۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ مُنْصَوِّدٍ
بِهَذَا وَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ
وَأَبَا بَكْرٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ وَ
قَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعْوِيَّةٍ وَسَالِمُ بْنُ قُرَيْبٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ
قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -

علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہاری اہواز (زور) سے بچ گیا جیسے تم اس کی اہواز
زور سے بچ گئے (کہ وہ تم کو کاٹ نہ سکا)

۱) اور عبدہ بن عبد اللہ اندلسی بن آدم از اسراہیل از منصفون
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے -

دوسری سند (از اسراہیل از اعش از ابراہیم از علقمہ)
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے -

۲) یحییٰ بن آدم کے ساتھ اس حدیث کو اسود بن عامر نے بھی ابراہیل
سے روایت کیا ہے :-

۳) حفص بن غیاث ابو مسعود اور سلیمان بن قمر نے بحوالہ
اعش از ابراہیم از اسود روایت کیا ہے :-

۴) یحییٰ بن حماد (امام بخاری کے شیخ) کہتے ہیں ہمیں ابو عوانہ نے
بحوالہ مغیرہ بن مقسم از ابراہیم از علقمہ از عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ روایت سنائی ہے :-

۵) محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عبد الرحمن بن اسود سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد (اسود) سے انہوں نے عبد الرحمن بن اسود
رضی اللہ عنہ سے :-

۳۵۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَلَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ تَرَكْتُ عَلَيْهِ الْأُمْسُودَ
فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَكَرْطُبٍ يَمَّا
إِذْ خَوَّجَتْ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱) از قتیبہ از جریر از اعش از ابراہیم از اسود حضرت عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں سورہ والہرسلات آپ
پر نازل ہوئی۔ ہم آپ کی زبان مبارک سے سُن رہے تھے۔ ابھی آپ
پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکلا۔ آپ نے فرمایا
اسے مارو مارو ہم اسے مارنے کے لئے دوڑے کہ وہ ہم سے پہلے

۱) اس کو مارا اور نہ وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ تو پہلے علقمہ نے اسود سے روایت کی کہ حفص کی روایت خود امام بخاری نے اور ابو مسعود کی امام مسلم نے وصل کی اور
سلیمان بن قمر ضعیف ہے اس سے اس کتاب میں اس تفسیر کے سوا اور کوئی روایت نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ یحییٰ بن حماد نے اسراہیل کی تائید کی کہ اس حدیث کو ابراہیم
نے علقمہ سے روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی اسود بن زید بن قیس غنی سے اور یحییٰ بن قطلان سے کہ انہوں نے اس کو اسود شاذان قرار
دیا۔ اسود شاذان بہت متاخر ہیں طبقہ شیخ تابعین میں سے ہیں عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد ۱۲ منہ ۱۵ اس کو اس روایت سے
حفص بن غیاث اور ابو مسعود اور سلیمان کی تائید ہوئی اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی اسود بن زید بن قیس غنی سے جو علقمہ کے ساتھی اور
عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد تھے اور قطلان نے غلطی کی جو اس کو اسود بن عامر قرار دیا اسود بن عامر شاذان تھا نہ میں اور یہ اسود طبقہ تابعین میں ہیں ۱۲ منہ ۱۵

سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَقْتُلُوهَا قَالَ فَأَبْنَدَ دُكَاهَا
فَسَبَقْنَا قَالَ فَقَالَ وَقِيَتْ شَرَّكُمْ كُنَّا
وَقِيَتْمْ شَرَّهَا -

باب ۲۵۹۶ قَوْلُهُ إِنَّهَا تَرْمِي
بِشَرِّكَكَ الْقَصْرِ

۳۵۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَالِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّكَكَ الْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ
النَّخَشَبَ بِقَصْرِ ثَلَاثَةِ أَرْجُحٍ أَوْ أَقْلٍ فَتَرَفَعَهُ
لِلشَّتَاءِ فَتَسْمِيهِ الْقَصْرَ -

باب ۲۵۹۷ قَوْلُهُ كَأَنَّهُ جَارِدٌ
صَفْرٌ

۳۵۸۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَالِيٍّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
تَرْمِي بِشَرِّكَكَ نَعِيدُ إِلَى النَّخَشَبِ ثَلَاثَةَ
أَرْجُحٍ وَفَوْقَ ذَلِكَ فَتَرَفَعَهُ لِلشَّتَاءِ فَتَسْمِيهِ
الْقَصْرَ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ مُفْرَجَاتٌ الشَّفْنُ
يُجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ كَأَسَاطِيرِ الرِّجَالِ -

باب ۲۵۹۸ قَوْلُهُ هَذَا يَوْمٌ
لَا يَنْطِقُونَ

۳۵۸۳ - حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

باب ۲۵۹۹ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّكَكَ الْقَصْرِ
كِي تفسیر -

(از محمد بن کثیر از سفیان از عبد الرحمن بن عالس) حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّكَكَ الْقَصْرِ میں
قصر کی تفسیر میں کہتے ہیں موسم سرما کے ایندھن کے لئے ہم تین تین لکڑیاں
یا اس سے قدرے چھوٹی لکڑیاں کاٹ کر رکھ چھوڑتے اس (ڈھیر) کو
ہم قصر کہتے۔

باب ۲۵۹۸ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ مُفْرَجَاتٌ كِي تفسیر

(از عمرو بن علی از یحیی از سفیان از عبد الرحمن بن عالس) ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے ترمی بِشَرِّكَكَ الْقَصْرِ کی تفسیر میں فرمایا
ہم تین تین لکڑیاں اس سے لمبی لکڑیاں موسم سرما میں جلانے کے لئے
رکھ چھوڑتے اس (ڈھیر) کا نام ہمارے یہاں قصر تھا۔ جِمَالَاتٌ
صَفْرٌ سے جہاز یا کشتی کی رسیاں مراد ہیں جو جوڑ کر رکھی جائیں
وہ آدمی کی کمر کے برابر موٹی ہو جائیں۔

باب ۲۵۹۷ هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ كِي تفسیر

(از محمد بن حفص از الدش از ابراہیم از اسود) حضرت

ابن عمر قاف اور سادات ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہی قرأت ہے ۱۲ منہ سے بعضوں نے کہا قصر کجور کی ڈھنڈھیں یا اونٹ کی گردن مشہور قرأت یہ کون صاف ہے
یعنی محل ۱۲ منہ سے صاحب تیسیر القاری نے یوں ترجمہ کیا ہے یا لان کے درمیان حصہ کے برابر ہو جائیں شاید ان کے لسن میں کا و ساط الرمال ہو گا حائے حطی سے لیکن
ہمارے پاس جتنے نسخے ہیں ان میں کا و ساط الرمال نہیں ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَابِلٍ إِذْ نَزَلَتْ
عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ فَإِنَّهُ لَيَتَلَوُّهَا دِرَاقِي
لَا تَلْقَاهَا مِنْ فَيْدٍ وَلَا تَلْقَاهَا مِنْ لَرَطٍ بِهَا
إِذْ وَثَبْتُ عَلَيْنَا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِلُوا هَذَا فَبَدَدْنَاهَا فَذَهَبَتْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَيْتُ شَرَّكُمْ
كَمَا وَقَيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ غَمْرُ حَفِظْتُهُ مِنْ
أَنِّي فِي غَارٍ بَيْتِي -

غار میں کا ہے (صرف بتنا کا لفظ زیادہ بیان کیا)۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے وہاں سورۃ والمرسلات آپ پر نازل
ہوئی۔ آپ اسے پڑھ رہے تھے، میں آپ کی زبان مبارک سے سن
رہا تھا۔ آپ ابھی سنا رہے تھے کہ لسنے میں ایک سانپ کود کر ہمارے
سائے آگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے مار ڈالو
ہم اس پر لپکے مگر وہ (جان بچا کر) نکل گیا۔ اس وقت آپ نے
فرمایا (بہتر ہوا) وہ تمہاری زد سے بچا اور تم اس کی زد سے بچ
گئے (وہ تم کا ٹ نہ سکا)

عمر بن حفص کہتے ہیں۔ مجھے یہ حدیث یاد ہے۔ میں نے یہ اپنے
والد محترم سے سنی تھی۔ انہوں نے صرف اتنا اضافہ کیا تھا کہ یہ واقعہ

سُورَةُ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَزُجُونَ حِسَابًا
لَا يَخْفَوْنَ لَا يَمْلِكُونَ مِثْلَهُ
خِطَابًا لَا يَكْلَمُونَ إِلَّا أَنْ
يَأْذَنَ لَهُمْ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا
وَعَمَلٍ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ
وَهَا جَاءَ مُفْضِيًا وَقَالَ غَيْرُهُ
عَسَقًا عَسَقَتْ عَيْنُهُ وَكَفَسَتْ
الْجُورُ مَسِيرُ مَنْ كَانَ الْغَسَقُ
وَالْغَسَقُ وَاحِدٌ عَطَا حِسَابًا
جَوَاءً كَافِيًا أَعْطَانِي مَا أَحْبَبْتُ
أَمْ كَفَانِي -

سُورَةُ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں لَا يَزُجُونَ حِسَابًا کا معنی یہ ہے کہ حساب
آخرت سے نہیں ڈرتے لے لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا یعنی
اس سے (خدا سے) بات نہ کر سکیں گے۔ مگر جب انہیں بات
کرنے کی اجازت ملے گی (تب کریں گے) صَوَابًا یعنی
جس نے دنیا میں سچی بات کہی تھی اور اس پر عمل کیا تھا
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وَهَذَا جَاءَ لِيَعْنِي
لَوْشَن، چمکدار۔ دیگر حضرات کہتے ہیں عَسَقًا لَعْنًا ہے
عَسَقَتْ عَيْنُهُ سے، یعنی اس کی آنکھ تاریک ہو گئی اس سے
ہے يَسْرِقُ الْجُورُ مِنَ زَرْعٍ مَبْعُودٍ عَسَقًا اور عَسَقٌ دُول
کا ایک معنی ہے۔ عَطَا حِسَابًا پورا ہوا۔ عربی میں کہتے ہیں
أَعْطَانِي مَا أَحْبَبْتُ یعنی مجھے اتنا دیا جو مجھے کافی ہو گیا۔

۱۷ اس کو فرمایا نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

بَابُ ۳۵۸۴ قَوْلِهِ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي السُّورِ قَتَا تَوْنٌ أَفْوَا جَا زُمْرًا -

۳۵۸۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

أَبُو مُعْوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ السُّفْحَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالَ

أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ نَفْسًا

قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ

كَانَ ثُمَّ يُنْزَلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ

كَمَا يَنْبُتُ النَّبْتُ لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا

يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ وَ

مِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

قیامت کے دن اسی ہڈی سے آدمی کو از سر نو مکمل کیا جائے گا۔

بَابُ ۳۵۸۴ قَوْلِهِ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي السُّورِ قَتَا تَوْنٌ أَفْوَا جَا زُمْرًا -

(امام محمد از ابو معاویہ از اعش ابوصالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

عنه کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ جو دوبارہ پھونکا

جائے گا تو درمیان میں چالیس کا فاصلہ ہوگا۔ لوگوں! ابو ہریرہؓ

سے دریافت کیا کیا چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا

(یعنی مجھے معلوم نہیں) پھر کہا کیا چالیس مہینے کا؟ انہوں نے کہا میں نہیں

کہہ سکتا۔ پھر کہا کیا چالیس برس کا؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے (زندگی کا) ایک

مینہ برسا لے گا۔ لوگ اس طرح (زمین سے) ابھراؤ گے (زندہ ہو جائیں گے)

جیسے سبزہ آگ آتے۔ دیکھو آدمی کے (بدن کی) ہر چیز گل جاتی ہے مگر ایک

ہڈی نہیں گلتی۔ وہ اس مقام کی ہڈی ہے جہاں پر جانور کی دم جڑتی ہے۔

سُورَةُ النَّازِعَاتِ كِي تَفْسِير

مجاہد کہتے ہیں اَلْاِيَةُ الْكُبْرَى سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام

کا عصا مبارک اور ان کا ہاتھ ہے۔ عَظْمًا مَّا تَخْرِجُهُ اَنْفَاخُو

دونوں طرح پٹھا گیا ہے۔ جیسے طارح اور طومع اور باخل

اور بخیل۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ تَخْرِجُهُ اور نَاخِرُهُ میں فرق ہے

نخزہ لگی ہوئی ہڈی کہہتے ہیں اور نَاخِرُهُ کھوکھلی ہڈی جس کے

اندر ہوا جائے تو آواز نکلے۔ طَائِفَةٌ جو ہر چیز کو درہم برہم کرنے

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حَافِوَةٌ ہماری وہ

حالت جو (دنیا کی) زندگی میں ہے۔

سُورَةُ النَّازِعَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْاِيَةُ الْكُبْرَى

عَصَاهُ وَيَدُهُ يُقَالُ التَّخْرِجَةُ

وَالْتَخْرِجَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّارِحِ

وَالطَّوْمِغِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيلِ

وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّخْرِجَةُ الْبَالِيَةُ

وَالنَّارِخَةُ الْعَظْمُ الْمُجَوَّى لِذِي

يُتَرَفِّقُ فِيهِ الرَّيْحُ يَتَفَرَّقُ وَالطَّائِفَةُ

قَطَمٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

الْحَافِوَةُ الْيَقْوُ امْرُؤًا اَوَّلًا

اور حضرات کہتے ہیں آیات مَرْسُومًا یعنی اس کی انتہا (انجام) کہاں ہے؟ یہ مَرْسُومًا سے نکلا ہے۔ یعنی جہاں کشتی آخر جا کر ٹھہرتی ہے۔

(از احمد بن محمد بن فضیل بن سلیمان از ابو حازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے درمیان کی انگلی اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا "میں اور قیامت دونوں اس طرح ہیں (درمیان میں اور کوئی رسالت اور نبوت والا نہیں آئے گا)"

سُورَةُ عَبَسَ کی تفسیر

عَبَسَ مِنْ بَنَىٰ أَتَوَلَّىٰ مِنْهُ پھیر لیا۔

اور حضرات کہتے ہیں مَطَهَّرَةٌ جیسے دوسری جگہ ہے لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ انہیں وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں یعنی فرشتے جیسے قَالُوا لَكَ تَبَرَاتِ أُمْرًا مبررات سوار ہیں۔ مجاہد ان کے ماموں یعنی گھوڑوں کو مبررات کہہ دیا۔ یہاں اصل میں تطہیر کتابوں کی صفت ہے ان کے اٹھانے والوں یعنی فرشتوں کو بھی مطہر کہہ دیا۔ سَفَرَةٌ فرشتے یہ مسافر کی جمع ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں سَفَرْتُ بَيْنَ الْقَوْمِ یعنی میں نے قوم کے لوگوں میں صلح کرادی۔ جو فرشتے وحی الہی لے کر پیغمبروں کو پہنچاتے ہیں انہیں بھی سفیر قرار دیا۔ یعنی جو لوگوں میں ملاپ کراتا ہے۔

دیگر مفسرین کہتے ہیں تَصَدَّى غافل ہو جانا

إِلَى الْحَيَاةِ وَقَالَ غَيْرُهُ آيَاتٍ مَرْسُومًا مَعْنَى مَسْرُومًا هَا وَمَوْجِدُ السَّوْفِيَّةِ حَيْثُ تَنْتَهِي۔

۳۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِأَصْبَعَيْهِ هَكَذَا يَا لَوْسُطَ وَالَّتِي تَلِي إِلَيْهِمَا مَبْعُوثٌ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔

سُورَةُ عَبَسَ

عَبَسَ كَلَمٌ وَأَعْوَضَ وَقَالَ غَيْرُهُ مَطَهَّرَةٌ لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَهَذَا امْتِثَالُ قَوْلِهِ قَالُوا لَكَ تَبَرَاتِ أُمْرًا جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالْقَهْقَرُ مَطَهَّرَةٌ لِأَنَّ الْقَهْقَرُ لَا يَقَعُ عَلَيْهَا النَّظَرُ هَيَّرَ فَعَجَلَ لِلنَّظَرِ هَيَّرَ لَيْسَ حَمَلَهَا أَيْضًا سَفَرَةٌ الْمَلَائِكَةُ وَوَاحِدُهُمْ سَافِرٌ سَفَرْتُ أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ وَجَعَلِيَتِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَنْزَلْتُ يَوْمَ اللَّهِ وَتَأْوِيَتِهِمْ كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلَحُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَقَالَ غَيْرُهُ تَصَدَّى

ملہ اور بعض کا نام مذکور نہیں تھا اس لئے قال غیرہ کا مطلب معلوم نہیں ہوتا ابو ذر کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے قسطلانی نے کہا وہی صحیح ہے ۱۲ منہ یہاں بھی وقال غیرہ ابو ذر کی روایت میں سا قسط ہے ۱۲ منہ

تَعَاذَ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَمَّا
يَقْضِ لَا يَقْضِي أَحَدٌ مَّا أَمْرُهُ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرَهَقُمْ
تَغْشَاهَا شِدَّةٌ مُسْفِرَةٌ مُثِيرَةٌ
يَأْتِي فِي سَفَرَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
كَتَبُوا أَسْفَارًا كُتِبَتْ لَهَا
لَمَّا غُلَّ يُقَالُ فَاخِذْ أَلْأَسْفَارَ سَفَرًا

جو معنی کُتِبَ ہے سفر (بکسرین) کی جمع ہے۔

۴۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ
زُرَادَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَفْرُقُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ
مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ وَمَثَلُ الَّذِي يَفْرُقُ
وَهُوَ يَتَعَاهَدُ وَهُوَ عَلَيْهِ شِدَّةٌ فَلَهُ الْجَنَانُ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

إِنْكَدَرَتْ ائْتَشَرَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ
سُجِّرَتْ ذَهَبَ مَا دُونَهَا فَلَا يَبْقَى
قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمُسْجُورُ
الْمُلَوُّ وَقَالَ غَيْرُهُ سُجِّرَتْ

ہے۔ مجاہد کہتے ہیں لَمَّا يَقْضِ مَّا أَمْرُهُ یعنی آدمی کو
جس بات کا حکم دیا گیا تھا وہ اس نے پورا پورا ادا نہیں
کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تَرَهَقُمْ قَاتِلُہ
کا یہ معنی ہے کہ اس پر سختی پڑ رہی ہوگی۔ مُسْفِرَةٌ
چمکتے ہوئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں سَفَرَةٍ
کا معنی کھینے والے (آج سے سورہ جمعہ میں) أَسْفَارًا ہے
یعنی کتابیں یا غافل ہوتا ہے۔ کہتے ہیں اسفار

(از آدم از شعبہ از قتادہ از زرارۃ بن اوفی از سعد بن ہشام)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور قرآن اُسے خوب یاد ہے
اس کا حشر ان ملائکہ کے ساتھ ہوگا جو کرام کا تبین کہلاتے ہیں۔ جو
شخص قرآن پڑھتا ہے، مشکل سے اُسے یاد کرتا ہے اور پڑھنے میں
مشقت اٹھاتا ہے اسے دوہرا ثواب ملے گا۔

سُورَةُ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ کی تفسیر

إِنْكَدَرَتْ گریٹیں۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سُجِّرَتْ کا معنی
یہ ہے کہ سمندر خشک ہو جائیں گے۔ ان میں پانی کا ایک
قطرہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مجاہد کہتے ہیں مسجور کا معنی (جو سورہ)

ملہ یہ صحیح نہیں ہے تفسیر کے مطابق یہ ہے کہ تو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی طرف سے بے التفاتی نہیں کی تھی
بلکہ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور ابن ام مکتوم کی طرف بے التفاتی کی تھی ۱۲ منہ ۱۵ اس کو فریادی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ تو لَمَّا۔ لَمَّا کے معنی
میں ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ پڑھنے میں اس کو کوئی مشکل نہیں ہوتی ۱۲ منہ ۱۵ ایک تو قرآن پڑھنے کا دوسرے
مشقت اٹھانے کا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اول شخص یعنی قرآن کے باہر سے زیادہ اس کا درجہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَفْهَمَهُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ نَصَاةً
بِحُورٍ أَوْ أَحَدًا وَالْخُشْيُ تَخَنُّسٌ
فِي مَجْرَاهَا تَرْجِعُ وَتَكُنُّسٌ
تَسْتَتِرُ كَمَا تَكُنُّسُ الطَّبَاةُ
تَنْفَسُ أَرْتَفَعَ النَّهَارُ وَالظُّلُمُ
الْمُتَمِّمُ وَالصَّيْنُ يُصَيِّتُ بِهِ
وَقَالَ عُمَرُ النَّفُوسُ رُوحَاتُ
بِرُوحٍ نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
ثُمَّ قَبْرًا أَحْشَرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا
وَأَذْوَابَهُمْ عَسَعَسَ أَذْبَرُ

(راجب رات کا اندھیرا آبرے)

طور میں ہے) بھرا ہوا
دیگر حضرات کہتے ہیں سَجَرَت کا معنی یہ ہے کہ سمندر
پھوٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور ایک ہو جائیں
گے۔ خُشْيُ اپنے چلنے کے قیام میں لوٹ کر آنے والے۔ کُنْسُ چھپنے
والے جیسے ہرن چھپ جاتے ہیں۔ تَنْفَسُ دن چڑھ جاتے۔
ظُنُنُ جس پر تہمت لگائی جائے عَزِيزٌ بخیل یعنی پیام
الہی پہنچانے میں بخیل نہیں ہے۔ حضرت عمر بنی السخنی نے
کہا النَّفُوسُ رُوحَاتُ یعنی اپنے مثل کے لوگوں میں جنت و
دوزخ میں ملا دیئے جائیں گے۔ پھر یہ آیت پڑھی اَحْشَرُوا
الَّذِينَ ظَلَمُوا وَاَزْدُوا جَهَنَّمَ عَسَعَسَ جب رات پدید پھرے

سُورَةُ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

ربیع بن خثیم کہتے ہیں فُجِّرَتْ کا معنی ہے بہر نکلیں
اعش اور ماصم فَعَدَّ لَكَ تَخْفِيفَ دَال کے ساتھ پڑھا ہے
(جیسے عام قرأت ہے) حجاز والوں نے مشدّد پڑھا تشدید
کے ساتھ پڑھنے سے مفہوم یہ ہو گا کہ تیری خلقت پیدا نش
معتدل اور مناسب رکھی۔ تخفیف کے ساتھ پڑھنے کا
معنی یہ ہو گا جس صورت میں چاہے تجھے پھیر دیا خوب صورت
یا بد صورت لمبا یا ٹھگنا (وغیرہ)

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ

مجاہد کہتے ہیں بَلَّ رَانَ کا معنی یہ ہے کہ گناہ ان کے

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَقَالَ الرَّبُّعُ بْنُ خُثَيْمٍ فُجِّرَتْ
فَاضَتْ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَمَا مِمَّ
فَعَدَّ لَكَ بِالتَّخْفِيفِ وَقَرَأَ
أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ وَأَرَادَ
مُعْتَدِلَ الْخُلُقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَبْنِي
فِي أَمْرِ صَوْرَةٍ بِنَاءً إِمَّا حَسَنٌ
وَإِمَّا قَبِيحٌ وَطَوِيلٌ وَقَصِيرٌ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَانَ ثَبَتَ الْخَطَايَا

۱۔ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ ۰ منہ
برکویہ کے ساتھ ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ ۰ منہ
۲۔ اس کو ذوالی نے وصل کیا ۱۲ منہ

تُؤْتِي جُزْيَ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُطِيفُ
لَا يُؤْفَى -

٥٨٤- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مِلَّةٌ عَنْ
تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعَالَمِينَ حَقٌّ يَغِيبُ أَحَدُهُمْ فِي رُجْعِهِ إِلَى
أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ-

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابَهُ إِشْمَالُهُ
يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءَ ظَهْرِهِ
وَسَقَّ بَعْمَ مِنْ دَأْبِكُمْ فَلَنْ أُنْ
تَلِيَهُمْ وَلَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا -
باب ٢٦٠ - قَوْلُهُ فَسَوْفَ
يُحَاسِبُ حِسَابًا لَيْسَ بِرَأْسٍ -

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

يُحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي
مُليْكَه سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى

دل پر ہم گیا تَوَبَّ بَدَلہ دیا گیا دیگر مفسرین کہتے ہیں موقوف
وہ ہے جو پورا ماپ تول نہ دے (دعا پازی کرے) ۱۱

(۱) از براہیم بن منذر از من از مالک از نافع (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَوْمَ يَقُومُ الثَّامِسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ سے (قیامت کا دن مرا ہے) اس دن آدمی آدھے کانوں تک پسینے میں ڈوب جائے گا۔

سُورَةُ اِذَا السَّمَاءِ انشَقَّتْ كِي تَفْصِيْر

مجاہد کہتے ہیں مِکَاتَبَہٗ بِشِمَالِہِ کا یہ مطلب ہے کہ بیٹھ بیٹھ اسے کتاب دی جائے گی۔ وَمَا دَسَقَ جَالُورٌ وَغِیْرُہُ مِنْ جَنْبِیْنِ رَاۤتِیْ ہے۔ اَنَّ لَّنْ یَّحُوْرَ (چھاری طرف) نہیں لوٹے گا۔

باب فسوف يحاسب حسايا كيسي
فی تفسیر۔

از عمرو بن علی از یحیی از عثمان بن اسود از ابن ابی ملیکه از عائشه

أرضي الله عنها)

دوسری سند: سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب

سختیانی از ابن ابی ملیکہ از عائشہ رضی اللہ عنہا،

یتیسری کنند (از مسد و از یحیی بن سعید از ابوالولیس

عاقلم بن ابی صغیرہ از این ابی ملیکہ از قاسم حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی قیامت

۱۲۷۰ قمری فطلان میں یہاں اتنی عبادت زادہمہ الوحیق الخضر ختنامہ مسک طیفہ التسنیم لعلو شراب اهل الجنة یعنی برحق شراب کو کہتے ہیں۔
 ختنامہ جسناف میں مسک کی ہیر اس کشیدہ پر لگی ہوگی۔ التسنیم ایک لطیف عرق ہے جو برشتیوں کی شراب میں ڈال جائے گا ۱۲ سالہ اس کو فرما جائیے تو گل کی طرح
 ۱۲۷۱ قمری کا باہاں ہاتھ پریش کی طرف کر دیا گیا جائے گا دہشتا ہاتھ گردن سے باندھ دیا جائے گا ۱۲ سالہ

عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي
مُرَكَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُعَاقِبُ
الْإِسْلَامَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ
فِدَاءَ لَوْ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى قَامَ مَنْ
أَوْفَى كِتَابَهُ بِمَعِينِهِمْ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا
كَبِيرًا قَالَ ذَاكَ الْعَرَضُ يُعْرِضُونَ وَمَنْ
تَوَقَّشَ الْحِسَابَ هَلَكَ -

باب ۲۶۰ قولہ لَتَرْكِبُنَّ طَبَعًا
عَنْ طَبَعِي -

٨٩ ٣٥- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ التَّمِيمِ قَالَ
أَخْبَرَنَا هَعْدِمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ جَعْفَرُ
ابْنُ إِيَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لَتَرْكِبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ
هَذَا أَمْرٌ يَكُونُ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سُورَةُ الْبُرُوجِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأُخْدُ وَدُشْتُ
فِي الْأَرْضِ فَتَنُوا عَدَّ بُوَا.

سُورَةُ الطَّارِقِ

وَقَالَ مُبَاهِلٌ ذَاتِ الرَّجْعِ سَمَاءُ

کے دن حساب لیا گیا گویا وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں
 آپ پر قربان ہو جاؤں خداوند عالم یہ بھی تو فرماتا ہے فَأَمَّا مَنْ
 أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِرَبِّهِمْ فَسَوْفَ يُحَاسِبُهُ حِسَابًا كَيْفًا
 یعنی اگر آدمی کا نام اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے حساب میں
 نرمی برتی جائے گی۔ تو فرمایا یہ تو صرف نامہ اعمال پیش کرنے کے لئے فرمایا
 کیلئے جو انہیں دیا جائے گا لیکن جس سے لپوچ گپھ شروع ہوگئی تو ہلاک
 ہو جائے گا۔

باب التَّوَكُّبِ طَبَقًا عَنْ طَبَقِ كِتَابِ تَفْسِيرِ

(اے سعید بن النضر! اے شیم از ابوالشتر جعفر بن ایاس! اے مہاجرین عباسی! رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تُو کُنْ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کا مطلب یہ ہے کہ ایک حال سے دوسرے حال میں بدل جاؤ گے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خطاب ہے۔)

سُورَةُ بُرُوجِ كِي تَفْسِير

مجاہد کہتے ہیں اُخْدُوْذِ زَمِيْنِ ميں جو نالی کھودی جائے
فَتَنُوْا بِمَعْنٰی تَکْلِيفِیْسِ دِیْنِ۔

سُورَةُ طَارِقِ كِی تَفْسِیْر

معاذ کہتے ہیں ذَاتِ الرَّجْعِ ابر کی صفت ہے یعنی

۱۰۔ پہلے حاجی کو حساب لیا گیا ۱۲۷۱ھ میں ۱۰۰۰ روپے بھلا بندہ اپنے مالک کے سامنے حساب میں کب بودا اتر سکتا ہے پروردگار ہمارا حساب کیا ہو وہ ہے پہلے اس کو تو یہی ہونا چاہیے کہ وہ اپنے مالک کے سامنے جواب دہ ہو اور اس کے بعد ہی اس کو اپنے مالک کے سامنے جواب دہ ہونا چاہیے۔

يُوجِبُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ
تَتَصَدَّقُ بِالْثَبَاتِ -

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ

۹۰ھ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي
رَبِّي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ الْبَرَاءِ
قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ
أُمِّ مَكْتُومٍ فَبَعَلَا يُقَرِّبَانَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ
عَمَّارُ وَبِلَالٌ وَسَعْدُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فِي عَشْرِينَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا دَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فِرْحَانًا
بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَدَ إِذْ
الصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ قَدْ جَاءَ
فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الرَّحْمَنِ
فِي سُورَةٍ مِثْلِهَا -

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ قَامِصَةٌ
الْتِمَارِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَيْنٌ أُنْثَى
بَلَغَ إِنَاهَا وَحَانَ شَرْبُهَا
حَوِيْمُ إِنْ بَلَغَ إِنَاكَ لَا تُسْمَعُ فِيهَا

بار بار پسنے والا (سمار سے مراد ابرہہ) ذَاتِ الصَّدْعِ
بار بار اگلنے والی (پھوٹنے والا) یہ زمین کی صفت ہے

سُورَةُ سَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ كِي تَفْسِيرُ

(از عبدان از والدش از شعبہ از البراءہ) حضرت براء رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں (مدینے میں) صحابہ کرام میں سے سب سے پہلے حضرت
مصعب بن عمیر اور عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما پہلے
آئے۔ وہ دونوں ہمیں قرآن پڑھاتے رہے پھر عمار بن یاسر، بلال
اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
بیس آدمی اپنے ساتھ لائے ہوئے تشریف لائے، بعد ازاں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم (سب کے آخر میں) تشریف لائے۔ مدینے
والے آپ کی تشریف آوری سے اتنے مسرور تھے کہ اس سے پہلے
زندگی میں خوشی نہ پہنچی تھی کہ میں وہاں کی لڑکیوں اور لڑکوں کو
یہ نعرے لگاتے سنا یہ اللہ کے رسول تشریف لے آئے ہیں صلی اللہ
علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے
ہی میں سُودِ اُغلیٰ اور اس کے برابر کی (چھوٹی چھوٹی) سوتیں پڑھ چکا تھا

سُورَةُ غَاشِيَةِ كِي تَفْسِيرُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عَامِلَةٌ قَامِصَةٌ
نصارائی مراد ہیں۔ مجاہد کہتے ہیں عَيْنٌ اُنْثَى گری کی حد
کو پہنچ گیا۔ اس کے پینے کا وقت آگیا (سُورَةُ رَحْمَنِ
رحیم آن سے بھی یہی مراد ہے یعنی گری کی حد کو پہنچ گیا اُنْثَى

اس کو فرانی نے من کیا تین تطلانی میں آتی عبات زیادہ ہے الطاری العجوز و ما اتا لہ لیلہ فہو طاری النجوم لہا قی قال ابن عباس لعلہ فصل لعلہ علیہا حافظ
الاعلیٰ حافظ یعنی طاری ستارہ او طاری اس کو کہتے ہیں جو رات کو آئے النجوم الثاقب روشن ستارہ ادیان میں اس نے کہا قول فصل یعنی حق بات آگیا، اور
کے میں سے چھری کوئی انہیں ایسا نہیں جس پر پاک نگہبان خدا کی طرف سے مامور نہ ہو ۱۲۰ھ قریب تطلانی میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال قد دفعہ دی قدر
للافسان السعادة والشقاوة وهدای الاقسام لمواہبہا یعنی مجاہد نے کہا قد دفعہ دی کاسنی ہے کہ آدمی کے لئے تو نیک کنی اور بد کنی (تفسیر برصغیر آئندہ)

يَا طَعَامُهُ الْمُطْعِمَةُ الْمَصْدَقَةُ
يَا ثَوَابِي قَالَ الْحَسَنُ يَا قِيَّتُهَا
النَّفْسُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ قَبْضَهَا
أُطِيسَ أَتَيْتُ إِلَى اللَّهِ وَأُطِيسَ
اللَّهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنِ اللَّهِ
وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَمَرَ بِقَبْضِ
رُوحِهَا وَأَدْخَلَهَا اللَّهُ الْجَنَّةَ
وَجَعَلَ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ
وَقَالَ غَيْرُهُ جَابُوا أَقْبُوا مِنْ
جَيْبِ الْقَيْمِ قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ
يَجُوبُ الْفَلَاحَ يَقْطَعُهَا لَنَا
لَسْتُمْ أَجْمَعُ أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ

سُورَةُ لَا أُقْسِمُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَهْدَى الْبَكَدْمَكَةُ
لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيهِ
مِنَ الْإِقْسَامِ وَذَلِكَ أَدَمَ وَمَا وَكَلَدَ
لُبْدًا أَكْبَرًا وَالتَّجْدَيْنِ الْخَيْرُ
وَالشَّرُّ مَسْغَبَةٌ تَجَاعَةٌ مَثْرَبَةٌ
السَّادِطُ فِي الثَّرَابِ يُقَالُ
فَلَا اقْتَحَمَ الْعُقْبَةَ فَلَمْ يَقْطَعْ
الْعُقْبَةَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ قَسَرَ
الْعُقْبَةَ فَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا
الْعُقْبَةُ فَكَرَّرَ رَقَبَتَهُ أَوْ اطْعَامُ

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں نفس مطمئنہ وہ ہے جب
اللہ تعالیٰ اُسے بلانا چاہے (موت آئے) تو اسے اللہ تعالیٰ
کے پاس چین ہو اللہ تعالیٰ کو اس سے چین ہو وہ اللہ
سے خوش رہے اللہ اس سے خوش سمیر اللہ اس کی خوش
قبض کرنے کا حکم دے اور اسے بہشت میں لے جائے ،
اپنے نیک بندوں میں شریک کرے ۔

دیگر مفسرین کہتے ہیں جَابُوا کا معنی چھید کر لینا
یہ جَيْبُ الْقَيْمِ سے نکلا ہے جب اس میں جیب
لگائی جائے۔ اس طرح محاورہ ہے يَجُوبُ الْفَلَاحَ
وہ جنگل میں قطع کر رہا ہے لَنَا عرب کہتے ہیں لَسْتُمْ
یعنی میں اس کے آخر تک پہنچ گیا (یعنی سارا ترکہ کھا
جائے ہو ایک پیسہ نہیں چھوڑتے)

سُورَةُ بَلَدٍ کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں یہذا البلد سے مراد ہے مطلب
یہ ہے کہ خاص تیرے لئے یہ شہر حلال ہو اوروں کو حلال
نہی مانگنا ہے والد سے آدم اور وَمَا وَكَلَدَ سے ان کی
اولاد ہے لُبْدًا بہت سارا التَّجْدَيْنِ دورا سے۔
ایک نیکی کا دوسرا بدی کا مَسْغَبَةٌ مَجْوُک مَثْرَبَةٌ مٹی
میں پڑا رہنا فَلَا اقْتَحَمَ الْعُقْبَةَ دنیا کی مشکل
گھاٹیوں میں داخل نہیں ہوا۔ اس کے بعد عقبہ
(گھاٹی) کا مطلب یوں سمجھایا تمہیں عقبہ کے متعلق
کس نے بتایا کہ کیا ہے؟ عَقْبَةُ تو غلام آزاد کرنے یا
مجھ کے کو کھلانے کو کہتے ہیں۔

فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَطْوُوَهَا مَعًا مِثْلًا
وَلَا يَخَافُ عَقْبُهَا عَقْبِي أَحَدٍ -

کوئی اس سے بدلہ لے سکے گا۔

۳۵۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو

أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُمَعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ

التَّائِقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُبِعَتْ أَشْقَاهَا أُبْعِكَ

رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مُبْتِغٍ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ آيِ

زُمَعَةَ وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ يَعْبُدُ أَحَدُكُمْ

فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهَا يَضْأُجَهَا

مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي مَنَاسِكِهِمْ

مِنَ الْقَرْطَةِ وَقَالَ لِمَنْ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مَبْنً

يَفْعَلْ وَقَالَ أَبُو مُوَيْبَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُمَعَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ آيِ زُمَعَةَ هُوَ

الرَّكْبِيُّ بْنُ الْعَوَّازِ -

سُورَةُ الشَّمْسِ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

مجاہد کہتے ہیں بِطَوْنِهَا اپنے گناہوں کی وجہ
سے وَلَا يَخَافُ عَقْبُهَا اللہ تعالیٰ کو کسی کا ڈر نہیں کہ

رازموسی بن اسماعیل از وہیب از ہشام از والدش (عبداللہ

ابن زمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحہ

کی ناکہ انداز اس شخص کا جس نے اس اذنی کو زخمی کیا تھا۔ خطبے میں

ذکر فرمایا کہ اس قوم کا جو بد بخت اس کام کے لئے آمادہ ہوا وہ زوردار

شریر تھا، مضبوط ایسا تھا جیسے ابوزمعه تھا۔ آپ نے عورتوں کا بھی

ذکر فرمایا کہ تم میں بعض شخص ایسے ہوتے ہیں جو اپنی عورت کو غلام اور

لوٹہ کی طرح مارتے ہیں۔ اسی دن شام کو بیوی سے ہم بستر ہوتے

ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ نصیحت کی کہ گوز

لگانے (پادنے) پر منہ نہ کریں۔ کیا تم اس کام پر ہنستے ہو جو خود بھی

کرتے ہو (ہر شخص گوز لگاتا ہے)

ابومعادیہ نے بحوالہ ہشام از والدش از عبداللہ بن زمرہ

روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس حدیث میں)

یوں فرمایا مِثْلُ آيِ زُمَعَةَ یعنی ابوزمعه کی طرح جو زمین

العوام کا بچا تھا۔

اس کو زانی نے وصل کیا تو قطلان میں یہاں اتنی عبارت نہ ہے وقال مجاہد ضوعها اذا قتلها تتبعها وطمعها دحاها دساها اغواها قال لهمها عتقها الشقاء والسعادة يعني مجاهد نے کہا ضعی سے روشنی مراد ہے اذا قتلها اس کو پیچھے نکلا طمعها چھوٹا یا بچایا دساها گمراہ کر دیا قال لهمها یعنی ان کو ابیدری دونوں کا راستہ اس کو بتلادیا ۱۳۱ھ عید اللہ بن زمرہ کا دادا تھا کفر کی حالت میں مرا ۱۲۱ھ چوتھا چائے یہ بڑی موصی ہے ۱۲۱ھ کیونکہ ابوزمعه مطلب بن اسد کا بیٹا تھا اور زمرہ بن عوف بن ابی اسد کے بیٹے تھے تو ابوزمعه عوام کا بچا اور بھائی تھا زمرہ کا بچا تھا اس روایت کو اسحاق بن راہوی نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۲۱ھ

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا لِحُسْنِي
يَا لِحُلْفٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدَّى
مَاتَ وَتَلَطَّ تَوَهَّجَ وَقَدْ رَأَى
عَبِيدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَطَّ -

شغلہ مارتا ہے۔ عبید بن عمر تَتَلَطَّ پڑھتے ہیں۔

بَاب ۲۶۰ قَوْلُهُ وَالتَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى

۴۹۲ م - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عُقْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفْسٍ مِنْ أَصْحَابِ
عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِ فَسَمِعَ بَنَاءَ ابْنِ الدَّارِ آءِ
فَأَنَّا نَا فَقَالَ أَرَيْكُمْ مَنْ يَقْرَأُ فَقُلْنَا نَعَمْ
قَالَ فَأَمَّا بَعْضُكُمْ أَقْرَأُ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقَالَ
أَقْرَأُ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَالتَّهَارِ
إِذَا تَجَلَّى وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَىٰ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهَا
مِنْ فِي صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَنَا
سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ لَأَعْيَا بُونَ عَلَيْنَا -

بَاب ۲۶۱ قَوْلُهُ وَمَا خَلَقَ

الذِّكْرَ وَالْأُنْثَىٰ -
۴۹۳ م - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

سُورَةُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ كِتَابُ التَّهَارِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وَكَذَّبَ
يَا لِحُسْنِي سے یہ مراد ہے کہ اسے یقین نہیں کہ اللہ کی راہ
میں جو خرچ کرے گا اس کا بدلہ اللہ دے گا۔ مجاہد
کہتے ہیں إِذَا تَرَدَّى جب مرجلے۔ تَلَطَّ جھجکتی ہے

بَاب ۲۶۱ قَوْلُهُ وَالتَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى كِتَابُ التَّهَارِ

(از قبیلہ بن علیہم از سفیان از اعمش از ابراہیم) علقمہ
کہتے ہیں میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں
کے ساتھ ملک شام میں پہنچا۔ حضرت ابوالدرداء صحابی رضی اللہ
عنہ نے ہمارے آنے کی خبر سنی وہ آئے اور کہنے لگے تم میں کوئی قارئی
قرآن بھی ہے؟ ہم نے کہا ہاں ہے۔ انہوں نے کہا اچھا تم سب
میں بڑا قاری کون ہے؟ میرے ساتھیوں نے میری طرف اشارہ
کیا۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا پڑھو۔ میں یہ سورت
پڑھی وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَالتَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَىٰ
حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا آیا تم نے یہ سورت اپنے
استاذ (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی زبان مبارک سے سنی؟
میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا

بَاب ۲۶۲ قَوْلُهُ وَمَا خَلَقَ الذِّكْرَ وَالْأُنْثَىٰ كِتَابُ التَّهَارِ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش) ابراہیم مخنی کہتے ہیں

لے دو در دنیا و ستر و آخرت اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲۱ منہ ۱۰ اس کو زبانی نے وصل کیا ۱۲۱ منہ ۱۰ یا قرآن کے گڑھے میں گر جائے گا ۱۲۱ منہ ۱۰ دوتے
کے ساتھ جیسے ہل میں تھا اس کو سعید بن مسعود نے وصل کیا ۱۲۱ منہ ۱۰ ابن مسعود کی قرأت اس طرح ہے اللہ شہود قرأت یوں ہے وَمَا خَلَقَ الذِّكْرَ وَالْأُنْثَىٰ
۱۲۱ منہ ۱۰ کہتے ہیں یوں پڑھنا چاہیے وَمَا خَلَقَ الذِّكْرَ وَالْأُنْثَىٰ ۱۲۱ منہ ۱۰

حَدَّثَنَا ابْنُ قَاتِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ قَدْ رَأَيْتُ مَا أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ
فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ أَيْكُمْ يَقْرَأُونَ
قِرَاءَةً عَبْدُ اللَّهِ قَالَ كُنَّا قَالَيْنَا فَإِيَّاكُمْ نَحْفَظُ
فَأَشَارُوا إِلَى عِلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ
يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا أَيْغَشَى قَالَ عِلْقَمَةُ وَاللَّيْلُ
وَالْأُنْثَى قَالَ أَشْهَدُ وَأَنَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَكَذَا وَهُوَ كَأَنَّهُ
يُرِيدُ وَفِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ الدَّكْرَ
وَالْأُنْثَى وَاللَّهُ لَا أَتَابِعُهُمْ

بَابُ قَوْلِهِ فَأَمَّا مَنْ

أَعْطَى وَالْأُنْثَى

۳۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
إِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ
فِي جَنَابَةٍ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَ
قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ
النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَتَّخِذُ فَقَالَ
اعْمَلُوا فِكُلُّ مُيَسَّرٍ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى
وَأَتَتْهُ وَمَنْ دَقَّ بِأَلْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْعُسْرَى

کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد (شام کے ملک میں) ابوالدرداء
رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ انہیں تلاش کرتے
ہوئے وہاں پہنچے اور کہا تم لوگوں میں کون آدمی عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ کی تلاوت کے ماتحت قرآن پڑھتا ہے تو انہوں نے علقمہ کی
طرف اشارہ کر کے بتایا، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا
وَاللَّيْلُ إِذَا أَيْغَشَى کی تلاوت کر کے سناؤ تو علقمہ نے پڑھا وَالَّذِي كَرَّمَ
وَالْأُنْثَى (بغیر و ما خلق کے) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس
بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے مگر یہ شامی لوگ چاہتے ہیں کہ میں
یوں پڑھوں وَمَا خَلَقَ الدَّكْرَ وَالْأُنْثَى میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
باب فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَالْأُنْثَى کی تفسیر

(از ابو نعیم از سفیان از اعمش از سعد بن عبیدہ از ابوالدرداء
سلمی) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک جہانے کے ساتھ
بقیع مرقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ
نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے، کسی کا بہشت میں
کسی کا دوزخ میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ حب لکھا ہوا
ہے تو پھر اس پر اعتماد کر لیں (عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا
(نہیں) عمل کرو جو آدمی جس کے لئے پیدا کیا گیا اسے ویسے ہی اعمال
سراجام دینے کی توفیق ہوگی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى
وَأَتَتْهُ وَمَنْ دَقَّ بِأَلْحُسْنَى — لِلْعُسْرَى نک۔

۱۔ کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ آیت سن چکے تھے وَالَّذِي كَرَّمَ وَالْأُنْثَى وہ اس کا خلاف کو کر کے کہتے تھے علما نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود
جہاں لوگ بائیں ہاتھ سے روکتے ہیں ان میں سے یہ قرات بھی ہے ان کو دوسری قرات کی خبر نہیں ہوئی کہیں وَمَا خَلَقَ الدَّكْرَ وَالْأُنْثَى کی جو آخر قرات اور سنا تو صحیح اور سی لئے صحیح
مثالی میں تا کہ کسی کو ۱۲ ہجرت سے اس حدیث کی بحث انشاء اللہ آگے کیا نقد میں آئے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر الہی کا تو حال تو کسی کو معلوم نہیں مگر کیا اعمال
الغیرہ کر لے تو اس کو اس الاقریہ کھانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ٹھکانا بہشت میں رکھا ہے اور اگر یہ اعمال میں مصروف ہے تو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اس کا ٹھکانا جہنم میں بنایا
کے باقی ہو گا تو ہی جو اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے اندہ کو تقدیر کا علم نہ کر کے نہیں دیا گیا وہ اس کو چھوڑ دو تو رہیں بتلا دی گئیں اس لئے جہنم کے فرض نہیں ہیں
میں راہ کو اختیار کر کے نیک اعمال میں کوشش کرے واللہ یفعل ما یشاء وغیرہ ویدہ الام ۱۲

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْجِلُ قَالَ إِنْ أَعْمَلُوا أَفْعَلَ مُبَشِّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنَنِي لَهُ لِلْيُسْرَى إِلَى كَوَلِهِ فَسَنَنِي لَهُ لِلْيُسْرَى الْآيَةَ -

باب ۲۶۰ قولہ وَاَتَّقَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى

۳۵۹۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي حِجَابٍ فِي بَيْتِ الْعُرْقِدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ خُمْرَةٌ فَتَكَسَّ فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِخُمْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْجِلُ عَلَيَّ كِتَابِيَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِثْلًا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِثْلًا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسِّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيُيَسِّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى

کا ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے، کسی کا بہشت میں، کسی کا دوزخ میں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ہم تقدیر پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں عمل کی کیا ضرورت ہے آپ نے فرمایا انہیں عمل کئے جاؤ ہر شخص کی وہی توفیق ملے گی (جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے) بعد ازاں یہ آیت پڑھی وَآتَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنَنِي لَهُ لِلْيُسْرَى — لِلْيُسْرَى تک۔

باب ۲۶۱ وَاَتَّقَى بِالْحُسْنَى کی تفسیر

راشمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از سعد بن عبیدہ از ابو عبد الرحمن شامی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم بقیع میں ایک جنازہ میں شریک تھے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ بیٹھ گئے۔ ہم سب آپ کے گرد بیٹھ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ سر جھکا کر چھڑی سے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم میں سے ہر شخص ہر جان کا جو دنیا میں پیدا کیا گیا ہے، ایک ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے، بہشت میں یا دوزخ میں اور یہ بھی لکھ لیا گیا ہے کہ وہ نیک بخت ہو گا یا بد بخت، یہ سن کر ایک شخص بولا۔ یا رسول اللہ! پھر ہم اپنی قسمت کے لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں اور نیک اعمال چھوڑ کیوں نہ دیں کیونکہ جو نیک بخت لکھا گیا ہے، وہ ضرور نیک نیتوں میں شریک ہو گا اور جو بد بخت لکھا گیا ہے وہ بد بختیوں میں رہے گا (محنت اٹھانے سے کیا فائدہ) آپ نے فرمایا انہیں اعمال کئے جاؤ، جو لوگ نیک بخت لکھے گئے ہیں انہیں نیک اعمال کرنے کی توفیق ملے گی اور جو لوگ بد بخت لکھے گئے ہیں وہ بد بختی والے (بد اعمال کریں گے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى آخر سورت تک۔

وَأَنفَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ

باب ۲۶۰۸ قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُكَ

لِلْعُسْرَىٰ

۹۹-۳۵ **حَدَّثَنَا** إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّكْبِيِّ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ

فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَمُكُّ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ

مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ

اللَّهِ أَفَلَا تُبَشِّرُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَامُ الْعَمَلِ قَالَ

اعْمَلُوا فَعَلَّ مُبَشِّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَا مَرُكَاكُ

مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُبَشِّرُ لِعَمَلِهِ السَّعَادَةَ

وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُبَشِّرُ لِعَمَلِهِ

أَهْلَ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ مَا مَنَ أَعْطَى وَأَنفَى

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۖ

سُورَةُ الصَّحِّحِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَكَالِيلٌ إِذَا سَجَّ

اسْتَوَى وَقَالَ غَيْرُهُ أَظْلَمَ وَ

سَكَنَ عَالِيًا فَاعْنَى ذَا عِيَالٍ

باب ۲۶۰۹ قَوْلِهِ مَا دَعَاكَ

رَبُّكَ وَمَا قُلِيَ

۱۰۰-۳۶ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

باب فَسَنُيَسِّرُكَ لِلْعُسْرَىٰ كِي تَفْسِير

(اِذَا اَدَامَ اَزْ شَعْبِ اَزْ اَعْمَشِ اَزْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ اَزْ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِي)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک

جنارے میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے ایک چیز لے کر اس سے

زمین کریدنا شروع کیا۔ پھر فرمایا دیکھو تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا

لکھ لیا گیا ہے خواہ بہشت میں خواہ دوزخ میں۔ لوگوں نے عرض

کیا یا رسول اللہ پھر اپنے (قسمت کے) لکھے پر ہم صبر کر کے کیوں بیٹھ

رہیں، نیک عمل کرنا چھوڑ کیوں نہ دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں نیک

عمل کئے جاؤ۔ جو لوگ نیک بخت لکھے گئے ہیں انہیں نیکوں کے

اعمال کرنے کی توفیق میسر ہوگی اور جو بد بخت لکھے گئے ہیں انہیں

بدکاروں کے سنے اعمال کرنے کی توفیق ہوگی۔ بعد ازاں آپ نے

یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَانْفَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ

آخر آیت تک۔

سُورَةُ الصَّحِّحِ كِي تَفْسِير

(مجاہد کہتے ہیں اِذَا اَسْبَغَ یعنی جب برابر ہو جائے

دیگر مفسرین کہتے ہیں جب تارک ہو جائے یا تم جائے

عَالِيًا عِيَالٍ دار محتاج۔

باب مَا دَعَاكَ رَبُّكَ وَمَا قُلِيَ

کی تفسیر

(از احمد بن یونس از زہیر از اسود بن قیس) جنس بن

زُهَيْرٌ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُوْدُبْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سَفْيَانَ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَا رَجُوَ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانًا قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرْ قَرِيبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالطُّعَى وَالْيَلِيلُ إِذَا سَجَّ مَا وَدَّ عَكَ رَبُّكَ وَمَا قُلِي -

باب ۲۶۱ - قَوْلُهُ مَا وَدَّ عَكَ رَبُّكَ وَمَا قُلِي يُقْرَأُ لِلْغَايَةِ الْخَفِيفِ بِمَعْنَى وَاحِدٍ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ -

رضی اللہ عنہا کہتے ہیں اللہ نے تجھے چھوڑ نہیں دیا وہ تیرا دشمن نہیں بننا۔

۴۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ سُوْدُبْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ الْبَجَلِيِّ قَالَتْ ابْرَأْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ مَا أَرَى مَا حَبَكَ إِلَّا أَبْطَاكَ فَتَرَكْتُ مَا وَدَّكَ رَبُّكَ وَمَا قُلِي -

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ وَذَرَكْنِي

سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کچھ ناساز ہوئی آپ دو تین راتوں تک (تہجد کے لئے) نہیں اٹھ سکے۔ ایک عورت آنی کہنے لگی محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا خیال ہے تیرے شیطان نے تجھے چھوڑ دیا، دو تین راتوں سے تیرے پاس نہیں آیا۔ چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَالطُّعَى وَالْيَلِيلُ إِذَا سَجَّ مَا وَدَّ عَكَ رَبُّكَ وَمَا قُلِي۔

باب مَا وَدَّ عَكَ رَبُّكَ وَمَا قُلِي کی تفسیر وَدَّ عَكَ تشدید دال کے ساتھ پڑھا گیا (مشہور قرار ہے) یہی ہے، بعض حضرات نے تخفیف دال سے بھی پڑھا ہے یعنی وَدَّ عَكَ دونوں کا ایک معنی ہے یعنی اللہ نے تجھے چھوڑ نہیں دیا (اس کی تفسیر میں) ابن عباس

(ابن محمد بن ابی ہریرہ از محمد بن جعفر عن رقیل عن جندب بن الجلی عن ابی سہیبہ عن ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کہ آپ کے دوست (جبریل علیہ السلام) نے آپ کے پاس آنے میں تاخیر کر رہے ہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی مَا وَدَّكَ رَبُّكَ وَمَا قُلِي۔

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں وَذَرَكْنِي سے وہ باتیں مراد ہیں جو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتہ مراد رکھا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لایا کرتے تھے یعنی حضرت جبریل علیہ السلام کو ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ کو جس میں ۱۲۸ منہ کی حقیقت یہ ہے کہ وہ خبیث عادت طرد شیطان کی تھی۔ عبد الرزاق

الْحَبَاهِیْیَةِ اَنْقَضَ اَنْقَضَ مَعَ الْعُسْرِ
یُسْرًا اَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ اِیْ مَعَ
ذٰلِكَ الْعُسْرِ یُسْرًا اٰخَرَ لِقَوْلِهِ
هَلْ تَرَوْهُمْ بِنَارٍ رَّآءَ الْاَحْدَى
الْمُحْسِنِیْنَ وَلَنْ یَغْلِبَ عَنْهُمْ
یُسْرَیْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبَ
فِی مَا جَئْتَكَ اِلَى رَدِّكَ وَیَذْكُرُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَقْرَأْ لَكَ
مَدْرَكَ تَقْرَأَ اللَّهُ مَدْرَكَ لِّلْاِسْلَامِ
ہے اَلَمْ تَقْرَأْ لَكَ مَدْرَكَ سے مواہ یہ ہے کہ ہم نے تیرا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا۔

سُورَةُ وَالتِّينِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ هُوَ التِّينِ وَالزَّيْتُونِ
الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسُ يُقَالُ فَمَا
يُكَدِّبُكَ فَمَا الَّذِي يُكَدِّبُكَ
بِأَنَّ النَّاسَ يَدُفَعُونَ بِأَعْمَالِهِمْ
كَأَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى
تَكْدِيبِكَ بِالشَّوَابِ وَالْعِقَابِ
۴۶۰۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عِدَادِي
قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے زبانِ جاہلیت میں صادر ہوئیں۔
(ترکیہ دلی وغیرہ) اَنْقَضَ بخاری کیا۔ بوجھل بنایا۔ مَعَ الْعُسْرِ
یُسْرًا کی تفسیر میں ابن عیینہ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے
کہ ایک مصیبت کے ساتھ دو نعمتیں ملتی ہیں جیسے اس آیت
(هَلْ تَرَوْهُمْ بِنَارٍ رَّآءَ الْاَحْدَى الْمُحْسِنِیْنَ) میں مسلمانوں
کے لئے دنیاکیاں مراد ہیں (نیر) حدیث میں ہے (ایک مصیبت
دو نعمتوں پر غالب نہیں آ سکتی)۔

مجاہد کہتے ہیں فَانْصَبَ یعنی اپنے پروردگار سے مراد
مانگنے میں محنت اٹھانے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول
ہے اَلَمْ تَقْرَأْ لَكَ مَدْرَكَ سے مواہ یہ ہے کہ ہم نے تیرا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا۔

سُورَةُ وَالتِّينِ کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں تین سے انجیر مراد ہے۔ زیتون یہ وہی
بھیل ہے جسے لوگ کھانے میں استعمال کرتے ہیں۔ فَمَا
يُكَدِّبُكَ بَعْدُ بِالتِّينِ یعنی کیا وجہ ہے کہ تو اس بات
کو بھٹلانے کی قیامت کے دن لوگوں کو اپنے اعمال کا بدلہ
ملے گا۔ گویا یوں کہا کہ کون یہ کر سکتا ہے کہ تو عذاب و ثواب
کو بھٹلانے لگے (جزا و سزا کے انکار کی کئے جرأت ہے؟)
(از حجاج بن منہال از شعبہ از عدی) حضرت براہین
عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک سفر میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشا کی ایک رکعت میں سُورَةُ وَالتِّينِ
وَالزَّيْتُونِ پڑھی۔

۱۔ اس کو فریانی نے مولیٰ کیا ۳۷۱۔ اس کو سید بن منصور اور علی بن ابی نعیم نے ابن حنبلہ سے مروی ہے اور ابی داؤد نے ابی یوسف سے ۱۲۷۔
۲۔ اس کو ابی مبارک نے زہبی سے روایت کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تو فرض نماز پڑھ چکے تو اپنے مالک سے دعا کر کہ ۱۲۔ منسہ
۳۔ اس کو ابی مرویہ نے واصل کیا ۱۲۷۔

فِي آخِذِي الرَّكْعَتَيْنِ بِالْيَمِينِ وَالرَّيْثُونَ
تَقْوِيَوْمًا تَخْلُقُ -

سُورَةُ اِفْرَاقِ بِاسْمِ رَبِّكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَكَانَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
يَحْيَى بْنِ عَمِيْنٍ عَنْ اَحْمَسَ قَالَ
اَتَمَّ فِي الْمُصَنَّفِ فِي اَوَّلِ اَهْلَامِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَبْعَدُ
بَيْنَ السُّوَرَتَيْنِ حَقًّا وَقَالَ
مُجَاهِدٌ تَأْدِيَةً عَشِيْرَتَهُ
الرَّبَّانِيَّةَ الْمَلَكِيَّةَ وَقَالَ
مَعْمَرُ الرُّجْبِيُّ الْمَرْجُوعُ لَنَسْفَعُ
قَالَ لَنَا حَدَّثَنَا وَلَنَسْفَعُ بِاللُّوْنِ
وَهِيَ اُخْفِيفَةُ سَفَعْتُ بِبَيْتِ اَخِي

بَاب ۲۶۱ فَلَیْدٌ عُنَادِيَّةٌ

۳۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ ابْنِ رِزْمَةَ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُو مَالِكٍ سَلَمُوِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو

سُورَةُ عَلَقِ كِي تَفْسِيرِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا
قتیبہ کہتے ہیں حماد نے بحوالہ یحییٰ بن عقیل از حسن بصری
روایت کیا کہ انہوں نے کہا قرآن پاک میں سورۃ فاتحہ
سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو پھر ہر دو سورتوں کے
کے درمیان ایک لکیر لگا دو (جن سے معلوم ہو کہ نئی
سورت شروع ہو رہی ہے)

مجاہد کہتے ہیں تادیہ سے مراد کنبہ والے۔
الربانیۃ دوزخ کے فرشتے۔ سمر کہتے ہیں رجبی
لوٹ جانے کا مقام لَنَسْفَعُ البیت ہم ضرور کپڑے
اس میں لون خفیفہ ہے یہ سَفَعْتُ بیکار سے نکلا
ہے۔ یعنی میں نے اس کا ماتہ کپڑا۔

بَاب فَلَیْدٌ عُنَادِيَّةٌ كِي تَفْسِيرِ

(از یحییٰ از لیث از عقیل از ابن شہاب)

دوسری سند (از سعید بن موان از محمد بن عبد العزیز بن
ابی رزمہ از ابو صالح سلمو یہ از عبد اللہ از یونس بن یزید از ابن
شہاب از عروہ بن زبیر بنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا آغاز اس طرح ہوا

لے میں ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ لکھنا ضرور نہیں یہ قول عمرو قاری کا ہے لیکن دوسرے سب لوگوں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ہر سورت کے شروع میں
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی مصحف میں ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ لکھوائی سوائے سورۃ براءۃ کے شروع کے
بعضوں نے کہا من بھری کا مطلب یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ سے پہلے تو صرف بسم اللہ لکھیں پھر دوسری سورتوں کے شروع میں بسم اللہ بھی لکھیں اور ایک لکیر بھی کریں
ایام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب سورۃ اقرائیں یہ بیان کیا گیا کہ اپنے رب کے نام سے پڑھو ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری
نہیں ہے مگر شروع میں ایک ہی بار بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے ۱۲ من لہ اس کو فرمایا نے وصل کیا ۱۲ من

عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ
عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَالِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بَدَأَ
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ
فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ
فَلَقِ الصُّبْحُ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهَا الْخَلَاءُ فَكَانَ يُلْحِقُ
بِقَارِحَاءِ فَتَكْتُمُ فِيهِ وَالْعَمَلُ الثَّعْبُ اللَّيَالِ
ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَوَدَّ
لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَوَدَّ بِمِثْلِهَا
حَتَّى تَجْعَلَ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ
فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَآخَذَنِي فَفَطَنِي حَتَّى
بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ
مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَآخَذَنِي فَفَطَنِي الثَّانِيَةَ
حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ
مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَآخَذَنِي فَفَطَنِي الثَّلَاثَةَ
حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ
وَرَبُّكَ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الْآيَاتِ إِلَى
قَوْلِهِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجِعَ بِهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجُّبٌ بِكَلَامِهِ
حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ رَمَلُونِي فَمَلُونِي
فَوَمَلُونَهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرُّؤْيُ قَالَ لَخَدِيجَةَ
أَيَّ خَدِيجَةَ مَا لِي حَشِدْتُ عَلَى نَفْسِي فَأَخْبَرَهَا
أَخْبَرَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا

پہلے رویائے صادقہ یعنی سچے خواب آنے لگے آپ جو کچھ خواب میں دیکھتے وہ
صبح کی روشنی کی طرح (بیداری میں) ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ کو غلوت اچھی
معلوم ہونے لگی۔ آپ غارِ حراء میں (تہا) جا کر تہمت کیا کرتے۔
عروہ کہتے ہیں تہمت سے مراد عبادت ہے۔ وہاں کئی کئی راتیں
آپ رہ جلتے گھر میں نہ آتے۔ توشہ اپنے ساتھ لے جاتے پھر لوٹ کوئی
رضی اللہ عنہا کے پاس آتے اتنا ہی توشہ اور لے جلتے۔ آپ ہی کیفیت
میں تھے کہ اچانک غارِ حراء میں آپ پر وحی اتری۔ حضرت جبرئیل
علیہ السلام آئے کہنے لگے پڑھیے! آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں
ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام
نے یہ سن کر مجھے خوب زور سے دبا یا۔ پھر مجھے چھوڑ دیا کہنے لگے
پڑھیے! میں نے کہا نہیں میں پڑھا ہوا نہیں (کیسے پڑھوں؟)
جبرئیل علیہ السلام نے دوبارہ زور سے دبوچا۔ پھر چھوڑ دیا کہنے
لگے پڑھیے! میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں۔ انہوں نے تیسری بار
خوب زور سے بھیجا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے اقرا یا سحر
رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ
الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ
يَعْلَمْ۔

یہ آیات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف
لائے آپ کے کندھے اور گردن کا گوشت بھڑک رہا تھا حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے فرمایا مجھے کپڑا اور ہاد مجھے
کپڑا اور ہاد۔ جب ذرا طبیعت سنبھلی تو آپ حضرت خدیجہ
رضی اللہ عنہا سے کہنے لگے۔ خدیجہ! مجھے اپنی جان کا خطرہ
محسوس ہوتا ہے۔ آپ نے سارا واقعہ سنایا، حضرت خدیجہ
رضی اللہ عنہا نے کہا۔ آپ خوف نہ کیجئے آپ کے کوئی نقصان نہیں
ہیچنے گا بلکہ آپ خوش ہو جائیے میں خدا کی قسم کھاتی ہوں اللہ

أَبَشِرْ قَوْلَ اللَّهِ لَا يُغْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ
لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ
الْكُلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرَأُ الْمُنْفَعُ
وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنْطَلَقْتُ بِرَحْمَةِ
حَقِّي أَنْتَ بِهِ وَرَقَّةُ بْنُ كَوْفَلٍ وَهُوَ ابْنُ
عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً
تَنْصَرَفًا لِحَاظِهَا وَلِيَّةً وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ
الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْفًا كَبِيرًا
قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ
مِنْ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَّةُ يَا ابْنَ أَخِي مَا
ذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَبْرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَّةُ هَذَا النَّامُوسُ
الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى مُوسَى لِيَتَنَبَّأَ فِيهَا جَدُّ عَمِّ
لِيَتَنَبَّأَ أَكُونَ حَيًّا ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تُخْبِرُنِي هُوَ قَالَتْ
وَرَقَّةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِهَا حَتَّى يَهْجُرَ
إِلَّا أَوْ ذِي وَإِنْ يَدْرِكُنِي يَوْمَكَ حَسْبِيَ
أَنْصُرُكَ كَصُرَّامُورًا أَنْتُمْ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَّةُ
أَنْ تُؤْتِي وَفَاتَرَ الْوَحْيَ فَأَمْرٌ حَقٌّ حَرِّسْتُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ قَالَ

آپ کو شرمندہ نہیں کرے گا۔ خدا کی قسم آپ تو رشتہ داروں سے
اچھا سلوک کرتے ہیں، ہمیشہ سچ بولتے ہیں، دوسرے کا بوجھ
اپنے ذمہ کر لیتے ہیں، جو چیز کسی کے پاس نہ ہو وہ اسے دلالتے
ہیں۔ مہمان کی ضیافت کرتے ہیں۔ معاملات اور مقدمات میں حق
کی پاس داری کرتے ہیں۔

بعد ازاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے ساتھ لے کر
ورقہ بن نوفل کے پاس پہنچیں جو خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی
تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھنا خوب
جانتے تھے انجیل بھی ماشاء اللہ عربی میں لکھتے تھے۔ بوڑھے ضعیف
ہو کر نابینا ہو گئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا چچا ریا
چچا زاد بھائی، ذرا آپ اپنے بھتیجے کا حال تو سنئے۔ ورقہ نے کہا کیوں
بھتیجے تمہیں کیا دکھائی دیتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا
ماجرا بیان کیا۔ ورقہ سن کر کہنے لگے خوب ایہ تو وہی فرشتہ ہے جو نبی
علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا کاش میں
اس وقت تک زندہ رہتا۔

اس کے بعد ورقہ نے ایک بات کہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دریافت فرمایا کیا میری قوم مجھے نکال دیگی ورقہ نے کہا بیشک میں
کسی نے بھی دعوائے نبوت کیا لوگوں نے اسے اسی طرح ستایا۔ اچھا اگر
میں اس وقت تک زندہ رہ گیا تو تمہاری پلیدی مدد کروں گا۔ اس کے بعد
دونوں بعد ورقہ انتقال کر گئے اور وحی آنا بھی موقوف ہو گئی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا رنج ہوا (کہ وحی کیوں موقوف ہو گئی)

محمد بن شہاب کہتے ہیں مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا کہ حضرت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے خبر لی کہ وہ خدیجہ اور ورقہ کے باپ نوفل دونوں اس کے بیٹے اور بھائی بھائی تھے ۱۲ منہ عہد وہ بات یہ بھی کہ آپ کی قوم آپ کو اور آپ کے صحابہ کو
اللہ تعالیٰ کریمت ایذا نہیں دے گی حتیٰ کہ آپ کو وطن چھوڑنے پر مجبور نہ کرے گی ۱۲ عبد الرزاق

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَقُولُ الْمَظْلَعُ هُوَ الظَّلُوعُ وَالْمَظْلَعُ
هُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِي يُطْلَعُ مِنْهُ إِنَّا
أَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِتَابِيَّةٌ عَنِ الْقُرْآنِ
أَنْزَلْنَاهُ مَعْرُومٍ الْجَمِيعِ وَالْمَنْزُولُ
هُوَ اللَّهُ وَالْعَرَبُ تَوَكَّدَ فِعْلٌ
الْوَاحِدِ فَجَعَلَهُ بِفِعْلِ الْجَمِيعِ
يَكُونُ أَثْبَتٌ وَأَوْجَدٌ۔

سُورَةُ لَمْ يَكُنْ لِلَّذِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُنْفَكِّينَ زَاوِلَيْنِ قِيَمَةُ الْقَائِمَةِ
دَيْنُ الْقِيَمَةِ أَضَافُ الدِّينَ إِلَى
السُّوَرَةِ۔

۴۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ
عَنْدَرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبِي بَنْ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ
أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمِعَنِي
قَالَ نَعَمْ فَبَيَّنِي

۴۶۰۹۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ
حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ

سُورَةُ الْقَدْرِ كِتَابِيَّةٌ

شَرَعَ اللَّهُ كِتَابِيَّةً نَامٌ سَمِيحٌ مَهْرٌ سَمِيحٌ نَهَايَتُ رَحْمَةٍ وَاللَّهُ
مُطْلَعٌ بِفَتْحٍ لَامٌ طُلُوعُ كَيْ مَعْنَى فِيهِ أَوْ مُطْلَعٌ بِكَسْرٍ لَامٌ
وَهُوَ مَقَامٌ فِي جِهَانٍ سَمِيحٌ لَكُنْتُ فِي إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ
مِثْلُ فِي صَمِيحٍ قُرْآنٍ كَيْ طَرَفٍ رَاحٍ سَمِيحٌ (عَظَمْتَ شَانَ كَيْلُ
أَضَارَ قَبِيلَ لَكَ كَيْلُ) أَنْزَلْنَاهُ صَمِيحٌ جَمِيعٌ مُتَكَلِّمٌ فِي حَالَانِ
حَالَانِ نَازِلٌ كَرْنِ وَاللَّهُ وَاحِدٌ سَمِيحٌ لَعْنَةُ اللَّهِ تَعَالَى لَكَرْبِي
زَبَانٍ مِثْلُ وَاحِدٍ كَوْنِ تَاكِيدٍ أَهْلُ ثَابِتٍ كَلَمَةٍ فِي صَمِيحٍ جَمِيعٍ
مِثْلُ (لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ) بِأَشَدِّ مَا بَدَلْتُ أَقْبَالَ كَيْلُ

سُورَةُ لَمْ يَكُنْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا كِتَابِيَّةٌ

شَرَعَ اللَّهُ كِتَابِيَّةً نَامٌ سَمِيحٌ مَهْرٌ سَمِيحٌ نَهَايَتُ رَحْمَةٍ وَاللَّهُ
مُنْفَكِّينَ مَحْمُودٌ فِي قِيَمَةِ قَائِمٍ أَوْ مُضْبُوطٌ حَالَانِ
مَذْكُورٌ مَكْرَمٌ مَوْثِقٌ مِثْلُ قِيَمَةِ كَيْ طَرَفٍ مَضَافٍ كَيْ
(دَيْنٌ مَعْنَى مِلَّتٌ أَيْ جَمْعٌ مَوْثِقٌ)

(از محمد بن بشار از عند راز شعبه از قتاده) حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی
سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھے لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ
کی سورت پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
کیا اللہ جل شانہ ہم کو اللہ نے میرا نام لے کر فرمایا؟ آپ نے فرمایا ہاں!
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو دئے۔

(از حسان بن حسان از ہمام از قتاده) حضرت انس رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے

ملہ غرض کے ایسے کہاں ہیں ایک ناجیز ہند کہاں وہ شہنشاہ مالک رضی اللہ عنہ نے کہا تو اس غلطی و نوازش کا شکریہ مجھے کیسے ہو سکے گا۔

الرَّحْمَنُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أَيْيَ اللَّهِ سَمَّيْتَنِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّيْتَكَ لِي فَبَعَلَ أَيْيَ كَيْفِي قَالَ قَتَادَةُ فَأَنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

۴۶۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُنَادِي قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ بَنِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبُذَيْبِ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَكَ الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَمَّيْتَنِي لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں۔ اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا یہ سن کر حضرت ابی ذر نے لگے قتادہ کہتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھ کر سنائی۔

(از احمد بن ابی داؤد ابو جعفر منادی از روح از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں۔ اُبی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرا نام آپ سے لیا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا اللہ رب العالمین کے سامنے میرا ذکر ہوا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ سن کر وہ رو پڑے۔

إِذَا زُلْزِلَتْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ ۲۶۱۶ قَوْلُهُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ
أَوْحَى لَهَا وَأَوْحَى إِلَيْهَا وَوَحَّى لَهَا وَوَحَّى إِلَيْهَا وَاحِدٌ

۴۶۱۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّخْمَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا الْفَحْلُ لِلنَّاسِ لِرَجُلٍ آجُرٌ وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَ عَلَى رَجُلٍ وَرْدٌ

سُورَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ ۲۶۱۶ قَوْلُهُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ
عَمَلُهُ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

أَوْحَى لَهَا، وَأَوْحَى إِلَيْهَا، وَوَحَّى لَهَا وَوَحَّى إِلَيْهَا جَارِوِلْ كَايَكْ هِي مَسْنِي هِي

(از اسماعیل بن عبد اللہ از مالک از زید بن اسلم از ابو صالح سلمان) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے رکھنے میں تین پہلو ہیں کسی کے لئے باعثِ ثواب ہے کسی کے لئے معاف اور کسی کے لئے باعثِ عذاب۔ (۱) باعثِ ثواب اس کے لئے ہے جو نبیت

مَا مَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَإِطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي
طِيلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ
حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا فَاسْتَلَّتْ
كُمْرًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ إِخَارُهَا وَأَرْوَاحُهَا
حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِمَهْرٍ فَشَرِبَتْ
مِنْهُ وَلَمْ يُبْرِدْ أَنْ يَشْقَى بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ
وَهِيَ لِيَذِلَّ الرَّجُلُ أَجْرًا وَرَجُلٌ رَّبَطَهَا تَغْنِيًا
وَتَعْمُقًا وَلَمْ يُبَيِّنْ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَظَهَرُوا
فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فَخَرَّ أَوْ رِجَاءً
وَنَوَاحٍ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَزُرُّهُ وَسُئِلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَبِيرِ قَالَ مَا
أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى فِيهِمَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْفَاتِيَّةُ
الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ
وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

جہاد گھوڑا پالے، اس کی رسی لمبی رکھے، وہ کسی چراگاہ یا باغ میں
خوب چرے۔ وہ اس رسی کی لمبائی کے مطابق اس باغ یا چراگاہ
میں جہاں تک چرے، گھوڑے والے کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی
اگر کہیں گھوڑا رسی توڑ کر دو چار جگہ کود کر نکل جائے اور اس کی چریت
اور قدم پر اجر ملتا ہے حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے نشان (جو زمین پر
پڑیں)، جتنی لید وہ کرے سب مالک کے لئے نیکیاں شمار ہوں گی۔
اسی طرح اگر بلا قصد و اجازت مالک گھوڑے نے کسی ندی (وغیرہ) پر
جا کر پانی پی لیا جب بھی مالک کو اجر و ثواب ملے گا۔ غرض ایسے شخص
کے لئے تو گھوڑا باندھنا نہ ثواب ہی ثواب ہے۔

دوسرا وہ شخص جس نے اپنی ضرورت رفع کرنے کی غرض سے اور
کسی کے سوال سے محفوظ رہنے کے لئے گھوڑا پالا اور اللہ کا جو حق گھوڑے
کی گردن اور پشت میں ہے اسے ادا کیا تو ایسے شخص کے لئے گھوڑے کی
پرورش باعث پردہ پوشی بن جاتی ہے (نہ ثواب ہے نہ عذاب)

مگر وہ شخص جو گھوڑا فخر اور برائی جتانے، لوگوں کو دکھانے اور
مسلمانوں کو ستانے کے لئے باندھے تو اس کے لئے گھوڑا رکھنا باعث عذاب

پھر کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہوں کے بکے میں کیا حکم ہے (کیا وہ بھی گھوڑوں کی طرح ہیں) آپ
نے فرمایا: گھوڑوں کے متعلق کوئی خاص حکم مجھ پر نازل نہیں ہوا مگر تنہا یہ آیت ہر چیز کو شامل ہے فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

بَاب ۲۶۱۲ قَوْلُهُ وَمَنْ يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

بَاب ۲۶۱۲ قَوْلُهُ وَمَنْ يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

(ازیحی بن سلیمان از ابن وہب از مالک از زید بن اسلم از ابو
صالح سمان) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھے پالنے کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے

۴۶۱۲۔ حَلَّ شَايَحَى بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ
ابْنِ أَسْلَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

لے کہ ان کا حق یہ ہے کہ اگر وہ تجارتی ہوں تو ان کی زکوٰۃ دے پشت کا حق یہ ہے کہ کھکھے ماندے مسافر مانگنے والے کو سواری کے لئے دے ۱۲ منہ ۱۳ تو گدھے بھی اگر کوئی نیک کام
کے لئے پالے گا اس کو ثواب ملے گا اگر بد نیتی یا مسلمانوں کی غرابی یا فخر یا تکبر کے لئے گدھے رکھے گا تو عذاب ہوگا۔ یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

فرمایا اس سلسلے میں سوائے اس تنہا جامع آیت کے اور کوئی حکم نازل نہیں ہوا یہ ہر چیز کو شامل ہے فَمَنْ يَعْمَلْ آيَةً۔

سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَبْرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ آيَةُ الْجَامِعَةِ الْفَادَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ كِ تَفْسِير

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد کہتے ہیں کَتَوَدَّ کا معنی نا شکر! فَاتَّوَدَّ مِیہ
نَعْمًا یعنی صبح کے وقت دھول اڑاتے ہیں، گرد
اٹھاتے ہیں لِحَبِّ الْحَبْرِ یعنی مال کی محبت کی وجہ
سے لَشَدِيدٌ بخیل ہے بخیل کو شدید کہتے ہیں حُصِّلَ
حید کیا جائے (یا جمع کیا جائے)

سُورَةُ الْقَارِعَةِ كِ تَفْسِير

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
کَمَا لَقَرَأِشَ الْمُبْتَوُونَ (قیامت کے دن) اَدْمَى مُدْبِلُو
کی طرح ایک دوسرے پر گرتے ہوں گے کَا لَعْنَتِہِمْ اُولٰہِ
طرح رنگ برنگ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
نے یوں پڑھا ہے کَا لَصُوفِ الْمُنْفُوشِ یعنی دھنی
ہوئی اون کی طرح اڑتے پھریں گے۔

سُورَةُ تَكْوِيْنِ كِ تَفْسِير

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ تَكْوِيْنِ کا تفسیر

سُورَةُ الْعَدِيَّتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكُتُودُ الْكُفُورُ
يُقَالُ فَاتَّوَدَّ بِهِ نَفْعًا رَفْعُ
بِهِ عِبَارًا لِحَبِّ الْغَيْرِ مِنْ أَجْلِ
حَبِّ الْغَيْرِ لَشَدِيدٌ لَبَغِيْلٌ وَ
يُقَالُ لِلْبَغِيْلِ شَدِيدٌ حُصِّلَ لَبَغِيْلٌ

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
كَمَا لَقَرَأِشَ الْمُبْتَوُونَ كَعَوَاءِ
الْحَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا
كَذَلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ
فِي بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَالْوَانِ
الْعِهْنِ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَالصُّوفِ

سُورَةُ الْهٰكِمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْهٰكِمُ الْهٰكِمُ

الْمُؤَالِ وَالْأَوْلَادِ-

مال اور آل کی کثرت مراد ہے۔

سُورَةُ وَالْعَصْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ يَحْيَىٰ الدَّهْرُ أَفْضَلُ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحُطَمَةِ اسْمُ النَّارِ مِثْلُ سَقَرٍ
وَلَقَطٍ-

سُورَةُ الْمُرْكَفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَالَ مُجَاهِدٌ أَبَا بَيْلٍ مُّتَتَابِعَةٌ
مُجْتَمِعَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ
مِنْ سَبْعِينَ هَي سَنَكٍ وَكَلٍّ-
سنگ و کل (گنکر۔ کنکر)

لَا يَلَا فِي قُرَيْشٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَلَا فِي الْقُرَيْشِ
فَلَا يَنْشَقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَ
الصَّيْفِ وَأَمَنَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ

سُورَةُ الْعَصْرِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
یعنی کہتے ہیں عصر سے زمانہ مراد ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی۔

سُورَةُ الْهُمَزَةِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
حُطَمَ دوزخ کا ایک نام ہے جیسے سَقَر اور لَقَطِ
(دوزخ کا نام ہے)

سُورَةُ قِيلٍ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد کہتے ہیں ابابیل یعنی بے دیہے آنے والے اکٹھے ہونے والے
(غول کے غول، جھنڈ کے جھنڈ) ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں مون سبچیل (یہ فارسی معرب ہے) یعنی

سُورَةُ اِيلَافٍ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد کہتے ہیں لَا يَلَا فِي قُرَيْشٍ کا مطلب یہ ہے کہ
قریش کے لوگوں کا دل سفر میں لگا دیا تھا۔ سردی و گرمی
کسی بھی موسم میں ان پر سفر کرنا مشکل معلوم نہ ہوتا تھا اور انہیں

لہ اس کو قریشی نے وصل کیا بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زاد ہے الم تر الم تعلیم یعنی الم تر کا معنی یہ ہے کیا تجھ کو معلوم نہیں کیونکہ مجاہد قیل کے واقعے کے سال میں
آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی ۱۲ منہ

فِي حَرَمِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ
يَنْعَقِقُ عَلَى قَرْنَيْشٍ -
نعمت کے سبب انہی -

أَرَأَيْتَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدُكُمْ يَدُكُمْ
عَنْ حَقِّهِ يَقَالُ هُوَ مَزْدَعَعْتُ
يَدُ عَوْنٍ يَدُ فَعَوْنٍ سَاهُونَ
لَهُ هُونَ وَالْمَاءُ عَوْنُ الْمَعْرُوفِ
كُلُّهُ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ لَنَا عَوْنُ
الْمَاءِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَعْلَاهَا
الرَّكَاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ وَأَدْنَاهَا
عَارِيَةُ الْمَتَاعِ -

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَأْنُكَ
عَدُوْلَكَ -

۴۶۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا
شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
لَمَّا عَجَزَ بِالْحَبَشَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
السَّمَاءِ قَالَ أَنَسٌ عَلَى نَهْرٍ حَفَّتَا قَبَابُ
الْمَوْتُ لَوْ مَجُوفٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِئِيلُ

حرم میں جگہ دیے کرشمہوں سے بے خوف و بے فکر کر دیا۔ اور
ابن عیینہ لایلف کے معنی یہ لکھتے ہیں کہ اہل قریش پر میری

سُورَةُ الرَّاٰیٰتِ كِی تَفْسِیْر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
مجاہد کہتے ہیں یَدُكُمْ کا معنی دفع کرتا ہے یعنی یتیم کو اس
کے حقوق سے بھی باہر نکال دیتا ہے۔ کہتے ہیں یہ دَعَوْتُ
سے نکلا ہے اسی سے ہے یَدُ عَوْنٍ (سورہ طہ میں) حج
یعنی جس دن دوزخ کی طرف ہٹائے جائیں گے (دھکیلے
جائیں گے) سَاهُونَ بھولنے والے، غافل، مَا عَوْنُ
کا معنی مرویت اور رواداری کے کام۔ بعض عرب کہتے ہیں
ماعون کا معنی پانی۔ عکرمہ کہتے ہیں اس کا اعلیٰ درجہ کَوْنُ
دینا ہے اور ادنیٰ درجہ اپنا سامان عاریتہ دینا۔

سُورَةُ الْكَوْثَرِ كِی تَفْسِیْر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
ابن عباس کہتے ہیں شَأْنُكَ تیرا دشمن (عاص بن
واہل یا ابو جہل یا عقبہ)

(از آدم از شیباں از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج میں بیان فرمایا
میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر غول دار موتیوں
کے خیمے لگے ہوئے تھے میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا
یہ نہر کیسی ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے (جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو

عطا فرمائی ہے)

(از خالد بن زید کا بن انداسرائیل از اسحاق) ابو عبیدہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اِنَّمَا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ کے متعلق تو آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی ہے اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتی (کے خیمے اور گنبد بنے ہوئے) ہیں وہاں تاروں کی گنتی کے برابر (یعنی بے شمار) چمکدار کوزے (آبخورے) برتن رکھے ہیں۔

یہی حدیث زکریا ابوالاحوص اور مطرف نے بحوالہ ابواسحق روایت کی ہے۔

(از یعقوب بن ابراہیم از ہشیم از ابوہشیر از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کوثر سے مطلق خیر و برکت مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہے۔

ابوہشیر کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے جو ہمیشہ میں ہے۔ سعید نے کہا ہمیشہ کی وہ نہر بھی منجملہ برکات ایزدی کے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی۔

سُورَةُ الْكَافِرُونَ کی تفسیر

شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
لَكُمْ دِينُكُمْ يَعْنِي تَمَيُّنُ كَفَرٍ مَّارَكٌ هُوَ اَوْ مَجْهَاسِلَامٌ
دِينُی نہیں کہا۔ کیونکہ اس سورت کی جملہ آیات توہنی
ہیں (آخر میں نون ہے) یا اے متکلم گمراہی گئی جیسے

قَالَ هَذَا الْكُوْثَرُ

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي اسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّمَا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ قَالَتْ نَهْرٌ مُّطَهَّرٌ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِطٌ كَانَ عَلَيْهِ دُرٌّ مُّجَوِّفٌ اِنْبِيَّتُهُ كَعِدِدِ النُّجُومِ وَادَاكَ زَكْرِيَّا وَابْنُ الْاَوْحَاصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ اَبِي اسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْكُوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي اَعْطَاهُ اللَّهُ اِيَّاهُ قَالَ أَبُو بَشِيرٍ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَتْ نَأْسًا يَزْعُمُونَ اَنَّهُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ التَّهْمَةُ الَّتِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّتِي اَعْطَاهُ اللَّهُ اِيَّاهُ۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَقَالُ لَكُمْ دِينُكُمْ اَلْكَفَرُ وَ لِي دِينِ الْاِسْلَامُ وَاَلَمْ يُقَلْ دِينُي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا اَلٰهَ الْاَلْبَتَّانِ فَخَيَّرْتَهُ الْاِيَّاهُ

اے صبح مسلم بن خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقول ہے آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جس کے دینے کا اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا اس پر بڑی بھلائی ہے جب صحیح حدیث سے کوثر کی یہ تفسیر ثابت ہو تو اسی کو لینا چاہیے اور دوسری تفسیریں جو لوگوں نے معنی اپنی رائے اور خیال سے کیں ان کی طرف کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے ۱۳ منہ

كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَهُوْهُ هَٰذِهِنَّ
وَلِشَفِيفٍ وَقَالَ غَيْرُكَ لَا أَعْبُدُ
مَا تَعْبُدُونَ الْاُنَّ وَلَا اُجِيفُكُمْ
فِيمَا بَقِيَ مِنْ عَهْدِي وَلَا اُنْتُمْ
عَابِدُونَ مَا اَعْبُدُ وَهُمْ الَّذِيْنَ
قَالَ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ
مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا
وَكَفْرًا۔

سُورَةُ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۶-۴۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الزَّيْنَبِ قَالَ
حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَسِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الْفَتْحِ
عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ زَيْنَبٍ قَالَتْ مَا صَلَّيْتُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ اَنْ تَنَزَّلَتْ عَلَيْهِ
اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ اِلَّا يَقُولُ فِيْهَا
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي۔

۴۶-۴۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اِبْنِ شَيْبَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنِصُّوْرٍ عَنْ اَبِي الْفَتْحِ عَنْ
مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ زَيْنَبٍ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَ
مِنْ بَعْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

یہ ہندوین اور کیشفین میں (یا اگرا دی گئی) دیکھ کر
کہتے ہیں لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ کا معنی یہ ہے کہ
میں اس وقت بھی اس کی پوجا نہیں کرتا جس کی تم
پوجا کرتے ہو ورنہ ساری عمر اسے پوجوں گا، نہ تم اس
(خدا) کی پرستش کرنے والے ہو جس کی میں کرتا ہوں۔ یہ
خطاب ان کفار کے حق میں ہے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ
فرمایا وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكَفْرًا (ایسے لوگ ہلاکت پانے والے نہیں)

سُورَةُ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ (نصر کی تفسیر)

شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

(از حسن بن ربیع از ابوالاحوص از اعمش از ابوالفتحی از مسروق)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب سورہ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں یوں کہا کرتے تھے سُبْحَانَكَ
اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي (تو پاک ہے اے ہمارے
پروردگار تیرے ہی لئے جملہ حمد و ستائش ہے، اے میرے اللہ میری
معفرت فرما)

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابوالفتحی از مسروق)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کثرت کے ساتھ رکوع اور سجود میں سبحانک اللہم ربنا وبحمدک
اللہم اغفر لی (تو پاک ہے اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے حمد و ستائش
ہے۔ اے اللہ میری معفرت فرما) کہا کرتے تھے اور قرآن میں جو حکم

آج کے دن کے سوا اور دن کے بعض نعوں میں یہ لفظ نہ تھا اور فرمایا کہ یہ نہیں ہے۔ وہی حکم مسلم ہوتا ہے کہ نہ فرماؤ کہ اور نہیں ہوا۔ اس سے اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے
ایسی چیز صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ اللہ کی تسبیح اور استغفار کہہ کر یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کی تعمیل کی کہ ہر نماز میں تسبیح اور استغفار لازم کر لیا۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا قَوْلَ الْقُرْآنِ -

باب ۲۶۱۸ قَوْلُ اللَّهِ وَرَأَيْتَ

النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا -

۴۶۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ جُبَيْرِ

ابْنِ أَبِي قَابِيسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ لَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالُوا اقْتُمِ الْمَكَّةَ لِنِ

وَالْقُصُورِ قَالَ مَا تَقُولُ يَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ

أَجَلٌ أَوْ مِثْلُ مُرَبِّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ نَعَيْتُ لَهُ نَفْسَهُ -

باب ۲۶۱۹ قَوْلُهُ فَسَبِّحْ

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّكَ

كَانَ كَتَابًا تَوَابًا عَلَى الْعِبَادِ

وَالْتَوَابُ مِنَ النَّاسِ الثَّانِي

مِنَ الذَّنْبِ

۴۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ

ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَخْلُقُ

مَعَ أَشْيَاخٍ بَدْرَفَكَاتٍ بَعْضُهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ

فَقَالَ لِمَ تَدْخُلُ هَذَا مَعَنَا وَلَكِنَّا أَبْنَاءُ

مِثْلُهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلَيْهِمْ

فَلَا عَادَاتٍ يَوْمَ قَدْ دَخَلَهُ مَعَهُمْ فَتَادَرَيْتُ

أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيرِيَهُمْ قَالَ مَا

دِيَا لِيَا تَهَادَفِجْ بِحَمْدِكَ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ) اس کی تعمیل کرتے۔

باب وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ

اللَّهِ أَفْوَاجًا کی تفسیر۔

از عبد اللہ بن ابی شیبہ از عبد الرحمن از سفیان از حبیب بن

ابی ثابت از سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روای

ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ

میں فتح کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا شہر اور مسکنوں کا فتح

کرنا مراد ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا ابن

عباسؓ! تو کیا کہتا ہے؟ تو کہا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات مراد ہے یا ایک مثال ہے گویا آپ کو وفات کی خبر دی گئی۔

باب فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ

إِنَّكَ كَانَ كَتَابًا تَوَابًا کی تفسیر۔

تو اب کا معنی بندوں کی توبہ قبول کرنے والا۔

آدمیوں میں تواب اسے کہتے ہیں جو گناہوں سے

توبہ کرے۔

از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از ابوشمر از سعید بن جبیر حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مجھے

بدر کے صحابہ کرام کے ساتھ شریک محفل کر لیتے جواب بوڑھے ہو چکے تھے،

بعض لوگوں کو یہ ناگوار گزارا کہنے لگے آپ انہیں ہمارے ساتھ کیوں

بلا لیتے ہیں؟ ہمارے بھی توبے ان کے برابر موجود ہیں۔ انہوں نے کہا

آپ اس کی وجہ جانتے ہیں؟ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے بوڑھے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ مجھے بھی ان کے ساتھ بلایا۔ میں

سمجھتا ہوں انہوں نے اس روز مجھے محض اسی لئے بلایا کہ میرا علم و فضل

تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَمْرَنَا مُخَدُّ اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُكَ إِذَا أَنْصَرْنَا وَفْتَحَ عَلَيْنَا وَاسْكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِي أَكْذَابُ تَقُولُ يَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَذَلِكَ عَلَامَةٌ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ -

جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھ چکے ہیں وہ لوگوں کو بھی دکھائیں۔ عرض جب ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا آپ حضرات إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ سے کیا مراد لیتے ہیں؟ بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سورت میں یہ حکم دیا ہے کہ جب ہماری مدد کی جائے، ہمیں فتح حاصل ہو تو ہم اس کی تعریف کریں اس سے مغفرت طلب کریں اور بعض حضرات خاموش رہے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد مجھ سے کہا ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں، اس میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کر دیا کہ آپ کے وصال کا وقت آپ پہنچا ہے اللہ کی مدد آگئی، مگر فتح ہو گیا۔ یہی آپ کے وصال کی علامت ہے۔

اب آپ اللہ کی حمد کریں اس سے بخشش طلب کریں وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی یہی ہوتا سمجھتا ہوں جو تم سمجھتے ہو۔

سُورَةُ تَبَّتْ يَدَاكَ تَفْسِيرُ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
تباب کا معنی تباہی، نقصان۔ تبتیب تباہ کرنا، ہلاک کرنا

(از یوسف بن موسیٰ از ابو اسامہ از اعمش از عمرو بن مرہ از سعید

ابن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت اتری وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمْ السُّخْلَمِيْنَ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دیکے سے) باہر نکلے، کوہ مصفا پر چڑھ گئے۔ وہاں آواز دی لوگو! تھو شیار

تَبَّتْ يَدَاكَ أَلَى لَهَبٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
تَبَابٌ خُسْرَانٌ تَبَّتْ يَدَاكَ

۴۶۱۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوَيْسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ

جلہ دوسری روایت میں ہے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا اب تم مجھ کو کلامت کرتے ہو اگر میں نے ابن عباسؓ کو تباہ کر دیا ہے تو تباہ کر دو اور تمہارے ساتھ آیا یا نہیں ہے نیکار کا بدلہ فضل کا علم قابلِ تعظیم میں گو عمرؓ کم ہوں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ علم کے بڑے تدریون تھے اور ہر ایک بادشاہ یا خلیفہ کو علم کی قدر دانی اور عالموں کی تعظیم و تکریم ضرور ہے انہوں نے انہیں جو تباہ ہوئے اور غیر قوموں کے دست نکر ہو گئے وہ جہالت اور کم علمی ہی کی وجہ سے اور اس قدر تباہی پیاب بھی سلمان یا شاہ علم کا کھنٹا تو نہیں ہوتے بلکہ جاہلین اور یہ قوفوں کو اپنا مصاحب بناتے ہیں اور عالم کی کھجیت سے گھیر لیتے ہیں لاجول و لا قوۃ الا باللہ ۱۱ ہجرت ۱۱ھ ابن عباسؓ نے یہ آیت وَرَهْطَكَ مِنْهُمْ السُّخْلَمِيْنَ بھی دیکھی ہے لیکن مجھ سے اس آیت تو نہیں پڑھا اس لئے مصحف عثمانی میں نہیں لکھی تھی شاید اس کی تلاوت غصوت پر ہوئی ۱۱ ہجرت

مِنْهُمْ الْمُخْلِصَيْنِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَبَعَدَ الصَّفَا فَمَتَفَ بِأَصْبَحَاهُ فَقَالُوا مَنْ هَذَا أَفَاجَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفِّهِمْ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي قَالَ لَوْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا فَقَالَ إِنْ نَذِيرُ لَكُمْ بَيْنِي وَعَدَابِ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبَّ أَلكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا أُنْتُمْ قَامَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَايَ أَيْ لَهَبٍ وَتَبَّتْ وَقَدْ تَبَّ لَهَذَا أَقْرَاهَا إِلَّا عَمَشُ يَوْمَئِذٍ -

بَاب ۲۲۲ قَوْلِهِ وَتَبَّتْ مَا أَخْطَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ

۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَتَادَى أَصْبَحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصِيبُكُمْ أَوْ مُمَسِّبُكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي نَذِيرُ لَكُمْ بَيْنِي وَعَدَابِ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ آلِ لِهَذَا أَجَمَعْتَنَا تَبَّ أَلكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَّتْ يَدَايَ لَهَبٍ إِلَى آخِرِهَا -

ہو جاؤ۔ ان کے والے کہنے لگے یہ کون ہے؟ چنانچہ سب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر) جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا بتاؤ تو یہی اگر میں ہیں یہ خبر دوں کہ دشمن کے سوا اس پہاڑ سے تمہاری طرف آ رہے ہیں تو تم یقین کرو گے؟ انہوں نے کہا (بے شک) کیونکہ ہم نے آج تک آپ کو جھوٹ بولتے نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا (میری بات سنو) میں تمہیں (موت کے بعد) آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں یہ سن کر البولہب (خبیث) کہنے لگا (معاذ اللہ) آپ ہلاک ہوں، آپ نے ہمیں اس طرح جمع کیا تھا؟ آخر آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی تَبَّتْ يَدَايَ لَهَبٍ وَتَبَّتْ - اعمش نے جس دن یہ حدیث روایت کی اس دن وَقَدْ تَبَّتْ پڑھا۔

بَاب وَتَبَّتْ مَا أَخْطَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ تفسیر

(از محمد بن سلام از ابوساویہ از اعمش از عمرو بن مخره از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطحا (مکہ کے پتھر پر میدان) کی طرف تشریف لے گئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ آپ نے آواز دی۔ لوگو! ہوشیار ہو جاؤ! یہ سن کر قریش کے لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ بتاؤ کہ اگر میں تم سے کہوں کہ دشمن صبح کو یا شام کو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو تم میری بات حق سمجھو گے؟ انہوں نے کہا بے شک۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں آنے والے سخت ترین عذاب سے ڈراتا ہوں یہ سن کر البولہب بول اٹھا (معاذ اللہ) آپ ہلاک ہوں کیا ہمیں یہی بات بتانے کے لئے جمع کیا تھا؟ وقت اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ تَبَّتْ يَدَايَ لَهَبٍ وَتَبَّتْ آخر سورت تک۔

لہ اگر قرآن میں لفظ قد نہیں ہے اعمش کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو خبر دی تھی وہ پوری ہوئی ۱۲ منہ عہ یہ دیکھتے ہی کہ آپ کا لقب سکر طور پر صادق قرار دیا گیا تھا اور اس میں بدترین دشمنوں کو بھی خدا شیعہ نہ تھا۔ عباد الزنا

باب ۲۶۲۱ قَوْلُهُ سَيُفْلِحُ تَارًا

ذَاتَ لَهَبٍ -

۴۶۲۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرُو بْنِ

مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبَّ لَكَ أَلْهَدُ أَجْمَعَتْنَا فَازَ

تَبَّتْ يَدَاكَ لَهَبٍ -

باب ۲۶۲۲ قَوْلُهُ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ قَالَ مُجَاهِدٌ

حَمَّالَةُ الْحَطَبِ تَمْشِي بِالْمِيمَةِ

فِي عِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ

يُقَالُ مِّنْ مَّسَدٍ لِّفِي الْمَقْلِ وَ

هِيَ السَّلْسِلَةُ الْكُفَى فِي النَّارِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَقَالُ لَا يَتَوَّنُ أَحَدٌ أَوْ وَاحِدٌ

(بلکہ دال کو ساکن پڑھنا چاہیے، أَحَدٌ کا معنی ہے ایک -

۴۶۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنْدَادِ

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي

باب سَيُفْلِحُ تَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

کی تفسیر

از عمر بن حفص از والدش از اعمش از عمرو بن مرہ از سعید بن

جمیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ابو لہب کہنے لگا آپ

ہلاک ہوں آپ نے کیا ہمیں اسی بات کے لئے جمع کیا؟ اس وقت یہ

سورت نازل ہوئی تَبَّتْ يَدَاكَ لَهَبٍ وَتَبَّ -

باب وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کی تفسیر

مجاہد کہتے ہیں حَمَّالَةُ الْحَطَبِ یعنی چغندر عورت

فِي عِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ کہتے ہیں مسد سے

مراد مقل درخت کی پھال کی رسی ہے بعض حضرات

کہتے ہیں دوزخ کی رسی مراد ہے۔

سُورَةُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ أَحَدٌ پر تنوین نہ پڑھنی چاہیے

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمی نے میری تکذیب کی یہ اس کا

نامناسب عمل ہے۔ اس نے مجھے گالیاں دیں یہ بھی اسے

یہ روایت کو فراموش نہ کرنا چاہیے کہ جو اس کلمہ میں گھسے کر کے ہر طرف نکالیں گے کہتے ہیں یہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی دشمن تھی مودود قناد کہتا ہے کہ یہ کلمہ کی چند لیاں کھاتی لوگوں میں لڑائی کھلائی آخر اس کا انجام یہ ہوا کہ کئی لوگوں کا گھٹا سر پر لگایا جا رہا تھا جسے یہی حکم کہ ایک پتھر پر بیٹھ کر فرشتے نے آن کر دے تھی جس سے گھٹا نہ ہٹتا تھا اور وہ اس کی گردن میں پڑی تھی یہ مجھ سے ذرا سے کہنی تم بہت دم گھٹ کر رکھی خیر الدنیا والآخرۃ ۱۲ منہ

مناسب نہ تھا۔ تکذیب یعنی جھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں سے دوبارہ پیدا نہیں کروں گا حالانکہ دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اور گالی دینا یہ ہے کہ (معاذ اللہ) کہتا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے حالانکہ میں تو اکیلا ہوں بے نیاز، نہ میں نے کسی کو جنا نہ مجھے کسی نے جنا نہ کوئی میرا ہمسر ہی ہے۔

باب اللہ القمء کی تفسیر۔

عرب لوگ سردار اور شریف کو صمد کہتے ہیں۔ ابو دائل شفیق بن مسلم کہتے ہیں۔ صمد کا معنی سب سے بڑا سردار، انتہائی درجے کا۔

(از اسحاق بن منصور از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ خداوند عالم فرماتا ہے انسان نے مجھے جھٹلایا جو اس کے لئے ہرگز مناسب نہ تھا۔ اس نے مجھے گالی دی یہ بھی اس کے لئے نازیبا تھا۔ جھٹلانا تو یہ ہے کہتا ہے میں اسے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ نہ کر سکوں گا جیسے شروع میں میں نے اسے پیدا کیا تھا۔ گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے حالانکہ میں بے نیاز بادشاہ ہوں نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ مجھے کسی نے جنا میرا تو کوئی ہمسر ہی نہیں۔ کفو، کفی اور کفا وہم معنی ہیں۔

سورہ فلق کی تفسیر

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا مجاہد کہتے ہیں غاسق سے مراد رات ہے اِذَا وَقَبَ جب سورج ڈوب جائے۔ فرق اور فلق ہم معنی ہیں،

ابن آدم مَوْلَايَ كُنْ لَهُ ذَاكَ وَهَتَمَنِي وَكُنْ لَهُ ذَاكَ فَاَمَّا تَكُنْ يَبَهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كِتَابًا بَدَا فِي وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ يَا هُوْنَ عَلَى مِنْ اِعَادَتِهِ وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اَتَمَخَّنَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِيْ كُفُوًا

باب ۴۲۳ قولہ اللہ القمء

وَالْعَرَبُ تُسَمِّي اَشْرَافَهَا الْقَمْدَ

وَقَالَ ابُو دَاوُدَ هُوَ السَّيِّدُ لَدُنْ

اَنْتَهٰى سُوْرَةُ ۷۸

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ

قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

عَنْ هَمَّادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي

ابْنُ اَدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَاكَ فَاَمَّا تَكُنْ يَبَهُ اِيَّايَ

فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كِتَابًا بَدَا لَنْ

وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ اَتَمَخَّنَ اللّٰهُ وَلَدًا

وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِيْ كُفُوًا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَقَالَ مَجَاهِدٌ غَاسِقُ اللَّيْلِ

اِذَا وَقَبَ غُرُوْبُ الشَّمْسِ

هُوَ آتِيَنُ مِنْ فَرَقِ الصُّبْحِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ يَهَابَاتِ صَبِي
الصُّبْحِ وَقَبَّ إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ
شَيْءٍ وَأَظْلَمَ-

۴۶۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَامِرٍ وَعَبْدُكَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ بَنِي كَعْبٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ
فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کیا جاتا ہے ہوا آتینے میں فرق صبح و فلق صبح کے پہلے پہلے
پیدا ہونے یا پو پھٹنے سے زیادہ روشن ہے۔ عرب لوگ اس وقت
کہتے ہیں جب کوئی چیز کسی چیز میں بالکل داخل ہو جائے اور اندھیرا ہو جائے
(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عامر و عبدک و زید بن حبیش کہتے
ہیں میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نمودین (سورہ فلق و ناس)
کے متعلق دریافت کیا (آیا یہ دونوں سورتیں قرآن میں شامل ہیں یا نہیں)
انہوں نے جواب دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا
تھا آپ نے فرمایا تھا۔ جبریل کی معرفت مجھے حکم ہوا یوں کہ (قُلْ أَعُوذُ
بِوَيْتِ الْقُلُقُوتِ كُلِّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) ہم بھی وہی کہتے ہیں جو آنحضرت

سُورَةُ قُلْعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (النَّاسِ) کی تفسیر

شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وسواس
کا مطلب یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے مس
کرتا ہے اگر اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو بھاگ جاتا ہے ورنہ
شیطان کا ہاتھ بچے کے دل پر جم کر رہ جاتا ہے۔

از علی بن عبد اللہ از سفیان از عبدہ بن ابی لہبہ و عامر از زید بن
حبیش کہتے ہیں میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ (ابو المنذر
دے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) آپ کے بھائی (زید بھائی)

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَيَذْكُرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَوْ سَأَلْتُمْ
إِذَا أُولَدَ خَلَسَهُ الشَّيْطَانُ قَالُوا
ذَكَرَ اللَّهُ ذَهَبَ وَلَا ذَمُّ يُذْكَرُ
اللَّهُ تَبَّتْ عَلَيْهِ -

۴۶۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُكَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
لُبَابَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۔ ایک حدیث ہے کہ فاسق سے چاند مراد ہے ۱۲۔ ع۔ عبارت یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں کو قرآن میں داخل نہیں سمجھتے تھے بلکہ کوئی مصنف میں لکھتا تو جمیل طالع وہ کہتے یہ دونوں
سورتیں صرف اس لئے آئیں کہ لوگ بطور توجہ کے پڑھا کریں اور ان لوگوں نے کہا کہ اللہ نے ان سورتوں سے یہ نہایت صبح نہیں ہے انہوں نے غلطی کی لیکن جو صحابہ اور تابعین سب کا یہ قول ہے کہ ان سورتیں
قرآن میں داخل ہیں اور اس پر اجماع ہو گیا اور کتب صحیحہ میں بھی مذکور ہے کہ اللہ نے ان سورتوں میں اللہ علیہ وسلم نے ان کو مصنف میں نہیں لکھوایا اس لئے مصنف
میں لکھنا ورنہ خودی دے نہ شرح مہربان میں کہا کہ رسول اللہ نے اس پر اجماع کیا کہ مودعین اور سورہ فاتحہ و ان میں داخل ہیں ورنہ کوئی قرآن کے کسی جزو کا انکار کرے وہ کافر ہے اور حافظ
نے اس پر اجماع کیا ۱۳۔ ع۔ اس کو طبرانی نے وصل کیا یا سادہ وضعیف ۱۴۔ ع۔ احقر کا خیال ہے کہ کعب از حیرا ای سے نکلا ہے کعب قبیہ قریب قریب آواز دیتا ہے قبیہ قبیہ کہتے تھے
ہے کعب بھی وہی نام آواز ہے وہی چیز میں بالکل کھپ جائے (من ہو جائے داخل ہو جائے) عبد الزناق ع۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے کوئی بات کہنا یا نہ کہنا
اور تنقوی کے خلاف سمجھا اس لئے من و من آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان سورتوں کو قرآن میں داخل ہے اس بات کا جواب میں کہ یہ سورتیں اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ
لکھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابی نے اس کی بحث کو خارج کر دیا اور ان کے سمجھا اور میں جواب دیکر اس میں اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانتا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسا ایسا کہتے ہیں (کہ معوذتین پھر ان میں شامل نہیں) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا آپ نے فرمایا تھا۔ مجھے (بذریعہ جبریل) حکم دیا گیا کہ ایسا کہہ۔ میں نے کہا تو ہم وہی کہتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عاصم عن زید قال سألت أبا عبد الله قلت يا أبا المنذر إن أخاك بن مسعود يقول كذا وكذا فقال أبي سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي قل فقلت ففهموا نقول كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کتاب ابواب فضائل القرآن

کتاب ابواب فضائل القرآن

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے بہت رحم والا
باب نزول وحی کیسے ہوا اور پہلے کونسی سورت نازل ہوئی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں المہین (سورہ مائدہ میں) کا معنی امین ہے۔ گویا قرآن کتب سابقہ کا اساتذہ اور رہنمایان ہے۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از شیبان از یحییٰ از ابوسلمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد بعثت دس سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں نزول قرآن ہوتا رہا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از معمر از والدش) ابو عثمان کہتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ام سلمہ جو جو تھیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور گفتگو کرتے رہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
باب ۲۶۲۲ کيف نزل الوحي
وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الْمُهْمِينُ الْأَوَّلُ الْقُرْآنُ أَمِينٌ
عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ

۲۶۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَا كُنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكَّةَ عَشْرَ سَنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَيَأْمُرُنِي بِهَذَا
۲۶۲۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أُنْذِرْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۱۷ اس کتاب میں امام نے اصل کیا ۱۲ صفحہ دوسری روایتوں میں مدینہ میں تیرہویں رہنا منقول ہے شاید یہاں نے اس لطافت میں کمر چڑھایا ہے۔ یعنیوں نے کہا آپ کی عمر ساڑھے بیس کی ہوئی چالیس بیس کی عمر میں پیچھڑے دس بیس مکہ میں نبوت کے بعد بچے اور دس برس ہجرت کے بعد مدینہ میں بچے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَسْلَكَةَ مِنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دُخَانٌ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا حَسِبْتُ إِلَّا آيَاتِهِ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ بِخَبَرِ جُبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ رَبِّي فَقُلْتُ لِرَبِّي عُثْمَانُ مِمَّنْ سَمِعْتُ هَذَا أَقَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ -

۴۶۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَلْفِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَقَرُ وَاقْتَمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ وَارْجُوا أَن أَكُونَ أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۴۶۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَلْفِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَقَرُ وَاقْتَمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ وَارْجُوا أَن أَكُونَ أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا۔ یہ کون ہیں؟ یا اسی قسم کا کوئی جملہ فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا وہ صحابہ ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں جلنے کے لئے) کھڑے ہوئے میں یہی سمجھتی رہی کہ وہ وحیہ تھے یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا آپ نے جو باتیں اس شخص سے کہیں وہ جبریل علیہ السلام کی طرف منسوب کیں۔ معتبر کہتے ہیں میرے والد سلیمان نے کہا میں نے ابو عثمان سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سنی؟ انہوں نے کہا اسامہ بن زید۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیس از سعید بن ابی ہریرہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے پیغمبر گزرتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو معجزات دئے گئے اور لوگ ان پر ایمان لائے مجھے جو بڑا معجزہ اللہ تعالیٰ نے دیا وہ قرآن ہے جسے وحی کے ذریعے میرے پاس بھیجا (اس کا اثرا قیامت تک باقی رہے گی مجھے امید ہے کہ روز حشر سب سے زیادہ میرے ہی پیروکار ہوں گے

(از عمرو بن محمد از یعقوب بن ابی اسیم از والدش از صلح کربلا) از ابن شہاب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے پہلے درپے وحی بھیجا شروع کی۔ وصال کے قریب تو مہمت وحی اتری اس کے

لہذا جب ایک خوبصورت صحابی تھے جب حضرت جبریلؑ آوی کی صوفت میں آئے تو آپ کی صوفت میں آئے ۱۲ منہ لے لیتی خطبہ میں یہ بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام میں جس قسم کے معجزے کی خدمت تھی الیا معجزہ بھیجے علیہ السلام کو دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں علم سحر کرامت رواج تھا ان کو اس معجزہ کا کہ جسے جادو گر مان گئے دم بخورہ گئے حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں طب کا رواج تھا ان کو ایسے معجزے دیئے کہ کسی طبیب سے بھی ایسے علاج ممکن نہیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فصاحت بلاغت خوشامدی انشا و نفاذ کا ایسا عجیبہ تھا تو آپ کو قرآن شریف ایسا فصیح و بلیغ کلام عنایت فرمایا کہ سارے زمانہ کے فصیح اور عظیم لوگ اس کا کوئی مان گئے ادایا یک جہلی ہی سہی صوفت بھی قرآن کی طرح نہ بنا سکے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے پیغمبروں کے معجزے تو ان لوگوں نے دیکھے تھے انہوں ہی نے دیکھے وہ ایمان لائے مگر وہ انہوں پر ان کا اثر نہیں رہا تو ان باب انکے بزرگوں کی تعلیم سے کچھ لوگ ان کے طریق پر قائم رہیں مگر ایسے زمانہ میں وہ ان مجرور کو کیا فائدہ سنیا وہ خیال نہیں کرتے اور میرا معجزہ قرآن ہمیشہ باقی ہے وہ زمانہ اور ہر وقت میں مانہ چلا اور جتنا اس میں توفیق تھے جادو لطف زیادہ ہوتا تھا لہذا اس حکایت اور فائدہ لانا تھا وہی حقیقت تک لوگ نکالتے رہیں گے اس لحاظ سے میرے پیرو لوگ ہمیشہ قائم رہیں گے

بعد آپ کا وصال ہو گیا۔

تَابَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَاتِهِ
حَقٌّ تَوْفَاكَ أَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَسْطَى ثُمَّ تَوَفَّى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ -

۴۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ
جُنْدُبًا يَقُولُ أَهْبَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ
فَقَالَتْ يَا هَؤُلَاءِ مَا أُرَى شَيْطَانُكَ إِلَّا قَدْ
تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا سَجَى
مَا وَدَّكَ رَبُّكَ وَمَا قَالَى -

بَاب ۲۶۲ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ
قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ قُرْآنًا بِلِسَانِ
عَرَبِيٍّ مُبِينٍ -

۴۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْزِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَبُو بَرٍّ مَالِكُ
قَالَ فَأَمْرَ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ قَابِثٍ وَسَعِيدِ بْنِ
الْعَامِرِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ التَّيْبِيِّ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ مَنْ تَلَسَّخُوا فِي الْمَضْجَعِ
وَقَالَ لَهُمْ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ
قَابِثٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ فَاتَّكِبُوا
بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا -

(ابو لثیم از سفیان از اسود بن قیس) حضرت جندب رضی اللہ
عنه کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک رات یا دو
راتیں (تہجد کے لئے) نہ اٹھ سکے تو ایک عورت آپ کے پاس آئی اور
کہنے لگی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سمجھتی ہوں آپ کے شیطان نے
آپ کو چھوڑ دیا (آپ سے خفا ہو گیا) چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے
یہ سورت نازل کی وَالضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا سَجَى مَا وَدَّكَ رَبُّكَ وَمَا قَالَى -

بَاب ۲۶۲ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ
قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ قُرْآنًا بِلِسَانِ
عَرَبِيٍّ مُبِينٍ -

(ابو الیمان از شعیب از زہری) حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنه کہتے ہیں کہ خلیفہ المسلمین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت
سعید بن العاص، عبد اللہ بن زبیر اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام
کو یہ حکم دیا کہ قرآن کی آیات مصحفوں میں لکھوائیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ
عنه نے یہ بھی کہا کہ اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابت میں (جو مدینے کے
رہنے والے تھے) عربی محاورے کا اختلاف ہو تو قریش کا محاورہ لکھو
اس لئے کہ قرآن انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے
ایسے ہی کیا۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ابتدائی زمانہ نبوت میں تو سورہ اقصا اگر کہیں ایک مدت تک دی موقوف ہو گئی تھی اس کے بعد بچے دیکھ اترتی رہی پھر جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف
لائے تو آپ کی عمر کے آخری حصے میں بہت قرآن اترا اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کو فتوحات ہوئیں ان کا شمار بڑھ گیا معاملات اور مقدمات بکثرت رجوع ہونے لگے تو قرآن بھی
اترا پھر مدینہ دہلی کی کثرت کے بدلے میں آپ کی وفات ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ ۱۱ھ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس باب میں لائے سے یہ عزم ہے کہ کبھی قرآن اترنے
میں دیر بھی ہو کر آتی تھی کبھی برابر روز اترا کرتا تھا ۱۲ منہ ۱۱ھ بچے نکلے ہیں یہاں دیکھ کر فرماتا ہے ہاں عطف بچے نکلے ہیں عطف بچہ نکلے ہیں یہ حدیث مختصر
ہے پوری حدیث آئندہ باب میں آئے گی اس سے دوا عطف کا مطلب معلوم ہو جائے گا ۱۲ منہ

۴۶۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ
أَخْبَرَنِي مَقْوَانُ بْنُ مَيْعَةَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلى
كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَيْتَا كَانَتِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَجْحَرَانَةٍ وَعَلَيْهِ
ثَوْبٌ قَدْ أَطْلَ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِكَ
إِذْ جَاءَكَ رَجُلٌ مُتَقَرِّبٌ بِطَبِيبٍ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي
جَبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَعُ بِطِيبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَكَ الْوَحْيُ
فَأَشَارَ عُمَرُو إِلَى يَعْلى أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلى
فَادْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا هُوَ مُحَمَّرُ الْوَجْهِ
يَنْظُرُ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ
الْأَعْرَابِيِّ لَيْتَا لَيْتَنِي عَنِ الْعُمَرَاءِ أَيْضًا قَالَ لَيْسَ لَكَ رَجُلٌ
فَجِئْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَمَّا الْطَبِيبُ الَّذِي بِكَ فَاعْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَأَمَّا الْجَبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عَمْرِيكَ
كَمَا أَصْنَعُ فِي سَحْمِكَ -

بَابُ جَمْعِ الْقُرْآنِ

باب قرآن جمع کرنے کا بیان

لے جزاء ایک مقام ہے مشہور کہ کے قریب طائف کے رہتے میں ۱۲ منہ ۱۳ منہ اگر علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس باب سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اگلے باب سے متعلق ہے اور شاید
کاتب نے غلطی سے اس باب میں شریک کر دی ہے چونکہ اس باب میں یہ حدیث اس لئے لکھائی کہ حدیث بھی قرآن کی طرح وحی ہے اور وہ بھی قریش کے محافل سے پواتری ہے یہ حدیث
کتاب میں گزری ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں متفرق الگ الگ صحیفوں و رقوں، پڑیوں پر لکھا ہوا تھا مگر سارا قرآن ایک جگہ ایک
صحیفہ میں نہیں جمع ہوا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلاف میں ایک جگہ جمع کیا گیا حضرت عثمان غنی کی خلافت میں اسی کی تقلید کرتے ہوئے تمام مکہ میں بھی لکھیں غرض یہ کہ قرآن
سلمے کا سا لکھا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی موجود تھا مگر متفرق الگ الگ کسی کے پاس ایک جگہ کسی کے پاس دوسرا لکھا اور دونوں میں بھی کوئی ترتیب نہ تھی یہ ترتیب
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کی گئی ۱۲ منہ

(از ابو نعیم از ہمام از عطاء)

دوسری سند (از مسدد از یحییٰ از ابن جریج از عطاء از مسدد)
ابن علی بن امیہ) حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کاش میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر
وحی نازل ہو رہی ہو۔ ایک بار مقام جعرانہ میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ کے اوپر سائے کے لئے ایک کپڑا تان
دیا گیا۔ آپ کے ساتھ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اتنے میں
ایک شخص آیا خوشبو میں لٹھا ہوا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے
ہیں اگر کوئی شخص خوشبو لگا کر تجھے پہن کر احرام باندھے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے (خاموش ہو گئے) دیکھتے رہے اتنے میں
آپ پر وحی آنا شروع ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اشارے
سے یعلیٰ کو بلایا وہ آئے اور کپڑے کے اندر (جو آپ کے اوپر تان ہوا تھا)
سردال کر دیکھنے لگے۔ کیا دیکھتے ہیں آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے
اور غرٹے کی سی آواز نکل رہی ہے۔ ایک گھڑی تک یہی حال رہا۔
جب یہ حالت ختم ہوئی آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں گیا جو احرام کا مسئلہ
مجھ سے ابھی پوچھتا تھا اسے تلاش کر لاؤ۔ چنانچہ اسے آپ کی خدمت
میں لایا گیا۔ آپ نے فرمایا خوشبو جو تیرے بدن کو لگ گئی ہے اسے
تین بار دھو ڈال اور مجھے اتار دے پھر عمرہ اسی طرح بجالا بیٹھے
حج کرتا ہے۔

لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَاللَّهِ هُوَ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَوْفِيكُمْ بِمَا جَاءَ
حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ
أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَةُ فَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ
مِنَ الْعُسْبِ وَالْعَافِ وَصَدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى
وَجَدْتُ أَوَّلَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ
الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا
عَنِتُّمْ حَقِيحًا يَدْعُو بِرَأْدَةِ فَكُنَّ مِنَ الْقُصُوفِ
عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ
حَيَاتِهِ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ

لوگ مجھ سے کہتے کہ تم ایک پہاڑ اٹھا لاؤ تو مجھ پر اتنا مشکل نہ ہوتا
بتنا یہ کام (یعنی قرآن کے جمع کرنے کی ذمہ داری) مشکل معلوم ہوا۔
میں نے ان سے کہا آپ حضرات وہ کام کیسے کریں گے جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، مگر خدا کی قسم یہ کام اچھا ہے (حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی طرح کہا) اور برابر مجھ سے ہی کہتے ہیں یہاں تک کہ
اللہ تعالیٰ نے جیسے حضرت عمر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما کے دل میں یہ بات
ڈال دی تھی میرے دل میں بھی ڈال دی (میں بھی ان کی سائے سے متقی
ہو گیا) میں نے قرآن کی تلاش شروع کی کہیں کجور کی چھڑیوں پر کہیں
باریک پتلے پتھروں پر (ٹھیکروں پر) لکھا پایا۔ کچھ لوگوں کو زبانی یا
بتنا (غرض اسی طرح سے جا بجا سے جمع کیا یہاں تک کہ میں سورۃ کو

کی آخری آیت صرف ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس (لکھی ہوئی) پائی (اور لوگوں کے پاس لکھی ہوئی نہ تھی) گوزبانی
بہت لوگوں کو یاد تھی (یعنی یہ آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ آخِرُ سورت تک۔
پھر یہ وصف (جو زید بن ثابت نے مرتب کیا) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات تک ان کے پاس رہا۔ ان کے بعد
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
کے پاس تھا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے منگو کر اس کی نقیص لکھوا کر تمام ممالک میں بھیجیں)

(از موسیٰ انابراہیم انابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے پاس آئے وہ شام اور عراق کے مسلمانوں کے ساتھ آرمینیا
اور آذربائیجان فتح کرنے کے لئے جنگ میں مصروف تھے حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ اس سے گھبرا گئے کہ ان لوگوں نے قرآن کی
قراءت میں اختلاف شروع کر دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ سے کہنے لگے (خدا کے واسطے) اے امیر المؤمنین قبل
اس کے کہ مسلمان یہود و نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف
کرنے لگیں اس امت کے اس اہم مسئلے کا ادراک فرمائیے

۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُورَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ
ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ
قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُعَارِضُ أَهْلَ الشَّامِ
فِي قُرْآنِ أَرْمِينِيَّةٍ وَأَذْرُبِجَانٍ مَعَ أَهْلِ
الْبِعْرَاقِ فَأَفْرَعُ حَذِيفَةَ اخْتِلَافَهُمْ فِي
الْقُرْآنِ فَقَالَ حَدَّثَنِي لِعُثْمَانَ يَا أُمَيَّةُ
الْمُؤْمِنِينَ أَذْرُبُ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ
يُخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَ

النَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ تَنْسَخَ
لَنَا بِأَلْمُصْحَفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ
نُرَدُّهَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى
عُمَانَ فَأَمَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْعَامِسِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوا فِي الْمَصَاحِفِ
وَقَالَ عُمَانُ لِلرُّهْطِ الْقُرَيْشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ
إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ
مِنَ الْقُرْآنِ فَارْتَبِعُوا بِلسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا
نَزَلَ بِلسَانِهِمْ فَفَعَلُوا إِحْقَاقًا إِذَا نَسَخُوا الْمُصْحَفَ
فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُمَانُ الْمُصْحَفَ إِلَى حَفْصَةَ
وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أَقْبَى مُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا
أَمْرًا بِمَا سَوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ مَكُفَّةٍ
أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُخَرَّجَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
خَاصَّةً بَنُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْ رَأَيْتُ آيَةً مِنَ الْأَخْبَارِ
حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا
فَوَجَدْنَاَهَا مَعَ حَدِّ يَفَةَ بِنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ

(انہیں مصیبت سے بچائیے) یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا کہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیج دیجئے ہم اس کی نقل کرا کر آپ کے پاس واپس بھیج دیں گے۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ نے (فورا) بھیج دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت، عبد اللہ بن زبیر، سعید بن عامس اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا انہوں نے اسے نقل کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تینوں قریشیوں (یعنی عبد اللہ، سعید اور عبد الرحمن) سے کہہ دیا اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابت میں (جوافضاحتی) قرأت میں اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے مطابق لکھنا کیونکہ قرآن انہیں کے محاورے پر نازل ہوا ہے۔ بہر حال انہوں نے ایسا ہی کیا جب مصحفوں کو تیار کر چکے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا مصحف انہیں واپس کر دیا اور اس کی نقلیں ایک ہر ایک ملک میں بھیج دیں۔ اس کے سوا جتنے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں لکھا ہوا قرآن لوگوں کے پاس تھا سب کو جلا دینے کا حکم دیا۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابت نے بیان کیا انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے جس زمانے میں ہم مصحف لکھ رہے تھے اس وقت سورۃ احزاب کی ایک آیت کا پتہ نہ چلا (وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں بھی نہ تھی اور میں نے (بار بار) آنحضرت کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ آخر ہم نے اس کی تلاش شروع کی

۱۔ ایک کوفہ میں ایک بصرے میں ایک شام میں اہل ایک مدینے میں اپنے پاس رہنے دیا یعنی روایتوں میں ہیں ہے کراٹھ مصحف تیار کر کے اور کراٹھ اور شام اور بحرین اور بصرہ اور کوفہ کو ایک ایک بھیجا اور ایک مدینے میں رکھا ۱۲ منہ ۳۰ جلا نا عین مناسبت اور معتقنا نے مصحف مقام حکم حضرت عثمانؓ نے سب صحابہ کے سامنے دیا انہوں نے اس پر لکھا نہیں کیا بعضوں نے کہا حضرت عثمانؓ نے ان کو دیکھا اور لکھا دیا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جن کا غرض میں خدا کے نام ہوں ان کا جلا دلانا درست ہے اب جو مصحف حضرت حفصہؓ کے پاس تھا وہ زندگی بھر اُن ہی کے پاس رہا مروان نے اس کا قومی انہوں نے نہیں دیا ان کی وفات کے بعد مروان نے عبد اللہ بن عمرؓ سے وہ سنا دیکھا اور جلا دیا کسی کے پاس کوئی مصحف نہ رہا البتہ کہتے ہیں عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنا مصحف حضرت عثمانؓ کے چومے مانگنے پر نہیں دیا لیکن عبد اللہ بن عمرؓ وہ کی وفات کے بعد معلوم نہیں کہ وہ مصحف کہاں گیا بعضی روایتوں میں ہے کہ حضرت علیؓ نے بھی ایک مصحف بتدریب نازل تیار کیا تھا لیکن اس کا بھی پتہ نہیں چلتا اللہ کو جو منظور تھا وہی ہوا جو مصحف عثمانی دنیا میں باقی رہ گیا موافق مخالف ہر ملک اور ہر فرقہ میں جہاں دیکھو بس یہی مصحف ہے ۱۲ منہ ۳۰ یعنی پانچ ٹھکانے پر صرف سورتوں کی ترتیب اور وجہ قرأت وغیرہ ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سورتوں کو ترتیب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں یہ ترتیب سورتوں کی تھی ۱۲ منہ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَاَلْتَقَفْنَا هَا فِي سُورَتِهِمَا فِي الْمُصْحَفِ -
 عَلَيْهِمْ نے اسے سورہ احزاب میں شامل کر دیا۔

باب ۳۲ کتاب النبی
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

۴۶۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْلٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ
 ابْنَ السَّبَّاحِ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ كَابِتٍ قَالَ أَدُلُّ
 رَأَى أَبُو يَكِيْلٍ فَقَالَ إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْرِعْ
 الْقُرْآنَ فَتَكْتُبُهُ حَتَّى وَجَدْتُ أَحْسَنَ سُورَةٍ
 التَّوْبَةِ - ابْنَيْنِ مَعَ ابْنِي خَزِيمَةَ الْإِنْفَارِي
 لَمْ أَحِدُهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ
 رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
 إِلَى الْآخِرَةِ -

۴۶۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى

عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ
 قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ
 الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فَنَسَبِيلُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُمِي زَيْدٌ أَوْ لَيْثٌ
 بِاللَّوْحِ وَالِدَاكَ وَالْكَعْبِ أَوِ الْكَتِفِ الدَّاءِ
 ثُمَّ قَالَ أَكْتُبُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَ
 خَلَفَ ظَهْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور وہ خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملی وہ
 آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ

باب ۳۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں
 کتاب قرآن کون تھے؟

(از یحییٰ بن یحییٰ از لیس از یونس از ابن شہاب از ابن سباق)
 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
 عنہ نے مجھ کو بلا بھیجا فرمانے لگے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
 قرآن لکھا کرتے تھے اب بھی تم ہی قرآن کی تلاش کرو، میں نے تلاش کیا
 (اور جمع کیا) یہاں تک کہ سورہ توبہ کی آخری آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
 مِنْ أَنْفُسِكُمْ آخر سورہ توبہ تک -

مجھے ابوخذیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے پاس
 (لکھی ہوئی) نہیں ملی -

(از عبید اللہ بن موسیٰ از اسرائیل از ابوالاسحاق) براہ بن عازب

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو
 بلا لا۔ ان سے کہ تختی دوات اور کندھے کی ہڈی لے کر آئیں یا ہڈی اور
 دوات لے کر آئیں (غرض وہ یہ چیزیں لے کر حاضر ہوئے) آپ نے
 فرمایا لکھ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آخر تک۔ اس
 وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ

سے مکرم قرآن عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ لکھا کرتے تھے۔ دینہ میں اکثر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ لکھا کرتے تھے اور ابی بن کعب بھی لکھتے تھے چاروں
 خلیفہ اور دوسرے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم بھی لکھی لکھا کرتے تھے ۱۲۔

عَمَرُوا أَمْرًا مَكْتُومًا إِلَّا عَنَى قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ صَرِيحُ الْبَصَرِ
فَأَنزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُ وَن مِن
الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

کالفظ بڑھا دیا گیا ہے

بَابُ ٢٦٢ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ
عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

٤٣٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُقَيْلٍ قَالَ
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْرَأَيْتَ جِبْرِيلَ عَلَى
حَوْفٍ فَرَأَيْتَهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَهُوَ فِي
حَقِّ أَنْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ -

٢٤٣٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرِ
قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ
الرُّبَيْعِ أَنَّ الْمُسَوْرَةَ بِنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عَبْدِ الْقَارِئِ حَدَّثَا أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ
يَقْرَأُ سُورَةَ الشُّعَرَاءِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ
فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْبَلْهَا

جو نابینا تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ میں تو نابینا آدمی ہوں (جہاد میں) نہیں سکتا) اب مجھے مجاہدین کا درجہ ملے گا یا نہیں؟ اس وقت یہ آیت اہل طرح نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُ وَالْمُؤَحِّدُ غَيْرُ

أُولَئِكَ رَوَاهُ الْمُجَاهِدُ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ (گویا غیر اہل الضر

باب قرآن سات طرح پرا ترا ہے۔

(از سعید بن عفیر از لیث از حقیل از ابن شہاب از عبد اللہ ابن عبد اللہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبریل علیہ السلام نے مجھے پہلے عرب کے ایک ہی محاورے پر قرآن پڑھایا۔ میں نے ان سے کہا (اس میں بہت دقت ہوگی) میں برابر ان سے کہتا رہا دیگر محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دیجئے یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی۔

(۱) از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن
 زبیر از مسور بن مخرمہ و عبد الرحمن بن عبد القادی (حضرت عمر بن خطاب
 رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی زندگی میں سورہ فرقان پڑھتے سنا۔ میں سنتا رہا،
 دیکھا تو وہ ایسی کمی طرزوں پر پڑھ رہے ہیں، جن طرزوں پر آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت نہیں پڑھائی تھی۔ میں تو بین
 نماز ہی کی حالت میں ان پر حملہ کرتا مگر نماز سے فراغت تک
 میں نے صبر کیا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا۔ میں نے چادان کے
 گلے میں ڈالی۔ میں نے پوچھا یہ سورت تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَّبَتْ
أَسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَضَابَرَتْ حَتَّى سَلَّمَ
فَلَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَ آتِ هَذِهِ
الشُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأْنِيهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَدْ أَقْرَأْنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ
فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ أَفُودَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ
هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ
لَمْ تُقْرَأْ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ أَقْرَأْ يَا هِشَامُ
فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ أَقْرَأْ يَا عُمَرُ
فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَ نِي فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ
أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ
أَحْوُفٍ فَأَقْرَءُوا مَا تَلَسَّزَ مِنْهُ -

بَابُ ۲۶۲۹ فِي الْقِرَاءَةِ

۳۹۶۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ قَالَ خَلِيفَةُ يُونُسَ بْنِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا نہیں تم مجھ سے
بولتے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت اور طرز پر
پڑھائی (تہیں اس کے خلاف کیسے پڑھا سکتے ہیں؟) آخر میں انہیں
کھینچتا ہوا دربار رسالت میں لایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ
سورہ فرقان کسی اور طرز پر پڑھتے ہیں جس طرز پر آپ نے مجھے نہیں
پڑھائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اچھا ہیشام
کو چھوڑ دے پھر (اس سے) فرمایا ہیشام اب پڑھو۔ انہوں نے
اس طرز پر پڑھا جس طرز پر پہلے میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا جب
وہ فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت
اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ (اس نے صحیح پڑھا) پھر مجھ سے فرمایا عمرا
اب تم پڑھو (میں نے اس طرز پر پڑھی جس طرز پر آپ نے مجھ کو سکھائی
تھی)

جب میں پڑھ چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
ہاں اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ (تو نے بھی صحیح پڑھا) پھر فرمایا
دیکھو یہ قرآن سات محاوروں پر نازل ہوا ہے۔ جو محاورہ تم پر
آسان ہو اس طرح پڑھو۔

باب : سورۃ یٰ آیتوں کی ترتیب کا بیان

(ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریر) یوسف
ابن ماکہ کہتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس
بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک عراقی آکر لو چھنے لگا گفن کیسا ہونا

لے بعضوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ قرآن میں ایک لفظ کی جگہ اگر دو سرالفاظ اس کا ہم معنی پڑھ لے تو درست ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ جو لفظ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں وہ لفظ پڑھنا درست نہیں اگر نماز میں ایسا لفظ پڑھے گا تو نماز فاسد ہوگی اور علماء کا اس پر اجماع ہے۔

مِنَ الْعِتَاقِ وَهِيَ مِنْ قَلَادِي

۴۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو اسْحَقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ

قَالَ تَقَالَنْتُ سَمِعَ اسْمَ رَبِّكَ قَبْلَ أَنْ تَقْدَمَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۴۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ

عَلِمْتُ الْخَطَأَ إِذْ لَقِيتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هُنَّ اثْنَتَيْنِ اثْنَتَيْنِ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ

فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ وَدَخَلَ مَعَهُ عَلَقْمَةُ وَخَرَجَ

عَلَقْمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً

مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى قَالِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ

أَخْرَجَهُ مِنْ الْحَوَائِمِ حَمْدُ الدُّخَانِ وَ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ -

باب ۲۶۳ كَانَ جَبْرِيلُ

يُعَرِّضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ

عَائِشَةَ عَنْ قَاتِطَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

أَسْرَأَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ

كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارِضُنِي الْعَامَ

مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا خَفَرًا جَلِيًّا -

۴۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ

کی فصیح سوتیں ہیں اور میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔

(از ابوالولید از شعبہ از ابواسحاق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں میں سب سے پہلے اس کے رب کے نام کی سورت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے میں تشریف لانے سے پیشتر ہی یاد

کر چکا تھا۔

(از عبدان از ابو حمزہ از اعمش از شقیق) حضرت عبد اللہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں ان ملی جلی سورتوں کو جانتا

ہوں جنہیں دو دو کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں

تلاوت فرماتے تھے۔ یہ کہہ کر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھے

(اور گھر چلے گئے) علقمہ بھی ان کے ساتھ گئے۔ پھر علقمہ باہر آئے تو

ہم نے ان سورتوں کے متعلق ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا۔ ابن مسعود

رضی اللہ عنہ کی ترتیب کے مطابق یہ شروع مفصل کی بیس سورتیں

ہیں۔ ان کی آخری سورتیں وہ ہیں جن کے اول میں حوا ہے حم

دخان اور عم یسألون۔

باب حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا دور کیا کرتے۔

مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں

وہ سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء سے انہوں نے کہا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں یہ فرمایا

کہ ہر سال جبریل علیہ السلام میرے ساتھ قرآن کا ایک

دور کیا کرتے تھے، امسال دوبارہ دور کیا۔ میں سمجھتا

ہوں میرے وصال کا وقت آ پہنچا ہے۔

(از یحییٰ بن قزاعہ از ابراہیم بن سعد از زہری از عبد اللہ بن

عبد اللہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بنی آدم میں سب سے

مَا هِيَ قَالَتْ اِنِّي عِنْدَ عَالِيَةٍ اَمَّا الْمُؤْمِنُونَ
اِذَا جَاءَهُمْ عَرَاقٌ قَالُوا اِنَّا كُنْزٌ خَيْرٌ مِّنْ
وَيْحِكَ وَمَا يُغْنِيكَ قَالَتْ يَا مَعْ الْمُؤْمِنُونَ
ارْبِعُوا مَصْحَفَكُمْ قَالَتْ لِمَ قَالَتْ لَعَلِّيْ
الْقُرْآنَ عَلَيْهِ قَالَتْهُ يُفْقَرُ غَيْرُ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ
وَمَا يُغْنِيكَ اَيُّهُ قَدَرْتُ قَبْلُ اِنَّمَا نَزَلَ
اَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِّنَ الْمُفَصَّلِ
فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالتَّارِخِ اِذَا تَابَ النَّاسُ
اِلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ نَزَلَ الْحُلَالُ وَالْحَرَامُ وَلَوْ
نَزَلَ اَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا
لَا تَدْعُمُ الزَّيْطُ اَبَدًا اَوْ لَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا
لَا تَدْعُمُ الزَّيْطُ اَبَدًا اَلْقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ فِي الْحَجَّازِ
الْعَبْ بِلِ السَّاعَةِ مُوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
اَدْهَى وَاَمْرٌ وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ
وَالنِّسَاءِ اِلَّا وَاَنَا عِنْدُهَا قَالَتْ فَاهْرَجَتْ
لَهُ الْمُصْحَفُ فَاَمَلْتُ عَلَيْهِ اَيَّ السُّورَةِ

کے پاس موجود تھی (یعنی مدینہ میں)۔

چاہیے (بہتر کون سا کفن ہے) انہوں نے کہا افسوس ہے تجھ پر اس
کیا مطلب ہے کسی طرح کا بھی کفن ہو تجھے کیا نقصان ہوگا؟
پھر اس نے کہا ام المؤمنین! ذرا اپنا مصحف تو مجھے دکھائیے!
انہوں نے کہا کیوں؟ (کیا ضرورت ہے؟) اس نے کہا میں آپ کا
مصحف دیکھ کر سورتوں کی ترتیب معلوم کر لوں گا کیونکہ بعض لوگ اسے
بے ترتیب پڑھتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر اس میں
کیا قیاحت ہے؟ جو سورت تو چاہے پہلے پڑھا جو سورت چاہے بعد
میں پڑھا۔ اگر ترتیب نزول دیکھنے کا ارادہ ہے تو پہلے مفصل کی ایک
سورت (اقرا باسم ربک) نازل ہوئی جس میں بہشت اور دوزخ کا
ذکر ہے، جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف مائل ہو گیا اصلاح عقائد
ہو چکی، تو حلال و حرام کے احکام نازل ہوئے۔ اگر کہیں آغاز اسلام
میں یہ حکم نازل ہوتا کہ شراب مت پیو تو لوگ کہتے ہم تو کبھی شراب پینا
نہیں چھوڑیں گے اگر شروع ہی میں یہ حکم نازل ہوتا کہ زنا مت کرو تو لوگ
کہتے ہم تو زنا ترک نہ کریں گے۔ میں اس وقت لڑکی تھی کھیلنا کرتی تھی
جب یکے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی بَلِ
السَّاعَةُ مُوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهَى وَاَمْرٌ لِّكُنْ لِّكُنْ لِّكُنْ لِّكُنْ
سورۃ نسا، اس وقت نازل ہوئیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بہر حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (یہ سمجھانے کے بعد) مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات اسے لکھوا دیں
کہ اس سورت میں آیات کی تعداد اتنی ہے اور اس میں اتنی)

(از آدم از شعیب از ابواسحق از عبید الرحمن بن یزید)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے سورۃ بنی
اسرائیل، کہف، مریم، طہ اور انبیاء اول جیسے

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ اَبِي لَاسِقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بَنِي سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَعْضِ اَمْتِ
وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطه وَالْاَنْبِيَاءِ اَتَمُّهُنَّ

لے شاید عبداللہ بن مسعود مراد ہوں گے اور ان کے شاگرد انہوں نے نہ اپنا قرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیا اور نہ اس کو جلا یا ۱۲

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودُ النَّاسِ بِالْحَيْرِ
وَأَجُودُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ عَمِيرَ بْنَ
كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى
يَنْتَسِلِمَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا قَبِيَهُ جَلَسَ لَهُ كَأَنَّهُ أَجُودُ
بِالْحَيْرِ مِنَ الرَّبِّ الْمُرْسَلَةِ -

٢٤٣٢ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي عَصِيدٍ عَنْ أَبِي مَالٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْزُضُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً
فَعَزَّضَ عَلَيْهِ مَوْتَانِ فِي الْعَامِ الْإِدْنِ وَفِيضٍ
وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَفَ
عَشْرِينَ فِي الْعَامِ الْإِدْنِ وَفِيضٍ -

بَابُ الْقُرْآنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٣٤٣٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
مُسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا أَرَى أَجِبَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَخْذُ وَالْقُرْآنِ
مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ
وَمُعَاذٍ وَآبِي بَنْ كَعْبٍ -

۴۴۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

بہتر و ترسخی تھے اور خصوصاً رمضان المبارک میں اور بھی سخی ہو جایا کرتے کیونکہ رمضان شریف میں ہرات جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملا کرتے رمضان ختم ہونے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن سناتے۔ پھر جب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملا کرتے اس وقت تو آپ جلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے (لوگوں کو فائدہ پہنچاتے)

(اذا قال ابن زيد ان ابو بکر از ابو حصین از ابو صالح) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام
ہر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا ایک بار دور کیا
کرتے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال انہوں نے
دوبارہ دور کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال (رمضان
کے آخر میں) دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے، جس سال وصال
ہوا اس سال بیس دن تک اعتکاف کیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام
میں قاری قرآن (حافظ) کون کون تھے ؟

(از حفص بن عمر از شعبہ از عمرو بن مرہ از ابراہیم از مسروق)
عبداللہ بن عمرو نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ کہنے لگے
میں ان سے اس روز سے محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو
عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی
ابن کعب رضی اللہ عنہم سے۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش) شقیق بن سلمہ کہتے ہیں

سلہ ان میں عبداللہ بن مسعودؓ اور سالم بن عبدالمعزؓ میں سے اور معاذ بن ابی ہذیلؓ انصار میں سے تھے قرآن کے بڑے جاننے والے اور یاد رکھنے والے۔ یہی صحابی تھے جو چند اہل بیت سے صحابہ رہے بھی قرآن کے قاری اور حافظ تھے مگر ان کے مرتبہ کے نتیجے ۱۲ مرتبہ

حَدَّثَنَا ابْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِي مِنْ أَعْلَيْهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحَاجِّ أَتَمَعُّ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَأً قَا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ -

۴۶۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْفَةَ قَالَ كُنَّا بِمِصْرَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا هَكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحُ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ يَكْتُبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَكَشَرَبَ الْخَمْرَ فَفَضَّرَهُ الْخَمْرَ -

۴۶۴۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنْ لَيْتَ لِي دَلَالَةٌ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَتَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُوا أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ تَبْلُغُهُ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہیں خطبہ سنایا تو کہنے لگے خدا کی قسم میں نے ستر سے زائد سورتیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہیں (سکھی ہیں) صحابہ کرام میرے متعلق سمجھنے لگے تھے کہ میں ان سب سے زیادہ عالم کتاب اللہ کیوں تاہم (بجدا) میں اپنے آپ کو ان سے بہتر نہیں سمجھتا۔ شقیق کہتے ہیں۔ میں بہت سی محفلوں میں شریک ہوا ہوں اور لوگوں سے تبادلہ خیالات بھی کیا ہے مگر کسی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق ان خیالات کی تردید نہیں کی۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابراہیم) علقمہ کہتے ہیں ہم ایک بار جنس میں تھے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ یوسف پڑھی۔ ایک شخص بول اٹھا۔ یہ سورت تو اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح پڑھا تھا۔ آپ نے پسند فرمایا تھا (تو کیسے ناپسند کرتا ہے) نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس موقع کے منہ سے شراب کی بو بھی محسوس کی تو فرمایا کیا خوب! تو کتاب اللہ کو بھی جھٹلاتا ہے اور شراب خوری کا بھی مجرم ہے چنانچہ اس پر جھڑپ لگا کر سنرا دی۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از مسلم از مسروق) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس پر وردگار کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ایسی کوئی بھی سورت نازل نہیں ہوئی جس کا مقام نزول مجھے معلوم نہ ہو، نہ ایسی کوئی آیت نازل ہوئی جس کا شان نزول مجھے معلوم نہ ہو، نیز اگر میں اپنے سے زیادہ عالم قرآن سن لوں تو اونٹ پر سوار ہو کر اس کے پاس ضرور پہنچوں گا

الْأَيْدِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ -

۴۶۴۹ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَنِ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ

مِنَ الْأَنْصَارِ أَبُو بَكْرٍ كَعْبٌ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ زَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ بْنُ

حُسَيْنٍ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ -

۴۶۵۰ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسْتَشْيِ قَالَ حَدَّثَنِي

ثَابِتُ الْبُنَّانِيُّ وَثَمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعْ

الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَمُعَاذُ بْنُ

جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ زَيْدٍ قَالَ وَهْنِي

وَرِثْنَاهُ -

۴۶۵۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ

قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ

ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلَى أَقْضَاكَ وَأَبْنَى أَقْرَبَكَ

وَأَنَا لَأَنْدَعُ مِنْ نَحْنِ أَبِي وَابْنِي يَقُولُ أَخَذْتُكَ

مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا

أَنْزَلَهُ لِيَقُولَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ

أَوْ نَسِيهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا -

یاد رہی ہی دوسری آیت نازل فرماتے ہیں -

(از حفص و عمر از ہمام) قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی

اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ترتیب قرآن

کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ چار حضرات نے جمع

کیا تھا اور چاروں انصاری تھے حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل

زید بن ثابت اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہم -

فصل نے بھی بحوالہ حسین بن واقد از ثمامہ از حضرت انس

رضی اللہ عنہ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے -

(از معلى بن اسد از عبد الله بن مثنى از ثابت بناني و ثمامه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان چار اشخاص کے سوا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک قرآن کسی نے جمع نہیں کیا تھا حضرت

ابودرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور حضرت ابوزید رضی اللہ

عنہم اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کی وراثت ہمیں ملی -

(از صدقہ بن الفضل از یحیی از سفیان از حبيب بن ثابت از اسيد)

ابن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم میں سے سب سے بڑے

قاضی اور ابی رضی اللہ عنہ ہم میں سے سب سے بڑے قاری ہیں بعض مقامات پر

ہم ان کی قراءت سے مطابقت نہیں کرتے تو وہ کہا کرتے ہیں میں نے

تو اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا ہے لہذا ہم

مجبوراً پھر اسی طرح پڑھتے ہیں، ترک نہیں کر پاتے۔ اور خداوند عالم ارشاد

فرماتا ہے کہ جو آیت ہم منسوخ یا بطلادیا کرتے ہیں اس کی جگہ اس سے بہتر

تم الجزء العشرون وستلوه الجزء الحادى والعشرون انشاء الله تعالى

اکیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

باب سورۃ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

(از علی بن عبد اللہ از یحییٰ بن سعید از شعبہ از خبیب بن عبد الرحمن

از حفص بن عاصم) حضرت ابو سعید بن مسلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نماز پڑھتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی میں نے کوئی جواب نہ دیا (نماز پڑھنے کے بعد حاضر ہوا) عرض کیا یا رسول اللہ (وجہ یہ تھی کہ) میں نماز پڑھتا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا۔ مسلمانو! جب تمہیں اللہ و رسول بلائیں تو ان کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو جایا کرو۔ پھر آپ نے فرمایا مسجد سے باہر جانے وقت میں تجھے وہ سورت بتاؤں گا جو قرآن کی تمام سورتوں سے عظیم تر ہے اور میرا تھا آپ نے پکڑ لیا۔ جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا مسجد سے باہر جانے وقت عظیم ترین سورت بتاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ سورت الحمد ہے، سبع مثانی اور قرآن عظیم نے (جس کا ذکر آئے) ولقد آتيناك سبعاً من المثاني والقرآن العظيم) یہی سورت مراد ہے۔

(از محمد بن یحییٰ از وہب از ہشام از محمد از معبد) حضرت ابو سعید

خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک (فوجی) سفر میں تھے (رات کو)

باب ۲۶۳۲ فضیلت فاتحۃ الكتاب

۳۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ أُمَلِّقُ قَدَّاحِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّ أَحْبَبَهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أُمَلِّقُ قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَغِيْبُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ إِذَا دَعَاكُمْ لَعَلَّكُمْ أَتَمَّوْنَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاتَّخِذُوا بِسْمِ اللَّهِ فَلَئِنْ آدَبْنَا أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَا أَعْلَمُكُمْ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُتِيَتْكَ -

۳۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ

حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي مَسِيرٌ
لَنَا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ النَّحْلِ
وَأَن نَفَرْنَا خَيْبٌ فَمَلُّ مِنْكُمْ رَأَيْ فَقَامَ مَعَهَا
رَجُلٌ مَّا كُنَّا نَأْبَهُ بِرُفْقَةٍ فَرَقَا فَوَدَّ أَقَاكَ
لَهُ بِشَلْثَيْنِ شَاةٍ وَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعْنَا
قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُحِبُّ رُفْقَةً أَكُنْتَ تَرُفُّ
قَالَ لَا مَا رَأَيْتُ إِلَّا بِأَمْرِ الْكِتَابِ فَمَلُّ لَنَا لَمْ
شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَ أَدْنُسَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدُمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ
يُذَرِّبُهُ أَمَّا رُفْقَةً أَفْصِمُوا وَأَصْرِبُوا لِي
بِسْمِهِمْ وَقَالَ أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ
حَدَّثَنَا مَعْبُودُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ يَهْدِي

بڑا ہو گیا۔ ایک باندی ہمارے پاس آئی اور کہنے کی اس قبیلے کے سردار کو بھونکے
نے کاٹ لیا اور ہمارے مرد اس وقت موجود نہیں (جو دو یا دم کرتے)
کیا تم میں کوئی منتر جانتا ہے؟ چنانچہ ایک ایسا آدمی جو منتر جانتا
تھا اس کے ساتھ چل دیا۔ اور جا کر اس سردار کو بھونک دیا وہ اچھا
ہو گیا۔ اس نے تیس بکریاں (بطور انعام) اسے دلائیں اور ہم
سب کو دودھ پلویا۔ جب وہ شخص واپس آیا تو ہم نے اسے کہا
مجائی کیا تمہیں خوب منتر آتا تھا؟ (یا یوں کہا کیا تم منتر کیا کرتے
تھے؟) اس نے کہا نہیں (میں تو منتر لھانتا ہی نہیں میں نے تو سورہ
فاتحہ پڑھ کر اس پر بھونک دی تھی، چنانچہ ہماری رلے یہ قرار پائی کہ
بکریوں کے متعلق اپنی طرف سے کچھ نہ کہو کہ ہمیں ان کا لینا درست ہے یا
نہیں) جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ پہنچیں یا
آپ سے نہ پوچھ لیں۔ غرض جب ہم مدینے میں آئے تو ہم نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اسے کیسے معلوم ہوا
کہ سورہ فاتحہ منتر بھی ہے؟ اب ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور ان پر میرا
بھی ایک حصہ مقرر کرو۔

ابو معمر کہتے ہیں ہم سے عبدالوارث بن سعید نے ہجو الہشام از محمد بن سیرین از معبد از ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
یہی حدیث بیان کی۔

باب سورہ بقرہ کی فضیلت

(از محمد بن کثیر از شعبہ از سلیمان از ابراہیم از عبد الرحمن) ابو سعید
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے۔

(از ابوالنعمان از سفیان بن عیینہ از منصور بن معمر از ابراہیم
سخنی از عبد الرحمن بن یزید نخعی) ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں

باب ۳۳۳ فصل البقرۃ
۴۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِآيَاتَيْنِ حَدَّثَنَا
أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ

آبِ مَسْعُورَةٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَرَأَ بِأَلَا يَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
فِي لَيْلَةٍ كَفَّتْ لَهُ نَارُ عَمَّا بَيْنَ يَدَيْهِ
حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَائِرٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ ذِكْرِ آيَاتِ رَمَعَانَ فَأَتَانِي
أَبِي فَبَعَلَ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُ
فَقُلْتُ لَا دَفْعَتِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُصَّ الْحَدِيثُ فَقَالَ إِذَا
أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ
لَنْ يُزَالَ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يُفْرِكَكَ
شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ
شَيْطَانٌ

باب ۲۳۳۲ فضل سورة الكهف

۴۶۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا دُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنِ
الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ
وَالِى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَظَنَيْنِ فَكَشَفَهُ
سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَذْهَبُ وَجَعَلَ
قُرْسُهُ يَنْفَعُ فَلَمَّا أَصْبَحَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَلِكَ
السَّكِينَةُ تَأْتِيكَ بِالْقُرْآنِ

بات کو پڑھے تو اسے (ہر آفت سے بچانے کے لئے) کافی ہوں گی۔

عثمان بن ہشیم بحوالہ عرف از محمد بن سیرین از ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مدد فرما کر
کی نگہبانی پر مقرر کیا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور ایک ہاتھ مجھ کو ملے جانے
لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ تجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں لے چلوں گا (چھوڑ دوں گا نہیں) اس کے بعد پوری حدیث بیان
کئی اس نے کہا ابو ہریرہ! جب تو بستر پر (سوئے کے لئے) لیٹنے لگے تو
آیت الکرسی پڑھ لیا کر صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیری حفاظت
کے لئے ایک فرشتہ مقرر رہے گا اور تیرے پاس شیطان نہ پہنچ سکے
پائے گا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیان کی) آپ نے فرمایا۔ گو وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات
اس نے سچ کہی۔ یہ شخص شیطان تھا۔

باب سورۃ کہف کی فضیلت کا بیان

(از عمرو بن خالد از ہیرا از ابی اسحاق) حضرت براہ بن عازب رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص سورۃ کہف پڑھ رہے تھے ان کے پاس ایک
گھوڑا دوسروں سے بندھا ہوا تھا۔ ایک ابراہ پر سے آیا گھوڑے کو
ڈھانک لیا۔ وہ ابراہ پر نزدیک آتا جا رہا تھا یہاں تک کہ گھوڑا بدکنے
لگا۔ انہوں نے یہ واقعہ جب صبح کو دوبار رسالت میں پیش کیا تو آپ نے
فرمایا وہ سکینہ تھا جو تم پر قرآن کی تلاوت کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔

۱۔ معنوں نے بات کے تمام کے بدلے کافی ہر عاقل کی یہی چیز کا کافی اس کو دل ملے گا۔ ۲۔ اس کو اسامی علی اور ابو ہریرہ نے وصل کیا ۱۴ منہ ۳۔ یہ قصہ کتاب الوکالت میں مذکور ہے
۴۔ ابو ہریرہ نے اس کی عادی پر ہم کہا کہ جو کچھ میں بال کے عادت متناہ ہوں دوسرے دن پھر آیا اور مجھ پر چلنے لگا۔ ابو ہریرہ نے پھر اس عادی
کے لئے کہا انہوں نے چھوڑ دیا یہ سچوں پھر لا اور چلنے لگا تب تو ابو ہریرہ نے کہا اب میں جو کچھ چھوڑنے والا نہیں اس نے بہت عادی کی اور ابو ہریرہ نے کو آیت الکرسی بتلائی ۱۲ منہ ۵۔
۶۔ اس کو اس بات میں بھی میں چلنے آیا تھا ۱۳ منہ ۷۔ حضرت علی نے کہا کہ سکینہ ایک مدد ہے ارشادے والی اس کا چہرہ آدمی کی طرح ہے ۱۲ منہ

باب سورہ الفتح کی فضیلت

(از اسمعیل از مالک از زید بن اسلم) زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کے والد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار رات کو سفر میں مشغول تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے کچھ دریافت کیا۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ دوبارہ عرض کیا مگر آپ نے جواب نہ دیا۔ سہ بارہ عرض کیا تو بھی آپ نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خود کو کوسنے لگے) کہنے لگے کاش تیری ماں تجھ کو روئے (تو مرجائے) تو نے تین بارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عاجزی کے ساتھ عرض کیا لیکن ایک بار بھی آپ نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے اپنے اونٹ کو باڑ لگائی اور آگے بڑھ گیا۔ مگر ڈر رہا تھا کہ (مسلل سوال کرنے کی وجہ سے) میرے لئے قرآن میں کیا اترتا ہے اتنے میں ایک بیکار نے فالے نالے ڈال دی (عمر کہاں ہیں) جب تو مجھے پورا خوف ہو گیا کہ میرے متعلق قرآن میں کچھ ضرور نازل ہو گیا۔ چنانچہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سلام بجالایا۔ آپ نے فرمایا۔ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی وہ مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج کی روشنی پہنچتی ہے۔ (یعنی مایہ دنیا کی چیزوں سے مجھے زیادہ پسند ہے) بعد ازاں آپ نے یہ سورت پڑھی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا آخِر تک۔

باب سورہ اخلاص کی فضیلت

اس باب میں عمرو کی حدیث بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وارد ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن

باب ۲۳۵ فضل سورۃ الفتح

۴۶۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَعُذْرُبُنُ الْخَطَّابُ كَيْسَرٌ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ مَكَلْتُكَ أُمَّاكَ نَزَوْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَخَرَكْتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْآنٍ فَمَا نَشِيتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرَحُ قَالَ فَخَلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ قَالَ فَخَرْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَنْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أَنْزَلَتْ عَلَى الْلَيْلَةِ سُورَةٌ لِي أَوْحَى إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا۔

باب ۲۳۶ فضل قل هو الله

أَحَدٌ فِيهِ عُمَرُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۶۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

یہ حدیث آٹھ موصولاً کو ہوئی اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فوج کا سردار بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا اور ہر رکعت میں قرأت قل هو اللہ احد پڑھتا کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے وہ سرورِ رایت میں ہے کہ قل هو اللہ احد کی محبت نے تجھ کو بہشت میں داخل کر دیا۔ تیسری حدیث میں ہے جو شخص موتے وقت سو بار قل هو اللہ احد پڑھ لیا کرے قیامت کے دن پروردگار اس سے چھ بار کے کامیرے بندے بہشت میں جا وہ تیری دہائی طرف ہے ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا مَا لِكُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مَعْصُومَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا
يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدُّهَا قَلَمًا أَسْبَحَ
جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَمًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
إِنْهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ وَزَادَ أَبُو مَعْصُومٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَا لِكُ بْنِ
أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مَعْصُومَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ
الثَّعْمَنِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي ذِمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ الشَّعْرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ لَا يُزِيدُ عَلَيْهَا قَلَمًا أَصْبَحْنَا إِلَى رَجُلٍ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُحْوَكًا -

۴۶۵۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَنْظَلٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالتَّحْتَالُ الْمَشْرُوقِيُّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَحَابَةَ إِلَّا عَجُزٌ
أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي

عبدالرحمن بن ابی مصعومہ از والدش حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ
عنه کہتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو دیکھا کہ وہ (رات کو) بار بار
قل هو اللہ احد پڑھ رہا ہے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا اور آپ سے بیان کیا کہ فلاں شخص کو میں نے بار بار قل هو اللہ
احد پڑھتے دیکھا، گویا اس نے سمجھا کہ اس میں کچھ بڑا ثواب نہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ
میں میری جان ہے یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ابوسعمر نے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے۔ بحوالہ اسماعیل بن جعفر
از مالک بن انس از عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی مصعومہ
از والدش از ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے مجھے میرے بھائی
قتادہ بن ثعمان نے خبر دی کہ ایک شخص عہد نبوی میں کچھلی رات سے اٹھا
صرف سورت قل هو اللہ احد بار بار پڑھتا رہا جب صبح ہوئی تو کسی دوسرے
شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اس کے بعد مندرجہ
بالا حدیث کی طرح الفاظ ہیں۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابراہیم و تحال مشرقی)
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم میں کوئی بھی یہ نہیں کر سکتا
کہ رات کی تہائی قرآن پڑھ لیا کرے لوگوں کو یہ مشکل معلوم ہوا۔
کہنے لگے یا حضرت! اچھلا ایک تہائی قرآن رات میں کون پڑھ
سکتا ہے؟ فرمایا اللہ الاحد الصمد اسوہ اخلاص جس میں خدا نے

لے تو تین بار قل هو اللہ احد پڑھنے میں قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ سبحان اللہ یہ عجب پیاری سورت ہے اس میں ہمارے بادشاہ کی بہت عمدہ عمدہ
صفیں مذکور ہیں اور دشمنین اور نصاریٰ بوجہ وغیرہ سب کا رد ہے۔ سچے خدا کی پہچان اس سورت سے حاصل ہوتی ہے اور توحید جو عام ایمان کی
پہلی اصول ہے اس سورت سے مضبوط ہوتی ہے ۱۷ منہ ۱۵ اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ

واحد کی صفات موجود ہیں) ثلث قرآن کے برابر ہے۔

محمد بن یوسف قزیری کہتے ہیں میں نے ابو جعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا جو امام بخاری کے کاتب (منشی) تھے وہ کہتے تھے امام بخاریؒ نے کہا ابراہیم نخعی کی روایت ابو سعید خدری سے منقطع ہے (یعنی ابراہیم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لیکن ضحاک مشرقی کی روایت ابو سعید سے متصل ہے)

باب معوذات (سورہ غلام، سورہ فلق، سورہ ناس) کی فضیلت

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ جب آپ کی علالت سخت ہو گئی تو میں برکت کے خیال سے یہ سورتیں پڑھ کر آپ کا ہاتھ آپ کے بدن پر پھیرتی۔

(از قتیبہ بن سعید از مفضل از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو جب (سونے کے لئے) اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو دو دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان میں پھونکتے اور یہ سورتیں پڑھتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر اپنے سارے بدن پر جہاں تک ہو سکتا انہیں پھیر لیتے پہلے سر، چہرہ اور پر نیز بدن کے سارے سامنے والے حصے پر ہاتھ پھیرتے (پھر دونوں ہاتھ بدن کے پچھلے حصے کو وغیرہ پر پھیرتے)۔

باب قرآن پڑھتے وقت سکینہ اور فرشتوں کا

لَيْلَةٍ فَفُتِحَ ذَاكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا إِنَّا يَطِيقُ
ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهْدُ
ثَلَاثُ الْقُرْآنِ قَالَ الْفَرَبِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ
مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ رَوَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ
الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ۔

باب ۲۶۳ فضائل المعوذات

۴۶۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
قَالَ أَخْبَرَنَا مَا لَكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَهْتَمَّ يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ
وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ
عَلَيْهِ وَأَمْسَهُ بِيَدِي رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

۴۶۶۰۔ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ
كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ
مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ
مِمَّا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

باب ۲۶۳۸ نزول السكينة

امام بخاریؒ نے شاگرد جے ۱۲ منہ ۱۱ اس لئے امام بخاریؒ نے اپنی مجلس میں نکالا۔ اگر یہ حدیث صرف ابراہیم نخعی کے طریق سے مروی ہو تو امام بخاریؒ نہ لائے کیونکہ وہ منقطع ہے۔ امام بخاریؒ اور اکثر اہل حدیث منقطع کو مرسل اور متصل کو مسند کہتے ہیں ۱۲ منہ

وَالْمَلَائِكَةُ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
وَقَالَ الْكَلْبُ

۴۶۴- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا
هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَقَرِئَتْ
مَرْبُوطَةً عِنْدَهُ إِذْ جَالَتْ الْفَرَسُ فَسَكَتَ
فَسَكَتَتْ فَفَرَّاجًا لَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَتْ
وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ جَالَتِ الْفَرَسُ
فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا
فَاشْفَقَ أَنْ يُصِيبَهُ فَلَمَّا أَجْلَزَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ
إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ
يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا
قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَوَعْنَى
رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا امِثْلُ الظِّلَّةِ فِيهَا امِثَالُ
الْمَصَابِيغِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي
مَاذَا قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ
بِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَا صَبَحْتَ يَنْظُرُ النَّاسُ
إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ
وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُجَابٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

نازل ہوا۔

اور لیث نے حدیث یوں روایت کی

(از لیث از یزید بن ہداز محمد بن ابراہیم) اُسید بن
حُضَیْر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رات کو سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے
ان کا گھوڑا قریب بندھا ہوا تھا، اسنے میں گھوڑا بدکنے لگا۔ اُسید
خاموش ہو رہے تو گھوڑا بھی مغمم گیا۔ پھر انہوں نے پڑھنا شروع کیا
تو گھوڑا پھر بدکنے کا پھر فرار ت بھوڑ دی یعنی چپ ہوئے تو گھوڑا بھی
مٹھ گیا۔ سر بارہ پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا بھی بگڑا لہذا انہوں نے اپنے
لڑکے کو ایک طرف کھینچ لیا جو گھوڑے کے قریب تھا کہ مبادا گھوڑا اسے کھینچ
نہ پھینچ لے۔ انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا تو ایک چیز سائبان کی
طرح دکھائی دی) اس کو دیکھتے رہے حتیٰ کہ وہ غائب ہو گئی۔ صبح کو اُسید
رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے
فرمایا اُسید قرآن پڑھتا رہ کر قرآن پڑھتا رہ کر۔ اُسید نے عرض کیا یا
رسول اللہ میں خوفزدہ ہو گیا تھا کہ کہیں گھوڑا مجھے کو نہ کچل ڈالے کیونکہ
وہ بالکل گھوڑے کے قریب تھا۔ اور سر اٹھا کر اس کی طرف توجہ کی بعد ازاں
میں نے آسمان پر نگاہ کی دیکھا کہ سائبان کی طرح مجھے کچھ معلوم ہوا گویا
اس میں چراغ روشن ہیں پھر میں باہر آگیا تو وہ بھی غائب ہو گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسید تو جانتا ہے کیا ہوا؟
انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر
نزدیک آ گئے تھے اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کو ان فرشتوں کو دوسرے
لوگ بھی دیکھ لیتے۔ فرشتے لوگوں کی نظروں سے غائب نہ ہوتے اپنے آپ کو کہتے ہیں
مجھ سے یہ حدیث عبد اللہ بن حباب نے بھی بیان کی انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے
سے انہوں نے اُسید بن حُضَیْر سے۔

۱۔ اس کو ابو سعید نے فضائل القرآن میں جلد ۱۲ منہ ۷۳۱ اُسید بہت خوش آواز تھے ۱۲ منہ ۷۳۱ اس کو ابونعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۷۳۱ یہ بالکل صحیح واقعہ ہے
اور صحیح بخاری میں بھی یہ نظارہ میرے ایک دوست ڈاکٹر رحیم الدین نے بیان کیا کہ وہ خود اودان کے ایک ہندو دوست امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ
بخاریؒ کی تقریر میں سن رہے تھے کہ ایک ہندو نے کہا رحیم الدین وہ دیکھو آسمان سے نورانی شعلے اتر رہے ہیں۔ بخاری صاحب مرحوم کی قرآن خوانی غضب
کے جوئی ساری ساری رات سامعین کو نیند نہ آتی۔ جلد میں سے کوئی ایک آدمی بھی نہ اٹھتا اور فرض چلا تا وقت کہ بخاری صاحب قرآن پڑھتے رہیں (بقیہ پڑھنا)

باب ۲۶۳۹ مَنْ قَالَ لَمْ يَزِدْكَ
اللَّهِ شَيْئًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّ قَتَيْنِ -

۳۶۶۲- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ
قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّةُ أَدْنُ مَعْقِلٍ عَلَى
ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ شَدَّةُ أَدْنُ مَعْقِلٍ
أَتَرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
شَيْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّ قَتَيْنِ
قَالَ وَدَخَلْنَا عَلَى عَمَّتَيْهِ ابْنِ الْحُدَيْفِيَّةِ فَسَأَلْنَا
فَقَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّ قَتَيْنِ -

اور کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑا۔

باب ۲۶۴۰ فَضْلُ الْقُرْآنِ عَلَى
سَائِرِ الْكَلَامِ -

۳۶۶۳- حَدَّثَنَا هُدُبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو
خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقُرْآنِ
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْمَرْحَةِ طَلَعَهَا طَلِبٌ وَ

باب جو قرآن ہمارے زمانے میں مصحف میں ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چھوڑا تھا۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان) عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں
میں اور شداد بن معقل دونوں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
کے پاس گئے۔ شداد بن معقل نے ان سے پوچھا کیا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے وصال کے بعد (اس موجودہ قرآن کے سوا) اور
بھی کچھ قرآن چھوڑا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ بس یہی قرآن چھوڑا جو ہم
کے درمیان ہے۔ ابن رفیع کہتے ہیں ہم محمد بن حنفیہ کے پاس گئے
(جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے) ان سے بھی پوچھا
کیا انہوں نے کہا سوا اس قرآن کے جو دو دفتیوں کے بیچ میں ہے

باب دیگر کلاموں پر قرآن کی فضیلت
کا بیان

(از ہبہ بن خالد ابو خالد از ہمام از قتادہ از انس) حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو مسلمان قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال تریخ (میٹھے
لیموں یا سنگترے) کی سی ہے جو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا، جو مسلمان
قرآن نہیں پڑھتا وہ کھجور کے مانند ہے جس کا مزہ عمدہ ہوتا ہے

(بقیہ حاشیہ سابقہ) جہاں میں آپ مقید تھے جہاں میں رہے تھے اور قرآن پڑھ رہے تھے سب پر مشتمل نہ تھا مگر آپ کی قرآن خوانی سے بڑا مستثر تھا وہ چھپ کر قرآن
سن کر آتا تھا سنتے سنتے وہ رونے لگا حتیٰ کہ اس کی ہچک چاندھی جہاں بے قابو ہو گیا تو شاہ صاحب کو آواز دی شاہ جی بس کرمیرے رونے کی حد ہو گئی۔ یہ ایک
واقعہ نہیں ہے شمار واقعات ہیں جو در آخر قلم و حروف ان سے قرآن سننا تو ایسا علم ہوتا جیسے کسی نے جہاں میں پہنچ گیا وہاں میں اس جہاں سے کچھ ملنے نہیں غلبہ سزاقت
(حاشیہ متعلقہ صفحہ نمبر ۱۷) اس کے سوا اور کچھ قرآن آپ نے نہیں سکھایا تھا۔ اس ترجمہ الباب سے ان کا رد مقصود ہے جو کہتے تھے یہ قرآن پورا نہیں ہے
کئی سورتیں حضرت علی اور اہل بیت کی فضیلت میں اتنی تھیں اور صلا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکال دیں۔ تعجب تو ان اہل سنت و الجماعت کے درویشوں پر ہے جو ابھی
ہیں اور ان کثرت روایات کو اپنی کتابوں میں نقل کرتے ہیں خواہ تو دیکھا ہی نہیں لیکن اس طرح (یعنی ہلکے روایات کو رد) عمل جاتا ہے ۱۳ منہ ۱۷ امام بخاری نے یہ دونوں
اثر لا کر افضیوں کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں کہ قرآن میں صاف صاف حضرت علی کی امامت کا حکم آتا تھا مگر یہ آیتیں صحابہ نے نکال ڈالیں ۱۴ منہ ۱۷ یہ
ترجمہ الباب خود ایک حدیث سے نکلا ہے جس کو ترمذی نے ابوسعید خدری سے سنا کلام اس میں یوں ہے کہ اللہ کے کلام کی فضیلت دو سرے کلاموں پر ایسی ہے
جسے اللہ کی فضیلت دوسری مخلوقات پر ۱۲ منہ

وَلَا رَيْحٌ لَّهُمَا وَمَثَلُ النَّاجِرِ الَّذِي يَتَذَقُّ الْقُرْآنَ
كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَلْعُهَا مَرٌّ
وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الْحَنْظَلَةِ مَرٌّ وَلَا رَيْحٌ لَهَا -

۳۶۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ
سَمِعْتُ بَنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلَكُمْ
فِي أَجَلٍ مِنْ خَلَاءٍ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ
الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ الشَّمْسُ وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ
عَمَلًا لَا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ هَذَا
عَلَى قَبْرِ أَبِي فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ فَقَالَ مَنْ
يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ فَعَمِلَتْ
النَّصَارَى ثُمَّ أَتَتْهُمْ تَسْلُومٌ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى
الْمَغْرِبِ بِقَبْرِ أَطْلَسٍ قَبْرِ أَطْلَسٍ قَالُوا نَحْنُ
أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُمْكُمْ
مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذَلِكَ فَضِّلُوا أَوْفِيَهُ
مَنْ شِئْتُمْ -

لیکن خوشبو نہیں ہوتی، جو شخص بدکار ہے لیکن قرآن کی تلاوت کرتا
ہے اس کی مثال گل ریحان (نیا زبو) کی ہے جو اچھی مگر مزہ کڑوا جو
شخص بدکار ہے اور قرآن کا پڑھنے والا بھی نہیں وہ اندران پھل کی
طرح ہے جس کا مزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی ندارد۔

(از مسند از یحییٰ از سفیان از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
مسلمانوں کا دنیا میں رہنا سابقہ امتوں کے رہنے کی نسبت ایسا ہے
جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک اور تمہاری مثال اور یہود و
نصارٰی کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے چند آدمیوں کو مزدوری
پر لگایا اور کہا (صبح سے) دوپہر تک کون کام کرتا ہے؟ (جو کہیں)
انہیں ایک ایک قیراط ملے گا، یہود نے دوپہر تک کام کیا، اس
کے بعد کہنے لگا اب دوپہر سے عصر کے وقت تک کون کام کرتا ہے
(جو کام کرے اسے بھی ایک ایک قیراط ملے گا) چنانچہ نصاریٰ نے
عصر تک کام کیا اس کے بعد کہنے لگا اب عصر سے مغرب تک کون
کام کرتا ہے اسے دو دو قیراط ملیں گے تو تم مسلمانوں نے عصر سے
مغرب تک کام کیا اور دو دو قیراط حاصل کئے، یہود و نصاریٰ رقت
کے دن کہیں گے کام تو ہم نے (یعنی یہود و نصاریٰ نے) زیادہ
کیا (صبح سے عصر تک) اور مزدوری کم ملی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس
میں تمہارا کیا نقصان ہے) میں نے جو تمہاری مزدوری مقرر
کی تھی اس سے تو کچھ کم نہیں دیا، وہ کہیں گے بے شک کوئی کمی نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرا افضل ہے

کی تھی اس سے تو کچھ کم نہیں دیا، وہ کہیں گے بے شک کوئی کمی نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرا افضل ہے

جسے جتنا چاہوں دے دوں۔

بَابُ الْوَصَايَةِ بِكِتَابِ اللَّهِ

باب قرآن پر عمل کرنے کی وصیت کرنا

اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکال کر قاری کی فضیلت اس میں مذکور ہے اور یہ فضیلت قرآن ہی کی وجہ سے ہے تو قرآن کی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ منہ ۱۳ طلب
یہ ہے کہ ان آیتوں کی طرف بہت توجہ اور تمہاری عمریں چھوٹی ہیں انکی ہمت کی عمر گویا طلوع آفتاب سے عصر تک چھوٹی اور تمہاری عمر سے مغرب تک جو اگلے وقت کی ایک چھوٹی
۱۲ منہ ۱۳ دونوں کی مزدوری ملا کر دو قیراط ہوئی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دینا ہاں ہر طمان کو دو دو قیراط ملے ۱۲ منہ ۱۳ بلاشبہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز و ہر دین تک ہے
دین نصاریٰ اور مسلمانوں کا وقت برابر ہو جاتا ہے۔ فقہاء ائمہ

۴۶۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مُلْكُ بْنُ مَعْوَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ سَائِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَدُوٍّ أَوْ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَمْ وَدَّيْهَا وَلَمْ يُؤْمِرْ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ -

بَابُ ۲۶۳۳ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ -

۴۶۶۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذِنِ اللَّهُ لَشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبُ لَهُ يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ -

۴۶۶۷- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

(از محمد بن یوسف از مالک بن مغول) طلحہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ ابن ابی ادوی سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر قرآن میں وصیت کرنا فرض کیوں کیا گیا؟ ہمیں تو حکم دیا گیا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی؟ انہوں نے کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر (عمل کرنے کی) وصیت کی تھی۔

باب جو شخص قرآن دیکھ کر دوسری کتابوں سے

بے نیاز نہ ہو یا قرآن کو اچھی آواز سے نہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتے جتنا قرآن کی طرف متوجہ ہو کر سنتے ہیں۔ جب اسے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمدہ آواز سے پڑھتے ہیں۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اتنی توجہ کے ساتھ کوئی بات سماعت

ملہ وصیت کی نفی سے مراد ہے کہ مال یا دولت یا دنیا کے امور میں یا خلافت کے باب میں کوئی وصیت نہیں کی اور اثبات سے یہ مراد ہے کہ قرآن پر عمل کرتے ہیے کی وصیت کی تو دونوں فقروں میں تناقض درپہہ گا۔ ۱۸ منہ لہ یعنی قرآن پر قناعت نہ کرے اور خود بخود مابے ضرورت یہود و نصاریٰ یا دوسرے مذہب والوں کی یا دنیا کی کتابیں دیکھنا سچے بھٹوں نے کہا لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ سے یہ مراد ہے کہ قرآن کو نعمت عظمیٰ سمجھ کر اس کی وجہ سے غنی اور بے پروا نہ ہو بلکہ دنیا داروں کی خوشامد کرے ان سے اپنے احتیاج بیان کرے بھٹوں نے کہا قرآن کو خوش آواز سے پڑھے ۱۲ منہ لہ طبری نے یحییٰ بن جعفر سے نقل کیا کہ مسلمان اگلی کتابیں جو یہود سے حاصل کی گئیں تھیں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جرایا۔ لوگ کیسے بخوف ہیں ان کا پیغمبر جو کتاب لایا اس کو مجھڑ کر دوسری کتابیں حاصل کرنا چاہتے ہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ لہ خوش آواز کا قرآن کا پڑھنا استنوں ہے یعنی ٹھہر ٹھہر کر تہلیل کے ساتھ متوسط آواز سے خوش آؤزی سے یہ مراد نہیں کہ گانے کی طرح ہلے تاکہ اس کو حرام کہا جاوے اور شافعیہ اور حنفیہ نے مکروہ رکھا ہے لیکن ابن بطلان نے ایک جماعت صحابہ اور تابعین سے اس کا جواز نقل کیا ہے حافظ نے کہا اس کا مطلب ہے کہ کسی حرف کے نکلنے میں خلل نہ آئے اگر حرف میں تغیر ہو جائے تو بالاجماع حرام ہے ۱۲ منہ

ہمیں فرماتے جتنی توجہ سے قرآن پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سُنتے ہیں جب وہ تغنی کے ساتھ پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں تعنی سے یہ مراد ہے کہ قرآن پر قناعت کرے (دوسری کتابوں یا دنیا کے مال و دولت کی اسے پروا نہ ہے)

باب ۲۶۳ اُغْتَبَا طِصَاحِ

الْقُرْآنُ
٣٦٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ
إِنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ آعْطَاهُ اللَّهُ مَا لَا
فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ إِنَاءَ اللَّيْلِ وَالتَّهَارِ
٣٦٤٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ سَمْعَانَ وَكَوْزَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَيْهِ اللَّهُ
الْقُرْآنُ فَهُوَ يَتْلُوهُ إِنَاءَ اللَّيْلِ وَإِنَاءَ
التَّهَارِ فَيَسْمَعُهُ حَارِ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي
كُنْتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَبَسْتُ مِثْلَ
مَا يَتَمَدُّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَهُوَ

اذا ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے صرف دو شخصوں پر رشک ہو
سکتا ہے۔ ایک تو وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے
وہ رات کو بھی اسے پڑھتا رہتا ہے (دن کو بھی) دوسرے
وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال دیا ہے وہ رات دن
ضرورت مندوں پر خرچ کرتا رہتا ہے۔

(از علی بن ابراہیم از روح از شعبہ از سلیمان از ذکوان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں پر فقط رشک ہو سکتا ہے ایک تو اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھا دیا وہ سات دن اسے پڑھتا رہتا ہے اس کا ہمسایہ اس پر یوں رشک کر سکتا ہے، کاش مجھے بھی قرآن اس شخص کی طرح یاد ہوتا تو میں بھی اسی طرح پڑھتا رہتا دوسرے اس شخص پر (رشک ہو سکتا ہے) جسے اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال عنایت فرمایا وہ اسے اچھے کاموں میں خرچ کرتا رہتا ہے اس پر کوئی شخص یوں کر سکتا ہے کاش مجھے

گورنمنٹ کالجز وال چیس ۱۲۱۳

۱۷۔ اس کی تفسیر کتاب العلم میں گزرتی ہے۔ رشک یعنی دوسرے کو جو نعمت اللہ نے دی اس کی آرزو کرتا یا بدست ہے۔ حمد درست نہیں وہ یہ ہے کہ دوسرے کی

يُهْلِكُكَ فِي الْحَيِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيْتُ
مِثْلَ مَا أُوتِيَ فَلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا
يَعْمَلُ -

بَاب ۲۶۳۳ خَيْرُكُمْ مَنْ
تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ -

۳۶۷۰ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهْمَالٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ
مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عَبْدِكَاهَنَّ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
صَلَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ
تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي امْرَأَةٍ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ
الْحُجَّاجُ قَالَ وَذَلِكَ الَّذِي أَتَعَدَّ فِي
مَقْعَدِي هَذَا -

۳۶۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَقَّانٍ رَضِيَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

بھی ایسی دولت ملتی تو میں بھی اسی کی طرح کرتا (اچھے اور خدمت
خلق کے کاموں میں خرچ کرتا رہتا)۔

باب جو شخص قرآن سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے
اس کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔

(از حجاج بن مہمال از شعبہ از علقمہ بن مرثد از سعد بن عبیدہ
از ابو عبد الرحمن سلمی) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے
اور سکھاتا ہے۔

سعد بن عبیدہ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن سلمی نے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کی خلافت میں لوگوں کو قرآن پڑھایا۔ ان کا یہ سلسلہ
حجاج بن یوسف کے زمانے تک قائم رہا۔ ابو عبد الرحمن کہا کرتے
تھے میں اس حدیث کی وجہ سے (تعلیم دینے کے لئے) بیٹھا ہوا ہوں
(دوسرا کوئی کام نہیں کرتا)۔

(از ابو نعیم از سفیان از علقمہ بن مرثد از ابو عبد الرحمن سلمی)
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں افضل وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے

لہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے قرآن سیکھنے سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے الفاظ پڑھنا
سیکھ لے بلکہ الفاظ کو صحت کے ساتھ سیکھے پھر ان کے معنی سیکھے پھر مطلب اور شان نزول وغیرہ غرض حدیث اور قرآن مجید دو علم دین کے ہیں جو شخص ان
کی تعلیم و تعلم میں مصروف ہے اس کا درجہ سب مسلمانوں سے بڑھ کر ہے مولانا فضل الرحمن صاحب فرماتے تھے اگر کوئی شخص رات میں عبادت کرتا رہے یعنی اذکار و
نوافل میں مصروف رہے وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا جو رات کو ایک گھنٹہ میں قرآن کے الفاظ اور مطالب اور معانی کی تحقیق میں اپنا وقت صرف
کرے حقیقت میں علم ساری نیکیوں کی جڑ ہے اور علم ہی پر ساری درستی اور زہد کا مدار ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا جاہل
سے مراد وہی شخص ہے جس کو بعد از مرگت بھی قرآن اور حدیث کا علم نہ ہو ۱۲ منہ علم یہ تعلیم و تعلم عام ہے۔ صرف دعو اور فقر و حدیث بھی اس قرآن کے لئے ضروری
ہیں۔ فلسفہ اسرار و شریعت جو ولی اللہ محدث و جلوا کا رموزہ اللہ الباقی وغیرہ کتب میں پیش کیا ہے وہ بھی اس میں شامل ہے غرض تعلیم سے مراد صرف ظاہر و باطنی نہیں ۱۲
علم و زہد

۴۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا حَتَّابٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
 سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ دَهَبَتْ نَفْسَهَا
 لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ
 زَوَّجْنَاهَا قَالَ أَعْطَاهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَحَدٌ
 قَالَ أَعْطَاهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَأَعْلَلَّ
 لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ
 كَذَا وَكَذَا أَقَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ
 مِنَ الْقُرْآنِ -

کا نکاح تجھ سے کر دیا۔

باب ۲۶۷۳ الْقُرْآنُ عَنِ
 ظَهْرِ الْقَلْبِ -

۴۶۷۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
 حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
 حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً
 جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ
 نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ
 ثُمَّ طَأَّأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الزَّوْأَةَ أَتَتْهُ

(از عمرو بن عون از حماد از ابو حازم) سہل بن سعد کہتے ہیں
 ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ عرض کیا میں
 نے اپنا نفس خدا اور رسول کے نام پر بخش دیا ہے (اللہ کے رسول
 جس طرح چاہیں مجھ سے خدمت لیں) آپ نے فرمایا مجھے تو عورتوں
 کی ضرورت نہیں۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا
 عقد میرے ساتھ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا اسے ایک جوڑا اکپروں کا
 بطور مہر دے دو عرض کیا میرے پاس تو کپڑے نہیں۔ آپ نے
 فرمایا کوئی چیز تو (حق مہر) دے خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ اس نے
 اس سے بھی سزدوری ظاہر کی (یہ بھی مجھے میسر نہیں) آپ نے فرمایا اچھا
 تجھے قرآن کچھ یاد ہے؟ اس نے کہا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھے
 یاد ہیں آپ نے فرمایا اچھا انہی سورتوں کے عوموں میں نے اس عورت

باب قرآن مکیم (بغیر دیکھے) زبانی حفظ)
 پڑھنے کی فضیلت -

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب بن عبد الرحمن از ابو حازم) سہل
 ابن سعد کہتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا حضرت! میں نے اپنا نفس آپ
 کے لئے بخش دیا ہے آپ نے اسے دیکھ کر باجی آنکھیں نیچی کر لیں یہ
 جب عورت نے یہ دیکھا کہ آپ نے اس کے بالے میں کوئی فیصلہ
 نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے
 اور عرض کیا اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں ہے تو اس کا
 عقد میرے ساتھ نکاح کر دیجئے، آپ نے فرمایا پاس کچھ دینے کو

۱۔ تو یہ سورتیں اس عورت کو سکھائے یہی مہر ہے اس حدیث کا بحث انشاء اللہ تعالیٰ آگے کتاب النکاح میں آئے گی اور باب کا مطلب اس سے یوں نکلتا ہے کہ آپ نے
 قرآن کی عظمت اس طرح ظاہر کی کہ وہ دنیا میں بھی مال و دولت کے قائم مقام ہے اور آخرت کا غنیمت لقا ہے ۲۔ اس سے اب یہ اختلاف الگ ہے کہ اس
 لئے قرآن مجید قرآن ہر سورت پر ہو سکتی ہے یا نہیں اس کی تفصیل کتب فقہ میں دیکھئے ۳۔ آپ مجسم شرافت و جلال تھے لہذا آپ کچھ نہ فرما کے دل شکن بھی نہ پڑا ہتھے تھے
 اس لئے صاف انکار بھی نہ کیا۔ عبد الرزاق

لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَكَ بِكَ ثَلَاثَ حَاجَةٍ فَرَوَّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا أَرَادَ قَالَ سَهْلٌ مَّا لَكَ رَدَّاهُ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَضَعُ بَارِئًا إِنْ لَيْسَتْ لَهُ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَيْسَتْ لَهُ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ جُلُوسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَا مَرِيحٍ فَدَعَى فَلَمَّا حَيَّاءُ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا أَسُودُ كَذَا أَسُورَةُ كَذَا عَدَهَا قَالَ اتَّقِرُّوهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قُلُوبِكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْكُمْ بَيَا مَعَاذَ مِنَ الْقُرْآنِ -

بَاب ۲۶۳۶ اسْتَدْرَاكَ الْقُرْآنِ وَنَعَاهِدُهُ

۳۶۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے عزیزوں کے پاس جا تلاش کر کچھ تولے کر۔ وہ گیا اور خالی ہاتھ لوٹ آیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا جا دیکھ بھال اور نہیں تو لوہے کی ایک انگلی بھی ہے۔ وہ گیا پھر خالی ہاتھ لوٹ کر آیا کہنے لگا بخدا یا رسول اللہ مجھے تو لوہے کی ایک انگلی بھی نہ مل سکی۔ البتہ یہ تہ بند (جسے میں باندھے ہوئے ہوں) میرے پاس ہے میں اسے بطور ہبہ دے دوں گا۔

سہل کہتے ہیں اس شخص کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ کہنے لگا۔ یہی سہل آج بھی چادر اس عورت کو ہبہ میں دیتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ لنگی کیا کام آئے گی؟ اگر تو اس کو پہنے تو عورت ننگی رہے گی۔ اور اگر عورت پہنے تو لونگ کا سہہ گا۔ یہ سن کر وہ مرد بھی بیٹھ گیا۔ دیر تک خاموس نا امید بیٹھا رہا۔ اس کے بعد کھڑا ہوا۔ آنحضرت نے دیکھا وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا۔ آپ نے حکم دیا وہ پھر بلا گیا۔ جب حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا کچھ قرآن بھی یاد ہے؟ کہنے لگا جی ہاں فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ کئی سورتیں اس نے شمار کیں۔ آپ نے فرمایا کیا حفظ ہیں؟ عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا اچھا تو میں نے یہ عورت اس قرآن کے عوض تیرے نکاح میں دی جو تجھے یاد ہے۔

بَاب ۲۶۳۷ قرآن کو ہمیشہ پڑھتے اور یاد کرتے رہنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از زافع) حضرت ابن عمر

لے کہ اگر قرآن کا پڑھنا چھوڑ دے گا تو وہ بھول جائے گا اگر حافظوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ کسی کے ماتھے قرآن کا پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں پھر ساری محنت برباد ہو جاتی ہے اور قرآن بھول جاتے ہیں ۱۲ منہ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَا لَكَ عَنْ كَافِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ
الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا
وَرِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ.

۴۶۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي ذَائِدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِئْسَ مَا لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ لِنَسِيتُ آيَةً كَيْتَ وَ
كَيْتَ بَلْ نَسِيتُ وَأَسْتَدْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ
أَشَدُّ نَفْسِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ التَّعَمُّ
۴۶۷۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ تَابَعَهُ بِشْرٌ عَنْ
ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَقِيقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۶۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ فِي نَفْسِي بَيِّنَةٌ
لَهُوَ أَشَدُّ نَفْسِيًّا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا.

بَابُ ۲۶۴۷ الْفَرَادَةُ عَلَى اللَّهِ آيَةٌ

۴۶۷۸- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رِيَّاسٍ قَالَ

رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قرآن جسے یاد ہو یا مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتا ہو، اس کی مثال
بندے سے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اگر وہ اس کی حفاظت
کے گا تو اس کے پاس رہے گا۔ اگر بے خبر ہو جائے گا تو وہ اونٹ
گم ہو جائے گا۔

(از محمد بن عروہ از شعبہ از منصور از ابووائل) حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر کوئی آیت بھول جاؤ تو اسے یوں نہ کہو کہ میں بھول گیا
بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ مجھے بھلا دی گئی اور قرآن کو پڑھتے رہا کرو کیونکہ
قرآن آدمی کھینے سے اونٹوں سے بھی زیادہ جلد نکل بھاگتا ہے۔

(از عثمان از جریر از منصور) مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
محمد بن عروہ کے ساتھ اس حدیث کو بشر بن عبداللہ نے بھی
عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

محمد بن عروہ کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریر نے بھی عبد اللہ سے
انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن سوڈ سے ایسا ہی روایت کیا

(از محمد بن العلاء از ابواسامہ از جریر از ابو بردہ) ابوموسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو۔ قسم اس پر درکار کی جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے قرآن اس سے بھی جلد نکل بھاگتا ہے جتنا جلدی اونٹ رسی
توڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

باب سواری پر قرآن پڑھنا۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از ابوایاس) عبداللہ بن منفل کہتے
ہیں فتح مکہ کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ

سورہ پر بیٹھے سورہ فتح (إِنَّا فَتَحْنَا) پڑھ رہے تھے۔

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ
مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَأْسِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ

باب ۲۶۴۸ تعلیم الصبیان القرآن

۴۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرِ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَدْعُوهُ

الْمُفَصَّلُ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

ثَوَّقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

أَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ

۴۶۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبَشٍ عَنْ سَعِيدِ

ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ جَعَلْتُ الْمُحْكَمَ

فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ

باب ۲۶۴۹ نسيان القرآن

هَلْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةً كَذَا أَوْ

كَذَا أَوْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى سَنُقَرِّئُكَ

فَلَا تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

باب بچوں کو تعلیم قرآن دینا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از ابوبشر سعید بن جبیر)

کہتے ہیں کہ قرآن کے جس حصے کو تم مفصل کہتے ہو (سورہ فحجرات سے آخر تک) وہ محکم ہے۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وصال پایا اس وقت میں دس برس کا تھا اور محکم پڑھ چکا تھا۔

(از یحییٰ بن ابراہیم از شمیم از ابوبشر از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے محکم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یاد کر لیا تھا۔

ابوبشر کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا محکم کیا ہے؟ انہوں نے کہا مفصل۔

باب قرآن بھول جانے کا بیان۔

کیا یہ کہنا درست ہے یا نہیں کہ میں فلاں آیت بھول گیا اللہ تعالیٰ سورہ اعلیٰ میں فرماتے ہیں ہم تجھے پڑھا دیں گے تو نہیں بھولے گا مگر جو اللہ تعالیٰ (بھولا دینا) چاہے؟

۱۔ باب لا کرام بخاری نے سعید بن جبیر اور ابراہیم شمیم کی کار کیا جنہوں نے اس کو کمرہ بھجا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا قرآن کی تفسیر مجھ سے پوچھو میں نے چھپنے میں قرآن یاد کر لیا تھا فدوی نے کہا سنیان مرعبین نے چار سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا ۹۲ سنہ تک حکم سے مراد وہ ہے جو نسخہ نہ ہو دوسری روایت میں یوں ہے میں وفات کے وقت پندرہ برس کا تھا اور سنا کر کرتی ہے اس کی وہ روایت کہ حقۃ الدواع میں ہیں اختلاف کے قریب تھا فلاں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی عرفات کے وقت تیرہ برس کی تھی پہنچنے کے کہا جوہر میں کی تھی شافعی نے کہا سولہ برس کی والدہ علم حقیقۃ الحال ۱۲ سنہ تک تو قفلت ابوبشر کا کلام ہے اور قتال کی تفسیر سعید بن جبیر کی طرف پہنچتی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ انکی روایت میں یہ صراحت ہے کہ یکلام سعید بن جبیر کا ہے حافظ نے ایسا ہی کہا اور میں نے اپنی عادت کے موافق حافظ پانچ مرتبہ جہا یا کہ یہ ظاہر کے خلاف ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ قفلت سعید کا کلام ہے اور لکھ تفسیر ابن عباس کی طرف پہنچتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو خود حافظ صاحب نے کہا ہے کہ ظاہر متبادر یہی ہے لیکن انہوں نے یہ روایت کو مفسر روایت کے موافق محمول کیا اور یہی مناسب ہے ۱۲ سنہ تک اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ نسیان کی نسبت آدمی کی طرف ہو سکتی ہے ۱۳ سنہ

۴۶۸۱- حَدَّثَنَا رَسِيْمُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

زَائِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحِمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي

كَذَا أَذْكَرَنِي آيَةٌ مِنْ سُورَةِ كَذَا-

۴۶۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَشَقَطُهُنَّ

مِنْ سُورَةٍ كَذَا أَتَابَعَهُ عَلَى بَنِي مُسِيرٍ وَعَبْدٌ

عَنْ هِشَامٍ-

۴۶۸۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ

فَقَالَ يَرْحِمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا أَذْكَرَنِي

آيَةٌ كُنْتُ أُسَيِّمُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا أَذْكَرَنِي-

۴۶۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

لَا حَدِيْثٌ يَقُولُ لَيْسَتْ آيَةٌ كَيْتٌ وَكَيْتٌ

بَلْ هُوَ نِسْبِي-

بَاب ۲۶۵ مَنْ لَمْ يَرَبَّاسًا

أَنْ يَقُولَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا-

(از ربیع بن یحیی از زائده از ہشام از عروہ) حضرت عائشہؓ

کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو مسجد میں قرآن

پڑھتے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے

فلاں فلاں سورتوں کی فلاں فلاں آیات یاد دلادیں۔

(از محمد بن عبید بن میمون از عیسیٰ) ہشام سے یہی حدیث

مروی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے۔ جنہیں میں فلاں سورت میں بھول گیا

مقا۔ محمد بن عبید کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر اور عبید نے

بھی ہشام سے روایت کیا۔

(از احمد بن ابی رجا از ابواسامہ از ہشام بن عروہ از

والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک شخص عبداللہ بن یزید کو رات کو ایک سورت پڑھتے

سنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس شخص نے مجھے فلاں فلاں سورت

کی فلاں فلاں آیت یاد دلادی جسے میں بھلا دیا گیا تھا۔

(از ابونعیم از سفیان از منصور از ابی وائل) عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یہ کہنا بڑی بات ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا، فلاں آیت بھول

گیا۔ اس کے بجائے یوں کہنا چاہیے وہ بھلا دیا گیا۔

باب سورہ بقرہ یا فلاں سورت کہنے میں کوئی

قباحت نہیں۔

۱۔ اس حدیث کی شرح اور ترجمہ ہے ۱۲ منہ ۱۷۔ باب الاکرام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن قانع نے فائز میں اور طبرانی نے معجم وسط میں اس سے روایت کیا یوں نہ کہ ہر سورت سورۃ آل عمران، سورۃ نساء بلکہ یوں کہو سورۃ جس میں بقرہ کا ذکر ہے اسی طرح سائرہ قرآن میں اس کی سند میں عیسیٰ ابن میمون عطا ضعیف ہے۔ ابن جریر نے اس کو موضوعات میں لکھا ہے ۱۲ منہ۔

۴۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيَّتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاكَ۔

۴۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُروَةُ عَنْ حَدِيثِ السُّدُورِيِّ مَعْرُومَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنَ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرُؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقَرِّئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْدَتْ أَسَاوِدُكَ فِي الصَّلَاةِ فَأَنْتَظِرْتُكَ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَبْتُهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأُكَ هَذِهِ السُّورَةَ الْيَوْمَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْقُرْ أَفِي هَذِهِ السُّورَةِ الْيَوْمَ سَمِعْتُكَ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَأْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَوْمَ سَمِعْتُ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابراہیم از علقمہ اور عبد الرحمن بن یزید) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں (آمن الرسول سے آخر تک) جو شخص رات کے وقت پڑھے اسے کافی ہو جائیں گی۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ از مسور بن مخرمہ و عبد الرحمن بن عبد القاری) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکم بن حزام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورہ فرقان پڑھتے سنا۔ میں نے کان لگا کر ان کی قرات سنی تو معلوم ہوا کہ وہ اسے ایسی قراتوں سے پڑھتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر بیٹھوں مگر میں خاموش رہا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو چادران کے گلے میں لپیٹی (تاکہ وہ چلے نہ جائیں) اور میں نے پوچھا تمہیں یہ سورت جو ابھی میں نے تمہیں پڑھتے سنی کس نے پڑھائی؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی میں نے کہا تم بھوٹ کہتے ہو۔ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت پڑھائی ہے (تم اس کے خلاف پڑھتے ہو) آخر میں انہیں کھینچتا ہوا حاضر بارگاہ رسالت کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہشام کو میں نے سنا وہ سورہ فرقان کو ایسی قراتوں سے پڑھتا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائیں۔ اور یہ سورت تو خود آپ نے مجھے پڑھائی ہے۔ آپ نے ہشام سے فرمایا ہشام پڑھو۔ انہوں نے پھر اسی طرح پڑھا

باب کا مطلب یہیں سے نکلا ہے ۱۲ منہ یعنی شب بیداری اور تہجد گزاری کا قرب اس کو مل جائے گا یا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا ۱۲ منہ

جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا عمر اب تو پڑھ۔ میں نے اس طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر فرمایا دیکھو قرآن سات قراءتوں پر نازل ہوا ہے جو تم آسانی سے پڑھ سکو پڑھو۔

(ابو یوسف بن آدم از علی بن مسہر از ہشام ازد الدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کو مسجد میں ایک قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو فرماتے لگے۔ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے کئی آیات یاد دلایا جو میں فلاں سورت میں بھول گیا تھا۔

باب قرآن کو صاف صاف ٹھیک پڑھ کر پڑھنا۔
اللہ تعالیٰ نے (سورہ مزمل میں) فرمایا۔ قرآن ترتیل سے پڑھ (ہر ایک حرف اچھی طرح نکال کر اطمینان کے ساتھ) اور (سورہ بنی اسرائیل میں) فرمایا۔ ہم نے قرآن محمود اچھوڑا کر کے اس لئے بھیجا کہ تو ٹھیک ٹھیک کر لوگوں کو پڑھ کر سنائے۔ اشعار کی طرح اسے جاری

هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُدُوفٍ لَمْ يُقَرِّبْنِيهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ أَفَرَأَيْتَ أَفْقَرَهَا الْفِرَاءَةَ أَلَيْسَ سَمِعْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ أَفَرَأَيْتَ يَا عُمَرُ أَفْقَرًا تَمَّا أَلَيْسَ أَقْرَأْنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۖ
۴۶۸۷۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ أَدَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ التَّلْكِيلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يُوحِيهِ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا أَوْ كَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا أَوْ كَذَا۔

باب ۲۶۵۔ التَّوْبِيلُ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَرَقَّ الْقُرْآنُ تَرْتِيلًا وَقَوْلُهُ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكَّةٍ وَمَا تُكْرَهُ أَنْ يُهَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ يُفْرَقُ بِفَصْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فَرَقْنَاهُ

یہ حدیث ابو یوسف بخاری نے یہاں امام بخاری نے باب کا مطلب اس سے اس طرح نکالا کہ اس میں سورہ فرقان کا لفظ ہے تو معلوم ہوا کہ وہ کہنا درست ہے سورہ فرقان سورہ بقرہ وغیرہ ۱۲۸۷ میں اس کو تریلی میں ترتیل کہتے ہیں ۱۲۸۷ یعنی ایسی جلدی پڑھنا کہ حرف بہ حرف نہ نکلیں مگر خدا اکھارا اخفاد سب جوتے ہو جائے اس کی کراہت میں کسی کو کلام نہیں اور ترتیل کے ساتھ جلدی پڑھنا بعضوں نے جائز رکھا ہے وہ اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ حضرت داؤد اور داؤد کا پڑھنا ایسا آسان کر دیا گیا تھا کہ وہ ساری کے کسی جانے کا حکم دیتے اور اس کے تیار ہونے سے پہلے پڑھ لیتے یہ حدیث ابو یوسف بخاری نے ۱۲۸۷

فَصَلَّاهُ۔

جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں قَرَفْنَا کا معنی ہے ہم نے اسے کئی حصے کر کے اتارا۔

۴۶۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا
مُهَذَّبُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي
وَاصِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَدُّنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ
فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمِفْصَلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ
هَذَا أَكْهَدُ الشَّجَرَاتِ قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ
وَلَا تِي لَا تَحْفَظُ الْقُرْآنَ الْيَوْمَ كَانَ يَقْرَأُ
بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي
عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمِفْصَلِ وَسُورَتَيْنِ
مِنْ آلِ حَمَّ۔

(از ابوالنعمان از مہدی بن میمون از واصل) ابوالواصل
کہتے ہیں ایک دن ہم صبح سویرے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کے پاس گئے۔ ایک شخص کہنے لگا میں نے تو گزشتہ رات مِفْصَل
سورتیں تمام پڑھ لیں۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اشعار کی طرح فرز
پڑھا؟ دیکھو ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراوت
سن چکے ہیں اور مجھے وہ جوڑ والی سورتیں بھی یاد ہیں جنہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ملا کر) نماز میں پڑھا کرتے تھے۔
یہ مِفْصَل کی اٹھارہ سورتیں تھیں اور دو سورتیں طم کی۔

۴۶۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَاشَةَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا
تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ
جَبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ
وَسَفَتِيهِ فَيَسْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرِفُ مِنْهُ
فَأَنزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الْكَوْنِي فِي لَا أَقْسِمُ بِبَوْمِ
الْوَيْسَةِ لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ

(از قتیبہ بن سعید از جریر از موسیٰ بن ابی عاشہ از سعید بن جبیر
از ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت لَا تُحَرِّكُ بِهِ
لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر نزول وحی کے وقت بہت دقت ہوتی۔ جبریل وحی
لاتے تو آپ زبان اور ہونٹ ہلاتے رہتے۔ یہ سختی لوگوں کو دیکھنے میں
معلوم ہوجاتی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ قیامت میں یہ آیت
نازل کی لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ
وَقُرْآنَهُ۔ یعنی آپ کے سینے میں محفوظ کرنا اور پڑھا دینا ہمارا کام
ہے۔ جب ہم اسے پڑھ چکیں، اس وقت جیسے ہم نے پڑھا آپ بھی

لہ یعنی تحوّل ہوتا۔ اس کو ابن منذر اور ابن جریر نے حمل کیا دوسری روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں ہے ایک شخص نے پوچھا اگر کسی نے صرف سورہ
بقرہ پڑھی اور دوسرے نے بقرہ اور آل عمران دونوں پڑھ لیں اولہ دونوں کا قیام اور ثبوت اور جہدہ ہر ایک سے توفیق کس کو سچا نہیں ہے کہا جس نے صرف
سورہ بقرہ پڑھی ابو حمزہ نے ان سے کہا میں تین دن میں سارا قرآن ختم کر لیتا ہوں انہوں نے کہا میں تو صرف سورہ بقرہ کو ترتیل کے ساتھ پڑھتا تیرے ساتھ ختم
سے بہتر جانتا ہوں ایک روایت میں ہے ابو حمزہ نے کہا میں ایک ماہ میں قرآن ختم کر دیتا ہوں انہوں نے کہا ایک سورت پڑھنا اس سے افضل ہے اس طرح
پڑھ کر کان نہیں دل یاد رکھ لینی سمجھ کر اس کے مضامین میں غور کر کے۔ حافظ نے کہا جلدی پڑھنا اسی شرط کے ساتھ منع نہیں ہے کہ حروف اور حرکات وغیرہ

سب اچھی طرح سے یاد ہوں درنہ منع ہے ۱۲ منہ

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ قُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أُنْزِلْنَا فَاسْتَمِعْ نَحْنُ أَرْسَلْنَا عَلَيْنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَكَ بِبَيِّنَاتٍ قَالَ وَكَانَ إِذَا آتَاكَ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأْ كَمَا وَعَدَ اللَّهُ -

پڑھیں۔ یعنی نزولِ وحی وقت سنتے رہیں اس کے بعد بیان کر دینا ہمارے ذمے ہے۔ یعنی آپ کی زبان مبارک میں اس کا سمجھا دینا ہمارے ذمے ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ان آیات کے نزول کے بعد جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس وحی لے کر آتے تو

آپ سر جھکا لیتے۔ جب جبریل علیہ السلام چلے جاتے تو اللہ تعالیٰ نے جیسے وعدہ کیا تھا (آپ کے سینے میں محفوظ کر دینا ہمارا ذمہ ہے) آپ اس کے مطابق پڑھ لیتے۔

باب ۲۶۵۲ مَدَامُ الْقِرَاءَةِ

۴۶۹۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ الْأَدُمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا -

باب مد و شد کے ساتھ قراءت کرنا۔ (از مسلم بن ابیرہیم از جریر بن حازم از دی) قتادہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءتِ قرآن کا طریقہ دریافت کیا تو کہا آپ مد کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۴۶۹۱ - حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُمِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا أَثَمَ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ -

(از عمرو بن عاصم از ہمام) قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قراءت کرتے تھے ؟ انہوں نے کہا آپ مد کے ساتھ قراءت کرتے تھے یعنی حرفوں کو جہاں بڑھانا چاہیے وہاں بڑھا کر پڑھتے، پھر انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی۔ بسم اللہ مد کے ساتھ پڑھا، رحمان کو مد کے ساتھ پڑھا اور رحیم کو بھی مد کے ساتھ پڑھا۔

باب ۲۶۵۳ التَّرْجِيعِ

۴۶۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو دُرَيْمٍ الْأَمِّيُّ إِيَّائِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ إِيَّائِي قَالَ

باب خلق میں آواز پھر اگر عمدہ آواز سے قرآن پڑھنا (از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از ابویاس) عبد اللہ بن غفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

۱۱۰۰ میں جس حرف کو لیا کرنا چاہیے اس کو لیا کرتے تھے وہ وہ حرف ہے جس کے بعد الف یا واو یا یا ہمزہ ۱۲ منہ سے بسم اللہ میں اس لام کو جو ۱۱۰۰ سے پہلے ہے یعنی میں ۱۲ منہ میں یا کو ۱۲ منہ سے غلط لانی نے کہا ترجمہ سے یہ مراد نہیں ہے کہ گانے کے طور پر قرآن پڑھے جیسے ہمارے زمانے کے بعض قاریوں نے اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ ہم کو ارمان کو نیک توفیق دے۔ ترجمہ سے یہ مراد ہے کہ آواز کو پھرانا یعنی اشیاء کرنا مثلاً آ آ آ جیسے کتاب التوحید میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تُسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيْتَنَهُ يَقْرَأُ وَهُوَ يَرْجِعُ.

باب ۲۶۵۲ حُضْنُ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

۳۶۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ بْنِ يَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْيَمَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ حَبِيبَةَ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُوتِيَكَ مِنْ مَادٍّ آمِنٍ مِزَامِيرُ آلِ دَاوُدَ.

باب ۲۶۵۵ مَنْ أَحَبَّ أَنْ

يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ-

۳۶۹۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ بَنِي

غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَى عَلَى الْقُرْآنِ قَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ غَيْرِي-

باب ۲۶۵۶ قَوْلُ الْمُعَرِّفِ لِلْقَارِئِ

حَسْبُكَ-

۳۶۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار ہو کر سورہ فتح (اِنَّا فَتَحْنَا) یا اس کا کچھ حصہ پڑھ رہے تھے۔ اونٹنی آپ کو لے کر چل رہی تھی، آپ نرمی کے ساتھ قراوت کر رہے تھے اور آواز دہراتے تھے۔

باب عمد آواز سے قرآن پڑھنا مستحب ہے۔

(از محمد بن خلف ابو بکر از ابو یحییٰ جہانی از یزید بن عبد اللہ بن ابوبردہ از حدیث ابوبردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روای ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے ابوموسیٰ تجھے تو آل داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے کچھ حصہ عطا ہو رہا ہے۔

باب دوسرے شخص سے قرآن پڑھوا کر سُننا۔

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابراہیم از عبیدہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا قرآن تو پڑھ کر سُننا میں نے کہا یا حضرت آپ کو کیا سناؤں؟ خود آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے دوسرے کی زبان سے سُننے میں لطف آتا ہے۔

باب قرآن مجید کسی سے پڑھوا کر سُننا اور بھر

نہیں کہہ کر اسے روکنا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از ابراہیم از

اصل میں مزمار رہے کہ کہتے ہیں۔ حضرت داؤد پہنچا اور ان کی امت والے کہا جی کہ اللہ کا بھین کیا کرتے تھے یہاں مزمار سے خوش آوازی مراد ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بہت خوش آواز شخص تھے۔ کہتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے ان کو کئی شعر سنوں سے پڑھا کرتے تھے اور ایسے خوش آواز تھے کہ ان کی آواز سن کر جانور جھپ ہو جاتے اور غاموشی سے لگتے رہتے۔ ۳۶۹۵

وَسَلَّمَ اَنْ مَنْ كَرَّ اَبَا لَا يَكْتُمُ مِنْ اَخِي سُوْدَةً
الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاكَ۔

۴۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ أَفْكَهْنِي إِلَى امْرَأَةٍ ذَاتِ حَسَبٍ
فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كُنْتَهُ فَيَسَا لَهَا عَنْ بَعْلِهَا
فَتَقُولُ نَعَمْ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطْ لَنَا
فِرَاشًا وَلَمْ يُفْتَشْ لَنَا كُنْفًا هَذَا أَتَيْنَاهُ
فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقِنِي بِهِ فَلَقِيْنَتُهُ بَعْدُ
فَقَالَ كَيْفَ نَصُومُ قَالَ كُلُّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ
تُحْتَمُ قَالَ كُلُّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمُّ فِي كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَةً وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ أَطِيقُ
أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ مِمُّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي
الْجُمُعَةِ قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ
أَفْطُرُ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ أَطِيقُ
أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ مِمُّ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمُ
دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَافْطَارَ يَوْمٍ وَاقْرَأْ فِي
كُلِّ سَبْعٍ كَيْلَالٍ مَكْرَةً فَلْيَتَنَّبِ قُبِلْتُ رُخْصَةً
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ أَتَى

کا ذکر کیا اور کہا آپ نے فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں لالت
کو پڑھ لیا کرے وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔

(از موسیٰ از ابو عوانہ از معمرہ از مجاہد) عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں
میرے والد نے ایک بڑے خاندان کی عورت سے میرا نکاح کر دیا اور
ہمیشہ اس کی خبر گیری کرتے رہتے۔ اس کے خاوند کا (یعنی میرا) چچہ
رہتے کہو تمہاری خاوند سے کیسے گزرتی ہے؟ اور وہ کہتی میرا خاوند بہت
اچھا (نیک) آدمی ہے مگر جب سے میں اس کے نکاح میں آئی ہوں
نہ تو اس نے میرے بستر پر قدم رکھا نہ میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ ڈالا۔
جب ایک عرصہ اس طرح گزر گیا، ان کی بہو (یعنی میری بیوی) یہی فرماتی
کرتی رہی۔ آخر عمر میں مجبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اچھا عبد اللہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔
عبد اللہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا تو روزے کتنے رکھتا ہے؟ میں نے کہا
ہر روز روزہ رکھتا ہوں۔ پھر پوچھا قرآن کتنے دن میں ختم کرتا ہے؟
میں نے عرض کیا۔ ہر رات میں ایک ختم کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا ہر مہینے میں صرف تین روزے رکھا کر اور ہر
مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے
تو اس سے زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا ہر ہفتے میں تین
دن روزہ رکھا کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تو اس سے بھی زیادہ
طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا دو دن افطار کر ایک دن روزہ رکھ

۱۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں اتنا قرآن بھی پڑھنا کافی سمجھا کہ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے ۱۲ منہ لے
یعنی مجھ سے اخلاط نہیں کیا یکنہ ہے ان بات کا کثرت اور مرد میں جو معاملہ ہوتا ہے وہ نہیں کیا نہ محبت نہ مساس بعضوں نے میں ترجمہ کیا ہے اس نے ہر ماہ یہاں باغخانہ
کی تلاش نہیں کی میں کچھ کہا یا یہاں نہیں کیا نہیں باغخانہ جانے کہ مندرجہ ہوا مطلب یہ ہے کہ عبد اللہ رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں دن کو روزہ رکھتے ہیں ۱۲ منہ لے بظاہر اس
حدیث میں اشکال ہے وہ یہ کہ ہفتے میں تین روزے اس سے ٹھیکہ ہوتے ہیں کہ دو دن افطار کرے اور ایک دن روزہ رکھے کیونکہ اس میں ایک ہفتہ میں تین روزوں کا
سے کپڑے ہیں حافظ نے کہا شاید یہ راوی کی غلطی ہے اس نے مقدم مؤخر کر دیا ۱۲ منہ لے یہ سلاوہ رکھنے سے زیادہ شکل ہے نفس پر بہت شاق ہوتا ہے نہ رکھنے کی تائید
ہوتی ہے نہ افطار کی ۱۲ منہ

كَثُرَتْ وَصَغُفَتْ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ
الشُّبُعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ يَقْرَأُ
يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ آخَفَ عَلَيْهِ
بِاللَّيْلِ وَإِذَا آتَا أَنْ يُتَقَرَّى أَفْطَرَا أَيَّامًا
وَأَحْطَى وَصَامَ مِثْلَهُمْ كِرَاهِيَةً أَنْ يُتَقَرَّ
شَيْئًا قَارَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ وَفِي
خَمْسٍ وَإِنْ تَرَاهُمْ عَلَى سَبْعٍ

میں نے عرض کیا مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا
اچھا سب روزوں سے افضل روزہ داؤد علیہ السلام کا اختیار
کہ ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کرے اور قرآن کا ختم
سات راتوں میں ایک بار کیا کرے
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہا کرتے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا کیونکہ اب میں ضعیف اور
بوڑھا ہو گیا ہوں۔

(مجاہد کہتے ہیں) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قرآن کا ساتواں
حصہ یعنی ایک منزل دن کو کسی کو سنا دیتے۔ رات کو جو منزل پڑھنا ہوتی اسی کو دن میں سنا دیتے تاکہ رات کو اس کا
پڑھنا آسان ہو جائے۔ (اس میں بھولیں نہیں) اور طاقت حاصل کرنے کے لئے یوں کرتے کہ کچھ روز تک برابر افطار
کرتے لیکن دن گنتے جاتے پھر اتنے دن مسلسل روزے رکھتے۔ انہیں یہ بات پسند نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے جو طے ہو گیا تھا (ایک دن افطار ایک دن صوم) اس میں کمی نہ ہو جائے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں بعض راویوں نے اس حدیث میں یوں نقل کیا ہے کہ تین دن راتوں میں
ایک ختم کیا کرے یا "بانچ راتوں میں" لیکن اکثر راوی یوں نقل کرتے ہیں "سات راتوں میں ایک ختم کیا کرے" (جیسے اوپر ذکر کیا)
(از سعد بن حفص از شیبان از یحییٰ از محمد بن عبد الرحمن از
ابو سلمہ) عبدالرحمن بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو کہنے دن میں قرآن ختم کیا کرے

۳۶۹۸ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمُودٍ

اس حدیث کا دوسرا اکثر حافظ فیہی بخاری کی منزل پڑھا کرتے ہیں اور سات دن میں ایک ختم کیا کرتے ہیں۔ اتنا پڑھنے والوں کو قرآن مجید یاد ہو جائے۔ دوسرے
روایت میں یوں ہے کہ آپ نے پہلا ایک ماہ میں ختم کرنے کے لئے فرمایا۔ پھر پچیس دن میں پھر پندرہ دن میں پھر پانچ دن میں اور اس سے کم میں ناجائز نہ دی سعید
بن مسعود نے ابن مسعود سے کہا لا کہ قرآن تین دن سے کم میں ختم نہ کرو ایک روایت میں ہے جس نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا وہ کہہ نہیں سکتا اچھا آدمی نے کہا اختیار
یہ ہے کہ میں کوئی خاص حدیث نہیں ہے بلکہ ہر شخص کی حالت اور وقت اور فرصت پر منحصر ہے ہر شخص کو پانچ دن میں پڑھنا چاہیے جب تک کہ اس کا اندام نڈی نہ پیدا ہو۔ میں
کہتا ہوں قرآن کی عبادت میں یوں ہے کہ سات دن سے کم میں نہ پڑھا اور بیت سے علیا ظاہر ہے کہ پانچ دن سے کم میں ختم کرنا حرام ہے۔ حافظ نے کہا یہ قول
غریب ہے اور بیت سے سلف سے ثبات ہوا ہے کہ انہوں نے تین دن سے کم میں ختم کیا ہے۔ سنہ ۱۱۱۱ھ تک تو پڑھا ہے میں کو ضعف کی وجہ سے صوم دلاؤ نہ
پڑھنا تھا اس کے بدلے یہ کرتے کہ مثلاً روز بروز روزہ نہ رکھا جب طاقت آگئی تو دس روزے برابر رکھنے حساب دی پڑ گیا جو آنحضرت سے سنا تھا
کہ ایک روز روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مشکل اپنے آپ پر مولیٰ تھی اس کو ساری عمر نبیانا پڑھا۔ اگر آنحضرت کی رخصت اور آسانی
کو قبول کر لیتے تو ہر مہینے میں تین روزے کافی ہوتے یہاں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ عبداللہ کی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کوئی تھی آنحضرت کی عبادت کے سامنے
عبداللہ کی عبادت بہت کم کیونکہ عبداللہ ایک جود رکھتے تھے اس کا بھی یہ حال کہ کہیں اس کے بستر پر جانا نصیب نہیں ہوتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیبیاں
رکھتے تھے اور نو بیبیاں ان کے علاوہ اور ایک کا حق اور فرماتے مسلمانوں کی تمام ملکی اور مذہبی خدمتوں کا انصرام اپنی ذات یا برکات سے کرتے لڑائیوں کے
سامان کہتے اکثر جنگوں میں یہ نفر نفیس رکھتے جاتے ایک جان اور سوا فیر اس کے ساتھ پھر چڑھ کر عبادت بھی کرتے ہر مہینے میں تین روزے تو

اس حدیث میں یوں ہے کہ آپ نے پہلا ایک ماہ میں ختم کرنے کے لئے فرمایا۔ پھر پچیس دن میں پھر پندرہ دن میں پھر پانچ دن میں اور اس سے کم میں ناجائز نہ دی سعید بن مسعود نے ابن مسعود سے کہا لا کہ قرآن تین دن سے کم میں ختم نہ کرو ایک روایت میں ہے جس نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا وہ کہہ نہیں سکتا اچھا آدمی نے کہا اختیار یہ ہے کہ میں کوئی خاص حدیث نہیں ہے بلکہ ہر شخص کی حالت اور وقت اور فرصت پر منحصر ہے ہر شخص کو پانچ دن میں پڑھنا چاہیے جب تک کہ اس کا اندام نڈی نہ پیدا ہو۔ میں کہتا ہوں قرآن کی عبادت میں یوں ہے کہ سات دن سے کم میں نہ پڑھا اور بیت سے علیا ظاہر ہے کہ پانچ دن سے کم میں ختم کرنا حرام ہے۔ حافظ نے کہا یہ قول غریب ہے اور بیت سے سلف سے ثبات ہوا ہے کہ انہوں نے تین دن سے کم میں ختم کیا ہے۔ سنہ ۱۱۱۱ھ تک تو پڑھا ہے میں کو ضعف کی وجہ سے صوم دلاؤ نہ پڑھنا تھا اس کے بدلے یہ کرتے کہ مثلاً روز بروز روزہ نہ رکھا جب طاقت آگئی تو دس روزے برابر رکھنے حساب دی پڑ گیا جو آنحضرت سے سنا تھا کہ ایک روز روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مشکل اپنے آپ پر مولیٰ تھی اس کو ساری عمر نبیانا پڑھا۔ اگر آنحضرت کی رخصت اور آسانی کو قبول کر لیتے تو ہر مہینے میں تین روزے کافی ہوتے یہاں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ عبداللہ کی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کوئی تھی آنحضرت کی عبادت کے سامنے عبداللہ کی عبادت بہت کم کیونکہ عبداللہ ایک جود رکھتے تھے اس کا بھی یہ حال کہ کہیں اس کے بستر پر جانا نصیب نہیں ہوتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیبیاں رکھتے تھے اور نو بیبیاں ان کے علاوہ اور ایک کا حق اور فرماتے مسلمانوں کی تمام ملکی اور مذہبی خدمتوں کا انصرام اپنی ذات یا برکات سے کرتے لڑائیوں کے سامان کہتے اکثر جنگوں میں یہ نفر نفیس رکھتے جاتے ایک جان اور سوا فیر اس کے ساتھ پھر چڑھ کر عبادت بھی کرتے ہر مہینے میں تین روزے تو

قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرْتَفَرْدٍ
الْقُرْآنَ ۚ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ وَأَخْبَسَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ
الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةَ حَتَّى
قَالَ أَقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ
بَاب ۲۵۸۰ الْبُكَاءُ عِنْدَ
قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ -

۴۶۹۹ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا
يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ
عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ
الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ
يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَ
بَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الصُّمَيْعِ
عَبْدُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اقْرَأْ عَلَىَّ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ

دوسری سند (از اسحاق از عبید اللہ از شیبان از یحیی
از محمد بن عبد الرحمن مولى بنی زہرہ از ابو سلمہ) یحیی کہتے ہیں میرا
خیال ہے شاید میں نے یہ حدیث خود ابو سلمہ سے (بلاد اسلم) سنی ہے
بہر کیف ابو سلمہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا ہر
ہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کر۔ میں نے عرض کیا مجھے تو زیادہ
قوت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا سات راتوں میں ختم کیا کر
اس سے زیادہ مدت بڑھئے۔

باب قرآن پڑھتے یا سُننے وقت رونا

(از صدقہ از سفیان از سلیمان از ابراہیم از عبیدہ
از عبد اللہ بن مسعود) یحیی کہتے ہیں اس حدیث کا ایک حصہ
حضرت عمرو بن مَرْثَہ سے منقول ہے کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔

دوسری سند (از مسدد از یحیی از سفیان از اعمش از
ابراہیم از عبیدہ از عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) اعمش کہتے ہیں
میں نے اس حدیث کا ایک ٹکڑا تو خود ابراہیم سے سنا (اد)
ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے عمرو بن مَرْثَہ رضی اللہ عنہ نے نقل
کیا انہوں نے ابراہیم سے۔

سفیان ثوری نے اس حدیث کو اپنے والد اسمعید بن مسروق
ثوری سے بھی روایت کیا جیسے اعمش سے روایت کیا انہوں نے

لے ہوا یہ کہ پہلے یحیی کو یہ گمان ہوا کہ انہوں نے یہ حدیث محمد بن عبد الرحمن کے واسطے سے ابو سلمہ سے سنی ہے تو اسی طرح اس حدیث کو نقل کیا یہ خیال
آیا کہ نہیں میں نے خود ابو سلمہ سے ہی سنا یا پہلے یہ خیال تھا کہ میں نے ابو سلمہ سے خود ہی سنی ہے پھر گمان ہوا کہ محمد بن عبد الرحمن سے سنی ہے ۱۲ منہ سال یعنی
سات راتوں سے کم میں ختم نہ کر سکتا تھا کہ یہ بھی تحریم کے لئے نہیں ہے مگر بعض ظاہر یہ کہ یہ قول ہے کہ تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا حرام ہے
۱۲ منہ سال کی عمر کی نشانی ہے ۱۲ منہ

اٰخِرَ الْوَمَانِ قَوْمٌ حُدَّتْ اُلسَّانُ سَفَهًا
الْاَحْلَامُ يَقُولُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ
يَهْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مِثْلًا يَهْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيَّاهُمْ حَتَّا يَهْرَهُمْ
فَاَنْسَبَا لِقَبِيضَتِهِمْ فَاَقْتُلُوهُمْ فَاَنْ قَتَلَهُمْ
لَمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

۴۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
قَالَ أَخْبَرَنَا مَا يَلِكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُشَيْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْأَحْدَرِيِّ رَوَاهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ
قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ فَتَمُوتُ صَلَاتُهُمْ
وَصِيَامُكُمْ وَمَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلُكُمْ وَمَعَ
عَمَلِهِمْ وَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ
حَتَّا يَهْرَهُمْ يَهْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا
يَهْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي
التَّصَلُّ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدَاحِ
فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى
شَيْئًا وَيَتَمَادَى فِي الْقُرُوقِ۔

افضل کلام یعنی حدیث یا آیت پڑھیں گے (اس سے سند و دلیل
پیش کریں گے) مگر دراصل (اسلام سے اس طرح باہر ہو جائینگے
جیسے تیرشکار کے جانور سے نکل کر الگ ہو جاتا ہے۔ نو یا ایمان ان
کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا) زبان پر اللہ اللہ اسلام اسلام مگر دل
میں کفر و بددیانتی، تم لوگ انہیں جہاں دیکھنا قتل کرنا جو شخص بھی
انہیں قتل کرے گا، قیامت کے دن بڑا ثواب حاصل کرے گا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از یحیی بن سعید از محمد بن
ابراہیم بن حارث تمی از ابو سلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے کہ کچھ لوگ تم میں ایسے پیدا ہوں گے کہ تم اپنی
نماز کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں اور اپنے روزے ان کے
روزوں کے مقابلے میں اور اپنے نیک اعمال ان کے نیک اعمال
کے مقابلے میں حقیر جانو گے۔ قرآن پڑھیں گے مگر زبان سے قرآن
ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا (دل پر کچھ اثر نہ ہوگا) وہ دن
سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیرشکار کے جانور سے باہر نکل
جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) شکاری اپنے تیر کے پھل کو کچھ
توصاف، لکڑی کو دیکھے تو صاف، پر کو دیکھے تو صاف، البتہ ہونا
دیکھ کر شک ہوتا ہے کہ (شاید) کچھ لگا ہے۔

۱۔ یہ حدیث غلامیوں کے باب میں ہے جو ظاہر میں ایمان و تہجد گزار شب بیدار کیوں دل میں ذرا ایمان نہ تھا خلیفہ یحییٰ سے بڑے
اور ملازم کو قتل کرنے میں مصروف دیکھتے تھے بات میں مسلمانوں کو کافر بنانا ان کا مشہور تھا شرح السنہ میں ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ غار کو تمام خلقت سے کھاجاتے تھے
کہتے تھے انہوں نے ان آیتوں کو کافروں کے باب میں وارد نہیں کیا تھا بلکہ ان کا خطاب نے کہا کہ غار کے گمراہ تھے مگر اس پر احتجاج ہے کہ وہ کافر نہ تھے اودان سے
مناسکت وغیرہ جانتے تھے۔ ان کا زہر و جلال تھا ان کی گواہی قبول تھی۔ حضرت علیؓ نے سے پوچھا گیا کہ یہ لوگ کافر ہیں؟ انہوں نے کہا کفر سے تو بچے کچھ کافر تھے مگر جو
سکتے ہیں۔ کہا منافق ہیں؟ کہا منافق تو لاش کی یا دھوڑی کہتے ہیں اسی لوگ تو مات دن اللہ کی یاد کرتے ہیں۔ پوچھا پھر کون ہیں؟ فرمایا یہ لوگ حق سے بڑے
اندھے اور ہرے ہو گئے (یعنی مسلمان ہیں) ۱۲ منہ ۱۷ سو فارسی تیرہ وہ مقام ہے جو چلے سے لگا یا جاتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے رادی کو شک ہے کہ
آپ نے سرفرا کا بھی ذکر کیا یا نہیں ۱۲ منہ

۴۰۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السُّؤْمُنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُكْرَجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالسُّؤْمُنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يَعْمَلُ بِهِ كَالْتَمْرِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحُ لَهَا وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالزَّيْتَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَخَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ

بَاب ۲۶۶ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا امْتَلَفْتُمْ قُلُوبَكُمْ

۴۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا امْتَلَفْتُمْ قُلُوبَكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عِنْدَهُ

ہو (قرآن پڑھنا موقوف کر دو)

۴۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَامَةُ بْنُ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا امْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبَكُمْ

(از مسدود از یحییٰ از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال سنگترے کی ہے مزہ اور خوشبود و نوزں اچھے، اور جو مسلمان قرآن خوان نہیں ہوتا (علم قرآن نہیں) مگر اس پر عمل کرتا ہے، اس کی مثال کھجور کی سی ہے مزہ عمدہ لیکن خوشبو مطلق نہیں۔ جو منافق قرآن پڑھتا ہے مگر دل میں نور ایمان نہیں اس کی مثال زبجان کی ہے جس میں خوشبو ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا، جو منافق قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال اندرائن کی سی ہے جس کا مزہ اور بود و نوزں خراب ہیں۔

بَاب ۲۶۷ قرآن اُس وقت تک پڑھتے رہنا چاہیے جب تک دل لگا رہے۔

(از ابو النعمان از حماد از عمران جونی) جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک قرآن پڑھنے سے تمہارے دل مانوس رہیں (اختلاف و فساد کی نیت نہ ہو یا جب تک دل لگے شوق سے پڑھتے رہو) پھر جب تم میں اختلاف پڑ جائے (مکرار و فساد کی نیت ہو جائے) تو اٹھ کھڑے

(از عمرو بن علی از عبد الرحمن بن مہدی از سلام بن مطیع از ابو عمران جونی) جندب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کو اسی وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل ملے جلے (یا لگے) رہیں جب اختلاف اور جھگڑا کرنے لگو تو اٹھ کھڑے ہو (پڑھنا موقوف کر دو)

۱۲- ایسا نہ ہو کہ آپس کی فضا اور جہت دھری سے قرآن کے ایسے معنی کرنے لگو جس کی وجہ سے گمراہ ہو جاؤ اور خدا کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ ۱۲- منہ

قَالُوا اِخْتَلَفْتُمْ فَقَوْمًا عَنْهُ تَابَعَهُ الْحَارِثُ
ابْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي عُمَرَ
وَكَمْ يَرْفَعُهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَابَانُ وَقَالَ
عُذْرَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عُمَرَ سَمِعْتُ
جُنْدُبًا يَقُولُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي عُمَرَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُمرَ كَوْلَهُ وَ
جُنْدُبُ أَصَحُّ وَأَكْثَرُ-

سلام کے ساتھ اس حدیث کو مارث بن عبید اور سعید بن زید نے
بھی ابو عمران جونی سے روایت کیا۔
حماد بن سلمہ اور ابان نے اسے مرفوع نہیں کیا۔ (بلکہ موقوفاً
روایت کیا)۔ غندر بن محمد بن جعفر نے بھی شعبہ سے انہوں نے ابو عمران
سے یوں روایت کیا کہ میں نے جندب سے سنا وہ کہتے تھے یعنی موقوفاً
روایت کیا۔ عبد اللہ بن عون نے اسے ابو عمران سے، انہوں نے
عبد اللہ بن ہامت سے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا

قول روایت کیا مرفوع نہیں کیا۔ جندب کی روایت زیادہ صحیح ہے اگر راویوں نے اسے جندب ہی سے روایت کیا ہے نہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جیسے ابن عون نے روایت کیا۔

۴۰۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ
عَنِ الزَّيْلِ بْنِ سَلْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَكْلَهُ سَمِعَ
رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَلَا قَهَا فَأَخَذَتْ يَدَيْهِ فَأَنْطَلَقَتْ
بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا كُنَّا
مُحْسِنٌ فَأَقْرَأَ أَكْبَرُ عَلَيْنِي قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ اِخْتَلَفُوا فَأَهْلَكَهُمْ-

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عبد الملک بن میسرہ از
نزال بن سیرہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص
کو ایک آیت پڑھتے سنا کہ جس طرح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اس کے خلاف وہ شخص
پڑھ رہا تھا۔ چنانچہ عبد اللہ بن مسعود نے اس کا ہاتھ پکڑا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ نے فرمایا تم
دونوں ٹھیک ہو پڑھتے رہو۔

شعبہ کہتے ہیں میرا گمان غالب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی کتاب میں جھگڑا نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے امتوں میں اختلاف کیا اور اللہ نے انہیں تباہ کر دیا۔

۱۔ حارث بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت کو دارمی نے اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت کو حسن بن سفیان نے مستند میں وصل کیا ۱۲۱ھ اس کو
اسما علی نے وصل کیا ۱۲۱ھ اس کو ابو عبیدہ اور نسائی نے وصل کیا ۱۲۱ھ یعنی بیکار جھگڑوں کی وجہ سے جو نفسانیت سے کئے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں اختلاف
سورۃ احقاف میں جہاں تھا کہ اس میں ۳۵ آیتیں ہیں یا ۳۶ آیتیں ۱۲۱ھ

کتاب النکاح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۲۶۶۱ الذَّعِيفُ فِي النِّكَاحِ

يَقُولُهُ تَعَالَى نَاكِحُوا مَا طَابَ

لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ -

۲۷۰۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ

ابْنُ أَبِي مُخَيْمٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطًا إِلَى

بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالُوا أَخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ نَفَاثَةٌ وَمَا

فَقَالُوا أَوَ آيِنُ لُنَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا

فَإِنِّي أَصَلْتُ اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ أَنَا

أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ أَنَا

أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًا أَوْ كَذَا أَمَا اللَّهُ

کتاب نکاح کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

باب نکاح کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے (سورہ نسا میں) فرمایا تم کو جو عورتیں

پسند ہیں ان سے نکاح کر لو۔

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از حمید بن ابی محمد طویل)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے حضرت علی، عبد اللہ بن عمر

اور عثمان بن مظعون اہل بیت المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق دریافت

کیا۔ جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم خیال کیا

کہنے لگے ہم کہاں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاں۔ ہمیں آپ سے

کیا نسبت! آپ کے تو اللہ نے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔ ہم

لوگ گناہگار ہیں ہمیں بہت عبادت کرنی چاہیے۔ چنانچہ ایک کہنے

لگا۔ میں آئندہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرا بولا میں ہمیشہ

روزے رکھا کروں گا۔ کوئی دن بے روزہ نہ گزاروں گا۔ تیسرے نے

کہا میں عمر بھر عورتوں سے الگ رہوں گا نکاح ہرگز نہ کروں گا۔

اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ باتیں کی ہیں؟۔ سنو! خدا کی قسم

میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے

زیادہ پرہیزگار ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں کیلئے روزہ

ملہ نکاح کے معنی لغت میں جوڑنا اور شریعت میں نکاح عقدا اور ملی دونوں کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا عقدا کا حقیقی معنی ہے طہی بخاری
بعضوں نے اس کے برعکس کہا ۱۲ منہ ملہ تمام کا صیغہ تلاً استخبا پر محمول ہوگا۔ منفعہ نے بھی یہی کہا ہے کہ نکاح عبادت ہے اور چاہے
ملک میں بھی نکاح کو کار غیر کہتے ہیں مثلاً غیب نے کہا وہ عبادت نہیں ہے۔ حافظ نے کہا جب مستحب منفعہ کے تو عبادت ہوگا ۱۳ منہ

إِنِّي لَا خُشْيَاكُمْ يٰٓرَبِّهِ ۖ وَآتَاكُمْ لَهُ وَلَدًا
أَصُوْمُوا أَفْطِرُوا أَمْ يَلِيْ دَارِقُدْ وَأَتَزَوَّجُ
النِّسَاءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُلَّتَنِ فَلَيْسَ مِنِّيْ

٨٠٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ
قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسِطُوا فِي
الْيَتِيمَةِ فَاحْكُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
مَشْنُوعٌ وَتِلْكَ وَرُبَاعٌ فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا
تَقْدِرُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
ذَلِكَ أَدْنَى الْأَتَعُولُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُمِّ
الْيَتِيمَةِ تُكُونُ فِي حَجَرٍ وَبَيْنَهُمَا فَيَرْغَبُ
فِي مَا لَهَا وَجَبَّالِهَا يُرِيدُ أَنْ يَنْزَوِجَهَا
يَأْذُنِي مِنْ سِتَّةٍ صَدَاقُهَا فَهُمْ أَوْ أَنْ
يُنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا إِلَيْهِنَّ فَيَكْبِلُهَا
الصَّدَاقُ وَأُمُورُ بَنِكَاحٍ مِنْ سِوَاهُنَّ
مِنَ النِّسَاءِ -

بِأَيِّهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَسْطَعَا مِنْكُمْ
أَبَاءَهُ فَلْيَتَرَوْا لَاتَهُ أَغْصُ
لِلْبَصَرِ دَا حُصْنِ لِلْفَقْرِ وَهَلْ

بھی رہتا ہوں۔ رات کو نوافل بھی پڑھتا ہوں، سوتا بھی ہوں۔
 عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ جو شخص میرے طریقے کو پسند
 نہ کرے وہ میرا نہیں ہے۔

(از علی از حسان بن ابراہیم از یونس بن یزید از زہری)
عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَا تَقْسِطُوا الْاَوْْلَادَ ۚ۔ انہوں نے کہا میرے بھائی آیات اس بلے میں اتری ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو، وہ اس کی مالداری اور حسن پر فریفتہ ہو کر یہ جیسا ہے کہ معمولی مہتر سے کم مہر مقرر کر کے اس سے نکاح کر لے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا یعنی ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح نہ کرو جب تک ان کے حق میں انصاف نہ کرو یعنی ان کا پورا مہر نہ ٹھہراؤ اور یہ حکم دیا کہ ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کر لو۔

باب ۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو شخص جماع پر قادر ہو وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح کے بعد دوسروں کی عورتوں کو تکلیف اور زلزلے پر آمادہ نہ ہو۔ اور یہ بیان کہ جس شخص کو عورت کی خواہش نہ ہو کیا وہ بھی

یعنی مسلمان نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ نکاح کو سنت نہ کہ جائز سمجھے یا طلاق میں دوسرے ارکان اسلام سب داخل ہیں ان کو پسند نہ کرنے سے والا تو کافر ہی ہوگا۔ حنفیہ کہتے ہیں نکاح سنت ہو کہہ ہے شافعیہ کہتے ہیں سراح ہے۔ شروکانی نے بعضوں کا مذہب یہ لکھا ہے کہ نکاح اس شخص کے لئے مشروع ہے جو جماع پر قیاد ہو اور جس کو حرام میں پڑ جانے کا ڈر ہو اس پر عجب ہے اور دوسروں سے الگ رہنا مجبوری میں لیکر نہا یا ہادی شریعت میں جائز نہیں ۱۲ نہ ۱۳ یعنی اس آیت میں مجبور فرمایا انکم شریعت کو کیوں میں انصاف نہ کر سکو تو جو عورتیں تم کو پسند آجائیں ان سے نکاح کرو تو عودہ حق اللہ عنہ ہے اس کا مطلب پوچھا کہ کثیرہ بلوکوں میں انصاف نہ کرنے کا کیا مطلب ہے اور فاکو، اطاب لکھنوی حجاز کو شرط وان غفرتم سے کیا تعلق ہے یہ آیت سورہ نساء میں ہے اور یہ حدیث اس حدیث کی تفسیر میں گزرنے لگی ہے ۱۲ نہ ۱۳ یعنی ہر مثل جل اس بلوی کا ہوتا ہے اس سے کم ۱۲ نہ

يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرْبَ لَهُ فِي التَّكَامُلِ

نکاح کر سکتا ہے ۹

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابراہیم) علقمہ رضی

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا

کہتے ہیں میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا حضرت

إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ

عثمان رضی اللہ عنہ منا میں ان سے ملے اور کہنے لگے ابو عبد الرحمن

فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمَعْنَى فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ پھر دونوں میں تخلیہ ہوا۔ حضرت عثمان رضی

إِنِّي إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَخَلَا فَقَالَ عُثْمَانُ

نے کہا ابو عبد الرحمن کیا تمہیں خواہش ہے میں ایک کنواری لڑکی

هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ تُزَوِّجَنِي

سے تمہارا نکاح کروں تمہیں جوانی کا لطف یاد آ جائے ۹ جب

بَلَاؤًا تَذَكَّرُ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأَى

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت عثمان کا یہی

عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا

مطلب تھا (اور کوئی راز کی بات نہیں) تو اشاعے سے مجھے بلایا۔

أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَأَنْتَ تَهْتِكُ

یا علقمہ! میں ان کے پاس گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے

إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَكِنْ قُلْتُ ذَلِكَ

یہ کہہ رہے تھے اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ میں خواہ مخواہ نکاح کروں تو

لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں ایسا حکم

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مِنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ

نہیں دیا بلکہ) فرمایا ہے جو انوائتم میں جو جماع پر قادر ہو وہ نکاح

الْبَاءَةِ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ

کرے اور جو جماع پر قادر نہ ہو (مگر شہوت ہوتی ہے) وہ دھن

فَعَلَيْهِ بِالْقَوْمِ فَإِنَّ لَهُ وَجَاعًا

رکھے اس لئے کہ روزہ شہوت کو کم کرتا ہے۔

بَابُ ۲۶۳ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ

باب جو شخص خانہ داری کی طاقت نہ رکھتا ہو

الْبَاءَةِ فَلْيَصُمْ

(عورت پر قادر نہ ہو سکے یا محتاج ہو لیکن شہوت

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابراہیم)

۱۲۔ یہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے ۱۲۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جو شخص عورتوں پر قادر نہ ہو سکے اس کو نکاح نہ کرنا چاہیے بلکہ
نے اسی حالت میں ہی نکاح جائز رکھا ہے بشرطیکہ عورت راضی ہو۔ حافظ نے کہا جس شخص کو غلبہ شہوت ہو اور وہ عورت کے خیر کے اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ زانیہ
پر حمل سے ڈرے تو اس کے لئے نکاح کر لینا بالاجماع واجب ہے منبلیوں کے نزدیک میں ہی قول ہے۔ جنہیں کا بھی یہی قول ہے۔ امام داؤد و ظاہری اور
اس کو اختیار کر لیا ہے بلکہ امام ابن حزم کہتے ہیں جو شخص جماع پر قادر ہو اور عورت کا طبع اٹھانے کے تو اس پر نکاح کرنا یا لڑکی رکھنا فرض ہے۔ اگر عورت اٹھانے سے عاجز
ہو اور بچہ نہ ہو تو وہ سے بہت رکھا کرے خطائی ہے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ شہوت قطع کرنے کے لئے دوا کھانا درست ہے۔ حافظ نے کہا یعنی شہوت کم
کرنے کے لئے دوا کھا سکتے ہے بالکل قطع کے لئے کہ عورت کو ضرورت ان کو نام ہونا چاہئے اور جیسے ذکر کاٹ دینا یا خبیث نکال ڈالنا ناجائز ہے اسی طرح شہوت کا بالکل
قطع کر ڈالنا ناجائز ہوگا۔ اور بعضے واک نے اس حدیث سے خلق کے حرام ہونے کی دلیل لی۔ حافظ نے کہا ایک جماعت علماء نے اس کو جائز رکھا ہے لیکن
شہوت کے لئے ۱۲۔

حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَتْمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُتِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحًا لَا نَحْدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مِمَّا رَأَيْتُمْ أَتَيْتُمْ نِكَاحًا فَمَا تَرَوْنَ قَالُوا أَغْضُ لِلْبَعْرِ وَأَحْسِنُ لِلْفَرْجِ وَنَظَرْنَا لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالْعَوْرِ قَالَتْ لَهُ وَجَاءَ -

بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ

۴۷۱۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَفَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ لَيْسَ فِيهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ رُوحُهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تَزْعُرُوها وَلَا تُزَلُّوها وَلَا تُفَقُّوها فَإِنْ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمٌ كَانَ يُقِيمُ لِنَحْنٍ وَلَا يُقِيمُ لِوَاحِدَةٍ -

۴۷۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي كَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَهْ تَسْمَعُ نِسْوَةً وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ

(از عمارہ) عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں میں علقمہ اور اسود کے ساتھ نبی کے پاس گیا۔ وہ کہنے لگے ہم جب جوان تھے اور ہماری پاس کچھ مال نہ تھا (کہ شادی کر سکتے) تو آپ نے فرمایا جب جوانو! تم میں جو شخص نکاح کی قوت رکھتا ہے وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح کے بعد دوسری عورتوں سے نگاہ بھی اور حرام کاری سے سترگاہ بھی بچے گی۔ اور جو شخص یہ طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھا کرے کہ روزہ سے بچے شہوت بنادے گا۔

بَابُ كَيْفَ كُنِيَ شَادِيَا كُرْنَا -

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریر) عطا کہتے ہیں مقام سرف میں ام المؤمنین حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔ وہ کہنے لگے دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب تم جنازہ اٹھاؤ تو (ادب کرو) ہلاؤ جلاؤ نہیں اور آہستہ لے کر چلو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے وقت آپ کی نوازاواج مطہرات تھیں ان میں سے آٹھ کی باری مقرر تھی ایک کی باری نہ تھی۔

(از مسدد از یزید بن زریج از سعید از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں ہوئے اور ان کی نوازاواج تھیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بحوالہ یزید بن زریج از سعید از قتادہ از انس از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث بیان کی۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۳۷۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَصْبَاحِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رُقَيْبَةَ عَنْ
طَلْحَةَ الْبَارِمِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ
لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ لَكَ قَالَ
فَلَمْ تَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً

بَاب ۲۶۶۵ وَمَنْ هَاجَرَ وَعَمِلَ
خَيْرًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَهُ مَا لَوْ

۳۷۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُرْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّسَاءِ وَافْتِكَا إِمْرَأَتِي
مَا تَجَوَّيْتُ مِنْ مَكَانَتِي فَهَجَرْتُكَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَمَجَرْتُكَ
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَزَّكَانَتْ
فَهَجَرْتُكَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا وَأَمْرَأَةٌ تَكُونُ خَيْرًا فِي هَجَرَتِكَ
إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهَا

بَاب ۲۶۶۶ تَزَوَّجَ الْمُعْسِرُ
الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ
فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبَسٌ عَنْ ابْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِضُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

از علی بن مکرم انصاری از ابو عوانہ از رقیبہ از طلحہ باری سعید
 ابن جبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آیا
 تو شادی شدہ ہے؟ میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا نکاح کر لے
 اس لئے کہ اس امت کے بہترین شخص (آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم) کی بہت ازواج تھیں۔

باب جو شخص ہجرت یا اور کوئی نیک کام نکاح
کرنے کی غرض سے کرے تو اسے مطابق نیت بدلے ملے گا۔

(از یحییٰ بن قرمہ از مالک از یحییٰ بن سعید از محمد بن ابراہیم
 ابن عمارت از علقمہ بن وقاص) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
 کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عمل کا نیت کے
 مطابق بدلہ ملتا ہے۔ ہر آدمی کو وہی ملے گا جو اس کی نیت ہے چنانچہ
 جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے ہجرت کرے اس کی
 ہجرت کا اجر اس کے مطابق ملے گا، جو دنیا کمانے یا نکاح کی نیت
 سے ہجرت کرے اس کی ہجرت کا بدلہ انہی کاموں کے مطابق ہوگا۔
 (یعنی اس صورت میں ثواب نہیں ملے گا)

باب تنگ دست کا نکاح کرنا دینا جس کا پاس
اسلام اور قرآن کے علاوہ کچھ نہیں۔
 اس کے متعلق سہل رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

(از محمد بن یحییٰ از اسماعیل از قیس) حضرت ابن مسعود
 رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملنا
 کیا کرتے تھے۔ ہمارے نکاح نہ ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ

۱۔ حدیث شروع کتاب میں مذکور ہے کہ ہجرت سے مراد دنیا کی غرض پر ہونے والی ہجرت نہیں بلکہ اللہ اور رسول کی رضا کی غرض سے ہجرت کرنا ہے۔
 ۲۔ تنگ دست کا مطلب ہے کہ پاس اسلام اور قرآن کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

سَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَحْيِيهِمْ
فَهَبْنَا عَنْ ذَلِكَ -

باب ۲۶۶ قَوْلُ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ

أَنْظُرُوا أَيْ رَوْحِي ضَلَّتْ حَتَّى أَتَزَلَّ لَكَ

عَنْهَا وَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ -

۴۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

حُمَيْدِ بْنِ أَسَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَأَخْبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ

بُيُوتَانِ فَحَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِقَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُونِي عَلَى الشُّوْقِ

فَأَتَى الشُّوْقَ فَرَجَّ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَقَطِ وَشَيْئًا مِمَّنْ سَمِنَ

فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ آتَاؤِهِ وَعَلَيْهِ

وَقَرْنَيْنِ مَضْفُورَةٍ فَقَالَ مَهْلِكُ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ

تَرَدَّدْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سَقَيْتَ قَالَ دَنَنْ قَوَادٍ

مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلَاهُ وَكُوَيْبَشَاةٌ -

باب کسی مسلمان بھائی سے یوں کہنا میری وہ بیویوں میں سے

جسے تو چاہے اسے تیرے لئے طلاق دیتا ہوں۔ (تم اس سے نکاح کر لو)

اس کو عبد الرحمن بن عوف نے روایت کیا ہے۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از حمید طویل) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

سلم نے انہیں سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا سعد بن ربیع کی دو بیویاں

تھیں انہوں نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا میرے مال اور بیویوں میں سے آدھا

آدھ لے لو عبد الرحمن نے کہا (اس کی کیا ضرورت ہے) اللہ تمہاری بیبیوں اور مال

میں برکت دے مجھے صرف بازار کا راستہ بتا دو۔ پھر راستہ معلوم ہوئے پھر عبد الرحمن بالہ

گئے پینار دگھی کی تجارت شروع کی اور نفع حاصل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کچھ عرصے کے بعد عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے لباس پر زردی دیکھی۔ دریافت فرمایا عبد الرحمن

یہ زردی کیسی ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی

کر لی ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا؟ انہوں نے کہا گھٹلی برابر سونا۔ آپ نے فرمایا۔ تم

تو کر لے خواہ ایک بکری ہی کا گوشت کیوں نہ ہو۔

۱۔ امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح نکالا کہ جب بھی ہونے سے آپ نے منع فرمایا تو ایشیہ بنت ابی اسد کی غلطی سے نکاح کرنا درست ہے۔

۲۔ زردی لگنے کی وجہ یہ تھی کہ عورتوں کی خوشبو میں زعفران پڑتا تھا اس وجہ سے وہ رنگدار تھا کہ ان کی خوشبو میں رنگ نہ ہو عورتوں

کی خوشبو میں تیرہ روز ہو تو عبد الرحمن نے بد نکاح جب کہ اس سے اعتدال کیا تو زہد کی تازہ خوشبو کہیں ان کے کپڑے میں لگ گئی تھیں کہ قصداً زعفران لگایا جو جس کی مریضوں کے حق

میں نہ آتی ہے یا خدا خواستہ منہ بھلنے اور دیکھ کر کپڑے پہننے کی رسم پوچھا کہ ابینہ تھے خداوندی تہنہ تو نہ ہونے کی رسم ہے اسلام میں اس کا نام نشان تک نہیں ۱۲۔ منہ

۳۔ حدیث اور بزرگ ہیں۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسری دعوت دہلہا کو کتنا سنت ہے افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ کے مسلمانوں نے کہاں اور مستحق کو چھوڑ

کہہ بیٹوں کو اختیار کر لیا ہے وہاں شادی کی ہی سنت یعنی دوسرے کے ساتھ نکاح کرنا اور ان کی بیویوں میں ہندی خشک گشت مگر بڑیاں وغیرہ لا محل ولاقہ الا بالشر

اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ ہیں جو مشرکوں کے تھے ہیں جیسے ہر مہینہ تو سادہ خیر و ان کو سب کے کرنے میں تو کفر کا خوف ہے حرام ہونے میں تو کوئی شک نہیں اور اس سے بھی بدتر وہ

رہیں ہیں جو ہمارے دین کو خراب کرنے والی ہیں اور ہماری دنیا کو بھینے والی ہیں اور ان کی وجہ سے غلط آئے ہیں اور اکثر انہیں بیجا بیان یا رہو جاتی ہیں بلکہ

تو پردہ نشین پیچھے سے قید دوسرے شادی کے دونوں ایک تنگ کوٹنوں میں خونی جرم کی طرح بند کر دی جاتی ہیں اور نہ وہاں سے نکلتی ہیں۔ شادی کیا ہے نہ ہی صحت کی

بربادی ہے حال کی قوم میں پہلی سما یا عقل رخصت ہوئی اور جہاں عقل گئی وہاں ساری خیریاں موجود اللہ مسلمانوں کو عقل و رشک و فقیہ کے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ عید الزیاد

باب ۲۶۶۸ مَا يَكُونُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ

۴۷۱۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَدْنَى لَهُ لَا خِصَصْنَا -

۴۷۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَعَدَّ رَدَّ ذَلِكَ يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَثْمَانَ وَلَوْ أَجَا زَلَهُ التَّبَتُّلَ لَا خِصَصْنَا -

۴۷۱۹- حَدَّثَنَا جَوَيْرُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَنَا نَعَزُّوهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا نَسْتَحْضِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَكُونُ الْمَلَائِكَةَ بِالْغُوبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْزَنْوا مَا أَحَلَّ

باب مجرد رہنا اور اپنے کو خفی بنا لینا منع ہے۔

(از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از سعید بن مسیب) سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کو مجرد رہنے کی اجازت نہ دی۔ اگر آپ ان کو اس کی اجازت دے دیتے تو ہم تو خفی ہی ہو جاتے۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو منع فرمایا۔ اگر آپ ان کو اجازت دیتے تو ہم تو خفی ہی ہو جاتے۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اسمعیل از قیس) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد پر جایا کرتے تھے۔ ہمارے پاس پیسے نہ تھے کہ ہم شادی کر لیتے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم خفی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا۔ بعد ازاں یہ نکاح کی اجازت دی فرمایا ایک کپڑے کے عوض عورت سے نکاح کر سکتے ہو (یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے

۱۔ چوچہ جی ہوتی آنحضرتؐ عورتوں کی حاجت ہی نہ ہوتی گناہ سے بے فکر ہو جاتے خفی ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ ایسی دوا کھا لیتے جس سے شہوت جاتی رہتی اور خفیہ نکاح اور نہیں ہے کیونکہ یہ حرام ہے آدمی اور جانور سب میں۔ قسطلانی نے کہا کھانے کے جانور کو چھپنے میں خفی کرنا درست ہے بڑھپنے میں درست نہیں۔ بعضوں نے کہا سعد کا یہ قول اس وقت کا ہے جب خفی کرنا حرام نہ ہوا ہو گا مہ ۱۱۸

شَجَرَكَ قَدْ أَكَلَ مِنْهَا وَوَجَدَتْ شَجَلًا لَمْ
يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي آيَتِهَا كُنْتَ تُرْتَعُ بِعَيْرِكَ قَالَ
فِي الْيَوْمِ لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا لَعْنِي أَنْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْزَوْجْ بِكَوَاغِيرِهَا.

ایک درخت دیکھیں جس میں سے کسی نے نہ چرا ہوا (ہر بھرا ہوا پتے معصوم
سالم ہوں)، فرمائیے آپ اپنے اونٹ کو کس درخت میں سے چرا لیں گے؟
آپ نے فرمایا اس درخت سے جسے کسی نے نہ چرا ہوا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس گفتگو سے یہ اشارہ
کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

٣٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرَيْتُمْ فِي الْمَنَامِ مَرَاتِبِينَ إِذَا أَرَجُلٌ
يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ
فَاكْشِفْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتَ قَا قُولُ إِنَّ عَيْكَ لَهَذَا
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُضْمِهِ -

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے (تیرے ساتھ نکاح ہونے سے پہلے) تجھے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ ایک شخص (جبریلؑ) تجھے ریشمی لباس اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے جو وہ کپڑا کھولا تو اندر سے تو نکلے۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا۔ اگر یہ امر مشیتِ ایزدی میں ہے تو ضرور پورا ہوگا۔

بَابُ ٢٦٤٠ الثَّيِّبَاتِ

قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ
 عَلَيَّ بَنَاتِي كُنَّ وَلَا أَخَوَاتِي كُنَّ.

باب شوہر دیدہ عورتوں سے شادی کرنا۔

امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا اپنی بیٹیوں اور بھینوں سے مجھے نکاح کرنے کے لئے مت کہو۔

٢٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمِزِ قَالَ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَعَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ
لِي فَطَوَيْتُ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِي مَفْغَسٌ
بَعِيرِي بِعَازَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَأَنْطَلَقَ بَعِيرِي
كَأَجُودٍ مَا أَنْتَ رَأَى مِنْ الْإِبِلِ فَإِذَا الْعَبْرُ
مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ

(از ابو النعمان از ہشیم از سیار از شعبی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم ایک جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہاں سے لوٹے تو میں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار تھا میں نے دیکھا کہ پیچھے سے ایک سوار نے میرے اونٹ کو نوکدار لکڑی جھپوئی پھر میرا اونٹ اتنا تیز چلنے لگا کہ اس سے زیادہ تیز رفتار دیکھنے میں ہی نہ آیا ہو گا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نے فرمایا جابر! اتنی عجلت کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا میں نے نئی نئی شادی

۴۷۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِزِّ بْنِ عُرْوَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا أَكَا أُنْزِلَ
فَقَالَ أَنْتَ أَشَى فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي
حَدَلٌ

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از یزید از عیز بن عروہ)
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو
بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے پیام
دیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ کا بھائی
ہوں (عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی بھتیجی ہوئی) آپ اس سے کیسے نکاح
کریں گے؟) آپ نے فرمایا تم بے شک کتاب اللہ کی رو سے میرے
دینی بھائی ہیں (خون کے لحاظ سے نہیں) اور عائشہ رضی اللہ عنہا میرے لئے حلال ہے۔

۴۷۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الرِّثَاءِ عَنْ الْأَعْوَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ زَكِيَّةٌ بَيْنَ الْأَيْدِلِ صَالِحِ
نِسَاءٍ حُرِّيَّةٌ أَحْسَنُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَ

باب کس عورت سے نکاح کرنا چاہیئے، کونسی
عورتیں عمدہ ہیں۔ اپنی نسل کو اچھا کرنے کے لئے
اچھی عورت کا انتخاب مستحب ہے گودا جب نہیں۔
(از ابوالیمان از شعیب از ابوالرثاء از اعرج) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ عربی قبائل میں بہترین عورتیں مردوں کے لئے قریش کی خفیف
عورتیں ہیں وہ بچوں پر انتہائی شفیق اور شوہر کے مال کی بڑی
محافظ ہوتی ہیں۔

۴۷۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ
صَالِحٍ الْهُمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَجُلٌ
كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاحْسَنَ تَعْلِيمَهَا وَادَّبَهَا
فَاحْسَنَ دَبِّهَا فَيَسَّرَ لَهَا عَقَبَهَا وَنَزَّوَجَهَا فَلَهُ

باب لونڈیوں کا رکھنا کیسا ہے اور جو شخص
لونڈی آزاد کر کے اس سے نکاح کرے اس کی فضیلت
از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از صالح بن
صالح ہمدانی از شعبی از ابو بردہ) ابو بردہ کے والد حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اُسے
خوب تعلیم و تربیت دے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح

۴۷۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ
صَالِحٍ الْهُمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَجُلٌ
كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاحْسَنَ تَعْلِيمَهَا وَادَّبَهَا
فَاحْسَنَ دَبِّهَا فَيَسَّرَ لَهَا عَقَبَهَا وَنَزَّوَجَهَا فَلَهُ

وَمَعَهُ سَارَةٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَأَعْطَاهَا
هَاجِرًا قَالَتْ كَفَّ اللَّهُ عَيْدَ الْكَافِرِ وَأَخَذَهُنَّ
أَجْرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَلَغَ أَهْلُكُمْ يَأْتِي
مَاءُ السَّمَاءِ -
علیہ السلام سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو جو پیر دست درازی کرنے کی توفیق نہ دی اور ایک لونڈی ہاجرہ علیہا السلام بھی
خدمت کے لئے ولائی -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عرب لوگوں سے کہتے تھے - اے آسمان کے پانی کی اولاد! یہی ہاجرہ تمہاری ماں تھیں -

(از قتیبہ از اسمعیل بن جعفر از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان
تین دن تک قیام کیا - ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیّی آپ کے
پاس لائی گئیں - میں نے ہی آپ کے ویسے کی دعوت پر لوگوں کو
مدعو کیا - دسترخوان پر بجلے روٹی اور گوشت کے صرف کجوری پنیر
اور گھی تھا - یہی ویسے کے طور پر کھلایا گیا - صحابہ کرام مں آپس میں
کہنے لگے آیا صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کی بیویوں میں یعنی امہات
المؤمنین میں رہیں گی یا لونڈیوں میں ؟ تو بعض سمجھاڑ مویا کہنے
لگے دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پردے میں رکھتے
ہیں تب تو ہم سمجھ لیں گے کہ وہ مسلمانوں کی ماں ہیں اگر پردے میں
نہ رکھیں تو ہم سمجھیں گے وہ لونڈی ہیں - بعد ازاں جب وہ کوچ
کرنے لگے تو آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے اپنے پیچھے (اوپر)

۴۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَبِيرَةَ
وَالْمَدِينَةِ فَلَمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَيٍّ
فَدَعَوَتْ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا
مِنْ خُبْزٍ وَلَا خَمِيرٍ أَمْرًا بِالْإِنْفَاعِ فَالْتَقَى فِيهَا
مِنَ التَّمْرِ وَالْأَوْقِطِ وَالشَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ
فَقَالَ الْمُؤْمِنُونَ إِحْدَى أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ جِئْنَا بِهَا
مِنْ أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَجِئْنَا بِهَا
مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أَرْتَحِلْ وَطَلَى لَهَا خَلْفَهُ
وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ -

ایک گدہ بنایا اور لوگوں سے انہیں پردہ کرایا -

بَاب ۲۶۴ مَنْ جَعَلَ عَتَقَ
الْوَمَةَ صَدَأَقَهَا -

باب لونڈی کو آزاد کرنا ہی اس کا مہر جوتا
ہے -

۱۔ عرب لوگوں کو آسمان کے پانی کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ ان کی نذران اور خدا کا داد و مدار میں اور بارش پر ہے۔ عرب کے ملک میں نہریں اور چشمے بہت کم ہیں ۲۔ ہاجرہ
کہا کیونکہ حضرت اخیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے لاطی سے نکلا ہوا ہے اور عرب لوگ سب حضرت اکلیل ۳ کی اولاد ہیں اور تعجب ہے ان مسلمانوں پر جو لونڈیوں کی
اولاد کو ذلیل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ خطوط لڑکی کی اولاد ہیں - عرب میں نسب باپ سے لگنا جاتا ہے نہ ماں سے اور ہمارے اہل اسلام میں سے امام زین العابدین امام موسیٰ کاظم امام
علی بن موسیٰ رضا امام محمد تقی امام علی بن محمد بن حسن عسکری ذی الام محمد بن حسن عسکری یہ سب حابہ کے بطن سے تھے ان سے زیادہ شریف کون ہوگا ۴۔ سنہ
۱۳۰

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حَدَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحُجَابِ عَنْ
أَكْبَرِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعْتَقَ مَيْتَةً وَجَعَلَ عَتَقَهَا مَدَّ أَقْبَاهَا.

باب ۲۶ تَرْوِجُ الْمُعْسِرِ.

لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ
يُعِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ.

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ

سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا

رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهْبَ لَكَ نَفْسِي قَالَ فَظَنُّوا

إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَّ

النَّظَرَ فِيهَا وَمَوَّاهُ ثُمَّ طَاطَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاسَةً فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ

أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ دَجُلٌ

مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ

لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَكَذَا

عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تُجِدُ شَيْئًا

فَذَهَبَ ثُمَّ رَجِعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ

شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انْظُرْ وَكُلَّ خَاتَمًا مِنْ حَدَائِدِ قَدْ هَبَّ ثُمَّ

(از قتیبہ بن سعید از عماد از ثابت (شعیب بن حجاب)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا ادنیہ آزاد ہی
ان کا ہر مقرر فرمایا۔

باب مغلس (غریب) کا نکاح۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر وہ نادار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ
اپنے فضل سے انہیں مالدار کر دے گا۔

(از قتیبہ از عبد العزیز بن ابی حازم از فالدش) سہل بن سعد
ساعدی کہتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئی، کہنے لگی یا رسول اللہ! میں اپنا نفس آپ کی خدمت میں
پیش کرتی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اوپر سے

نیچے تک دیکھا پھر آپ نے اپنا سر جھکا لیا۔ عورت نے آپ کا ہاتھ
دیکھ کر سمجھ لیا کہ حضور نے اس کے بکے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تو

وہ وہیں بیٹھ گئی۔ چنانچہ ایک صحابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگر آپ
کو خواہش نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔

آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز (ادائیگی بھر کے لئے)
ہے؟ اس نے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ

نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا جاؤ گھر میں دیکھو شاید کوئی چیز تم کو
مل جائے۔ وہ صحابی اپنے گھر گئے اور واپس آکر عرض کیا یا رسول اللہ!

وہاں تو کچھ بھی نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا اچھا اب پھر جاؤ اگر کوئی
کی انگوٹھی بھی مل جائے تو لے آنا وہ صحابی دوبارہ گئے اور واپس

واپس آئے اور عرض کیا یا حضرت میرے پاس لوہے کی انگوٹھی
بھی نہیں البتہ یہ تم بندھے جو میں پہنے ہوں اس کا آٹھا

سلہ اس عباس رضی اللہ عنہما اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم اللہ کے حکم کے موافق نکاح کر لو اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرے گا تم کو مالدار کر دے گا۔ اس آیت
سے حضرت امام بخاری نے یہ نکالا کہ ناداری محبت نکاح کے لئے مانع نہیں ہے لیکن اگر آئندہ نان و نفقہ نہ دے سکے گا تو قاضی تعزلی کو اس مسئلہ پر ۱۲ منہ

منہ

ابْنِ عُمَيْلَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ
مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَبَيَّنَ سَالِمًا وَآفَكَةً بِنْتُ أَخِيهِ هُنْدُ
بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُمَيْلَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلَى
لِامْرَأَةٍ مِمَّنِ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مِنْ تَبَنَى
رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَ
وَرِثَ مِنْ مَوَارِيثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ أَدْعُوهُمْ
لِذُنَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَمَوَالِيكُمْ فَزِدُوا
إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ
مَوْلَى وَآخَا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ
بِنْتُ سَهِيلِ بْنِ عَمْرِو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيُّ
وَهِيَ امْرَأَةٌ أَبِي حَذِيفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ
مَا قَدْ عَلِمْتُ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ -

۳۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ

بِئْسَ بَاكِرًا ابْنِي يَحْتَبِي مِنْدَه بِنْتُ وَلِيدِ بْنِ عُمَيْلَةَ كَأَقْدَرِ نِكَاحٍ كَرِيحًا -
پہلے سالم ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے جیسے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنالیا تھا زمانہ جاہلیت
میں رسم تھی کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا بیٹا بنالیتا تو پھر اسے اس کا بیٹا
کہہ کر پکارتے (مثلاً سالم بن ابی حذیفہ یا زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وہ اس کا وارث بھی ہوتا (صلبی بیٹے کی طرح) تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے
(سورہ احزاب میں) یہ آیت نازل کی پروردہ بیٹوں کو ان کے
اصلی باپ کا بیٹا کہہ کر پکارو لہذا اس دن سے ان مونہہ بولے
بیٹوں کو ان کے اصلی باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارنے لگے۔ اگر کسی کا اصلی
باپ معلوم نہ ہوتا تو اسے مولیٰ اور دینی بھائی کے لقب سے پکارتے
جب یہ آیت نازل ہوئی تو سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی
عامری جو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگیں یا رسول اللہ! سالم کو تو جو ہم بیٹا ہی
سمجھتے ہیں لیکن اس حکم الہی کے بعد اب کیا کہا جائے؟ پھر مکمل
حدیث روایت کی۔

(از عبید بن اسمعیل از ابوالاسامہ از ہشام از والدش آنحضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضُبَاعَةُ
بِنْتُ زُبَيْرِ (ابن عبد المطلب) کے پاس گئے۔ آپ نے فرمایا شاید تو
حج کرنا چاہتی ہے؟ اس نے کہا میں خود کو بیمار محسوس کرتی ہوں۔

۱۔ الوداع نے پوری حدیث نقل کی ہے اس میں ابوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ کیا حکم دیتے ہیں کیا ہم اس سے بڑھ کر آپ نے فرمایا تو اس کا رسالہ کو دو دو ملائے ۷۱ نے پانچ
بار اس کو اپنا دو دو ملا دیا اب وہ اس کے ہوا جیسے کی طرح ہو گیا حضرت عائشہؓ بھی اسی حدیث کے ہوا جس سے پردہ نہ کرتا چاہتیں تو ابھی تھیں اور بھائیوں سے
کہتیں وہ اس کو دو دو ملا دیتیں پھر اس کے سامنے نکلا کرتیں گو وہ عمر بن الخطابؓ کی بیوی تھیں لیکن اس سنیہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں نے اسی
رضاعت کی وجہ سے پردہ ہونا نہ مانا جب تک چھپنے میں رضاعت نہ ہو۔ وہ کہتی تھیں شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعانت خاص سالم کے لئے دی ہوگی
اور اس لئے اس کا حکم نہیں ہے۔ قسطلانی نے کہا یہ حکم سہلہ اور سالم کے لئے خاص تھا یا مشروع ہے اس کی بحث انشاء اللہ تعالیٰ آجئے آگئے گی۔ باب کی مطابقت اس طرح
ہے کہ اگر ان کے سالم غلام تھے عمر ابو حذیفہ نے اپنی بیٹی جو قریش میں سے تھیں ان سے نکاح کر دیا تو معلوم ہوا کہ کفالت میں صرف دین کا لحاظ کافی ہے ۱۲ منہ سالہ یعنی
حج کو کر کے ہوا اس فکر میں جون ۱۲ منہ

لَهَا لَكَالِكَ أَرَدَتْ الْحَجْمَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَجِدُكَ
وَجَعَلَتْ فَقَالَ لَهَا جِئِي وَاشْتَرِطِي قَوْلِي
اللَّهُمَّ فِيمَنْ حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ
تَحْتَ الْمَقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ -

۴۳۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ
أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ
لَا رِجْعَ لَهَا لَهَا وَلِحَسْبِهَا وَجْهًا لَهَا وَ
لِدِينِهَا فَأُظْفِرُ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ
يَدُ الْف -

۴۳۳۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ
قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا أَقَالُوا
حَوِيٌّ إِنْ خُطِبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ
يُشَفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ لَكُمْ سَكَنٌ
فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ
مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا أَقَالُوا حَوِيٌّ إِنْ خُطِبَ
أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَعَ وَإِنْ
قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخِي مِنْ قَبْلُ
الْأَرْضِ مِثْلُ هَذَا -

آپ نے فرمایا حج کا احرام باندھ لے اور احرام باندھتے وقت
یہ شرط لگا دے الہی جہاں مجھے تو روک دے گا وہیں احرام کھول
ڈالوں گی۔ (ضباعہ نے ایسا ہی کیا) وہ مقداد بن اسود کے نکاح
میں تھیں (حالانکہ یہ قریشی نہ تھے۔ یہی ترجمہ باب ہے)

(از مسند داؤد بحیثی از عبد اللہ از سعید بن ابی سعید از
والدش) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے لوگ چار مقاصد
میں سے کسی مقصد کی بنا پر نکاح کرتے ہیں۔ مال، نسب،
حسن اور دینداری۔ تو دیندار عورت اختیار کرنا جو نیک سیرت
ہو (اگر تو نہ ملے تو) تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (آخر نہ امت ہوگی)

(از امیر ایمن بن حمزہ از ابن ابی حازم از والدش) سہل
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک (مالدار) شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے سے گزرا۔ آپ نے حاضرین سے پوچھا یہ کیسا
شخص ہے۔ انہوں نے عرض کیا یہ شخص اگر کہیں پیغام نکاح
بھیجے تو اس کا پیغام لوگ قبول کر لیں گے۔ اگر کسی کی سفارش کہے
تو لوگ مان لیں گے۔ اگر کوئی بات کرے تو لوگ (متوجہ ہو کر)
سنیں گے۔ سہل کہتے ہیں یہ سن کر آپ خاموش رہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا
بعد ایک دوسرا شخص (آپ کے سامنے سے) گزرا جو مسلمانوں میں
ایک غریب آدمی تھا۔ آپ نے حاضرین سے دریافت کیا یہ کیسا شخص ہے؟
انہوں نے عرض کیا یہ تو ایسا شخص ہے اگر کہیں (شادی کا) پیغام بھیجے
تو کوئی قبول نہ کرے، اگر کسی کی سفارش کرے تو کوئی نہ ملے۔ اگر بات
کرے تو دہل لگا کر کوئی اس کی بات نہ سنے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص تنہا پہلے شخص جسے دنیا بھر کے مالداروں سے بہتر ہے۔

علم ہونے کی وجہ سے آگے نہ جا سکوں کی ۱۲۸۷ھ یعنی عالی خاندانی شرافت و کبر کو ۱۲۸۷ھ یعنی عمرہ اخلاق محمد بن عبد اللہ یعنی اس مالدار کی طرح کہ اگر دنیا بھر لوگ
مالدار بن گئے جائیں تو ان سے کہ اگر کسی غریب شخص دھرم میں پڑے کہ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمانوں میں غریب لوگ مالداروں سے پانچ سو سال پہلے بہشت میں جائیں گے ۱۲۸۷ھ

باب ۲۶۸ مَا يَتَّبِعُ مِنَ شَوْءِ الْمَرْأَةِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ
وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ

۴۷۳۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْرَةَ وَسَالِمِ ابْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ

فِي الْمَرْأَةِ وَالْأَبَوِ الْقَرَسِ -

۴۷۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْثَالٍ قَالَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ

مُحَمَّدُ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ

الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْقَرَسِ

۴۷۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْقَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَ

الْبُسْتَنِكَيْنِ -

۴۷۳۹- حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ سُكَيْمِ بْنِ الصَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ الْهَدَوِيَّ

باب عورت کی نحوست سے پرہیز کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تمہاری بعض عورتیں اور بعض بچے

خود تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے بچے رہو۔

از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از حمزہ و سالم ابن عبد اللہ

ابن عمر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نحوست وہ ہے برکتی (اگر ہو تو عورت)

گھر اور گھوڑے میں ہوگی۔

از محمد بن منہال از یزید بن زریع از عمر بن محمد عسقلانی

از والہ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگوں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نحوست کا تذکرہ کیا۔ آپ نے

فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو (سمجھ لو کہ گھر، عورت اور

گھوڑے میں ہوگی۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو حازم (سہل بن

سعد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوگی۔

از آدم از شعبہ از سلیمان تیمی از عثمان نہدی (اسامہ بن

یزید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس کا بیان اور پندرہ جگہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ انسان کی نیکی یہ ہے کہ اس کی عورت اچھی ہو اور گھر اچھا ہو اور بدیہی یہ ہے کہ جو دیر ہی ہو گھوڑا اور

سودا ی بری ہو۔ علما نے کہا ہے عورت کی نحوست یہ ہے کہ اچھا ہو بلا خلاف ہو اور زبان دراز ہو اور بدیہی ہو۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اللہ کی لادیں اس پر تھانہ کیا تاکہ

شر پر بد ذات ہو گھر کی نحوست یہ ہے کہ آنگن تنگ ہو ہمسائے بڑے ہوں لیکن نحوست کے معنی بد ذاتی نہیں ہیں جس کو خرم نحوست کہتے ہیں۔ تو دوسری مجمع حدیث میں آچھا

ہے کہ بد ذاتی لینا شرک ہے مثلاً با پر جانے وقت کا ناسانے سے آیا یا عورت یا بی گندی یا چھینک آئی تو یہ سمجھنا کہ اس کام نہ ہو گا ایک جہالت کا خیال ہے جس کی دلیل عقل بنا

شع ہے بالکل نہیں ہے اسی طرح تاریخ یوں یا وقت کی نحوست یہ سب باتیں محض لغویں اور جھوٹ ہیں یا اعتقاد رکھتے ہیں وہ کچھ جاہل اور ناتربیت یافتہ ہیں یا فتنہ

میں

رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُكَ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ فَلَانًا لَعَوَّ حَفْصَةَ
 مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَوْنُكَ فَلَانٌ
 حَتَّى لَعَمَهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَى فَقَالَ
 لَعَمُ الرِّضَاعَةِ تُخَوِّمُ مَا تُخَوِّمُ الْوَلَدَةَ
 ۴۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
 يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ
 ابْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَزَوِّجُ ابْنَةَ
 حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أُخْتِي مِنَ الرِّضَاعَةِ
 وَقَالَ بِشْرِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ
 قَتَادَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مَثْلَهُ -

نے جابر بن زید سے سنا۔ پھر یہی حدیث بیان کی۔

۴۴۴- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ
 أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
 عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي
 سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَوِيبَةَ بِنْتَ أَبِي
 سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ اتَّخِذْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ
 أَوْ تُحْتَبِنِ ذَلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ
 بِمُحْتَبِنَةٍ وَأُحِبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ
 أَخْبَرْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نَحْدِثُ

شخص ہے جو حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا ہیں حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ اگر میرے رضاعی چچا
 فلاں زندہ ہوتے تو میں ان کے سامنے نکلتی؟ آپ نے فرمایا
 بے شک خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے ویسے ہی دودھ
 پینے سے بھی۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از قتادہ از جابر بن زید) ابن
 عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی
 نے عرض کیا آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیلئے
 نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا وہ تو میرے رضاعی بھائی (حمزہ)
 کی بیٹی ہے۔

بشر بن عمر نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا،
 اس میں یہ الفاظ ہیں میں نے قتادہ سے سنا وہ کہتے تھے میں

(از حکم بن نافع از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر از
 زینب بنت ابی سلمہ) ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے کہا یا رسول
 اللہ میری بہن سے آپ نکاح کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا کیا تو یہ
 پسند کرتی ہے؟ کہ تیری بہن تیری سوکن بنے، انہوں نے کہا
 ہاں میں پسند کرتی ہوں۔ اگر میں اکیلی بیوی ہوتی تو پسند نہ
 کرتی۔ پھر میری بہن اگر میرے ساتھ بھلائی میں شریک ہو تو
 میں کیسے نہ چاہوں گی؟ (غیر لوگوں سے تو میری بہن اچھی ہے)
 آپ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں۔ ام حبیبہ نے کہا یا
 رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ آپ ابو سلمہ کی بیٹی سے حجام
 سلمہ کے پیٹ سے ہے لہذا کرنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا

اے اس کو امام مسلم نے منقول کیا۔ اس سند کے لئے سے امام بخاری رحمہ اللہ کی عرض قتادہ کا سماع جابر بن زید سے ثابت کرنا ہے اس لئے قتادہ مدلیں
 کیا کرتے تھے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲۸۷

أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَحْكِمَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ
بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا
لَمْ تَكُنْ رُبِّيَّتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي
إِنَّمَا لَا بَنَةَ أَحَى مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْنِي
وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَمْ تَعْرِضْ عَلَيَّ
بَنَاتِيكَ وَلَا أَحْوَايَكَ قَالَ عُرُوذٌ وَ
ثَوْبِيَّةٌ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ
أَعْتَمَقَهَا فَأَرْضَعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ
أَهْلِهِ بَشَرًا حَيَّةً قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتِ قَالَ
أَبُو لَهَبٍ لَهَا لَقِ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنْ تَمُوتِي
فِي هَذِهِ بَيْتًا قَتَلْتِي ثَوْبِيَّةٌ

کیا کہا ابو سلمہ کی بیٹی جسے ۹ میں نے کہا جی ہاں! تو فرمایا اگر وہ
رہیبہ یعنی میری پرورش میں نہ ہوتی (میری بیوی کی بیٹی نہ ہوتی)
تب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی۔ وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے
مجھے اور ابو سلمہ (اس کے باپ) کو دونوں کو ثویبہ نے دودھ
پلایا ہے۔ دیکھو ایسا مت کرو! اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح
کرنے کے لئے مجھ سے نہ کہو۔

عروہ راوی کہتے ہیں ثویبہ ابو لہب کی لونڈی تھی۔ جب
اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خبر
ابو لہب کو دی تو ابو لہب نے اس خوشی میں اسے آزاد کر دیا۔
پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔

ابو لہب کے مرنے کے بعد اسے کسی عزیز نے خواب میں بڑے
حال میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے؟ کیا گزری؟ وہ کہنے لگا جب
میں تم سے جدا ہوا ہوں کبھی آرام نہیں ملا مگر اس میں ذرا سا پانی (پیر کے دن) مل جاتا ہے۔ (ابو لہب نے اس گڑھے
کی طرف اشارہ کیا جو ان گڑھے اور کھلے کی انگلی یعنی سبابہ کے درمیان ہوتا ہے) یہ بھی اس وجہ سے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد
کر دیا تھا۔

بَابُ ۲۶۸۲ مَنْ قَالَ لَا رِضَاعَ
بَعْدَ حَوْلَيْنِ يَقُولُ لَهُ تَعَالَى
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ
أَنْ يَتَّخِذَ الرِّضَاعَةَ وَمَا
يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرِّضَاعِ وَكَثِيرِهِ

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے دو برس
کے بعد رضاعت سے حرمت نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا حَوْلَيْنِ کاملین لمن اراد ان يتم الرضاعة
رضاعت قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت لازم
ہو جائے گی۔

لہ کہتے ہیں یہ حضرت عباسؓ سے ۱۲ منہ ۱۳ منہ غراب اس آیت کے خلاف ہے قرآن شریف میں صاف موجود ہے وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ مِصْرَ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا رَاضِينَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا؟ لیکن امام بیہقی نے کہا کہ قرآن شریف کی آیتوں کا مطلب ہے کہ کافروں کو عذاب سے خلاصی نہ ہوگی باقی رہی عذاب میں تخفیف تو وہ ممکن ہے جیسے
ابو طالب کی تخفیف عذاب صحیح حدیث سے ثابت ہے مگر ہم کہتا ہے اس غراب سے بعض لوگوں نے مجلس میلاد کے حوالہ پر دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ابو لہب کے سوت
کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی کے لئے میں عذاب میں تخفیف ہوئی تو مؤمنین کو آپ کی ولادت کی مجلس اداس کی خوشی کرنے میں مزدور راجے کا کیا کر سکتا
کہتے ہیں کہ اول تو یہ غراب ہے اور غراب کو شرعی حجت نہیں دوسرے یہ روایت بھی منقطع ہے عروہ نے حضرت عباسؓ کو نہیں پایا اور مجلس میلاد ایک بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی
ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے۔ حضرت عبداللہ ثانیؓ فرماتے ہیں کہ میں تو کسی بدعت میں سولہ نے ظلمت اور تائید کی مطلق تو نہیں پاتا۔ دانستہ علم امامت عہد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ۱۲ منہ

۳۷۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ كَمَا كَانَتْ كِرَةً ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ آخِي فَقَالَ انْظُرِي مَنْ إِخْوَانُكَ فَاثْبَا الرِّمَاحَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ.

بَاب ۲۶۸۳ لَكِنَّ الْفَحْلَ

والے بر حرام ہو جاتا ہے وہ شیر خوار کا باپ ہو جاتا ہے۔

۳۷۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقَعِيسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَلَيْهِمَا مِنَ الرِّمَاحَةِ بَعْدَ أَنْ تَرَى الْحِجَابَ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِأَلَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذِنَ لَهُ

بَاب ۲۶۸۴ شَهَادَةُ الْمَرْضِعَةِ

کی گواہی دے (اور کوئی گواہ نہ ہو۔

۳۷۴۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ عَقْبَةَ

(از ابو الولید از شعبہ از اشعث از والدش از مسروق) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ دیکھا تو وہاں ایک مرد بیٹھا تھا۔ یہ دیکھ کر آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ آپ کو ناگوار گزرا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرا بھائی رہنا ہی ہے آپ نے فرمایا سوچ سمجھ کر بتاؤ کون تمہارا بھائی ہے؟ رضاعت وہی معتبر ہے جب بچے کی غذا دودھ ہی ہوتی ہے۔

بَاب جس مرد کا دودھ ہو وہ کسی دودھ پینے

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ

ابن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ افلح بن القعیس کے بھائی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے ان سے اندر آنے کی اجازت مانگتے گئے یہ واقعہ نزولِ آیت پر مدہ کے بعد کا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا انہیں اندر آنے دیا کرو وہ تمہارے رضاعی چچا ہیں۔

بَاب اگر صرف دودھ پلانے والی عورت رضاع

(از علی بن عبد اللہ از اسمعیل بن ابراہیم از ایوب) عبد اللہ

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں مجھ سے عبید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارث سے روایت کیا۔ عبد اللہ بن ابی ملیکہ مزید کہتے ہیں میں نے یہ حدیث خود عقبہ سے بلا واسطہ عبد بن مسعود سے

ملے حافظ نے کہا مجھ کو اس کا نام معلوم نہیں ہوا میں سمجھتا ہوں وہ شاید ابو قیس کا کوئی بیٹا ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی باپ تھا۔ اور جس نے کہا کہ یہ عبد اللہ بن زید تھا اس نے غلطی کی کیونکہ وہ بالاتفاق تابعین میں سے تھا ۱۲۷ھ سن ۷۸۵ھ جب دودھ کے سوا اور کوئی غذا نہیں ہوتی ۱۲۷ھ

ہے مگر بواسطہ عبید جو حدیث میں نے سنی ہے وہ مجھے خوب یاد ہے
حدیث یہ ہے عقبہ کہتے ہیں میں نے ایک عورت سے شادی کی
تو ایک سیاہ رنگ کی عورت آئی کہنے لگی میں نے تم دونوں کو
دودھ پلایا ہے۔ عقبہ کہتے ہیں میں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے بیان کیا کہ میں نے
ایک عورت سے نکاح کیا اب فلاں عورت سیاہ رنگ کی آئی اور
کہنے لگی میں نے تو تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اتم رضاعی بہن
بھائی ہو) وہ جھوٹی ہے۔ آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔
(آپ کو عقبہ کا یہ کہنا کہ وہ جھوٹی ہے ناگوار گزرا) آخر میں اس طرف
گیا مگر آپ کا رخ انور تھا اور یہی عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی
ہے آپ نے فرمایا جب دودھ پلانے والی عورت خود تصدیق کرتی
ہے پھر اس عورت کو کیسے بیوی بنا سکتے ہو اس بیوی کو چھوڑ دے۔

ابن الحارث قال وقد سمعته من عقبه
لكنني لجديث عبید اخفظ قال تزوجت
امراة فحباوت امرأة سوداء فقالت
ارضعنكم فأتيت النبي صلى الله عليه
وسلم فقلت تزوجت فلانة بنت
فلان فحباوت امرأة سوداء فقالت
لاني اتي قد ارضعنكم وهي كاذبة فاعرض
فأتيتك من قبل وجههم فقلت انهما
كاذبة قال كيف بهما وقد زعمت
انهما قد ارضعنكم ادعها عنك واشكر
اسماعيل بياصبعيه السبابة والوسط
يحيى أبو

اسمیل راوی نے سبابہ انگلی (پکھلے کی انگلی) اور وسطی انگلی سے اس طرح اشارہ کیا جیسے ایوب سختیانی نے اس

حدیث کو روایت کرتے وقت اشارہ کیا تھا۔

باب ۲۶۸ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ

وَمَا يَحُرَّمُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ
وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَ
خَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَ
بَنَاتُ الْأُخْتِ إِلَى الْإِخْوَانِ
إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا
حَكِيمًا وَقَالَ آتَسُّوهُنَّ
مِنَ النِّسَاءِ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ

باب کونسی عورتیں حلال ہیں اور کونسی حرام ہیں؟
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے لوگو! تم پر تمہاری مائیں
تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری بھوپھیاں،
تمہاری خالائیں، تمہاری بھینجیاں، تمہاری بھانجیاں
حرام ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا۔
انس بن مالک کہتے ہیں وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ
سے خاوند والی عورتیں مراد ہیں جو آزاد ہوں وہ بھی
حرام ہیں۔ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كَايَ
مطلب ہے کہ اگر کسی کی لونڈی اس کے غلام کے نکاح

لہ بہنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اشارہ کیا اور نبیان سے بھی فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے ۱۲ منہ ۱۷ اس کو اسماعیل قاضی
نے کتاب احکام القرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ

الْحَوَامُّ حَوَامُّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ
 أَيْمَانُكُمْ لَا يَدَى بَأْسًا أَنْ
 يَنْذِرَ الرَّجُلُ جَارِيَّتَهُ مِثْرَ
 عُمَيْدٍ وَقَالَ وَلَا تَشْكُرُوا
 الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا
 وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلَى
 أَرْبَعٍ فَهُوَ حَوَامُّ كَأَمَلِهِ وَابْنَتُهُ
 وَأُخْتُهُ وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ
 حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
 عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ
 عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 حَوْمٌ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنْ
 الْقَهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حَرَمَتْ
 عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ إِلَّا يَةً وَجَعَمَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ
 عَلِيٍّ وَامْرَأَةٍ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ
 سَعِيدٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ
 أَحْمَدُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ

میں ہو تو اسے غلام سے چھین کر (طلاق دلا کر) اس سے
 خود جنسی تعلق رکھے لے۔

اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں کہ مشرک عورتوں سے جب
 تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں چار عورتیں ہو
 ہوئے پانچویں سے بھی نکاح کرنا اسی طرح حرام ہے جیسے
 اپنی ماں بیٹی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے امام احمد بن حنبل نے
 مجوالہ یحیی بن سعید از سفیان از حبیب از سعید از ابن
 عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ خون کی رو سے تم پر سات
 رشتے حرام ہوئے اور سرال کی وجہ سے سات رشتے بھر
 انہوں نے یہ آیت پڑھی حَرَمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ
 آخر تک۔

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے حضرت علی رضی
 اللہ عنہ کی صاحبزادی (زینب) اور حضرت علی رضی اللہ
 عنہ کی بیٹی بنت مسعود) دونوں سے نکاح کیا۔ انہیں جمع کیا۔
 ابن تیرین کہتے ہیں حضرت امام حسن بصریؒ نے ایک
 بار تو اسے مکروہ کہا۔ پھر کہنے لگے اس میں کوئی قباحت نہیں

لیکن اکثر لوگوں نے ایسا نکاح کا مطلب رکھا ہے کہ جو خاوند خالی عورتیں لڑائی میں قید ہو کر آئیں تو نہ لڑائیں اس سے جراح کرنا درست ہے۔
 گو ان کے خاوند کافر اور کفر میں موجود ہوں ۱۲۰ھ تک اہل کتاب یعنی یہودی اور نحرانی عورت سے طہان نکاح کر سکتا ہے اس طرح جو کسی بیوی یا بی بی عورتوں سے بھی کر سکتا ہے یا کسی
 عورتوں سے نکاح جائز نہیں رکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ اہل کتاب نہیں ہیں۔ فسطائی نے کہا اور یہ خبریں کے پھر جیسے آدم اور ادریس اور شیش اور داؤد علیہم السلام کے ان کا
 یہی حکم ہے اسی طرح سورج اور چاند اور ستاروں کے پیچھے دانوں کا اور مظلہ اور زنادقہ اور باطنی کا انکی عورتوں سے بھی نکاح درست نہیں ۱۲۱ھ اس کو فریانی اور
 عبد بن حمید نے باسناد صحیح وصل کیا ۱۲۲ھ امام احمد بن حنبل سے امام بخاری نے اس کتاب میں دو روایتیں کی ہیں ایک یہ اور ایک نمازی میں اور بھگوان کی وجہ معلوم
 نہیں ہوتی کہ امام بخاری نے اسے کیسے امام سے زیادہ روایتیں اس کتاب میں کیوں نہیں کیں حافظ نے کہا اس کی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ امام بخاری پہلے غفرین امام احمد کے
 اکثر مشائخ سے مل چکے تو امام سے روایت کرنے کی ضرورت نہ رہی اور جب امام بخاری نے دوسرا سفر کیا اس زمانہ میں امام احمد حنبل نے حدیث کہ کر دی تھی شاذ و نادر حدیث طائے
 تھے اور یہ سبب ہوا کہ امام بخاری نے امام احمد کے اقوال یعنی علی بن مدینی وغیرہ سے بہت سی روایتیں کیں ۱۲۳ھ اس کو زینب نے عبد بن حنبل سے وصل کیا تو مسلم ہوا کہ ایک حدیث
 اور اس کے خاوند کی بیٹی میں جو دوسری عورت کے بطن سے ہو چکی کرنا جائز ہے حضرت زینب بنت جحش فاطمہ زہراؓ کے بطن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اور بیٹی بنت مسعود حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں علیہ السلام بن جعفر کی بیٹی ہوئیں معلوم ہوا چچی یا عثماني یا بھوپال کی جو روایتیں باپ کی بہن یعنی بھوپال سے ہوئیں وہ بھی صحیح ہیں اور یہ عورتیں محرم نہیں ہیں اسی
 طرح خالو کی وہ عورت جو بیٹی کی بہن سے ہو چکی ہے اس طرح مستحکم نہیں ہے وہ عورت جو بیٹی کی بہن سے ہو چکی ہے اس کو سعید بن مسعود نے وصل کیا۔ یہ ابن تیرین سے اس وقت

الْعَوَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو
هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتَّى يُلَاقِيَ
بِالْأَرْضِ يَعْنِي يُجَامِعُ وَجَوْزَكَ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ
وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلَى لَا تَحْرُمُ
وَهَذَا مَوْسِلٌ -

حضرات اہل عراق (قوی، امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ)
کا یہی قول ہے کہ حرام ہو جائے گی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں حرام نہ ہوگی جب تک بیوی کی ماں کو (یعنی ساس)
زمین سے نہ لگا دے (اس سے جماع نہ کیے)

سعید بن مسیب، عروہ اور زہری نے ساس
زنا کرنے والے پر اس کی بیوی کو جائز قرار دیا (یعنی بیوی
حرام نہیں ہوئی) زہری کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی۔ مگر یہ روایت -

مرسل (منقطع) ہے۔

بَاب ۲۶۸۶ وَرَبَا بَيْتِكُمُ الَّتِي
فِي حُجُورِكُمْ مِّنْ نِّسَاءِكُمُ الَّتِي
وَحَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الدُّخُولُ وَالْمَسِيَسُ وَاللَّمَّاسُ
هُوَ الْجَمَاعُ وَمَنْ قَالَ بَنَاتُ
وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّخْيِيرِ
لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا مَرْحَبَةَ لَّا تَعْرِضْنَ عَنِّي
بَنَاتِكُنَّ وَكَذَلِكَ حَلَاكُ قُلُودِ
الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَاكُ قُلُودِ الْأَبْنَاءِ
وَهَلْ كَسَمَى الرَّبِيبَةِ وَإِنْ
لَمْ يَكُنْ فِي حُجْرَةٍ وَدَفَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَتَهُ

باب آیت در باب بیکم الی فی حجورکم الایہ (ترجمہ)
حرام ہیں تم پر بیویوں کی لڑکیاں جن کی تم پرورش کرتے
ہو، جب تم ان بیویوں سے دخول کیے ہو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ دخول مسیس
اور لماس ان سب سے جماع مراد ہے۔ بیوی کی اولاد
کی اولاد (مثلاً پوتی یا نواسی) بھی حرام ہے کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ
فرمایا۔ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ پر پیش نہ کرو۔ تو
بیٹیوں میں بیٹے کی بیٹی (پوتی) اور بیٹی کی بیٹی (نواسی)
سب آئیں۔ اسی طرح بہوؤں میں پوتے کی بیوی
اور بیٹیوں میں بیٹیوں کی بیٹیاں (پوتیاں) اور نواسیاں
سب داخل ہیں اور یہ بیوی کی بیٹی بہر حال ربیبہ ہے خواہ
خاندان کی پرورش میں ہو یا کسی اور کے پاس پرورش پاتی

لہ حنفیہ کا یہ قول ہے اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں نقل کیا ۱۲ منہ ۱۱۷۷ عرمان کی روایت کو علی بن رزاق نے اور عارفہ اور حسن بھڑک کی روایت کو اس ابی ثبیہ نے
نقل کیا ۱۲ منہ ۱۱۷۷ کیونکہ نہ ہی نے حضرت علی سے نہیں سنا اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۱ منہ ۱۱۷۷ یہ حدیث آگے موصولہ مذکور ہوگی اور ادھر بھی گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۱۷۷ تو فی
حُجْرَتِکُمْ کی قید اتفاق ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک اگر ربیبہ خاندان کی گود میں پرورش میں نہ ہو تو اس سے نکاح درست ہے حضرت عروہ اور حضرت علی
سے ایسا ہی منقول ہے مگر مجاہد و علاء اور ابن عمر از ربیبہ اس کے خلاف ہیں ۱۲ منہ ۱۱۷۷ اس کو جواد و حاکم نے وصل کیا باوجود اس کے آپ نے ذنب کو فرمایا اگر وہ میری ربیبہ
میں نہ ہوئی جب تک مجھ پر حرام ہوتی جیسے اور گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۱۷۷ یعنی اگر کوئی ساس سے زنا کرے تب بھی اس کی بیٹی بیٹی زنا کرنے والے کو جو ساس پر حرام نہ ہوگی اس کو کہہ
سکتا ہے ۱۲ منہ

لَهُ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْتِي

ہو، ہر طرح حرام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

ربیبہ (زینب) کو (جو ابوسلمہ کی بیٹی تھی) ایک اور شخص

(نوفل اشجعی) کو پالنے کے لئے دی۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ

کو اپنا بیٹا فرمایا۔

۳۷۲۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بَيْتِ

أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَا فَعَلْ مَاذَا قُلْتُ

تَنكِحُ قَالَ أَحَبَّيْنِ؟ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ

بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مِنْ شَرِكَتِي فِيكَ

أُخُوٌّ قَالَ إِنَّمَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَعْتُ

أَنَّا تَخْطُبُ بَيْتِي أَسَلِمَةَ قَالَ ابْنَةُ

أُمِّ سَلِمَةَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَوَلَّمُ تَكُنْ

رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي أَرْضَعْتُ وَأَبَاهَا

ثَوْبَةُ فَلَا تُعْرِضُنْ عَلَيَّ بَنَاتِكَ وَلَا

أَخَوَاتِكَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

دُرَّةُ بَيْتِي أَبِي سَلِمَةَ۔

(از حمیدی از سفیان از ہشام از والدش از زینب)

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے عرض کیا کیا آپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو (میری

بہن کو) پسند فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں میں کیا کروں؟

میں نے کہا نکاح کر لیجئے! آپ نے فرمایا کیا تجھے یہ پسند ہے؟

(کہ وہ تیری سوکن بنے) میں نے عرض کیا میں اکیلی تو آپ کے

پاس نہیں (اور ازدواج بھی تو آپ کی ہیں) اگر میری بہن آپ کی

زوجیت میں میری شریک ہو تو دوسروں سے نو بہتر ہے۔ آپ

نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں۔ میں نے کہا میں نے سنا ہے

آپ بنت ام سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ

تو اگر میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی۔

مجھے اور اس کے باپ (ابوسلمہ) کو دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا

ہے (وہ میری بھتیجی ہوئی) دیکھو (آنندہ) اپنی بیٹیوں اور بہنوں

کے متعلق مجھ سے نہ کہنا۔

لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا۔ اس میں ابوسلمہ کی بیٹی کا نام دُرَّة مذکور ہے۔

(اور اگلی روایت میں زینب)

باب ۲۶۸ وَأَنْ تَجْمَعُوا

بَيْنَ الْأُحْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ

باب وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُحْتَيْنِ إِلَّا

مَا قَدْ سَلَفَ کا بیان

یہ حدیث دو پر موصولہ گزر چکی کتاب النکاح میں اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بی بی کی بیوی مثل اس کی بیٹی کے حرام ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی دو بہنیں

کیسے جمع ہو سکتی ہیں ۱۲ منہ ۱۳ جو ابولہب کی لونڈی ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی ان سے نکاح کرنے کے لئے نہ کہتا ۱۳ منہ ۱۴ اس کو غلام نام بخاری نے

آجے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

۴۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ
ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ
بَنَاتَ أَبِي سُفْلَيْنِ قَالَ وَتُحِبِّينِ قُلْتُ لَعَمْرُ
كَسُتُ بِمُحَلِّبَةٍ وَ أَحَبُّ مِنْ شَارِكِي
فِي خَيْرٍ أُحِبُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَوْلُ اللَّهِ إِنَّمَا لَكَ تَرْكُكُ
تُحِبُّ دَرَّةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ
أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ لَوْلَا
تَكُنُّ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِمَّتُهَا ابْنَةُ
أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ
ثَوْبِيَةُ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا
أَخَوَاتِكُنَّ۔

۲۶۸۸۔ لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةَ
عَلَى عَشْتِهَا۔

۴۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از عقیل از ابن شہاب از

عروہ ابن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میری بہن یعنی
ایوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا
کیا تو اسے پسند کرے گی؟ میں نے کہا بے شک میں کوئی کہلی
تو آپ کے پاس نہیں (یہاں تو کئی سوکنیں موجود ہیں) اس
صورت میں اگر میری بہن کا بھلا ہو تو غیروں سے تو اس کی
بھلائی مجھے اچھی معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ تو میرے لئے
حلال نہیں (کیونکہ ایک بہن میرے نکاح میں ہے) میں نے کہا یا رسول
اللہ خدا کی قسم ہم تو یہ ذکر کر رہے تھے کہ آپ دُتہ بنت ابی سلمہ
سے نکاح کرنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ام سلمہ کی لڑکی؟
میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا وہ تو خدا کی قسم اگر میری
پرورش میں نہ ہوتی جب بھی میرے لئے حلال نہ تھی کیونکہ وہ تو دُتہ
کے رشتے سے میری بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ (اس کے باپ کو)
دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے تو آئندہ اپنی بیٹیوں اور بہنوں
کے نکاح کا معاملہ میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔

باب ابنی بیوی کی بھتیجی اور بھانجی سے عقد
نکاح حرام ہے۔

(از عبدان از عبد اللہ از عاصم از شعبی) جابر رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا

لے حافظ نے کہا وہ بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا بالاجاز حرام ہے خواہ یہ سگی بہنیں ہوں یا علاقائی یا اختیائی یا دودھ بہنیں ہوں۔ اگر وہ لڑکیاں آپ کی بہنیں ہوں
تو بعضوں نے دونوں کا جمع کرنا جائز رکھا ہے اور جمہور نے اس کو بھی منع کیا ہے۔ ۱۳۱۸۔ ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اجماع ہے لیکن صاحبوں اور محدثوں
نے اس کو جائز رکھا ہے۔ ان کے خلاف کا اعتقاد نہیں ابن عباس سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ دو بیچ بھیلیں اور دو خالوں میں بھی جمع کرنا حرام ہے قطلان نے
کہا بھو بھی میں داد کی بہن نانا کی بہن ان کے باپ کی بہن کسی طرح خالہ میں نانی کی بہن نانی کی ماں سب داخل ہیں اور اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ان دو عورتوں
کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں ہے کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد فرما کر لیں تو دوسری اس کی حرم ہو جائے اپنی جود کے ماموں کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی یا چچا کی
بیٹی یا بھو بھی کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے ۱۳۱۸۔

کہ کوئی عورت اپنی بھوپھی یا اپنی خالہ کے اوپر نکاح کی جائے۔

داؤد بن ابی ہند اور ابن عون نے اس حدیث کو شعبی سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایک عورت اور اس کی بھوپھی کو اپنے نکاح میں جمع نہ کرے نیز کوئی شخص ایک عورت اور اس کی خالہ کو جمع نہ کرے۔

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از قبیسر بن ذویب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ کوئی اپنی بیوی پر اس کی بھوپھی یا خالہ کو بیاہ لائے۔

زہری کہتے ہیں باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم ہے۔ اسی طرح باپ کی بھوپھی کا بھی کیونکہ عروہ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا رضاعت سے بھی وہی رشتہ حرام سمجھو جو خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

باب نکاح شغار

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شغار سے منع فرمایا شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی (یا بہن) دوسرے کو اس شرط پر بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی (یا بہن) اسے بیاہ دے، اس کے سوا

بہ زہری کا مطلب یہ ہے کہ جیسے باپ کی خالہ یا باپ کی بھوپھی سے نکاح درست نہیں اسی طرح باپ کی خالہ اور اس کے بھانجے کی بیٹی اور باپ کی بھوپھی اور اس کے بھتیجے کی بیٹی میں جمع جانے نہ ہو گا ۱۲ منہ

سَمِعَ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن تَنْكَحَ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عُزَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

۴۷۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا -

۴۷۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّكَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْكَحَ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا فَأَمَّا خَالَاتُ أَبْنَائِكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حُرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ -

باب ۲۶۸۹ الشِّغَارُ -

۴۷۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُنْزِلَ الرَّجُلُ

ابْتَلَتْهُ عَلَى أَنْ يُرَوِّجَهُ إِلَّا خَرَّ ابْنَتُهُ كَيْسَ
بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ -

باب ۲۶۹ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ
تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَخِي -

۴۴۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
ابْنِ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ
أَنْفَسَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عَائِشَةُ مَا تَسْتَعْمِلِي الْمَرْأَةَ أَنْ تَهَبَ
نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تَرَجَعِي مَنْ
لَفَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
أَرَى رَيْكَ إِلَّا سَارِعٌ فِي هَوَاهُ وَآه
أَبُو سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْهَرٍ
وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ -

باب ۲۶۹ نِكَاحُ الْمُحْرِمِ

۴۴۳۵ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو قَالَ
أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ
عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ

مہر متین نہ کیا جائے۔

باب کیا عورت اپنا نفس کسی کو ہبہ کر سکتی ہے؟

(از محمد بن سلام از ابن فضیل از ہشام) ہشام کے والد
کہتے ہیں غولہ بنت مکیم ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے اپنا نفس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا تھا۔ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کیا عورت کو اپنا نفس کسی مرد کو ہبہ کر کے
ہوئے شرم نہیں آتی؟ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی: لیسے بغیر
تو اپنی جس بیوی کو چاہے نظر انداز کر دے۔ الآیہ
حضرت عائشہ کہنے لگیں یا رسول اللہ! اب میں سمجھی اللہ
تعالیٰ فوراً آپ کی تمنا پوری کرتا ہے۔

اس حدیث کو ابوسعید (محمد بن مسلم) مؤدب محمد بن بشر
اور عیدہ بن سلیمان نے بھی ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت
کیا ہے مگر آپس میں کچھ الفاظ کم و بیش روایت کئے گئے۔

باب حالت احرام میں عقد نکاح

(از مالک بن اسماعیل از ابن عیینہ از عمرو از جابر بن زید)
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے (حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے) حالت احرام میں
عقد نکاح فرمایا۔

۱۔ جمہور علماء

کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور حنفیہ کہتے ہیں نکاح درست ہو جائے گا اور ایک کو مہر مل دینا ہوگا شریکی یہ تنفیہ بھی کہتے ہیں
حدیث میں داخل ہے بعض کہتے ہیں اس میں مرد یا نافرمانا امام مالک لا قول ہے ۱۲۷ منہ ۱۲ یعنی ہر کے لفظ سے نکاح صحیح ہوگا جن میں جمہور علماء کے نزدیک اگر مرد وغیرہ کا
ذکر نہ کرے صرف یوں کہہ کر میں نے اپنے تئیں تجھ کو بخش دیا تو نکاح صحیح نہ ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک صحیح ہو جائے اور مہر مل واجب ہوگا ۱۲۷ منہ ۱۲ اور میں کو چاہیے
اپنے پاس جگہ دے ۱۲ منہ ۱۲ مؤدب کی روایت کو ابن مردودہ نے اور محمد بن بشر کی روایت کو امام احمد نے اور عیدہ کی روایت کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے وصل کیا اور
۱۲۷ منہ ۱۲ اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ کا یہ قول ہے کہ محرم دینا نکاح کر سکتا ہے نہ دوسرے کا اور نہ نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ کے
نزدیک صرف نکاح کر سکتا ہے کیونکہ وہ صرف ایک باب اور قبول ہے تو بیع و شرا کی مثل ہوگا ۱۲۷ منہ ۱۲

باب ۲۶۹۲ فی رسول اللہ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَكْرَةَ الْمُتَنَعَةِ أَخْرَجَ

۴۷۳۶- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّ سَمْعَةَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِمَنْ عَابَسَ ابْنُ أَبِي النَّجَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتَنَعَةِ وَعَنْ لَحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ

۴۷۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَنْ مُتَنَعَةِ الْبَيْتَاءِ فَقَالَ لَهُ مَوْئِي لَهُ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي الْبَيْتَاءِ قَوْلُهُ أَوْ تَحْوُكُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُ

۴۷۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَاحٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَلْعَنُوا نَحْوَهُمَا فَاسْتَمَعُوا

باب ۲۶۹۳ فی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر وقت میں

متعہ کے لئے منع فرمایا۔

(از مالک بن اسماعیل از ابن عیینہ از زہری از حسن بن محمد ابن علی و بردارش عبداللہ از والد ہرود) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں متعہ اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابو حمزہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ عورتوں سے متعہ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا جائز ہے۔ اس پر ان کا غلام کہنے لگا کہ متعہ اس وقت جائز ہوگا جب مردوں کو سخت ضرورت ہوگی اور عورتوں کی کمی ہوگی یا کچھ ایسا ہی کہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں۔ اسی وقت کے لئے۔

(از علی از سفیان از عمرو از حسن بن محمد) حضرت جابر ابن عبداللہ وسلم بن اکوع رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ ہم ایک لشکر میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا کہنے لگا تمہیں متعہ کرنے کی اجازت ہے لہذا متعہ کرلو۔

ابن ابی ذئب کہتے ہیں مجھ سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے

۱- میں شہوت کے واسطے مجبور ہوں گے ۱۱ منہ ۱۲ یعنی ایسی ہی سخت ضرورت کی حالت اور سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ جائز کر دیا تھا۔ اگلی حدیث ۱۱۱ بخاری نے درذن اماموں محمد بن ضعیف کے ہمارے جراحوں اور حضرت علی بن ابی طالب کے نقل کیا تاکہ شیعیان پر سخت پوری ہو جائے مگر امام بیہقی نے کہا کہ اس حدیث میں تم کا ذکر غلط ہے کیونکہ متعہ کا اس کے بعد موقوف تھا کہ میں بھی مباح ہوا پھر غزوہ اوطاس میں منع ہوا لیکن اسحاق بن داؤد نے اس میں حبان نے ایک ضعیف طریق سے نکالا کہ پھر جنگ تبوک میں مباح ہوا۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ پھر حج و عمرہ میں منع ہوا غرض اس بار بار کی حکمت اور حرمت سے قطعاً کوشیدہ کیا اور وہ اس کی حکمت کا فتویٰ دیتے رہے جیسے ابن عباس وغیرہ لیکن ابن عباس وغیرہ سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے اس سے جرح کیا ابی منذر نے کہا ابی اس کی حرمت پر علماء کا اجماع ہو گیا ۱۲ منہ

وَقَالَ اِنْ اُرِيَ ذَنْبٌ حَدَّثْتُ رَايَا سُبُّ
سَلَمَةَ بْنِ الْكُوَيْمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَوْ امْرَاةٍ
تَوَافَقَا فَعِشْرَةَ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثَ لَيَالٍ فَاِنْ
اَحَبَّ اَنْ يَتَكَرَّرَ اَيْدَا اَوْ يَتَكَرَّرَا تَكَرَّرَا كَمَا
اَدْرَيْ اَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةٌ اَمَّا لِلنَّاسِ
عَامَّةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَّهُ عَلِيُّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَنْسُوخٌ.

بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر مرد اور عورت متعہ کریں اور مدت متعہ نہ کریں تو (کم از کم) تین دن تین رات تک مل کر رہیں۔ اس کے بعد اگر چاہیں تو جدا ہو جائیں یا اور مدت بڑھا دیں۔

سلمہ کہتے ہیں مجھے یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت خاص ہمیں یعنی صحابہ کرام و ان کو دی تھی یا یہ اجازت عام سب لوگوں کے لئے ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متعہ کی حلت منسوخ ہو گئی۔

بَابُ ۳۹ عَرَضِ الْمَرْأَةِ

نَفْسُهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

۳۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبَنَانِيَّ
قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنُهُ لُؤْلُؤُ
قَالَ أَنَسٌ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَاكَ بِي حَاجَةٌ فَقَالَ بَدَأَتْ
أَنَسٌ مَّا أَقَلَّ حَيَاءُ هَؤُلَاءِ أَتَاكَ وَأَسْوَكَاهُ
قَالَ هِيَ خَدِيجَةُ مِنْكِ رَجَعَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا.

بَابُ عَوْرَتِ كِسِي نِيك مَدِ سَ نَكَاحِ كَرْنِ كِ

دِرْخَوَاسْتِ كَر سَكْتِ هِے۔

(از علی بن عبد اللہ از مرحوم) ثابت بنانی کہتے ہیں میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس ان کی ایک بیٹی بھی بیٹھی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اس نے اپنا نفس آپ کو پیش کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو میری خواہش ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیٹی کہنے لگی کیا بے شرم عورت تھی انہیں انہوں نے انس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ عورت تجھ سے بہتر تھی اس نے لوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنا نفس آپ کو پیش کیا۔

یہ حدیث اور کچھ جی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دن متعہ سے منع کیا، ماہیت ہی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نکالا ان سے کسی نے پوچھا متعہ کے متعلق انہوں نے کہا متعہ کیا ہے زمانہ ۳۰ دن کا قطنے کا مجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ یہ کون سی عورت تھی ہر حال ان عورتوں میں سے تھی جنہوں نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش دیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی بات پاس کو خوب تنبیہ کی کہ تو اس عورت کو بے شرم بتاتی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلی کر عفت کی سبجمان اللہ! اسے عفت اس عورت کی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ بنائیں قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ نیک بخت اور دیندار مرد کے سامنے اگر عورت اپنے تئیں پیش کرے تو اس میں کوئی عار کی بات نہیں البتہ دنیاوی غرض سے ایسا کرنا مجاہد ۱۲۰

۴۷۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَثَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عَوْصَةَ نَفَسَتْ عَنْ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ

اللَّهِ رَوِّجْنَاهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي

شَيْءٌ قَالَ ادْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِمَّنْ

حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجِعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا

وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِمَّنْ حَدِيدٍ لَكِنْ

هَذَا آذَانِي وَلَهَا نِصْفَةٌ قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ

رَدٌّ أَفَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا

تَصْنَعُ يَا ذَارِكُ إِنْ لَيْسَتْ لَهُ رِيكُنٌ عَلَيْهَا مِنْهُ

شَيْءٌ كَرَانَ لَيْسَتْ لَهُ رِيكُنٌ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ

فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ كَهْلُ لَيْسَتْ قَامَ

فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوْ

دُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

فَقَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ

يُحَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمَلَكُنَا كَمَا يَمَامَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

(از سعید بن ابی مریم از ابو عثمان از ابو حازم) حضرت سہل

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنا نفس آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ اتنے میں ایک شخص بلویا رسول

اللہ! اگر آپ کو اس کی خواہش نہیں تو مجھ سے اس کا نکاح کر

دیجئے؟ آپ نے دریافت فرمایا تیرے پاس کچھ ہے بھی؟ وہ کہنے

لگا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے لوگوں

کے پاس جا کر کچھ تولے آ اور کچھ نہ ہو تو لوہے کی ایک انگوٹھی

ہی لے۔ وہ گیا اور بھر لوٹ کر آیا اور کہنے لگا میرے پاس تو

لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے البتہ یہ تیرے بند میرے پاس ہے،

اس میں سے آدھا ٹکڑا میں اسے دیتا ہوں۔

سہل کہتے ہیں اس شخص کے پاس چادر بھی (اوڑھنے کو)

نہ تھی صرف تہ بند تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہ بند

کیا کام آسکتا ہے تو پہنے تو عورت اس میں سے کچھ نہ پہن نہ سکے

گی وہ پہنے تو تو کچھ نہیں پہن سکے گا۔ آخر وہ شخص مایوس ہو کر

بیٹھ گیا، بڑی دیر تک بیٹھ کر اٹھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے (جانتا ہوا) دیکھ کر خود بلایا یا کسی اور سے بلوایا اور پوچھا

تجھے قرآن میں سے کیا کیا یاد ہے؟ وہ کہنے لگا فلاں فلاں

سورت، کئی سورتیں اس نے کہیں آپ نے فرمایا جا ہم نے

ان سورتوں کے عوض یہ عورت تیری ملک (نکاح) میں دے دی)

یا کسی بزرگ یا نیک شخص کو اپنی بیٹی یا

بہن اس کے عقد نکاح میں دینے کے لیے درخواست کرنا

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح بن

کیسان از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ

بن عمر بیان کرتے تھے کہ جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

گئیں ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی صحابی رسول مدینہ

باب ۲۶۹ عَوْنُ الزَّوْجَانِ

ابْنَةُ أَوْ أُخْتُهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ

۴۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ

ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَمَّنَتْ
حَفْصَةَ بِذَلِكَ عَمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ
السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَقَّى بِالْمَكِيدِ يَنْهَى
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ
عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ
سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَيْتُ لِيَا لِي ثُمَّ لَقِيتُ
نَعَالَ قَدْ بَدَأَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمَ هَذَا
قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ
إِنْ شِئْتُ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِذَلِكَ عَمَرَ وَصَمَمْتُ
أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَدْجِدُ
عَلَيْهِ مِقِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَيْتُ لِيَا لِي ثُمَّ
خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَنكَحَهَا إِيَّاهُ فَلَقِيتُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ
لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلِيَّ حِينَ عَرَضْتُ عَلَيْكَ
حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْ عَنِّي
أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ عَلَى إِلَّا آتَى
كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَفْتِي سِرَّ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهْتُهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَتْهَا -

کا ارادہ ترک کر دیتے تو بے شک میں حفصہ سے نکاح کر لیتا۔

میں انتقال کر گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عثمان
ابن عفان رضی اللہ عنہ سے حفصہؓ کے متعلق کہا۔ انہوں نے کہا
میں سوچ کر بتاؤں گا۔ کئی دن میں نے انتظار کیا۔ چند دن بعد
انہوں نے جواب دیا میری رائے یہ ہے کہ ابھی میں نکاح نہ کروں
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا
کہ آپ میری بیٹی سے نکاح کر لیجئے۔ انہوں نے خاموشی اختیار کی،
کچھ جواب ہی نہ دیا (نہ نفی نہ اثبات) مجھے عثمان رضی اللہ عنہ سے
بھی زیادہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر غصہ آیا۔ غرض چند تہیں
میں مزید ٹھہرا رہا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام بھیجا۔ میں نے حفصہ رضی اللہ
عنہا کا نکاح آپ سے کر دیا۔ چند دن بعد حضرت ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے مجھ سے کہا۔ آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا
ذکر جب مجھ سے شادی کے لئے کیا تھا تو میری خاموشی سے
شاید ناراض ہو گئے ہوں گے۔ میں نے کہا بے شک مجھے
سخت ناگوار گزرا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ دیکھئے
میں نے آپ کو اس وجہ سے جواب نہیں دیا تھا کہ مجھے معلوم
ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا
کا ذکر کیا تھا (آپ کی خواہش ان سے نکاح کرنے کی معلوم ہوئی
تھی) تو مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا راز فاش کر دیتا (آپ سے کہہ دیتا کہ آنحضرت صلی
علیہ وسلم کا خیال حفصہؓ سے نکاح کرنے کا معلوم ہوتا ہے) البتہ اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے

راہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا عذر بیان کر کے حضرت عمرؓ سے صفائی کر لی ان کا رنج دفع کر دیا سہماۃ اللہ حضرت ابو بکرؓ آنحضرتؐ کے کیسے محرم راز تھے،
آپؐ اپنی کمزوریات ابو بکرؓ سے نہیں چھپاتے تھے حالانکہ ان کی چھپتی بیٹی حضرت عائشہؓ آپؐ کے نکاح میں تھیں یہ بھی آپؐ نے حفصہؓ کو براہ لیختہ کا قصد ان پر ظاہر کیا آپؐ کو
پورا یقین تھا کہ ابو بکرؓ آپؐ کے کیسے محرم راز تھے اور جاننا اور عاشق و عاشقہ کی بات سب سے زیادہ وہ آپؐ کو چاہتے ہیں رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

لَرَأَيْتُ رَانَ اللَّهِ لَسَاتِمُ إِلَيْكَ
خَيْرًا أَوْ خَوْفًا أَوْ قَالَ عَطَاءُ
يُعْزِضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي
حَاجَةً وَأَبْشِرْ وَأَنْتَ بِحَمْدِ
اللَّهِ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ
مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُولَعُ
وَلَيْتَهَا يَغْنَمُ عَلَيْهَا وَدَانَ وَاعْدَكَ
رَحْلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ تَكْهَنُ بَعْدُ
لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ
لَا تُحَايِدُ وَهَكَذَا سِرَّ الزَّيْنَا وَ
يُذَكِّرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْكِتَابُ
أَجَلَهُ تَنْقِصُ الْعِدَّةَ.

نکاح کر لوں۔

قاسم بن محمد کہتے ہیں (تعریض یہ ہے) یوں
کہے آپ مجھ پر مہربان ہیں یا مجھے آپ سے دلچسپی
تھے یا یوں کہے اللہ آپ کے لیے اچھا کرنے والا
ہے، یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ ہے۔

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں اشارے کنائے
میں پیغام دے (یہ تعریض ہے) صاف صاف نہ کہے
(آپ مجھ سے نکاح کر لینا) مثلاً یوں کہ مجھے عورت
کی ضرورت ہے یا آپ کو خوشخبری ہو اللہ کے فضل سے
آپ پسندیدہ ہیں عورت یوں جواب دے جو آپ کہہ
لیے ہیں سن رہی ہوں صاف صاف نکاح کا وعدہ نہ
کرے اسی طرح عورت کا دل بھی عورت کو بتائے بغیر

کسی سے نکاح کا وعدہ نہ کرے اس کے باوجود اگر عورت نے عدت کے اندر کسی سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور عدت کے بعد
اسی سے نکاح کر لیا تو اس کا توڑنا ضروری نہیں۔ امام حسن بصری کہتے ہیں وَلَا تَخَافُ عِدَّتُكَ يَوْمَ تَكُونُ عِدَّتُكَ كَالْعِدَّةِ
سے جسب کرید کاری نہ کرو۔ ابن عباس سے منقول ہے حَقٌّ يَنْبَغِي أَنْ يَكُنْ أَجَلُهُ سے یہ مراد ہے کہ عدت گزر جائے۔

باب عورت کو عقد نکاح سے پہلے دیکھ لینا

بَابُ النَّظَرِ إِلَى امْرَأَةٍ قَبْلَ التَّزْوِجِ

اس کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ طاشی منوذا ۱۲ منہ یعنی یوں نہ کہے میں تم سے نکاح کر لینا پسند کرتا ہوں ۱۲ منہ مسلمہ خلاصہ ماشا اللہ ابھی جوان ہوا
تم قبول عورت ہو تم حسین خوبصورت ہو تمہاری ایک ایک ادا مجھے پسند ہے تمہاری عدت گزر جائے تو مجھ کو ضرور خبر کرنا مسلم کی روایت میں ہے مَا تَخَفُ عِدَّتُكَ يَوْمَ تَكُونُ عِدَّتُكَ كَالْعِدَّةِ
فاطمہ بن قیس سے یہاں فرمایا جب تیری عدت گزر جائے تو مجھ کو خبر کیجئے ۱۲ منہ مسلمہ بین تمہاری آئندہ میں سے گزرے گی ۱۲ منہ ۵۰ کہ میں تم سے نکاح کروں گی مسلمہ
عدت کے اندر صاف صاف نکاح کا ذکر کرنا یا نکاح کا وعدہ کرنا منع ہے جو کوئی ایسا کرے گا گناہ گار ہوگا مگر عدت کے بعد جو نکاح ہوگا وہ نکاح صحیح ہوگا نکاح میں ایسا
کرنے سے کوئی نقصان نہ پہنچا ہوگا ۱۲ منہ ۵۰ اس کو عبد اللہ بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۰ یعنی جس عورت سے نکاح کرنا منظور ہو
اس کو کسی زمانے سے ایک بار دیکھ سکتا ہے گو وہ دیکھنا شہوت کی نگاہ سے جو اسی طرح عورت بھی جس مرد سے نکاح کرنا چاہتی ہے اس کو کسی تدبیر سے دیکھ سکتی ہے
اس باب میں جو جو صاف حدیثیں آئیں ہیں ان کو امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لائے تو مذکورہ اور حاکم نے مغیرہ سے نکالا انہوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام
دیا تو فریقت نہ پائی اس کو دیکھ لے اس سے امید ہے کہ تم میں خوب الفت رہے گی امام مسلم نے ابو ہریرہ سے نکالا ایک مرد نے انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہا کہ انصاری نے
فرمایا تو نے اس کو دیکھا ہے وہ بلا نہیں آئے نہ فرمایا جا اس کو دیکھ لے کیونکہ انصاری کی آنکھوں میں اکثر عیب ہوتا ہے قسطا نے کہا مرد عورت کے اسی طرح عورت مرد
کے وہ اعضا دیکھ جو شہوت میں ہیں جیسے آزاد عورت کے منہ اور دونوں کف اور نڈی کی ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک کو چھو کر باقی اعضاء دیکھ سکتا ہے گو فتنہ کا ڈر ہو کیونکہ
یہاں ضرورت ہے مترجم کہتا ہے اگر عورت کا دیکھنا نہ ہو سکے تو عورت اور مرد دونوں کو لازم ہے کہ کسی حیر کو بیچ کر انکی عورت شکل دریافت کریں اور ہمارے زمانے میں تو کوئی
ایک مردھی ہے گو ہماری شریعت میں تصویر بنانا اور نہوانا جائز نہیں مگر کسی تصویر میں ایک قول جواز کا بھی ہے اور اگر ناجائز بھی ہے تو بھی ضرورت سے جائز ہو جائے گا۔
جسے شہوت سے اجنبی عورت یا مرد کو دیکھنا مسلم ہے مگر نکاح کرنے وقت یا تو بڑی خریدنے وقت یہ درست ہے اور یہاں سے پاؤں کا وہ اعتراض بالکل رفع ہو جاتا
ہے جو وہ اسلامی شریعت پر کرتے ہیں کہ اسلامی شریعت میں شادی کا قاعدہ یہ ہونا اور خلاف طبع ہے ایک ایک شریکین کنواری لڑکی کو جو بھی پڑے کے (بقیہ صفحہ ۷۹۳)

۴۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَثْفَةٍ
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَيْتُكَ فِي لَمَسَةٍ مِثْلِي مُبَاكِ الْمَلِكُ
فِي سَوَاقٍ مِّنْ حَوِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ أُمُّكَ
فَشَكَنْتُ عَنْ وَجْهِكَ الثُّوبَ قَالَتْ أَنْتِ هِيَ
فَقُلْتُ إِنَّ تَيْكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِيهِ -

۴۳۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
أَنَّ أُمَّ أَدَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ
نَفْسِي فَتَنْظُرَ إِلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَصَعَدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ
طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ لَوْحَ فُضِّ
فِيهَا قَسِيئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ
فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا
حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنِّي
شَيْءٌ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَهْبِ

(از مسدد از صنادیق زید از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (نکاح سے پہلے تجھے خواب میں دیکھ لیا تھا، ایک فرشتہ ریشی کپڑے میں لپیٹ کر کھجے لایا اور کہنے لگا یہ آپ کی بیوی ہے میں نے کپڑے اتارے منہ سے اٹھایا، کیا دیکھتا ہوں کہ تو سچے میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا کرے گا (یعنی یہ نکاح ہوگا)

(از قتیبہ از یعقوب از ابو حازم) حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں اس لیے آئی ہوں کہ اپنا نس آپ کی خدمت میں پیش کروں آنحضرت نے اوپر نیچے لے دیکھ کر اپنا سر جھکا لیا، جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا تو وہ بیٹھ گئی، اتنے میں صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو اس عورت کی حاجت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے۔

آپ نے فرمایا تیرے پاس (مہر دینے کے لئے) کچھ ہے؟ وہ کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں آپ نے

(یعنی بیوٹی) مہر نہیں ملے گی۔ ایک غیر مرد سے کسی کو دینا صحیح نہیں کیونکہ اسلام نے ایسا حکم نہیں دیا اگر مسلمان اپنی شریعت کو چھوڑ کر دوسری من گھڑت رسوم اختیار کر لیں تو اس کا الزام ان مسلمانوں پر ہوگا۔ شریعت اسلامی نے تو اچھی طرح ٹھونک بچا کر نکاح کرنے کا حکم دیا ہے جو عورت کو دیکھ لے عورت مرد کو دونوں اچھی طرح اپنا اطمینان کر لیں اس پر بھی اگر خدا نے خواستہ: ہوا وقت ہو تو طلاق کو ہماری شریعت نے جائز رکھا ہے۔ یہ طریقہ نقصان کے طریق سے کہیں بہتر ہے کہ جو ان مرد جو ان عورت کو اپنے ساتھ لئے لئے پھرے اس سے تمہاری کوسے ایسی حالت میں دینی بتائیں کہ تم کو فحشا اور بدکاری کی روک تھام ہو سکتی ہے یہ جان اللہ کیا کہنا شریعت اسلامی کا ایک ایک حکم دُرے ہوا اور حکمت و دانائی سے بھرا ہوا ہے لیکن عقل کے دشمن اگر تعصب کی وجہ سے نہ مانیں اور بہت دھڑی بولائے رہیں تو اس کا کیا علاج ہے؟ ۱۲ منہ صحت آپ اپنی امت پر نہایت شفقت تھے جس سے آپ کو نہایت دینی معلوم ہوا کہ یہاں کوئی فرد قسندہ یا جھگڑے سے لے آئے خود نکاح کرنا اچھا نہ سمجھا۔ جیسے لوگوں کا خیال درست نہیں معلوم ہوا کہ آپ نے اسے پسند نہ کیا۔ ہمارا تو ایمان ہے کہ آپ کی پسند و ناپسند کا حیا رہے جو عام انسانوں کا ہوتا ہے آپ کی پسند ناپسند کے بغیر جو خدا میں تبلیغی مصالح زیادہ ہوتے تھے۔ آپ کا معاملہ ہماری فہم سے بالاتر ہے۔ جہاں امت کے کسی فرد کی ضرورت معلوم ہوتی وہاں آپ بشری خواہشات اور پسند کی پروا کے بغیر شفقت و دانش فرماتے۔ عبدالمعز

إِلَىٰ أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ يُجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَكُوْخَاتِمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِرَاقِي قَالَ سَهْدٌ مِّمَّا لَهُ رِأْيٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا زَارِقَةُ إِنْ لَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَهُ بِهٖ فَذُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا أَوْ سُورَةُ كَذَا أَوْ سُورَةُ كَذَا أَعَدَدَ هَآ قَالَ أَتَقْرَأُوهِنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلِكْتُكُمْ بِمَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ -

ساتھ لئے دیتا ہوں۔

باب ۲۶۹ مَنْ قَالَ لَا يَكَاہُ إِلَّا بِوَلِيِّیْ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالٰی وَلَا ذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْتُمْ أَهْلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَدَخَلَ فِيْہِ الثَّغِیْبُ وَكَذٰلِکَ اُنْذِرُوْا قَالُوْا لَا تَنْکِحُوْا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا

فرمایا تو اپنے گھر جا شاید کچھ مل جائے وہ گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا پھر دیکھ کچھ تو لے کر آ، چاہے لوہے کی ایک انگٹھی ہی ہو وہ پھر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا یا رسول اللہ خدا کی قسم مجھے تو لوہے کی انگٹھی بھی میسر نہیں ہو سکی۔ البتہ میرا یہ تہ بند حاضریہ ہے۔ سہل کہتے ہیں اس کے پاس چادر بھی (ادرھنے کو) نہ تھی۔ وہ کہنے لگا اسی تہ بند کا آدھا انگٹھا یہ عورت لے سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا اس تہ بند سے کیا ہو سکتا ہے اگر تو اسے پہنے تو عورت اسے نہیں پہن سکتی اگر عورت پہنے تو پھر تیرے پاس کچھ نہیں رہتا۔ یہ سن کر وہ شخص بیٹھ گیا۔ بڑی دیر بیٹھا رہا۔ اس کے بعد اٹھ کر چلا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ لیا۔ وہ بیٹھ موڑ کر چلتا ہوا۔ آپ نے حکم دیا لوگ اسے بلا لائے۔ جب وہ حاضریہ لایا تو آپ نے فرمایا اچھا یہ بتا تجھے قرآن شریف کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں، وہ کہنے لگا فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں، کئی سورتیں اس نے شمار کیں۔ آپ نے فرمایا تو زبانی بغیر دیکھ پڑھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا بس اس حفظ قرآن کے عوض میں اس عورت کا عقد تیرے

باب بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو لے عورتوں کے متولیو مہتارے لیے انہیں روکنا درست نہیں (انہیں نکاح کرنے سے مت روکو اس میں شبہ اور باکرہ سب قسم کی عورتیں آگئیں

اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا اے

وَقَالَ وَآخِيحُوا الزَّيْمَةَ
مِنْكُمْ
نہیں رکھیں ان کا نکاح کر دو۔

۴۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ
وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّكَاحَ فِي الْحَاجِلِ لَيْتَهُ كَانَ عَلَى
أَرْبَعَةِ أَصْحَافٍ فَبَكَحَتْ مِنْهَا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ
يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلَيْتَهُ أَوْ
ابْنَتَهُ فَيُصَدِّقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحُ
الْأَخْرِ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا
ظَهَرَتْ مِنْ طَلْمِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ
فَاسْتَبْضِئِي مِنْهُ وَيَعْتَزُّ لَهَا زَوْجُهَا
وَلَا يَمْسُهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا
مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِئُ مِنْهُ
فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا
أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي
تَحَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحُ
الْإِسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحُ الْخَوْصِ يَجْمَعُ التَّهْطُ

عورتوں کے متولیو تم عورتوں کا نکاح مشرک مردوں
سے مت کرو اور سورہ نور میں فرمایا جو عورتیں خاوند

(ابو یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از یونس)

دوسری سند از احمد بن صالح از عبسہ از یونس از ابن
شہاب از عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ زمانہ
جاہلیت میں عرب لوگ چار طرح کے نکاح کیا کرتے تھے
(۱) اس طرح جس طرح آج کل لوگ کرتے ہیں کہ ایک
مرد دوسرے مرد کو نکاح کا پیغام بھیجتا ہے وہ اپنی رشتہ دار عورت
(مثلاً بہن عقیبی بھانجی وغیرہ) یا بیٹی کا مہر وغیرہ مقرر کر کے نکاح کر دیتا
(۲) دوسرا نکاح یہ کہ شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض
سے پاک ہوتی یوں کہتا تو فلاں مرد کو بلا بھیج اس سے جماع کر لے
جب وہ عورت ایسا کرتی تو اس کا خاوند اس سے اس وقت تک
الگ رہتا جب تک اس کا حمل اس غیر مرد سے نمایاں
نہ ہو جاتا۔ جب حمل نمایاں ہو جاتا تو اس کا خاوند بھی
اگر چاہتا اس سے صحبت کرتا۔

یہ امر خاوند اس لئے کرتا کہ بچہ شریف اور عمدہ
پیدا ہو۔ ایسے نکاح کو استبضاع کا نکاح کہا کرتے تھے
(۳) تیسرا نکاح یہ تھا کہ کئی آدمی مل کر جو دسل
سے بہر حال کم ہوتے کسی عورت کو زوجیت میں رکھتے۔
سب اس سے جماع کرتے۔ جب اسے حمل ہو جاتا اور
وضع حمل کر لیتی تو کئی راتیں گزرنے پر ان سب مردوں کو

لے یہ مرد وہ ہوتا جو ساری قوم میں شرافت اور حسن اور بہادری میں نامور ہوتا ۱۲ من ۱۵ پونہ ایک ہندوؤں میں رائج ہے ہندوؤں کے
شاستروں میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے فرزند نہ ہو تو اس کو جائز ہے کہ اپنی جود کو ایک شریف برہمن کے ساتھ ہمبستر کر لے اور اس
سے لفظ لے۔ مہادیو اللہ کے حیاتی کی مدد ہو گئی۔ کہا اگر اولاد نہ ہوئی تو نہ جو تم دنیا میں ایسے کام کیوں نہیں کر جاتے جو اولاد سے بڑھ کر کوئی
یادگار ہیں اور اگر ایسی ہی اولاد کی جس سے تو کسی عزیز کا دل کالے کر اس کو اپنا بیٹا بنا لو اور اسے اپنے بیٹے کی طرح پال لو ۱۲ من

مَا دُونَ الْعَشْرِ قَدْ خُلُون عَلَى السَّرَّاجَةِ
كُلُّهُمْ يُعْصِيهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَ
مَرَّ عَلَيْهَا كَيِّالِي بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ
إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ
حَتَّى يَجْمَعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَوَّضْتُمْ
الَّذِي كَانَتْ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ
ابْنُكَ يَا فُلَانٌ كَسَمْتِي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ
فَيَلْحَقْ بِهِ وَلَدَهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ
بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ الثَّوَابِ يَجْمَعُ النَّاسَ
الْكَثِيرَ قَدْ خُلُون عَلَى السَّرَّاجَةِ لَا يَمْتَنِعُ
مِنْ جَاءَهَا وَهِيَ الْبَغَاءُ لَكِنْ يَنْصِبُونَ
عَلَى آبَوَاهِهَا رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا مَنْ
أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ
أَحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا
وَعَوَّاهُمُ الْقَافَةُ ثُمَّ انْحَقُوا وَلَدَهَا
بِالَّذِي يَدُونَ قَالَتْ طَبِيبٌ وَدُعِيَ ابْنُهُ لَا
يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَذَا نِكَاحُ الْجَاهِلِيَّةِ
كُلُّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ -

۴۷۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَمَّا يُسْتَلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ
فِي نِكَاحِ النِّسَاءِ الْآلِي لَا تَكُونُ لَكُمْ مَا
كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ
قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ

بلا لیتی ان سب کو آنا پڑتا یہ عورت ان سے کہتی تم جانتے ہو
جو تم نے کیا، اب میرا بچہ پیدا ہوا ہے وہ تم لوگوں میں
فلاں شخص کا بچہ ہے، ان میں سے جس شخص کا نام لیتی وہ
بچہ اسی کا ہو جاتا اسے انکار کی مجال نہ ہوتی

(۴) چوتھا نکاح یہ تھا کہ ایک عورت کے پاس
بہت سے آدمی آتے جاتے رہتے وہ ہر ایک سے محبت
کرتی کسی سے انکار نہ کرتی یہ طوائف ہوتی، اس کے دروازے
پر ایک جھنڈا لگا دیتے جس مرد کا دل چاہتا اس سے جماع
کرتا اگر اسے پیٹ ہو جاتا اور وضع حمل کر لیتی تو جتنے مرد اس
کے پاس گئے تھے سب قیافہ شناس کو بھیجتے، قیافہ شناس
جس مرد کو اس بچے کا باپ بنا دیتا وہ بچہ اس کا بیٹا ہو جاتا
اس کا باپ وہی کہلاتا اس کو انکار کی مجال نہ ہوتی۔

جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا
تو آپ نے جاہلیت کے سب نکاح موقوف کر دیئے ایک یہی
نکاح باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے۔

رازیجی از دیکین از ہشام بن عروہ از والدش حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وَمَا يُسْتَلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ
الْآلِيَّةُ اس یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی
مرد کی پرورش میں ہو اور وہ خود بھی اس سے
نکاح نہ کرے اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے
دے کہ مبادا اس کا خاوند اس یتیم لڑکی کے مال دولت

الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرًّا بَكَتَ فِي مَالِهِ وَ
مَوَازِي بِهَا فَيَرْجُو أَنْ يَكْفِيَهَا فَيَعْضُدُهَا لِنَالِهَا
وَلَا يَكْفِيهَا غَيْرَ كَرَاهِيَةٍ أَنْ يُشْرِكَ أَحَدٌ
فِي مَالِهَا -

۴۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ قَالَ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ
أَبْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ
بِنْتُ عُمَرَ مِنْ ابْنِ حُدَّادَةَ السَّامِيُّ وَكَانَتْ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ رُوِيَ بِالْهَلِ يَنْتَه فَقَالَ عُمَرُ
لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَتَكْتُمَكَ حَفْصَةَ فَقَالَ
سَأَنْظُرَ مَرِي فَلَپِئْتُ لِيَا لِي ثُمَّ لَقِيتُ
فَقَالَ بَدْرًا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي لَهَذَا قَالَ
عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ
أَتَكْتُمَكَ حَفْصَةَ -

۴۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ
عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فَلَا تَعْمَلُوهُنَّ قَالَ
حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارَةَ أَنَّهُمَا نَزَلَتْ فِيهِ
قَالَ رَوَّجَتْ إِنْ خَالَ مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا
حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا
فَقُلْتُ لَهُ رَوَّجَكَ وَكَرَّشْتَكَ وَأَكْرَمُكَ
فَطَلَّقَهَا ثُمَّ جِئْتُ كُطَيْبًا لَا وَاللَّهِ لَا أَعُوذُ

میں اس کا شریک بن جائے (اپنی بیوی کے حصے کا دعویدار
ہو جائے)

(ابو عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از ہری از سالم)
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے
جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں اور ان کے خاوند
ابن حذافہ بھی بدری صحابی رسولؐ مدینے میں انتقال کر گئے تو
میں عثمان بن عفان سے ملا اور ان سے کہا اگر تم جاہلو تو میں
حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح تم سے کر دوں۔ وہ کہنے لگے کہ
میں سوچ کر جواب دوں گا۔ کئی روز بعد انہوں نے معذرت
ظاہر کر دی۔ بعد ازاں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے ملا ان سے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو میں حفصہ کا نکاح تم
سے کر دیتا ہوں۔

(از احمد بن ابی عمرو از والدش از ابراہیم از یونس)
حسن البصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آیت فلا تعملوهن ان ینکمن
ازواھن کی تفسیر کے متعلق جناب معقل بن یسار سے سنا وہ کہتے
تھے یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی ہے میری ایک بہن تھی جس
کا میں نے کسی شخص سے نکاح کر دیا تھا اس نے اسے طلاق
دے دی جب اس کی عدت گزر گئی تو دوبارہ اسے نکاح کا
پیغام دینے لگا، میں نے اس سے کہا میں نے اپنی بہن سے
تیری شادی کی اسے تیرا بچوٹا بنایا، تجھے عزت دی اس کا بدلہ

إِلَيْكَ أَبَدًا أَوْ كَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتْ
الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
هَذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْصِمُوهُنَّ فَعَلَتِ الْأَت
أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَرَّوْجَهَا إِيَّاهُ

فَلَا تَعْصِمُوهُنَّ الْآيَةَ - میں نے کہا اب حکم خدا نازل ہو چکا یا رسول اللہ میں ضرور بجا لاؤں گا چنانچہ معقل نے اپنی بہن کا (دوبارہ) نکاح اس سے کر دیا۔

باب ۲۶۹۸ إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ
الْمُخَاطَبُ وَخَطَبَ الْمُخَيَّرَ بَيْنَ
شُعْبَةَ امْرَأَةٍ هُوَ أَوْ لَهَا تَكْسِرُ
بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَرَّوْجَهُ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَأَمَرَهُ
حَكِيمُ بْنُ تَارِظٍ أَنْ يُعْجِلَ لِي أَمْرًا
إِلَيَّ؟ قَالَتْ لَعَمْرُكَ فَقَالَ قَدْ
رَوَّجْتُكَ وَقَالَ عَطَاءٌ
لَيْشَيْهَذَا آتَى قَدْ تَكَحُّنْتُكَ
أَوْ لِيَا مَرْجُلًا مِّنْ عَشِيرَتِهَا
وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتْ امْرَأَةٌ
لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْبُ لَكَ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَّمْ تَكُنْ بِهَا

نفس آپ کو بخش دیتی ہوں، ایک شخص کہنے لگا، یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی خواہش نہ

باب اگر عورت کا ولی خود اس سے نکاح کرنا
چاہے۔

مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام
دیا اور سب سے قریبی رشتہ دار بھی وہی تھے آخر انہوں
نے ایک اور شخص سے کہا، اس نے اُن کا نکاح پڑھا دیا
عبدالرحمان بن عوف نے ام حکیم بنت قانط سے
کہا کیا تو اپنے نکاح کے متعلق مجھے مختار بناتی ہے، میں
جس سے چاہوں نکاح کروں؟ اس نے کہا ہاں!
عبدالرحمن نے کہا تو خود میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں۔
عطاء بن ابی رباح نے کہا مرد گواہوں کے سامنے
اس عورت سے کہہ دے میں نے تجھ سے نکاح کیا یا عورت
کے کہنے والوں میں سے کسی کو مقرر کر دے۔

سہل بن سعد ساعدی نے روایت کی کہ ایک عورت
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں اپنا
نفس آپ کو بخش دیتی ہوں، ایک شخص کہنے لگا، یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی خواہش نہ

۱۱۷ھ میں اپنی بیچا زاد بہن عروہ بن مسعود کی بیٹی ۱۲۷ھ میں اس کو کیس نے اپنی مصنف میں اور یہ بھی ہے اور سعید بن منصور نے ۱۱۷ھ میں
۱۲۷ھ میں اور عبدالرحمان کا نکاح جائز ہو گیا۔ اس کو ابن سعد نے دہل کیا۔ یہاں سے یہ نکلا کہ ولی خود اپنا نکاح آپ بھی کر سکتا ہے۔ ۱۲۷ھ
۱۲۷ھ میں ان سے ابن جریر نے پوچھا اگر عورت کا چچیرا بیٹا جو اس کا ولی ہو وہ اس کا نکاح کرنا چاہے ۱۲۷ھ میں اس کو علی بن ابی
نے دہل کیا ۱۲۷ھ

حَاجَةً فَرَّ وَجَنِبَهَا

۴۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَلَيْسَتْ فُتُوْنُكَ فِي
النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِنُكُمْ فِيهِمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
قَالَتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُونُ فِي تَحْرِ الرَّجُلِ
قَدْ شَرِكْتَهُ فِي مَالِهِ فَلْيَرْعَبْ عَنْهَا أَنْ
يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا غَيْرُكَ
فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَيَحْبِسَهَا فَتُهَاكُمُ
اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ -

۴۵۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِ
قَالَ حَدَّثَنَا قُصَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كَتَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَجَاءَتْهُ
أُمُّ آدَةَ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ وَفَقَضَ فِيهَا
التَّطَوُّرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ
مِنْ أَصْحَابِهِ رَوَّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَعْنِدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ
شَيْءٍ قَالَ لَا خَاطَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ وَلَا
خَاطَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ أَشُقُّ بُرْدِي فِي هَذِهِ
فَأَعْطِيَهَا التِّصْفَ وَأَخَذَ التِّصْفَ قَالَ لَأَهْلُ
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَهْلُ
فَقَدْ رَوَّجْتُهَا بِمَا مَعَكَ الْقُرْآنُ

ہو تو آپ مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے۔

درازا بن سلام از ابو معاویہ از ہشام از والدش حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آیت وَكَیْسَتْ فُتُوْنُكَ فِي النِّسَاءِ الْآیہ
اس تہیم لڑکی کے متعلق نازل ہوئی ہے جو ایک مرد کی پرورش میں
ہو اور مال و دولت میں اس کی حصہ دار ہو، وہ خود اس سے
نکاح نہ کرنا چاہے اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے
تاکہ اس کا شوہر مال کا دعویدار نہ بن سکے اور بغیر نکاح عورت
کو رہنے دے، لہذا اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

درازا احمد بن مقدم از فضیل بن سلیمان از ابو حازم، سہل
بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے، اتنے میں ایک عورت آئی جس نے اپنا نفس آپ
کو پیش کیا، آپ نے اسے دیکھ کر خاموشی اختیار کر حاضرین
میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے
آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے بھی؟ اس نے کہا کچھ بھی نہیں
آپ نے پوچھا کیا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں دے سکتا؟ اس نے کہا
یہ بھی میسر نہیں البتہ یہ میری چادر ہے جسے پہنے ہوں پھاڑ
کر آدمی اسے دے سکتا ہوں، آدمی خود رکھتا ہوں، آپ نے
فرمایا نہیں کیا تجھے قسراں یاد ہے؟ وہ بولا جی ہاں یاد ہے
آپ نے فرمایا میں نے اس عورت کو اس قرآن کے عوض تیرے
نکاح میں دے دیا۔

۱۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث کی مناسبت باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند فرماتے تو اپنا نکاح آپ کر لیتے اور
آپ اس عورت کے اور سب مسلمانوں کے دل تھے بغضوں نے کہا مناسب یہ ہے کہ جب اس مرد نے پیغام دیا تو آنحضرت جو سب مسلمانوں کے دل تھے آپ نے
اس سے اس کا نکاح کر دیا پھر انیسویں بخاری و بیستم غلطی ۱۲ منہ

باب ۲۶۹۹ النکاح الرَّجُلُ لَكَ

الصَّغَارُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَاللَّذِي لَهُ
يَحْضَنَ فَعَلَّ عَدَّتْهَا ثَلَاثَةً
أَشْهُرَ قَبْلَ الْبُلُوغِ -

۴۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَأُدْخِلَتْ
عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَّثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا

باب ۲۷۰۰ تَزْوِجُ الْأَبْنَتِ

مِنَ الْأَمَامِ وَقَالَ عُمَرُ خُطْبَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

حَفْصَةَ فَأَنكَحَتْهُ -

آپ سے کر دیا

باب اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کر دینا -

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

یعنی جن عورتوں کو ابھی حیض نہ آیا ہو ان کی بھی عدت
تین مہینے مقرر کی گئی ہے۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام از والدش) حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
سے نکاح کیا تو اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور جہان سے
مباشرت کی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی اور وہ نو برس آپ
کے پاس رہیں۔

باب اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام

یا بادشاہ سے کر دے تو درست ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت ص نے
حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام دیا تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح

۱۔ یہ امام بخاری کا عمدہ استنباط ہے کیونکہ تین مہینے کی عدت نیز طلاق کے نہیں ہوتی اور طلاق بغیر نکاح کے نہیں ہو سکتی پس معلوم ہوا کہ کم سن اور نابالغ
چھوٹوں کا نکاح کر دینا درست ہے مگر اس آیت میں یہ تفصیل نہیں کہ باپ ہی کو ایسا کرنا جائز ہے اور کنواری کی تفصیل ہے ابن حزم نے ابن شبرمہ سے نقل
کیا ہے کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ نابالغ نہ ہو اور حضرت عائشہ کا نکاح جو چھ برس کی عمر میں ہوا یہ خاص تھا آنحضرت کیلئے مگر ہم کہتے ہیں
کہ اس پر دلیل کیا ہے اور جن بھری اور غمی کہتے ہیں کہ باپ کو اپنی بیٹی کا جبر بھی نکاح کر دینا درست ہے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی کنواری ہو یا شوہر دیدہ اور محققین
نے اس کو اختیار کیا ہے کہ جب لڑکی نابالغ ہو خواہ کنواری ہو یا شوہر دیدہ اس کا اذن لینا ضروری ہے اور کنواری کا خاموش رہنا یہی اس کا اذن ہے اور شبہ
(شوہر دیدہ) کو زبان سے اذن دینا ضروری ہے ایک حدیث میں ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت کے پاس آئی اس کے باپ نے اس کا نکاح جبراً کر دیا تھا وہ پسند نہ
کرئی تھی تو آنحضرت نے لڑکی کو اختیار دیا خواہ نکاح باقی رکھے خواہ منع کر دے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی جب ان کی اٹھارہ سال کی عمر تھی تو آنحضرت نے وفات پائی عرب
گرم ملک ہے وہاں کی لڑکیاں جلدی جوان ہو جاتی ہیں تو نو برس کی عمر میں حضرت عائشہ جوان ہو گئیں ہوں گی، جانتا چاہیے کہ کم سن میں نکاح کر دینا جو جائز ہے مگر بہتر
یہ ہے کہ جب لڑکی اچھے طرح جوان ہو جائے اس وقت اس کا نکاح کرے اور یہ عمر ملک کی آب و ہوا کیلئے اور قوت اور ضعف کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے سرزمینوں میں
اٹھارہ برس سے کم عمری لڑکی جوان نہیں ہوتی لیکن ملکوں میں دس اور بعض ملکوں میں بارہ برس میں جوان ہو جاتی ہے ہندوستان کے اکثر شہروں میں یعنی شمالی حصے میں
چندہ چندہ برس کھڑے ہیں لڑکی جوان ہو جاتی ہے اور جنوبی حصے میں بارہ تیرہ برس میں کم سن میں شادی کرنے سے اولاد ضعیف ہو جاتی ہے ان کے مسمان اور عقلی قوت
زور دار نہیں ہوتے، مسلمانوں کو دو امور کا ضرور خیال رکھنا چاہیے ورنہ ان کی نسل روز بروز ضعیف ہونا کارہ ہو کر پھر دشمنوں کے مقابلہ کی طاقت نہ رکھ سکے گی ایک تو یہ کہ
پوری جوان ہونے کے بعد لڑکیوں کی شادی کریں دوسرے عورتوں کو اس رسم پر دے کا پابند نہ رکھیں کہ ساری عمر ایک چار دیواری میں قید رہیں بلکہ جائز لباس پہن
کر ان کو بیرونی سیاحت اور باہر نکلنے کی ان کو اجازت دیں بازاروں میں مسجدوں میں، عید گاہ میں جانے اور لڑکی کو یا دن کو ہوا خودی کرنے سے ان کو نہ روکیں
البتہ اس کا خیال رکھیں کہ شرم کے موافق وہ لباس پہنیں اور غیر محرم کے ساتھ خلوت نہ کریں پس ہماری شریعت کا یہی پردہ ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس باب کو لانے
ہے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ گواہ و شایع امام سب کا ولی ہے مگر باپ کی لایق غائب ہے اور وہ ولی عام یعنی امام یا بادشاہ پر مقدم ہے ۱۲ منہ

۴۵۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ سَمِعْتُ
 وَهْبَ بْنَ عَنَشَةَ مِنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَ
 هِيَ بِنْتُ سِتٍّ بَسَيْنِ بْنِ وَبْنِيَّهَا وَهِيَ
 بِنْتُ تِسْعٍ بَسَيْنِ قَالَ هِشَامُ مَرَّؤَانِي
 أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ بَسَيْنِ
بَابُ الشُّطْرَانِ وَرَأْسِ
 يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 وَسَلَّمَ زَوَّجْنَا كَهَا بِمَا مَعَكَ
 مِنَ الْقُرْآنِ -

۴۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
 قَالَ أَخْبَرَنَا مَا لِكُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
 ابْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ
 مِنْ نَفْسِي قَامَتٌ طَوِيلًا فَقَالَ جَعَلْتُ زَوْجِيهَا
 إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ
 مِنْ شَيْءٍ تُقَدِّمُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي
 فَقَالَ إِنْ أَعْطَيْتِهَا إِيَّاهُ جَلَسْتُ لِأَزَارِ
 لَكَ فَالْتَمَسَ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَحَدُ شَيْئًا
 فَقَالَ التَّمَسُّ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قُلْتُ
 بِحَدِّ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ
 نَعَمْ سُورَةُ كَذَٰلِكَ أَوْ سُورَةُ كَذَٰلِكَ السُّورَةُ سَمِعْتُهَا
 فَقَالَ زَوَّجْنَا كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

(از معلى بن اسد از وہیب از ہشام بن عروہ از والدش حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جب ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی
 اور جب ان سے مباشرت کی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی
 ہشام کہتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عائشہ رضہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف نو برس تک رہیں۔
باب بادشاہ بھی ولی (متولی سرپرست) ہوتا ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس
 عورت کا نکاح تجھ سے ترے حفظ قرآن کے عوض
 کر دیا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو حازم) سہل بن سعد
 رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
 میں حاضر ہوئی۔ کہنے لگی میں نے اپنی جان آپ کو بیسہ کردی اور بیٹی
 دین تک کھڑی رہی (آپ نے جواب نہ دیا) اتنے میں ایک مرد کھڑا
 ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہیں تو
 مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس مہر
 بھی ہے؟ اس نے کہا میرے پاس تو سوائے اس تیرے کچھ نہیں
 آپ نے فرمایا۔ اگر تیرے پاس دے دے گا تو کیا تو نہ لگا بیٹھا ہے گا
 کوئی چیز دھونڈلا۔ اس نے عرض کیا مجھے کچھ نہیں ملتا۔ آپ نے فرمایا
 اچھا لوہے کی انگلی لے آ۔ مگر اسے یہ بھی نہ مل سکی۔ آخر آپ نے
 بوجھا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ وہ بولا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں
 ان سورتوں کا نام لیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم نے اس عورت کا نکاح
 تجھ سے اس قرآن کے عوض کر دیا جو تجھے یاد ہے۔

عقہ اس سے یہ غلط فہمی نہ ہو کہ ولی عارف باللہ ہے کیونکہ بہت سے بادشاہ بڑے ظالم ہو گئے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ لوگوں میں جو یہ شبہ ہو
 کہ بارش، غلات، دلیوں کے برابر ہوتا ہے غلط ہے۔ عبد الرزاق

باب ۲۷۰۲ لَا يَتَّخِذُ الْاَدَبُ وَ

غَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالتَّيْبَ الْاَبِيضَ لَهَا

۳۷۵۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يُحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكِحُوا الْأَيُّمَ حَتَّى تَمُوتُوا وَلَا تُنْكِحُوا الْبِكْرَ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسُكَّتَ.

۳۷۵۵- حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ الْوَدَّ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَرَ وَمَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي قَالَ رِضَاهَا صَهْمَهَا.

باب ۲۷۰۳ إِذَا ذَوَّجَ ابْنَتَهُ

وَهِيَ كَارِهَةٌ فَزَكَاهُ

مَرْدُودٌ

۳۷۵۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجْهِ بْنِ جَارِيَةَ

باب ۲۷۰۴ بَابُ يَادُومَرُ كَرِيٌّ وَدَلِيٌّ نَهَ كُنُوزَ كَانُكَاحِ

اس کی رضا کے بغیر کر سکتا ہے نہ شبیب کا۔

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت کا اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے صاف صاف زبان سے اجازت نہ لی جائے۔ اسی طرح بکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ اذن نہ دے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اذن کس طرح دے گی؟ آپ نے فرمایا اس کا اذن یہی ہے کہ وہ سن کر چپکے چپکے

(از عمرو بن ربیع بن طارق از لیث از ابن ابی ملیکہ از ابو عمرو یعنی غلام عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ کنواری لڑکی تو شرم کرتی تھی، آپ نے فرمایا اس کی رضا یہی تھی کہ خاموش ہو جائے۔

باب ۲۷۰۵ اگر کسی شخص نے اپنی بیٹی کا جبراً نکاح

کر دیا اور وہ اس نکاح سے ناراض تھی تو نکاح باطل

ہوگا۔

(از اسماعیل از مالک از عبدالرحمن بن قاسم از ولید بن عبدالرحمن و مجمع پسران نیریدین جاریہ) حضرت خنساء الغضائریہ کہتی ہیں میرا نکاح میرے والد نے ایسی جگہ کیا جہاں میں پسند نہ

لہ مثلہا عاتق داد ابھی وغیرہ ۱۲ منہ ۱۳ خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی امام بخاریؒ

کنواری چھوٹی (یعنی نابالغ لڑکی) اس کا باپ کر سکتا ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور شبیب یا نکاح کر سکتا ہے اس کے پوچھنے یا نہ پوچھنے کے بغیر اس کا اور نہ کسی طلاق۔ اب رہ گئیں کنواری بالغہ اور شبیب بالغہ میں اختلاف ہے کنواری بالغہ سے بھی خفیہ کے بغیر ایک اذنی لینا چاہیے اور امام مالک اور شافعی اور امام حنبل کے نزدیک باپ اس سے اذن لینے کی ضرورت نہیں اسی طرح داد اگر باپ موجود نہ ہو اور حدیث خفیہ کے نہ سب کی تاکید کرتی ہے لیکن شبیب بالغہ تو امام مالک اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ باپ اس کا نکاح کر سکتا ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد کہتے ہیں کہ اس سے اجازت لینا ضرور ہے کیونکہ شبیب بڑے کی وجہ سے زیادہ شرم نہیں رہتی امام احمد نے فرمایا کہ باپ اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر سکتا ہے اگر وہ کنواری ہو اور اگر شبیب ہو تو جبکہ عورت کی نوبت سے کہ جو اور اگر نوبت بالغہ کی ہو تو اس سے پوچھ کر کرنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۳ وہ نکاح کی اجازت کیونکر دے گی؟ ۱۲ منہ ۱۳ جب اس سے پوچھیں تو ۱۲ منہ ۱۳ اگر پوچھتے وقت خاموش نہ رہے بلکہ صراحتاً انکار کرے تب نکاح جائز نہ ہوگا۔ ابن منذر نے کہا کنواری کی یہ تینا سب سے کہ اس کی خاموشی (یعنی جوفی ہندہ)

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي
عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرَّيَّانِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَهِيَ قَالَتْ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ
وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ إِلَىٰ مَا مَلَكَتْ
أَيْسَابُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أَخِي هَذِهِ
الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي جُحُودٍ وَلَيْسَ بِهَا فِرْعَبٌ فِي
جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ
صَدَقَاتِهَا فَتُهَوِّا عَنْ نِكَاحِ جِهَنَّمَ إِلَّا أَنْ
يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأَمْرُؤًا
بِنِكَاحٍ مِنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ
عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَىٰ وَتَرْغَبُونَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ آيَةٍ
أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَ ذَاتُ جَمَالٍ تَرْغَبُوا
فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَ
مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرْكُوهَا
وَإِذَا خُذُوا عَلَيْهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا
يَتْرَكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ
أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ
يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطَوْهَا حَقَّهَا الْأَوَّلِي
مِنَ الصَّدَاقِ

بَابُ ۲۰۵ إِذَا قَالَ الْمُطَلَّعُ

لِلْوَلِيِّ زَوْجَتِي فَلَا نَهَ فَقَالَ
زَوْجَتُكَ بِكَذَا وَكَذَا حَاذَ

دوسری سند دالیزیت بن سعد از عقیل از زہری (عروہ بن
زہیر کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت
کیا اماں ہی اس آیت کا کیا مطلب ہے وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا
آخر تک انہوں نے جواب دیا، میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم
لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ اس کی
خوبصورتی اور مالداری پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کرنا چاہے
لیکن مہر کم مقرر کرنا چاہے (یعنی مہر مخل سے کم) تو ایسے نکاح
سے ممانعت کی گئی، البتہ اگر پورا پورا مہر مقرر کرے تو نکاح کی
اجازت ہے، چنانچہ جب ایسا نکاح منع ہوا تو یہ حکم دیا گیا
کہ اس یتیم لڑکی کو چھوڑ کر دوسری جن عورتوں سے چاہئے نکاح
کر لے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس آیت کے نزول کے بعد
لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت فرمایا تو
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَىٰ وَتَرْغَبُونَ
اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یتیم لڑکی خوبصورت اور متمول ہوتی
ہے تو سب مہر میں کمی کر کے اس سے نکاح کرنا، رشتہ قائم
کرنا پسند کرتے ہیں اور جب حسین و مالدار نہیں ہوتی اسوقت
اسے نظر انداز کر کے دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔
یہ کیا انصاف ہے انہیں چاہیے کہ جب مال و جمال نہ ہونے
کی صورت میں اسے چھوڑ دیتے ہیں ایسے ہی اس وقت بھی
چھوڑ دیں جب وہ مالدار اور حسین ہو، البتہ اگر انصاف سے
چلیں اور اس کا پورا مہر مقرر کریں تو نکاح کر سکتے ہیں۔

بَابُ اگر کسی مرد نے لڑکی کے ولی سے کہا میرا

نکاح اس لڑکی سے کرے، اس نے کہا میں نے اتنے

مہر تیرا نکاح اس سے کر دیا تو نکاح ہو گیا۔ اگرچہ

النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ
أَرْضَيْتَ أَوْ قَبِلْتَ -

۴۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبَانِ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ أَدِ
أُمِّ آةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي الْيَوْمَ
فِي النَّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ رَاجٍ جُنُبَهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي
شَيْءٌ قَالَ آعِطْهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنْ
الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَكَتْكِهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

بَابُ ۲۰۶ لَا يَخْطُبُ عَلَى
خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَسْكُمَ أَوْ يَدْعَ
جَلَسَ يَانْكَاحَ هِيَ هُوَ جَلَسَ -

۴۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا
يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَعِيَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْسِمَ
بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ
عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَسْكُمَ أَوْ يَدْعَ الْخَاطِبُ
أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ -

مرد سے یہ نہ پوچھے کہ تجھے منظور ہے؟ یا تو نے قبول
کیا یا نہیں؟

(ابو النعمان از حماد بن زید از ابو حازم) حضرت سہل رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی میں اپنا نفس آپ کو پیش کرتی ہوں
آپ نے فرمایا آج کل تو مجھے عورتوں کی ضرورت نہیں۔ ایک شخص بولا
یا رسول اللہ میرا نکاح اس سے کر دیجیے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس
مہر بھی ہے؟ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا کچھ تو
ویسے خواہ لو ہے کی انگوٹھی ہی ہے۔ کہنے لگا میرے پاس تو یہ بھی نہیں
ہے۔ آپ نے پوچھا قرآن میں سے تجھے کچھ یاد ہے؟ اس نے کہا جی ہاں
فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ فرمایا ہم نے اس حفظ قرآن کے عوض
یہ عورت تیری ملک (نکاح) میں دے دی۔

باب کسی مسلمان بھائی کے پیغام کے مقابلے میں
اپنا پیغام نہ دینا چاہیے جب تک پہلی جگہ انکار نہ ہو

(از مکہ بن ابراہیم از ابن جریج از نافع) ابن عمر رضی اللہ
عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا
کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر اپنی بیع کرے یا اس کے
پیغام نکاح پر اپنا پیغام نکاح بھیجے۔ البتہ اگر وہ اسے چھوڑے
یا دوسرے پیغام کرنے والے کو اجازت دے دے تو جائز ہے۔

عہ حافظہ اشکال پہلے یہ کہنا کہ آپ کی خدمت میں کسی کا مطلب یہ ہے کہ عورت کے قبیلہ کو تبلیغ کا ایک ذریعہ اس سے نکاح کرنا بھی ہوتا تھا۔ ممکن ہے جس قبیلہ کی وہ عورت ہو وہاں
تبلیغی کام ہو چکا ہو اور ضرورت نکاح کی نہ رہی ہو۔ یہ فرض کرنا کہ آپ سے دیکھا کیوں؟ یہ خوب بات ہے جو صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا صرف جہانی پسند پر یا محض نہیں دیکھنے سے
کئی مقام پر ہوتے ہیں۔ عام انسان میں ایسا اوقات نکاح کی خواہش کے علاوہ ہو سکتی اور مقصد کے تحت دیکھنا ہے مثلاً ایک سیاح کسی ملک کی سیاحت کرتا ہے تو وہاں
کے لباس و طرز و تمدن اور معاشرت کا وہ دیکھنے کے لئے اس عورت کو دیکھتا ہے کہ کیا اس کا لباس اس کے عورت کو پسند آیا ہے یا نہیں؟ اور اس کے لئے کیا وہ

۴۶۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا

اللَيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْوَجِ
قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ثَرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُفْتُ وَالظَّنُّ فَإِنَّ الظَّنَّ
أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَهَّسُوا
وَلَا تَبْتَغُوا غَضَاؤَكُمْ وَلَا تَخَوَّاهُمْ وَلَا يَخْطُبُ
الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةٍ أَخِيهِ حَتَّى يَنْتَهِيَ أَوْ يَكْرَهُ

اس کا فیصلہ نہ ہو جائے، یا تو نکاح ہو جائے (تو پیغام کو ضرورت نہ رہے گی) یا پیغام فسخ کرنے کا (پھر تم پیغام بھیج سکتے ہو)

باب ۲۶ تفسیر نزول الخطبة

۴۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأْتِمَتْ حَفْصَةُ
قَالَ عُمَرُ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ شِدَّتَ
أَتَكُنُّكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَيْتُ لِيَالِي
ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَلْقِيَتِي أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ
أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ إِلَّا أَلَيْ قَدْ عَلِمْتُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا
فَلَمْ أَكُنْ لِأَفُتِّي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۷۱ھ کے بعد اگر پیغام نہ تو روج اور معنا لغت نہیں ۱۲۷۱ھ تک تفسیر ترک الخطبہ کے ہم نے یہی مسمی سمجھے ہیں کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جو حضرت عمرؓ کا پیغام جمعہ دیا اس کا کچھ جواب

نہ دیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا اس پر اہل لے یہی کہیں کہ پیغام پر پیغام نہ کرنا ایک تودہ ہے جو ادب کے
باب میں گزرا ایک یہ ہے کہ پیغام جمعہ دینے والے کو اگر معلوم ہو کہ دوسرے ایسا ہی شخص کا پیغام آنے والا ہے جب تک کہ وہ والا شکر کے ساتھ رخصت کر دے گا تو یہ پیغام نہ دے جیسے
ابوبکرؓ نے کیا ان کو معلوم تھا کہ عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کبھی رو نہیں کرنے کے اس لئے ابوبکرؓ نے پیغام نہ دیا۔ اس میں نہ کہا امام بخاری کا مطلب اس باب کے
لانے سے کہ اگر چاہیے پیغام جمعہ نہ ہوا ہو اگر ایک شخص کا ارادہ ایک عورت کو پیغام بھیجنے کا ہو تو دوسرے شخص کو بھی کسی کی خبر ہو لینا پیغام نہیں بھیجنا چاہیے ۱۲۷۱ھ میں اس وقت کچھ جواب نہیں دیا تھا تم پرانہ ماننا ۱۲۷۱ھ

(انہی میں بن بکر انزلت از جعفر بن ربیعہ از اعرج) حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے

کہ آپ نے فرمایا دیکھو مسلمان بھائی پر بدگمانی کرنے سے بچے رہو، بدگمانی

سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ خواہ مخواہ چھپی ہوئی باتوں کی گود نہ لگاؤ

کوئی آہستہ بات کریں تو اس کے سننے کے لئے (بلا اجازت) کان مت

لگاؤ۔ ایک دوسرے سے بغض مت رکھو بلکہ بھائی بھائی بنے رہو کوئی

مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب تک

ضرورت نہ رہے گی) یا پیغام فسخ کرنے کا (پھر تم پیغام بھیج سکتے ہو)

باب ۲۶ پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ) عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جب حفصہ

رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ ان سے کہا

اگر آپ کو منظور ہے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کر دوں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ جواب نہ دیا، میں کمی دنوں تک منتظر

رہا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام

دیا اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے کہنے لگے میں نے جواب کی بات

کا جواب نہ دیا تھا اس کی صرف یہ وجہ تھی کہ مجھے یہ بات معلوم ہو گئی

تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کر رہے تھے

آپ کا ارادہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجنے کا معلوم ہوتا تھا اور

یہ تو مجھ سے ناممکن تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اذہان بیان کر دیتا

۱۲۷۱ھ کے بعد اگر پیغام نہ تو روج اور معنا لغت نہیں ۱۲۷۱ھ تک تفسیر ترک الخطبہ کے ہم نے یہی مسمی سمجھے ہیں کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جو حضرت عمرؓ کا پیغام جمعہ دیا اس کا کچھ جواب

نہ دیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا اس پر اہل لے یہی کہیں کہ پیغام پر پیغام نہ کرنا ایک تودہ ہے جو ادب کے
باب میں گزرا ایک یہ ہے کہ پیغام جمعہ دینے والے کو اگر معلوم ہو کہ دوسرے ایسا ہی شخص کا پیغام آنے والا ہے جب تک کہ وہ والا شکر کے ساتھ رخصت کر دے گا تو یہ پیغام نہ دے جیسے
ابوبکرؓ نے کیا ان کو معلوم تھا کہ عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کبھی رو نہیں کرنے کے اس لئے ابوبکرؓ نے پیغام نہ دیا۔ اس میں نہ کہا امام بخاری کا مطلب اس باب کے
لانے سے کہ اگر چاہیے پیغام جمعہ نہ ہوا ہو اگر ایک شخص کا ارادہ ایک عورت کو پیغام بھیجنے کا ہو تو دوسرے شخص کو بھی کسی کی خبر ہو لینا پیغام نہیں بھیجنا چاہیے ۱۲۷۱ھ میں اس وقت کچھ جواب نہیں دیا تھا تم پرانہ ماننا ۱۲۷۱ھ

وَسَلَّمَ وَكَوْثَرُهَا لَقَبُهَا تَابِعَةُ يُونُسَ وَمُوسَى بْنُ عَقِبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

البشر اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ عنہا کا خیال چھوڑ دیتے تو میں بے شک حفصہ رضی اللہ عنہا کو قبول کر لیتا۔

شعیب کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید، موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن عبد اللہ بن ابی عتیق نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۲۷۰۸ الْخُطْبَةِ

۴۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْفُتُوحِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

بَابُ ۲۷۰۹ ضَرْبُ الدَّقِ فِي التَّكَاثُفِ وَالْوَلِيمَةِ

۴۶۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرَّبِيعَةُ بَدْتُ مَعُودِي عَفْرَاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَ بَنِي عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسْتُ مَتَى فَجَعَلْتُ جُوزِيَرِيَاتٍ لَنَا

بَابُ ۲۷۰۸ خُطْبَةُ النِّكَاحِ

(از قبصہ از سفیان از زید بن اسلم) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے مشرق کی جانب سے ایک بار دو شخص آئے، فصیح و بلیغ خطبہ دیا (تقریر کر) آپ نے فرمایا بعض تقریر جادو کی طرح تاثیر کرتی ہے۔

بَابُ ۲۷۰۹ عَقْدُ نِكَاحٍ أَوْ وَلِيمَةٍ فِي دَفِّ بَجَانَا

(از مسدد از زید بن مفصل از خالد بن زکوان) رُبع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے کسی کو مخاطب ہو کر کہا کہ میری غیبتی کے بعد تمہاری طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے بستر پر آ کر بیٹھ گئے تھے چھوٹی لڑکیاں اس وقت دف بجار ہی تھیں ہمارے شہدائے بدر نیز گمشدہ کا ذکر (اشعار میں) کر رہی تھیں۔ اتنے میں ایک لڑکی یہ مصرعہ پڑھنے لگی۔ ہمارے پیغمبر آئے دانی کل کی

لے یعنی ان سے نکاح کر لیتا ۱۲ منہ لکھ یونس کی روایت کو دقطنی نے مثل میں مولیٰ اور ابن ابی شیبہ کی روایتوں کو ذیل نے زہری سے منقول کیا ۱۲ منہ لکھ اکثر علماء کے نزدیک یہ صحیح ہے اگر خطبہ نہ پڑھے عید بھی نکاح صحیح ہو جائے گا اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک نکاح کا شرط ہے مگر یہ قول شاذ ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ خطبہ خوش ہو کر پڑھے یا بد ہو کر پڑھے مگر خطبہ خوش ہو کر پڑھنا آنحضرت سے منقول ہے مگر نکاح کے خطبے میں کوئی مرض روایت ایسی نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ نے اس کو کھٹے ہو کر پڑھا۔ اور ہم نے اکثر شایخ زہبی ہی پڑھے ہوئے خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا نکاح کا خطبہ یہ ہے الحمد للہ نعمدہ فصاحتہ ونسبغفرہ ونعوذ باللہ من شروء أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمد عبده ورسوله يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون يا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة واتخذكم رقباً ثم يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله قولوا قولا سديداً آخرت عظيمه ۱۲ منہ لکھ نیرقان بن بدر اور عرو بن ابراہیم ۱۲ منہ ۵۵ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث لا کلام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا کہ نکاح کا خطبہ صاف صاف متوسط تقریر میں ہونا چاہیے نہ کہ بڑے تکلف اور خوش تقریر کے ساتھ جس سے سامعین پر جادو کا سا اثر ہو اور خطبہ کے باب میں مریض حدیث ابن مسعود کی ہے جس کو اصحاب نبی نے نکالا کیسی امام بخاری شایع راوی (یعنی مرفوعہ لکھ)

يَعْرِضُ بِالْكَفِّ وَيُنْكِحُ بِنِ مَنِّ قِيلَ مِّنْ أَبِي
يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ خَالَتْ رَا حَدَّاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ
يَعْلَمُ مَا فِي عَدِّ فَقَالَ دَحَى هَذِهِ وَقَوْلِي
بِأَلَدِي كُنْتُ تَقُولِينَ۔

باب ۳۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدَقَاتِهِنَّ
بِحِلَّةٍ وَكَثْرَةِ الْمَهْرِ وَأَدْلَى مَا
يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى وَآتَيْتُمْ أَحَدَهُنَّ قَطْلًا
فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا وَقَوْلُهُ
جَلَّ ذِكْرُهُ أَوْ تَقْرِمُوا لَهُنَّ وَ
قَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَالَتُ نِسَاءً مِّنْ بَنِي

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مِهْنَبٍ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ
امْرَأَةً عَلَى وَدْنِ نَوَاقٍ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَأَلَهُ
فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَدْنِ نَوَاقٍ

بات جلتے ہیں کہ کل کیا ہوئے والا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ مت کہو اس سے
پہلے جو شمار گارہی تھی وہی کہے جا۔

باب ۳۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد عورتوں کا مہر برضا و رغبت

اداکرو۔ نیز زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم مہر کا بیان۔
(سورہ نسا میں) دوسرا ارشاد الہی اگر تم نے عورت کو
بے شمار مال دے دیا ہو جب بھی اس سے واپس نہ لو
(سورہ بقرہ میں) تیسرا ارشاد الہی تم ان کے لئے کچھ مہر
مقرر کر چکے ہو۔

سہل بن سعد کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے (ایک شخص سے مہر کے لئے) فرمایا کچھ تو دھونڈھو
خواہ لوسہ کی انگوٹھی ہی ہی۔

(از سلیم بن حرب از شعبہ از عبد العزیز بن مہنبہ) حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے
ایک عورت سے نکاح کیا اس کا مہر کھجور کی کٹھلی کے برابر مقرر
کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے
چہرے اور لباس پر شادی کی خوشی کے اثرات دیکھے تو دریافت
فرمایا کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا ایک کٹھلی کھجور کے وزن کے برابر ہونے

(بقیہ صفحہ سابقہ) شہادت ہونے سے اس کو نہ لاسکے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ممکن ہے کہ آپ کے دور میں کے درمیان مرد و عورت کا عہد وقت کا عہد پرے کا حکم نہ اتنا ہو قطعی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خاص تھا کہ آپ کا ہنر عورت کی طرف دیکھنا درست تھا کیونکہ آپ شیطان کے غلبے سے محفوظ تھے میں کہتا ہوں ان تکلفات کی کیا ضرورت ہے یہ
ساتر لباس پہنے ہوں گی اور وہ دوسرے لوگ بھی موجود تھے میرا آنحضرت کا یہ بیٹھنا عورت کی عادت کے موافق تھا عرب میں صرف شری پر وہ عورت تھا یعنی عورت اپنے شو کو نہ دیکھے
باقی وہ مرد کے سامنے نکل سکتی ہے اور آنحضرت تو اپنی امت کی عورتوں کے بجائے باپ کے بچے کے سامنے نکلنے میں کوئی قیاحت نہ تھی ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ خوشی کا ناگوار نہیں تھا
۱۵ منہ دیکھ کے باپ سمجھتا تھا کہ عورت اور ان کے دونوں بچا معاذ اور عوف بد کے دن شہید ہوئے تھے ۱۲ منہ (تو انی مثلہ صفحہ پہلا) ۱۳ منہ کیونکہ کل جو بیویاں بات خبیث کی اللہ
کے ساتھ کوئی نہیں جانتا یہ بیان اللہ ہمارے نبی کو صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ثبوت کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو گا کہ آپ اپنی زندگی میں جو شیعہ کے خلاف ہو گوارا
نہ کرتے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ جن کا قصہ گزر چکا ہے ۱۴ منہ ۱۵ منہ معلوم ہوا کہ آپ کی کوئی عداوت
ہونا چاہیے اور مالکیہ کے نزدیک ربح و تیار اور بہتر ہے کہ ہر دس درہم سے کم اور یا پانچ سو درہم سے زیادہ نہ ہو ۱۲ منہ

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاحٍ مِّنْ ذَهَبٍ -

کے ہمراہ ایک عورت سے نکاح کر لیا۔

شعبہ نے (اسی سند سے) بحوالہ قتادہ از انس رضی اللہ عنہ

روایت کی کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک عورت سے گھٹی برابر سونے پر نکاح کیا۔

بَاب ۲۷۱ التَّزْوِيجُ عَلَى الْقُرْآنِ

وَيُغَيِّرُ مَدَّاقَ -

بَاب قرآنی تعلیم کو مہر مقرر کر کے نکاح کرنا نیز
بغیر تعیین مہر نکاح کرنا۔

از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابو حازم (سہل بن سعد

ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ اتنے میں ایک عورت اٹھی

اور بولی یا رسول اللہ! میں اپنا نفس آپ کو پیش کرتی ہوں اب جو حکم

آپ دیں میں حاضر ہوں۔ آپ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر وہ کھڑی

ہوئی اور دوبارہ کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی جان آپ کو بخش

دی آپ کا کیا حکم ہے؟ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کوئی

جواب نہ دیا۔ غرض وہ تیسری بار اٹھ کر بولی یا رسول اللہ! میں نے

اپنی جان آپ کو بخش دی آپ کو ہر طرح کا اختیار ہے۔ اتنے میں ایک

انصاری اٹھا عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے میرا نکاح کر دیجیے

آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ دھرم ہے بھی؟ وہ کہنے لگا کچھ

نہیں۔ آپ نے فرمایا جا کچھ ڈھونڈ کر لا خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی

وہ گیا اور تلاش کے بعد آکر بولا مجھے تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی

بھی نہ مل سکی۔ آپ نے فرمایا اچھا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس

نے عرض کیا جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں۔ آپ نے

فرمایا میں ان سورتوں کے عوض تیرا نکاح اس عورت سے کرتا

ہوں۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ

سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الشَّامِيَّ يَقُولُ

إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا قَرَأَ فِيهَا

رَأَيْكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ قَرَأَ فِيهَا

رَأَيْكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّلَاثَةُ

فَقَالَتْ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ قَرَأَ فِيهَا

رَأَيْكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَكْبَحْنِيهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ

لَا قَالَ أَذْهَبُ فَاطْلُبْ وَكُوْخَاتِمًا مِّنْ

حَدِيدٍ نَدَّهَبُ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا

وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَقَالَ

هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مِمَّنْ سُورَةُ

كَذَّآ وَسُورَةُ كَذَّآ قَالَ أَذْهَبُ فَقَدْ

أَكْبَحْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

لہ ابن سعد و دیگر روایت میں اس کی مراد ہے کہ اس عورت کو یہ سورتیں پڑھانے سکھلائے اور جب اللہ تعالیٰ کو کچھ دے دے تو نکاح کا عوض بھی مہر اور اگر ایچ بی بی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اس نے کہا فلاں سورہ کو پڑھا دے (فرمایا یہی سورت اس کو مہر میں پڑھائے۔ امام بخاری نے باب کا دوسرا مطلب اس حدیث سے بیان کیا کہ جب تعلیم قرآن پر حوالہ کی قسمیں سے نہیں ہے نکاح کرنا جائز ہوگا ۱۲۸ سنہ

بَابُ الْكَفَاءِ لِلْمَهْرِ بِالْعَدْوِ

خَاتِمٌ مِنْ حَدِيثِ

۳۷۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجَ وَلَوْ بِعَاقٍ مِنْ عَدْوٍ

بَابُ ۲۷۳ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِمُ الْحَقُّوقِ عِنْدَ

الشَّرْطِ وَقَالَ الْيَسُورُ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ

صَهْرًا لَهُ فَأَتْنِي عَلَيْهِ فِي مَهْرَةٍ

فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي قُصْدٌ قُتَيْبِي

وَوَعَدَنِي قُتَيْبِي لِي-

بَابُ كَوْنِ جِنْسٍ يَالِوَسَّهِ كِي اَنگوئی بطور مهر مقرر کرنا

(از یحیی از وکیع از سفیان از ابو حازم) سهل بن سعد

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

شخص سے فرمایا مہر دے کہ نکاح کر لے۔ خواہ لوسہ کی انگوئی

ہی مہر ہو۔

بَابُ نِكَاحٍ فِي جَوْشَرِ لُطٍ كِي جَانِسِ اِن كَا

پورا کرنا ضروری ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حق کو پورا کرنا

اسی وقت ہوگا جب شرط پوری کی جائے۔

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنے ایک داماد (ابو العاص)

کا ذکر کیا۔ ان کی تعریف کی کہ دامادی کا حق انہوں نے

خوب ادا کیا جو بات کہی وہ سچ اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا۔

۳۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ

عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَيْزِيدٍ

ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَلَوِ عَنْ عَقْبَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا

أُوفِيْتُمْ مِنَ الشَّرْطِ أَنْ تُؤْفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ

بِهِ الْفُرُوجَ-

(از ابو الولید ہشام بن عبد الملک الزلیث از یزید بن ابی

حبیب از ابو الخیر) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام شرائط سے زیادہ ان شرائط کا

پورا کرنا لازمی ہے جن کی وجہ سے تم نے عورتوں کی شرمگاہ

اپنے اوپر حلال کی (یعنی جن شرائط پر نکاح کیا)

۱۔ اس کو سعید بن مسعود نے نکالا علی بن ابی حمزہ بن غنم سے کہ ایک شخص خرت غرض کے پاس آیا کہنے لگا امیر المؤمنین میں نے ایک عورت نکاح کیا تھا اس شرط پر کہ اس کو کسی کے

گھر میں رکھوں گا اب میں دوسرے ملک کو جانا چاہتا ہوں حضرت فرماتے کیا عورت اپنی شرط کو پورا کر سکتی ہے وہ کہنا کہ تب تو مرد تباہ ہونے عورتیں جب جائیں گی طلاق لے لیں گی

اس وقت حضرت فرماتے یہ فرمایا ۱۲ منہ ۱۲ لکان کے وقت جو شرطیں کی جائیں ان کا پورا کرنا مطلقاً لازم ہے امام احمد

۲۔ لی کہ طلاق سے ہے اس کا پورا کرنا ضروری نہیں اب رہیں یہ شرطیں کمر و دوسری شادی ذکرے یا کوئی دوسری شادی کرنے کے ملک کے باہر نہ جائے یا ان کو نفقہ یا دوسرے

اتحادے کا ان شرطوں کا پورا کرنا خاندان پر لازم ہے ورنہ عورت قاضی پاس تالش کر کے دوسرے جہاں ہو سکتی ہے اور مذنیہ اور شافعیہ نے شرطوں کی تقسیم کی ہے بعضوں کا پورا کرنا

مرد قرار دیا ہے اور بعضوں کا پورا کرنا ضروری نہیں رکھا مثلاً یہ شرط کہ دوسرے ملک میں اپنے ساتھ نہیں لے جائے گا یا دوسری شادی نہیں کرے گا یا لنگہ می نہیں دیکھنے کا عطا

سے بھی ایسا ہی منقول ہے کہ یہ شرط باطل ہے ۱۲ منہ ۱۲ ابو العاص حضرت زینب آپ کی بڑی صاحبزادی کے شوہر تھے یہ حدیث کتاب النکاح میں موصوفہ گذر چکی ہے ۱۲ منہ

تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْتُ
أُمِّي فَأَدْخَلَنِي الدَّارَ فَأَدَّاسُوهُ مِنَ الْأَنْصَارِ
فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَا عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَ
عَلَى خَيْرِ طَائِفٍ

بَاب ۲۷۱۹ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ
قَبِلَ الْعَزْوَ

۴۷۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ
لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعُ امْرَأَةٍ وَهُوَ
يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا-

بَاب ۲۷۲۰ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ
وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ سِنِينَ-

۴۷۲۰- حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ
ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا-

بَاب ۲۷۲۱ الْبِنَاءُ فِي الشَّقَرِ

۴۷۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاةٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
أَكْسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ حَبِيرٍ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا نَبِيًّا عَلَيْهِ بِصَفِيَّةٌ

نکاح کیا تو میری والدہ ام رومان بنت عامر مجھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے گھر میں لے کر آئیں وہاں انصار کی کئی عورتیں بیٹھی ہوئی
تھیں انہوں نے مجھے اور میری والدہ کو یوں دعا دی خیر و برکت
ہو، اچھی قسمت ہو۔

باب جہاد میں جانے سے پہلے نئی دلہن سے
مباشرت کر لینا بہتر ہے تاکہ جہاد میں یہ خیال نہ آجائے

(از محمد بن عمار از ابن مبارک از معمر از ہمام، حضرت
ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ایک پیغمبر علیہ السلام نے جہاد کیا تو اپنے لوگوں سے کہا میرے
ساتھ ایسا کوئی آدمی جہاد میں نہ جائے جس نے نئی دلہن کی ہو
اور اس سے جماع کی خواہش ہو لیکن ابھی جماع نہ کر سکا ہو۔

باب نو برس کی لڑکی سے جماع کرنا حجب
وہ بالغ ہو چکی ہو

(از قبیسہ بن عقبہ از سفیان از ہشام بن عروہ) عروہ کہتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی سے اس وقت
نکاح کیا جب ان کی عمر چھ برس کی تھی اور نو برس کی عمر میں
شب عروسی منائی، نو برس تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس رہیں۔

باب سفر میں نئی دلہن سے ملاپ کرنا۔

(از محمد بن سلام از اسماعیل بن جعفر از حمید) حضرت انس
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپسی کے وقت خیبر
اور مدینہ کے درمیان تین روز تک قیام فرمایا اور وہیں صیفہ
سے خلوت فرمائی، ویسے کے لیے میں نے جا کر لوگوں کو مدعو کیا

[illegible]

باب ۲۷۲۳ النکاح والمحو

للنساء۔

۴۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اخْتَدْتُمْ أَنْتَاطًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآلَى لَنَا أَنْتَاطٌ إِذَا هُمْ مَسْكُونُونَ

باب ۲۷۲۴ النِّسْوَةُ الَّتِي

يُهْدَرُ مِنْ الْمَرْأَةِ إِلَى زَوْجِهَا۔

۴۷۹- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَاءُ بِنْتُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذُفَّتِ امْرَأًا إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُمُ۔

باب ۲۷۲۵ الْهَدْيَةُ لِلْعَرُوسِ

۴۸۰- وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُمَانَ وَاسْمُهُ أَجْعَدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا

باب عورتوں کے لیے غالیچوں، پردوں یا کپڑوں

کا استعمال۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے غالیچے بنائے ہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں کہاں بیسر ہو سکتے ہیں؟ تو فرمایا (گھبراؤ نہیں) عنقریب یہ چیزیں تمہیں میسر ہو جائیں گی۔

باب جو عورتیں دلہن کو (دولہا) کے پاس

لے جائیں ان کا بیان۔

(از فضل بن یعقوب از محمد بن سابق از اسماعیل از شہام ابن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ ایک دلہن کو ایک انصاری مرد کے پاس لے گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا عائشہ تمہارے ساتھ جاتے ہوئے لڑکیوں نے گانا گایا تھا؟ اس لیے کہ انصاری مرد کو بہت پسند کرتے ہیں۔

باب دلہن کو تحفہ دینا۔

ابراہیم بن طہمان کہتے ہیں ابو عثمان جعد نے کہا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے بنی رفاعہ کی مسجد میں تشریف

(بقیہ از فہرہ سابقہ) کاہنوں اور مشرکوں کی پیروی اختیار کی ہے یہ شادی کیا ہے میں نے کہا وہاں عبادت کی ہے ایک ہی لڑکی کا اس طرح پرہیزگاری ایک بلائے عظیم ہے چہ جائیکہ بہت سی لڑکیاں ہوں تب تو لڑکیوں کے باپ کو زندہ درگور کرنا چاہیے یہ چارہ سودی قرضے لیتا ہے جائیداد کو کرکے لوگوں سے بھیک مانگتا ہے جب شادی کا سامان تیار نہیں ہو سکتا اور شادی کے بعد ساری عمر تک عیبت میں مبتلا اور قرض ادا کرتے کرتے دنگ بن جاتا ہے اس پر طرہ یہ کہ دولہا دلہن و بٹیج سے بھر جاتی یا نہیں اتنے کہ فلاں پیر نصیب ہی نہیں جلتی، ثلث سے منہ موڑنے کی سزا ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جہاں میں شمش کا لانا ۱۲۰ منہ (جو شمش متعلقہ کسی لڑکا) ملے یعنی مکمل تو پھیلنے کو ملتا ہی نہیں ۱۲۰ منہ ۱۰۰ ایک بار ایک پونے چھارہ وار ۱۲۰ منہ اس سے امام بخاری نے پڑھے یا سوزنی کا جواز نکالا لیکن مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دانے پر سے بڑھ کر کال کر چھو کر ادا فرمایا کہ ہم کو یہ کھائیں لاکھ مٹی پھر کو کھڑا ہونا نہیں اگر شافعیہ نے اسی حدیث کی وجہ سے دیواروں پر کھڑا لگانا مکروہ بلکہ حرام رکھا ہے ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے دیواروں پر شمش سے مت چھوڑ کر نہیں ہے اور جب تک شمش پر کھڑا لگانا منع ہے تو قرعہ یا دریا والی شمش ہر گز۔ بلکہ تیوں پر عمدہ عمدہ شمشیں نہ لگتے و کتاب کی چادریں چھلنے کے غریب اور حاجت مند مسلمانوں کو کپڑے پر شاکر ثواب حاصل کر کے ان اہل قبور کو ایصال ثواب کریں قبر کو کھڑا ہونے میں ثواب کا عذاب تیار ہے ۱۲۰ منہ حافظ نے کہا کھجور مسلمان نہیں ہوا کہ ایسا نہیں بن چکا کہ روایت کو کس نے وصل کیا۔ البتہ امام مسلم نے اس کو جعفر اور معمر سے انہوں نے ابو عثمان سے نکالا ۱۲۰ منہ

فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَنِبُ أَنْ يَسْلِمَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْدًا يَرْيَبُ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلِيمٍ لَوْ أَهْدَيْتَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ هَلَلَةٌ لَهَا أَفْعَلْتُ فَعَمَدْتُ إِلَى كُمٍّ وَتَمَنٍّ وَأَقِطٍ فَأَتَخَذْتُ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلْتُ بِهَا مَعِيَ إِلَيْهِ فَأَنْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعِي لِي رَجُلًا سَأَهْمُ وَادْعِي لِي مَنْ تَقْبِلُ قَالَ فَفَعَلْتُ الْكَذَّاجِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ عَاصِي يَا هَلِيلُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشْرَةَ عَشْرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَهُمْ أَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلِيَا كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ ثَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجْرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي آثَرِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعْتُ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَارْتَضَى السِّنْدُورَ إِلَيَّ لِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا

لائے میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ آپ جب ام سلیم کے گھر کی طرف سے گذرتے تو ان کے پاس جاتے، انہیں سلام کرتے (وہ آپ کی رضائی خالہ تھیں) اس رضی نے مزید کہا ایک مرتبہ جب آپ نے نبیؐ سے نکاح کیا تھا تو ام سلیم مجھ سے کہنے لگیں اس تقریب میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی تحفہ بھیجیں مناسب ہے، میں نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ انہوں نے کھجور گھی اور پنیر ملا کر دہکھی میں حلوا تیار کیا اور میرے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، میں جب حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ رکھ دے اور فلاں فلاں لوگوں کو بلا لا، آپ نے ان کا نام لیا نیز فرمایا اور بھی جو شخص تجھے (رستے میں) ملے ساتھ لیتا آئیں رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آپ کے حکم کے مطابق مدعو کرنے گیا واپس آیا تو سارا گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے، میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اس حلوسے پر رکھے اور جو اللہ کو منظور تھا وہ زبان سے کہا رب رکتی دعا کی (پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلانا شروع کیا آپ ان سے فرماتے جاتے تھے اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے (دوسروں کے قریب والے کھانے سے نہ کھائے) حتیٰ کہ جب لوگ کھا کر گھر سے باہر چل گئے، چند آدمی گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے، مجھے ان کے بیٹھے رہنے سے رنج پیدا ہوا (اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوگی) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دوسری ازواج کے گھر تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا، (میں نے عرض کیا اب وہ تین آدمی ہیں چلے گئے تب آپ واپس (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) حبرے میں تشریف لائے میں بھی اسی

دَعَيْتُمْ فَأَدَّخَلُوا قَادًا طَعِمْتُمْ فَأَنْتُمْ رَوَّادٌ
وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثِ إِنْ ذَلِكُمْ
كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ
لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عُمَرَ
قَالَ أَسْنِ إِنَّهُ حَدَّثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ -

حجرے میں آیا لیکن آپ نے میرے اور اپنے درمیان پروردگار
دیا آپ (سورہ احزاب کی) یہ آیت پڑھ رہے تھے مسلمانوں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں نہ جایا کرو، مگر جب کھانے
کے لیے یہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے اس وقت
جاؤ، عین اس وقت کہ کھانا پکے کا انتظار نہ کرنا پڑے البتہ
جب یہیں بلایا جائے تو اندر آ جاؤ اور کھانے سے فارغ ہونے
پہلے چلے جاؤ۔ باتوں میں نہ بیٹھے رہو۔ ایسا کرنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی تھی، اسے تم سے شرم آتی تھی کہ وہ یہیں باہر جانے
کا حکم دے، اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرم کرتے۔

باب ۲۲ استِعَارَةُ الْقِيَابِ لِلْعُرُوسِ وَغَيْرِهَا -

۴۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ إِسْمَاعِيلَ قِلَادَةً
فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي ظِلِّهَا فَكَادَ رَكَنَهُمُ
الصَّلَاةُ فَصَلُّوا بِغَيْرِ صَلَواتٍ فَلَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ
فَنَزَلَتْ آيَةُ الشَّعْرِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ
حَضِيرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا قَالَ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكَ
أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَ

البرعشان کہتے ہیں اس رضہ کہتے تھے میں نے دس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے لے
باب کپڑے اور زیورات مستعار لے کر
دہن کو پہنانا۔

راز عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از عائشہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی
ہمیشہ اسماء سے ایک ہار مانگا تھا وہ رستے میں ہار گیا۔
آپ نے چند صحابہ کرام کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا،
رستے میں نماز کا وقت آ گیا، بے وضو انہوں نے نماز
پڑھ لی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو
آپ سے اس کی شکایت کی، اس وقت آیہ تیمم نازل ہوئی
اُسید بن حضیر رضہ کہنے لگے راے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ
آپ کو جزائے خیر دے، اللہ کی قسم آپ پر جب کوئی حادثہ پیش آیا
ہے تو خداوند عالم نے اسے آپ سے دور کر دیا منہ پر مال

لہ قاضی عیاض نے کہا یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ زین رضہ کے دلیم میں تو آپ نے لوگوں کو بیٹے پھر کر دینی گوشت کھلایا تھا۔ جیسے دوسری روایت میں ہے
پھر یہ حلوہ لوگوں نے کیا کھایا۔ اس روایت میں یہ بھی مذکور نہیں ہے کہ کھانا پڑھ گیا تھا تو یہ روایت نا دینی غلطی ہے اس نے ایک تفسیر کو دوسرے تفسیر
پر مبنی کر دیا اور ممکن ہے کہ حلوہ اسی وقت آیا ہو جب لوگ مدنی گوشت کھا رہے ہوں گے تو سب نے یہ حلوہ بھی کھایا ہو۔ قرطبی نے کہا شاید ایسا
ہوا ہو گا کہ مدنی گوشت کھا کر کچھ لوگ چل دیئے ہوں گے صرف تین آدمی ان میں کے بیٹے رہے ہوں گے جو باتوں میں لگ گئے تھے۔ اتنے میں انش حلوہ
کرائے ہوں گے۔ تو آپ نے ان کے ذریعے سے دوسرے لوگوں کو بلوایا وہ بھی کھا کر سرخو کر چل دیئے لیکن یہ تین آدمی بیٹھے کے بیٹھے رہے واللہ اعلم
بالصواب ۱۲ سنہ ۱۱۰ یعنی خواہ مخواہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بیٹھے رہنے سے ۱۲ سنہ

جَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةٌ.

باب ۲۷۲۷ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا آتَى أَهْلَهُ.

۳۷۲۷- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا لَوَأْتُ أَجَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قَدْ رَبَّنَا هُمَا فِي ذَلِكَ أَوْ قُصِي وَكَدَّ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

باب ۳۷۲۸ الرِّيمَةُ حَقٌّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمُوا وَلَوْ بِشَاةٍ.

۳۷۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أُمُّهُ تَأْتِي بِهَا طَبَقًا عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّمَتْهُ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

مسلمانوں کے لیے اس میں برکت نازل کر دی گئی۔

باب بیوی کے پاس جماع سے پہلے کیا دعا کرے؟

(از سعد بن حفص از شیبان از منصور از سالم بن ابی جعد از کریم) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص بیوی سے جماع کرنے لگے تو یہ دعا کرے ترجمہ۔ اے اللہ مجھے شیطان کی شر سے بچائے رکھ اور جو (بیٹیا بیٹی) تو ہمیں عطا کرے اس سے شیطان کو دور رکھ چنانچہ اس شخص کی اولاد کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

باب دولہا پر دعوت ولیمہ ضروری ہے۔
عبدالرحمان بن عوف کہتے ہیں آنحضرت نے مجھ سے فرمایا ولیمہ پر خواہ ایک ہی بکری کا گوشت کیوں نہ ہو۔

(از یحییٰ بن یکر از لیث از عقیل از ابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی میری ماں بہنوں کا حکم تھا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں منہمک رہوں، چنانچہ حضور کے وصال کے وقت میری عمر بیس سال ہو گئی تھی، میں دس سال تک متواتر آپ کی خدمت انجام دیتا رہا پھر مجھ کے متعلق مجھ سے زیادہ کوئی واقف نہیں

۱۔ اگر حدیث میں کچھ ایسا ملے گا ذکر نہیں ہے مگر ترجمہ باب میں کچھ دیکھو کا ذکر تھا وغیرہ میں زیور ظروف سب آگئے تو حدیث باب کے مطابق ہوگئی اب یہ اشکال رہا کہ حضرت عائشہ اس وقت دہن نہ تھیں تو پھر حدیث باب کے مطابق نہ ہوئی پس کا جواب یوں دیا ہے کہ اگر حضرت عائشہ اس وقت دہن نہ تھیں مگر جب عورت کو اپنے خاوند کے لیے نذرت کرنے کے واسطے اشیاء کا مانگنا درست ہوا تو دہن کو بطریق اولیٰ درست ہوا حافظ نے کہا اس باب کے زیادہ مناسب وہ حدیث ہے جو کتاب البیہ میں گذری اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا میرے پاس ایک چادر تھی جس کو ہر ایک عورت زینت کے لیے مجھ سے منگوا کرتی تھی ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا ابْنِ عَشِيرَيْنِ سَنَةً فَكَانَتْ
 أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحَبَابِ حِينَ أُنْزِلَ
 وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مِثْقَلِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَيْبِ ابْنَةِ بَحْشِشٍ
 أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْرُوسَا
 قَدَعَا الْقَوْمَ قَامَا بُوَا مِنْ الطَّعَا وَفُتُّوا
 وَبَقِيَ رَهْطُ قَوْمٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَأَطْلُوا الْمَكَّةَ فَقَامَا النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجَتْ مَعَهُ لَيْكِي
 يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 مَشِيَّتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ مُحْجَرَةً عَائِشَةُ مَعَهُ
 ظَنَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَهُ وَرَجَعَتْ مَعَهُ
 حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ
 لَمْ يَقُومُوا فَرَجَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَرَجَعَتْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةُ مُحْجَرَةً
 عَائِشَةُ وَظَنَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَهُ وَرَجَعَتْ
 مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي وَبَيْنَهُ يَالَسْتَرُ
 وَأُنْزِلَ الْحَبَابُ

بَابُ ۲۷۲ الْوَلِيَّةُ وَالْوَيْثَاءُ

۴۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَدْنَاهُ

کہ پرے کا حکم کب نازل ہوا، سب سے پہلے پرے کا حکم اس وقت
 نازل ہوا جب آپ نے حضرت زینب رضی سے شادی کی، آپ نے
 صبح کے وقت دعوت ولیمہ دی لوگ آئے اور کھا کر چلے گئے چند
 آدمی آپ کے پاس باقی کرتے ہوئے بڑی دیر تک بیٹھے رہے
 آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس خیال سے کہ اب یہ لوگ جائیں
 گے خود اٹھ کھڑے ہوئے، باہر تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے
 ساتھ ہی روانہ ہوا، آپ تھوڑی دور تک چلے میں بھی ساتھ تھا
 آپ حضرت عائشہ رضی کے حجرے تک تشریف لے گئے، اس وقت
 آپ نے یہ خیال کیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اس
 لیے آپ لوٹے، میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، جب حضرت
 زینب رضی کے پاس آئے تو دیکھا ابھی وہ بیٹھے ہیں اٹھنے کا نام
 ہی نہیں لیتے آپ انہیں دیکھ کر لوٹ گئے میں بھی آپ کے ساتھ
 ہی لوٹا حتیٰ کہ جب آپ دوبارہ حضرت عائشہ رضی کے حجرے کی دہلیز
 پر پہنچے اور خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ لوٹے
 میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا پھر دیکھا تو واقعی وہ چل دئے تھے
 اس وقت آپ اندر گئے اور میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال
 دیا اور پرے کا حکم نازل کیا گیا۔

باب ولیمہ میں ایک بکری بھی کافی ہے

(از علی از سفیان از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف سے دریافت کیا

اے سبحان اللہ آپ کی مروت اور عظم آپ نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اب برخاست کرو، دوسری روایت میں ہے کہ آپ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو
 جب تک وہ اٹھ آپ کا نہ چھوڑ دیتا آپ نہ چھوڑتے کوئی اور شخص ہوتا تو صاف کہہ دیتا اچھی حضرت کیا گھر کے قبائے کر جائیے گا اور تعجب ہے کہ آنحضرت اٹھ
 جب بھی وہ یہ نہ سمجھ کہ یہ اشارہ ہے برخاست کرنے کا ۱۲۸

قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا صَدَقْتُمَا قَالَ وَزَنَ نَوَاحِيٍّ مِنْ ذَهَبٍ وَعَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ إِلَهُمَا جَوْنَيْنِ عَلَى الْأَنْصَارِ فَزَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أَفَأَكْرِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلَ لَكَ عَنْ أَحَدِي امْرَأَتِي قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى الشَّوْطِ قَبَاعَ وَاشْتَرَى قَاصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمِينٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولِمُوهُ وَلَوْ بِشَاةٍ -

۴۷۸۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ لَسَانِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ -

۴۷۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِخَيْسٍ -

۴۷۸۷- حَدَّثَنَا مَا لِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ قَبَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا

فرمایا جب وہ انصاری عورت سے نکاح کر چکے تھے تو نے میری کیا دیا؟ انہوں نے کہا گھٹل برابر سونا۔

میرا یہی سند ہے کہتے ہیں نے النبی سے سنا وہ کہتے تھے جب مہاجرین پہلے پہل مدینہ میں آئے تو انصار کے گھروں میں مقیم ہوئے، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بیعت کے مہمان ہوئے آنحضرت نے عبد الرحمن کو سونے کا بھائی بنا دیا تھا سونے کہنے لگے بھائی میں اپنا آدھا مال تمہیں سے دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں ایک کو میں چھوڑ دیتا ہوں عبد الرحمن نے کہا اللہ آپ کے اہل و مال میں برکت دے، پھر عبد الرحمن غلام آزاد کر گئے وہاں تجارت کی کچھ پیڑاؤں کچھ گھنٹے کمایا راسی طرح مسلسل تجارت کرتے رہے یہاں تک کہ ایک انصاری عورت سے نکاح کیا، اس وقت آنحضرت نے ان سے فرمایا ولیمہ بھی کر اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو۔

از سلیمان بن حرب از حماد از ثابِت (حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا ولیمہ ایسا نہیں کیا جیسا ام المؤمنین زینبؓ کا کیا، ایک بکری ذبح کی لوگوں کو گوشت روٹی کھلایا۔

از مسدد از عبد الوارث از شعیب (حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تو ان کو آزاد کرنا ہی مہر مقرر فرمایا اور ولیمے میں ملیدہ کھلایا۔

از مالک بن اسماعیل از زہیر از بیان (حضرت انسؓ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی سے جو نبی

لے یعنی تم اس سے نکاح کرو ۱۲ منہ ۱۲ منہ نہیں بھائی اس کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی میں اتنے پاؤں رکھتا ہوں محنت کر کے کمائے گا، ذرا بازار تو بھلا دو ۱۲ منہ ۱۲ منہ سبحان اللہ سعد بن ربیع کی اہلیت، لیاقت اور عبد الرحمن بن عوف کی ہمت اور جو ازادی دونوں قابلِ آفریں ہیں حافظ نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے کہ عبد الرحمن بن عوف پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زوری کا نشان دکھا ان سے پوچھا تب انہوں نے کہا میں نے شادی کی ہے ۱۲ منہ رحمتہ اللہ تعالیٰ ہے بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ ولیمہ کی حد اکثر سے اکثر ایک بکری ہے اور صحیح یہ ہے کہ ولیمہ کو اکثر کی کوئی حد نہیں جتنا کھانا چاہے آتا کہو اے قاضی عیاض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے ۱۲ منہ

يَعْمَلُ بَنَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرَةٍ
فَأَسْكَنِي قَدْ عَوْتُ رَجَا لَا إِلَى الظَّعَاةِ

بَاب ۲۷۳ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ
نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضِ

۸۸۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ
ابْنِ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذَكَرْتُ نَوْحَ بْنَ زَيْدِ بْنِ
جَحْشٍ عِنْدَ أَبِي فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا
أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ

بَاب ۲۷۳ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلِّ
مِنْ شَاةٍ

۸۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قُنُصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ
صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمَدَنٍ مِنْ شَعِيرٍ

بَاب ۲۷۳ حَقَّ اجَابَةِ الْوَلَمِ
وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَتَا

دہن تھیں یعنی حضرت زینبؓ سے شادی کی تو مجھے لوگوں کے بلائے کے
لیے بھیجا کھانے کے لیے کئی آدمیوں کو لے آیا۔

باب ایک بیوی کے مقابلے میں دوسری کا ولیمہ
زیادہ کھانا۔

(از مسند از حماد بن زید) ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انسؓ
کے سامنے حضرت زینب بن جحشؓ کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا بڑا ولیمہ کرتے نہیں دیکھا جتنا آپ
نے حضرت زینبؓ کے ساتھ شادی کے موقع پر کیا آپ نے سالم
بکری کا ولیمہ کیا۔

باب ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از منصور بن صفیہ) منصور کی والدہ
صفیہ بنت شیبہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں
کا ولیمہ دو مد جو سے کیا لہ

باب ولیمے کی دعوت اور دوسرے جائز
مواقع پر دعوت طحا قبول کرنا واجب ہے سات دن

لہ یعنی سوا سیر یا دوسیر جو کہ ۱۲ یا ۱۴ ہوا لہٰذا اگر آپ نے نکاح حضرت علیؓ سے کیا تو ایک ہودی کے پاس کر کے اس سے دو مد جو کے لیے سمان لیا جائے
سرور اہل بیت نے دنیا میں اس طرح بکری چھ شادی میں دو مد جو میں ان کو شکر سے ملے خرچ کی ہنگام اور تکلیف پیغمبروں اور اولیاء کی میراث ہے مبارک ہیں وہ لوگ ہیں کو یہ دعوت
ماصل ہوا اور وہ صبر اور شکر کریں ۱۲ منہ لہٰذا ولیمہ وہ دعوت جو شادی میں کی جاتی ہے شافعی نے کہا ولیمہ ہر ایک دعوت کو کہیں گے جو کسی کو بھی کی تقریب میں کی جائے جیسے نکاح ہفتہ عقیقہ
ابن عبد البر اور نووی نے کہا کہ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے اور اس پر اتفاق نقل کیا حافظ نے کہا کہ اس پر اعتراض ہے کہ چونکہ وجوب پر اتفاق نہیں ہے البتہ جہود شافعیہ اور حنابلہ سے اس
کا وجوب بکثرت فرمایا ہے ہذا مشغول ہے ہذا تاکہ کہ جماعت کی نماز اس کی وجہ سے ترک کر سکتے ہیں علماء نے کہا یہ وجوب اس وجہ سے ہے کہ جب خاص دعوت ہو تو اس کا قبول کرنا فرض
کفایہ ہو گا اور یہ بھی ضرور ہے کہ ولیمہ کی دعوت میں کوئی غلاف شرع کا نام نہ ہو جیسے خواہش رزقوں کا نقص اور مردود وغیرہ ورنہ قبول کرنا لازم نہ ہو گا ۱۲ منہ لہٰذا ابن شیبہ
نے مفہد بنت سہیل سے نکاح میرے باپ نے جب نکاح کیا تو سات روز تک آنحضرتؐ کے اصحاب کو دعوت دی ایک روایت میں ہے کہ آٹھ دن تک اور مردی اور لڑکی وغیرہ
نے ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ سے جو نکاح ولیمہ کی دعوت پہلے دن ہر روز ہے اور دوسرے دن جائز اور تیسرے دن ریا اور ناموسی ہے اس کی سزا عقیقہ ہے لیکن شافعیہ
اور حنابلہ نے اسی حدیث کے موافق یہ کہا ہے کہ اگر تین دن تک کوئی دعوت کرے تو تیسرے دن کی دعوت قبول کرنا مکروہ ہے اور دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب نہیں
لیکن سنت ہے بعضوں نے دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب کہا ہے بعضوں نے کہا کہ اس صورت میں ہے جب دوسرے یا تیسرے دن انہی لوگوں کو بلائے کے بلکہ
پہلے دن بلایا تھا اگر ہر روز سننے سے آدمیوں کو بلائے تو جتنے دن چاہے دعوت کر سکتا ہے ۱۲ منہ

وَنَحْوَهُ وَلَهُ يَوْمَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا وَلَا يَوْمَيْنِ

ایک یا دو دن کا وقت معین نہیں کیا۔

۴۷۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَرْيَمَةِ فَلْيَأْتِهَا -

۴۷۹۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي ذَكْوَانَ
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَكُونُوا الْعَامِي وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ وَالْعَوْدُ وَالرَّيْضُ

۴۷۹۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَيُّهَا الْأَخْوَصُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ
ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَزَابٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ
أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَ
تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَمَنْبِرِ الْقَسَمِ وَتَصْرِ
الْمُظْلُومِ وَرَفْشَاءِ السَّلَامِ وَلَا حَاجَةَ الدَّاعِي
وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الدَّهَبِ وَعَنْ أُنْيَةِ
الْفُضَّةِ وَعَنِ الْمَسَاكِينِ وَالْقَسِيصَةِ وَالرَّسْبَرِقِ
وَالدِّيْبَاجِ تَابِعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ
أَشْعَثٍ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ -

تک (شادی کے بعد) ولیہ کی دعوت کرتے رہنا جائز ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعوت ولیہ کے لیے)

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ثابیت عن عبد اللہ بن جمیع)
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی شخص دعوت ولیہ میں مدعو کیا جائے تو اسے اس میں شریک
ہونا چاہیے۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از منصور از ابوالواکس) حضرت ابویہ
اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص طلبہ کہیں قید ہو جائے اسے رہا کرادے دعوت قبول کیا کرو اور
بیمار پر بھی گئے لیے جایا کرو۔

(از حسن بن ربیع از ابوالاحوص از اشعث از معاویہ بن سہید)
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
سات باتوں سے منع فرمایا آپ نے ہمیں یہ احکام دئے، بیمار پر پرسی
کرنا، جنازے کے ساتھ جانا چھینک کا جواب دینا، قسم پٹری کرنا،
مظلوم کی حمد کرنا، سلام کرنا اور دعوت قبول کرنا۔

ان چیزوں سے منع کیا، سونے کی انگوٹھی پہننا، چاندی کے برتن
استعمال کرنا، بیٹی زمین پوشوں کا استعمال، قسی، استبرق اور دیباچ
کا پہننا یہ تینوں ریشم کی قمیص ہیں)

ابوعوانہ اور شبیبانی نے انشاء سلام کے حکم میں ابوالاحوص کی
متابعت کی۔

۱۔ تو جتنے دن تک چاہے کہے امام بخاری اور مالک لایہ قول ہے ۱۲ھ میں کوئی قید نہیں ایک دن یا دو دن یا تین دن تک ۱۲ھ میں یعنی اگر اپنا بھائی مسلمان
تجہ سے کسی امر کی درخواست کرے اور اس پر قسم کھائے کہ تو اس کام کو ضرور کرے تو اس کی قسم سچی کرنا یہ اس حال میں ہے جب وہ کام خلاف شرع اور مصیبت
نہ ہو ۱۲ھ میں ان میں کھانے پینے سے ۱۲ھ میں سب سچے باتیں ہوئیں ساتویں بات اس روایت میں روگنی ہے دوسری روایت میں جو کتاب اللہ
میں لکھی ساتویں بات یعنی خالص بیٹی پر لڑنے سے مذکور ہے ۱۲ھ میں

باب ۴۳۳ من اجاب الى كواح

۴۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنُ عَنْ اَبِي حَمَزَةَ
عَنِ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دُعِيْتُ
اِلَى كَوَاحٍ لَا جَبْتُ وَلَا اُهِدَى اِلَى كَوَاحٍ
لَقَبْتُ.

باب ۴۳۴ اجابة الدعوى في

العُرس وغيرها.

۴۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ
كَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِئُوا
هَذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَتْ
عَبْدُ اللّٰهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ
وَهُوَ مَأْتِمٌ.

باب ۴۳۵ ذهاب النيساء و

القبيبات الى العرس.

۴۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَلْمَدَنِيِّ

باب ۴۳۶

رازي (عبدان از ابو حمزه از اعش از ابو حازم) حضرت ابو هريره

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کوئی بکری
کے کھر کھانے کی دعوت دے جب بھی جاؤں اور اگر کوئی بکری کا کھر
مجھے کوئی تحفہ بھیجے تب بھی میں قبول کر لوں۔

باب ۴۳۷

شادی وغیرہ کی دعوت قبول کرنا۔

(از اہل بن عبد اللہ بن ابراہیم از حجاج بن محمد از ابن جریج
از موسیٰ بن عقبہ از نافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے
تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعوت ولیمہ میں اگر تمہیں
دعوت کیا جائے تو قبول کیا کرو۔

نافع کہتے ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قاعدہ تھا کہ ہر دعوت
میں جاتے خواہ وہ شادی کی ہوتی یا کسی اور تقریب پر اگر آپ روزہ دار
ہوتے تب بھی جاتے۔

باب ۴۳۸

عورتوں اور بچوں کا شادی میں جانا۔

رازی (عبد الرحمن بن مبارک از عبد الوارث از عبد العزیز بن حبیب)

لے کیا یہ کم حصہ ہوئے لوں کسی مسلمان کی دھکنی نہ کروں بھی بھیری کے اخلاق میں عریضوں کی دعوت میں نہ جانا یا غریبوں کا حصہ قبول نہ کرنا، یہ دعوتیں کرنے والے
اللہ کے نزدیک ایک چھبر سے بھی زیادہ ذلیل ہیں ۱۲ من لکھ نو دی نے کہا ولیمہ کی دعوت آئے دعوتیں ہیں انکار لینے فتنہ کی عقیقت عرس یعنی سلامتی کے ساتھ زندگی کی نیت مسافر کی
غیر بیت کے ساتھ آئے ہر دیکھ مکان کی تیار یا سکونت پر و فیہ عن کا کھانا مادہ یعنی دعوت اصحاب جو بلا سبب ہو خلاق بچے کے ہر شہار سہنے یا قرآن کے قلم کرنے پر سیر ملانی
کی دعوت وغیرہ جب کی دعوت ۱۲ من لکھ یہی قول ہے بعض شافعیہ اور حنابلہ کا اور حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ ولیمہ کے سوا اور دعوت کا قبول کرنا واجب نہیں شافعی نے کہا اگر دعوت
دعوت میں نہ جائے تو گناہ گار نہ ہو گا لیکن ولیمہ کی دعوت میں نہ جانے سے گناہ گار ہو گا اگر روزہ دار ہو لیکن نفل روزہ چار اور دعوت کرنے والے کو اس کا نہ کھانا ناگوار گذرے کو روزہ کو
کھول ڈالنا افضل ہے روزہ روزہ نہ کھولے لیکن دعوت میں جانے اور شریک ہو لینے کے کہا ہر حال میں کھول ڈالنا افضل ہے ۱۲ من لکھ مسلم کی روایت میں یوں ہے جب کوئی تو
سے کھانے کے لیے بلا یا جائے تو جائے اگر روزہ نہ ہو تو کھائے ورنہ ریکت کی دعا ہے امام شافعی نے روایت کیا کہ ایک دعوت میں ایک شخص یوں کہ میں روزہ دار ہوں آنحضرت
نے فرمایا وہ تیرا بھائی تو تیرے لیے تکلیف اٹھائے اور کھانا تیار کرے اور تو روزہ کا بہانہ کرے روزہ کھول ڈال پھر فقہاء رکھ لے اس کا اسناد ضعیف ہے ۱۲ من

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزُ بْنُ مَهْمَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَ
صِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرُسٍ فَقَامَ مُنْكَتًا
فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مَنِ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ

باب ۳۳ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى
مُنْكَتًا فِي الدَّعْوَةِ - وَرَأَى ابْنَهُ
مَسْعُودٌ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ
وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى
فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْحِدَادِ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ
النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى
عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ
وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ كُلَّ طَعَامًا
فَرَجَعَ -

باب اگر دعوت میں جا کر وہاں خلاف شرع کوئی
کام دیکھے تو کیا واپس آجائے؟

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کسی دعوت
والے گھر میں تصویر دیکھی تو واپس آگئے، کھانا نہ کھایا
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ابو ایوب الفزاریؓ کو
دعوت دی، ابو ایوب الفزاری رضی اللہ عنہ ان کے گھر
تشریف لائے انہوں نے دیکھا دیوار پر پردہ پڑا ہے
ابن عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے عورتوں نے یہیں مجبور کر دیا
ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے تو اور تھا کوئی اور یہ کام کر سکتا
ہے مگر تم سے یہ اندیشہ نہ تھا۔ میں تو واللہ متہارمی

دعوت نہیں کھانے کا، یہ کہہ کر واپس ہوئے اور کھانا نہ کھا یا یہ

اے کیونکہ الفزاریؓ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر میں جگہ دی آپ کے ساتھ ہرگز کافروں سے لڑے الفزاریؓ اسان مسلمانوں پر قیامت تک باقی ہے اس حدیث سے
یہ نکلے کہ عورتیں بھی اگر دعوت میں جاتی ہیں تو ان کا بھی جانا واجب ہے یا منسوب ہے۔ قسطلانی نے کہا بشریکہ فتنہ کا یا غیر محرم سے خلوت ہونے کا لارہ نہ ہو اور عورت کو دعوت میں جانے
کے لیے غلام یا اپنے ولی سے اجازت لینا ضروری ہے ۱۲ منہ ۱۳ ابن بطلان نے کہا کہ دعوت میں حرام کام سے توبہ تو اگر اس کے دور کرنے پر قادر ہو تو اس کو دور کرنے سے روک کر چلا
آئے کھانا نہ کھائے اگر مکروہ کام ہو جیسے دیواروں پر کچھ کے خلاف چڑھے ہوں تو بہتر یہی ہے کہ ٹوٹ آئے اگر بیٹہ جائے اور کھانا نہیں کھائے تو بھی جائز ہے کیونکہ آنحضرتؐ سے کنی صحابیؓ ایسے گھر
میں گئے اور دعوت کھائی ایک ابو ایوبؓ نے بیٹھے اور چائے خنجر کھاتے تھے لوگوں کا معتد بہ پیشوا ہو تو نہ بیٹھے چلا آئے دور نہ ہر کرے اور کھانا کھالے اور طریق نے صرف نماز کا لاکھڑی
نے فاسقوں کو دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا مثلاً وہاں دھڑک شراب پیتے ہوں یا فاحشہ عورتوں کا گانا دگت ہو تب تو نہ جانا چاہیے۔ اب جس مکان میں تصویر لگی ہوں اس میں جانا
مسلم ہے یا مکروہ اس میں دو قول ہیں یہ اپنی تصویروں میں ہے جو حرام ہیں لیکن اگر فرش پر یا گتھ پر تصویریں ہوں یا پیالہ یا رکابی یا توروں کا جانا جائز ہے ۱۲ منہ ۱۳
حافظ نے کہا بعض نسخوں میں ابوسعودؓ یعنی عقیقہ بن عوف الفزاریؓ ان کے انوکھا ماما بھی ہے وصل کیا لیکن ابی مسعودؓ کا اثر محمد کو نہیں ملا ۱۲ منہ ۱۳ اپنے بیٹے سالم کی شادی میں
۱۵ اس کو امام احمد نے کتاب الوادع میں اور مسند میں اپنی سند میں اور طریق نے مسند کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ ابو ایوبؓ نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ فعل خلاف شرع ہے
یعنی دیوار پر یا پیشانی کو کچھ ادا کرنا ۱۲ منہ ۱۳ انہوں نے کسی طرح نہ مانا دیوار کو کچھ سے مانا نہ تھا آخر میں ۱۲ منہ ۱۳ کیونکہ تم نہایت متبع سنت تھے اور بیٹے کسی کے
دھڑک کرے تو تم کو عورتیں کیسے مجبور کر سکتی تھیں ان کو لاکھنا اور اس کام سے باز رکھنا لازم تھا ۱۲ منہ ۱۳ سہمان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورع اور تقویٰ دیوار پر کچھ ادا کرنا حد درجہ ہے
کہ مکروہ ہو گا یا حرام مگر ابو ایوبؓ نے ایسے مکان میں بیٹھنا اور کھانا کھانا نہیں گوارا نہ کیا جہاں ایک فعل مکروہ یا حرام کیا گیا تھا قسطلانی نے کہا مجبور شافعیہ اس کے
کرامت کے قائل ہیں کیونکہ اگر تمام یہود تو دوسرے صحابہ بھی وہاں نہ بیٹھے نہ کھانا کھاتے اور تمہیں ہے کہ ابو ایوبؓ اس کو حرام سمجھتے ہوں اور دوسرے صحابہ مباح سمجھتے ہوں
مترجم کہتا ہے اگر ابو ایوبؓ الفزاریؓ یا دیگر صحابہؓ ایسے دعوت کو دیکھتے تو بیٹھنا نہ ایسے بدعتوں سے منع نہ ان کا کھانا کھاتے اب تو سارے مکان کو حرام (یعنی برصغیر) کہتے

۴۷۹۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ نَفِيعٍ عَنِ الْقَسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ
أَنَّهَا اشْتَرَتْ بُرْمَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا
رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ
عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ
الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُوبُ إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ التَّمَوِّثِ
قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَعَلِّي تَقَعْدُ عَلَيْهَا
وَتَوَسَّدَ بَيْنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ
وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَأَنْدَلُهُ
الْمَلَائِكَةُ.

بَابُ ۳۸ قِيَامُ الْمَرْأَةِ عَلَى

الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِلَافَتِهِمْ

بِالنَّفْسِ

۴۷۹۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ

بَابُ شَادِي فِي دِهْنِ كَامِرِدُونَ كَسَانِي

آنا اور ان کا کام کاج کرنا

(از سعید بن ابی مریم از ابو عسان از ابو حازم) سہل بنی النضر

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے لے کر دیواروں تک کپڑے سے منڈھتے ہیں اس پر منقش نگا کرتے ہیں قبروں پر چادریں وہ ہیں کارچوبی عمدہ عمدہ
ڈالتے ہیں اور بے چارے زندہ مسلمان سے سردی کھاتے پھرتے ہیں ان کو کوئی ایک چوڑا کپڑا کا ٹکڑا بھی نہیں دیتا مگر شاہ
کے قبر پر صبح کا احوال پوچھتے ہیں کنو اب کی نیا چادر چھائی جاتی ہے اس پر مٹائی کی ٹوکری اور منڈل سے ان کی قبر پر جاتی
ہے احوال شاہ کو تو ایک بڑا سبھ کر الپ کرتے ہیں۔ مگر مومنا یہ رواج کر لیا ہے کہ سوم کو ہر ایک کی قبر پر پھول بیٹھانے
ہیں پھول ڈالتے ہیں مولود خواتن کی جماعتیں آتی ہیں جو چلا چلا کر مسودے کے ناک میں دم کرتی ہیں رات کو دہن سپرل جلائے
جاتے ہیں جب کوئی مسرتا ہے تو اس کے جنازے پر شامیانے تاننے ہیں قبر میں دفنانے کے بعد پیر صادق کا شجرہ بھی
اس میں رکھ دیتے ہیں کہ شاہ فرشتے پیر صادق کی خاطر سے غلاب نہ کریں معاذ اللہ اگر حضرت ابو الیوب انصاری رضی
لوگوں کو دیکھتے تو کس قدر ناراض ہوتے مجھے یقین ہے کہ ایسے لوگوں کو مسلمان ہی نہ سمجھتے ۱۷ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دُعِيَ إِلَى عَمَلٍ فَاتَّعَزَّزْ بِأَبْنَاءِ السَّائِدِ»
 دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُكَ فَمَا
 صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرْبَةً إِلَيْهِمْ إِلَّا
 أَمَرَاتَهُ أُمَّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمْرَاتٍ فِي تَوْرٍ
 مِّنْ حِجَابَةٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاتَتْهُ لَهُ
 فَسَقَتْهُ تُفَعُّهُ بِذَلِكَ.

باب ۲۳۹ التَّقْوِيمُ وَالشَّوَابُ

الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ -

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي
 عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
 أبا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتْ أَمْرَاتُهُ خَائِمَةً
 يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعُرُوسُ فَقَالَتْ أَوْ قَالَ
 أَتَدْرُونَ مَا أَنْفَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعْتُ لَهُ تَمْرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ
 فِي تَوْرٍ.

باب ۲۴۰ النِّكَاحُ أَرَادَهُ مَعَ النِّسَاءِ

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا النِّكَاحُ كَالْفِطْرِ -

کہتے ہیں جب ابواسید ساعدی نے اپنی شادی کی تو آنحضرت،
 صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو دعوت دی، کھانا بھی اُم اسید
 کی دہن نے پکایا اور مسدوں کے سامنے بھی کھانا وہ خود پیش
 کر رہی تھیں، رات کو انہوں نے قنویسی سی کھوریں ایک برتن میں
 بھگو دی تھیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے
 تو وہی شربت بطور تحفہ آپ کو پلایا۔

باب ۲۴۱ کھوریں یا کسی اور غیر منقشی چیز کا شادی کی

تقریب میں استعمال کرنا۔

(از یحییٰ بن بکیر از یعقوب ابن عبدالرحمان قاری از ابو حازم)

سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی
 شادی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، ان کی بیوی جو
 اس وقت نبی دہن تھیں سارے کام کاج اپنے ہاتھ سے کر رہی تھیں
 یہ دہن کہتی تھیں یا سہیل کہتے تھے نہیں معلوم ہے میں نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا شربت تیار کیا تھا وہ میں نے رات کو
 قنویسی سی کھوریں آپ کے لیے ایک کٹورے میں بھگو رکھی تھیں۔

باب ۲۴۲ عورتوں سے نرمی سے پیش آنا اور حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عورت لپٹی کی طرح ہے

لے سبھان اللہ عصب کی دہنیں ایسی ہوتی ہیں کہ سارے دعوت والوں کا کھانا بھی خود ہی سب کو کھلایا بھی ملے دوسری حدیث میں
 ہے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بچھ دیں یعنی ان کے ساتھ نرمی اور محبت کے ساتھ لبر کرتے ہیں عورتوں کے ساتھ معنی کرنا حضور
 کی سنت کے برخلاف ہے آپ اپنی بیویوں سے بہت خوش اخلاق سے گذر کرتے تھے کہ لپٹے وقت یہ بیویاں آپ کو بہت تنگ بھی کرتیں جیسے اوپر گذر چکا
 ہے ان اس کے کہ حضرت عمر سے عورتیں بہت دوری رہیں کیونکہ ان کے مزاج میں معنی اور ملاحت تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہنس مکھ اور نرم دل تھے سبھان اللہ علیہ وسلم

۳۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالصِّلَعِ إِنْ أَقْبَمْتَهَا كَسَمَتْهَا وَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ

بَابُ الْمَسَاةِ بِالنِّسَاءِ

۳۸۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَكَ وَاسْتَوْصَوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ حُلُقُنَ مِنْ صُلَعٍ وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الصِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ نَقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

۳۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنَّا

(از عبد الغزیز بن عبد اللہ از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تو پیل کی طرح نیزہ پیدا ہوئی ہے اگر تو اسے ایک دم زور سے سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی اور اگر اس سے کام لے تو فائدہ اٹھاتا ہے گا اگرچہ وہ ٹیڑھی ہے بے

باب عورتوں سے بہتر سلوک کرنا

(از اسماعیل بن لہراحسین بن از زائدہ از میسرہ از ابو حازم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا کیونکہ عورتوں کی پیدائش پیل سے ہوئی ہے، اور پیل اوپر ہی کی طرف سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے اگر تم اسے ایک دم سے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے وہ سیدھی نہ ہو سکے گی، اگر کہنے دے تو بیڑھی ہی رہی لیکن باقی تو یہ ہے گی (کام دے گی) میں تمہیں عورتوں سے بہتر سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں یہ

(از ابو نعیم از سفیان از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عورتوں سے

۱۔ اس کے ٹیڑھے ہیں برسرِ کمرہ بچہ آدمی کی بی نشان ہے کہ اپنی عورت کیساتھ نرمی اور آسانی سے گزار کرے اگر کسی وقت نادانی سے وہ ٹیڑھا بن گیا اختیار کرے تو پشیم پشیم کرے آہستہ آہستہ سمجھانے سے ممکن ہے کہ وہ سیدھی ہو جائے لیکن ایک دم اس کو سیدھا کرنا یہ ممکن نہیں ہاں توڑ ڈال دینا تو یہ اور بات ہے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ حضرت آدم کی پہل سے حضرت حوا پیدا ہوئی تھیں ۱۴۔ منہ ۱۵۔ اس طرح عورت بھی اوپر کی طرف سے یعنی زبانی سے ٹیڑھی ہوتی ہے ۱۶۔ منہ ۱۷۔ قسطلانی نے کہا یعنی ان کی سخت گولی پھیر کر تے رہنا اسی میں آنحضرت کی پیروی ہے عورتیں اس سے بہت خوش ہوتی ہیں کہ وہ ان سے اغلاط اور غلطی کیلئے آنحضرت اپنی بی بیوں سے مزاح کرتے، حضرت عائشہ سے فرمایا یہ گڑبلاؤں کے پر کچھ انہوں نے کہا حضرت سلیمان کے گھوڑوں کے پر تھے آپ نہیں دے گئے کسی طرح حضرت عائشہ کے ساتھ شرط کر کے دوڑ تے ایک بار حضرت عائشہ آگے نکل گئیں پھر ایک بار وہ پیچھے رہ گئیں آپ نے فرمایا یہ اس کا بدنہ ہو گیا ایمان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دیتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو دیا تھا کسی کے لیے حاصل نہیں ہوا دین اور دنیا دونوں کو آپ نے سمجھا لیا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی باتیں آخرت، خوبی بیان بال بچے کہنے والے ان سب کی خبر گیری برائی کی کہ لہجہ شفیق پھر ان کی عبادت دن کو روزے سے جہاد کی تیاری فوج اور مسلمان کی تیاری مسلمانوں کی اور اسلام کی ترقی کا فکر اور تدبیر اتنے بہت سے کام وہ ہیں اس طرح مسندِ نبی اور انتظام کے ساتھ بتلائیے کسی غیر یا درویش یا یتیم نے کیے ہیں اگر آپ کا کوئی خوف ہے نہ آنکھوں سے نہیں دیکھو آپ کی زندگی کے حالات تو یہ کچھ بتائیے گئے ہیں ان میں غور کرنے سے صاف ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ اللہ کے تمام بندوں میں ایک بڑے ممتاز بندے تھے جن کے ہر کلام کو اللہ نہیں مٹا اور آپ کی نبوت اور ختم الانبیاء ہونے کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے یہی جہوں اور درویشوں میں جو کامل سے کامل گذرے ہیں انہوں نے اس کے عشرِ عزیز پر کام نہیں کیا جو آنحضرت نے کئے ہیں ایک کو نے میں منگوٹا یا بٹھ کر بیٹھ رہنا نہ چورو نہ جاتا نہ رشتہ نہ ناتا یہ بہت سہل ہے مگر یہ بیان بال بچے کہنے والے کھڑک رہ گئے کہ تمہاری دیکھنا کیا تمام دنیا کے لوگوں کی اصلاح اور مدد کی فکر اور تدبیر کرنا تھا ان کی کیا رسائی پھر مکرنا اور ایسوں میں اپنی ذات سے جا نا ترسی ہو یا صبیحیں اٹھانا یہ ہمارے

پیغمبر کا دل اور منہ تھا دوسرے پھر اور درویش آپ کے پاس کبھی نہیں ہوئے ۱۲۔ منہ

تَتَّقِي الْكَلَامَ وَالْإِسْطَارَ إِلَى نِسَاءِنَا عَلَى عَهْدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةً أَنْ يَنْزِلَ
فِيْنَا شَيْءٌ فَلَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا۔

باب ۲۷۲۲ قَوْلَا أَنْفُسُكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا۔

۴۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
حَسَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَارِفِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ فَالْمَرْءُ لِمَا رَاعٍ
وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ
مَسْئُولٌ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا
وَهِيَ مَسْئُولَةٌ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ
وَهُوَ مَسْئُولٌ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ
باب ۲۷۲۳ حَسَنِ الْمُعَاذَةِ
مَعَ الْأَهْلِ۔

۴۸۰۵۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى
ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

زیادہ باتیں اور ان سے بچے تکلفی کرنے میں ذرا اورتے رہتے اس اندیشہ
سے کہ مبادا بے اعتدالی ہو جائے اور ہمارے متعلق قرآن نازل ہو
جائے جو ہمارا عیب ظاہر کرے جب آنحضرت کا وصال ہو گیا تو ہم دل کھول
کر باتیں کرنے لگے اور خوب بے تکلفی کرنے لگے

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ مريم میں) یہ ارشاد اپنے

آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

(از ابو النعمان از محمد بن زید از یوب از ثاریف) حضرت عبداللہ

ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے
ہر شخص کسی نہ کسی شکل میں حاکم ہے اور قیامت کے دن ہر شخص اس کے متعلق
سے متعلق سوالات ہوں گے بادشاہ تو حاکم ہی ہیں ان سے ان کی رضا جلی کے متعلق
سوالات ہوں گے، ہر شخص اپنے گھروالوں کا حاکم ہے اس سے ان کے متعلق
سوالات ہوں گے عورت اپنے خاوند کے مال کی حاکم یعنی محافظ ہے اس سے اس کے متعلق
پوچھ گچھ ہوگی اس طرح غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اس کے بارے میں سوال ہوگا غریب
تم میں سے ہر شخص حاکم ہے، اس سے اس کی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی
باب گھروالوں سے اچھا سلوک کرنا

(از سلیمان بن عبد الرحمن و علی بن حجر از عیسیٰ بن یونس از ہشام

ابن عروہ از عبد اللہ بن عروہ از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہیں کہ گیارہ عورتیں ایک مجلس تھیں، انہوں نے آپس میں یہ عہد
کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کا صحیح حال بیان کریں کوئی بات نہ چھپائیں

۱۔ کہ ہماری میت کے ساتھ کیسا سلوک کیا ۲۔ منہ سے کہ خاندان کا مال بچا تو نہیں ۳۔ آیا منہ سے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے ہوں چکہ جب ہر ایک سے اس کی رعیت کی باز پرس ہوگی
تو وہی کوئی گھر والوں کا خیال رکھنا ان کے برے کاموں سے انہیں روکنا ورنہ وہ بھی قیامت کے دن اپنے کرتوت کی وجہ سے دوزخ میں پڑیں گے اور اس کو بھی عذاب ہوگا کہ تو نے اپنے گھروالوں
پر ہر تیرا زور دیا تھا لیکن نہیں نصیحت کی کہ وہ راجہ دوزخ کے عذاب سے بچے تھے ۴۔ منہ سے اس باب میں امام بخاری نے ام زرعہ کی حدیث بیان کی جو تمام حدیثوں میں سب سے
اگر امامان جو حدیث جاننے کا دعویٰ کریں اس حدیث سے لیتے ہیں اور گو وہ اس سند میں جو امام بخاری نے بیان کی مرثوعہ نہیں ہے مگر اس کی تصریح یہ تھی کہ عائشہؓ سے یہ حدیث
ایسا ہوں جیسا الزور تھا البتہ اس کے لیے مرفوع ہے اور اس سے باب کا مطلب نکل آتا ہے کہ عہد کے ساتھ عہد سلوک کرنا اس کو کھانے کے لئے تمام ضروریات سے اسودہ رکھنا
چھڑانی نے اس حدیث کو درود اور عباد کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لیے ایسا عہد
الارض تھا ام زرعہ کے لیے اس پر حضرت عائشہؓ نے بوجھ میرے ماں باپ آپ پر صدقہ البتہ کون کتاب آنحضرتؐ نے یہ گیارہ عورتوں کی افضل بیان کی ۱۲۔ منہ

يَمِيَةً تَنَاغُيْتَانِ - وَلَا تَدْلِي بَيْنَنَا تَحْشِيَةً قَالَتْ
خَوَجَ أَبُو زُرْعٍ قَالَ دُطَابٌ مُمَخَصَّصٌ لِقُلَى امْرَأَةٍ
مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ
تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّتَيْنِ فَطَلَقْنِي وَكَذَبَهَا
فَكَذَبْتُ بَعْدَ ذَلِكَ سِرًّا رَكِبَ شَرِيكًا
وَأَخَذَ خَطِيئًا وَارَاحَ عَلَيَّ نَعْمًا قَرِيئًا وَأَعْطَانِي
مِنْ كُلِّ رَاحِيَةٍ رَوْحًا قَالَ كَلِمَةً زُرْعٍ وَفِي رَجُلٍ
أَهْلِكَ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ
مَا بَلَغَ أَشْغَرَانِيَةِ أَبِي زُرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ
لَكَ كَأَبِي زُرْعٍ لَا يَزِدُّ زُرْعٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَا تَحْشِيَةً
بَيْنَنَا تَحْشِيَةً قَالَتْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ فَاتَّقِمْ بِالْيَمِينِ وَهَذَا أَهَمُّ

کہتے ہیں سعید بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے اہل بیت کے لئے وَلَا تَحْشِيَةً تَحْشِيَةً کے بجائے وَلَا تَحْشِيَةً بَيْنَنَا تَحْشِيَةً

۴-۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْحَبَشِيُّ
يَلْعَبُونَ بِحِدَائِبِهِمْ فَسْتَرَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ

۱۲ منہ سے یہ بیان کہ وہ کہتا تھا کہ جالوز وغیرہ بتوں میں کہاں سے اسکا سہلہ ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا دوسرا خواہندہ تو سہا ہے اور شاہین پور نیزہ بازی میں استاد ہے
درمچہ کمال اسباب بھی اس نے دیا ہے مگر ابو زرع نے جو دیا تھا اس کے سامنے یہ مال و اسباب بے وقعت ہے ۱۲ منہ یعنی جو کھانے پلانے اور چھین دینے میں
دوسری روایت میں تنا زائد ہے کہ ابو زرع نے آخر ام زرعہ کو طلاق دی اور میں نے تو طلاق دینے والا نہیں ابو زرعہ کی کما حقہ بیعت تھی ایسے ناموں (واقعی طور پر)

ابو زرعہ کی لونڈی! کیا پوچھتے ہو وہ کیسی ابھی لونڈی ہے، ہماری کوئی
بات مشہور نہیں کرتی خانگی راز پوشیدہ رکھتی ہے، کھانا تک نہیں
چراتی، گھر میں میل کچل نہیں رہنے دیتی ہمیشہ صاف ستھرا رکھتی ہے ایک
دن صبح ابو زرعہ باہر گیا جبکہ لوگ مکھن نکالنے کے لیے دودھ بلو
رہے تھے ابو زرعہ نے جاتے ہوئے رستے میں ایک عورت دیکھی جس
کے دو بچے دو حیتوں کی طرح اس کی کمر کے نیچے دو اتاروں کے ساتھ
کھیل رہے تھے ابو زرعہ نے مجھے طلاق دیکر اس عورت سے نکاح
کر لیا بعد ازاں میں نے ایک اور سردار سے نکاح کیا جو گھوڑے
کا اچھا سوار اور نیزہ باز ہے اس نے بھی مجھے بہت سے جالوز دیے
اور ہر قسم کے سامان میں سے ایک ایک جوڑا دیا ہے اور کہتا ہے
اے ام زرعہ! تو خود بھی کھاپی اپنے عزیزوں اور خلیشوں کو بھی کھلا
لیکن اگر یہ سب بھی میں جمع کروں تو ابو زرعہ کا عطا کردہ ایک چھڑا سا برتن بھی
نہ بھر سکتے حضرت عائشہ کہتی ہیں انحضرت نے فرمایا اے عائشہ! میں تیرے
لیے ایسا خاوند ہوں جیسے ابو زرعہ ام زرعہ کے لیے تھا۔ امام بخاری

انفخم کی جگہ فاقفم ہم سے پڑھا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از عروہ) حضرت
عائشہ کہتی ہیں کچھ حبشی لوگ اپنے ہتھیاروں سے (مسجد میں) کھیلنے
رہتے (مثلاً گیند وغیرہ) انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر آڑ کیے رہتے، میں
ان کا تماشا دیکھتی رہتی یہاں تک کہ میں خود ہی آلتا کر واپس آجاتی اب
خود ہی اندازہ کر لو ایک کم عمر لڑکی کتنی دیر کھیل سکتی ہے؟

۱۲ منہ سے یہ بیان کہ وہ کہتا تھا کہ جالوز وغیرہ بتوں میں کہاں سے اسکا سہلہ ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا دوسرا خواہندہ تو سہا ہے اور شاہین پور نیزہ بازی میں استاد ہے
درمچہ کمال اسباب بھی اس نے دیا ہے مگر ابو زرعہ نے جو دیا تھا اس کے سامنے یہ مال و اسباب بے وقعت ہے ۱۲ منہ یعنی جو کھانے پلانے اور چھین دینے میں
دوسری روایت میں تنا زائد ہے کہ ابو زرعہ نے آخر ام زرعہ کو طلاق دی اور میں نے تو طلاق دینے والا نہیں ابو زرعہ کی کما حقہ بیعت تھی ایسے ناموں (واقعی طور پر)

أَنْظُرُوا حَقِّي كُنْتُ أَنَا أَصْرَفُ فَأَقْدُرُوا
قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السَّيِّئَةِ تَسْمَعُ
اللَّهُو.

باب ۲۴۴ مَوْعِظَةُ الرَّجُلِ
أَبْنَتُهُ لِحَالِ ذَوِجَهَا.

۴۸۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَدَلَ حَرِصًا عَلَى أَنْ
أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ السَّرَّاتَيْنِ
مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حُجِرَ وَحُجِّجْتُ
مَعَهُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِأَدَاةٍ
فَتَبَرَّزْتُ مَجَاءً فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا
فَتَوَمَّنَا فَقُلْتُ لَهُ يَا مَيِّزَ الْمُؤْمِنِينَ
مِنْ السَّرَّاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ
تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ
وَأَعْجَبُ لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هَذَا عَاكِشَةُ
وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ

باب بیس کو اس کے شوہر کے مسائل میں نصیحت
کرنا۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عبد اللہ بن عبد اللہ بن
ابی ثور) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھے برابر یہ
خوابش رہی کہ میں حضرت عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق دریافت
کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (سودہ تحریم میں) فرمایا

لے اتفاق سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لیے تشریف
لے گئے میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا واپسی کے وقت وہ رفع حاجت
کے لیے رستے سے ہٹ کر ایک طرف ہولے میں بھی پانی کا مشکرو لیکر
ایسی جانب گیا، جب وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے اسی
مشکیز سے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، انہوں نے وضو کیا پھر
میں نے ان سے عرض کیا اے امیر المؤمنین وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کے متعلق
اللہ نے یہ فرمایا انہوں نے کہا ابن عباس

تعجب ہے تجھ اب تک اتنی سی بات بھی معلوم نہ ہوئی (حالانکہ تو بہت
مستعد البغیم ہے) وہ دو عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما میں پھر حضرت
عمر رضی اللہ عنہما نے از سر نو پورا واقعہ بیان کرنا شروع کیا۔

انہوں نے کہا میں اور ایک میرا انصاری بھائی یہ ہم دونوں بنی
امیہ بن زید کے گاؤں میں رہائش پذیر تھے یہ گاؤں مدینہ کے

(ربعہ مغربہ سابقہ) البزرجہ الحنفی کی موتوں پر سے تعدد میں حضرت عائشہؓ کو جو اوت و مرزاق حضرت کے غلیل ہوئی وہ آج تک عرب کی کسی حدیث کو حاصل نہیں ہوئی قاضی تکران کا تذکرہ
قرآن فرمایا اور حدیث میں قائم ہے کہ عائشہؓ کے ہاں ان کے ہاں وہ آج تک عرب کی کسی حدیث کو حاصل نہیں ہوئی قاضی تکران کا تذکرہ
کہ احناف کی کتاب میں ہے عائشہؓ کے ہاں ان کے ہاں وہ آج تک عرب کی کسی حدیث کو حاصل نہیں ہوئی قاضی تکران کا تذکرہ
وکیفاً بنی اور حضرت کی لڑ سے نہ مولودین کو کہنے نے تاویل کی کہ حضرت عائشہؓ کے ہاں ان کے ہاں وہ آج تک عرب کی کسی حدیث کو حاصل نہیں ہوئی قاضی تکران کا تذکرہ
یہ بھی علامہ ابن سعد بن زبیر کی روایت ہے کہ عائشہؓ کے ہاں ان کے ہاں وہ آج تک عرب کی کسی حدیث کو حاصل نہیں ہوئی قاضی تکران کا تذکرہ
اس میں غرض ہے عائشہؓ کے ہاں ان کے ہاں وہ آج تک عرب کی کسی حدیث کو حاصل نہیں ہوئی قاضی تکران کا تذکرہ

يَسْأَلُهُ قَالَ كُنْتُ أَكَا وَجَارَتِي مِمَّنْ
 الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُمْ
 مِمَّنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاقَشُ
 النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَيُنْزِلُ يَوْمًا أَوْ أَنْزِلَ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ
 جِئْتُهُ بِمَا حَدَّثَ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ
 الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَّ مِثْلَ
 ذَلِكَ وَكُنَّا مَعَشَرَ قَوْلَيْشَ تَغْلِبُ النِّسَاءُ
 فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمُ
 نِسَاءُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءؤُنَا يَأْخُذُونَ مِنْ
 آدَابِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصَحَبْتُ عَلَى أُمِّ رَافِيٍّ
 فَوَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي قَالَتْ
 وَلِمَ تُنْكِرِينَ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنْ أَرَوَّاجَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعُنِي وَ
 إِنْ أَحْدَاهُنَّ لَيَتَهَجَّرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ
 فَأَنْزَعَنِي ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مِنْ
 فَعَلَّ ذَلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جِئْتُ عَلَى رِيَابِي
 فَأَنَزَلْتُ قَدْ خَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا
 أَيُّ حَفْصَةَ أَنْتَ ضَبُّ أَحَدٍ أَلَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ
 فَقُلْتُ قَدْ رَحِبْتُ وَخَشَعْتُ أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ
 يَغْضَبَ اللَّهُ لَغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ملفتا بادلوں میں سے ایک ہے۔ ہم دونوں باری باری آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس (بہاڑے) اتر کر جایا کرتے جس دن میں جاتا اس پورے
 دن کی باتیں جو بذریعہ وحی آپ پر نازل ہوتیں اس انصاری سے آکر
 کہہ دیتا اور جس دن وہ جاتا وہ بھی ایسا ہی کرتا یعنی اس دن کی تمام
 خبر وحی وغیرہ مجھ سے کہہ بیان کر دیتا اور قریش کا یہ دستور تھا کہ عورتوں
 کو اپنے دباؤ میں رکھتے جب ہم مدینہ میں آئے تو انصاریوں کو دیکھا کہ
 ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں، ہماری عورتوں نے بھی انصاری عورتوں
 کا رنگ دیکھ کر ان کی چال اختیار کر لی، ایک بار میری بیوی نے بھی مجھے جوا
 دیا میں نے اسے لگا دیا کہ تجھے یہ جزا ہے کہ مجھے جواب دیتی ہے! اس نے کہا
 کیا جواب دینا آپ کو برا معلوم ہوا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انوار
 بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی کوئی زوجہ تو یہ کرتی ہے کہ پورا ہوادن آپ سے
 خفا رہ کر شام تک آپ سے بات نہ کرتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں
 یہ سن کر گھبرا گیا اور میں نے بیوی سے کہا جو بھی ایسا کرتی ہے اس کی
 شامت آگنی ہے غرض میں نے کپڑے پہنے اور اپنی بستی سے اتر کر پہلے
 حَفْصَةَ کے پاس گیا میں نے کہا اے حفصہ! میں نے سنا ہے تم لوگ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دن بھر خفا کئے رکھتی ہو آپ سے سوال جواب
 کرتی ہو کیا یہ صحیح ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا تو اپنا انصاف
 کر رہی ہے کیا تو بے فکر ہے اور معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ناراض ہوں تو خدا بھی ناراض ہوتا ہے، ایسا ہوا تو تو ہلاک ہو جائے
 گی، دیکھ آنحضرت سے بہت چیزیں مت طلب کیا کر نہ آپ سے کس بات
 میں سوال جواب کیا کر، آپ سے ترش روی والی گفتگو چھوڑ دے
 جو ضرورت ہو مجھ سے طلب کر، تو اپنی سوکن عا کثرت کی وجہ سے غلط

ملہ اس قبیلہ کے لوگ وہیں رہا کرتے تھے ملہ مردوں سے بڑھ کر باتیں کرتی ہیں ۱۲ منہ ملہ دوسری روایت میں یوں ہے اپنی بیوی حفصہ کی خبر لو
 وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ایسے سوال جواب کرتی ہے کہ آپ دن بھر اس پر غصہ رہتے ہیں ۱۲ منہ ملہ کیونکہ اللہ کے رسول سے بے ادبی
 کرنا اس کا انجام بہت بڑا ہے ۱۲ منہ ملہ کو یہ چاہیے وہ چاہیے دوسری روایت میں ہے کہ مجھ نے کہا آپ کے پاس روپیہ اشرفی نہیں ہے اگر کوئی کوس چیز
 کی اشرفی ہو تو میں تک بھی دیکھ کر ہونو تم سے مانگ میں لا دوں گا آنحضرت سے مت کہہ میں سے باپ کا مطلب نکلتا ہے حضرت عائشہ (بانی برصغیر آئندہ)

فَهَلْ لَكَ لَوْلَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَا جَوِيدَهُ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِّبِيْ مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَخْرُتَكَ أَنْ كَلَنْتَ جَارُكَ أَوْ مَنَّا مِنْكَ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَاكِشَةً قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ تَعَمَّدْنَا أَنَّ عَسَانَ تَنْوِلُ الْخَيْلَ لِنَغْرُوْنَا فَانْزَلَ مَا جِئِيَ الْأَنْصَارُ لِيَوْمِ نُوَيْبٍ فَرَجِعَ النَّبِيُّ عِشَاءً وَفَضَرَبَ بَابِي فَضَرْبًا شَدِيدًا أَوْ قَالَ أَكْثَرَهُ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَكَ الْيَوْمَ مَا أَوْعَظِيكَ فَمَنْ مَا هُوَ أَجَاءَ عَسَانُ قَالَ لَا بَلَّ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَيْرَتُ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَعَلْتُ عَلَى نَيْفِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُوبَةً لَهُ فَأَنْزَلَ فِيهَا وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَأَذَاهِي تَبَكِّي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَدِّثُكَ هَذَا أَطْلَقْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی میں مبتلا نہ ہوا وہ تو خوبصورت ہے دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بہت محبت ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان دنوں یہ بھی خبر تھی کہ قبیلہ عسنان اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہا ہے، ہم سے جنگ کرنا چاہتا ہے میرا انصاری ہمسایہ اپنی باری کے دن گیا رات کو عشا کو بوقت واپس آیا یکدم بڑے زور سے اس نے میرا دروازہ کھٹکھا یا میں نے جواب دینے میں ذرا دیر کی تو کہنے لگا عربیہ! عربیہ! میں گھبرا کر اب نکلا وہ کہنے لگا آج تو بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا خیر تو ہے؟ کیا قبیلہ عسنان آہنچا؟ اس نے کہا نہیں، اس سے بھی بڑھ کر ایک حادثہ ہوا جو بہت ہولناک ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی اس وقت میری زبان سے بے ساختہ نکلا اے حفصہ! تو رستہ ہو گئی مجھے تو پہلے ہی یہ معلوم ہو رہا تھا کہ یہ انجام بخیر نہ لائے چنانچہ میں نے کپڑے پھینچے اور صبح کی نماز مسجد نبوی میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ایک بالافانے میں اکیلے جا کر بیٹھ رہے پہلے میں حفصہ کے پاس گیا دیکھا تو وہ رو رہی ہیں، میں نے کہا اب کیوں روتی ہے کیا میں نے تجھے متنبہ نہیں کیا تھا؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ وہ کہنے لگی مجھے معلوم نہیں البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالافانے میں تنہا جا کر تشریف فرما ہو گئے ہیں۔ چنانچہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا سے اگر مسجد میں منبر کے پاس آیا، دیکھا تو منبر کے گرد

(بقیہ صفحہ ۸۳۶) چھاری وہی ہر مضاف ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا بے تکلف گزارش کی جاں بھلا فقیروں کو سبق لینا چاہیے دنیا میں بیٹا بیٹی سب سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں جب حضرت عمرؓ اور اس کے رسولؐ کی رضا مندی کے ساتھ بھلا بیٹی کی بھی کچھ بدوا نہ تھی تو یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ البکرہ کو خلیفہ بنانے کے لیے ان کی محبت میں آنحضرتؐ کی ارشاد کے خلاف نہ کرے اگر آنحضرتؐ صرف اہل ذوقینہ بنا کر ہوتے تو سب سے پہلے حضرت عمرؓ انہی سے بیعت کرتے اور آنحضرتؐ کے ارشاد کے خلاف نہ البکرہ کے خفقے نہ اوس کی کفایت اللہ عزوجل (طوٹی ہوئی جگہ) لے کر وہ سوال جواب کرتے ہیں یہی کڑوں کی ۱۳ منہ سے اس کے بارے میں خوبصورت نہیں ہے ۱۲ منہ سے بوجھ کر کیا خبر ہے ۱۲ منہ سے اب الیسا شوہر کہاں سے لائے گی ۱۳ منہ سے معلوم ہوا آنحضرتؐ اپنی بیویوں کے مہالہات سے سخت رنج میں تھے اور اس وجہ سے لوگوں سے صلہ دور ہو کر بیٹھ رہے تھے جب آدمی رنج میں ہوتا ہے تو کسی کی ملاقات بھی اچھی نہیں لگتی اسی لیے آپؐ نے عین بارہ فریقہ کو اجازت نہ دی پھر اجازت دی ۱۲ منہ

قَالَتْ لَا أَدْرِي مَا هُوَ مُعْزِلٌ فِي الْمَشْرُوبَةِ
فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمُنْبَرِ فَإِذَا خَوْلَةٌ رَهْطٌ
يَتَكِي بَعْضُهُمْ فِجْلَ سَئِئَةٍ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي
مَا أَجِدُ فِجْئْتُ الْبَشْرَبَةَ الَّتِي فِيهَا السَّيِّئَةُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِفُلَانٍ لَكَ أَسَدٌ
اسْتَأْذِنَ لِعَمْرٍو فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ
كَلِمَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ
لَهُ فَصَمَتَ فَأَنْفَعَرْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ
الَّذِينَ عِنْدَ الْمُنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فِجْئْتُ
فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنَ لِعَمْرٍو فَدَخَلَ ثُمَّ
رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَوَجِئْتُ
فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمُنْبَرِ ثُمَّ
غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فِجْئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ
اسْتَأْذِنَ لِعَمْرٍو فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ
فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَكَلْتُ
مُنْعَرِفًا قَالَ إِنَّ الْغُلَامَ يَدْعُونِي فَقَالَ قَدْ
أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ
مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالٍ حَصِيدٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
فِرَاشٌ قَدْ أَتَتْهُ الرِّمَالُ بِحَبْلِهِ مُتَّكِئًا عَلَى
وَسَادَةٍ مِنْ أَدْمٍ حَشْوُهَا لَيْفٌ فَسَلَّمْتُ مُكَلِّئَةً

کئی آدمی بیٹھے ہیں بعض ان میں سے رو بھی بیٹھے تھے، تھوڑی دیر وہاں بیٹھا
پھر میں بہت جین ہو کر اٹھا اس بالا خانے کے قریب گیا اور میں نے آپ
کے حشی غلام سے کہا، جا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ
وہ اندر گیا اور واپس آیا کہنے لگا میں نے آنحضرت سے عرض کیا لیکن آپ
سن کر خاموش ہو رہے کچھ جواب ہی نہ دیا، یہ سن کر میں لوٹ آیا اور جو
لوگ منبر کے گرد بیٹھے تھے ان کے پاس بیٹھ گیا۔ میں دوبارہ سخت بے چین
ہو کر بالا خانے کے پاس گیا اور اس غلام سے کہا عمر کے لیے اجازت
طلب کروہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا لیکن آپ خاموش رہے کوئی جواب نہیں دیا یہ سن کر میں
لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے گرد بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس بیٹھ گیا
تیسری بار پھر میں سخت بے چین ہو کر بالا خانے کے پاس گیا اور اس
غلام سے کہا عمر کیلئے اجازت مانگ، وہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا اور
کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لیکن آپ خاموش
رہے اب میں واپس ہونے کے لیے پلٹا کچھ ہی در چلا تھا کہ میں نے
اس غلام کی آواز سنی وہ مجھ پکار رہا ہے اور کہہ رہا ہے آنحضرت نے
اجازت دے دی آجائے! یہ سن کر میں آیا اور اندر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا تو آپ غالی چٹائی پر لیٹے ہوئے
ہیں بستر نہیں ہے اور آپ کے مبارک پہلو پر چٹائی کے نشان پڑ
گئے ہیں سر ہانے ایک چڑے کا تکیہ ہے جس میں چھال بھری ہوئی
تھیں میں نے آپ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے دریافت کیا کیا
آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے
اپنی نگاہ میری طرف اٹھائی اور فرمایا نہیں، میں نے کہا اللہ اکبر

لے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انصاری کی نصیر پر بہت تعجب ہوا کہ اس نے سن سنائی بات پر یہ کیسے
کہہ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دیا اس کو جا پیسے بھاڑا اس خبیث کو تحقیق کرنا

ثُمَّ قُلْتُ وَآتَا قَاتِمٌ يَارَسُولَ اللَّهِ أَطْلَعْتَ
نِسَاءَكَ فَرَفَعَهُ إِلَى بَصْرَةٍ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ
اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَآتَا قَاتِمٌ أَسْتَأْذِنُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْرَايَتِي وَكُنَّا مَعَهُ
قُرَيْشٌ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا
الْبَيْتَ إِذَا أَقْرَمٌ نَغْلِبُهُمْ نِسَاءً وَهُمْ
فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْرَايَتِي وَدَخَلْتُ
عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرُّكَ أَنْ
كَانَتْ حَارَتُكَ أَوْ ضَاءَ مِنْكَ وَاحَبَّ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ
فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً
أُخْرَى فَجَاسَتْ حِينَ رَأَيْتَهُ تَبَسُّمٌ فَرَفَعْتُ
بَصْرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِي
بَيْتِهِ شَيْئًا يُكْرَهُ الْبَصَرُ غَيْرَ آهِيَةٍ ثَلَاثَةٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ فَلْيُوسِّعْ

پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت شرفت
حاصل کرنے کے لیے عرض کیا یا رسول اللہ دیکھئے ہم قریش کا تو
یہ قاعدہ تھا کہ عورتیں اپنے دباؤ میں رکھتے تھے لیکن جب سے ہم
مدینہ میں آئے تو یہاں کے لوگوں کا عجب حال دیکھا ان کی
عورتیں ان پر غالب ہیں۔ یہ سن کر آپ مسکرا دئے پھر میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں پہلے ہی حنفہ کے پاس گیا تھا اور میں
نے اسے بتا دیا تھا تو اپنی سوکن عائشہ سے غلط فہمی میں مبتلا
نہ ہوا۔ مجھ سے زیادہ خوبصورت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
زیادہ چہیتی ہے، اس پر بھی آپ مسکرا دئے جب میں نے دیکھا کہ
آپ دوبار مسکرائے تو میں بیٹھ گیا اور میں نے آنکھ اٹھا کر آپ کے
گھر کا سامان دیکھا تو خدا کی قسم آپ کے گھر میں کچھ سامان دکھائی
نہ دیا جس پر نظر پڑے، صرف تین بچے کھالیں پڑی تھیں اس وقت
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے وہ آپ
کی امت کو خوشحالی عطا فرمائے ایران اور روم کے کافر کیسے مالدار
ہیں انہیں دنیا خوب ملی ہے باوجودیکہ وہ خالص خدا کے عبادت گزار
نہیں، یہ سنتے ہی آپ تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا خطاب

اے سہمان اللہ حضرت عمرؓ کا ادب اور علم مجلس، پہلے اور اصرار کہ باتیں کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل خوش کیا پھر اس وقت اور زیادہ متحلو کی یہ لیاقت خلداد
لیغے آدمیوں میں ہوتی ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیہا کر چھوڑا اور دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی جو رو کا نام لیکر کہا اگر وہ مجھے ۱۰
سوال جواب کرے تو میں تو گردن دبا کر مار چکا ہوں اس پر آپ ہنس دئے اور فرمانے لگے میری بی بیوں نے بھی مجھے تنگ کر رکھا ہے ۱۲ امت ۱۵ سہمان اللہ
ہم اسے سردار نے دنیا میں اس بے سوسامانی کے ساتھ لبر کی باوجودیکہ آپ اگرچہ اپنے کو خدا پر حق کے سامان سے اپنا گھر بھر لیتے کیونکہ اس وقت تک کوئی لڑائی نہیں ہوئی
تھیں اور بہت سافینیت کا مال آپ کو مل چکا تھا مگر جو بھی مال آپ کے پاس آتا آپ سب سلسلوں میں تقسیم کر دیتے اپنے لیے کچھ نہ رکھتے سہمان اللہ کیا ان اخلاق کو
دیکھنے کے بعد بھی کسی کو آپ کی نبوت میں شک ہو سکتا ہے ہم ایران میں کہ جو لوگ حضرت موسیٰؑ یا حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کو تسلیم کرتے ہیں وہ آنحضرت کی نبوت سے کھلا اللہ
کے ہیں آنحضرت کے عادات اور اخلاق ان پر بھی فائق ہے اس پر عبادت اور شہادت شرم و حیا اور رحم و کرم میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے انصاف پسند اور صلہ رحمی کو آپ کی نبوت پر ملنے کرنے
کے لیے خلاف عادت معجزے دیکھنے کی ضرورت نہیں آپ کی سوانح غریبہ سے خود بخود دل میں تصدیق پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ اگر کسی میں ایسے اخلاق جمع نہیں ہو سکتے اور
وہ بھی ایسی قوم میں جو غریب و یری، بخل، جمع اور بے رحمی میں مشہور آقا فاضل نہ اس میں تسلیم تھی نہ تربیت ایسی قوم میں ایسے کامل الاخلاق جامع انصاف شخص کا پیدا ہونا ایف تربیت
اور تائید غلطی کے ممکن نہیں ان سب فضائل پر علم و لیاقت کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے قوانین معاشرت اور میراث اور بیع و نکاح، طلاق اور شفعہ وغیرہ کو آپ سے جامع الخلائین
بیان فرما دیا کہ آج کل بڑے بڑے تعلیم یافتہ عالم ان پر غور کرتے جاتے ہیں اور نئے نئے نکات اور مسائل ان میں سے نکالتے ہیں ایک بے تربیت شخص ایسی جاہل اور قبیح قوم میں ہے
اس وقت کی عرب کی قوم تھی ان قوانین کا عشر عشر بھی نہیں جاسکتا یہ صاف دلیل ہے اس امر کی کہ آپ خداوند کریم کی طرف سے تعلیم یافتہ ہوئے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے
وعلک عالم یکتی تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً ۱۲ منہ یعنون نے استاس کا ترجمہ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل پہلا کے لیے احرار کے خیال میں طلب الشہر
شفقت سے کہہ کر آنحضرت امت کی نسل کے فتناع سے بچے بلکہ امت اور کل عالم آپ کی رحمت و شفقت اور اس وحیت نیز شفقت کے محتاج ہیں العلم از قضا شامت سے اللہ علیہ وآلہ

عَلَى أَمَتِكَ فَإِنَّ فَارِسًا وَالرُّومَ قَدْ
وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأَعْطُوا الدُّنْيَا وَهَؤُلَاءِ
يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَجَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَّمُهُ كَانَ مُتَكِبًا فَقَالَ أَوْ فِي هَذَا أَنْتَ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أَوْلِيكَ قَوْمٌ عَجَلُوا
طَلِبًا لِيَهْرُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَأَنْزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِسَاءً مِنْ أَحِلِّ ذَلِكَ الْخَدِيشِ
حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا
وَعَشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ
عَلَيْهِمْ شَهْرًا مِنْ شِدَّةٍ وَوَجْدَةٍ عَلَيْهِمْ
حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعَشْرُونَ
لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ
لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ
أَهْمَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا
أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعَشْرِينَ لَيْلَةً أَعْلَاهَا
عَدًّا فَقَالَ الْقَهْمُ تِسْعٌ وَعَشْرُونَ فَكَانَ
ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ
عَائِشَةُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْفِيفِ قِيْدًا
بِأَوَّلِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَبَرْتَهُ ثُمَّ
خَيْرَ نِسَاءً كُلِّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ

کے بیٹے ابھی تک تو اسی خیال میں ہے (کہ دنیاوی جاہ و دولت بڑی
اچھی چیز ہے) ایران و روم کے کفار کو تو اللہ تعالیٰ جلدی سے دنیاوی
مزرے دے دے ہیں (کیونکہ آخرت میں تو انہیں سخت عذاب ہونا ہے)
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے بخشش کی دعا فرمائیے عرض
آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انیس راتوں تک اپنی عورتوں سے الگ رہے
اس کی وجہ یہ تھی کہ حفصہ نے آپ کے راز کی بات حضرت عائشہ سے
سے کہہ دی تھی، آپ نے سخت عفا ہو کر فرمایا میں ایک ماہ تک
ان عورتوں کے پاس نہیں جاؤں گا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو
متنبہ کیا، چنانچہ جب انیس راتیں گزر گئیں تو بالاخانے سے اتر کر
آپ پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، انہوں نے کہا
یا رسول اللہ آپ نے تو یہ قسم کھائی تھی میں ایک ماہ تک ان عورتوں
کے پاس نہیں جاؤں گا ابھی تو انیس راتیں گزری ہیں میں اس
دن سے برابر شمار کر رہی ہوں، آپ نے فرمایا مہینہ انیس
راتوں کا بھی ہوتا ہے، چنانچہ وہ مہینہ انیس دن کا تھا حضرت عائشہ
کہتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخفیر نازل کی تو آپ نے سب سے پہلے
مجھ سے دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کیا میں آپ کو چاہتی ہوں پھر
آپ نے دوسری ازواج مطہرات سے بھی یہی دریافت فرمایا انہوں
نے بھی یہی جواب دیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیا

۱۔ سبیل بیرون میں دوسرا زمین اور اتفاق سے انہیں کی باری کا وہ دن تھا ۱۲ منہ ۱۲ یا ایہا النبی قل لا زواجک ان کنتم ترون العیوۃ الا فیہا افریک ۱۲ منہ ۱۲ سبیل عائشہ
کہا تو دنیا چاہتی ہے یا مجھ کو چاہتی ہے ۱۲ منہ ۱۲ ساری دنیا آپ پر سے تصدق ۱۲ منہ ۱۲ ان کو اختیار دیا کہ اگر دنیا چاہتی ہو تو طلاق ہے ورنہ اگر ہر جاؤ ۱۲ منہ
۱۲ منہ ۱۲ اللہ اور رسول کو چاہتی ہیں دنیا بھرت کو لیکر کیا کریں گے کل مرگئے تو کیا مٹی بن جائیں ساتھ جائے گی اللہ اور رسول لیں گے تو ہمیشہ کا پیش اور چہن سے گا
آپ کی ایک ہی دنیائی دنیا لینے پر ادا رہا آپ کو جو چیز دینے پر راضی نہیں ہوئی باوجودیکہ بھٹی بی بیوں کو بہت کم زمانہ آپ کی صحبت میں گذرنا تھا مگر آپ کی چند دفعہ صحبت کا بھی
اثر دلوں پر لایا سو تاکہ ساری دنیا ایک پر پھر سے بھی زیادہ نہ دکھائی دیتی افسوس ہے ان لوگوں پر جو آخر کی صحبت کے آثار صاف اور انوار باہر کے منکر ہیں اور کچھ بھی کہہ سکیں
ساتھ سال آپ کی صحبت سے متصف ہو کر آپ کی وفات ہوئے ہیں تو ایمان سے خالی ہو گئے اور ظلم و غصب پر انہوں نے کمر باندھی ۱۲ منہ

باب ۲۸۵۵ - مَوْمُ الْمَرْأَةِ
بِإِذْنِ رُؤُوسِهَا تَطَوُّعًا -

۳۸۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُتَّابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْمُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْضُهَا شَلَعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ -

باب ۲۸۵۶ - إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ
مُهَا جِرَةً فَرَأَتْ رُؤُوسَهَا -

۳۸۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا التَّوَحُّلَ امْرَأَةٌ إِلَى فِرَاشِهِ قَابَتِ أَنْ يَخُجَّ لَعَنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَضُمَّ -

۳۸۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَا جِرَةً فَرَأَتْ رُؤُوسَهَا لَعَنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ -

باب ۲۸۵۷ - عَوْرَتُهَا اپنے شوہر کی اجازت سے
نفل روزہ رکھنا -

از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از معمر از ہمام بن منبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت کا خاندان اس کے پاس موجود ہو تو وہ اس اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھے -

باب ۲۸۵۸ - بیوی کا شوہر سے الگ بستر پر سوجانا -

از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از سلیمان از ابو ہریرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی بیوی کو بستر پر بلائے وہ نہ آئے تو بیچ تک فرسختے اس پر لعنت کرتے رہیں گے -

از محمد بن عروہ از شعبہ از قتادہ از زرارہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت رات کو اپنے خاندان کا بستر چھوڑ کر (الگ) سوئے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک اپنے خاندان کے بستر پر نہ آجائے -

۱۔ اس روایت سے ملتا ہے کہ یہ وہی رات کو ہم بستر میرے سے انکار کرے لیکن دن میں بھی ہمیں مکہ ہے کہ عورت کو انکار درست نہیں کیونکہ مسلم کی روایت میں یوں ہے قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو مرد اپنی عورت کو بستر پر بلائے تو وہ انکار کرے تو جو (برود و گناہ) آسمان پر ہے وہ اس عورت پر پڑھے ہے گا جب تک اس کا خاندان اس سے لڑتی نہ ہو یہ مطلق ہے رات اور دن دونوں کو شامل ہے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے جابر سے مروی انکار کا لایین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی نہ ان کے نیک اعمال آسمان تک جا سکتے ہیں ایک جہگے ہوئے غلام کی جب تک وہ مالک کے پاس لوٹ نہ آئے دوسرے متوالے کی جب ہوش میں نہ آئے تیسرے اس عورت کی جس کا خاندان اس سے ناراض ہو مہلب نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ معین گنہگار پر بھی لعنت کر سکتے ہیں اور حافظ نے اس پر اعتراض کیا ہے اور عورت کا انکار اس وقت قابل اس میں ہوگا جب بلا وہ ہو اگر وہ معین یا اگر کسی بیماری میں مبتلا ہو یا اگر کوئی مذہب کو انکار باعث لعن نہ ہوگا ۱۲۱۱

باب ۲۷۳۳ لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ

فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

۳۸۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ

تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ

لَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمَا أَنْفَقَتْ

مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤْذَى

إِلَيْهِ شَطْرُكَ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا

عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ

باب ۲۷۳۴

۳۸۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالْقُبْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةً

مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَالْمُعْتَابَرُ الْحَدِّ

مُحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنْ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ

أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُبْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ

فَإِذَا عَامَّةٌ مَنْ دَخَلَهَا النَّسَاءُ

باب ۲۷۳۵ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ

وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخُلَيْطُ مِنْ

باب عورت اپنے خاوند کے گھر میں بغیر اس کی

اجازت کے کسی کو نہ آنے دے۔

(از ابوالیمان از شعيب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت

کو جب اس کا خاوند موجود ہو بغیر اس کی اجازت کے (نفل) روزہ رکھنا

درست نہیں اور بغیر اس کی رضا کے کسی کو بلانا بھی ناجائز ہے اور جو

عورت اپنے خاوند کے حکم کے بغیر فی سبیل اللہ کچھ خرچ کرے گی

تو خاوند کو بھی آدھا ملے گا۔

اس حدیث کو ابوالزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے

اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس میں

صرف روزے کا ذکر ہے۔

باب

(از مسدد از اسماعیل از ابی عثمان) حضرت اسماعیل رضی اللہ

عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بخت کے دروازے

پر کھڑا ہوا تو میں نے دیکھا اہل بہشت میں زیادہ تعداد مسکینوں کی

ہے اور مالدار لوگوں کو بہشت کے دروازے پر حساب کتاب کی غرض

سے روک دیا گیا ہے، لیکن دوزخی مالداروں کو تو پہلے ہی دوزخ میں

بھیجے جانے کا حکم مل چکا تھا۔

نیز میں نے دوزخ کے دروازے پر مشاہدہ کیا کہ زیادہ تر اس

میں عورتیں ہیں۔

باب

عشیر خاوند کو کہتے ہیں، شریک یعنی صاحب کو بھی کہتے

ہے بعضوں نے کہا امرادی ہے کہ عورت اپنے خاوند کے لیے حکم اس میں سے خرچ کرے جو خاوند نے اس کو دے دیا ہے یعنی اپنے ماہر میں سے جیسے ابوداؤد کی

روایت میں ہے کہ عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ نہیں کر سکتی مگر ان ابنی محمد اس میں سے، ثواب دونوں کو برابر ملا بعضوں نے کہا یہ خرچ مراد ہے جو عادت کے موافق ہو

جس کو سن کر خاوند ناراض نہ ہو مثلاً فقیر کو روزمرہ کے کھانے سے ایک روٹی دینا یا اس طرح فیصلہ فیرات جیسے دھیلہ دھری وغیرہ حضرت عائشہ کی روایت میں ہے کہ عورت کو

خرچ کرنے کا اور خاوند کو گمانے کا ثواب ملے گا دونوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی ۱۲ من ۱۲ من کو امام احمد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ۱۲ من ۱۲ من یہ وہ مالدار تھے جو بہشت

میں جانے کے سزاوار تھے ۱۲ من ۱۲ من اس حدیث کو مناسبت ترجمہ باب سے ہے کہ عورتیں جو کہ اکثر خاوند کی اجازت کے بغیر لوگوں کو گھر میں بلا لیں (باقی برزخانیہ)

الْمُعَاشِرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۴۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ
قِيَامًا طَوِيلًا تَحَوَّاهُ امِّنُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ
قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ قِيَامِ الْأَوَّلِ
ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ
الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا
طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ
ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ
دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا
طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ
رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ أَنْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ
الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِبَنَاتِ أَحَدٍ

ہیں، معاشرت سے نکلا ہے جس کے معنی خلط
یعنی ملا دینے کے ہیں۔ اس باب میں ابو سعید خدری نے

داؤد عبداللہ بن یوسف از مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یساف

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عہد نبوی میں صوف
شمس ہوا تو آپ نے لوگوں کو صلوۃ الخسوف پڑھائی، آپ نے قیام
بہت لمبا کیا اتنی دیر تک کہ قہقہہ دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر
رکوع کیا وہ بھی طویل تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے
مگر یہ قیام بعد از رکوع پہلے قیام قبل از رکوع سے کم تھا دوبارہ رکوع
کیا وہ بھی طویل مگر پہلے رکوع سے قدرے کم، پھر سر اٹھایا اور سجدے میں
گئے (دوسرے کئے) پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے اور دیر
تک کھڑے رہے مگر پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر ایک طویل رکوع کیا مگر
پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر اگلے قیام
سے کم پھر رکوع کیا وہ بھی طویل مگر اگلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور
سجدے میں گئے (دوسرے کئے) پھر منازعہ فارغ ہوئے (شہر
وغیرہ بڑھ کر) اس وقت سورج روشن ہو چکا تھا، اب آپ نے فرمایا
سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں، کسی کے مرے یا جینے سے
ان کا گرہن نہیں ہوتا جب یہ گرہن دیکھا کرو تو اللہ کو یاد کیا کرو لوگوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے (انسانے صلوۃ میں) دیکھا کہ آپ اسی
جگہ کس چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا اور پیچھے ہٹ گئے یہ کیا
بات تھی؟ آپ نے فرمایا میں نے بہشت دیکھی یا مجھے بہشت دکھائی گئی
تو میں اس کا ایک خوشہ لینے لگا اگر میں اسے لے لیتا تو جب تک

(یعنی مغرب اللہ) ہیں اس دور سے دو رخ کی منازارہ نہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا یا تو عالم ربانی خواب میں تھا یا جیسا علم الہی یعنی لوح محفوظ میں ہے وہ اللہ
نے آپ کو مشاہدہ میں دکھایا اور چونکہ اللہ کے علم میں تمام واقعات اور تمام معاملات جواز سے ابداً تک ہونے والے ہیں سب ایک جگہ جمع ہیں اور ہر چیز کو یا ہر وقت حاضر ہے ہر جگہ
موجود ہے اور مستقبل نہیں ہے اور یہی سبب ہے کہ آنحضرت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے اونٹ کی ٹکیلیں تھا سے ہوئے لیکر کچھ مار رہے ہیں حالانکہ یہ واقعہ گزشتہ
زمانہ کا تھا ۱۲ھ (طوشی مخدوہ) لے کر آئے رہے جن دیر میں سورہ آل عمران پر ۱۲ منہ ۱۲ دوسری رکعت کے جب دوسرے قیام میں تھا اسکے بعد ۱۲

وَلَا رَحِيَّةَ لَهُ قَدْ أَرَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُوا
 اللَّهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ
 تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ
 رَأَيْنَاكَ تَكَلَّمْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ
 الْجَنَّةَ أَوْ أَرَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ
 مِنْهَا عَنُقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَا كَلَّمْتُ
 مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ
 فَلَمْ أَدْ كَالْيَوْمِ مُنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ
 أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ يَكْفُرْنَ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ قَالَ
 يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ
 لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ
 رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
 مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

۳۸۱۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ عَنْ
 عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَظَلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ
 فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَظَلَعْتُ فِي
 النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابِعَهُ
 الْيُؤُوبُ وَسَلَّمَ بَيْنَ رُجُلَيْنِ

بَاب ۲۵۵ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ
 حَقٌّ قَالَ أَبُو جَحْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ

دنیا قائم ہے تم اس میں سے کھاتے تھتے اور میں نے (پچھتہ کر کے)
 دوزخ دیکھی، اس کی طرح کوئی ڈروانی چپنہ نہیں دیکھی میں نے
 دیکھا اس میں عورتیں زیادہ ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول
 اللہ اس کا کیا سبب ہے؟ آپ نے فرمایا یہی کفر ہے صحابہ
 کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورتیں اللہ کی منکر ہیں؟ آپ
 نے فرمایا نہیں، شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں، احسان نہیں مانتیں،
 (عورت کی یہ فطرت ہے کہ) اگر تو عہد بھر اس کے ساتھ ملے
 کرتا رہے پھر ایک بات اپنی مرضی کے خلاف دیکھے تو کہنے لگتی
 ہے مجھے تم سے کبھی آرام نہیں ملا۔

(از عثمان بن ہشیم از عوف از ابی رجاہ) عمران سے مروی
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہشت کو گھٹا
 کر دیکھا تو وہاں وہی لوگ زیادہ دیکھے جو دنیا میں) نادار
 اور غریب ہیں اور میں نے دوزخ کو گھٹا کر دیکھا تو وہاں عورتیں
 زیادہ نظر آئیں۔ عوف کے ساتھ اس حدیث کو ابویوب سختیانی اور مسلم
 بن زبیر نے بھی روایت کیا ہے۔

باب شوہر پر بیوی کے حقوق۔

اسے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ بہشت کی سب سے کمزور قسم کا آدمی بھی ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث کی شرح اور پر گزرتی ہے اور بہشت اور دوزخ کا آپ کو دکھلایا نا حقیقت تھا اسی
 آنحضرت سے یعنی اس کا ایک ٹکڑا کیونکہ ساری بہشت اور دوزخ تو زمیں و آسمان کے اندر بھی نہیں سما سکتی مسجد کے کونے میں کیونکر سمائے گی ۱۲ منہ ۱۳
 شب محلہ میں یا خواب میں ۱۲ منہ ۱۳ ابویوب کی حدیث کو امام نسائی نے اور مسلم کی حدیث کو خود امام بخاری نے بطریق میں وصل کیا ۱۲ منہ

باب ۲۵۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ

بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ

إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا كَبِيرًا

۳۸۱۷- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِمْ

شَهْرًا وَقَعْدَ فِي مُشْرَبَةٍ لَهُ فَانْزَلَ لِيَتَسَمِعَ وَ

عِشْرَتَيْنِ فَعِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَلَيْتَ عَلَى

شَهْرٍ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ -

باب ۲۵۳ خَيْرُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ فِي نَفْسِهِمْ

وَبُذِّكِرْنَ عَنْ مَعْبُودَةٍ بِنْتِ حَيْدَةَ

رَفَعَهُ غَيْرَ أَنَّ لَهَا مَهْجَرًا إِلَّا الْبَيْتَ

وَالْأَوَّلَ أَصَحُّ -

۳۸۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرَمَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَفَ لَيْلًا عَلَى بَعْضِ

باب ارشاد الہی "مسرد عورتوں پر حاکم ہیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو (مرد کو) دوسرے پر

عورت پر فضیلت دی ہے۔ - الآیہ ۱۷

از خالد بن مخلد از سلیمان از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی ایک ماہ تک اپنی ازواج

کے پاس نہ جاؤں گا پھر ایک بالافانے میں آپ (تنہا) بیٹھ رہے تیس

دن کے بعد وہاں سے اتر آئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا

یا رسول اللہ آپ نے تو ایک ماہ الگ رہنے کی قسم کھائی تھی، آپ نے فرمایا

مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے ۱۷

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات

سے اس طرح الگ رہے کہ ان کے گھروں میں نہیں گئے تھے

معاویہ بن حیدہ سے مروی عامروی ہے کہ عورت کا

چھوڑنا گھر ہی میں ہو مگر پہلی حدیث (النسائی) زیادہ صحیح

ہے ۱۸

(از ابو عامر از ابن جریر)

دوسری سند (از محمد بن مقاتل از عبد اللہ بن مبارک از

ابن جریر از یحییٰ بن عبد اللہ بن صفی از عکرمہ بن عبد الرحمن بن عمار) حضرت

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ

اپنی بعض ازواج کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے، پھر انتیس دن

گزر جانے کے بعد آپ صبح یا شام کو ان کے پاس تشریف لے گئے انہوں

کی (بقیہ صفحہ سابقہ) کہ حق تعالیٰ کی عیب و غریب مخلوقات کو کہیں ان میں عورتیں کان اس لیے کہ پہلی حاجی باتیں میں علم حاصل کریں جن میں ان کو ہے کہ عورتیں شرارت کریں تو ان کو سمجھاؤ ان کے ساتھ

سونا چھوڑ دو ۱۷ منہ ۱۷ اس حدیث کی مناسبت ترمذی باب ۱۷ سے ہے کہ آیت میں مذکور ہے کہ عورتیں شرارت کریں تو ان کو نصیحت کرو ساتھ سلا نا چھوڑ دو اور حدیث میں بھی ہے نصیحت

ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں پر نغما ہو کر قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے ۱۲ منہ ۱۷ یعنی دوسرے گھر میں جا کر رہے بعضوں نے دیکھ دین

کی العیاض کے بھی معنی سمجھے ہیں کہ خداوند پروردگار کو ایک گھر میں ہیں میں لیکن تو اب گاہ الگ الگ ہو اور ایک حدیث اور بھی اس باب میں وارد ہے جس کو احمد اور ابوداؤد نے نکالا اس

میں یہ ہے کہ عورت کا حق مرد پر یہ ہو کہ نہ جدا ہو اس سے مگر گھر ہی میں رہا بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا اور اس کی حدیث جو اوپر گذری کہ خداوند کو دونوں طرح کرنا جائز ہے

نواہ گھر سے نہ جدا کرنا جائز الگ کر کے نواہ دوسرے گھر میں جا کر رہے ۱۲ منہ ۱۷ سے ہے یہ نکلتا ہے کہ دوسرے گھر میں جا کر رہنا جائز دوسرے ۱۷ منہ ۱۷ ہے شاید یہ ذکر الایمان

أَهْلِهِ شَهْرًا أَكَلْنَا مَضًى تِسْعَةً وَعِشْرُونَ
يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ
اللَّهِ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا أَقَلَّ
إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا
۳۸۱۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو يَحْيَى رَقَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الصُّمَيْ فَقَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَ
نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ
كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَخَرَجْتُ إِلَى
الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلَأٌ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ
فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ
ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَنَادَاهُ فَذَكَرَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَطْلَقْتِ نِسَاءً لَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنَّ أَلَيْتُ
مِنْهُنَّ شَهْرًا فَبَكَتِ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
يَوْمًا دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ-

باب ۲۷۳ مَا يَكُونُ مِنَ
حَرْبِ النِّسَاءِ وَقَوْلِهِ وَالْحَرْبُ
حَرْبًا عَادِيًّا مُبَرَّجًا-

نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینے تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی (مہینے
کے اندر کیسے آگئے؟) آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

(از علی بن عبد اللہ از مروان بن معاویہ از ابو یحییٰ عن ابی الصمۃ)
ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ازواج دروہی تھیں اور ہر زوجہ کے پاس اس کے اقرباء جمع
تھے میں نے مسجد میں دیکھا کہ وہ لوگوں سے بھر گئی اتنے میں حضرت عمر
رضی اللہ عنہ آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالافانے میں تھے حضرت عمر
وہاں گئے باہر سے سلام کیا راندرا نے کی اجازت طلب کی (لیکن جواب
نہ ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا پھر
سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا حضرت عمرؓ لوث آئے) پھر (بلالؓ نے) انہیں
آواز دی تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کیا آپ
نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے صرف
قسم کھائی ہے کہ ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دن ٹھہرے رہے، بعد ازاں ازواج ملحقہ
کے پاس تشریف لے گئے۔

باب عورتوں کو زود کوب کرنا مکروہ ہے۔
آیت میں "أَصْرِبُوهُنَّ" سے مراد وہ مار ہے جو سخت نہ ہو

(بقیہ مفسر سابقہ) کوئی واقعہ ہو گا میں آپ نے ایک خاص ہی بی بی کے پاس جانے کی قسم کھائی ہوگی کیونکہ جب بی بیوں نے آپ سے خروج طلب کیا تھا اس وقت تو آپ نے سب بی بیوں سے علیحدہ کر کے
قسم کھائی تھی شاید یہ وہ واقعہ ہوگا جب ماریہؓ کا زور حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کھول دیا تھا یا شہداءؓ کے بیٹا تھا اور بعض بی بیوں نے یہ صلاح کی تھی کہ ہم آپ سے کہیں گی آپ کی مرضی سے
مخالفی کی بوقت ہے ۱۲ منہ (طوخی غفر) لے مسلم کی روایت میں ہے جیسے اوپر ذکر چھاپا ہے کہ ربیع ثانی نے حضرت عمرؓ کے بیٹا جازت کا ہاتھ لیں ابولہب کی روایت میں یہ مراد ہے کہ بلالؓ نے حضرت عمرؓ
کو آواز دی ہوگی اور ماریہؓ نے ہا کر حضرت عمرؓ کو خبر دی ہوگی ۱۲ منہ اسے ۱۲ منہ سے سخت مارا اس طرح منہ بہ مارا حدیث شریف کی مدد سے منہ سے (بقیہ مفسر سابقہ)

۴۸۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ الْعَبْدِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يَجْأُ بِهَا فِي إِخْوَالِ يَوْمٍ -

بَابُ ۲۵۵ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ -

۴۸۲۱- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِمَّنْ الْأَنْصَارُ زَوَّجَتْ ابْنَتَهُ فَتَمَطَّطَ شَعْرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِهَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لَعِنَ الْمُؤْمِلَاتُ

بَابُ ۲۵۶ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا -

۴۸۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعْوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ السَّجَّاءُ كَكُونُ عِنْدَ النَّبِيِّ

(بقیت حسب القلم) ایک حدیث میں ہے جس کو ابن عباس اور عاتکہ نے ایسا ہی عبد اللہ کے بندہ کو مت مار دیا تو نے کہا ہے کہ اگر عورت خرابت کرے اور بھاگے ہے جس نہ مانے نہ ہنسنا ان کرنے سے مثلاً جہان کرانے سے انکار کرے یا خاوند کے بے اذن گھر سے نکل جایا کرے تو اس کا مارنا درست ہے مگر وہی مار جو بیکس ہو یعنی اس سے کسی عضو کو مدد نہ پہنچے مثلاً بیکے سے گھونسہ یا تھپڑ لگانا بعضوں نے کہا جازو یا سوک و اقوال سے مارنا ۱۲ منہ (طوفی مخوفہ) اس کو بھاگنے کے لئے پھانسی کرے یہ امر معتدرا کی اور تہتہ کے خلاف ہے کہ صبح کو تو ایسے مارا درشاکو کچھ ۱۲ منہ لے لیخا خاوند کی اطاعت دین تک واجب ہے جب تک وہ خلاف شرع کام کا حکم نہ دے شرع کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے خاوند جو یا عاتکہ یا بادشاہ و لا اعانتہ لہو فی معیہ اللہ لائق مثلاً خاوند کہے کہ روزہ نماز نہ کرو یا شرک کی رسمیں کرو یا بھیمان یا فحش کاموں کو کرو تو ہرگز اس کی بات نہ سننا چاہیے ۱۲ منہ اس حدیث کی بحث خدا چاہے تو کتاب اللہ میں آئیگی قسطلانی نے کہا ہاں میں دوسری عورت کے بال جوڑنا منہ سے مطلقا گوارہ ہے جوڑے یا ہاں سے بعضوں نے کپڑے سے جوڑنا جائز رکھا ہے بعضوں نے خاوند کی اجازت اور اذن سے مطلقا جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

(از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام از والدش) عبد اللہ بن

زعمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام اور کنیز کی طرح نہ مارے (افسوس ہے کہ صبح کو تو مارے) اور پھر شام کو اس سے بہتری کرے ۱۲

باب عورت گناہ کے معاملہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرے ۱۲

(از خلد بن یحییٰ از ابراہیم بن نافع از حسن بن مسلم از منہیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی، اس کے سر کے بال گر گئے وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی کہنے لگی یا رسول اللہ تو کی کا شوہر کہتا ہے کہ میں اس کے بالوں میں دوسرے بالوں کا جوڑ لگا دوں، آپ نے فرمایا ایسا ہرگز مت کر، بال کا جوڑ لگانے والیوں پر تو لعنت کی گئی ہے

باب ارشاد باری تعالیٰ جیوی کا شوہر سے ڈرنا کہ وہ اس سے روگردانی کرے گا۔

(از ابن سلام از ابو معاویہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا کایہ مطلب ہے کہ ایک عورت ایسی ہو جس سے مسودہ اچھی طرح مسابھرت نہیں کرتا اور مرد اسے طلاق دینا چاہتا ہو وہ بھی

(بقیت حسب القلم) ایک حدیث میں ہے جس کو ابن عباس اور عاتکہ نے ایسا ہی عبد اللہ کے بندہ کو مت مار دیا تو نے کہا ہے کہ اگر عورت خرابت کرے اور بھاگے ہے جس نہ مانے نہ ہنسنا ان کرنے سے مثلاً جہان کرانے سے انکار کرے یا خاوند کے بے اذن گھر سے نکل جایا کرے تو اس کا مارنا درست ہے مگر وہی مار جو بیکس ہو یعنی اس سے کسی عضو کو مدد نہ پہنچے مثلاً بیکے سے گھونسہ یا تھپڑ لگانا بعضوں نے کہا جازو یا سوک و اقوال سے مارنا ۱۲ منہ (طوفی مخوفہ) اس کو بھاگنے کے لئے پھانسی کرے یہ امر معتدرا کی اور تہتہ کے خلاف ہے کہ صبح کو تو ایسے مارا درشاکو کچھ ۱۲ منہ لے لیخا خاوند کی اطاعت دین تک واجب ہے جب تک وہ خلاف شرع کام کا حکم نہ دے شرع کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے خاوند جو یا عاتکہ یا بادشاہ و لا اعانتہ لہو فی معیہ اللہ لائق مثلاً خاوند کہے کہ روزہ نماز نہ کرو یا شرک کی رسمیں کرو یا بھیمان یا فحش کاموں کو کرو تو ہرگز اس کی بات نہ سننا چاہیے ۱۲ منہ اس حدیث کی بحث خدا چاہے تو کتاب اللہ میں آئیگی قسطلانی نے کہا ہاں میں دوسری عورت کے بال جوڑنا منہ سے مطلقا گوارہ ہے جوڑے یا ہاں سے بعضوں نے کپڑے سے جوڑنا جائز رکھا ہے بعضوں نے خاوند کی اجازت اور اذن سے مطلقا جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا قَبْلَ طَلْقِهَا وَيَكْرَهُ
غَيْرَهَا تَقُولُ لَكَ أَمْسِكِي وَلَا تَطْلُقِي
ثُمَّ تَزَوَّجِي غَيْرِي فَأَنْتِ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ
عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي قَدْ لَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصَالِحَا بَيْنَهُمَا
صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

باب ۲۵۵ العزل

۴۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ خَبْرٍ عَنِ عَطَاءٍ
سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ
يُنْزَلُ وَعَنْ عُمَرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ۔

۴۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَمْدَانَ
أَسْمَاءُ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ
ابْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي قَالَ أَصْبَحْتُ سَبِيًّا فَكُنَّا
نَعْزِلُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوْ إِنْكُمْ لَتَفْعَلُونَ قَالُوا

عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو پھر عورت یہ کہے تو مجھے (اپنی زوجیت
میں) رہنے دے، طلاق نہ دے اور جس سے چاہے شادی بھی کر لے میں تجھ
سے نان نفقہ کا مطالبہ بھی نہ کروں گی اپنی باری بھی چھوڑتی ہوں (خاندانہ)
اس پر لایا ہو جائے اسے پہنے دے تو یہ درست ہے، اللہ تعالیٰ کے
اس قول فلا جناح علیہما ان یصالحا بینہما صلحا والصلح خیر مطلب
ہے۔

باب عزل کا بیان۔

(از مسدواذیحی بن سعید از ابن جریر) از عطاء (حضرت جابر
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم عہد نبوی میں عزل کرتے رہتے تھے آپ
نے منع نہیں فرمایا)

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از عطاء) حضرت جابر
کہتے ہیں نزول قرآن کے زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے۔
عمر بن دینار بحوالہ عطاء از جابر نقل کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عزل کیا کرتے تھے حالانکہ اس زمانہ میں
قرآن نازل ہو رہا تھا۔

(از عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ از مالک بن انس
از ہریری از ابن محرز) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم
نے عورتوں کو جنگی قیدی یعنی لونڈی بنایا ہم ان سے عزل کرتے تھے
آخر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عزل کرنا کیا ہے
آپ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو؟ میں باری فرمایا قیامت سے
پہلے جو متنفس (دنیا میں) آنے والا ہے وہ ضرور اکریٹے گا۔

لے عزل یہ ہے کہ انزال کے وقت ذکر یا برکات لینا تاکہ نطفہ باہر گرے یہ لونڈی سے مطلقاً جائز ہے اور آزاد عورت سے بھی اس کی اجازت سے جائز ہے لیکنوں نے بلا اجازت کی
جائز کیا ہے یا بخاری کا مہلک بھی اس طرف معلوم ہوتا ہے لیکنوں نے مطلقاً مکروہ رکھا ہے ۱۲۷۷ھ لیکن قرآن میں اس کی مخالفت نہیں اتنی ۱۲۷۸ھ اس دور سے کہ اولاد نہ ہو ۱۲۷۹ھ
۱۲۷۸ھ شہاد اس وقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا کہ عزل کرنے میں ۱۲۷۹ھ متہارے عزل کرنے سے اس کا دنیا میں آنا تک نہیں سکتا ۱۲۷۹ھ

كُلًّا مِمَّا مِنْ كَسْبِهِ كَأَنَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
إِلَهُى كَأَنَّهُ -

باب ۲۵۸ الفُرْعَةُ بَيْنَ النِّسَاءِ

إِذَا آوَدَ سَفَرًا

۴۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي سَنَنْ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
خَرَجَ أَقْرَمَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتْ الْفُرْعَةُ
لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَادَ مَعَ
عَائِشَةَ وَتَحَدَّثَتْ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا
تُرَكِّبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَدْكِي بَعِيرِي
تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتُ
فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
جَبَلٍ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا
ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَامْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ
فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رَجُلَيْهَا بَيْنَ الْأُذُنِ
وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً
تَلْدُعُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا -

باب ۲۵۹ النِّسَاءُ تَهَبُ يَوْمَهَا

مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يُقْسِمُ

ذَلِكَ -

باب سفر میں جاتے وقت بیویوں میں قرعہ اندازی
کر لینا -

از ابوالنعمان از عبد الواحد بن اسحاق ابن ابی ملیکہ از قاسم حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف
لے جانا چاہتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ اندازی کر لیتے، ایک مرتبہ قرعہ اندازی
میں میرا اور حضرت حفصہؓ دونوں کا نام نکلا آپ دونوں کو ساتھ لے گئے
آپ کا معمول تھا رات کو سفر میں چلتے چلتے حضرت عائشہؓ سے باتیں کیا
کرتے، حضرت حفصہؓ (کو اس پر رشک آیا، انہوں نے) حضرت عائشہؓ سے
کہا آج رات تم میرے اونٹ پر سوار ہوں میں تمہارے اونٹ
پر سوار ہوتی ہوں جو تم نے نہیں دیکھا وہ تم دیکھو گی اور جو میں
نے نہیں دیکھا وہ میں دیکھوں گی۔ حضرت عائشہؓ نے منظور کر لیا
وہ ان کے اونٹ پر یہ ان کے اونٹ پر سوار ہو گئیں، رات کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس آئے مگر اس پر حضرت حفصہؓ
سوار تھیں آپ نے انہیں سلام کیا پھر چلنے لگے جب صبح کو منزل
(میں) اترے، تو حضرت عائشہؓ نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاں
میں ڈالے (جس میں اکثر سانپ اور بکھور مار کرتے ہیں اور اپنے تئیں
کو سننے لگیں) کہنے لگیں یا اللہ بکھو یا سانپ مجھے کاٹ کھائے تو اچھا
ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں آنحضرتؐ سے تو کچھ کہہ نہ سکتی تھی ۵

باب اگر کوئی عورت اپنی باری کا دن اپنی سوکن کو

بخش دے تو مرد اس کی باری میں کیا کرے؟

۱۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم دیکھو میرا اونٹ کیسا چلتا ہے اور میں دیکھوں تمہارا اونٹ کیسا چلتا ہے ۱۲ منہ ۵ حضرت حفصہؓ کے شوق دلانے سے ۱۲ منہ
۵ آپ سمجھ کر حضرت عائشہؓ اس پر سوار نہیں ۱۲ منہ ۵ اور رات کو حضرت عائشہؓ نے آپ کی ہیکلائی سے محروم رہیں ۱۲ منہ ۵ کہ رات کو آپ میرے پاس کیوں
نہیں تشریف لائے کیونکہ آپ تو تشریف لے لائے تھے مگر حضرت عائشہؓ نے اپنے قہور سے آپ محروم رہیں نہ دوسرے کے اونٹ پر سوار ہوئیں نہ آنحضرتؐ کی ہیکلائی سے محروم ہوئیں
اور حضرت حفصہؓ کو بھی کچھ نہیں کہہ سکتیں کیونکہ وہ خود اپنی مرضی سے ان کے اونٹ پر سوار ہوئی تھیں کچھ انہوں نے خبر نہیں کیا تھا غرض حضرت عائشہؓ نے اپنے فعل پر آپ

۴۸۲۷- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسِدُ لِعَائِشَةَ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ.

بَابُ ۲۷۶ الْعَدْلُ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَكِنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ بَابُ ۲۷۷ عَلَى النِّسَاءِ إِذَا تَزَوَّجَ الْيَكُوْرُ

۴۸۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَكُوَيْشَةَ أَنَّ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَ الشَّيْخُ إِذَا تَزَوَّجَ الْيَكُوْرُ أَقَامَ عِنْدَ هَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ النِّسَاءَ أَقَامَ عِنْدَ هَا ثَلَاثًا.

بَابُ ۲۷۸ إِذَا تَزَوَّجَ النِّسَاءُ عَلَى الْيَكُوْرِ

۴۸۲۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از مالک بن اسماعیل از زبیر از ہشام از والدہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخش دیا تھا، یہ سمجھ کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام ازواج سے انہیں زیادہ چاہتے ہیں تو آنحضرت حضرت عائشہ کے پیس (دودن) ان کی اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی باری میں تھے۔

بَاب عورتوں میں انصاف کرنا ضروری ہے آیت

بَاب اگر کسی کے پاس ایک ثیبہ عورت ہو پھر ایک کنواری سے نکاح کرے۔

(از مسدد از بشر از خالد) ابو قلابہ کہتے ہیں اگر میں چاہوں تو یوں کہہ سکتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امراؤں نے کہا سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ عورت کی موجودگی میں کنواری سے نیا نکاح کرے تو سات دن رات برابر اس کنواری کے پاس رہے اور اگر کنواری عورت گھر میں پہلے سے ہو پھر ثیبہ سے نیا نکاح کرے تو تین دن رات برابر اس کے پاس رہے۔

بَاب کنواری بیوی کی موجودگی میں شوہر دیدہ سے نکاح کرنا

(از یوسف بن راشد از ابواسامہ از سفیان از ابوالیوب ذوالہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ جب مسدودہ عورت کی موجودگی میں کنواری سے نیا نکاح کرے تو سات دن

(بقیہ صفحہ سابقہ) اپنے فعل پر آپ نام ہوئیں اور کہہ من نہ پڑا اور نکاح کے ملے اپنے شیش آپ کو سنے لگیں ۱۲ منہ سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ہوئیں جن میں ان کو ڈھونڈا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی اگر عورت کس خاص سوکن کو باری بہہ نہ کرے تو خداوند کو جائز ہو گا کہ جس عورت کو چاہے اس کی باری میں ہے ۱۲ منہ میں کھانے پچھے باری باری رہتے ہیں سب عورتوں کو مل کر رکھ اب دل کی محبت اگر ایک عورت سے زیادہ ہو تو سب مواخذہ نہ ہو گا، اصحاب میں اور ان میں ان کے انکشاف فرماتے تھے یا اللہ جہاں تک میرا اختیار ہے میں تم پر کرتا ہوں ۱۳ میں میرا اختیار نہیں ہے اس پر مواخذہ مت فرما تمہاری کھانے کھانے والی کی محبت زیادہ لوں کہ ہوتے پر ۱۲ منہ کیونکہ میں ان کا سن سنت کہنا حدیث کو مرفوع کرنا ہے ۱۲ منہ میں سے عیسا سنا ہے ویسا ہی حدیث کو نقل کرتا ہوں ۱۲ منہ سے اس کے بعد باری باری ہاں ہاں کہے پاس رہ کرے ۱۲ منہ سے اس کے بعد دونوں کے پاس باری باری رہ کرے نئی بیوی کو مواخذہ سے ڈراشت ہوتی ہے خصوصاً کنواری کے لیے سات دن تک اور ثیبہ کے لیے تین دن تک برابر اس کے پاس رہنا واجب کہنا تاکہ اس کا دل مل جائے اس کے بعد پھر باری باری رہے ۱۲ منہ

إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ
عِنْدَهَا سَبْعًا وَتَسَمَّ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ
عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ
قَالَ أَبُو قَلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ
أَنْسَارَ فَعَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ
أَيُّوبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ
رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۴۳۲ مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِمْ
فِي غُسْنٍ وَاحِدٍ -

۳۸۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِمْ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ
وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ -

باب ۲۴۳۳ دُخُولِ الرَّجُلِ
عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ -

۳۸۳۳- حَدَّثَنَا فَرُودَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

رات (بہا) کنواری کے پاس ہے، اس کے بعد باری باری رہا کرے اور
جب کنواری عورت کی موجودگی میں نمیبہ سے نئی شادی کرے تو تین رات
برابر اس کے پاس ہے، بعد ازاں باری باری دونوں کے پاس رہا کرے
ابو قلابہ کہتے ہیں اگر میں چاہوں تو یوں کہہ سکتا ہوں کہ انس
نے یہ حدیث مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے
ایوب و خالد سے روایت کی، خالد کہتے ہیں اگر میں چاہوں تو حدیث
کو آنحضرت تک رفع کر سکتا ہوں (یوں کہہ سکتا ہوں کہ آنحضرت نے فرمایا)
باب تمام بیویوں سے مباشرت کر کے ایک نیت کرنا۔

رازی عبدالاعلیٰ بن حماد از یزید بن زریح از سعید از قتادہ (حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام
بیویوں کے پاس ایک رات میں ہو آئے، ان دنوں آپ کی نو بیویاں تھیں

باب دن کو آدمی اپنی بیویوں کے پاس رگو
ان کی باری نہ ہو) ہاں سکتا ہے۔

رازی فہرہ از علی بن مسہر از ہشام از والدش (حضرت عائشہ رضی

لے اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲۱۷ھ میں بھری حدیث نقل کی اس کے اخیر میں یوں ہے ۱۲۱۷ھ میں نے اس حدیث سے یوں دلیل لی ہے کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک
بیوی کے پاس رہنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر واجب زعماء جنہوں نے کہا دن کو ہر کے بعد آپ اپنی سب بیویوں کے پاس ہوتے اور رات کو باری باری ہر ایک کے پاس بیٹھا اور
باری کا وجوب رات سے مخفیوں ہے دن کو دوسری بیوی کے پاس سے ہوتا درست ہے مگر یہ قول اس آیت سے رد ہوتا ہے میں یہ مراعت ہے کہ ایک دن کو آپ اپنی سب بیویوں
کے پاس ہوتے اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال قوت و رحمت کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ مریضہ بڑی عمدہ صفت ہے، آپ کی نوبت بیاں اور مدد نوبت بیاں (رازی) اور دیکھنا
تھیں کیا وہ عورتوں سے ایک دم محبت کر آئے کہ بڑی طاقت اور قوت چاہیے اور میں نامردوں نے ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر اس معاملہ کی وجہ سے طعن کیا ہے ان کو خود شرمنا چاہیے ۱۲۱۷ھ
۱۲۱۷ھ میں جسے کو حق تعالیٰ اس قوت سے اس کی نوبت بیاں بھی بہت کم ہیں اور پھر اس بندے کے ہمراہ دنیاویات کو دیکھو کہ جو ان کی عمریں گھٹیں ہیں تک ایک بڑی عورت پر قہامت
کی دوسری کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا کیا ایسے عظیم اور پاک دامن اور قوی زور دار بندے کو کوئی عیاش کہہ سکتا ہے جیسے ہادی ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی نسبت کرواں
کرتے ہیں ان کو ایسی بے ہودہ بات سے خود شرمنا چاہیے، اگلے استحدادی دہشہم دشمنان فارس ۱۲۱۷ھ

مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَضَّ
مِنَ الْعَصْرِ خَذَّ عَلَى نِسَائِهِمْ فَيَدُّ لَوْ مِنْ
إِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَأَحْتَسِسَ
أَكْثَرَمَا كَانَ يَحْتَسِسُ -

باب ۲۶۶۵ - إِذَا اسْتَأْذَنَ

الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُفْرَضَ
فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَ لَهُ -

۴۸۳۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَوْضِعٍ
الَّذِي مَاتَ فِيهِ آيَةُ آيَاتِ آدَمَ أَتَاغِدَا
يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَرْوَاحُهُ
يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ
حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ
فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُّ وَعَلَى فِيهِ فِي
بَيْتِي فَقَبِضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ
نَحْرِي وَنَحْرِي وَخَالَطَ رَيْحُهُ رَيْحِي -

باب ۲۶۶۶ - حَيْثُ الرَّجُلُ

يَقْبُضُ نِسَاءَهُ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ

۴۸۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے جایا کرتے اور کسی کے پاس دیر تک ٹھہر کر تے چنانچہ ایک روز حفصہؓ کے پاس دیر تک قیام فرمایا اتنا کہ وہیں نہیں ٹھہرتے تھے۔

باب بیماری کے زمانہ میں کسی ایک ہی بیوی کے پاس قیام کرنے کی اجازت لینا یہ درست ہے پھر بیماری میں اس کے پاس رہ سکتا ہے۔

(از اسماعیل از سلیمان بن بلال از ہشام بن عروہ از الدش)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایام مرض میں (بار بار) دریافت فرماتے تھے کل میں کہاں رہوں گا کل میں کہاں رہوں گا؟ آپ کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باریک آگے گی؟ یہ حال دیکھ کر آپ کی بیویوں نے اجازت دی کہ آپ (بیماری میں) جہاں چاہتے رہ سکتے ہیں، اس کے بعد آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہے اور وہیں وصال ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں (آغاغی سے) آپ کا وصال اسی دن ہوا جو میری باری کا دن تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک اس حال میں قبول کی کہ آپ کا سر میری دلدگی اور سینہ کے درمیان تھا اور اللہ کا یہ احسان بھی دیکھو اس نے وصال کے وقت میرا اور آپ کا تنوک ملا دیا۔

باب ایک بیوی سے بہ نسبت دوسری بیویوں کے زیادہ محبت۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از سلیمان از یحییٰ از عبد بن حنین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ محبت کرتے تھے۔)

۱۔ یہ حدیث پوری انشاء اللہ کتاب الطلاق میں مذکور ہوگی ۱۲ منہ ۱۱۷۷ مسند بی بی کے پاس چاہیں ۱۲ منہ ۱۱۷۷ دوسری روایت میں اس کا قصہ یوں مذکور ہے کہ آپ نے وفات کے قریب عہد الوصیٰ میں ان کو کرم کو دیکھا ان کے ہاتھ میں مسواک تھی میں نے آپ سے مسواک لے کر اس کو چبا کر نرم کر کے آپ کو دی آپ نے مسواک کی اس کے بعد آپ نے وفات ہو کر صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ ۱۱۷۷ لیکن باری باری اتفاق سے ہر ایک کے پاس یہ ۱۲ منہ

حَنِينٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَخَلِّ عَلَى
حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بَنِيَّةُ لَا تَعْرِضِي لِي هَذِهِ
الَّتِي أَحَبَّهَا حُسْنُهَا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَؤُلَاءِ كَيْفَ عَاشَتْ
فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ.

**باب ۲۷۶۱ التَّشْبِيعُ بِمَا لَمْ
يَكُنْ وَمَا يُنْفِی مِنْ أَفْعَاءِ الصَّرَةِ**

۴۸۳۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَاقِبَةَ
عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَنْشَلٍ قَاطِبَةً عَنْ
أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
لِي صَدْرَةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ
ذَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشْبِيعُ بِمَا لَمْ
يُعْطَ كَلَالٍ لَيْسَ ثَوْبِي زُورٌ.

باب ۲۷۶۲ الْخَيْرَةُ

وَقَالَ وَرَدُّ عَنِ الْخَيْرَةِ قَالَ

کے پاس گئے کہنے لگے بیٹی مجھے اس عورت کی وجہ سے مغالطہ نہ ہو جائے
حسن و جمال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر نازاں ہے یعنی عائشہ
رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں ربالا خانے پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے یہ گفتگو بیان کی تو
آپ مسکرائے۔

باب جو چیزیں نہیں ملیں ان کے متعلق غلط کہنا کہ
گمیں اس طرح عورت کو بے سوکن کا دل جلانے کیلئے تدبیریں کرنا صحیح ہے

از سلیمان بن حرب از محمد بن زید از ہشام از فاطمہ از اسماء
دوسری سند از محمد بن ثنی از یحییٰ از ہشام از فاطمہ از اسماء
ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے اگر
میں اس کا دل جلانے کو (غلط سلط) یوں کہوں میرے خاوند نے یہ
چیزیں مجھے دی ہیں جو اس نے (فی الواقعہ) نہیں دیں تو کیا میں گناہگار
ہوں گی؟ آپ نے فرمایا جو شخص یوں کہے یہ چیزیں مجھے دی گئی ہیں مالا
ایسا نہ ہو تو اس کی مثال اس شخص کی ہے جو فریب کا جوڑا زیب بدن
کرے۔

باب غیرت کا بیان

وراد (مغیرہ کے منشی) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت

لے یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بہ نسبت دوسری بیویوں کے زیادہ محبت تھی اور اس باب
میں ایک حدیث وارد ہے جو اصحاب میں سے نکالا اللہ تعالیٰ اعلم فیہا الامامین شایعہ نام بخاری نے اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس کو نہیں
نکالا ۱۲۱۱ منہ سے جو کہ موٹ کہنا کہ میرے خاوند نے مجھ کو یہ چیزیں دی ہیں ۱۲ منہ اللہم اغفر کا غمہ دسویں منہ و لوالہیم اجمعین آئین یا رب العالمین ۱۲ منہ سے
مثلاً کچھ میرا بیٹا ناگوں تاکا جگر ہوا ہے اور حقیقت میں مجھ کا ہوا ۱۲ منہ سے دوسروں کے کپڑے ہاگ تاکا کر پیچھے اور لوگوں کو یہ ظاہر کرے کہ میرے کپڑے ہیں ایسا نہیں
کرنے والا اگر میں دلیل و دغار ہوتا ہے ۱۲ منہ سے غیرت مخلوقات میں غصہ کا جوش مارنا ہے مثلاً کوئی کس کی عزت یا ناموس ہمدست درازی کرے تو آدمی کو غیرت
آتی ہے یعنی سخت غصہ پیدا ہوتا ہے اور دست درازی کرنے والے سے بدلہ لینا ہے سخت تر غیرت اس وقت آتی ہے جب کوئی اس کی بی بی پر نظر لالے اس سے حرام کلامی
کرے یہاں تک کہ اگر مردوں نے بھی غیرت کو کوئی سخت اشتعال ملے کو ایک قانونی غمہ رکھا ہے اگر اس حال میں کوئی جرم کا ارتکاب کرے تو اس کی سزا میں تخفیف ہوتی
ہے اگر کسی کو سزا کے قصاص پہنچے تو ایک غیرت اللہ کی صفت ہے جو حدیث میں وارد ہے اس کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے (باقی صفحہ)

۴۸۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ أَيْمَنَ سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ -

۴۸۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَوْ وَجَّهِيَ الزُّبَيْرُ وَمَالُهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَلَكَ لَهُ وَلَا شَيْءٌ غَيْرَنَا مِنْهُمْ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلَفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْزِرُ عَوْنِي وَأَحْمِلُ وَلَمْ أَكُنْ أَحْسِنُ أَخْبِرُ وَكَانَ يَحْبِرُ جَارَاتِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنْتُ نِسْوَةَ صَدِيقٍ وَكُنْتُ أَقْبَلُ التَّوْبَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِثْقَى عَلَى ثُلُثِي فَرَسِهِ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالتَّوْبَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ

(از موسی بن اسماعیل از ہمام از یحییٰ از اسما بنت ابی بکر) اسماء بنتی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں۔

اسی سند سے یحییٰ بن کثیر بحوالہ ابوسلمہ از ابوہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

(از ابوالنعمان از شیبان از یحییٰ از ابونعیم) حضرت ابوہریرہ رضی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیور کرتا ہے، اسے اس بات پر غیور آتی ہے کہ مومن حرام کام کرے۔

(از محمود از ابواسامہ از ہشام از الدش) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے نکاح کیا اس وقت وہ بالکل نادار تھے نہ روپیہ پیسہ نہ غلام لونڈی نہ اور کوئی جائیداد صرف پانی لانے کا اونٹ اور ایک گھوڑا ان کے پاس تھا ان کے گھوڑے کا چارہ اس کی خدمت میرے ذمہ تھی، پانی بھی میں لاتی، پانی کا ڈول بھی خود سی لیتی، آتا بھی آپ ہی گوندھتی، مجھے روٹی پکانا اچھی طرح نہ آتا تھا، میری ہمسائی عورتیں (الفاری میری روٹی پکا دیا کرتی تھیں، الفاری عورتیں بھی خوب مخلص عورتیں تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زمین زبیر رضی اللہ عنہ کو دی تھی، اس میں گٹھلیاں چنے جلیاں کرتی وہاں سے اپنے سر پر لاد کر لایا کرتی، وہ زمین میرے مکان سے تین فرسخ (دو میل) دور تھی، ایک دن میں وہاں سے گٹھلیاں سر پر لاد کر آ رہی تھی، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں مجھے ملے آپ کے ساتھ اور بھی کئی الفاری صحابہ تھے، آپ نے مجھ بلایا اور اپنے

فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ اِخْرَا لِي مِثْلِي خَلْفَهُ
فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْلِمَ مَعَ الْبَرِّ جَالٍ وَ
وَكُرْتُ الرَّبِّ بَرٍّ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ اَعْيَزَ
النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَنِّي قَدْ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى فِجْعَتُ الرَّبِّ
فَقُلْتُ لِقَيْمِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلَى دَائِمِي الْكَلْبَى وَمَعَهُ نَفَرَتَيْنِ امْهَلَا
فَاَنَا نَحْرٌ لَا دَرْكَبَ فَاَسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ
غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لِحِمْلِكَ النَّوَى كَانَ لَشَدَّةِ
عَلَى مِنْ دُرُوبِكَ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى اُرْسَلَ اِلَى
اَبُو بَكْرٍ يَعِدُ ذَلِكَ بِخَادِمٍ يَكْفِيْنِي سِيَاسَةَ
الْفَرَسِ فَكَانَتْ اَعْتَقْنِي۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَكْبَسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ لِسَائِمٍ
فَاُرْسِلَتْ اِحْدَى اُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
بِصُحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهَا يَدَ الْخَادِمِ
فَسَقَطَتِ الصُّحْفَةُ فَاَنْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَ الصُّحْفَةَ ثُمَّ
جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي

اونٹ کو بٹھانے کے لیے رخ رخ کرنے لگے، آپ کا مقصد یہ تھا کہ مجھے
اپنے پیچھے سوار کر لیں۔ مجھے شرم آیا کہ میں مردوں کے ساتھ کیسے
جاؤں اور زیر روئی غیرت کا خیال آیا وہ بڑے غیور شخص تھے آنحضرتؐ
سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کرتی ہوں چنانچہ آپؐ آگے بڑھ گئے (مجھے سوائیں کیا) آپؐ
میں گھر پہنچی میں نے اپنے خاوند زہیر بن مسعودؓ سے واقعہ بیان کیا کہ آنحضرتؐ سے میں
مجھے ملے تھے میں سر پر گھٹلیاں لادے ہوئے تھی، آپؐ کے ساتھ اور کئی صحابہ کرامؓ
بھی تھے آپؐ نے اونٹ بٹھایا کہ میں سوار ہو جاؤں لیکن مجھے شرم آیا تنہا ہی غیرت
کا خیال آیا، زہیرؓ کہنے لگے تمہارے سر پر گھٹلیوں کا بوجھ لادنے کا مجھے زیادہ غصہ
ہے اگر آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہو جاؤ تو توں غیرت کی بات نہ تھی کیونکہ کھانا
آپؐ کی سالی اور بھانج دو لون ہوئی تھیں (اسماءؓ نہ کہتی ہیں اس کے بعد ابوبکرؓ نے
ایک غلام میرے پاس بیچ دیا تاکہ میرے بدلے وہ گھوڑے کی دیکھ بھال کر
سکے گویا حضرت ابوبکرؓ نے (غلام بیچ کر) مجھے آزاد کر دیا۔

رازی علی از ابن علیہ از حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے اتنے میں ایک
دوسری بیوی نے ایک برتن میں کچھ کھانا بھیجا، چنانچہ اس بیوی نے غلام کے
ہاتھ پر ہاتھ مارا تو برتن گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس برتن کو جوڑنے اور کھانا سیکنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم
(حاضرین سے) فرما نے لگے تمہاری ماں کو غیرت آگئی پھر
آپؐ نے اس خادم کو روک لیا جس بیوی نے برتن توڑا تھا اس
کے گھر میں سے ثابت برتن لا کر اس خادم کے حوالے کیا، تو ماں ہوا
برتن اسی کے گھر میں پہنچنے دیا جس نے یہ توڑا تھا۔

(باقی صفحہ ۸۵۵ پر) نہیں دیکھا وہ پہلی تو کھینچے گئے مہنوں کیسے یہ معلوم ہو جائے کہ میرا غلام عروہ ہو گا میرا نام اعمال دا بنے ہاتھ میں ملیگا، کب ملے گا یہ بار ہو جاؤں گا تو
مہنوں اتنی بہت سی نکریں درپیش ہونے پر بھی کیسے آئے رہا یہ غیرت کا مسکوتا مہنسا تو وہ اس وجہ سے تھا کہ آپؐ کو اپنی نجات کا یقین ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے سبب لگے پچھلے
قصر معاف کر دئے تھے ۱۲۸ (حواشی صفحہ ۸۵۴) اس حدیث سے یہ نکلا کہ مردت کے وقت عورت غیر محرم کے ساتھ سوار ہو سکتی ہے بشرطیکہ تنہا ہی نہ ہو یہاں بھی تنہا ہی نہ
تھی اور صحابہ بھی آنحضرتؐ کے ساتھ موجود تھے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا بھی ہوتے تو آپؐ کی بات اور بھی آپ شیطاں کی شر سے محفوظ تھے بعضوں نے کہا کہ غیر محرم
عورت سے نفوت جائز تھی اس حدیث سے غیر شرعی ہونے کی وجہ اکثر حقائق ہے ۱۲۸ منہ ۱۲۸ آنحضرتؐ اور دوسرے صحابہ کے سامنے ۱۲۸ منہ ۱۲۸ وہ کہ لوگ کہیں گے کہ یہ ایسا فضیلت کا
تنگ دل آدمی ہے کہ جلد سے اچھے و بُھلے کا عتاب ہے اس کو کوئی خدمتگار بھی نصیب نہیں، ہاں اقلے نے کہا کہ علماء کا مذہب یہی ہے کہ بیوی پر ان خدمتگاران کا ہونا راقی و عوامی

الصَّحْفَةَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمَّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ
الْحَادِمَ حَتَّى آتَى بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ أَلْفِ هَوَافٍ
بَيْنَهُمَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيفَةَ إِلَى أَلْفِ
كُسْرَتْ مَعْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي
بَيْتِ أَلْفِ كُسْرَتْ -

۳۸۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَجْرٍ الْقُدْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ
أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصُرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ
لِمَنْ هَذَا قَالَ لَوِ الْعُمَرَاءُ أَلَا عَلِيٌّ فَأَرَدْتُ
أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يُسْمَعْنِي إِلَّا عَلِيٌّ يَغْفِرُكَ
قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي
أَنْتَ وَأَرْحَمِي يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْ عَلَيْكَ آغَارُ -

۳۸۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي بَنُو الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ
تَشْوِصُنِي إِلَى حَائِطِ الْقَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ

(از محمد بن ابی بکر مقدفی از معتمر از عبید اللہ از محمد بن منکدر)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں بہشت میں گیا یا بہشت کے پاس گیا وہاں میں نے ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہا گیا عمر بن خطاب کا، میں نے چاہا کہ اس محل کے اندر جاؤں، مگر اسے عمر بن خطاب کی غیرت کا خیال کر کے میں وہاں نہیں گیا یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ سے بھی غیرت کروں گا؟

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از ابن مسیب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا میں نے نبینہ میں دیکھا جیسے میں بہشت میں گیا ہوں، وہاں ایک عورت محل کے کنارے وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔ عمر بن خطاب کا نام سنتے ہی مجھے ان کی غیرت کا خیال آیا، میں یہ سنتے ہی اپنے پاؤں والپس ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ سن کر بھی ہوا تھا کہ آپ کا دوسرا بیوی نے یہ کہا تا آنحضرت کے لیے بھیج دیا حضرت عائشہ کو ناگوار ہوا اور

بعض غیر مسلم (یہ کہ لازم نہیں اگر وہ اپنی خوشی سے یہ کام کرے تو وہ اور بات ہے) ۱۲ منہ کے لیے ایک بیکری کو اتار کر دیا اور اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ عجب کا حکم آنحضرت کی بیویوں سے خاص تھا اور اس پر یہ ہے کہ یہ قصہ جی ب کا حکم کرنے سے پہلے کہے اور عورتوں کی حیثیت عادت رہی ہے کہ وہ اپنے منہ کو بچکانے مردوں سے ڈھانکتی تھیں ۱۲ منہ سے غیرت میں یہ کام کر تھیں غیرت اور رشک عورتوں کا خاصہ ہے شاذ و نادر کوئی عورت اس سے پاک ہوتی ہے اس لیے آنحضرت نے موافقہ نہیں فرمایا ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کی غیرت پر جو کوئی جبر کرے ۱۲ منہ سے عیب کا تو ادا ہے گا ۱۲ منہ سے عیب کا تو ادا ہے گا اس دن باری تعالیٰ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کہا تا تیار کر دیں ہوا تھا کہ آپ کا دوسرا بیوی نے یہ کہا تا آنحضرت کے لیے بھیج دیا حضرت عائشہ کو ناگوار ہوا اور اس نے ایک ایک خدمت گار کے ہاتھ پر جو کہا نا لایا تھا مار دیا اور کہا تا اس کے ہاتھ سے گزرا برتن بھی بھوٹ گیا حضرت عائشہ کو بوجہ یہ خاص نہیں جناب رسول اللہ کی اودا آپ ان کی بہت ناگوار ہوا کہ کرتے اور کثرت ناگوار ہو رہا ہے کچھ بھی فرمادیں جو دوسرے آدمی کے منہ سے نکالنے کی مثال لکھتے ہوتے ۱۲ منہ (طوائف وغیرہ) اس حدیث کی شرح ادھر گزر چکی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

هَذَا الْعَمْرَ قَدْ كُوتُ غَيْرَتَهُ قَوْلِيْتُ مُدْبِرًا
فَبِكِي عَمْرُوهُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوْعَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارَ-

باب ۲۷۹ غَيْرَةُ النِّسَاءِ وَ
وَحْدِهِنَّ-

۳۸۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي لَا عَمْرُؤَ أَكُنْتُ عِنْدَ رَاضِيَةٍ
وَرَأَى أَكُنْتُ عَلَى غَضْبِي قَالَتْ فَقُلْتُ مَنْ آيَنَ
تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا أَكُنْتُ عِنْدَ رَاضِيَةٍ
فَأَتَيْتُكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَرَأَ أَكُنْتُ
غَضْبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ
أَجَلْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا أَسْمَكَ-
۳۸۴۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ
حَدَّثَنَا النَّصْرُ عَنْ هِشَامِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا غَرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غَرْتُ
عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ

جو اسی مجلس میں موجود تھے، سن کر روتے کہنے لگے بھلا میں آپ پر
غیرت کروں گا؟

باب عورتوں کی غیرت اور غفے کا بیان۔

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
جب تو مجھ سے خوش یا ناخوش ہوتی ہے تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے
کہتی ہیں میں نے پوچھا آپ کیسے معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا
جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے تو بات چیت میں یوں قسم کھاتی ہے
محمد کے رب کی قسم، اور جب تو مجھ سے ناراض ہوتی ہے (میرا نام نہیں
لیتی) بلکہ یوں قسم کھاتی ہے، ابراہیم کے رب کی قسم۔ میں نے کہا
بیشک آپ سچ کہتے ہیں یا رسول اللہ میں (ناخوشی میں) واللہ آپ کی
محبت نہیں چھوڑتی) صرف آپ کا نام لینا چھوڑ دیا کرتی ہوں۔

(از احمد بن ابی رجاء از نصر از ہشام از والدش) حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر اتنا
رشک نہیں ہوا جتنا ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت تذکرہ اور تعریف کیا کرتے تھے آنحضرت
پردہ کی آئی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بہشت کے ایک گھر کی بشارت دیجیے

۱۔ یہ رونا خوشی کا رونا تھا اللہ کے فضل اور انوارش کا خیال کر کے کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو ناز پر یہ سرفرازی فرمائی بہشت میں میرے لیے ایسا عایشان محل تیار کر رکھا ہے
سبحان اللہ اچھے مقبول بندوں کے جناب میں جو گستاخی کر دے وہ اپنا ٹھکانہ آپ کو درخ میں بنا چکا چاند پر فاک ڈالنے سے چاند کی روشنی کم نہیں ہوتی بلکہ ڈالنے والوں کا ہی منہ کالا ہوتا
ہے حضرت عروہ کے کارنامے قیامت میں صغر تواریخ سے مٹ نہیں سکتے مسلمہ لڑکوں کے دلوں پر ان کے احسانات کتنہ کتنے ہیں حق تعالیٰ حضرت عر کے فضیل سے بہشت کا ایک کونہ ہی مرحمت
فرمائے تو ہمارا بیڑا پار ہے ۱۲۷ھ میں آپ کا ترم غلام ہوں اور میری بی بیان عروہ میں سب آپ کی لائیاں باندیاں ہیں ۱۲۷ھ میں سب سے باب اگلے باب کی نسبت خاص ہے اور بیروت
کی قد تو عورتوں میں نداری ہوتی ہے میں ہر مقدمہ نہیں لیکن جب حد سے بڑھ جائے تو ملامت کے قابل ہوگی اس کا نامہ جابر بن سحک کی حدیث میں موجود ہے کہ ایک غیرت اللہ کو پسند
ہے لیکن گناہ کے کام پر غیرت آنا اور ایک نا پسند ہے کہ جو گناہ گناہ نہ ہو اس پر غیرت کرنا حافظ نے کہا اگر عورت خاندان کے برکاری یا حق تلفی کی وجہ سے اس پر غیرت کرے تو یہ غیرت جائز اور
مشروع ہے ۱۲۷ھ میں دل میں تو آپ ہی کی محبت میں غرق ہوتی ہوں ظاہر میں غصے کی وجہ سے آپ کا نام نہیں لیا کرتی یہ عقد حضرت عائشہ کا طریق ناز و محبت کے ہو کر نامحسوس
اپنے محبوب پر ہی ناز کرتا ہے نہ اظہار پر اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ مر غضب ہی بلکہ محبوب مجھے حضرت عائشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک مدرسہ کے لڑائی مصلحتاً

وَسَأَمَلْنَا هَا وَنَتَأْتِيهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ -

باب ۲۷ ذِبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْفَافِ

۴۸۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمَنَابِرَاتِ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَلَا أَذْنَ ثُمَّ لَا أَذْنَ ثُمَّ لَا أَذْنَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيُنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّهَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيدُنِي مَا أَرَاهَا وَيُؤْذِنُونِي مَا أَدَاهَا هَكَذَا -

باب ۲۸ يَقِلُّ الرَّجُلُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْوَاحِدَ يُتْبِعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلِدْنَ بِهِ مِنْ

جو نولار موتی کا بنا ہوا ہے۔

باب آدمی اپنی بیٹی کو غیرت اور غصہ نہ آنے کیلئے اور اس کے حق میں انصاف کرنے کیلئے کوشش کر سکتا ہے

(از قتیبہ از لیث از ابن ابی ملیک) مسوید بن کعب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ہشام بن مغیرہ (ابو جہل کے باپ) کی اور لادنہ مجھ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں، لیکن میں ہرگز اجازت نہیں دیتا، کبھی اجازت نہیں دے گا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ابو طالب کا بیٹا میری بیٹی کو طلاق دے دے، اور ان کی بیٹی سے نکاح کرے، بات یہ ہے کہ فاطمہ میرے (جگر کا) ایک ٹکڑا ہے، جو چیز اسے بُری لگتی ہے مجھے بھی بُری لگتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دینا پسندتی ہے مجھے بھی اس سے تکلیف دینا پسندتی ہے۔

باب (قیامت کے قریب) عورتیں زیادہ ہوں گی اور مرد کم ہوں گے۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے) آپ نے فرمایا تو اس وقت ایک

طوٰسی صغیرہ (لحمہ) عاشق اور مشوق تھے قطلان نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اسم اور ہے اور کسی اور سے میں کہتا ہوں اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کا نام لے سکتی ہے تمام ملک میں مگر کہ یورپ میں ہیں طوٰسی اپنے خاوندوں کا نام بلا تکلف لیتی ہیں لیکن معلوم کہ مغربی میں یہ بری رسم کہاں سے پہلے لگا کر نبوی اپنے خاوند کا نام نہیں لیتی اگر خاوند کے ذکر کی ضرورت پڑے تو جانا کا یا پہنچنے کے لئے اس رسم کے اُترنے سے یہاں تک نکل گیا کہ ایک عورت کے خاوند کا نام رحمت اللہ تعالیٰ جب نماز میں سلام پھیری تو کہی کہ نبی کے اسلام علیکم شہید کے پاؤں خاک پڑے اس شرم پر ۱۲ منہ (طوٰسی صغیرہ) حضرت فاطمہ زہرا ۱۲ منہ ۱۳ منہ تو حضرت فاطمہ زہرا کو ایذا دینا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے دوسری روایت میں یوں ہے میں حلال کو حرام نہیں کرتا نہ حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن خدا کی قسم رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس منکر نہیں رہ سکتی معلوم ہوا کہ یہ آنحضرت کے خصائص میں سے تھا کہ آپ کی بیٹی نکاح میں ہونے ہوئے دوسری عورت کو کرنا ناجائز تھا یہ خطبہ آپ نے اس وقت فرمایا جب حضرت علی کے دشمنوں نے آنحضرت سے یہ لگا دیا کہ علی کا ارادہ لپکا ہو گیا ہے کہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کر لیں اس خطبہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ پیغام ترک کر دیا حافظ نے کہا جب حضرت فاطمہ کو ایذا دینا آنحضرت کو ایذا دینا تھا تو اب خیال کر لیا جاوے کہ میں لوگوں نے امام علی کو زہم دیا اور امام حسین کو شہید کیا بان کی شہادت کا باعث ہوئے ان کا گناہ و گناہ سخت ہو گا وہاں ہی میں ان کو مزا ملی اعدا آخرت میں تو جہاں سخن مذاہب جو نبی والا ہے ۱۲ منہ

فَلَهُ الرِّجَالُ وَكَثْرَةُ النِّسَاءِ

مرد کے ساتھ چالیں چالیں عورتیں دیکھے گا، اس کی

پناہ میں رہیں گی اس قدر بہت عورتیں ہو جائیں گی اور مرد کم رہ جائیں گے۔

۴۸۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْخَوْفِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ نَبَّاسٍ حَدَّثَنَا سَمْعَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ رَسُولِ

اللَّهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَدُ نَكْمُ بِهِ

أحمد غلام محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم

سَيَأْتِيَنَّكُمْ رُكُودُ الْأَسْفَلِ الْمُنَادِي

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى قُلْ إِنِّي لَا أَدْرِكُهُمَا إِنِّي سَوَّيْتُهُمْ فِي دِينِي وَإِسْمِي وَإِيَّاهُمْ كَسَوَّيْتُ الْبَنِيَّاءَ

يَوْمَ الْقِيَامِ وَيَوْمَ الْقِيَامِ وَيَوْمَ الْقِيَامِ

وَيَسْرُبُ الْعَمْرُ وَيُقِيلُ الرِّجَالُ وَيَكْدُ

النِّسَاءِ

سَاوَدٌ ۚ لَا يَخْلُقُ رَجُلٌ

يَا مَرْأَتُ الْآذُوقِ مَوَالِدُ الْخُلُوفِ

عَلَى الْمُغْنَةِ -

وَقَدْ سَعِدَ حَدَّثَنَا

أَوْ مُعَذِّبِينَ أَوْ يَرْجُونَ آدُنَا

لَيْسَ مِنْ يَرْيَا بِي رِي سَيِّبِي سِي إِي سَيِّبِي

سَلَّمَ عَلَيْهِ بَنِي عَامِرٍ اَنْ رَسُوهُنَّ اَللّٰهُ فِي اَللّٰهِ

عليه وسلم قال إياكم والذلول على

النِّسَاءُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِيِّينَ رَسُولُ

باب عورت کے پاس تنہائی میں سولے مہر

کے اور کسی کو نہ جانا حالتے شوہر کی عدم موجودگی میں

بھی نہ مانا جاوے۔

(از وقت بن سعد از لث از نزد بن ابی حبس از الوالی عقیق

[illegible]

یہ کہہ دئے تو ان کے اس وقت تک کہ ان کے انفرادی ہر دہکنہ ان کے

وہ جو غیر مومنوں سے پاں منہ بجایا مروءہ اید انصاروں میں مروءہ ہے کہ

یا رسول اللہ ﷺ راہبہ داراں رہاؤں سے پاس جاے ہاں سے

مسلمانوں کو نو فریقین نے کہہ دیا تھا، بھی ٹھٹھکتا ہے، مکمل اندر راجسیات رسکوں کے چھ پتھر کریں ۱۲۱۸ھ

۴۸۳۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَعَنْ أَبِي

مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُوَنَّ رَجُلٌ بِأَمْرًا إِلَّا

إِلَّا دُخِيَ تَحْرِمُهُ فِقَامٌ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَمْزَأَنِي تَحْرِمَتْ حَاجَةً وَأَكْتَسَيْتُ فِي غُرُورٍ

كَذَا أَوْ كَذَا قَالَ ارْجِعْ فَخُجِّمْ مَعَ امْرَأَتِكَ

بَابُ مَا يَحْجُوزُ أَنْ يَحْلُوَ

الرَّجُلُ بِأَمْرٍ أَوْ عِنْدَ النَّاسِ

۴۸۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ دَرَّاقَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ

بِزَيْنِ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَعَلَا بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ لَمْ أَحِبَّ النَّاسَ إِلَى

بَابُ مَا يَنْهَى مِنْ دُخُولِ

الْمُتَشَبِّهِاتِ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۴۸۴۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَ

فِي الْبَيْتِ هُجَّتْ فَقَالَ الْمُحَنَّتُ لِأَخِي أُمِّ

سَلَمَةَ عَيْلٌ لِلَّهِ بْنِ أَبِي أُمِّيَّةٍ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو از ابومعبد) ابن عباس رضی

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو کوئی

مرد نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے، اتنے میں ایک شخص

کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میری عورت حج کے لیے جا رہی ہے

اور میں تو فلاں فلاں جہاد کے لیے نامزد ہو چکا ہوں۔ آپ نے

فرمایا تو واپس جا اپنی بیوی کو حج کرا۔

باب اگر لوگوں کے سامنے ایک مرد دوسری

(غیر محرم) عورت سے تنہائی میں کچھ بات کرے تو یہ جائز ہے

(از محمد بن بشار از عند از شعبہ از ہشام، حضرت انس بن

مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک انصاری عورت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اس سے تنہائی میں گفتگو سنائی۔

پھر فرمایا انصاری عورتوں تم سب لوگوں میں مجھے زیادہ عزیز ہو۔

باب زانے (بیچڑے) جو عورتوں کے من و

تبع جانتے ہوں اور بھیس بدلے ہوئے ہوں عورتوں کے پیش آئیں

(از عثمان بن ابی شیبہ از عبدہ از ہشام بن عروہ از اوشان

از زینب بنت ام سلمہ) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں ان کے پاس تھے،

ایک محنت بھی دہل شمع موجود تھا، وہ ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی

امیہ سے کہنے لگا اگر اللہ نے کل طائف نفع کرا دیا تو میں تجھے فیضان

کی بیٹی دکھاؤں گا وہ اتنی موٹی ہے کہ سامنے آئے تو اس کے پیٹ

لے اب میں کیا کروں لاواں میں جاؤں یا اپنی جورو کو حج کراؤں ۱۲ منہ ۱۳ منہ

۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ

<p>پر چار بیس پڑ جایا کرتی ہیں اور جب واپس ہوتی ہے تو پشت پر آنکھیں نظر آنے لگتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس سخت (بیہوشی) کو آئندہ اپنے پاس نہ آنے دیا کرو۔</p> <p>باب اگر کسی فتنے کا ذرہ ہو تو عورت حبشیوں کو دیکھ سکتی ہے۔</p> <p>اراز اسحاق بن ابراہیم حنفی از عیسی از اوزاعی از زہری از عروہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاروں سے چھپائے ہوئے مجھے مسجد میں حبشیوں کے کرتب دکھایے تھے دیکھتے دیکھتے میں خود ہی اکتا جاتی، اب تم سمجھ لو ایک کم عمر لڑکی جسے کھیل دیکھنے کا شوق ہوتا ہے کتنی دیر تک دیکھتی تھی؟</p> <p>باب عورتوں کو کام کاج کے لیے باہر نکلنا درست ہے۔</p>	<p>الْقَاتِفُ عَدَا ذَلِكَ عَلَى ابْنَةِ عَمِلَانَ فَاتَمَّهَا تُقْبِلُ بِأَدْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِشَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلْنَ هَذَا عَلَيْكُمْ بَاب ۲۷۷۷ نَظَرُ النِّسَاءِ إِلَى الْخُبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِبِّيَّةٍ ۳۸۵- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمُرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَسَامُ قَائِدُ رَوَاقِدِ الْحَابِرَةِ الْحَدِيثَةِ السَّيِّئَةِ الْحَرِصَةِ عَلَى اللَّهْوِ بَاب ۲۷۷۸ خُرُوجُ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ</p>
<p>لہ کیا موتی گہری عورت ہے ۱۲ منہ ۱۲ کیونکہ یہ جب عورتوں کے من و قبح کو پہچانتا ہے تو تمنا ہے محالات بھی جا کر دوسروں سے بیان کرے گا یہ حکم خاص تھا آنحضرت کی اذواج کا کہ لڑکے لڑکان کو حیا کا حکم دیا گیا تھا جو عام عورتوں کو نہیں دیا گیا تھا۔ حافظ نے کہا اس حدیث سے بچنے کا ثبوت ہے کہ ان لوگوں سے جو عورتوں کا دل قبح پہچانتے ۱۲ منہ ۱۲ حافظ نے کہا امام بخاری کا مذہب یہ مسلم ہوتا ہے کہ عورت، نگاہ نہ کرے کہ عورتوں کو دیکھ سکتی ہے بعضوں نے اس سے منہ کیا ہے، امام کو لڑکی حدیث سے دلیل ہے کہ کم تو اندھی نہیں ہیں وہ کو دیکھتی ہوا اور صحیح جواز ہے کہ عورتیں مسجدوں اور بازاروں میں جائیں عورتوں کو وہ اپنے من پر نقاب ڈالے ہی نہیں دیکھ سکتی ہیں بلکہ دیکھنے پر منع ہے کہ عورتوں کو دیکھ سکتی ہیں ۱۲ منہ ۱۲ امام غزالی نے کہا اس حدیث سے ہم یہ کہتے ہیں کہ عورتوں کا چہرہ عورت کے حق میں ایسا نہیں ہے جیسا عورتوں کا چہرہ مرد کے حق میں ہے تو غور کو کیا اسی وقت حرام ہوتا ہے فتنہ کا ڈر دھار گریہ دینے پر تو حکم نہیں ہوگا اور ہمیشہ اور زیادہ نہیں رکھنے سدا و عیش نقاب ڈالنے پر بھی اگر عورتوں کو عورتوں کا دیکھنا حرام ہوتا تو مردوں کو بھی نقاب ڈال کر دیکھنے کا حکم دیا جاتا یا ہاتھ پیر سے ہی ان کو منع کر دیا جاتا۔ تو وی نے کہا منہ اور دونوں قبیلان نہ ہو کہ عورتیں نہ عورت کی ادنیٰ اعضا بلکہ دوسرے کے دیکھ سکتا ہے کہ عورتوں سے سلطان نے کہا منہ حاج میں حروت کو صحیح رکھا ہے اور اس پر توفیق ہے وہ عورت حالتہ کی حدیث کی تاویل کہ عورت عورت کے حق میں ایسا نہیں ہے جیسا عورتوں کا چہرہ مرد کے حق میں ہے کہ یہ واقعہ عورت کا ہے جب جس کا صدمہ میں آئے تھے اس وقت حضرت عائشہ نے ۱۲ منہ ۱۲ سال کا قحی امدان لوگوں نے حضرت ام سلمہ کا حدیث سے دلیل ہے کہ کم وہ من تو اندھی نہیں ہوں لیکن اس حدیث میں گفتگو ہے کہ اس کھڑی زہری نے نہ مان سے عداوت کیا ہے حافظ نے کہا کوئی علت نہیں اور اس کی تفسیر ہے میں کہتا ہوں اس حدیث پر عمل مشکل ہے اور حدیث حدیث سے عورتوں کا کام کاج وغیرہ میں اور جہاں میں نکلتا ثابت ہوتا ہے اور زہریوں کی ہمیشہ کوئی حیا ہوتی کا کھانا پکانا اور یہ ممکن نہیں ہے جب تک عورتوں کی نظر دونوں کی طرف نہ پڑے اور اگر یہ حدیث ثابت ہو تو محض ہونگی اہمات المؤمنین سے ایک حالت خاص ہے اور خود حضرت عائشہ کو ہر طرف سے عورتوں کی نظر سے بچنا پڑا ہوا اور یہ خبر کہ عورتیں اس کی حاجت ہے کہ عورت کے منہ اور قبیلان دیکھ سکتا ہے اس طرح عورت امدان اور قبیلان دیکھ سکتی ہے اس سے بات کی سکتی ہے لیکن یہ سب اس صورت میں ہے جب فتنہ کا ڈر نہ ہو اگر فتنہ کا ڈر نہ ہو تب تو سب کے نزدیک ناجائز ہوگا ۱۲ منہ</p>	

٢٨٥٢ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي لُبَابٍ

رَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةً بِلْتُ

زَمْعَةً لَيْلًا قَرَأَهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ

إِنَّكَ وَاللَّهُ يَا سَوْدُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا

فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَذَكِّرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَهُوَ فِيْ حُجْرَتِيْ يَتَعَشَّى

وَلَيْتَ فِي يَدِهِ لَخَرْقًا فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ فَرْعَمَ

عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا

لِيَحْوِيَ أَرْجُلَيْكَ

بَابُ ٢٤٤٤ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ

زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

۴۸۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَا

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

إِذَا اسْتَأْذَنْتِ امْرَأَةً أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ

فَلَا يَمْنَعُهَا -

باب ۲۷۷ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ

وَالنَّظَرُ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرِّضَاعِ -

(از فرده بن ابی المنعراء از علی بن مسهر از هشام از والدش) **حق**

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

ایک رات باہر گئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں دیکھ کر کہنے لگے سودہ

ہم نے تجھے پہچان لیا تم اپنے تئیں چھپا نہ سکیں، وہ یہ سن کر انھنٹ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ سے بیان کیا جو عمرؓ نے

کہا تھا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں بیٹھتے تھے

کاکھانا کھا ہے تھے، آپ کے ہاتھ میں ہڈی تھی، اسی وقت آپ پر

وحی نازل ہونے لگی بھر یہ حالت جاتی رہی، آپ فرمانے لگے عورتو

اللہ تعالیٰ نے تمہیں کام کاج کے لئے باہر نکلنے کی اجازت دی ہے

باب عورت کا اپنے شوہر سے اجازت لے کر مسجد

وغیرہ کی طرف جانا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سالم) سالم کے والد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کی بیوی اپنے شوہر سے مسجد جانے کی

اجازت مانگے تو منع نہ کرنا چاہیے۔

باب رضاعی رشتے سے عورت محرم ہو جاتی

ہے، بے پردہ اسے دیکھ سکتے ہیں۔

[illegible]

۴۸۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أُمِّهَا قَالَتْ جَاءَ عَتِیُّ مِنَ الرِّمَاءِ فَاسْتَاوَى
عَلَى قَابِیْتِ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ
فَقَالَ إِنَّهُ عَمَلُكَ فَأَذِنَ لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ
يُرضِعْنِي الرَّجُلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمَلُكَ فَلْيَلْجِمِ
عَلَيْكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ طُوبِ
عَلَيْنَا الْحَبَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ يُحْرَمُ مِنَ
الرِّمَاءِ مَا يُحْرَمُ مِنَ الْوِلَادَةِ-

بَابُ ۲۷۷۷ لَا تَبَاشِيرُ الْمَرْأَةِ
الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعِمَ بِهَا لَزْوِجَهَا-

۴۸۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ
حَدَّثَنَا سَمْعَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِيرُ الْمَرْأَةَ
الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعِمَ بِهَا لَزْوِجَهَا كَأَنَّكَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا-

۴۸۵۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ از والدہ) حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا نے میرے پاس آنے کی
اجازت مانگی مگر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر انہیں
اندر بلانے سے انکار کر دیا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف
لائے تو میں نے عرض کیا آپ نے فرمایا وہ تو تمہارے رضاعی چچا ہیں
انہیں آنے دیا کر۔ میں نے عرض کیا یا حضرت! مجھے تو عورت نے ٹھہرا
پلایا تھا، مرد نے تھوڑے پلایا تھا، آپ نے فرمایا انہیں وہ تمہارے
چچا ہیں تمہارے پاس آسکتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ اس وقت کا واقعہ ہے
جب پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا، کہتی ہیں جو رشتہ خون کی وجہ سے
حرام ہوتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

باب ایک عورت دوسری عورت سے (بے ستر)
ہو کہ نہ لگائے اس غرض سے کہ اس کا حال اپنے خاوند سے بیان کرے۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از منصور از ابوداؤد) حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
عورت دوسری عورت سے نہ پہنچے کہ پھر اس کا حال اپنے خاوند سے
بیان کرے جیسے وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے (الیسا نہ ہو کہ کوئی
فتنہ پیدا ہو)

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدہ از اعمش از شقیق) حضرت
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ دوسرے طریق میں یوں ہے ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھے ایک عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔ نوٹی نے کہا اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ مرد کو دوسرے
مرد کا اس طرح عورت کو دوسری عورت کا ستر دیکھنا حرام ہے افسوس ہے کہ ہمارے ہاں عورتیں اس ستر کا خیال نہیں رکھتیں اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ تنگی پر باقی
ہے ۲۔ منہ لے فسا کی روایت میں یوں ہے ایک کپڑے میں ۱۲ منہ

شَدِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِرُ الْمَرْأَةَ
الْمَرْأَةَ فَلَنَنْتَعِبَهَا لِزَوْجِهَا كَمَا تَنْظُرُ
إِلَيْهَا۔

**بَابُ ۲۷۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا طُفُقَ
الْغِيلَةَ عَلَى نِسَائِهِ۔**

۴۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
سُلَيْمُ بْنُ دَاوُدَ لَا طُفُقَ الْغِيلَةَ بِمَاءِ
امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلَّ امْرَأَةٍ غَلَامًا ثِقَا صَلَّ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ فَاكْمُ بِقُلْ وَنَسِيَ فَأُطِفَ بِهِمْ وَلَمْ تَلِدْ
مِنْهُمْ إِلَّا امْرَأَةً تُصَفِّ رُفْسَانِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
لَمْ يَمْنَنْ وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ۔

**بَابُ ۲۷۹ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ
لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مُخْتَلَفَةً
أَنْ يُخَوِّفَهُمْ أَوْ يُلْقِسَ عَثَرَاتِهِمْ
۴۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو قَالَ حَدَّثَنَا**

نے سر مایا کوئی عورت دوسری عورت سے اپنا بدن نہ لگائے
مگر اپنے خاوند سے اس کا حال بیان کرے گویا وہ اس عورت کو
دیکھ رہا ہے۔

باب مرد کا یہ کہنا میں آج رات اپنی تمام
بیویوں کے پاس شو آؤں گا۔

(از محمود از عبد الرزاق از معمر ابن طاووس از والرش) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا
میں آج رات اپنی ایک سو بیویوں سے مباشرت کروں گا، اور ہر
بیوی ایک ایک لڑکا جنے گی تو سولہ کے راہ خدا میں جہاد کریں گے
فرشتے نے ان سے کہا انشاء اللہ تعالیٰ کہہ دیجئے، مگر انہوں نے
نہیں کہا، بھول گئے۔ چنانچہ انہوں نے رات کو اپنی تمام بیویوں
سے مباشرت کی اور سوائے ایک بیوی کے اور کسی کے یہاں کچھ
پیدا نہ ہوا اور اس کو بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ارشاد فرمایا اگر حضرت سلیمان
انشاء اللہ کہتے تو ان کی مراد پوری ہوتی اور ان کا کام نکل آنے کی زیادہ امید ہوتی

باب طویل سفر سے واپسی پر رات کے وقت
اپنے گھر نہ پہنچنا چاہیے، مبادا اپنے گھر والوں پر تہمت
لگانے یا ان کے عیب تلاش کرنے کا موقعہ پیدا ہو۔
(از آدم از شعبہ از حارب بن دثار) حضرت جابر بن عبد اللہ

نے ملاحظہ کیا کہ اسی طرح مرد کو عورت کے شرک طوق اور عورت کو مرد کے شرک طوق دیکھنا حرام ہے اس میں سے مباح لیا لی مستثنیٰ ہیں وہ ایک دوسرے کا سر دیکھ سکتے ہیں مگر شرک طوق
میں اختلاف ہے اور صحیح جواز ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ مرد بھی دوسرے مرد سے بدن نہ لگائے مگر عورت سے اور مستثنیٰ ہے اس میں بھی مضاف جواز ہے قسطلانی نے کہا جو متعدد مرد
سے مضاف ہی منع ہے اسی طرح معاف اور بوسہ دینا منع ہے مگر بوسہ سے آگے اس سے معاف درست ہے اسی طرح باپ اپنے بچوں کو شغف کی رو سے بوسہ دے سکتا ہے اگر طرح
کسی صالح شخص کے ہاتھ پر بوسہ دے سکتے ہیں جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے لیکن دنیا دار امیر کے ہاتھ پر اس کی تو نگر کی کیجئے بوسہ دینا منع ہے
۴۸۵۸۔ امام بخاری یہ باب اس لیے لائے کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کی باری اس طرح سے شروع کرے تو درست ہے لیکن باری مغرور ہوجانے کے بعد ایسا کرنا بدست
ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو فعل منقول ہے اس کی توجیہ اور پیکر دیکھیں ہے ۱۲۴

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِقَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُورًا.

۳۸۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا.

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر رات کے وقت گھر پر پہنچنے کو پسند نہ فرماتے۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از عامر بن سلیمان از شبی) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی شخص کو گھر چھوڑے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا ہو تو اچانک رات کو گھر میں نہ پہنچ جایا کرے۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْهَادِي وَالْعِشْرُونَ يَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّانِي
اللہ کا شکر ہے کہ اکیسواں پارہ تمام ہوا اب بائیسواں پارہ اس
وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى
کے فضل و کرم اور بھروسے پر شروع ہوتا ہے

۱۔ کیونکہ ایسی حالت میں عورت کو صفائی اور پاک مائیک جیٹی کی فرصت نہ ملے گی ممکن ہے کہ عورت کو اس حال میں دیکھ کر خاوند کو اس سے نفرت پیدا ہو جائے دوسرے یہ کہ بعض عورتیں بدکار ہوتی ہیں ممکن ہے کہ خاوند اسے آنکھوں سے کوئی بات دیکھ لے اور عین خرابی کی نوبت پہنچے چنانچہ ابن حزم نے ابن عمر سے نکالا کہ دو فضل مغفرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف رات کو اپنے گھر میں گئے دیکھا تو ان کی بیویوں کے پاس غیر مرد موجود تھے، ابو ہریرہ نے نکالا کہ عبد اللہ بن رواحہ رات کو اپنے گھر میں آئے ان کے پاس ایک عورت تھی (جو ان کی لہائی کی ٹکسی چلی کیا کرتی) وہ اس کو مرد سمجھ اور تلوار سے اس پر حملہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے سفر سے رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرمادیا۔ اللہم اغفر لکاتبہ دین صلی فیہ دلو الدیم اجمعین آمین یا رب العالمین ۛ

بائیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

باب خواہش اولاد

بَابُ طَلَبِ الْوَلَدِ

۴۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ

سَيِّدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ

فَلَمَّا قَفَلْنَا تَحَكُّمْتُ عَلَى بَعِيرٍ قُطُوفٍ فَلَحَقَنِي

رَأْسُ بَنٍّ مِنْ خَلْفِي قَالَ لَتَفْسُ فَإِذَا أَنَا

بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَا يُعْمَلُكَ قُلْتُ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِمُوسَى

قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ

ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَا جَارِيَةٌ تَلَا عِبَهَُا وَتَلَا عِبَهَُا

قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ

أَمْهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا أَلْيَا أَيْ عِشَاءً

لَكِي تَمْسُطَ الشَّعْبَةَ وَتَسْتَجِدَّ الْمُحَنِيَّةَ

قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فِي هَذَا

از مسدد از ہشیم از سیار از شعبی (حضرت جابر رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں ایک جہاد

میں شریک تھا، وہاں سے واپسی پر میرا اونٹ بہت سست تھا

میری خواہش مدینے میں جلد پہنچوں اتنے میں مجھے محسوس ہوا

کہ کوئی سوار پیچھے آ رہا ہے، دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں آپ نے پوچھا آخر اتنی عجلت کیوں؟ میں نے عرض کیا

میری نئی شادی ہوئی ہے اس وجہ سے گھر جلدی پہنچنا چاہتا

ہوں، آپ نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض

کیا ثیبہ سے۔ آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی؟ وہ تمہارا

ساتھ اور تم اس کے ساتھ کھیلا کرتے۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم شہر میں

داخل ہی ہونے والے تھے کہ حکم ہوا ذرا دم لو عشاء کے وقت

رات کو اپنے گھروں میں جاؤ تاکہ جس عورت کے بال پریشان

لے آئی واسطے ایک حدیث میں آیا ہے کہ باجمہ عورت سے پکودوری حدیث میں ہے کہ خاوند سے محبت رکھنے والی بہت جتنے والی عورت سے نکاح کرو
میں تمہاری ویر سے اپنی امت کی کثرت دکھلاؤں گا یعنی قیامت کے دن عورت کہنے سے آدمی کو اس غرض ہی رکھنا چاہیے کہ اولاد صالح پیدا ہو جو عمر کے
بعد دنیا میں اس کی نشانی ہے اس کے لئے دعاء بخیر کرے ہی لئے خریف خاندان کی نیک نیت خلیفہ عورت کرنا چاہیے جس کے زیادہ شرافت اور عفت اور اعمال صالحہ
کو دکھنا چاہیے اس کے ساتھ اگر حسن و جمال ہی ہو تو نور علی نور ہے لیکن بد عیبتی اور بد ذاتی کے ساتھ اگر حسن و جمال اور مال و دولت ہو تو آدمی کسی اس پر فریفتہ
نہ ہو۔ کسی شادی کا انجام غمی ہے ۱۲ من سلہ شام تک باہر ہی پھرے ۱۲ من سلہ حالانکہ رات کو آپ نے سفر سے آنا منع کیا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے
گھر میں اس لئے اجازت دی کہ شہزادوں کو ان کے آنے کی خبر پہنچ چکی تھی تو ممانعت کی حدیث محمول ہے اس حالت پر جب گھر والوں کو خبر نہ ہوا دریا چانگہ مسافر
آئے پہنچے تو رات کو بیٹے گھر میں نہ جاسکے ۱۲ من سلہ

ہوں وہ اپنے سر میں گنگھی کرے اور جس عورت کا خاوند سفر میں تھا وہ بن سوزے

ہشیم کہتے ہیں محمد سے ایک متبر شخص نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ اولاد کی خواہش کرو

(از محمد بن ولید از محمد بن جعفر از شعبہ از سیار از شعبی) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تورات کو سفر سے واپس ہو تو یک لخت گھر میں نہ چلا جایا کر ملکہ اتنا وقف دے کہ وہ عورت (تیری بیوی) جس کا خاوند موجود نہ تھا وہ مخصوص لہارت سے فارغ ہوئے اور پریشان بالوں کو سوار نے کئے لیے گنگھی کر لے۔ جابر کہتے ہیں کہ آنحضرت نے یہ بھی فرمایا خواہش اولاد کرنا چاہیے شعبی کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ نے بھی وہب بن کیسان سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ انہوں نے آنحضرت سے روایت کیا اس میں بھی کیس یعنی خواہش اولاد کا ذکر ہے۔

باب جب خاوند سفر سے آئے تو عورت زیر ناف کے بالوں کو صاف کرے اور سر میں گنگھی کرے۔

(از یعقوب بن ابراہیم از ہشیم از سیار از شعبی) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم ایک غزوے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے جب وہاں سے لوٹے مدینہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مست اونٹ کو جلدی ہانکنے کی کوشش کرتا چلا آ رہا تھا کہ کسی سوار نے پیچھے سے آکر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے کوچا اس کے بعد سے میرا اونٹ بڑے سے بڑے تیز رفتار اونٹ کی طرح چلنے لگا، میں نے مڑ کر دیکھا تو آنحضرت ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (میں اس لیے جلدی کر رہا ہوں کہ) میری نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا تیری شادی ہو گئی ہے؟ میں

الْحَدِيثُ الْكَائِسُ الْكَائِسُ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ

۳۸۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ نِكَاحًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةَ وَتَمْسُطَ الشَّعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ يَا الْكَائِسُ الْكَائِسُ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَائِسِ **بَابُ ۲۷۸۲ تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةَ وَتَمْسُطُ.**

۳۸۶۲- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا كُنَّا قُورَيْنًا مِنَ الْمَدِينَةِ كَحَجَلَتْ عَلَى بَعِيرِي قُلُوبِي فَلَمَّعَنِي رَأْسِي مِنْ خَلْفِي فَفَقَسَ بَعِيرِي بَعْدَ ذَلِكَ كَأَنَّهُ مَعَهُ فَسَادٌ بَعِيرِي كَأَخْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَوْا مِنَ الْإِبِلِ فَأَلْتَفْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا

تلمہ روایت کتاب البیوع میں موصولاً گزری ہے اور عمر و تو قاتی نے کتاب حاشیہ الامانی میں کالاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اطاؤد و ہذؤد فاولاد و خمرؤ قلب و رنؤرؤ شہ ہے اور آنحضرت سے پہلے ۱۲ منہ لے اپنے تئیں صاف پاک آراستہ کیے تاکہ خاوند اس کی مائل ہو یہ معین گزیر اور اب کی بات ہے جو بھی تیز رفتار چلتی ہیں وہ ہر وقت گنگھی چوٹی خوشبو سے اپنے تئیں آراستہ کرتی ہیں خصوصاً جب سفر سے خاوند آئے تو اس وقت تو خوب بناؤ سنگا کرتی ہیں لیکن بڑھتی ہوئی حد تک میل کھیل سر پریشان رہتی ہیں اور خاوند کو اس سے نفرت ہو جاتی ہے ۱۲ منہ لے میں نے ان کے شوق میں جلدی میں پہنچا جانتا ہوں ۱۲

رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُكَ عَهْدٌ يُعْزِسُ قَالَ
أَتَزَوَّجْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَيْكُرًا أَمْ ثَنِيًّا
قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَنِيًّا قَالَ فَهَلَا يَكُرُّ أُنْثَى عَلَيْهَا
وَتَلَا عِبْرَكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ
فَقَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا الْيَلَاءِ أَيْ عِشَاءً
لَيْكُنَّ تَنْتَبِهُنَّ الشَّعْبَةَ وَتَسْتَحِدَّ السُّعْيِبَةَ

باب ۲۴۸۳ وَلَا يَبْدُرُ نِكَاحُ

إِلَّا لِبُعُولَتِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَنْظُرُوا

عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ

۳۸۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ
النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا حُلِيَ فَنَاسُوا سَهْلَ
ابْنِ سَعْدٍ لِلنِّسَاءِ بِلَاحٍ وَكَانَ مِنْ أَجْمَعِينَ بَقِيَ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ
فَقَالَ وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِمَّنِّي
كَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلَى
يَاقِي بِالنِّسَاءِ عَلَى نَرْسِهِ فَأَخَذَ حَصِيْرًا فَحَرَسَتْ
فَحَشَى بِهِ جُرْحَهُ

باب ۲۴۸۳ وَالَّذِينَ لَمْ

يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا کنواری سے یا ثنبہ سے؟ میں نے
عرض کیا ثنبہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی
تو اس سے کھیلتا۔

جا برضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم مدینہ آگئے اور شہر
میں داخل ہونے لگے تو فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ رات کو یعنی عشاء کے
وقت گھر میں جانا تاکہ الجھ بالوں میں لکھی اور زیراف کے بالوں کی صفائی کرے

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد عورتوں کو سوائے اپنے

شوہروں کے اور کسی کے سامنے آراستہ نہ ہونا چاہیے

(از قتیبہ بن سعید از سفیان) ابو حازم کہتے ہیں جنگ احد
میں جو زخم آنحضرتؐ کو لگا تھا اس کے علاج کے متعلق لوگوں میں
اختلاف ہوا آخر انہوں نے سہل بن سعد سامدیؓ سے پوچھا وہ جواب
تھے جو مدینے میں حیات تھے، انہوں نے فرمایا اب اس بات کو
مجھ سے زیادہ جاننے والا (دنیا میں) کوئی باقی نہیں رہا (صحابہ
انتقال کر چکے) ہوا یہ تھا کہ حضرت فاطمہؓ آپ کے مبارک چہرے
پر سے خون دھوتی جاتی تھیں، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دھال
میں پانی لاتے جاتے تھے (جب خون بند نہ ہوا) تو ایک بوریا
جلا کر آپ کے زخم میں بھر دیا گیا

باب وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

۱۔ نہ کہ آنے کا خبر تو ہو گئی ہے ۲۔ منہ ۳۔ اس آیت میں پہلے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا وَذُرِّيَّتِي نِكَاحًا وَنِكَاحًا ظَهَرَ مِنْهَا یعنی جس زینت
کے کھولنے کی ضرورت ہے مثلاً منہ، انھیں یہ بتلایا کہ وہ تو سب پر کھول سکتی ہیں مگر باقی زینت جیسے گلہ پیر، سینہ، پنڈلی وغیرہ یہ خبر دوسرے سامنے نہ کھول سکتے
لینے والا (یعنی) آنحضرتؐ علی علیہ وسلم کا زخم دھویا تو اس میں زینت کے کھولنے کی ضرورت ہوئی چونکہ معلوم تھا کہ آپ کے سامنے عورت اپنی زینت کھول سکتی ہے لیکن
نہ اس پر اثر مل گیا ہے کہ وہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں آگیا تھا ۱۲۔ منہ یعنی بونچے جو انہوں نے ان کے سامنے بھی اللہ تعالیٰ عورتوں کو اپنی زینت
کھولنے کی اجازت دی حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ ان عباس نے عورتوں کے کان وغیرہ کھولے تھے کہ ان عباس اس وقت تک بے باک نہیں ہوئے تھے

۳۸۶۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُمْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهْدَتَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَصْحَى أَوْ فِطْرًا قَالَ لَعَمْرُ
وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُكَ يَعْنِي مِنْ مَسْجِدِهِ
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً
ثُمَّ أَقَى النَّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ
مَسَاقِيَةً فَرَأَيْنَهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى أَذَانِهِنَّ وَ
خُلُوعِ قَبَائِلَ يَدٍ فَنَزَلَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ
بِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ -

بَابُ ۲۷۸۵ قَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ

هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ وَطَعْنِ

الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْحَامِ صَدْرًا

عِنْدَ الْعِتَابِ -

۳۸۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ
يَطْعُنُنِي بِبِدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنْ
لَتَعَزْلِي إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَأْسُهُ عَلَى فُجْجِي -

(از احمد بن محمد از عبد اللہ از سفیان از عبد الرحمن ابن
عائش ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے دریافت کیا
آیا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ
میں شریک تھے؟ انہوں نے کہا ہاں اگر رشتہ داری نہ ہوتی
تو میں بچپن کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ ہی نہ پاتا
چنانچہ آپ نے ایک بار تشریف لا کر اول نماز پڑھی، پھر خطبہ
سنایا، یہاں اذان و اقامت کا کوئی ذکر نہیں، اس کے بعد
عورتوں کی طرف تشریف لے باکر و غنم و نصیوت کی خیرات دینے
کا حکم دیا، میں دیکھ رہا تھا عورتیں اپنے کانوں اور حلق کی طرف
ہاتھ بڑھا رہی تھیں زریور نکال نکال کر) بلال رضی اللہ عنہ کو
(بطور خیرات) دے رہی تھیں، اس کے بعد بلال غنیمت آپؐ کو
تشریف لائے۔

باب ایک مرد کا دوسرے سے یہ پوچھنا کیا تم

نے رات اپنی عورت سے ہم بستری کی؟

نیز اس کا بیان کہ عفتی کے باعث کوئی شخص

اپنی بیٹی کی کوکھ میں کچھ جھوٹے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد الرحمن بن قاسم از
والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک بار ابوبکر رضی اللہ
عنہما مجھ سے خفا ہوئے اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کوئی چیز دینے
لگے۔ میں اسوقت ہل بھی نہ سکی چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا سر مبارک میری ران پر تھا، آپ آرام فرما رہے تھے۔

۱ امام بخاری نے اس باب میں جو حدیث ذکر کی ہے اس میں یہ معنون نہیں ہے لیکن باب کا دوسرا معنون موجود ہے کہتے ہیں امام بخاری اس باب
میں ابو طلحہ اور امام مسلم کی حدیث لکھنے والے تھے جس میں صاف یہ موجود ہے کہ آنحضرت نے ابو طلحہ سے پوچھا اعرستم اللیلۃ یعنی رات تم نے اپنی
بیٹی سے محبت کی مگر موقعہ ملا یہ حدیث انشاء اللہ کتاب المعنیۃ میں آئے گی اور مجھ کو خیال ہے کہ اور بھی جزیجی میں ہے ۱۲ سنہ ۸۷۵ھ رقم ہونے کے بعد میں
مراہمہ کر چکا ہوں ۱۲ سنہ ۸۷۵ھ کہنے کے تھے تو گوں کو ایسے مقام میں پھنسا دیا جہاں پانی بھی نہیں ملتا ۱۲ سنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کِتَابُ الطَّلَاقِ

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ أَلَا يَهِيمُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَطْلُقُوهُنَّ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ وَأَنْتُمْ لَا حِفْظَ لَكُمْ وَوَعَدْنَاكَ وَطَلَّقُوا السَّنَةَ أَنْ يَطْلِقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ حِمَاٍ قَدْ يُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ -

جماع نہ کیا ہو اور طلاق کے وقت دو مردوں کو گواہ کرے۔

۴۸۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَارِغِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ طَلَقْتَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُّكَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

طلاق کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ أَلَا يَهِيمُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَطْلُقُوهُنَّ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ وَأَنْتُمْ لَا حِفْظَ لَكُمْ وَوَعَدْنَاكَ وَطَلَّقُوا السَّنَةَ أَنْ يَطْلِقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ حِمَاٍ قَدْ يُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ -

از اسماعیل بن عبد اللہ از مالک از تارغ (حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمرؓ نے آنحضرت سے پوچھا تو آپ نے فرمایا عبد اللہ سے کہو وجہ تکرار اور اس عورت کو حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس بیٹھ دو پھر اسے دوسری بار حیض آنے تک رکھ پھر اسکی مرضی ہے چاہے طلاق دے یا نہ دے اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا کہ عورتوں کو ان کی عدت پر طلاق دو۔

لہذا سنت طلاق کے معنی نیز مکمل دینے اور صحیح دینا ہے اور اصطلاح شرع میں طلاق کہتے ہیں اس پابندی کو اٹھا دینا جو نکاح کی وجہ سے غاوت اور وجود پر ہوتی ہے حافظ نے کہا کہ طلاق حرام ہوتا ہے جیسے خلاف سنت طلاق دیا جائے (مثلاً حالت حیض میں یا تین طلاق ایک ہی تہذیبیہ جائیں یا اس طرح میں میں وہی کر دیا ہو) کبھی مکروہ جب ملا سبب محض شہوت رانی اور لذت کی ہوس میں ہو۔ کبھی واجب شہر اور بیوی میں مخالفت ہو اور کبھی طلاق میل نہ ہو سکے اور دونوں طرف کے پانچ طلاق ہو جائے تا سبب کبھی سبب جب محض پاکدامن نہ ہو کبھی جائز مگر طلاق دینے کے لئے کہ جائز کا کثرت میں نہیں بلکہ بعضوں نے کہا اس وقت جائز ہے جب نفیس اس عورت کی طرف خواہش نہ کرے اور اس کا خرچ نہ فارہ اٹھاتا پسند نہ کرے۔ میں کہتا ہوں اس صورت میں طلاق مکروہ ہو گا ورنہ لازم ہے کہ جب اس نے ایک خفیہ پاکدامن عورت سے جراح کیا تو اب اس کو نکاح ہے اور اگر عورت کو دل نہیں چاہتا طلاق کے جان کی علت قرار دی جائے تو یہ عورت کو بھی طلاق لینے کا اختیار رہنا چاہیے جب وہ غاوت کر لیندہ کرے حالانکہ پہلی شریعت میں عورت کو بالکل طلاق کا اختیار نہیں دیا گیا ہے اور اس وجہ سے مخالفین اسلام نے شریعت اسلامی پر بہت طعن کیا ہے اور کہتے ہیں مسلمانوں کے مذہب میں جو رکھیا ہوا ہے ایک نونہی حالانکہ فطر عورت اور مرد دونوں آزاد پیدا ہوئے ہیں اور جب نکاح میں عورت کی رہنمائی ضرور رکھی گئی ہے تو فسخ نکاح یعنی طلاق میں بھی عورت کو دخل ہونا چاہیے ورنہ ترجیح بلا ترجیح اور ظلم ترک لازم آئے گا میں کہتا ہوں مخالفین کا یہ اعتراض صحیح نہیں ہے ہماری شریعت میں جو قاعدہ رکھا گیا ہے وہ عقل سلیم اور مصلحت کے مناسب ہے عورت نہایت تلون المزاج اور بات بات پر گرج جانے والی ہے اگر طلاق اس کے اختیار میں دیا جاتا تو ہر ایک (بقیہ صفحہ ۸۷۱)

باب آیا طلاق دیتے وقت عورت کے روبرو طلاق دے؟

(از حمیدی از ولید) از اعمی کہتے ہیں میں نے ابن شہاب زہری سے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بیوی نے آپ کے ہاتھ سے اللہ کی پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جون کی بیٹی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی آپ اس سے نکاح کر چکے تھے اور آپ اس کے نزدیک گئے تو کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، آپ نے فرمایا تو نے بڑی عظیم الشان ہستی کی پناہ مانگی ہے اب اپنے میکے میں چلی جا۔

امام بخاری کہتے ہیں اس حدیث کو حجاج بن یوسف بن ابی منیع نے بھی اپنے دادا ابونعیع سے انہوں نے زہری سے انہوں نے

باب ۲۷۸ مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُؤَاجِزُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ -

۲۸۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَتَى أَذْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ الْحَجُونِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَاهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا قَدْ عَذَّرَ بِعَظِيمٍ أَحَقُّ بِأَهْلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ -

۲۸۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَسْبِلٍ عَنْ حَمْرَةَ بِنِ ابْنِ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى الْحَاظِلِ يُقَالُ لَهَا الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَاظِلِينَ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أُرِيَ بِالْحُجُونِيَّةِ فَأَنْزَلَتْ فِي بَيْتٍ فِي الْخَلِ فِي بَيْتِ أُمِّمَةَ بِنْتِ التَّعْمَانِ بِنِ شَرَّاحِيلَ

لہ یعنی عورت کو مخاطب کر کے بھنوں نے مکہ کو بھیجا ہے کیونکہ یہ عورت کے خلاف ہے ۱۲۸۷ھ اپنے میکے میں چلی جا رہا طلاق کا کتاب ہے ایسے کتاب کے الفاظ میں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق ہو جاتا ہے کہتے ہیں پھر سارا عمر یہ عورت میں کیا رہتی رہتی جاتی تھی میں پانصیب ہوں۔ ۱۲۸۸ھ اس کو یقین بن سقیان نے تاریخ میں اور ذیل نے نہایت میں اور یہی حق نے وصل کیا ہے ۱۲۸۹ھ مالک بن ریحہ انصاری ۱۲۸۵ھ آپ نے اس سے نکاح کیا تھا ۱۲۸۶ھ

وَمَعَهَا دَائِبَتُهَا حَاضِرَةٌ لِّبَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِيَ نَفْسُكَ فِي
قَالَتِ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلَكَ نَفْسَهَا لِلشُّوقَةِ
قَالَ فَأَهْوَى بِبَيْدِهِ يَضَعُ عَلَيْهَا لَتَسْكُنَ
فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ
عُذِّتْ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ
يَا أَبَا أُسَيْدٍ أَكُنْهَا رَاذِقَتَيْنِ وَ
أَلْحِقْهُمَا بِأَهْلِهَا وَقَالَ الْمُحْسِنُ بْنُ
الْوَلِيدِ الثَّيْسِيُّ بُوْرِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ
قَالَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاهِيلَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ
عَلَيْهِ بَسْطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَتْهَا كَوْهَشَتْ
ذَلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يَجْعَلَ هَذَا
يَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَاذِقَتَيْنِ.

۳۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حُمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَ
عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ
۳۸۷۱۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ إِبْنِ
غَلَّابٍ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِمَنْ عُمَرُ

اس نے کہا جیسا ایک شہزادی کسی بازاری آدمی کے حوالے ہو سکتی
ہے؟ آپ نے اس سخت کلمے کے باوجود ہاتھ بڑھایا تاکہ اس کے
دل کو تسفی ہو۔ وہ کہنے لگی میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، آپ نے
فرمایا تو نے ایسی ہستی کی پناہ طلب کی ہے جو واقعی پناہ لینے کے قابل ہے۔
آپ باہر آگئے، آپ نے فرمایا اے ابوسعید اسے ایک جوڑا کپڑے کا (بطور
احسان) دیکر اس کے گھر والوں میں پہنچا دے۔

حسین بن ولید نیشاپوری نے اس حدیث کو عبد الرحمن بن
سہل سے روایت کیا، انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے والد
سہل بن سعد اور ابوسعید سے روایت کیا یہ دونوں حضرات کہتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراییل سے نکاح کیا جب وہ
آپ کے پاس لائی گئی تو آپ نے اس پر ہاتھ رکھا تو اسے بڑا لگا
آپ نے ابوسعید سے فرمایا اچھا اسے روانہ کرو اور ایک جوڑا سفید
کپڑوں کا اسے (بطور احسان) دے دو۔

(از عبد اللہ بن محمد از ابراہیم بن ابی الوزیر از عبد الرحمن)

حمزہ بن اسید اور عباس بن سہیل بن سعد دونوں اپنے اپنے والد سے
یہی حدیث بالا روایت کرتے ہیں

(از حجاج بن منہال از ہمام بن یحییٰ از قتادہ) ابونعلا

یونس بن جبیر کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے کہا اگر کوئی شخص اپنی
عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے آیا اس میں حرج ہے؟

۱۔ یہ آپ نے اس کا دل خوش کرنے کے لئے فرمایا ورنہ آپ اس سے بیزاری نہ کر سکتے تھے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ کیا کھجور عورت تھی حالانکہ شہزادیہ تھی اولیٰ کہ ذرا سے زمیندار کی
بیٹی مگر دماغ کو دیکھو اپنے نہیں ملکہ معطر بنائے اور آنحضرتؐ کو جو دنیا و دین دونوں کے بادشاہ تھے بازاری اور رعیت کہنے لگی واہ رے عقل۔ کہتے ہیں پھر تمام عمر
بچھٹائی رہی اور کہتی رہی ہائے مجھ فریاد کیا ۱۲۔ منہ ۱۳۔ سبحان اللہ یہ آپ ہی کا حکم اور حکم تھا اگر دوسرا کوئی بڑا تو دھڑ سے ایک جوتا لگا تا اندازہ دیتی مگر انہوں نے جملہ کرتا
لیکن ابیرہ شیطاں سارا تھا ۱۲۔ منہ ۱۳۔ بطور کا اس سے بیزاری نہ کر سکتے تھے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ اسے ابوسعید نے تھوڑے سے بچھڑا کر دیا

رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ
تَعْرِفُ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ ابْنِ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ
وَهِيَ حَائِضٌ فَأَيُّ عُمَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ ذَٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجَعَهَا
فَإِذَا طَهَرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقَهَا
قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذَٰلِكَ طَلَاقًا قَالَ أَرَأَيْتَ
إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْصَىٰ -

باب ۲۸۸۸ مَنْ آجَا زَطَلَاقِ
الْكَلْبِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ
مَرَّتَانٍ فَأَمْسَا لَمْ يَمْعُرُوفِ
أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ - وَقَالَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ
لَا أَرَى أَنْ تَرْتِ مَبْنُوتُهُ وَ
قَالَ الشَّعْبِيُّ تَرْتُهُ وَقَالَ ابْنُ
شُبْرُمَةَ تَزَوَّجَ إِذَا انْقَضَتْ
الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ
إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْأَخَرُ فَرَجَعَ
عَنْ ذَٰلِكَ -

انہوں نے کہا تم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو پہچانتے ہو؟ انہوں
نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی حضرت عمرؓ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا
ابن عمرؓ سے کہہ دو وہ رجوع کر لے، عورت جب چاہے ہو جائے تو
چاہے طلاق دے رہے چاہے تو نہ دے، یونس کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ
سے دریافت کیا وہ طلاق جو حیض میں دی تھی، شمار ہوگی یا نہیں؟ انہوں
نے کہا فرض کرو وہ رجوع نہ کرے یا بے وقوفی سے کوئی فرض بجا نہ لائے۔

باب اگر کسی نے تین طلاق دی تو وہ واقع ہو جائیگی
ارشاد باری تعالیٰ ہے الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ الْخَطْلَانِ طَلَاقِ
دو بار ہوتی ہے اس کے بعد مسب قاعدہ روک لے یا اچھے
سلوک سے رخصت کر دے

عبید اللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں اگر کسی بیمار شخص
نے اپنی عورت کو طلاق بائن دے دی تو وہ اپنے خاوند
کی وارث نہ ہوگی۔

عامر شعبیؓ کہتے ہیں وارث ہونگی۔ ابن ثمرہ
نے شعبہؓ سے کہا آیا وہ عورت عدت کے بعد وکھر
سے نکاح کر سکتی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔
ابن ثمرہ نے شعبہؓ سے کہا اگر اس کا دوسرا خاوند
بھی مر جائے (تو کیا وہ دونوں کی وارث ہوگی؟) شعبیؓ نے یہ سن کر اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔

لہ عسیر کیوں نہیں ہوگا ۱۲ منہ ملے تو اس سے کیا ہو سکتا ہے وہ فرض اس سے ساقط نہ ہوگا ۱۲ منہ ملے ایک ہی مرتبہ یا ایک کے بعد ایک کے ۱۲ منہ ملے سفت یہ ہے کہ اگر عورت کو
تین طلاق دینا منظور ہو تو یہ تین طلاق میں ایک طلاق دے کر دوسری طلاق دے کر تیسری طلاق دے کر اب وجہت نہیں ہو سکتی ادھکات باندھ ہو گئی اور خاوند پھر اس عورت سے نکاح
نہیں کر سکتا جب تک وہ دوسرا خاوند سے مزہ نہ اٹھالے اور وہ طلاق دے کر عدت گزار جائے اور پھر یہ ہے کہ ایک ہی طلاق پر اگر تھاکے عدت گزار جائے کے بعد وہ عورت باندھ ہو جائیگی
اب اگر کسی نے اپنی عورت کو ایک ہی مرتبہ تین طلاق دے دی تو یہ تین طلاق بیٹے یا ایک ہی طلاق میں بدعات ایک ایک کے تین طلاق دینے کو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔
جمہور علماء اور اکثر ائمہ کا تو یہ قول ہے کہ تین طلاق چھٹا نہیں لگ سکتیں ایسا کرنے والا بدعت اور حرام کا مرتکب ہے اور امام ابن حزم اور ایک جماعت احمدیہ اور امام ابو حنیفہ
کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق بھی نہیں چھٹے کا اور اسحاق بن راہویہ کا یہ قول ہے کہ اگر عورت بدعت اور حرام کا مرتکب ہے تو تین طلاق بیٹے جائیں گے ورنہ ایک چھٹے کا اور اکثر احمدیہ اور ابن عباس
محبوبی اسحاق اور حنفیہ کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق بھی چھٹے کا علامہ عورت بدعت اور حرام کا مرتکب ہے اور تین طلاق دے کر ۱۲ منہ ملے اس کو شافعی اور عبد الرزاق نے ومن کیا ۱۲ منہ
کہ جبکہ بدعت نہیں ہوتی ۱۲ منہ جب انہوں نے یہ فتویٰ دیا ۱۲ منہ اور کتب کے عدت کے اندر اگر خاوند مر جائے تو وہ وارث ہوگی ورنہ نہیں ۱۲ منہ

۳۸۷۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُمَيْرَ الْبَجَلِيِّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلِّ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَاجِلَ عَنَّا مَا حَقَّ كِبَرُ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عُمَيْرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ أَلَيْسَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُمَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَتَمُّهُ حَقٌّ أَسْأَلُهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُمَيْرٌ حَقِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَّ النَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَادْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَدَعَا وَأَقَامَعَ النَّاسُ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب) سہل بن سعدی کہتے ہیں کہ عومیر بجلانی عاصم بن عدی الفزاری کے پاس آئے اور کہنے لگے بتائیے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو زنا کرتے ہوئے (دیکھے تو کیا کرے؟ اگر اسے مار ڈالے تو تم اسے بھی قصاص میں مار ڈالو گے، لہذا کیا کرے؟ آپ یہ مسئلہ میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیے، چنانچہ عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو اس قسم کے سوال بڑے معلوم ہوئے اور برا کہا۔ عاصم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے گرائی محسوس ہوئی جب عاصم اپنے گھر آئے تو عومیر بنان کے پاس آئے کہنے لگے کیسے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ عاصم نے کہا آپ خواہ مخواہ میرے لیے ایک الجھن لے کر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال ہی کو ناپسند فرماتے ہیں، عومیر نے کہا مگر میں بغیر اس سوال کا جواب لئے چین سے نہ بیٹھوں گا، غرض عومیر نے خود حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو زنا عرض کیا کی حالت میں (دیکھے تو کیا کرے؟ اگر اسے قتل کرے تو آپ لوگ بھی اسے قتل کر دیں گے۔ بتائیے کوئی اور صورت بھی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کے لیے وحی نازل کی ہے جا اپنی بیوی کو لے آ سہل کہتے ہیں پھر میاں بیوی دونوں نے امان کیا میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جب دونوں امان سے فارغ ہوئے تو عومیر نے کہنے لگے یا رسول اللہ اگر میں اس عورت کو گھر میں رکھوں تو گویا میں جھوٹا ثابت ہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم دینے سے قبل ہی اس نے اپنی بیوی کو تین طلاق

دے دی

ابن شہاب کہتے ہیں بعد ازاں ایمان کا یہی طریقہ
مروج ہو گیا۔

(از سعید بن غیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ

ابن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی
بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی یا رسول اللہ
رفاعہ نے مجھے طلاق بائنہ دی، میں نے عبدالرحمان بن زبیر سے نکاح
کر لیا اس کے پاس گویا کپڑے کا پھندا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا شاید تو پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے؟ یہ اس
وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم موجودہ شوہر سے ہم لبتری
کر کے لطف نہ اٹھا لو اور وہ تم سے لطف نہ اٹھالے۔

(از محمد بن بشار از یحییٰ از عبید اللہ از قاسم بن محمد حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں
دیں اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا پھر دوسرے مرد نے جماع سے
پہلے اسے طلاق دے دی آنحضرت سے دریافت کیا گیا آیا وہ عورت
اپنے پہلے خاوند کیلئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ اس
مرد اس سے لذت جماع نہ حاصل کرے جیسے پہلے مرد نے حاصل کیا تھا
باب ۲۷۸۹ اپنی بیویوں کو اختیار سوئپ دینا۔

ارشاد باری تعالیٰ ۱۷ اے پیغمبر اپنی بیویوں

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا
فَرَعًا قَالَ عَوِيْمَرُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ أَمْسَكْتُمَا فَطَلَقْتُمَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ تَأْمُرَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ
شَهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاءِ عَيْنِينَ
۳۸۷۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُفَيْلٌ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
عَائِشَةَ أَخْبَوْتُهُ أَنَّ امْرَأَةً رَفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ
جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي مُبَتَّ
طَلَاقِي وَلَا تَنِي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ
الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ وَاتَّعَمًا مَعَهُ مِثْلُ الْهَدَبَةِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ
تُرِيدِينَ أَنْ تُرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَقَّ يَدُوقُ
عُسَيْلَتِكَ وَتَدُوقُ عُسَيْلَتَكَ-

۳۸۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَسِمُ بْنُ
مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا
فَتَرَدَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحِلُّ لَهَا قَالَ لَا حَقَّ يَدُوقُ عُسَيْلَتَهَا
كَمَا ذَاكَ الْأَوَّلُ-

باب ۲۷۸۹ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ لَا ذُوَاجَكَ

اے کران کے بعد وہ مل کر نہیں ہو سکتے بلکہ ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں یہ حدیث جہور علما و ائمہ اربعہ کی دلیل ہے کہ تین طلاقیں اکٹھا دیدیئے تب بھی تینوں
طلاق پڑ جاتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ ہیں سے امام بخاری نے ترجمہ نکالا ۱۲ منہ

إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ
وَأَسِّرْكِهِنَّ سَرَاحًا جَبِيلًا

۳۸۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي
يُونُسُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَحْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنْ
ذَكَرْتُكَ أَمَرَ أَفْلَا عَلَيْهِ أَنْ لَا تَعْجَلَ حَتَّى
تَسْأَلَنِي أَبُوِيكَ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَوِي
لَمْ يَكُنْ نَايًا مُوَاظِمًا لِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ قَالَ جَلَّ ثَنَاهُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ
لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
إِلَى قَوْلِهِ أَجْزَأُ عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فَبُيِّئَ
هَذَا أَسْأَلُ مُرَأِي أَبَوِي فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَالْآزَاةَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ
۳۸۷۶- حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ
حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَيْرَ مَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَنِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ
فَلَمْ يَعُدْ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا

سے کہہ دے اگر تم دنیا کی زندگی کا مزہ اور آرائش
چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے کر بہتر سلوک سے
رخصت کروں۔

(از ابو الیمان از شعبی از زہری) اور لیث کہتے ہیں مجھ سے

یونس نے بحوالہ ابن شہاب از ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کیا کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ بہتر فرماتی ہیں کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن
کو اختیار دیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شروع کیا پھر فرمایا
میں تجھے ایک امر ذکر کرنے والا ہوں تم اس میں جلدی نہ کرنا جب تک
اپنے والدین سے صلاح و مشورہ نہ کر لو۔ آپ جانتے تھے کہ میرے
والدین جدائی کے لئے ہرگز حکم نہیں دے سکتے تھے۔ حضرت عائشہ
فرماتی ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے
فرمایا ”اے نبی اپنی انطاع سے کہہ دیں کہ اگر تم دنیا اور اس کی زینت
چاہتی ہیں الی قولہ اجر عظیم تک۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں
تو میں نے کہا کیا اس معاملے میں میں اپنے والدین سے مشورہ لوں؟
میں تو اللہ اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں۔
عائشہ فرماتی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی ازواج
مطہرات نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از مسروق)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں اختیار دیا آپ کے پاس رہیں یا بھجور دیں، مگر ہم نے
اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا اور ایسا کرنے سے کوئی
طلاق واقع نہ ہوئی۔

لہ جوہر علماء کا یہی قول ہے کہ اگر مرد و بیعت کو اختیار دے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق نہیں ٹپے گا لیکن اگر عورت اپنے نفس کو
اختیار کرے یعنی انکے جو جانا تو اس میں اختلاف ہے کہ ایک طلاق پڑتا ہے یعنی یا بائن یا تین طلاق پڑ جاتے ہیں ۱۲ منہ

۳۸۷۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

مُسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيْرُ مَا تَنَبَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا قَالَ مُسْرُوقٌ لَا أَتَاكَ

أَخِيرُهُمَا وَاحِدَةً أَوْ مَرَّاتٍ بَعْدَ أَنْ تَخْتَلِفِي

بَاب ۲۹۹- إِذَا قَالَ قَارِئُكَ

أَوْ سَرَّحْتُكَ أَوِ الْخَلِيَّةُ أَوِ الْبَرِيَّةُ

أَوْ مَا عَنِ يَدِ الطَّلَاقِ فَهُوَ عَلَى

نِيَّتِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

سَرَّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا

وَقَالَ فَإِذَا مَسَّكَ بِمَعْرُوفٍ

أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ

أَوْ قَارِئُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَ

قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ الشَّيْءُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَ

أَبَوْهُ لَمْ يَكُنْ نَايَا مُرَاتِي

بِفِرَاقِهِ -

رازمسدوازیجی از اسماعیل از عامر) مسروق کہتے ہیں

نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عورت کو اختیار دینے کا مسئلہ

معلوم کیا تو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب بیویوں

کو اختیار دے دیا تھا، تو وہ اختیار طلاق تو نہیں تصور ہوتا

مربوق کہتے ہیں اگر میں اپنی عورت کو ایک بار کیا سو بار اختیار دوں پھر

وہ مجھے اختیار کرے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں (طلاق نہیں واقع ہوگی)

باب کوئی شوہر اپنی بیوی سے کہے میں نے

تجھے الگ کر دیا یا چھوڑ دیا یا تو اب خالی ہے یا الگ ہے

یا اور کوئی ایسا لفظ کہے اور طلاق کی نیت ہو تو طلاق

واقع ہو جائے گی۔

ارشاد الہی ہے انہیں اچھی طرح رخصت کر دو

(سورہ احزاب) نیز فرمایا میں تمہیں اچھی طرح رخصت

کر دوں، اسی طرح (سورہ بقرہ میں) فرمایا یا تو بتور

کے مطابق روک لینا چاہیے یا عمدہ طریقے سے رخصت

کر دینا چاہیے، یہی مضمون (سورہ طلاق) میں بیان

کیا گیا۔ اَوْ قَارِئُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میرے ماں باپ کبھی

یہ نہیں کہنے کے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فراق کرالوں۔

لہ تو رخصت کے لفظ سے طلاق مراد نہیں رکھا۔ مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ صرف طلاق وہی ہے جس میں طلاق کا لفظ ہو یا اس کا مشتق مثلاً أنت

مطلقة یا طلقناک یا أنت طالق یا علیک الطلاق باقی الفاظ جیسے فراق تہرج علیہ بریہ وغیرہ ان سے طلاق جب ہی پڑے گا کہ خاوند کی

نیت طلاق کی ہو کیونکہ ان الفاظ کے معنی سے طلاق کے اور بھی آئے ہیں سورۃ احزاب کی اس آیت میں یا ایہا الذین آمنوا اذا نكحتکم المؤمنات

ثم طلقنہن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عداۃ تعدونہا فتمتعوهن وسرحوهن سراحاً جمیلاً یہاں

تسریع سے رخصت کرنا مراد ہے نہ طلاق نہ کیونکہ طلاق کا ذکر تو پہلے ہو چکا ہے اور غیرہ وغیرہ عورت ایک ہی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے دوسرے طلاق

کا محل کہاں ہے ۱۲ منہ ۱۱ بیان رخصت سے طلاق مراد ہو سکتا ہے اور دوسرے معنی بھی مراد ہو سکتے ہیں پھر جو لفظ دو معنوں کا استعمال ہوا اس میں ایک

معنی کی تعین بغیر نیت کے نہ ہوگی ۱۲ منہ ۱۱ یہاں تسریع اور فاقوہوں سے طلاق مراد نہیں ہے کیونکہ طلاق کا ذکر ادب ہو چکا ہے ۱۲ منہ ۱۱

توفراق اور تہرج دونوں کے دو دو معنی ہوئے۔ اس حدیث کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۱

بَاب ۲۷۹۱ مَنْ قَالَ لِامْرَأَةٍ
أَنْتَ عَلَيَّ حَرَامٌ وَقَالَ الْمَنْسُ
نَيْتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا
طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ
مَعْقُودُهُ حَرَامًا بِالتَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ
وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحْتَرَمُ
الطَّعَامُ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِلطَّعَامِ
أَنْتَ عَلَيَّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّاقَةِ
حَرَامٌ وَقَالَ فِي التَّلَاقِ ثَلَاثًا
لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ ثَابِتٍ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنْ
طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً
أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي
بِهَذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا
حُرِّمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

باب اگر کوئی شخص بیوی سے کہے "تو مجھ پر
حرام ہے"

حسن بصری رحمۃ اللہ کہتے ہیں اس کی نیت
کے مطابق واقع ہوگا۔

علمائے کرام کہتے ہیں کہ تین طلاقیں کے بعد
بیوی حرام ہو جاتی ہے تو حرمت طلاق اور فراق سے
ثابت کرتے ہیں، مگر یہ حرمت وہ نہیں جیسے کوئی شخص
کسی کھانے کو حرام کرے اس کی وجہ یہ ہے کہ حلال
کھانے کو حرام نہیں کہہ سکتے اور مطلقہ کو حرام کہتے
ہیں، نیز اللہ تعالیٰ نے تین طلاق والی عورت کے لیے
فرمایا کہ وہ سابقہ خاوند کے لیے حلال نہ رہے گی
جب تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔
لیث بن سعد نافع سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا جاتا کہ اگر کسی شخص نے
اپنی عورت کو تین طلاق دے دی تو کیا سمجھا جائے
گا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے اگر ایک
یا دو بار طلاق دیتا تو رجعت کر سکتا تھا کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ ایسا ہی حکم دیا لیکن چونکہ تو نے تین طلاقیں دے دیں تو اب وہ عورت
تجھ پر قطعی حرام ہو گئی جب تک کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔

(از محمد از ابو معاویہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت

۳۸۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

ابو عبد الرحمن الزنادی نے اصل کیا مطلب یہ ہے کہ ایسا کہنے والے کی نیت اگر طلاق کی ہوگی تو طلاق پڑے گا اگر طلاق کی نیت ہوگی تو ظہار ہو جائے گا وغیرہ
کہتے ہیں اگر ایک طلاق یا دو طلاق کی نیت کرے تو ایک طلاق یا تین پڑیں گی اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو وہ ایلا ہوگا یا سنیاں توڑی اور اذنا سے کہا ایسا کہنے سے
ما کفارہ دے۔ بعضوں نے کہا کہ ظہار کا کفارہ دے مگر کہتے ہیں ایسا کہنے سے تین طلاق پڑ جائیں گے بعض کہتے ہیں ایسا کہنا لغو ہے اور اس
میں کچھ لازم نہ آئے گا۔ غرض اس مسئلے میں قطعی نے سلف سے اٹھارہ قول نقل کئے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ حرف جر کہنے
سے حرمت نہیں ہو سکتی جب تک طلاق کا لفظ نہ نولے یا طلاق کی نیت نہ کرے ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ کھانے کو اپنے اوپر حرام کرنا محض لغو ہے وہ حرام
نہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۵ پھر اس سے صحبت کرنا کہ طلاق پانے اور حدت گزر جائے اور اس وقت تیسرے لئے حلال ہوگی اس کو ابوالجهم علاء بن موسیٰ باہلی
نے اپنی خبر میں اصل کیا ۱۲ منہ

أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ
رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ
فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ
فَلَمْ يَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تَرِيدُهَا فَلَمْ يَلْبَثْ
أَنْ طَلَّقَهَا فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَ
إِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَ
لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ
يَقْرُبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي
إِلَى شَيْءٍ أَفَاجِلُ لِمَ زَوَّجَنِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلَيْنَ لِرِزْوَانِهِ
الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرَ عَسَيْتَ لَكَ وَذُرْفَةٌ
عَسَيْتَ لَكَ -

باب ۲۹۲۔ اَللّٰهُمَّ مَا اَحَلَّ

٣٨٤٩ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ
الْتَّرْبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعْوِيَةُ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَكَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ
يَقُولُ إِذَا أَمُوتَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ
فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَأُ حَسَنَةً -

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی، اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا، اس کا عضو کپڑے کے پھندنے کے مثل تھا، عورت کو اس سے حسب خواہش لطف حاصل نہ ہوا، چنانچہ اس کے خاوند نے تھوڑے ہی دنوں اسے رکھ کر طلاق دے دی، وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی تو میں نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا وہ مجھ سے ہم بستری کرنے لگا تو اس کا عضو کپڑے کے پھندنے کی مثل تھا چنانچہ اس سے میرا مقصد پورا نہ ہو سکا تو میں اب پہلے شوہر کی طرف رجوع کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی تا وقتیکہ دوسرا شوہر تیری شیرینی (لذت جماع) نہ چکھے اور تو اس کی شیرینی نہ چکھے۔

باب (ارشاد الہی) اے پیغمبر جو چیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے حلال کی اسے تو کیوں حرام کرتا ہے؟

(از حسن بن صباح از ربیع بن نافع از معاویہ از یحییٰ
 ابن ابی کثیر از علی بن حکیم از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہ کہتے تھے اگر کوئی اپنی عورت سے کہے تو مجھ پر حرام
 ہے تو ایسا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا، تمہارے لئے اللہ کے رسول
 میں بہترین نمونہ ہے۔

[illegible]

۴۸۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ
صَبَّاحٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ رَعِمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ بَرٍّ
عُمَيْرِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْكُ عِنْدَ
زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا
عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ
أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلْتَقْلُ رَأْيَ أَحَدُكُمْ رَجِيمٌ مَغْفِرًا
أَكَلْتُ مَغْفِرًا فَقَدْ خَلَّ عَلَى أَحَدٍ هُنَا قُلْتُ
لَهُ ذَٰلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا
عِنْدَ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَكِنْ أَعُوذُ
لَهُ فَذَلِكُنَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ الْإِنِّ أَنْ تَتَوَبَّأَ إِلَى اللَّهِ
لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذَا أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى
بَعْضِ أَزْوَاجِهِ لِقَوْلِهِ شَرِبْتُ عَسَلًا
۴۸۸۱۔ حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ بْنُ أَبِي الْمُعَرَّرِ
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ
الْعَسَلَ وَالْحُلُوءَ وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ
النَّصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَلْذُمُهُنَّ

رازن بن محمد بن صباح از حجاج از ابن جریر از عطاء راز
عہد بن عمر (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس بیٹھ جایا کرتے وہاں
شہد پیا کرتے میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں نے مل کر یہ
مشورہ کیا کہ ہم دونوں میں جس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائیں وہ یوں کہے کہ آپ کے منہ سے مغفیر (بدبودار گوند)
کی بو آتی ہے، شاید آپ نے مغفیر کھایا ہے، چنانچہ آپ دونوں
میں سے کسی کے پاس تشریف لائے تو حسب مشورہ اس نے یہی کہا
تو فرمایا میں تو زینب کے پاس سے شہد پی کر آ رہا ہوں اور اب نہ
پیا کروں گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اُسے ہمارے رسول جو
شے ہم نے حلال کر دی وہ آپ کیوں حرام کر رہے ہیں

اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی
کو مخاطب کیا گیا ہے اور إِذَا أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ
میں حدیث سے یہی آپ کا فرمان مراد ہے کہ میں نے مغفیر
نہیں کھایا شہد پیا ہے۔

رازفہ بن ابی المغیر از علی بن مسر از ہشام بن عروہ از
والدش (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم شہد اور حلو سے کو بہت پسند کرتے تھے، آپ کا معمول تھا
جب آپ نماز عصر سے فارغ ہو کر کسی بیوی کے پاس لے جایا کرتے
کچھ دیر ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ رہتے، ایک بار جناب
حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور بہت

لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے بدن پر کیا کپڑے میں سے کوئی بری بو آئے چونکہ آپ نہایت لطیف المزاج اور نفاست پسند
تھے اور ہمیشہ خوشبو میں مغموم رہتے تھے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے یہ صلاح اس لئے کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متغیر ہو کر شہد پینا اور حضرت
زینبؓ کے پاس بیٹھنا چھوڑ دیں۔ لے یہ حدیث لا کر دیا ام بخاری نے ابن عباسؓ کے قول کو دیکھا جو کہتے ہیں کہ عورت کے حرام کوٹے میں کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ
انہوں نے یہی آیت سے دلیل لی تو امام بخاری نے بیان کر دیا کہ یہ آیت خیمہ کے حرام کہلنے میں اتنی نہ عورت کے حرام کہلنے میں ۱۲ منہ لے یہ علوہ مجبوراً مدد دہ
سے بنایا جاتا دوسری روایت میں ہے کہ سلمانؓ نے رسول خداؐ کو دیکھا کہ وہ اپنے آٹا خبابؓ میں حسنؓ رضی اللہ عنہ بھی شہد پی کر رہے تھے اور مجھ کو بھی شہد پی کر رہے تھے ۱۲ منہ

فَدَخَلَ عَلَى سَفِيصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ
مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَعَزَّتْ فَمَالَتُ عَنْ ذَلِكَ
فَقِيلَ لِي أَهْدُ لَهَا امْرَأَةً مِنْ قَوْمِهَا فَكَلَّمْتُ
مَنْ عَسَلِ فَسَقَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَاكَ
لَهُ فَقُلْتُ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّكَ سَيَدُنَا
مِنْكَ فَإِذَا دَنَا مِنْكَ فَقُولِي أَكَلْتُ مَغَافِرًا
فَاتَّهَ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الزَّيْطُ
الَّتِي أَحْدُ مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ سَقْتَنِي
حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلِ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ
نَحْلُهُ الْعُرْطُ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ وَقُولِي أَنْتَ
يَا صَفِيَّةُ ذَلِكَ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ قَوْلَ اللَّهِ
مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ
أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتَنِي بِهِ فَرَأَا مِنْكَ فَلَمَّا
دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سُودَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَكَلْتُ مَغَافِرًا قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الزَّيْطُ
الَّتِي أَحْدُ مِنْكَ قَالَ سَقْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً
عَسَلِ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْطُ فَلَمَّا
دَنَا لِي قُلْتُ لَهُ لَحُودُ لَكَ فَلَمَّا دَانَ الْصَفِيَّةُ
قَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا دَانَ لِي حَفْصَةُ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ
لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ قَوْلَ اللَّهِ

دیر تک قیام فرمایا مجھے اس پر بہت حسد ہوا اور میں نے دیر بوجی
تو معلوم ہوا حفصہ رضی اللہ عنہا کی ہم قوم کسی عورت نے شہر بھیجا
تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس میں سے بلایا یہ سنکر
میں نے طے کر لیا میں بھی کوئی حیلہ کروں گی تو میں نے ام المومنین
سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے
پاس آئیں گے تم کہنا آپ نے شائد مغافیر کھایا ہے آپ کہیں گے
نہیں میں نے تو مغافیر نہیں کھایا تم یہ کہنا شائد اس شہد کی کمی
عُرْط کا درخت چوسا ہوگا (جس سے مغافیر بدبو دار گوند نکلتا ہے)
اور میں بھی آپ سے یہ کہوں گی، صَفِيَّةُ! تم بھی یہ کہنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ باتیں
ہو رہی تھیں، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے دروازے
پر آکھڑے ہوئے، اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں نے تمہارے حکم کے ڈر سے
وہ بات کہہ دینا چاہی آنحضرت جب میرے نزدیک آئے تو میں نے
کہا یا رسول اللہ آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں تو
میں نے کہا پھر یہ بدبو کیسی آ رہی ہے آپ نے فرمایا حفصہ نے شہد کا
ایک گھونٹ مجھے پلایا تھا، میں نے کہا شہد کی اس کمی نے عُرْط کا
درخت چوسا ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آپ میرے پاس تشریف لائے تو
میں نے بھی وہی کہا، صَفِيَّةُ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی ایسا کہا
دوسرے دن آپ حضرت حفصہ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا یا رسول
اللہ میں آپ کو اور شہد پلاؤں؟ آپ نے فرمایا اب کوئی حاجت نہیں حضرت
عائشہ کہتی ہیں سُودَةُ (چپکے سے) مجھ سے کہنے لگیں واللہ یہ تو ہم نے (حیلہ کیا) آپ کو

۱۔ جی سوت سے موت سے ہڑا کرتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اپنی لونڈی کو کہیں کہہ کر جا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہؓ کے پاس گیا کہ یہ بھی ۱۲ منہ ۱۵ اگلی روایت میں یہ ہے کہ
آپ نے حضرت زینبؓ کے پاس شہد پلا تھا ان میں اس کی روایت میں ہے کہ حضرت سودہؓ کے پاس گئے کہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس اسی طرح یہ ہے کہ حضرت زینبؓ کے پاس
آپ نے شہد پلا تھا اور مولانا حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے مل کر کہی اور ان کے مذکور ہوگا کہ آنحضرت کی مجلسوں میں دو مجلس ہوں تھیں ایک مجلس میں حضرت عائشہؓ اور
او حفصہؓ اور سودہؓ اور صفیہؓ دوسری مجلس میں حضرت زینبؓ اور ام سلمہؓ اور ابی بنیہام ۱۲ منہ ۱۵ تو کسی کی کہ شہد میں آگئی ۱۲ منہ ۱۵ اب اتنے آدمی مل کر ایک ہی بات کہیں
تو آدمی کو خواہ مخواہ وہی جانتے ۱۲ منہ ۱۵ حضرت عائشہؓ کا چہلتر چل گیا ۱۲ منہ

لَقَدْ حَرَّمَ تَاَهُ قُلْتُ لَهَا اسْكُنِيْ-

بَاب ۲۷۳ لَا طَلَاقَ قَبْلَ الْيَكَاةِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا إِذَا كُنْتُمْ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ

طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ

تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ

مِنْ عَدَاةٍ تَعْتَدُوْنَ هَا

فَمَتَّعُوهُنَّ وَسَتَرُحُوهُنَّ

سَرَاخًا جَبِيلًا وَقَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ جَعَلَ اللَّهُ الطَّلَاقَ

بَعْدَ التَّرْكَاجِ وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ

عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرٍ

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبِيدُ اللَّهِ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ وَأَبَانَ

ابْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ وَ

ثُمَّ جُرْجُ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَسَمِ

وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالتَّحْسِنِ وَ

عِكْرِمَةَ وَعَطَاءَ وَعَامِرَ ابْنِ

سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ رَيْدٍ وَنَافِعِ

ابْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَ

شہد بیٹے سے روک دیا، میں نے کہا (بہن!) چپ کر۔

باب نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتی۔

ارشادِ الہی ہے اے ایمان والو! جب تم مسلمان

عورتوں سے نکاح کرو اور مباشرت سے پہلے ہی طلاق

دے دو تو انہیں عدت کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ ان

کے ساتھ سلوک کر کے اچھی طرح انہیں رخصت کر دو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اللہ تعالیٰ

نے نکاح کے بعد طلاق کو رکھا ہے اسے امام احمد

بیہقی اور ابن خریزمی نے روایت کیا ہے حضرت علی اور

سعید بن مسیب سے بھی یہی مروی ہے لا عبد الرزاق

نے اپنی تصنیف میں بیان کیا، عروہ بن زبیر سے بھی

مروی ہے (جسے سعید بن منصور نے درج کیا ہے)

ابو بکر بن عبد الرحمن اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبثہ

سے بھی یہی مروی ہے (جسے یقیناً بن سفیان اور

بیہقی نے درج کیا ہے) ابان بن عثمان اور امام زین

العابدینؑ سے شریح قاضیؒ سے، سعید بن جبیر سے قاسم

بن محمد وسالم بن عبد اللہ بن عمرؒ، طاؤس بن جابر

عکرمہ، طاؤس بن ابی رباح، عامر بن سعد جابر بن رباح

نافع بن جبیر و محمد بن کعبؒ قریؒ سے سلیمان بن لیث

لے کہیں یہ بات مکمل نہ جائے اور حضرت سہیلؒ نے بھی نہ جانتے حضرت سودہؓ خلافتِ عمرؓ میں حضرت عائشہؓ سے کہیں بڑی تھیں بلکہ لڑھی تھیں مگر حضرت عائشہؓ سے
 ورنہ یہی تھیں کہونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور محبت حضرت عائشہؓ کو بہت تھی ہر ایک فی فی حضرت عائشہؓ کے خلاف کہنے سے ڈرتے کہیں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سے مخافہ نہ کریں اس قسم کے چلتے سرکنوں میں ایک معمول اور فطری ہوتا ہے یہ کچھ گناہ کی قسم میں نہیں ہیں خصوصاً حضرت عائشہؓ
 کا ماتم نظر کرتے ہوئے وہ تو بالکل کم سن اور لڑکیوں میں تھیں اور جوانی کی چمک میں نہیں ہوتی ۱۲ منہ مکہ اس کو خطابات میں نکالا ۱۲ منہ مکہ اس کو سعید بن منصورؒ
 اور ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ مکہ اس کو ابن ابی شیبہؒ سے نکالا ۱۲ منہ مکہ اس کو عبد اللہ بن زراق نے نکالا ۱۲ منہ مکہ اس کو جابر بن رباحؒ نے نکالا ۱۲ منہ مکہ اس کو
 انہیں نے نکالا ۱۲ منہ مکہ اس کو طبرانی نے اوسط میں نکالا ۱۲ منہ مکہ اس کو طبرانی نے انہوں نے آنحضرتؐ سے ۱۲ منہ مکہ اس کو سعید بن منصورؒ نے نکالا ۱۲ منہ مکہ ان کو ابن

سَلِمَتُ بْنُ كَيْسَارٍ وَجَاهِدُ بْنُ الْقَيْمِ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَمْرُو بْنُ هَازِمٍ
وَالشَّعْبِيُّ أَتَمَّهَا لَا تَطْلُقُ -

باب ۲۷۹ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ
وَهُوَ مُكْرَهٌ هَذِهِ أُخِيٌّ فَلَهَا
عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ لَيْسَ رَأً
هَذِهِ أُخِيَّتِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

باب ۲۸۵ الطَّلَاقُ فِي الْأَنْفَاقِ
وَالْكُفْرِ وَالشُّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ
وَأَمْرِهِمَا وَالْعَلَا وَالنِّسْيَانِ
فِي الطَّلَاقِ وَالشَّرْكِ وَغَيْرِهِ
يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَعْمَالُ بِالنِّسْيَةِ وَلِكُلِّ أَمْرٍ
مَّا نَوَى وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَا تَوَاقُظُوا
إِنْ نَسِيتُمْ أَوْ أَخْطَأْتُمْ وَمَا لَكُمْ
مِنْ إِقْرَارِ الْمَوْسُومِ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي

نجاہد بن قاسم بن عبد الرحمن عمرو بن حرم اور شعبی سے
یہی مروی ہے کہ طلاق واقع نہ ہوگی۔

باب اگر کوئی (ظالم کے دوسرے) جبراً بیوی کو
اپنی بہن کہہ دے تو کچھ نقصان نہیں (طلاق نہ ہوگی
نہ ظہار نہ کفارہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی حضرت سارہ
کو کہا یہ میری بہن ہے (یعنی اللہ کی راہ میں دینی بہن
کہے)

باب زبردستی، جبراً نشہ یا جنون میں طلاق دینا
مہول کر طلاق دینا یا شرکیہ کلمہ کہنا، یا بھول کر شرکیہ
کام کرنا۔ ارشاد نبوی ہے کہ تمام کام نیت سے صحیح
ہوتے ہیں، اور ہر شخص کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے
عام شعبی نے یہ آیت پڑھی دَبَّكَ دَبَّكَ دَبَّكَ دَبَّكَ دَبَّكَ دَبَّكَ
اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ وسواس کا اقرار صحیح
نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
زانی کے اقرار پر اس سے فرمایا تو پاگل تو نہیں ہو گیا
تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حمزہ رضی
میری دلوں اور نینوں کے پیٹ بھاڑ دئے ان کے

۱۔ اس کو سید بن منصور نے نکالا ۱۲۱ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲۱ منہ ۱۵ جو صحیح تابعین میں ہیں اس کو
ابن عبید نے نکالا ۱۲۱ منہ ۱۵ اس کو کعب نے نکالا اپنی مصنف میں امام بخاری نے اس مقام پر دو صحابیوں اور تابعین کے اقوال بیان کئے جو اس مسئلہ کے
بڑے فقہ اور عالم کہنے ہیں یہاں سے امام بخاری کی وسعت علم معلوم ہوتی ہے کہ قطع نظر فرقہ حدیثوں کے امام بخاری کو صحابہ و تابعین اور فقہاء کے اقوال بھی
بے حد یاد تھے اتنے حافظ کا تو کوئی شخص اس وقت اسلام میں نظر نہیں آتا گویا وہ مجرہ تھے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے امام بخاری کے بہت زمانہ بعد
پھر حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مجرہ ان کے دستِ علم کی بھی کوئی انتہاء تھی ان کی حدیث کی معرفت بھی دیا ہے بے پایاں تھی دیکھئے ان سب
اقوال کی تحریک کہاں کہاں سے مدھونہ کر حافظ صاحب ہی نے بیان کی ہے اور یہی بھی حافظ حدیث تھے مگر ان میں حدیث کو رکھا نہیں ہے جیسے حافظ صاحب میں
تھی حافظ صاحب تنقید حدیث اور معرفت رجال میں بھی اپنا نظریہ رکھتے تھے جیسے احاطہ حدیث میں اللہ جل جلالہ انہ ۱۲ منہ ۱۵ اگر کوئی بولے کہ میں فلاں حدیث سے
نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے تو ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث موصولہ اور گزشتہ ہے ابن بطال نے کہا اس باب کے لئے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ شخص کا رد کریں جو اپنی
جو روئے لوں خطاب کرنا میری بہن بولا جاتا ہے لیکن علیہ لفظ طلاق نے رایت کیا کہ ایک شخص اپنی جود سے کہہ رہا تھا میری بہن تو آنحضرت نے اس کو جبراً کا اداسی لئے

أَتَى عَلَى نَفْسِهِ أَيْكَ جُنُونٌ وَقَالَ
عَلَى بَقَرٍ حَمْرَةٍ خَوَّاهُ مَشَارِقِي
فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَلُومُ حَمْرَةً فَإِذَا احْمَرَّتْ قَدْ
ثَبُلَ مُحْمَرَةً عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْرَةٌ
هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدٌ لِي لَا تَعْرِفُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَدْ ثَبُلَ فَخَرَجَ وَخَوَّجْنَا مَعَهُ وَ
قَالَ عُمَرُ مَلِكَيْسَ لِمَعْنُونٍ وَلَا
يَسْكُونُ طَلَاقٌ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ طَلَاقُ السُّكْرَانِ وَ
الْمُسْتَكْرِدِ لَيْسَ بِحَاقِظٍ وَقَالَ
عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ
الْمُسَوِّسِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا
بَدَأَ بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ
نَافِعٌ طَلَقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَيْتَةَ
إِنْ خَوَّجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ
خَوَّجَتْ فَقَدْ بَتَّتْ مِنْهُ فَإِنْ
لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ
الرَّهْوِيُّ فِيمَنْ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ
كَذَا وَكَذَا فَأَمْرًا تِي طَالِقٌ فَلَمَّا
يُسْئَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَّدَ عَلَيْهِ
قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ

گوشت کے کباب بنائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں ملامت کرنا شروع کر دیا مگر جب حمزہ رضی
کی آنکھیں محمور نظر آئیں اور لال نظر آئیں اور حمزہ
نے نشے میں ہی کہہ دیا کیا تم (معاذ اللہ) میرے باپ
کے غلام نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے
کہ وہ بالکل نشے میں چور ہیں آپ وہاں سے نکل
آئے ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے یہ
حضرت عثمان کہتے ہیں مجنون اور محمور کی طلاق
بے کار ہے (ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) ابن عباس
کہتے ہیں نشے میں بدست اور محمور کردہ کی طلاق
واقع نہ ہوگی (سیہ منصور اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا)
عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر طلاق کا دوسرے
دل میں آئے تو زبان پر لفظ آئے بغیر طلاق واقع
نہ ہوگی۔ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں اگر کسی نے
پہلے انت طالق کہا اس کے بعد شرط لگائی تو شرط
کے مطابق طلاق پڑے گی۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت
کیا اگر ایک شوہر نے اپنی بیوی سے کہا اگر تو اپنے
گھر سے نکل تو تجھے طلاق بائن ہے پھر وہ نکل تو کیا
حکم ہے؟ انہوں نے کہا عودت پر طلاق بائن پڑ
جائے گی اگر نہ نکلے تو کچھ نہ ہوگا۔

ابن شہاب زہری کہتے ہیں (اسے عبد الزرق
نے بیان کیا) اگر کوئی مرد یوں کہے میں ایسا ایسا

جب ان سے سوال ہو کہ طلاق دینے کا مسئلہ ہوا کیا ۱۲ منہ طلاق یعنی طلاق نہیں پڑا اس کو نہا نہ اپنی فائضت میں وصل کیا ۱۲ منہ طلاق یہ حدیث آئے موصلاً مذکور
ہوگا ۱۲ منہ طلاق یہ حدیث موصلاً اور اگر چیکہ ہے تو آنحضرت نے نشے کی حالت میں جناب حمزہ رضی کی گفتگو پر مواخذہ نہیں کیا ۱۲ منہ طلاق یہ حدیث موصلاً مذکور
۱۲ منہ طلاق یہ حدیث موصلاً مذکور ہے جب شرط دو گنا کا ایک حکم ہے جب شرط پائی جائے گی تو طلاق پڑے گا ۱۲ منہ

فَإِنْ سَمِعْتُمْ أَحَدًا أَدَّكَ وَعَقَدَ
عَلَيْهِ قَلْبَهُ حِينَ خَلَعَ جُعِلَ
ذَلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ وَقَالَ
إِبْرَاهِيمُ إِنْ قَالَ لِحَاجَةٍ لِي
فِيكَ نَيْتُهُ وَطَلَّاقٌ كُلُّ قَوْلٍ بِلِسَانِهِمْ
وَقَالَ قَتَادَةُ إِذَا قَالَ إِذَا أَخْلَعْتَ
فَأَنْتَ طَلَّاقٌ ثَلَاثًا يَنْشَأُ هَا عِنْدَ
كُلِّ طَبَرٍ مَرَّةً فَإِنْ اسْتَبَانَ
حَمَلُهَا فَقَدْ بَانَ مِنْهُ وَقَالَ
الْحَسَنُ إِذَا قَالَ النِّحْيُ بِأَهْلِكَ
نَيْتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ
عَنْ وَطَرٍ الْعِتَاقُ مَا أُرِيدَ بِهِ
وَجْهٌ لِلَّهِ وَقَالَ الرَّهْزِيُّ إِنْ
قَالَ مَا أَنْتَ بِأَمْرٍ أَنْتَ نَيْتُهُ وَ
لَنْ تُؤَيَّ طَلَّاقًا فَهُوَ مَا تَوَيَّ وَ
قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَلَمٍّ تَعْلَمُ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ
عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ
وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ
التَّائِمِ حَتَّى يَسْتَبْقِظَ وَقَالَ عَلِيُّ

نہ کروں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں، اس کے
بعد یوں کہے جب میں نے یہ کہا تو ایک مدت میں
کی نیت کی تھی (یعنی ایک سال یا دو سال میں یا ایک
دن یا دو دن میں) اب اگر اس نے ایسی ہی نیت کی
تھی تو اس کی تصدیق کریں گے۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں
اسے ابن ابی شیبہ نے درج کیا) اگر کوئی اپنی بیوی سے
یوں کہے اب مجھے تیری ضرورت تو اس کی نیت پر
مدار ہوگا ابراہیم نخعی یہ بھی کہتے ہیں کہ اہل زبان
اپنی زبان میں طلاق کا ہم معنی لفظ استعمال کر سکتا
ہے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یوں کہے
اگر تو حاملہ ہو جائے تو تجھ پر تین طلاقیں تو اس عورت کو
برطہ میں ایک ہی طلاق ہوگی مگر عمل ظاہر ہو جانے پر وہ اس
سے علیحدگی اختیار کرے گی ما من لہم یسئ کہتے ہیں اگر کوئی اپنی
بیوی سے کہے اپنے بچے میں جلی جاو طلاق کی نیت کرے تو
طلاق پر جائے گی اب ابن عباس کہتے ہیں طلاق تو محبوبی سے
ضرورت کے وقت دیا جاتا ہے اور غلام آزاد کرنا ثواب اور
رضا الہی کے لیے ہوتا ہے۔ زہری کہتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی
بیوی سے کہے تو میری بیوی نہیں ہے ورنہ طلاق کا کیا تو
طلاق واقع ہو جائے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو معلوم

۱۔ اگر طلاق کی نیت ہوگی تو طلاق پڑھ جائے گا کیونکہ یہ لٹا یہ کا لفظ ہے اور کنایات میں طلاق جب ہی پڑتا ہے جب طلاق کی نیت ہو ۱۲۰ سنہ ۱۷۰ھ یعنی طلاق عربی لفظ ہے اگر دوسری زبانوں
میں طلاق کی بجائے دوسرا لفظ استعمال ہو تو اس لفظ سے ہی طلاق پڑ جائے گا مثلاً کوئی ہندی میں کہے اپنی بیوی سے کہے جا میں نے تجھ کو کھو دیا تجھ کو تو فارسی دیوید یعنی نون نے کہا
دوسری زبانوں کے لفظوں سے ہی صورت میں پڑے گا جب طلاق کی نیت ہو ادب تو اکثر مسلمانوں میں عربی لفظ طلاق ایسا مشہور ہو گیا ہے جس کا معنی غیر ملک غیر زبان والے میں
سمجھتے ہیں مگر ان کے مسلمان اگر کسی دوسرے نہیں سمجھتے تو وہ بھی طلاق ہوگا ۱۷۰ سنہ اس پر تین طلاق پڑ جائیں گے یہ چھوٹا قول ہے اور قاسم نے امام مالک سے یوں روایت کی کہ اگر
تعلیق کے بعد ایک بار بھی محبت کرے تو اس کو طلاق پڑ جائیں گے اس کو اصل ظاہر ہوا نہ ہو ۱۷۰ سنہ اس کو علی بن زناد نے لکھا ۱۲۰ سنہ ۱۷۰ سنہ کہہ دے کہ یہ کنایہ کا لفظ ہے ۱۲۰ سنہ ۱۷۰
اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲۰ سنہ ۱۷۰ سنہ ہوا یہ کہ ایک دیوانی عورت کو حضرت عمرؓ نے اس کے پاس لے گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو تنگ کرنا چاہا اس وقت
حضرت علیؓ نے یہ فرمایا ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو فرمایا علیؓ لہذا علیؓ عمرؓ حضرت عمرؓ نے کہے نفس اور حق گویا۔ ایک بار
حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا کہ ایک دیوانی عورت کو حضرت عمرؓ نے اس کے پاس لے گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو تنگ کرنا چاہا اس وقت
حضرت علیؓ نے یہ فرمایا ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو فرمایا علیؓ لہذا علیؓ عمرؓ حضرت عمرؓ نے کہے نفس اور حق گویا۔ ایک بار
حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا کہ ایک دیوانی عورت کو حضرت عمرؓ نے اس کے پاس لے گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو تنگ کرنا چاہا اس وقت
حضرت علیؓ نے یہ فرمایا ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو فرمایا علیؓ لہذا علیؓ عمرؓ حضرت عمرؓ نے کہے نفس اور حق گویا۔ ایک بار

وَكُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَقَ

النِّسَاءِ

۳۸۸۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ زُهْرَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ

أُمَّتِي مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ

تَتَكَلَّمَ قَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِهِ

۳۸۸۳- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَرَبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلًا مِمَّنْ أَسْلَمَ

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَلَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى

لِشِقَاقِهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يَبْعَ

شَهَادَاتٍ فَلَدَعَاكَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ

هَلْ أَحْصَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ أَنْ

يَرْجِعَ بِالْصَّلَةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ أَلْحَجَّ جَاذَةً

جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكَ بِالْحَمَةِ فَقُتِلَ.

۳۸۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِئْسَ تِلْكَ الشَّيْءُ مَرْغُوعُ الْقَلَمِ مِنْ أَيْدِي دُلَيْنِ بْنِ قَبِيكٍ صَاحِبِ عَقْلِ هُوَ

جَلَسَ دَوْلِيٌّ جَبِيكُ بَالِغٌ نَهَجَ جَائِزٌ تَدَلُّرُونِي دَلَّاجِيكُ بِلْدَانِ نَهْجُونِي

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ از زہرہ بن اوفی) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا میری امت اپنے دل میں جو بات کرے (و سوسہ آئے) تو اللہ

نے اسے معاف کر دیا جب تک (ہاتھ پاؤں سے وہ کام) نہ کرے یا

(زبان سے وہ) بات نہ کہے۔ قتادہ کہتے ہیں اگر اپنی عورت کو دل

میں طلاق دے (زبان سے نہ کہے) تو وہ بیکار ہے (طلاق نہ ہوگی)۔

(از اصبع از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از ابو سلمہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص مسجد

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگا میں نے

زنا کیا ہے آپ نے یہ سن کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، اس نے پھر

اس طرف جا کر کہا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا، چار بار زنا کا اقرار کیا

آپ نے اسے بلایا اور فرمایا تو دیوانہ تو نہیں ہے۔ اچھا یہ بتاؤ نساوی

شدہ ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں (شادی شدہ ہوں) اس وقت آپ

نے حکم دیا وہ عید گاہ میں سنگسار کیا جائے، جب پتھروں کی مارا سے پٹنے

لگی تو وہ بھاگا لیکن لوگوں نے اسے حشرہ میں پکڑ لیا اور اسے سنگسار

کے مار ڈالا۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از ابو سلمہ بن عبد الرحمن

وسعد بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قبیلہ اسلم

کا ایک شخص مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور

پکار کر کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ کو بخت نے زنا کیا آپ نے اس کی

سزا سنائی تو میں نے کہا کہ اس کو روکا دعایت کیا معذور ہو کہ میں نے کہا معذور کم سمجھو

کہ کلامیہ نہ تھا اور مجوز نہ تھا یہ کہتا ہوں کہ اس کا طلاق صحیح ہو گا۔ سعید بن المسیب اور ابن عمرؓ سے ایسا ہی قول

ہے ۱۲ منہ ۱۱ اس کو علی بن زناد نے قتل کیا ۱۲ منہ ۱۱ امام بخاری نے اب کا مطلب یہ ہے نکالا کہ جب آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ

اگر دیوانہ نہ تھا تو اس کا اقرار قابل اعتبار نہ ہوتا اور جب اقرار قابل اعتبار نہ ہوتا تو طلاق بھی اس کا صحیح نہ ہو گا۔ علی بن ابی القیاس دوسرے تقرقات بھی ۱۲ منہ ۱۱ اس سے علی بن

صالح بن عبد بن حرام اولیاء اللہ سے زیادہ کہتے ہیں اللہ عنہ ۱۲ منہ ۱۱ مدینہ کی کانپ پھری زمین ۱۲ منہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَنَاجِدِ
فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْاَحْوَ قَدْ
رَنَى يَنْحَى نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِحَقِ
وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ
فَأَعْرَضَ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى
نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا لَهُ فَقَالَ هَلْ
بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ اَللَّهِمَّ اِنِّي صَلَّيْتُ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَاَرْجُمُوهُ وَكَانَ
قَدْ اُخْصِنَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي
مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ اَلْاَنْصَارِيَّ
قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُ فَوَجَبْنَا لَهُ بِأَهْلِيهِ
بِالسَّيْنَةِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِمَارَةُ جَنَزَ
حَتَّى اَذْرَكْنَاهُ بِأَحْوَرَةٍ فَرَحِمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ

بَابُ ۲۷۹ الْخُلْعُ وَكَيْفَ

الْطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا
اتَّيَمَّمْتُمْ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ اَللَّهُمَّ
وَاجْبَا زَعْمُوا الْخُلْعُ دُونَ الشَّاطِطِ
وَاجْبَا زَعْمُوا الْخُلْعُ دُونَ عَقَاصِ

طرف سے منہ پھیر لیا، وہ ادھر گیا جس طرف آپ نے منہ پھیر لیا تھا اور
پھر یہی کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ کو بخت نے زنا کیا آپ نے اس طرف سے
مجھ سے منہ پھیر لیا، پھر وہ ادھر گیا جہر آپ نے منہ پھیرا تھا اور یہی کہنے لگا
آپ نے ادھر سے مجھ سے منہ پھیر لیا وہ جو تھی بار ادھر بھی گیا اور یہی کہا جب
چار بار وہ زنا کا اقرار کر چکا تو آپ نے اسے پاس بلایا اور پوچھا تو
دیوانہ تو نہیں؟ وہ کہنے لگا نہیں، تب آپ نے صحابہ کو حکم دیا اسے
سنگسار کر ڈالو، یہ شخص محسن (شادی شدہ تھا)۔

اسی سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے
ایک شخص نے بیان کیا اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ کہتے
تھے میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا، ہم
نے اسے مدینہ کی عید گاہ میں سنگسار کیا، جب پتھروں کی چوٹ اسے
لگی تو بھاگا لیکن مقام ترہ میں ہم نے اسے پکڑ لیا وہاں اتنے زور
سے سنگساری کی کہ وہ مر گیا۔

بَابُ احْكَامِ خُلْعٍ اَوْ خُلْعٍ كِي مَوْتٍ فِي طَلَاكِ

طَرِيقَةُ ارْشَادِ اَللّٰهِ تَمَّ نَے جو عورتوں کو دیا ہے پھر اس
میں سے کچھ نہ لو غلط المون

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلع کو جائز قرار دیا
ہے۔ اس میں بادشاہ یا قاضی کے حکم کی ضرورت نہیں
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اگر بیوی اپنے مال (سائے)

لہ اللہ اللہ ما عا صبر اور متحمل۔ سائر کے زنا کی بیعت اور فحش سے قبول کرنا ہماری اسلامی عمر کی نیکیوں سے بڑھ کر ہے اس نے جان و مال کا کیا کر آخرت کا عذاب پسند نہ کیا دوسری روایت
میں ہے آنحضرت نے جب اس کے جائزے کا حال پوچھا تو فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کر میں نے دیا شاید وہ تو یہ کہنا اس کی توبہ کو قبول فرما اس کا گناہ معاف کر دینا شاید فحش
کامیابی کو ہے کہ جب زنا اقرار سے ثابت ہوا اور ہم اس کو نہ توبہ نہ ملے تو فوراً اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اب اگر اقرار سے رجوع کرے تو حد باقظ ہو جائے گی ورنہ پھر حد لگائیے
سبحان اللہ صحابہ کا کیا کہنا ان میں ہزاروں شخص ایسے موجود تھے جنہوں نے پھر کبھی زنا نہیں کیا اور ایک ہمارا زمانہ ہے کہ ہزاروں میں کوئی ایک آدمی شخص بخیر گناہ سے بچتا
نہ کیا ہوگا۔ انجیل مقدس میں ہے کہ حضرت عیسیٰ کے مسکنے ایک عورت کو لایے جس نے زنا کیا تھا اور آپ سے ملکر پوچھا اپنے ذریعہ تم میں وہ اس کو سنگسار کرے جس نے خود زنا کیا
ہو یہ سننے پر سب آدمی جو اس کو لائے تھے شرمندہ ہو کر چلے گئے وہ عورت مسکینا بھی رہی آخر اس نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا میرے باب میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا نیک بخت تو بھی جا
توبہ کرنا اب یہ کہہ دو اللہ تعالیٰ نے تیرا قصود معاف کر دیا ۱۲ منہ ۱۳ خلع اس کو کہتے ہیں کہ عورت کچھ مال حساب روپیہ پس یا مہر سب یا حقوٹا معاف کر کے خاوند کو فسخ نکال دے
۱۴ منہ ۱۵ خلع کا فسخ نکال دے اور شافعی کے نزدیک طلاق ہے ۱۶ منہ ۱۷ صرف خلع سے طلاق چلے جائے گا یا طلاق کا لفظ کہنا ضرور ہے ۱۸ منہ ۱۹

۱۸ منہ ۱۹ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصول کیا

رَأْسَهَا وَقَالَ لَهَا مَسْ إِذَا آتَ
تِيغَا فَأَنْ لَا يُفِيئَا حُدَّ وَكَالِه
فِيهَا أَفَلَوْضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالْفُجْجَةِ
وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ الشُّفْهَاءِ لَا يَحِلُّ
حَقِّيْ قَوْلَ لَا أَعْتَمِلُ لَكَ مِنْ حَائِجَةٍ

کے عوض خلع کرے صرف سر کے بال باندھنے کا اگر کہنے
دے تب بھی درست ہے۔ طاؤس کہتے ہیں اَلَا اَنْ تِيْغَا
اَنْ لَا يُفِيئَا - کایہ مطلب ہے کہ جب بیوی اور شوہر
اپنے اپنے الفرض متعلقہ حسن معاشرت وصحبت ادا نہ
کر سکیں۔

طاؤس نے ان بیوقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا

کہ خلع اسی وقت درست ہے جب عورت کچھ میں جنابت سے غسل ہی نہیں کر دے گی۔

۳۸۸۵- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَبْرِ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً
ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَتَعَيَّبَ
عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينَ وَلِكُنِّيْ أَكْرَهُ الْكُفْرَ
فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكْرَهُ دِينَ عَلَيْهِ حَدِيثُكَ قَالَتْ نَعَمْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلِ
الْحَدِيثَ وَقَطِّعْهَا تَطْلِيقَةً.

(از زہر بن جمیل از عبد الوہاب ثقفی از خالد از عکرمہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی آنحضرت کے
پاس آکر کہنے لگی یا رسول اللہ ثابت بن قیس کی دینداری اور طلاق
کی وجہ سے نافوش نہیں ہوں مگر میں یہ نہیں چاہتی کہ مسلمان ہو کر
خاوند کی ناہکری کے گناہ میں مبتلا ہو جاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ثابت بن قیس جو باغ تجھے (مہر میں) دیا ہے کیا وہ تو اسے واپس
دیتی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں واپس دیتی ہوں۔ تب آپ نے
رنا ثابت سے فرمایا اپنا باغ واپس لے لے اور اسے طلاق دے
دے۔

۳۸۸۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ
أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَهُزَّادٍ أَوْ قَالَ تَرْدِيْنَ
حَدَّثَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ فَوَدَّ نِيَّهَا وَامْرَأَةً يَطْلُقُهَا
وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ بَنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ

(از اسحاق واسطی از خالد از خالد بن حداد) عکرمہ سے مروی
ہے کہ عبد اللہ بن ابی کی بہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئی پھر یہی واقعہ بیان کیا (جو اوپر گزرا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تو ثابت کا باغ واپس دے دے گی؟ وہ کہنے لگی جی ہاں
چنانچہ اس نے باغ واپس کر دیا اور آپ نے ثابت کو حکم دیا کہ اسے

اس کو ابوالقاسم بن سروان نے امالی میں نقل کیا ۱۲۷۱ھ اس وقت خلع درست ہے ۱۲۷۲ھ باطل خاوند کا کہنا نہ سنے ۱۲۷۳ھ اب تو صحبت کیسے کرے گا۔
اس کو ابو یزید نے نقل کیا یہ اس طاؤس کا قول ہے کہ ان بیوقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا انہوں نے اس کا رد کیا کہ خلع صرف ان وقت درست ہے جب عورت مرد کا کہنا بالکل نہ سنے اور کسی طرح
صلاحت کی امید نہ ہو جیسے سید بن منصور نے شعبی سے نکالا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا میں تو تیری کوئی بات نہیں سننے کی نہ تیری قسم پوری کر دے گی اس وقت شعبی نے کہا اگر عورت
اپنی ناراضی سے جواب خاوند کو دے اس سے کہہ لے اس کو چھوڑ دے ۱۲۷۴ھ میرے اور اس کے مزاج میں موافقت نہیں ہے ۱۲۷۵ھ یہ حکم آپ کا بطریق اجماع
کے نہ تھا بلکہ بطریق اصلاح غیر کے ۱۲۷۶ھ اس نے جو کہ میری دیا ہے ۱۲۷۷ھ

عِكْرَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 طَلَّقَهَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي تَيْمِيَّةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ
 ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّكَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ ثَابِتَ
 ابْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَعْتَبُ عَلَى ثَابِتٍ
 فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلَكِنِّي لَا أُطِيقُهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَدِّينَ
 عَلَيْهِ حَدِيثَهُ قَالَتْ نَعَمْ

۳۸۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الْمُبَارَكِ السَّخَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَادُ بْنُ
 قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
 عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ
 ثَابِتَ بْنِ قَيْسٍ بِنْتِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَفْعَمُ
 عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ إِلَّا أَنِّي أَخَافُ
 الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ فَتَرَدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ قَالَتْ نَعَمْ
 فَتَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَآمَرَهُ فَقَارَقَهَا

۳۸۸۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا
 حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ
 قَدْ كَرَّ الْحَدِيثَ

طلاق دے دے۔ ابن عباس بن تمیم بن مہمان نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے
 انہوں نے آنحضرت سے (مرسل) روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے ثابت سے
 فرمایا اسے طلاق دے دے ابن مہمان نے ابن ابی تیمار عکرمہ ابن عباس (مسند) بھی
 روایت کیا اس میں یہ بھی ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس آکر کہنے لگی یا رسول اللہ میں ثابت کی دینداری اور اخلاقی حالت پر
 ناخوش نہیں لیکن میں اس کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتی۔ آپ نے فرمایا
 آیا تو اس کا باغ واپس دینے پر رضامند ہے؟ بولی جی ہاں۔

(از محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخزومی از قراد ابو نوح از جریر
 بن حازم از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ثابت
 بن قیس بن شماس کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے
 لگی یا رسول اللہ میں ثابت کی دینداری اور اخلاق سے ناخوش نہیں
 لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ میں خاوند کی ناشکری میں مبتلا نہ ہو جاؤں؟
 آپ نے فرمایا تو اس کا باغ واپس دے دے گی؟ وہ بولی جی ہاں
 آخر وہ باغ اس نے ثابت کو واپس دے دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ثابت کو حکم دیا انہوں نے اسے علیحدہ کر دیا۔

(از سلیمان از حماد از ایوب از عکرمہ) یہی واقعہ نقل کیا
 (مرسل)

۱۔ اس کو اسماعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۰ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ثابت نے اس کے ساتھ کوئی بدظنی نہیں کی تھی نہ کسی کی روایت میں ہے کہ ثابت نے
 اس کا ہاتھ توڑ ڈالا تھا۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ثابت بد صورت آدمی تھا اس وجہ سے جمیلہ کو اس سے نفرت پیدا ہو گئی۔ ایک روایت میں ہے ثابت کی
 جوہر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے ثابت کو دیکھا اور بہت آدمیوں کے ساتھ آ رہے تھے سب سے زیادہ کالے سب سے زیادہ پست قد
 اور سب سے زیادہ بد رو آخر تک ۱۲ منہ ۵۰ ان سندوں کے بیان کرنے سے امام بخاری کی عرض یہ ہے کہ راویوں نے اس میں اختلاف کیا ہے ایوب پابن مہمان
 نے اسے اس کو موصول نقل کیا ہے اور حماد نے مرسل ایک روایت میں ہے کہ ثابت کی اس عورت کا نام حبیبہ بنت سہل تھا بڑا بڑے روایت کیا کہ یہ پہلا طلع
 تھا اسلام میں ابن وریس نے امالی میں نقل کیا کہ پہلا طلع عامین حادث بن ظہر کی بی بی کا تھا ۱۲ منہ

۲۷۹۷۔ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ وَهَلْ يُشِيرُ بِأَحْلُمٍ عِنْدَ الصُّرُورَةِ وَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرًا

۳۸۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ السَّوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا أَنْ يَنْتَكِلُوا عَلَى ابْنَتِهِمْ فَلَا أَدْنُ

۲۷۹۸۔ حَدَّثَنَا لَا يَكُونُ بَيْعُ الْهَمَةِ طَلَاقًا

۳۸۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْبَةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ التَّوَحُّمِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَلَاثُ سُلُكٍ أَحَدُ السُّلُكِ أَتَمَّهَا أُعْتِقْتُ فَخَيَّرْتُ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَوْلَا عَمِلُنْ أُعْتِقَ

باب بیوی خاوند میں نا اتفاق، ضرورت کے وقت خلع کا حکم دینا۔

ارشاد باری ہے اگر تم میاں بیوی کی نا اتفاق سے ڈرو تو ایک فیصلہ مرد کے خاندان سے ایک فیصلہ عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔

(از ابو الولید از لیث از ابن ابی ملیکہ) مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہشام بن غزوہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنی بیٹی کا صلح علیٰ فہ سے کر دیں لیکن میں اجازت نہیں دیتا۔

باب کنیز کو فروخت کر دینے سے طلاق نہیں ہو جاتی۔

(از اسماعیل بن عبد اللہ از مالک از زبیدہ بن ابی عبد اللہ) از قاسم بن محمد (ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے شریعت کے تین مسئلے معلوم ہو گئے۔ ایک تو یہ کہ وہ آزاد ہوئی تو اسے اختیار ملا (خاوند کے پاس ہے یا جدا ہو جائے) دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والا اسے ملے گی جو لونڈی یا غلام آزاد کرے۔ تیسرا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس) تشریف لائے دیکھا تو لونڈی میں گوشت

لے یہ ایک کڑا ہے اس حدیث کا جو کجا بانکار میں گزر چکا ہے کہ حضرت علی نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہوئے تو وہ اس ارادے سے باز آئے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرت نے جو حضرت علی کو دوسرے نکاح سے روکا تو اس وجہ سے کہ ان میں اور حضرت فاطمہ زہرا میں نا اتفاق کا ڈر تھا نہ نہ تھ جب تک فاطمہ زہرا نے جو عہدہ کا کچھ نہ سب سے چلے لیکن ابن مسعود اور ابن عباس اور ابی بن کعب نے یہ قول ہے کہ لونڈی کی بیع طلاق ہے تاہم میں سے سے سید بن مسیب اور میں اور مجاہد بھی اس کے قائل ہیں عہدہ کے کہ طلاق خریدار کے اختیار میں ہے گا اس باب میں جو حدیث امام بخاری نے بیان کی اس سے بالکل مطلب یوں نکلا ہے کہ جب آنحضرت نے بریرہ کو آزاد ہونے کے بعد اختیار دیا کہ اپنے خاوند کو رکھے یا اس سے جدا ہو جائے تو معلوم ہوا کہ لونڈی کا آزاد ہونا طلاق نہیں ہے ورنہ اختیار رکھنا اسے چوتھے اور جب آزادی طلاق نہیں ہوتی تو بیع طلاق نہ ہوگی آخر میں ہے امام بخاری کی باب کی استنباط اذفقہ پر اور تیسیم ابن تین سے جنہوں نے کہا کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے

۱۲۔ ام المؤمنین نے تین مسئلے وہ بتائے جو بنیاد کا ہیں۔ استخراج سے تو ایک مسئلہ کے مسئلے سے صمد مسائل ملے ہیں اس لئے علمائے عوام چار صمد مسائل اس سے نکلے یا اس حدیث کی شرح میں مستحق کتب تالیف کی ہیں اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر انہیں وقت سے بابت صحیح نہ ہوئی۔ ہمارا ایمان ہے اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان تین مسائل سے استخراج کریں تو چار صمد کی چار ہزار مسائل میں نکال سکتی تھیں۔ عبد الرزاق

اہل رہا ہے پھر آپ کے سامنے (کھانے کے لیے) روٹی رکھی گئی اور کچھ سالن (گوشت کے علاوہ) آپ نے فرمایا میں نے تو خود دیکھا باندی میں گوشت اہل رہا ہے، عرض کیا گیا صحیح ہے مگر وہ گوشت بریرہ کو صدقے میں ملا ہے، آپ تو صدقہ کی چیز نہیں کھاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے لئے تھا، ہمارے لئے تو بریرہ رضی اللہ عنہا کی

وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُرْمَةِ تَقْوَدُ يَلْحَقُ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خُبْرًا أَدْمَمَ مِنْ أَدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرِ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ فَلَنَا هَدِيَّةٌ

طرف سے تحفہ اور ہدیہ ہوگا۔

باب ۲۷۹۹ خیارُ الامۃ تحت

العبد

۳۸۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَبًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدًا أَيْعُنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ

۳۸۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَاخِلَ مُغِيثٌ عَبْدٌ بَنِي فُلَانٍ يُعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سَكَنِ الْمَدِينَةِ يَتَنَبَّأُ بِمَوْتِهَا

۳۸۹۳- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ

باب اگر کنیز کسی غلام کے نکاح میں ہو تو کنیز کو آزاد کرتے وقت اختیار دینا۔

(از ابو الولید از شعبہ و ہمام از قتادہ از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کو دیکھا تھا، وہ بھی غلام ہی تھا۔

(از عبد الاعلیٰ بن حماد از وہیب از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر مغیث فلاں لوگوں کا تھا (یعنی مغیرہ کا) گویا میں اس وقت اسے دیکھ رہا ہوں وہ مدینہ کی جگہوں میں بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے روتا جا رہا تھا۔

(از قتیبہ بن سعید از عبد الوہاب از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند ایک کالا غلام

ملہ تازہ سالن کیوں نہیں لاتے ۱۲ منہ سلہ کیونکہ نکاح رضامندی کا سوا ہے اور لڑکی بچے میں اس کو اپنے نفس پر اختیار دینا تھا ممکن ہے کہ مولیٰ نے جس سے اس کا نکاح کر دیا ہو وہ اس کو پسند نہ کرتے جو اس وجہ سے آزادی کے بعد اس کو اختیار دیا گیا اور لڑکی نے یہ بھی آئے ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا مگر امام بخاری کے ترجمہ باب سے یہ نکلنا ہے کہ انہوں نے اس کے غلام ہونے کو ترجیح دی ہے اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ لڑکی کو اختیار دلائی وقت تکا جب اس کا خاوند غلام ہو اگر آزاد ہو لڑکی اختیار نہ ہوگا لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک لڑکی کو آزادی کے وقت ہر حال میں اختیار ہوگا خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد ۱۲ منہ سلہ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس کے پیچھے چلے آ جلا جاتا تھا یعنی بریرہ کی جدائی ۱۲ منہ سلہ ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تھی اس وقت اس کا خاوند ایک کالا غلام تھا اب اسود نے جو حضرت عائشہؓ کے نقل کیا ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا تو یہ خلاف ہے دوسری روایتوں کے ابراہیم بن ابی طالب نے کہا اسود نے اس باب میں سب لوگوں کا خلاف کیا امام احمد نے کہا صرف اسود کے نزدیک یہ صحیح ہے مگر امام کا خاوند آزاد تھا لیکن ابن عباسؓ وغیرہ دوسرے لوگوں سے رجوع منقول ہے کہ وہ غلام تھا اور مدینہ کے عاملوں نے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جب مدینہ کے عالم کوئی حدیث روایت کریں اور اس پر عمل کریں تو یہی حدیث سب سے زیادہ صحیح ہوگی ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ عَبْدُ النَّبِيِّ فَلَانَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ -

باب ۲۸ شِفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ -

۴۸۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ لَيْسِيلٌ عَلَى خَدَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَحِبُّ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بَعْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَأَيْتِهِم قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ -

باب ۲۸۰

۴۸۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يُشَارِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيَهَا وَاعْتَقِهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُجْرٍ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مَا تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ -

تھا۔ غیث کہتے تھے وہ غلام تھا فلاں لوگوں کا گویا میری نگاہیں اب تک اسے مدینے کی گلیوں میں بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے پھرتے ہوئے دیکھ رہی ہیں۔

باب ۲۸ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بریرہ رضی اللہ عنہا کی سفارش کرنا کہ بریرہؓ سے قبول کرے جدانہ کرے

(از محمد از عبد الوہاب از خالد از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اس کا نام غیث تھا گویا میں اسے اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ بریرہؓ کے پیچھے پیچھے روتا ہوا گھوم رہا تھا، اس کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھ کر حضرت عباسؓ سے فرمایا عباس! یہیں تعجب نہیں آتا دیکھو غیث کو بریرہؓ سے کیسی محبت ہے! اور بریرہؓ کو اس سے کیسی نفرت ہے! پھر آپؐ نے بریرہؓ سے فرمایا تو غیث کے پاس رہ جائے تو اچھا ہے بریرہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپؐ یہ حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (حکم نہیں) میں بطور سفارش کہتا ہوں چنانچہ بریرہؓ نے کہا مجھے غیث کے پاس رہنے کی خواہش نہیں

باب

(از عبد اللہ بن رجاء از شعبہ از حکم از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہؓ کو خریدنا چاہا تو اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچیں گے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ ہم لیں گے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا تو خرید کر اسے آزاد کر دے ترکہ تو اسی کو ملے گا جو فدی یا غلام کو آزاد کرے۔ ایک بار آپؐ کے پاس گوشت لایا گیا کسی نے عرض کیا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو بطور خیرات ملا ہے آپؐ نے کھائیے! آپؐ نے فرمایا بریرہؓ کو خیرات میں ملا ہمارے لئے یہ ہدیہ ہے۔

۴۸۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو مُوَيْسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ رُتٌ مِنْ زَوْجَهَا -

بَابُ ۲۸۰۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى
يُؤْمِنَ وَلَا مَلَائِكَةً مُؤْمِنَةً خَيْرٌ
مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ

۴۸۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
لَيْثٌ عَنْ كَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ
عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا
أَعْلَمُ مِنَ الْإِسْلَامِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ
الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عَيْسَى وَهُوَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ
بَابُ ۲۸۰۳ نِكَاحٌ مِّنْ أَسْلَمَ
مِنْ الْمُشْرِكَاتِ وَعَدَّ تَهْنِئَةً

۴۸۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ
عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُونَ
عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْمُؤْمِنِينَ كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ

(از آدم از شعبہ) یہی روایت نقل کی ہے، اتنے زیادہ الفاظ
میں کہ بریرہؓ کو خاوند کے متعلق اختیار دیا گیا۔

بَابُ ارشاد الہیٰ مشرک عورتیں جب تک
مسلمان نہ ہوں ان سے نکاح نہ کرو مسلمان لڑکی
مشرک عورت سے بہتر ہے اگرچہ مشرک عورت حین جمیل
ہونے کی وجہ سے تمہیں پسند نہ ہو۔

(از قتیبہ از لیسث) نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے جب یہ مسئلہ دریافت کیا جاتا آیا نصرانی یا یہودی عورت
سے نکاح جائز ہے؟ تو فرماتے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مشرک
عورتوں سے نکاح کرنا حرام ٹھہرایا ہے اور اس سے زیادہ اور کیا
شُرک ہوگا کہ کوئی عورت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا خدا کہے حالانکہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے ایک بندے ہیں۔

بَابُ اگر مشرک عورتیں مسلمان ہو جائیں
تو ان کے نکاح اور عدت کا بیان ہے۔

(از ابی نعیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریر از عطاء) ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو دو طرح
کے مشرکین سے سابقہ تھا ایک تو ان مشرکوں سے جن سے ان کی لڑائی تھی۔
ان سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کرتے اور وہ آپ سے جنگ کرتے
دوسرے ان مشرکوں سے جن سے عہد و پیمان ہوا تھا نہ وہ آنحضرت صلی اللہ

سے بریرہ کے مالک اگر اس کے خلاف شرط کریں تو لغو ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ اگرچہ اہل کتاب بھی مشرک ہی مگر حق تعالیٰ نے ان عورتوں سے نکاح جائز رکھ لیا فرمایا والہم صنت
من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم تو وہ خاص کمل گئی ہیں اس آیت کو بعضوں نے کہا مشرک سے یہاں بت پرست اور مجوسی مراد ہیں یہ ابن منذر نے نقل کیا ہے
آیت اس وقت امری جب مشرک نے عنان نامی ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا وہ مشرک تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پہنچا ۱۴ منہ ۱۵ یہ خاص ابن جریر
کی لڑائی تھی دوسرے سلف نے ان کا خلاف کیا ہے غیاث بن عمرؓ سورۃ مائدہ کی اس آیت والہم صنت من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم کو منسوخ سمجھتے
ہوں ابن عباسؓ نے کہا کہ سورۃ بقرہ کی آیت سورۃ مائدہ کی آیت سے منسوخ ہے اور ابن عمرؓ کے سوا اور کوئی اس کا قائل نہیں ہوا کہ یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح
دوست نہیں اور امام بخاری کا بھی سیلان ابن عمرؓ کے قول کے طرف معلوم ہوتا ہے عطائے کہا یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح نادرست ہے اور بہت سے صحابہؓ نے ثابت ہے
کہ انہوں نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس سلسلے اختلاف ہے کہ اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جو حکمت دار الحرب سے مسلمان ہو کر دارالاسلام میں ہجرت کرے
اس کو تین حصن تک یا موضع حمل تک اگر عالم ہو عدت کرنا چاہیے اس کے بعد کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے اور ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ ہجرت کرے ہی وہ اپنے کا فرخانہ
سے جدا ہوگیا اب عدت کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ منہ

يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ وَمِنْهُمْ رَجُلٌ أَهْلٌ عَمِلٌ
لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرُوا
أَمْرًا مِّنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ يُخْطَبَ حَتَّى يَخْبِضَ
وَتَطْمُرُ فَإِذَا اطْمُرَتْ حَلَّ لَهَا الزَّيْجُ فَإِنْ
هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تُنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ وَ
إِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهِيَ حُرٌّ
وَلَهَا مَا لِلرَّجُلِ جَرِيرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ عَهْدٍ
مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ
أَمَةٌ لِلْمُسْلِمِينَ أَهْلُ الْعَهْدِ لَمْ يَرُدُّوا وَارِدَةٌ
أَخْبَارُهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَزَوَّجَهَا مَعُويَةَ بْنَ أَبِي
سُفْيَانَ وَكَانَتْ أُمًّا لِّلْحَكَمِ ابْنِهِ أَبِي سُفْيَانَ
فَحَتَّ عِيَاظَ بَيْنِ غَنَمِ الْفُهَرِيِّ فَطَلَّقَهَا
فَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الثَّقَفِيُّ -

اس سے نکاح کر لیا اور ام الحکم ابوسفیان کی بیٹی عباس بن عثمان کے غنم کے نکاح میں تھی انہوں نے اسے طلاق دے دی تو عبد اللہ بن عثمان ثقفی نے اس سے نکاح کر لیا۔

باب ۲۸۰ إِذَا آتَمَّتِ الْمَرْأَةُ
أَوَّلَ نِكَاحٍ نَبِيَّةً تَحْتَ الدُّخَانِ أَوْ الْحَوْثِ
وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا آتَمَّتِ

باب اگر مشرک یا نصرانی (یا یہودی) عورت
جو ذمی یا حربی کافر کے نکاح میں ہو مسلمان ہو
جائے، عبد الوارث بن عبد اللہ بن خالد حداد
از عکرمہ از ابن عباس رضی روایت کرتے ہیں کہ

لہ یہ دونوں عورتیں کافر تھیں مگر ان کو طلاق دیدیا گیا اور جب طلاق دیا گیا تو انہوں نے عدت بھی کی ہوگی لہذا باب کا مطلب نکل آیا بعضوں نے کہا قریشیہ
مسلمان ہو گئی تھیں بعضوں نے کہا قریشیہ دو تھیں ایک تودہ جو مسلمان ہو کر ہجرت کر آئی تھی ایک وہ جو کافر رہی تھی اور یہاں مراد دوسری قریشیہ ہے اب لو کہ کاثر
سے گو عبد تھا کہ ان کا کوئی آدمی مسلمان ہو کر آجائے تودہ واپس کر دیا جائے گا مگر یہ عہد خاص تھا مردوں کے لئے بعضوں نے کہا عہد کا یہ جزو اس آیت سے منسوخ ہو گیا
تَحَا فَلَاحِرْ جَعْلُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۚ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْإِسْلَامَ فَلاَ يَحِلُّ لَكُنَّ عِدَّتُهُمْ شَهِيرَةً ۚ لَئِنْ لَمْ يَنْكُحْوكُمُوهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْتُمْ فِي شَهْرِهِمْ الْحَاشِی ۚ

علیہ وسلم سے لڑتے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے لڑتے۔
جس مشرکوں سے لڑائی تھی، ان کی اگر کوئی عورت بھاگ کر وہاں مسلمان
میں چلی آئی تو جب تک اسے تین حیض نہ آلیے کوئی شخص اسے پیغمبر نکاح
نہ دیتا۔ البتہ جب حیض سے پاک ہو لیتی اس وقت اس سے نکاح کرنا
درست ہوتا لیکن اگر ابھی تک اس عورت نے (کسی مسلمان سے) نکاح
نہ کیا ہوا اور لڑنے میں اس کا خاوند بھی (مسلمان ہو کر) آجائے تودہ
اسی کی عورت تصور کی جاتی۔

اگر ان مشرکوں کا کوئی غلام یا لونڈی بھاگ آئے جن سے لڑائی تھی
تودہ آنا دیکھا جاتا اور دوسرے (آناد) مہاجرین کے برابر ہوتا۔
بعد انان عطا نے ان مشرکوں کا حال جن سے عہد و پیمان تھا مجاہد
کی طرح بیان کیا یعنی اگر ان مشرکوں کا کوئی غلام یا لونڈی بھاگ آتا تو مشرکوں
کے حوالے نہ کیا جاتا البتہ ان کی قیمت مشرکوں کو دی جاتی۔

(اسی اسناد سے) عطا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی
کہ قُرَيْبَةُ بِنْتُ ابِیْ اُمَیْیَہ (ام المؤمنین ام سلمہؓ کی بہن) حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے نکاح میں تھی انہوں نے اسے طلاق دیدی تو مویہ بن سفیان نے
اس سے نکاح کر لیا اور ام الحکم ابوسفیان کی بیٹی عباس بن عثمان کے غنم کے نکاح میں تھی انہوں نے اسے طلاق دے دی تو عبد اللہ بن عثمان
ثقفی نے اس سے نکاح کر لیا۔

النِّصْرَ اِيَّاهُ قَبْلَ رُجُوعِهَا بِسَاعَةٍ
حُومَتٍ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ
ابْنِ اَبِيهِمُ الصَّافِي سَمِعْتُ عَطَاءَ
عَنِ امْرَاةٍ مِنْ اَهْلِ الْعَهْلِ اسْمُهُ
ثُمَّ اسْلَمَ رُجُوعُهَا فِي الْعِدَّةِ فَكَانَ
امْرَأَتُهُ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ تَشَاءَ هِيَ
بَيْنَكَاجَ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ اِذَا اسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ
يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَهِنَّ
حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ
وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي
مَجُوسِيَّيْنِ اسْلَمَا هُمَا عَلَى
نِكَاحِهِمَا وَاِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا
صَاحِبَتَهُ وَابَى الْاُخْرَى بَانَ
لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهِمَا وَقَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَاةٌ مِنَ
النُّسْرِيَّيْنِ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ
أَيُّعَاوُسَ رُجُوعُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَاتَّوَّهُمُ مَّا أَنْفَقُوا قَالَ
لَا اِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ
الْعَهْدِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا أَكْلُهُ

جب نصرانی عورت اپنے خاوند سے ایک گھنٹہ پہلے
بھی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے خاوند پر حرام ہو جائے
گئی۔ داؤد بن ابی نصر ابی ہریم بن میمون سے روایت
کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عطاء بن ابی رباح سے
دریافت کیا گیا اگر ذمی کافر کی عورت مسلمان ہو جائے
پھر ابھی اس عورت کی عدت باقی ہو کہ اس کا خاوند
مسلمان ہو جائے کیا وہ اس کی عورت رہے گی؟
انہوں نے کہا نہیں، ہاں اگر عورت چاہے تو نیا نکاح
نیا مہر مقرر کر کے اس کی عورت بن سکتی ہے۔
مجاہد بن جبر (تابعی) کہتے ہیں اگر عورت بھی عدت
میں ہو اور خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اس کی عورت
رہے گی۔

اللہ تعالیٰ (سورہ ممتحنہ میں) فرماتے ہیں نہ
عورتیں (جو مسلمان ہو گئیں) کافروں کے لئے حلال
ہیں نہ وہ کافران عورتوں کے لئے حلال ہیں۔
امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور قتادہ کہتے ہیں
اگر پاریسی بیوی خاوند دونوں راکھے مسلمان ہو
جائیں تو دونوں کا نکاح باقی رہے گا اگر لکڑ و مسر
سے پہلے مسلمان ہو جائیں اور دوسرا اسلام لانے
سے انکار کرے تو عورت مرد میں جدائی ہو جائے گی
ابن جریر کہتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا
اگر مشرکوں میں سے ایک عورت مسلمانوں کے پاس

لے جاتی ہے محمد بن سلام کے نکاح فسخ ہو جائے گا اگر وہ ایک گھنٹہ کا تقدم اور تاخر ہو۔ امام ابو حنیفہ

کہا یہی قول ہے اور امام بخاری کا میلان بھی اسی

طرف مسلم ہوتا ہے لیکن یہ فقہوں کا قول ہے کہ عدت پوری ہونے تک نکاح فسخ نہ ہوگا اگر عدت کے اندر خاوند بھی مسلمان ہو جائے تو نکاح باقی رہے گا
امام مالک اور شافعی اور امام احمد بن حنبل نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ اس کو طبری نے وصل کیا۔ اس نے ۱۲۱ھ و ۱۲۲ھ و ۱۲۳ھ و ۱۲۴ھ و ۱۲۵ھ و ۱۲۶ھ و ۱۲۷ھ و ۱۲۸ھ و ۱۲۹ھ و ۱۳۰ھ و ۱۳۱ھ و ۱۳۲ھ و ۱۳۳ھ و ۱۳۴ھ و ۱۳۵ھ و ۱۳۶ھ و ۱۳۷ھ و ۱۳۸ھ و ۱۳۹ھ و ۱۴۰ھ و ۱۴۱ھ و ۱۴۲ھ و ۱۴۳ھ و ۱۴۴ھ و ۱۴۵ھ و ۱۴۶ھ و ۱۴۷ھ و ۱۴۸ھ و ۱۴۹ھ و ۱۵۰ھ و ۱۵۱ھ و ۱۵۲ھ و ۱۵۳ھ و ۱۵۴ھ و ۱۵۵ھ و ۱۵۶ھ و ۱۵۷ھ و ۱۵۸ھ و ۱۵۹ھ و ۱۶۰ھ و ۱۶۱ھ و ۱۶۲ھ و ۱۶۳ھ و ۱۶۴ھ و ۱۶۵ھ و ۱۶۶ھ و ۱۶۷ھ و ۱۶۸ھ و ۱۶۹ھ و ۱۷۰ھ و ۱۷۱ھ و ۱۷۲ھ و ۱۷۳ھ و ۱۷۴ھ و ۱۷۵ھ و ۱۷۶ھ و ۱۷۷ھ و ۱۷۸ھ و ۱۷۹ھ و ۱۸۰ھ و ۱۸۱ھ و ۱۸۲ھ و ۱۸۳ھ و ۱۸۴ھ و ۱۸۵ھ و ۱۸۶ھ و ۱۸۷ھ و ۱۸۸ھ و ۱۸۹ھ و ۱۹۰ھ و ۱۹۱ھ و ۱۹۲ھ و ۱۹۳ھ و ۱۹۴ھ و ۱۹۵ھ و ۱۹۶ھ و ۱۹۷ھ و ۱۹۸ھ و ۱۹۹ھ و ۲۰۰ھ و ۲۰۱ھ و ۲۰۲ھ و ۲۰۳ھ و ۲۰۴ھ و ۲۰۵ھ و ۲۰۶ھ و ۲۰۷ھ و ۲۰۸ھ و ۲۰۹ھ و ۲۱۰ھ و ۲۱۱ھ و ۲۱۲ھ و ۲۱۳ھ و ۲۱۴ھ و ۲۱۵ھ و ۲۱۶ھ و ۲۱۷ھ و ۲۱۸ھ و ۲۱۹ھ و ۲۲۰ھ و ۲۲۱ھ و ۲۲۲ھ و ۲۲۳ھ و ۲۲۴ھ و ۲۲۵ھ و ۲۲۶ھ و ۲۲۷ھ و ۲۲۸ھ و ۲۲۹ھ و ۲۳۰ھ و ۲۳۱ھ و ۲۳۲ھ و ۲۳۳ھ و ۲۳۴ھ و ۲۳۵ھ و ۲۳۶ھ و ۲۳۷ھ و ۲۳۸ھ و ۲۳۹ھ و ۲۴۰ھ و ۲۴۱ھ و ۲۴۲ھ و ۲۴۳ھ و ۲۴۴ھ و ۲۴۵ھ و ۲۴۶ھ و ۲۴۷ھ و ۲۴۸ھ و ۲۴۹ھ و ۲۵۰ھ و ۲۵۱ھ و ۲۵۲ھ و ۲۵۳ھ و ۲۵۴ھ و ۲۵۵ھ و ۲۵۶ھ و ۲۵۷ھ و ۲۵۸ھ و ۲۵۹ھ و ۲۶۰ھ و ۲۶۱ھ و ۲۶۲ھ و ۲۶۳ھ و ۲۶۴ھ و ۲۶۵ھ و ۲۶۶ھ و ۲۶۷ھ و ۲۶۸ھ و ۲۶۹ھ و ۲۷۰ھ و ۲۷۱ھ و ۲۷۲ھ و ۲۷۳ھ و ۲۷۴ھ و ۲۷۵ھ و ۲۷۶ھ و ۲۷۷ھ و ۲۷۸ھ و ۲۷۹ھ و ۲۸۰ھ و ۲۸۱ھ و ۲۸۲ھ و ۲۸۳ھ و ۲۸۴ھ و ۲۸۵ھ و ۲۸۶ھ و ۲۸۷ھ و ۲۸۸ھ و ۲۸۹ھ و ۲۹۰ھ و ۲۹۱ھ و ۲۹۲ھ و ۲۹۳ھ و ۲۹۴ھ و ۲۹۵ھ و ۲۹۶ھ و ۲۹۷ھ و ۲۹۸ھ و ۲۹۹ھ و ۳۰۰ھ و ۳۰۱ھ و ۳۰۲ھ و ۳۰۳ھ و ۳۰۴ھ و ۳۰۵ھ و ۳۰۶ھ و ۳۰۷ھ و ۳۰۸ھ و ۳۰۹ھ و ۳۱۰ھ و ۳۱۱ھ و ۳۱۲ھ و ۳۱۳ھ و ۳۱۴ھ و ۳۱۵ھ و ۳۱۶ھ و ۳۱۷ھ و ۳۱۸ھ و ۳۱۹ھ و ۳۲۰ھ و ۳۲۱ھ و ۳۲۲ھ و ۳۲۳ھ و ۳۲۴ھ و ۳۲۵ھ و ۳۲۶ھ و ۳۲۷ھ و ۳۲۸ھ و ۳۲۹ھ و ۳۳۰ھ و ۳۳۱ھ و ۳۳۲ھ و ۳۳۳ھ و ۳۳۴ھ و ۳۳۵ھ و ۳۳۶ھ و ۳۳۷ھ و ۳۳۸ھ و ۳۳۹ھ و ۳۴۰ھ و ۳۴۱ھ و ۳۴۲ھ و ۳۴۳ھ و ۳۴۴ھ و ۳۴۵ھ و ۳۴۶ھ و ۳۴۷ھ و ۳۴۸ھ و ۳۴۹ھ و ۳۵۰ھ و ۳۵۱ھ و ۳۵۲ھ و ۳۵۳ھ و ۳۵۴ھ و ۳۵۵ھ و ۳۵۶ھ و ۳۵۷ھ و ۳۵۸ھ و ۳۵۹ھ و ۳۶۰ھ و ۳۶۱ھ و ۳۶۲ھ و ۳۶۳ھ و ۳۶۴ھ و ۳۶۵ھ و ۳۶۶ھ و ۳۶۷ھ و ۳۶۸ھ و ۳۶۹ھ و ۳۷۰ھ و ۳۷۱ھ و ۳۷۲ھ و ۳۷۳ھ و ۳۷۴ھ و ۳۷۵ھ و ۳۷۶ھ و ۳۷۷ھ و ۳۷۸ھ و ۳۷۹ھ و ۳۸۰ھ و ۳۸۱ھ و ۳۸۲ھ و ۳۸۳ھ و ۳۸۴ھ و ۳۸۵ھ و ۳۸۶ھ و ۳۸۷ھ و ۳۸۸ھ و ۳۸۹ھ و ۳۹۰ھ و ۳۹۱ھ و ۳۹۲ھ و ۳۹۳ھ و ۳۹۴ھ و ۳۹۵ھ و ۳۹۶ھ و ۳۹۷ھ و ۳۹۸ھ و ۳۹۹ھ و ۴۰۰ھ و ۴۰۱ھ و ۴۰۲ھ و ۴۰۳ھ و ۴۰۴ھ و ۴۰۵ھ و ۴۰۶ھ و ۴۰۷ھ و ۴۰۸ھ و ۴۰۹ھ و ۴۱۰ھ و ۴۱۱ھ و ۴۱۲ھ و ۴۱۳ھ و ۴۱۴ھ و ۴۱۵ھ و ۴۱۶ھ و ۴۱۷ھ و ۴۱۸ھ و ۴۱۹ھ و ۴۲۰ھ و ۴۲۱ھ و ۴۲۲ھ و ۴۲۳ھ و ۴۲۴ھ و ۴۲۵ھ و ۴۲۶ھ و ۴۲۷ھ و ۴۲۸ھ و ۴۲۹ھ و ۴۳۰ھ و ۴۳۱ھ و ۴۳۲ھ و ۴۳۳ھ و ۴۳۴ھ و ۴۳۵ھ و ۴۳۶ھ و ۴۳۷ھ و ۴۳۸ھ و ۴۳۹ھ و ۴۴۰ھ و ۴۴۱ھ و ۴۴۲ھ و ۴۴۳ھ و ۴۴۴ھ و ۴۴۵ھ و ۴۴۶ھ و ۴۴۷ھ و ۴۴۸ھ و ۴۴۹ھ و ۴۵۰ھ و ۴۵۱ھ و ۴۵۲ھ و ۴۵۳ھ و ۴۵۴ھ و ۴۵۵ھ و ۴۵۶ھ و ۴۵۷ھ و ۴۵۸ھ و ۴۵۹ھ و ۴۶۰ھ و ۴۶۱ھ و ۴۶۲ھ و ۴۶۳ھ و ۴۶۴ھ و ۴۶۵ھ و ۴۶۶ھ و ۴۶۷ھ و ۴۶۸ھ و ۴۶۹ھ و ۴۷۰ھ و ۴۷۱ھ و ۴۷۲ھ و ۴۷۳ھ و ۴۷۴ھ و ۴۷۵ھ و ۴۷۶ھ و ۴۷۷ھ و ۴۷۸ھ و ۴۷۹ھ و ۴۸۰ھ و ۴۸۱ھ و ۴۸۲ھ و ۴۸۳ھ و ۴۸۴ھ و ۴۸۵ھ و ۴۸۶ھ و ۴۸۷ھ و ۴۸۸ھ و ۴۸۹ھ و ۴۹۰ھ و ۴۹۱ھ و ۴۹۲ھ و ۴۹۳ھ و ۴۹۴ھ و ۴۹۵ھ و ۴۹۶ھ و ۴۹۷ھ و ۴۹۸ھ و ۴۹۹ھ و ۵۰۰ھ و ۵۰۱ھ و ۵۰۲ھ و ۵۰۳ھ و ۵۰۴ھ و ۵۰۵ھ و ۵۰۶ھ و ۵۰۷ھ و ۵۰۸ھ و ۵۰۹ھ و ۵۱۰ھ و ۵۱۱ھ و ۵۱۲ھ و ۵۱۳ھ و ۵۱۴ھ و ۵۱۵ھ و ۵۱۶ھ و ۵۱۷ھ و ۵۱۸ھ و ۵۱۹ھ و ۵۲۰ھ و ۵۲۱ھ و ۵۲۲ھ و ۵۲۳ھ و ۵۲۴ھ و ۵۲۵ھ و ۵۲۶ھ و ۵۲۷ھ و ۵۲۸ھ و ۵۲۹ھ و ۵۳۰ھ و ۵۳۱ھ و ۵۳۲ھ و ۵۳۳ھ و ۵۳۴ھ و ۵۳۵ھ و ۵۳۶ھ و ۵۳۷ھ و ۵۳۸ھ و ۵۳۹ھ و ۵۴۰ھ و ۵۴۱ھ و ۵۴۲ھ و ۵۴۳ھ و ۵۴۴ھ و ۵۴۵ھ و ۵۴۶ھ و ۵۴۷ھ و ۵۴۸ھ و ۵۴۹ھ و ۵۵۰ھ و ۵۵۱ھ و ۵۵۲ھ و ۵۵۳ھ و ۵۵۴ھ و ۵۵۵ھ و ۵۵۶ھ و ۵۵۷ھ و ۵۵۸ھ و ۵۵۹ھ و ۵۶۰ھ و ۵۶۱ھ و ۵۶۲ھ و ۵۶۳ھ و ۵۶۴ھ و ۵۶۵ھ و ۵۶۶ھ و ۵۶۷ھ و ۵۶۸ھ و ۵۶۹ھ و ۵۷۰ھ و ۵۷۱ھ و ۵۷۲ھ و ۵۷۳ھ و ۵۷۴ھ و ۵۷۵ھ و ۵۷۶ھ و ۵۷۷ھ و ۵۷۸ھ و ۵۷۹ھ و ۵۸۰ھ و ۵۸۱ھ و ۵۸۲ھ و ۵۸۳ھ و ۵۸۴ھ و ۵۸۵ھ و ۵۸۶ھ و ۵۸۷ھ و ۵۸۸ھ و ۵۸۹ھ و ۵۹۰ھ و ۵۹۱ھ و ۵۹۲ھ و ۵۹۳ھ و ۵۹۴ھ و ۵۹۵ھ و ۵۹۶ھ و ۵۹۷ھ و ۵۹۸ھ و ۵۹۹ھ و ۶۰۰ھ و ۶۰۱ھ و ۶۰۲ھ و ۶۰۳ھ و ۶۰۴ھ و ۶۰۵ھ و ۶۰۶ھ و ۶۰۷ھ و ۶۰۸ھ و ۶۰۹ھ و ۶۱۰ھ و ۶۱۱ھ و ۶۱۲ھ و ۶۱۳ھ و ۶۱۴ھ و ۶۱۵ھ و ۶۱۶ھ و ۶۱۷ھ و ۶۱۸ھ و ۶۱۹ھ و ۶۲۰ھ و ۶۲۱ھ و ۶۲۲ھ و ۶۲۳ھ و ۶۲۴ھ و ۶۲۵ھ و ۶۲۶ھ و ۶۲۷ھ و ۶۲۸ھ و ۶۲۹ھ و ۶۳۰ھ و ۶۳۱ھ و ۶۳۲ھ و ۶۳۳ھ و ۶۳۴ھ و ۶۳۵ھ و ۶۳۶ھ و ۶۳۷ھ و ۶۳۸ھ و ۶۳۹ھ و ۶۴۰ھ و ۶۴۱ھ و ۶۴۲ھ و ۶۴۳ھ و ۶۴۴ھ و ۶۴۵ھ و ۶۴۶ھ و ۶۴۷ھ و ۶۴۸ھ و ۶۴۹ھ و ۶۵۰ھ و ۶۵۱ھ و ۶۵۲ھ و ۶۵۳ھ و ۶۵۴ھ و ۶۵۵ھ و ۶۵۶ھ و ۶۵۷ھ و ۶۵۸ھ و ۶۵۹ھ و ۶۶۰ھ و ۶۶۱ھ و ۶۶۲ھ و ۶۶۳ھ و ۶۶۴ھ و ۶۶۵ھ و ۶۶۶ھ و ۶۶۷ھ و ۶۶۸ھ و ۶۶۹ھ و ۶۷۰ھ و ۶۷۱ھ و ۶۷۲ھ و ۶۷۳ھ و ۶۷۴ھ و ۶۷۵ھ و ۶۷۶ھ و ۶۷۷ھ و ۶۷۸ھ و ۶۷۹ھ و ۶۸۰ھ و ۶۸۱ھ و ۶۸۲ھ و ۶۸۳ھ و ۶۸۴ھ و ۶۸۵ھ و ۶۸۶ھ و ۶۸۷ھ و ۶۸۸ھ و ۶۸۹ھ و ۶۹۰ھ و ۶۹۱ھ و ۶۹۲ھ و ۶۹۳ھ و ۶۹۴ھ و ۶۹۵ھ و ۶۹۶ھ و ۶۹۷ھ و ۶۹۸ھ و ۶۹۹ھ و ۷۰۰ھ و ۷۰۱ھ و ۷۰۲ھ و ۷۰۳ھ و ۷۰۴ھ و ۷۰۵ھ و ۷۰۶ھ و ۷۰۷ھ و ۷۰۸ھ و ۷۰۹ھ و ۷۱۰ھ و ۷۱۱ھ و ۷۱۲ھ و ۷۱۳ھ و ۷۱۴ھ و ۷۱۵ھ و ۷۱۶ھ و ۷۱۷ھ و ۷۱۸ھ و ۷۱۹ھ و ۷۲۰ھ و ۷۲۱ھ و ۷۲۲ھ و ۷۲۳ھ و ۷۲۴ھ و ۷۲۵ھ و ۷۲۶ھ و ۷۲۷ھ و ۷۲۸ھ و ۷۲۹ھ و ۷۳۰ھ و ۷۳۱ھ و ۷۳۲ھ و ۷۳۳ھ و ۷۳۴ھ و ۷۳۵ھ و ۷۳۶ھ و ۷۳۷ھ و ۷۳۸ھ و ۷۳۹ھ و ۷۴۰ھ و ۷۴۱ھ و ۷۴۲ھ و ۷۴۳ھ و ۷۴۴ھ و ۷۴۵ھ و ۷۴۶ھ و ۷۴۷ھ و ۷۴۸ھ و ۷۴۹ھ و ۷۵۰ھ و ۷۵۱ھ و ۷۵۲ھ و ۷۵۳ھ و ۷۵۴ھ و ۷۵۵ھ و ۷۵۶ھ و ۷۵۷ھ و ۷۵۸ھ و ۷۵۹ھ و ۷۶۰ھ و ۷۶۱ھ و ۷۶۲ھ و ۷۶۳ھ و ۷۶۴ھ و ۷۶۵ھ و ۷۶۶ھ و ۷۶۷ھ و ۷۶۸ھ و ۷۶۹ھ و ۷۷۰ھ و ۷۷۱ھ و ۷۷۲ھ و ۷۷۳ھ و ۷۷۴ھ و ۷۷۵ھ و ۷۷۶ھ و ۷۷۷ھ و ۷۷۸ھ و ۷۷۹ھ و ۷۸۰ھ و ۷۸۱ھ و ۷۸۲ھ و ۷۸۳ھ و ۷۸۴ھ و ۷۸۵ھ و ۷۸۶ھ و ۷۸۷ھ و ۷۸۸ھ و ۷۸۹ھ و ۷۹۰ھ و ۷۹۱ھ و ۷۹۲ھ و ۷۹۳ھ و ۷۹۴ھ و ۷۹۵ھ و ۷۹۶ھ و ۷۹۷ھ و ۷۹۸ھ و ۷۹۹ھ و ۸۰۰ھ و ۸۰۱ھ و ۸۰۲ھ و ۸۰۳ھ و ۸۰۴ھ و ۸۰۵ھ و ۸۰۶ھ و ۸۰۷ھ و ۸۰۸ھ و ۸۰۹ھ و ۸۱۰ھ و ۸۱۱ھ و ۸۱۲ھ و ۸۱۳ھ و ۸۱۴ھ و ۸۱۵ھ و ۸۱۶ھ و ۸۱۷ھ و ۸۱۸ھ و ۸۱۹ھ و ۸۲۰ھ و ۸۲۱ھ و ۸۲۲ھ و ۸۲۳ھ و ۸۲۴ھ و ۸۲۵ھ و ۸۲۶ھ و ۸۲۷ھ و ۸۲۸ھ و ۸۲۹ھ و ۸۳۰ھ و ۸۳۱ھ و ۸۳۲ھ و ۸۳۳ھ و ۸۳۴ھ و ۸۳۵ھ و ۸۳۶ھ و ۸۳۷ھ و ۸۳۸ھ و ۸۳۹ھ و ۸۴۰ھ و ۸۴۱ھ و ۸۴۲ھ و ۸۴۳ھ و ۸۴۴ھ و ۸۴۵ھ و ۸۴۶ھ و ۸۴۷ھ و ۸۴۸ھ و ۸۴۹ھ و ۸۵۰ھ و ۸۵۱ھ و ۸۵۲ھ و ۸۵۳ھ و ۸۵۴ھ و ۸۵۵ھ و ۸۵۶ھ و ۸۵۷ھ و ۸۵۸ھ و ۸۵۹ھ و ۸۶۰ھ و ۸۶۱ھ و ۸۶۲ھ و ۸۶۳ھ و ۸۶۴ھ و ۸۶۵ھ و ۸۶۶ھ و ۸۶۷ھ و ۸۶۸ھ و ۸۶۹ھ و ۸۷۰ھ و ۸۷۱ھ و ۸۷۲ھ و ۸۷۳ھ و ۸۷۴ھ و ۸۷۵ھ و ۸۷۶ھ و ۸۷۷ھ و ۸۷۸ھ و ۸۷۹ھ و ۸۸۰ھ و ۸۸۱ھ و ۸۸۲ھ و ۸۸۳ھ و ۸۸۴ھ و ۸۸۵ھ و ۸۸۶ھ و ۸۸۷ھ و ۸۸۸ھ و ۸۸۹ھ و ۸۹۰ھ و ۸۹۱ھ و ۸۹۲ھ و ۸۹۳ھ و ۸۹۴ھ و ۸۹۵ھ و ۸۹۶ھ و ۸۹۷ھ و ۸۹۸ھ و ۸۹۹ھ و ۹۰۰ھ و ۹۰۱ھ و ۹۰۲ھ و ۹۰۳ھ و ۹۰۴ھ و ۹۰۵ھ و ۹۰۶ھ و ۹۰۷ھ و ۹۰۸ھ و ۹۰۹ھ و ۹۱۰ھ و ۹۱۱ھ و ۹۱۲ھ و ۹۱۳ھ و ۹۱۴ھ و ۹۱۵ھ و ۹۱۶ھ و ۹۱۷ھ و ۹۱۸ھ و ۹۱۹ھ و ۹۲۰ھ و ۹۲۱ھ و ۹۲۲ھ و ۹۲۳ھ و ۹۲۴ھ و ۹۲۵ھ و ۹۲۶ھ و ۹۲۷ھ و ۹۲۸ھ و ۹۲۹ھ و ۹۳۰ھ و ۹۳۱ھ و ۹۳۲ھ و ۹۳۳ھ و ۹۳۴ھ و ۹۳۵ھ و ۹۳۶ھ و ۹۳۷ھ و ۹۳۸ھ و ۹۳۹ھ و ۹۴۰ھ و ۹۴۱ھ و ۹۴۲ھ و ۹۴۳ھ و ۹۴۴ھ و ۹۴۵ھ و ۹۴۶ھ و ۹۴۷ھ و ۹۴۸ھ و ۹۴۹ھ و ۹۵۰ھ و ۹۵۱ھ و ۹۵۲ھ و ۹۵۳ھ و ۹۵۴ھ و ۹۵۵ھ و ۹۵۶ھ و ۹۵۷ھ و ۹۵۸ھ و ۹۵۹ھ و ۹۶۰ھ و ۹۶۱ھ و ۹۶۲ھ و ۹۶۳ھ و ۹۶۴ھ و ۹۶۵ھ و ۹۶۶ھ و ۹۶۷ھ و ۹۶۸ھ و ۹۶۹ھ و ۹۷۰ھ و ۹۷۱ھ و ۹۷۲ھ و ۹۷۳ھ و ۹۷۴ھ و ۹۷۵ھ و ۹۷۶ھ و ۹۷۷ھ و ۹۷۸ھ و ۹۷۹ھ و ۹۸۰ھ و ۹۸۱ھ و ۹۸۲ھ و ۹۸۳ھ و ۹۸۴ھ و ۹۸۵ھ و ۹۸۶ھ و ۹۸۷ھ و ۹۸۸ھ و ۹۸۹ھ و ۹۹۰ھ و ۹۹۱ھ و ۹۹۲ھ و ۹۹۳ھ و ۹۹۴ھ و ۹۹۵ھ و ۹۹۶ھ و ۹۹۷ھ و ۹۹۸ھ و ۹۹۹ھ و ۱۰۰۰ھ

فِي صَلَاحِ بَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ -

چلی گئے تو کیا اکل کاغذ و زکاح کے قرضیات ادا کریں گے بمیکہ
اللہ تعالیٰ ہر وہ عورتیں (جو طلاق میں کافروں نے جو نکاح میں خرچ کیا
وہ دے دو انہیں نکاح نہیں کیونکہ انھیں صرف ان کے شوہروں کیسے ایسا اور ہر عورت کو یہ سب سب میں تھا جو طلاق کے وقت دینے کی تھی

(از ابن ابی شیبہ از عقیل از ابن شہاب)

(از ابن ابی شیبہ بن منذر از عبد اللہ بن وہب از یونس از ابن

شہاب) عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کافروں کی عورتیں جو مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مدینہ میں) چلی آتی تھیں، آپ ان کا امتحان لیتے تھے بموجب حکم الہی اے ایمان والو جب کافر عورتیں مسلمان ہو کر پہنچیں تو چھوڑ کر تمہارے پاس آجائیں تو ان کا امتحان کو آخر آیت تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر جو عورت ان شرائط آیت کو قبول کرتی وہ امتحان میں پوری اترتی، جب وہ عورتیں ان شرائط کے پورا کرنے کا اقرار کر لیتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اچھا جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی، خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کبھی کسی عورت سے نہ لگتا، صرف زبان سے ان سے بیعت لیتے، بخدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ان باتوں کا عہد جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا بس اسی طرح لے لیا یعنی زبان سے ان کا اقرار کر لیا۔ بعد ازاں آپ بھی زبان سے فرمادیتے ہیں میں نے تم سے بیعت لے لی؟

۳۸۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ
ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بَنُ الْمُثَنَّى رَحَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ
حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ
إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْتَحِنَهُنَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِذَا أَجَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهُنَّ جَرَتْ
فَأَمْتَحِنُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَمَنْ أَقْرَبَهُنَّ الشَّرِيطُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ
أَقْرَبَ بَابُ عَمْتَةٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَبَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ قَالَ
لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ لِأَوَّلِهِ مَا مَسَّتْ
يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ
فَقَدْ غَابَ آتِي بَايَعْتُهُنَّ بِالنَّكاحِ وَاللَّهُ مَا أَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ
إِلَّا بِمَا أَمَرَ اللَّهُ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ
قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا -

لے اس کو ذہن نے نہ ہر بات میں وہ مل گیا ۱۲ منہ رکھ کہ ایمان کے شوق سے نکلی ہیں اور کسی نیت سے ۱۲ منہ رکھ بس عورتوں سے یہی بیعت ہے کہ زبان سے ان سے
تو کہہ کر لے اور جن جاہل فقیروں نے عورتوں سے ہر یکہ لے وقت ہاتھ ملانا اختیار کیا ہے وہ خلاف شرع فعل کے مرکب ہوئے ۱۲ منہ

باب ۲۸۰۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

لِّلَّذِينَ يُؤْتُونَ مِن بَنَاتِهِمْ كُرْهُنَّ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ إِلَى قَوْلِهِ سَمِعْتُمْ عَلَيْهِ

فَأَوْارِجَعُوا۔

۳۹۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ

عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ أَنَّهُ

سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ

انْفَكَتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرِئِهِ لَكَهْ تِسْعًا

وَعَشْرِينَ ثُمَّ تَزَلَّ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ

شَهْرًا قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعَشْرُونَ۔

۳۹۰۱۔ حَدَّثَنَا ذُنَيْبُ بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الْثَّيْتِيُّ عَنْ تَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ

فِي الْإِدْلَاءِ الَّذِي سَمِعَ اللَّهَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ

بَعْدَ الْأَحْلِ إِلَّا أَنْ يُسَيِّكَ بِأَلْمَعْرُوفِ أَوْ

يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ

لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ كُوفِفَ

حَتَّى يُطَاقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلَّقَ

وَيُذْكَرَ ذَلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَإِلَى الدُّرِّ أَوْ

وَعَائِشَةَ وَآشِقَى عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ارشاد الہیؐ جو لوگ اپنی عورتوں سے

ایلا کر رہتے ہیں ان کے لئے چار مہینے کی مدت مقرر

ہے آخر آیت تک فاقوا کا معنی رجوع کر لیں (یعنی قسم چھوٹ

کو صحبت کر لیں)

(از اسماعیل بن ابی اویس از بردارش از سلیمان از طویل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایلا کر کیا (قسم کھائی ایک ماہ بیویوں کے پاس نہ جاؤں گا آپ

کے پاؤں میں کوئی جوٹ لگئی تھی تو آپ انتیس راتوں تک ایک

بالا خانے میں بیٹھے رہے، بعد ازاں اتر آئے بیویوں کے پاس

تشریف لے گئے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک ماہ

کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

(از قتیبہ از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے اس

ایلا میں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے ہر شخص کو مدت

گزرنے کے بعد (سوائے دو باتوں کے) اور کچھ درست نہیں، یا

تو حسب دستور اپنی عورت کو گھر میں رہنے دے، یا طلاق دے دے

جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں مجھ سے اسماعیل بن ابی اویس نے بحوالہ

امام مالک از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کیا جب چار ماہ گزر جائیں تو

مرد کو مجبور کر دیا جائے یا تو قسم سے رجوع کرے (صحبت کرے) یا طلاق

دے۔ اور جب تک خاوند طلاق نہ دے، عورت پر طلاق نہیں پڑتی

حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابوالدرداءؓ رضی اللہ عنہم حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا اور بارہ دیگر صحابہؓ سے ایسا ہی منقول ہے۔

لے جو وہاں کا یہی قول ہے کہ اگر ایک مدت یعنی چار مہینے پورا نہ ہو سکے تو قسم سے رجوع کر دے یا طلاق دے۔

اگر چار مہینے تک حریت نہ کرے تو خود بخود دعوت طلاق بائن پھر جائے گا حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ اور زید بن ثابتؓ سے ایسا ہی منقول ہے بعضوں نے کہا طلاق رجعی پڑ جائے

اور عدت کے اندر رجوع کر لے گا بعض نے کہا چار مہینے گزرنے پر طلاق بائن پڑ جائے گا اور عورت پر عدت لازم نہیں ۱۲ منہ ۱۵ اور ۱۷ مہینے نہ کرے ۱۲ منہ ۱۵ یا قاضی

خاوند کو حلق سے طلاق کا حکم نہ دے ۱۲ منہ ۱۵ حضرت عثمانؓ کا قول شافعی اور ابن ابی شیبہؓ نے اور علیؓ کا بھی شافعی اور ابن ابی شیبہؓ نے اور ابوہریرہؓ کا صحیح کا قاضی اور

ابن ابی شیبہؓ نے اور حضرت عائشہؓ کا صحیح میں حضورؐ سے منقول ہے کہ اگر بارہ مہینے پورے نہ ہو سکیں تو طلاق بائن پڑ جائے گا امام مالکؒ (یعنی عورت کو حلق سے طلاق کا حکم نہ دے)

باب ۲۸۰۶ حکم المفقود فی
أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدَرِ
إِذَا أَقْبَدَ فِي الصَّدْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ
تَرَبُّصَ امْرَأَتِهِ سَنَةً وَثَلَاثَتَي
ابْنِ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَالتَّمَسَّ
صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَ
فُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي لِدَارِهِ وَ
الدَّهْلَيْنِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَن
فُلَانٍ وَعَلَى وَقَالَ هَكَذَا
فَأَفْعَلُوا بِاللَّقِطَةِ وَقَالَ
الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسْبَابِ لِعَلَّامَكَ
لَا تَنْزَوِجُ امْرَأَتَهُ وَلَا يَنْقَسِمُ
مَالُهُ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبْرُكَ
فَسُنَّتُهُ سُنَّتُهُ الْمَفْقُودِ

باب جو شخص گم ہو جائے اس کے گھروالوں اور
 جائیداد میں کیا عمل ہو گا۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں اگر
 کوئی شخص میدان جنگ میں سے کھوٹ جائے تو اس کی بیوی
 ایک سال تک انتظار کرتے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی
 (کسی شخص سے) خریدی۔ پھر اس کے مالک کو قیمت دینے
 کے لئے (ایک سال ڈھونڈتے رہے) وہ غائب ہو
 گیا تھا (سال بھر کی تلاش کے بعد قیمت کے روپوں
 میں سے ایک ایک دو دو روپے اللہ کی راہ میں خرچ
 کرنا شروع کئے اور ساتھ ساتھ یہ کہتے جاتے یا اللہ
 یزیرات فلاں کی طرف سے قبول کر اگر وہ آجائے گا تو
 خیرات کا ثواب میرا ہے میں اس کا روپیہ ادا کروں گا۔
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پڑی ہوئی چیز یا
 تو اس میں بھی ایسا ہی کرو۔ ابن عباس نے بھی ایسا ہی
 کہا۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں اگر کوئی شخص کافروں کے ہاتھوں گرفتار ہو جائے اور اس کا پتہ نہ لگے تو اسکی عورت دوسرا
 نکاح نہیں کر سکتی نہ اسکا مال وارثوں میں تقسیم ہو سکتا ہے جب اس کی خبر سے بالکل مایوس ہو جائے تو اس کا حکم مفقود کی طرح ہو گا۔

۳۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ
مَوْلَى الْمُنْبِيعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ عَنْ مَنَالَةَ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا
هِيَ لَكَ أَوْ لِأَحْبَبِكَ أَوْ لِلَّذِئْبِ وَسُئِلَ عَنْ
مَنَالَةِ الْإِبِلِ فَقَضِبَ وَاحْتَسَرَتْ وَجَفَّتَا

رازی بن عبداللہ از سفیان از یحیی بن سعید از زید بن ابی شیبہ نے ابن عباس اور ابن عمر سے نکالا۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے متعلق مسئلہ دریافت
 کیا گیا آپ نے فرمایا اسے پکڑ لے وہ یا تیری ہوگی یا تیرے بھائی کی
 یا بھیڑے کی ہوگی کوئی نہ پکڑے تو بھیڑ یا کھالے گا (پھر گم شدہ اونٹ
 کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ غصے ہو گئے آپ کے رخسار مبارک
 سرخ ہو گئے فرمانے لگے کیا مقصد؟ اس کی کیا فکر ہے؟ اس کا

یہ تیرا ہے (اور امام شافعی اور امام احمد نے اسی کا اختیار کیا لیکن حنفیہ دوسری روایت سے محبت لیتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ نے ابن عباس اور ابن عمر سے نکالا۔
 ان دونوں نے کہا جب ایلا میں چار چھینے گز رہا ہوں اور خدا نے اپنی قسم سے رجوع نہ کرے تو عورت پر ایک طلاق بائن پڑے گا ۱۲ منہ (سواشی صغیر) ۱۲ منہ اس کو
 علیہ زناق نے قول کیا ۱۲ منہ اس کی بخشش ہے نہ اس کی خبر معلوم ہو ۱۲ منہ اس کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے امام مالک اس کی قول ہے ۱۲ منہ اس کو سفیان
 ابن عیینہ نے جانتے ہیں اور سعید بن منصور نے ابی ہشام میں وصل کیا ۱۲ منہ اس کو سعید بن منصور نے نکالا ۱۲ منہ اس کے بعد جب اس کا مالک غنیمت سے اس سے

وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحَذَّاءُ وَالسَّقَاءُ
تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَةَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَيْهًا
وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ اَعْرِفْ وَكَأَنَّهَا
وَعِفَافُهَا وَعَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ
يَعْرِفُهَا وَلَا فَاقِطُهَا بِمَا لَكَ قَالَ سُفْيَانُ
فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
سُفْيَانُ وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا
فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَّبِعِ
فِي أَمْرِ النَّسَاءِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ
نَعُو قَالَ يَحْيَى وَيَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ
مَوْلَى الْمُتَّبِعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ
فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ -

بَابُ الظَّهَارِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللَّهُ
قَوْلَ الْغَثَىٰ نُجَادَ لَكَ فِي رَوْحِيهَا
إِلَى قَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاكْتُمَا
سِتْرَيْنِ مَكْنِيًّا وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ
حَدَّثَنِي مَا لَكَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ
شَهَابٍ عَنْ ظَهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ لَوْ
ظَهَارَ الْحُرُّ قَالَ مَا لَكَ وَصِيَامُ
الْعَبْدِ شَهْرَانِ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ
الْحَرِثِيِّ ظَهَارَ الْحُرِّ وَالْعَبْدُ مِنَ الْحُرَّةِ
وَالْأَمَةُ سَوَاءٌ وَكَعَمْرُومَةُ لَنْ

موزہ اور شکنیزہ اس کے پاس ہے وہ خود کھوم کر کھانا پانی حاصل کر سکتا ہے، اس کا مالک اس کو تلاش کر لے گا آنحضرت سے لفظ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا سر بندھن اور تھیلہ پہچان رکھو اور سال بھر لوگوں سے دریافت کرتا رہا اگر پہچاننے والا کوئی آئے (تو اسے دے دے) ورنہ اپنے مال میں شامل کر لے۔

سفيان بن عيينه کہتے ہیں میری ربیعہ بن ابی عبد الرحمان سے ملاقات ہوئی مجھے ان سے سوائے اس کے اور کوئی حدیث نہیں ملی میں نے ان سے پوچھا یزید کی حدیث گم شدہ چیز کے متعلق جو روایت کی جاتی ہے آیا وہ زید بن خالد (صعابی) سے مروی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ سفيان کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن سعید الفزاری نے یہ کہا تھا کہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمان اس حدیث کو بحوالہ یزید از زید بن خالد موصولاً روایت کرتے ہیں اسی وجہ سے میں نے ربیعہ سے ملاقات کی ورنہ اس حدیث کی روایت نہ ہوتی۔

باب ظہار کا بیان۔

ارشاد الہی اللہ نے اس عورت کا کہنا سن لیا جو اپنے خاوند کے مقدمے میں آپ سے جھگڑا کرتی ہے امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے اسماعیل بن ابی اویس نے بحوالہ امام مالک بیان کیا کہ ابن شہاب سے کسی نے پوچھا اگر غلام ظہار کرے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بھی وہی حکم ہے جو آزاد کے ظہار کا ہے مگر غلام کفارے میں صرف دو مہینے کے روزے رکھے حسن بن حر کہتے ہیں کہ آزاد اور غلام اگر آزاد دعوت یا لونڈی سے ظہار کرے تو ایک ہی حکم ہے مگر یہ کہتے ہیں اگر مرد اپنی لونڈی سے ظہار کرے

ابن سعد عن شعبہ بن حجاج از ہشام بن زید از ابن ابی کثیر
 بیان کیا کہ ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
 میں ایک لڑکی پر شتم کیا اس کا زیور اتار لیا اور اس کا سر بچیر سے
 بچل ڈالا اس لڑکی کے گھر والے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس لے کر آئے، اس میں ایک رزم جان باقی تھی، زبان بند ہو گئی
 تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا تھیں
 کس نے مارا؟ فلاں یہودی نے تو نہیں مارا؟ اس نے اشارے
 سے کہا نہیں۔ پھر آپ نے اس یہودی کا نام لیا جس نے مارا
 تھا، اس نے اشارے سے کہا ہاں۔ (یعنی وہی قاتل ہے) چنانچہ
 اس وقت آپ نے حکم دیا تو اس یہودی کا سر دو پتھروں سے
 بچل دیا گیا۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلْفِتَنَةٌ مِنْ هَذَا وَ
 أَشَارَاتِي الْمَشْرِقِ -

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْمُحْمَدِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
 الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ
 كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ نَزَلَ
 فَاجِدْ حُرِّي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ

(از قبیسہ از سفیان از عبد اللہ بن دینار) عبد اللہ بن عمر
 رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 آپ فرماتے تھے (آخر زمانے میں) فتنہ (اور فساد) اس طرف
 سے اٹھے گا، یہ فرماتے ہوئے آپ نے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(از علی بن عبد اللہ از جریر ابن عبد الحمید از ابوالساق شیبانی)
 عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ ایک سفر میں شامل تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو
 آپ نے ایک شخص سے فرمایا اتر اور ستوتیا کر دے! وہ کہنے لگا
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام تو ہونے دیجئے! آپ نے دوبارہ
 فرمایا اتر اور ستوتیا کر دے! وہ کہنے لگا یا رسول اللہ شام تو ہونے

إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا كَمَا قَالَ أَنْزَلَ فَأَجَدَ خ
فَأَنْزَلَ فَجَدَّ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْثَقَ يَدَيْهِ
إِلَى الشَّرْقِ فَقَالَ إِذَا دَأَبْتُمْ اللَّيْلَ قَدْ
مِنْ هُمْ هَذَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِتُ

۳۹۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْجٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ
السَّيِّحِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَدَّ نَعْنَ أَحَدٌ إِهْ جُكُمُ حَسَدًا أَمْ
يَلَالٍ أَوْ قَالَ إِذَا دَأَبْتُمْ مِنْ سَحُورَةٍ قَامَتَا
يُنَادِيَنَّ أَدْوَالُ يُؤَدُّونَ لِإِيْرَجِمْ قَاتِمُكُمْ
وَكَيْسٍ أَنْ يَقُولَ كَمَا لَا يَعْنِي الصَّبْرُ أَوْ
النَّجْرَ وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدِيَهُ ثُمَّ مَسَدَّ
أَحَدَهُمَا مِنَ الْأُخْرَى

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ
زَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ
رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ
لَدُنْ تَدْيِهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا
الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَا دَّتْ عَلَى
جَلْدِهِ حَتَّى تَجْعَلَ بَنَانَهُ وَتَعْطُوْا كَرَّةً
وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ

دیکھو! ابھی تو دن ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی نیچے اتر ستمگوں دے
آخر وہ صحابی تیسری بار کے فرمانے سے اتر اتر ستمگوں دے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ
کیا فرمایا جب تم دیکھو کہ مشرق کی طرف سے رات کی تاریکی نمودار ہو
تو روزے کے افطار کا وہی وقت ہوگا۔

(از عبد اللہ بن مسلم از یزید بن زریج از سلیمان بن ابی الزبیر
عثمان) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سن کر کہیں تم حرمی
کھانے سے رک نہ جانا، بلال (تو) لپو پھینٹنے سے قبل اس لئے ندا یا
فرمایا اذان دیتے ہیں کہ جو شخص تم میں (نماز تہجد میں) کھڑا ہو وہ لوٹ
جائے اور صبح یا فجر کی وہ روشنی نہیں ہے جو اس طرح جتنی ظاہر ہوتی
ہے، یزید راوی نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر بتایا (یہ صبح کا وہ
ہے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے سے جدا کر کے دائیں بائیں بائیں جانب
کھینچا (یہ صبح صادق ہے)

لیث بن سعد کہتے ہیں مجھ سے جعفر بن ربیع نے بحوالہ ابن عمر
بن ہریرہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بخیل یا سخی کی مثال ان دو شخصوں کی ہے جو لوہے کے کرتے
چھاتی سے لے کر ہنسل تک پہنچے ہوں، خرچ کرنے والا جب خرچ
کرتا ہے تو اس کا کرتہ پھینچ کر اور لمبا چوڑا کشادہ ہو جاتا ہے، تناسل
کشادہ کہ (پاؤں کی) انگلیوں تک ڈھانپ لیتا ہے، اور رستہ چلتے
میں اس کے قدم کے نشان مٹا جاتا ہے (راتنیا بچا ہو جاتا ہے)
لیکن بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کرتے کا ایک
ایک حلقہ اپنی جگہ پر سمٹ کر اور تنگ ہو جاتا ہے وہ چاہتا ہے
ذرا ڈھیلا ہو لیکن ڈھیلا نہیں ہوتا آخر وہ اٹھکی سے اپنے حلق کی

۳۹۰۵- یقین آسمان کے کنارے کے کنارے جو سورج کی روشنی ظاہر ہوتی ہے جس کو پوچھنا کہتے ہیں ۱۲۸۵ اس کو خدا نام بخاری نے کتاب الزکوٰۃ میں مولیٰ کیا ہے

اشارہ کرتا ہے

كُلُّ حَقَاقَةٍ مُؤَمَّنَةٌ بِهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا قَلْبًا
تَكْسِعُ وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ-

بَابُ ۲۸۰۹ الْبَعَانِ وَقَوْلِ

اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَرْمُونَ

أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ

شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ

مِنَ الشُّدَّاقِينَ فَإِذَا قُذِفَ

الْأَخْرُسُ امْرَأَتَهُ يَكْتَابُ

أَوْ إِشَارَةً أَوْ بِبَيِّنَاتٍ مَّعْرُوفٍ

فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لَدُنَّ الشَّيْءِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَارَ

الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ

قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ

الْعِلْمِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَاشْكُرْ

لِلَّهِ مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ كَيْفَ مَرَّكَانَ

فِي الْمُهَنْدِ صَبِيئًا وَقَالَ الْفَخَّاءُ

إِلَّا دَرَمًا إِشَارَةً وَقَالَ بَعْضُ

النَّاسِ لَا حِدَّةَ وَلَا بَعَانَ ثُمَّ

رَعِمَ أَنَّ الطَّلَاقَ يَكْتَابُ أَوْ

أَوْ إِشَارَةً أَوْ بِبَيِّنَاتٍ مَّعْرُوفٍ

پھر انہی لوگوں نے کہا ہے اگر لکھ کر یا اشارے سے طلاق دے تو طلاق پڑ جائے گی حالانکہ طلاق اور

باب لعان کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا

کا الزام لگائیں اور خود ان کے سوا اور کوئی گواہ نہ

ہو“ مِنَ الصَّادِقِينَ تک (سورہ نور) لہذا اگر گواہ

اپنی بیوی پر لکھ کر یا قابل فہم اشارہ سے زنا کا الزام

لگائے تو اس کا حکم وہی ہوگا جو زبان سے الزام لگانے

والے کا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرائض کی ادائیگی میں اشارے کو کافی سمجھا ہے۔

(مثلاً نماز میں رکوع و سجدہ نہ کر سکے تو اشارہ کافی ہے)

حجاز اور دوسرے مقامات کے بعض علماء کا یہی

قول ہے۔ اللہ تعالیٰ (سورہ مریم میں) فرماتے ہیں ”

”مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہم

اس بچے سے کیا بات کریں جو ابھی پتھوڑے یا گود

میں ہے“

صحا کہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ”إِلَّا دَرَمًا“

کے یہی معنی کئے ہیں یعنی اشارے سے اور بعض حضرات

کہتے ہیں اگر گواہ اشارے سے اپنی بیوی پر زنا کا الزام

لگائے تو نہ اسے قذف پڑے گی اور نہ لعان واجب ہوگا

پھر انہی لوگوں نے کہا ہے اگر لکھ کر یا اشارے سے طلاق دے تو طلاق پڑ جائے گی حالانکہ طلاق اور

لہ یعنی صحا کہ بن مزاحم نے جو تفسیر کے نام ہیں اور عبد بن حمید اور ابو حنیفہ نے سفیان ثوری کی تفسیر میں اس کی تصریح کر دی ہے اب کہانی کا یہ کہنا کہ صحا کہ بن مزاحم
ہیں محض غلط ہے صحا کہ بن مزاحم کو تابعی نہیں بلکہ ان سے قرآن کی تفسیر منقول نہیں ہے اور امام بخاری نے صرف دو حدیثیں اس کتاب میں نقل کی ہیں ایک نعمان بن قیس
میں ایک ہستی بن مزیار میں۔ میں کہتا ہوں علم حدیث میں قیاس سے ایک بات کہہ دینے میں یہی غلطیاں ہوتی ہیں جو کہانی اور علم میں سے اکثر مقاموں میں ہوتی ہیں لہذا
حافظ ابن حجر کو چونکہ خیر ہے انہوں نے کہانی کی بہت سی غلطیاں ہم کو بتلا دیں ۱۲ منہ ۱۳ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ یعنی امام
ابو حنیفہ اور کوثر والوں نے ۱۲ منہ

وَلَيْسَ بَيْنَهُ الطَّلَاقُ وَالْقُدْفُ
فَرِيضَةً فَإِنْ قَالَ الْقُدْفُ لَا
يَكُونُ إِلَّا بَعْلًا مَقْبُولًا لَهُ كَذَلِكَ
الطَّلَاقُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِكَلَامٍ وَلَا
بَطْلِ الطَّلَاقِ وَالْقُدْفُ وَكَذَلِكَ
الْيَعْتَقُ وَكَذَلِكَ الْأَصْمُ يَلَا عَيْنَ
وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا
قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ فَأَشْفَا سِرَّ
بِأَصَابِعِهِ تَبَيَّنَ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ
وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَرِمٍ الْاُخْرُسُ إِذَا
كَتَبَ الطَّلَاقَ بِبِدِهِ لَزِمَهُ وَ
قَالَ حَمَّادُ الْاُخْرُسُ وَالْاُصْمُ
إِنْ قَالَ بِإِسْمِهِ حَازَ

۳۹۰۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
ثَابِتٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ النَّصَارَةَ سَمِعَتْ
أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ دُونَِ النَّصَارَةِ
قَالُوا أَيْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عُثْمَانَ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بَيْدَهُ فَقَبِضَ أَصَابِعَهُ
ثُمَّ بَسَطَهُمْ كَالْتَرَامِي بَيْدِهِ ثُمَّ قَالَ وَفِي
كُلِّ دُورٍ اَلْاُصْنَارِ خَيْرٌ

۳۹۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُدَيْنٌ قَالَ قَالَ أَبُو حَازِمٍ سَمِعْتُ مِنْ

النَّوَامِ زَنَادُونَ كَأَيْك حَكْمٌ هُوَ نَاجِيٌّ جِيسَ زَنَاكَالْمَرَا
زبان سے لگایا جاتا ہے ویسے ہی طلاق بھی زبان سے
دی جاتی ہے۔ اگر اشائے کا اعتبار یہ لوگ نہیں کرتے
تو طلاق اور قذف جو اشائے سے کیا جائے سب کو باطل
کہنا چاہیئے نیز عتق کو بھی باطل کہنا چاہیئے۔ اسی طرح
جیسے گونگے پر لعان واجب ہوتا ہے ویسے ہی بہرے پر
بھی واجب ہوگا۔

شعبي اور قتادہ کہتے ہیں اگر کسی نے اپنی بیوی سے
کہا تجھ پر طلاق ہے اور انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا
تو وہ عمت بائن ہو جائے گی۔

ابراہیم مخنی کہتے ہیں اگر گونگہ شخص اپنے ہاتھ سے
طلاق لکھ کر دے تو طلاق پڑ جائے گی۔ حماد بن ابی سلیمان کہتے
ہیں اگر گونگہ یا بہرہ سر سے اشارہ کرے تو یہ درست ہے۔

(از قتیبہ از لیث از یحیی بن سعید انصاری) انس بن مالک رضی اللہ
عنه کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں انصاری
عمدہ سے عمدہ گھرانہ نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا بٹائیے یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا بنی نجار کا گھرانہ پھر وہ لوگ جو ان کے قریب رہتے ہیں
یعنی بنو عبد الاشہل پھر وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں یعنی بنو حارث بن
خزرج پھر جو ان سے متصل ہیں بنو ساعدہ۔ پھر آپ نے ہاتھ سے
اشارہ کیا۔ انگلیوں کو بند کر کے کھولا جیسے کوئی شخص کوئی چیز پھینکتا
ہے۔ پھر فرمایا انصاری کے تو سب گھرانے عمدہ ہی عمدہ ہیں۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابو حازم) سہل بن سعد رضی اللہ
عنه کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ مَرَّ بِمَنْزِلٍ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّائِرُ
 كَهَذَا مِنْ هَذِهِ أَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ
 السَّابِقَةِ وَالْوَسْطَى -

۴۹۱۰- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 قَالَ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ
 يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الشَّهْرُ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَيْ عِشْرَتَيْنِ
 ثُمَّ قَالَ وَهَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَيْ عِشْرَتَيْنِ
 وَعَشْرَتَيْنِ يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً ثَمَانًا
 عَشْرِينَ -

۴۹۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ
 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زُثَيْمٍ عَنْ
 قَيْسِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِيَدِهِ كُفُوَ الْيَمَنِ الْإِيمَانُ
 هَهُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْقِسْوَةَ وَغَلْظَ
 الْقُلُوبِ فِي الْفَدَاؤَيْنِ حَيْثُ يَطْلَعُ قُرْنَا
 الشَّيْطَانِ رَبِيعَةً وَمُضَرَ -

۴۹۱۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ

میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب قریب ہیں
 جیسے یہ انگلی اس انگلی کے نزدیک ہے۔ آپ نے کلمے کی انگلی
 اور درمیانی انگلی کو ملا کر بتایا۔

(از آدم از شعبہ از جلد بن سعیم) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے دن کا ہوتا
 ہے اور اتنے دن کا اور اتنے دن کا (یعنی تیس دن کا، دسوں
 انگلیوں سے تین بار اشارہ کیا) اور کبھی اتنے دن کا اور اتنے دن
 کا اور اتنے دن کا (یعنی انیس دن کا، آخری مرتبہ آپ نے انگلیوں
 بند کر لیا)

(از محمد بن ثنی از یحیی بن سعید از اسمعیل از قیس) ابوسعود
 رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے
 یمن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا ایمان یہاں ہے دوبارہ فرمایا
 دیکھو خبردار ہو جاؤ سخت دلی اور اکھڑیں ان لوگوں میں ہے جو
 اونٹوں کے پیچھے چلاتے رہتے ہیں، وہیں سے شیطان کی دونوں
 جوٹیاں نمودار ہوں گی۔ یعنی ربیعہ اور مضر قبیلوں سے۔

(از عمرو بن زرارہ از عبد العزیز بن ابی حازم از الدش)
 حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لہ کرمانی کے زمانہ تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر سات سو تالیس ہزار چکے تھے اب تو چودہ سو برس کے قریب رہے ہیں پھر اس قرب کے کیا معنی ہوں گے
 اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قرب بہ نسبت اس زمانہ ہے جو آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تک کو اس واقعہ کو ہزاروں سال کا زمانہ
 مقایسہ کر کے کہہ رہے ہیں اور قیامت کے دن یہ اس کوئی نیا پیغمبر صاحب شریعت آنے والا نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب دنیا میں
 پھر تشریف لائیں گے تو ان کی کوئی نئی شریعت نہیں ہوگی بلکہ شریعت محمدی پر چلیں گے ۱۲ سنہ ۱۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی تعریف کی کہ وہاں
 ایمان ہے چونکہ یمن کے لوگ اپنی خوشی سے بہت جلاسلان ہو گئے تھے اور ربیعہ اور مضر کی مذمت کی یہ لوگ بے سخت دل اور اکھڑاؤا اسلام کے مخالف تھے ۱۲ سنہ

عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ
بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

باب ۲۸۱۲ إِذَا عَزَّزَ بَيْنِي وَالْوَلَدِ

۳۹۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزُوعَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِي
عَلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ
قَالَ مَا أَتَوَاهُ قَالَ هَلْ حُمُرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ
أَوْدَقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ ذَلِكَ قَالَ لَعَلَّ
قُزُوعَةَ عَزَّزَ قَالَ فَكَعَلَّ ابْنُكَ هَذَا انْزَعَهُ -

نے فرمایا تو تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو گا۔

باب ۲۸۱۱ اخلاف الملائع

۳۹۱۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ كَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ فُتِرَ امْرَأَتَهُ فَأَخْلَفَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَوَّقَ بَيْنَهُمَا

باب ۲۸۱۲ يَبْدَأُ الرَّجُلُ

بِالنِّسَاءِ عَنْ

۳۹۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

نے فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح
اکٹھے رہیں گے آپ نے درمیان کی انگلی اور کھمبے کی انگلی کو ذرا کھول
کر اشارہ کیا۔

باب اشارہ اور کنایہ سے اپنے بچے سے انکار کرنا۔

(از یحییٰ بن قزوعہ از مالک از ابن شہاب از سعید بن مسیب)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا ایک لڑکا پیدا
ہوا جو کالے رنگ کا ہے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟
وہ کہنے لگا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے کہا
سرخ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا
بھی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر یہ خاکی رنگ کہاں
سے آگیا؟ کہنے لگا شاید مادہ کی کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا۔ آپ

باب لعان کرنے والے کا قسمیں دینا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری نے اپنی عورت پر زنا کا الزام
لگایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد دونوں کو قسمیں
دلائیں پھر دونوں میں علیحدگی کر دی۔

باب لعان میں پہلے مرد سے قسمیں لی جائیں

(پھر عورت سے)

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از عثام بن حسان از عکرمہ)
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے

۱۔ جب سب اونٹ سرخ رنگ کے تھے تو ان کا والد خاکی رنگ لکیر کر پائی ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر فرد کے کسمت یا رنگ کے اختلاف پر یہ کہنا درست نہیں ہے
کہ میرا لڑکا نہیں ہے جب تک قوی دلیل سے حرام کاری کا ثبوت نہ ہو مثلاً آنکھوں سے اس کو نہ کہتے دیکھا ہو یا جب خاوند نے جماع کیا ہو اس سے بچے ہوئے کم سن لڑکا پیدا
ہو یا جب جماع کیا ہو اس سے عورتیں بد لڑکا پیدا ہو یا جو حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اشارہ اور کنایہ میں قذف کرنا موجب حد نہیں اور انکی کہنے نزدیک سے بھی معاصیہ ہوگی انہ
۲۔ جیسے قرآن شریف میں وارد ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هَذَا ابْنَ أُمِّيَّةَ قَدْ فِ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَ التَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا كَذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ -

باب ۲۸۱۳ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ -

۳۹۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ لُجْجَلَةَ قَالَ جَاءَ رَأْيِي عَصَمَةَ ابْنِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَصَمَةُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنَتْهُ فَتَقَتَّلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلِّ لِي يَا عَصَمَةُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَصَمَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَصَمَةَ مَا سَمِعَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَتْ عَصَمَةُ إِلَى أَهْلِهَا جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَصَمَةُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَمَةُ لَعُوَيْمِرُ لَمَّا تَبَيَّنَ لِي بِرَأْيِهِ قَدِ كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنی عورت پر زنا کا الزام رکھایا پھر ملال نے اپنے گواہیاں دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے کون جھوٹا ہے اور وہ تو یہ کرتا ہے یا نہیں اس کے بعد اس کی بیوی گھڑی ہوئی اس نے بھی گواہیاں دیں۔

باب لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان۔

(از اسمعیل از مالک از ابن شہاب) سہل بن سعد عدیؓ کہتے ہیں کہ عویمیر عملافی رضی اللہ عنہ عامر بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہنے لگے بتائیے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو (بمراکام کرتے) دیکھے تو کیا اسے مار ڈالے؟ اس طرح تو (قصاص میں) آپ حضرات اسے بھی مار ڈالیں گے۔ اگر وہ نہ مارے تو کیا کرے (بے غیرت تو بن نہیں سکتا) جناب عامر صاحب! آپ میری فاطمہؓ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھئے! عامر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے ایسے سوالات کو نہ پسند فرمایا اور معیوب سمجھا، عامر رضی اللہ عنہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی گراں گزری۔ جب وہ لوٹ کر اپنے گھر آئے تو عویمیر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے کہنے لگے کہیے عامر! آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ آپ نے کیا فرمایا۔ عامر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ تو میرے پاس بھلائی لے کر نہیں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ جو آپ نے میرے ذریعے دریافت کرایا تھا ناگوار گزرا، عویمیر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم

اس حدیث سے یہ نکال کر لکھتے ہیں کہ گواہیاں لینا چاہئے خاصی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اگر عورت سے پہلے گواہیاں لی جائیں تب ہی لعان درست ہو جائے گا کچھ ہیں اس عورت نے پانچوں بار میں ذرا تامل کیا ابن عباس نے کہا ہم سمجھے کہ وہ قصور کا اقرار کرے گی مگر پھر کچھ غمی میں اپنی قوم کو ساری عمر کے لئے ذلیل نہیں کر سکتی اور اس نے پانچوں گواہیوں پر دے دی ۱۲ منہ سالہ یہ امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق ہے جو کہتے ہیں خود لعان سے عدالتی نہیں ہوتی جب تک حاکم عدالت کا حکم نہ ہے یا مرد طلاق نہ دے اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد کا ایک روایت میں یہ قول ہے کہ خود لعان سے مرد اور عورت ساری عمر کے لئے جبار ہو جاتے ہیں امام

سَلَّمَ الْمُسْئِلَةَ الْبَقِيَّةَ عَنْهَا فَقَالَ عُمَيْرٌ
وَاللَّهِ لَا أَنْتَهُمُ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ
عُمَيْرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَطَا الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نُزِلَ
فِيكَ وَفِي صَاحِبَيْكَ فَأَذْهَبْ فَأْتِ بِهَا
قَالَ سَهْلٌ فَتَلَا عَنْنَا وَأَنَا مَعَ الثَّانِي عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَعَا
مِنْ تَلَا عَنْهُمَا قَالَ عُمَيْرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكُهَا فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا
قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سِتَّةَ أَشْهُارٍ

میں تو باز نہیں آئے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور دریافت کر دینگا۔
چنانچہ عومیر رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بھری مغل میں تشریف فرما تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ فرمائیے اگر
کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ (قابل اعتراض حالت میں) بیچے
تو کیا کرے؟ اگر قتل کر دے تو آپ اسے بھی (قصاص میں) قتل کر دیں گے
تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کے
بائے میں اپنا حکم نازل فرمایا ہے۔ جا اپنی بیوی کو لے آ۔

سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میاں بیوی نے لعان کیا۔ میں اس
وقت سب لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر تھا۔ جب وہ دونوں میاں بیوی لعان سے فارغ ہوئے تو
عومیر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اگر اب میں اس عورت کو اپنے پاس
رکھوں تو گویا میں نے غلط الزام لگایا۔ آخر عومیر رضی اللہ عنہ نے اسے
تین طلاقیں دے دیں ابھی آپ نے عومیر رضی اللہ عنہ کو (طلاق دینے
کا) حکم بھی نہیں دیا تھا۔

ابن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر لعان کرنے والوں کا یہی دستور ہو گیا۔ (کہ لعان کے بعد طلاق دینے لگے)

باب مسجد میں لعان کرنے کا بیان

(از یحییٰ از عبد الرزاق از ابن جریر) ابن شہاب نے لعان کا
طریقہ بیان کرتے ہوئے سہل بن سعد راعی کی حدیث بیان کی کہ ایک
انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا اگر کوئی
شخص غیر مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ (ناجائز حالت میں) دیکھے تو کیا کرے؟
کیا اسے ہلاک دے یا کیا کرے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت اپنی
کتاب میں لعان کا حکم نازل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
شخص سے فرمایا۔ اب اللہ نے تیرا اور تیری بیوی کا فیصلہ کر دیا۔ سہل
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میاں بیوی دونوں نے مسجد میں لعان کیا میں

باب ۲۸۱۲ التَّلَاْعِي فِي الْمَسْجِدِ

۴۹۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ الْمَلَاءِ عَنهُ وَعَنْ
السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ مَسْعَدٍ عَنِ
بَنِي سَاعَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَهُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ
رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ

لہ احناف نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ اگر طلاق کی ضرورت نہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور وضاحت فرماتے تاکہ است کو مسئلہ کا صحیح طریقہ معلوم
ہو جائے۔ مگر آپ کی نامرغبی بوجہ خود حدیث اثبات ہے۔ عبد الرزاق غفرلہ۔

اس وقت موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عومیر رضی اللہ عنہ کہنے لگا یا رسول اللہ! اب اگر اس عورت کو رکھوں تو اس کا مطلب ہے میں نے جھوٹا الزام لگایا۔ چنانچہ عومیر رضی اللہ عنہ نے لعان سے فارغ ہوتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قبل ہی اسے تین طلاق دے دیں، اور آپ کے سامنے ہی اس سے مفارقت اختیار کر لی۔

سہل یا ابن شہاب کا کہنا ہے دونوں لعان کرنے والوں میں اس طرح جدائی ہو جاتی ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں ابن شہاب کہا کرتے تھے اس کے بعد یہی طریقہ مروج ہو گیا کہ لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی میں جدائی کر دی جاتی اگر عورت حاملہ ہو تو اس کا بچہ فقط اپنی ماں کی طرف منسوب کیا جائے لعان کرنے والی عورت میں یہ قاعدہ بھی جاری ہوا کہ وہ اللہ کے مقرر کئے ہوئے حصوں کے مطابق اپنے بچے کی وارث ہوگی اور بچہ اپنی اس ماں کا وارث ہوگا۔

ابن جریر نے بحوالہ ابن شہاب از سہل بن سعد ساعدی روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لعان کے بعد) فرمایا خیال رکھنا اگر بچہ سرخ رنگ پوست قد پیدا ہوا تو میں گمان کروں گا کہ عورت سچی ہے اور مرد نے اس پر جھوٹا الزام لگایا۔ اگر سیاہ رنگ، موٹی آنکھ، موٹی سریتوں والا پیدا ہوا تو میں خیال کروں گا کہ مرد سچا ہے (عورت جھوٹی ہے) چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو بری شکل کا (یعنی اسی مرد کی

فِي شَاحِبِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي أَمْرَاتِكَ قَالَ فَتَلَا عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا مُشَاهِدٌ فَلَمَّا قَرَعَا قَالَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكُنَّهَا فَطَلَقَهَا فَلَمَّا قَبِلَ أَنْ يَأْتِيَ مُرَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَعَا مِنَ التَّلَا عَن قَفَارِهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ تَفْرِيقُ بَيْنَ حُلِيِّ مُتَلَاعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ جُورَيْجٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَكَانَتْ الشَّيْئَةُ بَعْدَهُمَا أَنْ تُفْقَرَهُ بَيْنَ الْمُتَلَاعَتَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلَةً وَكَانَتْ أَنَّهُمَا يُدْعَى لِأُمِّهِمْ قَالَ ثُمَّ حَزَبَتِ الشَّيْئَةُ فِي مِلْءِ أَثْنَاهَا أَثْنَاهَا تَرَوْنَهُ وَبِئْرُ مِنْهَا مَا قَرَعَتْهُ اللَّهُ لَهُ قَالَ ابْنُ جُورَيْجٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَحْمَرُ فَصِيرٌ أَكَاثُهُ وَحَرَّةٌ فَلَا أَرَاهَا إِلَّا قَدْ مَدَّتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَسْوَدٌ أَعْيَنٌ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٍ عَلَى الْمُسْكِرِ مِنْ ذَلِكَ صَوْرَتِ بَرٍّ هَوَا حَسْبَ مِنْهُ بَدَنَامٌ هَوَى تَقَى -

۱۔ حافظ کویشانیہ کہلائے کہ اس کا خاوند اس بچہ کا وارث نہ ہوگا نہ یہ بچہ اس کا وارث ہوگا ۲۔ منہ ۳۔ جس مرد سے تہمت لگائی گئی تھی اس کی یہی شکل ہوگی ۴۔ منہ ۵۔ اس حدیث سے علم قیافہ کا معتبر ہونا پایا جاتا ہے مگر یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بالہام غیبی علم قیافہ کی وہ بات بتائی جاتی ہے جو حقیقت میں کبھی ہوتی دوسرے لوگ اس علم کی رو سے قطعاً کوئی حکم نہیں دے سکتے امام شافعی نے یہی علم قیافہ کو معتبر رکھا ہے اس لیے شک قیافہ اکثر مقاموں میں صحیح بھی لکھا ہے مگر یہ علم یقینی نہیں بلکہ ظنی ہے کہی اس کے قاعدے غلط بھی ہو جاتے ہیں ۱۲۔ منہ

باب ۲۸۱۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُكُمْ رَاجِعًا بَعْضُكُمْ بَعْضًا

۴۹۱۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ التَّلَاقَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتَلَيْتَ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي قَدْ هَبَ يَمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي أَدَّ عَلَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدًّا أَدَمَ كَثِيرًا لِّلْحَمِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَلَّهُمَّ بَيْنَ خَبَاءَتٍ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرْتُ وَجْهًا أَنَّهُ وَجَدَهُ فَلَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ لَّا بَيْنَ عَنَّا بَيْنَ فِ الْمَخْلَبِ هِيَ الْيَتَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُكُمْ رَاجِعًا بَعْضُكُمْ بَعْضًا رَجَعْتُ أَحَدًا بَعْضًا بَعْضًا رَجَعْتُ هَذَا فَقَالَ لَا تَلِكْ امْرَأَةٌ كَأَنَّكَ تَنْظُرُ فِي الْإِسْلَامِ الشُّوْءَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ خَدًّا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
اگر میں بغیر گواہوں کے سنگسار کرنے والا ہوتا
(تو اس عورت کو سنگسار کر دیتا)

(از سعید بن عفیر از لیث از یحیی بن سعید از عبد الرحمن بن قاسم ابن محمد ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کے متعلق ذکر تھا تو عاصم بن عدی نے ایک غرور کی بات کہی۔ یہ کہہ کر عاصم چلے گئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی آیا اور یہی شکوہ کرنے لگا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مذکورہ (جبری حالتیں) پایا۔ عاصم نے کہا۔ یہ میرے منہ سے جو بڑی بات (غرور کی) نکلی تھی، اسی کی سزا ہے۔ عرض عاصم اس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ اور اس کی عورت کا جو مال گزرا تھا بیان کیا۔ یہ شخص زرد رنگ، ڈبلا پتلا اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس پر تہمت لگاتا تھا وہ موٹی پنڈلیوں والا گندمی رنگ پر گوشت آدمی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ تو اصل حقیقت ہم پر واضح فرما۔ چنانچہ اس عورت کا بچہ پیدا ہوا تو اس شخص کے مشابہ تھا جس سے تہمت لگائی گئی تھی۔ آپ نے اس مقدمے میں میاں بیوی کو حکم لعان دیا۔ یہ حدیث سن کر ایک شخص پوچھنے لگا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں گواہوں کے بغیر کسی کو سنگسار کرتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہیں، یہ ایک عورت تھی جس کی بدکاری اسلام کے زملے میں بالکل عیاں ہو گئی تھی۔

ابوصالح اور عبد اللہ بن یوسف نے اس حدیث میں کجائے
خَدًّا کے خَدًّا (دال کی زیر کے ساتھ روایت کیا ہے۔
(معنی میں کوئی فرق نہیں)

لے انہوں نے کہا ہم تو غور سے اسی وقت مار ڈالیں گے لعان اور کوئی کہے گا ۱۲۸ سنہ خود میری قوم میں یہ واقعہ پیش آیا ۱۲۸ سنہ عبد اللہ بن شہاد بن کادش
۱۲۸ سنہ مکرر ہوں سے یا اقرار سے ثابت نہیں ہوئی تھی ۱۲۸ سنہ

باب ۲۸۱۶ صَدَاقُ الْمَلَاعَةِ
۲۸۱۹ - حَدَّثَنَا عَنْ يُونُسَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ
 أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَدَّ فِي أُمِّكَ
 قَالَ قَرَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
 أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ
 أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا قَاتِلٌ قَاتِلٌ
 فَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ
 مِنْكُمَا قَاتِلٌ قَاتِلٌ فَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ
 أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا قَاتِلٌ قَاتِلٌ
 فَقَرَّيْتُ بِهِمَا قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو
 ابْنُ دِينَارٍ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاهُ
 مُتَّحِدَةً قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَا لِي قَالَ قِيلَ
 لَا مَا لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا
 وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبَعَدُ مِنْكَ -

توبہ بعد از اولی تجھے ہر نہیں ملنا چاہیے۔

باب ۲۸۱۷ قَوْلُ الزَّوْجِ
 لِلْمُتَلَاَعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا
 كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا قَاتِلٌ

۲۸۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

باب لعان کرنے والی کا مہر ہے
 (ازہمرو بن زرارہ از اسماعیل از ایوب) سعید بن جبیر فرماتے ہیں
 میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اگر کوئی شخص
 اپنی عورت پر تہمت زنا لگائے (تو کیا حکم ہے؟) انہوں نے کہا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد اور عورت میں جدائی ڈال
 دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے دیکھو
 وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں؟ ان دونوں نے توبہ سے انکار کر دیا (خود کو
 سچا کہنے لگے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے
 تم دونوں میں ایک لازمًا جھوٹا ہے آیا وہ توبہ کرتا ہے؟ مگر ان
 دونوں نے تسلیم نہ کیا۔ چنانچہ آپ نے سہ بارہ فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا
 ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے آیا وہ توبہ بھی کرتا ہے؟ (یا نہیں مگر
 کسی نے تسلیم نہ کیا۔ آخر آپ نے دونوں میں علیحدگی کرادی۔

ایوب سختیائی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے کہا اس حدیث میں ایک
 اویات بھی تھی جسے تم نقل نہیں کرتے وہ یہ کہ جس مرد نے لعان کیا تھا اس
 نے (لعان کے بعد) یہ کہا میں نے جوہر کی رقم ادا کی تھی اس کا کیا ہوگا؟

کہا گیا اب وہ روپیہ تجھے کیسے واپس مل سکتا ہے؟ اگر تو سچا ہے جب بھی تو اس عورت سے محبت کر چکا ہے۔ اگر تو جھوٹا ہے تب

باب حاکم کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا کہ
 تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ آیا وہ توبہ کر لیا ہے؟

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو) سعید بن جبیر رضی

لہ عنہ اس سے محبت کر چکا ہے تو یہ کہہ کر حق ہوگی ورنہ آدھے مہر کا بعضوں نے کہا جب اس سے لعان کرے تو سارا مہر دینا ہوگا بعضوں نے کہا کچھ دینا ہوگا کچھ نہ
 کا یہی قول ہے اسامہ بن زید سے بھی ایسا ہی روئے ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی کویر اور اس کی بی بی میں ۱۲ منہ ۱۲ منہ کہ تم نے اس کو بھجودیا یا شاید سعید بن جبیر نے تم سے ان کو
 بیان نہیں کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ تو یہ محبت کا معاوضہ ہو گیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ کہہ کر کہ تو نے اس کو بھجوا دیا ہے محبت میں کی اور پھر اس پر طونان بھی جوڑا اس کو توبہ نام کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ
 اپنی بات پر قائم ہے۔ سچا تو اس لئے کہ وہ سچا ہے مگر جوہر نے اپنا عیب چھپانے کے لئے توبہ نہ کی۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ
جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَا عَيْنَيْنِ
فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْمُتَلَا عَيْنَيْنِ حَسَابُكُمْمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمْمَا
كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي قَالَ
لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهِيَ
بِهَا اسْتَحْلَمْتَ وَإِنْ فَرَجَهَا وَإِنْ كُنْتَ
كَذِبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ قَالَ
سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عُمَرَ وَوَقَالَ أَيُّوبُ
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ
عُمَرَ رَجُلٌ لَا عَنَ امْرَأَتِهِ وَقَالَ بِأَصْبَعِي
وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِبْطَعِيهِ السَّبَابِيَةِ
وَالْوَسْطِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ
يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْمَا كَاذِبٌ فَهَلْ صُنُكُمَا
تَارِبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ
مِنْ عُمَرَ وَوَأَيُّوبُ كَمَا أَخْبَرْتُكَ -

کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں
کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دونوں (میاں بیوی) لعان کرنے والوں سے
فرمایا اللہ تعالیٰ تم دونوں سے حساب لینے والا ہے تم میں
سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ پھر مرد سے فرمایا اب تیرا تعلق عورت
سے نہیں رہے گا۔ وہ کہتے لگا میرا مال (کہہ رہا تھا جو میں نے مہر میں دیا)
آپ نے فرمایا اب مال کہاں سے ملے گا؟ اگر تو سچا ہے تو مال
اس کا بدلہ ہو گیا جو تو نے اس کی عصمت سے فائدہ اٹھایا۔
اگر تو جھوٹا ہے تب تو بدرجہ اولیٰ تجھے مال نہ ملنا چاہیئے۔

سفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے سن کر
یاد رکھی۔ ایوب سختیابی کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ
سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا اگر
کوئی مرد اپنی عورت سے لعان کرے (تو کیا ہو گا؟) یہ سن کر عبد اللہ
ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا۔ سفیان نے
(اس اشارے کو اس طرح بتایا) کلمے کی انگلی اور درمیان کی انگلی
کو جدا کر کے دکھایا اور کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بنی عجلان کے مرد اور عورت میں جدائی کر دی اور فرمایا اللہ جانتا ہے
کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے، آیا وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں؟) تین بار یہ ارشاد فرمایا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں سفیان بن عیینہ نے مجھ سے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار اور ایوب سے سن کر یاد رکھی
تھی ویسی ہی تجھ سے بیان کر دی ہے۔

**باب لعان کرنے والوں (میاں بیوی) میں
جدائی کر دینا۔**

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبد اللہ از
نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

**باب ۲۸۱ التَّفَرِيقُ بَيْنَ
الْمُتَلَا عَيْنَيْنِ -**

**۴۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ مَوْلَى ابْنِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**

صلی اللہ علیہ وسلم کے دن جو جھوٹا ہو گا اس کو سزا ملے گی ۱۲ منہ تو کیا وہ قتل میں جہاد ہو جائے گی ۱۲ منہ ۱۲ منہ حاصل یہ تھا کہ سفیان نے اس حدیث کو عمرو بن دینار
والیوب سختیابی دونوں نے روایت کیا ہے ۱۲ منہ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَدْ فُتِيَا وَأَخْلَفَهُمَا.

۳۹۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَنْفِقِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَوْنَهُمَا بَابِ ۲۸۱۹ يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمَلَائِكَةِ.

۳۹۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَظَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَأَنْفَقَ مِنْ وَلَدِهَا فَفَزَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَخْلَقَ الْوَلَدَ بِالْمَلَائِكَةِ.

۳۹۲۴- حَدَّثَنَا إسماعيلُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ الْمُتَّصِلَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلَهُمُ انْصَرَفِي فَأَتَاهَا رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ

نے اس مرد کو بیوی سے جدا کر دیا جس نے اپنی عورت پر ہمت نہ لگائی تھی اور دونوں کو قسمیں دلائیں (لعان کرایا)

(از مسدد از یحییٰ از عبد اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد اور عورت میں (لعان کے بعد) جدائی کر دی۔

باب لعان کے بعد بچہ (جس کے متعلق مرد کہے میرا بچہ نہیں) ماں کو مل جائیگا (اسی کا بچہ کہلائے گا)

(از یحییٰ بن بکیر از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اس کی بیوی میں لعان کرایا، مرد کہنے لگا اس کا بچہ میرا نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے دونوں کو جدا کر دیا اور بچے کا نسب صرف عورت سے کر دیا (باب کی طرف منسوب نہ کیا)

باب امام یعنی ماکم کا لعان کے وقت یہ عہد کرنا "یا اللہ اصل حقیقت واضح فرما دے"

(از اسماعیل از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن سعید از عبد الرحمن ابن قاسم از قاسم بن محمد) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو عاصم بن عدی نے ایک (غفور کا) کلمہ کہا اور واپس لوٹ گئے اتنے میں انہی کی قوم کا ایک شخص (غیر عبدلانی) ان کے پاس آئے اور کہنے لگے میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا۔ عاصم نے کہا یہ مصیبت جو مجھ پر آئی تو میرے (مغفروانہ)

۱۔ اب لعان کے بعد وہ مرد اور عورت بچہ کو نہیں مل سکتے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے یعنی وہ عورت ہمیشہ کے لئے اس مرد پر حرام ہو جاتی ہے بعضوں نے کہا ہمیشہ کے لئے حرام نہیں ہوتی بلکہ عورت پر ایک طلاق بائن ہو جائے تو مرد اس سے نیا نکاح کر سکتا ہے بعضوں نے کہا اگر مرد اپنے تئیں جھٹلا دے تو یہ وہ وقت اس کو مل سکتی ہے لیکن مرد پر مرد قذف ہونے کی ۱۲ مرتبہ میری ہی قوم کا ایک شخص اس وقت میں چھٹا ۱۲ مرتبہ

فَذَكَرَتْهُ أُمَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
فَقَالَ عَصَمٌ مَا ابْتَلَيْتُ بِهَذَا الْأَمْرِ إِلَّا
لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَكَ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ
امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ
اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ
أَهْلِهِ أَدَمَ خَدَّ لَا كَثِيرَ اللَّهِجِ جَعَدًا أَقْطَطًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ بَيِّنْ قَوْمَ صَعْتٍ شَدِيدًا يَا الرَّجُلُ لَلَّذِي
ذَكَرَ زَوْجَهَا أُمَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَا عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَهُمَا
فَقَالَ رَجُلٌ لَا بَيْنَ عَتَابِ بْنِ الْمُجَلِّسِ هِيَ الَّتِي
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَعْتُ
أَحَدًا إِنْ غَيْرَ بَيِّنَةٍ لَرَجَعْتُ هَذِهِ فَقَالَ ابْنُ
عَتَابٍ لَا تَلِكْ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظَاهِرُ الشُّوَّ
فِي الْإِسْلَامِ

باب ۲۸۲ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا

ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا
غَيْرَهُ فَلَمْ يَكُنْ بِهَا

ہو سکتی ہے۔

۳۹۲۶- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہے گی وجہ سے آئی۔ بہر حال عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا کہ اس شخص نے اپنی
عورت کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا ہے۔ یہ شخص (یعنی خاوند) تو
ایک زہد رنگ دہلا پتلا سیدھے بال والا آدمی تھا لیکن جس
شخص سے عورت کو بدنام کیا تھا وہ گندمی رنگ مولیٰ پنڈلیوں
والا موٹا تازہ بہت گھٹکڑے بالوں والا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ اصل حقیقت واضح فرمادے۔
چنانچہ اس عورت نے اس شخص کی صورت کا بچہ تولد کیا جس سے بدنام
ہوئی تھی۔ تب آپ نے دونوں میاں بیوی میں لعان کرایا۔

یہ حدیث سن کر ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہا۔ کیا یہ عورت وہی تھی جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کر راتا تو اس
عورت کو کر راتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہیں یہ عورت
دوسری تھی جو زمانہ اسلام میں علانیہ بدکاری کیا کرتی تھی۔

باب اگر شوہر عورت کو تین طلاقیں دے۔ عورت

عدت گزار کر دوسرے مرد سے نکاح کرے لیکن دوسرے
مرد نے اس سے محبت نہ کی ہو تو کیا پہلے خاوند کے لئے حلال

(از عمرو بن علی از یحییٰ از ہشام از والدش از عائشہ رضی اللہ عنہا)
از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
دوسری سند (از عثمان بن ابی شیبہ از عبیدہ بن سلیمان از ہشام)

لے یعنی عورت بچہ نہ رکھنے کی صورت سے یہ پتہ لگے کہ اس کا باپ کون ہے ۱۱۰۸۷ مگر گواہوں سے اس پر بدکاری ثابت نہیں ہوئی نہ اس نے اقرار کیا اس
وجہ سے حد ۷۲ کی ۱۱۰۸۷ مگر بعض نسخوں میں اس باب سے پہلے یہ عبارت ہے کتاب عدت کے بیان میں اور یہی نسخہ صحیح مسلم ہوتا ہے کیونکہ اس حدیث کا
لعان سے کوئی تعلق نہیں ہے ۱۱۰۸۷ م

۴۹۲۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي هَشِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِي تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَفَهَا فَلَمْ تَزَوَّجْ أَخْرَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ أَنَّكَ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّكَ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ فَقَالَ لَا حَقَّ تَذَوُّقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذَوُّقِي عُسَيْلَتَكَ

باب ۲۸۲۲ وَاللَّائِي يَكْسُنُ مِنَ الْمُحْضِنِ مِنَ تَسَاتُّعِهِمْ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ حَاجِدَةً إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا بِحَيْضِ أَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِي قَعْدَنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْ قَعْدَ تَهْمٌ ثَلَاثَةٌ أَشْهُرٌ

ابھی حیض آیا ہی نہیں ان سب عورتوں کی عدت تین ماہ ہے۔

باب ۲۸۲۳ وَأَوْلَاكِ الْأَهْمَالُ أَجَلُهُمْ أَنْ يَصْنَعَنَّ حَمَلَهُنَّ

۴۹۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أَوْ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى

أَزْوَالدِش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ پھر اسے طلاق دے دی۔ اس نے دوسرا خاوند کر لیا۔ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی یا رسول اللہ! یہ دوسرا خاوند مجھ سے ہمبستری نہیں کرتا اس کے پاس تو بس ایک کپڑے کا پھندا ہے۔ آپ نے فرمایا تو پہلے خاوند کے پاس اس وقت تک نہیں جاسکتی جب تک دوسرا خاوند سے ہمبستری کا لطف حاصل نہ کرے اور وہ تجھ سے لطف حاصل نہ کرے۔

باب ۲۸۲۲ وَاللَّائِي يَكْسُنُ مِنَ الْمُحْضِنِ مِنَ تَسَاتُّعِهِمْ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ حَاجِدَةً إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا بِحَيْضِ أَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِي قَعْدَنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْ قَعْدَ تَهْمٌ ثَلَاثَةٌ أَشْهُرٌ

مجاہد کہتے ہیں جن عورتوں کا حال ہمیں معلوم نہ ہو کہ انہیں حیض آتا ہے کہ نہیں اسی طرح وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں (ضعیف العمری کے باعث) اسی طرح وہ عورتیں (جو نابالغ ہیں) جنہیں

باب حاملہ عورتوں کی عدت وضع حل ہے

(الذہبی بن بکیر از لیث از جعفر بن ربیعہ از عبد الرحمن بن ہرمز اعرج از ابو سلمہ بن عبد الرحمن) زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں میری والدہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام سنبعہ تھا حاملہ تھی اور اس کے خاوند کا انتقال ہو گیا۔ ابوالسنایل بن بعلکب نے اسے پیغام نکاح بھیجا لیکن عورت

ملہ تمام علما نے اس پر اجماع کیا ہے کہ حاملہ کے لئے دوسرے خاوند کا موت کراشرط ہے یعنی شذ کا دخل ہو جائے اگر انزال نہ ہو اور امام من لہذا نے انزال کو شرط رکھا ہے اور سعید بن المسیب نے صرف نکاح کو بھی حاملہ کے لئے کافی سمجھا ہے اور سعید کے سوا کوئی بھی اس کا قائل نہیں البتہ خواتین کا مذہب سعید کے موافق ہے اور شہید سعد کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی ۱۲۸۷ھ اب میں عدت کو مہینہ آتا ہو لیکن بند ہو گیا ہو اس کی عدت میں اختلاف ہے اکثر فقہاء کا یہ قول ہے کہ وہ حیض کی منتظر ہے یہاں تک کہ اس عورت کو پتہ چلے جس میں حیض موقوف ہو جائے اس وقت تو مہینہ عدت کہے لیکن یہ قول باعث حرج ہے اور آسان امام مالک اور داؤد کا یہ قول ہے کہ اگر ایسی عورت کو تو مہینے منتظر کرنا چاہیے اگر حیض آئے تو مہینہ عدت کرے دوسرا نکاح کرے بعض نے کہا ان اذنبہ بکسر کے معنی ہیں کہ بائیس کی عمر میں خون آئے اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ خون حیض کا ہے یا استسقاء کا تو ایسی عورتوں کی عدت تین مہینے ہوگی ۱۲۸۷ھ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ فَقَالَ
لَهَا سُبَيْعُهُ مَا نَسْتُ نَحْتُ زَوْجَهَا تَوَلَّى عَنْهَا
وَهُي حَبْلِي فَحَطَّهَا أَبُو السَّنَائِلِ بْنِ بَعْلَكٍ فَابْتُ
لَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحَ حَبْلِي
تَعْتَدِي أَخِي الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِائَتَ
عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكحِي -

۳۹۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْدٍ عَنْ النَّبِيِّ
عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ
اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَكَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى
ابْنِ الْأَدْرِجِ أَنْ سَلَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ
أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَفْتَانِي
إِذَا وَصَعْتُ أَنْ أَكْفِمْ -

۳۹۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
الْمُسَوِّدِ بْنِ هُرْمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ
نَفَسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ
تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَعَكَحَتْ -

بَابُ ۲۸۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ
الْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ

نے اس سے نکاح کرنا منظور نہ کیا البوالسنا بل کہنے لگا جب تک دونوں
مدتوں میں سے لمبی مدت پوری نہ ہو جائے تو نکاح نہیں کر سکتی۔ یہ
سن کر وہ عورت (زوجہ کی بعد) اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئی اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا
تو (بلا تا ممل) نکاح کر لے۔

(از یحییٰ بن بکر از لیث از یزید از ابن شہاب از عبد اللہ بن
عبد اللہ) عبد اللہ کے والد عبد اللہ نے ابن ارقم کی طرف خط لکھا کہ
آپ سبیعہ اسمیہ سے دریافت کیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے کیا فتویٰ دیا تھا؟ اس نے کہا آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جب
وضع حمل ہو جائے تو دوسرا نکاح کیا جا سکتا ہے۔

(از یحییٰ بن قزعة از مالک از ہشام بن عروہ از والرش
از مسود بن ہرمہ) سبیعہ اسمیہ نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد
چند راتوں کے بعد وضع حمل کیا چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آکر دوسرے نکاح کی اجازت طلب کی اور آپ نے
اس کو اجازت دے دی۔ اس نے دوسرا نکاح کر لیا۔

باب ارشاد الہی، جن عورتوں کو طلاق دی جائے تو
وہ تین حیض تک عدت گزاریں۔

لہ وہ بڑھا تھا پھر ابو بکر بن عمار نے جو نوچا ہوا تھا اس کو نکاح کا پیغام بھیجا عورت راضی ہو گئی اور بناؤ مسکا کرنے لگی اس وقت ابوالسنا بل نے اسے یہ کہا کہ
تو چار مہینے دس دن اور وضع حمل میں سے ۱۳ سالہ ابوالسنا بل نے عدت کو یہ غلط سمجھا کر اس نے تمہارا کیا کرنا فعل وہ اپنا نکاح ملوئی کہے تو اس کے ہونے کا یہ
بواس وقت موجود نہ تھے آجائیں گے اور اس کو سمجھا بھی کر مجھ سے نکاح کرنے پر آمادگی کر دیں گے ۱۲ سالہ تو یہ آیت و اُولَاتِ الْأَحْصَالِ أَهْلُهَا أَنْ يَكُنَّ
حاصلہ کی مخصوص ہے اس آیت کی و اُولَاتِ الْأَحْصَالِ تَرْبِصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ آیت سے اُولَاتِ الْأَحْصَالِ اور حضرت علیؓ نے
یہ فرمایا کہ ابوالسنا بل تک عدت کو یہ سمجھا بھی کر مجھ سے نکاح کرنے پر آمادگی کر دیں گے اور اس کو سمجھا بھی کر مجھ سے نکاح کرنے پر آمادگی کر دیں گے
تھے جو چاہتے ہیں اس سے مبارک کہے کہ ہمارے ہوں کہ سورہ طلاق انیس ماویا اور اس سے یہ آیت تَالِئِنْ يَمْزُجُ الْوَدَّ مَعَهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَابِ مِزْجٍ ہو گئی ۱۲ سالہ

ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ
فِيْمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَا
عِنْدَهُ ثَلَاثَ حَيَضٍ يَأْتِي مِنَ
الْاَوْقَالِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لَيْلَةٌ
بَعْدَ كَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ
وَهَذَا اَحَبُّ اِلَى سَفْلِيْنَ يَعْنِي
قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ
يُقَالُ اُقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ اِذَا
دَنَا حَيْضُهَا وَاُقْرَأَتِ اِذَا
دَنَا طَهْرُهَا وَيُقَالُ مَا قَرَأْتُ
بِسَلَى قَطْرًا اِذَا الْمَرْءُ تَجَمَّعَ وَلَدًا
فِي بَطْنِهَا -

قَطْرٌ يَعْنِي لَسَمِيَّ جَلَّ نَحِيْرُهُ -

باب ۲۸۵ قِصَّةُ فَاطِمَةَ
بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلُهُ وَالْقَوْمُ
اللَّهُ رَكِبَكُمْ لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ
بُيُوتِهِنَّ اِلَى قَوْلِهِ لَيْسَ رَأً -

ابراہیم مخفی کہتے ہیں اگر کوئی شخص عدت میں
نکاح کرے پھر اسے دوسرے شوہر کے پاس تین
حیض آجائیں تو اب پہلے خاوند سے جدا سمجھی جائے
گی اور یہ حیض دوسرے خاوند کی عدت کے لئے کافی
نہ ہوں گے (جس کا نکاح فاسد تھا) بلکہ اس کے لئے
پوری عدت علیحدہ گزارنا ہوگی۔

زہری کہتے ہیں یہ حیض دوسری عدت میں بھی
شمار کئے جائیں گے سفیان ثوری (امام عظیم رحمہ اللہ
نے) زہری کا قول زیادہ پسند کیا ہے، معمر بن یثرب کہتے
ہیں کہ عرب لوگ کہا کرتے ہیں اُقْرَأَتِ الْمَرْءَةُ
عورت کا زمانہ حیض قریب آگیا یا اس کے طہر کا
زمانہ قریب آگیا، یہ بھی فقروہے مَا قَرَأَتْ بِسَلَى

باب فاطمہ بنت قیس کا واقعہ۔

ارشاد الہی ہے۔ "اپنے خداوند پروردگار سے ڈرو،
ان عورتوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو نہ وہ خود
نکلیں۔" (اس حالت میں) (نکال دینا رول ہے)

جب وہ علانیہ بدکاری کریں۔ یہ اللہ کی حدود ہیں جو کوئی ان سے تجاوز کرے گا وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا۔
معلوم نہیں شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی صورت پیدا کرے (شوہر کے دل میں محبت ڈال دے) جہاں

۱۔ حالانکہ عدت میں نکاح کرنا فاسد ہے ۱۲ منہ اور اہل مدینہ نے امام مالک سے یوں نقل کیا ہے اگر خاوند کی طلاق پہلے ایک حیض یا دو حیض گزر چکے تھے تو جو
عدت باقی رہی تھی وہ پوری کرے پھر دوسری عدت شروع کرے شافعی اور امام احمد بھی یہی قول ہے ۱۲ قسط ۱۲ تو دونوں کے لئے ایک ہی عدت کافی ہے خلیفہ
بھی یہی قول ہے ۱۳ منہ ۱۴ قسط ۱۴ تو قر و حیض اور طہر دونوں محضوں میں آتا ہے اس لئے امام ابوحنیفہ نے ثلثہ قرو سے تین حیض مراد کیے ہیں اور امام شافعی نے
تین طہر کا نام ابوحنیفہ کا مذہب ہے جس کے لئے کہ طلاق طہر میں شروع ہے نہ حیض میں اب اگر کسی نے ایک طہر میں طلاق دیا تو یا تو یہ طہر عدت میں محسوب ہوگا جیسے شافعیہ
کہتے ہیں تب تو عدت تین طہر سے کم ہو جائے گی اگر محسوب نہ ہوگا تو عدت تین طہر سے زیادہ ہو جائے گی شافعیہ جواب دیتے ہیں کہ دو طہر اور تیس طہر کے ایک حصے کو تین
طہر کہہ سکتے ہیں جیسے فرمایا النجم ۱۱ منہ معلومات حالانکہ حقیقت میں ہر گز کے دو حیض ۱۵ دن ہیں ۱۲ منہ ۱۶ قسط ۱۶ یہ صحاح کہ کہ ہیں حتیٰ جو بید کی طرف سے عراق
کا مالک مرثا تھا عمر بن خطاب سے بہت بڑا اور بہت حسین اللہ تعالیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا خاوند ابو عمر بن حفص خالد بن ولید کا چچا نادیکھا تھا اس نے میں سے
اس کو تیس طہر طلاق کہہ دیا جو باقی رہ گیا تھا فاطمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مکان اور خروج کا شکوہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تجھ کو کھانا کھا

اور نہ خیر ۱۲ منہ

تمہاری رہائش جو حسب استطاعت انہیں بھی وہیں رکھو۔ انہیں تنگ کرنے کے لئے تکلیف مت دو۔ اگر وہ پیٹ سے ہوں تو زچگی تک ان پر خرچ کرو تا بعد عیش کثیراً۔

۴۹۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقُسَيْمِ بْنِ

مُحَمَّدٍ وَاسْتَلَمَ بَنِي إِسَاءَ أَنَّ سَمْعَهُمَا يَذْكُرَانِ

أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ بَنِي الْعَامِ طَلَّقَ بِنْتَ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَأَتَقَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ

فَارْتَدَّتْ عَائِشَةُ إِلَى الْمُؤْمِنِينَ الْمَوَازِينِ

وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقَى اللَّهَ وَأَذْهَبَهَا

إِلَى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ

إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي وَقَالَ

الْقُسَيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَوْ مَا بَلَغَكَ شَأْنُ فَاطِمَةَ

بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا تَذْكُرَ

حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ كَانَ بِكَ

تَقَرُّرٌ فَحَسْبُكَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّيْءِ۔

میاں بیوی میں جو جھگڑا ہے وہ مکان سے نکلنے کے لئے کافی ہے۔

۴۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عُثْمَرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقُسَيْمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّهَا قَالَتْ مَا لَنَا طِمَئِنَةً إِلَّا تَتَقَى اللَّهَ تَعَالَى

فِي قَوْلِهِ لَا تَسْكُنُوا وَلَا تَفْقَهُ۔

(از اسماعیل از مالک از یحیی بن سعید) قاسم بن محمد و سلیمان بن

یسا ربیان کہتے ہیں کہ یحیی بن سعید بن عاص نے عبد الرحمن بن حکم

کی بیٹی کو طلاق دی تو اس کا باپ عبد الرحمن اپنی بیٹی کو وہاں سے لے آیا

یہ واقعہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے مروان (لوہی) کا

جچا) کو جو حاکم مدینہ تھا کہلا بھیجا خدا سے ڈرا اور لڑکی کو اسی گھر میں

بھیج دے جہاں اسے طلاق دی گئی ہے۔

سلیمان کہتے ہیں کہ مروان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ

جواب دیا کہ عبد الرحمن بن حکم (لوہی) کے والد نے مجھے محبوبہ کر دیا و میرا

کہنا نہیں مانتا) قاسم بن محمد کہتے ہیں۔ مروان نے یہ جواب دیا کہ

ام المؤمنین آیا آپ کو فاطمہ بنت قیس کی حدیث نہیں معلوم ہوئی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا فاطمہ کا واقعہ اگر تو نہ بیان کرے تب بھی

کیا نقصان ہے۔ مروان نے کہا اگر فاطمہ کے نکلنے کا باعث یہ تھا کہ اس

میں اور خاندان کے قربت دالوں میں نت نیا جھگڑا رہتا تھا تو یہاں

(از محمد بن بشار از غندار از شعبہ از عبد الرحمن بن قاسم انزالہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا فاطمہ بنت قیس خدا سے نہیں ملتی

جو کہتی ہے جس عورت کو طلاق بائن ملے اسے مسکن اور خیر چہ نہیں

ملے گا۔

لہ جہاں اس کو طلاق دیا گیا تھا ۱۲۸ھ عدت کو پلے نہ گئے ہیں ۱۲۸ھ وہ بھی اپنے خاوند کے گھر سے نکل گئی تھیں وہ وہاں سے عدت گزارا کرتی ۱۲۸ھ حضرت

عائشہ کا مطلب ہے کہ فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے کہیں کوئی دلیل لے کر فاطمہ کو گھر سے نکل جانا ایک عذر کی وجہ سے تھا اس عذر میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ فاطمہ کو طلاق

کوئی کہتا ہے فاطمہ بن زبان عورت تھی ۱۲۸ھ عمرہ اور اس کے خاوند یحیی بن سعید ۱۲۸ھ لیکن جس عورت کو طلاق رجعی دیا جائے اس کے لئے سب کے نزدیک مسکن

اور خیر غرضہ لازم ہو گا لیکن عدت پلے ہوئے تک تو حاملہ نہ ہو اور طلاق بائن والی کے لئے بیٹھے سلف نے مسکن واجب لکھا ہے اس آیت سے اُسکتا ہے

لیکن نفقہ واجب نہیں رکھا اور حاملہ عورت کے لئے وہی حمل تک مسکن اور خیر مستحب لازم لکھا ہے لیکن غیر حاملہ میں جس کو طلاق بائن دیا جائے اختلاف ہے

بعضے اور پر رکن چکا حنفی نے اس کے لئے بھی مسکن اور نفقہ واجب رکھا ہے کہ وہ اگر آیت عام ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل لیتے ہیں (بقیہ برائتہ)

باب ۲۸۳۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكُنَّ مِمَّا خَلَوْا اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْخِيضِ وَالْجَلْرِ

۳۹۳۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَبَّأْتُ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْفِرَ إِذَا أَصْفَيْتُهُ عَلَى بَابِ خَبَائِطِهَا كَغِيْبَةٍ فَقَالَ لَهَا عَذْرَايَ أَوْ خَلْقِي إِنَّكَ لَتَحَابِسْتَنِي أَكُنْتُ أَقْضِيَتْ يَوْمَ النَّحْوِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذَا-

باب ۲۸۳۲ وَبُعُولَهُنَّ أَنْ يَبْرُوهُنَّ فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُعْلَمُ الْبُرَاءَةُ إِذَا أُطْلِقَتْ وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ

۳۹۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحُسَيْنِ قَالَ رَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فطَلَقَهَا تَطْلِيقًا-

۳۹۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ خداوند عالم نے جو شے عورتوں کے رحم میں ودیعت کر دی ہے اسے چھپا لینا اور عورت کو جا کر نہیں یعنی حیض اور حمل چھپانا درست نہیں ہے۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از حکم از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راجع و واعد سے فارغ ہو کر مکے سے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو خیمے کے دروازے پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ مغموں کھڑی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔ اور غمی خلق تراسیدہ! تو شاید ہمیں روکے رہے گی؟ تو نے دسویں تاریخ طواف الزیارت کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں کر چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو بھر کر خیمے چل کر کوچ کر کے

باب اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ عدت کے اندر عورتوں کے خاوندان کے زیادہ حق دار ہیں یعنی رجعت کے حقدار ہیں نیز اس کا بیان کہ جب عدت کو ایک یا دو طلاقیں ملی ہوں تو کیسے رجعت کرے۔

(از محمد از عبد الوہاب از یونس از حسن بصری) معقل بن یسار نے اپنی بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا اس نے اس کی بہن کو ایک طلاق دے دی۔

(از محمد بن مثنیٰ از عبد الاعلیٰ از سعید از قتادہ) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی اس نے اسے طلاق دے دی

۱۔ مطلب یہ ہے کہ مثلاً عورت حاملہ ہو اور خاوند سے یہ نہ کہے کہ مجھ کو کوہیت ہے اس خیال سے کہ خاوند کہیں طلاق دینے میں دیر کرے اور وضع حمل کا انتظار کرے یا حیض آ رہا ہو خاوند سے کہہ دے میں پاک ہوں تاکہ خاوند جلد طلاق دے جیسے پاک ہونے کا انتظار نہ کرے ۱۲ منہ ۱۵ عربیہ یہ پیارے کہ کہیں اس سے بد عار مقصود نہیں ہے مگر واقعی اللہ تعالیٰ کو زحمتی کرے مطلق تیرے خلق میں زخم لگے ۱۲ منہ ۱۵ طواغیٹا و دواع نہ ہوا تو نہ ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث کتاب البیہ کی عن علی بن ابی اس کی مطابقت ترجمہ باب سے شکل ہے بعضوں نے کہا مطابقت کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف صفیہ کا قول ان کے حلفہ جوتے کے باب میں معتبر رکھا تو معلوم ہوا کہ خاوند کے مقابلہ میں بھی یعنی رجعت اور سقوط رجعت اور عدت گزرنے وغیرہ ان امور میں عدت کے قول کی تصدیق کریں گے ۱۲ منہ ۱۵ ابو الدیاح یا دیاح بن عامر یا عامر یا عبد اللہ بن عامر ۱۲ منہ

كَانَتْ أَحْمَةً تَحْتَ رَجُلٍ فَلَا طَهْرَ لَهَا ثُمَّ عَلَيَّ عَنْهَا
حَتَّى انْقَضَتْ وَعَلَّيْتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَيَّيْتُ مَقُولٌ
مِنْ ذَلِكَ أَنَا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدُرُ
عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ
اللَّهُ وَإِذَا أَطْلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَّغْنِ أَجَلَهُنَّ
فَلَا تَعْصُوهُنَّ إِلَىٰ إِخْرَ الْأَيَّامِ قَدْ عَاثَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفْرًا عَلَيْهِ فَتَرَكَ
الْحَبِيبَةَ وَاسْتَقْدَادَ لِأُمِّهِ

عنه نے اپنی غیرت اور غصے کو ترک کر دیا اور حکم الہی پر سر جھکا دیا (تسلیم کیا)

۳۹۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَكْبَرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
طَلَّقَ امْرَأَةً لَهَا وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقُهُ وَاحِدَةً
فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُسَيِّدُهَا حَتَّى تَطْمَئُرَ ثُمَّ تَحِيضُ
عِنْدَكَ كَحَيْضَةِ أُخْرَى ثُمَّ يَمْلِكُهَا حَتَّى تَطْمَئُرَ
مِنْ حَيْضِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا
وَحِينَ تَطْمَئُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَبَلَكَ
الْعِدَّةَ الْآتِيَةَ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ
وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ

بمیر علیحدہ رہا یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی۔ عدت گزر جانے
کے بعد اسے نکاح کا پیغام بھیجا۔ معقل رضی اللہ عنہ غیرت اور غصے
کی وجہ سے یہ پیغام منظور نہیں کر رہے تھے اور کہنے لگے جب
عدت باقی تھی اور وہ رجعت کر سکتا تھا اس وقت کو رجعت
نہ کی اب جب عدت گزر گئی تو پیغام دیتا ہے۔ چنانچہ معقل رضی
اللہ عنہ نے یہ نکاح طے نہ ہونے دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
وَإِذَا أَطْلَقْتُمُ النِّسَاءَ الْآیۃ نازل فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے معقل رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت سنائی تو معقل رضی اللہ

عنه نے اپنی غیرت اور غصے کو ترک کر دیا اور حکم الہی پر سر جھکا دیا (تسلیم کیا)

(از قتیبہ از لیث از ثابح) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی
بیوی کو بحالت حیض طلاق دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم دیا کہ وہ رجعت کر لیں۔ پھر عورت کو رہنے دیں۔ جب تک
وہ حیض سے پاک نہ ہو۔ پھر دوسرا حیض آئے۔ پھر اسے روک لے
حتیٰ کہ دوسرے حیض سے پاک ہو۔ اس کے بعد اگر چاہے تو اس طہر
میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہی زمانہ طہر اس کی عدت
کا زمانہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ)
کہ اس وقت عورتوں کو طلاق دی جائے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کوئی تین طلاقیں دینے کا
مسئلہ دریافت کرتا تو وہ فرماتے اگر تو نے اسے تین طلاقیں دی

۱۔ حالانکہ عورت چاہتی تھی کہ نکاح ہو جائے ۲۔ منہ سے سحان اللہ امان کی یہی نشانی ہے غیرت اور قوی رسم و رسوم سب پر اللہ کے حکم کے سامنے خاک و التنا پانچنے
یہ وہ کلام تھا کہ زانیہ اللہ کا حکم ہے اور غیرت کی سنت ہے اس میں بھی تنگ و عاصی نہ ہو سکتی بلکہ راجحہ و غیرہ کا قول کا نقلیہ ہے اس حدیث میں
جس رجعت کا ذکر ہے وہ عدت گزرنے کے بعد جو نکاح مجدد کی حاکم ہے اور ائمہ حدیث میں اس رجعت کا بیان ہے جو عدت کے اندر ہوتی ہے وہ رجعت عورت کے
بے اثر نہ ہو جائے اختیار کے اختلاف ہے کہ رجعت کا ہے سے ہوتی ہے امام اوزاعی اور امام مالک اور حاکم اور امام احمد و امام ابو حنیفہ
قول ہے کہ جب عورت سے جماع کیا تو رجعت ہو گئی تو زانیہ سے نہ کہے کہ میں نے رجعت کی اور امام شافعی کے نزدیک زانیہ سے رجعت کا لفظ کہنا ضروری ہے ۳۔ منہ
۴۔ یہیں سے ترجمہ باب نکاح ہے اس حدیث میں اگر کوئی طلاق دے تو رجعت کرنا صحیح ہے نزدیک واجب ہے اور مالک نے کہا کہ واجب ہے اور غیر مقلدوں کے نزدیک
تو حیض کی حالت میں طلاق دینا ہی لغو ہے طلاق نہ پیشے کا جیسے اوپر ذکر کیا ہے ۵۔ منہ سے امام شافعی نے اسے نکالا ہے کہ قرص کے معنی فعد تہن ثلثۃ قویر
میں طہر کے ہیں کہ اگر کوئی عدت میں سے لام تو وقت کا ہے یعنی وقت عدت میں حنفیہ
یہ ہے کہ طہر میں طلاق دینا تا کہ میں حیض ہو سکے اس کی عدت ختم ہو جائے ۱۲ منہ۔

لَا يَدْخُلُانِ كُنْتَ طَلَقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَتَكْرَمَ زَوْجًا غَيْرَهَا وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ الْكَلْبِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَقْتُ مَرْءَةً أَوْ مَوْتَرَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَفِي بِهَذَا.

میں تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے (اور وہ محبت کرے پھر طلاق دے)

قتیبہ کے سوا اور حضرات نے (جیسے ابوالجہم) اس حدیث میں لیث سے اتنا زیادہ نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر تو اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دے تو

اس سے رجعت کر سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (ایک طلاق کے بعد) رجعت کا حکم دیا۔

باب ۲۸۲۰ مَرَا جِعَةُ النِّكَاحِ

۲۸۳۸- حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجَعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقُ مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهَا قُلْتُ فَمَتَّعْتُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْصَى.

باب حیض دالی عورت سے رجوع کرنا

(از حجاج از یزید بن ابراہیم از محمد بن سیرین) یونس بن جبیر کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا میں نے اپنی عورت کو بحالت حیض طلاق دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا ابن عمرؓ سے کہو رجعت کر لے پھر اس وقت طلاق دے جب اس کی عدت شروع ہو (یعنی طہر کی حالت میں) میں نے کہا یہ طلاق دے چکا ہوں قابل اعتبار ہے یا نہیں؟ (یہ جو حیض میں طلاق دی) انہوں نے کہا یہ بھی کوئی بات ہے اگر طلاق دینے والا شرع کے احکام

بجالاتے سے عاجز ہو یا اجماع ہو تو کیا طلاق نہ پڑے گی؟

باب ۲۸۳۱ تَحْدِثُ الْمُسَوِّغَاتِ

زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَ الرَّهْزِيُّ لَا أَرَى أَنْ تَقْبَلَ الصَّبِيَّةُ الْمُسَوِّغَةَ عَنْهَا الطَّيِّبُ لَوْ أَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ

باب بیوی کو اپنے شوہر کے انتقال پر چار مہینے

دس دن سوگ منانا چاہیئے

زہری کہتے ہیں اگر نابالغ لڑکی کا خاوند مر جائے تو

وہ بھی (سوگ کرے) خوشبو نہ لگائے۔ کیونکہ اس پر بھی

(ان کے نزدیک) عدت گزارنا واجب ہے۔

اس روایت کو ابوالجہم نے اپنی جڑوں میں مول کیا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر کوئی اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے اور تیری نیت تین طلاق کا تھی تو وہ حرام ہو جائے گی۔ جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے ۱۲ منہ ۱۳ اگر کوئی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دے تو کیا ۱۲ منہ ۱۳ اگر کوئی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دے گا ۹ مطلب یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہو گا ۱۳ منہ ۱۴ اگر کوئی نیک نیت نہ کرے لیکن شوہر کا نیت کی نیت سے نہ پہنچے نہ سر مرد اور خوشبو لگائے نہ زعفران یا ہندی کی طرح جو زیور زینت کے لئے پہنے جاتے ہیں وہ نہ پہنچے جس ہادی شریعت میں صرف خاوند کے لئے اس کی جو رو کو چار مہینے اور دس دن سوگ کرنے کا حکم ہے اور دوسرے مردوں پر تین دن تک اس سے زیادہ بھی پر سوگ کرنا حرام اور ناجائز ہے ۱۲ منہ

۴۹۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ نَيْبِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو هَاشِمٍ أَبُو سُلَيْمَانَ بْنُ حَرْبٍ قَدِ عَتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطَيْبٍ فِيهِ صَفْصَفَةٌ خُلُوقٍ أَوْ غَيْرُهَا فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِيَ بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوَمِّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحْدِثَ عَلَى مَيِّتٍ قَوْقُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ ابْنَةِ جَعْفَرٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا قَدِ عَتَتْ بِطَيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللَّهِ مَا لِيَ بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوَمِّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحْدِثَ عَلَى مَيِّتٍ قَوْقُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم از حمید بن نافع) زینب بنت ابی سلمہ نے یہ تین حدیثیں بیان کیں۔ ایک یہ کہ میں ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب ان کے والد ابوسفیان (شام کے ملک میں) انتقال کر گئے تھے تو انہوں نے (چوتھے دن) زرد خوشبو منگائی پہلے ایک لڑکی کے خوشبو لگائی پھر اپنے رخسار پر ملی اور کہا خدا کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یاد آتا ہے کہ جو عورت اللہ پر ایمان رکھتی ہے وہ سوائے شوہر کے اور کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ نہ منائے۔ صرف شوہر کا سوگ چار دس دن تک منائے۔

دوسری حدیث :- میں ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی انتقال کر گئے۔ انہوں نے (تین دن کے بعد) خوشبو منگا کر لگائی اور کہا خدا کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت قطعاً نہیں، لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر بیٹھا ہوا سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اسے سولے اپنے شوہر کے کسی میت پر تین دن (رات) سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔ صرف شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

تیسری حدیث :- میں نے اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں ایک عورت بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیٹی کا شوہر مر گیا اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے تو کیا اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا سکتے ہیں؟ آپ نے

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُؤْتِي عَنْهَا دُجُهَا
وَقَدْ شَكِكْتُ عَلَيْهَا أَفْتَحُهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَوْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ
بَعْدَ وَفْدٍ كَأَنَّكَ إِحْدَاكُنَّ فِي الْحَاكِلِيَّةِ تَرَوْنَ
بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حَسْبُكَ هَلَكْتُ
لَزَيْنَبَ وَمَا تَرَمِي يَا لُبْعَرَةَ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ
فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَأَنِّي أَلْمَزْتُكَ إِذَا تُؤْتِي عَنْهَا
دُجُهَا وَحَلَّتْ حِفْشًا وَكَيْسَتْ شَرِيئًا بِهَا
وَلَمْ تَمْسِ طَيْبًا حَتَّى تَمُوتَ بِهَا سِتَّةَ شُحُرٍ
تُؤْتِي بِدَأْتِيَةِ حَبَا وَأُشَاةٍ أَوْ طَائِفَةٍ تَفْتَقِشُ
بِهِ فَعَلَمَا تَفْتَقِشُ بَيْنَهُمَا أَلَمَاتٍ ثُمَّ تَخْرُجُ
تُعْطِي بَعْرَةَ فَتَرْجِي ثُمَّ تَرْجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ
مِنْ طَيْبٍ أَوْ غَيْرِهِ سُبُلٌ مَا لَكَ مَا تَفْتَقِشُ
بِهِ قَالَ مَسْمُومٌ بِهِ جَلَدَهَا -

بَابُ ۲۸۳۱ الْخُلْعُ لِلْحَادَّةِ

۴۹۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي رِيَاسٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ
عَنْ زَيْنَبِ ابْنَتِهِ أَوْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ

دو یا تین بار فرمایا نہیں تھیں! پھر حکم ہوا اسے چار ماہ دس دن تک
منتظر رہنا چاہیے۔ زمانہ جاہلیت میں تو عورتیں ایک سال کے
بعد میٹگنیاں پھینکا کرتیں اور اس وقت مدت ختم کیا کرتیں۔
حمید کہتے ہیں میں نے زینب رضی اللہ عنہا سے پوچھا
میٹگنیاں پھینکنے کا کیا مقصد ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ زمانہ
جاہلیت میں جب عورت بیوہ ہو جایا کرتی تو ایک چھوٹی سی گھڑی
میں جلی جایا کرتی اور خراب کپڑے پہن لیتی خوشبو نہ لگاتی
(نہ کوئی اور زینت کرتی) چنانچہ ایک سال گزر جانے پر اس کے
پاس کوئی جو پایہ گدھایا بکری یا بزمندہ وغیرہ لے جایا کرتے اور
وہ عورت اپنا بدن اس جانور سے لگڑتی۔ اکثر یہ جانور مر جاتا پھر
باہر نکل آتی۔ اس وقت اونٹ کی ایک میٹگنی اس کے ماتم
میں دیتے وہ اپنے سامنے اسے پھینک دیتی۔ وہاں سے وہیں
وہ خوشبو وغیرہ جو چاہے لگا سکتی تھی۔

امام مالک رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا تَفْتَقِشُ بِہ
سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا "اپنا بدن اس حب نوسے
لگڑتی۔"

باب ۲۸۳۲ سَوَکُ وَالِی عَمْرٍ مَرَّ لَهَا (منع ہے)

(ان آدم بن ابی ایاس از شعبہ از حمید بن نافع از زینب
بننت ام سلمہ) ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے کہ ایک عورت کا خاوند مر گیا۔ اس کی آنکھوں کے ضائع

لہ تحقیق کہ ورت میں بال ناخن پڑے ہوئے سی پھیلی غلیظ ۱۲ منہ ۱۱ اب گویا عدت ختم ہوتی ہے ۱۲ منہ ۱۱ نہایت کپڑے بدلنے ناخن تراشی ۱۲ منہ ۱۱ کہ بہت
سال بھر بند اس سے حال میں وہ محبت کیا ہوتی ایک بھتیجی ہر جوانی اس کے بدن پر تمام زہر پڑا مادہ میل کچل کا جم جانا اور وہیں وجہ تھی کہ بدن پر گرہ لٹنے کے بعد وہ جانور
بیچارہ مر جاتا۔ (۱۱) وہ حالت اپنی جان کو بھی تکلیف اور ایک بیچارے جانور کی اور اس سے جان لینا بعضوں نے یہ سنی کیلئے کہ کبھی خیر گاہ سے لگڑتی۔ ایک
روایت میں لکھیں ہے یعنی دو ڈر اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاتی کیونکہ اس کو اپنا حال دیکھ کر شرم آتی کہ کہیں دوسرے لوگ نہ دیکھیں بعض کہتے ہیں تَفْتَقِشُ
کا معنی یہ ہے کہ اپنا سوگ اس جانور سے توڑتی بعضوں نے کہا غسل کر کے پاک صاف ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ جاہلیت کے زمانہ کی
تکلیفیں بھول گئیں اکل تو سال بھر تک انتظار کرتے دوسرے ایسے خراب جو پڑے اور ایسے پھٹے حال میں رہنا اور اسلام کے زمانہ میں تو آسانی ملی اس کی قدر
نہیں کرتیں اب چاہیے دس دن بھی تم سے صبر نہیں کیا جاتا۔ اتنے دن کسی حال میں گزر جائیں گے سرمہ نہ لگاؤ گی تو کیا مر جاؤ گی ۱۲ منہ

أَمْرًا تَوَفَّى رُؤُوسَهُمَا فَخَشَوْا عَلَيْهِمَا فَاكْتُمُوا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوا
فِي الْخُلِّ فَقَالَ لَا تَخْلُكُ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُمُ
تَمَكُّثًا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا وَشَرِّ بَيْتِي فَإِذَا
كَانَ حَوْلُ قَمَرٍ كُلِّكُمْ رَمَتْ بِعَجْوَةٍ فَلَا
حَتَّى تَمُوتَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَسَمِعْتُ
زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُخَدِّثُ عَنْ أُمِّ
حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَمْرٍ أَوْ مُسْلِمَةٍ تَوْصِي
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُخَدِّثُ قَوْلًا ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى رُؤُوسِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
أَبُو خَافِدٍ بَرَّارٌ مَاتَ دَسَّ دَسَّ دَسَّ دَسَّ دَسَّ

اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
لِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ
عُمَرَ بْنِ سَابِرٍ قَالَ أُمِّ عَطِيَّةٍ نَهَيْتُنَا
أَنْ نُخَدِّثَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِرُؤُوسِ

بَابُ ۲۸۳۲ الْقِسْطُ لِلْحَاذِلَةِ
عِنْدَ الظَّهْرِ۔

ہونے کا اندیشہ ہو گیا۔ چنانچہ وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ
سلم کے پاس آئے اور آپ سے مُرّمہ لگانے کی اجازت طلب
کی۔ آپ نے فرمایا نہیں مُرّمہ مت لگاؤ (وہ وقت یا ذہبیہ)
عورت ایک سال تک خراب سے خراب کپڑے پہنتی اور بدترین جوہر
میں پڑی رہتی۔ سال پورا ہونے پر اونٹ کی مینگی اس وقت
پھینکتی جب کتا سامنے سے نکلتا (اگر کتا نہ نکلتا تو ٹھہر رہتی)
دوبارہ آپ نے فرمایا چار ماہ دس دن تک مُرّمہ نہ لگائے۔

حمید کہتے ہیں میں نے زینب بنت ابی سلمہ سے یہ بھی سنا
وہ ام المؤمنین ام حبیبہ سے نقل کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان
رکھتی ہے کسی مرد پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں البتہ

(از مسند ابی ہریرہ از سلمہ بن علقمہ از محمد بن سیرین) ام عطیہ رضی
اللہ عنہا کہتی ہیں ہمیں تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ
کرنا منع کر دیا گیا تھا البتہ خاوند کے لئے اس سے زیادہ
کی اجازت تھی۔

باب سوگ والی عورت کو حیض سے پاک
ہونے وقت عود کا استعمال درست ہے۔

۱۔ کہیں اندھن نہ ہو جائیں اس کی آنکھوں میں درود تھا ۲۔ منہ ۳۔ ابی ہریرہ کی روایت میں یوں ہے اس کو سخت آشوب چشم ہوا اس کی آنکھ جانے کا ڈر ہو گیا اب ہریرہ
کی روایت میں یوں ہے میں ڈرتا ہوں کہ اس کی آنکھ نہ چل جائے آپ نے فرمایا پھوٹ جائے وگرنہ مر رہیں لگا سکتی
امام مالک نے ہی کو اختیار کیا کہ سوگ والی
عورت منہ سے بھی مُرّمہ نہیں لگا سکتی لیکن شافعی نے منہ سے رات کو لگانا جائز دیکھا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر آشوب چشم ہو تو سر میں کیا ضرورت ہے
اور بہت سی دوائیں ہیں مثلاً ایلو پھیجکری رسوت وغیرہ ۱۲۔ منہ ۱۳۔ خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنے کا حکم ہوا کیونکہ خاوند عورت کے لئے بڑی نعمت ہے
تو اس کے جہاں پہنچنے پر اللہ تعالیٰ نے اس نعمت تک رکھ کر مانگ دیکھا ہے جہاں نہ ملے میں جاؤں مسلمانوں نے اپنی شادی بھی سوگ کی طرح کر لی ہے سوگ اُن وقت ہوتا ہے جب خاوند
مردا ہو اور شادی میں گویا دلہن کو مرنے کی فکر کرتے ہیں اول سے سلمان لوگ یوں کہ لڑکھڑکی میں بند کر دیتے ہیں پیشاب پاخانہ کو بھی بڑی مشکل سے ادرے لپیٹے
شادی کی ریس اور ان پیاروں کا علاج کر دیتے ہیں پیاری غریب قابل رحم لڑکی کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیتے ہیں پیشاب پاخانہ کو بھی بڑی مشکل سے ادرے لپیٹے
قدم قدم بگڑتی ہوئی ٹھکر کریں کھاتی چوٹی ماتی ہے اگر قسمت سے مصیبت چھل گئی تو اس کے چل کر باندھنا ہے کی اور نکلیں کی جاتی ہیں مثلاً ہاتھ پاؤں سامنے دیر پہنچتی لچھیرنا
ہدی لگانا سر سے پاؤں تک عطر میں ڈوبنا پھولوں کے زیور پہنا نا بھاری بھاری کپڑوں کا بدن پر لانا ایسا سونا پہنا نا جس سے بھینس کان۔ غرض کیا کیا کریں اور خیریاں کہتا ہ
بندہ اشاذ قادر ہی کوئی مسلمان دلہن شادی کے بعد تندرست ہو نہ بخار یا دق یا کھاسی یا زکام میں کوہر در مبتلا رہتی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲۔

۳۹۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ
عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نَهْجِي أَنْ نُحِدَّ عَلَى
مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَوْ رُبْعَةِ أَشْهُرٍ
وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ
قُبُورًا مَصْبُوعًا إِلَّا تَوْبَ عَصَبٍ وَقَدْ رَجَّصَ
لَنَا عِنْدَ الظُّهْرِ إِذَا اعْتَسَلَتْ أَحَدُ أَتَامِنَ
مَحِيضَهَا فِي بُدْءٍ مِّنْ كُسَيْتِ أَطْفَارٍ وَكُنَّا
نَهْجِي عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْقُسْطُ وَالْكُسَيْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ

بَابُ ۲۸۳ تَلْبِيسِ النِّجَاحَةِ

تِلْبَاسُ الْعَصَبِ -

۳۹۴۳- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَوْثٍ عَنْ
هَشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ
لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ
تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا
تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ قُبُورًا مَصْبُوعًا إِلَّا
تَوْبَ عَصَبٍ - وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ قَالَتْ
حَدَّثَنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَمْسُ طَبِيئًا إِلَّا أَدْنَى
طَبْرِهَا إِذَا طَهَرَتْ بُدْءٌ مِّنْ قُسْطٍ وَأَطْفَارٍ

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد بن زید از ایوب از حفصہ بنت سیرین) ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں شوہر کے علاوہ اور کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے کی ہمیں ممانعت تھی صرف شوہر کے لئے چار ماہ دس دن کا سوگ تھا۔ ہم لوگ سرمرہ یا خوشبو استعمال نہ کرتے تھے نہ رنگین کپڑے پہنا کرتے البتہ یمن کا رنگین کپڑا پہننے کی اجازت تھی۔ حیض سے فراغت ہوتی تو ظفار کا کچھ عود استعمال کرنے کی اجازت تھی۔ عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے کی بھی ممانعت ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کُست اور قُسط ہم معنی ہیں (عود کو کہتے ہیں) جیسے کا فوراً اور قافور ہم معنی ہیں۔

باب سوگوار عورت یمن کے دھاری دار کپڑے یا بننے سے قبل رنگے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے۔

(از فضل بن دُکین از عبد السلام بن حرب از ہشام از حفصہ بنت سیرین) ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے وہ سولے شوہر کے اور کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ نہ کرے اور سوگ میں سرمرہ یا رنگین کپڑا بھی نہ پہنے البتہ وہ کپڑا جو بننے سے پہلے رنگا ہوا ہو (یا یمنی دھاری دار کپڑا) پہن سکتی ہے۔

انصاری کہتے ہیں کہ ہشام نے بحوالہ حضرت حفصہ بنت سیرین حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے کہ آپ نے منع کیا۔ اور خوشبو بھی استعمال نہ کرے البتہ بعد فراغت حیض محوڑا سا عود یا ظفار استعمال کر سکتی ہے۔

لے تو کاف قاف سے اور تا ط سے بدل جاتی ہے ۱۲ منہ سے کسی بہت پر خاندان کے سواتین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ۱۲ منہ ایک تہہ کی خوشبو ہے

باب ۲۸۳ وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ
مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا لَا يَنْصِفُونَ
بِأَنْفُسِهِمْ إِلَىٰ أَخِيهِ الْأَيَّةِ -

۳۹۴۳۔ **حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مَتَّعٍ**

قَالَ أَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
 شَيْبَلُ بْنُ أَبِي نُجَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 يَتُوقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ
 كَانَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَعْتَدُ عِنْدَ أَهْلِ دَوْجِهَا
 وَاجِبًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يَتُوقُونَ مِنْكُمْ
 وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ
 مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَوَّجَ
 فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْتُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ
 مِنْ مَّعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ
 السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرِينَ لَيْلَةً
 وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا
 وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
 غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
 فَا لَعِدَّةً كُنْهَا وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةَ عِدَّتُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا
 فَتَعَدَّتْ حَيْثُ شَاءَتْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
 غَيْرَ إِخْرَاجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ

باب خداوند عالم کا ارشاد (آیت) تم میں سے جو
 لوگ ہوں توں کو چھوڑ کر مر جاتے ہیں تا بہما تَعْمَلُونَ
 بِنَفْسِهِمْ۔

(از اسحاق بن منصور از روح بن عبادہ از شبل از ابن

ابی نجیح) مجاہد سے مروی ہے کہ اس آیت میں یعنی مَا لِيْ بِنَفْسِيْ
 يَتُوقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا تَنْتَرِبْنَ عَنْ مَوْتِ
 کی عدت کا بیان ہے۔ یہ عدت عورت کو خاوند کے گھر والوں کے پاس
 واجب ہے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَالَّذِينَ
 يَتُوقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ
 مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ الْآيَةَ اس آیت میں اللہ تعالیٰ
 نے سات مہینے میں دن بڑھا کر سال پورا کر دیا۔ یعنی خاوند کے
 انتقال کے بعد ایک سال تک عورت کو اختیار ہے خواہ وہ وصیت
 کے مطابق ایک سال تک خاوند کے گھر والوں کے پاس رہے
 خواہ وہاں سے چلی جائے۔ غَيْرَ إِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے کہ
 خاوند کے عزیزوں کو عورت کا نکال دینا درست نہیں البتہ
 اگر وہ خود چلی جائے تو خاوند کے گھر والوں پر کچھ گناہ نہیں۔ عرض
 چار ماہ دس دن تک سسرال میں عدت گزارنا واجب ہے باقی
 سات ماہ بیس دن عورت کا اختیار ہے۔ ابن ابی نجیح نے
 مجاہد سے نقل کیا۔

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
 کہا اس آیت (اربعة اشھر وعشرون) نے اس عدت کو منسوخ
 کر دیا جس کا ذکر متاعاً الى الحول غیر اخراج کی آیت میں ہے اب

لے چار مہینے دس دن پڑے کہ ۱۲ مہینہ ۱۰ دن جب تک کہ سال پورا نہ ہو ۱۲ مہینہ ۱۰ دن اگر عدت سات مہینے میں دن اور یعنی ایک سال پورا ہونے تک پنے سسرال میں
 رہتا چاہے تو سسرال اس کو نکال نہیں سکتے غیر اخراج کا یہی مطلب ہے۔ نہ مذہب خاص مجاہد کا ہے انہوں نے یہ خیال کیا کہ ایک سال کی عدت کا حکم بعد میں اترا ہے اور
 چار مہینے دس دن کا پہلے اودھ تو ہو نہیں سکتا کہ نسخ منسوخ سے پہلے اترے اس لئے انہوں نے دونوں آیتوں میں یوں جمع کیا باقی تمام مفسرین کا یہ قول ہے کہ ایک سال کی
 عدت کی آیت منسوخ ہے اور چار مہینے دس دن کی آیت اس کی نسخ ہے اور پہلے سال کی عدت کا حکم ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کم کر کے چار مہینے دس دن رکھے اور دوسری آیت
 اتاری ۱۲ مہینہ

اَعْتَلَتْ عَنْ عِنْدَ اَهْلِهَا وَتَسَكَّنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا
وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْتُمْ قَال عَطَاءٌ ثُمَّ حَبَاءُ
الْبَيَوَاتِ فَتَنِمَ الشُّكْنَى فَتَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ
وَلَا تُسَكِّنُ لَهَا -

تو خاوند کے وارث اہم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

عورت کو اختیار میسر ہے جہاں چاہے وہ عدت گزارے اور یہ قول
تَغَيَّرَ اَحْذَرُ اِجْزِ بھی منسوخ ہو گیا۔ عطا و یہ بھی کہتے ہیں کہ عورت کو
اختیار ہے خواہ خاوند کے گھر میں عدت گزارے جیسے اس نے وصیت
کی ہو خواہ وہاں سے نکل کر اور کہیں عدت گزارے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے اگر عورتیں دستور کے مطابق اپنے فائدے کی کوئی بات کریں۔

عطا کہتے ہیں پھر اس کے بعد آیت میراث نازل ہوئی اس نے بھی خاوند کے گھر میں خواہ مخواہ رہنے کو منسوخ کر دیا۔
اب عورت (وفات کی) عدت جہاں چاہے وہاں گزارے اور اس عورت کے مسکن کا خرچ عدت تک خاوند پر لازم نہ ہوگا۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم
از حمید بن نافع از زینب بنت ام سلمہ) ام المؤمنین ام حبیبہ
رضی اللہ عنہا کے پاس جب ان کے والد ابو سفیان رضی اللہ عنہ
کے انتقال کی خبر پہنچی تو ان کی وفات سے دن کے بعد خوشبو منگوا کر
دونوں بازوؤں پر ملی اور (پھر) فرمایا اگرچہ مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں
مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور
قیامت پر ایمان رکھتی ہے وہ شوہر کے علاوہ اور کسی کا سوگ تین
دن سے زیادہ نہ منائے صرف شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک
منایا جائے۔

۴۹۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَافٍ عَنْ زَيْنَبِ
ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي
سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَحْوُ أَبِيهَا دَعَتْ بِطَيْبٍ
فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ مَا لِي يَا طَيْبُ
مِنْ حَاجَةٍ تُولَا آتِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوُفُّ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُجِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ
أَعْلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا -

باب ۲۸۳۵ مَهْرُ النِّجَى وَالنِّكَاحِ
الْفَاسِدِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَوُفَّيَتْ
مُحْرَمَةً وَهِيَ لَا يَشْعُرُ فَرَقَ
بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَ

باب ۲۸۳۵ مہر النجی اور نکاح

امام حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر نادانستہ ایسی عورت
سے نکاح ہو جائے جو دراصل حرام ہے تو اس عورت
کو خاوند سے جدا کر دیں گے مگر جو کچھ وہ لے چکی وہ اسی

لہ خواہ مسرلین خواہ سیکے میں ۱۲ منہ لے کیونکہ وفات اسی طرح تین طلاق کے بعد خاوند کے گھر میں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں خاوند کے گھر میں عدت گزارا اسی وقت عدت پر واجب
ہے جب طلاق ہوگی پھر کہ خاوند کے رجوع کرنے کی امید ہوتی ہے ۱۲ منہ لے تیار نہ گھر سے نکل جائیں ۱۲ منہ لے جیسے اس آیت فان زوجین فلا جناح علیکم منسوخ
کر دیا تھا ۱۲ منہ خواہ مسرلین لے خواہ سیکے میں چلی جائے ۱۲ منہ لے اس کو اب انبیا نے منسوخ کیا ۱۲ منہ لے یعنی اس سے نکاح حرام ہے جیسے ماں بہن وغیرہ ۱۲ منہ لے
کیونکہ نکاح صحیح نہیں ہوتا ۱۲ منہ

لَيْسَ لَهَا غَيْرُكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ
لَهَا صَدَاقُهَا۔

۳۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ
حُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ۔

۳۹۳۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي مَجْجِفَةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الْوَأَشِشَةَ وَالْمُسْتَوِشِمَةَ وَالْأَكْلَ
الرَّيْبُ وَمَوْكَلَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ
وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ۔

۳۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحَادَةَ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

بَابُ ۲۸۳۶ الْمَهْرُ لِلْمَرْأَةِ
عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدُّخُولُ أَوْ طَلْقُهَا
قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيئِ

۳۹۳۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرَّارَةَ

کا ہو چکا۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ ملے گا۔ مگر امام
صاحب کا بعد کا قول یہ بھی ہے اسے مہر مثل ملے گا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از ابو بکر بن عبد الرحمن)
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کتے کی قیمت، نجومی کی شیرینی (مزدوری) رنڈی فاحشہ
کی خروچی سے منع فرمایا۔

(از آدم از شعبہ از عون بن ابی مجیفہ) ابو مجیفہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گلہ لانے والی
عورت، سود خوار اور سود کھلانے والے پر لعنت کی نیز کتے کی قیمت
اور رنڈی کی خروچی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر بھی
لعنت کی۔

(از علی بن جعد از شعبہ از محمد بن جحادہ از ابو حاتم) حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
لوٹنوں کی حرام کمائی (مثلاً زنا کی کمائی) سے منع فرمایا۔

باب وہ بیوی جس کے ساتھ صحبت کر
لی گئی ہے صحبت کا کیا معنی ہے؟ دخول یا مس سے
قبل بیوی کو طلاق دینا۔

(از عمرو بن زرارہ از اسمعیل از ایوب) سعید بن جبیر

لے ہی اکثر علماء کا قول ہے بعضوں نے کہا جو مہر طہر اتفاق ہی ملے گا ۱۲ منہ ۱۲ منہ جو غیب کی بات بتا کر وہ کہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ سب کمائیاں حرام
ہیں بعضوں نے شکاری کتے کو بیع درست رکھی ہے اب جو مولوی شائع رنڈیوں کی عورتیں کھاتے ہیں یا خال قعود گندے کر کے رنڈیوں سے یہ لیتے ہیں
وہ مولوی شائع کا ہے کوہیں اچھے خاصے حرام عورتیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ جماع کرنا یا غلوت ہو جانا امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور ملائی اور مالک کو نہ کایہ مذہب
ہے کہ جب عورت مرد میں غلوت ہو جائے بعد ازاں نہ کر لے پودہ ڈال لے تو پس پورا حرام واجب ہو گیا اگر مرد اور عورت میں کوئی جماع کا مانع نہ ہو مثلاً
بیماری یا دوزہ یا حیض وغیرہ اور امام شافعی کا یہ قول ہے کہ پورا مہر جب ہی واجب ہو گا جب جماع کرے ۱۲ منہ

قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ
رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَسَرَّقَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي
الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا
كَاذِبٌ فَهَلْ مَعَكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ
اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مَعَكُمَا
تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَسَّرَقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ
فَقَالَ لِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الْحَدِيثِ كُنْتُ
لَا أَرَاهُ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَا لِي
قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ
وَحَلَّتْ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ
مِنْكَ -

کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مسئلہ دریافت کیا اگر
کسی مرد نے اپنی بیوی پر زنا کاری کی نہمت لگائی (تو کیا حکم ہے؟)
انہوں نے جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بائنی عجلان
کے ایک زن وشو میں (اسی طرح کے مقدمے میں) علی کی گواہی
مہی آپ نے فرمایا تھا خدا جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور
جھوٹا ہے۔ بتاؤ کون تو یہ کرتا ہے؟ مگر دونوں میں سے کسی نے
بھی تو یہ نہ کی تو آپ نے پھر فرمایا خدا کو خوب معلوم ہے کہ تم
میں سے ایک جھوٹا ہے لہذا کون تو یہ کرے گا؟ مگر دونوں نے
انکار کیا۔ چنانچہ آپ نے دونوں میں جدائی کرادی۔

ایوب سختیائی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا مجھے
محسوس ہوتا ہے تم نے ایک بات اس حدیث میں چھوڑ دی وہ یہ
ہے کہ تمہرے کہنے لگا اب میرا مال تجھے واپس کرادیجئے! آپ نے فرمایا
اب تیرا مال تجھے واپس کیسے ملے گا۔ یا تو تو سچا ہے (عورت نے بکری
کی ہے) جب بھی تو اس عورت سے دخول کرچکا ہے۔ اگر جھوٹا ہے تب تو بالکل مستحق نہیں ہے۔

**بَابُ ۲۸۳ التَّائِبَةِ الَّتِي
لَمْ يُفْرِضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ
النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ إِلَى
قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَمْتَحِنُ عَلَيْكُمْ**

باب جس عورت کا مہر مقرر نہ ہوا ہو اسے کچھ
فائدہ پہنچانا۔

ارشاد باری ہے "تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں
سے صحبت سے پہلے اور مہر مقرر کرنے سے پہلے انہیں
طلاق دے دو تو انہیں کچھ متعہ دو (فائدہ پہنچاؤ)"

لہ کہنے لگے ہم سچے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ جبکہ حضرت جردورس روایت کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ دو حال سے خالی نہیں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی اس عورت سے
صحبت کرچکا ہے یہیں سے باب کا پہلا مطلب نکلتا ہے مگر فی الغنی کہتے ہیں دخلت بہا سے یہاں جماع مراد ہے کیونکہ دوسری روایت میں ما احللت
من فرجہا ہے اور باب کا دوسرا مطلب حدیث کے مفہوم سے نکلا یعنی اگر وہ مرد اس عورت سے صحبت نہ کرچکا ہوتا تو بے شک اگر
اس نے سارا مہر ادا کر دیا ہوتا تو اس سے اس کو کچھ یعنی نصف واپس ملتا ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ تھنہ اس عورت سے صحبت بھی کی اور پھر اس کو بیعت
سہو کیا ۱۲ منہ ۱۵ کے سلوک کے طور پر کچھ دینا کریم یا زور دیا نقد ۱۲ منہ ۱۵ اس متعہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ حنفیہ اور عطار اور شعبی
اور حنفی کا قول ہے کہ یہ متعہ اس عورت کے لئے واجب ہے جس کا مہر مقرر نہ ہوا اور صحبت سے پہلے طلاق دے دیا جائے۔ بعضوں نے کہا
کہہ کے لئے متعہ واجب نہیں امام مالک سے یہی متقول ہے۔ امام بخاری کا مسیلان دوسرے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ

وَقَوْلِهِ وَالْمُطَلَّقَاتُ مَتَاعٌ
بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ
وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي لَهْلِ عِنْتَةٍ مُتَعَرِّجِينَ
طَلَقَهَا زَوْجَهَا -

مالدار اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی قدرت
کے مطابق دے اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ تک۔
اللہ تعالیٰ (اسی سورت میں) فرماتے ہیں طلاق عورتوں
کو دستور کے مطابق دینا پرہیزگاروں پر لازم ہے۔
لعان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر

نہیں کیا یعنی جب مرد طلاق دے (تو لعان والی عورت کو متعہ دینا ہوگا یا نہیں)

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا سَفْلِينُ عَنْ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَا عَيْنِينَ حَسَابُكُمَا
عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي قَالَ لَأَمَّا لَكَ
إِنْ كُنْتَ مَدَدْتُ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ
مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا
فَذَلِكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا -

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو از سعید بن جبیر)
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے لعان کرنے والے مرد اور عورت سے کہا اب اللہ تم سے حساب
لے گا۔ مرد سے فرمایا اب عورت سے تیرا کوئی تعلق نہیں رہا وہ
کہنے لگا یا رسول اللہ میرا مال (مجھے ملنا چاہئے) آپ نے فرمایا
اب مال کیسے ملے گا؟ اگر تو سچا ہے تو بھی مال اس لطف
اندوزی و مباشرت کے عوض ہے جو تو نے اس سے کی، اور
اگر تو جھوٹا ہے تو بدرجہ اولیٰ اس حق سے بعید تر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحیم والا

کتاب نفقہ (بیوی بچوں کیلئے اخراجات مہربان)

باب بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔
(اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتے ہیں۔ اے پیغمبر! تجھ سے

کتاب التفقات

یاد ۲۸۳ فضل التفقہ علی
الزہد وکیسئلونک ما ذلینفقون

لے یہ متعہ ہر کے سوا ہے ان کا کوئی انکار مقرر نہیں ہے جتنا ہو سکے دے سکتے ہیں میں درہم کم سے کم ہے اور نصف مہر سے زیادہ نہیں ہے امام حسن رضی اللہ عنہ
دس ہزار درہم متعہ میں دیئے ۱۲ منہ ۱۵ جو جھوٹا ہے اس کو ستر اے ۱۲ منہ

سلسلہ جو روایا لکھ کر کے خیر سے ۱۲ ہجری تک دونوں کی اصلاح کر دیوے جان انشاء اللہ ہر صاحب جامع اور فضیلت والا دین ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی تکمیل کا حکم ہے جو دونوں عزیزوں کو کھلا نا پائا یا کھانکھا نا پیتا ہے دنیا کا وہ خدا ہے اس کے بعد اربعہ پائے ہے اس سے آخرت کی تکمیل کی تعلیم الشریعہ کی راہ میں دوا خوں کو جس میں دین و دنیا دونوں کی اصلاح کا حکم تھا وہ دین و دنیا دے کو خراب ہو جائیں نہ دنیا درست کھیں اندھ دین اور جن میں دنیا کی اصلاح کا ذرا بھی حکم نہ تھا نہ فقیہی اور دینی عقلی اس دین والے ساری دنیا کے حاکم بن جائیں ہمارے زمانے میں بعض مسلمانوں سے کہو کھا نا بداعت اور تجارت اور صنعت و حرفت اور تحصیل علوم اہل کمالات اور ہر شے کرتی کو تو جواب دیتے ہیں اچھی یہ دنیا کے وہ خدا سے ہیں لیکن ان کو آخرت کی فکر کرنے کا چاہیے۔ اے بے وقوف! ہمارے دین میں تو دونوں کی اصلاح کا بار بھی ہے البتہ ثنائی نہ فرمایا بلکہ تہ تکفیر و توفی الدنیا والآخرۃ لطف ہے کہ یہ اہل علمان محنت سے دل جم کر کرنا چاہیے کہ ہم کو آخرت کی فکر کرنا چاہیے اور ان ابدیوں سے آخرت کی فکر بھی کرنا نہیں ہوتی ان مسلمانوں نے آخرت کو بھی بجا کر دیکھا ہے دیکھ چکے ہیں انہوں نے اپنے دین کا بھی کیسا عمدہ انتظام کر رکھا ہے یہ ممکن نہیں کہ ایک جاہل ناخدا نہ شخص ان کے جہت میں لوگوں کی امامت کرے نہ کسر کلا میں ماشا اللہ عیسیٰ دینا خراب ہے دین اس سے بھی نیا وہ خراب ہے مسلمان حکومتوں میں نہ نماز کا بندوبست ہے نہ دروڑے کا مسلمان بادشاہ اور رئیس عید یا جمعہ تک کی نماز کھلے مسجد نہیں آتے قاضی اور محاسب اور پیش امام و لوگ کئے جاتے ہیں جو اہل کمال نہیں جانتے مسجد میں اہل علم کے موجود ہوتے جو کئے جاہل امام بن جاتے ہیں جو بدعتی ہیں نماز خراب کرتے ہیں اندھوں کو بھی کیا آخرت کی ہی اصلاح ہے مسلمان! انہیں بلے ڈھب کرنے کا مقام ہے نہ دین درست رہ نہ دنیا ہی حیرت لوانا والا نہ اس پر دعوای کر جائے یہ بارہویہ نہیں کوئی عقل مند نہیں کیا ضرب و تہلہ ہے ۱۲ سنہ ۱۱۸۱ھ اس کو عیدین محمد اور عید انشر میں محمد نے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۱۸۱ھ سے عزراؤں میں کوئی کی نہیں

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ تَوْرِيْنٍ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَدَّيْرِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْوَكَ وَالْيُسْكِينِ
كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقَاتِلِ لِلْيَلَاءِ
الْإِهْلَامِ

۴۹۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ نِيَّ وَأَنَا
مَرِيضٌ بِهَكَةٍ فَقُلْتُ لِي مَالٌ أَوْ صِوْتُ
يَهَيِّئْ لِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّطْرُ قَالَ لَا
قُلْتُ فَالْثُلُثُ قَالَ الْثُلُثُ وَالْثُلُثُ كَيْفَ
إِنْ تَدَعَيْتَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ
تَدَعِيَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي
أَيْدِيهِمْ وَمِنْهَا أَنْفَقْتَ فَمَوْلَاكَ مَدَقَّةُ
حَقِّ الْقَسْبَةِ تَرْفَعُهَا فِي أَمْوَالِكَ وَ
لَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعَكَ يَنْتَعِمُ بِكَ نَاسٌ وَ
يَصْطُرُّ بِكَ الْآخَرُونَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص بیوگان اور مساکین کی پرورش کے لئے
دوڑ دھوپ کرے اس کا ثواب ویسا ہے جیسے راہِ خدا میں
جہاد کر رہا ہے۔ رات بھر نماز میں کھڑا رہے اور دن کو روزہ
رکھ رہا ہے۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از سعد بن ابراہیم از عامر بن عبد
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ سے سنی بیمار
ہو گیا تھا آپ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! میں مالدار ہوں کیا میں اپنے سامانے
مال کو راہِ خدا میں دینے کی وصیت کر جاؤں؟ آپ نے فرمایا
نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھے مال کی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔
میں نے عرض کیا تہائی مال کی؟ آپ نے فرمایا اچھا تہائی مال
کی (راہِ خدا میں وصیت کر سکتے ہو) گو تہائی مال بھی زیادہ ہے۔
بات یہ ہے کہ اگر تو اپنے (مرنے کے بعد) وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے
تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج اور ہاتھ پھیلانے والا
چھوڑ جائے۔ دیکھو تو جو کچھ بھی خرچ کرے اس میں تجھے صدقے
کا ثواب ملے گا۔ اس لقمے میں بھی ثواب ملے گا جو تو اٹھا کر اپنی
بیوی کے منہ میں ڈالے اور اللہ تیرا درجہ بلند کرے (تجھے مجاہد و حکم
بنائے) تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمان قوم کو) فائدہ پہنچے اور کچھ لوگوں کو (کفار کو) نقصان پہنچے۔

۱۔ یتیموں اور یتیم خانوں اور محتاجوں کی پرورش بھی مسلمانوں نے بالکل چھوڑ دی ہے نقصان دہ ہے اپنے بچوں میں
اس کا بھی غائب انتظار کیا ہے ان کی قوم کا کوئی شخص محتاج کی وجہ سے دوسری قوموں میں جا کر نہیں ملتا لیکن مسلمانوں کی لاچار دہائی کی وجہ سے ان کی بیوائیں اور یتیم بچے مجبور
ہو کر عیسائیوں میں جا کر مل جاتے ہیں مسلمانوں میں جا کر دیکھو تو عجیب نظر آتا ہے بڑے بڑے املاہ درویش اور ان کے عالی شان محل اور مکانات پر مختلف سواہیل
پر سوار ہو کر نکلتے ہیں کوئی رئیس اور امیر ان میں چاروٹے بدلتے ہیں رات اور دن کاغذوں پر لکھتے ہیں اور نافع کے جیسوں اور شادی بیاہ میں بڑا خرچہ دیتے ہیں اور خود دہائی
کے محلوں میں یتیم لڑکے لڑکیاں اور بیویاں رکھتی رہتی ہیں ان کی خبر تک نہیں لیتے جس کی سلاہ راست میں جا کر دیکھو تو کوئی محتاج غار نظر آتا ہے تو کوئی یتیم خانہ
کہیں بیرونہ فتنہ کا سر اٹھاتا ہے غریب عجیب نہر حاد صدقہ ہے اللہ کا تہ نہیں قواد کیا ہے ان کی عقل اور دماغ ہر گز نہیں ۱۲۷۰ء جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرفِ مدینہ کے لئے تشریف لے گئے تھے
۱۲۷۰ء میری ایک بیٹی چار کوئی دارت جس میں ۱۲۷۰ء اللہ کا حکم بحال ہے اللہ کا تہ نہیں قواد کیا ہے ان کی عقل اور دماغ ہر گز نہیں ۱۲۷۰ء جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرفِ مدینہ کے لئے تشریف لے گئے تھے
۱۲۷۰ء میری ایک بیٹی چار کوئی دارت جس میں ۱۲۷۰ء اللہ کا حکم بحال ہے اللہ کا تہ نہیں قواد کیا ہے ان کی عقل اور دماغ ہر گز نہیں ۱۲۷۰ء جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرفِ مدینہ کے لئے تشریف لے گئے تھے
۱۲۷۰ء میری ایک بیٹی چار کوئی دارت جس میں ۱۲۷۰ء اللہ کا حکم بحال ہے اللہ کا تہ نہیں قواد کیا ہے ان کی عقل اور دماغ ہر گز نہیں ۱۲۷۰ء جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرفِ مدینہ کے لئے تشریف لے گئے تھے

باب ۲۸۳۹ وجوب النفقة على الأهل والعیال

۳۹۵۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا آدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غَنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعْمَلُ تَقُولُ الْمَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطِيعَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلَّقَنِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَطِيعْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي وَيَقُولُ الْإِبْنُ أَطِيعْنِي إِلَى مَنْ تَدْعُنِي فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَذَا مِنْ كَيْسِ آدِيِّ هُرَيْرَةَ -

۳۹۵۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسَارٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غَنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعْمَلُ -

باب بیوی بچوں کو نان نفقہ دینا واجب ہے

(از عمر بن حفص از والدش از امش از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ وہ افضل ہے جسے دے کر صدقہ دینے والا مال دار رہے اور (بہر حال) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے تھ پہلے ان لوگوں کا خرچہ دے جن کا تو گھبران ہے۔ بیوی کہتی ہے مجھے خرچہ دے ورنہ طلاق دے۔ غلام کہتا ہے کھلائیے تو کام لیجئے۔ بیٹا کہتا ہے مجھے کھلائیے مجھے کس پر آپ چھوڑتے ہیں؟ میرے اخراجات برداشت کیجئے۔

لوگوں نے دریافت کیا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ حدیث آپ نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی؟ انہوں نے کہا نہیں یہ میں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے۔

(از سعید بن عفیر از لیث از عبد الرحمن بن خالد بن مسافر از ابن شہاب از ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خیرات وہی ہے کہ دینے والا خود غریب نہ ہو جائے اور صدقہ پہلے پہلے ان لوگوں کو دے جو تیری پرورش میں ہیں (جن کی کفالت تیرے ذمہ ہے)

۱۔ اس طرح ماں باپ داد ادا کرنا کافی واجب وہ محتاج ہوں اس طرح اپنے غلام کو بھی کالین جو دن گزار جائیں ان کا خرچہ دینا واجب نہیں یہاں تک کہ اسے اپنی بیوی کی کڑشتہ دنوں کا خرچہ دینا واجب نہیں خیر کا یہی قول ہے ۱۲۰۰ سنہ ۱۱۸۱ھ میں اعتدال کے ساتھ خیرات کے یہ نہیں کہدار مال لٹا دے اور محتاج ہو کر بیٹھے ایک ایک سے مانگتا چکر اویسہ حرام حسن سے کہنے شروع ہوئے کہ انہوں نے علی بابا پانچا سال سبب خیرات کر دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو کچھ دوسری آمدنی کی امید تھی تو گویا مالدار ہے ۱۲۰۰ سنہ ۱۱۸۱ھ میں اولاد دینے والا ہاتھ اور پیٹے والا مانگنے والا ہاتھ ۱۲۰۰ سنہ ۱۱۸۱ھ میں مطلب یہ ہے کہ سب لوگوں کو خرچہ دینا خیرات پر مقدم ہے۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بیٹے کا خرچہ باپ پر واجب ہے جب بیٹا نان مانگے اور محتاج ہو یا بالغ ہو مگر محتاج ہو اس طرح باپ کا بیٹے پر ۱۲۰۰ سنہ ۱۱۸۱ھ میں تو اتنی عادت مندرج ہوئی گویا حدیث دہان تک ختم ہو گئی وابد ایضا قبول تک۔ جمعہ نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ انکار کی ماہ سے کہا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں تو کیا میں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے ۱۲۰۹ سنہ

بَابُ ۲۸۳ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ
قُوَّتِ سَنَةِ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ
نَفَقَاتِ الْعِيَالِ -

۳۹۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوَّتَ سَنَتِهِمَا وَبَعْضَ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يُخْضِرْنِي ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَافِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ مَغْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوَّتَ سَنَتِهِمْ -

خود رکھ چھوڑتے تھے

۳۹۵۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنُ الْحَدَّثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَكَرَّرْتُ ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكُ أَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذَا تَأَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُقْمَنَ وَ

بَابُ اپنے اہل و عیال کے لئے ایک سال کے اخراجات جمع کر دینا اور ان کا طریقہ خرچہ

(از محمد بن سلام از کعب از ابن عیینہ) معمر کہتے ہیں مجھ سے سفیان ثوری نے دریافت کیا کہ وہ آدمی جو اپنے بیوی بچوں کے اخراجات سال بھر یا اس سے کم کے لئے جمع کر لے اس شخص کے متعلق کچھ معلوم ہے کیا حکم ہے؟ معمر کہتے ہیں مجھے اس وقت کسی حدیث کا خیال نہیں آیا پھر مجھے وہ حدیث یاد آئی جو ابن شہاب نے مجھ سے بیان کی انہوں نے مالک بن اوس سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر (ایک یہودی قبیلہ) کے باغ بیچ کر اس کی آمدنی سے ازداج مطہرات کی ایک سال کی

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل) ابن شہاب مالک بن اوس بن حدثان سے روایت کرتے ہیں، ابن شہاب کہتے ہیں پہلے محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے امام مالک کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس کے پاس گیا ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا ایک بار میں گھر میں تھا اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے ایک شخص مجھے بلانے کے لئے آیا۔ میں روانہ ہوا اور حاضر خدمت ہوا میں نے دیکھا ان کا دربان یزق نامی آکر کہنے لگا آپ عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف

۱۔ باب کا دوسرا ترجمہ حدیث سے نہیں نکلتا یہ جواب کی حدیث میں ہے کہ آپ سال بھر کا خرچہ رکھ لیتے تھے اس حدیث کے خلاف نہیں ہے میں یہ کہ آپ کل کے لئے کہہ رہے تھے کیوں کہ دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ معاملہ اپنے نفس کے لئے کہہ دیتے اب یہ جو روایت ہے کہ وفات کے وقت آپ کی ذرہ کچھ جو کہ مالک یہودی پاس کر رہے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ لایعزہ کا خرچہ اہل و عیال کا نکال رکھتے مگر غیر معمولی مہانوں کے آبلانے سے وہ سال سے پیشتر ہی کٹھا جاتا تو قرض لینے کی ضرورت پڑتی قسطلانی نے کہا مالک بن اوس کے واسطے سال بھر کا خرچہ یا عذر فراہم کرنا اور کہہ چھوڑنا تو کل کے خلاف نہیں ہے کیونکہ سید التوکل بن علی رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا ہے اور اسباب کا ترک کرنا تو کل کے لئے ضرور نہیں ہے بلکہ منع ہے اسباب مال کر کے مجبور نہ ہونے کے جو سبب اسباب ہے یہی توکل ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ جو خالص ضرورت صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنے میں آئے ۱۲ منہ ۱۲ منہ باقی جہاد وغیرہ کے سامان میں صرف کرتے ۱۲ منہ

زیر اور سعد بن ابی وقاص آپ سے ملنا چاہتے ہیں، اجازت طلب کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں چنانچہ برفانے انہیں اجازت دی۔ وہ حضرات آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کر کے بیٹھ گئے۔ برفا تھوڑی دیر بعد پھر آیا اور کہنے لگا آپ سے علیؓ اور عباسؓ ملنا چاہتے ہیں (آپ اجازت دیتے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں چنانچہ برفانے انہیں اجازت دی وہ بھی اندر آ کر سلام کر کے بیٹھ گئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین میرا ور علیؓ کا فیصلہ کر دیجئے۔ یہ سن کر دوسرے مصاحبوں یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے بھی کہا اے امیر المؤمنین ان کا فیصلہ کر دیجئے (بہتر ہے) دونوں کو آرام ہو جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اٹھو (جلدی نہ کرو) میں تمہیں اس خداوند کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم زمین و آسمان قائم ہیں۔ تم بیجانے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا (جوامال و اسباب) ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین (اور دوسرا نبیا کو کہا مراد آیا۔ حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں نے کہا بیشک پھر حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے میں تم دونوں کو بھی خدا کی قسم دیتا ہوں۔ تم دونوں جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یونہی فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا بیشک آپ نے یونہی فرمایا ہے تب حضرت عثمانؓ نے کہا اٹھو اب میں تم سے اس جائیداد کی حقیقت بیان کرتا ہوں (جس میں تم دونوں جھگڑ رہے ہو) ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہؓ سے پیغمبر کیلئے یہ حکم دیا تھا کہ جو جائیداد کفار سے بغیر جنگ میں ملے (یعنی ف) وہ پیغمبر کی ہوگی۔ دوسرے کیلئے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے (مولاؓ میں) فرمایا قَسَمًا اَوْ جَفَمًا عَلَیْهِ مِنْ خَیْلِ۔ کَلِّیْزُکَ تَوَیْجِیْدِیْنَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ یَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَاذِنْ لَهُمْ قَالَ فَدَخَلُوا وَاسْلَمُوا فَجَلَسُوا ثُمَّ لَبِثَ یَزَافًا قَلِیلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِی عَلِیٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ نَعَمْ فَاذِنْ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَقْضِ بَیْنِی وَبَیْنَ هَذَا فَقَالَ الزُّهْطُ عُثْمَنُ وَاصْصَابَةُ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَقْضِ بَیْنَهُمَا وَارْحَمْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاُخْرِ فَقَالَ عُمَرُ اَتَعِدُّوْا اَنْ تُشَدَّ بِكُمُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ یَاذِنُ بِتَقْوَمِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرُکَ مَا تَرَكْنَا صَدَقَهُ یُثْرِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الزُّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِکَ فَاَقْبَلْ عُمَرُ عَلٰی عَلِیٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْتُمْ کُتِبَ بِاللّٰهِ هَلْ تَقْلَمَانِ اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ قَالَ لَا قَدْ قَالَ ذٰلِکَ قَالَ عُمَرُ خَافَیْ اُحَدٌ فَحُکْمٌ عَنْ هٰذَا الْاَمْرَانِ اللّٰهُ کَانَ خَفِیْ رَسُوْلُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْمَلِیْ شَیْءٌ لَّمْ یُعْطِهِ اَحَدٌ اَعْلَیْكَ قَالَ اللّٰهُ مَا اَقَامَ اللّٰهُ عَلَیْ رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ اِلٰی قَوْلِهِ قَدْ رَفَعْنَا نْتَ هٰذَا خَالِصَةً لِّرَّسُوْلِی اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ مَا اَحْتَا زَهَادٌ وَوُكُلٌ وَلَا

۱۔ ہم جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ۱۲ منہ ۱۵ آپ کے بعد اور کسی خلیفہ یا بادشاہ کو یہ حق حاصل نہیں ۱۲ منہ ۱۵ جو میں نے تم دونوں سے سہرو کر دی ہیں میں نصیب نہ کروں غیبر وغیرہ ۱۲ منہ

اسْتَأْذَنَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اعْطَاكُمْوهَا
وَبَشَّاهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ
فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَمَقَةً سَنَتِهِمْ مِمَّنْ
هَذَا الْمَالُ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ
فَعَمَلٍ لِلَّهِ فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَشَدُّكُمْ
يَا لِلَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ
لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَشَدُّكُمْ يَا لِلَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ
ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَقَّى اللَّهُ نَبِيَّتَهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَابْنُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا
أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَمَّا حَيْنِدٍ
وَأَقْبَلَ عَلَى عِلِّيٍّ وَعَبَّاسٍ تَرَعُمَانِ أَتَى
أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يُعَلِّمُ أَتَى فِيهَا
مَا دَقَّ بَارِئُ الشَّيْءِ تَابِعَ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَقَّى
اللَّهُ أَنَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَابْنُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَبَضَهَا
سَلَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ
جَعَلْتُمَا فِي وَكَلَمْتُمَا وَاحِدًا وَآمَرْتُمَا

خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں (اور کسی مسلمان کا اس
میں حق نہ تھا مگر آپ نے اس پر بھی ان جائیدادوں میں سے کوئی
دولت اپنی ذات کے لئے نہیں جوڑی نہ ان کی آمدنی حاصل اپنے
لئے رکھی بلکہ اسے تم ہی لوگوں پر خرچ کرتے تھے، تم ہی لوگوں کو
دیتے تھے۔ یہ وہی جائیدادیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس بچ رہی تھیں۔ آپ یوں کرتے کہ اپنی ازواج کا سال بھر خرچ
ان میں سے نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ مسلمانوں کے عام کاموں
میں خرچ کیا کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی بھر
یہی معمول رکھا۔ عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں میں تمہیں خدا کی قسم
دیتا ہوں یہ تمہیں معلوم ہے کہ نہیں۔ انہوں نے کہا بے شک معلوم
ہے (اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا علیؓ اور عباسؓ میں
تمہیں بھی خدا کی قسم دیتا ہوں تمہیں یہ معلوم ہے یا نہیں۔ انہوں نے
کہا بیشک معلوم ہے۔ عرض اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد اپنے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو (دنیا سے) اٹھالیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اب میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان
جائیدادوں کو اپنے قبضے میں رکھ کر اسی طرح خرچ کرتے رہے۔ جیسے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں خرچ کیا کرتے تھے اس
وقت علیؓ اور عباسؓ تم دونوں یہ خیال کرتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے ایسا کیا کیا سکر اللہ اس بات کو خوب جانتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے جو کچھ اس جائیداد کے متعلق کیا (وہ درست کیا) وہ درست باز
نیک بخت، انصاف پسند حق پر چلنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر
رضی اللہ عنہ کو دنیا سے اٹھالیا۔ میں نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں کا جانشین ہوں، میں نے بھی شروع شروع دو سال ان جائیدادوں کو اپنے قبضے
میں رکھا اور جو خرچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کیا کرتے تھے انہی میں خرچ کیا بعد ازاں (علیؓ اور عباسؓ) تم دونوں

سہ اپنی بیویوں وغیرہ کا خرچ نکال کر رکھ رہا تھا ۱۳ منہ سالہ یعنی بڑا کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تکرہ ہمارے لئے نہیں کیا ۱۲ منہ

جَمِيعٍ جُنَّتْ لِي نَسَا لِي نَصِيْبَكَ مِنْ اِيْنِ
اَخِيكَ وَاَتَى هَذَا لِي نَسَا لِي نَصِيْبِ اَمْرَاةٍ
مِنْ اَيِّهَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمْ اَدْفَعْتُهُ اِلَيْكُمْ
عَلَى اَنْتَ عَلَيْهِمَا عَهْدُ اللّٰهِ وَمِثَاقَةٌ لِّتَعْمَلُوْا
فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهٖ فِيْهَا اَبُوْكَ يَكُوْنُ بِمَا
عَمِلْتُ بِهٖ فِيْهَا مِنْكُمْ وَلِيَّتِيْهَا وَاِلَّا فَلَا كَلِمَاتِيْ
فِيْهَا فَقُلْتُ اَدْفَعْتُمَا اِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُمَا
اِلَيْكُمْ بِذَلِكَ اُنْشُدْكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُمَا
اِلَيْهِمَا بِذَلِكَ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ قَالَ
فَاَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ اُنْشُدْكُمْ بِاللّٰهِ
هَلْ دَفَعْتُمَا اِلَيْكُمْ بِذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ
اَفَتَاْمَسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ قَوْلَا لِيْ
يَا ذِيْئِيْهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِيْ فِيْهَا
قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ هَلْ
بَعَزْتُمَا عَنْهَا قَاَدَفَعَاَهَا قَا اَقْضِيْكُمْ سَاهَا

میرے پاس آئے۔ اس وقت تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں
کی ایک بات تھی اے عباس تم نے تو یہ کہا میرے بھتیجے یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے میرا حصہ دلاؤ اور علی تم نے یہ دعویٰ
کیا کہ میری بیوی (یعنی حضرت فاطمہؓ) کا حصہ ان کے مال میں سے مجھے
دلاؤ۔ میں نے تمہیں یہی جواب دیا تھا اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ جائیداد
اس شرط پر تمہارے حوالے کئے دیتا ہوں، تم اللہ کا نام لے کر پختہ عہد
بہان کر دو کہ تم اسے دینی کاموں پر خرچ کر دو گے جن میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم والو بکرہ صدیق رضی اللہ عنہ خرچ کرتے ہیں اور جن میں میں
خود اپنی شروع خلافت سے اب تک خرچ کرتا رہا۔ اگر یہ اقرار کرتے ہو
تب تو میں یہ جائیداد تمہارے سپرد کئے دیتا ہوں ورنہ اس جائیداد کی
گفتگو چھوڑ دو۔ تم نے کہا اسی شرط پر یہ جائیداد ہم دونوں کے حوالے
کر دو یا میں نے تم دونوں کے حوالے دی۔ میں تمہیں قسم دیتا ہوں اے
عثمانؓ اور اس کے ساتھیو! کیا میں نے اس شرط پر جائیداد ان دونوں
کے حوالے کر دی یا نہیں؟ وہ بولے بے شک۔ پھر آپ نے علیؓ اور عباسؓ
کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا میں نے تمہیں
اسی شرط پر تم دونوں کو یہ جائیداد دی تھی؟ انہوں نے کہا بے شک۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ کیا کوئی اس کے خلاف فیصلہ کرنا چاہتے ہو؟ قسم اس پروردگار
کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں میں قیامت تک اس جائیداد کے متعلق کوئی دوسرا فیصلہ نہیں کرنے والا۔
البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم سے اس جائیداد کا انتظام نہیں ہو سکتا تو بہتر ہے جائیداد میرے حوالے کر دو میں اس کا
بھی بندوبست آپ ہی کر لوں گا۔

بَاب ۲۸۳ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُمْ

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ

بَاب ارشاد الہی "جو شخص دودھ کی دلت پلدا

کرنا چاہے تو دو برس تک مائیں دودھ پلائیں۔

(سورہ البقرہ)

۱۔ آپ میں کوئی تکرار نہ ہو ۲۔ مائے میں ذاتی ملک املاک کی طرح یہ جائیداد تم دونوں میں تقسیم کروں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲۔ منہ سے اولاد پس میں دونوں لڑتے بڑھتے ہو

۱۳۔ منہ سے جہاں اور خلافت کے سیکڑوں کام کرتا ہوں ۱۴۔ منہ

يُتِمُّ الرِّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِصِيرٍ
وَقَالَ وَحَنَلَهُ وَفَصَّلَهُ
ثَلَاثُونَ شَهْرًا وَقَالَ وَإِنْ
تَعَاسَرْتُمُ فَسَلِّطُوا لَهَا أُخًى
لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ
إِلَى قَوْلِهِ يُسْرًا وَقَالَ يُوَسُّ
عَنِ الزَّهْرِيِّ نَهَى اللَّهُ أَنْ
تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَذَلِكَ
أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ كَسَرْتُ
مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْعَلُ لِكَيْ غَدَاةٍ
وَأَشْفَقَ عَلَيْهِ وَأَرْفَقَ بِهِ مِنْ
غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْتِيَ
بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا
جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمَوْلَى
لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ
فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضَرَاءًا
لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
أَنْ يُكْتَسَرَ رَضَعًا عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ
الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فَإِنْ أَرَادَا
فَصَلَا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَ
كُشَاوَرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ

اور فرمایا حمل اور دودھ پلانے کی مدت تیس ماہ
مقرر کی گئی ہے (سورۃ احقاف)
بیزارشاد ہوتا ہے اگر تم دونوں شوہر بیوی
دودھ پلانے میں ضد اور تنگی کرو گے تو کوئی دوسری
عورت اس کے بچے کو دودھ پلائے گی، جسے اللہ نے
گنجائش دی ہو وہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ
کرے الیہ

یونس نے زہری سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
لَا تُضَارُّ الْوَالِدَةُ بِوَلَدِهَا یعنی عورت اپنے بچے
وجہ سے بچے کے باپ کو نقصان نہ پہنچائے، اس کی
صورت یہ ہے مثلاً عورت بچے کو دودھ پلانے سے
انکار کرے۔ حالانکہ ماں کا دودھ بچے کی اچھی غذا ہے
اور ماں کو اپنے بچے پر شفقت اور محبت ہوتی ہے وہ
دوسری عورت کو کہاں ہوگی، تو ماں کو دودھ پلانے
سے انکار نہ کرنا چاہیے جب بچے کا باپ اس کا حق ادا
کرے (روٹی کپڑا ادا کرے) اسی طرح فرمایا وَلَا مَوْلًى
لَهَا بِوَلَدِهَا یعنی باپ اپنے بچے کی وجہ سے ماں کو نقصان
نہ پہنچائے۔ اس کی صورت یہ ہے مثلاً باپ بچے کی
ماں کو دودھ پلانے سے روکے اور خواہ مخواہ دوسری
عورت کو دودھ پلانے کے لئے مقرر کرے، البتہ اگر
ماں باپ دونوں اپنی خوشی سے کسی دوسری عورت

لے پہلی آیت سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ ماں کو اپنے بچے کو دودھ پلانا واجب ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پئے یا کوئی
آپا نہ لے یا باپ محتاج ہو یا کلاماً مقتدر نہ رکھتا ہو اس آیت سے وہ ماں کو اس میں کوئی نقصان نہ دینا چاہیے اور ایسی صورتوں کو دودھ پلانے کی اجرت خاوند
کو دینا ہوگی دوسری آیت میں دودھ پلانے کی مدت مذکور ہے اس آیت کو دوسری لقمان کی اس آیت وَفَضَّلْنَاكَ فِي غَاثِثَيْنِ دُونِ لَكَ وَحَضَرْتَ مَلَائِكَةً
يُنْزِلُونَ كَلَامًا کہ عمل کی مدت کم سے کم چھ ہفتے ہیں تیسری آیت میں یہ مذکور ہے کہ خاوند دودھ پلانے کی اجرت اپنے مقتدر کے موافق لے لے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو
ابن ماجہ نے اپنی جامع میں واصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ یا اتنی اجرت طلب کرے جو خاوند کے مقتدر میں نہیں ۱۲ منہ

أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ
مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَصَالَهُ
فَطَامَهُ -

نہ ہوگا (گواہی مدت رضاعت باقی ہو) فصالہ کا معنی دودھ چھڑانا

باب ۲۸۴۲ نفقة المرأة
إِذَا تَغَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةُ
الْوَلَدِ -

۳۹۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُثْبَةَ فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيئٌ
فَهَلْ عَلَىَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الدَّيْلِ لَهُ
عِيَالًا لَنَا قَالَ لَا إِلَّا بِمَا لَمْ يَعْرِفْ -

۳۹۶۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبٍ فِي جِهَتِهَا
مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ -

**باب ۲۸۴۳ عَمَلُ الْمَرْأَةِ فِي
بَيْتِ زَوْجِهَا -**

۳۹۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

کو دودھ پلانے کے لئے مقرر کرے تو دونوں پر کوئی
گناہ نہیں، اگر ماں باپ دونوں اپنی خوشی سے مشورہ
کر کے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو بھی ان پر کچھ گناہ
نہ ہوگا (گواہی مدت رضاعت باقی ہو) فصالہ کا معنی دودھ چھڑانا

باب اگر شوہر غائب ہو تو عورت کیسے خرچ
کرے؟

اولاد کے اخراجات کا بیان ہے۔

(از ابن مقاتل از عبد اللہ از یونس از ابن شہاب از عروہ)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہندہ رضی اللہ عنہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابوسفیان ایک نہایت بخیل انسان ہے (اس کی عدم موجودگی میں)
اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کس طرح کھلا سکتی ہوں؟ آپ نے
فرمایا دستور کے مطابق تو اس کے مال میں سے لے سکتی ہے۔

(از یحییٰ از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے
خاوند کی کمائی میں سے بغیر اس کی اجازت کے (معمولی) خیرات کرے
تو خاوند کو بھی آدھا ثواب ملے گا یہ۔

باب عورت کا اپنے گھر میں کام کاج کرنا۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از حکم از ابن ابی لیلیٰ) حضرت علی رضی اللہ

سے اگر خاوند بن بیل دیا ہو اور اس کا بیٹہ معلوم ہو تو عورت اپنے بیٹہ کے قاضی کے پاس جائے وہ اس شہر کے قاضی کو لکھ کر جہاں اس کا خاوند ہو خرچہ منگوا دے اگر یہ ممکن
نہ ہو جیسے زمانہ میں ہے کہ ہر ایک ملک میں کافر مسلط ہیں اور بیچارے قاضیوں کو ایک دمڑی برابر اختیار ان کا فرائض نہیں دیا ہے تو عورت اپنے شہر کے قاضی کو اطلاع دے اور وہ
کام خرچ کر دے روایانے کہا کہ اگر عورت بیٹہ نہ ہو جو بیٹہ ہی قاضی کا کس کو خرچ کر سکتا ہے اسی طرح اگر خاوند فلسس ہو اور ان نفقہ نہ دے سکتا ہو تو
اسے جو عتق بن ریحہ کی بیٹی معاویہ کی والدہ تھی ۱۲ منہ سے اس حدیث سے یہ حکم نکلا کہ ضرورت کے وقت عورت خاوند کا مال ہے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کر سکتی ہے۔ چنانچہ
اسے یہ حدیث اور کئی دوسری روایات ہیں جو معمولی ہوتی ہیں جس کی خاوند کی طرف سے اجازت ہوتی ہے مثلاً فقیر کو ایک کھمبہ پیسہ یا روٹی دینا یا امن

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَكُّوْا
إِلَيْهِ مَا تَقْلَقِي فِي يَدِهَا مِنَ الرَّخِي وَبَلَاغَهَا
أَنَّهَا جَاءَتْهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَاوِفْهُ قَدْ كَرِهَتْ
ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَتْ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ
قَالَ فَبَاءَتْهَا وَقَدْ أَخَذَ فَا مَصًّا جَعَلْنَا قَدْ
نَقَوْمُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَبَاءَتْ فَقَعَدَ بَيْنِي
وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدًا قَدْ مِثَّ عَلَى بَطْنِي
فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا
إِذَا أَخَذْتُمَا مَصًّا جَعَلْتُ أَوْ أَوْنَيْتُمَا إِلَى
فِي أَمْسِكُمَا فَسَيَحْتَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحِدًا
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَثِيرًا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ -

عینما کہتے ہیں کہ سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تاکہ جچی پیتے پیتے جو ہاتھوں کا حال ہو گیا تھا اس کی شکایت کریں۔ انہیں یہ معلوم ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باندیاں اور غلام آئے ہیں اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ملے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حال بیان کیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے ذکر کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماریے پاس درات کو اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر سوئے کے لئے جا چکے تھے۔ ہم نے چاہا کہ اٹھ بیٹھیں لیکن آپ نے فرمایا نہیں اپنی جاگیر پر ہو۔ پھر آپ اکبر میرے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک میری پیٹھ کو لگی۔ آپ نے فرمایا لونڈی غلام جو تم چاہتے ہو اس سے بہتر بات میں تمہیں بناؤں۔ جب تم اپنے بستر پر سونے لگو یا بستر پر جا کر سونے لگو تو ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ یہ لونڈی غلام سے تمہارا سے لئے بہتر ہے۔

باب ۲۸۴۳ خادما والبراءة

۴۹۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَكُّوْا إِلَيْهِ مَا تَقْلَقِي فِي يَدِهَا مِنَ الرَّخِي وَبَلَاغَهَا أَنَّهَا جَاءَتْهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَاوِفْهُ قَدْ كَرِهَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَتْ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَبَاءَتْهَا وَقَدْ أَخَذَ فَا مَصًّا جَعَلْنَا قَدْ نَقَوْمُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَبَاءَتْ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدًا قَدْ مِثَّ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَصًّا جَعَلْتُ أَوْ أَوْنَيْتُمَا إِلَى فِي أَمْسِكُمَا فَسَيَحْتَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحِدًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَثِيرًا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ -

باب عورت کے لئے نوکر رکھنا

راؤ حمیدی از سفیان از سفیان از عبید اللہ بن ابی یزید از عبد الرحمن بن ابی لیلی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں، ایک خادم چاہتی تھیں۔ (جو گھر کا کام کاج کرے) آپ نے فرمایا

اے تو آپ سے ایک لونڈی یا غلام لیں گے ۱۲ من سے اللہ کو کام کاج کی طاقت دے گا اور خادم کی سبحان اللہ جاری پادشاہی نے دنیا میں اس طرح سے بہر کی لون تکلیف سے کافی کر لے گا کہ جسے چلی پس لیتیں پانی پھر لیتیں کھانا پکا لیتیں پھر دوسری عورتوں کی کیا حقیقت ہے جو اپنے تئیں بڑی خاندانی سمجھ کر ان کاموں سے ننگے عا کر ہیں یہاں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا رے سودا لے کر اپنے ہاتھ میں اٹھا لاتے حالانکہ قصداً خادم آپ پر اپنی جان شاکر نے کو موجود تھے اگر ان حدیثوں کو دیکھ کر بھی کسی کو آپ کے پیغمبر ہونے میں شبہ ہے تو وہ بڑا بد بخت اور بد نصیب ہے۔

السَّلَامُ مَا تَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَأَلَهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ مَا هُوَ
خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ تَسْبِيحُ يَنَ اللَّهُ عِنْدَ مَنَ مَلِكٍ
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمِيدُ يَنَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِينَ وَتُكْدِيرُ يَنَ اللَّهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ
ثُمَّ قَالَ سَفِينُ أَحَدُهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ
فَمَا تَرَكْتُهُمَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِيْنَ
قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِيْنَ -

بَابُ ٢٨٤ خِدْمَةِ الرَّجُلِ

فِي أَهْلِهِ -

٣٩٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ
سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ
كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَدَانَ

نحوہ

باب ۲۸۴۶ إِذَا الْمُبْنُوقُ

الرَّجُلُ فَلِامْرَأَةٍ أَنْ تَأْخُذَ

بِغَيْرِ عَلَيْهِ مَا يَكْفِيهَا وَ

وَلَدَاهَا بِالْمَعْرُوفِ.

میں بھی وہ بات نہ بتاؤں جو تیرے لئے خدام سے بہتر ہے؟ جب تو
 سونے لگے تو سہ ماہ سحان الشہ، سہ ماہ بارالحمد للہ،
 اور سہ ماہ بار اللہ اکبر کہہ لیا کر۔

پھر سفیان بن عیینہ (اس حدیث میں) یوں کہنے لگے
ان تینوں کلموں میں سے کوئی کلمہ ہم سب بار کہہ لیا کر۔ حضرت علیؓ
کہتے ہیں میں ہر رات یہ کلمات (سو قے وقت) کہتا رہا۔ کبھی
نہیں چھوڑے۔ لوگوں نے دریافت کیا کیا جنگ صفین کی شب
میں بھی یہ ورد ترک نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا اس شب میں بھی نہیں چھوڑا۔
باب مرد کا اپنے گھر کے کام کا ج انجام دینا

(از محمد بن عمر عروہ از شعبہ از حکم بن عتیبہ از ابراہیم)
اسود بن یزید سے مروی ہے۔ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں جوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں؟ تو فرمایا کہ گھسے کام کاج کہتے رہتے۔ آذان کی آواز سن کر (نماز کے لئے) باہر تشریف لے جاتے۔

باب اگر شوہر اپنی بیوی کو اخراجات نہ دے

توشہ ہر کی لاعلمی میں بھی اپنے اور بچوں کے خرچ

کے مطابق بیوی اس کے مال میں سے خرچہ

لے سکتی ہے۔

۱۔ جہاں مواد میں ایسی سفیان سے بڑی جنگ ہوئی تھی حالانکہ وہ سخت برلشانی کا وقت تھا۔ ابن بطال نے بعض شیوخ سے نقل کیا کہ عورت پر گھر کے کام کا حق ہے لے نہیں ہو سکتا اور اس پر صلہ، کا اجماع ہے کہ خافہ بران کا مون کا بندوبست لازم ہے اور طحاوی نے اس پر بھی اجماع نقل کیا ہے کہ مرد عورت کے خادم کو گھر سے نہیں نکال سکتا اور شافعیہ نے کہا ہے کہ مرد پر عورت کے خادم اور عورت دونوں کا لفظ لازم ہے اگر مرد اتنا مقدر رکھتا ہوا در اہل ظاہر نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں مرد پر عورت کے خادم کا بندوبست لازم نہیں گو عورت بادشاہ وقت کی بیٹی ہو اور جہور نہلا اس آیت سے دلیل لیتے ہیں وَكَانَ شِرْكُهُمْ يَبْتَغِي لَهَا لَقَدْ وَفَّى ۱۲ فَمَحْضًا۔

۳۹۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُبَيْدَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيمٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدَتِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهِيَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ حَنْدِ مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدُكِ يَا لَعْرُوفَ

بَابُ ۲۸۴۲ حِفْظُ السَّرَاةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ بِالنَّفَقَةِ

۳۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكْبَتِ الرَّجُلُ نِسَاءً قَرِيشٍ وَقَالَ الْأَخْرَصُ لِمِ نِسَاءٍ قَرِيشٍ أَحَبُّنَا كُلُّهُ وَلَدٌ فِي صُغُرِهِ وَأَدْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ وَيُدْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۲۸۴۳ نِسْوَةُ السَّرَاةِ يَا لَعْرُوفَ

۳۹۶۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُنِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(از محمد بن ثنی از یحیی از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی عنہا سے مروی ہے کہ ہندہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابوسفیان (میراثوہر) ایک سخت بخیل آدمی ہے اور میری ضرورت کے مطابق میرا اور میری اولاد کا خرچ نہیں دیتا لہذا میں اس کی لاطمی سے کچھ لے لیتی ہوں، آپ نے فرمایا دستور کے مطابق اتنا لے لے جو تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

باب بیوی کا شوہر کے مال کی حفاظت کرنا اور بیوی کا نان نفقہ۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابن طاؤس از والدش ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شتر سوا قبیلوں کی عورتوں میں سے بہتر اور نیک عورتیں قریش کی ہیں یہ اپنی اولاد پر ان کے عہد طفلی میں بہت مہربان اور خاوند کے مال اسباب کی بخوبی نگہبان ہوتی ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

باب عورتوں کو حسب دستور کپڑا دینا چاہیے۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عبد الملک بن میسرہ از زید بن وہب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی نے ایک ریشمی جوڑا (بطور تحفہ) بھیجا۔ میں نے پہن لیا آپ نے جب دیکھا تو غصہ آگیا، میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں

لے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو امام احمد و طبرانی نے اور ابن عباس کی روایت کو امام احمد نے و مسلم کیا ۱۲۸۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کچھ کو غایت کیا ۱۲۸۲۔

میں تقسیم کر دیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّةٌ بِسَادَرٍ قَلْبِيَّةٍ هَا أَفْرَافِي
الْغَضَبِ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّةٌ مَهَابِلُنْ لِسَانِي۔

بَاب ۲۸۴۹ عَوْنُ الْمَرْأَةِ
رُوحَهَا فِي وَلَدٍ۔

۳۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ
عَبْدَ اللَّهِ قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَوَلَّوْهُ سَبْعَ بَنَاتٍ
تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَنِيًّا فَقَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجِي
يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ يَكْرَأُ امْرُؤُا
قُلْتُ بَلْ ثَنِيًّا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تَلَدَّعِيهَا
وَتَلَدَّعِيكَ وَتَضَاجِكُمَا وَتَضَاجِكَا
قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ
بَنَاتٍ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِدَهُنَّ مِنْ مَعْلَمٍ
فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيَّ مِنْ دُخَانٍ
فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ آوَقَالَ خَيْرًا۔

بَاب ۲۸۵۰ نَفَقَةُ الْمُعْسِرِ
عَلَى أَهْلِهِ۔

باب شوہر کے بچوں کی نگہداشت میں عورت
کا شوہر کو مدد دینا۔

(از مسدد از حماد بن زید از عمرو) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی
کہتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال کے وقت سات یا نو لڑکیاں چھوڑیں
چنانچہ ایک بیوہ عورت کے ساتھ میں نے نکاح کیا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا
جی ہاں۔ دریافت فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا
بیوہ سے۔ تو فرمایا بھلا کنواری سے کیوں نہ کیا؟ کہ وہ تمہارے ساتھ
اور تم اس کے ساتھ کھیلتے، وہ تجھ سے دل لگی کرتی تو اس سے کرتا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد کا انتقال ہو گیا اور انہوں
نے کئی لڑکیاں چھوڑ دی ہیں، تو یہ نامناسب معلوم ہوا کہ ان کے دیکھ
بجھال کے لئے انہیں کی برابری لڑکی لاؤں یہ سوچ کر میں ایسی عورت لایا کہ
ان کی دیکھ بھال کے ساتھ انہیں سلیقہ بھی سکھاتی رہے۔ تو فرمایا
اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے یا فرمایا بھلائی عطا فرمائے۔

باب مُفْسِرُ آدَمِيٍّ كَا أَفْرِافِي
بِرَدَّاشْتِ كَرْنَا۔

۳۹۶۷۔ حدیثی اپنی رشتہ دار عورت کو کہہ کر حضرت علیؓ کی بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سما حضرت فاطمہؓ زہراؓ کے اور کوئی عورت نہ تھی دوسری دعا ہے میں
یوں ہے میں نے قالوں کو بابت یا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور فاطمہ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ اور فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا ۱۱۱ منہ سلہ یعنی اس اولاد
کی تعلیم تربیت میں جو اس کے پیش سے نہ ہو حالانکہ باب کی حدیث میں جابرؓ کی بی بی کی جابرؓ کی بہنوں کی تعلیم پرورش میں مدد نکلتی ہے مگر اولاد کو بھی بہنوں پر قیاس کیا یہ
خدمت کے عورت پر واجب نہیں ہے جیسے ابن بطال نے کہا لکن اگر عورت ایسا کرے تو اس کی مرمت اور خوش خلقی ہے ۱۱۲ منہ سلہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک جہان دیدہ و معلوت
کہ عورت تھی ۱۱۳ منہ سلہ جابرؓ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بہت برکت دی ان کا قریبی سب ادا کر دیا ہمیشہ خوش و خرم رہے اور سب سب بڑی
برکت میں رہی یہ کہ عیسیٰؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منظر نظر سے ایک بائیں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے ساتھ ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا تھے
ہیں اور اس انداز میں اور آدمی اس پہاڑ کے نیچے ایک مقام پر وضو کر رہے ہیں میں نے اس شخص سے پوچھا تم کو کس شخص میں جہنم کے کو ایس جابر بن عبد اللہ انصاری کہہ رہی ہیں نے
کہا کیا خوب تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب پہچانتے ہو بھلا بتلاؤ تو یہ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر نظر آتے ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون سے ہیں حضرت جابرؓ نے
آپ کی طرف اشارہ کیا آپ اس وقت سفید تمام باندھے ہوئے تھے میں نے دوسرے آپ کو دیکھا پھر یہ خواب تم ہو گیا ۱۱۴ منہ سلہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باب کی حدیث میں
اس شخص سے فرمایا میں پر مدد خان کا کفارہ واجب تھا جاؤ تم میں بی بی اس کیجو کے زیادہ تھا وہ دوسری دعا ہے میں یوں ہے تو بھی کفارہ دینے کے والوں کو بھی کفارہ دینا ہے کفارہ
کی اور بھی پراس کے کفارہ والوں کا کفارہ تا مقدم تھا یا اس شخص نے کفارہ کے وجوب کے ساتھ کہے کفارہ کے فرق کا اہتمام کیا اور ان کی محتاجی نظر کر اگر کفارہ والوں کو کفارہ دینا تو دینا نہ ہوتا

۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتَقِي رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَاطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِقِي فِيهِ صَمْرٌ فَقَالَ أَتَيْنَ السَّائِلَ قَالَ هَا أَتَاكَ قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِمَّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ أَكْبَنِيهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ مِنَّا فَصَلِّ عَلَيْكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَبْدَأَ أُنْيَابُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ لَا أَدَا-

بَابُ ۲۸ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَصَرَّحَ اللَّهُ مِثْلًا تَجْلِيْنِ أَحَدُهَا آيَكُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ-

از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از حمید بن عبد الرحمن (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیا ہوا! وہ کہنے لگا میں رمضان میں اپنی بیوی سے مباشرت کر بیٹھا آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کرے وہ کہنے لگا میں اس غلام نہیں۔ آپ نے فرمایا دو مہینے لگا تار روزے رکھ اس نے عرض کیا یہ بھی میری طاقت سے باہر ہے پھر فرمایا اچھا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دے وہ کہنے لگا اس کی بھی حیثیت نہیں۔ اتنے میں کوئی شخص کمبوروں کا تھیلا لے آیا اور بارگاہ نبوی میں پیش کیا آپ نے فرمایا وہ شخص کہاں چلا گیا؟ اس نے خود عرض کر دیا میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا لو اور یہ لے کر صدقہ کر دو۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ اپنے سے زیادہ ضرورت مند کو دینا چاہیے، مگر یا رسول اللہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا دینے کے دونوں پتھر لیے میدانوں میں کوئی کنبہ ہم سے زیادہ غریب حاجت مند نہیں یہ سن کر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا اچھا پھر خود تم ہی صرف کر لو گے۔

باب ارشاد باری تعالیٰ: بیچے کے وارث پر بھی ہی لازم ہے کیا عورت پر کوئی اجرت واجب ہے؟ نیز ارشاد باری تعالیٰ اللہ تعالیٰ دو مردوں کی مثال بیان کرتا ہے ایک گونگاہے جو کچھ قدرت نہیں رکھتا اور دوسرا تم تک۔

۱۔ اس میں پندہ صراحہ مجبور بنی ہے نہ اسے یہ حدیث کتاب الصوم میں گزری ہے نہ اسے اگرچہ کہ باب امر جائے ۲۔ اسے یعنی دو دھڑیلانے والی کا ان نفقہ خرچہ وغیرہ دینا اس سلسلے میں اختلاف ہے یعنی جب بچہ کا کچھ مال نہ ہو تو اس کی پرورش کا خرچہ خود لگایا امام احمد کے نزدیک اس بچے کے وارث دیں گے اور خلیفہ کے نزدیک ہر ایک محرم و شہداء اور جوہر کے نزدیک فالوئی کو یہ خرچہ دینا ضرور نہیں اور علی الوارث مثل ذلک کے معنی انہوں نے کہے ہیں کہ وارث بھی کسی کو نقصان نہ پہنچائے نہ بدین ثابت ہے کہ بچہ کے گزرنے کی ماں اور چچا دونوں ہوں تو ہر ایک بعد لینے حصہ وارث کے اس کا خرچہ اٹھائے گا یہ باب لا کرام بخاری نے زید کا قول رد کیا کہ عورت کی مثال گونگے کی ہے اور گونگے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے سدرہٴ محمل میں فرمایا لا یقدر علی شئ اور عورت پر کوئی خرچہ واجب نہیں ہو سکتا ۱۲۔ منہ

۳۹۶۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرِ فِي بَيْتِي أَمِّي سَلَمَةَ أَنْ أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا أَرَاتُهُمْ بَيْتِي قَالَ نَعَمْ لَكَ أَجْرٌ مِمَّا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ-

۳۹۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيمٌ قَهْلٌ عَلَى جُنَاحٍ أَنْ أَخَذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِيهِ وَبَيْتِي قَالَ خُذِي يَا لَمَعْرُوفِ-

باب ۲۸۵۲ قَوْلُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيًّا عَاقِلًا-

۳۹۷۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْثَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِي الْيَتَامَى الْمَتَوَفَّى عَلَيْهِ الدِّينَ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لَدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً

از موسی بن اسماعیل از وہب از ہشام از والدش از زینب بنت ابی سلمہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں ابوسلمہ (سابقہ شوہر) کے بیٹوں پر کچھ خرچ کروں تو مجھے ثواب ملے گا؟ اور میں ان کی خبر گیری کیسے ترک کروں وہ میرے ہی تو بیٹے ہیں؟ آپ نے فرمایا بیشک تو جو کچھ ان پر خرچ کرے گی اس کا ثواب تجھے ملے گا۔

از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام بن عروہ از والدش حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہندہ بڑھنے لگی یا رسول اللہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ (میرا شوہر) ایک کجس آدمی ہے اگر میں اپنے اور اپنے بیٹوں کی ضرورت کے مطابق اس کے مال میں سے لے لوں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا دستور کے مطابق تو لے سکتی ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

جو شخص قرض یا بیس اولاد چھوڑ جائے تو ان کا انتظام

کرنا میرے فرائض ہے

(انجیلی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جو مقروض ہو کر مر جاتا تو آپ دریافت فرماتے آیا اس نے ادائیگی قرض کے لئے مال چھوڑا ہے یا نہیں؟ اگر لوگ کہتے چھوڑا ہے تو آپ اس پر نماز جنازہ پڑھتے ورنہ مہم بہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمادیتے تھے اپنے ساتھی پر مہم بہ

۱۲ منہ سے یہ نکلا کہ ماں پر اپنی اولاد کا خرچہ واجب نہیں ہے اگر تبرع کے طور پر خرچ کرے تو تو ثواب ہے ۱۲ منہ سے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اولاد کا خرچہ باپ پر ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندہ کو یہ حکم دیتے کہ بیٹوں کا آدھا خرچہ تو دے اور آدھا ابوسفیان کے

۱۲ منہ سے میں کی خبر لی جائے تو ہلاک ہو جائیں ۱۲ منہ

اور بہنوں کو میرے لئے منتخب نہ کیا کرو!

شعیب بچوالہ زہری از عروہ کہتے ہیں ابو نہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں (توبہ کو آزاد کر دیا تھا یہ

الرِّضَا عَلَيَّ اَرْضَعْنِي وَاَبَا سَكَمَةَ ثَوْبِي
فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِكَ وَلَا اَخَوَاتِكَ
وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرُوَّةُ ثَوْبِي
اَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ -

شروع اللہ کے نام سے جو پڑھے مہربان نہایت رحم فرمائیں

طعام کے آداب اقسام

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”کھاؤ وہ کھانے جو ہم نے تمہیں پاک قسم کے عطا کئے“ نیز فرمایا جو پاکیزہ مال کھاؤ ان میں سے خرچ کرو نیز ارشاد فرمایا ”پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اعمال بجا لاؤ، میں تمہارے کام خوب جانتا ہوں۔“

(از محمد بن کثیر از سفیان از منصور از ابو وائل) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے پیاسے کو کھانا کھلاؤ (پلاؤ) بیمار کی عیادت (منراج پُرسی) کرو، قیدی کو رہا کرو
سفیان کہتے ہیں مائی سے مُراد قیدی ہے۔

(از یوسف بن عیسیٰ از محمد بن فضیل از الدش از ابو حازم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْاَطْعَمَةِ

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ
مَا رَزَقْنَاكُمْ وَقَوْلُهُ كُلُوا مِنْ
طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقَوْلُهُ كُلُوا
مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ
الَّتِي بِهَا تَعْمَلُونَ عَلَيْهِمُ -

۳۹۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعِمُوا النُّجَاتِمْ وَ
عُودُ وَالْمَرِيضَ وَفُكُوا الْعَاثِي قَالَ سُفْيَانُ
وَالْعَاثِي الْأَسِيرُ -

۳۹۷۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي

سہاضوں نے اس سے یہ دلیل لی کہ آنحضرت کے میلاد کی محفل جس میں آپ کے ولادت کی خوشی کی جائے درست ہے کیونکہ ابولہب نے یہ خوشی کی اور توبہ کو آزاد کر دیا البتہ آپ کی وفات کی محفل کرنا درست نہیں کیونکہ رنج کی محفل ہے آنحضرت نے کسی بیت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا ہے جیسے اوپر ذکر کیا ہے ہم کہتے ہیں ابولہب کا فعل کیونکہ محبت ہو سکتا ہے وہ تو کافر تھا اور کفر ہی پر مبرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی جو قرآن پاک میں اتاری جو قیامت تک پڑھی جائے گی اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ لونڈی اتاہو سکتی ہے یعنی آنا مردوں کو دودھ پلا سکتی ہے ۱۲ منہ سلے اطعمہ طعام کی جمع ہے طعام ہر کھانے کو کہتے ہیں اور مکی خالص گہنوں کو بھی کہتے ہیں طعم بالفتح غذا اور ذائقہ و طعم باضم طعام ۱۲ منہ سلے فضیل بن غزوان بن جریر کوئی ۱۲ منہ

کی آل پر آپ کے وصال تک ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ تین دن مسلسل پیٹ بھر کر کھایا ہو۔

(اسی سند سے) ابو حازم سے روایت ہے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں مجھے بھوک لگی تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے ان سے کہا قرآن کی فلاں آیت مجھے بڑھ کر سنائیے وہ اپنے گھر میں گئے اور وہ آیت مجھے بڑھ کر سنائی سمجھائی، آخر میں وہاں سے چلا تھوڑی دور نہیں گیا تھا کہ بھوک کے مارے اوندھے منہ گر پڑا کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سر پر لے کھڑے ہیں، آپ نے فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے غرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور آپ کی خدمت کے لئے مستعد ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اٹھایا آپ پہچان گئے کہ بھوک کے مارے میری یہ حالت ہو رہی ہے آپ اپنے گھر مجھے لے گئے اور دودھ کا پیالہ میرے لئے لانے کا حکم دیا میں نے دودھ پیا، پھر فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے اور پیا پھر فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے مزید پیا حتیٰ کہ میرا پیٹ تن کر تیر کی طرح برابر ہو گیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد میں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے اپنا حال بیان کیا۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری بھوک دور کرنے کے لیے ایسے شخص کو بھیج دیا جو آپ سے زیادہ اس شفقت کے لائق تھے۔ خدا کی قسم میں نے جو آپ سے کہا تھا کہ یہ آیت مجھے بڑھ کر سنائیے، یہ آیت تو آپ سے زیادہ مجھے یاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر کہنے لگے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! قسم

حَازِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَدَخَلَ دَاكِرًا وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرْتُ لَوْجِي مِنْ الْجُوعِ وَالْجُوعُ قَادَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ سَعْدُ بِكَ فَاخْذُ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَ عَرَفَ الَّذِي بِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَنِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَعَدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقَدَحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللَّهُ ذَاكَ مَنْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَقْرَأْتُ آيَةَ الْآيَةِ وَلَا تَأْخُذْ أَكْهَامُ مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَوْ خَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

لے بلکہ فرقہ وادیں گذری ایک دن پیٹ بھر کر ملا تو دوسرے دن فاقہ ہو اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ گھوٹ کی روٹی تین دن برابر پیٹ بھر کر نہیں کھائی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کہ روٹی دو دن برابر پیٹ بھر کر نہیں کھائی بعضوں نے کہا اس کی ویرہی تو آنحضرت اور آپ کی آل پیٹ بھر کر کھانا نہیں کرتے تھے۔ حذیفہ بن یمان کی حدیث میں ہے جو شخص نہ کھائے گا اس کا پیٹ اچھا رہے گا اس کا قلب روشن ہوگا اندرونِ اطمینان خالی دارا درود و معرفت بخیر حضرت موقوف و قیام نے کھلے کے ساتھ تصدق کا خلافت میں ہیں کہ کھانا کم نہ کرنا ۱۲ من ۱۳ من لیکن میرا مطلب نہ مجھے میری غرض یہ تھی کہ مجھ کو کچھ کھانا کھلائیں ۱۲ من ۱۳ من یعنی پہلے بھوک کی حالت میں پیٹ ستر کر گئے آدھے ہو گئے تھا اس کی وجہ سے کہ آیت صرف اس لئے بھیجی تھی کہ تم مجھ کو کھانا کھلاؤ ۱۲ من ۱۳ من یعنی محتاجوں کو کھانا کھلانے اور ان کا پیٹ بھر دینے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۲ من ۱۳ من تو اس وجہ سے نہیں کہا تھا کہ میں اس آیت کو قبول کیا تھا ۱۲ من

يَكُونُ لِي مِثْلُ حُمُرِ النَّعَمِ.

اگر میں اس وقت نہیں اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلاتا (تمہاری ضیافت)

میں تو یہ امر مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسند ہے (یعنی لال اور عمدہ اونٹ ملنے سے بھی زیادہ مجھے خوشی ملتی ہے)

باب ۲۸۵۳ التَّحْمِيَّةُ عَلَى

باب کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا، اور

الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ -

دائیں ہاتھ سے کھانا

۳۹۷۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ولید بن کثیر از وہب بن کیسان)

حَدَّثَنَا سَفِيْنُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنِي

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں (ابو سلمہؓ کے انتقال کے

أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ

ابن کو کہتا تھا، آنحضرتؐ کی پرورش میں کھانے کے وقت میرا ہاتھ

ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي بَيْتِ

پلیٹ کے چاروں طرف پڑتا (کبھی ادھر سے کبھی ادھر سے کھانا) تو حضور

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیچے بسم اللہ کہہ پھر دائیں ہاتھ سے

يَدِي تَطْبِشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ

اپنے نزدیک سے کھانا بعد ازاں میں ہمیشہ اسی طرح کھاتا رہا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِعَ اللَّهُ وَ

كُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا ذَاكَ

تِلْكَ طَعْبَتِي بَعْدُ -

باب ۲۸۵۴ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ

باب اپنے نزدیک سے کھانا

وَقَالَ أَنَسُ قَالَ الْكَلْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكَرُوا أَسْمَ اللَّهِ

نے فرمایا بسم اللہ کہہ کر کھانا چاہیے۔

وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ -

۳۹۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از محمد بن جعفر از محمد بن عمرو بن حنبلہ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ

از وہب بن کیسان از ابو نعیم) عمر بن ابی سلمہ جو ام المومنین ام سلمہ

ابْنِ عُمَرَ وَبْنِ حُلَيْلَةَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ وَهْبِ

کے پہلے شوہر سے ان کے فرزند ہیں کہتے ہیں ایک دن میں (لو کہیں

ابْنِ كَيْسَانَ ابْنِ نَعِيمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

میں) آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں مشغول تھا اور

لہ اگر افسوس ہے کہ میں اس وقت تمہارا مطلب نہیں سمجھا اور تم نے بھی کچھ نہیں کہا میں نے سمجھا کہ ایک آیت مجھل گئے ہو وہاں کو یہ تمنا چاہتے ہو اس حدیث سے یہ نکلا کہ پیٹ
بھر کر کھانا درست ہے کیونکہ اگر وہ اس وقت نہ بھر کر دو دھیرا ۱۲ منہ کھاتا اگر شروع میں مجھل جاتے تو جب یاد آئے اس وقت یوں کہے بسم اللہ اور آخر اگر قیامت سے آدمی کھانے
پر ہوں تو یہ کہ بسم اللہ کہے تاکہ اور لوگوں کو بھی یاد آجائے امام شافعی نے کہا اگر کھانے والوں سے ایک ایک بسم اللہ کہے تو دوسروں کو کفایت کرے گی اب ہمارے غلام نے یہ ایک کھانے
کے شروع میں بسم اللہ کہی ۱۲ منہ دایں ہاتھ سے کھانا کھانا جب ہے اکثر علماء اس کو سنت کہتے ہیں لیکن ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا آنحضرتؐ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کھانا اس نے بائیں ہاتھ سے نہیں کھاسکا آپ نے فرمایا اچھا دہنے ہاتھ سے نہیں کھاسکے گا پھر اس کا دایں ہاتھ بالکل رہ گیا اور غلام چکیا
اگر وہ نہ کھائے اور ہی کی سزا ملی۔ ۱۲ منہ اس کا نام سلم اور نعیم نے مسخر یہ میں دہلی کیا ۱۲ منہ

وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ كَوَاسِي التَّمْخَفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِنْهَا يَلِيلَكَ .
۴۹۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ
 قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَيْبَةُ عُمَيْرِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَيِّمِ اللَّهُ وَكُلْ مِنْهَا يَلِيلَكَ .

بَابُ ۲۸۵۶ مِنْ تَتَبَعُ حَوَالِي

الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ كَرَاهِيَةً .

۴۹۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ
 عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ حَبِيبًا طَادَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَعُ الدُّبَاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ .

بَابُ ۲۸۵۷ التَّمَنُّ فِي الْأَكْلِ فَخَيْرٌ

پیلے میں چاروں طرف سے کھا رہا تھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آگے سے کھاؤ! (دوسرے کے آگے جو کھانا ہے اس سے مت کھاؤ)

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک) وہب بن کیسان ابی نعیم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اس وقت آپ کے رہیب عمرو بن ابی سلمہ بھی بیٹھے تھے تو ان سے فرمایا بسم اللہ کہہ کر اپنے آگے سے شروع کرو

باب پیلے کا کھانا چاروں طرف تلاش کرنا جب معلوم ہو کہ ساتھ کھانے والے کو ناگوار نہ گذرے
 محالہ

(از قتیبہ از مالک از اسحاق بن ابی طلحہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور کھانا تیار کیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعوت میں گیا چنانچہ آپ نے کھاتے وقت پیالے سے چاروں طرف دھونڈ کر کدو نکالو، اس دن سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا

باب کھانے پینے وغیرہ میں دائیں ہاتھ سے کام لینا

لے یہ شخص کے لئے جائز ہے چلیے ہاتھ والوں کے ساتھ کھانے یا ان لوگوں کے ساتھ جو ان کا ہاتھ بوجھنا ناہمانہ جائیں جیسے صحابہؓ تو آنحضرتؐ کا یہ نکتہ آپ کا ہاتھ لگنا تو باعث برکت تھا صحابہؓ کو غنیمت جانتے تھے اور متبرکہ کہتے تھے یہاں تک کہ آپ کا ہاتھ بھی متبرکہ ہونے کی وجہ سے جیلن پر مل لیتے تھے سو متبرکہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا تھا۔ ایمان کی یہی نشانی ہے کہ جو چیز غیر صاحب پسند کرتے تھے اس کو مسلمان بھی پسند کر لیا۔

(از عبداللہ از شعبہ از اشعث از والدش از مرق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو غسل، جو تاہینے اور نکلیں کرنے میں دائیں ہاتھ سے کام لیتے اور دائیں طرف سے شروع کرنے کو زیادہ سے زیادہ ترجیح دیتے۔

شعبہ رح سب سے ہیں اشعث اس حدیث کا راوی جب واسطہ میں تھا تو اس نے اس حدیث میں یوں کہا تھا ہر ایک کام میں دائیں طرف کو لینے کے لئے

باب بیٹ بھر کر کھانا درست ہے۔
(از اسماعیل از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ از انس بن مالک) ایک بار ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آوازیں نکلتی محسوس کر رہا ہوں، معلوم ہوتا ہے آپ بھوکے ہیں کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے جو کچھ روٹیاں اپنے دوپٹے میں لپیٹ کر اسٹن کہتے ہیں میرے کپڑے میں چھپا دیں، چنانچہ مسجد نبوی میں پہنچا وہاں اصحاب جمع تھے میں خاموش کھڑا ہو گیا آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تمہیں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی! آپ نے سب اصحاب سے فرمایا جلو اور سب کے سب روانہ ہو گئے، میں (قصداً) ان سے بہت آگے نکل آیا اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا (انہیں اطلاع دی)۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہما ام سلیم سے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے تشریف لا رہے ہیں ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں جو سب کو کافی ہو (اب کیا ہو گا بڑی ندامت ہو گی) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ اور اس کا رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے

۳۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَكَانَ كَانَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْيَمِينُ مَا اسْتَطَاعَ فِي طَهْوَرِهِ وَتَوَعَّلِهِ وَتَرْجُلِهِ وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطَةِ قَبْلِ هَذَا فِي شَأْنِهِ مُحَمَّدٍ

باب ۲۵۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِبْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأَمِيرِ سَلِيمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَبًا مِّنْ شَعِيرَةٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَكَلَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتهُ تَحْتَ ثَوْبِي دَرَوْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذْهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُذِئْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَحًا مِرْ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

۱۔ جو حصہ کے قریب لکھتی ہے پھر اسے ہر ایک کا پس آپ داہنی جانب سے شروع کرتے قسطاً لے کر ہاتھ لیں جن میں گیس طرف سے شروع کرنا صحیح ہے مثلاً پانچانہ میں جب جلے تو پینیاں پاؤں اندر رکھ کر اس طرح جیسے سنبھلے یا پاؤں باہر نکالے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر کام سے وہ کام مراد ہے جن میں ہاتھ طرف سے شروع کرنا صحیح ہے مثلاً کپڑے پہننا جتنا ہاتھ یا مونہ یا جراب پہننا یا سجود یا داخل ہونا یا سر موکنا یا ناخن کترنا وغیرہ ۱۲۔ منہ سے کھانے کے لیے آپ کو یہ روٹیاں لے آئے کیونکہ آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے ان سب کو یہ روٹیاں کافی نہ تھیں ۱۲۔ منہ

۳۹۸۱- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ
أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ
ثَلَاثَ يَوْمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَذَا مَعَ
رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ وَأَنْخَوْهُ فَجَحَنَ
ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ
بَغْمٌ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبِيعْ أَمْ عَطِيَّتُهُ أَوْ قَالَ هِبَةٌ
قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرَى مِنْهُ
شَاةً فَصَنَعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشَوَّى وَآمَرَ اللَّهُ
مَا مِنْ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَلَهُ
حُزَّةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا
أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاهَا
لَهُ ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قِصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا
أَجْعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَّلَ فِي الْقِصْعَتَيْنِ
فَحَمَلَتْهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كُنَّا قَالَ -

۳۹۸۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا
وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْوَودٌ عَنْ أُمِّهِ
عَنْ عَائِشَةَ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ النَّمْرَ وَالْمَاءَ

(از موسیٰ از معتمر از والدش) و ابو عثمان (نہدی)
عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم لوگ ایک سوتیس
آدمی ایک بار سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ
نے فرمایا کیا کسی کے پاس کچھ کھانا وغیرہ ہے؟ تو ایک شخص نے تقریباً
ایک صاع آنے کا کھلا، وہ گوندھا گیا، پھر سامنے سے ایک لمبا
جسیم کوئی مشرک اپنی بکریاں لئے ہوئے گذرا، آپ نے خود اس
سے پوچھا ان میں سے ایک بکری ہمیں مفت دیتا ہے یا بیچتا
ہے؟ اس نے کہا بیچتا ہوں (مفت نہیں دیتا) آپ نے ایک
بکری اس سے مول لی وہ کافی گئی پھر حکم دیا کہ اس کی کلبی بی
عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کلبی میں ایسی بکرت
ہوئی (خدا کی قسم ان ایک سوتیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا
نہ رہا جسے آپ نے اس کلبی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو
جو موجود تھا اسے اسی وقت دیا گیا، جو موجود نہ تھا اس کا حصہ
مضبوط رکھ لیا گیا، پھر بکری کا گوشت دو کونڈوں میں نکال گیا
ہم سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا، پھر بھی کونڈوں میں گوشت
بچ رہا، میں نے اسے اونٹ پر لا دیا۔

عبدالرحمان نے ایسا ہی کوئی کلمہ کہا (یہ راوی کو شک
ہے)

(از مسلم از وہیب از منصور از والدش) حضرت عائشہ رضی
سے مروی ہے کہ جس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
وصال ہوا اس وقت ہمیں پانی اور کھجور با افراط ملنے لگا تھا۔
(اس سے پہلے غذا کی کمی تھی)

لے یہ حدیث اور بیچ اور ہر میں گزرتی ہے ۱۲ منہ ملے مطلب ہے کہ شروع زمانہ میں غذا کی ایسی قلت تھی کہ کھجور بھی پیٹ بھر کر نہ ملتی پھر اللہ تعالیٰ نے غیر
فتح کرا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس وقت تھی کہ ہم کھجور یا نذرانہ پیٹ بھر کر ملنے لگی ۱۲ منہ

بَابُ ۲۵۹۰ لَيْسَ عَلَى الرَّعِجِ
خَوَجٌّ اِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

۴۹۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ
بُشَيْرَ بْنَ يَسَّارٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ
الْبُنْتَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا
بِالْقَهْمَبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ
عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا أَرَى إِلَّا بِسُوقِي
فَلَكُنَّا هُنا فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِسَاءٍ
فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبِ
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ
عَوْدًا وَبَدَأَ

بَابُ ۲۵۹۱ الْحَبْنُ الْمَرْقِيُّ
وَالْأَكْلُ عَلَى الْخُحْوَانِ وَالشُّفْقَةِ

۴۹۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ
قَالَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا لَهُ فَقَالَ مَا
أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا
مُرْتَقًا وَلَا شَاءَ مَسْطُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

بَابُ ارشاد باری تعالیٰ اندھے ننگڑے اور
بیمار بیمار کے ساتھ ملکر کھائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از یحییٰ بن سعید از بشیر ابن یسار)
سویہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے، چنانچہ مقام قہمبہ پہنچ
کر جو بقول یحییٰ طے ہونے میں خیبر سے دو پہر کا وقت تھا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا چنانچہ ستو گھولے گئے (اور
کوئی کھانا نہ تھا) ہم نے اسی کو سوکھا بھانک لیا پھر آپ نے پانی
منگوا یا اور کلی کی اور نماز مغرب پڑھائی وضو نہیں کیا۔

سفیان کہتے ہیں میں نے یحییٰ سے اس حدیث میں یوں
سنا کہ آپ نے نہ ستو کھاتے وقت وضو کیا نہ کھانے سے فارغ
ہو کر

بَابُ باریک چائیاں اور خوان (میر)
اور دسترخوان پر کھانا۔

(از محمد بن سنان از ہمام) قتادہ کہتے ہیں ہم حضرت
النس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اس وقت ان کا باورچی بھی
موجود تھا، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی باریک
چائیاں (میر سے کی) نہیں کھائی اور نہ دم بخت کی ہوئی بکری
کھائی تا آنکہ آپ کا وصال ہو گیا

اس آیت کی مابین باب کی حدیث سے یہ ہے کہ باب کی حدیث میں مس کا ایک ساتھ لے کر ستو کھانا ثابت ہو گیا ہے اور آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ تمہارے ساتھ نہ
لنگڑے بیمار لے کر کھائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ ہوا یہ تھا کہ عرب لوگ ایسے اندھوں بیماروں وغیرہ کے ساتھ کھانے میں شامل کرتے تھے اس لئے کہ یہ لوگ غنڈہ رکھ اور
دھیس کھاتے تھے اور نہ دست و پا ملنے والے کھاتے تھے قرآن کو برا معلوم ہوتا کہیں ان کی حق تلفی کی وجہ سے ہم گناہ کا نہ ہوں بعضوں نے کہا اماں بخاری کا مقصد اس آیت کا یہ ہے
یہ لاجرم علیکم ان تا کھلو اجمعین اور شام کا اور حدیث سے بھی ایک جگہ لکھا ہے کہ کھانا ثابت کیا بعض نسخوں میں معجب باب میں اتنی عبارت اور نہ لکھی
والنہد ولا اجتماع فی الطعام یعنی اس باب میں نہ کھا اور کھانے پر مجب ہونے کا بھی بیان ہے نہ کھا مٹھی سب ساتھی لے کر باہر برآمد ہو کر بیٹھ کر کھائیں اس
میں سے خزانہ جواز ہے ۱۲ نہ لکھ بعضوں نے کہا وضو سے ہاتھ دھونا مراد ہے ۱۲ نہ

۳۹۸۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ عَلِيٌّ هُوَ الْإِسْكَافُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سَكْرَةٍ حَتَّى تَطْوُرَ لَهْ مَرْقَقٌ قَطٌّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَا مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشُّفْرِ.

۳۹۸۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ أَمْرًا لَا نَطَاعَ فَبَسِطَ قَائِلِي عَلَيْهِ السَّكْرَةَ وَالْقَطَّ وَالشَّمْنَ وَقَالَ عُمَرُ وَعَنْ أَنَسٍ بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَاحٍ.

۳۹۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ

(از علی بن عبداللہ از معاذ بن ہشام از والدش از یونس (قبول علی بن مدینی) یونس اسکاف از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے علم میں نہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹی چھوٹی پلینوں میں کھانا کھایا ہو یا باریک چپاتی تناول فرمائی ہو یا مینر پر کھانا کھایا ہو۔
قتادہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو آپ کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے تو انہوں نے کہا دسترخوانوں پر۔

(از ابن ابی مریم از محمد بن جعفر از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر سے مدینے کو آئے ہوئے) ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلوت کی میں نے مسلمانوں کو دعوت و لمیہ کے لئے بلایا چنانچہ چمڑے کے دسترخوان بچھائے گئے ان پر کھوپر اور گھی چٹا گیا۔

عمر نے بحوالہ انس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شیعہ بنی منالیٰ (توریلیمیں) حیس (تلوے کی قم کا طعام) دسترخوان پر چٹا گیا۔

(از محمد از ابو معاویہ از ہشام) ہشام کے والد حضرت عروہ اور وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ (بعض مخالف) شامی لوگ عبداللہ ابن زبیر پر طعن مارتے تھے، انہیں کہتے تھے اے دو کمر بند والی

لے حدیث میں خاشاکہ سموطہ یعنی وہ گرمی میں کے بال گرم پانی سے دھوئے جائیں پھر چمڑے کی سیست بھون لی جائے یہ طعان کے ساتھ کرتے ہیں چونکہ اس کا گوشت نرم ہوتا ہے اور یہ دنیا دار و مغرور دنیا کا فعل ہے اول تو ماں کو کم عمری میں دیکھ کر دوسرے اس کی کھال مٹانے لگتا جس سے دوسرے مسلمان فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے چپاتی آتی تو وہ دیکھ کر دودھ دیتے اور کہنے لگتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ ہے ہمیشہ غریبی کھاتا تھا۔ تاہم کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی آٹے کا اور آپ کا سالن کبھی سرگرتا کبھی شہد کبھی گوشت کبھی گھی آپ نے ہمیشہ ایک ہی سالن پر اکتفا کیا اور غریبوں میں کھجور یا شہد یا قناعت کی آپ بھی جو لوگ صاحبِ علم اور معرفت ہیں وہ ایسی ہی غذا سے صحت قائم رہتی ہے آٹے کا پیچھا خانا اس کا میہ نکالنا اور میہ کے کی روٹی کھانا مورث قبض ہے اس سے ہزاروں طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۱۲ منہ سکہ نہ یونس بن عبد البری ۱۲ منہ سکہ اس طشتری پر چھٹی حواریں اچا رکھا کرتے تاکہ کھانا جلدی ہضم ہوا ۱۲ منہ سکہ یہ میز فرش پر رکھی جاتی ہے لوگ بھی فرش پر بیٹھتے ہیں اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ کھانے میں جھگڑنا نہ پڑے مگر مغربیوں نے سر لوگ اب اس طرح کھاتے ہیں اور نصاریٰ چونکہ کمریہ جلد پر بیٹھتے ہیں اس لئے وہ بھی میز پر کھاتے ہیں مگر ان کی میز اور زیادہ بلند ہوتی ہے میز پر کھانا طریقہ سنت کے برخلاف ہے مگر جاکر نہ ۱۲ منہ

أَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزَّكَاةِ يَقُولُونَ
يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ
يَا بَنِيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ
تَذَرِي مَا كَانَ النِّطَاقَانِ إِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي
تَشَقَّقْتُهُ نِصْفَيْنِ وَأَوْكَيْتُ قَرِيبَةَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ
فِي سُفْرِيهِمْ أَحْمَرًا قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ
إِذَا عَيَّرُواكَ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُولُ لِيَهَا وَالْإِلَه
بِكَ شَكَاهُ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَائِهَا
۴۹۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنِينِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حَفْصَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ
ابْنَ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا
وَأَضْبًا فَدَعَا بِهِمْ فَأَكَلْنَ عَلَى مَا كُنَّ يَكْنَنُ
وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَلْمُنْقَدِرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَّا أَكَلْنَ
عَلَى مَا كُنَّ يَكْنَنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا أَمْرًا بِأَحَدٍ مِنْهُنَّ

بَابُ ۲۸۶ السُّوْبِي

۴۹۸۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ لِسَاءٍ

کے بیٹے ایک دفعہ ان کی والدہ (اسما بنت ابی بکر رضی) نے کہا بیٹا
شامی لوگ تجھ پر یہ طعنہ کرتے ہیں کہ تو دو کمر بند والی کا بیٹا ہے تجھے
معلوم ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ ہوا یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہجرت کرنے لگے تو میں نے اپنا کمر بند بھاڑ کر دو ٹکڑے کیا
ایک ٹکڑے سے تو آپ کا (پانی کا) مشکیزہ باندھا اور ایک ٹکڑے کو آپ
کا دسرخوان بنایا (اس میں توشہ لپیٹا)

وہب فرماتے ہیں اس کے بعد اگر شامی لوگ عبد اللہ بن زبیر پر طعنہ
ماتے

(از ابوالنعان از ابوعوانہ از ابوشیراز سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام حفصہ بنت حارث بن حزن نے جو ابن
عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ہوتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
گھی، پنیر اور (تلے ہوئے) گھوڑ پھوڑوں کا حقہ بھیجا، آپ کے دسرخوان
پر لوگوں نے ان گھوڑ پھوڑوں کو کھایا لیکن آپ نے نہیں کھایا آپ
کو نفرت آئی (چونکہ آپ کے ملک میں ان کے کھانے کی عادت نہ تھی)
اگر گھوڑ پھوڑ حرام ہوتا تو آپ کے دسرخوانوں پر لوگ کیوں کھاتے؟
نہ آپ لوگوں کو ان کے کھانے کا حکم دیتے۔

باب ستو کھانے کا بیان

(از سلیمان بن حرب از حماد از یحییٰ از بشیر بن لیساء) سوید بن
نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ ایک بار مقام صیبا پر مقیم تھے

۱۔ ایک مصرع ہے بٹے قصید کا جزا و ذریعہ شاعر کی تصنیف ہے اس کا پہلا مصرع یہ ہے و عیرونی الواشون آفی اجہما۔ مرد و شام ملے عیرونی بن زبیر و اس بات
کا عیب کرتے جو سر شرف اور غریب ان شام والوں مرد و عیرونی کی ہفتا و شیت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خدمت گزری کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ گل است
سعدی و در چشم دشمن غار است۔ امام بخاری نے یہ حدیث لاکھ کتابت کیا کہ دسرخوان کپڑا بھی ہو سکتا ہے ۲۔

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ الثَّخَفِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُمْ
كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالصُّمْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرٍ
فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَدَعَا بِأَعْيَانٍ فَلَمْ يَجِدْ
إِلَّا سَوِيْقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلَمَّا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا
بِأَعْيَانٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَصَلَيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۸۶۲ مَا كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ
حَتَّى يَسْمِيَّ لَهُ فَيَعْلَمُ مَا هُوَ.

۳۹۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ
أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو مَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلَةَ الْأَنْصَارِيُّ
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ
الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ
دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ
عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا تَحْنُوذًا أَقْدَمَ
بِهِ أَحْمَهَا حَفِيدَةً بَنَتْ الْحَارِثَ مِنْ بَنِي
فَقَدَّمَ الصَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ قَلْبًا بَقِيَّةً مُبِيدَةً لِبَطْعَانِ وَحَتَّى
يُحَدِّثَ بِهِ وَيَسْمِيَّ لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الصَّبِّ
فَقَالَتْ أُمُّكَ مِنَ السَّوَةِ الْحَضُورُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شے تناول
نہ فرمایا کرتے جب تک اسے دریافت نہ فرمالتے کہ کیا شے
ہے؟

(از محمد بن مقاتل ابوالحسن از عبد اللہ از یونس از زہری از
ابو امامہ بن سہل بن حنیف انصاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
مجھے سیف اللہ خالد بن ولید نے بتایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا حضرت میمونہ
خالد اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں کی خالہ تھیں وہاں سوسمار
کا بھڑا ہوا گوشت آیا ہوا تھا جو ان کی بہن حفصہ بنت حارث نجد
سے لے کر آئی تھیں، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے یہ سوسمار آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے رکھے، آپ کا معمول تھا جب تک لوگ بیان
نہ کرتے کہ یہ فلاں کھانا ہے تو آپ ہاتھ نہ بڑھاتے، غرض آپ
نے اپنا ہاتھ گوہ پر (کھانے کے لئے) بڑھایا، اس وقت جو
عورتیں موجود تھیں، ان میں سے ایک نے کہہ دیا آپ کو بتا
دیا جہلے کہ یہ کیا چیز ہے یا رسول اللہ یہ گوہ ہے۔ آپ نے
سننے ہی اپنا ہاتھ اس طرف سے کھینچ، خالد نے دریافت کیا
کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا حرام
نہیں لیکن میرے ملک میں یہ جانور نہیں ہوتا دلوگ

نہیں کھاتے) اس وجہ سے مجھے نفرت آتی ہے۔ خالد بن
کھتے ہیں چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے
اٹھالیا اور خود کھایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کھاتے
ملاحظہ فرماتے رہے۔

باب ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک)

دوسری سند (از اسماعیل از مالک از ابوالزناد از
اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کافی
ہوتا ہے، اور تین آدمیوں کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے۔

باب مومن ایک آنت میں کھاتا ہے (یعنی کم کھاتا ہے)۔

(از محمد بن بشار از عبد الصمد از شعبہ از واقد بن محمد)

نافع کہتے ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی وہ اس
وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک کوئی غریب مسکین ان
کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوتا۔

أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا قَدْ مَنَّ اللَّهُ هُوَ الصَّبْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَهُ عَنِ الصَّبْرِ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
أَحْرَامُ الصَّبْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَكَفَى
لَمْ يَكُنْ بِأَرْضٍ قَوْمِي فَأَجِدُنِي آعَافَةً
قَالَ خَالِدٌ فَأَجْتَرُّهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ لِي -

باب ۲۸۶ طعم الواحد ثلاثين لادن تین۔

۳۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ
أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافٍ لِلثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ
الثَّلَاثَةِ كَافٍ لِالرُّبْعَةِ -

باب ۲۸۶ المؤمن يأكل في موعى واحد۔

۳۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ
قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُوْتِيَ

ملہ یعنی دو کے کھانے پینے آدمی اور تین آدمی کے کھانے پر چار آدمی قناعت کر سکتے ہیں بظاہر حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے مگر امام بخاری رحمہ اللہ
اپنی عادت کے مطابق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں صاف یوں ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور

بِسُكَيْنٍ يَأْكُلُ مَعَهُ قَادُ خَلَّتْ رَجُلًا
يَأْكُلُ مَعَهُ قَادُ كُلِّ كَثِيرٍ أَفْقَالَ يَأْكُلُ
لَا تَدْخُلُ هَذَا عَلَى سَمِعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ السُّؤْمُونَ يَأْكُلُ فِي
مَعَى وَاحِدٍ وَكَافِرٍ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ
۴۹۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَافِيَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ السُّؤْمُونَ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَإِنَّ
الْكَافِرَ وَالْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ
وَقَالَ ابْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا مَا لَيْدٌ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۴۹۹۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ
أَبُو نَهْيَيْكٍ رَجُلًا أَكُولًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ فَقَالَ
فَأَنَا أَوْ مِنْ بِلَالٍ وَرَسُولِهِ -

نافع کہتے ہیں ایک بار میں ایک مسکین ان کے پاس لے
گیا تاکہ ان کے ساتھ کھانا کھالے، وہ شخص بہت کھانا کھا گیا
ابن عمر رضی اللہ عنہما مجھ سے کہنے لگے اب اسے یہاں کھانے کے
لئے نہ لانا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مومن
تو صرف ایک ہی آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔
(از محمد بن سلام از عبدہ از عبد اللہ از نافع) ابن عمر
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک
آنت میں کھاتا ہے اور کافریا منافق عبدہ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں
عبد اللہ نے کون سا لفظ کہا، ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔
یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں
نے نافع سے نقل کیا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان) عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ
ابو نہیک (مکی) رضی اللہ عنہ بڑے پُر خور انسان تھے حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
ہے کہ مسلمان ایک آنت میں اور کافرسات آنتوں میں بھر کر کھانا کھاتا
ہے، تو ابو نہیک رضی اللہ عنہ نے تو اللہ تم اور اس کے رسول پر ایمان
رکھتا ہوں (کافری نہیں)

لہ سان اللہ کیا عمدہ عادت تھی ۱۲ منہ ۱۵ تو یہ غری کا فروں کی صفت ہے کجحت یہ کافرا تہا نہیں جھٹھے کہ پُر خوری سے فائدہ ہی کیا ہے ہزاروں سیاریاں
پیٹ بھر کر کھانے سے پیدا ہوتی ہیں میں نے ایک محاکمہ صاحب سے کہا کہ باوجودیکہ میری عمر پچاس سال سے تجاوز ہوئی مگر میں نے کبھی کوئی پُورن یا مضمہ
لے کوئی دوا نہیں کھائی انہوں نے کہا شاید آپ کم کھاتے ہیں تو شخص بھوک سے کم کھا یا کرے اس کو کسی دوا کی احتیاج نہیں ہے نہ کھانا کھانے کے بعد اس کو
سستی پیدا ہوتی ہے نہ آرام طلبی کو ہی چاہئے کہ کھانا کھانے کے بعد اس کو جی بوجھتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آنکھوں میں رُوئی آگئی ہے ہمیشہ اتنا
کھاتا ہوں کہ اگر چاہوں تو اتنا اور کھا لوں ۱۲ منہ ۱۵ ان کا بونہیم نے مستخرج میں ذکر کیا ۱۲ منہ ۱۵ باوجود اس کے بہت کھاتا ہوں تو معلوم ہوا (یعنی ہر وقت کتنی

۴۹۹۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّ الْمُسْلِمِ فِي مَعِي وَاحِدٌ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ آمَعَاءٍ-

۴۹۹۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا فَقَالَ لَكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَأْكُلُونَ فِي مَعِي وَاحِدٌ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ آمَعَاءٍ-

بَابُ ۲۸۶۵ الْأَكْلُ مُتَكَيِّمًا

۴۹۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا

مِسْعَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْأَقْرَبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَيَّةٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُ مُتَكَيِّمًا-

(از اسماعیل بن ابی اویس از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عدی بن ثابت از ابویمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کھانا بہت کھا یا کرتا تھا مگر جب مسلمان ہو گیا تو غذا کم کر دی اس کا ذکر بارگاہ رسالت میں ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا مومن ایک آنت میں اور کافرسات آنتوں میں بھر کر غذا کھاتا ہے۔

باب تکبیر لگا کر کھانا

(از ابونعیم از مسعر از علی بن اقرہ) حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکبیر لگا کر کھانا نہیں کھا یا کرتا (جیسے مغرور لوگ کھاتے ہیں)

(لغوی معنی سالیقہ) کہ حدیث میں جو مذکور ہے وہ بطور اکثر کے ہے نہ یہ کہ کل بہت کھانے والے کافر ہی ہوتے ہیں بعضے مومن بھی زیادہ کھاتے ہیں حافظ نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ حدیث اپنے ظاہر پر مجرد نہیں ہے بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات خواہشیں مراد ہیں طبیعت کی خواہش نفس کی خواہش، آنکھ کی خواہش، منہ کی خواہش، کان کی خواہش، ناک کی خواہش، برصیت کی خواہش، کافران سب خواہشوں کو پورا کرتا ہے اور دوسن تمام خواہشوں کو انکار کر دیتی خواہش یعنی پیرش کی خواہش پوری کرتا ہے کیونکہ حیات اس پر موقوف ہے جس کہتا ہوں حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ کافران ساتوں خواہشوں پر عمل کرتا ہے اور دوسن ان ساتوں خواہشوں کو انکار کر دیتی خواہش کو تباہ ہے یعنی اللہ کی رضا مندی حاصل ہونا تو گویا کافرانے سات آنتوں میں کھا یا اور دوسن نے ایک آنت میں۔ تمام مذہبوں میں تکریم نفس پخت یعنی نجات کا مدار کھا ہے اور یہ تکریم بغیر دوسن کے حاصل نہیں ہوتا کہ ان ساتوں خواہشوں کو انکار کر دینا اور شریعت کے تابع ہونے ایک آٹھویں خواہش بھی ہے زبان کی خواہش یعنی باتیں کرنے کی غرض خواہش اور عطران دھن کو میں نے دیا یا وہ انسانیت کے مرتبہ کو پہنچ گیا اور جس نے خواہش اور نفس کو سوار بنایا عقل کو دیا یاہ درحقیقت جاننے سے ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ معنی بڑا) ۱۵ حجاج معمری یا ابوالغفرہ غفرانی یا شامی میں ۱۲ منہ ۱۵ کہتے ہیں کفر کی حالت میں سات بکر لوں

کا دودھ دیا گیا مسلمان ہونے کے بعد ایک بکر کا دودھ بھی پورا نہ ہی سکا ۱۲ منہ ۱۵ اکثر علماء نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے ابن عباس اور ابراہین دلیا و ابوعبیدہ سلمانی اور ابن مسرین اور عطاء بن سبار دہلی سے اس کا جواز نقل کیا ہے اور صحیح حدیثوں میں اس کی ممانعت نہیں آئی ہے لہذا اگر کسی نے ترجمہ باب میں یہ نہیں کہا کہ شیعہ ہے ابن شامی نے غفران کا لالہ جو کھانا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے کھانا تو منع کیا ابن ابی شیبہ نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے ایک بار کھانے کے کبھی کبھی کھانا نہیں کھا یا ایک دعا میں ہے آپ نے فرمایا میں اس طرح کھاتا ہوں جسے غلام کھا یا چاروں طرح بیٹھا ہوں جسے غلام بیٹھا ہے علماء نے کہا ہے کہ یہ ترجمہ ہے کہ کھانے وقت دونوں کھنڈوں اور قدموں کی پشت پر بیٹھنے یا داہن پاؤں کھڑا رکھے بائیں پاؤں پر بیٹھنے ۱۲ منہ

۴۹۹۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَشْجِبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْبَرِ عَنْ أَبِي مُحَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْجُلُ عِنْدَكَ لَا أَهْلُ وَأَنَا مُتَكَيِّئٌ-

بَابُ ۲۸۶۶ الشَّوَاءُ وَقَوْلُ اللَّهِ

تَعَالَى فَجَاءَ بِجُلٍ حَبِيبٍ أَيْ مَشْوِيٍّ

۴۹۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَتَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبٌّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي آعَافَةً فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَا لَكَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِضَبٍّ مَحْضُوفٍ

بَابُ ۲۸۶۷ الْخَزِيرَةُ قَالَ

النَّضْرُ الْخَزِيرَةُ مِنَ الْخَالَةِ

وَالْحَزِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ-

۵۰۰۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(از عثمان بن اشجبہ از جریر بن منصور از علی بن اقم) ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بارگاہ نبوت میں حاضر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا

باب ۲۸۶۶ بھنا ہوا گوشت

ارشاد الہی وہ پھڑے کا بھنا ہوا گوشت لایا۔

از علی بن عبد اللہ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از ابو امامہ بن سہیل از ابن عباس) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار بارگاہ نبوت میں گویہ کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا، آپ نے اس کے کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا اتنے میں کسی نے کہہ دیا یا رسول اللہ یہ گوہ ہے چنانچہ آپ نے یہ سن کر ہاتھ کیچ لیا، خالد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا آیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میری قوم کے علاقے میں یہ جانور نہیں ہوتا اس لئے مجھے کچھ نفرت سی معلوم ہوتی ہے چنانچہ خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ امام بخاری نے زہری سے بجائے مشوی کے محضو کا لفظ نقل کیا۔

باب ۲۸۶۷ خزیرہ کا بیان

نضر بن شہیل کہتے ہیں خزیرہ بھوسے سے بنایا جاتا

ہے اور حریرہ دودھ سے۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) محمود بن ربیع

الفزاری کہتے ہیں کہ عتبان بن مالک جو بدری صحابی ہیں ایک بار

باب کا مطلب امام بخاری نے اس حدیث سے لیا کہ گوشت بھونے سے آپ نے چھوٹا دواؤں کھاتے تو بھنا ہوا گوشت کھانا ثابت ہوا ۱۲ منہ ۱۳ خزیرہ جو کھانے کا گوشت کے ٹکڑوں سے بنتا ہوتا ہے اور کھانے کا گوشت نہ ہونے کے لئے سے بنایا جائے تو اس کو خضیرہ کہتے ہیں یعنی حریرہ ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی دونوں لفظوں کا ایک ہے ۱۲ منہ

قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَتَبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْءَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أَصْلَى لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأَصَلَّى لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَأْتِيَ فَصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَيْتُكَ مُصَلِّيًا فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عَتَبَانُ فَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ حَيْنَ ارْتَفَعَتِ السَّمَاءُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ لَهُ فَلَمْ يَخْلُصْ حَقٌّ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي أَيْنَ نُحِبُّ أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشْرَفْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَنَّفْنَا قُصَّةً رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَا عَلَى الْخَزِيرِ صَنَعْنَا هُفَّتَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِمَّنْ أَهْلُ الدَّارِ وَوَعَدَ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَاتِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّحْشَنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مَتَأَفِّقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ إِلَّا كَرَاهٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُؤَيِّدُ

بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنی بیٹائی میں فرق پاتا ہوں اور اپنی قوم کا پیش امام ہوں لیکن جب مینہ برستا ہے تو میرے اور ان کے گھروں کے درمیان پانی والا نالہ پانی سے بھر جاتا ہے چنانچہ میں مسجد تک نہیں جاسکتا کہ ان کی امت کروں، میری آرزو یہ ہے کہ ایک بار آپ تشریف لاکر میرے گھر میں نماز پڑھ دیجئے تو میں اسی جگہ کو نماز گاہ بنالوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ میں آؤں گا۔ عتبان کہتے ہیں دوسرے روز دن چڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی، اندر آتے ہی آپ بیٹھے بھی نہیں مجھ سے پوچھنے لگے کہ تو اپنے گھر میں کہاں چاہتا ہے کہ میں نماز پڑھوں؟ میں نے گھر کا ایک کونہ بتا دیا، آپ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا، ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو رکعتیں (نفل) پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ ہم نے (آپ سے) کہا ٹھہرے (بیٹے) ایک خرمیرہ جو ہم نے بنایا تھا اس کے پینے کے لئے آپ کو روک لیا اتنے میں محلے کے اور بہت سے لوگ بھی میرے گھر میں جمع ہو گئے، ان میں سے ایک نے کہا مالک بن خُشَن (نہیں آیا) کہاں ہے؟ دوسرا بولادہ تو منافق ہے اسے اللہ اور اس کے رسول سے کچھ محبت نہیں، آپ نے فرمایا ایسا مت کہہ! کیا وہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اللہ کی رضامندی نہیں چاہتا اس نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں کہ حقیقت کیا کیا ہے، مگر ہم لوگ تو بظاہر ہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ منافقوں ہی کی طرف رہتی ہے، انہی کی خیر خواہی کا طالب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر دوزخ کو حرام کر دیا ہے جو رضائے الہی کے لئے غلوں میں سے لا الہ الا اللہ کہے۔

بِذَلِكَ وَجَّهَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُوا قَالَ قُلْنَا فَإِنَّا نَرَىٰ وَجْهَهُ فَ
نُصِیْحَتُهُ إِلَى السُّنَافِقَيْنِ فَقَالَ فَإِنَّ اللَّهَ
حَزَمَ عَلَى النَّاسِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ
ثُمَّ سَأَلَنِي الْحَصَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ
أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ
حَدِيثِ مُحَمَّدٍ قَصَدَ قَهْ -

باب ۲۸۶۸ الْأَقِطُ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصِفِيهِ قَالَ لَقِيَ الشُّرَّ وَالْأَقِطَ
وَالشَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي
عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا -

باب پنییر کا بیان

مُحَمَّدٌ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا
وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا سے شبِ عروسی منائی تو (دعوتِ ولیمہ
میں) کھجور پنییر اور گھی (دستر خوان پر) رکھا۔
عمرو بن ابی عمرو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیس (الیکم کا حلوا)

بنایا یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گزری ہے

۵۰۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ خَاتَمَتِي إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبَابًا وَأَقِطًا وَكَبْشًا
فَوَضِعَ الْمَرْءُ عَلَى مَا بَدَتْهُ فَلَوْ كَانَ حَوَامًا
لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَآكَلَ الْأَقِطَ -
باب ۲۸۶۹ السَّلَاقِ وَالشَّعْبِيرِ

(از مسلم بن ابراہیم از شعبہ از ابی بشر از سعید بن عباس
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری خالہ (میمونہ رضی اللہ عنہا) نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گاوہ کا گوشت، پنییر اور دودھ
بھیجا گاوہ کا گوشت آپ کے دسترخوان پر رکھا گیا (خالد رضی
نے کھایا) اگر حرام ہوتا تو کبھی دسترخوان پر نہ رکھا جاتا۔ آپ
نے اس موقع پر صرف دودھ پیا اور پنییر تناول فرمایا۔

باب چندر اور جو کا بیان

لے یہ حدیث اور گزری ہے دوزخ کے حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ طہقہ میں پر حرام ہے جس میں کافرا و منافق رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ کے لئے رہنا
مسلمان پر حرام ہے ۱۲ منہ ۱۲ امام بخاری نے باب الخبز المرقق میں وصل کیا ۱۲ منہ

۵۰۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ
بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ كَأَنَّا كُنَّا عَجُوزًا خُدُّ
أَصُولِ السَّاقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قَدْرٍ لَهَا۔
فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَاتٍ مِّنْ شَعِيرٍ إِذَا
صَلَّيْنَا زُرْنَا هَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا
نَفْرَحُ بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ
وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ
الْجُمُعَةِ وَاللَّهُ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ۔
بَابُ ۲۸ التَّهْنِئَاتِ شَالِ
اللَّحْمِ۔

۵۰۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ
تَعَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ
أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
عَتَّابٍ قَالَ أُنْتَشِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَرَقًا مِّنْ قَدْرِ قَاحِلِ ثُمَّ صَلَّى
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

(از یحییٰ بن یکرجی بن عبد الرحمن بن عبد الوہاب) حضرت
سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ جمعہ آنے سے بہت خوش
ہو جاتے اس لئے کہ ایک بڑھیا اس روز چنندر کی جڑیں تھوڑے
سے جو ہیں ملا کر بچا یا کرتی تھی چنانچہ بعد نماز جمعہ ہم لوگ اس ضعیفہ
کے یہاں جلتے اور وہ پکے ہوئے جو اور چنندر جو ہمارے سامنے
پیش کرتی کھایا کرتے، جمعہ کے دن ہمیں اس کھانے کا بڑا لطف
حاصل ہوتا نیز جمعہ کے دن ہم کھانے اور قبیلہ (دوپہر کا سونا)
نماز کے بعد کرتے، خدا کی قسم ضعیفہ کے اس چنندر اور جو ہیں
گھی اور چکنائی وغیرہ کا نام نہ ہوتا (جب بھی ہم اسے مزے سے کھاتے)

باب گوشت پکے سے پہلے ہانڈی سے کال کر
اور اگلے دانتوں سے توڑ توڑ کر کھانا۔

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد از ایوب از محمد حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے شانے کا گوشت دانتوں سے توڑ کر کھایا پھر کھڑے ہو کر
نماز پڑھائی، وضو نہیں کیا) اور اسی سند سے (ایوب بن نعیمانی
اور عاصم نے بحوالہ عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہانڈی سے گوشت کی ہڈی نکال کر گوشت
کھایا (ابھی گوشت گلا نہیں تھا) پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا

لے کوفہ رانا ن تھی کوفہ است مسلمانوں نے اس طرح تکلیف سے زندگی بسر کی ہے اور کبھی بیز شک کے کوئی شکایت کا علم
زبان نہیں لئے اہم ہیں کہ ہر روز ہر طرح کی نعمتیں دوتا رہتے ہیں پھر بھی خدا کا شکر نہیں بجالاتے نہ اس کے کچھ دین کی کچھ مدد کرتے ہیں صحابہؓ نے سو کھی روٹیاں کھا کر فریفتہ
کے ساتھ پختے ملک بیچ کئے تھے اور سلام کا ڈنکا بجان بجا رہا تھا ہم ان ملکوں کو کھو بیٹھے ہیں۔ اللہ اکبر کہاں وہ مسلمان تھے کہ شامیں جو بیس ہزار تھے اور
انہوں نے روم اور ایران کی سی زوردار سلطنتوں کو ہارے کھا کر بھینک دیا اور کہاں ہم کہ شامیں کروڑوں ہیں پر بے فائدہ۔ اپنا گھر بھری ہشتون
کوڑہ کے مارے حوالہ کر رہے ہیں مگر جوں تک نہیں کہتے ۱۲ منہ

باب ۲۸۱ تَعْرِيقُ الْعُضُدِ
 ۵۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ
 حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْمٌ
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ
 قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَحْوَ مَكَّةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
 عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ
 السَّامِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ مَا جَالَسَا
 مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا
 وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا عَلِيُّ مُحْرِمٌ
 فَأَبْصَرُوا جَمَاعًا وَحَشِيئًا وَأَنَا مُشْغُولٌ
 أَخِصِفْ لِعَلِّي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي وَأَجْبُوا
 لَوْ لِي أَبْصَرْتَهُ فَالتَفَتُ فَأَبْصَرْتَهُ
 فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ
 رَكِبْتُ وَلَسَيْتُ السَّوْطَ وَالرُّهْمَ فَقُلْتُ
 لَهُمَا تَا وَلَوْ نِي السَّوْطُ وَالرُّهْمُ فَقَالَا
 لَا وَاللَّهِ لَا نَعِينُكَ عَلَيْهِ يَشْعُرُ فَعَضَيْتُ
 فَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدُّتُ
 عَلَى الْجِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَ
 قَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَا خُلُونَهُ ثُمَّ

باب بازو کا گوشت دانتوں سے توڑ کر کھانا۔

(از محمد بن ثنی از عثمان بن عمر از فلیح از ابو حازم مدنی از
 عبد اللہ بن ابی قتادہ) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لکے کی طرف روانہ ہوئے۔

دوسری سند (از عبد العزیز بن عبد اللہ از محمد بن جعفر از
 ابو حازم از عبد اللہ بن ابی قتادہ سلمی) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
 ایک دن میں دیگر صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھا تھا، ہم لوگ راہ مکہ میں
 ایک جگہ مقیم تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے بڑھ کر ایک
 مقام میں اترے ہوئے تھے۔ میرے تمام ساتھی احرام باندھے
 ہوئے تھے ایک میں ہی احرام میں نہ تھا ان حضرات نے ایک گور خر
 دیکھا، میں اپنا جوتا مرمت کر رہا تھا، انہوں نے مجھے اطلاع نہ
 دی لیکن دل سے وہ چاہتے تھے کاش میں اس گور خر کو دیکھ لیتا
 اتنے میں میری نگاہ بھی اس پر پڑ گئی میں فوراً اٹھا گھوڑے پر زین
 لگایا اور سوار ہو گیا لیکن کوڑا اور بھالا لینا بھول گیا میں نے اپنے
 ساتھیوں سے کہا میرا کوڑا اور بھالا اٹھا دو وہ کہنے لگے اللہ کی قسم
 ہم کوئی سہارا نہ دے سکیں گے۔ مجھے ان کی بات پر غصہ تو آیا مگر
 خاموشی سے خود ہی اتر کر کوڑہ اور نیزہ لے لیا اور سوار ہو کر گور خر
 کا پیچھا کیا، اولاً سے زخمی کر ڈالا پھر ان کے پاس لے آیا، اس
 وقت وہ مر گیا تھا، جب اس کا گوشت پکا یا گیا تو سب کھانے
 لگے پھر انہیں شک پیدا ہوا کہ بحالت احرام ایسا گوشت کھانا
 درست ہے یا نہیں، ہم اس منزل سے روانہ ہو گئے میں نے
 گور خر کا ایک بازو اپنے پاس چھپا رکھا، جب آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے ہماری ملاقات ہوئی تو آپ سے یہ سئلہ دریافت
 کیا آپ نے فرمایا اس کا گوشت کچھ تمہارے پاس باقی ہے؟

لہم لوگ مجھے اتنے سے ۱۲ روزہ چونکہ احرام کی حالت میں تھا کہ کھانا کھا کر ۱۲ روزہ کھاتا رہا کیونکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے ۱۲ روزہ

أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ رِيَاءً وَهُمْ حُرْمٌ
فَرَحْنَا وَحَبَاتُ الْعَصَدِ مَعِيَ فَأَذْكُنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ
شَيْءٌ فَنَأَوَّلْتُهُ الْعَصَدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى
تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُعْوِمٌ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ
وَحَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ -

بَاب ۲۸۷ قَطْعِ اللَّحْمِ
بِالسَّكِينِ -

۵۰۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ
أَنَّ أَبَاهُ عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرُ
مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدَعَا إِلَى الصَّلَاةِ
قَالَ قَاهَا وَالسَّكِينِ الَّتِي يَخْتَرُهَا ثُمَّ
قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

میں نے دی بازو جو چپائے رکھا تھا نکال کر آپ کو دیا، آپ
نے اس کا گوشت چھڑا چھڑا کر اور توڑ توڑ کر کھانا شروع کیا، اور
مٹا کر دیا، اگرچہ آپ بھی حالت احرام میں تھے۔

محمد بن جعفر کہتے ہیں کہ زید بن اسلم نے بحوالہ عطاء بن یسار
از ابو قتادہ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

باب چھری (یا چاقو) سے گوشت کاٹ کر کھانا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از جعفر بن عمرو بن امیہ)
عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
بکری کے شائے کا گوشت چھری سے کاٹ کرتا دیکھا انہوں نے فرماتے دیکھا اتنے
میں نماز کی طرف بلائے گئے تو چھری ہاتھ سے پھینک دی جس سے
گوشت کاٹ رہے تھے اور کھڑے ہو کر بغیر تازہ وضو کے نماز پڑھائی

لہ گوشت کھا لیا یہی وہ گوی ۱۲ منہ گوشت چھری سے کاٹ کر کھانے کی ممانعت ایک حدیث میں دی ہے مگر ابوداؤد نے کہا وہ حدیث ضعیف ہے حافظ نے کہا اس کا ایک
شاہد ابوداؤد نے مسعود بن ابیہ سے لایا کہ گوشت کاٹنے سے نوح کرکھا وہ جلدی چھری ہوگا اس کی سند بھی ضعیف ہے علاوہ ازیں اس میں ماہر لغت کہا ہے کہ چھری سے کاٹ کر
دکھاؤ تو چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوگا غایت باقی اباب یہ ہے کہ گوشت سے کاٹ کر کھانا درست ہوگا تو دعویٰ بھی
چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوگا اسی طرح کاٹنے سے کھانا بھی درست ہوگا اسی طرح چھری سے اور بن لوگ دینے ان باتوں میں تشدد اور غلو کیا ہے اور مذکور ذریعہ ان
پہ مسلمانوں کو کافر بنا رہا ہے ان کا ریت دہر کر لیتے نہیں کھانا ان کی مشابہت کرنا گوشت چھری سے کھانے کی قوم یا مذہب کی خاص نشانی ہو جیسے صلیبیوں کا
یا اگر مری لپٹی پہننا فقیرانہ کی نیت مشابہت کی نہ ہو یا وہ ارباب مسلمانوں میں بھی رائج ہو مثلاً ترک یا اسلام یا مسلمانوں کو تو اس کو ممنوع مشابہت میں داخل نہیں
کیسے افسوس ہے کہ مسلمانوں نے جانیم کام تھے ان کو تو چھری سے مثلاً دھڑا نصیحت سے اسلام کے عقائد صلیبیوں کی کتابوں کے تراجم دوسری دنیا میں شائع کرنا وہی دین
قائم کرنا چھری کھانے کی تعلیم کرنا چھری چھری ہوتی باتوں میں چھری کرنا میں نا اتفاقی اور بھڑکال دی ہے جس سے دوسری دہائی میں لیں ہے آپ گوشت کاٹ رہے تھے انہیں
انہیں بالکل اذعان نہ تھا کہ آپ نے فرمایا بالکل کرنا چھری کے ہاتھوں میں تھی اور چھری بھڑکائی اور ناز کو تشریف سے گئے اس حدیث کے راوی عمرو بن امیہ و شہر و صحابی ہیں اگرچہ
بعض محدثین کہتے ہیں ان صحابیوں کا یہ کہنا کہ ان کو عیاں بنایا ہے اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا رشتہ اور یار غاقر اصرار سے کہ بھڑک بھڑک عجب فلسفے بیان کئے ہیں۔

لغت اللہ علی (الکافی) ج ۱۲ منہ

سَار ۳۸۷ مَا عَابَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا -

٥٠٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مَاطَظَرَانِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ
وَأَنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ -

باب ٢٨٤ التَّغْرِ فِي
الشَّعِيرِ

٥٠٠٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي مَدِينَةِ
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ قَالَ لَا
فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَتَخَلَّوْنَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا
لَكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ -

باب ۲۸۵ مَا كَانَ السَّيِّئُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُ
يَا كُلُّونَ - ~

٥٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْنِثِ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ الْخُبَيْرِ
عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کھانے سے کبھی انھما رفتہ فرمایا کرتے۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابو حازم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے سے انہما رفرت نہیں فرمایا اگر جی چاہا تو کھایا نہ چاہا تو چھوڑ دیا خاتونِ رسالہ (ﷺ)

باب جو کو پیس کمر منہ سے پھونک کر اس کا بھوسہ اڑا دینا۔

(از سعید بن ابی مریم از ابو عسان) ابو حازم کہتے ہیں کہ انہوں نے سہل بن عسادی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسیدہ دیکھا تھا؟ تو انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا آخر آپ جو کو چھلنی میں پس کر چھانتے تھے یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہم چھلنی میں نہیں چھانتے تھے (پس کر) منہ سے پھونک کر (آٹا گوندھ لیا کرتے)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی خود کتابت بیان۔

راز ابوالنعمان از حماد بن زید از عباس جبریری از ابوالعثمان
(مہندی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو کھجوریں تقسیم فرمائیں تو ہر شخص کو
سات سات کھجوریں عنایت فرمائیں مجھے بھی سات سات کھجوریں عطا کیں

۱۱۔ بعضوں نے اسی حدیث سے کہا ہے کہ عیب بیان کرنا مطلقاً مکروہ رکھا ہے۔ فووی نے کہا جیسے یوں کہنا اس میں نمک نہیں ہے چھپکا ہے یا تڑا نمک زہر ہے بعضوں نے کہا اس قسم کے عیب کرنا درست ہیں جو انسان کی کارگیری کو بخیریت اور تہذیب سے متعلق ہوں ۱۲۔ ۱۳۔ صحیحی اڑا دیتے تھے مونا مونا عیسو اڑھا تا اور بار بار کہ عیسو اڑھا تا کہ میں نے تم کو شریک بنایا ہے تم کا اٹکا اٹکا مفید اور باعث صحت ہے لیکن یہاں چنانچہ اس کا مدیدہ نکالنا نہی نادانی ہے مدیدہ قبض کر لے لے اور جیسو اڑکا باعث ہوتا ہے ہند

بَيْنَ أَهْجَابِهِ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمْرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشْفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شِدَّتُ فِي مَضَارِعِي۔

۵۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إسماعيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوْ الْحَبْلَةِ حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا نَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ نَعَزُونِي عَلَى الْإِسْلَامِ مَحْضَرْتُ إِذَا وَصَلَ سَجْعِي۔

۵۰۱۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعْنَ فَقَالَ سَأَلْتُ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعْنَ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاجِلُ

ان میں ایک کھجور بھی نہ تھی بڑی سخت تھی، عجیب کھجور تھی اس کا چبانہ مجھے مشکل ہو گیا۔

(از عبد اللہ بن محمد از وہیب بن جریر از شعبہ از اسماعیل از قیس) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے وہ زمانہ دیکھا ہے جب (مسلمان کل سات تھے) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتواں آدمی تھا ہمیں کھانے کے لئے بھی کیکر کے پھل یا پتے کے سوا اور کچھ میسر نہ ہوتا یہ کھاتے کھاتے ہم لوگوں کا پاخانہ نمبر کی سیکنوں کی طرح ہو گیا تھا اب وہ زمانہ ہے جب محمد بنی اسد کے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گریں بھی نکالیں حال میں ہوں کہ بنی اسد کے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گریں بھی نکالیں اب وہ زمانہ ہے جب محمد بنی اسد کے (از قتیبہ بن سعید از یعقوب) ابو حازم کہتے ہیں میں نے

سہل بن سعد سے دریافت کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا ہے؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توجہ سے مبعوث ہوئے (پیغمبر بنے) اپنے وصال تک میدہ دیکھا تک نہیں۔ میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہارے پاس چھلیاں تھیں؟ انہوں نے کہا آنحضرت نے تو جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا اپنے وصال تک چھلی دیکھی تک نہیں، میں نے کہا جب چھلی نہ تھی تو جو کی روٹی کیسے کھاتے

۱۔ ابوہریرہ کا یہ مطلب ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر ایسی تلکی تھی کہ سات کھجوریں ایک آدمی کو کھانے کو ملتی تھیں ان میں بھی غراب اور بخت کھجوریں ملی ہوئی ۱۲ منہ کا لہو ابوہریرہ اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص ۱۲ منہ کا یہ حدیث ابوہریرہ سے ہے اور یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاص حضرت عمر بن خطاب سے کوئی حدیث کے حاکم تھے وہاں بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمر سے ان کی شکایت کی کہ محمد اور بنی اسد کے یہ بھی تھی کہ کھانا نہ پڑھتی تھی بھی فرم نہیں آتی سعد بن ابی وقاص نے ان کا رد کیا کہ اگر محمد کو نماز پڑھتی تھی اب تک نہ آتی حالانکہ بنی اسد قدیم الاسلام ہوں کہ جب بنی سلمان جو تھا تو کل چھ آدمی اسے کھاتے اور ساتواں میں تھا تو تم کو نماز پڑھنا کیسا آگیا تم تو لوگ مسلمان ہوئے ہو بنو اسد کی سب شکایتیں غلط تھیں اور سعد بن ابی وقاص کا احترام کرنا ایسا تھا کہ جو نماز پڑھتا تھا وہ بڑی بات خطائے بزرگان گرفتار خطا است ۱۲ منہ کا یہ حدیث ہے کہ بنی اسد کے یہ بھی تھی کہ کھانا نہ پڑھتی تھی اور بنی اسد کی تعلیم کا محتاج ہوا ۹ تفسیر میں عقل و دانش ۱۲ منہ کا لہو عمر ازادی وہ سب بیکار رہو کہ دین کے احکام تک سمجھتے نہ آتے اور بنی اسد کی تعلیم کا محتاج ہوا ۹ تفسیر میں عقل و دانش ۱۲ منہ کا لہو

تھے (اس کا بھوسہ کیسے الگ کرتے تھے؟) انہوں نے کہا جو کو ہم پس کر منہ سے پھونکتے تھے جو اڑ جاتا وہ اڑ جاتا (یعنی موٹا بھوسہ اڑ جاتا) اور جو رہ جاتا (یعنی آٹا) اور باریک بھوسہ) اسے گوندھ کر (روٹی پکاتے) پھر کھاتے۔

(از اسحاق بن ابراہیم از روح بن عبادہ از ابن ابی ذئب از سعید مقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک بار کسی گروہ کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی انہوں نے آپ کو بکری کا ٹھنڈا ہوا گوشت کھلانا چاہا لیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

(از عبد اللہ بن ابی الاسود از معاذ از والدش از یونس از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا نہ چھوٹی پلٹیوں میں نہ کبھی آپ کے لئے باریک چپاتی تیار کی گئی۔ یونس کہتے ہیں میں نے قتادہ سے پوچھا پھر کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا دسترخوان پر۔

(از قتیبہ از جریر از منصور از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال اور آل و ازواج نے جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے تین دن تک برابر گہیوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ

قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْلَدًا مِّنْ حَيْثُ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبِنَهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ خَيْرٌ مِّنْ خُلٍّ قَالَ كُنَّا نَطْحُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرِينًا فَأَكَلْنَاهُ ۝ ۵۰۱۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيَهُمْ شَاةٌ مَّصْلِيَةٌ فَدَعَوْهُ فَايَ أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَهُمْ يَشْعَمٌ مِّنْ خُبْرِ الشَّعِيرِ ۝ ۵۰۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكْرٍ وَلَا فِي خَيْرٍ لَهُ مَرَّقٍ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشُّعْرِ

قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكْرٍ وَلَا فِي خَيْرٍ لَهُ مَرَّقٍ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشُّعْرِ ۝ ۵۰۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ اسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ وَرَأَيْتُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ قَدِمَ الْبَدِينَةَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال یاد کر کے اس کا کھانا گوارہ کیا اور چونکہ وہ میر کی صحت نہ تھی اس لئے اس کا قبول کرنا ضرور تھا ۱۳ من سے جو چیز کا ہوتا زمین پر چھایا کر ۱۳ من سے یہ قید اس واسطے لگا لی کہ یہ بخاری سے پہلے تو آپ تجارت اور سوداگری کے لئے قسٹام کے ملک کو تشریف لے گئے تھے شام کے لوگ اس وقت بہت آسودہ تھے وہاں شاید مسیدہ اور جلیبی کو دیکھا ہوگا لیکن یہ میری ہے بعد از آپ نکر اور مدینہ اور طائف میں سچے ترکش کی طرف ایک بار گئے تھے لیکن ان میں نہیں ان ملکوں میں زیادہ جلیبی وغیرہ کا دواغ تھا ہاں

دنیا سے شریف لے گئے۔

مِنْ طَعَامِ الْبَرِّ تِلْكَ لِيَاكُلَ تَبَاغًا حَتَّى قُبِضَ

باب ۲۸۷۶ التَّلْبِينَةُ -

۵۰۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ

الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لَذَلِكَ النِّسَاءُ

ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا آمَرَتْ

بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطَبَخَتْ ثُمَّ صُنِعَ

ثَرِيدٌ فَصَبَّتِ التَّلْبِينَةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ

كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مَجْنَنَةٌ

لِقَوْمٍ إِذَا السَّرِيفُ تَذَهَّبُ بِبَعْضِ الْحُزَنِ -

باب ۲۸۷۷ الثَّرِيدُ

۵۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عُذْرَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُبَلِيِّ عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِيِّ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ

كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْثَةُ

بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَفُصِّلَ

عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ فَفُصِّلَ الثَّرِيدُ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

باب تلبینہ (یعنی حریرہ) کا بیان۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تشریف تھی کہ جب

ان کے عزیزوں میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا اور عورتیں اکٹھی

ہو کر ملی جاتیں صرف گھر والے اور خاص خاص لوگ رہ جاتے تو

آپ کے حکم سے تلبینہ کی ایک ہانڈی پچائی جاتی پھر ٹرید بنا کر

تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں

یہ کھاؤ! کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

آپ فرماتے تھے تلبینہ سے بیمار دل کو تسکین ہوتی ہے اور اس

کا غم قدرے غلط ہو جاتا ہے۔

باب ثرید کا بیان۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از عمرو بن مرہ جلی از مرہ)

ہمدانی (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں تو بہت کامل

لوگ گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ

زوجہ فرعون کے سوا اور کوئی کامل عورت نہیں گذری۔ اور

عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورت پر ایسی ہے

جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔

۱۔ بلکہ ایک دن کچھوں کی رسولی ملی تو دوسرے دن جو کچھ چوکی ہوئی نہ رہی تو صرف کچھ اور باقی بچھا کر ۱۲ منہ تلبینہ آنے اور دو دھیا بھجوی اور دو دھسے بنایا جاتا ہے اس میں شہرہ جی والے ہیں ۱۲ منہ گوشت کٹھنہ میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر کھائیں تو اس کو قہر کہتے ہیں کبھی گوشت بھی اس میں شریک نہ جاتا ہے ۱۲ منہ تلبینہ بہترین کھانا ہے کیونکہ سرچہ الہضم اور حید الکیموس اور قوی ہے اس لئے قابض نہیں دوسرے کھانے کو ناپاؤہ مزیدار ہوں مگر ناقض الہضم ہوتے ہیں ۱۲ منہ

۵-۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ
عَاشِقَةٍ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الْفَرِيدِ عَلَى الْإِسَاءِ وَالْإِطْعَامِ

۵-۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ

أَبَا حَاتِمٍ الرَّاشِدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْنُ عَوْفٍ عَنْ ثُمَامَةَ بِنْتِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ

قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَبَاطٌ فَقَدْ مَلَائِيهِ قَصْعَةً فِيهَا

ثَرِيدٌ قَالَ وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ فَجَعَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَبِغُ الدُّبَاءَ

قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُهُ فَأَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ
قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أَحِبُّ الدُّبَاءَ-

بَابُ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ
وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ-

۵-۱۸- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا هَبْشَامُ بْنُ يُحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
ثَابِتُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مَالِكٍ وَخَبَابُذَةُ قَالَهُمَا قَالَ

كُلْنَا فَمَنَا أَعْلَمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى

شَاةً سَهِيطًا يَحِينُهُ قَطُّ-

۵-۱۹- حَدَّثَنَا هُبَيْرُ بْنُ مِقَاتٍ خَبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الصَّمُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ

(از عمرو بن عون از خالد بن عبد اللہ از ابو طلحہ) حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے
جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر۔

از عبد اللہ بن منیر از ابو حاتم اشہل از ابن عون از ثمامہ
ابن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے یہاں گیا وہ درزی
کا کام کرتا تھا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثرید

کا پیالہ پیش کیا اور اپنے کام (خیاطت) میں مشغول ہو گیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اس پیالے سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈ ڈھونڈ کر

کھانے لگے میں نے بھی یہ دیکھ کر پیالے سے کدو کے ٹکڑے چُنی چُنی
کر آپ کے سامنے رکھے

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس دن سے ہمیشہ مجھے کدو پسند و مغرب پا۔
باب کھال سمیت بھنی ہوئی بکری اور شانے

اور پیلے کے گوشت کا بیان۔

(از ہدبہ بن خالد از ہمام بن مکی) قتادہ کہتے ہیں ہم انس
ابن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ان کے باورچی سامنے

کھڑا ہوتا۔ انس رضی اللہ عنہ (لوگوں سے کہتے) کھاؤ! مجھے تو
معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وصال تک تیل چپاتی

دیکھی بھی ہو اور نہ کبھی دم بخت بکری دیکھی۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از معمر از زہری از جعفر بن عمرو
بن أمیہ ضمیری) عمرو بن أمیہ ضمیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے شانے کا گوشت (چھری سے)

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْتَرُ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدْعَى إِلَى
الصَّلَاةِ فَقَامَ قَطْرَمُ السَّكِينِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَاب ۲۸۹ مَا كَانَ السَّلَامُ

يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَشْفَاءُ
مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ صَنَعْنَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ق
رَبِي بِكَرْ سَفَرَةً.

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَمَتِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ كُلِّ لَحْمٍ
الضَّارِجِي فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا
فِي عَامٍ جَاءَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ
الْعَقِيُّ الْفَقِيرَ وَرَأَى أَنَّ لَذِقَهُ الْكَرَاعَ
فَنَآ كُلَّهُ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ قِيلَ مَا
اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ فَضَحِكْتُ قَالَتْ مَا شِيعَ
أَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
خُبْزٍ يَوْمَ تَادُومِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ
بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ بِهَذَا ۱-

کاٹ کاٹ کر کھاتے دیکھا پھر نماز کے لئے بلائے گئے تو پھر ی کو
پھینک کر کھڑے ہوئے اور جا کر لیغیر (نیا) وضو کئے نماز پڑھائی۔

باب اگلے لوگ اپنے گھروں میں یا سفر میں
کیسے کھانے جمع کرتے؟

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ
کی بہن (اسما) رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے (ہجرت
کے وقت) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے توشہ دان تیار کیا۔

(از خلد بن یحییٰ از سفیان از عبد الرحمن بن عابس) حضرت
عابس بن ربیعہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
دریافت کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت کے
لئے تین دن سے زیادہ رکھنے کو منع فرمایا ہے؟ تو جواب دیا صرف
اس سال جب کہ عوام بھوک سے پریشان تھے، اس حکم کا مقصد
یہ تھا کہ مالدار لوگ غریب کو یہ گوشت کھلا دیں جمع کر کے نہ رکھ
لیں) اور ہم تو بکری کے پائے رکھ لیا کرتے اور پندرہ دن کے
بعد کھا یا کرتے عابس کہتے ہیں میں نے پوچھا کیوں اس کی کیا
ضرورت تھی؟ تو آپ نہیں تہیں دین اور فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہنے کو کبھی تین دن برابر گپیوں کی روٹی سالن کے ساتھ میسر نہ
ہو سکی حتیٰ کہ آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ محمد بن کثیر نے اس حدیث کو بحوالہ
سفیان ثوری از عبد الرحمن بن عابس مژ روایت کیا۔

۱۔ باب میں پہلی کا بھی ذکر ہے لیکن حدیث میں پہلی کا ذکر نہیں ہے حافظ نے کہا شاید امام بخاری نے اس سلسلہ کی حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے بخلا
کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی ہوئی پہلی رکھی آپ نے اس میں سے کھایا یا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے
۲۔ جو پندرہ دن تک پایہ رکھ چھوڑیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ انہوں نے عابس بنی کے پوچھنے پر تعجب کیا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ اس زمانہ میں لوگوں پر تنگی تھی ۱۲ منہ

۵۰۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ مِنْ حَوْمِ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا

بَابُ ۲۸۸ الْحَبْسِ

۵۰۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُطَيْلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَظْلِمَنَّ النَّفْسُ غُلَامًا مِمَّنْ غُلِبَتْ بَنُوكُمْ يُخَدِّمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يَرُدُّنِي وَرَأَيْتُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَكْتُمُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْجُوعِ وَالْكَسَلِ وَالْبُعْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمَّا أَدَلُّ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتُ حِجِّي قَدْ حَاذَاهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يَمْشِي وَرَأَاهُ

از عبد اللہ بن محمد از سفیان از عمرو از عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ عہد نبوی میں جو قرمانیاں لکے میں لے جاتے ان کا گوشت رکھ کر مدینے تک آتے۔

عبد اللہ بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن سلام نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے

ابن جریر کہتے ہیں میں نے عطاء سے پوچھا کیا آپ نے یوں کہا ہے؟ ہم مدینے تک آتے انہوں نے کہا نہیں۔

بَابُ حَبْسِ كَيْسِ بْنِ

از قتیبہ از اسماعیل بن جعفر از عمرو بن ابی عمرو مولى مطلب بن عبد اللہ بن خطاب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میری خدمت کے لئے تلاش کرو چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر لے گئے (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، جب آپ کسی منزل پر اترتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ فکر و غم، ماندگی کسی کام سے عاجزی، سستی، کنبوسی، بزدلی، قرضداری کے بوجھ اور دشمنوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

میں برابر آپ کی خدمت انجام دیا کرتا تھا حتیٰ کہ ہم لوگ فتح خیبر سے واپس ہوئے آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے لئے انتخاب فرمایا اور ساتھ لے کر آئے چنانچہ انہیں بنی سہل پر بھیجا گیا کرتے اور ایک چادر عمار کے طور پر باندھ لیا کرتے

اس کو ابن ابی عمر نے اپنی مسند میں نکالا ۱۲۷۸ھ خلافت عمرو بن دینار کی روایت میں یہ موجود ہے کہ شریعہ عطاء سے یہ حدیث بیان کرنے میں غلطی ہوئی تھی انہوں نے اس لفظ کو یاد رکھا کہ میں نے ان کا کیا مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے عطاء سے پوچھا کیا جابر نے یہ کہا ہے حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ انہوں نے کہا ہاں ۱۲۷۸ھ خلافت جو عمر بن خطاب سے بنا یا جالیہ ۱۲۷۸ھ حدیث میں من الہم والحقن ہے دونوں کا ایک معنی ہے بھنوں نے کہا ہم یہ ہے کہ ایک آفت آنے والی ہو اس کی فکر اور تشویش اور ترس یہ ہے کہ جو آفت گزر چکی اس کا رعب ۱۲۷۸ھ

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضَّلُ الثَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ -

۵۰۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَشَقَرُ قِطْعَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ يَوْمَهُ وَطَعَامًا فَإِذَا أَقْضَى تَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعْجِلْ إِلَى أَهْلِهِ -

باب ۲۸۸۳ الأُدْمِ

۵۰۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَيْتِهِ ثَلَاثُ سِنِينَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُوشِدْتُ شَرَّ طَبِئَةٍ لَهُمْ فَأَتَمَّا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَأُعْتِقَتْ فَخَيَّرْتُ فِي أَنْ تَقَرَّ تَحْتَ رُوحِهَا أَوْ تُقَارِفَهُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَبْدَتْ عَائِشَةُ وَعَلَى النَّاسِ يَوْمَهُ تَفُورُ فَدَعَا بِلُغْدَاءٍ فَأَتَى بِخُلَازٍ وَأُدْمٍ لَبِيبٍ فَقَالَ أَلَمْ أَرَكُمَا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ نَحْمُ نَصِدًا عَلَى بَرِيَّةٍ فَاهْدُ لَنَا

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی دوسری عورتوں پر فضیلت الیٰی ہے جیسے ثرید کی دوسرے خانوں پر۔

(از ابونعیم از مالک از نسبی از ابوصالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر ایک طرح کا عذاب ہے، نہ سفر میں سونا اچھی طرح ملتا ہے نہ کھانا، پھر جب تم میں سے کوئی شخص (سفر کا) مطلب پورا کرے تو جلدی اپنے گھر چلا آئے۔

باب سالن اور ترکیاری کا بیان۔

(از قتیبہ بن سعید از اسماعیل بن جعفر از ربیعہ) قاسم بن محمد کہتے تھے بریرہ رضی اللہ عنہا (لوندی) کی وجہ سے دین کی تین باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے خریدنا چاہا تاکہ بعد میں اسے آزاد کریں تو اس کے مالک کہنے لگے کہ اس کا ولار (ترکہ) ہم لیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تو اگر چاہتی ہے تو ولار کی شرط انہی کے لئے کر لے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ولار اسی کو طے گا جو (لوندی یا غلام) آزاد کرے (۲) قاسم کہتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اسے اختیار ملا چاہے اپنے سابقہ خاوند کی بیوی سمجھو اس سے الگ ہو جائے (۳) تیسری بات یہ ہے کہ ایک دن آنحضرت حضرت عائشہ کے گھر میں تشریف لائے دیکھا تو بڑی لگ پرچڑھی بل ہی ہے آپ نے کھانا مانگا تو حضرت عائشہ نے دو ٹی او گھری کچی ہوئی باسی ترکاری لے آئیں آپ نے فرمایا میں نے خود دیکھا ہے گوشت یک ہاتھ انہوں نے کہا بجا فرمائیے یہ لگ روہ تو حضور خیرات کا گوشت ہے جو بریرہ نے کسی کو دیا ہے اور وہ بطور خیر ہمارے

یاباں آئی آپنچرایا برترہ کیلئے یہ گوشت خیرات تھا اور ہمارے لئے تو محض ہے۔

باب - میٹھے اور شہد کا بیان -

(از اسحاق بن ابراہیم حنفی از ابواسامہ از شہام از والدش)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میٹھے اور شہید کو پسند کرتے تھے یہ

(از عبدالرحمان بن شیبہ از ابن ابی فدیک از ابن ابی ذئب از مقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہتا، اس وقت صرف پیٹ بھر کھانا مل جانا غنیمت تھا اور نہ تو اس وقت خمیری روٹی ہوتی نہ ریشمی کپڑا نہ میرے پاس کوئی غلام تھا نہ لونڈی (اپنا کام آپ کرتا) بھوک کے مارے اپنا پیٹ کنکلیوں سے لگا دیتا اور کتنی من سے کہتا فلاں آیت تو مجھے سناؤ حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی اس سے میری غرض یہ ہوتی کہ وہ مجھ اپنے ساتھ گھر لے جا کر کھانا کھلائے غریبا اور مساکین سے عمدہ سلوک کرنے والے سب سے زیادہ جعفر بن ابی طالبؑ تھے وہ ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ ان کے گھر میں ہوتا وہ کھلاتے حتیٰ کہ (اندسے) خالی کٹی اٹھالاتے، ہم اسے بھاڑ کر جو کچھ اس میں ہوتا وہ چاٹ لیتے ۛ

باب کدوکا بیان -

باب کدوکا بیان۔

فَقَالَ هُوَ مَدَدَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا.

باب ۲۸۸۴ الخلوات والعسل

٥٠٢٨ - حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ
الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ قَالَ
اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوْءَ وَ
الْعَسَلَ -

٥٠٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْقَدِيدِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كُنْتُ أَلْزُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِشَبِيحِ بَطْنِي حِينَ لَا أَهْلُ الْخَيْرِ وَلَا الْبُرْ
الْخَيْرِ وَلَا يَخْذُ مِنْهُ فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةٌ
وَأُصْبِقُ بَطْنِي بِالْحُصْبَاءِ وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ
الْأَدِيَّةَ وَهِيَ مَعِيَ كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيَطْعِمَنِي
وَأَخِيرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيَطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي
بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُنَا إِلَيْنَا الْعُكَّةَ
لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَتَلْعَقُ مَا فِيهَا
سَادَ ٢٨٨٥ الدُّبَابُ

تَاوَد ۲۸۵ الدُّسْتَبَاءُ

۱۵۰ آپ خیرات کی چیز نہیں کھاتے ۱۲ منہ ۵۰ کہتے ہیں آپ کا بیٹھا کھانا یہ تھا شہر حرماء نے فحہ اللغۃ میں نقل کیا قسط لای نے کہا اگر نفل معجوب ہو کر روزہ صلوٰہ و بیعت کھائے کوشاں ہے حالانکہ شہر بھی بیعتی میں آگیا مگر شہر کو ذکر کیا تو نہ کہ تمام عینوں میں افعیٰ ہے۔ ہم دعا و ہم غذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیضا للناس ۱۳ منہ ۵۰ یہ جب ہے کہ حدیث میں شیعی یعنی بھلام سے اذکار شیعی یعنی بھلانے والے سے تو کفر ہے بڑا کہ آپ علیہ السلام آپ کے ساتھ لگا رہتا یعنی جب کہیں سے بھجھو کھانا مل جاتا اور یہ شیعی جراتا تو یہ دوسرا کوئی نام بھجھو کہتا کوئی دھندہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہنا ۱۴ منہ ۵۰ تاکہ ان کو ٹھنڈک سے پیٹ کی گرمی کم ہو ۱۵ منہ ۵۰ اس حدیث کی مناسبت پر عبد باب سے نقل ہے ابن نمیر نے کہا چونکہ اکثر کپڑوں میں شہد ہی ہوتا ہے اطلاق کے طریق میں اس کی صراحت آئی ہے (یعنی شہد کی کپی) آداب کی مناسبت حاصل ہو گئی امام بخاری نے اس طریق کی طرف گوا اشارہ ۱۶ منہ ۵۰ تاکہ دھوپ میں ان کی گرمی سے بیک کا احساس کم ہو یا سردی میں ان کی ٹھنڈک سے پیٹ کی گرمی سے ملول ہو یا اگر لفظ

باب ۲۸۸۶ مَنِ أَضَاكَ رَجُلًا

إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

۵۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
النَّضَرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى مَوْلَى
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَهُ
أَمْسَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ
خِيَاطٌ فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَاؤُ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَنَبَّعُ الدُّبَاءَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ
أَجْعَلُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلَى
عَمَلِهِ قَالَ أَنَسٌ لَا أَرَأَى أَحَبَّ الدُّبَاءِ
بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَنَعَ مَا صَنَعَ

باب ۲۸۸۷ السَّرَقِ

۵۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خِيَاطًا دَعَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَهُ
فَدَاهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرَّبَ حُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَاؤُ وَ
قَدِيدٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَنَبَّعُ الدُّبَاءَ مِنْ حَوْلِي الْقَصْعَةَ فَلَمَّا أَزَلَّ
أُحِبُّ الدُّبَاءَ بَعْدَ يَوْمَيْنِ

باب صاحب خانہ مہمانوں کو کھانے میں مصروف

کر کے خو کسی اور کام میں لگ جائے (اس کی اجازت ہے)

(از عبد اللہ بن مسعود از نصر از ابن عون از ثمامہ بن عبد اللہ بن
انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (عہد نبوی میں) میں
ایک لڑکا تھا، آپ کے ساتھ (دعوت وغیرہ میں) چلا جاتا ایک
بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس گئے جو درزی
کا پیشہ کرتا تھا اس نے آپ کی خدمت میں ایک پیالہ جس میں
کھانے والی چیز اور کدو تھا پیش کیا، چنانچہ آپ کدو کے ٹکڑے
(پیالے میں) ڈھونڈنے لگے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چنانچہ
میں نے آپ کی یہ رغبت دیکھ کر سب ٹکڑے جمع کر کے آپ کے
سامنے کرنے لگا (جب آپ کھا رہے تھے) تو غلام اپنے کام
میں رہنے پر روئے میں (مشغول ہوا)۔ انس کہتے ہیں جب سے
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو اس شوق سے کھاتے
دیکھا تب سے مجھے کدو آج تک برابر مرغوب رہا ہے۔

باب شور بے کا بیان

(از عبد اللہ بن مسعود از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن
ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
ایک درزی نے کھانا تیار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
دعوت دی میں بھی آپ کے ساتھ گیا، درزی نے جو کی روٹی
شور بے دار کدو کا سالن اور سوکھا گوشت پیش خدمت کیا
میں نے آپ کو دیکھا کہ پیالے کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے
ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھا رہے تھے اس روز سے برابر مجھے کدو
سے بڑی رغبت ہے۔

۱۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں کھایا ۱۲۱

باب ۲۸۸۹ اَلْقَدَائِرُ

۵۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَى بِسَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدْ يَدَّ قَرَأَتْهُ
يَتَتَبَعُ الدُّبَّاءُ يَا كُلُّهُ۔

۵۰۳۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِسٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَاطِرٍ
النَّاسِ رَأَى أَنَّهُ يُطْعِمُ الْغَنَى الْفَقِيرَ وَإِنْ
كَانَ لَوْعَمُ الْكُرَاعِ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ وَمَا
شَبِعَ إِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
خُبْزِ بَوْمَا دَوْمٍ مِثْلًا۔

باب ۲۸۹۰ مَنْ تَأَوَّلَ أَوَّلَهُ

لِصَاحِبِهِ عَلَى الْمَأْتِدَةِ شَيْئًا قَالَ
وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ أَنْ
يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُنَاوِلُ
مِنْ هَذِهِ الْمَأْتِدَةِ إِلَى الْمَأْتِدَةِ الْآخِرَةِ

۵۰۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكُ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ عَمَّا مًا
دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ
صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذُهِبَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ

باب سوکھے گوشت کا بیان۔

(از ابونعیم از مالک بن انس از اسحاق بن عبد اللہ حضرت
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے شوربا لایا گیا، اس میں کدو تھا اور سوکھا
ہوا گوشت، آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے۔

(از قبیلہ از سفیان از عبد الرحمن بن عابس از والدش)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ نے (گوشت سکھانے
سے) صرف اس سال ممانعت فرمائی جب لوگ بھوک کی وجہ
سے پریشان تھے اس سے آپ کا منشا یہ تھا کہ مالدار لوگ
فقر و غر بار کو (گوشت) کھلائیں (جمع نہ کریں) اور ہم تو بکری کے
پائے اٹھا کر رکھ لیتے پندرہ پندرہ دن کے بعد کھاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھروالوں نے کبھی تین ہون برابر گہیوں کی ردی اور بال پیٹ بھر کر نہیں کھایا

باب کوئی آدمی کسی کے لئے کچھ لائے یا دوسرے

کو دتر خوانوں پر کوئی چیز اٹھا کر دے (تو اس میں
قباحت نہیں۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں اس میں
کچھ قباحت نہیں اگر ایک دتر خوان والے دوسروں کو کوئی
چیز دیں لیکن دوسرے دتر خوان والوں کو نہیں دے سکتے

(از اسماعیل از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ایک درزی نے
کھانا تیار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بھی آپ کے ساتھ گیا، اس نے جو کی
روٹی، کدو کا شوربا اور سوکھا گوشت سامنے رکھا، میں نے دیکھا
کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تیار کر کر کے کھا رہے ہیں

اس روز سے مجھے بھی کدو برابر مرغوب ہے۔

اسی روایت میں اصناف کے ساتھ تمامہ بحوالہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کدو کے ٹکڑے برتن سے تلاش کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھنے لگا۔

باب کھجور کو ککڑی یا کھیرے سے ملا کر کھانا۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از والدش) عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تر کھجور اور ککڑی ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا۔

باب ادنیٰ درجے کی کھجور کھانا۔

(از مسدد از حماد بن زید از عباس جبریر) ابو عثمان ہندی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سات دن تک بطور مہمان قیام کیا وہ، ان کی بیوی اور ان کا غلام رات کو باری باری بیدار رہتے، ہر تہائی رات ایک جاگتا نماز پڑھتا رہتا پھر دوسرے کو جگا دیتا، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آپ نے صحابہ کرام میں کھجوریں تقسیم کیں تو میرے حصے میں بھی سات کھجوریں آئیں، ان میں ایک ادنیٰ (سخت) کھجور تھی۔

(از محمد بن صباح از اسماعیل بن ذکریا از عاصم از ابو عثمان)

فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا مِّنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَابٌ وَقَدْ يُدَّ قَالَ أَنَسٌ قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَابَ مِّنْ حَوْلِ الصُّحُفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَابَ مِّنْ يَّوْمَئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَابَ بَيْنَ يَدَيْهِ -

باب ۲۸۹۱ الرُّطْبُ بِالْقِتَاءِ

۵۰۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْهَيمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقِتَاءِ -

باب ۲۸۹۲ الخَشَفُ

۵۰۳۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَتَابِ بْنِ جُحَيْرٍ عَنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَأَمْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَتَعَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا يُصَلِّي هَذَا أَثَرُ يُوقِظُ هَذَا أَوْ سَمِعَتْهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ نَهْرًا قَامًا بَيْنَ سَبْعِ نَهْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ خَشَفَةٌ -

۵۰۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ

امام بخاری نے اسی تمامہ کی روایت سے تہرج باب نکالا کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک دو ترخان والے دو سر شمع کو جو بی و ترخان پر بیٹھا ہو کھانا نہ کھاتے ہو، خود کھانا لے کر بھی برتن میں جو یا علیحدہ برتنوں میں، منہ تلے یہ بڑی حکمت کی دلائل کی بات ہے ایک دوسرے کا صلہ میں کھجور کے ککڑی توڑ دیتی ہے جو ٹھنڈی ہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ذَكْرِیَّاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا
فَأَمَّا بَنِي مِنْهُ خَمْسٌ أَرْبَعٌ تَمْرًا خَشَفَهُ
ثُمَّ رَأَيْتُ الْخَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّ هُنَّ بِفَرْسِيٍّ.

باب ۲۸۹۳ التَّطْبِيقُ الشَّهْرِ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَرَقَ إِلَيْكَ
يَحْذِرُ الْغَفْلَةَ كَمَا قَظَ عَلَيْكَ
رُطَبًا بِجَذْيَا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ
ابْنِ مَيْمُونَةَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَقَّي رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدِ الشَّهْرِ
وَالْمَاءِ.

۵۰۴۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَ
كَانَ يُسَلِّفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى لَيْلٍ أَوْ كَانَتْ
لِحَبَابِ الْأَرْضِ الَّتِي يَطْرُقُ رُومَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم لوگوں میں کھجوریں تقسیم کیں، میرے حصے میں پانچ کھجوریں
آئیں ان میں بھی ایک ناقص کھجور تھی، وہ ایسی سخت تھی کہ میرے
دانتوں کو اس کا چبانا دشوار ہو گیا۔

باب تراور خشک کھجور۔

(سورہ مریم میں) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ
کھجور کی جڑ پکڑ کر ملا، تجھ پر تازہ تازہ پکی کھجوریں گر پڑیں
گی۔ محمد بن یوسف فریابی بحوالہ سفیان ثوری از
منصور بن صفیہ از والدہ اش روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وصال سے تھوڑا عرصہ پہلے ہم کھجور اور پانی سے
سیر ہو گئے تھے۔

(از سعید بن ابی مریم از ابو عسان از ابو حازم از ابراہیم
ابن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی ریمہ) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی
کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا وہ میرے باغ کی کھجوریں اٹانے
تک مجھے قرض دیا کرتا تھا، میرے پاس وہ زمین تھی جو بیر رومہ
کے رستے پر واقع تھی۔ ایک سال خالی گذرا اس زمین میں
کھجور پیدا نہ ہوئی۔ میوہ کٹنے کی فصل میں وہ یہودی (حب معمول)

۱۔ اگلی روایت میں سات کھجوریں مذکور ہیں اور اس میں پانچ۔ بعضوں نے کہا شاید یہ واقعہ کئی بار ہوا ہوگا ۱۲۱ھ میں جو عورت مجھ سے اس کے لئے تازہ کھجور سے بہت کوفی
غذا نہیں اگر تازہ کھجور نہ مل سکے تو خشک کھجور بھی کھجور سے نفاس کا خون خوب ہوتا ہے اور عورت کے زان میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور وقت آتی ہے کھجور رگوں کو نرم کر دیتی ہے اور
مجھ سے جو رگوں میں صفیاء پیدا ہوتا ہے اس کا دور رخ کر دیتی ہے ۱۲۱ھ میں کہ کیونکہ خبر آپ کی وفات سے تین سال پہلے فتح ہو گیا تھا وہاں سے بہت کھجور آنے
لگی تھی ۱۲۱ھ میں بھی کھالے کے لئے کھجور قرض دیتا پھر باغ کی کھجور نکالنے پر اپنا قرض واپس کر لیتا ۱۲۱ھ میں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرید کر
وقف کر دیا تھا ۱۲۱ھ میں باغ تھا ۱۲۱ھ میں

فَجَعَلْتُ فَلَاحًا مَّا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْحَدَادِ
وَلَمْ أَحَدُ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ اسْتَنْظَرُكَ إِلَى
قَابِلٍ فَيَأْتِي فَأُخِيرُ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَحَابِيهِ امْشُوا اسْتَنْظَرُوا الْحَابِ
مِنَ الْيَهُودِيِّ فَيَأْتِي وَفِي فِي نُحْلٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ
أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُطْرِكُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّحْلِ ثُمَّ
جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقَضَتْ فَمَضَتْ بِفَلِيلٍ
رُطْبٍ فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ آيُنَ عَرِيْشَكَ يَا جَابُو
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَدْرُسُ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ
فَدَخَلَ فَزَقَدْتُ ثُمَّ اسْتَيْقِظَ فَمَضَتْهُ يَفْضُضُهُ
أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ
فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّحْلِ الثَّانِيَةِ
ثُمَّ قَالَ يَا جَابُو جَدُّ وَأَقْضِ قَوْفَ فِي الْحَدَادِ
فَجَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ
فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَرِيْشُ بَنِي سَوْ
قَالَ آيُنَ عَرِيْشٍ مَعْرُوشَاتٍ مَا يَعْرِشُ
مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ يَقَالُ عُرُوشُهَُا
أَبَيْتُهُمَا -

فرض وصول کرنے) آیا انہیں میں تو اس باغ سے کچھ نہ کاٹ سکا تھا
(کیونکہ پھل بہت کم تھا) میں نے آئندہ سال دینے کی مہلت مانگنے
لگا مگر وہ نہ مانا چنانچہ اس واقعے کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہنچی، آپ نے صحابہ سے فرمایا جابو ہم یہودی سے کہیں کہ جابر رضی
کو مہلت دے۔ آپ مع صحابہ کرام میرے باغ میں تشریف لائے اور
یہودی سے گفتگو کرنے لگے وہ کہنے لگا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
تو جابر رضی کو مہلت نہیں دوں گا۔ آپ یہودی کی یہ بات سن کر کھڑے
ہو گئے اور کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا، پھر یہودی سے آکر
فرمایا مہلت دے، وہ نہ مانا۔ آخر جابر رضی کہتے ہیں میں اٹھا اور
باغ میں سے کچھ تازہ کھجور لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیں آپ
نے تناول فرمایا اور پوچھا جابر! اس باغ میں تیری جھونپڑی
کہاں ہے (جس میں تو بیٹھتا اور آرام کرتا ہے؟) میں نے عرض
کیا وہ ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ! میں نے بھجونا کر دے!
چنانچہ میں نے بھجونا بچھایا آپ جا کر اس میں سو رہے پھر چلے
ہوئے تو میں ایک اور مٹی بھر تازہ کھجور لایا آپ نے وہ بھی کھائیں پھر
کھڑے ہوئے اور یہودی کو سمجھایا لیکن اس (بد بخت) نے اب بھی
انکار کیا، آخر آپ دوسری بار ان درختوں کے نیچے کھڑے ہوئے
اور مجھ سے فرمایا جابر تو کھجور کا ٹٹا شروع کر اور یہودی کا فرض ادا
کر دے، آپ وہیں ٹھہرے رہے میں نے کھجور کا ٹٹا شروع کیا اور
یہودی کا سارا فرض ادا کر دیا، کچھ کھجور بچ گئی، میں لوٹ کر آپ
کے پاس آیا، آپ کو یہ خوشخبری سنائی (کہ یہودی کا تمام فرض ادا
ہو گیا کھجور اور بھی بچ رہی) آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ
کا رسول ہوں۔ امام بخاری کہتے ہیں اس حدیث میں عریش کا لفظ ہے عریش اور عریش
جہت کو کہتے ہیں ابن عباس کہتے ہیں عریشات ان جگہوں کو کہتے ہیں جو لوگور کی ٹیوں سے گھری ہیں اور عریشا یعنی ان کی چھتیں۔

لہذا یازن نے اس سال دفا دی کہ یہودی نہیں نکالیں پہلا معنی اس حدیث میں ہے جب حدیث میں فَلَاحًا مَّا ہوا اور دوسرا معنی اس حدیث میں ہے جب فَلَاحًا مَّا ہوا
ماما عریشا ہے اور ذکر کے بعد عریشا ہے معنی میں ۱۲ سنہ لہذا ابا کھلا کھجورہ بدوئی تائید خداوندی کے کسی بشر سے ظاہر نہیں ہو سکتا ۱۲ سنہ

٢٨٩٣ اُكْلِي اُكْبَتَا

٥٠٣١- حَدَّثَنَا أَبُو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَحْفُظٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ
بَيْنَا كُنْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جُلُوسٌ إِذْ أَتَى سَمِئَةُ خَلَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لِمَا
بَرَكَتُهُ كَبْرُكَةُ الْمُسْلِمِ فظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي
الْمَخْلَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ الْمَخْلَةُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ التَّفَكُّ فَأَذَا أَنَا عَائِشَةُ عَمْرُ
أَنَا أَحَدُهُمْ فَسَكَتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَخْلَةُ.

٢٨٩٥ العَجُوة

٥٠٣٢ - حَدَّثَنَا جُعْفَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ
هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَائِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ كَسْرَاتٍ حِجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ
فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَلَا سَعِيرٌ

بَابُ ٢٨٩٦ الْقِدَائِ فِي

التَّيْمَرُ

۵۰۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُبَيْلٍ أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۔ کھجور کا گاجہ کھانا

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از ائمش از مجاہد)
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم بارگاہ
 رسالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کہیں سے کھجور کا گاجھہ کوئی لے کر
 آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو درختوں میں ایک ذرت
 مسلمان آدمی کی طرح برکت دار ہے۔ میں نے سوچا حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کا مقصد کھجور سے ہے چنانچہ خیال میں آیا کہ عرض ہی کر
 دوں وہ کھجور کا ذرت ہے، لیکن چاروں طرف دیکھا تو میں
 دس آدمیوں میں سے سب چھوٹا تھا، چنانچہ میری ہمت نہ ٹپری
 اور خاموش رہا آخر آپ نے خود ہی فرمادیا وہ کھجور کا ذرت ہے

باب - مجوہ کھجور کا بیان۔

(از جمعہ بین عبداللہ از مروان از ہاشم بن ہاشم از عامر بن سعد)
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح ہونے پر سات عجوہ کھجوریں کھالے اس
پر دن بھر کوئی نہریا جادو اثر نہ کرے گا۔

باب دودو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانا

(منع ہے جب دوسرے لوگوں کے ساتھ کھانا ہو)

(از آدم از شعبہ) جبیلہ بن سُحیم کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر

۱۱۔ اس کی ہر چیز سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں ۱۲۔ ائمہ کا بزرگوں کے ہوتے ہوئے بات کرنا خلاف ادب سمجھا ۱۳۔ یہ حدیث اوپر پہلے پائے میں گزر چکی ہے کجھو کا درخت آدمی سے بہت مشابہت رکھتا ہے اس کے گلابا میں ایسے لہو ہوتے ہیں جیسے آدمی کے نطفے میں اور اس کا مرکاٹ ڈھا لو تو آدمی کی طرح مر جاتا ہے اور درخت نہیں مرنے سمجھا لگاتے ہیں ۱۴۔ ائمہ ان کی کسیت ابوبکرؓ کی ہے اور امام یحییٰؓ عبد ان کا نقیب ہے ابو یوسفؓ ان کی کسیت ہے ان سے ایک سہی حدیث اس کتاب میں مروی ہے اور باقی صحاح میں ملے گی ۱۵۔ ان کے کتاؤں میں ان سے کئی روایت نہیں ہے ۱۶۔ ائمہ اگر کسی لکھنا کار کو جو متعلقہ نہیں دس دس کو ملا کر کھائے بعض اہل خانہ چرنے مطلقاً اس کو حرام کیا ہے ۱۷۔ ائمہ

ازوالش) عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور لکڑی سے ملا کر کھاتے دیکھا ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالنَّقَاءِ.

باب دس دس مہانوں کی ایک جماعت کو دسترخوان پر کھانے کے لئے بلانا۔

باب ۲۹۰ مَنْ أَدْخَلَ لَفْظَاتِكَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَالْجُلُوسِ عَلَى الظَّعْمِ عَشْرَةَ عَشْرَةَ.

(ازصلت بن محمد از حماد بن زید از جعد ابی عثمان از انس) دوسری سند ازصلت بن محمد از حماد بن زید از ہشام بن ہان از دی از محمد بن سیرین از انس)

۵۰۴- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجُعَلِيِّ عَنِ عُمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ سَتَانَ أَبِي رَيْبَعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أَمَتْهُ عَدَتْ إِلَى مِدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشْتُهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خُطِيفَةً وَعَقَرَتْ عُنْكَ عَنْدهَا ثُمَّ بَعَثَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَمْعَايِهِ فَقَدَعَتْهُ قَالَ وَمَنْ مَعِيَ فُجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِيَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعْتُهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَدْ خَلَّ فُجِئِي بِهِ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ فَقَدْ خَلُّوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ مَهْلَ نَقْصٍ مِنْهَا شَيْئًا.

تیسری سند (ازصلت بن محمد از حماد بن زید از البوریعہ بن انس) مروی ہے کہ ام سلیم نے ایک مد جو لیے انہیں موٹا پیس کر (دلیا بنا کر) پچایا اوپر سے گھی کی گئی جوان کے پاس حق بخجور دی۔ پھر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا (کہ بلا لاؤں) میں نے جا کر دیکھا آپ کئی اور صحابہ کیساتھ بیٹھے ہیں میں نے آپ کو دعوت دی آپ نے پوچھا اور میرے ساتھ جو لوگ ہیں انہیں بھی دعوت ہے یا نہیں؟ میں لوٹ کر والدہ کے پاس آیا ان سے کہا آپ یہ فرماتے ہیں میں بھی آؤں اور کیا میرے ساتھ جو لوگ ہیں وہ بھی آئیں؟ یہ سن کر ابو طلحہ آپ کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ان تو تمہارا کھانا ہے جو ام سلیم نے تیار کیا ہے آنحضرت شریف لائے اور وہ کھانا سامنے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اس آدھوں کو اندر بلائے چنانچہ وہ اندر آئے اور پیٹ بھر کر چلے گئے آپ نے پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلائے غرضیکہ اسی طرح چالیس آدمیوں کا شمار کیا بعد ازاں آپ نے کھایا یا پھر اٹھے۔ انس کہتے ہیں میں کھانے کو درخت سے دیکھنے لگا کہ آیا کچھ ہوا یا نہیں؟ (کیونکہ وہ بدستور باقی تھا)

اس میں سے سات تیرہ دس ۱۲ منہ ۱۳ منہ تین پادیاں کا ہوتا ہے اتنے سے کھانے میں چالیس آدمیوں کا کھانا اور پیٹ بھر کر کھانا صرف ۱۱ منہ ہوتا ہے آپ نے دس دس آدمیوں کو شایاں سے بلا یا جو کہ مکہ میں زیادہ آدمیوں کی جماعت نہ ہوتی ہوگی دوسرے ایک سو تین میں اتنے بہت سے آدمی ایک مرتبہ کیسے بیٹھ اور کھا سکتے تھے ۱۲ منہ

باب کھانے کے بعد کئی کرنا۔

(از علی بن عبد اللہ مدینی از سفیان بن عیینہ از یحییٰ بن سعید از بشر بن یسار) سدید بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب صہبا میں میں پہنچے (جو خیبر کے قریب ہے) تو آپ نے کھانے کو منگوایا لیکن صرف ستور (اور کوئی کھانا نہ تھا) ہم نے اسی کو کھایا پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے کھلی کی ہم نے بھی کھلی کی۔

یحییٰ کہتے ہیں میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سدید بن نعمان نے بیان کیا ہم خیبر کی طرف آنحضرت کے ساتھ روانہ ہوئے جب صہبا میں پہنچے یحییٰ کہتے ہیں صہبا خیبر سے دو پہر کا راستہ ہے یعنی چھ گھنٹوں میں طے ہوتا ہے تو آپ نے کھانا منگوایا لیکن فقط ستور آئے ہم نے اسی کو کھانک لیا اور کھایا پھر آپ نے پانی منگوایا کھلی کی ہم نے بھی کھلی کی بعد ازاں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

سفیان نے علی بن مدینی سے کہا تم سے یہ حدیث میں اسی طرح ہو یہ بیان کر رہا ہوں گویا کہ تم یحییٰ ہی سے سن رہے ہو۔

باب انگلیوں کا چاشما جو سنا اس کے

بعد رومال سے پونچھنا ۳

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو بن دینار از عطاء)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھالے تو رات نہ پونچھے جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا کسی دوسرے کو چٹوانہ دے۔

باب ۲۹۰۳ المضمضة بعد الطعام

۵۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَسَائٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ الثُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالْقَهْمَبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُنِيَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَكَلْنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَضَاهُ وَمَضْمَضًا قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بَشِيرًا يَقُولُ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالْقَهْمَبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى دَوْحَةٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُنِيَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلَكْنَاءُ فَأَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ ثُمَّ صَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْمَيْمِ مَرَّةً وَقَالَ سَفِيْنٌ كَأَنَّكَ دَسَمْتَهُ مِنْ يَحْيَى۔

باب ۲۹۰۴ لعني الأصابع و

مضمها قبل أن تمشي بالمنديل

۵۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ عَنْ عُمَرَوَيْنِ دُبَّاءَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ أَبِي النَّخَعِ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسُحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا۔

۱۔ اہم اس نے نہیں دھوئے کہ اتور کمرے نہ ہوں گے ۱۲ سنہ اس سند کو لا کرام بخاری نے کسی کا ساتھ بشر سے اور بشر کا سدید سے ثابت کیا ۱۲ سنہ ۱۲۰۰ھ رومال سے یہاں وہ تویہ مراد نہیں ہے جس سے غسل یا وضو کے بعد بدن پونچھیں بلکہ وہ کپڑا مراد ہے جو کھانے کے بعد ہاتھ کی چٹکانی دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں چاشما اس رومال سے پونچھنے کا حکم اس لئے دیا کہ عرب لوگ ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے اگرچہ چاٹے اس رومال سے پونچھیں گے تو سارا رومال بھرت کر غایب ہو جائیگا (یعنی کھلو)

وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا دَخَلْتُ عَلَى مُسْلِمٍ
لَزَيْتُهُمْ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَ
اشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ -

۵۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُسُودٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ كَحَامٌ
فَأَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي
أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجَوْعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ الْكَحَامِ
وَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خُمْسَةً لَعَلِّي
أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ
خُمْسِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعِيمًا ثُمَّ آتَاهُ فَدَعَاهُ
فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا وَإِنْ
شِئْتَ أَذِنْتُ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْنَاهُ قَالَ
لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ -

باب ۲۱۱ إِذَا أَحْضَرَ الْعَشَاءَ
فَلَا تَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ -

کہے یہ بھی میرے ساتھ ہے۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب تو کسی ایسے مسلمان
کے پاس جائے جس پر کوئی الزام نہیں ہے تو اس کا کھانا کھا اور پانی پی۔

(از عبد اللہ بن ابی الاسود از ابی اسامہ از اعش از شقیق) ابو

مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو شعیب انصاری رضی اللہ عنہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صحابہ کرام کے مجٹھے میں
بیٹھے تھے آپ کے چہرے پر بھوک کا نشان دیکھا تو اپنے قصائی غلام
کے پاس جا کر اسے بولا پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کریں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کر رہا ہوں چنانچہ
اس نے یہ مختصر سا کھانا تیار کیا اور ابو شعیب نے آپ کو (مع اور صحابہ
کے) دعوت دی، لیکن ان کے ساتھ ایک اور (چھٹا) شخص بھی ہو گیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو شعیب ایک شخص ہمارے ساتھ
چلا آیا ہے اب تو چاہیے تو اسے اجازت دے چاہے واپس کر دے
اس نے کہا نہیں، میں اسے اجازت دیتا ہوں (وہ بھی کھائے)۔

باب اگر رات کا کھانا (عشاء) تیار ہوا اور
شام یا رات کی نوبت یا عشاء نماز تیار ہو تو پہلے کھانا کھائے۔

لے کیونکہ نمازیں اطمینان کی ضرورت ہے کھانے میں اتنے اطمینان کی ضرورت نہیں ہے افسوس ہے مسلمانوں نے اس حدیث کے خلاف عمل کرنا شروع کر دیا روزہ کھولتے
وقت کھانا سنا سنے آجاتے تو جلدی جلدی مغرب کی نماز پڑھ کر اطمینان سے بیٹھ کر کھاتے ہیں حالانکہ کھانا کھا کر مغرب کی نماز اطمینان سے پڑھنا چاہئے ۱۲ منہ
۱۵ اس کو فز نے تیرہ یا بیس میل وول کیا ۱۲ منہ اگر سخت بھوک لگی ہے تب تو پہلے کھانا کھائے اور پھر جماعت کے لئے کم از کم دو مسلمان تلاش کر لے کہ جو جماعت
کے ساتھ نماز پڑھنا بھی ناکافی ہے اگر جماعت کے فوت ہونے کا خطر ہے تو پہلے دو چار حقے کھا کر فرض نماز یا جماعت ادا کرے باقی نماز کھانا کھانے کے بعد پڑھ لے
مقصود ہے کہ بھوک کی سچی سچی شہید ہو اور جماعت کا اتمام بھی قائم رہے۔ اب امکان تھا ہے کہ حضرت الشیخ ابو جعفر عاکفہ رحمہ اللہ عنہا کی دعوتوں میں پہلے
کھانے کا ذکر ہے تو ان کا مطلب یہ ہے کہ کھانے سے یہ مقصد تو نہیں کہ کوئی دیکھا جائے حضور اس کا کھانا کھاتا ہے میں شریک ہو سکتا ہے دوسری تیسری رکعت میں یا التہات
میں کتنا بھی بھوکا آدمی ہو دو چار حقے کھا کر قدرے تسکین ہو جائے گی۔ حدیث کا منشا تو یہ ہے کہ جماعت میں شروع ہی میں کھانے کی کوشش خواہ مخواہ نہ کرے (بلکہ آنکہ)

۵۰۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
 شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا
 يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ
 ابْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمِّئَةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرٍو بْنَ
 أُمِّئَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرُ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ
 قَدْرًا إِلَى الصَّلَاةِ فَالْقَهْمَا وَالسَّكِينِ إِلَيْهِ
 كَانَ يَخْتَرُ بِهَا تَمَّ قَامَ فَصَلَّاهُ وَكَمْ تَوَضَّأَ
 ۵۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ
 حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ وَ
 أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَأَبْدِ أَوْ بِالْعِشَاءِ
 وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
 وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
 أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ
 ۵۰۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ
 حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ وَحَضَرَ
 الْعِشَاءُ فَأَبْدِ أَوْ بِالْعِشَاءِ قَالَ وَهَيْبٌ
 وَبِخَيْرٍ بَيْنَ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ أَوْ بِرِجْعِ الْعِشَاءِ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند از لیت بن سعد از یونس از ابن شہاب از جعفر
 بن عمرو بن امیہ عمرو بن امیہ ضمری کہتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں بکری کے شالے کا گوشت بھنا ہوا تھا،
 آپ اسے تراش تراش کرتے اور فرما رہے تھے اتنے میں نماز کے لئے
 بلائے گئے تو وہ آپ دے چا تو یا بھری اور شانہ ایک طرف رکھ کر تشریف
 لے گئے اور بغیر نیا وضو کیے نماز پڑھائی۔

(از معلی بن اسد از وہیب از الیوب از ابوقلابہ) انس بن مالک
 رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات
 کا کھانا سامنے آجائے اور ادھر نماز کی تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔
 (اسی سند سے) الیوب مختاری نے بحوالہ نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث نقل کی نیز (اسی سند سے)
 الیوب نے بحوالہ نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ ایک بار ابن
 عمر رضی اللہ عنہما شام کے کھانے میں مشغول رہے اور امام کی نماز کی
 آوازاں کے کانوں میں آرہی تھی (وہ نماز پڑھا رہا تھا)

(از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام بن عروہ از الدین حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جب نماز کی تکبیر ہو ادھر کھانا سامنے لایا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔
 وہیب اور یحییٰ بن سعید کی روایتوں میں ہشام سے بجائے
 خضر العشاء کے وضع العشاء کے الفاظ ہیں (مفہوم ایک ہے)

(لقبہ صفیہ سالقہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ منہ نہیں کہ خواہ مخواہ جماعت ترک کر دے اور کھانے میں خوب آرام سے وقت صرف کرے۔ یہ تو مغرب کی نماز کے لئے بیان کیا گیا
 اگر وہ شام کی نماز تیار ہو کر کھانا کھا کر کہہ دوں گا میں جس جماعت میں ملے گا یا جو کوئی جماعت سے رہ گئے ہوں ان کی جماعت بنا لینی چاہیے۔ اگر کھانے والے مسافر ہوں تو ان
 کا اپنی جماعت ہو سکتی ہے خواہ نماز مغرب ہو یا عشاء۔ حدیث کا یہ مفہوم بھی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حاشیہ علیہ) بلکہ وہیب کی روایت کو

باب ارشاد باری تعالیٰ کھانے سے فارغ ہو کر
انفرادہ کاموں میں مشغول ہو جاؤ۔

(از عبد اللہ بن محمد از یعقوب بن ابراہیم از والد شمس از صالح از ابن شہاب) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آیت پردہ کے متعلق میں سب لوگوں سے زیادہ واقف ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رحالانہ طلیل القدر صوابی تھے لیکن مجھ سے پردے کا حال دریافت کرتے تھے، ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے مدینے میں عقد نکاح کیا اور دن چڑھے لوگوں کو دعوت ولیمہ دی چنانچہ جب ولیمے کا کھانا کھا کر لوگ چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (زینب رضی اللہ عنہا کے حجرے میں) بیٹھے یہ آپ کے ساتھ اور بہن کئی آدمی (باتیں کرتے ہوئے) بیٹھے رہے، آپ اٹھ کر وہاں سے چلے میں بھی آپ کے ساتھ گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچ کر آپ نے یہ خیال کیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے چنانچہ واپس آئے میں بھی ساتھ تھا دیکھا تو وہ لوگ ابھی وہیں بیٹھے ہیں، آپ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی طرف گئے، پھر وہاں سے لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ لوٹا اب وہ لوگ جا چکے تھے پھر آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور حکم پردہ نازل ہوا۔

باب ۲۹۱۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
فَإِذَا أَطَعْتُمْ فَاكْتَسَبُوا۔

۵۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَسَّاءَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحَجَابِ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ رِيسًا لِيَحْيَى عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزْوِجُهُ أَبَا لَمِيَّةٍ فَدَامَا النَّاسُ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الظُّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشَتْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ طَلَعَ أَتَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعَتْ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ فَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْتِي وَبَيْنَهُ سِتْرٌ أَوْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

۱۔ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف ۱۲۷ھ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مروت کے مارے ان سے تو کچھ نہیں فرمایا ۱۲۸ھ منہ ۱۲۷ھ اس حدیث کو امام بخاری اس باب میں اس لئے لائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں کھانے کا ایک ادب بیان کیا کہ جب کھانے سے فارغ ہوں تو اٹھ کر چلا جانا چاہیے دلوں جیسے رہنا اور صاحب خانہ کو ایذا دینا نادانی ہے ۱۲۸ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْعُقُودَةِ

باب ۲۹۱ تسمیۃ المولود

عَدَاةُ يُولَدُ لِمَنْ لَمْ يَمُتْ وَ

تَعْنِيكَ -

٥٠٦٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَعْمٍ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ

قال وليد بن غلام فأنيت به النبي
آ آ بيوم آو بـ آـ نـ سـ مـ اـ لـ هـ

هذه الله عليه وسلم سماه ابراهيم
فَعَبَّكَ رَبِّ تَعَالَى بِالْبُكَّةِ وَ

وَفَعَهُ إِلَىٰ وَكَانَ أَكْبَرُ وَلَدِ أَبِي مُوسَىٰ

۵۰۶۳۔ حَلَّ نَبَا مُسَدَّدُ قَالَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِصَبِيٍّ يُحْتَلَةٌ فَبَالَ عَلَيْهِ فَاتَّبَعَهُ الْمَاءُ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

هشام بن عروة عن أبيه عن أسماء

۱۔ حقیقہ وہ قربانی ہے جو نوبل و دیگر کاسر منڈانے کے وقت کی
بعضوں کے نزدیک حقیقہ مستحب ہے لڑکے کی طرف

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتابِ عقیدہ کے بیان میں

باب جو شخص عقیقہ کرنا نہ چاہے وہ نیچے کا

نام پیدا ہوتے ہی رکھ دے۔ اور جب بچہ پیدا ہو تو

کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے مُنہ میں دی جائے

(از اسحاق بن نصر از ابوالاسامه از برید از ابویرده) حضرت

اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا

سے (پیدا ہونے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے

پہلے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک مجبور جیلا اس

ابو نعیم کوئی اور دعا سے برکت ملی، چھڑچھڑے کے دیا۔ ابو نعیم، اللہ نے کہ، اولاد میں سب سے بڑا لڑکا ہی تھا۔

25

(از مسد و از یکی از هشتم از والدش) حضرت عائشه رضی اللہ

ہستی ہیں ایک بچے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

کے لئے لایا گیا، اس نے آپ پر پیٹیاں کر دیا، آپ

۱) اسحاق بن زفران الدار ایرانی شاعر و عارف و

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مکے

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

سرایاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور دامام ابن حزم اور لیث بن سعد

ایک روایت ایسی ہی ہے یہ عقیقہ ساتویں دن کرنا بہتر ہے اسی دن نام کرنا مافی قربانی کا خون بچہ کے سر پہ نصیبتا کرنا ایک ضعیف روایت میں وارد

مکھے اسی طرح یہ جو عوام میں شہرہ ہے کہ عقیدہ کے جانور کی ہڈی نہ توڑیں اس کا کیا

[illegible]

بَنَتْ ابْنِي بِكْرًا نَهَا حَمَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
الرُّبَيْعِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا
مُتَمِّمَةٌ فَأَتَيْتُ الْبَدِينَةَ فَانَزَلْتُ قَبَاءَ
فَوَلَدْتُ بِقَبَاءَ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي مَجْرَةٍ
ثُمَّ دَعَا بِمَرْقَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَغَلَّ فِي فِيهِ
فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رَيْحُ مَهْزُولِ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَمَلَتْهُ
بِالْمَرْقَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَأَ عَلَيْهِ وَكَانَ
أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرَّحُوا بِهِ
فَرَحًا شَدِيدًا إِلَّا أَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُودَ
قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُؤَلِّدُ لَكُمْ-

۵۰۶۵۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو
ابْنُ بَنِي عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سَلَيْمٍ عَنْ عَنِ أَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنُ زَيْدٍ إِذَا بَلَغَ طَلَعَتْ كَفَتُكِي
فَخَوِجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ
أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ عَلِيٍّ
هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعِشَاءَ
فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ
وَإِذَا الصَّبِيُّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ

بعد میں وہاں سے مکے کے لئے روانہ ہوئی مدینے کے قریب قباء
میں اُتری وہیں عبد اللہ پیدا ہوئے، میں اسے لے کر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپ کی گود میں بٹھا دیا، آپ
نے ایک کھجور منگوا کر چبائی اور اس کے منہ پر تھوک ڈالا پہلی چیز
جو عبد اللہ بن زبیر کے پیٹ میں اُتری وہ یہی آپ کا لعابِ بابرک
تھا پھر چبائی ہوئی کھجور اس کے تالو میں لگائی اور دعائے برکت
دی، ہجرت کے بعد عبد اللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے
میں پیدا ہوئے، مسلمانوں کو ان کے پیدا ہونے پر بہت خوشی
ہوئی کیوں کہ لوگوں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ یہودیوں نے
تم پر جادو کر دیا ہے، اب تمہاری اولاد پیدا نہیں ہوگی۔

از مطربن فضل از یزید بن ہارون از عبد اللہ بن عون
از انس بن سیرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو
طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا ابو طلحہ نے باہر گئے ہوئے تھے
ان کی عدم موجودگی میں بچے کا انتقال ہو گیا جب ابو طلحہ نے
واپس آئے تو بچے کا حال پوچھا، ام سلیم نے کہا اب اسے
آرام ملے ہے اس کا انتقال ہو چکا ہے صبح کو ابو طلحہ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بیوی کا حال
بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم میاں بیوی نے مباشرت کی
انہوں نے کہا جی ہاں، آپ نے دعا کی یا اللہ انہیں برکت دے
چنانچہ جب ام سلیم نے لڑکا جنا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو طلحہ نے

۱۔ اور مسلمان گھر سے نکلے تو مسلمانوں نے اسے جلا دیا جسے چھو چھوٹی ہوئی یہودیوں کی یہ بوجہ باتیں تھیں کہ بعض مسلمانوں کو بھی ایک مدت تک اولاد نہ ہونے سے کچھ
وہم ہو گیا تھا جب عبد اللہ پیدا ہوئے تو مسلمانوں نے اسے زور سے تکیہ کیا کہ سارا مدینہ کو بخیر کیا ۱۲ھ میں عیسیٰ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کرتے تھے تمہیں
ما فعل النبی یعنی تمہاری چڑیا کیسی ہے ۱۲ھ میں اس نے بچہ کی موت چھپا رکھی ۱۲ھ

الْهُرَيْرِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ
وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ النَّتَاجِ كَانُوا
يَذْكُرُونَ لَهُ لَطَوِغَتَهُمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ
بَابُ ۲۹۱۵ الْعَتِيرَةُ -

۵۰۷۰ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ
وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ نَتَاجِ كَانُوا
يُسَمُّوهُمْ كَانُوا يَذْكُرُونَ لَهُ لَطَوِغَتَهُمْ
وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ -

نے فرمایا فروع اور عتیرہ کی کوئی اصلیت نہیں۔ فروع اونٹنی کا پہلوئی
کا بچہ ہے جسے مشرکین اپنے بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے اور عتیرہ
ماہ رجب میں جو قربانی کی جاتی ہے اسے کہتے ہیں (اسے رجب بھی کہتے
ہیں)

باب عتیرہ کا بیان -

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سعید بن مسیب)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا (اسلام میں) فروع اور عتیرہ کی کوئی حقیقت و اصلیت
نہیں۔ فروع اونٹنی کے پہلوئے بچے کو کہتے ہیں جسے مشرکین اپنے بتوں
کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور عتیرہ وہ (خود ساختہ رسم قربانی) ہے
جسے رجب کے مہینے میں وہ کیا کرتے (پھر اس کی کھال درخت پر
ڈال دیتے)

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ

إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

پارہ بائیسواں تمام ہوا۔ اب تیسیواں پارہ شروع ہوتا ہے اللہ کے بھروسے پر

(بقیہ فیہ فی البقیہ) کے رہنا بڑے اولیاء اللہ میں بھی گئے ہمارے ہیں ایسی جامعیت کے شخص اس مدت میں بہت کم ہیں جو
میں معتقد اور پیشوا گئے ہائیں ایک یہ ہیں عبد اللہ بن مبارک دوسرے سفیان ثوری تیسرے وکیع بن جراح چوتھے حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ
(حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۲۸) اب تک جاہلوں میں یہ رسم جاری ہے رجب میں کونڈے کرتے ہیں اور شہادہات کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کھڑ پیر کی نیاز ہے اس
کو سب لوگ کھڑے کرتے کھاتے ہیں دن کیا ہے عشاء مذاق مقرر کیا ہے جو میں یا دون میں شریک کر دیا اس پر تسلیم ظاہری یہ کہ ان خرافات سے بچنے والے اور
مسئمت پر چلنے والے کو دین اور دنیا اور گستاخ کہتے ہیں و سَبَّحَ لِلَّهِ الْمَلَأَ الْفَرْقَاطَ ظَلَمُوا آخِیَ مُنْقَلَبِ یَنْقَلِبُ یَوْمَ - گاہ دوسرے روایت میں ہوا ہے
کہ اللہ کے نام پر ذبح کرو جس مہینے میں چاہو بعضوں نے کہا لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ کا یہ مطلب ہے کہ رجب نہیں ہیں لیکن ان کا حجاب
باقی ہے اگر اللہ کے لئے ذبح ہوا اور شافعی سے بھی حجاز منقول ہے میں کہتا ہوں لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ سے اصل قربانی کا ابطال منظور نہیں ہے،
قربانی تو جب اللہ تعالیٰ کے لئے کرے تو ثواب ہی ثواب ہے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ پہلوئے بچے کی تفصیل کی تفصیل کذا خواہ قربانی رجب
کے مہینے میں ہی ہو لغو اور اہیات ہے اور حدیث سے یہ بھی لکھا ہے کہ کسی اصل فعل کا جو بلکہ ثواب ہو بلکہ تفصیل کے اعتقاد سے وہ لغو اور مذموم ہے
جاتا ہے خللاً ایصال ثواب میت کو جائز ہے مگر یہ اعتقاد کہ تیغ یا دھم یا جہلم ہی کے دن ثواب ہو سکتا ہے یہ بدعت اور خود ساختہ ہے اسی کی کفایت نہیں
۱۲ منہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَدَايَةُ النُّحُو

بلا حاشیہ بلا اعراب

علامہ ابن حجبؒ نے اپنی مشہور کتاب ”کافیہ“ میں علم نحو کے قواعد مسائل
نہایت جامع و مختصر انداز میں بیان کیے ہیں اور اکثر مسائل کی مثالیں بھی
نہیں دی ہیں جس کی وجہ اس کو شرح کے بغیر سمجھنا دشوار تھا۔ صلاً ہدایتہ النحو نے
احسانِ عظیم فرمایا کہ طبع کی اس شکل کے پیش نظر ”کافیہ“ کی ترتیب کے مطابق
”ہدایتہ النحو“ تصنیف فرمائی جس میں علم نحو کے قواعد کو تفصیل سے اور اس
کے دقیق مسائل کو مثالیں دے کر واضح کیا۔ اب اس کے پڑھنے کے
بعد ”کافیہ“ کو سمجھنے کی پوری استعداد پیدا ہو جاتی ہے

مکتبہ احسانیہ

اے سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

اللَّهُ أَكْبَرُ

مولانا وحید الدین خان



مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

الهدية الرضیة

فی ترجمہ

الطريقة العصرية

الجزء الأول

مترجم
عبد المنان فاضل جامعہ مدتیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور